چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

# طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بوعلی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض :03447227224
سدرہ طاہر :03340120123
حسنین سیالوی :03056406067
Imagitor

***HaSnain Sialvi***

# طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

# طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بو علی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

جلد اول و دوم

مترجم

مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری

HaSnain Sialvi

نگارشات ○ میاں چیمبرز ۳۔ ٹمپل روڈ ○ لاہور

فون: ۳۶۲۴۱۲

*HaSnain Sialvi*

ناشر
آصف جاوید

مطبع
بک پرنٹرز لاہور

۱۹۹۲

تزئین
نعیم احسن

قیمت
مکمل سیٹ ۱۲۵۰/-

# ابتدائیہ

ابو علی الحسین ابن عبداللہ المعروف بو علی سینا ایک بلند پایہ طبیب، فلسفی اور ریاضی دان تھے۔ دنیائے اسلام کے اس شہرہ آفاق سائنس دان کو بجا طور پر شیخ الرئیس کہا جاتا ہے۔

ابن سینا کا باپ عبداللہ ماورالنہر کے سامانی امیر نوح ثانی کے عہد میں بلخ سے بخارا آیا اور اپنے اثر و رسوخ کے باعث ایک اعلیٰ عہدے پر مامور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد اسے محکمہ مالیات میں ایک عہدے پر فائز کر کے بخارا کے قریب خرمثین بھیجا گیا تو اس نے قریبی بستی افشنہ میں شادی کر لی۔ یہیں پر اگست 980ء بمطابق صفر 370ھ کو ابن سینا کی ولادت ہوئی۔

چھ سال کی عمر میں ابن سینا اپنے والد کے ہمراہ بخارا پہنچے اور ان کی تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا۔ دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد مختلف اساتذہ سے حساب، فقہ اور علم کلام کی تحصیل کی۔ منطق، فلسفہ، ہندسہ اور ہیئت کی تعلیم انہوں نے ابوعبداللہ الناتلی سے حاصل کی جو اتفاقاً بخارا آئے اور ان کے باپ کے ہاں ٹھہرے ان کی ذہنی استعداد کا یہ عالم تھا کہ بہت جلد استاد سے سبقت لے گئے۔ اس دوران وہ اپنے طور پر طبیعات، مابعد الطبیعات اور طب کا مطالعہ کرتے رہے چنانچہ طب میں انہوں نے بہت جلد مہارت حاصل کر لی، علاج معالجے اور براہ راست تجربوں اور مشاہدوں کی وجہ سے ان کی معلومات درجہ تکمیل تک پہنچ گئیں۔

16 برس کی عمر میں انہوں نے نوح بن منصور تاجدار بخارا کا علاج کیا جس نے صلے میں انہیں شاہی کتب خانے کا مہتمم مقرر کر دیا گیا۔ بیس برس کی عمر تک انہوں نے یکسوئی کے ساتھ

اپنے مشاغل علم جاری رکھے۔ باپ کی وفات اور اس کے تھوڑا عرصہ بعد بخارا کے سامانی امیر کی وفات سے ابن سینا اپنی زندگی کے اس دور میں داخل ہوئے جہاں انہیں قدم قدم پر پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے بخارا کو خیرباد کہا اور 1001ء میں خوارزم پہنچے۔ چند دن بعد انہوں نے عراق عجم کا رخ کیا لیکن عقیدہ کے اختلاف کے سبب وہ زیادہ عرصہ وہاں نہ ٹھہرے اور 1009ء میں جرجان پہنچے۔ 1015ء میں جرجان سے رے جاتے ہوئے انہوں نے' دیالمہ کے انتزاع سلطنت سے جابجا اٹھ کھڑی ہونے والی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں' بہت پریشانی کی زندگی گزاری۔

1022ء کا آغاز ہوا تو انہیں امیر علاء الدولہ ابو جعفر کاکویہ' جو خود ایک آزاد منش اور عالم فاضل آدمی تھا' کی صحبت میسر آگئی وہ انہیں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا یہاں تک کہ ابن فارس سے مقابلہ کے وقت بھی ابن سینا علاء الدولہ کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران وہ بیمار ہوئے اور اس مہم کی طوالت کے ساتھ ان کی بیماری بھی طویل ہوتی گئی۔ بیماری کی حالت ہی میں وہ اصفہان لوٹے جہاں ان کی حالت بظاہر سنبھل گئی جب وہ پھر علاؤ الدولہ کے ہمراہ حمدان روانہ ہوئے تو مرض قولنج نے ان پر شدت سے حملہ کر دیا اور اسی میں 21جون 1037ء بمطابق 4 رمضان 428ھ کو ان کا انتقال ہوا۔ حمدان میں ان کی قبر آج بھی موجود ہے۔

ابن سینا کی بہت سی تصانیف ہیں' نثر میں بھی اور نظم میں بھی' جن میں زیادہ تر عربی اور کم تر فارسی میں ہیں۔ طب میں ان کی شہرہ آفاق تصنیف "القانون" طبی معلومات کی ایک بلند پایہ مکمل و کامل کتاب ہے۔ کہتے ہیں کہ علم طب کو عدم سے بقراط نے پیدا کیا جب وہ مر گیا تو جالینوس نے اسے زندگی بخشی' متفرق و منتشر ہوا تو رازی نے سمیٹا اور وہ ناقص تھا تو ابن سینا نے اسے مکمل کر دیا۔

'قانون' طب قدیم' طب حدیث اور جملہ اسلامی معلومات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے منصہ شہود پر آنے کے بعد' جالینوس' رازی اور علی ابن عباس کی تصنیفات کا استعمال ترک کر دیا گیا۔ مشرق و مغرب میں چھ سو سال تک طب کی

تعلیم کی اساس یہی شہرہ آفاق تصنیف رہی- یورپ میں یہ کتاب CANON MEDICINA کے نام سے مشہور ہے-

پریس کی ایجاد کے تیس سال بعد روم میں 1476ء میں اس کا متن چار جلدوں میں شائع ہوا- اس کے بعد کی اشاعتیں مندرجہ ذیل ہیں- روم 1593ء تہران 1867ء (صرف جز اول) لکھنؤ 1879ء (صرف ایک جز جو حمیات کے متعلق ہے) لکھنؤ 1881ء (صرف جز اول) لکھنؤ 1905ء

زیر نظر ترجمہ سید غلام حسنین کنتوری نے کیا ہے- اس کی جلد اول 1930ء جلد دوم 1931ء جلد سوم 1934ء جلد چہارم 1929ء اور جلد پنجم 1927ء کی مطبوعہ ہے- (جلد پنجم سب سے پہلے شائع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حصہ ادویہ مرکبہ کے متعلق ہے جسے عرف عام میں قرابادین کہتے ہیں- افادیت کے لحاظ سے بھی یہ جلد سب سے اہم ہے)

غلام حسنین، کنتور، تحصیل فتح پور ضلع نواب گنج میں پیدا ہوئے اور دس برس کی عمر میں لکھنؤ کا رخ کیا- ایک طویل عرصہ لکھنؤ میں گزارا لہٰذا یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ زبان و بیان پر مترجم کو مکمل عبور حاصل تھا- اس ترجمے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مترجم نے اسے مقامی بنا دیا ہے- مثال کے طور پر طبیب کو جن آلات و ظروف کی ضرورت ہوتی ہے ابن سینا نے اپنے عہد اور وطن کے روایتی آلات و ظروف کے اسما اس کتاب میں درج کئے- مترجم نے ان کے عوض ہندوستان میں رائج ظروف و آلات کی تصریح بھی کر دی ہے- اسی طرح ادویات اور امراض کے اسما بھی جہاں تک ممکن تھا مترجم نے اردو قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی، مزید برآں جو امراض اطبائے ہند نے دریافت کئے ان کے مشاہدات تجربات اور طریقہ علاج کا مفصل ذکر بھی اس ترجمہ میں شامل ہے- اس اضافے کے سبب کتاب کی افادیت دوچند ہو گئی ہے-

مترجم نے اس کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے- حصہ اول طب کے امور کلیہ پر مشتمل ہے- اس میں علم طب کی تعریف توضیح کے علاوہ انسانی بدن اور اس کی کارکردگی کا تفصیلی

جائزہ لیا گیا ہے۔ اسے علم الابدان کی جامع ترین کتاب کہا جا سکتا ہے۔ حصہ دوم میں ادویہ مفردہ کا بیان حروف تہجی کی ترتیب سے کیا ہے' حصہ سوم جلد اول اور حصہ سوم جلد دوم میں امراض جزئیہ یعنی انسان کے پاؤں سے لے کر سر تک تمام ظاہری و باطنی عوارض کا بیان ہے۔ حصہ چہارم میں ان امراض کا بیان ہے جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہیں رکھتے' اسی جلد میں خوبصورت و تندرست رہنے کے مصدقہ طریقے بھی درج ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر آدمی اپنی شخصیت کو پر وقار جاذب نظر اور خوبصورت بنا سکتا ہے۔ جلد پنجم میں ادویہ مرکبہ کا بیان ہے اور اسی کو قرابادین کہتے ہیں جو کسی طبیب کے لئے سب سے موثر ہتھیار ہوتا ہے۔

ہم نے چھ جلدوں اور پانچ حصوں پر مشتمل اس کتاب کو موضوعات کی بجائے حجم کے حوالے میں چار جلدوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ نئی تقسیم ہمارے خیال میں زیادہ بہتر رہے گی وہ یوں کہ حصہ اول و دوم یکجا کرنے سے علم الابدان اور ادویہ مفردہ کا بیان اکٹھا ہو گیا ہے' حصہ سوم اول اور دوم کو علیحدہ علیحدہ جلدوں میں رہنے دیا گیا ہے۔ حصہ چہارم جو کہ عمومی امراض کے متعلق ہے اور حصہ پنجم یعنی ادویہ مرکبہ کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی ہوا کہ چاروں جلدوں میں ایک توازن پیدا ہو گیا ہے۔

اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کے سلسلے میں ہم نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ یہ کتاب معنوی اور صوری اعتبار سے اپنی عالمگیر شہرت کے شایان شان طبع ہو اور کسی قسم کا سقم اس میں باقی نہ رہے اپنی اس کوشش میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔

مصطفیٰ وحید

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

مضمون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ جامع مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد اول

# قانون شیخ

بزبان اردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتاۓ معضلات
ہمہ دانی واقف اسرار ایمانی جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مرحوم بحسن انتظام

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہو کر مطبوع جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد جو لائق اسکی شان کے شئون غیر متناہیہ سے ہو بشر سے محال ہی اور اسکی ثنا اور توصیف مین بقدر لائق بہ شان ممدوح کے زبان گویائی لال
بلکہ اگر فقط ایک خاص قسم کی نعمت کا حمد خواہ اُسی خاص حکمت بالغہ و صنعت عجیبہ و حیرت انگیز کی نظر سے محامد اور اوصاف بیان ہون یعنے خلقت انسانی
مین جو جوہر موزون اور حکمت غیر متناہی صانع عز سبحانہٗ و تعالیٰ برہانہٗ نے بمفاد ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کے مخلوق کیے اس سے زیادہ تر معتدل
طبعی کوئی حیوان مخلوق نفرمایا اور نہ اس سے زیادہ شریف مخلوق کوئی اور براہ کمالات غیر بدنی کے ایجاد فرمایا ولقد کرمنا بنی ادم سے اسکا پتہ بخوبی
لگتا ہی اور علم تشریح اعضا اور اسکے بعد علم علاج یعنے طب جسمانی اور بعد اسکے علم اخلاق جو طب روحانی ہی اکثر وجوہ فضیلت انسانی کو جو مثل قطرہ از دریا ہی بیان
کرتے ہین بالجملہ اگر فقط اسی ایک نعمت کا حمد اور شکر کیا جاوے تو کیونکر ہو سکتا ہی اسلیے کہ ایک ایک نعمت ان نعمتہاے غیر متناہی سے ایسی ہی کہ دونون عالم
کا حمد اسکے مقابل مین بہت کم وزن معلوم ہوتا ہی بہرحال حمد اور شکر کے بعد تحیت برگزیدہ کونین باعث ایجاد نشاتین مقدم الایجاد خاتم الوجود محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہون جو درحقیقت علۃ غائی ہماری ایجاد و آفرینش اور فی الواقع ذریعہ ہماری شرافت اور کرامت اور حسن تقویم کی ذات مقدس
اسی جناب کی ہی اور درود نا محدود انپر اور انکی ارواح مقدسہ پر جو خزانے ابواب مدینہ علم نبوی کے ہین من علیھم الی محمد بھم صلوۃ نامیۃ زاکیۃ
مادام یدوم العدد دام ویکون کلما یکون کون لہا کوان تعداد کے ہیچمدان بحت العبد الراجی الی رحمۃ ربہ المشرقین سید غلام حسنین کنتوری بخدمت
ارباب فطنت و ذکا و صاحبان ذہن رسا کے گذارش کرتا ہی کہ اس خاکسار کو بعد فراغ علوم درسیہ حسیہ و عقلیہ اور بعد تحصیل علوم دینیہ کے جسقدر
اس زمانہ نے فرصت دی تھی جب متوجہ بطرف فن طب کے ہوا اور جو مبادی از قسم علوم اور فنون کے بطور مقدمات اس علم کے ہین از قسم ریاضیات و
طبعیات خواہ انکے مسائل کلیہ خواہ اعمال جزئیہ اور نیز کسیقدر فن کیمیا جسکا جاننا طبیب کو بنظر ترکیب و تحلیل اجزا کے بہت ضروری ہی اور بدون مشاقی اعمال
کیمیائی از قسم حل و عقد و تعفین و تقطیر وغیرہ چارہ نہین ہی کسیقدر حاصل کر چکا تب خیال اسکا ہوا کہ ہمارے اہل اسلام مین باوجودیکہ علم طب کی کتابین ایسی عمدہ اور
نوادر ایسے صحیح اور بے نظیر موجود ہین اور مدلل ہین اسکی کیا وجہ ہی کہ اس فن خاص کے ماہر اور عامل بہت کم لوگ ہوتے ہین اور کیا وجہ ہی کہ باوجود کثرت درس قدیم

کتب طب کے ادنے ادنے مسائل سے اعلیٰ اعلیٰ درجہ کے لوگ واماندہ رہجاتے ہین بعد کمال غور و تامل کے ایسا گمان ہوا کہ جسقدر خلط مبحث اور علوم اور فنون مین متاخرین اہل اسلام نے کردیا ہی فن طب مین بھی جسکی بنا اکثر تجربات پر ہی کیونکہ گو زمانہ جالینوس وغیرہ سے قیاس کے ذریعہ سے تقویت ان احکام کی کی گئی ہی مگر مدار کار بالکل قیاس فاسد اساس پر نہین ہوسکتا اور اگر کسیقدر ہی تو اتنا نہین ہی کہ بس اسی کے پیچھے پڑ کے اصل غرض سے دور ہین پھر درس تدریس مین یہ کیفیت ہی کہ جو کتب بالفعل مروج ہین اکثر کیا بلکہ جمیع کا ماخذ قانون شیخ بو علی ٹھہرا ہی اور اسیکا حوالہ کتابی اور زبانی دونون طرح سے دیا جاتا ہی اور جو جو نقصانات اس کتاب مین بوجہ غلطی کتاب اور ناقلین کے خواہ جو جو ناقص اور اغلاط اصل مؤلف سے اسکی خاص تحقیق مین بوجہ اغلاط مترجمین کے جنھون نے یونانی سے عربی مین ترجمہ کیا تھا اسکی اصلاح اور درستی مین انبار کتب کے تیار ہین اور اسکی خبر نہین ہی کہ شیخ گو محقق کامل ہی مگر خطا سے کیونکر معصوم ہو سکتا ہی قرشی کی شرح دیکھیے تو عجب گل کھلا ہوا ہی ایک مسئلہ نہین چھوڑتے جو مخدوش نہو اور گیلانی اور آملی کو دیکھیے تو انکی توجیہات نسبت مباحثہ لاطائل کے دفعاً عن الشیخ و حمایۃ عنہ کیا ہی رہے ہین مین ان کا مین کی توہین اور تحقیر نہین کرتا ہون بلکہ مین اقرار کرتا ہون کہ یہ بھی ایک فن نہایت دقیق ہی اور مشابھہ اسکا جو چاہی خوب ہی مگر میرا مطلب یہ ہی کہ اصل غرض طبیب کی ایسی نزاع لفظی اور تحقیقات منطقی خواہ طبعی اور الٰہی سے شاید پوری نہین ہوسکتی اور شاید شیخ بھی جسوقت کسی مقام پر ترجیح قول بقراط اور جالینوس مین ایسی تقریر باضطرار اس کتاب مین کرتا ہی اسکی نظر مقصود نزاع لفظی پر نہین ہوتی چنانچہ ناظرین کتاب قانون پر بخوبی واضح ہوگا۔ علاوہ برین اس اختلاف نسخ نے قانون ایسی عمدہ کتاب کو ایسا برباد کردیا کہ باینہمہ وضوح اور سلامت بیانی جو خاص طریقہ بوعلی ہی پہیلی اور چیستان سے بھی زیادہ دقیق ہوگئی ہی اور اب اس زمانہ کے اطبائے محققین اور ماہرین جو منحصر چند انفاس مین سمجھے جاتے ہین اگرچہ لفظ طبیب و محقق کامل کی غیر محصور ہی انکا قول تو برملا یہی ہی کہ شاید قانون کسی کی سمجھ مین نہین آسکتا ہی گو شفا اور اشارات جو بہ نسبت قانون کے علوم کمیہ مین تصنیف ہوئی ہین سمجھ مین آجائے۔ اور اگر کوئی بیچارہ طالب علم مرتے کھپتے اسدرجہ تک پہونچے تو اسکو درس قانون مین جو جو سختیان جھیلنی پڑتی ہین اسکا بیان کیا ضرور ہی کہ عیان را چہ بیان ایک خاندان کے عقیدے کی بات مین نے یہ بھی سنی ہی کہ شیخ نے عمداً مقامات قانون کو مغلق کردیا ہے جسمین ہر شخص کی سمجھ مین نہ آئین اور وہ رموز سینہ بسینہ انھین لوگون کو پہونچتے آتے ہین جو حامل اسرار شیخ کے ہین جیسے ارباب تصوف اور علم باطن کے غوامض اسرار کا یہی حال ہی وہ لوگ یہی کہتے ہین کہ جب شراح متقدمین باینہمہ علم و کمال جو اس زمانہ مین قریب بمحال ہی غرض اصلی شیخ کو نہ سمجھے تو اب کون سمجھ سکتا ہی بہرحال اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اب علم طب کا حاصل ہونا قطعاً محال ہی اسلیے کہ مدار کار جس کتاب پر ہے وہ تو بطور رموز اور چیستان کے ایسی ہی جیسے مصنفات جابر اور جلدکی کی علم اکسیر مین خواہ مصنفات ابن عربی وغیرہ تصوف مین خواہ مصنفات علمائے حروف جفر اور جمل و قاف مین پھر کسطرح سے یہ علم حاصل ہوسکے۔ راقم خاکسار کو یہ ظن فاسد نسبت شیخ کے جو معلم علوم طبعی اور الٰہی اہل اسلام مین تھا نہین ہوسکتا اور کبھی ان اوہام باطلہ کو صحیح نہین تصور کرسکتا ہی خصوصاً جب اسکی عادت بہ انی دیگر مصنفات مین بخوبی دیکھی جاتی ہے کہ ہر جگہ تغلیط جدل اور خطابت سے بیزار دل و جان ناراض ہوتا ہی اور خاص قانون کے اکثر مباحث مین جو مسئلہ منجر بحث طبعی خواہ منطقی کی طرف ہی اس سے کیسی دامن کشی اور اعراض کرتا ہی تو پھر ایسے شخص کو جو درپے توضیح و ایضاح اور تعلیم و ارشاد کے ہو مین چیستان کو کیونکر تجویز کرون۔ باین لحاظ میری رائے اسکی مقتضی ہوئی کہ اصل کتاب قانون کو جو درحقیقت ایک نہایت اعلےٰ درجہ کی کتاب ہی اور میرا رتبہ اسکے نکات اور غوامض اسرار کے سمجھنے کا نہین ہی اور نہ مجھے دعویٰ اور ناز اپنی ہمہ دانی کا اور نہ مجھے ہوس لن ترانی کی ہی فقط اس غرض سے کہ جو مطالب ظاہری اس کتاب کے ہین انکو ایسی عبارت سلیس اردو مین بطور ترجمہ کے لکھون جس پر اکثر اذہان متوسطہ کی رسائی باسانی ہو اور شاید طالب علم جو درجہ اوسط پر اس فن کے پہونچا ہو اسے یہ ترجمہ کسی قدر مفہم عبارات قانون کا ہوجائے اور کسی قدر زحمت ان بیچارون کی کم ہو اور شاید یہ میری سعی اور کوشش منافی اصل غرض مصنف قانون کی نہو

جس نے اسکو واسطے افادہ عام کے تصنیف کیا ہو اگرچہ ہیچمدان گمان کرتا ہو کہ اس زمانہ کے ارباب علم کے ازبان مین جو مقدمات مشہور وغیرہ بہ
بنسبت افشا خواہ اسرار علوم کے ٹھہری مین انسے نتائج بہ نسبت میرے نکالین گے اور میرا حال اس ترجمہ کی نسبت وہی ہوگا جو اوائل اسلام مین نسبت
فارابی وغیرہ دیگر مترجمان کتب یونانی کا زبان عربی مین ہوا تھا کہ جسطرح یونانی دان عربی کی طرف ان علوم کے مترجم ہونے سے مدعی اسکے تھے کہ اب
علم کی قدر کم ہوجاویگی اور اسکا مرتبہ گھٹ جاویگا وہی حال میرا بھی ہے بہ نسبت اس ترجمہ کے اور ظاہر ہے چونکہ زبان شریف سے کم رتبہ
زبان کیطرف مین اس کتاب کو نقل ہون اسوجہ سے مجھے ملامت زیادہ ہوگی لیکن مین اپنے خدائے یگانہ کی قدرت یاد دلانیکی غرض سے جسنے
اختلاف السنہ اور اختلاف الوان کو اپنی عجائب قدرت مین شمار کیا اور فرمایا کہ منہا اختلاف السنتکم والوانکم اسکا مرتکب ہوا ہون اور مین
جانتا ہون کہ شاید مجھسے پہلے حکیم ارزانی وغیرہ نے فارسی مین اکثر کتابین اس علم کی ترجمہ کر ڈالین گو ان کے معاصرین چین بہ جبین رہے اور انکے
تراجم کو نظر حقارت سے دیکھا کیے مگر آج ہندوستان مین لاکھون نہین تو ہزارون طبیب بذریعہ انھین تراجم کے ہوے ہین اور لاکھون
مریض ان کی کتابون کے پڑھنے والون کے علاج سے شفا پاتے ہین کہ شاید اتنی برکت اور اتنا فیض عربی زبان کی کتاب پڑھنے والے طبیبون کو
میسر نہین ہے علاوہ برآن ہمیشہ سے یہی عادت مستمر ہے کہ جب کوئی عمدہ شئے کسی ولایت مین ایجاد ہوئی اور وہان کی زبان کی کتب مین درج
ہوئی دوسری ولایت کے اہل علم نے اس زبان کو بغرض تحصیل اسی شئی کے سیکھا اپنی ولایت کے متعلمین کیواسطے اپنی زبان خاص مین اسکا
ترجمہ کرتے چلے آئے مین کیا ظلم ہندی کی اوستادی اور فیثاغورس کی شاگردی مین کسی کو شک ہے اور کیا یہ میرا فعل بالکل خلاف اوضاع سلف
بہ نسبت انتقال علوم کے ایک زبان سے بطرف دوسری زبان کے پہلے ہی پہل ہوا ہے اور کیا پچھلے مترجمین کو نتیجہ اپنی جانکاہی اور دماغ سوزی
کا نہین ملا جو مین اس سے محروم رہونگا اور کیا میرے معاصرین جو بوجہ معصر ہونے کے آج مجھپر تخطیہ کرینگے آئندہ آنیوالے زمانہ مین ایسے منصف
پیدا نہونگے جو میرے معاصر نہون ہان ایک بات کا لحاظ ضرور ہے کہ اگر بمقتضی لازمۂ بشری مجھسے نقل و ترجمہ مین کسیطرح کی خطا واقع ہوئی ہو خواہ
مین اصل مطلب مرموز کو جیسا قول لعینہ انہرات حمیات اور اپیلی ہو خوب نہ سمجھا ہون اس مقام پر اگر کوئی میری خردہ گیری کرے وہ امر واقعی ہو مگر اس عیب
کی تنقیص کچھ مجھپر نہین ہو گر مین خواہ کوئی اور معاصر خواہ کوئی اور متقدم جسنے مطلب غلط سمجھا ہو اگر زبان عربی مین اسے بیان کریگا تو کیا یہ زبان محض
براہ عربیت کے اس خطا کو دور کردیگی مجھے تو یہی گمان ہے کہ مطلب غلط کسی عبارت مین بیان کیا جائیگا ضرور غلط ہوگا اور زبان عربی مین اگر کبھی لیش
غلطی کے عیب دور ہو تو شاید بدنشی میر احمد صاحب تھندی کو تاویل اقوال شاہ جم جاہ دین پناہ کج کلاہ خاقان ابن الخاقان اعنی جناب واجد علیشاہ بہادر
دام اقبالہ کی بہت آسانی ہوئی ہوگی بہرحال ان اغلاط کے رفع کی امید مین معاصرین اور آئندہ کاملین سے برطرح یکسان رکھتا ہون شاید اگر میرے عذر
کم فہمی کو قبول فرماوین گے تو کسی مقام کی اصلاح ضرور کرینگے اور شاید جن مقامات مین چست عبارات اور بے تکلف ترجمہ جو آمد طبیعت پر دلالت کریگا
اگر پسند خاطر ارباب نظر ہوگا اسکے عوض بہ زحمت اختیار فرماکر اصلاح فرمائینگے اسلیے کہ گھوڑے سے گھوڑے کا سوار گرتا ہو اور آگ سے لوہار اور
آتشباز زیادہ جلتا ہے اور پانی مین اکثر ملاح ہی ڈوبتا ہے اور تلوار سے اکثر سپاہی مرتا ہے اور علاج مین اکثر طبیب ہی خطا کرتا ہے تصنیف مین مصنف
ہی غلط کرتا ہے جو جو نقصانات اس ترجمہ مین باوجود اجتماع نسخ عدیدہ اور شروح کثیرہ کے باقی رہگئے اسکی واقفیت جسقدر راقم خاکسار کو ہے
اتنی اگر ناظر کتاب کو ہوگی تو شاید میرے عذر کو زیادہ قبول کریگا اور جسقدر مناسبت زمانہ نسبت راقم الحروف کے بروقت تحریر اوراق ہذا کے
ہے اسکو اگر تمامہ ناظرین سمجھ جائینگے شاید میرے ایک عذر کو ہزار عذر کے برابر تصور فرمائینگے تاہم چونکہ قدردان علم و ہنر فیض رسان
کرم گستر یکتائے عصر وحید دہر مجمع بذل و عطا کان جود و سخا فارس مضمار جود و کرم عالی گوہر والاہمم عالی دماغ ہنر پرور منشی نولکشور صاحب

جو بانی مبانی اسکے ہین نہایت مستعجل تمام ہوے لہذا عجالۃً یہ اوراق حیز تحریر مین آئے اور اگرچہ بعض احباب نے اشارہ رجوع بطرف تراجم فارسی
حکیم شریف خان دہلوی کے کیا تھا مگر راقم الحروف کو کسی جلد کا اُس ترجمہ کے اسوقت تک لا تمام جلد کلیات کر چکا ہون و رحمیات کے بھی تا آخر مباحث
بحران کے ترجمہ سے فارغ ہو گیا ہون پتہ نہین ملتا اور کچھ مجھے زیادہ پابندی بھی ایسی نہین ہے ہان اگر تا اختتام کتاب کوئی جلد مین دیکھا جائیگا وکم ترک
الاول للآخر۔ اب مین مختصر بیان ان چیزونکا کرتا ہون جو واسطے تسہیل کتاب ہذا کے تمام کتاب کے ترجمہ مین ملحوظ رکھی گئی ہین **اول** یہ ہے کہ ہر ایک فقرہ
بعد تمام ہونے کے آیندہ فقرے سے بخط عرضی جدا کیا گیا تاکہ ناظرین کتاب ہذا کو واسطے سمجھنے اس ترجمہ و نیز سمجھنے اصل کتاب کے بوجہ افراز فقرات
کے مدد کامل ملتی ہے **دوسرے** جس لفظ کے ترجمہ سے محاورہ اردو خراب ہوتا تھا وہ لفظ بعینہ لکھکر اسکے ساتھ اسکا ترجمہ بعد لفظ یعنے خواہ
لفظ اور خواہ لفظ یا کے جو حروف عاطفہ سے ہین اور اکثر مترجمین علوم جدیدہ از قسم فروع علم ہئیت و ہندسیہ و حساب و فروع طبعیات نے
زبان انگریزی سے بطرف اردو یہ ایک اصطلاح خاص قبل ازین مقرر کر لی ہے انکی پیروی سے یہ اتفاق ہوا ہے **تیسرے** جو مصطلحات علم طبعی
خواہ ہئیت کے زیادہ معروف تھے انھین بنظر توضیح واضحات کے چھوڑ دیا اور جو زبان زد عام و خاص نہ تھے حاشیہ خواہ متن مین ان کی
بھی توضیح کر دی **چوتھے** واسطے زیادہ آسانی کے جو اوقات معالجہ خواہ تدبیرات مین مہینہ فارسی ترکی وغیرہ مذکور تھے انکی تحویل تخمینی بطرف
ماہ ہاے مروجہ ہندوستان کے کر دی ہے **پانچوین** اکثر آلات فصد و حجامت خواہ قدح اور جبر خواہ حمام کے آلات خواہ بچھونا اور فرش وضع کے
اور از قسم قبیل ادوات آلات اور ظروف وغیرہ جو مروج ولایت عرب خواہ وسط الشیا کی جہانکا شیخ الرئیس متوطن تھا انکے عوض جو چیزین ہندوستان مین مروج
ہین انکی بھی تصریح کر دی ہے **چھٹے** دوائین جو زبان عربی و یونانی مین کتب طبی مین ہین حتی الوسع انکی ہندی بھی لکھدی گو یہ امر ذرا دیر طلب اور مفید نہین مگر
کلموا الناس علی قدر عقولھم کے یہی معنی ہین **ساتوین** امراض کے اسامی بھی جہانتک ممکن ہو زبان اردو بلکہ ہندی کی لکھدی گئین اور جو امراض
جدیدہ ہندوستان کے اطبانے دریافت کئے ہین اور انکے معالجات بھی بحسب نئے تجارب کے جدید ہین انکا اضافہ کر دیا ہے تا کہ اصلی غرض اس کتاب
کی پوری ہووے **آٹھوین** مجربات خاص مؤلف کے جو بہ نسبت امراض کے ہین اور وہ مجربات اساطین اطباے ہند و نیز کامل بیدون اور ماہرین
اہل تجربہ سے مجھے پہونچے اور معمول بہ فقیر کے ہین وہ بھی اضافہ کر دیے ہین **نوین** اکثر مقامات بتخمینہ قیاسی جو بہ نسبت اصول کیمیائی خواہ
ضبط اوزان حقیقی خواہ اندازہ کیفیات کی ضرورت ہوئی ہے مثلاً وزن پانی کا خواہ وزن حرارت اور جوش دینے کا اسے بنظر تحقیق حال کے
جو آلات اسکے واسطے تیار ہوے ہین اور جو قواعد بالفعل مروج ہین جیسے مقیاس الحر یعنے تھرمامیٹر وغیرہ حتے الوسع انسے اسکے مقدار کو
ضبط کر دیا ہے **دسوین** حساب اوزان اور تخصیص و جمع تفریق ضرب و قسمت وغیرہ کی اگر کہین ضرورت پڑی ہے جو علامات بالفعل باختصار
اور تسہیل مروج ہین اور جن قواعد سہل سے اب اعمال حسابی کیے جاتے ہین اسی طور پر لکھا ہے چنانچہ علامت جمع کی + اور علامت تفریق کی
اور علامت ضرب کی × اور علامت قسمت کی ÷ اور علامت مساوی خواہ حاصل عمل کی = لکھدی ہے **گیارھوین** کسی مقام پر اگر ضرورت زیادہ
توضیح کی ہوئی تو بذکر امثلہ خواہ عبارت جداگانہ جسمین پابندی ترجمہ کی وجہ سے زیادتی اور کمی کا اختیار ہے کچھ عبارت بڑھا بھی دی ہے اور یہ اضافہ
اور اصل کا تفرقہ یہ رکھا ہے **مترجم** لکھا ہے اور پھر جب عبارت زاید تمام ہوئی جلی قلم سے لفظ **متن** کی لکھدی ہے **بارھوین** اگر کسی مقام پر قیاس
منطقی سے کسی مقدمہ پر شیخ نے کچھ نظر کی ہے خواہ عکس مستوی خواہ عکس نقیض خواہ تلازم شرطیات سے کوئی مقدمہ ثابت خواہ منع کیا ہے
بالاجمال اشارہ اسی قاعدہ میزانی کیطرف بھی کر دیا ہے کہ طالب علم کو جودت زیادہ ہو اور خود شیخ کے استدلال برہانی خواہ جدلی مین جو
نقصان اور خلل تھا اسے ذکر نہین کیا اسلیے کہ منصب ترجمہ اور توضیح کا درستی اصل اور متن کی جہانتک ہو نہ اسکو خراب کرنا جیسے قرشی وغیرہ

کا شمار ہر۔ تیرھوین جس مسئلہ خواہ تدبیر علاجی خواہ اور کسی قسم کا حوالہ اجمالی شیخ نے دیا ہر اسکی تصریح مع نشان فصل اور جملہ اور تعلیم اور فن کے بخوبی کردی ہر تاکہ دقت نرہے چودھوین امور مفصلۂ بالا کے سوا اور امور جزوی جو بنظر توضیح کے کسی خاص مقام پر مناسب معلوم ہوئے کہ انکی تفصیل دشوار ہو مرعی رہے ہین ناظرین بانکمین کو خود ہی بر وقت ملاحظہ مقامات لائقہ کے واضح ہونگے اب پھر مین بطرف عذر تقصیر کے رجوع کرتا ہون اور کہتا ہون کہ ابتدائے خلقت سے آج تک بہ نسبت ہر ایک مرغوب کے یہی معاملہ جاری ہر کہ جبتک اس شی مین فی الجملہ غرابت بوجہ تجدد کے باقی رہتی ہر جبلی انسان یہی ہر کہ اسکی نسبت تعصب کرتے ہین اور یہ طریقہ کچھ خاص ہندوستانی لوگون کا نہین ہر۔ بلکہ علی العموم یہی قاعدہ مستمر ہر اس نظر سے اگر کوئی قصد ترک ایجاد اور اخفاے ما فی الضمیر کا کرے سلسلہ تحقیقات اور ایجاد کا قطعاً مسدود ہوجاوے

اور اگر یہ خیال ہو کہ ہمارا فعل جدید مطبوع عام اور مقبول انام ہو یہ تو اس سے بھی زیادہ دشوار بلکہ بنظر عادت محال ہر باین خیال مین ناظرین کتاب ہذا سے درخواست اس امر کی نہین کرسکتا کہ بالضرور میرے اس فعل کو پسند کرین لیکن اتنا خیال ضرور فرمائین کہ آج تک کوئی شی ایسی موجود نہوئی ہوگی صنعت انسانی مین کہ اسکے نقصانات کے رفع کیواسطے زمانہ ہزارہا خواہ سیکڑون برس کا درکار نہوا ہو اسی طرح اگر یہ ترجمہ بھی مقامات عدیدہ مین غلط خواہ کسی اور وجہ سے کہ منجملہ اسکے عدم تادیہ مراد لطیفہ ہر برآمد ہو امید کرتا ہون کہ آئندہ جب کثرت انظار سے اس کی ناہمواری درست ہوتی رہیگی آخر کو پاک صاف ہوکر جیسا چاہیے ویسا ہی ہوجائیگا اور میری گزارش خاص بہ نسبت اطباء اور ماہران فن کے یہ ہر کہ اگر کوئی ایسی غلطی جسمین مین کسی اور مقدم شارح سے برابر ہون خواہ وہ تناقض جو اصل کتاب مین بموجب بیان مندرجۂ بالا پڑا ہے اسکی برائی سے مجھے معذور فرمائین اور اگر بالضرور فقط الزام ہی لگانیکا منشا ہو تو اسکا بھی لحاظ فرمائین کہ ایسی کوئی غلط بات نہین ہر کہ تاویل صحیح نہوسکے یعنے علوم غیر تعلیمی کے پس شاید جو بات انکے قیاسات کے ذریعہ سے غلط ہوتی ہر کسی اور کے مقدمات برہانی خواہ جدلی کے ذریعہ سے صحیح بھی ہوجاوے۔ تاہم مجھے اپنے خاص احباب سے امید ہر کہ اگر اس کتاب کو بنظر اصلاح دیکھین تو اسکی غلطی کی اصلاح جہانتک ممکن فرمائین بعید از الطاف دوستانہ اور اقتضائے نصفت سے نہوگا اور خاص اہل علم خصوصاً طبیبین سے یہ گزارش ہر کہ چونکہ اختلاف نسخ اصل کتاب کا اسقدر تھا کہ اگر مین متعرض ہوتا ان اختلافات کا تو حجم کتاب زیادہ ضخیم ہوتا اسلیے سواے مقامات غیر ضروری خواہ ایسے مقامات کے جن کا اختلاف نسخ مثل اختلاف و تنوع اشکال ہندسی کے ہر لیکن باوجود تغیر الفاظ کے اصل معنی مین چندان فرق نہین ہوتا ہر اور قسم کے اختلافات کا تا امکان تعرض کردیا ہر اور ترجیح کی علامت یہ قرار دی ہر کہ جو نسخہ تحقیق مترجم مین انسب تھا پہلے اسکا ترجمہ کرکے بلفظ تردید دوسرے نسخہ کا ذکر کیا ہر مگر اسمین رعایت اسکی ضرور یہی ہر کہ مطلب کتاب مین خبط پیدا نہو چونکہ خطبہ اور دیباچہ قانون کا مختلف طور پر دیکھا گیا ایک یہ بھی طرز ہر کہ فہرست ہر حصہ کی داخل اسی حصہ مین مذکور ہوتی ہر راقم خاکسار نے فہرست حصہ اول کا ترجمہ دیباچہ سے اوپر بہت توضیح اور تصریح کے ساتھ مع نشان صفحہ وغیرہ کے لگا دیا ہر کہ ہر فصل اور جملہ اور تعلیم اور فن کے دیکھنے کی ضرورت کے وقت زیادہ دقت نہو اور جہان کہین اصل کتاب مین لفظ فصل سرخی سے نہ تھی اور مقام کے نظر سے اسکا فصل علحدہ ہونا مناسب تھا جیسے اکثر مقامات مین کتاب امراض جزئیہ خواہ حمیات کی جلد مین ہر وہان لفظ فصل لکھدی ہر اسقدر اختلاف کو محمول غلط پر نفرماوینگے اسلیے کہ خاکسار نے جو تہذیب مناسب تعلیم سمجھی ہر اسکے لحاظ سے ترتیب مقرر کی ہر اور نزاع لفظی کے درپے ہونا شان تحقیق سے بعید ہر اور خلاف وصایاے متقدمین اور کاملین کے ہر فصل ہوئی تو کیا اور بیان اور ذکر ہوا تو کیا اصل مطلب اور نفس مسئلہ سمجھنا چاہیے ہان اگر اس تبدیل سے کوئی خرابی معنوی جیسے اقلیدس کی اشکال اور مقامات کی الٹ پلٹ خواہ اور فروع ہندسی کی اشکال کے عکس اور تبدیل سے لازم آتی ہو اور مین نے براہ غلط فہمی عکس ترتیب کردیا ہو

اسکی اصلاح فرمائینگے اور معذور جانینگے مین نشانۂ تیر ملامت تو اسیوقت سے ہوچکا جب بسم اللہ اور تحمید کے بعد شروع تسوید اوراق ہذا کا کیا ہے اور بخدمت محاورہ دانان لکھنؤ اور فصحائے دہلی کے گزارش ہے کہ اگرچہ مولد اور موطن خاکسار کا قصبۂ کنتور متصل بہرام گھاٹ تحصیل فتحپور تعلق نواب گنج بارہ بنکی مضافات لکھنؤ سے ہے اور دس برس کی عمر سے خدمت اکابر شہر لکھنؤ مین حاضر رہا ہون اور کسیقدر شعرا اور نظائر محاورات کے سوائے کاملین کے ازبر بھی رکھتا ہون اور باینہمہ بوقت تصنیف کتاب ہذا کے اہل زبان شہر سے مشکوک الفاظ کی تحقیق بھی کرتا رہا ہون تاہم مین کسیطرح قادر اس فصاحت اور صحت پر نہین ہوسکتا جو لکھنؤ اور دہلی کے چار یا پانچ برس کے لڑکے کو بوجہ خلقت کے حاصل ہو **بیت** بچۂ بط اگر شنیبہ بود • آب دریاش تا بسینہ بود • مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس جنکی مہارت اور کمالات پر اسکی مصنفات آجتک دلیل واضح ہین اور تاج کنز کوئی ایسا کسی ولایت بلکہ خاص عرب مین نہوا ہوگا جو اسکی تصنیفات سے مستفید نہو پھر افتتاح السراج سے ہوئے فارسیت آہی گئی اور چھپ نسکا چنانچہ یہ خاکسار اردو کا علم ادب اچھی طرح نہین جانتا ہے بہرحال اگر کسی مقام پر محاورہ مین خواہ تذکیر و تانیث کا فرق پائین یہ عذر واقعی جائز ہین خاص رہے اور یہ بھی خیال ہو کہ یہ فن لسانی نہین ہے خیال کیجیے کہ اکثر الفاظ خاص فارسی کو اطبانے تعریب کرکے عبارات مین بخوبی تصرفات کلمات عربی کے انپر جاری کردیے پس اہیم بالاسے علم تصور کرین علماء علم نحو عرب کی خدمت مین ضروری گزارش یہ ہے کہ شیخ الرئیس کی عبارت مین جسطرح جو لفظ وارد ہوئی خاکسار اسکا پابند ہے آپ کے قواعد کا زیادہ پابند نہین ہوسکتا ہون فقہائے اہل اسلام کی خدمت مین گزارش ہے کہ اگر کسی مقام پر بہ تتبع اصل کتاب کے بعض محاسن یا منافع ادویہ محرمہ خصوصًا شراب کے درج ہوئے اولاً تو مفاد قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس واثمہما اکبر من نفعہما کسی چیز کو نافع کہنا اسکا مقتضی نہین ہے کہ اسکا استعمال بھی عیاذًا باللہ جائز کیا جائے دوم بنظر تقلید ترجمہ کے بھی ان منافع کا اقرار اور اعتقاد بھی لازم نہین اکثر علمائے اہل اسلام جو پابند ترجمہ کے ہوئے ہین وہ بھی اسیوجہ سے معذور سمجھے گئے اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی وغیرہ مع دیگر کتب طبیہ اسکی گواہ ہین اس مختصر اعتذار کے بعد اب وقت اسکا آیا ہے کہ مین ترجمہ اصل کتاب کا خطبہ سے شروع کرون واسأل اللہ الاعانۃ والتوفیق بالاتمام انہ خیر موفق ومعین وعلیہ ثقتی فی البدایۃ ومنہ بدایتی والیہ نہایتی

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا سے اعانت چاہتا ہون اور خدا ہی پر توکل کرتا ہون حمد خدا کی اسقدر کرتا ہون جو لائق اسکی شان کے ہو اور مناسب خدا کے شیخ جہان کے ہو اور درود وثنا محمود خدا کا اسکے نبی پر جنکا نام نامی محمدؐ ہے اور ان کے آل و اصحاب پر نازل ہو **بعد** حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ مجھسے میرے ایسے بعض خاص احباب نے کہ جنکے سوال کو مین رد نہین کرسکتا اور اسکی حاجت روائی مجھپر بقدر میری وسعت اور امکان کے لازم تھی درخواست کی اسبات کی کہ اسکے لیے مین ایک کتاب فن طب مین ایسی تصنیف کرون جو شامل طب کے قواعد کلیہ اور جزئیہ پر اس لطف سے ہو کہ باوجود اختصار کے جتنے مسائل اور احکام اسمین مندرج ہون مشرح بھی ہون اور باوجودیکہ بیان مسائل اور احکام کا جو حق ہو بخوبی ادا ہوجائے اور پھر ایجاز کی رعایت ہو احباب اسکی التماس کے نظر سے مین نے قصد تصنیف کا کیا اور بتجویز مناسب اس کتاب کی ترتیب مین یہ ٹھہری کہ پہلے مین امور عامہ کلیہ دونون قسم نظری اور عملی طب کے بیان کرون اسکے بعد ادویہ مفردہ کی قوتون مین جو احکام کلی ہین اور ان کے بعد احکام جزئی ادویہ کے بیان کرون اسکے بعد امراض خاص ہر ایک عضو کے اسطرح بیان کرون کہ پہلے اس عضو خاص

کی تشریح اور جو منفعت اسکی خلقت مین ہو لکھکر بعد ازان اکثر مقامات مین اس عضو کی حفظ صحت کے اسباب بھی لکھون گا مگر یہ تشریح اعضائے مرکبہ کی ہو جو کتاب امراض جزئیہ مین درج ہوگی اور اعضائے مفردہ کی تشریح کتاب اول یعنے فن کلیات مین درج کی ہو اور اسی طرح منافع اعضائے مفردہ کے اسی کتاب اول مین بیان کرونگا پھر کتاب امراض جزئی مین بعد ذکر حفظ صحت عضو خاص کے بطور عام امراض عضو مخصوص اور اسباب امراض اور طرق استدلال اوپر انھین امراض کے اور معالجہ ان امراض کا بطور کلی اور عام طریقہ سے لکھونگا جب ان سب امور سے فراغت ہوجائیگی امراض جزئیہ اس عضو کے مذکور ہونگے اور اس مقام پر بھی اکثر حکم کلی تعریف مرض اور اسباب عام اور دلائل کلیہ کا پہلے ذکر کرکے اسکے بعد خاص احکام جزئی کا ذکر کرونگا پھر معالجہ کا قانون عام پہلے ذکر کرکے معالجہ جزئی کو دوائے بسیط خواہ مرکب سے بیان کرونگا اور معالجہ عام خواہ علاج خاص مین اگر انھین دواؤنکا استعمال مناسب ہے جنکا ذکر کتاب ادویہ مفردہ کی جدول اور نقشہ جات مین کرلیا ہو جنسے طالب علم اس مقام پر بہ تحقیق واقف ہوسکتا ہو بہر حال ایسے ادویہ کو مکرر ہر ایک مقام پر بیان نکرونگا لہذا اسی مقام پر حوالہ کردیا جائیگا مگر کوئی ضروری دوا کہ جسکا ذکر ضروری ہو البتہ مکرر لکھی جائیگی اور جو دوائے مرکب ایسی ہو کہ اسکے منافع اور اسکے بنانے کا طریقہ لائق اسی کے ہے کہ اسکا ذکر قرابادین مین کیا جائے اسکی نسبت بھی یہی طریقہ ملحوظ ہو پھر اس کتاب مین امراض جزئی کے اتمام کے بعد مجھے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ ایک اور کتاب اُن امراض کے بیان مین لکھون جو امراض خصوصیت کسی خاص عضو سے نہین رکھتے جیسے حمیات وغیرہ اور انھین امراض کے بعد قواعد زینت سے ذکر کرونگا اور اس کتاب مین بھی یہی طریقہ بیان کا مرعی ہو جو ترتیب امراض خاصہ کے باب مین مذکور ہوا ہو پھر اگر خدائے تعالی توفیق اتمام اس کتاب کی دے اسکے بعد قرابادین مین مرکبات ادویہ کو حسب خواہش جمع کرون اور یہ تمام کتاب اول سے آخر تک چونکہ شامل بیان ضروری اور لابدی مسائل اور احکام طب پر باختصار ہو باین نظر ایسی نہین ہو کہ جو طبیب قصد معالجہ امراض کا بالفعل کرے اسکو اکثر مسائل مندرجہ کتاب ہذا معلوم خواہ یاد نہون یعنے کم سے کم جسقدر علم طبیب کو ضرور ہو اسپر یہ کتاب شامل ہو اور اس سے زیادہ جو اور چیزین بکار آمد طبیب کی ہین انکا حصر دشوار ہو لیکن اگر بحکم خدائے تعالی مرگ نے مجھے مہلت دی بعد اتمام اس کتاب کے دوبارہ ایک اور کتاب جو زائد پر شامل ہو تصنیف کرونگا اور اسی کتاب کے ابواب و فصول کو جمع کرتا ہون۔ اس کتاب کو پانچ کتابون پر قسمت کرتا ہون **کتاب اول** مین طب کے امور کلیہ کا بیان ہو **کتاب دوم** مین ادویہ مفردہ کا بیان ہو **کتاب سوم** مین امراض جزئیہ جو انسان کے اعضائے جسمانی مین سر سے پاؤن تک عارض ہوتے ہین وہ اعضائے ظاہری ہون خواہ باطنی انکا بیان ہو **کتاب چہارم** مین ان امراض کا بیان جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہین رکھتے اسی کتاب مین احکام زینت کے بھی مذکور ہونگے **کتاب پنجم** مین ادویہ مرکبہ کا بیان ہو اور یہی قرابادین ہو **کتاب اول** مین چار فن ہین **فن اول** مین چھ تعلیمین ہین **تعلیم پہلی** مین دو فصلین ہین

**فصل اول** علم طب کی تعریف۔ **طب** ایسا علم ہو کہ جس سے انسان کے بدن کے حالات از قبیل صحت اور زوال صحت دریافت ہوتے ہین فائدہ اس علم سے یہ ہو کہ صحیح آدمی کی صحت کا حفظ کیا جائے۔ اور بیمار کی صحت جو زائل ہوچکی ہے وہ پھیر لائی جائے اس تعریف پر یہ اعتراض ہوسکتا ہو کہ علم طب کی دو قسمین ہین ایک قسم نظری دوسری عملی اور جب ہمنے کہا کہ طب ایک علم ہو یعنے ایک ادراک ہو تو تمام علم طب نظری ٹھہرا **مترجم کہتا ہو** علم نظری اسکو کہتے ہین کہ آدمی کی قوت باطنی اس مین کارگر ہو اور قوت حواس خمسہ ظاہری کی کوئی تصرف اس مین نکرسکے جیسے منطق خواہ فلسفہ اولی خواہ اصول طبیعیات اور علم عملی وہ علم ہے کہ جس مین حواس خمسہ ظاہری سے کام لیا جائے جیسے فلاحت جر ثقیل کیمیا وغیرہ **جواب** اس اعتراض کا یہ ہے کہ ہر ایک صناعت

ہین نظری اور عملی دونون قسمین ہوتی ہین اور ہر علم مین لفظ نظری اور عملی سے جو مراد ہوتی ہو ان سب کے بیان کی ہمکو اس مقام پر کوئی ضرورت نہین ہے البتہ علم طب مین جو دو قسمین نظری اور عملی کی ٹھہرائی گئی ہین انسے جو غرض ہو وہ ہم بیان کرتے ہین جب کوئی کہے کہ طب کی بعض قسمین نظری ہین اور بعض عملی تو یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ قسم نظری طب کی وہ ہے کہ جسکا سیکھ لینا درکار ہے اور قسم عملی وہ ہے کہ جس مین مباشرت عمل کی بھی درکار ہے جیسا کہ اکثر لوگ خیال کرتے ہین بلکہ اس مقام پر یہ سمجھنا لائق ہو کہ یہانپر نظری اور عملی سے کچھ اور مراد ہے اور وہ یہ ہے کہ درحقیقت دونون قسمین علم طب کی علمی باتین ہین اور عملی اور نظری مین فرق یہ ہو کہ جس قسم کو ہم نظری کہتے اس مین بیان اصول قواعد کا ہوتا ہے اور دوسری قسم جسے عملی کہتے ہین اس مین بیان کیفیت مباشرت اور استعمال انھین قواعد کا ہوتا ہو پھر ایک کو نظری اور دوسرے کو عملی جو قرار دیتے ہین مراد یہ ہو کہ قسم نظری وہ ہو کہ اسکی تعلیم فقط مفید اعتقاد اور ادراک قواعد کی ہوتی ہو اور کیفیت عمل کے بیان سے تعرض نہین کیا جاتا مثلاً کہتے ہین کہ حمیات کی تین قسمین ہین یا مزاج انسان کی نو قسمین ہین اور عملی قسم مین علم طب کے یہ مقصود نہین ہوتا ہے کہ بالفعل یہ عمل کرنا چاہیے یا مزاولت حرکات بدنیہ کی بالفعل اسمین درکار ہو بلکہ اسمین بیان ایک قسم کی رائے اور تجویز کا ہوتا ہو کہ یہ تجویز اور رائے متعلق بیان کیفیت اور عمل سے ہوتی ہو جیسے طب مین بیان کرتے ہین کہ جتنے ورم گرم ہین ابتدائے علاج مین ضرور ہو کہ ایسی چیزین استعمال کیجائین کہ جو رادع ہون اور برودت پیدا کرین اور تکثیف مسامات کرین اسکے بعد رادعات کے ساتھ مرخیات ملائے جائین اسکے بعد انتہا مین بوقت انحطاط مرض کے مرخیات محللہ پر اقتصار کیا جاوے سوائے ان ورمون کے جنکے مادّے کو اعضائے رئیسہ نے اعضائے خسیسہ کیطرف دفع کیا ہو پس یہ تعلیم ایک رائے اور تجویز کا فائدہ دیتی ہے وہ بیان کیفیت عمل کی ہو نہ کہ نفس عمل ہو پس جب ان دونون قسمون کو متعلم نے جانا تو ایک سے علم نظری اور دوسرے سے علم عملی حاصل ہوگا گو کبھی عمل نہ کرے

**دوسرا اعتراض** اس مقام پر یہ بھی وارد ہوتا ہو کہ حالات بدن انسان کے تین ہین صحت اور مرض اور حالت متوسطہ کہ نہ وہ صحت ہو اور نہ مرض اور اوپر علم طب کی تعریف مین فقط دو ہی حالتون کا ذکر کیا گیا یہ اعتراض اگر معترض بخوبی غور کرے ہماری عبارت پر وارد نہوگا اسلیے کہ جب وہ فکر کریگا تو تین حالتون کا بدن انسان مین قائل ہونا اسے درست معلوم ہوگا اور نہ یہ بات اسے صحیح معلوم ہوگی کہ اگر واقع مین کوئی حالت ثالثہ بدن انسان مین ہوتی ہو اور ہمنے اسکو تعریف علم طب مین ترک کر دیا اور ذکر نہین کیا اب ہم فرض کرتے ہین کہ اگر مذہب تثلیث صحیح بھی ہو تو ہمارا قول زوال صحت شامل ہو مرض اور حالت ثالثہ دونون کو اسلیے کہ حالت ثالثہ جو ان لوگون نے نئی نکالی ہو اسپر تعریف صحت تو صادق نہین آتی یعنے حالت ثالثہ کو نہین کہسکتے کہ وہ ایک حالت ہو یا ایک ملکہ ہو کہ اسکی موجودگی مین افعال سلیمہ موضوع خواہ صاحب حالت سے صادر ہون اور نہ حالت ثالثہ کی تعریف بنقیض علیہ تعریف صحت کی کر سکتے ہین جیسے کہ مرض کی تعریف کیجاتی ہو ہان اگر صحت کی تعریف مین ایسی قیدین اور شرطین بڑھائین جن کی کچھ حاجت نہین ہے اسوقت ہماری تعریف علم طب کی البتہ حالت ثالثہ کے شمول مین کوتاہی کریگی مگر تب بھی اسوقت اطبا سے کسیطرح کا مناقشہ نہوگا اسلیے کہ تجویز تعریفات اور حدود ایک امر اصطلاحی ہو اور نزاع لفظی سے کوئی فائدہ طبیبون کو نہین ہو نہ تو نزاع لفظی مناسب انکی شان کے ہو اور نہ علم طب مین نزاع لفظی کچھ فائدہ دیسکتی ہو حالت ثالثہ کا موجود ہونا بدن انسان مین یا نہ ہونا یہ امر علم طب مین محقق نہین ہوسکتا ہو بلکہ طبعیات مین اسکی تحقیق بخوبی ہوسکتی ہو وہان سمجھنا چاہیے

**فصل دوسری** علم طب کے موضوعات کے بیان مین چونکہ علم طب مین بدن انسان کے حالات سے بنظر حصول صحت و زوال صحت بحث ہوتی ہو اور ہر ایک چیز کا علم جبھی پورا حاصل ہوتا ہو جب اس چیز کے اسباب جانے جائین بشرطیکہ اس چیز کیواسطے واقع مین کچھ اسباب بھی ہون اسی جہت سے طب مین ضرورت اسباب کی ہو کہ اسباب صحت و مرض کے پہلے دریافت کیے جائین صحت و مرض کے اسباب ظاہر بھی ہوتے ہین اور پوشیدہ بھی ہوتے ہین کہ ان کو حس نہین دریافت کرسکتی ہو بلکہ استدلال عقلی عوارض سے کرکے وہ اسباب

دریافت کیے جاتے ہیں اسی سبب سے طب میں پہچاننا ان عوارض کا جو صحت و مرض کو مخصوص ہیں بھی ضرور ہے۔ علوم حکمیہ میں یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ جس شئی کا ادراک اور علم اسکے اسباب و مبادی پر موقوف ہوتا ہے اس شئی پر علم اسباب اور مبادی مقدم ہوتا ہے اور اگر اس شئی کے واسطے اسباب و مبادی نہوں تو اسکے عوارض اور لوازم ذاتی کے دریافت کرنے سے اس شئی کا علم پورا ہوتا ہے۔ اسباب کی اقسام یہ چار قسم کی ہیں مادی صوری فاعلی غائی۔ مادی اسباب وہ چیزیں ہیں کہ جنمیں صحت یا مرض حاصل ہوتی ہے خواہ حصول اسکا بوضع قریب ہو جیسے عضو یا روح یا بوضع بعید ہو جیسے اخلاط یا اس سے زیادہ تر بعید قیاس کیا جائے جسطرح سے ارکان اور بعد ارکان اور اخلاط کو بحسب ترکیب موضوعات میں سے علم طب کے ٹھہرایا ہے اگرچہ بعد ترکیب کے جو استحالہ ہوتا ہے اور کیفیت ارکان اور اخلاط کی بدلکر ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس استحالہ کو بھی ان کے موضوع علم طب کے ہونے میں دخل ہے اور جو چیز کہ بنظر ترکیب و استحالہ موضوع کسی علم کے قرار دیجاتی ہے وہاں اس ترکیب و استحالے کے بعد جو وحدت حاصل ہوتی ہے اسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہے اور یہاں پر وہ وحدت کہ جو ان اخلاط و ارکان کثیر کو عارض ہوتی ہے یا تو وہ مزاج ہے یا ہیئت ہے مزاج تو بعد استحالہ کے ہوتا ہے اور ہیئت بحسب اجتماع و ترکیب پیدا ہوتی ہے اسباب فاعلی صحت و مرض کی دو قسمیں ہیں مغیرہ و حافظہ۔ مغیرہ وہ چیزیں ہیں کہ جو کیفیات اور حالات بدن انسانی کو تغیر دیا کرتی ہیں۔ اور حافظہ وہ چیزیں ہیں کہ محافظت کرتی ہیں بدن انسان کی خواہ از قسم ہوا کے ہیں یا وہ چیزیں کہ جو قریب بعضہ ہوا ہیں خواہ کھانے کی چیزیں اور پانی یا اور پینے کی چیزیں اور جو قریب المزاج ان چیزوں کے ہیں خواہ استفراغ یا احتقان یا مخصوص بلاد و مساکن اور انسے متصل ہیں یا اور چیزیں ہیں خواہ حرکات و سکنات بدنیہ یا نفسانی حرکات و سکون کہ جنمیں خواب و بیداری بھی داخل ہے یا ایک سن سے دوسرے سن میں پہونچنا مثلاً لڑکے سے جوان ہونا خواہ ایک ہی سن میں اختلاف بنظر اوقات اربعہ کے پیدا ہونا یا اجناس اور صناعات اور عادات میں استحالہ پیدا ہونا یہ سب اسباب مغیرہ و حافظہ شمار کیے جاتے ہیں اور اسیطرح وہ چیزیں جو بدن انسان پر وارد اور اسکے متصل ہوتی ہیں مثل ضماد اور طلا خواہ آگ اور پانی اور برف اور ریتی وغیرہ کے خواہ طبیعت کے مخالف نہوں یا مخالف ہوں اسباب صوری صحت و مرض کی وہ قوتیں ہیں کہ جو بعد حاصل ہونے مزاج کے حادث ہوتی ہیں اور بعد ترکیب کے پیدا ہوتی ہیں اسباب تمامی و غائی صحت و مرض کے وہ افعال ہیں جو بدن انسان سے صادر ہوتے ہیں جنکے شناخت میں معرفت قوی اور شناخت ان ارواح کی جو حامل قوی کی ہیں ضرور داخل ہے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے یہ جتنے موضوعات علم طب کے اوپر بیان کیے گئے فقط اس نظر سے موضوع قرار دیے گئے ہیں کہ علم طب بیان کرتا ہے کہ بدن انسان کیونکر صحیح رہتا ہے اور کیونکر مبتلائے مرض ہو جاتا ہے اب اگر تمام و کمال مباحث علم طب کے خیال کیے جائیں اور قواعد حفظ صحت و ازالہ مرض کے موضوعات کا بھی لحاظ کیا جائے تو ضرور موضوعات میں کچھ اور چیزیں بنظر اسباب آلات حفظ صحت و ازالہ مرض کے بڑھینگی حفظ صحت و ازالہ مرض کے اسباب جیسے تدبیر ماکول و مشروب یا اختیار کرنا ہوائے مناسب کا خواہ مقدار معین پر حرکت و سکون کرنا خواہ کسی دوا سے علاج کرنا یا علاج بعمل ید کرنا یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ انکو اطبا تینوں قسم حالات انسان کے اسباب تجویز کیے ہیں یعنی صحت و مرض اور تیسری قسم وہ ہے کہ جو حالت ثالثہ سے موصوف ہے اسکا ہم آگے ذکر کرینگے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ باوجودیکہ حقیقتاً درمیان صحت و مرض کے واسطہ نہیں ہے کیونکر یہ لوگ تیسری قسم کے قرار دیے جاتے ہیں اور کیا سبب ہے کہ ہم انکو متوسط درمیان صحت و مرض کے قرار دیتے ہیں یہ تھوڑی سی تفصیل جو اوپر بیان کیگئی اس سے ہمکو اجمالاً اسقدر دریافت ہوا کہ علم طب میں ان چیزوں پر نظر کیجاتی ہے ارکان مزاج اخلاط اعضائے بسیط اعضائے مرکبہ ارواح قوای طبعی قوای حیوانی قوائے نفسانی افعال حالات ثلاثہ بدنیہ یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ اور ان تینوں کے اسباب ماکولات اور مشروبات یا ہوائیں اور پانی یا مخصوص بلاد و مساکن اور استفراغ اور احتقان اور صناعات اور عادات اور حرکات بدنی و نفسانی اور اسیطرح سکون اور اسنان۔ اور اجناس اور جو چیزیں بدن پر وارد ہونیوالی ہیں امور غریبہ سے اور تدبیر طعام اور مشروبات اور اختیار کرنا ہوائے مناسب کا اور مقرر کرنا حرکات اور سکنات کا اور استعمال دوا کا اور عمل بالید اور

ارکان

اختلاف یا ورصناعات اور عادات واسطے حفظ صحت کے اور علاج کرنا ایک ایک مرض کا جداگانہ ان میں سے بعض چیزوں کا جاننا طبیب پر بنظر منصب طبابت اسطرح پر واجب ہے کہ ان چیزونکی ماہیات کا تصور اور تصدیق انکے وجود کی کرے اور انکو واقعی معلوم کرے اور یہ سمجھے کہ ان چیزونکا ماننا ہمکو ضرور ہے اور یہ چیزیں ہمارے اصول موضوعہ میں داخل ہیں۔ علم طبعی میں یہ چیزیں بدلیل ثابت کیجاتی ہیں اور اسکو اعتقاد ان چیزونکے وجود کا اسی بنا پر رکھنا چاہیئے اگر کوئی ایسی معتمد حکیم طبعی نے انکے واسطے یہ موضوعات مقرر کیے ہیں۔ ان موضوعات میں کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں کہ جن پر دلیل و برہان لانا طبیب کو اسی فن میں درکار ہے ان موضوعات میں جو چیزیں از قسم مبادی ٹھہرائی جائیں انکی نسبت طبیب کو یہی لازم ہے کہ تقلیداً انکے وجود کو مانے اسلیے کہ مبادی جملہ علوم جزئیہ ان علوم میں مسلمات قرار دیے جاتے ہیں اور علوم کلیہ میں انپر برہان لائی جاتی ہے اور اسیطرح ہر علم جزء بنسبت کسی دوسرے علم کے فرع یا جزئی قرار دیا جاتا ہے اور انکے مبادی کا ثبوت جو علم اسپر مقدم ہے یا جسکا یہ علم جزئی یا فرع قرار دیا گیا ہے اس میں بیان کیا جاتا ہے یہانتک کہ جزء اعلے جزء تمام علوم کے مبادی فلسفہ اولی میں ثابت کیے جاتے ہیں اور اس علم کو علم مابعد الطبیعیہ بھی کہتے ہیں بعض طلبہ نے یہ طریقہ جو ٹھہر گیا ہے کہ شروع میں علم طب کے اثبات عناصر اور مزاج وغیرہ بدلائل طبعیہ کرتے ہیں اور اسیطرح وہ باتیں کہ جو طبیب کے واسطے طبعیات میں اصول موضوعہ قرار دیے گئے ہیں انکا ثبوت بھی علم طب میں بدلائل کرنے لگتے ہیں ان لوگوں کو اس طریقہ میں دو قسم کی غلطیاں در پیش ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ جو باتیں علم طب میں داخل نہیں ہیں انھیں بطور خلط بحث طب میں ذکر کرتے ہیں اور دوسری غلطی یہ ہوتی ہے کہ اپنے گمان میں وہ یہ جانتے ہیں کہ ہم نے ان چیزوں کو بدلیل ثابت کر دیا ہے حالانکہ انسے کوئی چیز ثابت نہیں ہو سکتی ہے اسی جہت سے طبیب پر واجب ہے کہ ان چیزونکی ماہیت کا تصور کرے جو باتیں ان میں سے بدیہی خواہ بین الثبوت نہیں ہیں انکے وجود کو تقلیداً مانے اور انکا اثبات حکیم طبعی کو سپرد کرے۔ موضوعات علم طب میں جو بین الثبوت امور ہیں منجملہ انکے ایک تو ارکان اربعہ ہیں کہ آیا یہ موجود ہیں یا نہیں اور موجود ہیں تو کتنے ہیں اور انکی تعداد کیا ہے دوسرے مزاج ہے کہ اسکا وجود بھی ثابت ہے یا نہیں اور ہے تو کسطرح ہے اور کتنی قسمیں ہیں تیسرے اخلاط ہیں کہ انکا وجود اور تعداد اور کیفیت اور اسیطرح قوی کا وجود اور تعداد اور امکان وجود انکا خواہ ارواح کا وجود اور تعداد اور محل وجود یہ سب باتیں طبیب کو اصول موضوعہ میں داخل کرنی چاہییں اور یہ بھی کہ ہر ایک تغیر حال کو خواہ ثبات اور استمرار شیٔ کو حال واحد ایک سبب درکار ہوتا ہے پھر وہ سبب کتنے ہیں یہ بھی اصول موضوعہ میں داخل ہے لیکن اعضائے جسمانی اور انکے منافع اور فوائد کو بطور حس دیکھنا چاہیے اور بذریعہ تشریح کے دریافت کرنا چاہیے وہ چیزیں کہ جنکا تصور کرنا طبیب پر واجب ہے اور اسکے بعد انکا وجود بدلیل ثابت کرنا بھی لازم ہے وہ امراض اور اسباب جزئیہ اور علامات امراض کے ہیں اور کیفیت طریقہ ازالہ مرض اور حفظ صحت کے ان باتوں میں جو بدیہی نہو طبیب کو اسے بدلیل و برہان تفصیلی ثابت کرنا چاہیے اور اسکی مقدار اور وقت مقرر کرنا چاہیے جالینوس کا دستور ہے کہ جب وہ قصد کرتا ہے کہ قسم اول پر اقامت برہان کرے یعنی جن چیزوں پر دلیل لانا ہمنے علم طب میں ناجائز قرار دیا ہے جالینوس جب انکے دلائل کا ذکر کرتا ہے اسوقت اپنے تئیں طبیب نہیں سمجھتا ہے بلکہ وہ حکیم فیلسوف بنکر ان دلائل کو ذکر کرتا ہے اور اسے اسوقت ایسا خیال ہوتا ہے کہ علم طبعی میں بحث کر رہا ہے اور طب سے بالکل الگ ہو گیا جیسے کوئی فقیہ کامل جس وقت قصد کرتا ہے کہ وجوب متابعت اجماع کی صحت ثابت کرے تو اسوقت وہ فقیہ اپنے کو فقیہ نہیں سمجھتا ہے بلکہ اپنے تئیں متکلم جانکر درپے اثبات اس مسئلہ کے ہوتا ہے اسلیے کہ طبیب بحیثیت طبیب ہونیکے اور فقیہ بنظر فقیہ ہونیکے اسکی قدرت نہیں رکھتا ہے کہ ان باتوں کو بدلیل ثابت کرے اور اگر باوجود لحاظ اپنے اپنے منصب کے یہ دونوں درپے اثبات ایسے امور کے ہوں مشکل و محال لازم آئیگا

## تعلیم دوسری ارکان کے بیان میں

اور وہ ایک ہی فصل ہے۔ ارکان چند اقسام بسیط کو کہتے ہیں جو بدن انسان کے اجزائے اولیہ ہیں ان کی تقسیم مختلف صورتوں کے اجسام کیطرف ممکن نہیں ہے اور انکے ملنے اور مرکب ہونے سے انواع مختلفہ کائنات کے پیدا ہوتے ہیں

طبیب اس بات کو مسلم مانے کہ وہ چار ہین زیادہ نہین دو ان مین سے سبک اور خفیف اور دو ثقیل اور بھاری ہین خفیف تو آگ اور ہوا اور ثقیل پانی اور مٹی زمین کی زمین ایک جسم بسیط ہے کروی الشکل موضع طبعی اسکے ٹھہرنیکا بیچ مین تمامی کرات عالم کے ہے کہ وہ اُس مقام مین بالطبع ٹھہری ہوئی ہے اور اگر بیچ مین کل کے نہوتی تو بالطبع حرکت کرکے اسی مقام پر آجاتی بسبب ثقل مطلق اپنی کے طبیعت اسکی سرد خشک ہے مراد یہ ہے کہ اگر طبیعت اسکی بحال خود باقی رہے اور کوئی سبب خارجی بغیر اسکے اصل طبیعت مین پیدا نکرے تو اس سے برودت اور یبس محسوس ہوگا۔ زمین کا وجود کائنات کے واسطے چسپیدگی اور ثبات اور حفظ اشکال اور ہیئات کا فائدہ دیتا ہے۔ پانی جسم بسیط ہے موضع طبعی اسکا یہ ہے کہ زمین کو وہ شامل ہو اور ہوا اسکو شامل ہو یعنی وہ اس طرح پر واقع ہو کہ سطح مقعر اندرونی اسکی متصل ہو سطح محدب بیرونی زمین سے اور سطح محدب پانی کی متصل سطح مقعر ہوا سے بشرطیکہ کرۂ زمین اور ہوا دونون اپنی وضع طبعی پر باقی ہون اور یہ وضع مخصوص پانی کی ثقل اضافی کہلاتی ہے (مترجم کہتا ہے) زمین کے واسطے از روے قیاس اور مشاہدہ کے دو مرکز پائے گئے ہین ایک مرکز حجم جو منظر ثقل مطلق کے ہے اور دوسرا ایک مرکز ثقل کہ وہ مرکز حجم سے ہٹا ہوا ہے یہ اسکا ثقل اضافی ہے بہ نسبت اتصال کرۂ آب و ہوا کے پیدا ہوا ہے تفصیل اس مسئلہ کی اور مقدار فاصلہ کی درمیان دونون مرکزون کے فروع طبعیات مین دیکھنی چاہیے اور ملاحظہ ہیئت کرات عالم سے بخوبی دریافت ہو سکتا ہے کہ مرکز ثقل مرکز حجم سے کتنا ہٹا ہوا ہے (متن) پانی کی طبیعت سرد و تر ہے یعنی جس وقت پانی کے ساتھ کوئی دوسری چیز نہو اور نہ کوئی سبب خارجی مخالف طبیعت کے پانی مین اثر کرے برودت اسکی محسوس ہوگی اور ہمراہ برودت کے ایک حالت جسے ہم رطوبت کہتے ہین بھی محسوس ہوگی رطوبت اس حالت کا نام ہے کہ پانی اپنی اصل خلقت مین اس کیفیت پر ہے کہ ادنی سبب سے صور مختلفہ کو بسہولت قبول کرتا ہو اور بسہولت آسانی سے اسکے اجزا کا اتصال زائل ہوجاتا ہے اور باسانی پھر متصل و واحد ہو جاتا ہے اور ہر ایک شکل کو باسانی قبول بھی کر لیتا ہے اور اس شکل کی حفاظت نہین کر سکتا ہے بلکہ بسہولت اسے ترک کر دیتا ہے۔ پانی جو ایک جزو مادی کائنات کا ٹھہرا ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ اجسام مرکبہ باسانی ان ہیئات کو قبول کرین جو انکے اجزا مین بوجہ تشکیل اور تخطیط اور تعدیل کے درکار ہے اسلیے کہ جسم رطب اگرچہ بسہولت ہیئات شکلیہ کو ترک کر سکتا ہے لیکن قبول اشکال بھی باسانی کرتا ہے جیسے کہ جسم یابس بدشواری قبول ہیأت شکلیہ کرتا ہے مگر بعد قبول کسی شکل کے پھر اس شکل کا چھوٹنا بھی اسے دشوار ہوتا ہے (مترجم کہتا ہے) لوہار خوب جانتا ہے کہ لوہے کی گولی سے کیل یا تیر بنانا کتنا دشوار ہے کہ اس دشواری کی نسبت سے موم کی گولی سے صورت کیل اور تیر کی بنانی بہت کم دقت رکھتی ہے (متن) جب کسی جسم یابس کو جسم رطب کے ساتھ خمیر کرین تو جسم یابس جسم رطب سے ملکر استفادہ قابلیت تمدید اور تشکیل کی پاتا ہے اور جسم رطب کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بہ نسبت اپنی ذاتی خاصیت کے اس مین حفظ شکل کی قوت بڑھ جاتی ہے اسلیے کہ جسم رطب کو ایک استواری اور تعدیل قوی حاصل ہوتی ہے اور جسم یابس بصحبت آمیزش جسم رطب کے اپنی پراگندگی اجزا سے محفوظ رہتا ہے اور جسم رطب بسبب آمیزش جسم یابس کے ایک چسپیدگی پیدا کرکے اپنے سیلان سے محفوظ رہتا ہے۔ ہوا ایک جسم بسیط ہے اسکا موضع طبعی پانی کے اوپر اور آگ کے نیچے ہے اور یہ خفت ہوا کی اضافی ہے طبیعت اسکی گرم تر ہے اسیطرح جیسے طبیعت زمین اور پانی کی بیان ہوئی یعنی بدون آمیزش کسی دوسرے جسم کے یا بدون حادث ہونے کسی سبب خارجی کے اسکی حرارت اور رطوبت محسوس ہوتی ہے۔ ہوا جو کائنات کا ایک جزو مادی قرار دیا گیا فائدہ یہ ہے کہ پانی اور مٹی کے جو ہر نہایت متصل ہین انکا اتصال دور کرکے تخلخل پیدا کرے اور مسامات باقی رہین اور لطافت اور خفت اسوجہ سے حاصل ہو اسلیے کہ جسم جسقدر قلیل المسامات ہوتا ہے مثل سونے وغیرہ کے اتنا ہی ثقیل اور وزنی ہوتا ہے اور جسقدر مسامات زیادہ ہوتے ہین اسیقدر سبک ہوتا ہے جیسے دھنی ہوئی روئی۔ آگ جرم بسیط ہے اسکا موضع طبعی کل اجرام عنصریہ کے اوپر ہے اور مکان اسکا سطح مقعر اس فلک کی ہے جہانتک کون و فساد منتہی ہوتا ہے اور یہ مکان اسکا بنظر خفت مطلقہ کے ہے طبیعت آگ کی گرم و خشک ہے اور اسکی موجودگی کائنات مین جزو مادی ہوکر

فائدہ نضج اور تلطیف کا دیتی ہے اور عناصر کو آپس میں ملا دیتی ہے اگر حرارت آگ کی معین و مددگار نہو تو نفوذ جو ہر ہوا کا جوہر ارضی اور مائی میں نہو سکے۔ آگ سے ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ بسبب برودت ارضی و مائی کی ٹوٹ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے اور اس انکسار برودت کا فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ دونوں جسم ثقیل محض عنصر یب سے نکلکر قابلیت آمیزش کی پیدا کرتے ہیں پانی اور مٹی یہ دونوں ارکان بوجہ ثقل کے خلقت اعضا میں بہت بکار آمد ہیں اور سکون اعضا کو ان سے مدد ملتی ہے اور ہوا اور آگ بوجہ خفت کے ارواح کی پیدائش کی معین ہیں اور انکے متحرک ہونے میں فائدہ دیتی ہیں اور اعضا کا حرکت دینا انھیں دونوں سے متعلق ہے اگرچہ محرک اول اعضا کا نفس ہے یہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں یہی ارکان اربعہ ہیں **تعلیم ثالث** اور اس میں تین فصلیں ہیں **فصل اول مزاج کا بیان** مزاج ایک ایسی کیفیت ہے جو کیفیات متضادہ کے آپس میں فعل و انفعال سے پیدا ہوتی ہے یعنے جسوقت عناصر جنکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہیں آپس میں ملتے ہیں اور اکثر جرم ہر ایک عنصر کا اکثر جرم دوسرے عنصر سے پاس ہوتا ہے لہٰذا اپنی قوتوں سے ہر ایک کوئی فعل پیدا کرتا ہے نتیجہ اس فعل و انفعال کا یہ ہوتا ہے کہ ایک کیفیت متشابہ جو مناسب تمام عناصر کے ہو پیدا ہوتی ہے اسی کیفیت کا نام مزاج قرار دیا گیا ہے از انجملہ اولی تو تین ارکان اربعہ مذکور کی حرارت و برودت و یبوست و رطوبت ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ مزاج ان اجسام کا جو ان ارکان سے بنیں مجموعہ انھیں کیفیات کا ہوگا۔ ہم اگر بحسب قسمت عقلی مزاج کو سوچیں اور کسی چیز کا سوائے ارکان مخصوصہ کے تصور نکریں تو مزاج کی دو قسمیں نظر آتی ہیں **پہلی قسم** یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر ہو اس صورت میں کیفیات متضادہ متساوی ہو کر مقاومت ایک دوسرے کی علی السویہ کریگے جو کسر و انکسار ہوگا اس سے وہ کیفیت متوسط واقعی جسے معتدل حقیقی کہتے ہیں پیدا ہوگی اور اس قسم کا مزاج معتدل حقیقی کہلاتا ہے **دوسری قسم** یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر نہو اس صورت میں کیفیات متضادہ کے فعل و انفعال سے مزاج وسط مطلق خواہ معتدل حقیقی پیدا نہوگا بلکہ جس کیفیت کی مقدار زیادہ ہے مزاج میں وہی کیفیت غالب ہوگی خواہ رطوبت و یبوست میں سے کوئی کیفیت غالب ہو خواہ حرارت و برودت میں ایک کیفیت زائد ہوگی خواہ اضداد اربعہ میں سے دو کیفیتیں مجازائد ہونگی **مترجم کہتا ہے** تساوی کیفیات اربعہ سے جو معتدل حقیقی پیدا ہوتا ہے منحصر ہے دو صورت میں **پہلی صورت** یہ ہے کہ مقادیر ارکان اربعہ کے برابر ہوں **دوسری صورت** یہ ہے کہ مقدار ارکان اربعہ کی برابر نہو مگر وہ ارکان جو اضداد حقیقی ہیں وہ آپس میں برابر ہوں جیسے نار اور ماء آپس میں برابر ہوں اور ہوا اور ارض آپس میں برابر ہوں مگر بہ نسبت نار و ماء کے ہر ایک ارض اور تراب کی مقدار کم ہو خواہ زیادہ **مثال اسکی** جیسے کسی مرکب عنصری کے اجزائے ناری دو اور مائی بھی دو ہوں اور اجزائے ترابی اور ہوائی ایک ایک اس صورت میں بھی کیفیات چہارگانہ متساوی ہونگے کیونکہ حرارت ناری دو اور حرارت ہوائی ایک مجموع مقدار حرکت کی تین ہے اسیطرح برودت مائی دو اور برودت ارضی ایک مگر تین ہے اور یبوست ناری اور ارضی بھی مگر تین ہیں اور رطوبت مائی اور ہوائی بھی ملکر تین ہے پس باوجود اختلاف مقادیر ارکان عناصر اربعہ کے کیفیات اربعہ برابر پیدا ہیں اسلیے یہ مرکب معتدل ہوگا واسطے توضیح اس مثال فرضی کے ایک نظیر جسم مرکب کی بموجب تصریح نفیس جلد کے مصنف رسالہ دقائق المیزان کے لکھتے ہیں **مثلاً** سونا اور چاندی جسوقت معدن سے برآمد ہوتے ہیں اور خبیث کہلاتے ہیں یعنی غیر مصفی سو وقت سونے میں اجزائے ناری تین اور ترابی دو اور مائی دو اور ہوائی تین ہوتے ہیں اور چاندی میں اجزائے ناری ایک اور ترابی چار اور مائی دو اور ہوائی تین ہیں بعد ترکیب ان دونوں کے مجموع اجزائے ناری چار اور مائی چار اور ترابی چھ اور ہوائی چھ ہونگے پس چونکہ اجزائے ناری اور مائی آپس میں برابر ہیں اور ترابی اور ہوائی بھی برابر ہیں اور مجموع اجزائے حارہ ناری اور ہوائی دس ہیں اسی طرح مجموعہ اجزائے ترابی اور مائی بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزائے رطبہ ہوائی اور مائی بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزائے یابسہ ناری اور ترابی بھی دس ہیں اس سبب سے کیفیات اربعہ اس مرکب کے متساوی ہیں پس یہ **معتدل** ہے اگرچہ مقدار بسائط کے تساوی نہیں جیسا اس بیان سے واضح ہوا

اور جو تنت کیفیات اربعہ متساوی نہون معتدل حقیقی نہوگا اسکی پانچ صورتین ہین **پہلی صورت** یہ ہو کہ زیادتی خواہ کمی عنصر واحد مین ہو اس صورت مین مزاج یقیناً غیر معتدل ہوگا اور اس صورت کی ایک مثال یہ ہو کہ ہم ایک جسم مرکب حدید اور قلعی سے فرض کرین چونکہ حدید مین اجزاء ناری ایک اور مائی دو اور ترابی تین اور ہوائی ایک ہو اور قلعی مین اجزائے ناری دو اور مائی دو اور ترابی ایک اور ہوائی تین ہین پس مجموع اجزائے ناری تین اور باقی چار چار ہین اور یہ مزاج بارد رطب درجہ اول کا ہو۔

| نام | نار | تراب | ماء | ہواء |
|---|---|---|---|---|
| ذہب | ۳ | ۲ | ۲ | ۳ |
| فضہ | ۱ | ۴ | ۲ | ۳ |
| میزان | ۴ | ۶ | ۴ | ۶ |

پہلی صورت

**دوسری صورت** یہ ہو کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین علی التسویہ ہو مگر وہ دونون عنصر اضداد حقیقی نہون بلکہ اضداد مشہوری ہون جیسے سونا کہ اجزائے ناری اور ہوائی اسکے دو دو ہین اور اجزاء مائی اور ترابی ایک ایک ہین جیسا کہ جدول ذیل سے واضح ہوگا۔

| نام | نار | تراب | ماء | ہواء |
|---|---|---|---|---|
| حدید | ۱ | ۳ | ۲ | ۱ |
| قلعی | ۲ | ۱ | ۲ | ۳ |
| میزان | ۳ | ۴ | ۴ | ۴ |

دوسری صورت

**تیسری صورت** یہ ہو کہ زیادتی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی نہین ہین مگر زیادتی غیر متساوی ہو اسمین بھی اعتدال حقیقی نہوگا جیسے تانبا اجزائے ناری اسکے تین اور مائی ایک اور ترابی تین اور ہوائی دو ہین۔

| نام | نار | تراب | ماء | ہواء |
|---|---|---|---|---|
| ذہب | ۲ | ۱ | ۱ | ۲ |

تیسری صورت

**چوتھی صورت** یہ ہو کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی ہین مگر زیادتی غیر متساوی ہو اس صورت مین بھی مزاج غیر معتدل ہوگا۔

| نام | نار | تراب | ماء | ہواء |
|---|---|---|---|---|
| نحاس | ۳ | ۳ | ۱ | ۲ |

چوتھی صورت

**پانچوین صورت** یہ ہو کہ زیادتی تین عنصر مین بمقدار غیر متساوی ہو اس کی مثال اس جدول سے واضح ہوگی۔ اور تفصیلی بیان اس قاعدے کا انشاءاللہ تعالیٰ بحث استخراج مزاج ادویہ بسیطہ و مرکبہ مین کیا جائیگا یہ مقام استطرادی ہو زیادہ تفصیل کی گنجایش نہین ہو۔

| نام | نار | تراب | ماء | ہواء |
|---|---|---|---|---|
| اسرب | ۱ | ۳ | ۲ | ۲ |

پانچوین صورت

| نام | نار | تراب | ماء | ہواء |
|---|---|---|---|---|
| نحاس | ۳ | ۳ | ۱ | ۲ |
| نحاس سوختہ | ۳ | ۴ | ۱ | ۱ |
| میزان | ۶ | ۷ | ۲ | ۳ |

**مسئلہ** معتبر فن طب مین معتدل و غیر معتدل یہ دونون قسمین جداگانہ بیان ہوتی ہین انمین سے کوئی نہین ہو بلکہ طبیب کو واجب ہو کہ وہ اپنے مسلمات اور اصول موضوعہ مین یہ بھی داخل کرے کہ معتدل حقیقی کا موجود ہونا محال ہے چہ جائیکہ کسی انسان کا مزاج یا انسان کے کسی عضو خاص کا مزاج معتدل حقیقی ہو۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ لفظ معتدل جسے اطباء اپنے فن مین استعمال کرتے ہین وہ مشتق تعادل سے نہین ہو جسکے معنے ہموزن اور برابر ہونے کے ہین بلکہ معتدل مشتق ہو عدل فی القسمت سے بامعنے کہ وہ مرکب جسے اطباء معتدل کہتے ہین خواہ تمام بدن فرض کیا جائے یا عضو مخصوص اسکو عناصر کی کیفیات اور کمیات سے ایسا پورا حصہ ملا ہو جو نہایت مناسب بدن انسانی کے ہو کبھی ایسی قسمت معتدل ور نسبت مناسب جو انسان کے حصہ مین آتی ہو نہایت قریب ہو جاتی ہو اس اعتدال حقیقی سے جسکا ابھی ذکر کیا گیا اور یہ بات شاذ و نادر بعض افراد انسان مین پائی جاتی ہو یہ اعتدال جسکا طب مین اعتبار ہو بہ نسبت بدن انسان کے یہ بھی اعتدال اضافی ہو یقیناً بس طرف غیر انسان کے کہ جسے یہ اعتدال نہین ہو اور نہ مزاج اسکا قریب بمزاج انسان ہو بہ نظر اعتدال حقیقی کے اس اعتدال اضافی انسان کی آٹھ صورتین معتبر ہوتی ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ نوع انسانی مین یہ معتدل قیاس کیا جائے اور مقیس بنایا جائے بہ نسبت اس چیز کے کہ جو مختلف اعتدال مین ہو اور خارج از انواع انسانی ہو **دوسری صورت** یہ ہو کہ مقیس گردانا جائے بہ نسبت اپنی نوع کے ان اشخاص سے جنکے مزاج کا اعتدال مختلف ہو **تیسری صورت** نوع انسانی کی ایک صنف کی نسبت اس کا اعتدال مقیس ہو بہ نسبت ان لوگون کے جو اس صنف سے خارج ہین اور نوع انسانی مین داخل ہین

چوتھی **صورت** ایک صنف خاص نوع انسانی کا مزاج مقیس ہو بہ نسبت ان لوگوں کے جو اسی صنف میں داخل ہیں اور مختلف الاعتدال ہیں **پانچویں صورت** ایک شخص خاص ایک صنف نوع انسانی میں سے ایسا معتدل ہو کہ مقیس گردانا جائے بہ نسبت مختلف الاعتدال کے جو خارج ہو اس شخص سے اور صنف اور نوع میں داخل ہو **چھٹی صورت** شخص واحد بنظر اختلاف احوال اور اوقات اپنے کے کبھی معتدل ہو اور کبھی غیر معتدل **ساتویں صورت** ایک ہی شخص بہ نسبت ایک عضو خاص کے معتدل ہو بہ نسبت ان اعضا کے جو اس عضو سے خارج ہیں اور اسکے بدن میں داخل ہیں غیر معتدل ہو **آٹھویں صورت** ایک ہی شخص بحسب عضو خاص کے معتدل ہو اور قیس ہو اپنے ذاتی احوال اسی عضو کی نسبت میں **پہلی صورت** تینے انسان کا اعتدال مزاج نسبت سائر موجودات کائنات کے ایک ایسی بات ہو کہ اسکو بہت گنجایش ہو اور کسی حد خاص میں محدود نہیں اور بھی کوئی امر اتفاقی نہیں ہے بلکہ اس صورت کی دو حدیں افراط اور تفریط کی ہیں کہ ان میں سے جس کسی حد کو تجاوز کرنے مزاج انسانی باطل ہو جائیگا ایک جانب تفریط کی ہے کہ اسکے تجاوز سے بہائم میں شمار کیا جائیگا دوسری جانب افراط اعتدال کی ہے کہ بساطت اور تجرد عن المادہ کے خواص اس حد کے تجاوز سے پیدا ہوتے ہیں عالم کون و فساد سے نکلکر روحانیات اور ملکوتیات میں داخل ہو جائیگا۔ بیچ میں ان دو حدوں افراط و تفریط کے متوسطات بیشمار ہیں کہ تفاوت مراتب انسانی ان مراتب کو ظاہر کرتا ہے **دوسری صورت** وہ درمیانی مزاج ہے اعتدال میں دو حدوں افراط و تفریط کے جنکا پہلی صورت میں بیان کیا گیا مگر یہ اعتدال ایسے شخص میں پایا جاتا ہے جسکا مزاج نہایت معتدل ہو اور وہ صنف بہ نسبت اور صنفوں کے غایت اعتدال پر ہو اور سن بھی ایسا ہو کہ اس سے ٹہر کر نشو و نما اور سن میں نہو سکے۔ اگرچہ یہ معتدل وہ اعتدال حقیقی نہیں رکھتا جسکا وجود ابتدائے مفصل میں محال بیان کر چکے تاہم ایسا معتدل نہایت عزیز الوجود ہو اگر بالفرض ایسا انسان کسی اقلیم کے کسی شہر معتدل میں پایا جائے تو اسکا اعتدال قریب بہ اعتدال حقیقی بطور قضیہ اتفاقیہ کے نہوگا بلکہ اس کے اعضائے حارہ مثل قلب و اعضائے باردہ مثل دماغ و رطبہ مثل جگر و یابسہ مثل استخوان کے آپس میں متکافی ہونگے اور جسقدر ان اعضا کے موازنہ میں تعادل زیادہ ہوگا اسیقدر یہ شخص مزاج میں معتدل حقیقی کے قریب تر ہوگا ایک عضو خاص کے اعتبار سے کوئی آدمی ایسا معتدل نہیں ہو سکتا ہاں جلد ایک ایسا عضو ہے کہ وہ تنہا اس درجہ اعتدال کو پہونچ سکتا ہے جیسا کہ ذکر اسکا ہم باب تشریح میں اور کچھ آخر فصل ہذا میں بھی کرینگے۔ ارواح اور اعضائے رئیسہ کے اعتبار سے کوئی فرد بشر قریب بہ اعتدال حقیقی نہیں ہو سکتی بلکہ ان دونوں کے اعتبار سے خارج اعتدال سے ہوکر مائل بجانب حرارت و رطوبت ہوگا اسلیے کہ مبدء حیات قلب اور روح ہے اور یہ دونوں نہایت گرم اور با فراط مائل بجانب حرارت ہیں بقائے حیات بسبب حرارت کے اور نشو و نما بوجہ رطوبت کے ہے بلکہ حرارت رطوبت سے قوام پاتی ہے اور غذا لیتی ہے۔ اعضائے رئیسہ تین ہیں جیسا آگے بیان کرینگے ان میں سے ایک دماغ ہے سرد مزاج پر اسکی برودت اسقدر نہیں ہے کہ حرارت قلب و جگر کی تعدیل کرے اور خشک مزاج اعضائے رئیسہ میں فقط قلب ہے لیکن اسکی خشکی اتنی نہیں ہے کہ رطوبت دماغ و جگر کی تعدیل کرے اور دماغ بھی اسقدر بارد نہیں ہے اور قلب بھی اسقدر یابس نہیں لیکن قلب بہ نسبت دماغ و جگر کے یابس ہے اور دماغ بہ نسبت قلب و جگر کے بارد ہے **تیسری صورت** معتدل کی بہت گنجایش کم رکھتی ہے بہ نسبت قسم اول یعنے اعتدال نوعی کے مگر اس سے ایک غرض صالح اور سود مند نکلتی ہے کہ وہ مزاج صالح ہے ایک گروہ کا چند گروہوں سے بقیاس طرف ایک اقلیم کے اور اقالیم سے یا بہ نسبت ایک ہوا کے باقی ہواؤں سے مثلاً اہل ہند کا ایک مزاج ہے کہ وہ تمام ہندوستانیوں میں پایا جاتا ہے اور ان کی صحت اسی مزاج سے قائم رہتی ہے یا صقالیہ کے واسطے ایک مزاج

مناسب ہو کہ انکی صحت اسی پر موقوف ہو ہر ایک مزاج ان دونون اقلیمون کا بقیاس اپنی صنف کے معتدل ہو اور بقیاس دوسری صنف کے غیر معتدل ہندوستانی کسی آدمی کے بدن کی کیفیت مزاجی اگر مثل مزاج صقلابی کے ہو جاوے تو وہ شخص یا بیمار ہوگا یا مر جائیگا اسی طرح صقلابی کے مزاج کی کیفیت اگر مثل مزاج ہندی کے ہو تو وہ بھی یا مریض ہوگا یا ہلاک ہوگا۔ یہان سے یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک صنف سکان معمورہ کیواسطے ایک مزاج خاص ہو کہ وہان کی ہوا کے موافق وہی مزاج ہو اور اس مزاج کے واسطے عرض اور گنجایش بھی ہے اور اس عرض کے واسطے دونون جانب افراط اور تفریط کے بھی **چوتھی صورت** درمیانی مزاج ہو اور وہ واسطہ ہو بیچ مین عرض اقلیم کے جسکا تیسری قسم مین ذکر ہوا اس چوتھی قسم کے مزاج کے اعتدال سے یہ مراد ہو کہ اس صنف مین اس سے زیادہ کوئی معتدل نہین ہو **پانچوین صورت** نہایت تنگ تر ہے بہ نسبت قسم اول و ثالث کے اس سے وہ مزاج مراد ہو کہ ایک شخص معین کیواسطے تا وقتیکہ وہ زندہ اور صحیح موجود ہو اسکے واسطے ایسے مزاج کی ضرورت ہو اس مزاج کے لیے بھی عرض ہو جس سے وہ طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین بہت ضروری اس مقام پر یہ امر جاننا چاہیے کہ ہر شخص ایک مزاج خاص کا مستحق ہو کہ اس مین دوسرے کی شرکت ممکن نہین ہو یا نادر ہو **چھٹی صورت** یہ وہ مزاج واسطہ ہو درمیان دو حدون افراط و تفریط صورت پنجم کے وہ مزاج ایسا ہوتا ہو کہ جب کسی شخص کو حاصل ہو تو افضل حال ہو ان حالات سے ہوگا جن حالات پر اسے ہونا چاہیے یعنی جتنے حالات اسکے لائق بحال ہین ان مین سے افضل حالات سے متصف ہوگا **ساتوین صورت** یہ وہ مزاج ہو کہ ہر ایک نوع عضو یا اعضا سے ایسے ہونا واجب ہو اور دوسری نوع کو اسکے مخالف مزاج درکار ہو مثلاً استخوان کو واجب ہو کہ اسکا مزاج یابس زیادہ ہو اور دماغ کو ضرور ہو کہ اسمین رطوبت زیادہ ہو اور قلب مین حرارت کی زیادہ ضرورت ہو اور بلغم مین برودت کی ضرورت زیادہ ہو کہ اس مزاج کے واسطے بھی عرض ہو جسے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتی ہین مگر یہ عرض بہ نسبت عرض مزاج متقدمہ کے کمتر ہو **آٹھوین صورت** یہ مزاج واسطہ ہو ساتوین صورت کی افراط و تفریط کے درمیان مین یہ مزاج ایک خاص عضو کا ہو ایسا کہ جس وقت اس عضو کو یہ مزاج حاصل ہو تو اسکا حال افضل حالات لائقہ پر ہوگا جب بلحاظ انواع کائنات کے مزاج نکالا جائے تو ان مین سے نوع انسان مزاج اقرب باعتدال حقیقی ٹھہریگا پھر اگر اعتبار اصناف کا بھی کرین تو ہمارے نزدیک یہ بات صحیح ہو کہ جو آبادی موازی معدل النہار کے واقع ہو اور اس آبادی مین اسباب ارضیہ کے سبب سے کوئی اگر امر مخالف باعتدال نہین عارض ہوا مثلاً پہاڑ یا دریا وغیرہ اسمین نہین واقع ہین اس مقام کے رہنے والون کا مزاج واجب ہو کہ قریب باعتدال حقیقی ہو اور ہماری تحقیق مین یہ بھی ثابت ہوا ہو کہ جو لوگ گمان کرتے ہین خط استوا پر بسبب قرب شمس کے چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہو اعتدال حقیقی باقی نہین رہتا ہو انکا یہ گمان فاسد ہو ہمنے یہ بھی ثابت کیا ہو کہ مسامتت شمس کی اس مقام پر کمتر مضر ہو اور کمتر ہوا کو تغیر دیتی ہو بہ نسبت ان مقامات کے کہ جنکا عرض لمبا اس مقام سے زیادہ ہے اگرچہ وہان پر مسامتت شمس نہین ہوتی ہو لیکن جس وقت آفتاب انکے سمت الراس کے قریب آتا ہو ان کو تکلیف زیادہ ہوتی ہو اور ہوا مین وہان کے تغیر زیادہ ہوتا ہو خط استوا کے رہنے والون کے سب حالات اچھے ہوتے ہین اور انکے حالات کی فضیلت یکسان رہتی ہو اور کسی فصل کی ہوا انکے مزاج کے ایسی مخالف نہین ہوتی ہو جسکا ضرر نمایان ہو بلکہ انکا مزاج ہمیشہ یکسان رہتا ہو ہمنے اس مسئلہ خاص مین ایک رسالہ تصنیف کیا ہو جسمین اپنی اس راے کو بدلیل ثابت کیا ہو بعد سکان خط استوا کے معتدل مزاج اصناف انسان مین چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہین اسلیے کہ وہ لوگ ایسی جگہ ہین کہ ہمیشہ مسامتت آفتاب جو کہ انکے سرون پر نہین رہتی ہو لہذا اس گرمی سے وہ نہین جلتے ہین جیسے رہنے والے آخر اقلیم ثانی اور اقلیم ثالث کے اور نہ یہ لوگ یعنی اقلیم رابع کے رہنے والون کے اخلاط مین خامی اور بدن مین زیادتی چربی کی نہین ہو بسبب ہمیشہ دور رہنے آفتاب کے انکے سمت الراس سے جیسے اقلیم پنجم کے رہنے والے یا

جو اقلیم اس سے زیادہ عرض رکھتی ہو۔ ایک شخص خاص معتدل وہی ہوتا ہو جو فی نفسہ معتدل ہو اور اسکی صنف بھی سب سے زیادہ معتدل ہو اس نوع سے کہ جو سب انواع سے معتدل ہو اعضائے انسانی کا حال تو اوپر ظاہر ہوا کہ اعضائے رئیسہ بھی قریب اعتدال حقیقی سے نہین رکھتے ہاں یہ بات جاننی ضرور ہو کہ جملہ اعضا کی بہ نسبت گوشت اعتدال حقیقی سے قریب ہو اس سے زیادہ جلد معتدل ہو جلد کا تو یہ حال ہو کہ اگر آب یا نی جسمین برابر برف اور کھولتا ہوا پانی ملائین اور اسکا اثر جلد تک پہونچائین شاید اسکا کچھ اثر جلد تک نہ پہونچیگا شاید کہ جلد مین جسقدر گرمی خون اور گوشت کی پہونچتی ہو اور جتنی تبرید عصب کی پہونچتی ہو برابر ہوجاتی ہو اور اسیطرح اگر ایک جسم نہایت خشک اور دوسرا نہایت تر دونون برابر کیجئے ملا کر جلد سے ملائین ظاہر جلد پہ کچھ بھی اثر نہو گا اسبات کی شناخت کہ جلد متاثر نہین ہوتی یوں ہو کہ وہ اپنی حس سے ان چیزون کا ادراک نہین کرتی ہو یہ دو مثل صورتین اجسام کی جو اوپر لکھی گئین کہ جنکا جلد احساس نہین کرتی اور منشا عدم انفعال کا منے اعتدال جلد کا ٹھہرایا اور دعوی کیا ہے کہ جلد مثل انمین - چیزون کے معتدل ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ اگر جلد معتدل نہوتی ہاں اگر ان معتدل چیزون کے مخالف ہوتی تو بسبب انکا کچھ اثر جلد کو پہونچتا اور محسوس ہوتا اسلیے کہ جو چیزین متفق عناصر سے مرکب ہوتی ہین اور طبیعت مین مخالف ہوئین ضرور ایک عنصر دوسرے سے منفعل ہوتا ہو ایک چیز دوسری چیز سے اسوقت متاثر اور منفعل نہین ہوتی ہو جب کہ دونون کسی ایک کیفیت مین شریک ہوون اور یہ مشارکت کیفیت کی ان مین تشابہ ہو **مترجم کہتا ہی** اکثر امتحان ہوا ہے کہ طبیب اور مریض جسوقت دونون ایک ہی درجے کی تپ رکھتے ہون اسوقت مریض کا لمس طبیب کو گرم نہین معلوم ہوتا ہی یا کسی سبب خارجی سے اگر ہتھیلیان سرد ہوجاتی ہین تو صحیح آدمی بذریعہ لمس کے محموم تجویز کیا جاتا ہی غرض اس سے یہ ہو کہ دو چیزین جس کیفیت مین برابر ہوتی ہین ان مین سے ایک دوسرے سے متاثر نہین ہوتا اختلاف کیفیات مین البتہ انفعال بھی ہوتا ہو اور احساس بھی -

**متن** جلد کا بھی یہ حال ہو کہ مختلف مقامات کی جلد مختلف قسم کا اعتدال رکھتی ہو ہاتھ کی جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہو اور ہاتھ مین کف کی جلد سب سے زیادہ معتدل ہو اور اس سے زیادہ راحت کی جلد معتدل ہو اس سے زیادہ انگلیون پر جتنی جلد ہو وہ معتدل ہو اس سے زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہو اور اس سے زیادہ سبابہ کے اوپر کا جو پور ہو اس کی جلد معتدل ہو اور انگلیون کی پور گویا کہ بالطبع حاکم مین ملموسات کی مقدار دریافت کرنے مین جسطرح حاکم کو واجب ہوتا ہو کہ دونون جانبین افراط اور تفریط رعایا کو سنبھالے رہے تاکہ جو کوئی توسط اور میانہ روی سے باہر ہو فوراً اسے پہچان لے اسی طرح ان انگلیون کا حال ہو کہ جو شیٔ از قسم ملموسات اعتدال سے خارج ہو اُسے فوراً پہچان لیتے ہین - جو چیزین اوپر بیان ہوچکین ان کے جاننے کے بعد یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ہم جسوقت کسی دوا کو معتدل کہین تو ہماری یہ مراد نہین ہوتی ہو کہ وہ دوا معتدل حقیقی ہو اسلیئے کہ یہ تو غیر ممکن ہو اور نہ یہ مطلب ہو کہ جیسے انسان اپنے مزاج مین معتدل ہو اتنی یہ دوا بھی معتدل ہو نہین تو یہ دوا خاص جوہر انسانی سے عینیت رکھتی بلکہ ہماری غرض اعتدال دوا سے یہ ہو کہ جسوقت حار غریزی یعنے روح یا خون انسان کے بدن سے یہ دوا منفعل ہو تو ایک ایسی کیفیت اسے لاحق ہوگی کہ وہ کیفیت مخالف اعتدال اور خارج ایک دو طرفون مساوات بدن انسانی سے نہوگی یعنے حار غریزی سے وہ دوا کچھ متاثر نہوگی بسبب تشابہ کیفیت کے پس گویا کہ یہ دوا بھی معتدل ہو بہ نسبت اس اثر کے جو بدن انسان کی نسبت ذکر کیا گیا اسی طرح کسی دوا کو جب حار یا بارد کہین تو یہ غرض نہین ہو کہ وہ اپنے جوہر ذاتی مین نہایت حرارت و برودت رکھتی ہو یا اسکا جوہر ذاتی بدن انسان سے زیادہ حار یا زیادہ بارد ہو ورنہ دوائے معتدل سے پھر یہ مراد ہوگی کہ اسکا مزاج مثل مزاج انسان کے معتدل ہو بلکہ حرارت و برودت مزاج دوا سے یہ مراد لیتے ہین کہ وہ جسقدر حرارت خواہ برودت انسان کے بدن مین پیدا کرتی ہو حرارت اور برودت اصلیہ بدن انسانی سے زیادہ ہوتی ہو اسی جہت سے بعضی دوا بقیاس مزاج انسان کے

سرد ہوتی ہے اور عقرب کے مزاج مین وہی دوا گرمی پیدا کرتی ہے یا ایک دوا بہ نسبت مزاج نسا کے گرم ہوتی ہے اور سانپ کے مزاج کی نسبت وہی دوا سرد قرار دیجاتی ہے بلکہ انسان مین خاص ایک دوا بہ نسبت زید کے جسقدر گرم ہوتی ہے اتنی گرم بہ نسبت عمرو کے نہین ہوتی اسی فائدہ پہ بنا کر کے معالجین کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب کسی شخص کی تبدیل مزاج کرنا چاہین ایک دوا پر اقتصار نکرین جب تک اسکا اثر اسکا ظاہر نہوتا ہو بلکہ دوسری دوا بدل دین مزاج معتدل مین ہم تو جو کچھ بیان کرنا تھا جب کر چکے تو اب غیر معتدل کا بھی بیان کرنا چاہیئے اب ہم کہتے ہین کہ غیر معتدل مزاج خواہ بقیاس کسی نوع کے فرض کیا جائے یا کسی صنف یا شخص یا عضو سے نسبت دیا جائے اسکی بھی آٹھ صورتین ہوسکتی ہین مگر یہ آٹھون صورتین اسبات مین تو مساوی اور مشترک ہین کہ مزاج معتدل کے مخالف اور مقابل ہین اور خروج اعتدل مین مختلف ہین انکا اختلاف اسی طرح پہ حادث ہوتا ہے کہ یا تو خروج اعتدال سے بہ جہ بساطت ہو اور علی الاطلاق غیر معتدل ہو یہ بات اسی صورت مین ہوتی ہے کہ جب معتدل سے اس مزاج کو نسبت دیجائے اسمین سے اسکو ایک ہی طرح کی مخالفت خواہ مضادت واقع ہو مثلاً فقط حرارت مین تفاوت ہو یا فقط برودت مین اور علی ہذالقیاس **دوسری صورت** یہ ہے کہ اس مزاج کا خروج اعتدال سے بسیط نہو بلکہ مرکب ہو کہ دو کیفیتون متضادہ مین خروج اعتدال سے ہو۔ اور بسیط غیر معتدل جو ایک ہی قسم کی مضادت رکھتا ہے یا وہ مضادت کیفیت فاعلہ مین رکھتا ہوگا اسکی دو قسمین ہین یا زیادہ گرم ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو یا زیادہ سرد ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نہ رکھتا ہو اور اگر مضادت کیفیت منفعلہ مین رکھتا ہو اسکی بھی دو قسمین ہین یا خشکی اور یبس مقدار مناسب سے زیادہ رکھتا ہو لیکن حرارت اور برودت اس کی مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے خواہ رطوبت اسمین مقدار مناسب سے زیادہ ہے اور برودت اور حرارت مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے یہ چارون قسمین مضادت بسیط کی ایسی نہین ہین کہ ایک زمانہ معین تک ان کی کیفیت کا اثر واحد باقی رہے اور جبا ثر ان مین مانع اثر اصلی کا ہوتا ہے پیدا نہو مثلاً غیر معتدل بسیط جس کی حرارت مقدار مناسب سے زیادہ ہے اگرچہ بعد استعمال کے کسی بدن مین پہلے حرارت ہی پیدا کرتا ہے تھوڑے زمانہ کے بعد یبس بھی پیدا کرتا ہے اسی طرح غیر معتدل بسیط جو بارد زیادہ ہو مقدار مناسب سے بعد تھوڑے زمانے کے بدن مین رطوبت بھی مقدار مناسب سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور یہ رطوبت غریبہ کہلاتی ہے اور اسی طرح غیر معتدل بسیط جسمین یبس اندازہ لائق سے زیادہ ہو وہ بھی برودت غیر مناسب پیدا کرتا ہے اور غیر معتدل بسیط جسمین رطوبت غیر مناسب ہو اگر یہ رطوبت بافراط ہو تو بہ نسبت غیر معتدل یابس کے تبرید زیادہ کرتا ہے اور اگر بافراط رطوبت نہو البتہ حفاظت بدن کی دیر تک کر کے آخر کو پھر ایسی برودت پیدا کرتا ہے جو مقدار مناسب سے زیادہ ہے

**فائدہ:** ان بیانات سے اتنا تو ضرور سمجھ مین آتا ہے کہ اعتدال و صحت کو جسقدر مناسبت حرارت سے ہے اتنی برودت سے نہین ہے۔

غیر معتدل بسیط کی تو یہ چارون قسمین بیان ہو چکین اب باقی رہا غیر معتدل جو دو کیفیتون مین مضادت کسی مزاج معتدل سے رکھے اسکی بھی چار صورتین ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ حرارت اور رطوبت ساتھ ہی حد اعتدال سے زیادہ ہون **دوسری صورت** یہ ہے کہ حرارت اور یبوست دونون مین اعتدال سے خارج ہو **تیسری صورت** کہ برودت اور رطوبت مین ساتھ ہی غیر معتدل ہو **چوتھی صورت** برودت اور یبوست مین معاً خارج از اعتدال ہو۔ اب چونکہ حرارت اور برودت کی زیادتی معاً خواہ رطوبت اور یبوست کی زیادتی معاً ایک مزاج مین جمع نہین ہوسکتی اسلیے یہ دونون صورتین ترکیب و اجتماع دو کیفیتون متضادہ کی شمار اقسام سے ساقط کردی گئین اگرچہ قسمت عقلی انکو شامل تھی۔ ان آٹھون صورتون مین ہر ایک صورت کا یہ حال ضرور ہے کہ یا بلا مادہ ہوگی یا مع مادہ ہوگی بلا مادہ ہونیکے یہ معنے ہین کہ مزاج اس غیر معتدل کا بدن انسان مین محض ایک کیفیت پیدا کرے وہ کیفیت اس درجہ کی نہو کہ اس کی جہت سے کسی خلط

کے نفوذ کی قابلیت اس بدن کو حاصل ہو کر پھر وہ خلط اسی کیفیت غیر معتدلہ سے متکیف ہو کر بدن انسان کو متغیر کرے جیسے حرارت مدقوق کی خواہ بدن سرما
زدہ یا برف زدہ کی کہ یہ غیر معتدل بلا مادہ کی پوری مثال ہے اور با مادہ ہونے کے یہ معنے ہیں کہ بدن انسان کی ایسی کیفیت یہ غیر معتدل کردے کہ
اس سے ایک خلط مناسب اسی کیفیت کے اس بدن میں نافذ ہو اور یہی کیفیت غیر معتدلہ اس پر غالب ہو جیسے بلغم زجاجی سے تبرید جسم انسانی
کو حاصل ہوتی ہے خواہ صفرا کراثی و زنجاری سے جو تسخین پیدا ہوتی ہے اسکے بعد نفوذ میں ان دونوں خلطوں کے یہ کیفیت ہوتی ہے جو ظاہر ہے
کتاب ثالث وکتاب رابع میں انشاء اللہ تعالیٰ ہر واحد مزاج شانزدہ گانہ کی مثالیں بتفصیل بیان کی جاوینگی جاننا چاہیے کہ مزاج مادہ کے
ساتھ دو طرح سے خیال کیا جاتا ہے اسلیے کہ عضو کبھی تو تر ہوتا ہے کہ مادہ میں بھیگ جاتا ہے اور کبھی مجاری اور بطون میں یہ مادہ محتبس ہو جاتا ہے اور یہ
احتباس بھی کبھی تو اس عضو میں ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی نہیں پیدا کرتا ہے اس مقام کے مناسب مزاج میں بحث اسیقدر تھی جو اس فصل میں
کی گئی ان بیانات میں جو باتیں غیر واضح ہیں طبیب کو چاہیے کہ ان کو مسلم جانے اور انکا بدلیل ثابت کرنا حکیم طبعی کے سپرد کرے۔

**فصل دوسری** تعلیم ثالث مزاج اعضا کے بیان میں خالق تبارک وتعالیٰ نے ہر حیوان اور ہر عضو حیوان کو ایک مزاج خاص عطا فرمایا جو جو اسکے
لائق اور مناسب تھا اور جس میں اس مخلوق کے احوال اور افعال کی مصلحت تھی اور جتنا اس حیوان یا عضو کو تحمل ممکن تھا تحقیق اس مسئلہ کی یہ فیلسوف
پر ہے طبیب کو اس سے کچھ واسطہ نہیں ہے انسان کو خالق عالم نے ایسا مزاج معتدل عطا فرمایا جو معتدل اس عالم کون وفساد میں ممکن تھا
اور باوجود اعتدال مزاج کے اس مزاج کو مناسبت اسکے قویٰ سے ایسی عطا فرمائی کہ انکا فعل و انفعال تمام ہوتا ہے اور ہر عضو خاص کو جو مزاج
اسکے لائق تھا عطا فرمایا اسی بنا پر بعض اعضا کا مزاج نہایت گرم اور بعض کا نہایت سرد اور بعض کا نہایت خشک اور بعض کا نہایت تر پیدا
کیا۔ نہایت گرم مزاج بدن انسان میں روح اور دل ہے کہ جو منشا روح کا ہے اسکے بعد خون اگرچہ وہ جگر میں پیدا ہوتا ہے لیکن بوجہ اتصال قلب
کے استفادہ اسقدر حرارت کا کرتا ہے جو کبد میں نہیں ہے خون کے بعد حرارت میں درجہ کبد کا ہے اسلیے کہ جگر مثل خون بستہ کے ہے اسکے بعد عضو حارہ
بعد اسکے گوشت ہے کہ اسکی گرمی کبد کی گرمی سے بھی کم ہے اس جہت سے کہ ریشہ ہائے عصب جو سرد مزاج ہیں گوشت میں ملتے ہوتے ہیں اسکے بعد
مزاج عضل یعنے پٹے کہ وہ گوشت سے بھی کمتر گرم ہے اسلیے کہ اسمیں عصب اور رباط کی بھی آمیزش ہوتی ہے اسکے بعد طحال یعنی تلی کی حرارت ہے کہ اسمیں دُرد
خون کا ہوتا ہے اسکے بعد گردوں کی گرمی ہے کہ ان میں خون کم ہوتا ہے اسکے بعد گوشت دونوں پستان اور انثیین کا اسکے بعد طبقات جرم ہائے جہندہ
میں ہوتے ہیں بنظر انکے جوہر عصبی کے جسے بذریعہ اس خون اور روح کے جو ان میں رہتے ہیں گرمی پہونچتی ہے بعد اسکے طبقات ان رگونکے جو ساکن ہیں
اور انمیں فقط خون موجود ہے بعد اسکے جلد کف دست کی جسے ہم اوپر معتدل لکھ چکے ہیں سب سے زیادہ سرد چیز بدن انسان
میں بلغم ہے اسکے بعد بالوں کی سردی ہے بعد اسکے ہڈی اسکے بعد غضروف یعنے کری اور اسکے بعد رباط اسکے بعد وتر یعنے رودہ اسکے بعد غشا یعنے
جھلی بعد اسکے عصب یعنے پٹھہ بعد اسکے نخاع یعنے حرام مغز بعد اسکے دماغ یعنے بھیجا بعد اسکے شحم یعنے چربی بعد اسکے سمین یعنی دہنیت بدن
انسان کی اسکے بعد جلد سب سے رطب چیز بدن انسان میں بلغم ہے اسکے بعد خون بعد اسکے دہنیت اسکے بعد چربی بعد اسکے دماغ اسکے بعد
حرام مغز بعد اسکے گوشت پستان و انثیین اسکے بعد پھیپھڑا بعد اسکے جگر پھر طحال بعد اسکے گردے اسکے بعد عضل اسکے بعد کری بعد اس کے
جلد یہ ترتیب وہ ہے جسے جالینوس نے مقرر کیا ہے لیکن اس بات کا جاننا بہت ضرور ہے کہ پھیپھڑا اپنے جوہر ذاتی خواہ طبیعت میں زیادہ
تری نہیں رکھتا اسلیے کہ ہر عضو اپنے مزاج اصلی میں مشابہ اپنی غذا کے ہوتا ہے اور مزاج عارضی میں مشابہ اس چیز کے ہوتا ہے
جو اسکی غذا سے بڑھے پھر چونکہ پھیپھڑے کی غذا نہایت گرم خون سے ہے جسمیں صفرے کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے یہ بات ہمکو قول جالینوس

ت ظاہر ہوئی اس غذا کا مقتضا تو یہی تھا کہ مزاج پھیپھڑے کا گرم مائل بخشکی ہوتا لیکن چونکہ بہت سے فضول رطوبت کے ان بخارات سے جو بدن مین اٹھتے ہین اور پھیپھڑے کی طرف از قسم نزلات گرتے ہین اس جہت سے اسکی یبوست جاتی رہی اور شدید الرطوبت بھی نہ رہا جگر بہ نسبت ریہ کے زیادہ رطب ہر اور اس کی رطوبت غریزی بہ نسبت ریہ کے بہت زیادہ ہر اور یہ رطوبات سے بھیگنے اور تر رہنے مین جگر سے زیادہ ہر اور اگرچہ ہمیشہ تر رہنا اسکی رطوبت ذاتی کو بھی بڑھاتا ہر اسی طرح ضرور ہر کہ حال بلغم کا سمجھا جاے اور خون کا بھی لحاظ کیا جاے ایک خاص جہت سے وہ یہ ہر کہ بلغم جو کسی چیز کی ترطیب کرتا ہر اکثر اوپر ہی اوپر بھگو دیتا ہر اور تر کرتا ہر اور خون کی ترطیب جس چیز مین ہوتی ہر اس کے جوہر ذاتی مین رطوبت بڑھتی ہر علاوہ بران بلغم طبعی مائی کبھی فی نفسہ رطوبت مین زیادہ ہوتا ہر اسلیے کہ خون چونکہ نضج اسکا پورا ہوتا ہر بایں جہت بہت سی رطوبت اسکی متحلل ہوجاتی ہر یعنے بلغم مائی سے جسوقت خون بنتا ہر بوجہ نضج کے اسکی رطوبت متحلل ہوجاتی ہر آیندہ اسے قریب معلوم ہوگا کہ بلغم طبعی درحقیقت خون ہر کہ بعض قسم کے استحالہ کی وجہ سے بلغم ہو گیا ہر سب سے زیادہ خشک انسان کے بدن مین بال ہر جو بخار دخانی سے پیدا ہوتا ہر اسطرح پر کہ خلط بخاری متحلل ہوکر محض دخانیت لبستہ ہوجاتی ہے بعد اس کے ہڈی کی یبوست ہر کہ وہ سب اعضا مین سختی اور صلابت زیادہ رکھتی ہر لیکن ہڈی بال کے بہ نسبت رطوبت زیادہ رکھتی ہر اسلیے کہ اس کی پیدایش خون سے ہوتی ہر اور اسکی ساخت ایسی ہر کہ رطوبت اصلی کو جذب کرلیتی ہر اوسپر قدرت رکھتی ہر اسی جہت سے بعض ہڈیون سے اکثر حیوانات کو غذاے کثیر ملتی ہر اور بالون سے کسی قدر بھی غذا نہین ملتی ہے ہان شاذ و نادر شاید کسی حیوان کو اس سے تغذیہ ہوتا ہو جیسا بعضون نے گمان کیا ہر کہ شپرہ بالون کو ہضم بھی کرلیتا ہر اور بآسانی حلق سے اتار لیتا ہر مگر ہم جسوقت دو مقدارین برابر ہڈی اور بال سے ہموزن لیکر قرع انبیق مین تقطیر کرین ہڈی سے پانی اور دہنیت زیادہ ٹپکے گی اتنی بالون سے نہ ٹپکیگی اور ثقل ہڈی کی تقطیر مین کم رہیگا اور بالون کی تقطیر مین زیادہ اس تجربہ سے معلوم ہوتا ہر کہ ہڈی مین بالون سے زیادہ رطوبت ہر بعد ہڈی کے یبوست غضروف کی ہر اسکے بعد رباط کی بعد اسکے وتر کی بعد اسکے جھلی کی اسکے بعد شرائین اسکے بعد اوردہ اسکے بعد ان پٹھون کی جو آلہ حرکت ہین بعد اسکے یبوست قلب کی ہر اسکے بعد یبوست ان پٹھون کی ہر جو آلہ حس ہین اسلیے کہ جو پٹھے آلہ حرکت ہین ان کی برودت اور خشکی معتدل زیادہ ہر معتدل سے اور اعصاب حس کے برودت مین تو زیادہ ہین مگر یبس مین بہ نسبت معتدل کے انکو زیادتی نہین ہے بلکہ شاید یبوست مین قریب معتدل ہین اگرچہ برودت مین بھی معتدل سے انکو اسقدر بعد نہین ہر بعد ان پٹھون کے یبوست جلد کی ہر **فصل تیسری تعلیم ثالث سے امزجہ اسنان اور اجناس کے بیان مین** انسان کی عمر طبعی کے جو چار حصہ مقرر کیے گیے انمین سے ہر ایک حصہ کا ایک نام جداگانہ ہر اور لفظ سن کی ہر ایک حصہ پر ایک ہی معنے مین بولی جاتی ہر۔ پہلا حصہ سن نمو اور سن حداثت کہلاتا ہر تیس برس کے قریب تک اسکا زمانہ ہر اسکے بعد سن وقوف جسے سن شباب بھی کہتے ہین اسکی حد پینتیس ۳۵ یا چالیس برس تک ہر بعد اسکے سن انحطاط ہر مگر اس سن مین قوت اصلی باقی رہتی ہر یہ سن ارباب کہولت کا ہر ساٹھ برس تک اسکی نہایت ہر اور پھر سن انحطاط کا کہ جس مین ظہور ضعف قوت کا بھی ہوتا ہر اور یہ سن مشایخ کا ہر آخر عمر تک مگر سن حداثت کی پانچ قسمین کی جاتی ہین ان مین سے **پہلا حصہ** سن طفولیت ہر جبتک لڑکے کے اعضا مستعد حرکات نشست و برخاست کے نہین ہوتے ہین سن طفولیت کہلاتا ہر **دوسرا** سن صبی ہر کہ لڑکا چلنے پھرنے لگتا ہر مگر ابھی اعضا مین شدت توانائی کی نہین ہوتی اس سن کے زمانہ کی حد جبتک ہر کہ سب دانت جنھین عوام دودھ کے دانت کہتے ہین گر نہ جائین اور انکے

غرض نئے دانت سب نہ نکل آئین تیسرا سن ترعرع ہی جو بعد شدت اور درشتی اعضا اور سب دانت نکلنے کے اور قبل بلوغ کے ہوتا ہی چوتھا سن غلامیت اور بلوغ ہی اسکا زمانہ جبتک ریش وبرودت برآمد ہین رہتا ہی **پانچوان** سن فتی ہی اسکا زمانہ جبتک کہ نمو ٹھہر جاتا ہی باقی رہتا ہی صبیان یعنے طفولیت سے لیکر سن حداثت تک انکا مزاج حرارت مین قریب باعتدال ہوتا ہی اور رطوبت مین گویا کہ اعتدال سے زاید ہوتا ہی **مترجم کہتا ہی** اگرچہ اس سن مین حرارت بہت زائد ہوتی ہی مگر زیادتی رطوبت کی جسے برودت لازم ہی اس حرارت کا کسر اور انکسار کرکے اسکو قریب باعتدال کردیتی ہی **متن** قدمائے اطبا مین صبی اور شباب کی حرارت مین اختلاف واقع ہی بعضون کی یہ راے ہی کہ صبی کے مزاج مین حرارت زیادہ ہی اسی جہت سے اس مین نمو بھی زیادہ ہوتا ہی اور اسکے افعال طبعیہ مثل خواہش طعام اور ہضم وغیرہ بھی اکثر اور ہمیشہ بامدار رہتے ہین یہ دلیل زیادتی حرارت کی سن صبی مین آتی ہی اور دوسری دلیل یہ ہی کہ اس سن مین چونکہ حرارت غریزی اصلی جو مادہ منی سے اٹھاتی ہی تازہ اور مجتمع ہوتی ہی اس جہت سے انکی حرارت بہ نسبت شبان کے زیادہ ہوتی ہی بعضون کی یہ راے ہی کہ حرارت غریزی جوانون مین بہت قوی ہوتی ہی اور خون ان مین زیادہ اور متین یعنے پختہ اور معتدل القوام ہوتا ہی اور اسی جہت سے ان کی نکسیر زیادہ پھوٹتی ہی ایک یہ بھی دلیل کثرت حرارت جوانون کی تجویز کرتے ہین کہ مزاج انکا مائل بصفراویت ہوتا ہی اور لڑکون کے مزاج مائل بہ بلغمیت ہوتا ہی اور چونکہ جوانون کے حرکات قوی تر ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہی اور استمرار اور ہضم طعام انکا قوی ہوتا ہی اسکا بھی منشا حرارت ہی اور لڑکون مین زیادتی شہوت طعام کی جو منشا حرارت ٹھہرائی ہی یہ بات صحیح نہین ہی بلکہ کثرت شہوت طعام کا منشا برودت ہوتی ہی اسیوجہ سے اکثر شہوت کلبی بوجہ برودت کے پیدا ہوتی ہی جوانون مین جو ہمنے شدت ہضم طعام کا دعوی کیا دلیل اسکی یہ ہی کہ انکین متلی اور قی اور تخمہ کمتر عارض ہوتا ہی جیسا لڑکون کو اکثر بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مزاج جوانون کا ہمنے جو مائل بصفراویت کہا اسکا ثبوت یہ ہے کہ اکثر امراض حادہ مین مبتلا ہوتے ہین مثل حماے غب کے اور قی انکی صفراوی ہوتی ہی بخلاف اسکے لڑکون کے امراض بارد رطب ہوتے ہین کہ ان کی قین بلغمی ہوتی ہین اور اکثر انکی قی مین بلغم برآمد ہوتا ہی نمو کی زیادتی لڑکون مین بھی بوجہ قوت حرارت نہین ہوتی بلکہ اسکا منشا کثرت رطوبت ہی اور بھوک کی زیادتی ان مین نقصان حرارت پر بخوبی دلالت کرتی ہی یہ خلاصہ دلائل مذہب فریقین کا ہے مگر جالینوس ان دونون گروہ کے مذہب کو رد کرتا ہی اور اسکی راے یہ ہی کہ دونون کی حرارت قوت مین برابر ہی اور اصل مین مختلف فرق یہ ہی کہ لڑکون مین مقدار حرارت زیادہ ہے اور کیفیت یعنے حدت اور لذع کمتر اور جوانون مین مقدار حرارت کم ہوتی ہی اور کیفیت یعنے حدت ولذع بیشتر۔ توضیح قول جالینوس کی یہ ہی فرض کرو کہ ایک ہی حرارت مقدار واحد مین خواہ ایک ہی جسم لطیف حار مقدار واحد کا بہ کیفیت واحد کبھی تو ایسے جسم مین پھیلے اور منتشر ہو کہ جسکا جوہر رطوبت زیادہ رکھتا ہے مثل پانی کے اور کبھی جسم یابس مین مثل پتھر وغیرہ کے پھیلے اور منتشر ہو اس فرض خاص مین ہم یقیناً پانی کی مقدار مین گرمی زیادہ پائینگے اور کیفیت حدت مین نرمی اور کمی محسوس ہوگی بخلاف پتھر کے کہ اسکی مقدار حرارت گو کم ہوگی مگر حدت کی کیفیت بمدارج زیادہ ہوگی اسیطرح لڑکے اور جوانون کی حرارت تصور کرنی چاہیے چونکہ لڑکون کی پیدایش منی کثیر الحرارت سے ہوئی ہے اور ابھی اس حرارت کو وہ اسباب بہم نہین پہونچے جو اسے بجھاوین اسلیے کہ لڑکا مثل اسپ تیز رو کے تزیید مین چلا جاتا ہی اور رفتہ رفتہ نمو مین چلا آتا ہے ابھی ٹھہرا نہین ہی کسی حد پر مقدار مین انحطاط لانے کے پس کمی حرارت کیطرف رجوع کرنے کا کیا مذکور ہی اور جوانون کو اگرچہ کوئی ایسا سبب بہم نہین پہونچا جو حرارت غریزیہ کو بجھا اور نہ ایسا کوئی سبب واقع ہوا جو اسے بجھاے بلکہ وہ حرارت محفوظ ہے بجہت رطوبت کے جو کیفیت اور کمیت مین سابقہ ہی کم ہے اور اسی طرح محفوظ رہیگی جبتک کہ حرارت زمانہ انحطاط کو پہونچے رطوبت جوانون مین اگرچہ بہ نسبت لڑکون کے کم ہوجاتی ہی مگر اتنی کم نہین ہوتی ہی کہ حفاظت حرارت غریزیہ کی نہ کرسکے البتہ بقیاس نمو کے کم ہوتی ہی شاید یہ بات صحیح ہو کہ لڑکین کی رطوبت اتنی زیادہ ہوتی ہی کہ

کہ نمو مین بھی بکار آمد ہوتی ہو اور حفاظت حرارت غریزیہ بھی کرتی ہو بعد اسکے جوانون مین اتنی باقی رہجاتی ہو کہ دونون باتون کو تو کافی نہین ہوسکتی ہو مگر ایسا نہین کہ ایک بات کو بھی کافی نہو سکے اسی جہت سے واجب ہوا کہ رطوبت جوانون کی بدرجہ اوسط ہو تا کہ ایک دو باتون مین ضرور بکار آمد ہو یہ بات تو محال عقلی ہو کہ رطوبت کی مقدار اتنی ہو کہ تنمیہ کو تو کفایت کرے اور حفظ حرارت غریزیہ نکر سکے اسلیے کہ جو چیز اصل کی حفاظت نہین کر سکتی وہ اسپر کسی چیز کو بڑھانے کی کیا طاقت رکھیگی بس یہی بات باقی رہی کہ جوانون کی رطوبت اسقدر کم ہوتی ہو کہ حفظ حرارت کر سکتی ہو اور نمو کیواسطے کافی نہین ہوتی یہ بھی معلوم رہے کہ جس سن کا ذکر ہو رہا ہو وہ سن شباب ہو جسے تم اوپر سن وقوف کہ آے ہین **مترجم کہتا ہو** اس فقرے سے شیخ یاد دہی کرتا ہو کہ سن وقوف مین چونکہ نمو ٹھہر جاتا ہو انحطاط کسی وقت کا نہین ہوتا یہ بات صریح دلیل ہو کہ حرارت غریزی اپنی اصل پر محفوظ رہتی ہے

**متن** فریق ثانی کا یہ قول ہے کہ لڑکپن مین بوجہ رطوبت ہونہ بسبب حرارت کے یہ قول محض باطل ہو اسلیے کہ رطوبت واسطے نمو کے بمنزلہ مادہ کے ہو اور مادہ بہ نفس خود نہ منفعل ہوتا ہو نہ متعلق ہوتا ہو جبتک کہ کوئی قوت فاعلہ اس مین اثر نکرے اور قوت فاعلہ نمو کیواسطے یا نفس ہے یا طبیعت ہو باذن پروردگار تعالے شانہ کے مگر نفس یا طبیعت بے کسی آلہ کے کچھ فعل نہین کر سکتی وہ آلہ یہی حرارت غریزیہ ہے اس سے ظاہر ہوا کہ نمو کا سبب فاعلی حرارت ہو سکتی ہو نہ رطوبت یہ بات جوان لوگون نے کہی کہ قوت اشتہاے طعام لڑکون مین بوجہ برودت مزاج کے ہوتی ہو یہ بھی محض باطل ہو کہ وہ شہوت فاسد جو بوجہ برودت مزاج کے ہوتی ہے اسکے ساتھ ہضم جید اور اغتذا یعنے جزو بدن کب ہوتی ہو حالانکہ لڑکون مین اکثر اوقات استمرا بہت اچھی طرح پر ہوتا ہو اگر یہ بات نہوتی تو اسکی غذا سے جسقدر جزو بدن ہوکر نمو مین کام آتی ہو وہ بہ نسبت جزو متحلل کے زیادہ نہوتی کبھی لڑکون کو جو سوء ہضم عارض ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ حرص ان کی غالب ہوتی ہے اور ترتیب طعام مین بد اطواری کرتے ہین اور بے قاعدہ تقدیم و تاخیر غذا ان کی واقع ہوتی ہے اور اکثر وہ غذائین جو ردی الکیموس خواہ مرطوب ہین بمقدار کثیر کھاتے ہین اور ان کے بعد حرکات فساد انگیز ان سے سرزد ہوتے ہین باینوجہ بکثرت چونکہ فضول ان کے معدے مین مجتمع ہوتے ہین کہ محتاج کثرت تنقیہ کے ہوتے ہین خصوصا ان کے پھیپھڑون مین اجتماع فضول بہت ہوتا ہو اس جہت سے ان کی سانس مین بشدت تواتر اور سرعت پیدا ہوتی ہو اور ان کی نبض مین عظم نہین ہوتا کیونکہ انکی قوتین ابھی تمام نہین ہوئین۔ یہانتک بیان مزاج صبی اور شباب کا تھا جس طریقے پر جالینوس نے کیا اور ہم نے اپنی عبارت مین اسکے مطابق تحریر کیا **اب یہ بھی جاننا بہت ضرور ہو** کہ حرارت غریزی بعد مدت سن وقوف کے نقصان شروع کرتی ہو اس سبب سے کہ اسکے مادۂ رطوبت کو وہ ہوا کہ جو محیط بدن انسان ہے جذب کرتی ہو اور حرارت غریزی ہوا کے جذب کو اندر سے معین ہوتی ہو اور اسکے ساتھ حرکات بدنی اور نفسانی جو ضروری ہین یہ بھی مددگار ہوتے ہین اور طبیعت اس سن مین مقابلہ سے ان سب باتون کے عاجز ہوتی ہو اسواسطے کہ بہت سا زمانہ اسکو مقابلہ مین ان امور کے گذر چکا اور قوت جسمانی متناہی ہے اسکی برہان علم طبعی مین مذکور ہو چکی ہے اس قوت کا فعل خواہ طبیعت کا ایراد بدل ما یتحلل مین یکسان نہین ہوسکتا۔ ہان اگر یہ قوت غیر متناہی ہوتی اور ہمیشہ ایراد بدل ما یتحلل برابر بمقدار واحد کرتی (یہ مراد ہماری نہین ہے کہ تحلل ہمیشہ بمقدار واحد ہوتا) بلکہ زیادتی تحلل کی ہر روز برابر ہوتی جب ایسا ہوتا تو بدل مقاومت اور مقابلہ تحلل کا نہ کرسکتا بلکہ تحلل بالکل فناے رطوبت کر دیتا اور جبکہ فقط تحلل فناے رطوبت کرنے مین کافی ہو پس جب کہ اسکے ساتھ حرکات بدنی اور نفسانی بھی اور دونون ملکر نقصان قوت پر آمادہ اور مستعد ہون پھر نقصان قوت کی کیا کیفیت ہوگی اسوقت ضرور ہوگا کہ مادہ فنا ہوجائے اور حرارت منطفی ہو خصوصا جسوقت کہ انطفاے حرارت پر علاوہ کمی مادہ کے ایک سبب دوسرا معین ہو کہ وہ رطوبت غریبہ ہو جو ہمیشہ بسبب غیر منہضم ہونے غذا کے پیدا ہوتی جاتی ہو اور اطفاے حرارت پر معین ہوتی رہتی ہو

دو وجہوں سے **ایک وجہ** یہ ہے کہ اس رطوبت کی وجہ سے حرارت کے مکان میں تنگی ہوتی ہے گویا کہ حرارت اس رطوبت غریبہ میں ڈوب جاتی ہے **دوسری وجہ** یہ ہے کہ یہ رطوبت اپنی کیفیت میں حرارت کی ضد واقع ہے اسواسطے کہ یہ رطوبت بلغمی باردہے یہی نقصان حرارت کا رفتہ رفتہ موت طبعی تک پہونچتا ہے جسکا زمانہ ہر شخص کیواسطے بحسب اسکے مزاج اولی کے مقرر ہے۔ عام حد اس زمانہ کی جبتک ہے کہ قوت طبعی حفظ رطوبت کر سکے انسان میں ہر شخص کیواسطے اجل مسمی مقرر کی گئی ہے کہ وہ اشخاص انسانی میں بنظر اختلاف امزجہ کے مختلف ہوتی ہے اور یہ اجلیں طبعی ہیں اور اس عالم میں غیر طبعی بھی اجل واقع ہوتی ہے کہ وہ طبعی سے الگ ہے اور ہر ایک کی ایک مقدار جداگانہ ہے حاصل اس بیان سے یہ ہوا کہ بدن صبیان اور شبان کا حار باعتدال ہے اور بدن کہول اور مشائخ کے بارہ میں لیکن صبیان کے بدن میں رطوبت حد اعتدال سے زیادہ ہے کہ نمو کی ضرورت ہے اور اس زیادتی پر تجربہ دلالت کرتا ہے کہ ان کی ہڈیاں اور اعضا سب نرم ہوتے ہیں اور قیاس عقلی بھی زیادتی رطوبت پر اعانت کرتا ہے اسلیے کہ انکے اجسام کا استحالہ منی اجسام سے ہونے کو تھوڑا زمانہ گذرا ہے اور خون اور روح بخاری کی حرارت ابھی انسے بالکل برطرف نہیں ہوئی ہے۔ کہول اور خصوصا مشائخ جسطرح ان کے مزاج میں برودت زیادہ ہے یبوست بھی زیادہ ہے اسپر تجربہ یہ شاہد ہے کہ ان کی ہڈیاں سخت ہوتی ہیں اور جلدان کی سمٹی ہوئی کہ اسپر جھریاں پڑی ہوتی ہیں اور قیاس عقلی بھی یہی تجویز کرتا ہے کہ زمانہ دراز گذر چکا منی اور خون اور روح بخاری سے انکے جسم کے استحالہ کا اجزا ناری شبان اور صبیان میں برابر ہیں اجزا مائی اور ہوائی صبیان میں زیادہ ہیں اجزاے ارضی کہول اور مشائخ میں زیادہ ہیں اور شباب کا مزاج بہ نسبت مزاج صبی کے زیادہ معتدل ہے لیکن یبوست اسمیں بہ نسبت مزاج صبی کے زیادہ ہے اور بہ نسبت مزاج شیخ اور کہل کے جوان حار مزاج ہے اور شیخ بہ نسبت جوان اور کہل کے اپنے اعضاے اصلی کے مزاج میں یبوست زیادہ رکھتا ہے اور بنظر رطوبت غریبہ کے شیخ ان دونوں سے مرطوب زیادہ ہے۔ انسان کا بنظر اصناف کے یہ حال ہے کہ عورتوں کا مزاج بہ نسبت مردونکے سرد زیادہ ہے اسیوجہ سے صفت مردی سے اصل خلقت میں قاصر رہی ہیں اور رطوبت بھی انکے مزاج میں بہ نسبت مردونکے بہت ہے بسبب برودت مزاج کے عورتوں میں فضول بکثرت ہوتے ہیں اور قلت ریاضت بھی اسکا ایک سبب تجویز کیا گیا ہے اور جوہر لحمی عورتوں کا ضعف ترکیب زیادہ رکھتا ہے باین لحاظ کہ متخلخل اور نرم ہوتا ہے اگرچہ جوہر لحمی مرد کا بجہت ترکیب اور مخالطت کے زیادہ تخیف ہے اسلیے کہ اسکا گوشت بوجہ کثافت کے زیادہ برودت سے متاثر ہوتا ہے کہ اس میں رگین اور ریشہ ہاے عصب نفوذ کیے ہوئے ہیں سکان بلاد شمالی کا مزاج نہایت مرطوب ہے اور پانی میں رہنے والے ملاح اور دھوبی وغیرہ جنکے پیشے پانیمیں رہنے سے تمام ہوتے ہیں یہ بھی مرطوب المزاج ہیں اور جو ان دونوں قسمونکے خلاف ہیں یعنے خواہ بلاد جنوبی میں رہتے ہیں یا خشکی کے پیشہ ور ہیں انکے مزاج بخلاف مزاج ان دونوں قسموں کے یابس ہیں علامات ہر قسم کے مزاج کی قریب ہے کہ ہم ذکر کریں جہاں ذکر علامات کلیہ اور جزئیہ کا ہوگا **تعلیم چوتھی** میں دو فصلیں ہیں **فصل پہلی** ماہیت خلط اور اقسام خلط کے بیان میں۔ خلط ایک جسم تر روان ہے کہ پہلے استحالہ غذا کا اسکی طرف ہوتا ہے اقسام خلط میں ایک خلط محمود ہوتی ہے وہ ایسی چیز ہے کہ جزو ہوجاتی ہے جوہر مغتذی سے خواہ تنہا خلط یا اسکے ساتھ کوئی دوسری چیز اور مشابہ ہوجاتی ہے جوہر مغتذی سے تنہا یا دوسری چیز سے ملکر الغرض یہ خلط قائم مقام بدل شئ کے ہوتی ہے اس چیز سے کہ جو متحلل ہوتی ہے اور اسی میں سے فضول جسمی پیدا ہوتے ہیں اور ایک خلط ردی ہوتی ہے جسمیں یہ لیاقت نہیں ہے جو خلط محمود بیان کی گئی شاذ ونادر کبھی خلط ردی سے وہ خلط محمود بنتی ہے خلط ردی کے حق میں لائق یہ بات ہے کہ اگر خلط محمود نہ بنے تو بدن سے دفع ہوجاے اور متفرق ہوکر بدن سے دور ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ رطوبات بدن کے بعض اقسام اولی ہیں اور بعض ثانوی اقسام اولی یہی اخلاط اربعہ ہیں جنکا ہم ذکر کرتے ہیں اور اقسام ثانوی کی دو قسمیں ہیں فضلیں ہیں یا غیر فضول فضلیں کو بھی عنقریب ذکر کرینگے غیر فضول وہ چیزیں ہیں کہ حالت ابتدائی

سے مستحیل ہو کر اور صورت بدلکر اعضا میں نفوذ کرتی ہیں لیکن ابھی کسی جزو اعضاء مفردہ کے جزو نہیں ہونے پاتی ہیں اور فعل نفوذ کا تمام ہوجاتا ہے
انکی چار قسمیں ہیں **ایک** وہ رطوبت ہے جو اندرونی اطراف چھوٹی رگوں کے جو گرد اعضائے اصلیہ کے واقع ہیں محصور ہوتی ہے اور یہ رگیں بوجہ
اس رطوبت کے اعضائے اصلی کو رطوبت پہونچانے والی ہیں **دوسری** وہ رطوبت ہے کہ جو اعضائے اصلی میں مثل شبنم پھیلی ہوئی ہے اسکو یہ استعداد
ہے کہ غذا عضو کی ہوجائے جبوقت بدن کو کوئی اور غذا نہ پہونچے اور اسکی بھی استعداد رکھتی ہے کہ اعضائے اصلی کو تری پہونچائے جبوقت بسبب
کسی شدت حرکت وغیرہ کے خشکی عارض ہو **تیسری** وہ رطوبت ہے جسکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہے اور یہ رطوبت غذا ہے کہ جو مستحیل بجوہر
اعضا ہوتی ہے بہت مشابہت مزاج کے لیکن ابھی بطور قوام استحالہ تام نہیں پائی ہے اسلیے کہ قوام تام کے بعد تو اعضا میں شمار کی جائیگی
پھر رطوبت اسکو نہ کہ سکیں گے **چوتھی** وہ رطوبت ہے جو اعضائے اصلی میں داخل ہے ابتدائے نشو سے اسی رطوبت کی جہت سے اتصال اجزاء
کا آپس میں ہوتا ہے مبدا اس رطوبت کا نطفہ سے ہے اور مبدا نطفہ کا اخلاط سے اب ہم کہتے ہیں کہ رطوبات خلطیہ محمودہ اور وہ رطوبات جن کو
ہمنے فضول تجویز کیا ہے انکا بھی چار قسموں میں انحصار ہے **ایک** جنس خون ہے کہ جو چاروں میں افضل ہے اور بلغم اور صفرا اور سودا ہے خون بالطبع
حار رطب ہے طبعی اور غیر طبعی طبعی سرخ رنگ اسمیں بدبو نہیں ہوتی ہے شیریں ہوتا ہے اور غیر طبعی کی دو قسمیں ہیں **ایک قسم** وہ ہے کہ اسکا مزاج صالح
بجہت ملنے کسی چیز کے بدل گیا ہو مگر اسطرح پر کہ اسمیں سوء مزاج پیدا ہوا مثلاً بارد ہوگیا خواہ حار ہوگیا **دوسری قسم** وہ ہے کہ اسمیں
کوئی خلط ردی پیدا ہوئی اسکی دو صورتیں ہیں یا تو خلط ردی خارج سے وارد ہو کر اسمیں نافذ ہوئی اور اسکے مزاج کو فاسد کردیا یا کہ خلط ردی
اسی خون سے پیدا ہوئی مثلاً اس میں عفونت بہ سبب تعفن کے پیدا ہوئی سکا جو ہر لطیف مستحیل مرۂ صفرا کی طرف ہوگیا اور کثیف مرۂ سودا کی طرف
مستحیل ہوا اور یہ دونوں اس میں باقی رہے خواہ ایک ان میں کا باقی رہا اس جہت سے اس خون کا مزاج متغیر ہوا یہ دوسری قسم
دو قسموں غیر طبعی کی کیفیت میں مختلف ہوتی ہے بسبب اختلاف اس چیز کے جو اسمیں ملتی ہے خواہ اصناف بلغم سے ملے یا سودا سے ملے خواہ صفرا سے ملے
خواہ ائیت اسمیں داخل ہو کبھی یہ خون بمنزلہ دُرد کے ہوجاتا ہے کبھی رقیق اور کبھی سیاہ ایسا ہوتا ہے کہ جسکی سیاہی شدید ہوتی ہے کبھی سپید رنگ
ہوتا ہے اور اسی طرح اسکی بو اور مزہ بھی متغیر ہوتا ہے اور کبھی تلخ ہوجاتا ہے اور کبھی نمکین اور کبھی ترش ہوتا ہے بلغم بھی طبعی اور غیر طبعی دونوں
طرح پر ہوتا ہے بلغم طبعی وہ ہے جس میں صلاحیت اسبات کی ہو کہ وہ کسی وقت خون ہوجائے اس لیے کہ وہ درحقیقت خون ہے کہ
ابھی اسکا نضج پورا نہیں ہوا وہ ایک قسم بلغم شیریں کی ہے جسمیں شدت سے برودت نہیں ہے بلکہ وہ بقیاس طرف بدن کے قلیل البرودت ہے
اور بقیاس طرف خون اور صفرا کے بارد ہے کبھی قسم بلغم شیریں سے غیر طبعی بھی ہوتا ہے وہ بلغم ایسا ہوتا ہے کہ جو ذائقہ ہم آگے ذکر کرینگے وہ ذائقہ
اسمیں نہیں ہوتا ہے اگرچہ اتفاقاً اسمیں خون طبعی بھی ملجائے اور اکثر یہ بلغم بوقت خروج نزلہ کے خواہ نفث میں محسوس ہوتا ہے بلغم طبعی جو
شیریں ہے جالینوس سکی نسبت ایسا گمان کرتا ہے کہ طبیعت نے اسکے واسطے جو کوئی عضو خاص مثل سانچے کے ڈھلا ہوا ہو نہیں آمادہ کیا
خصوصاً جیسا کہ مرۂ صفرا اور سودا کیواسطے ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ بلغم نہایت قریب ہے خون سے کل اعضا اسکے محتاج ہیں اسلیے قائم مقام
خون کے گردانا گیا اور کوئی عضو خاص کہ جسکی فقط یہی غذا ہو نہیں مخلوق ہوا۔ میں جالینوس کے قول کی شرح اسطرح پر کرتا ہوں کہ اس
بلغم کیطرف حاجت دو وجہوں سے ہے ایک تو ضرورت ہے اور دوسرے منفعت ہے ضرورت دو سبب ہوتی ہے **ایک سبب** ان میں سے یہ ہے کہ یہ
بلغم قریب اعضا کے موجود ہے جسوقت غذا بہم نہ پہونچے وہ غذا جسکا مادہ خون صالح ہونے کے ہوتی ہے اور مفقود ہونا اس غذا کا یا بوجہ کسی قدر
احتباس کے معدہ اور جگر میں خواہ بذریعہ اور اسباب عارضیہ کے ایسے وقت فقدان غذا میں تو میں اعضا کی بذریعہ اپنی حرارت غریزی کے

متوجہ بطرف اس بلغم کے ہو کر اسے نضج دیکر منضم کر دیگی اور اس بلغم سے غذاے صالح بنائیگی اور جسطرح حرارت غریزی اس بلغم کو نضج دیکر منہضم کرکے خون صالح بناتی ہو اسیطرح حرارت غریبہ کبھی اسکو متعفن کرکے فاسد بھی کر دیتی ہو اور اس قسم کی ضرورت مرۂ سودا اور صفرا کے واسطے نہین ہی اسواسطے کہ یہ دونون بلغم کے اسباب مین شریک نہین ہین کہ حرارت غریزی ان کو خون صالح بنادے اگرچہ اسباب مین انکو شرکت ضرور ہو کہ حرارت غریبہ دونون کو مثل بلغم مذکور کے فاسد اور متعفن کر دیتی ہو **دوسرا سبب** یہ ہو کہ یہ بلغم خون سے ملے تاکہ تغذیہ ان اعضا کا جو بلغمی مزاج ہین کرے وہ اعضا کہ جو خون ان کی غذا ہوتا ہو اس مین ایک معلوم حصہ بلغم کا ہونا واجب ہو مثل دماغ کے اور یہ بات مرۂ صفرا اور سودا کیواسطے بھی موجود ہو اور منفعت اس بلغم کی یہ ہو کہ اعضا اور مفاصل جو کثیر الحرکت ہین بذریعہ اس بلغم کے تر رہین اور انکو بسبب حرارت اور احتکاک (یعنے رگڑنے کے) خشکی عارض نہو اور یہ منفعت دراصل منہاے ضرورت پر واقع ہو۔ بلغم جو غیر طبعی ہوتا ہو کچھ اس مین سے فضلہ مختلف القوام ہوتا ہو یہان تک کہ حس بھی اسکے قوام کا اختلاف دریافت کر لیتی ہو یہی بلغم مخاطی کہلاتا ہو اور بعض بلغم غیر طبعی مستوی القوام حس مین معلوم ہوتا ہو مگر حقیقت مین مختلف القوام ہو اسکو بلغم خام کہتے ہین اور بعض قسم بلغم کی نہایت رقیق ہوتی ہو وہ مائی کہلاتی ہو اور بعض قسم نہایت غلیظ ہوتی ہو وہ بلغم ابیض ہو جو جصی کہلاتا ہو یہ وہ بلغم ہو کہ جسکا جزو لطیف متحلل ہو گیا ہو اس جہت سے کہ اسکا منافذ اور مفاصل مین بہت دیر تک احتباس رہا ہو یہی بلغم سب سے زیادہ غلیظ تر ہو اور بلغم کی ایک قسم مالح یعنے شور ہوتی ہو اس سے زیادہ گرم مزاج اور خشک کوئی بلغم نہین ہوتا ہو اور جو ملوحت پیدا ہوتی ہو اسکا سبب یہی ہو کہ تھوڑسی رطوبت مائی کم ذائقہ خواہ بالکل بے ذائقہ اسکے ساتھ اجزاے ارضیہ محترقہ خشک مزاج تلخ مزہ باعتدال ملتے ہین اسلیے کہ اگر وہ بکثرت ملین تو ملوحت نہ پیدا ہو بلکہ تلخی پیدا ہو۔ جمیع املاح کے پیدا ہونے کی یہی صورت ہو اور پانی کی شوریت کی بھی یہی وجہ ہے راکھ یا سجی یا چونے وغیرہ سے جو نمک بنایا جاتا ہو اسکی بھی یہی ترکیب ہو کہ بہت سے پانی مین اس شئ کو پکاتے ہین جسکا نمک بنانا منظور ہوتا ہو پھر اس پانی کو صاف کرکے جوش دیتے ہین یہان تک کہ نمک جم جاتا ہو کبھی اس پانی کو بعد صاف کرنیکے بحال خود رہنے دیتے ہین گروہ بستہ ہو جاتا ہو اسی طرح بلغم رقیق بے طعم خواہ کم مزہ اس مین بھی جبوقت مرۂ یابسہ جو بالطبع محترق ہو بوزن معتدل ملتا ہو اسکو نمکین اور گرم کر دیتا ہو یہ بلغم صفراوی ہو مگر جالینوس نے کہا ہو کہ یہ بلغم اپنی عفونت سے نمکین ہوتا ہو یا کوئی مائیت اس مین ملکر اسکو نمکین کر دیتی ہے مین اس قول کی شرح کرتا ہون عفونت اسکو اس طرح نمکین کر دیتی ہو کہ اس مین احتراق پیدا کرکے رمادیت موجود کرتی ہے اور جب یہ رطوبت سے ملتا ہو پھر وہی صورت نمک بنانے کی جو اوپر بیان ہوئی پیدا ہو جاتی ہے اور مائیت کو جو جالینوس نے کہا ہو کہ اس مین ملکر شوریت پیدا کرتی ہو مجھے ایسا گمان ہو کہ تنہا مائیت احداث ملوحت مین کافی نہین ہو سکتی ہو ظاہرا عبارت جالینوس سے معلوم ہوتا ہو کہ بجاے لفظ (او) کہ جو تقسیم کے معنے پیدا کرتا ہے اصل عبارت جالینوس مین لفظ (واؤ) ہے اب اسوقت معنے عبارت کے یہ ہون گے کہ یہ بلغم بجہت اپنی عفونت کے مع ایک مائیت کے جو اس مین ملتی ہو نمکین ہو جاتا ہو اسوقت کلام جالینوس کا صحیح المعنے اور تام ہو جاتا ہو ایک بلغم ترش بھی ہوتا ہے جیسے بلغم حلو کی دو قسمین بیان ہوئین ایک تو وہ کہ جسکی حلاوت لذاتہ ہوتی ہو دوسرا وہ کہ اسکی حلاوت کسی امر خارجی کی وجہ سے ہوتی ہے اسی طرح ترش بلغم کی بھی دو قسمین ہین **ایک قسم** تو بسبب ملنے ایک شئ غریب کے حاصل ہوتی ہو یعنے سوداے حامض جسکا ذکر ہم آگے کرینگے وہ ملتا ہے **دوسری قسم** مین ترشی کسی امر ذاتی کی وجہ سے ہوتی ہو وہ امر ذاتی یہ ہو کہ اس بلغم شیرین کو یا جو بلغم کہ شیرین ہونے والا ہو پہلے ایک قسم کا غلیان اور جوش عارض ہو جیسے اور عصارات شیرین مین جوش آتا ہو بعد اسکے ترشی پیدا ہو ایک قسم بلغم کی عفص یعنے کسیلی ہوتی ہو یہ عفوصت کبھی بسبب برودت ذاتی کے جو بلغم کو عارض ہوتی ہو پیدا ہوتی ہو اسکا مزہ مائل بعفوصت ہو جاتا ہو اسلیے کہ اسکی مائیت منجمد ہو کر بجہت

ہیں کے اسکا استحالہ تھوڑا سا ارضیت کی طرف ہو جاتا ہو اور اسوقت حرارت اتنی ضعیف تو ہوتی نہین جو اسکو جوش مین لاکر ترش کر دے اور نہ حرارت ایسی قوی ہوتی ہو جو اسکو نضج تام دے اسی جہت سے وہ عفص رہ جاتا ہو۔ بلغم کی ایک قسم زجاجی بھی ہو جو ثخین اور غلیظ مثال زجاج گداختہ کے ہوتا ہو لزوجت اور ثقل مین اور کبھی ترش ہوتا ہو اور کبھی نہایت بے مزہ اور شاید اس بیمزہ بلغم مین سے غلیظ وہی بلغم خام ہو یا اسکی طرف مستحیل ہو جاتا ہو یہ قسم بلغم کی وہ ہو کہ پہلے مائی اور بارد تھی اور عفونت اس مین پیدا نہین ہوئی تھی اور نہ اس مین کوئی اور چیز ملی تھی بلکہ الگ الگ ایک جگہ منجمد ٹھہرا رہا یہانتک کہ غلیظ اور گاڑھا ہو گیا اور برودت اس کی بڑھ گئی اوپر کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ بلغم فاسد کی بلحاظ طعم کے چار قسمین ہین مالح حامض عفص تفہ یعنے نمکین ترش کھٹا بیمزہ اور بجہت قوام کے بھی بلغم کی چار قسمین ہین مائی زجاجی مخاطی جصی اور بلغم خام مخاطی مین داخل ہے صفرا بھی طبعی ہوتا ہے اور ایک بطریق فضلہ کے غیر طبعی بھی ہوتا ہو صفرا طبعی خون کا رغوہ یعنے کف ہو سرخ رنگ ناصع یعنے خالص اور سبک اور تیز ہوتا ہو جسقدر اس خلط مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے سرخی زیادہ بڑھتی ہو جسوقت جگر مین پیدا ہوتا ہو اسکی دو قسمین ہوتی ہین **ایک قسم** اسکے ہمراہ خون کی رگون مین چلی جاتی ہو **دوسری قسم** صاف ہوکر مرارہ کو پہونچتی ہو اور جو حصہ خون کے ساتھ جاتا ہو اسکے جانے کی ایک ضرورت ہے اور ایک منفعت ضرورت تو یہ ہے کہ خون کے ساتھ ملکر جو اعضا بنظر اپنے مزاج کے مستحق اس بات کے ہین کہ ان کی غذا مین ایک جزو صالح صفرا کا داخل ہو ان اعضا کا یہ جزو تغذیہ کرتا ہے جسقدر کہ تقسیم مین اس عضو کو اس سے حصہ پہونچتا ہے مثل ریہ کے اور منفعت اسکی یہ ہو کہ خون کو لطیف کرکے اسکو تنگ راہون مین نفوذ کی قابلیت بخشے جسقدر صفرا صاف ہوکر مرارہ کی طرف متوجہ ہوتا ہو اسکا جانا بھی بنظر ضرورت اور منفعت کے ہو ضرورت بہ نسبت تمام بدن کے تو یہ ہو کہ فضول صفراوی سے تمام بدن کی تخلیص ہو جاتی ہو اور محفوظ رہتا ہے اور بسبب عضو خاص کے یہ ضرورت ہو کہ مرارہ کا تغذیہ کرتا ہے منفعت اسکے مرارہ مین جانے کی دو ہین **ایک** یہ ہو کہ امعا کو ثفل اور بلغم لزج سے دھوکر صاف کر دیتا ہے **دوسری** یہ ہو کہ امعا مین لذع یعنے خلش پیدا کرتا ہو اور اسیطرح عضل مقعد مین لذع پیدا کرتا ہو تاکہ اسکو حاجت براز کی محسوس ہو اور واسطے تقاضائے حاجت کے اسے حاجتمند کرکے اٹھائے اسیوجہ سے اکثر جب سدہ اس مجرے مین پڑتا ہے جو مرارہ سے امعا تک اترا ہے قولنج عارض ہوتا ہو صفرائے غیر طبعی اسکی ایک قسم یہ ہے کہ خروج اسکا طبیعت سے بسبب کسی غریب شے کے ہو جو اس سے ملے اور ایک قسم یہ ہے کہ سبب اسکے خروج کا مزاج طبعی سے خود اسکی ذات ہو بایں طور کہ وہ اپنے جوہر ذات مین غیر طبعی ہو **پہلی قسم** تو بہت مشہور و معروف ہے کہ شے غریب جو اس سے ملتی ہو وہ بلغم ہے اس صفرے کی پیدایش اکثر جگر مین ہوتی ہے اسی قسم اول سے ایک طرح کا صفرا وہ ہو جو بہت کم مشہور ہو یعنی جزو غریب جو ملتی ہو وہ سودا ہوتا ہو مشہور و معروف یا تو مُرہ صفرا ہے یا مُرہ محیہ ہو اسلیئے کہ جو بلغم اس مین ملتا ہو اگر رقیق ہو تو اس سے مُرہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور اگر بلغم غلیظ اس سے ملے تو مُرہ محیہ پیدا ہوتا ہو یعنے وہ صفرا کہ جو مشابہ ہو انڈے کی زردی سے اس صفرائے غیر طبعی کی جو غیر مشہور قسم ہو اسکا صفرائے محترقہ نام ہو اسکی پیدایش دو طرح سے ہوتی ہے ایک یہ ہو کہ صفرا فی نفسہ سوختہ ہو جائے اور اس مین رمادیت پیدا ہو کہ اسکا جزو لطیف اس رمادیت سے جدا نہو بلکہ رمادیت اسمین محتبس ہو جائے اور یہ بدترین اخلاط ہے اسیکو صفرائے محترقہ کہتے ہین دوسری صورت اسکی پیدایش کی یہ ہے کہ سودا خارج سے وارد ہو کر اس مین ملجائے یہ بہ نسبت قسم سابق کے اسلم ہو اور رنگ اس قسم کا سرخ ہے مگر خالص نہین ہو اور نہ اس مین چمک ہوتی ہو بلکہ نہایت مشابہ خون سے ہو فرق اتنا ہو کہ رقیق ہوتا ہو اور کبھی اپنے رنگ سے متغیر بھی ہو جاتا ہو جیسے اسباب رنگ بدلنے والے پیدا ہون سو وہ صفرا جو اپنی طبیعت سے خود بخود

خارج ہوتا ہو ایک قسم سے ہین کی اکثر جب پیدا ہوتی ہو تو جگر مین پیدا ہوتی ہو اور دوسری قسم کی پیدایش جب ہوتی ہو تو معدے مین ہوتی ہے وہ قسم صفرا کہ جسکا تولد اکثر جگر مین ہوتا ہو صنف واحد ہو کہ لطیف خون جسوقت محترق ہو اس سے یہ صفرا پیدا ہوتا ہو اور جو مقدار خون کی احتراق سے کثیف ہوجاتی ہو اس سے سودا بنتا ہو اور جو قسم کہ اکثر معدے مین پیدا ہوتی ہین اسکی دو قسمین ہین کراثی و زنجاری۔ شاید کہ صفرائے کراثی مخی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ مخی جسوقت محترق ہوتا ہو تو احتراق اس مین ایک سودا پیدا کرتا ہے اور یہ سیاہی جسوقت زردی سے ملتی ہو درمیانی رنگ ان دونون کا سبز پیدا ہوتا ہو زنجاری کی پیدایش غالباً اس طرح پر ہوتی ہو کہ جب صفرائے کراثی کے احتراق مین شدت ہوتی ہو یہان تک کہ اسکے رطوبات جلکر فنا ہوجاتے ہین اور مائل بیاض کیطرف بوجہ خشکی کے ہوجاتا ہو اسلیے کہ حرارت پہلے جسم تر مین یہ اثر کرتی ہو کہ اسے سیاہ کردیتی ہو پھر جتنی جتنی حرارت بڑھتی جاتی ہو سیاہی کو کم کرتی جاتی ہو اور اسکی رطوبت کو فنا کرتی ہو یہان تک کہ سفید کردیتی ہو اس مسئلہ کے ثبوت مین تر لکڑی کی مثال سمجھنی چاہیے کہ پہلے اسکا کوئلہ بنتا ہو اسکے بعد راکھ ہوجاتی ہے وجہ اسکی یہی ہو کہ حرارت جسم تر مین سیاہی پیدا کرتی ہو اور خشک مین سپیدی اور برودت جسم تر مین سفیدی پیدا کرتی ہو اور خشک مین سیاہی یہ دونون حکم جو ہم نے کراثی اور زنجاری مین کیے ہین محض تخمینی ہین صفرے کی زنجاری قسم جمیع اقسام صفرا مین بہت گرم اور نہایت ردی اور بڑی قاتل ہے یہ بھی کہتے ہین کہ یہ قسم جوہر سمی سے ہو سودا جو چوتھی خلط ہو طبعی بھی ہوتا ہو اور فضلہ غیر طبعی طبعی وہ دم محمود کا دُرد ہو اور ثُفل اور عکر الدم سے مزہ اسکا شیرین اور عفص کے درمیان ہے جو جگر مین جب پیدا ہوتا ہو تو اسکی دو قسمین ہوجاتی ہین **ایک قسم** خون کے ساتھ اعضا مین نفوذ کرتی ہو **دوسری قسم** طحال کی طرف چلی جاتی ہے اور جو قسم کہ خون کے ساتھ نفوذ کرتی ہو اسکی ایک ضرورت ہو اور منفعت بھی ہو ضرورت تو یہ ہو کہ خون سے ملکر بمقدار واجب تغذیہ مین ہر ایک ایسے عضو کے اعضاے بدن سے بکار آمد ہو جسکی غذا مین جزو صالح سودا کا پڑنا ضرور ہو مثل ہڈیون کے اور منفعت یہ ہو کہ خون کو مضبوط کرے اور تقویت دے اور تکثیف کرے طحال کیطرف سودا کی جو قسم جاتی ہو وہ اسیقدر ہوتا ہو کہ جسے خون اپنے ہمراہ لینے سے چھوڑ دیتا ہو اور اس سے مستغنی ہوتا ہو اسکا نفوذ بھی طحال مین بنظر ضرورت اور منفعت دونون کے ہوتا ہو۔ ضرورت بسبب تمام بدن کے تو یہ ہو کہ تنقیہ فضول کرے اور بسبب ایک عضو خاص کے یہ ہو کہ طحال کی غذا بنے اور منفعت اسکی جب ہوتی ہو کہ جب طحال سے نچکر فم معدے پر پہونچے یہ منفعت دو طرح کی ہو **ایک** تو یہ ہو کہ فم معدہ کو مضبوط کرتا ہو اور تکثیف و تقویت اسکی کرتا ہے **دوسری** یہ کہ فم معدہ مین بوجہ اپنے مزۂ خاص کے خارش پیدا کرتا ہو اسوقت معدہ متنبہ گرسنگی پر ہوتا ہو اور بھوک معلوم ہوتی ہے **یہ بھی ضرور جاننا چاہیے** کہ جو صفرا مرارہ کی طرف کھنچتا ہو وہی ہے کہ جس سے خون مستغنی ہوتا ہے اور اسکو اپنی اصلاح مین صفرے کیطرف کچھ حاجت نہین ہوتی ہو اور جو صفرا مرارہ سے معاء کیطرف کھنچکر جاتا ہو اسکی مرارہ کو کچھ پروا نہین ہوتی ہے اسیطرح سودا بھی جسقدر طحال کیطرف کھنچکر جاتا ہو وہی ہو کہ جسکی خون کو کچھ ضرورت نہین ہو اور جو سودا طحال سے کھنچکر فم معدہ کی طرف جاتا ہے اس سے طحال بے پروا ہوتی ہو اور جسطرح وہ صفرا کہ مرارہ سے امعا کو جاتا ہو قوت دافعہ پر آگاہی دیتا ہے اسفل معاء سے اسیطرح یہ سودا جو فم معدہ کیطرف کھنچتا ہے قوت جاذبہ پر اوپر سے آگاہی دیتا ہو فسبحان اللہ احسن الخالقین سودائے غیر طبعی وہ ہو کہ جو بطریق رسوب اور ثفل کے نہین ہوتا ہو بلکہ بطور خاکستر اور احتراق کے ہوتا ہو اسلیے کہ تر چیزین جنمین ارضیت ملتی ہو اسمین اجزائے ارضیہ کی تمیز دو طرح پر ہوتی ہو یا بطریق رسوب اور تہ نشینی کے مثال اسکی واسطے خون کے سودائے طبعی سے دیجاتی ہو یا تمیز بسبب احتراق کے ہوتی ہو کہ لطیف متحلل ہوجائے اور کثیف باقی رہے مثال اسکی واسطے خون اور اخلاط کے سودائے فضلی سے دیجاتی ہو جسکا نام مرہ سودا ہے۔ رسوب سودائے خون کے جا اور

HaSnain Sialvi

کسی خلط کیواسطے نہو اسکی وجہ یہ ہو کہ بلغم مین بوجہ لزوجت کے کوئی چیز تہ نشین نہین ہوتی مثل تیل کے اور صفرے مین رسوب بسبب لطافت اور قلت اجزاے ارضیہ کے نہین ہوتا اور یہی چونکہ صفرا ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور زیادہ اجزا اسکے خون سے ملے ہوئے تمام بدن مین ہوتے ہین لہذا انکی تمیز اور انفصال خون سے دشوار ہی اور یہی اسکا رسوب بقدر معتدبہ نہین دریافت ہوسکتا ہو اور اگر متمیز بھی ہو تو رسوب اتنا نہین ٹھہرتا ہی کہ متعفن ہو اور کسیطرف دفع ہو پس جس وقت متعفن ہو لطیف اسکا متحلل ہو اور کثیف اسکا سوداے حراقیہ ہو کر باقی رہے کہ جس مین رسوب نہو سوداے فضلیہ کی کئی قسمین ہین **ایک قسم** خاکستر صفراے حراقیہ کی ہو اور وہ مزہ مین تلخ ہوتی ہے اس سودے مین احساس صفرے مین جسکا تینے صفراے محترقہ نام رکھا ہے۔ فرق یہ ہے کہ صفراے محترقہ مین خاکستر مخلوط نہین ہوتی ہے اور یہ سودا خود خاکستر ہے بذات خود متمیز ہے اور اسکے اجزاے لطیف متحلل ہوتے ہین **دوسری قسم** سوداے فضلیہ کی رماد بلغم ہو اور بلغم کے اجزاے احتراقی سے پیدا ہوتی ہو اگر بلغم نہایت لطیف آبی ہو اسکی رمادیت نمکین ہوگی ورنہ ترش خواہ عفص ہوگی **تیسری قسم** سوداے فضلیہ کی نسبے کہ خاکستر خون اور اسی خون کی حرارت سے پیدا ہوتی ہو یہ قسم نمکین مائل بانمک حلاوت ہوتی ہے **چوتھی قسم** سوداے فضلیہ کی خاکستر سوداے طبعیہ کی ہوتی ہے اگر سوداے طبعی رقیق ہو تو اسکی خاکستر خواہ اسکے اجزاے محترقہ بہت ترش ہونگے جیسے سرکہ جب زمین پر گرتا ہے جوش مین آکر ایسی ترشی بو دیتا ہے کہ اسکی بو سے مکھیان وغیرہ بھاگتی ہین اور اگر سوداے طبعی غلیظ ہو تو اس کی رماد اور حرارت مین ترشی کم ہوتی ہے بلکہ کسیقدر عفوصت اور تلخی اسکے مزہ مین ہوتی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ قسم سوداے ردی کی تین ہین ایک قسم سودا کی وہ ہے جو رماد ہی صفرا کی جسوقت صفرا مین احتراق ہو اور لطیف اسکا متحلل ہو جائے اور دو قسمین وہ ہین کہ جو اسکے اوپر مذکور ہوئین وہ سودا جو احتراق بلغم سے پیدا ہوتا ہو دیر مین ضرر کرتا ہے اور اسکی ردائت بھی کم ہوتی ہو اور بہت جلد فساد انگیز سوداے صفراوی ہوتا ہے مگر بوجہ لطافت کے علاج پذیر سب قسمون سے زیادہ ہو باقی دو قسمین جنکی ردائت اوپر زیادہ تجویز کی گئی اس مین جو زیادہ ترشی رکھتا ہے اسی کی ردائت بھی زیادہ ہو لیکن ابتدا مین اگر اسکا تدارک کیا جائے تو علاج پذیر ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے تیسری قسم ان مین کی جسکا جوش زمین پر گرنے سے کم ہوتا ہو اور درنگ اور قوام اسکا اعضا مین سقیم کم ہوتا ہو اور مدت دراز مین منتہی طرف ابلاک کے ہوتا ہو مگر تحلل اسکا بہت دشوار ہے اور نضج پانے مین اسکے نہایت دقت ہو علاج پذیر بھی مشکل سے ہوتا ہے یہی سب قسمین ہین اخلاط طبعیہ اور فضلیہ کی جو اوپر بیان ہوئین **جالینوس** کہتا ہے کہ راے صائب نہین ہو اس شخص کی جسنے گمان کیا کہ خلط طبعی فقط خون ہو اور سب اخلاط فضول ہین ان کی احتیاج بالیقین ثابت نہین ہو۔ دلیل اس راے کے غلط ہونے کی یہ ہو کہ اگر تنہا خون ہی خلط طبعی ہوتا کہ تغذیہ اعضا کا وہی کرتا تو سب اعضا ایک مزاج کے ہوتے اور قوام انکا متشابہ ہوتا پھر ہڈی مین بہ نسبت گوشت کے سختی زیادہ نہوتی اور چونکہ ہڈی مین سختی زیادہ ہو اسکی اور کوئی وجہ نہین ہو مگر یہ کہ اسکے خون مین آمیزش سودا کی ہوتی ہو کہ جو جوہر باصلابت اور سخت ہے اسی طرح اگر فقط خون سے تغذیہ فرض کیا جائے تو دماغ بہ نسبت گوشت کے زیادہ نرم نہوگا چونکہ نرم ہو اسکا سبب بجز اسبات کے کہ اسکی غذا مین خون کے ساتھ جوہر نرم بلغم کا بھی ملتا ہو اور کچھ نہین ہو خون کو یہ صفت تو ضرور حاصل ہو کہ جمیع اخلاط کے ساتھ ملا رہتا ہو جب اسکا اخراج کرین تو اخلاط سے منفصل ہوکر نکلتا ہو ایک مثال چارون خلطون کی محسوسات سے ہم بیان کرتے ہین برتن مین ایک چیز بھری ہوئی ہو کہ اسمین بطور کف اور پھین کے جو چیز اوپر نظر آئے وہ صفرا ہو اور ایک چیز مثل سپیدی بیضۂ مرغ کے ہو وہ بلغم ہو اور ایک چیز تہ نشین ہو وہ سودا ہو اور ایک چیز پانی ہو کہ جسمین رطوبت محسوس ہوتی ہو اور جسکا فضلہ بول ہوکر دفع ہوتا ہو یہ مائیت داخل اخلاط مین نہین ہو کیونکہ پیدائش مشروبات سے ہوتی ہو جو غذا ے

HaSnain Sialvi



بدن نہین ہوتی حاجت مشروب کی طرف اسوجہ سے ہو کہ غذا کو رقیق کرکے اسکو نفوذ کے قابل کردے اور خلط کی پیدایش تو ماکول اور مشروب دونون سے ہوتی ہے مگر وہ مشروب جو غاذی ہو۔ غاذی کے یہ معنی ہین کہ بالقوۃ شبیہ ہو اجزاے بدنی کے جو چیز بالقوۃ شبیہ بدن انسان کے ہو وہ جسم مرکب ہو نہ بسیط اور پانی بسیط ہو اس جہت سے یہ غاذی نہین ہو سکتا ہو۔ بعض کم فہم آدمی ایسا گمان کرتے ہین کہ قوت بدن کی کثرت خون کے تابع ہو اور ضعف بدن تابع قلت خون کے ہو حالانکہ یہ بات صحیح نہین ہو بلکہ معتبر یہ ہو کہ بدن کو خون سے کسی قدر نصیب اور حصہ پہونچتا ہے اور بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ اخلاط مین جسوقت زیادتی یا کمی ہو بعد از نیکہ جو مقدار مناسب ان کے بدن کے واسطے ہو اس نسبت پر پوری چکین جب بھی صحت محفوظ رہتی ہو یہ خیال بھی صحیح نہین ہو بلکہ ضرور ہو ہر خلط کے واسطے کہ باوجودیکہ وہ مقدار مناسب پر ہو اس کے واسطے ایک مقدار محفوظ ہونی چاہیے جسکی نسبت کسی دوسری خلط سے نہ بیجاوے بلکہ اسکی مقدار فی نفسہ لیجاتی ہو اخلاط کے بیان مین بہت سے مباحث ایسے باقی رہگئے ہین کہ جو طبیبون کے درجہ کے موافق نہین ہین انسے فلاسفہ طبعی بحث کرتے ہین

**فصل دوسری تعلیم چوتھی بیان کیفیت تولد اخلاط کے بیان مین**

جاننا چاہیے کہ ہضم غذا کا بسبب مضغ یعنی چبانے کے ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ منھ کی سطح معدے کی سطح سے متصل ہے بلکہ یہ دونون سطحین گویا ایک ہی ہین اور اسی معدے کی سطح سے منھ کی سطح مین بجہت شدت اتصال کے قوت ہاضمہ موجود ہوتی ہو اگرچہ اسقدر نہین ہو جو معدے مین آتا ہو تاہم جسوقت کہ چبائی ہوئی چیز کو سطح اندرونی فم کی ملتی ہو کسیقدر اسمین تغیر پیدا کرتی ہو اس تغیر کا معین آب دہن بھی ہوتا ہو جیسے فائدہ نضج کا حرارت غریزیہ جو اسمین واقع ہو دیتی ہو اسیواسطے گیہون کو اگر منھ مین چبا کر دنبل یا اور جراحت پر لگاوین جتنا یہ فائدہ کریگا اگر گیہون کو صرف پانی مین جھلکر خواہ پکا کر لگاوین اتنا مفید نہوگا طبیبون نے کہا ہو کہ اسبات پر دلیل کہ چبائی ہوئی چیز مین کسی قدر نضج قبل انحدار شروع ہو جاتا ہو یہ ہو کہ بعد چبانے کے اسکا اصلی مزہ اور بو باقی نہین رہتی پھر جب انحدار اسکا معدے مین ہوتا ہو وہان جاکر ہضم تام ہوتا ہو مگر ہضم فقط حرارت معدے سے نہین ہوتا ہو بلکہ اور بھی کسیقدر حرارت معدے کی داہنی طرف جگر سے یا بائین طرف طحال سے پہونچتی ہے۔ طحال بھی کبھی فائدہ حرارت دیتی ہو نہ بنظر اپنے عضو اصلی کے بلکہ باعانت شرائین خواہ اوردہ کہ جو اسمین ہین معدے کو طبخ مین غذا کے قدام یعنی پیش رو سے بھی حرارت پہونچتی ہو وہ حرارت ثرب کی ہو جو ایک عضو شحمی ہے قابل حرارت کا بسرعت ہو بسبب شحم کے اس حرارت کو معدے تک پہونچاتا ہے۔ معدے کو بجانب فوقانی قلب سے حرارت پہونچتی ہو اسلیے کہ قلب حجاب کو گرم کرکے اس ذریعہ سے معدے کو گرم کرتا ہے جب غذا ہضم ہوتی ہو تو پہلے بذاتہ اکثر حیوانات مین کیلوس بنتی ہو اور بذریعہ شرکت مشروب کے صورت کیلوسی اسپر طاری ہوتی ہو۔ کیلوس ایک جوہر سیال جو مشابہ ہو آش جو غلیظ کے پھر بعد کیلوس ہونے کے لطیف اسکا معدے سے اور امعا سے منجذب ہوکر طرف عروق کے دفع ہوتا ہو ان رگون کا نام ماساریقا ہے اور یہ پتلی رگین ہین سخت انتڑیون کے متصل جب غذا دفع ہوکر ان مین پہونچتی ہو ان مین سے ایک رگ جسکا باب کبد یا دروازہ جگر نام ہو اسمین ہوکر جگر مین نافذ ہوتی ہے کہ اسکے اجزا اور شاخین باب کبد کی جو داخلی اور چھوٹی چھوٹی اور ضعیف مثال بال کے باریک ہین اور انکے منھ ملے ہوئے ہین اجزاے اصول اس رگ کے منھ سے جو پشت جگر سے نکلی ہو اور کوئی چیز ان چھوٹی چھوٹی راہون کے اندر ہوکر نافذ نہین ہوتی ہو مگر جسقدر پانی یا کوئی چیز مشروب زائد بقدر حاجت ہم استعمال کرتے ہین اسلیے کہ بدن کو تھوڑا لیے پانی کی ضرورت ہو اور باقی جسقدر پیا جاتا ہو غذا کی تنفیذ کیواسطے تاکہ غذا رقیق ہوکر باب کبد کو نہین دا[illegible] جب غذا ان چھوٹی چھوٹی رگون کے اندر داخل ہوتی ہو ایسا ہو جاتا ہو کہ گویا سارا جگر اس تمام کیلوس کو ملاقی ہوتا ہو اور ملجاتا ہو اسی جہت سے فعل جگر کا اس کیلوس مین شدید اور سریع ہوتا ہو اسوقت اس کیلوس کا پھر طبخ ہوتا ہو اور ہر طبخ مین ایک چیز مثل کف کے اوپر ہوتی ہو اور ایک چیز تہ نشین

مثل رسوب کے ہوتی ہو اور کبھی ان دونون کے ساتھ اگر طبخ مین افراط ہوجائے ایک چیز محترق اور اگر پورا طبخ نہو تو ایک چیز خام بھی پیدا ہوتی ہو۔ کف تو صفرا ہو اور رسوب سودا اور یہ دونون طبعی خلط ہین اور سوختہ چیز مین لطیف صفرا سے ردی یعنے غیر طبعی اور کثیف سودا سے ردی یہ دونون غیر طبعی ہین اور خام وہی بلغم۔ اور جو شے صاف ہو کر خوب نضج پاتی ہو وہی خون ہو مگر جبتک جگر مین رہتا ہو نہایت تپلا ہوتا ہے یعنے جتنی غلاظت خون کو لائق ہو اتنی نہین ہوتی ہو اسلیے کہ وہ مائیت جسکی طرف احتیاج نہین ہو اسمین ملی ہوتی ہو اور ملنے کا سبب یعنی تنفیذ غذا اوپر مذکور ہوچکا ہو پھر یہ خون جگر سے جب الگ ہوتا ہو تو اس رطوبت زائدہ سے پاک اور صاف ہوجاتا ہو جسکی حاجت واسطے تنفیذ غذا کے تھی اور اب وہ حاجت مرتفع ہوگئی یہ رطوبت جگر سے نکلکر اس رگ مین آتی ہو جو گردون کی طرف اترتی ہے اور اپنے ہمراہ خون اسقدر لاتی ہو کہ جو براہ کمیت اور کیفیت گردون کی غذا کے لائق ہو۔ اس رطوبت کی چکنائی اور دمویت دونون گردون کی غذا ہوتی ہے اور جو کچھ اس رطوبت مین باقی رہتا ہو وہ بطرف مثانہ اور احلیل کے آجاتا ہو۔ خون جسکا قوام اچھا ہوتا ہو ایک بڑی رگ کی طرف سے کہ جو پشت کبد سے نکلی ہے اور وہ مین آتا ہو اور وہ رگین ہین ساکن جو کبد سے نکلی ہین اور وہ سے خون جداول اور وہ مین آتا ہے اور جداول اور وہ سے ہوکر سواقی جداول مین آتا ہو سواقی جداول سے رواضع سواقی مین آتا ہو **مترجم کہتا ہے** جداول اور سواقی اور رواضع کا بیان باب تشریح جگر مین دیکھنا چاہیے یہان اسکی تفصیل مین طول ہوگا **متن** پھر رواضع سے خون نکلکر تپلی تپلی رگین جو مثل بال کے ہین اس مین آتا ہو ان رگون کے منھ سے اعضاے جسم مین مترشح ہوتا ہو یہ اندازہ مقرر کیا ہوا اس حکیم کا ہو جسکی حکمت سب پر غالب ہو۔ خون کی پیدایش کا سبب فاعلی حرارت معتدلہ ہو اور سبب مادی غذا مین جو معتدل حصہ نکلے اور سبب صوری نضج کامل ہو اور اسکی علت غائی بدن کا غذا دینا صفراے طبعی جو کف خون کا ہوتا ہو اسکا سبب فاعلی حرارت معتدلہ اور صفراے محترقہ کا سبب فاعلی حرارت ناری مفرط یعنے زائد خصوصًا وہ حرارت جو جگر مین ہوتی ہو۔ اور سبب مادی غذا مین جو چیز لطیف اور حار اور حلو اور چرب اور تیز ہے اور سبب صوری نضج کا بحد افراط پہونچ جانا۔ اور علت غائی ضرورت اور منفعت دونون کا ذکر فصل اول مین ہوچکا ہو۔ بلغم کا سبب فاعلی نقصان حرارت کا ہے اور سبب مادی اسکا جو غذا کہ غلیظ بارد رطب بالزوجت ہو اور سبب صوری بلغم کا ملی نضج کی ہو اور علت غائی ضرورت اور منفعت جو اوپر بیان ہوئی ہو سوداے طبعی کا سبب فاعلی حرارت معتدل اور سوداے محترقہ کا جو حرارت حد اعتدال سے بڑھ جائے اور سبب مادی سودا کا جو غذا کہ غلیظ ہو اور رطوبت اس مین نہو ایسی غذا اگر گرم مزاج ہو واسطے تولد سودا کے سبب قوی ہوتی ہو اور سبب صوری اسکا ثقل جو تہ نشین ہوتا ہو دو وجہون سے یا اس مین سیلان نہین ہوتا ہو یا متحلل نہین ہوتی ہو اور علت غائی اسکی وہی ضرورت اور منفعت ہو جنکا ذکر اوپر ہوچکا۔ سودا اکثر بجہت حرارت جگر کے پیدا ہوتا ہو یا طحال مین ضعف ہوجائے یا برودت ایسی ہو پہونچے کہ اخلاط مین انجماد پیدا کرے یا زمانہ دراز احتقان مین گزرے یعنی اخلاط بدن مین محتقن اور بستہ رہین کہ انکا خروج کسی استفراغ کے ذریعہ سے نہو یا امراض بہت پیدا ہون اور مدت مین ان کے طول ہو کہ اخلاط کو خاکستر کردین جسوقت سودا مین کثرت ہو اور درمیان جگر اور معدہ کے ٹھہرے خون اور اخلاط جیدہ کا تولد کم ہوتا ہو اسی جہت سے بدن مین خون کم نظر آتا ہو۔ اسباب کا جاننا ضرور ہو کہ حرارت اور برودت تولد اخلاط کے سبب فاعلی ہین مع دیگر اسباب کے مگر حرارت معتدلہ خون کو پیدا کرتی ہو اور افراط حرارت سے صفرا پیدا ہوتا ہو اور نہایت افراط حرارت سے سودا پیدا ہوتا ہو بجہت فرط احتراق کے اور برودت بلغم کو پیدا کرتی ہو زیادہ برودت سے سودا پیدا ہوتا ہو اسواسطے کہ زیادتی انجماد کی ہوتی ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ جو قوتین منفعلہ ہین بمقابلہ قوتون فاعلہ کے انکی رعایت بھی کرنی چاہیے اور اسباب پر اعتقاد کردینا واجب نہین ہو کہ ہر مزاج اور مرکب سے اسکی شبیہ بالاصالت پیدا ہوتی ہے

اور ضد اس مزاج کی بالعرض اس سے نہین پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ مزاج کو ایسا اکثر اتفاق ہوتا ہو کہ اپنی ضد کو بالعرض پیدا کرتا ہے چنانچہ بارد یابس مزاج رطوبت غریبہ کو پیدا کرتا ہو جو اسکے ضد ہو اور یہ فعل اس مزاج کا بوجہ مشاکلت اور مشابہت کے نہین ہو بلکہ برودت اور یبوست کی وجہ سے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہوتا ہو اور طبخ کامل جس سے جذب رطوبات نہین ہونے پاتا اس جہت سے رطوبت غریب پیدا ہوتی ہے بالاصالت یہ رطوبت لازم ہو عدم نضج کو جو لازم ہی برودت اور یبوست کو مثال اسکی ایک آدمی نحیف و ضعیف ہوتا ہو جسکے جوڑ بند ڈھیلے اور بال بدن پر کم اور لمس سرد و نرم و نازک اور رگین تنگ و راسی بالعرض کے مشابہ ہو جو سن شیخوخت مین بلغم پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ مزاج شیخوخت کا درحقیقت بارد یابس ہو اور بلغم کی رطوبت بلحاظ یبس مزاج کے رطوبت غریبہ معلوم ہوتی ہو **یہ بھی جاننا بہت ضرور ہو** کہ واسطے خون کے اور جو خلط ہمراہ خون کے رگون مین جاری ہوتا ہو ایک ہضم تیسرا بھی ہو علاوہ ان دو ہضمون کے جو اوپر مذکور ہوئے اور جسوقت یہ خون مع دیگر اخلاط کے اعضا پر تقسیم ہوتا ہو پس جبکہ ہر عضو کو حصہ خاص پہونچتا ہو اسوقت ایک ہضم چوتھا بھی ہوتا ہو **پہلا ہضم** جو معدے مین ہوتا ہو اسکا فضلہ براز ہو جو براہ امعا دفع ہوتا ہو **دوسرا ہضم** جو کبد مین ہوتا ہو اسکا فضلہ بیشتر تو براہ بول دفع ہوتا ہو اور باقی بطرف طحال و مرارہ کھچا تا ہو **تیسرا اور چوتھا ہضم** کا فضلہ بذریعہ تحلل کے دفع ہوتا ہو کہ وہ محسوس نہین ہو یعنی پسینہ اور میل بھی دونون ہضمون کا فضلہ ہے جو منافذ محسوسہ مثل ناک اور کان کے یا منافذ غیر محسوسہ مثل مسامات کے دفع ہوتا ہو خواہ منافذ غیر طبعی مثل شگافہاے اورام منفجرہ کے خواہ وہ زائد چیزین جو بدن سے اگتی ہین مثل بال و ناخن کے انکی راہ سے دفع ہوتا ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جبکہ اخلاط رقیق ہوجائین اسے اخلاط کے نکلنے اور استفراغ پانے سے ضعف ہوتا ہو اور بجہت وسیع ہونے مسامات کے اذیت پاتا ہو ضعف قوت کا اس سبب سے کہ تحلل جسقدر زیادہ ہو ضعف قوت اسکا تابع ہوتا ہو اور یہ بھی سبب ہو کہ اخلاط رقیقہ کا تحلل اور استفراغ آسان ہو اور جس چیز کا تحلل اور استفراغ آسان ہوتا ہو اسکے ہمراہ تحلل روح کا بھی بیشتر ہوتا ہو پس روح کے تحلل سے یقیناً ضعف پیدا ہوتا ہو اور **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جسطرح ان اخلاط کیواسطے اسباب پیدائش اور تولد مین درکار ہین اسیطرح ان کے بدن مین حرکت کرنیکے واسطے بھی اسباب درکار ہین حرکت جسمانی اور دیگر اشیاے حارہ خون اور صفرا کے حرکت دینے کے اسباب ہین اور کبھی سودا کو بھی حرکت دیتے ہین اور اسکی تقویت بھی کرتے ہین مگر سکون اور آرام بلغم کو تقویت دیتا ہے اور بعض سودا کے اقسام کو اوہام بذات خود محرک اخلاط ہین مثلاً سرخ چیزون کی طرف دیکھنا محرک خون ہو اسیواسطے جو شخص رعاف مین مبتلا ہو اسکو منع کیا جاتا ہو کہ جو شے سرخ اور چمکدار ہو اسکی طرف نہ دیکھے اسیقدر بیان اخلاط اور کیفیت ان کے تولد کی مناسب اس مقام کے تھی جو ہمنے ذکر کیا اب نزاع مخالفین کی ان باتون کے صواب اور خطا ہونے مین حکماے طبعیین سے ہو اطبا سے نہین ہو

**تعلیم پانچوین مین ایک فصل اور پانچ جملہ ہین فصل مین بیان ماہیت عضو اور اقسام عضو کا ہو** اعضا ان اجسام کا نام ہو جو اول آمیزش اخلاط سے پیدا ہوتے ہین جیسے اخلاط وہ اجسام ہین جو اول آمیزش ارکان سے متولد ہوتے ہین اعضا کی اول دو قسمین ہین مفرد اور مرکب اعضاے مفردہ وہ ہین کہ جو جزو محسوس ان اعضا مین سے کسی عضو کا لیا جائے اسکا نام اور اسکی حد ذاتی اور کل کا نام ایک ہی ہوگا مثلاً گوشت اپنے اجزا مین بھی کیفیت رکھتا ہو پارہ گوشت بھی گوشت کہلاتا ہو اور عصب یعنی پٹھے اپنے کسی جزو سے بھی یہی کیفیت رکھتے ہین اور ہڈی بہ نسبت اپنے اجزا کے اسی صفت پر ہو اور جو عضو مثل ان تینون کے ہو وہ عضو مفرد ہے اور ان اعضاے مفردہ کو اعضاے متشابہۃ الاجزا بھی کہتے ہین۔ اور اعضاے مرکبہ وہ اعضا ہین جنکے جزو اور کل کا نام اور انکی حد ایک سی نہو جیسے ہاتھ پاؤن منھ کہ منھ کے جزو کو منھ نہین بولتے اور ہاتھ کے جزو کو ہاتھ نہین کہتے ان اعضاے مرکبہ کو اعضاے آلیہ بھی کہتے ہین اسواسطے کہ یہ اعضا آلہ ہین واسطے

نفس کے اسکی حرکات اور افعال کے تمام ہونے کے واسطے۔ اول اعضاے متشابہۃ الاجزا سے ہڈی ہو یہ سخت پیدا کی گئی اسواسطے کہ بناے قیام بدن اور ستون اسکے حرکات کا ہو اور اسکے بعد غضروف یعنے کری وہ بہ نسبت ہڈی کے نرم ہے اور چکنی ہے اور بہ نسبت تمام اعضا کے سخت ہو فائدہ اسکی خلقت کا یہ ہے کہ ہڈیون کا اعضاے نرم سے متصل ہونا بوجہ احسن انجام پائے ایسا نہو کہ سخت اور نرم دو چیزین بے کسی درمیانی شئ کے ترکیب پائین کہ نرم کو سخت سے اذیت پہونچے خصوصاً جسوقت کہ چوٹ لگے یا تنگ جگہ مین دباؤ پہونچے بلکہ ترکیب مناسب یہ ہو کہ درجہ بدرجہ سختی گھٹتی جائے اور نرمی بڑھتی جائے جیسے ترکیب شانہ کی ہڈی مین اور شراسیف کے اضلاع خلف مین اور جیسی نرم ہڈی حنجرہ کے نیچے تھ لینے استخوان سینہ کے۔ ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہو کہ اسکی جہت سے مفاصل جو آپس مین قریب قریب ہین اور ایک دوسرے کو صدمہ رگڑ کا پہونچتا ہو آپس مین انتظام پیدا ہو کہ وہ بجہت صلابت کے ریزہ ریزہ نہ ہوجاوین اور ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہو کہ جسوقت کوئی عضل کسی ایسے عضو کیطرف کھنچتا ہو کہ جسمین ہڈی نہو تو غضروف پر اعتماد کرتا ہو اس کشش مین غضروف سے قوت پاتا ہو جیسے عضل جفان یعنی پلکون کے کوے اسجگہ پر غضروف انکے عضلات کیواسطے ستون اور دعامہ یعنے اڑانا انکے اوتار کیواسطے لگائے گئے ہین کبھی اکثر مقامات مین احتیاج ہوتی ہو کہ ایک شئ جو بہت قوی نہو جیسے حنجرہ مین اسکے واسطے ایک اعتماد حاصل ہو غضروف کے بعد سختی مین عصب یعنے پٹھہ شمار کیا جاتا ہو وہ جسم ہو کہ جسکا محل نبات یا مقام روئیدگی دماغ ہو یا نخاع رنگ اسکا سفید تری لیے ہوئے کہ پیچیدگی مین تو نرم ہوتا ہو اور جدا ہونے مین سخت اسکی خلقت اس غرض سے ہوئی ہو کہ اعضا کا احساس اور حرکت تمام ہو بعد پٹھہ کے اوتار ہین یہ اجسام عضل کے اطراف سے پیدا ہوتے ہین اور مشابہ ہین پٹھون کے اور جتنے اعضا متحرک ہین انسے ملتے ہین کبھی اعضاے متحرکہ مذکورہ کو کھینچتے ہین اس جذب مین جو بجہت تشنج عضل کے ہوتا ہو یا بوجہ اجتماع عضل کے اور رجوع کرنے عضل کیطرف پشت کے وہ جذب پیدا ہوتا ہو اور کبھی اعضاے متحرکہ کو ڈھیلا کردیتے ہین وہ استرخاے جو بواسطہ انبساط عضل کے جسوقت وہ اپنی ہیئت اصلی کیطرف پھرے درکار ہو خواہ مقدار طول مین جسوقت عضلہ کے بڑھنے کی ضرورت ہو اور جو وضع طبعی عضلہ کی مقرر ہو اسپر باقی رہے اسوقت بھی یہی اوتار فائدہ استرخاء کا دیتے ہین جسطرح ہم یہ حس بصر معلوم کرتے ہین اس کیفیت کو بعض عضلات مین یہ اوتار اکثر مرکب ہیں جسمے ہین کہ جو عضلہ مین نافذ ہوکر اسکے دوسرے جانب نکلجائے اور بھی ان جسمون سے انکی ترکیب ہو کہ جنکا ذکر ہم اوتار کے بعد کرینگے اور وہ رباطات ہین رباطات بھی جسم عصبانی دیکھنے اور لمس کرنیسے معلوم ہوتے ہین ہڈیون سے اکثر طرف عضل کے ہو کر کھنچتے ہین اور وہان پر بھی رباطات مع اعصاب اور اوتار کے مجتمع ہوکر ریشہ ریشہ کرکے بطور لیف کے ملحق ہوتے ہین ان مین سے جو متصل عضلہ کے ہوتے ہین اسپر گوشت آجاتا ہو اور عضلہ سے جدا ہوتے ہین مفصل تک خواہ عضو متحرک تک وہ بذات خود جمع ہوکر وتر کو بٹتے ہین ہو رباطات جنکا ہم نے ذکر کیا یہ بھی اجسام مشابہ عصب ہوتے ہین بعض کو ان مین سے مطلق رباط کہتے ہین اور بعض ان مین کا باسم عصب نام رکھا جاتا ہو جو رباط کہ منجملہ عضلہ تک پہونچتا ہو اسکا فقط رباط نام رکھا گیا اور جو رباط عضلہ تک نہین پہونچتا ہو بلکہ اسنے دونون کنارے دو ہڈیون مفصل کا وصل کردیا خواہ اور اعضا کے درمیان مین وصل پیدا کیا اور مضبوط باستواری ایک چیز کے ملنے کو دوسری چیز سے کرے یہ رباط یا انکو رباط بھی اسے کہتے ہین باسم عصب مخصوص ہوتا ہو رباطات مین کسی ایک کو بھی حس مطلق نہین ہو اس مصلحت سے تاکہ اسکو اذیت نہ پہونچے اس حرکت سے اور رگڑنے سے جو بکثرت اسکو لازم ہو رباط کی منفعت اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکی اسکے بعد شریانات ہین یہ اجسام دل سے اگتے ہین اور کھنچے ہوئے بطرف اعضا کے اور مجوف طولانی ہوتے ہین اور عصبانی ہین کہ جنکا جوہر رباطی ہو انکے واسطے حرکت انبساطی اور انقباضی دونون ہین ان دونون حرکتون کا فصل اور جدائی سکونات سے ہوتا ہو انکی خلقت کا فائدہ یہ ہو کہ قلب مین ہوا پہونچاکر ترویج کرین اور بخار دخانی جو قلب مین پہونچتا

ہوائے دفع کرین اور روح کو تمام اعضا پر تقسیم کرین ان کے بعد اوردہ ہین یہ رگین خلقت اور مشابہت مین مثل شریانون کے ہین لیکن یہ جگر سے اگتی ہین اور ساکن ہین انکی خلقت کا فائدہ یہی ہو کہ خون کو تمام اعضا پر تقسیم کرین انکے بعد اغشیہ ہین جن کی بناوٹ غیر محسوس عصبانی ریشون سے جنکا حجم باریک ہو ہوتی ہو یہ جھلیان بہت دار مخلوق ہوئی ہین تاکہ اجسام کی سطحون کو ڈھانپ لین اور ان سب کے اوپر پہونچ جائین اسمین کئی منفعتین ہین ازانجملہ یہ منفعت ہو کہ وہ اجسام اپنی شکل اور ہیئت پر باقی رہین ازانجملہ یہ بھی ہو کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے تعلق ہو جائے اور ربط پیدا کرے یہ جھلی بواسطہ عصب اور اس رباط کے جو فراہم ہوا ہو ان اعضا کے ریشون تک پس اسکی بناوٹ اسی رباط سے پوری ہو گئی ہو جیسے گردہ اعضا سے پشت سے ازانجملہ یہ منفعت ہو کہ جو اعضا اپنے جوہر ذاتی مین فاقد حس ہین یعنے حس نہین رکھتے ہین ان کے واسطے یہ جھلی بالعرض ایک سطح حساس ذات ہو یہ جو چیز اس عضو عدیم الحس کو مس کرے خواہ جو بات اس جسم مین حادث ہو جس پہ یہ جھلی لپٹی ہو اسکو بالعرض دریافت کرلے اور جن اعضا کو ہمنے فاقد الحس کہا ہے اور ان پر یہ جھلی لپٹی ہو وہ یہ ہین ریہ جگر طحال دونون گردے کہ یہ سب فاقد حس نہین رکھتے ہین جن چیزون کی حس انھین ہوتی ہو بذریعہ انھین جھلیون کے ہوتی ہو جو ان پر لپٹی ہین جب ان اعضا مین کوئی ریح یا کسی قسم کا ورم پیدا ہو تو فوراً محسوس ہوجاتی ہو ریح کو تو جھلی بالذات ادراک کرلیتی ہو بذریعہ تمدد کے جو جھلی مین اسوقت پیدا ہوتا ہو اور ورم کا احساس جھلی تو بالذات نہین کرتی ہو مگر مبدء جھلی کا یعنے معلق ہونا اسکا یعنے جہان سے وہ لٹک رہی ہے اسکے ذریعہ سے بالعرض کرتی ہو اسواسطے کہ جس عضو مین ورم ہوتا ہو بوجہ ثقل کے اس مین ایک رجحان و میل سا پیدا ہوتا ہو کہ مبدء رعشاء تک اسکا اثر پہونچتا ہو۔ بعد جھلی کے گوشت ہو وہ ایک بھرتی ہو روزن دار یہ سب اعضا بدن مین رکھے گئے اب قوتین انکی جن پر اعتماد بدن کا ہو بدن مین مقرر کی گئین ہر عضو کو ایک قوت اصلی اور غریزی ہو کہ اسکے ذریعہ سے ہر عضو کی تغذی یعنے اس عضو کا غذا پانا تمام ہوتا ہو اور تغذی جذب غذا کرنا اور اسکا ٹھہرالینا اور اسکی صورت بدلکر اپنے مشابہ کرلینا اور اس مشابہ صورت کو اپنے مین ملالینا اور فضلہ کو دفع کردینا ان افعال سے تمام ہوتی ہو اور بعد تغذیہ کے اعضا کی قوتون مین اختلاف ہو بعض اعضا کو علاوہ تغذی کے اور ایک قوت ہو کہ وہ قوت اسکے غیر سے بطرف عضو کے پہونچتی ہو اور بعض اعضا ایسے ہین کہ ان مین یہ قوت نہین ہو حقیقت یہ اعضا آپسمین مرکب ہوتے ہین کبھی ایک عضو قابل اور معطی پیدا ہوتا ہو اور کبھی معطی غیر قابل پیدا ہوتا ہو اور کبھی قابل غیر معطی پیدا ہوتا ہو اور کبھی ایسا عضو پیدا ہوتا ہو کہ نہ قابل ہوتا ہو اور نہ معطی **مترجم کہتا ہے** قابل کسی عضو کو اس لحاظ سے کہتے ہین کہ کسی چیز کو یا کسی وصف کو اپنے غیر سے قبول کرے اور معطی اسکو کہتے ہین جو کسی قوت یا وصف کو دوسرے کو عطا کرے اور بلحاظ ان دو وصفون ثبوت اور سلب کے از روئے تقسیم عقلی یہی چار صورتین نکلتی ہین **متن** پیدا ہونا عضو قابل معطی کا ایسا بدیہی ہے کہ اس مین کسی کو شک نہین ہو اسلیئے کہ دماغ اور جگر دو ایسے عضو ہین کہ بالاجماع یہ دونون قابل قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کے قلب سے ہین یعنے قلب جو مبدء قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کا ہو اس سے ان قوتون کو قبول کرتے ہین اور اسی طرح دماغ اور جگر مبدء ایک قوت کے ہین کہ اس قوت کو اپنے غیر کو عطا کرتے ہین یعنی معطی ہین۔ دماغ مبدء حس کا ہو علی الاطلاق ایک قوم کے نزدیک اور ایک قوم کے نزدیک علی الاطلاق مبدء حس کا نہین ہو اور جگر تغذیہ کا مبدء علی الاطلاق ہے ایک قوم کے نزدیک اور بعضے کہتے ہین کہ جگر مبدء تغذیہ کا علی الاطلاق نہین ہو وہ عضو کہ جو قابل ہے اور معطی نہین ہو اسکے وجود مین شک کرنا اس سے بھی زیادہ بعید تر ہو کہ کوئی شخص عضو قابل معطی کے وجود مین شک کرے۔ گوشت ایسا عضو ہو کہ قابلیت قوت حس و حیات کی رکھتا ہو اور کسی قوت کا مبدء نہین ہے جو اور کسی عضو کو عطا کرے اور اسکا معطی کہلائے۔ اب دو قسمین جو باقی رہین ان مین سے ایک کے وجود مین یعنی معطی غیر قابل کے درمیان اطبا اور کبراء فلاسفہ کے اختلاف واقع ہو اکابر فلاسفہ یعنے ارسطاطالیس کہتا ہو کہ یہ عضو قلب ہو اصل اصول ہر قوت کی ہو اور سب اعضا کو قوت

تغذیہ اور حیات اور ادراک اور حرکت کی دیتا ہو اور خود قابل کسی قوت کا دوسرے عضو سے نہین ہو یہ غیر قابل اور معطی ہو۔ اطبا اور بعض متقدمین فلاسفہ نے ان قوتون کو اعضا مین براسہ تجویز کیا ہو ان لوگون کا یہ قول ہو کہ قلب معطی ان قوتون کا ان اعضا کو نہین ہو اور ایسا کوئی عضو نہین ہے جو معطی غیر قابل ہو۔ ہمارے نزدیک قول اول بڑا بحقیق اور بتدقیق نظر کے اصح معلوم ہوتا ہے اور قول اطبا کا بادی النظر مین اظہر ہے چوتھی قسم کہ جو نہ قابل ہو نہ معطی اسکے وجود مین بھی ما بین اطبا اور فلاسفہ کے اختلاف ہو ایک گروہ کا یہ مذہب ہو کہ ہڈیان اور گوشت بے حس اور جو چیز مثل انکے بدن مین ہو انکی بقا ایسی قوتون سے ہو کہ انھین مین خاص پائی جاتی ہین وہ قوت اور اعضا معطیہ سے انکو نہین پہونچتی مگر یہ اعضا بوجہ ان قوتون کے اس حالت پر ہین کہ جب ان کی غذا ان تک پہونچتی ہو اسکے تصرف اور استحالہ کو خود بھی اعضا کافی ہوتے ہین پس یہ اعضا ایسے ہین کہ نہ کسی کو کچھ دیتے ہین اور نہ کسی عضو سے کوئی قوت حاصل کرتے ہین یعنی یہ اعضا نہ معطی ہین اور نہ قابل ہین ایک گروہ کی راے یہ ہو کہ یہ اعضا جو ابھی مذکور ہوئے انکی قوتین ذاتی نہین ہین بلکہ جگر یا قلب سے یہ قوتین انکو پہونچتی ہین اول خلقت مین اور جب یہ قوتین پہونچ چکین اور ان مین جاگزین ہو گئین پھر ہمیشہ قائم رہتی ہین طبیب پر یہ بات واجب نہین ہو کہ ان دونون مذہبون مین سے مذہب حق کی تلاش کرے اور برہان عقلی سے اس اختلاف کو مٹانے اسے بنظر طب کے اسقدر گنجایش نہین ہو اور نہ اسکے مباحث مین ہے اس اختلاف کے مٹے ہوئے کوئی ضرر پہونچیگا اور نہ اسکے اعمال مین بے رفع اس اختلاف کے کوئی مضرت ہو مگر اتنا جاننا اور اعتقاد کرنے مین نسبت اختلاف اول کے طبیب کو کچھ ضرر نہین ہو کہ قلب مبدء حس وحرکت کا واسطے دماغ کے اور مبدء قوت مغذیہ کا واسطے کبد کے ہو یا نہو مگر دماغ خواہ بنفسہ خواہ بعد اعطاے قلب کے مبدء افعال طبعیہ مغذیہ کا ہو بہ نسبت تمام اعضا کے۔ اور دوسرے اختلاف مین بھی طبیب کو اسقدر اعتقاد مین کچھ ضرر نہین ہو کہ حصول اول قوت غریزی کا ہڈی وغیرہ مین جگر سے ہو خواہ ہڈی وغیرہ بذاتہ اس قدرت کی مستحق ہو یا ان دونون صورتون سے کوئی صورت نہو مگر اب اتنا اعتقاد کرنا ضرور ہو کہ بعد تمام خلقت ان اعضا کے فیضان اس قوت کا جگر سے نہین ہوا کرتا ہے اسطرح کہ اگر راہ آمد وشد قوت کی جگر اور ان اعضا کے درمیان کی بند ہو جائے اور ہڈی کیواسطے ایک غذا موجود ہو جو فعل تغذیہ کا ہڈی نکر سکے جس طرح حس وحرکت جسوقت کہ وہ پٹھہ جو دماغ سے آیا ہو بند ہو جائے باطل ہو جاتی ہو بلکہ اب یہ قوت واسطے ہڈی کے بمنزلہ قوت اصلی کے ہو گئی ہو جب تک ہڈی اپنے مزاج پر باقی ہو اب اسوقت ہم طبیب کیواسطے شرح کیفیت اقسام اعضا کی بیان کرتے ہین اور بشرح وبسط حال اعضائے رئیسہ اور اعضائے خادمہ رئیسہ اور اعضائے مرؤسہ بلا خدمت کا اور حال ان اعضا کا جو نہ رئیسہ ورنہ مرؤسہ ہین بیان کرتے ہین **اعضائے رئیسہ** وہ ہین کہ جو مبدء ہین اولی قوتون کے بدن مین اسلیے کہ بدن بنظر اضطرار انکے طرف بقاے شخص اور نوع مین حاجتمند ہو بحسب حاجت بقائے شخص کے اعضائے رئیسہ تین ہین **قلب** ہو مبدء قوت حیات کا **دماغ** ہو مبدء قوت حس وحرکت کا **جگر** ہے مبدء تغذیہ کی قوت کا اور بحسب بقاے نوع بھی یہ تینون اعضائے رئیسہ ہین اور چوتھا عضو جو خاص بقاے نوع کا محتاج الیہ ہو وہ **انثیان** ہو کہ ان کی طرف ایک طرح کا اضطرار بھی ہو اور ایک قسم کا انسے نفع بھی حاصل ہوتا ہو اضطرار بوجہ تولید منی کے ہو کہ اس سے حفاظت نسل کی قائم ہو اور نفع یہ ہو کہ تمام ہونا ہیئت اور مزاج مرد اور عورت کا جو عوارض لازمہ انواع حیوان کا ہے اور اجزائے ہیئت حیوان مین داخل نہین ہے انثیین سے ہوتا ہو **اعضائے خادمہ** رئیسہ بعض ان مین سے خدمت مہیہ کرتے ہین یعنے اس خدمت سے کسی دوسری بات پر آمادگی ہوتی ہو اور بعض اعضائے خادمہ خدمت مودیہ کرتے ہین خدمت مہیہ کا منفعت تام ہو اور خدمت مودیہ کو خدمت علی الاطلاق کہتے ہین خدمت مہیہ فعل عضو رئیس پر مقدم ہوتی ہو اور خدمت مودیہ فعل رئیس سے موخر ہوتی ہو اور قلب کے واسطے خدمت مہیہ کرنے والا ریہ ہو اور خادم مودی شرائین ہین دماغ کیواسطے

خادم بھی جگر ہے اور تمام اعضاے غذا کے اور حفظ روح کا اور خادم مودی دماغ کا عصب ہے اور جگر کا خادم بھی معدہ ہے اور خادم مودی باوردہ ہیں انثیین کے خادم بھی وہ اعضا ہیں جو تولید منی کی ان انثیین سے پہلے کرتے ہیں اور خادم مودی انثیین کا مردوں میں احلیل ہے اور وہ رگیں جو درمیان انثیین اور احلیل کے واقع ہیں اسیطرح عورتوں میں خادم مودی وہ رگیں ہیں جنکی طرف سے منی ہو کر محبل یعنی مکان حمل میں پہونچتی ہے عورتوں کیواسطے رحم ایک عضو ہے جس میں منی کی منفعت تمام ہوتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ اعضا میں کوئی ایسا عضو ہے کہ اسکے واسطے فقط فعل ہے اور کوئی عضو ایسا ہے کہ جسکے واسطے فقط منفعت ہے فعل نہیں ہے اور کسی عضو کیواسطے فعل و منفعت دونوں ہیں پہلے کی مثال قلب ہے دوسرے کی ریہ تیسرے کی جگر میں اس قول کی شرح کرتا ہوں کلام جالینوس میں فعل سے یہ مراد ہے کہ جو بات تنہا ایک ہی چیز سے تمام ہو جتنی باتیں خواہ افعال حیات شخص خواہ بقاے نوع میں داخل ہیں مثال سبات کی جسطرح قلب کیواسطے تولید روح کی کہ یہ بات فقط قلب سے تمام ہوتی ہے اور ان چیزوں میں داخل ہے جو بقاے نوع یا حیات شخص میں درکار ہیں اور منفعت سے جالینوس کے قول میں اسجگہ وہ چیز مراد لینی چاہیے کہ جو آمادہ کرے ایک فعل کے قبول کرنے پر کسی دوسرے عضو کو یہانتک کہ فعل تمام ہو جائے فائدہ دینے میں حیات شخص یا بقاے نوع کے جیسے ریہ ہوا کو آمادہ کرتا ہے کہ قلب کی ترویح کر کے بقاے شخص کا فعل تمام ہو جائے اور جگر ہے ہضم ثانی کرتا ہے اور ہضم ثالث اور رابع کیواسطے آمادہ کرتا ہے اس چیز کو جو ہضم اول کے فعل کو تمام کرتی ہے تاکہ صلاحیت رکھے یہ شے منہضم یعنی خون واسطے غذا دینے اسی جگہ کے اسوقت کہ یہ جگر اپنا فعل اس میں کر چکے اور وہ فعل تمام ہو چکے اور سا ایک معین ایسا کرے جس سے ایک فعل آمیدہ ہونے والے کا انتظار ہے اور اس فعل معین کو منفعت میں داخل کرنا چاہیے اور اس سے منفعت مراد لینی چاہیے پھر ہم از سر نو بیان اعضا کا شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منجملہ اعضا کے کچھ ایسے اعضا ہیں کہ منی سے پیدا ہوتے ہیں یہی اعضا متشابہۃ الاجزا ہیں سواے لحم اور شحم کے اور کچھ اعضا ایسے ہیں کہ خون سے پیدا ہوتے ہیں جیسے لحم اور شحم کہ ان کے سوا ہر ایک چیز مرد اور عورت دونوں کی منی سے پیدا ہوتی ہے مگر بنا بر قول حکماے محققین کے نر و مادہ دونوں کی منی سے اعضا پیدا ہوتے ہیں جسطرح کہ جبن یعنی پنیر کا نفحہ اور لبن سے پیدا ہوتا ہے اور جیسے مبدء بستگی پنیر کا نفحہ میں ہے اسیطرح بستگی صورت اعضا کا نر کی منی میں ہے اور جیسے مبدء قبول کرنے بستگی یا انعقاد کا دودھ میں ہے اسیطرح مبدء انعقاد صورت اعضا کا یعنے قوت منفعلہ مادہ کی منی میں ہے پھر جسطرح ہر واحد پنیر مایہ اور لبن سے جزو ذاتی جبن کے ہیں جو انسے بنتا ہے اسیطرح دونوں منی نر و مادہ کی جنین کے جزو واقع ہیں یہ قول تھوڑی سی مخالفت بلکہ بہت سی قول جالینوس سے رکھتا ہے اسلیے کہ جالینوس کی یہ راے ہے کہ ہر ایک منی نر و مادہ کے واسطے قوت عاقدہ اور منعقدہ دونوں ہیں اور باینہمہ یہ بات ناجائز نہیں ہے اگر ہم کہیں کہ قوت عاقدہ نر کی منی میں قوی تر ہے اور منعقدہ مادہ کی منی میں اقوی ہے **مترجم کہتا ہے** چونکہ ظاہر قول جالینوس سے یہ بات برآمد نہیں ہوتی ہے کہ نر کی منی مثل پنیر مایہ کے سبب استحالہ انعقاد کا ہوتی ہے اسلیے شیخ نے قول اول کو جالینوس کے قول کے مخالف تجویز کیا ہے **متن** تحقیق اس مسئلہ کی بہ تفصیل تمام ہماری کتابوں جو علوم اصلیہ میں ہیں اور جن میں اصول طبعیات مبرہن ہوئے ہیں ملاحظہ کرنی چاہیے جو خون عورتوں سے ایام حیض میں جدا ہوتا ہے اور اسکو ہم غذا تجویز کرتے ہیں اس میں سے کسیقدر مستحیل ہو کر مشابہ جوہر منی کا اور ان اعضاے اصلیہ کے ہوتا ہے جو منی سے پیدا ہوتے ہیں اور انھیں اعضا کے واسطے غذاے نمو دہندہ ہوتا ہے اور کسیقدر وہ خون اسبات کی تو صلاحیت نہیں رکھتا مگر اسکے لائق ہوتا ہے کہ ان اعضا کے اندر بستہ ہو جاے اور جسقدر جگہ خالی درمیان اعضاے اولی کے ہے اسے بھر دیتا ہے کہ اس سے لحم اور شحم پیدا ہوتا ہے اور کسیقدر اس خون سے ایسا ہوتا ہے

کہ ان دونوں باتوں میں سے کسی کی صلاحیت نہیں رکھتا ہو پس وقت نفاس تک باقی رہتا ہو کہ طبیعت اسکو بطور فضلہ کے دفع کرتی ہو جسوقت جنین پیدا ہوتا ہو جو خون اسکے جگر کو پیدا کرتا ہے اسی خون نفاس کے قائم مقام ہوتا ہو اور اس کے جگر سے وہ چیز پیدا ہوتی ہے جو اس خون سے پیدا ہوتی ہے اور گوشت جنین کا پیدا ہوتا ہو خون صاف اور پختہ سے اور حرارت اور یبوست اسکو بستہ کرتی ہے شحم کی پیدائش اس خون کی مائیت اور دسومت یعنے چکنائی سے ہو اور برودت اسکو منعقد کرتی ہو اسیواسطے جب گرمی ہوتی ہے تو پگھل کر نکل جاتی ہے اور جو اعضا ایسے ہیں کہ نر و مادہ دونوں کی منی سے پیدا ہوتے ہیں جسوقت وہ ٹوٹ جائیں پھر بستہ اور درست نہیں ہوتے اور اتصال حقیقی پھر انمیں نہیں پیدا ہوتا مگر بعض عضو کسی حالت میں درست ہو سکتا ہو اور سن صبی میں اسکے انجبار اور بستگی کی امید ہو سکتی ہو ان اعضا کی مثال جیسے ہڈیاں چھوٹے چھوٹے شعبے وریدوں کے شعبے اور شریانوں کا یہ حال نہیں ہے۔ ان اعضا میں سے اگر کوئی چیز کم ہو جائے پھر اسکے عوض کچھ نہیں اگتا ہے جیسے ہڈی اور پٹھہ۔ جو عضو خون سے پیدا ہوتا ہے وہ بعد ٹوٹ جانے کے بعد پھر درست ہو جاتا ہو اور متصل ہو جاتا ہے جیسے گوشت اور جو عضو خون سے پیدا ہوا اور کسی قدر اس میں منی کی بھی شرکت ہو جبتک زمانہ اسکی خلقت کے بعد زیادہ نہیں گذرتا ہو اگر اس میں کوئی نقصان ہو تو وہ پھر سے پیدا بھی ہو سکتا ہو اور درست بھی ہو سکتا ہے جیسے دانت لڑکوں کے مگر جب زمانہ بعید ہو جائے کہ خون کے مزاج پر دوسرا مزاج غالب ہو اسوقت دوبارہ نہیں اگ سکتا ہو۔ یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا ذی حس و متحرک ہیں ان میں سے کبھی کسی عضو کا مبدء حس و حرکت کا ساتھ ہی عصب واحد ہوتا ہو جیسے آنکھ کا پٹھہ کہ مبدء حس و حرکت دونوں کا ہو اور کبھی ہر ایک قوت کا مبدا دو ایک عصب جدا گانہ ہوتا ہو یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے احشاء جھلی میں لپٹے ہوئے ہیں انکی غشا کا منبت اور جائے روئیدگی ایک دو جھلیوں میں سے ضرور ہے یا جھلی سینہ کی یا جھلی شکم کی اور یہ دونوں جھلیاں اندرونی ہیں سینہ کے اندر جتنی چیزیں ہیں جیسے حجاب اور وہ شرائین رگیں انکی جھلیوں کا منبت وہ جھلی ہو کہ مستبطن یعنی اندرونی ہو واسطے اضلاع اور پسلیوں کے اور جو چیز جوف میں اعضائے عروق کے ہو منبت اسکی جھلیوں کا اندرونی پردہ عضل میں کا ہو جسے صفاق کہتے ہیں یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا لحمی ہیں وہ بطور لیف کے ہیں جیسے گوشت عضلہ میں خواہ اول میں لیف نہیں ہو مثل جگر کے جتنی حرکتیں اعضا کی بدن میں ہوتی ہیں کوئی حرکت بے مدد لیف کے نہیں ہوتی حرکت ارادی بسبب لیف کے ہوتی ہو اور طبعی حرکت جیسے رحم کی خواہ عروق کی اور ساطح جو حرکت مرکب طبعی اور ارادی سے ہو جیسے حرکت ازدرادی یعنے لقمہ اتار لینے کی یہ سب حرکتیں لیف مخصوص سے تمام ہوتی ہیں کہ جنکے واسطے ہیئت خاص ہو طول اور عرض اور توریب سے جذب اور کشش بسبب اس لیف کے پیدا ہوتی ہو جو دراز ہو اور دفع اس لیف سے پیدا ہوتی ہو جو عرض میں چلی گئی ہو جو عاصر یعنے نچوڑنے والی ہے اور امساک کے واسطے وہ لیف بنائی گئی ہو جو مورب ہیں جن اعضا میں ایک ہی طبقہ ہو مثل اوردہ کے اسکی تینوں قسم کے لیف یعنے لیف جاذب و دافع اور ممسک ایک دوسرے میں بنی ہوئی ہیں اور جو اعضا دو طبقہ رکھتے ہیں انکے طبقہ خارجی میں وہ لیف ہوتی ہو جو عرض میں چلتی ہے اور [illegible] اور مورب طبقہ داخلی میں ہوتی ہے مگر طولی سطح باطن کیطرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ اس وضع پر انکی خلقت کا یہ سبب ہو تاکہ لیف جذب اور لیف دفع یکجا نہوں بلکہ لیف جذب اور امساک کا یکجا ہونا البتہ مناسب اور اولیٰ ہو مگر انتڑیوں میں چونکہ حاجت امساک شدید نہیں ہوتی ہے اس جہت سے لیف جذب اور دفع کی یکجا مخلوق ہوئی ہیں کہ معا کو ضرورت شدید جذب اور دفع کی ہو ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ جتنے اعضائے عصبانی ان اجسام کو محیط ہیں جنکا مادہ عصبانی مادہ سے جدا ہو ان عصبانی اعضا میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو ایک ہی طبقہ رکھتے ہیں اور بعض دو طبقے رکھتے ہیں دو طبقے کئی منفعتوں کیواسطے پیدا کیے گئے **پہلی منفعت** یہ ہو کہ جو عضو انکے اندر گھرا ہوا ہو نہایت قوت سے حرکت کرتا ہو اسکی حفاظت شق ہو جانے سے وہی چیز کریگی جو خود اپنے جسم میں نہایت مضبوط ہو مثلاً شریان جو ہر وقت بقوت متحرک ہو اسکا محیط وہی عضو عصبانی ہو سکتا ہو جو دو طبقے رکھتا ہو

**دوسری منفعت** یہ ہو کہ احتیاج شدید اسبات کی ہو کہ عضو اندرونی جسم عصبانی تحلل نہو اور نکل نجائے تحلل کا خوف اس نظر سے ہو کہ اگر ایک ہی طبقے کا جسم محیط ہوتا بسبب نخافت اور کم زوری کے تحلل سے بے خوف نہوتا اور نکلجانے کا خوف اس سبب سے ہو کہ ایک طبقے کا جسم اگر محیط ہو تو پھٹ جانے سے بیخطر نہو گا وہ جسم جسکے تحلل اور خروج کا خوف ہمنے ذکر کیا روح اور خون ہو جو شرائین مین رہتا ہو اور یہ دونون روح اور خون ایسی چیزین ہین کہ ان کی بقا مین کمال احتیاط درکار ہو اور انکے ضائع ہونیمین نہایت خوف ہو روح تو اگر جسم عصبانی محیط مضبوط نہو گا بادنیٰ تحلیل کے دفع ہو جائیگی اور خون اسکی نامضبوطی کی وجہ سے شق ہو کر نکل جائیگا ان دونون باتون مین خطر عظیم ہو **تیسری منفعت** یہ ہو کہ جب قوت کو کسی عضو کیجانب حرکت قوی کے اسمین جذب و دفع زیادہ ہو اور اسکو حاجت جسم محیط کی ہو تو اسکے واسطے آلات بے آمیزش درکار ہو جیسے معدہ اور امعا **چوتھی منفعت** یہ ہو کہ جب کوئی عضو ایسا ہو کہ اسکے ہر طبقہ سے ایک فعل خاص صادر ہوتا ہو اور وہ چند فعل ایسے ہین کہ مخالفت مزاج طبقون سے صادر ہو سکین تو اس عضو کے طبقات مین جدائی اور اختلاف مناسب ہو گا مثلاً خالق عزوجل کا یہ ارادہ ہو کہ معدے مین دو فعل ایک حس دوسرا ہضم موجود ہو اور حس بدون عضو عصبانی نہین ہو سکتی اور ہضم بے عضو لحمی ممکن نہین تھا انھین دونون فائدون کے واسطے معدے مین دو طبقے پیدا کیے گئے ایک طبقہ عصبی جس سے حس صادر ہوتی ہو اور دوسرا طبقہ لحمی جس سے ہضم صادر ہوتا ہو۔ ان دونون طبقون مین طبقہ اندرونی عصبانی ہو۔ اور بیرونی لحمی اسواسطے کہ ہاضم کا اتصال شئ منہضم سے بالقوۃ جائز ہو اور ملاقات یعنے اتصال بالفعل جائز نہین اور حساس کا فعل حس مس مین بدون ملاقات اور اتصال کے تمام نہین ہو سکتا یہ بھی ہم کہتے ہین کہ اعضا مین کچھ ایسے عضو ہین کہ جنکا مزاج قریب بخون ہو پس انکی غذا ہونے مین خون کو اسکی حاجت نہین ہو کہ بہت سے استحالات اور تبدلات اختیار کرے تب انکی غذا بنے جیسے گوشت اسیواسطے گوشت مین بہت سے تجاویف اور سوراخ نہین رکھے گئے کہ اس مین غذا دیر تک ٹھہرے بعد اسکے گوشت اس سے متغذی ہو بلکہ غذا جسوقت گوشت تک پہونچتی ہو فوراً لحمیت کیطرف مستحیل ہو کر گوشت بنجاتی ہو۔ بعض اعضا ایسے ہین کہ انکا مزاج خون کے مزاج سے بہت بعید ہو جیسے ہڈی پس خون کو ایسے اعضا کیطرف مستحیل ہونے مین بہت سے استحالے اور تبدیلات کی حاجت ہوتی ہو تا کہ رفتہ رفتہ مشابہ صورت ہڈی کے ہو جائے اسیواسطے کسی ہڈی مین برا خلقت ایک تجویف رکھی گئی جس مین اسکی غذا دیر تک ٹھہر کر ہڈی کی ہم صورت ہو کر اسکا جزو بنے جیسے ہڈی ساق اور ساعد کی۔ اور بعض ہڈیون مین کئی تجاویف رکھی گئین جیسے ہڈی فک اسفل یعنے جبڑے کی اور جو اعضا ایسے ہون یعنے جنکی غذا دیر مین ان کی جزو بنے انکو حاجت طرف امتیاز غذا کے زیادہ ہو اسلیے کہ غذا کو اپنی صورت کیطرف رفتہ رفتہ پھیرتے ہین پس جتنی دیر انکو حالۂ غذا مین درکار ہے اتنی دیر تک امتیاز اجزاے غذا مین بھی درکار ہو۔ جو اعضا قوی ہین وہ اپنی غذا کے فضول کو اپنے قرب و جوار کے اعضاے ضعیف کیطرف دفع کر دیتے ہین جیسے قلب اپنی غذا کے فضول کو بطین کی طرف دفع کر دیتا ہے یا دماغ خلف اذنین کیطرف یا جگر اربیتین یعنی کنج ران کیطرف دفع کر دیتا ہے

**جملہ پہلا تعلیم پانچوین کا ہڈیون کے بیان مین** اور اس مین تیس فصلین ہین

**فصل پہلی** عام طور کا بیان ہڈیون اور مفاصل کا ہم کہتے ہین کہ بعض ہڈیون کی نسبت بدن سے ایسی ہو جیسے اساس اور مبنی شئ کو ہو طرف اس شئ کے جیسے فقرے پشت کے کہ وہ اساس ہین بدن کے اور ساتھ بنا بدن کی ہو جیسے بناء کشتی کی اس لکڑی پر ہوتی ہے کہ جو پہلے کھڑی کی جاتی ہے کہ اسکے بعد سب لکڑیان ملائی جاتی ہین بعض ہڈیان بدن سے نسبت پوشش اور وقایہ کی رکھتی ہین جیسے ہڈی یافوخ یعنے تالو کی۔ اور بعض ہڈیان ایسی ہین کہ جنکی نسبت بدن سے مثل ہتھیار کے ہو جس سے بڑے بڑے صدمے اور رگڑے اور ٹھوکرین اشیاے موذی کی دفع کی جاتی ہین جیسے وہ ہڈیان جنکا سناسن نام ہو اور یہ وہ ہڈیان ہین جو پشت کے فقرون پر مثل کانٹون کے نکلی ہوئی ہین۔ اور بعض ہڈیان

ہوتے ہین جیسے جوف مفاصل کے سوراخون کی ہوتی ہے جیسے عظام سمسمانیہ جو درمیان سلامیات کے ہوتی ہین۔ بعض وہ ہڈیان ہین کہ جو اجسام انکی طرف بعلاقہ محتاج ہین انکو متعلق کیے ہوئے ہین جیسے ہڈی لام کی صورت کی عضل حنجرہ اور زبان وغیرہ کیواسطے اور کل ہڈیان دعامہ اور قوام بدن کی ہین جیسے ہڈی ان ہڈیون مین سے ایسی ہے کہ انکی طرف بدن محفوظ بوجہ آڑ یا حفاظت کے محتاج ہے اور تحریک اعضا مین ان کی طرف حاجت نہین رکھتا ہے وہ ہڈیان مصمت یعنی ٹھوس پیدا کی گئین اگرچہ ان مین مسام اور چھوٹے چھوٹے سوراخ ضروری بھی ہین اور جو ہڈیان کہ ان کی طرف بدن کو بوجہ تحریک اعضا بھی حاجت ہے انکی مقدار تجویف مین زیادتی کی گئی اور انکی تجویف ٹھیک وسط مین ایک ہی بنائی گئی تاکہ جرم انکا غذا کے متفرق مقامات پر ٹھہرنے کا محتاج نہو نہین تو یہ ہڈی نرم ہوجاتی ہے بلکہ اسکا جرم سخت ہوا اور اسکی غذا یکجا ہوئی اور مغ اسکی غذا تجویز ہوئی جسے حرام مغز کہتے ہین وہ اسکے حشو مین بھری گئی زیادہ تجویف ان ہڈیون کی اسواسطے رکھی گئی جس مین بھاری نہون اور سبک رہین اور ایک ہی تجویف بنانے کا یہ فائدہ ہے کہ جسم مین جرم انکا سخت رہے اور سختی جرم کی اس غرض سے ہے کہ جس مین بروقت حرکات عنیفہ کے ٹوٹ نجائین اور حرام مغز اسواسطے رکھا گیا ہے کہ ان کی غذا نے بموجب اس طریقہ کے جو ہم فصل اول مین بیان کر چکے ہین اور یہ بھی فائدہ حرام مغز کا ہے کہ ان کو ہمیشہ رطوبت دیا کرے تاکہ بسبب خفیف حرکت کے ان مین تفتت عارض نہو یعنے پارہ پارہ نہون۔ یہ بھی ایک فائدہ حرام مغز کا ہے کہ ان کی تجویف کے اندر داخل ہوکر ان کو مثل اجسام مصمتہ کے کردے اور تجویف کم ہوجائے جتنی حاجت مضبوطی کی زیادہ ہوتی ہے اتنی تجویف کم ہوتی ہے۔ اور جتنی حاجت استواری کم ہوتی ہے اتنی تجویف زیادہ ہوتی ہے۔ نرم ہڈیان اسواسطے پیدا کی گئین کہ امر غذائے مذکور تمام ہو اور ایک حاجت زیادہ ان کیطرف یہ ہے کہ ان مین ایک شئ اسطرح نفوذ کرے جیسے بو ہمراہ ہوا کے بروقت سونگھنے کے اس ہڈی مین نفوذ کرتی ہے جسکا مصفات نام ہے اور جیسے فضول خشک دماغ دفع کرتا ہے انمین نفوذ کرتے ہین سب ہڈیان قریب قریب آپسمین ملی ہوئی ہین اور کسی دو ہڈی کے درمیان مین بہت سی مسافت نہین ہے بلکہ بعض ہڈیون مین اتنی مسافت کم ہے کہ لواحق غضروفیہ خواہ شبیہ بغضروف ان ہڈیون کی درمیانی جگہ کو بھر دیتے ہین ان لواحق کی خلقت اسی منفعت کی راہ سے ہے جس منفعت کے واسطے غضروف کی خلقت ہوئی ہے اور جہان رعایت اس منفعت کی نہو ان دو ہڈیون کے درمیان مین ایک مفصل پیدا کیا گیا ہے بعض لاحقہ غضروفیہ کے جیسے فک اسفل یعنے نیچے کا جبڑا قریب قریب چیزین جو درمیان ہڈیون کے ہین انکی کئی قسمین ہین کسی مین اسقدر بعد ہے کہ جتنا مفصل نرم مین ہوتا ہے۔ اور کسی مین اسقدر بعد ہوتا ہے کہ جتنا بعد مفصل تنگ غیر مضبوط مین ہو اور کسی مین اسقدر فاصلہ ہے جتنا مفصل مضبوط مین ہو خواہ وہ مفصل گڑھا ہوا ہو خواہ دندانہ دار ہو خواہ چسپیدہ۔ مفصل سلس یعنے نرم وہ مفصل ہے کہ جسکی دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی بآسانی حرکت کرے بے اسکے کہ اسکے ساتھ دوسری ہڈی کو حرکت ہو جسطرح مفصل رسغ کا یعنے جوڑ کلائی اور بازو کا اور مفصل عسر غیر موثق وہ جوڑ ہے جو درمیان پہنچہ دست اور استخوان کتف کے واقع ہے یا وہ جوڑ جو درمیان دو ہڈیون منجملہ استخوانہائے پشت پا کے واقع ہے اور عسر غیر موثق اسی وجہ سے ایسے جوڑ کو کہتے ہین کہ ایک دو ہڈیون کی حرکت اس مین دشوار اور کم ہے اور مفصل موثق وہ جوڑ ہے جسکی دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی کو تنہا بالکل حرکت نہو جیسے سینہ کی ہڈیون کے جوڑ اور مفصل مرکوز وہ جوڑ ہے کہ اسکی ایک دو ہڈیون مین زیادتی پائی جائے اور دوسرے کیواسطے نقرہ ہو جسمین یہ زیادتی گڑی ہو اور اسیطرح پیوستہ گڑھے کہ اسے حرکت نہو جیسے دانتون کی جڑ ہین۔ اور مفصل مدروز وہ جوڑ ہے جسکی ہر ہڈی کیواسطے دونون ہڈیون مین سے تخاریز یعنے فاصلے ہین دندانہ دار جیسے آرہ ہوتا ہے اور دندانہ اس ہڈی کے تیز ہوتے ہین شگافون مین اس دوسری ہڈی کے جیسے روئی گر یعنے ٹھٹھرے تانبے کے پترون کو جوڑتے ہین اور اس جوڑ کا نام شأن

اور درز کہا گیا ہو جیسے جوڑ کھوپڑی کے اور مفصل منزق ایک تو وہ جوڑ ہو جسے طول مین لغزش ہو جیسے جوڑ درمیان دو ہڈیون ساعد کے اور دوسرا منزق وہ جوڑ ہو جسے عرض مین لغزش کرے جیسے ہڈیان پشت کی نیچے کے فقرون کی اسواسطے کہ اوپر کے فقرون کی ہڈیان مفاصل غیر منزق ہین

## فصل دوسری تشریح قحف اور اسکی منفعت کے بیان مین

کھوپڑی کی سب ہڈیون کی منفعت یہ ہو کہ وہ دماغ کی سپر ہو اور اسکو چھپا کر آفات سے محفوظ رکھتی ہو مختلف قسمون کی متعدد ہڈیان کھوپڑی کی اسواسطے بنائی گئین کہ تقسیم اسکی دو جملون پر ہو ایک جملہ کا اعتبار بنظر ان فوائد کے ہو جو خاص ہڈیون سے متعلق ہو دوسرے جملہ کا اعتبار بنظر ان فوائد کے ہو جسکو ہڈیان گھیرے ہین اس سے تعلق ہو پہلے جملہ کی منفعتین دو قسم کی ہین ایک منفعت تو یہ ہو کہ اگر بحسب اتفاق کھوپڑی کے کسی جزو مین کوئی آفت پہنچے مثلاً ٹوٹ جائے یا عفونت آجائے یہ ضرور نہو کہ تمام کھوپڑی کو یہ آفت شامل ہو جائے جیسے اگر ایک ہی ہڈی ہوتی دوسری منفعت یہ ہو کہ ایک عضو مین اختلاف اجزا کا سختی نرمی تخلخل تکاثف رقت غلظ نہین ممکن تھا اور کھوپڑی مین یہ اختلاف درکار ہے بنظر اس حاجت کے جسکو عنقریب ہم ذکر کرینگے پس اختلاف اقسام ہڈیون سے یہ سب باتین حاصل ہوئین دوسرا جملہ اسکی منفعت مختلف طور پر تمام ہوتی ہے کوئی منفعت بقیاس نفس دماغ کے ہو بانیطور کہ جسوقت بخارات غلیظ ہو جائین کہ نفوذ انکا ہڈیون سے دشوار ہو بجہت غلظت راہ اور مسک کے مختلف اقسام کی ہڈیون سے یہ فائدہ ہو کہ وہ بخارات دماغ سے جدا ہو جائین تاکہ تنقیہ دماغ کا بوجہ تحلل بخارات کے ہو جائے اور ایک منفعت اسکی بقیاس اس لیف عصب کے ہو جو اعضائے سر مین پراگندہ ہو اختلاف سے ان ہڈیون کے اسکے واسطے راہین نکلی منفعتین اسکی مشترک ہین دماغ اور سدد اور چیزون مین پہلی منفعت بقیاس عروق اور شرائین داخلی سر کے ہے یا کہ ان کے واسطے طریق اور منفذ بنے دوسری منفعت بقیاس طرف اس حجاب کے ہو جو غلیظ اور ثقیل ہو کہ اسکے اجزا طرح بطرح متفرق ہین اسوجہ سے اسکا بوجھ دماغ پر نہین ہو شکل طبعی اس ہڈی کی یعنے کھوپڑی کی گول ہو دو منفعتون کی وجہ سے ایک منفعت بنظر اشیاے داخلی کے ہو وہ منفعت یہ ہے کہ شکل مستدیر مساحت اندرونی مین بڑی ہوتی ہو بہ نسبت اشکال مستقیمۃ الخطوط کے جسوقت احاطہ یعنے دور دونون کا برابر ہو اور جب مساحت اسکی بڑی ہو تو اسکے اندر بڑی چیز کے سمانے کی گنجایش بھی ہو گی دوسری منفعت بہ نسبت امر خارجی کے یہ ہے کہ شکل مستدیر پر صدمہ چوٹ وغیرہ کا بوجہ قلت مصادمت کے بہت کم پہونچتا ہو اسواسطے کہ اس مین قلت مصادمت ہوتی ہے بہ نسبت شکل مستقیمۃ الخطوط کے کہ جسمین زاویہ مستقیمہ پیدا ہو کھوپڑی گول بھی ہے اور طولانی بھی اسکا فائدہ یہ ہے کہ منابت اعصاب دماغی طولانی وضع رکھتے ہین اور یہی وضع انکے واسطے واجب ہو تاکہ ان مین تنگی اور انضغاط واقع نہو کھوپڑی کیواسطے دو ابھار آگے پیچھے ہین تاکہ دونون جانب سے جسقدر ٹھپے اترے ہین وہ بحال مناسب باقی رہین اور اسی شکل کیواسطے تین درزین حقیقی ہین اور دو کاذب حقیقی دو درزون مین سے ایک درز مشترک ہو پیشانی کے ساتھ بشکل قوس جسکی صورت اسطرح پر ہو اور اسکا اکلیلی نام ہے اور ایک درز طول سر کی منصف ہے وہ مستقیم ہے اسکو سہمی کہیے اور جب اسکا اتصال اکلیلی سے اعتبار کیا جائے اسکو سفودی کہتے ہین اسکی صورت ایسی ہو کہ جیسے کسی قوس کے بیچ مین اوپر کی جانب ایک خط مستقیم مثل عمود کے واقع ہو بایںصورت ـ اور تیسری درز مشترک ہو درمیان سر کے پیچھے سے اور اسکے قاعدہ مین اسکی شکل ایسی ہو کہ جیسے کسی زاویہ سے کنارا سہم متصل ہو اسکو درز لامی کہتے ہین اسواسطے کہ یونانیون کے لام سے کتابت مین مشابہ ہے بایںصورت لا اور دو درزین کاذب طول مین سر کے بطور موازی سہم کے دونون جانب سے واقع ہین اور ہڈی مین سر کے بپیوست نہین ہو گئی ہین اسواسطے انکا قشری نام ہو اور جسوقت حقیقی تینون درزین سے ملتی ہین انکی شکل ایسی ہوتی ہو یہ شکل طبعی تام الدروز ہے لیکن سر کی شکلین غیر طبعی

تین مین پہلی یہ ہے کہ دو برآمدگیون مین سے پیش سر برآمدہ نہوا سمین درز اکلیلی نہین ہوتی ہے دوسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ بجانب پشت سر کے برآمدہ نہوا سمین درز لامی نہین ہوتی تیسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ دونون برآمدے نہون اور مثل کری کے گول ہو کہ جسکا طول و عرض برابر ہوا فضل اطبا یعنے جالینوس نے کہا ہو کہ جمیع ابعاد برابر ہین عدل قسمت اسکا مقتضی ہو کہ اسمین قسمت درزونکی برابر ہوا ور چونکہ شکل طبعی مین قسمت درزونکی اسطرح پر تھی کہ طول مین ایک درز تھی اور عرض مین دو اب یہان چاہیے کہ طول مین ایک درز ہوا ور عرض مین بھی درز واحد ہوا ور درز عرضی وسط عرض مین ہوا یک کان سے دوسرے کان تک جسطرح سے درز طول وسط طول مین فاضل جالینوس کہتا ہے کہ چوتھی شکل غیر طبعی سر کی نہین ہوسکتی ہے کہ مثلاً طول کم ہو عرض سے اسواسطے کہ طول عرض سے جب ہی کم ہوگا کہ کوئی بطن بطون دماغ سے کم ہو یا جرم دماغ سے کسیقدر کم ہوا ور یہ فرض مخالف حیات اور مانع صحت ترکیب ہو مقدم الطبا بقراط نے بھی اصابت رائے کی ہو اسلیے کہ سر کی چار ہی شکلین تجویز کی ہین ایک طبعی اور تین غیر طبعی اس مسئلہ کو خوب سمجھنا چاہیے **فصل تیسری پہلے جملہ سے تشریح مین ان چیزون کے جو قحف سے نیچے ہین** سر کے واسطے بعد ان چیزون کے جو اوپر کی فصل مین بیان ہوئین پانچ ہڈیان اور ہین چار مثل دیوارون کے قحف کی ہین اور پانچوین مثل قاعدے کے رکھی ہوئی ہو یہ دیوارین یا فوخ کے بہ نسبت سخت بنائی گئین اسواسطے کہ صدمے چوٹ وغیرہ کے ان دیوارون پر زیادہ پہونچتے ہین دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جانب متخلخل قحف اور یا فوخ کی دو وجہون سے بہتر ہو ایک تو اسوجہ سے کہ اس مین بخارات کا نفوذ کرے دوسری وجہ یہ ہو کہ دماغ پر گرانی پیدا نہو۔ ان چارون دیوارون مین سب سے زیادہ سخت وہ ہڈی ہو جو پشت سر کیطرف واقع ہو اسلیے کہ وہ نگہبانی جو اس سے پوشیدہ ہے پہلی دیوار ہڈی پیشانی کی ہو اسکے اوپر کی حد درز اکلیلی ہو اور نیچے کی حد ایک دوسری درز ہے کہ جو درز اکلیلی کے کنارے سے آنکھون پر چلی آئی ہے ابرو کے قریب یعنے نیچے ہو کر اور اس درز کا آخر درز اکلیلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہے دو دیوارین جو یمین و یسار ہین انھین دونون مین دونون کان بنائے گئے ہین انکا نام حجرین ہے کہ مثل پتھر کے سخت ہین اوپر سے ان دونون کو درز قشری محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب ایک درز ہو جو کنارے سے درز لامی کے آکر اسکا منتہا درز اکلیلی تک پہونچتا ہو اور آگے سے ان دونون کو ایک جزو درز اکلیلی کا اور پیچھے سے ایک جزو درز لامی کا محدود کرتا ہے چوتھی دیوار پشت سر کی اسکو اوپر کی جانب سے درز لامی محدود کرتی ہو اور نیچے کی جانب سے وہ درز جو درمیان قحف اور وتدی کے مشترک ہو اور درز لامی کے دونون کنارون مین در آ کر وہ ہو کر غائب ہو گئی ہو پانچوین ہڈی جسے شنے قائمہ دماغ کہا ہے وہ ہڈی سب ہڈیون کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو اسیکو وتدی کہتے ہین اسکی خلقت مین سختی دو منفعتون کے واسطے ہوئی ہو ایک منفعت تو یہ ہو کہ بوجہ سختی کے بوجھ اٹھانے پر مدد دیتی ہے اور دوسری منفعت یہ ہو کہ سخت چیز فضول کی عفونت کم قبول کرتی ہو یہ ہڈی ایسے مقام پر نصب کی گئی ہے کہ اسپر ہمیشہ فضول دماغی گرتے رہتے ہین اسواسطے سخت کرنے مین احتیاط کامل کی گئی۔ ہر ایک دو جانبون صدغین یعنے کنپٹیون مین دو ہڈیان سخت واقع ہین کہ جو پٹھے صدغ مین جاتا ہو سے چھپاتی ہین اور انسان کی وضع طول صدغ مین بطور تو ریب کے ہے اور انکا زوج نام ہو **فصل چوتھی پہلے جملہ سے فکین اور انف کی ہڈی کے بیان مین** ہڈیان فک اعلیٰ اور صدغ کی ان کے شمار کو ہم بیان کرتے ہین اسکے ساتھ درزین جو فک اعلیٰ مین ہین انکا بھی ذکر کرینگے پس ہم کہتے ہین کہ فک اعلیٰ کے اوپر سے ایک درز مشترک تحدید کرتی ہے جسکی شرکت درمیان فک اعلیٰ اور پیشانی کے ہو اور وہ درز ابرو کی جانب سے طرف کنپٹی کے جاتی ہو اور نیچے سے

فلک اعلی کی حد پر دانتون کی جڑین ہین اور دونون جانب سے ایک درز فک اعلی کی حد ہو جو از طرف گوش آتی ہو اور فک اعلی اور عظم وتدی
مین مشترک ہو وہ عظم وتدی جو پیچھے اضراس کے واقع ہو پھر اسکے اخیر کا کنارہ وہ اسکے منتہا پر واقع ہے یعنے وہ کنارا دوبارہ جھکتا ہے
طرف انسی فک اعلی اسکے تھوڑا سا پس ایک درز سی ہوجاتی ہو جو فرق کرتی ہے درمیان اس فک کے اور درمیان اس درز کے جسکو ہم ذکر کیتے
ہین وہ درز ایسی ہو کہ جو قطع کرتی ہو اعلاے حنک کو طولاً یہ حدود اربعہ فک اعلی کے ہین لیکن وہ درزین جو اسکے حدود مین داخل ہین
ان مین سے ایک وہ درز ہو جو قطع کرتی ہو اعلاے حنک کو طولاً اور ایک درز دوسری ہو جو شروع ہوتی ہو درمیان دونون ابروسے لے کر
تا محاذات ما بین ثنیتین کے یعنے اوپر کے اگلے دو دانت اور ایک درز اور ہو جو شروع ہوتی ہو دوسری درز کے مبدء سے اور مائل ہوتی ہو اس
مقام سے اترتی ہوئی محاذات مین ما بین رباعیہ اور ناب کے داہنی جانب سے چوتھی درز اسکے مثل ہے بائین طرف ان تینون درزون کے
درمیان مین اور درمیان محاذات مناسبت اسنان مذکورہ کے دو ہڈیان جو بشکل مثلث ہین محدود ہوتی ہین لیکن قاعدے ان دونون مثلثون کے
نزدیک مناسبت اسنان کے نہین ہین بلکہ در آتی ہو قبل اسکے ایک قاطع جو قریب قاعدہ مخروطین کے ہو باین صورت اسلیے کہ تینون
درزین اس درز قاطع سے مواضع مذکورہ تک تجاوز کرتی ہین اور نزدیک دونون مثلثون کے وہ ہڈیان ایسی حاصل ہوتی ہین جنکو محیط ہوتے
ہین دونون قاعدے مثلثون کے اور مناسبت اسنان اور دونون تمین کنارے کی درز ونسے ان دونون ہڈیون مین سے ایک کو دوسرے سے
جدا کرتی ہو وہ چیز جو اترتی ہے درز اوسط سے اس جہت سے ہر ایک ہڈی مین دو زاویہ قائمہ پیدا ہوتے ہین نزدیک اس درز کے
جو بطور عمود فاصل اترتی ہو اور ایک زاویہ حادہ نزدیک نابین کے اور ایک زاویہ منفرجہ نزدیک منخرین کے پیدا ہوتا ہو درز فک اعلی
سے ایک وہ بھی درز ہو جو اترتی ہو درز مشترک علیا سے یہ درز شروع ہوتی ہو کنارے چشم سے اور جسوقت پہونچتی ہو نقرہ تک یعنی مغاک تک
تین شعبون پر منقسم ہوتی ہو ایک شعبہ تو گذرتا ہو نیچے درز مشترک کے اوپر نقرہ چشم کے تا اینکہ متصل ہو کے ہوجاتا ہو اور ایک درز یعنے دوسرا شعبہ
قریب ہونے مین متصل ہوتا ہو بہ اسکے کہ نقرہ مین داخل ہو اور تیسری درز یعنے تیسرا شعبہ وہ ہو اسیطرح متصل ہوتا ہو مگر نقرہ داخل ہو کر اور جو درزان
تینون مین اسفل ہو بقیاس اس درز کے جو زیادہ بڑھی ہو پس وہ دور تر ہے اس مقام سے کہ مماس ہوتا ہو اسکو اعلاے حنک مگر وہ ہڈی جسے
درز اول ان تینون درزون مین سے جدا کرتی ہو وہ سب سے بڑی ہو اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہو جسکو درز ثانی جدا کرتی ہو اسکے بعد وہ ہڈی
بڑی ہو جسکو درز ثالث جدا کرتی ہو **تشریح انف** ناک کی منفعتیں ظاہر ہین اور وہ تین ہین **پہلی منفعت** یہ ہو کہ وہ معین ہوتی ہو بسبب
اس تجویف کے جو اسپر شامل ہو استنشاق یعنی سونگھنے مین یہانتک کہ جمع ہوتی ہے اسمین ہواے کثیر اور قبل از آنکہ دماغ مین پہونچتی ہو معتدل
بھی ہوجاتی ہو اسواسطے کہ جو ہوا سونگھی جاتی ہے اکثر اسکے پھیپڑے مین پہونچتی ہو لیکن کسیقدر مقدار صالح اسمین سے دماغ مین بھی نفوذ
کرتی ہے اور بھی اس استنشاق کے واسطے جس سے سونگھنا کسی قدر ہواے صالح کا مطلوب ہوتا ہے ایک مقام خاص مین جو آگے
آلہ شم کے واقع ہے جمع کی جاتی ہے تاکہ ادراک زیادہ ہو اور موافق لائحہ مشموم کے ہو پس یہ تین منفعتین ایک منفعت مین ہین مترجم کہتا ہو
ایک منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسری معتدل ہونا اسکا قبل اسکے کہ دماغ تک نافذ ہو تیسری جمع ہونا کسی قدر ہوا کا آگے آلہ شم کے متمن
**دوسری منفعت** یہ ہو تقطیع حروف اور تسہیل اخراج حروف پر معین ہوتی ہے کہ ہوا کل اس مقام پر جمع نہوجائے جسجگہ
سے تقطیع حروف مطلوب ہو پس یہ دو منفعتین بایک ہی منفعت مین ہین بعد از ان جو فائدہ مقدار معین کرنے مین حروف کے دیتی ہے
اسکی نظیر ایسی ہو کہ جیسے وہ ثقبہ کہ منصوب جو پیچھے مزمار کے واقع ہے تقدیماً اس ہوا کو کرتی ہے اور اس ہوا کے روکنے سے

متعرض نہین ہوتی ہو **تیسری منفعت** یہ ہے کہ جو فضول طرف سر کے دفع ہوتے ہین انکے واسطے ناک بمنزلہ پردے اور محافظ کے ہر کہ وہ فضول دیکھنے سے پوشیدہ رہتے ہین اور بھی اسکے نکال ڈالنے پر بذریعہ نفخ کے ناک مددگاری کرتی ہے یہ دو منفعتین اسی تیسری منفعت مین داخل ہین ناک کی ہڈیون کی **ترکیب** دو مثلث ہڈیون سے ہر جن دونون کے زاویہ اوپر سے ملجاتے ہین اور اول کے قاعدے قریب ایک زاویہ کے متماس ہوتے ہین اور ان دونون مثلثون مین بجہت وزاویون کے جدائی ہوتی ہو اور دونون ہڈیان ہر ایک ان مین کی ایک ان دو دو کنارے والی سے جو منھ کی درزون مین مذکور ہوچکی ہین مرکب ہوتی ہے ان دونون ہڈیون کے نیچے کے کنارے پر دو غضروف نرم واقع ہین کہ انکے بیچ مین طول دار وسطانی ہر ایک غضروف ایسا ہو کہ جسکا جزو اعلی جزو اسفل سے زیادہ سخت ہو اور حاصل یہ ہو کہ یہ غضروف ان دونون غضروفون سے صلابت مین زیادہ ہو منفعت اس غضروف وسطانی کی یہ ہو کہ ناک کے جدا جدا دو نتھنے بنا دیتا ہے تاکہ جب دماغ سے کوئی فضلہ اترے تو اکثر ایک ہی نتھنے کی راہ سے نکلے اور سارا راستہ استنشاق کا جدھر سے ہوا ترویح دماغ کے واسطے جاتی ہو بند نکرے اسواسطے کہ اس ہوا سے روح دماغی کی تازگی ہو وہ دو غضروف کنارے والے جو مین انکی تین منفعتین ہین **پہلی منفعت** ایسی ہو کہ جو مشترک ہو جملہ ان غضروفون مین جو کنار ہڈیون کے واقع ہین اور اسکے بیان سے ہمکو فراغت ہوچکی ہو **دوسری منفعت** یہ ہو کہ کشادگی اور بخوبی گنجایش پیدا ہوا گر زیادہ استنشاق اور نفخ کی ضرورت ہو **تیسری منفعت** یہ ہو کہ معین ہو کر ادنی بخار وخانی کی اسطرح پر کہ بروقت نفخ کے دونون غضروف کھلجائین اور جدا جدا ہوجائین اور کم ہوجائین اور لرزنے لگین دونون ہڈیان ناک کی باریک در سبب پیدا کی گئین اسلیے کہ احتیاج طرف خفت کے زیادہ ہو بہ نسبت مضبوطی کے خصوصًا اس لحاظ کر ان مین ایسے اعضا نہین ملتے جو مورد آفات اور صدمات ہین اور بھی موضع مس سے یہ دونون ہڈیان دور تر واقع ہین **فک اسفل** یعنے نیچے کا جبڑا صورت اسکی ہڈیون کی اور جبڑے کی منفعت بخوبی معلوم ہو کہ وہ دو ہڈیون سے مرکب ہو ان دو ہڈیون کو نیچے ذقن کے ایک مفصل موثق جمع کرتا ہے اور دو کنارے ان ہڈیون کے جو باقی رہے ان مین سے ہر ایک کنارے پر ایک ہڈی خمدار بلند ہونی ہو جو ترکیب پاتی ہے ایک زائدتی درست اور ہموار کی ہوئی کے ساتھ جوا گتی ہو اس ہڈی سے جو اس کنارے تک منتہی ہوتی ہو اور ایک دوسرے پر بوجہ بندش رباطات کے گر نہین سکتی **فصل پانچوین پہلے جملہ سے دانتون کی تشریح مین** دانت کل بتیس ہین اور جن دانتون کا نواجذ نام ہو بعض آدمیون مین نہین بھی ہوتے ہین اور یہ نواجذ وہ چار دانت ہین جو کنارون پر ہوتے ہین جسمین یہ چار دانت نہین ہوتے اس مین اٹھائیس دانت ہوتے ہین دانتون مین دو دانت دوہرے جنکو ثنیتان کہتے ہین اوپر کی طرف اور دو دانت جو ہرے جن کو رباعیتان کہتے ہین یہ بھی اوپر ہوتے ہین اور اسی طرح دو دو نیچے کی طرف ہین یہ دانت واسطے کاٹنے کے پیدا کیے گئے اور دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے ہین کہ انکو ناب کہتے ہین واسطے توڑنے کے پیدا ہوے چار یا پانچ دانت نیچے اوپر جنکو اضراس کہتے ہین یہ واسطے پیسنے کے مخلوق ہوے یہ سب بتیس یا اٹھائیس دانت ہین نواجذ اکثر اوسط زمانہ نمو مین اگتے ہین اور وہ زمانہ بعد سن بلوغ کے ہو قریب تک ہو اسلیے کہ سن وقوف تیس برس کے قریب تک رہتا ہے اور چونکہ یہ دانت اس سن مین اگتے ہین انکو اسنان حلم کہتے ہین دانتون کے واسطے جبڑے ہین اور سر ہین تیز جو گڑتے ہین ان ہڈیون کے سوراخون مین جو دونون جبڑون مین انکو اٹھائے ہوے ہین اور ہر ایک سوراخ کے گرد ایک زائدتی استخوانی گول پیدا ہوتی ہے جو شامل ایک دانت کو ہوتی ہو اور اسکو مضبوط کرتے ہین اس مقام پر قوے روابط اور سواے اضراس کے ہر دانت کے ایک ہی سر ہوتا ہے لیکن اضراس جو نیچے کے جبڑے مین ہوتے ہین کم سے کم ان کے دو سرے ہوتے ہین اور کبھی تین بھی ہوجاتے ہین خصوصًا دونون ناجذون کے واسطے اور وہ اضراس

جو اوپر کے جبڑے مین ہین کم سے کم انکے واسطے تین سرے ہوتے ہین اور کبھی چار بھی ہوجاتے ہین خصوصًا دونون ناجذ کے واسطے اور کبھی اضراس کے سرے اس سے بھی زیادہ ہوتے ہین بحبت انکے بڑے ہونے کے اور کام زیادہ متعلق ہونے کے اور زیادہ سرے اوپر کے اضراس مین اسواسطے ہوتے ہین کہ وہ معلق ہین ثقل کا یہ حال ہے کہ اضراس کے میل کو خلاف جہت رؤس یعنی طرف بُن دندان کے کردیتا ہے نیچے کے اضراس کا ثقل مخالف انکے گرنے کے نہین ہے **مترجم کہتا ہے** چونکہ اوپر کے اضراس کی جڑ فوقانی ہے یعنے فک علی مین واقع ہے اور ثقل انکا بالطبع مائل بطرف فک اسفل ہے جبہ ہے انکا سرے اسطرف کا حجم بوجہ ثقل طبعی کے زیادہ ہوا اور سرے بھی متعدد ہوے تحتانی اضراس کا حال بنظر ثقل طبعی کے مخالف اضراس فوقانی کے ہے کہ انکے ثقل کا میل طبعی ان کی جڑون کی طرف ہے اسی جہت سے یہ ثقل انکے گرنیکا مخالف نہین ہے بلکہ انکے سر انکا بوجھ مائل بجڑون کی طرف ہے اس سے انکے سرے زیادہ نہین ہوئے **مکتن** کسی ہڈی مین حس یقینًا نہین ہے کہ وہ بذات خود چوٹ وغیرہ کے صدمہ کو دریافت کرے مگر دانتون مین جو از قسم ہڈیون کے ہین البتہ حس ہے جالینوس نے بھی کہا ہے اور تجربہ بھی شاہد ہے کہ دانتون مین حس ہے ایک قوت جو دماغ سے آتی ہے اسنے دانتون کی حس کی اعانت کی ہے تاکہ انکو درمیان سرد اور گرم اور دیگر مضرات کے تمیز حاصل رہے

**فصل چھٹی جملہ اولی سے پشت کی منفعت کے بیان مین**

پشت کی خلقت چار منفعتون کے واسطے ہے **پہلی منفعت** یہ ہے کہ وہ راہ ہے نخاع کی جسکی طرف حیوان اپنی بقا مین محتاج ہے اسکا تفصیلی بیان تو خاص اسکے مقام پر کرینگے مگر یہان مجملاً کہتے ہین کہ اگر سب پٹھے دماغ سے نکلتے تب جتنی مقدار اسوقت سر کی ہے اس سے بہت بڑی ہوتی اور بدن پر اسکے بوجھ کا اٹھانا بہت دشوار ہوتا اور پٹھے کو منتہاے اطراف تک پہونچنے مین مسافت بعید قطع کرنی پڑتی اور ہمیشہ معرض آفات اور انقطاع رہتے پٹھون کا طول ان کی قوتون کو اعضاے ثقیلہ کے جذب کرنے مین طرف مبادی اور اصول انھین اعضا کے سست کردیتا بنظر ان قباحتون کے خالق جل جلالہ نے اتمام نعمت کرکے دماغ سے ایک جزو جسے ہم نخاع کہتے ہین تا اسفل بدن تک مثل نہر کے تاکہ اسکے ذریعہ سے قسمت عصب کی اسکے جنبات اور اطراف مین پوری ہوجائے اور مؤخر کی جانب یعنی بطرف پشت اسے رکھا اسلیے کہ اسکی موازات اور سامنا اور قربت اعضا کی بحسب مناسب باقی رہے بعد اسکے پشت کو گذرگاہ محفوظ اس نخاع کے واسطے مقرر فرمایا **دوسری منفعت** یہ ہے کہ پشت ذریعہ محافظت اور سپر ہے واسطے اعضاے شریفہ کے جو اسکے سامنے رکھے ہین اسیواسطے پشت مین کانٹے اور گریان پیدا کی گئین **تیسری منفعت** یہ ہے کہ پشت پیدا کی گئی اسواسطے کہ بنے ہوکل ہڈیون کے واسطے جیسے وہ لکڑی جو ناو کی جڑ مین پہلے لگائی جاتی ہے اسکے بعد اور لکڑیان گاڑی اور باندھی جاتی ہین اسیواسطے پشت خلقت مین سخت اور مضبوط بنائی گئی **چوتھی منفعت** یہ ہے کہ بدن انسان کا قوام اور استقلال پشت سے حاصل ہوتا ہے اور مختلف جہات مین حرکت کرتا ہے جھک کر اور پھیل کر اسپر قدرت بذریعہ پشت کے ہوتی ہے اسیواسطے پشت مین فقرے گندھے ہوے پیدا کیے گئے ایک ہی بڑی مقدار کی نہین پیدا کی گئی اور جوڑ ان فقرون کے نہ بہت نرم بنائے گئے کہ قوام بدن مین سستی پیدا کرین اور نہ بہت مضبوط بنائے گئے کہ بھرنے کو منع کرین

**فصل ساتوین جملہ اولی سے فقرات پشت کے بیان مین**

فقرہ اس ہڈی کو کہتے ہین کہ جسکے بیچ مین ایک روزن ہو جس مین نخاع نفوذ کرے فقرہ مین چار زیادتیان ہوتی ہین داہنے اور بائین دونون جانبون روزن مین ہوتی ہین اور دو زیادتیان نیچے اور دو اوپر کی ہین اوپر کی زیادتی کا نام شاخص فوقانی اور نیچے کی زیادتی کا نام شاخص تحتانی ہے اور اسکو منتکسہ بھی کہتے ہین اور کبھی چھ زیادتیان بھی ہوتی ہین چار ایک طرف اور دو ایکطرف

اور کبھی آگے بھی ہوتی ہین منفعت ان زیادتیون کی یہ ہے کہ اتصال مفصلی مین انتظام پیدا ہو جائے کسی جگہ یہ بذریعہ فقرہ یعنے مغاکچہ نقاکے اور کسی جگہ یہ بذریعہ ان سرون کے جو رؤس لقمیہ کہلاتے ہین ان فقرون کے واسطے زوائد ہین انکی یہ منفعت نہین ہے جو اوپر بیان ہوئے بلکہ یہ زوائد واسطے حفاظت کے مخلوق ہوئے اور قائم مقام سپر کے ہین کہ اپنے اوپر لیتے ہین اس صدمے کو جو ان اعضاے شریفہ کیطرف متوجہ ہو اور لپٹے ہین انپر رباطات اور یہ زوائد چوڑے اور سخت ہڈیان ہین کہ جو طول فقرات پر رکھی گئی ہین ان مین جو فقرہ کے نیچے رکھا گیا ہے اسکو شوک اور سناسن کہتے ہین اور جو فقرہ کے یمین و یسار مین ہے اسکو اجنحہ کہتے ہین اور ان زوائد سے حفاظت کی منفعت جو چیز کہ طول بدن مین رکھی ہے اسکے زیادہ ہوتی ہے عصب اور عروق اور عضل سے بعض اجنحہ جو متصل اضلاع کے ہین ان مین ایک منفعت خاص اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ ان اجنحہ مین نقرے پیدا کیے گئے ہین اسلیے کہ ان اجنحہ سے جب رؤس اضلاع کے محدب ہوکر مرتبط ان فقرات یعنے مغاکچون مین منهدم یعنے درست ہو جائین کہ اوپر انکا کچھ جسم نمایان نہو ہر جناح کیواسطے ان اجنحہ مین دو دو نقرے ہین اور ہر ضلع کیواسطے دو دو زیادتیان محدب ہین جو ان فقرات مین پیوست ہوتی ہین بعض جناحون کے دو سر ہین کہ وہ مشابہ جناح مضاعف لیعنے دوہرے بازو کے ہوتا ہے اور یہ بات گردن کے مہرون مین ہے کہ اسکی منفعت آگے بیان ہوگی فقرات کیواسطے سواے بیچ کے ثقبہ کے اور بھی سوراخ ہین اسلیے کہ اسمین ہوکر عصب داخل ہوتا ہے اور نکلتا ہے اور رگون کی درآمد برآمد انھین سوراخون سے ہوتی ہے کوئی ثقبہ پورا ایک ہی فقرے مین پایا جاتا ہے اور کوئی ثقبہ دو فقرون مین بشرکت تمام ہوتا ہے اسکا مقام حد مشترک ہے درمیان دونون فقرون کے اور کبھی فقرے کے نیچے اور اوپر دونون جانب ثقبہ ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی طرف اور کبھی ایک فقرے مین پورا نصف دائرہ اس ثقبہ کا ہوتا ہے اور کبھی ثقبہ ایک فقرے مین نصف دائرہ سے زیادہ ہوتا ہے اور دوسرے مین چھوٹا ثقبہ کی پیدائش دونون جانب فقرے مین ہوئی اور پیچھے فقرے کے نہوئی اسلیے کہ جو پیچھے ثقبہ ہوتا تو محافظت اس چیز کی جو داخل و خارج اس مقام سے ہوتی ہے نہو سکتی اور نیز چونکہ فقرہ جانب خلف سے مورد صدمات ہے وہان پر ثقبہ ہونا مناسب نہین تھا اور فقرے کے آگے ثقبہ اسواسطے نہوا کہ اگر پیش رو ہوتا تو ان مقامات مین واقع ہوتا جن پر میل بدن کا از روے ثقل طبعی اور حرکت ارادی کے ہے اور یہ حرکات اسکو ضعیف کر دیتے اور یہ بات نہ رہتی کہ ثقبہ کے اندر جو چیزین گذر کر ربط دیتی ہین اس بندش مین استواری باقی رہتی اور میل طبعی بھی ان اعصاب کے مخرج پر تنگی پیدا کرتا ہے اور اسجگہ پر سستی واقع ہوتی - یہ زوائد جو واسطے حفاظت کے ہین کبھی انکے محیط رباطات اور عصب ہوتے ہین اور رباطات ان کے گرد محیط ہوکر چکنا اور نرم کر دیتے ہین تاکہ جو گوشت انسے مماس ہو اسکو ان کی سختی کی اذیت نہ پہونچے زوائد مفصلیہ بھی ایسے ہی ہین کہ وہ بھی مضبوط ہین اور بعض انکا بعض سے نہایت مضبوطی سے ملا کر رکھا گیا ہے تعقیب اور ربط سے سطرف لیکن انکی تعقیب آگے سے زیادہ مضبوط ہے اور پیچھے سے نرم اور نا مضبوط کیونکہ حاجت جھکنے اور دوہرے ہونیکی آگے زیادہ ہے بنسبت پیچیدہ ہونے اور الٹا دوہرا ہونے پشت کیطرف سے اور جب رباطات پشت کی جانب نرم ہے سچ تو فضا اسمقام پر واقع ہے اسکو اگرچہ کچھ کم ہو رطوبات لزجہ بھر دینگے فقرات پشت کے چونکہ انکی تعقیب مین با فراط مضبوطی کی گئی ہے مثل استخوان واحد کے ہوگئے ہین اس خلقت کا فائدہ لذات اور سکون مین ہوتا ہے اور نرمی ان کی جو چند ہڈیون کی پیدائش سے حاصل ہوئی ہے وہ حرکت مین فائدہ دیتی ہے

## فصل آٹھوین از جملۂ اولی گردن کی تشریح مین اور اسکی ہڈیون کے بیان مین

گردن کی پیدائش واسطے قصبۂ ریہ کے ہے اور قصبۂ ریہ کی پیدائش مین جو منفعتین ہین ان کو اپنے مقام مین ذکر کرینگے چونکہ فقرے گردن کے اور خصوصاً اوپر کا فقرہ محمول ہے

اُس چیز پر جو اسکے ماتحت پشت میں ہو واجب ہے کہ یہ فقرہ چھوٹا ہو اسواسطے کہ محمول کا سبک ہونا حامل سے ضرور ہے جسوقت زیادہ حرکات بابہ نقل طبعی کے کیا جائے اور جسوقت کہ پہلے نخاع کا غلیظ اور عظیم ہونا مثل اول مہرے کے واجب ہوا کیونکہ جو چیز جزو اعلیٰ کی اقسام عصب سے منافی ہو وہ بہ نسبت اس چیز کے جو اسفل کو خاص ہو بڑی ہونی ضرور ہے اسیواسطے واجب ہوا کہ ثقبہ فقرات عنق کے بہت وسیع ہوں اور جبکہ چھوٹا ہونا اور تجویف میں وسعت ہونی ان دونوں وجہوں سے جرم فقرہ کا رقیق ہو گیا اس جہت سے ضرور ہوا کہ یہاں وثاقت اور مضبوطی میں ایک ایسی چیز معین ہو جو اس ضعف کا تدارک کرے جسکا ذکر اوپر کی فصل میں ہو چکا ہے یعنے نقل طبعی اور حرکات ارادی پس وہ معین اس فقرے میں صلابت کی زیادتی مقرر کی گئی یعنے فقرہ عالیہ سب فقروں سے زیادہ مضبوط پیدا کیا گیا اور چونکہ جرم ہر فقرہ کا گردن کے فقروں میں سے رقیق ہے اسیواسطے ان کے سناسن چھوٹے پیدا کئے گئے اسواسطے کہ اگر یہ بڑے پیدا کیے جاتے تو فقرات کو آمادگی ٹوٹ جانے اور آفت رسیدہ ہونے کی زیادہ ہوتی سنسنوں کی وجہ سے اور جب سنسنے چھوٹے ہوئے تو اجنحہ بڑے پیدا کیے گئے جن میں دوہرے سرے ہیں دو چند بہ نسبت اور جناحوں کے اور چونکہ حاجت فقروں کو طرف حرکت کے زیادہ ہے بہ نسبت ثبات اور سکون کے اسواسطے لگاؤ فقروں کا عظام کثیرہ سے اسقدر نہیں جتنا فقروں کے ماتحت چیزوں کو لگاؤ ہے اسی سبب سے مفاصل گردن کے مہروں کے نرم پیدا کیے گئے بہ نسبت مفاصل ماتحت گردن کے اور چونکہ جو چیز بوجہ نرمی کے ان کی مضبوطی میں سے فوت ہو گئی تھی اسکے مثل خواہ اس سے زیادہ بسبب احاطہ عصب اور عضل اور عروق کے وثاقت اور استواری پیدا ہو گئی اسیوجہ سے مفاصل کی وثاقت میں زیادہ تاکید نہیں کی گئی اور نہ مفاصل کی شدت توثیق میں بوجہ ان کے نرم ہونے کے کمی ہونے پائی بلکہ بمقدار محتاج الیہ کے ان کی نرمی اور احاطہ عصب اور عضل وغیرہ کافی ہو گیا **مترجم کہتا ہے** جسقدر ضرورت مضبوطی مفاصل کی تھی بسبب مہروں کے نرم ہونے کے اس سے زیادہ ضرورت کا احتمال تھا لیکن چونکہ مہروں کے گرد عصب اور عضل اور عروق اسقدر مجتمع ہوئے کہ مہرے کی مضبوطی جسقدر بحالت صلابت ہونی چاہیے اب باوجود نرم ہونے کے اسیقدر بلکہ اس سے زیادہ پیدا ہو گئی اسیوجہ سے مفاصل کی مضبوطی میں زیادہ اہتمام نہیں کیا گیا بلکہ جتنی مضبوطی مفاصل کے مناسب تھی اسیقدر باقی رہی **متن** زوائد مفصلیہ شاخصہ گردن کے اوپر اور نیچے بڑے بڑے اور بہت چوڑے نہیں پیدا کیے گئے جیسے گردن کے نیچے کے زوائد کی خلقت ہوئی ہے بلکہ گردن کے زوائد مفصلیہ کے قاعدے طولانی اور رباط نرم بنائے گئے اور مخارج انکے عصب کے مشترک رکھے گئے جس طرح ہم نے اوپر ذکر کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ چونکہ ہر فقرہ کا جرم پتلا اور حجم صغیر تھا اسکو تحمل وسعت مجاری نخاع نہیں تھا کہ خاص طور کے ثقبہ اس میں رکھے جاتے سوائے اس فقرے کے ان میں سے جسکو ہم لکھ گئے ہیں مستثنیٰ کر دینگے اور اسکی مفصل کیفیت ذکر کرینگے اب ہم یہ کہتے ہیں کہ مہرہ گردن کے شمار میں سات ہیں اور یہی مقدار عدد اور طول میں معتدل ہے اور ہر ایک فقرے کے واسطے ان میں سے سوائے فقرہ اولیٰ اور ثانیہ کے کل گیارہ زوائد مذکورہ ہیں کہ ایک سنسنہ اور دو جناح اور چار زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر اور چار نیچے یہ سب گیارہ ہوئے اور ہر جناح کے اوپر شعبہ اور ایک دائرہ ہے بیچ مخرج عصب ہر دو فقروں کے درمیان میں بنصف قسمت پاتا ہے لیکن پہلے اور دوسرے مہرے کے واسطے چند خواص ایسے ہیں کہ وہ انکے غیر میں نہیں پائے جاتے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ حرکت سر کی یمین و یسار ترکیب پاتی ہے اس مفصل سے کہ جو درمیان سر اور فقرہ اولیٰ کے ہے اور حرکت سر کی آگے اور پیچھے ترکیب پاتی ہے اس مفصل سے جو درمیان سر اور فقرہ ثانی کے ہے اب واجب ہے کہ پہلے ہم مفصل اول کو بیان کریں مفصل اول کی یہ صورت ہے کہ دونوں شاخصہ فقرہ اولیٰ کے اوپر کی طرف دونوں جانبوں یمین و یسار سے دو نقرہ پیدا کیے گئے کہ ان دونوں میں دو زائدے استخوان سر کے داخل ہوتی ہیں جسوقت ایک زائدہ انمیں کی بلند ہو اور دوسری اندر ہو جائے تو سر اندر سے مائل ہو

طرف مائل ہوتا ہے اور اس فقرہ پر دوسرے مفصل کا ہونا ممکن نہین ہے اس جہت سے اسکے واسطے دوسرا فقرہ علیحدہ بنایا گیا کہ وہی فقرۂ ثانیہ ہے
اور اسکے جانب مقدم سے جو بطرف باطن ہے ایک زیادتی طویل و درشت روئیدہ ہوئی جسکا گذر اور نفوذ ثقبہ فقرۂ اولی مین آگے نخاع کے
ہوتا ہے اور ثقبہ ان دونون مین مشترک ہے اور یہ ثقبہ پیش و پس زیادہ طول رکھتا ہے بہ نسبت داہنے اور بائین کے اسلیے کہ مابین پیش اور پس
کے دو چیزین نفوذ کرنے والی ہین کہ جنکے مکان مین گنجایش بہ نسبت نافذ و اخذ کے زیادہ درکار ہے اندازہ عرض کا موافق بڑے نافذ کے
ان دونون سے مقرر کیا گیا ہے اور اکبر نافذ نخاع ہے اور اس زیادتی کا نام سن ہے نخاع اس زیادتی سے بسبب رباطات قویہ کے پوشیدہ
کردی گئی اور ان رباطات کی پیدایش اسیواسطے ہوئی کہ ناحیہ سن کو ناحیہ نخاع سے جدا کردین تاکہ سن نخاع کو شکستہ نکرے اپنی حرکت
سے اور نہ اسکے مکان مین تنگی پیدا کرے یہ زیادتی فقرہ اولی سے برآمد ہوتی ہے اور استخوان راس کے فقرہ مین ڈوب جاتی ہے اور اسکے
گرد دو نقرہ بھرا ہے جو استخوان سر مین ہے اور اسی سے حرکت سر کی آگے اور پیچھے ہوتی ہے یہ سن آگے کی جانب دو منفعتون کے واسطے
پیدا کیا گیا ایک تو یہ نہایت محافظت کرے **دوسری** منفعت یہ کہ نبل جانب مہرہ کے داخل ہو خارج نہو۔ فقرۂ اولی کی خاصیت یہ ہے
کہ اس مین سنسنہ نہین ہے اسیواسطے کہ اگر ہوتا تو اس مین ثقل پیدا ہوتا اور اسکے سبب سے معرض آفات ہوتا اسلیے کہ جو زیادتی کسی ضرر
قوی کی دافع ہوتی ہے وہ اکثر کسر اور آفات کو ضعیف مین پیدا بھی کرتی ہے اور یہ بھی سنسنہ نہونے کی وجہ ہے کہ اگر ہوتا تو عضل اور عصب
کثیر جو اسکے گرد رکھے گئے ہین اسکے سر شکستہ ہونے کا خوف تھا یا آنکہ حاجت اس مقام ایسے شوک نگاہدارندہ کی کم ہے اسلیے کہ یہ فقرہ
مثل ایک مدفون اور پوشیدہ چیز کے ہے فقرہ بعید کی محافظات کے اندر جو کہ پہونچنے کے آفات سے محفوظ ہے اور انھین وجوہ سے اسمین
اجنحہ بھی مخلوق نہین ہوئے خصوصاً جو قت عصب اور عضل کی اکثر مقدار انکی اس فقرے کے دونون پہلوؤن مین بہ تنگی رکھی گئی اسلیے کہ
اسکے مبدا سے نہایت قرب ہے پھر اجنحہ کے واسطے مکان مین گنجایش باقی نرہی فقرۂ اولی کو ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ عصبہ اسکے جانبین اور
ثقبہ مشترکہ سے نہین نکلتے بلکہ ان دو ثقبون کے نکلتا ہے جو اسکے اوپر کے دونون جانبون سے متصل ہین بطرف پشت کے اسلیے کہ اگر مخرج عصب
کا وہ مقام ہوتا کہ جسجگہ پر سے دونون زیادتیان سر کی برآمد ہوتی ہین اور فرو رفتہ ہوجاتی ہین اور جسجگہ ان دونون کے حرکات قوی ہوتے
ہین تو منبہ عصب کو اس سے مضرت شدید پہونچتی اسی طرح اگر مخرج عصب کا اس مقام پر ہوتا جس جگہ پر دوسرے فقرہ مین دونون زیادتی
فقرۂ اولی کی در آتی ہین وہ زیادتیان فقرۂ اولی کی جو دونون فقرہ ثانیہ مین بذریعہ مفصل نرم کے جو متحرک آگے پیچھے ہے داخل ہوتی ہین تب
بھی ضرر ہوتا ہے مخرج عصب کا اس لائق بھی نہ تھا کہ آگے اور پیچھے سے نکلتا بنظر ان اسباب کے جو اور مہرون کے بیان مین ذکر کیے جائینگے
اور نہ اس لائق تھا کہ جانبین سے آگے کیطرف ہوتا اسواسطے کہ جانبین کی ہڈی تنگی ہے بسبب واقع ہونے اس زیادتی کے جسکا نام سن ہے
بس چارہ کار یہی ٹھہرا کہ نزدیک مفصل راس کے تھوڑا سا اور طرف پشت کے جانبین سے اسکی جگہ قرار پائے یعنی جہان سے یہ عصب نکلین
قرار پائے درمیان خلف اور جانب کے بہ نظر ضرورت کے یہ بھی واجب تھا کہ دونون ثقبہ چھوٹے ہون پھر یہ بھی ضرور ہوا کہ عصب دقیق ہون
اور دوسرے مہرے مین جب یہ بات ممکن نہ تھی کہ مخرج عصب کا اسمین اوپر سے ہو جیسا پہلے مہرے مین ہوا اسلیے کہ اسمین خوف تھا کہ
اگر اسکا مخرج عصب بھی مثل فقرۂ اولی کے ہو تو بہ سبب حرکت فقرۂ اولی کے عصب ٹوٹ جائے اور ضربہ رسیدہ ہوجائے اس حرکت فقرۂ اولی
سے وہ حرکت مراد ہے کہ جو واسطے جھکانے سر کے آگے کیطرف یا الٹنے سر کے پیچھے کیطرف ہوتی ہے اور یہ بھی ممکن نہ تھا کہ مہرۂ ثانیہ مخرج عصب کے آگے یا
پیچھے ہو بنظر اسی وجہ کے جو ابھی مذکور ہوئی اور نہ یہ ممکن تھا کہ مخرج عصب یمین و یسار مین ہو ورنہ یہ مخرج عصب فقرۂ اولی کے مخرج

عصب سے شرکت رکھتا اور ہر آلینہ عصب ثابت بنظر ضرورت کے باریک ہوتا و منابت اولی کی کمی کی تلافی نہوتی اور حاصل ان اعصاب سے ازواج ضعیفہ
کمجا ہوتے اور فقرۂ اولی کی شرکت بھی بدستور ہوتی سا اور فقرۂ اولی مین اگر دونون جانب سوراخ ہوتے اسکا فساد حال تو اوپر بیان ہوچکا ان
وجوہات سے واجب ہوا کہ ثقبے فقرۂ ثانیہ کے دونون جانب سفنسہ مین ہون اسمقام پر جہان محاذات دونون ثقبہ فقرۂ اولی کے بھی باقی رہے
اور جرم فقرۂ اولی کا دونون کی شارکت کا متحمل ہو زیادتی سن کی جو دوسرے فقرہ مین نکلتی ہو بذریعہ ایک رباط قوی کے فقرۂ اولی سے بندھی
ہوئی ہو مفصل سر کا فقرۂ اولی کے ساتھ اور مفصل سر مع فقرۂ اولی کے فقرۂ ثانیہ کے ساتھ ہوا اور یہ دونون مفصل کل فقرات مفاصل کے نسبت نرم
ہین اسلیے کہ ان دونون کو طرف ان حرکات کے حاجت شدیدہ ہو جو ان دونون سے ہوتے ہین یعنے سر سے اور فقرۂ اولی مع فقرۂ ثانیہ کے
اور یہ بھی حاجت ہو کہ یہ نسبت اور حرکات کے یہ حرکات پورے اور ظاہر نہون اور جسوقت سر کو مع مفصل ایک دو فقرون کے حرکت ہوتی ہو
دوسرا ان دونون کا اپنے مفصل کے ساتھ لازم ہوجاتا ہو اور مفصل مع اس فقرہ لازم کے بمنزلہ شئ واحد کے ہوجاتا ہو یہان تک کہ اگر سر کو
آگے اور پیچھے حرکت ہو اسوقت سر مع فقرۂ اولی کے بمنزلہ استخوان واحد معلوم ہوتا ہو اور اگر سر کو طرف جانبین کے بالترتیب حرکت ہو تو فقرۂ اولی اور
ثانیہ بمنزلہ استخوان واحد کے ہوجاتے ہین اسیقدر ہمارے ذہن مین کیفیت گردن کے فقرون کی اور انکے خواص تھے جو لکھے گئے **فصل ساتوین از جملۂ اولی اسلیہ کے فقرات اور انکی منفعت کے بیان مین** فقرے سینہ کے جن سے اضلاع متصل ہوتے ہین اور بعد اتصال کے اعضاے
تنفس کو گھیرتے ہین یہ گیارہ فقرے ہین جنمین سناسن اور اجنحہ ہین اور ایک فقرہ اسکے واسطے دو جناح نہین ہین پس سب بارہ فقرے ہوے
اور ان فقرون کے سناسن متساوی نہین ہین اسواسطے کہ جو سنسنہ متصل عضاے شریفہ کے ہو وہ بڑا اور قوی تر ہے اجنحہ مہرون صدر
کے سخت ہین اور مقام کے مہرون سے اسلیے کہ اتصال اضلاع کا انھین مہرون سے ہوتا ہو سات فقرے اوپر والے فقرات صدر کے سناسن
بڑے ہین اور اجنحہ غلیظہ ہین تاکہ قلب کی نگہبانی بطور کامل کیجاے اور جبکہ سناسن کے سرے اسمین در آئے تو ان کی زوائد مفصلیہ چھوٹی اور عریض
بنائی گئی نوک اسلیے لانگی زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر کیطرف وہی ہین کہ جنمین فقرے التقام کے ہین یعنے وہ مغاک جن کے اندر مہرے چھپ
جاتے ہین اور مفصلیہ شاخصہ جو نیچے کی جانب ہین ان مین سے نکلتے ہین مع حدبہ کہ جو فقرون مین منہدم ہوے ہین اور اسکے سناسن کا انحداب
پیغل کیطرف ہوتا ہو اور دسلوین زیادتی عضلی کے اوپر یعنے نوین زیادہ اسکی سناسن گھٹے ہوے اور مضبوط رہین اور اسکی زوائد مفصلیہ
کے واسطے دونون طرف سے مغاک ہین بے لقمہ کے اسلیے کہ اسکا التقام اوپر اور نیچے دونون جانبون سے ہوتا ہو پھر جو دسلوین مفصل
کے نیچے ہو اسکا التقام اوپر سے ہو اور فقرہ اسکا نیچے سے اور سناسن اسکے منحدب اوپر کیطرف اور قریب ہو کہ ان سب کے منافع ہم
ذکر کرین۔ بارھوین فقرہ کے واسطے جناح نہین اسلیے کہ شدت حاجت بجہت اضلاع کے کم ہو اور نگہبانی کی منفعت کیواسطے ایک دوسری تدبیر
کی گئی ہو کہ جو ساتھ منفعت وقایہ کے ایک اور منفعت کو جامع ہو بیان اسکا یہ ہو کہ مہرۂ قطن یعنے میان دوسان کے ان مین حاجت عظم زیادہ ہے
اور مفاصل کی مضبوطی بھی زیادہ درکار ہو اسلیے کہ وہ اپنے اوپر کی چیزین کا بوجھ اٹھاے ہین اسواسطے حاجت ہوئی کہ فقرہ اور تقسیم مفاصل
مین بعدد کثیر ہون پس انکے مفاصل کے زوائد دو چند کیے گئے اور اسکی بھی حاجت ہوئی کہ جسطرف سے کہ خرزہ یعنے مہرۂ قطن متصل بارھوین
فقرہ صدر کا ہو اسکے مشابہ ہو لہذا اسکے زوائد مفصلیہ مضاعف کیے گئے اور جو چیز قابل جناح کے نہین تھی ان زوائد مین خروج ہوگئی بعد
اسکے زیادہ تعریض لاحق ہوئی قریب ہو جو چیز کہ عریض ہوئی ہو مشابہ جناح کے ہوجاے اسطرح کی خلقت مین دونون منفعتین جمع ہوگئین یعنی
جناح کا بھی کام نکل آیا اور استیلاری بھی پیدا ہوئی یہ بارھوان فقرہ وہی ہو کہ جسکے متصل کنارہ حجاب صدر کا ہو اور اس بارھوین مہرے تک

اور جتنے مہرے ہین انکا چھوٹا ہونا اس طور کی مضبوطی سے کہ انکے زوائد مفصلیہ زیادہ کیے جائین مستغنی ہو بلکہ بزرگی اسقدر کہ جو سناسن اور اجنحہ سے پیدا ہوتی ہو تکثیر زوائد سے انکی بے پروائی ہوا ہو اور چونکہ مہرے سینہ کے گردن کے مہرون سے بڑے تھے اسلیے ثقبہ مشترکہ دو مہرون پر برابر منقسم ہوا بلکہ تھوڑی تھوڑی کمی و بیشی اسطرح پر ہوئی کہ اوپر کے مہرے کو اس ثقبہ سے بڑا حصہ ملا اور نیچے کے مہرے کو کم اور یہ کمی و بیشی درجہ بدرجہ ایسی نسبت پر واقع ہوئی کہ ایک ثقبہ پورا ایک ہی مہرے کے واسطے مقرر ہوا جو دسوان مہرہ ہے اور باقی مہرے سینہ اور قطن کے انکا جرم متحمل اسبات کا ہوا کہ پورے ثقبہ کو برداشت کر لے لہذا مہرہ قطن مین ایک داہنا اور ایک بایان رکھا گیا واسطے خروج عصب کے

**فصل دسوین جملہ اولی سے فقرات قطن کے بیان مین** فقرات قطن یعنی میانہ دوران بجانب پشت فقرات قطن سناسن اور اجنحہ بڑے ہوتے ہین اور زوائد مفصلیہ اسفل کی جانب کے ایسے عریض ہین کہ مشابہ اجنحہ زاقبہ کے ہین اور یہ پانچ فقرے ہین اور قطن مع عجز کے بمنزلہ قاعدہ کے ہین واسطے کل پشت کے اور تنہا قطن دعامہ اور حامل ہو واسطے استخوان عانہ کے اور منبت ہو پانون کے پٹھون کا

**فصل گیارھوین تشریح مین عجز کے** مہرات عجز کے تین ہین اور وہی نہایت مضبوط فقرے ہین از روے تہندم یعنی درستی اور استواری مفصل کے اور اجنحہ کے عریض ہونے مین بھی یہ فقرے سب فقرون سے زیادہ ہین عصب ان ثقبون سے ان فقرون کے نکلتا ہو کہ حقیقت ان کی جانبین پر نہین واقع ہین تاکہ مفصل ورگ کی مزاحمت انکو نہ ہو پہنچے بلکہ مفصل سے دور تر اور بہت داخل بطرف قدام اور خلف کے ہین اور مہرے بان عجز کی مشابہ مہرون قطن کے ہین

**فصل بارھوین تشریح عصعص مین** تہیگاہ کی ہڈی جسکا عصعص نام ہے مرکب تین فقرون غضروفی سے ہو کہ ان کے واسطے زوائد نہین ہین عصب کی پیدایش انکے ثقبہ مشترکہ سے ہوتی ہو جسطرح گردن مین ہے بوجہ چھوٹے ہونے فقرات کے اور تیسرے فقرے کنارے سے ایک عصب مفرد نکلتا ہو کہ وہ زوج نہین ہو

**فصل تیرھوین مثل خاتمہ کے منفعت پشت مین** پشت کی ہڈیون کی نسبت کلام مناسب جدا جدا کر چکے اب مجموع پشت کی منفعت مین ایک کلام جامع ہم کرتے ہین ساری پیٹھ بمنزلہ شئ واحد کے ہو اور جو افضل اشکال تھی یعنی شکل مستدیر اسکو ملی ہو اسلیے کہ شکل مستدیرہ نسبت سب شکلون کے قبول آفات ہر وقت صدمات کے کم کرتی ہو اسیواسطے قبہ دار بنائی گئی اوپر کے فقرون کے سرے نیچے کیطرف اور نیچے کے سرے اوپر کیطرف اور جمع ہو گئے نزدیک واسطے کے جو دسوان فقرہ ہو اور یہ دسوان فقرہ قبہ دار نہوا اگر کسی طرف اسی مین قبہ ہوتا تو دونون خم اس سرے نیچے اوپر کے اسپر منزدم نہوتے - اور باندازہ نہ جھکنے اور جگہ نباتے کہ درست بیٹھین - دسوان فقرہ واسطہ ہونا واسطے سناسن کے عدد مین واسطہ نہین مجموع ہو بلکہ طول مین ہو گاہ کہ پشت محتاج حرکت دوہری ہونے اور جھکنے کی طرف جانبین کے ہو اور یہ بات اسطور پر تمام ہوتی ہو کہ واسطہ ضد اس حرکت مین زائل ہوتا ہو اور واسطہ کی فوقانی اور تحتانی چیزین بطرف اس جہت حرکت کے مائل ہوتی ہین گویا کہ دونون کنارے پشت کے مائل ہوتے ہین ملجانے پر اسلیے پشت کے واسطے لقمہ نہین پیدا کیے گئے بلکہ فقرے مخلوق ہوے بعد اسکے لقمہ تحتانی اور فوقانی متوجہ کیے گئے اسیواسطے کی طرف فوقانی تو نازل اور تحتانی صاعد تاکہ زوال اسیواسطہ کا ضد جہت میل مین آسان ہوا اور فوقانی کو یہ بات حاصل ہو کہ طرف اسفل کے کھنچ جائے اور تحتانی کو یہ بات حاصل ہو کہ بطرف فوق کے منجذب ہو جائے

**فصل چودھوین اضلاع کی تشریح مین** اضلاع یعنی پسلیان حفاظت کرتی ہین آلات تنفس کو جنھین گھیرے ہوے ہین اور اسیطرح بچاتی ہین آلات غذا کے اعالی کو یعنے اوپر والے آلات جیسے فم معدہ اور پسلی سب ملکر ایک استخوان واحد نہین بنائی گئین ورنہ ثقل پیدا ہوتا اور کسی جگہ آفت پہنچتی تو تمام عضو ماؤف ہو جاتا یہ بھی ایک فائدہ تعدد پسلیون کا ہے کہ جسوقت حاجت زیادہ ہوتی ہو [illegible]

خواہ احشا اغذا سے ممتلی ہون یا نفخ ہو اور مکان وسیع کے واسطے ہوا کے تجذب کی ضرورت ہو تو انبساط اضلاع کا سہل ہو جانے اور یہ بھی ایک فائدہ ہو کہ اگر پسلیان متعدد ہون تو ان کے درمیان مین عضل صدر آسکے وہ عضل کہ جو افعال تنفس کا اور جو چیزین کہ متصل با فعال تنفس ہین ان کا معین ہے۔ ہر گاہ سینہ محیط ریہ اور قلب کا ہو اور ان دونون کے ہمراہ جو چیزین ہین انکا بھی احاطہ کیے ہوئے ہو پس ضرور ہوا کہ ان دونون کی حفاظت اور نگہبانی مین نہایت احتیاط کیجائے اسواسطے کہ تاثیر ان آفتون کی جو ریہ اور قلب کو عارض ہوتی مین بہت بڑی ہو اور با انہمہ یہ بھی ان کی جمیع جہات سے ایسی ہونی چاہیے کہ قلب و ریہ پر تنگی اور کچھ ضرر نہ ہونچنے پائے اسواسطے سات پسلیان اوپر کی تمام ان چیزون کے جو صدر مشتمل ہین اسطرح بنائی گئین کہ نزدیک سینہ کے ملتقی ہو مین اور محیط ہوئین عضو رئیس کے جمیع جوانب سے اور جو پسلیان متصل آلات غذا کے ہین ان کی پیدایش مثل محزرہ لینے ہیکل کے پیچھے سے ہو کہ اسکو حاسئہ بصر نہین دریافت کر سکتا اور آگے سے متصل نہین ہوا بلکہ درجہ بدرجہ مین انقطاع پیدا ہوا سب سے اوپر جو پسلی ہو اسکی مسافت ما بین اطراف ظاہرہ کے کمتر ہو اور سب سے نیچے کی مسافت ما بین اطراف سے زیادہ ہے یہ بات اس غرض سے رکھی گئی کہ حفاظت اعضاے غذا کی مثل کبد و طحال وغیرہ کے مجتمع ہو جائین اس مین گنجایش اور وسعت مکان معدہ کو بھی متی ہے جسوقت غذاؤن سے پر ہو اسمین تنگی نہ آنے پائے اسیطرح بحالت نفخ رکھی گئی ہے سات پسلیان کہ جو اوپر مین انکا نام اضلاع صدر ہو اور یہ ہر جانب سے سات ہین دو بیچ والی ان مین کی بڑی اور طولانی ہین اور کنارے کی چھوٹی اور یہی شکل کمال احتیاط پر ہے اسباب مین کہ اندرونی شئی کو بخوبی شامل ہون اور یہ پسلیان اولاً اپنی خمیدگی پر مائل بطرف اسفل ہوتی ہین پھر لپٹ کر دوسرا انکا مائل بجانب فوق ہو کر متصل بسینہ ہو جاتا ہے جیسے ہم آگے ابھی بیان کرینگے تاکہ اشتمال ان پسلیونکا وسیع تر مکان ہین ہو ہر واحد مین ان اضلاع کے دو زیادتیان داخل ہوتی ہین دو مغاک اندرونی مین جو ہر بازو پر واقع ہین اس جہت سے ایک مفصل دوہرا پیدا ہوتا ہو اور یہی حال ہو سات پسلیون فوقانی کا سینہ کی ہڈیون سے ہو پانچ چھوٹی پسلیان جو باقی رہین وہ بھی ہڈیان پیچھے کی اور اضلاع زور یعنی چھوٹی پسلیان کہلاتی ہین اسواسطے کہ یہ پوری پسلیان ہین اور انکے سرے متصل بغضاریف پیدا کیے گئے تاکہ بروقت صدمون کے ٹوٹنے سے محفوظ رہین اور اعضاے نرم سے نہ ملین اور حجاب سے بھی ان کو اتصال ہو کہ یہ سخت ہین بلکہ ملین ان اعضا کو ایسے جرم سے جو سختی اور نرمی مین متوسط ہو **فصل پندرھوین تشریح مین قص یعنی سر سینہ کی**

قص یعنی سر سینہ مرکب ہو سات ہڈیون سے اور کل کی ایک ہڈی نہین پیدا کی گئی اسی منفعت سے جسکا اوپر بیان کر رہو چکا ہو اور یہ بھی منفعت ہو کہ نرم ہو مساعدت یعنی قوت دینے مین اس چیز کے جو اسکے گرد ہو اعضاے تنفس سے بیچ انبساط کے اسیواسطے نرم پیدا کیے گئے غضاریف سے ملے ہوئے تاکہ جو حرکت پوشیدہ انکی ہو دیر معین رہین اگرچہ مفاصل انکے موثق ہین اور سات ہڈیان بشمار اضلاع کے اسواسطے پیدا کی گئین کہ ان سے التصاق ایک ایک کا باقی رہے اسفل قص کے متصل ہوتی ہے ایک استخوان غضروفی چوڑی جسکا کنارا نیچے کا مائل باستدارت ہے اور اسکا نام خنجری رکھا گیا اسلیے کہ مشابہ خنجر ہو اور یہ ہڈی فم معدہ کی حفاظت کرتی ہو اور بعد میان سر سینہ اور اعضاے نرم کے واسطے ہو کہ اتصال سخت کا نرم سے اچھی طرح انجام پاتا ہو جیسا کہ ہم کہہ چکے ہین **فصل سولوین تشریح ترقوہ یعنی ہنسلی مین** ہنسلی کی ہڈی دونون جانب پر سر سینے کے رکھی ہوئی ہو بیچ مین نزدیک نخر کے خالی ہو جہان گڑھا سا معلوم ہوتا ہے اور محدود کیے ہوئے ہے ایک فرجہ یعنے گہری جگہ جس مین نفوذ کیے ہوئے ہین وہ رگین جو دماغ کو چڑھنے والی ہین اور وہ پٹھے جو دماغ سے اترتا ہو بعد اسکے جانب وحشی کیطرف مائل ہوتا ہو اور سر شانہ سے متصل ہوتا ہو اسی جگہ سے شانہ کا ارتباط ہوتا ہو اور شانے اور پٹھے دونون سے ملکر عضد بنا ہو **فصل سترھوین کتف کی تشریح مین** شانہ کی خلقت دو منفعتون کیواسطے ہو ایک تو یہ کہ عضد اور ہاتھ اس سے متعلق ہون

تاکہ عضد سینہ کے متصل نہو پس دشوار ہوتی حرکت ہر ایک ہاتھ کی طرف دوسرے کے اور تنگی ہوتی بلکہ پیدا کیا گیا پسلیون سے جدا اور جہات حرکات مین اسکے واسطے وسعت رکھی گئی کہ ہر طرف پھرے **دوسری منفعت** یہ کہ نگاہبان رہین ان اعضا کے جو سینہ مین محصور اور گھرے ہوئے ہین اور قائم ہون مقام سناسن فقرات اور اجنحہ فقرات کے جس مقام پر نہ فقرے ہین کہ مقاومت صدمات کی کرسکین اور نہ حماسنہ ہین کہ اُن صدمات پر آگاہی دین اور شانہ جانب وحشی سے باریک ہوتا ہو اور غلیظ ہوتا جاتا ہو تا انکہ کنارۂ وحشی پر ایک نقرہ یعنے مغاک جو غائر نہین ہوتا پیدا ہوتا ہو اسمین مدور کنارہ عضد کا داخل ہوتا ہو اور اس نقرے کے واسطے دو زیادتیان ہین ایک تو فوق اور خلف کی طرف اسکا نام اجزم ہے اور منقار الغراب بھی کہتے ہین یعنے کوے کی چونچ اسی زیادتی سے ربط شانہ کا ترقوہ سے ہو اور یہی زیادتی انخلاع یعنے باہر نکلجانے عضد کو اوپر کی جانب سے منع کرتی ہو دوسری زیادتی داخل اور اسفل مین ہو سر عضد کو باہر نکلجانے سے منع کرتی ہو پھر شانہ چوڑا ہوتا جاتا ہو جہت انسی مین جسقدر قصد میلان کا کرے تاکہ شمول اسکا محافظت اضلاع پر زیادہ ہو یعنی جسقدر یہ زیادتی پسلیون سے قریب ہوتی جاتی ہو منفعت حفاظت کی بخوبی ظاہر ہوتی جاتی ہو پشت پر کتف کے ایک زیادتی بشکل مثلث ہو جسکا قاعدہ بجانب وحشی اور زاویہ بطرف انسی واقع ہو تاکہ مسطح اور ہموار ہونے پشت مین خلل نہو اسواسطے کہ قاعدہ اگر جانب انسی مین ہوتا جلد کو اٹھا دیتا اور اذیت پہونچاتا بروقت مصادمات کے اور یہ زیادتی بمنزلہ سنسنہ کے واسطے فقرات کے ہو اسکی خلقت بغرض محافظت ہوئی ہو اور اسکا نام عیر الکتف ہو یعنے تیزی سر کتف اور نہ ایسا عریض ہونا الکتف کا نزدیک اس غضروف کے ہو جہان پر گول سر استقبال ہو جاتا ہے اور متصل ہونا ان کا غضروف سے بنظر اسی علت کے ہو جو سب غضاریف کے بیان مین ذکر کیجاتی ہو

## فصل اٹھارہوین تشریح عضد مین

ہاتھون کی ہڈی گول پیدا کی گئی تاکہ قبول آفات سے دور ہے اور اسکے اوپر کا کنارہ محدب ہو کہ نقرۂ کتف مین داخل ہوتا ہو وہ کنارہ ساتھ ایک جوڑ نرم کے جو نہایت نامضبوط ہو اور اسی مفصل کی نرمی کے جہت سے اکثر بازو کو خلع عارض ہوتا ہے یعنی یہی جوڑ اکثر اتر جاتا ہو اس نرمی سے دو کام نکلتے ہین ایک حاجت ہو اور دوسرے امان حاجت آسانی حرکت کی جمیع جہات مین **امان** یہ ہو کہ اگرچہ بازو محتاج قدرت چند حرکات کا مختلف جہات مین ہو لیکن یہ حرکات چونکہ دائمی اور اکثری نہین ہین کہ خوف بازو کے رباطات ٹوٹنے کا یا اسکے اتر جانے کا ہو بلکہ بازو اکثر حالات مین ساکن رہتا ہو اور سارا ہاتھ متحرک رہتا ہو اسیواسطے اور سب مفاصل مین زیادہ مضبوطی کی گئی اور عضد کا خاص مفصل اتنا مضبوط نہین بنایا گیا مفصل عضد کو چار رابطہ شامل ہین **ایک** ان مین کا عریض غشائی ہو کہ مفصل کو گھیرے ہوئے ہو جسطرح اور مفاصل مین بھی بصورت رباط کی واقع ہے **دوسرا اور تیسرا** رباطہ یہ دونون اجزم سے اترتے ہین ایک ان مین کا جسکا کنارا عریض ہے کنارہ عضد کو شامل ہو اور دوسرا ان مین کا بڑا اور سخت ہو ہمراہ چوتھے رباط کے یعنی ا رابطہ سے اترتا ہو اس زیادتی سے جو نزدیک ہو حز کے یعنے اس شئی کے جو بطور نیفہ ازار ان دونون کے واسطے بنائی گئی ہو اور شکل ان دونون کی چوڑی ہے خصوصاً بروقت مماس ہونے عضد کے انکی اس وضع خاص کی جہت سے یہ بات ہوئی ہو کہ مستبطن عضد ہوتے ہین یعنے باطن عضد مین داخل ہین پس متصل ہوتے ہین اس عضل کے جو باطن عضد پر رباط بنایا گیا ہو بازو مین تقعیر یعنے گڑھا بجانب انسی ہو اور تحدیب یعنی کوزہ پشت بطرف وحشی تاکہ پوشیدہ ہو جو عضل سپر بنا جاتا ہو اور جو عصب اور عروق اس بات کے تانے بانے مین داخل ہین اور وہ کبھی چھپ جائین تاکہ خوب درست ہو بغل مین لینا اس چیز کا جسے انسان بغل مین لیا چاہے اور تاکہ درست ہو اٹھا کر رکھنا ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر کنارہ بازو کا نیچے والا اسپر دو زیادتی مثل خلق مرکب ہوئے ہین ان مین جو متصل باطن کے ہو طولانی اور دقیق ہو اور اسکے واسطے کسی چیز سے مفصل نہین ہو بلکہ یہ زیادتی واسطے نہایات عصب

اور عروق کے مقرر کی گئی ہے اور دوسری زیادتی جو متصل ظاہر کے ہے اس سے مفصل مرفق تمام ہوتا ہے اسطرح ہے کہ فقرۂ زند اعلی کا اور ایک لقمہ اسی فقرہ کا جسطرح ہم آگے بیان کرینگے ان دونون کے بیچ مین ضرور ایک شئ بطور نیفۂ انار کے ہے اور دونون کنارون پر اس نیفہ کے آگے اور اوپر سے ایک نقرہ اور نیچے اور پیچھے سے دوسرا نقرہ ہوتا ہے اور نقرہ انسی اوپر والا ان دونون مین سے برابر اور چکنا ہے کوئی مانع اسپر نہین ہے اور نقرۂ وحشی ان دونون سے بڑا ہے اور جو چیز نقرۂ انسیہ سے ملتی ہے چکنی نہین ہے اور نہ اسکا گڑھا مستدیر ہے بلکہ مثل سیدھی دیوار کے ہے جسوقت اس مین زند ساعد بطرف جانب وحشی حرکت کرتا ہے اور اس تک پہونچتا ہے ٹھہر جاتا ہے اور ہم عنقریب بیان اس حاجت کا جو ان دونون کی طرف ہے کرینگے اور بقراط نے ان دونون کا عتبتین نام رکھا ہے یعنی ہر ایک کو عتبہ کہتا ہے **فصل اٹھوین تشریح ساعدین مین** ساعد دو ہڈیون سے مرکب ہے جو طولاً آپس مین ملی ہوئی ہین ہر ایک کا نام زند ہے اور اوپر والی جو متصل انگوٹھے کے ہے اور ہر ایک اسکو زند اعلی کہتے ہین اور اس پیچھے والی کہ مفصل خنصر کے ہے وہ موٹی ہے اسواسطے کہ وہ اوپر والی کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ اور زند اسفل اسکا نام ہے۔ زند اعلی کی منفعت یہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے حرکت بازو کی التوا یعنے اینٹھنا اور انبطاح یعنے گر پڑنے کی ہے اور منفعت زند اسفل کی یہ ہے کہ اس سے حرکت بازو کی انقباض یعنے کھنچنا اور انبساط یعنے پھیلنے کی تمام ہوتی ہے اور وسط دونون زندون کا باریک ہے اس لیے کہ جو عضل غلیظ ہر ایک کو گھیرے ہوئے ہے۔ اسی کی گندگی نے انکو اپنی گندگی سے مستغنی کیا ہے اور یہ ثقیل بھی نہونے پائے بلکہ سبک رہے کنارے ان دونون کے اسواسطے گندہ ہوئے کہ حاجت اگنے رباطات کی ان دونون سے زیادہ ہے چونکہ بکثرت دھکا دینے والی اور صدمہ پہونچانے والی سخت چیزین ان تک پہونچتی ہین جسوقت کہ مفاصل متحرک ہوتے ہین اسلیے انکا غلیظ ہونا ضرور تھا اور یہ بھی ایک ضرورت ہے کہ یہ گوشت اور عضل سے خالی ہین زند اعلی ترچھا ہے گویا کہ جہت انسیہ سے ترچھا ہونا شروع کرکے تھوڑا سا منحرف جانب وحشی مین لپٹ کر ہو جاتا ہے اس اعوجاج یعنے کجی کی منفعت یہ ہے کہ استعداد حرکت التوا کی بخوبی ہو جاتی ہے اور زند اسفل سیدھا ہے تاکہ کہ وہ زیادہ تر صلاحیت انقباض اور انبساط کی رکھتا ہے **فصل نوین مرفق کی تشریح مین** کہنی مرکب ہے مفصل زند اعلی اور مفصل زند اسفل سے مع عضد کے۔ زند اعلی کے کنارے پر ایک نقرہ ہے منہدم یعنے درست کیا ہوا جس مین ایک لقمہ طرف وحشی عضد سے آکر مرتبط ہو جاتا ہے اور گھوم جاتا ہے اور اسی نقرہ سے حرکت انبطاح اور التوا پیدا ہوتی ہے۔ اور زند اسفل کے اسمین دو زیادتیان ہین جن کے بیچ مین ایک چیز بطور نیفہ کے مشابہ حرف شین کتابت یونانی اسطرح ہے اور یہ نیفہ محدب السطح ہے جسطرح اسکی تقعیر مین ہے تاکہ درست بیٹھے وہ چیز جو نیفہ مین کنارے پر اس عضد کے جو مقعر ہے مگر شکل اسکی تقعیر کے مشابہ حدبہ یعنی پشت دائرہ کے ہے بس انہدام سے اس نیفہ کے جو چیز درمیان دونون زیادتی زند اسفل کے اس نیفہ مین پھرتی ہے مفصل مرفق سے جسوقت دونون سرے نیفہ کے ایک دوسرے پر حرکت کرتے پیچھے اور نیچے پھر تین ہاتھ کھلتا ہے جسوقت آگر کرے نیفہ دونون دیوارون نقرہ حاسہ سے واسطے لقمہ کے روک لیگا اور منع کریگا ہاتھ کو زیادتی انبساط سے بس ٹھہر جائیگا پہونچا اور بازو سیدھا ہو کر اور جسوقت ایک سرا نیفہ کا دوسرے پر آگے اور اوپر کی جانب حرکت کرتا ہے ہاتھ کھینچکر ایسا ہوتا ہے کہ ساعد اور عضد جانب انسی اور قدام مین مماس ہو جاتی ہے دونون کنارے زندین کے نیچے سے میلکر مجتمع ہوتے ہین مثل شئ واحد کے اور بیچ مین ایک مغاک کچھ وسیع پیدا ہوتا ہے جسکا اکثر مشترک زند اسفل مین ہے اور جسقدر غار ہونے سے باقی رہتا ہے وہ محدب اور چکنا ہوتا ہے تاکہ دور ہو جائے پہونچنے آفات سے خلف نقرۂ زند اسفل سے ایک زیادتی پیدا ہوتی ہے طول مین اور قریب ہے منفعت اسکی ہم بیان کرین **فصل اکیسوین رسغ کی تشریح مین** بارنگی پہونچہ رسغ دست کہتے ہین اور یہ عضو مرکب ہے بہت سی ہڈیون سے

تاکہ آفت عام کل پیوند کو نہو اگر کسی طرح پہونچے ۔ اور ہڈیان رسغ کی سات ہین اور ایک ہڈی زاید ہے اصلی سات ہڈیون کی دو صفین ہین ایک صف متصل پہنچے کے ہے اسکی تین ہڈیان ہین اسواسطے کہ وہ متصل پہنچے کے ہے پس ضرور ہے کہ باریک ہون اور ہڈیان دوسری صف کی چار ہین اسلیے کہ وہ متصل پشت کف دست کے اور انگلیون کے ہین اسی جہت سے ضرور تھا کہ دو صف زیادہ چوڑی ہون اور تمیون ہڈیون مذکورہ مین داخل ہون ان ہڈیون کے دوسری جو متصل پہونچے کے ہین باریک ہے بہت درست اور متصل ہین اور جو سرے کہ متصل دوسری صف کے ہین چوڑے ہین اور درستی اور اتصال مین کم ہین آٹھوین ہڈی جو زائد ہے وہ دونون صفون مین رسغ کے داخل نہین ہے بلکہ یہ ہڈی پیدا کی گئی ہے تاکہ حفاظت کرے اس چھوٹے عصب کی جو کف دست مین آیا ہے صف ثلاثی یعنی پہلی صف جسمین تین ہڈیان ہین حاصل ہوتی ہے رسغ کیواسطے بجہت اجتماع سرہاے استخوان رسغ کے پس داخل ہوتی ہے اس فقر مین جسے ہمنے ذکر کیا بیان مین دونون کنارے زندین کے اس جہت سے حاصل ہوتا ہے مفصل انبساط اور انقباض کا ۔ اور یہ آٹھوین ہڈی زائد زند اسفل مین داخل ہوتی ہے اس فقر مین جو ہڈیون مین رسغ کے ہے پس اسکے ذریعہ سے مفصل التواء و انبطاح پیدا ہوتا ہے **فصل بائیسوین مشط کف کی تشریح مین** مشط کف بھی بہت سی ہڈیون سے مرکب ہے تاکہ اگر کوئی آفت اس مقام مین پہونچے شامل تمام عضو کو نہو اور ممکن ہو تقعیر کف کیواسطے جسقدر درکار ہے بروقت قبض کے اوپر اٹھانے گول چیزون کے اور ضبط کرنے بہنے والی چیزون کے یہ ہڈیان مفاصل موثق رکھتی ہین اور ایک دوسری سے بندھی ہوئی ہے تاکہ متفرق نہو جائے پس ضعیف ہو جائے بروقت ضبط کے کف دست اس چیز کے جو شامل ہوا اور جسکو گھیرے اور بند کرے بہا نتکہ اگر جلد کف دست کی چھیل ڈالی جائے یہ ہڈیان ایسی نظر آئین گی گویا کہ متصل ہین اور ان کے فضول جس سے بعید ہین اور باوجود اسکے بندش نے ایک دوسرے کو مضبوط کر رکھا ہے مگر ان ہڈیون مین تھوڑی سی لطافت اس انقباض کی ہے جو باطن کف کی تقعیر کے ہوتی ہے ہڈیان مشط کی چار ہین اسواسطے کہ یہ چارون انگلیون سے متصل ہین اور وہ قریب قریب ہین اس جانب سے جو رسغ سے ملتی ہے تاکہ خوب اتصال ہو انکا ہڈیون سے جیسے ایک ہی مین ملی ہوئی ہڈیان متصل ہوتی ہین اور کشادہ ہین یہ ہڈیان تھوڑی سی انگلیون کی طرف تاکہ اچھا ہو اتصال انکا ان ہڈیون سے جو کشادہ جدا جدا ہین اور باطن سے انہین گڑھا پڑا ہوا ہے جسکی منفعت تو نے پہچان لی ہے ۔ مفصل رسغ کا مع مشط کے ہوتا ہے ان نقرون مین جو کنارے ہڈیون رسغ کے ہین اور داخل ہوتا ہے ان نقرون مین لقمہ ہڈیون مشط سے جو بھنسی ہوئی ہین غضاریف سے **فصل تئیسوین انگلیون کی تشریح اور انکی منفعت کے بیان مین** انگلیان آلات مقرر کی گئی ہین گرفت مین چیزون کے اور گوشت محض سے نہین پیدا کی گئین جسمین ہڈی نہو اگرچہ مختلف حرکات کا واقع ہونا اس صورت مین بھی ممکن تھا جیسے اکثر کیڑے اور مچھلیان جو بے استخوان کی مخلوق ہین وہ حرکت کرتی ہین اور ان حرکات مختلفہ کا ان سے صدور بضعف و استرخاء ہوتا ہے اور انگلیون مین ہڈیان اسواسطے بنائی گئین کہ ان کے حرکات اور افعال سست اور ضعیف نہون جیسے صاحبان رعشہ کے اور ہر انگلی ایک ہڈی سے نہین بنائی گئی تاکہ افعال انکے بدشواری نہون جسطرح سے انگلیان ان لوگون کی کہ بوجہ خلقت اصلی خواہ بوجہ بھر جانے کسی مادہ کے کڑجائین اور قبض و بسط نکر سکین ۔ اور تین ہڈیون پر اسواسطے اختصار کیا گیا کہ اگر تین سے زیادہ انگلیون مین جوڑ ہوتے تو زیادتی حرکات کی بھی انکے واسطے پیدا ہوتی ہے اور یہ بات ضرور ان مین سستی اور ضعف پیدا کرتی گرفت مین اس چیز کے جسکے پکڑنے مین زیادہ مضبوطی درکار ہے اسیطرح اگر تین سے کم مثلاً دو جوڑون سے انگلیون کی خلقت ہوتی تو مضبوطی بڑھ جاتی اور جتنی حرکات مین کفایت مطالب کی ہے اتنی نہوتی اور احتیاج طرح طرح کے حرکات کرنے کی زیادہ ہے بہ نسبت مضبوطی زائد از حد اعتدال کے ۔ ایسی ہڈیون سے جنکے قاعدے عریض

اور سب سے پتلے اور نیچے کی ہڈیون سے چوڑائی بتدریج کم ہوتی ہو یہانتک کہ سرے انگلیون کے نہایت پتلے ہوگئے ان انگلیون کی پیدایش اسواسطے ہوئی تاکہ نسبت درمیان حامل اور محمول کے درست اور بہتر پیدا ہو اور استواری جو شکل مخروط مین منحصر ہے کسی قدر انگلیون کو حاصل ہو۔ ہڈیان انگلیون کی گول پیدا کی گئین تاکہ آفات سے محفوظ رہین اور سخت بلا تجویف اور بے مغ کی بنائی گئین تاکہ حرکات یا مُلانے اور پکڑنے اور کھینچنے مین استوار رہین۔ باطن کیطرف ان مین تقعیر اور ظاہر کیطرف تحدیب پیدا کی گئی تاکہ بخوبی گرفت کرین جو شی قابل گرفت ہو اور لین اور دبائین اس چیز کو جو قابل ملنے اور دبانے کے ہو۔ ایک انگلی کی تقعیر یا تحدیب دوسرے کے پاس نہین بنائی گئی تاکہ اتصال انگلیون کا درست رہے اور جسوقت ضرورت ہو سب ملکر استخوان واحد ہوجائین۔ مگر کنارے کی انگلیان جیسے انگوٹھا اور خنصر انکی تحدیب ایسی جہت مین بنائی گئی کہ اس جہت مین کوئی انگلی ملاقات نہین کرتی تاکہ بروقت یکجا کرنے کے کل انگلیون کی صورت شبیہ ہیئت استدارت ایسی کہ جو آفات سے محفوظ رکھتی ہو ہوجاے۔ باطن انگلیون کا لحمی بنایا گیا تاکہ آرام دے انگلیون کو اور پیچھے ملنے والی چیزونکے ملجاے بروقت گرفت کے جہت خارج مین انگلیون کے گوشت نہین رکھا گیا تاکہ ثقل انکا زیادہ نہو اور سب ملکر ایک سلاح یا ہتھیار گزند پہونچانے والا نہ بنین پورون مین انگلیون کے پوست زیادہ رکھا گیا تاکہ درست ہوجائین بخوبی بروقت ملنے کے مثل ملنے والی شی کے بیچ کی انگلی کے مفاصل سب سے زیادہ طولانی ہین اسکے بعد بنصر کے اسکے بعد سبابہ کے اسکے پیچھے خنصر کے بترتیب چھوٹے بڑے بنائے گئے تاکہ سرے انگلیونکے بروقت گرفت کے برابر ہوجائین اور بیچ مین کوئی فصل اور انفراج باقی نرہے اور باینہمہ چارون انگلیان اور ہتھیلی ملکر ایسی تقعیر پیدا کرین تاکہ گول چیز کی گرفت مین کام آئے۔ انگوٹھا عدل یعنی شبیہ ہو سب انگلیون کیواسطے اگر اسکا مقام جہان اب ہو وہان نہوتا تو اسکی خلقت سے جو منفعت ہو وہ باطل ہوتی اسلئے کہ اگر اندر ہتھیلی کے رکھا جاتا تو اکثر کام جو ہم ہتھیلی سے لیتے ہین نہو سکتے اور اگر پیطرف خنصر کے بنایا جاتا تو دونون ہاتھ جیسے ایک دوسرے کے سامنے اب ہین نرہتے دونون ہاتھون کا برابر سامنے ہونا کبھی کسی چیز کے اٹھانے مین بوجہ یکجا کرنے دونون ہاتھونکے بہت بکار آمد ہوتا ہو اس سے زیادہ بعید صورت انگوٹھے کی یہ تھی کہ انگوٹھا پشت دست پر رکھا جاتا۔ باہم کا ربط مشط کے ساتھ نہین کیا گیا تاکہ بعد درمیان انگوٹھے اور سب انگلیون کے کم نہوجائے۔ جسوقت چارون انگلیان کسی طرف ایک شی کے لینے پر متوجہ ہون اور انگوٹھا انکی مقاومت دوسری جانب سے کرے تو لے لینا کف کا ہر ایک چیز کو ممکن ہوتا ہے اور انگوٹھا دوسرے سے مثل ڈھکنے کے ہو اس چیز پر جسکی گرفت کرے اور چھپاے بنصر اور خنصر مثل پردے کے نیچے ہوجاتے ہین۔ سلامیات یعنی ہڈیان انگلیون کی سب مین بہت اور پیوند کیا گیا ہو بذریعہ حروف یعنی تیز نوکون کے اور نقرے یعنی گڑھون کے جو ایک دوسرے مین متداخل ہو گئے بیچ مین ایک رطوبت چسپندہ ہو اسواسطے کہ ان جوڑون مین تری ہمیشہ رہے اور حرکت ہاتھ کی اس تری کو خشک نکردے۔ انگلیون کے مفاصل رابطہ تو یہ پر شامل ہین اور غضروفی جھلیونسے ملتے ہین اور مفاصل کے گڑھے ان سے پر کیے جاتے ہین واسطے زیادتی مضبوطی کے چھوٹی ہڈیون سے جنکا سمسمانیات نام ہی۔

**فصل چوبیسوین ناخن کی تشریح اور ان کی منفعت کا بیان**

ناخن کی پیدایش چار منفعتون کے واسطے ہوئی ہو **پہلی منفعت** تکیہ ہوا انگلی کے پور کا تاکہ سست نہوجائے جسوقت زیادہ زور کرے کسی چیز کے گرفت مین **دوسری منفعت** قادر ہوجائین انگلیان چھوٹی چیزون کے چننے پر **تیسری منفعت** قادر ہوجائین انگلیان بذریعہ ناخن کے چھیلنے اور صاف کرنے مین کسی چیز کے **چوتھی منفعت** بعض وقت ناخن بمنزلہ ہتھیار کے ہوجاتے ہین۔ پہلی تین منفعتین نوع انسانی کے واسطے مناسب ہین اور چوتھی اور حیوانات کیواسطے ہین ناخن کے کنارے گول پیدا کیے گئے جیسا معلوم ہو چکا اور ہڈیان ناخن کی نرم بنائی گئین تاکہ اطمینان پائے نیچے ناخن کے سرانگشت صدمے سے اس چیز کے

جو اسکو ٹھوکتا ہو بسبب نہ بچانے اسکے صدمے سے ناخن کی پیدائش ہمیشہ مقرر کی گئی اسلیے کہ وہ ایسے مقام مین ہو جہان شگافتہ ہونا اور ریزہ ریزہ ہونا ہمیشہ ہوتا ہو

**فصل چھبیسوین عانہ یعنی پیڑو کی ہڈیون کی تشریح مین** نزدیک سرین کے دو ہڈیان داہنے بائین ہین کہ بیچ مین ایک مفصل موثق سے ملتی ہین اور وہ دونون مثل بنا کے ہین کل اوپر کی ہڈیون کے واسطے اور حامل اور ناقل نیچے کی ہڈیون کے واسطے ہر ایک ہڈی ان دونون مین سے چار حصون پر تقسیم کی گئی ہین جو حصہ جانب وحشی یعنی بیرونی کے متصل ہے اسکو حرقفہ اور عظم خاصرہ کہتے ہین اور جو حصہ متصل آگے کے ہے وہ استخوان عانہ ہو اور جو حصہ متصل خلف کے ہو وہ عظم الورک ہو اور جو حصہ متصل سفل انسی کے ہے اسکا نام حق الفخذ یعنی کٹس ران ہو اسلیے کہ وہ گڑھا کہ جسمین ران کا گول سر داخل ہوتا ہو اسی جو تھے حصہ مین ہو اس ہڈی پر شریف شریف اعضا رکھے گئے ہین جیسے مثانہ اور رحم اور اوعیۂ منی مردون کی اور مقعد اور سر یعنی دہان رودہ کہ جو مخرج ثفل ہو

**فصل چھبیسوین کلام مجمل پاؤن کی منفعت مین** خلاصہ کلام پاؤن کی منفعت مین یہ ہو کہ پاؤن سے دو فائدے ہین ایک تو ٹھہرنا اور قائم ہونا یہ قدم سے متعلق ہو۔ دوسرے جگہ بدلنا برابر ہر جگہ ہو خواہ اونچی نیچی ہو یہ ران اور ساق سے متعلق ہو قدم مین جب کوئی آفت ہو پہنچتی ہے ثبات اور قوام دشوار ہوتا ہو چلنا دشوار نہین ہوتا مگر وہ چلنا کہ جسمین کسی ایک پاؤن کا ٹھہرانا دیر تک درکار ہو وہ مشکل ہوتا ہے اور اگر عضل ران یا ساق مین کوئی آفت پہونچے ٹھہرنا آسان ہوتا ہو اور چلنا دشوار

**فصل ستائیسوین ران کی ہڈیون کی تشریح مین** پہلی ہڈی پاؤن کی ران کی ہڈی ہو جس سے بڑی تمام بدن مین کوئی ہڈی نہین ہو اسلیے کہ وہ بارکش ہو کل اوپر کی چیزون کی اور اٹھا لیجانے والی ہو نیچے کی چیزون کی اسکے اوپر کا کنارا قبدار ہوتا کہ بیٹھ جلئے حق الورک مین اور یہ ہڈی محدب ہو وحشی کیطرف اور پیالہ دار سا یا تقعیر ہو جانب انسی اور خلف مین اسلیے کہ اگر وہ سیدھی اور متوازی حق الورک کی رکھی جاتی ایک قسم کا فحج عارض ہوتا یعنے ترچھے پاؤن چلنا اسطرح ہے کہ دونون اٹھیونکا بعد بہ نسبت انگلیون کے زیادہ رہتا ہو جسطرح افحج چلتا ہو کہ جبلی خلقت مین یہ بات ہو اور اچھی طرح نگہداشت بڑے عضل اور عصب اور عروق کی اس شکل مین نہو سکتی اور مجموع اجزاء پاؤن کی شکل مستقیم نہ بنتی اور بیٹھنے مین خوبصورتی نہوتی۔ پھر اگر دوبارہ جہت انسی مین یہ ہڈی نہ آتی تو ایک دوسری قسم کی کجی پیدا ہوتی اور قوام کے لیے اسکی طرف اور اس سے واسطہ میل نہ پیدا ہوتا پس قوام معتدل نہوتا نیچے کے کنارے مین اس ہڈی کی دو زیادتیان ہین واسطے مفصل رکبہ کے اب ہم پہلے ساق کا بیان کرکے پھر مفصل کا بیان کرینگے

**فصل اٹھائیسوین ساق کی ہڈی کی تشریح مین** پنڈلی مثل ساعد کے دو ہڈیون سے مرکب ہو ایک ہڈی بڑی اور طولانی اور یہ انسی ہو اسکو قصبہ کبرے یعنی بڑی نلی کہتے ہین دوسرے چھوٹی اور تنگ ہو کہ ران سے نہین ملتی بلکہ وہان تک پہونچنے مین کمی کرتی ہے مگر نیچے سے یہ ہڈی اور بڑی ہڈی دونون ایک ہی جگہ پر تمام ہوئین اسکو قصبۂ صغری یعنی چھوٹی نلی کہتے ہین۔ ساق بھی جانب وحشی متحدب ہو پھر نیچے کے کنارے مین دوسری تحدیب ہو بجانب انسی تاکہ قوام اچھی طرح ہو اور معتدل رہے قصبہ کبری درحقیقت وہی ساق ہے ران سے چھوٹی بنائی گئی اسلیے کہ جب جمع ہوے اسکے واسطے دونون سبب زیادتی کبر کے کہ وہ ثبات اور اٹھانا اوپر کی چیزون کا اور سبب زیادتی صغر کے اور وہ سبک ہونا حرکت مین اور دوسرا سبب یعنی خفت اولی ہو غرض مقصود مین بیچ ساق کے پس چھوٹی پیدا کی گئی اور پہلا سبب اولی ہو غرض مقصود مین بیچ ران کے اور وہ بڑی پیدا کی گئی اور ساق کو ایک قدر معتدل ایسی عطا کی گئی کہ اگر زیادہ عظیم ہوتی تو حرکت مین دشواری پیدا ہوتی جیسے صاحب داء الفیل ورم والی کو دشواری ہوتی ہو حرکت مین اور اگر کم عظیم ہوتی تو ضعف عارض ہوتا اور عاجز ہوتا اٹھانے مین اوپر کی چیزون کے جیسے پنڈلی نرلے اور ران سب مضبوطیون کے ساتھ اسکے واسطے تکیہ بنایا گیا اور تقویت دیگئی چھوٹے قصبہ سے

اور اس قصبۂ صغرےٰ کے واسطے اور بھی منفعتین ہین کہ عصب کو اور جو رگین بیچ مین ان دونون کے ہین ڈھانپتا ہے اور قصبۂ کبریٰ کے مفصل قدم مین مشارکت کرتا ہے تاکہ مضبوط اور قوی ہو جائے وہ مفصل جس سے انبساط قدم اور اسکا دوہرا پیدا ہوتا ہے **فصل انتیسوین زانو کے مفصل کی تشریح مین** زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے دخول سے ان دو زیادتیون کے جو کنارے سے ران کے ان دو نقرون مین پیدا ہوتی ہین جو کنارے پر استخوان ساق کے واقع ہین اور ان دونون کی مضبوطی ایک رباط بچیدہ اور ایک رباط جو اندر چھپا ہوا ہے اور دو رباط قوی دونون جانب سے جنکا مقدم درست مٹھ گیا ہے بذریعہ رضفہ کے جو عین رکبہ ہے اور رضفہ گول ہڈی بغیر گودے کی ہے اسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کا خوف بوقت زانو پر بیٹھنے کے یا بروقت لٹک کر بیٹھنے کے ہٹ جانے اور اتر جانے سے ہوتا ہے اسکے بچاؤ کی مقاومت کرتا ہے اور ستون دیا گیا مفصل ممنو کہ نقل بدن اپنی حرکت سے کرتا ہے اسکے مقام آگے کی جانب مقرر کیا گیا اسیلیے کہ اکثر دشواری بچیدگی کی اسطرف عارض ہوتی ہے اور پشت کیطرف بچیدگی سخت نہین ہوتی اور دونون طرف تھوڑی ہی بچیدگی ہوتی ہے لیکن ساری بچیدگی آگے کیطرف ہے اور اسجگہ درشتی بروقت برخاست کے اور زانو پر بیٹھنے وغیرہ کے ہوتی ہے اور خدا کو بہتر معلوم **فصل تیسوین قدم کی تشریح مین** قدم کی خلقت اسواسطے ہے کہ وہ آلہ ہے ثبات اور ٹھہرنے کا اور اسکی شکل آگے کی جانب لانبی بنائی گئی تاکہ کھڑے ہونے مین اعتماد و اعانت دے اور اسکے واسطے اخمص یعنی تقعیر کف پا کی پیدا کی گئی کہ متصل ہو جانب انسی کے تاکہ میل قدم کا بروقت کھڑے ہونے کے خصوصاً وقت مشی کے خلاف جہت مین پاؤن آگے بڑھے ہوے کے ہو کہ مقاومت اس اعتماد کی جو واجب ہے پاؤن کی استقلال مین بروقت آگے بڑھا نیکے واسطے نقل مکان کے حاصل ہو اور قوام مین اعتدال بھی ہو جائے یہ بھی ایک منفعت ہے کہ دوسری چیزون کے پاس جانا ہو سکے اور کچھ گزند نہ پہونچے اور شامل ہونا قدم کا ان چیزون پر جو مشابہ درج یعنی زینہ کے ہین اور ان چیزون پر جو بلند مقامات پر بنائی گئی ہین اچھی طرح سے ہو۔ قدم بہت سی ہڈیون سے ملکر پیدا کیا گیا اور اسکے بہت سے فائدے ہین انمین سے ایک یہ ہے کہ قدم چپان خوب ہوتا ہے اور زمین جسقدر قدم کے نیچے آتی ہے خوب چھپ جاتی ہے اگر اسکے چھپانے کی ضرورت ہو اسلیے کہ قدم کبھی اپنے ماتحت کی چیز کو ایسا چمٹتا ہے جسطرح سے ہاتھ کی مٹھی مین کوئی چیز بند کر لی جائے اور جب ایسی چیز پاؤن کے نیچے آتی جسکے اجزا مین حرکت کی آمادگی ہو اسکے تھامنے اور روکنے مین یہ صورت جو قدم کی ہے بہت بکار آمد ہوتی ہے اور خوب کام دیتی ہے بنسبت اسکے کہ ایک ہی ٹکڑے سے اسکی ساخت ہوتی ہے۔ اور ایک منفعت یہ ہے جو باب ہا بیان کی گئی کہ بہت سی ہڈیون مین سے اگر ایک ٹوٹ جائے تو سب بیکار نہین ہوتین چھبیس ہڈیون سے قدم مرکب ہے کعب ہے کہ جس سے جوڑ کی تکمیل ساق کے ساتھ ہوتی ہے اور عقب ہے کہ ثبات مین اسپر اعتماد ہوتا ہے اور زورقی ہے کہ وہ اخمص سے متعلق ہے اور چار ہڈیان رسغ کی ان سے مشط مین اتصال ہوتا ہے اور ایک ہڈی نردی بشکل مسدس کہ بجانب وحشی موضوع ہے اسکے جہت سے اس جانب ثبات قدم کا زمین پر اچھی طرح ہوتا ہے اور پانچ ہڈیان مشط کی ہین کعب انسان کے قدم مین بہ نسبت دیگر حیوانات کے زیادہ تکعیب یعنی بچیدگی رکھتا ہے گویا کہ یہ ہڈی قدم کی سب ہڈیون مین اشرف ہے کہ اسکی منفعت حرکت مین سب سے زیادہ ہے جسطرح سے عقب رجل کے ہڈیون مین اشرف ہے ثبات کی منفعت مین کعب رکھا ہوا ہے بیچ مین دو کنارون کے جو آنیوالے ہین دونون قصبون سے اور وہ دونون شامل ہین کعب پر جمیع اطراف سے یعنی اوپر نیچے اور دونون جانبون وحشی اور انسی سے کعب کے دونون کنارے عقب کے دونون نقرون مین داخل ہوتے ہین اسطرح پر کہ جسطرح گڑے کوئی چیز داخل ہو کعب ساق اور عقب مین واسطہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے انکا دونون مین اتصال بخوبی ہو جاتا ہے اور جبکہ مفصل ان دونون کے درمیان نہین ہے اسکی مضبوطی

نہ وہ حاصل ہوتی ہی اور اضطراب اور لغزش سے امن ہوجاتی ہی حقیقت مین کعب بیچ مین رکھا ہوا ہی اگرچہ بسبب اخمص کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ بجانب وحشی منحرف ہی۔ کعب کے ساتھ استخوان زورقی آگے کے جانب سے ربط مفصلی پاتی ہی اور زورقی عقب سے آگے اور پیچھے کی طرف سے تینون ہڈیون رسغ کے ذریعہ سے متصل ہی اور وحشی کی جانب مین بذریعہ استخوان نردی کے عقب سے متصل ہے. نردی ایسی ہڈی ہی کہ چاہین اسے ایک استخوان مفرد قرار دین اور چاہین اسے چوتھی ہڈی رسغ کی شمار کرین عقب کعب کے نیچے موضوع ہی اور سخت ہی اور خلف کیجانب اسمین استدارت ہی تاکہ صدمے اور آفات کی مقاومت کرے نیچے سے چکنی ہی تاکہ چلنے مین بہ ابر قدم اچھی طرح رہے اور جہان پر قدم ٹھہرایا جاوے وقت کھڑے رہنے کے اچھی طرح منطبق ہو اور مقدار اسکی بڑی پیدا کیگئی تاکہ بدن کے اٹھانے مین مستقل رہے اور بشکل مثلث مائل بطول پیدا کی گئی پھر رفتہ رفتہ پتلی ہوتے ہوتے تمام ہوجاتی ہی اور نزدیک اخمص کے بجانب وحشی ہوکر مضمحل ہوجاتی ہی تاکہ تقعیر اخمص کی درجہ بدرجہ پیچھے سے اسکے درمیان تک گھٹتی بڑھتی جائے رسغ کی چارون ہڈیان ہاتھ کے رسغ کے بہ نسبت مخالف ہین اسطرح پر کہ ہاتھ کے رسغ بمنزلہ صف واحد کے ہین اور قدم کے رسغ مین دو صفین ہین اور یہ بھی اختلاف ہی کہ قدم کے رسغ کی ہڈیان چار ہین اور ہاتھ کے رسغ کی سات ہین اس کمی و بیشی مین یہ منفعت ہی کہ ہاتھ مین حاجت حرکت کی اور شامل ہونیکی بہ نسبت قدم کے زیادہ ہی اسلیے کہ اکثر منفعت قدم یہی ہی کہ ثبات اچھی طرح ہو اور کثرت اجزا اور مفاصل استمساک مین بھی مضر ہوتی ہی اور جس چیز پر قدم جمتا ہی بجہت حصول استرخا اور انفراج بشرائط زائد کے اسمین بھی ضرر پیدا ہوتا چاہیے اگر بالکل بے جوڑ ایک ہی ہڈی رسغ کی ہوتی تو انبساط معتدل اور ملائم قوت ہونیکی وجہ سے دوسرا ضرر پیدا ہوتا۔ یہ بات معلوم ہوچکی ہی کہ لپٹ کر شامل ہونا اس عضو سے اچھی طرح بنتا ہی جسکے اجزا بہت اور چھوٹے چھوٹے ہون اور استقلال اور ثبات اس عضو سے خوب ہوتا ہی جسکے اجزا کم اور مقدار مین بڑے ہون. مشط قدم پانچ ہڈیون سے بنایا گیا ہی ایک ایک ہڈی سے ایک انگلی متصل ہوتی ہی جس قدم مین پانچ انگلیان ہون اور ایک ہی صف مین بنی ہوئی یعنی کوئی انگلی تلے اوپر خواہ مخواہ الگ نہو اسلیے کہ حاجت مضبوطی کی پاؤن کی انگلیون مین زیادہ ہی جسطرح قبض اور اشتمال کی حاجت ہاتھ کی انگلیون مین زیادہ ہے. سواے انگوٹھے کے پاؤن کی ہر ایک انگلی تین سلامیات سے مرکب ہی اور انگوٹھا دو سلامیات سے اب ہمنے کل ہڈیون کا حال اور ان کی تشریح بقدر کفایت بیان کردی یہ سب ہڈیان اگر شمار کیجائین تو دو سو اڑتالیس ہونگی ان سمسمانیات اور عظم لامی جو شبیہ یونانین کے نام سے ہی داخل نہین ہی یہان تک ہڈیون کی تشریح تمام ہوئی

**جملہ دوسرا تشریح عضل مین** اور اسمین انیس فصلین ہین

**فصل پہلی جملہ دوسرا تعلیم پانچوین** بیان عام عصب اور عضل اور وتر اور رباط کا۔ چونکہ تمام ہونا حرکت ارادیہ کا اعضا سے بدون ایک قوت قابضہ کے جو دماغ سے بذریعہ عصب کے پیدا ہوتی ہی نہین ہوسکتا ہی اور عصب کا یہ حال ہی کہ اسکا متصل ہونا ہڈیون سے جو درحقیقت اصول اعضا متحرکہ حرکت مین بقصد اول ہین بخوبی درست نہین ہوسکتا اسلیے کہ ہڈیان سخت ہین اور عصب نرم اور لطیف ہی بناءً بر نظر لطف حق تعالی نے شامل حال ہی کہ ہڈیون سے ایک ایسی چیز پیدا کی جو مشابہ عصب کے ہی اور اسکا عصب اور رباط نام رکھا جاتا ہے پٹھے کے ساتھ اسکو جمع کیا اور اسطرح پر دور آوردہ کیا اور ملادیا کہ پٹھے اور رباط بمنزلہ شی واحد کے معلوم ہوتے ہین۔ اور پھر چونکہ وہ جرم جو عصب و رباط مین پیوند رکھتا ہی ہر حال مین باریک ہوتا ہی اسلیے کہ پٹھے کی زیادتی حجم بحالت وصول طرف اعضا کے مقام رسیدگی مین مقدار معتد کو نہین پہونچتی اور نہ اسکی غلاظت بمقدار کافی ہوتی ہی اور حجم پٹھہ کا نزدیک نسبت ایسا ہوتا ہی کہ جرم دماغ اور نخاع اور حجم راس اور مخارج عصب اس جرم کے متحمل ہون پس اگر تحریک اعضا کی عصب کے متعلق ہوتی اور پٹھے اپنے حجم لائق پر بھی باقی رہتا خصوصًا اس حجم پر جو بوقت تقسیم و شاخ لا

ہوتی عصب کے اعضا مین انکا حجم پیدا ہوتا ہے کہ یہ تجھے بمنزلہ ایک حصہ کے واسطے استخوان باریک کے ہو جاتا ہے اور جبتبا اپنی اصل اور مبدء سے دور تر جاتا ہے اس مین دقت اور باریکی پیدا ہوتی جاتی ہے باالجملہ اگر باانہمہ باریکی و نزاکت تحریک اعضا کی اس سے متعلق ہوتی اسمین فساد ظاہر پیدا ہوتا ہے اسی حکمت سے خالق تعالے نے ایسی تدبیر کی کہ تجھے کے جرم کو غلاظت اور گندگی عطا فرمائی اسطرح پر کہ جرم اس سے پیوند کیجاتی ہے اسکو رباط کے ساتھ بٹ دیا بطور لیف کے اور دونون کے لپٹنے مین جو جگہ خالی تھی اسپر گوشت اگا دیا اور جھلی سے اسکو ڈھانپ دیا اور اسکو بیچ مین مثل عمود کے اسطرح پر جگہ دی کہ وہ مثل محور کے جو ہر عصب سے قرار دیا جاتا ہے اور ان سب چیزون سے ملکر ایک عضو پیدا ہوتا ہے جسکی ترکیب عصب اور عقب اور ان دونون کی لیف اور وہ گوشت جو بھرنے والا خالی جگہون کا اور جھلی جو اسکو ڈھانپے ہوے ہے ان تینے اجزا سے ہوتی ہے اسیکا نام ہم عضل رکھتے ہین اور یہی وہ عضو ہے کہ جب سمٹتا ہے اسوقت جو وتر کہ مرکب رباط اور عصب نافذ عضلہ سے ہے بجانب عضو کے کھنچتا ہے پھر تشنج پیدا ہو کر عضو کھنچ جاتا ہے اور جب عضل مین انبساط پیدا ہوتا ہے وتر مسترخی ہو کر ڈھیلا ہو جاتا ہے اور عضو منبسط و دور ہو جاتا ہے **فصل دوسری تشریح مین عضل وجہ کے** ظاہر ہے کہ عضل وجہ کے تعداد مین برابر اعضاے متحرک کے جو وجہ مین ہین درکار ہین اور اعضاے متحرک وجہ مین اتنے ہین پیشانی اور دونون گوشہ چشم اور اوپر کی دو پلکین اور دونون رخسارے اور دونون ہونٹھون کے اور دونون ہونٹھ اور ان دونو کی حدین اور دونون کنارے نتھنون کے اور نیچے کا جبڑا **فصل تیسری تشریح مین عضل پیشانی کے** پیشانی حرکت کرتی ہے بذریعہ ایک عضلہ باریک کے جو چوڑا اور جھلی نما ہے اور نیچے پیشانی کی جلد کے پھیلا ہوا ہے اور خوب جلد سے ملا ہوا ہے گویا قوام جلد مین داخل ہے اور اسکا جزو ہے اسی جہت سے جلد کا کھنچنا بسبب عضلہ کے نہین ہوتا اور عضو متحرک اس عضلہ سے بمعونت وتر کے ملتا ہے اسلیے کہ متحرک اسمقام پر فقط ایک چوڑی جلد ہے جو سبک ہے ایسی چیز کا ہلانا وتر سے اچھا نہین ہے اسی عضلہ کی حرکت سے دونون ابرو بلند ہوتے ہین اور آنکھ کو بھی بند ہو نہین اسی عضلہ سے مدد ہو سکتی ہے کہ یہ ڈھیلا ہو کر گر پڑتا ہے **فصل چوتھی تشریح مین عضل مقلہ کے** گوشہ چشم کے حرکت دینے والے چھ عضل ہین چار انمین سے نیچے اوپر اور دونون ماقین یعنے کونے ہین ہر ایک انمین کا جہت خاص مین حرکت کرتا ہے۔ اور دو عضل بوضع تورب یعنی ترچھے واقع ہین جن سے حرکت دوری پیدا ہوتی ہے اور مقلہ کے پیچھے ایک عضلہ اور ہے جو عصبہ مجوفہ کیواسطے جسکا ذکر ہم آگے کرینگے دعامہ اور ستون بنتا ہے اسلیے کہ وہ عضلہ اسی عصبہ سے اور جو چیز اس عصبہ مین ہے متعلق ہوتا ہے اور اسے گھیر لاتا ہے اور اسکے لیے استرخا کو جسکی وجہ سے وہ عصبہ باہر نکل آئے منع کرتا ہے اور بوقت تیز دیکھنے کے اس عصبہ کو ضبط کرتا ہے یہ عضلہ ایسا ہے کہ اسکی رباطی جھلیون کیواسطے گوشہ دار ہونا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اسکی صورت مین شک پیدا ہوا بعض علماے تشریح اسکو عضلۂ واحدہ جانتے ہین اور بعض اسکو دو قرار دیتے ہین اور بعض تین کے بھی قائل ہین بہرحال سرا اسکا ایک ہی ہے **فصل پانچوین تشریح مین عضل جفن کے** نیچے کی پلک چونکہ محتاج حرکت کی نہین ہے اسلیے کہ غرض پوری اور تمام ہو جاتی ہے اوپر کی پلک کی حرکت سے اسواسطے کہ آنکھ کا بند کرنا اور تیز دیکھنا دونون اسکی حرکت سے تکمیل پاتی ہے اور توجہ خداوند تبارک و تعالی کی آلات کی کمی پر جسقدر ممکن ہو مصروف ہے جبتک کہ کمی آلات سے کوئی خلل نہ واقع ہو اسلیے کہ بہت آلات ہونے مین جو آفتین ہین وہ بخوبی معلوم ہین۔ اگرچہ یہ بھی ممکن تھا کہ اوپر کی پلک ساکن رہتی اور نیچے کی متحرک ہوتی مگر عنایت صانع بیچون کی مصروف اسی بات پر ہوئی کہ جو افعال جن مبادی سے لیے جائین ان افعال کو اپنے مبادی سے قربت حاصل ہو اور توجیہ اسباب کی طرف غایات کے نہایت معتدل طریقہ پر اور نہایت استواری اور مضبوط راہ پر ہو اور چونکہ اوپر کی پلک منبت اعصاب سے قریب ہے اور عصب

جب اوپر کی پلک نیچے کی طرف چلے تو محتاج پھیلنے کی اور سمٹنے کا نہو گا۔ پھر چونکہ اوپر کی پلک محتاج دو حرکتون کی تھی یعنی کھلنے مین آنکھ کے محتاج ارتفاع اور بلند ہونے کی اور بند ہونے مین محتاج انخلال اور پست ہونے کی اور بند ہونا محتاج ایک ایسے عضلہ کا ہے جو نیچے کی طرف جذب کرے اس ضرورت سے چارہ کار نہین تھا کہ عصب پلک مین اسفل کیطرف ترچھا ہو کر آئے اور پھر بلند ہو جائے۔ اور اسوقت بھی دو حال سے خالی نہین یا تو ایک ٹھیک کنارے پلک سے متصل ہو یا بیچ مین پلک کے ہو پچھے اگر بیچ مین پلک کے ہو نچتا تو جو حد تہ چڑھنے والا ہے طرف وسط کے اسے دھانپ لیتا اور اگر کنارے پر پہونچتا تو فقط ایک ہی طرف سے متصل ہوتا اور اچھی طرح پلک بند نہو سکتی بلکہ توریب پیدا ہوتی جسطرف ٹھیک ملاتی وہ تریب اور تشنج زیادہ ہوتی اور دوسری جانب کم ہوتی پس اچھی طرح جھپکنے کی پلک کی برابر نہوتی بلکہ جھپکنے کی پلک کی مثل صاحب لقوہ کے ہوتی اسواسطے دو عضلہ پیدا کیے گئے جو دونون کونون کی طرف سے آکر پلک کو نیچے کیطرف برابر جذب کرتے ہین حالانکہ پلک کا جذب ایک ہی عضلہ سے ہو سکتا تھا جو وسط پلک سے آکر اسکے وتر کا کنارہ پلک کی بالائی پر پھیل جاوے اور جب اسمین تشنج پیدا ہو تب پلک کھلجائے اسیواسطے ایک ہی عضلہ پیدا کیا گیا کہ بخط مستقیم درمیان دونون پلکون کے اترتا ہے اور چوڑا ہو کر اس جرم سے متصل ہوتا ہے جو شبیہ غضروف کے نیچے مثبت فرش کے بچھا ہے

## فصل چھٹی تشریح مین عضل رخسارہ کے

رخسارے کے واسطے دو حرکتین ہین ایک حرکت اسکی نیچے کے جبڑے کی تابع ہے دوسری بشرکت ہونٹھ کے ہوتی ہے جو حرکت رخسارہ کی جبڑے کے تابع ہے اسکا سبب عضل اسی جبڑے کے ہین اور جو حرکت بشرکت ہونٹھ کے ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ایک عضلہ رخسارے اور مونھ مین مشترک ہے اور یہ عضلہ مشترک ہر ایک رخسارے مین چوڑا ہو کر پھیلا ہے اور اسکا نام وجنہ ہے۔ یہ دونون عضل چار چار حصہ سے مرکب ہین اسلیے کہ لیف ان مین چار مقامون سے آتی ہے ایک لیف کا جائے نشو ترقوہ یعنے ہنسلی ہے اور اسکی نہایات دونون ہونٹھون کے کنارے سے اسفل تک متصل ہوتی ہین اور منھ کو نیچے کی طرف سے بصورت توریب جذب کرتی ہین۔ دوسری لیف کا مقام نشو و نما سینہ اور ہنسلی دونون جانبون سے ہے کہ ان کی لیف بشکل مورب چلتی ہے اور داہنے طرف جو پیدا ہوئی ہے اس لیف کو جو بائین طرف سے نکلی ہے تقاطع کرکے در آتی ہے پس لیف داہنے طرف والی ہونٹھ کے نیچے کے بائین کنارے سے ملتی ہے اور بائین طرف والی اسکے برعکس ہے یعنے ہونٹھ کے نیچے کے داہنے کنارے سے ملتی ہے۔ جسوقت اس لیف مین تشنج پیدا ہوتا ہے مونھ تنگ ہو کر آگے کیطرف نکل آتا ہے جیسے ڈوری تھیلی کے سوراخ مین کھینچنے سے اسکا مونھ بند ہو کر کھنچ جاتا ہے۔ تیسری لیف کی پیدایش کا مقام وہ کنارہ شانہ کا ہے جسے اخرم کتف کہتے ہین اور یہ لیف متصل ہوتی ہے اور یہ جائے اتصال انھین عضل کے اور ہونٹھ کو دونون جانبون مین اچھی طرح جھکاتی ہے۔ چوتھی لیف سناسن رقبہ سے پیدا ہوتی ہے اور کانون کے سامنے گذرتی ہوئی رخسارے کے اخیر سے متصل ہوتی ہے اور رخسارے کو حرکت ظاہری دیتی ہے کہ ہونٹھ بھی اسکی تبعیت سے متحرک ہوتے ہین کبھی بعض آدمیون کی خلقت مین کان کی جڑ کے قریب ہو جاتی ہے اور متصل ہو کر اسکے کان کو حرکت دیتی ہے

## فصل ساتوین تشریح مین عضل شفت کے

ہونٹھ کے عضل ایک تو مشترک ہونٹھ اور رخسارے مین ہے جسکا ذکر ابھی ہو چکا اور عضل خاص اسکے چار ہین دو ان مین سے کانون کے اوپر کیجانب سے آتے ہین اور قریب کانون کے کنارے سے ملتے ہین اور دو نیچے کیطرف سے ان چارون مین ہونٹھ کے ہلانے کی کفایت ہے اسلیے کہ انمین کا اگر ایک متحرک ہوتا تو ایک جانب ہونٹھ کی ہلتی اور جب ان مین کے دو ملکر دو طرف ہوتے ہین ہونٹھ کی چارون طرف کی حرکت تمام ہوتی ہے اور ان چار حرکتون کے سوا ہونٹھ کے واسطے اور کوئی حرکت نہین ہے۔ یہ چارون لیف اور کنارے عضل مشترک کے جرم مین ہونٹھ کے اسطرح مل گئے ہین کہ ہونٹھ

کے اصلی اجزا سے انکی تمیز نہین ہو سکتی اسلیے کہ ہونٹھ خود عضو لحمی نرم ہے کہ اسمین ہڈی نہین ہے **فصل آٹھوین تشریح مین عضل منخرین کے** کنارے نتھنون کے ان مین دو عضل چھوٹے قوت دار متصل ہوتے ہین چھوٹے ہونیکی یہ منفعت ہے تاکہ تنگی نہ واقع ہو جگہ مین اور عضلات کے جن کی طرف حاجت زیادہ ہے اسلیے کہ حرکات اعضاے رخسارہ اور لب کے عدد مین بھی زیادہ ہین اور دونون بھی انکو زیادہ ہے اور ہمیشہ حرکت رہتی ہے اور حاجت ان کی حرکت کی بہ نسبت نتھنون کی حرکت کے زیادہ ہے - قوی ہونا ان عضلات کا اس جہت سے ہے کہ جو نرمی نتھنے مین ہڈی نہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسکا تدارک کرین اور کسی قدر سختی آجائے انکی آمد گالون کی طرف سے ہے اور گال کی لیف سے پہلے ملتے ہین گالون کیطرف سے انکی آمد کا فائدہ یہ ہے کہ حرکت نتھنون کی اسی طرف سے ہوتی ہے **فصل نوین تشریح مین عضل فک اسفل کے** نیچے کے جبڑے کو خاص کر جو حرکت ہوئی اور اوپر والے جبڑے کو حرکت نہوئی اس مین چند منافع ہین **ایک** تو یہ ہے کہ نیچے کا جبڑا بہ نسبت اوپر کے سبک ہے یعنی اور اعضا کا بوجھ اسپر نہین ہے اور سبک کو حرکت دینا بہ نسبت گرانبار کے اچھا ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ چونکہ اوپر کا جبڑا اعضاے شریفہ پر شامل ہے مثل ناک اور آنکھ کے اس کی حرکت سے ان اعضا کو تکلیف ہوتی اور نیچے کا جبڑا چونکہ ان اعضا سے الگ ہے اسکی حرکت ان اعضا پر کسی طرح کا گزند نہین پہونچاتی **تیسری منفعت** یہ ہے کہ اگر اوپر کے جبڑے کی تحریک آسان بھی ہوتی تو اسکا جوڑ جو سر کے جوڑ سے ملا ہوا ہے اسمین مضبوطی کی احتیاط کامل باقی نرہتی - حرکتین نیچے کے جبڑے کی محتاج اسکی نہین ہین کہ تین سے زیادہ ہون مونھ کھولنا اور پھیلانا اور مونھ بند کرنا اور چبانا اور پیسنا - مونھ کھولنے کی حرکت جبڑے کو نیچے اتارتی ہے اور بند کرنے کی حرکت جبڑے کو اونچا کرتی ہے اور پیسنے کی حرکت جبڑے کو پھیرتی ہے اور دونون طرف جھکاتی ہے - اس بیان سے ظاہر ہوا کہ حرکت اطباق یعنی بند کرنے کی حرکت کے واسطے عضل ایسے چاہیے جو اوپر سے اترتے ہون بجانب فوقانی تشنج ہون اور کھلنے کی حرکت اسکے خلاف ہے اور پیسنے کی حرکت بالتورب حاصل ہوتی ہے اسلیے جب سے حرکت اطباق کے واسطے دو عضل پیدا کیے گئے اور انکی شناخت اسطرح پر ہوتی ہے کہ وہ عضل کنپٹی کے نام سے پہچانے جاتے ہین اور متقلین انکا نام ہے - انسان مین ان دونون کی مقدار چھوٹی مقرر کی گئی اسلیے کہ جس عضو کی تحریک انسے متعلق ہے وہ بھی چھوٹا ہے اور ایسی نرم ہڈی کا ہے کہ چبانے کے قابل ہے اور دونون مین سبک ہے اسلیے کہ جو حرکات اس عضو سے بذریعہ ان دونون عضل کے صادر ہوتے ہین وہ بھی سبک ہین - اور حیوانات مین نیچے کا جبڑا بہ نسبت انسان کے جبڑے کے بڑا اور گران پیدا کیا گیا اور تحریک جو متعلق حیوانات کے جبڑے سے ہے اسکی اتنی قسمین ہین نہش یعنی کاٹ کھانا اگلے دانتون سے اور قطع یعنی کاٹنا جس سے ٹکڑے ہو جاتے ہین اور سلام یعنی ایسا کاٹنا کہ اسکا اثر نہ معلوم ہو اور قلع یعنی اکھیڑنا اس اکھیڑنے کی حرکت مین جبڑے کو ایک درشتی کرنی پڑتی ہے - یہ دونون عضلے نرم ہین اسلیے کہ انکا مبدا یعنی دماغ جو ایک جرم بغایت نرم ہے ان دونون عضلے سے نہایت قریب ہے اور ان دونون مین اور دماغ کے بیچ مین سواے ایک ہڈی کے اور کوئی ہڈی نہین ہے بایں لحاظ اور بھی اس خوف سے کہ چونکہ ان دونون کو دماغ سے آفت مین اور دماغ مین مشارکت ہے ایسا نہو کہ کوئی آفت انپر پہونچے اور بوجہ مشارکت کے دماغ تک منتہی ہو کر منجر بسرسام ہو جائے خواہ اور کسیطرح کا گزند پہونچائے مصلحت خالق تعالی نے انکو نزدیک محل نشو کے مخفی کیا اور دماغ کی شرکت سے انکو باز رکھا زوج کی دو ہڈیون مین اور وار پار کر دیا انکو ایک پوشش مین جسم مشابہ ایک طاق کے ہے جو دو ہڈیونکے زوج اور بلندیون ان نقبون سے ملتحم ہوتی ہے جو جبڑا پر ان دونون کے ساتھ گذرتے ہین اور اسکے گرد سے ان دونون پر لباس کیے ہوئے ہین - اور اسکی گذرگاہ ایک مسافت صالحہ پر قرب مین زوج کے واقع ہے تاکہ جو ہوا ان دونونکا کم سخت

ہوجاے اور ان دونون کے اول سے تھوڑا تھوڑا دور ہوجانے ہر ایک ان دونون عضلون کے واسطے ایک وتر عظیم پیدا ہوتا ہے جو نیچے جبڑے کے گردون پر شامل ہوتا ہو جب اس وتر مین تشنج ہوتا ہو نیچے کے جبڑے کو اٹھا دیتا ہے ان دونون عضل کی اعانت کی جاتی ہو۔ دو اور عضل سے جو منھ کے اندر آتے ہین اور نیچے کے جبڑے کی طرف اترتے ہین بیچ مین ایک پست مقام کے اسلیے کہ جبڑھانا گران تیز کا اس مین تدبیر اور مددگاری زیادہ قوت کی درکار ہو۔ جو وتر ان دونون عضلین سے اگتا ہے۔ وہ ان کے بیچ سے اگتا ہے کنارون سے نہین اگتا واسطے مضبوطی کے جس عضل سے موہنھ کھولنا اور جبڑے کا نیچے اترنا متعلق ہو ان دونون کی لیف پیدا ہوتی ہے ان زوائد خاردار سے جو پس گوش ہین اترکر عضلہ واحدہ کی حد ہوجاتی ہو بعد اسکے خالص وتر بنجاتی ہو تاکہ مضبوطی اسکی زیادہ ہو پھر ایک صورت بشکل کرہ کے منقش ہوکر گوشت سے بھر جاتی ہو اور اسی کا عضلہ بنجاتا ہو جسکا نام عضلہ مدیرہ ہو فائدہ اسکا یہ ہو کہ بہ وقت پہونچنے آفات کے امتداد سے عریض نہوجائے پھر عضلہ ملتا ہے مقام پیچیدگی فک اسفل سے ذقن تک اور جسوقت اس مین تقلص یعنے انقباض پیدا ہوتی ہے لحی یعنی جبڑے رانش کو پیچھے کی طرف جذب کرتی ہو پس بالضرور نیچے کی طرف جبڑا اترتا ہے اور چونکہ ثقل طبعی نیچے اترنے پر معین ہو وہی عضل اس حرکت مین کافی ہوے کسی تیسرے معین کی ضرورت نہوئی۔ چبانے کے دو عضل ہین ہر طرف ایک ایک بشکل مثلث واقع ہے اسلیے کہ سر انکا وہ زاویہ ہے جو رخسار کے زاویون سے پیدا ہوتا ہو اور دو ساقین ہر ایک عضل کیواسطے دراز ہوئین ایک انمین کی نیچے کے جبڑے تک اترتی ہو اور دوسری کنارے زوج تک چڑھتی ہو اور ایک قاعدہ خط مستقیم سے ان دونون مین متصل کیا گیا اور ٹھہر گیا ہر ایک زاویہ اپنے مفصل کو لیکر ٹھہر گیا ہو تاکہ اس عضلہ کے واسطے جہات مختلفہ ہون حال تشنج مین اور اسکی حرکت مستقیم نہو بلکہ اس عضلہ کیواسطے طرح طرح کی میل پیدا ہون جن سے مینے چبانے کا فعل درست ہو

**فصل ساتوین تشریح مین عضل راس کے**

سر کیواسطے چند حرکتین خاص ہین اور چند حرکتین مشترکہ ہین یا بیخ گردن کے مہرون کے ساتھ ان حرکتون سے حرکت منتظم ہو اور گردن جھکنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک حرکت دونون حرکت خاص و مشترک سے یا بسبیل انتکاس و سرنگون ہونے کے ہو یا بسبیل انعطاف یعنے خمیدہ ہونے پیچھے کی طرف ہو یا داہنے اور بائین کیطرف جھکنے کی ہو اور ان دونون کے بیچ مین حرکت التفات یعنی پلٹ کر دیکھنے کی پیدا ہوتی ہو بشکل استدارت یعنی سر ایک قوس کسی دائرہ کی طے کرتا ہو اس مکان سے جو سر کا محیط ہو۔ جو عضل سر کو خاص واژگون کرتے ہین وہ ہین کہ دونون جانب سے وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ دونون اپنی لیف کو لیے ہوے ہوتے ہین پس گوش انکے جانب فوقانی ہو اور استخوان سر سینہ انکی جہت تحتانی ہو اور اسطرح متصل ہو کر چڑھتے ہین کہ اکثر گمان کیا جاتا ہو کہ ایک ہی عضلہ ہو اور کبھی دو کا دھوکا ہوتا ہو اور کبھی تین کا اسلیے کنارہ ایک ان دونون کا شاخدار ہو کر اسمین دو سر پیدا ہوتے ہین جب ایک عضل متحرک ہوتا ہو تو سر سرنگون ہو کر کسی شق کیطرف جھک جاتا ہو اور جب دونون عضل متحرک ہوتے ہین تو سر آگے کیطرف مائل ہوتا ہو بے اسکے کہ کسیطرف کج ہو۔ جو عضل سر اور گردن دونون کو سرنگون کرتا ہو وہ ایک زوج ہو مری کے نیچے رکھا گیا پہلے اور دوسرے فقرے کیطرف خالص ہوکر آتا ہو اور ان دونون سے ملکر پر گوشت ہوتا ہو اگر اس زوج کا وہ جزو متحرک ہو جو متصل مری کے ہو فقط سر جھکیگا اور اگر وہ جزو جو متصل مقام التحام کو بھی جو دونون فقرون پر ہو مستعمل کرے تو سر اور گردن دونون آگے کیطرف جھکین گے فقط سر کے پیچھے پلٹانیوالے عضل چار زوج ہین چھپے ہوے مدفون نیچے ان ازواج کے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہو ان ازواج کا مقام روئیدگی مفصل کے اوپر ہو کوئی ان مین سے سناسن تک آتا ہو اسکا مقام روئیدگی وسط خلف سے دور تر واقع ہے کوئی ان مین سے اجنحہ تک آتا ہو اسکا مقام روئیدگی وسط خلف مین ہو ان چارون مین سے ایک وہ زوج ہو جو فقرہ اولی کے دونون بازوؤن تک آتا ہے اور اس زوج کے ہوکر جو دوسرے سنسنہ تک پہونچتا ہو اور

ایک زوج کی بعض فقرۂ اولی کے دونون بازوؤن سے نکلکر سنسنہ ثانیہ تک ہونچتی ہے اس زوج کی خاصیت یہ ہے کہ سر کا جھکنا بوقت لیٹنے کے حال طبعی قائم کرتا ہے بسبب اپنے مورب ہونے کے۔ چوتھا زوج اوپر سے شروع ہو کر تیسرے کے نیچے بشکل تورب جانب وحشی تک ہونچتا ہے اور فقرۂ اولی کے بازو سے لازم ہوجاتا ہے پہلے دو زوج سر کو پشت کیطرف پھیرتے ہین بدون جھکنے کے خواہ تھوڑا جھک کر اور تیسرا زوج جھکنے کی کجی کو قائم کرتا ہے اور چوتھا پیچھے سر کو پلٹتا ہے پورا پلٹنا جو ظاہر ہوتا ہے اور تیسرا اور چوتھا ان دونون مین سے جو جھکیگا سر کو کسی طرف جھکائیگا اور اگر دونون مین تشنج پیدا ہو سر کی حرکت پیچھے کیطرف منقلب ہوتی ہے بدون کجی اور میل کے۔ سر اور گردن کے پلٹنے والے عضل تین زوج ہین اندر بیٹھے ہوے اور ایک زوج باہر نمودار ہے ہر ایک فرد اس زوج کی بشکل مثلث ہے جسکا قاعدہ استخوان پشت سر ہے اسکی دو ساقین گردن تک اترتی ہین۔ تین زوج پھیلے ہوے نیچے اسکے چند شگاف مین اترتے ہین دونون جانبون مین فقرون کے اور ایک زوج نہایت مائل ہے طرف اجنحہ کے اور ایک زوج متوسط ما بین دونون جانبون فقرون کے اور اطراف اجنحہ کے ہے سر کے جھکانے والے دونون جانبون کیطرف دو زوج ہین کہ جو مفصل راس کے قریب مین ایک زوج انمین کا اسکی جگہ آگے ہے وہی زوج ملتا ہے درمیان سر اور دوسرے فقرے کے اسطرح پر کہ ایک فرد اسکی بطرف یمین اور دوسری بطرف یسار ہوتی ہے اور دوسرے زوج کا مقام پیچھے ہے مجتمع ہوتا ہے درمیان پہلے فقرے اور سر کے اسکی فرد بھی ایک داہنے اور بائین ہوتی ہے ان چارون مین سے جس عضل مین تشنج ہو سر اسی جانب پورا جھکیگا اور جو دو عضل ایک جانب کے متشنج ہون انھین کی طرف سر جھکیگا بے تورب کے اگر اگلے دونون عضل متحرک ہون تو سر نگون کرنے مین اعانت کرینگے اور پچھلے دونون کی حرکت سر کو پیچھے پلٹ دیتی ہے اور چارون کی حرکت ملکر سر کو سیدھا بلا میل کر دیتی ہے یہ چارون عضل سب عضل مین چھوٹے ہین مگر بوجہ اپنی خوبی محل اور پوشیدہ اور محفوظ ہونے تحت عضل دوسرے کے اس صدمہ کا یہ خود تدارک کرلیتے ہین جو بڑے عضل بوجہ اپنے بڑے ہونے کے برداشت کرتے ہین **مترجم کہتا ہے** یعنے بڑے عضل کو جو قوت برداشت صدمات کی بوجہ بڑے ہونے کے ہے یہ چھوٹے چارون عضل باوصف چھوٹے ہونے کے ایسے اچھے اور محفوظ مقام پر واقع ہین کہ بوجہ عمدگی مقام کے متحمل ان صدمات کے ہوجاتے ہین اور تدارک انکا کر لیتے ہین **متن** سر کا جوڑ جو دو باتون کا محتاج تھا اور وہ دو امر محتاج دو معین اور مددگار متضاد کے ہین **ایک** تو مضبوطی ہے اور یہ متعلق جوڑ کی مضبوطی سے ہے ایسا مضبوط ہو کہ حرکات کی اطاعت کم کرے **دوسری** کثرت عدد حرکات کی ہے اور یہ متعلق اسکے ہے کہ مفاصل نرم ہون اور انمین سستی ہو لہذا تجویز یہ ہوئی کہ مفاصل مین نرمی پیدا کیجاے تاکہ اس مضبوطی مین آرام اور آسانی ہو جو بہ جہت زیادہ لپٹنے عضلات کے حاصل ہوتی ہے پس دونون غرضین متخالف حاصل ہو گئین فتبارک اللہ احسن الخالقین

**فصل گیارھوین تشریح مین عضل حنجرہ کے** گلا غضروفی غضروفی ہے آواز نکلنے کا آلہ بنایا گیا اسکی ترکیب تین غضروف سے ہے **ایک** تو وہ غضروف ہے کہ اس تک حس ہو پہونچتی ہے اور حس یعنے حس لمس کا مقام آگے حلق اور نیچے ذقن کے ہے جسے درقی اور ترسی کہتے ہین اسواسطے کہ اندر اسکے گہرا اور اوپر محدب مثل سپر کے اور بعض سپر کے ہے **دوسرا** غضروف اسکے پیچھے متصل گردن کے رکھا ہوا ہے اور اسکے ساتھ بندھا ہوا ہے اسکی پہچان یہی ہے کہ کوئی نام خاص اسکا نہین ہے **تیسرا** غضروف ان دونون پر الٹا پڑا ہوا ہے بہت متصل اس غضروف کے ہے جسکا کچھ نام نہین ہے۔ اور درقی کی ملاقات اس تیسرے غضروف سے بے اتصال کے ہوتی ہے تیسرے اور دوسرے بے نام غضروف کے درمیان مین ایک جوڑ ہے دوہرا جس مین دو نقرے ہین ان دونون مین دو زیادتیان باریک پیوست ہوتی ہین اس دوسرے غضروف کی جانب سے جسکا

کچھ نام نہیں ہے یہ دونوں زیادتیاں بندھی ہیں جنپر رباطات سے اور اس غضروف کا سکہی اور طرجہالی نام ہے۔ وزقی اور وہ غضروف جسکا
کچھ نام نہیں ہے ان دونوں کے ملنے اور ایک دوسرے کے بعید ہونے سے جو شکل پیدا ہوتی ہے اس سے کشادگی اور تنگی حنجرہ کی حاصل
ہوتی ہے اور طرجہالی کے وزقی پر اوندھے گرنے سے اور ہمیشہ اسکے ورمی کے پاس رہنے سے اور بھی طرجہالی کے وزقی کے اوپر بلند ہونے سے
حنجرہ کا کھلنا اور بند ہونا حاصل ہوتا ہے حنجرہ کے آگے اور اسکے نزدیک تین ہڈیاں بشکل مثلث واقع ہیں جنھیں عظم لامی کہتے ہیں جو بشکل لام یونانی
ہے اسطرح ہے ٣ ع۔ اس ہڈی کی خلقت کا فائدہ یہ ہے کہ قیام گاہ اور تکیہ گاہ ہو اسی مقام سے ایک لیف پیدا ہوتی ہے حنجرہ تک پس حنجرہ
محتاج ایک ایسے عضلہ کیطرف ہے جو وزقی کو اس غضروف سے ملائے جسکا کچھ نام نہیں ہے اور ایک عضلہ کا محتاج ہے جو طرجہالی کو ملاکر
بند کردے اور ایک اور عضلہ اسکو درکار ہے جو طرجہالی کو ترسی اور بے نام کے غضروف سے دور کردے تاکہ حنجرہ کھل جائے حنجرہ کے
کھولنے والے عضل ان میں سے ایک زوج وہ ہے جو عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے اور آگے وزقی کے آکر گوشت آور ہوکر اسی وزقی پر پھیل
جاتا ہے جب اس زوج میں تشنج پیدا ہوتا ہے وزقی کو آگے اور اوپر کی طرف ظاہر کردیتا ہے پس حنجرہ کھلکر وسیع ہو جاتا ہے ایک دوسرا
زوج اور ہے جسکے شمار عضل حلق میں کیا جاتا ہے کہ وہ نیچے کیطرف جذب کرتا ہے ہماری رائے یہ ہے کہ اس زوج کا شمار مشترکات حنجرہ اور
حلق میں کریں۔ مقام منشاء ان دونوں زوج کا باطن نقص یعنے سرسینہ سے وزقی تک ہے اور اکثر حیوانات میں اسکے ہمراہ ایک زوج اور
ہوتا ہے اور دو زوج اور ہیں ان میں سے ایک کے دو عضل طرجہالی کے پیچھے سے آتے ہیں اور اسکے ساتھ گوشت آور ہو جاتے ہیں
جسوقت ان دونوں میں تشنج ہوتا ہے طرجہالی کو اٹھاتے ہیں اور پیچھے کی طرف جذب کرتے ہیں اسوقت طرجہالی یکجائی وزقی سے جدا
ہو جاتی ہے اور حنجرہ کھلجاتا ہے اور دوسرا زوج انہیں کا ہے کہ اسکے دونوں عضل طرجہالی کے دونوں کناروں سے آتے ہیں جب ان دونوں میں
تشنج پیدا ہوتا ہے طرجہالی کو وزقی سے جدا کردیتے ہیں اور عرض میں اسکو دراز کرکے انبساط حنجرہ میں اعانت کرتا ہے۔ تنگ کرنے والے عضل
حنجرہ کے ان میں سے ایک تو وہ زوج ہے جو جانب عظم لامی سے آتا ہے اور وزقی سے متصل ہوکر چوڑا ہو جاتا ہے اور جس غضروف کا کچھ نام
نہیں ہے اسپر لپٹ جاتا ہے یہانتک کہ متحد ہو جاتے ہیں دونوں کنارے اسکے دونوں فردوں کے پیچھے اس غضروف کے جسکا کچھ نام نہیں
ہے بس جب اس زوج میں تشنج پیدا ہوتا ہے حنجرہ تنگ ہو جاتا ہے۔ چار عضل اور ہیں جنھیں بعض دو ہی گمان کرتے ہیں اور دونوں پھیلے
ہوئے اور مائل ہیں بیچ میں وزقی اور اس غضروف کے جسکا کچھ نام نہیں ہے متصل ہوتے ہیں جب ان میں تشنج پیدا ہوتا ہے اسفل حنجرہ
کا تنگ ہو جاتا ہے کبھی یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ ایک زوج انمیں کا پوشیدہ ہے اور دوسرا ظاہر ہے گلے کے بند کرنے والے عضل عمدہ
وضع انکی یہی تھی کہ اندر حنجرہ کے پیدا کیے جائیں تاکہ جسوقت انھیں طرجہالی کو قاطفیہ کے نیچے کھینچ لے جائیں اور خم دے دیں
اسیواسطے پیدا کیے گئے زوج کرکے اور نکلتے ہیں اصل وزقی سے اندر ہی اندر طرجہالی کے کناروں تک چڑھتے ہیں اور اس غضروف
کی جڑ تک جسکا کچھ نام نہیں ہے داہنے اور بائیں پہونچتے ہیں جب یہ زوج اینٹھتا ہے عضل کو مضبوط کرکے حنجرہ کو اسقدر بند
کرتا ہے کہ وہ عضل صدر اور حجاب کی تنگی نفس میں مقاومت کرتا ہے یہ دونوں عضل چھوٹے پیدا کیے گئے تاکہ داخل حنجرہ میں تنگی نہ
واقع ہو اور قوی بنائے گئے تاکہ اپنی قوت سے تدارک کریں اس تکلف کا جو حنجرہ کے بند کرنے میں اور سانس کے روکنے میں انھیں
کرنا پڑتا ہے اسلیے کہ انکے چھوٹے ہونے سے اس فعل کے انجام میں کمی پیدا ہوئی تھی انکے قوی ہونے سے اسکا تدارک
ہوگیا۔ سیدھی راہ سے یہ گذرتے میں چڑھتے ہوئے اسقدر منحرف البتہ ہوا ہے تاکہ وصل درمیان وزقی اور اس غضروف کے

جسکا کچھ نام نہین ہو حاصل ہوا اور کبھی دو عضل نیچے طرجہالی کے پائے جاتے ہین وہ اس زوج مذکور کے معین ہوتے ہین **فصل بارھوین تشریح مین عضل حلقوم کے** کل حلقوم کے عضل دو زوج ہین جو اسے نیچے کھینچتے ہین ایک تو وہی زوج ہے جو فصل حنجرہ مین مذکور ہو چکا ہے دوسرا زوج قص لیعنے استخوان سرسینہ سے نکلکر چڑھتے چڑھتے متصل لامی کے ہوکر پھر متصل حلقوم کے ہوتا ہو کہ حلقوم کو نیچے کیطرف جذب کرتا ہو۔ حلق کے دو عضل ہین جنکا نام نفنفتان رکھا گیا ہے یہ دونون عضل نزدیک حلق کے موضوع ہین اور لقمہ دابنے پر اعانت کرتے ہین **فصل تیرھوین تشریح مین عضل عظم لامی کے** عظم لامی کے لیے دو قسم کے عضل ہین ایک خاص ہو اور دوسرا مشترک بیچ مین عظم لامی اور ایک عضو کے خاص عظم لامی کے تین زوج ہین ایک زوج دونون جانبون لحی سے آتا ہو اور اس خط مستقیم کے متصل ہوتا ہے جو اس ہڈی پہ واقع ہو یہ وہی زوج ہے جو عظم لامی کو لحی تک کھینچتا ہے دوسرا زوج ذقن کے نیچے سے پیدا ہوتا ہے زبان کے نیچے گذر کر اس ہڈی کے اوپر کے کنارے تک ہو نچتا ہے اور یہ بھی زوج اس ہڈی کو بطرف لحی کے کھینچتا ہو تیسرا زوج زوائد سہمیہ جو نزدیک دونون کان کے ہین وہان سے نکلتا ہے نیچے کے کنارے ہیاس ہڈی کے جو خط مستقیم ہے اس سے ملتا ہے۔ جو عضل شرکت اس ہڈی اور دوسرے عضو کے ہو اسکا ذکر اوپر بھی ہو چکا اور آگے بھی ہوگا **فصل چودھوین تشریح مین عضل زبان کے** زبان کے حرکت دینے والے عضل نو ہین دو جوڑے ہین جو زوائد سہمیہ سے آکر زبان کے دونون کنارون سے متصل ہوتے ہین اور وہ لانبے ہین ان کی جائے نشو اوپر کے مقامات عظم لامی سے ہو اور بیچ مین زبان کے وہ دونون ملجاتے ہین اور دو ایسے عضل ہین جو بشکل تورب منحرک ہوتے ہین انکا محل نشو ایک پشت پہلو ہے اضلاع عظم لامی سے اور زبان مین یہ دونون نافذ ہوتے ہین بیچ مین دونون عضل طولانی اور دونون عضل عریض کے اور دو عضل زبان پر چڑھے ہوئے ہین اسکو پھیرتے ہین ان کا مقام ان چھ عضل کے نیچے ہو جو ابھی مذکور ہوئے ان دونون عضل کی لیف زبان مین عرضاً دراز ہوئی ہے اور تمام استخوان فک اسفل سے متصل ہوئی ہے۔ ایک عضلہ تنہا زبان کے واسطے ذکر کیا جاتا ہو وہ متصل ہوتا ہو درمیان زبان و عظم لامی کے اور ان مین سے ایک کو طرف دوسرے کے کھینچتا ہو۔ یہ بات بعید از قیاس نہین ہو کہ جو عضلہ زبان کو طول مین موتھ کے باہر تک کھینچتا ہے وہی اسکو اس قسم کی حرکت بھی دیتا ہوا اسلیے کہ اسی عضلہ کے واسطے بجاے خود یہ بات جائز ہو کہ حرکت امتدادی کرے جیسے اس عضلہ کے واسطے یہ بھی ممکن ہے کہ بجائے خود کم ہو جاے اور کھنچ جانیکی حرکت کرے **فصل پندرھوین تشریح مین عضل عنق اور رقبہ کے** تنہا عنق کے حرکت دینے والے دو زوج ہین ایک داہنے اور ایک بائین انہین سے جس زوج مین تشنج پیدا ہو رقبہ اسی کی جہت مین بشکل تورب یعنی ترچھی ہو کر کھنچ جاتی ہے اور اگر ہر ایک زوج کسی دونون طرف کا ساتھ ہی کھنچے رقبہ اسی طرف بے تورب کے مائل ہوتی ہو بلکہ بالاستقامت جھکتی ہو اور جب چارون عضل ساتھ ہی متشنج ہون رقبہ سیدھی کھڑی ہو جاتی ہو بدون میل اور کجی کے **فصل سولھوین تشریح مین عضل سینہ کے** سینہ کے حرکت دینے والے عضل کچھ تو ایسے مین جو اسکو کشادہ کرتے ہین اور ایک قسم وہ ہو جس سے تنگی سینہ کی پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم وہ ہو جس سے قبض اور بسط دونون پیدا ہوتے ہین کشادگی سینہ کی پیدا کرنیوالے نو عضل ہین ان مین سے ایک عضل حجاب ہو لیعنے وہ حجاب جو درمیان اعضائے تنفس اور اعضائے غذا کے حاجز اور مانع ہے اسکی تشریح آگے بیان کرین گے۔ اور ایک زوج انہین نو مین کا ترقوہ لیعنی ہنسلی کے نیچے رکھا ہوا ہو اسکا

مقام نشو ایک ایسے جز سے ہو کہ جو کتف کے سرے سے ترقوہ تک دراز ہو ہم آگے اسکی توضیح کرینگے اور وہ جز متصل ہے پہلی پسلی کے داہنے اور بائین سے ایک اور زوج ہو کہ ہر فرد اسکی دوہری ہو اسمین دو جز ہین کہ اوپر کا جز ورقبہ کے متصل ہو اور اسکو حرکت دیتا ہے اور نیچے کا جز سینہ کو حرکت دیتا ہو اور اس سے ملا ہوا ایک اور عضلہ ہو جسے ہم قریب ذکر کرینگے یعنی جو عضلہ متصل ہے پانچوین اور چھٹی پسلی کے۔ اور ایک اور زوج ہو جو چھپا ہو کتف کی تقعیر مین کہ اس سے متصل ہوتا ہو وہ زوج جو اترتا ہے فقرہ اول سے کتف کیطرف پھر یہ دونون زوج متصل عضلۂ واحد کے ہو کر پیچھے کی پسلیون سے متصل ہو جاتے ہین۔ ایک زوج اور ہے جسکا مقام نشو گردن کے ساتوین فقرہ سے ہو اور سینہ کے پہلے اور دوسرے فقرے سے اور یہ زوج متصل سینہ کی پسلیون سے ہوتا ہے یہی تو عضل سینہ کو کشادہ کرتے ہین۔ سینہ کے تنگ کرنے والے عضل کچھ تو ایسے ہین کہ بالعرض اسمین تنگی پیدا کرتے ہین وہ حجاب ہو جس وقت حرکت سے ٹھہر جائے اور کچھ عضل ایسے ہین جو بالذات سینہ مین تنگی پیدا کرتے ہین ان مین سے ایک وہ زوج ہو جو نیچے اوپر والی پسلیون کی جڑون کے نیچے پھیلا ہوا ہے اسکا فعل یہ ہے کہ سینہ کو مضبوط اور اسکے اجزا کو جمع کرے ایک اور زوج نزدیک کنارے کی پسلیون کے واقع ہے کہ سینہ سے درمیان خنجرے اور ترقوہ کے ملتا ہے اور سیدھا عضلہ عضلات بطن مین سے اس سے بھی ملتا ہے۔ دو زوج اور ہین کہ اس زوج کی اعانت کرتے ہین جس عضل سے قبض اور بسط دونون پیدا ہوتے ہین وہ درمیان پسلیون کے واقع ہین مگر بخوبی تامل کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عضل قابض سوائے عضل باسط کے ہو یعنی دونون فعل ایک قسم کے عضل سے پیدا نہین ہو سکتے اسواسطے کہ حقیقت مین درمیان ہر ایک دو پسلی کے چار عضل ہین اگرچہ بادی النظر مین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ ایک ہی عضلہ ہو اور جس عضلہ کو ایک گمان کرتے ہین وہ بنا ہوا ہے چند لیفہا سے مورب سے جن مین سے کچھ پوشیدہ ہین اور کچھ ظاہر ہین لیف ظاہری ان مین سے ایک تو وہی ہو جو پسلی کے کنارے غضروفی سے ملی ہو اور ایک وہ ہو جو پسلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہو وہ کنارہ قوی ہو اور پوشیدہ لیف سب لیفہائے ظاہری کی وضع مین مخالف ہین اور جو لیف کنارے غضروفی پر ہین وہ سب اپنی وضع مین مخالف ہین اس لیف کے جو دوسرے کنارے پر ہین اور جس وقت لیف کے چار عدد ہوئے تو مناسب یہی ہے کہ عضل بھی چار ہون کچھ تو اوپر موضوع ہون جن سے بسط متعلق ہو اور کچھ نیچے موضوع ہون جن سے قبض متعلق ہو۔ اس قیاس سے بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ شمار جملہ عضلات صدر کا اٹھاسی تک پہونچے سینہ کے عضل کی اعانت دو عضل اور کرتے ہین جو ترقوہ سے راس کتف تک آتے ہین اور پہلے پسلی سے ملکر اسے اوپر کو اٹھا دیتے ہین تب وہ پسلی سینہ کی کشادگی پر معین ہوتی ہو **مترجم کہتا ہے** کہ اصل کتاب مین ذکر سات زوج عضل کا جو کتف کی تحریک کے واسطے خاص ہین رہگیا انکی تفصیل یہ ہو۔ دو ان مین سے پشت سر سے اگتے ہین ان مین سے ایک اعلائے کتف سے ترقوہ تک متصل ہوتا ہے اور کتف کو کسیقدر کج کرکے بطرف سر کے اٹھاتا ہے اور دوسرا زوج ان مین کا بیچ کتف سے ملتا ہو اور وہ شانہ کو مقابلہ مین سر کے بلند کرتا ہے اور ایک زوج فقرہ اولی سے آتا ہے اور اعلائے کتف سے متصل ہو کر اسکو نزدیک گردن کے کرتا ہو۔ چوتھا زوج عظم لامی سے پیدا ہوتا ہو یہ بھی اعلائے کتف سے متصل ہوتا ہو اور کتف کو بلند کرتا ہو۔ دو زوج اگتی ہین ان سناسن سے جو سینہ اور گردن کے فقرون مین ہین یہ دونون زوج شانہ کو پیچھے اور اسفل کیطرف حرکت دیتے ہین ساتوان زوج قطن سے پیدا ہوتا ہے اور شانہ کو پیچھے اور آگے کیطرف اسطرح پر کھینچتا ہے کہ پیچھے اور اسفل مین بھی جا کر کھینچے۔ **متن**

## فصل سترھوین تشریح مین عضل حرکت عضد کے

عضد کے عضل جو مفصل کتف کی حرکت دینے والے ہین تین عدد ہین کہ سینہ سے آکراسکو نیچے کی طرف جذب کرتے ہین ان مین سے ایک عضلہ وہ ہی جسکا مقام نشو پستان کے نیچے ہو اور مقدم عضد سے متصل ہوتا ہے نزدیک بارہ فقرے کے اور یہ وہی عضلہ ہی جو مقدم ہوتا ہو عضد کو سینہ سے نزدیک کرتا ہوا اور اتارتا ہوا اور اسکے پیچھے کتف اور اسکے عضلہ کو لاتا ہی۔ مقام نشو اس عضلہ کا اعلائے سینہ ہو اور گرد پھرتا ہے یہ عضلہ جانب انسی راس عضد کے پس ہی عضلہ نزدیک کرنیوالا ہی عضد کو سینہ سے کچھ تھوڑا اوپر اٹھا ہوا۔ ایک عضلہ دوسرا ہو مقام نشو اسکا کل سینہ ہے ملتا ہے یہ عضلہ نیچے سے مقدم عضد کے جبوقت یہ اپنے کام مین مع اس لیف کے جو اسکے جزو فوقانی مین ہے مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سینہ تک اٹھاتا ہوا اور جب دوسرے جزو کے ساتھ ملکر کام دیتا ہو سامنے لاتا ہو عضد کو اتارتا ہوا اور جب دونون جزو سے ملکر اپنے کام مین مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سیدھا کرکے۔ دو اور عضل ہین جو آتے ہین خاصرہ یعنے تہیگاہ کی طرف سے اور ان کا اتصال زیادہ ہے بہ نسبت اس عضل عظیم وہرے کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہے ایک ان مین کا بڑا ہے آتا ہے خاصرہ کے نزدیک سے اور پیچھے کی پسلیون سے عضد کو جذب کرتا ہے پیچھے کی پسلیون کی طرف اور اسکا جذب سیدھا ہوتا ہے اور دوسرا باریک ہو آتا ہو جلد خاصرہ سے نہ کہ اسکی ہڈی سے مگر مائل بطرف وسط خاصرہ کے ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہو وتر صاعدہ کی جانب پستان سے ملا نچا لیکہ اندر بیٹھا ہوا ہوا اور یہ وہی کام کرتا ہو جو پہلا عضلہ کام کرتا ہو بطریق معاونت کے لیکن یہ عضلہ پیچھے کی طرف تھوڑا جھکا رہتا ہے۔ پانچ اور عضل ہین جنکا منشاء استخوان کتف ہے ایک عضلہ ان مین سے اسکا منشاء استخوان کتف کے اوپر کی جانب سے ہو وہ بھردیتا ہو اس جگہ کو جو درمیان حاجز اور ضلع اعلی کے کتف سے ہو اور نفوذ کرجاتا ہو عضد کے سر تک اوپر کے جزو تک وہ سرا جو بجانب وحشی واقع ہو اندر کے بجانب انسی مائل ہو یہ عضلہ دور لیجاتا ہو عضد کو انسی کیطرف جھکاتا ہوا۔ ان پانچون مین سے دو عضل ایسے ہین جنکا محل نشو کتف کے اوپر کی پسلی ہو ایک انمین کا بڑا عضلہ ہو جسکی لیف نیچے کے اجزائے تحتانی حاجز تک چھٹی ہوئی ہو اور یہ عضلہ اس مقام کو بھرتا ہو جو درمیان حاجز اور نیچے کی پسلی کے ہو اور متصل ہوتا عضد کے سر سے جانب وحشی مین پورا پس دور لیجاتا ہے عضد جانب وحشی مین جھکاتا ہوا اور دوسرا متصل ہو اسی پہلے سے گویا کہ وہ اسکا جزو ہو اسی کے ساتھ نفوذ کرتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہو وہی کام یہ بھی کرتا ہے مگر یہ دونون عضل تعلق اعلائے کتف سے زیادہ نہین رکھتے اور اتصال انکا لبفکل تورمیب ظاہر عضد سے ہو اور اسکو بجانب وحشی جھکاتے ہین۔ چوتھا عضلہ ان پانچون مین بھردیتا ہے استخوان کتف کے مقام تقعیر کو اور اسکے وتر کے اجزائے داخلی سے بجانب انسی متصل ہوتا ہو سرے پر استخوان عضد کے اسکا کام یہ ہو کہ عضد کو پیچھے کی طرف گھما دے اور ایک عضلہ اور ہو اسکا مقام نشو نیچے کا کنارہ ضلع اسفل سے کتف کے ہو اور اسکے وتر کا اتصال عضلہ عظیم جو خاصرہ سے چڑھنے والا ہے اسکے بہ نسبت زیادہ ہو اسکا کام یہ ہو کہ عضد کے اعلائے راس کو اوپر تک جذب کرے۔ عضد کے واسطے ایک اور عضلہ ہو جسکے دوسرے ہین اس سے دو کام نکلتے ہین اور ایک کام مشترک پیدا ہوتا ہے اور یہ نیچے سے ترقوہ کے اور نوک سر کتف سے آتا ہو اور عضد کے سر مین بیٹھ جاتا ہو اور مقام اتصال مین وتر سے اس عضلہ عظیمہ کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہو قریب ہوتا ہے۔ یہ بھی لوگون نے کہا ہے کہ ایک سرا اسکا اندر ہو اور بجانب داخل تھوڑی سی تورمیب کے ساتھ جھکا ہوا ہو اور دوسرا سرا ظاہر مین ہو پشت کتف کی جانب اسفل مین اور بطرف خارج تھوڑی سی تورمیب کے ساتھ جھکتا ہو جب دونون جزو سے ملکر حرکت کرتا ہو بلند کرتا ہے عضد کو سیدھا کرکے۔ بعض آدمیون اور عنق

سے دو عضل اور زیادہ کیے ہین ایک چھوٹا عضلہ جو پستان سے آتا ہی اور دوسرا وہ ہی جو چھپا ہوا ہی مفصل کتف مین اور اکثر عضل مرفق کی اسکے ساتھ شرکت تجویز کی گئی ہے

**فصل اٹھارھوین تشریح مین عضل حرکت ساعد کے** ساعد کے حرکت دینے والے عضل کئی قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہی جو قبض کرتی ہی اور ساعد کو کھینچتی ہے۔ اور دوسری قسم وہ ہے جو ساعد کو بسط اور دراز کرتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر رکھے ہوے ہین اور ایک قسم وہ ہی جو ساعد کو جھکاتی ہی اور ایک قسم وہ ہی جو ساعد کو منھ کے بھل ڈال دیتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر نہین واقع ہین۔ عضل باسطہ ایک زوج ہی جسکی ایک فرد ساعد کو بسط کرتی ہے اندر جھکا کر اسواسطے کہ مقام نشو اسکا نیچے مقدم عضد اور ضلع اسفل شانہ سے ہی اور یہ عضل متصل مرفق کے اسجگہ پر ہوتا ہے جہان پر اسکے اجزائے داخلی ہین اور دوسری فرد اس زوج کی ساعد کو بسط کرتی ہی باہر جھکا کر اسلیے کہ وہ عضد کے پیچھے سے آتی ہے اور اجزائے خارجیہ مرفق سے متصل ہوتی ہی جب یہ دونون فردین اپنے کام پر یکجا مستعد ہوتی ہین بالضرور ساعد کو سیدھا پھیلاتی ہین۔ عضل قابضہ ساعد بھی ایک زوج ہی جسکی ایک فرد جو بڑی ہی کھینچتی ہی ساعد کو اندر جھکا کر اسلیے کہ مقام نشو اسکا کتف کے نیچے کی باڑھ اور منقار غراب سے ہی کہ ہر منشار راس کو خاص ہی اور باطن عضد کیطرف جھکاتا ہی اور اسکے وتر عصبانی سے متصل ہوتا ہے جو مقدم زند اعلے کی ہی دوسری فرد اسکی قبض کرتی ہی ساعد کو نیچے کیطرف جھکاتی ہوئی اسلیے کہ مقام نشو اسکا ظاہر عضد مین پیچھے کی طرف سے ہے یہ عضلہ ایسا ہے کہ جسکے دو سرے بھی ہین ایک سرا عضد کے پیچھے ہے اور دوسرا آگے ہی اور اپنی گذرگاہ مین تھوڑا سا چھپتا ہوا جاتا ہے تاکہ جب مقدم زند اسفل تک پہونچتا ہی بالکل پوشیدہ ہوجاتا ہی جو جز کہ جھکا کر بطرف خارج کے قبض کرتی ہی بجانب اسفل ملتی ہے اور جو جز کہ جھکا کر بطرف داخل قبض کرتی ہے بطرف اعلے ملتی ہے تاکہ جذب مین استواری پیدا ہو جب یہ دونون عضل اپنے کام پر ساتھ ہی مستعد ہون بالضرور ساعد کو سیدھا قبض کرتے ہین۔ دونون عضل باسطہ کے اندر ایک عضلہ اور پوشیدہ ہوتا ہے جو استخوان عضد سے محیط ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پوشیدہ عضلہ ایک جز ہے عضلۂ قابضہ کا جو اخیر مین بیان کیا گیا۔ عضل باطحہ ساعد کا یعنی جو ساعد کو نیچے گراتا ہے پھیلا کر وہ بھی ایک زوج ہی ایک فرد اسکی باہر سے دونون زند کی موضوع ہی اور زند اعلی سے بلا وتر ملتی ہی اور دوسری فرد کہ باریک اور دراز ہی مقام نشو اسکا عضد کے سرے کے جزو اعلیٰ سے ہے اسجگہ سے کہ جو اسکے ظاہر سے متصل ہی اور اکثر اجزا اسکے ساعد مین جاتے مین اور نفوذ کرتے ہین تا اینکہ قریب مفصل رسغ کے ہو نکلکر اوپر کے کنارے زند اعلی کے اندر کے جز تک آتا ہی اور اس جزو سے بذریعہ ایک وتر غشائی کے ملتا ہی۔ عضل مکبہ یعنی ساعد کو منھ کے بھل گرانیوالا ایک زوج ہے جو خارج مین موضوع ہی ایک فرد اسکی جانب انسی کے اعلی سے شروع ہوئی ہے جہان پر عضد کا سرا ہے اور زند اعلی سے متصل ہوتی ہے مفصل رسغ سے نہین اور دوسری فرد اس سے چھوٹی ہی اسکی لیف عریض ہی اور کنارہ اسکا نہایت مضبوط اور عصبانی ہی یہ عضلہ خاص زند اسفل سے شروع ہوتا ہی اور نزدیک مفصل رسغ کے طرف اعلیٰ سے ملتا ہی

**فصل انیسوین تشریح مین عضل حرکت رسغ کے** تحریک مفصل رسغ کے عضل بھی چار قسم کے ہین قابضہ باسطہ مکبہ باطحہ بجانب قفا۔ باسطہ یعنی جو رسغ کو پھیلاتے ہین ان مین سے ایک تو وہ عضلہ ہی جو دوسرے سے ایسے متصل ہے کہ یہ دونون ملکر ایک ہی معلوم ہوتے ہین مگر ایک ان مین کا وسط زند اسفل سے نکلتا ہے اور اسکا وتر انگوٹھے سے متصل ہوتا ہی اسی وتر کے ذریعہ سے سبابہ سے دور ہوتا ہے اور دوسرے کا منشا زند اعلی سے ہی اسکا وتر پہلی ہڈی رسغ کی ہڈیون مین سے یعنے جو ہڈی سامنے انگوٹھے کے ہی اس سے ملتا ہی جب یہ دونون ملکر حرکت کرتے ہین رسغ مین

بسط پیدا ہوتا ہو تھوڑا سا جھکاؤ لیے ہوے اور جب دوسرا تنہا حرکت کرتا ہو رسغ کو نیچے گراتا ہے اور اگر پہلا تنہا حرکت کرتا ہے انگوٹھے کو سبابہ سے دور کر دیتا ہو۔ ایک عضلہ زند اعلیٰ کی جانب وحشی سے ملتا ہوا اسکا مقام نشو عضد کے نیچے کے سرون سے ہو اور ایک وتر دو سرون کا اس سے چھوٹتا ہو جو وسط مشط مین آکے انگشت میانہ اور سبابہ کے متصل ہوتا ہے اور اسکے وتر کا سرا زند اعلیٰ کے نزدیک رسغ کے تکیہ کرتا ہو اور رسغ کو نیچے گراتا ہوا دراز کرتا ہو۔ عضل قابض کا ایک زوج جانب وحشی مین ساعد کے اور دونون جانب انسی اور وحشی کے بیچ مین بطرف اسفل واقع ہو اسکی ابتدا اندرونی سرا دو سرون عضد سے ہوتی ہو اور انتہا مشط تک آگے خنصر کے ہوتی ہو جوان دونون مین اوپر ہے وہ ان دونون مقامون مین سے جو اوپر کا مقام ہو وہان سے شروع ہوتا ہے اور اسی جگہ پہ منتہی ہوتا ہو۔ اور ایک عضلہ شروع ہوتا ہو عضد کے نیچے کے جزو سے تبوسط دونون مقامون مذکورکے اس عضلہ کے دو کنارے ہین کہ اسمین تقاطع صلیبی متقاطع ہین بعد تقاطع کے اس مقام پر متصل ہوتے ہین جو بیچ مین سبابہ اور وسطےٰ کے ہو جب یہ دونون ساتھ ہی متحرک ہوتے ہین ساعد کو قبض کرتے ہین یہ عضل جتنے مذکور ہوئے عضلات قابضہ ہین اور جو عضل رسغ کے بسط کرنیوالے ہین انھین سے فعل کب یعنے نیچے گرانیکا اور فعل بطح یعنے گرا کر پھیلانیکا صادر ہوتا ہو جسوقت دو متقابل ان مین بشکل ترکیب متحرک ہون بلکہ جو عضلہ متصل مشط کے ہو آگے خنصر کے جب تنہا وہی متحرک ہوتا ہو کف کو لپٹ دیتا ہے اور اگر اعانت اسکی انگوٹھے کا عضلہ جو آگے مذکور ہوتا ہے کرے قلب کف کو تمام کر دیتا ہے اسطرح پر کہ بطح بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور جو عضلہ متصل رسغ کے آگے ابہام کے ہو اگر وہ تنہا متحرک ہو تھوڑا سا کب پیدا کرتا ہو کف مین اور سا اگر مع عضل خنصر کے متحرک ہو جسکا ذکر ہم آگے کرین کے فعل کب پورا ہو جاتا ہو

## فصل بیسوین تشریح مین عضل حرکت انگشتان دست کے

انگلیون کے حرکت دینے والے عضل کتنے تو کف دست مین ہین اور کتنے ساعد مین ہین اگر یہ سب عضل کف دست مین یکجا ہوتے تو کثرت لحم سے بوجھ اسکا بڑھ جاتا اور چونکہ رسغ انگلیون سے دور دور واقع ہوے وتر انکے بضرورت طولانی بنائے گئے اور ان کی مضبوطی ان جھلیون سے کی گئی جو ہر طرف سے آتی ہین۔ یہ اوتار گول اور قوی پیدا کیے گئے اور دیگر چوڑے نہین ہوے جہانتک عضو کو پورے ملتے ہین پھر اس مقام سے اندک چوڑے ہو جاتے ہین تاکہ اشتمال انکا عضو متحرک پر بخوبی ہو۔ جمیع عضل انگلیونکے بسط دینے والے ساعد پر موضوع ہین اور اسیطرح جو عضل کہ انگلیون کو نیچے کیطرف حرکت دیتے ہین بسط دینے والے عضلات مین سے ایک وہ عضلہ ہو جو ظاہر ساعد پر وسط مین موضوع ہو اور نیچے کا سرا عضد کا اسمین جو بلند خریزہ ہو وہان سے یہ عضلہ اگتا ہے اور چارون انگلیون تک چند اوتار گراتا ہو جو ان انگلیون کو بسط دیتے ہین۔ انگلیون کے نیچے جھکانیوالے تین عضل ہین ایکا انمین سے ایسا ہے کہ بعض اسکا متصل بعض سے ہو اسی کی جانب مین پس ایک عضلہ اگتا ہے جزو وسط سر نیچے عضد وحشی کے جو بطرف وحشی واقع ہو درمیان اسکے دونون زیادتیون کے اس سے دو وتر خنصر اور بنصر تک چھوٹتے ہین۔ ایک عضلہ منجملہ دو عضل دوہرون کے ہو وہ دوہرے دو عضل جوان تین مین کے دو ہین نشا ان دونون کا وہ زیادتین عضد کی داخلی کا اسفل ہو اور گروہ زند اسفل کا ہو اور یہ دونون دو وتر طرف وسطےٰ اور سبابہ کے چھوڑتے ہین اور دوسرا عضلہ جو ان تینون کا تیسرا ہو اسکا مقام نشو زند اعلیٰ کے اوپر ہے اس سے ایک وتر ابہام تک جاتا ہو اور اس عضلہ کے نزدیک ایک اور عضلہ ہو جو ان دونون مین کا ایک ہو جو تحریک رسغ مین بیان ہو چکے اسکا نشا زند اسفل کے وسط سے ہے اور اسکا وتر ابہام کو سبابہ سے دور کرتا ہے۔ قبض کرنے والے انگلیون کے عضل

کچھ ان مین سے ساعد پر واقع مین اور کچھ بطن کف مین ساعد پر تین عضل واقع ہین بعض انکا بعض کے اوپر بنا ہوا ہے اور وسط مین رکھے ہوئے ہین ان سب مین اشرف وہی ہی جو اسفل مین مدفون ہی نیچے سے استخوان زند اسفل کے متصل ہی اسلیے کہ اسکا فعل اشرف ہی پس ضرور ہے کہ مقام اسکا نہایت محفوظ ہو ابتدا اسکی عضد کے راس وحشی وسط سے داخل تک ہوتی ہی پھر اسمین بٹھ جاتا ہی اور وتر اسکے عریض ہوتے ہین اسکے وتر کی پانچ قسمین ہین ہر وتر باطن مین انگلیون کے آتا ہی جو اوتار چار انگلیون مین آتے ہین ہر واحد انکا پہلے اور تیسرے کے مفصل کو قبض کرتا ہی اور کھینچتا ہی پہلے کو تو اسلیے کہ وہ اس مقام پر بندھا ہوا ہی ایک رباط سے جو ان دونون پر لپٹا ہوا ہے اور تیسرے کو اس سبب سے کہ اسکا سرا اس تک پہونچتا ہے اور اسی سے متصل ہوتا ہی اور جو وتر ابہام تک در آتا ہے وہ مفصل ثانی اور ثالث کو قبض کرتا ہی اسلیے کہ انھین دونون سے اسکا اتصال ہی۔ دوسرا عضل جو اسکے یعنی عضلہ اشرف کے اوپر ہے یہ اس سے چھوٹا ہے اور اسکی ابتدا ایک سرے اندرونی دوسرون سے عضد کے ہوتی ہے اور زند اسفل سے تھوڑا سا چمٹتا ہوا اور جانب وحشی اور انسی کے حد مشترک پر گذرتا ہی اور وہ حد مشترک سطح فوقانی ہے زند اعلی سے جب قریب ابہام کے پہونچتا ہے اندر کیطرف جھک جاتا ہی چند وتر مفاصل انگشت وسطے کی طرف چھوڑتا ہی تاکہ اسے قبض کرے اور ابہام تک نہ آنے پائے مگر ایک شعبہ جو اسکے وتر کے نزدیک نہین ہی مگر اور جگہ سے پیدا ہوتا ہے یعنی موضع آخر ابہام سے مقام نشو عضلہ اولے کا بعد ابتدا سے مذکور کے سرے سے زند اسفل اور اعلی کے ہی اور مقام نشو دوسرے عضلہ کا سر لیے زند اسفل کے ہے۔ انگوٹھے کیواسطے حرکت انقباضی ایک ہی عضلہ پر اقتصار کی گئی اور سب انگلیون کیواسطے یہ حرکت دو عضل سے تمام ہوتی ہے اس کی یہ وجہ ہی کہ اشرف فعل چارون انگلیون مین انقباض ہی اور ابہام کا اشرف فعل انبساط ہی اور سبابہ سے دور ہو جاتا پس جس مین جو فعل اشرف تھا اسکے متعلق دو عضل کیے گئے۔ تیسرا عضلہ اسلیے قبض کے نہین ہی بلکہ وہ مع وتر اپنے کے باطن کف مین نفوذ کرتا ہے اور اسپر چوڑا ہو کر بچھ جاتا ہے تاکہ کف کو فائدہ حس کا دے اور بال کی روئیدگی ہتیلی پر ہونے نہ دے اور باطن کف کو قابل ٹیکنے کے کرے اور اسکو اپنے افعال مین قوت دے اور جس چیز کی اصلاح باطن کف سے متعلق ہو بقوت عضلہ کے کر سکے یہ وہ عضل ہین جو رسغ کے اوپر واقع ہین لیکن جو عضل خاص کف مین ہین وہ سب اٹھارہ ہین بعض انکا بعض سے نیچے اوپر بنا ہوا دو صفون مین ہے نیچے کی صف اندر کے جانب اور اوپر کی صف خارج کف مین جلد تک ہی نیچے کی صف مین سات عضل ہین ان مین سے پانچ عضل انگلیون کو بجانب فوق مائل کرتے ہین اور عضل ابہامی انمین سے اگتے ہین اول عظام رسغ سے اور چھٹا عضلہ انمین کا چھوٹا ہی اور چوڑا اور لطیف اسکی صورت اور سرا اس عضلہ کا متعلق مشط کف سے ہے اسطرح پر کہ محاذی انگشت وسطے کے ہی اور وتر اس عضلہ کا انگوٹھے سے متصل ہی اور انگوٹھے کو بطرف اسفل جھکاتا ہے۔ ساتوان عضلہ خنصر کے نزدیک ہی اس کی ابتدا اس ہڈی سے ہی جو ملتی ہی خنصر کو جانب مشط سے پس خنصر کو بطرف اسفل مائل کرتا ہی ان ساتون مین کسی عضلہ سے قبض نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ پانچ عضل واسطے اٹھانے کے ہین اور دو واسطے جھکانے کے۔ جو عضل اوپر کی صف مین ہین نیچے اس عضلہ کے جو ہتیلی پر بچھا ہوا ہی بنا بر قول جالینوس کے فقط پس یہ گیارہ عضل ہین آٹھ ان مین سے ایسے ہین کہ دو دو ملکر مفصل اول سے مفاصل چارون انگلیون سے ملتے ہین ایک کے اوپر ایک تاکہ اس جوڑ مین قبض پیدا ہو ان آٹھون مین جتنے عضل نیچے ہین انکا قبض بذریعہ گرانے اور جھکانے کے ہے اور اوپر والون کا قبض تھوڑے اٹھانے اور بلند کرنے سے ہوتا ہی

اور دونون ملکر بالاستقامت قبض کرتے ہین۔ تین انمین سے ابہام کیواسطے خاص ہین ایک تو مفصل اول کو قبض کرتا ہے اور دو مفصل ثانی کے قبض کے واسطے ہین جیسا پہچانا تو نے پس پانچون انگلیون کے واسطے پانچ عضل بسط دینے والے ہین اور نیچے جھکانیوالے سوائے ابہام اور خنصر کے ہرایک کیواسطے ایک ایک ہے اور ابہام اور خنصر کے واسطے دو دو اور قبض کرنے والے ہر انگلی کے واسطے چار چار ہین اور اوپر کیطرف مائل کرنیوالے ہر انگلی کے واسطے ایک ایک ہے

**فصل اکیسوین تشریح مین عضل حرکت پشت کے**

پشت کے عضل محرک کتنے تو ایسے ہین کہ اسے پیچھے کیطرف دوہرا کرتے ہین اور کتنے ایسے ہین جو اسے آگے کی طرف جھکاتے ہین انھین دونون قسمون کے عضل سے سب حرکتین پشت کی متفرع ہوتی ہین پیچھے کو دوہرا کرنے والے پشت کے دو عضل ہین جنکا خاص عضل صلب نام رکھا جاتا ہے بہت جلد یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہرایک عضل ان دونون مین کا کئی عضل سے مرکب ہے اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ ہر فقرے سے ان کے ہر واحد کیواسطے ایک عضلہ پیدا ہوتا ہے۔ اسواسطے کہ ہر فقرے سے انکے واسطے ایک لیف مورب نکلتی ہے سوائے فقرۂ اولیٰ کے یہ عضل جسوقت باعتدال کھنچتے ہین پشت کو سیدھا کردیتے ہین جب افراط ان مین تمدد ہوتا ہے تو پشت کو پیچھے کیطرف دوہرا کردیتے ہین جسوقت ایک طرف کے عضل متحرک ہوتے ہین پشت کو اسیطرف جھکا دیتے ہین عضل جانیہ یعنے وہ عضل جو پشت کو آگے کیطرف جھکاکر کوزپشت پیدا کرتے ہین وہ دو زوج ہین ایک زوج اوپر کیطرف موضوع ہے اور یہ زوج سر اور گردن کے عضل محرک سے نکلتا ہے جو دونون پہلوؤن مین مری کے نفوذ کرتا ہے اسکا نیچے کا کنارہ پانچ اوپر کے فقرون سینہ سے متصل ہوتا ہے بعض آدمیون کی خلقت مین اور چار فقرون سے اکثر آدمیون کی خلقت مین متصل ہوتا ہے اسکا اوپر کا کنارہ سر اور گردن سے آتا ہے اور ایک زوج اسکے نیچے موضوع ہے اور ان دونون کا نام متنین رکھا جاتا ہے اور یہ دونون دسوین یا گیارھوین فقرے سے سینہ کے شروع ہوتے ہین اور نیچے کو اترتے ہین اور خم دیتے ہین پشت کو پست کرکے اور وسط پشت کو اپنی حرکات کے پیدا ہونے مین یہی عضل کافی ہین اس لیے کہ وسط تابع ہوتا ہے منحنی ہونے اور لیٹنے اور دوہرا ہونے مین حرکت طرفین کے

**فصل بائیسوین تشریح مین عضل بطن کے**

بطن کے آٹھ عضل ہین اور یہ چند منفعت مین آپس مین شریک ہین ان مین سے ایک یہ منفعت ہے کہ جو چیز احشا یعنے اوجھ مین بول و براز سے ہوتی ہے خواہ رحم مین جنین وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہے اسکے نچوڑنے اور الگ کرنے مین سب کے سب معین ہوتے ہین اور ایک یہ منفعت ہے کہ حجاب کے واسطے بمنزلہ دعامہ اور ستون کے ہوتے ہین اور اسکی اعانت کرتے ہین بعد نفخ کے جب سمٹنے لگے۔ اور ایک یہ منفعت ہے کہ معدے اور امعا کو گرم کرتے ہین خم دیکر یا دراز کرکے۔ ان آٹھون مین سے ایک سیدھا زوج ہے۔ وہ سیدھا اترتا ہے نزدیک غضروف خنجرے کے اور اسکی لیف دراز ہوتی ہے طول مین عانہ تک اور پھیلتا ہے کنارہ اسکا درمیان غضروف خنجرہ اور عانہ کے جو ہر اس زوج کا اول سے آخر تک لحمی ہے اور دو عضل تقاطع کرتے ہین ان دونون فردون کو عرض مین انکا مقام اور پراس جھلی کے ہے جو تمام شکم پر بچھی ہوئی ہے اور نیچے دو عضل طولانی کے اور جو تقاطع درمیان ان دونون عضل اور اولین کے لیف مین واقع ہے وہ تقاطع زوایائے قائمہ پر ہے۔ دو زوج مورب ہین ہرایک ان مین کا دونون جانب داہنے اور بائین واقع ہے اور ہر زوج ان مین کا مرکب ہے دو عضل سے جو متقاطع ہین تقاطع صلیبی شرسوف سے عانہ تک اور خاصرہ سے خنجرے تک پس ملتے ہین دونون کنارے دو فردون کے دو عضل جانب یمین اور یسار سے نزدیک عانہ کے اور وہ دو کنارے جدا اور باقی ہین اور دو عضل سے نزدیک خنجرہ کے

ملتے ہین اور وہ دونون موضوع ہین ہر جانب مین اوپر اجزاے لحمیہ کے ان دو عضل سے جو عرض مین واقع ہین اور یہ دو زوج ہر مقام پر لحمی رہتے ہین تاکہ تاکہ مماس ہون عضل مستقیم کو جوڑے اتارے گویا کہ وہ آثار جھلیان ہین اور یہی دونون زوج پہلے ہوے ہین اور پر دو عضل طولانی کے وہ طولانی عضل جو رکھے ہین اوپر دو عضل عرضی کے **فصل تیئیسوین تشریح مین عضل انثیین کے** مردون کے واسطے خصیہ کے عضل چار مقرر کیے گئے تاکہ حفاظت کرین دونون خصیونکی اور اٹھائین انکو تاکہ مسترخی نہون اور ہر ایک خصیہ کو ایک زوج عضل کا لازم ہے۔ عورتون کے خصیے چونکہ لٹکتے اور کھلے ہوے مثل مردون کے نہین ہین انکو ایک ہی زوج عضل کا بس ہے ہر خصیہ کے واسطے ایک فرد مقرر کی گئی **فصل چوبیسوین تشریح مین عضل مثانہ کے** مثانہ کے منھ پر ایک عضلہ ہے جو مثانہ کو محیط ہے اور اسکی لیف چوڑی کھچی ہوئی ہے مثانہ کے منھ پر منفعت اسکی بول کا روکنا اسوقت تک کہ ارادہ گرانے کا ہو اور جب گرانے کا ارادہ کیا جاتا ہے اپنے کھنچاؤ سے ڈھیلا ہو جاتا ہے اسوقت مثانہ عضل بطن مین تنگی پیدا کرتا ہے بس ٹپکتا ہے بول بمدد قوت دافعہ کے **فصل پچیسوین تشریح مین عضل ذکر کے** عضل محرک ذکر دو زوج ہین ایک زوج ایسا ہے جس کے دونون عضل دونون جانبون مین ذکر کے دراز ہوتے ہین اور جسوقت دونون مین تمدد پیدا ہوتا ہے مجارے منی مین وسعت پیدا کرتے ہین اور اسکو مبسوط کرتے ہین پس منفذ سیدھا ہو جاتا ہے اور اس مین منی بسہولت جاری ہوتی ہے۔ اور ایک زوج استخوان عانہ سے پیدا ہوتا ہے اور بیخ ذکر سے بشکل تودیب ملتا ہے جسوقت اس زوج کا تمدد معتدل ہو قضیب سیدھا کھڑا ہوتا ہے اور جب اسکے تمدد مین شدت ہو پیچھے کی طرف ذکر کو جھکا دیتا ہے اور جب ان دونون مین سے ایک مین تمدد پیدا ہوا اسکی جانب قضیب جھکتا ہے **فصل چھبیسوین تشریح مین عضل مقعد کے** مقعد کے عضل چار ہین ایک عضلہ اسکے منھ پر ہے اور گوشت سے نہایت مخالطت رکھتا ہے شبیہ ہے یہ عضل مخالطت مین عضلہ ہونٹھ کے اور یہ عضلہ قبض پیدا کرتا ہے اس کنارے پر جو سمٹتا ہے اور اسے مضبوط کرتا ہے اور دور ڈھکیلتا ہے نچوڑ کر بقیہ براز کو جو کنارے پر معاے مستقیم یعنے شرج مین باقی رہجاے۔ ایک عضلہ اس سے اوپر کی جانب داخل ہے یعنے بنسبت انسان کے سر کے یہ عضلہ اوپر ہے اور پہلا عضلہ نیچے ہے ایسا گمان ہوتا ہے کہ اسکے دو کنارے ہین اور اسکا کنارہ بیخ سے قضیب کے بالحقیقت متصل ہوتا ہے اور ایک زوج مورب ہے ان سب کے اوپر اسکی منفعت مقعد کا اٹھا دینا اوپر کی طرف اور خروج مقعد جب ہی عارض ہوتا ہے جب اس عضلہ مین استرخا پیدا ہو **فصل ستائیسوین تشریح مین عضل حرکت فخذ کے** سب سے بڑا عضلہ ران کا وہ ہے جو ران مین بسط پیدا کرتا ہے اور پھیلاتا ہے اسکے بعد وہ عضلہ ہے جو اسمین قبض پیدا کرتا ہے اسلیے کہ اشرف افعال ران کی یہی دونون حرکتین ہین اور ران مین بسط بہ نسبت قبض کے افضل ہے اسلیے کہ قیام بسط کی حرکت سے حاصل ہوتا ہے اسکے بعد شرافت اس عضل کو ہے جو ران کو دور کرنے والا ہے اسکے بعد شرافت ران کے نزدیک کرنیوالے عضلہ کی ہے اسکے بعد ران کے گھمانے والے عضلہ کی۔ بسط دینے والا عضلہ ران کے جوڑ کا ایک تو وہی ہے جو تمام بدن کے عضلات مین سب سے بڑا ہے یہ وہ عضلہ ہے جو استخوان عانہ اور ورک کو اوپر لپیٹا ہے اور کل ران پر اندر اور پیچھے سے لپیٹا ہے تاکہ زانو تک پہونچتا ہے اسکی لیف کے واسطے مختلف مبادی ہین اسی جہت سے طرح طرح کے افعال مختلف اس سے پیدا ہوتے ہین چونکہ بعض لیف کا منشاء اسفل استخوان عانہ سے ہے اسلیے ران کو جانب انسی جھکا کر بسط دیتی ہے اور چونکہ بعض لیف کا منشاء تھوڑا سا اسکے اوپر ہے لہذا وہ لیف ران کو فقط اوپر بلند کرتی ہے

اور چونکہ منشا بعض لیف کا اس سے زیادہ بلند ہوا اسلیے وہ لیف ران کو بجانب انسی جھکا کر بلند کرتی ہے۔ اور چونکہ بعض لیف کا منشا استخوان ورگ سے ہو اسلیے وہ لیف ران کو بشکل استقامت بسط دیتی ہو بہت اچھی طرح سے۔ ان مین سے ایک وہ عضلہ ہے جو کھولتا ہو کل مفصل ورگ کو پیچھے سے اس مین تین سرے ہین اور دو کنارے ہین اور ان سرونکا مقام نشو تہیگاہ اور ورگ اور عصعص سے ہے دوسرے ان مین کے لحمی ہین اور ایک غشائی ہو اور دونون کنارے متصل ہوتے ہین پیچھے ران کے سرے کے دونون جزو سے ایک طرف کو جذب کرے تو ران مین بسط پیدا ہوگا اسیطرف کو جھکا ہوا اور اگر دونون کنارون سے جذب کرے ران کو بشکل استقامت مبسوط کرتا ہو۔ ایک عضلہ اور ہو جسکا مقام نشو ظاہر استخوان خاصرہ کے کل سے ہے اور زائدہ کبری کے اوپر سے متصل ہوتا ہو جسکا نام طروخ ہو یعنے بڑے عضل کو اڑاتا ہو اور دور پھنکیانا ہو اور تھوڑا سا آگے کی جانب دراز کرتا ہے اور اسمین بسط پیدا کرتا ہو تھوڑا سا بجانب انسی جھکا کر۔ ایک اور عضلہ مثل اسکے ہو پہلے تو متصل ہوتا ہے اسفل سے زائدہ صغری کے بعد اسکے نیچے اترتا ہو اور اپنا کام کرتا ہے لیکن بسط اس مین تھوڑا سا ہے اور جھکانا زیادہ ہو مقام نشو اسکا اسفل ظاہری استخوان خاصرہ سے ہو۔ ایک اور عضلہ ہو جو اگتا ہو اسفل عظم ورگ سے پیچھے کو جھکا ہوا ران کو اندر کے بجانب پشت مائل کرکے بسط دیتا ہو اور بجوبی بطرف انسی مائل کرتا ہے۔ قبض کرنے والے عضل ران کے جوڑ کے ان مین سے ایک وہ عضلہ ہے جو اندر کے بجانب انسی جھکا کر قبض کرتا ہو یہ عضلہ سیدھا ہے دو جگہ سے اترتا ہو ایک جگہ اسکے نشو کی متصل ہوتی ہو آخر پشت سے اور دوسرا مقام نشو اسکا استخوان خاصرہ ہو یہ وہ عضلہ ہو جو متصل جانب انسی کے زائدہ صغری سے ہو اور ایک عضلہ کا منشا استخوان عانہ سے ہو اور متصل ہوتا ہو اسفل زائدہ صغری سے۔ ایک اور عضلہ ہو کہ جو ممتد ہو اس زائدہ کی جانب مین بشکل تو ریب گویا کہ وہ جزو ہو زائدہ کبری سے۔ چوتھا عضلہ اگتا ہو اس جنیر سے جو استخوان خاصرہ مین قائم اور گہری ہو اور یہ عضلہ ساق کو بھی جذب کرتا ہو ران کو قبض کرتا ہوا۔ جو عضل ران کے جھکانے والے بطرف داخل ہین ان مین سے بعض کا ذکر بیان مین بسط اور قبض کرنے والے عضلات کے ہو چکا مگر اس قسم کی تحریک کے واسطے ایک اور عضلہ ہے کہ استخوان عانہ سے اگتا ہے اور اسقدر طولانی ہوتا ہے کہ زانو تک پہونچتا ہے۔ باہر کے جھکانے والے ران کے دو عضل ہین ایک ان مین کا چوڑی ہڈی سے آتا ہے اور گھمانے والے ران کے بھی دو عضل ہین ایک کا مخرج جانب وحشی استخوان عانہ ہے اور دوسرے کا مخرج جانب انسی اسی استخوان کے ہے اور دونون مورب ہو کر ملجاتے ہین اور قریب اس موضع کے جو مغاک دار ہے موخر زائدہ کبری مین گوشت آور ہوتے ہین انہین کا جو عضلہ تنہا فعل جذب کرے لپٹنے کا ران کو اپنی جہت مین تھوڑا سا بسط پیدا کرے

**فصل اٹھائیسوین شرح مین عضل ساق اور زانو کے**

مفصل رکبہ کے حرکت دینے والے عضل پانچ قسم کے ہین ان مین سے تین عضل وہ ہین جو آگے ران کے موضوع ہین اور خاص ران مین جتنے عضل موضوع ہین انہین سے بڑے عضل یہی ہین فعل ان کا بسط ہے ان مین سے ایک مثل دوہرے کے ہو اسکے دو سرے مین ایک سرا زائدہ کبری سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا مقدم ران سے اور اسکے دو کنارے ہین ایک لحمی ہو جو متصل رضفہ کے ہے یعنے وہ ہڈی جو مثل سنگریزہ کے ہو قبل اسکے کہ وہ کنارہ وتر ہو جاے دوسرا کنارہ غشائی ہو ران کی جانب انسی سے ملتا ہو۔ دوسرا عضل ہین ایک تو ان مین سے وہی جسکا ذکر قوا بعض ران مین ہو چکا ہے یعنی وہ عضلہ جو اگتا ہے اس حاجز سے جو استخوان خاصرہ مین ہے اور دوسرا عضلہ اسکا مبدء ہے ران کا زائدہ جو بجانب وحشی واقع ہو یہ ف

عضل متصل ہوتے مین اور اترتے ہین ان دونون مین سے ایک وتر چوڑا پیدا ہوتا ہو جو رضفہ کو احاطہ کرتا ہو اور مضبوط کرتا ہے اس چیز سے جو رضفہ کے نیچے ہے اور اسکا مضبوط کرنا استواری کے ساتھ ہوتا ہے اور پھر متصل ہوتا ہے یہ عضلہ اول ساق سے بعد اسکے رکبہ کو بسط دیتا ہو ساق کو دراز کرکے۔ بسط کے واسطے ایک اور عضلہ ہو جسکا منشا ملتقائے استخوان عانہ ہے اور جانب انسی مین گذرتا ہوا ران سے بشکل تورب اترتا ہو جو کمیات خالی گوشت سے ہوتا ہو اس جزو سے جو رگ دار ہے اعلی عظم ساق سے اور ساق کو بسط دیتا ہے انسی کی طرف جھکا کر بعض کتب تشریح مین ایک اور عضلہ مذکور ہے جو اس عضلہ کے مقابل ہے جانب وحشی مین مبدء اسکا استخوان ورگ ہے اور توریب پاتا ہے جانب وحشی مین تا آنکہ پہونچتا ہے مقام معرق یعنے بے گوشت تک اور کوئی عضلہ اس سے زیادہ توریب نہین رکھتا اس عضلہ سے بسط پیدا ہوتا ہے تھوڑا جھکا کر بطرف وحشی کے جسوقت دونون عضل مین ساتھ ہی بسط پیدا ہو دراز کرنے کے ساق کو سیدھا کرکے۔ قبض کرنیوالے ساق کے کئی عضل ہین۔ ان مین سے ایک عضلہ تنگ ہے طولانی لگتا ہے استخوان خاصرہ اور عانہ سے اسکا محل نشو متصل مقام نشو باسطہ داخلی کے ہے اس حاجز سے جو بیچ وسط خاصرہ کے ہو بعد اسکے نفوذ کرتا ہو مورب ہوکر داخل مین دونون طرف زانو کے بعد اسکے ظاہر ہوتا ہو اور پہونچتا ہے اس ہڈی تک جو موضع معرق مین زانو سے ہو اور اس سے متصل ہوجاتا ہے اسی عضل کے سبب سے ساق کا جذب قدم کو میل دیتا ہوا طرف بیچ ران کے حاصل ہوتا ہو۔ تین عضل انسی اور وحشی اور وسطی ہین جنسی اور وسطی قبض کرتے ہین بجانب وحشی جھکا کر اور انسی قبض کرتا ہو انسی کیطرف میل دیکر انسی کا مقام نشو قاعدہ استخوان ورک سے ہو پھر مورب ہوکر پیچھے ران کے گذرتا ہے تا آنکہ پہونچ جاتا ہو اس مقام کو جو ساق کی جانب انسی مین معرق ہو پس اس سے ملجاتا ہو اور اسکا رنگ مائل بسبزی ہے اور وحشی اور وسطی کا مقام نشو بھی قاعدہ استخوان ورک سے ہو مگر یہ دونون میل کرتے ہین یہان تک کہ متصل ہوجاتے ہین جزو معرق سے جانب وحشی مین۔ زانو کے جوڑ مین ایک عضلہ ہو مثل مدفون کے مقام پیچیدگی مین زانو کے اسکا فعل وہی ہے جو عضلہ وسطی کا ہو کبھی یہ گمان کیا جاتا ہو کہ جو جوڑ نکلتا ہو عضلہ باسطہ سے جو دوسرا ہو اور متصل جاتا ہے ہو کبھی زانو کو وہی قبض کرتا ہے بالعرض اسلیے کہ اسکے مقام اتصال سے ایک وتر برآمد ہوتا ہے جو ضبط کرتا ہے چین اور شکن ورگ کو پہونچتا ہے اسی شکن کو اس عضو تک جو متصل ورک کے ہو

## فصل انتیسوین تشریح مین عضل مفصل قدم کے

جو عضل مفصل قدم کو حرکت دیتے ہین ان مین سے ایک قسم وہ ہے جو قدم کو اونچا کرتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو قدم کو جھکاتی ہے۔ ملبند کرنے والے عضل ان مین سے ایک بڑا عضلہ وہ ہے جو آگے قصبہ انسی کے موضوع ہے مبدء اسکا جزو جنسی ہے قصبہ انسی کے سرے پر جسوقت یہ عضلہ ظاہر ہوتا ہے ساق پر جھک کر طرف ابہام کے گذرتا ہوا متصل اس چیز کے ہوتا ہے جو قریب ہو بیخ ابہام کے اور قدم کو اوپر کیطرف اٹھا دیتا ہے۔ دوسرا عضلہ لگتا ہے سرے سے قصبہ وحشی کے اور اس سے وتر نکلتا ہو جو متصل ہوتا ہے اس چیز کے جو قرب مین خنصر کی جڑ کے واقع ہو اور اسی انگلی کو وہ اوپر کی طرف ملبند کرتا ہے خصوصاً جسوقت اسکی حرکت کے ساتھ پہلا عضلہ بھی مطابقت کرے اسوقت اسکا اٹھانا خنصر کو بطور استوا اور استقامت کے ہوتا ہو۔ جھکانے والے عضل کا ایک زوج ہے منشا اسکی دونون فردون کا سر ران کا ہے بعد اسکے وہ دونون اترتے ہین پس مائل کرتے ہین یا بھر دیتے ہین موخر ساق کے باطن کو گوشت سے اور ان مین سے ایک ایسا وتر پیدا ہوتا ہے جو سب وترون مین بڑا ہو وہ وتر عقب

کھلاتا ہو متصل ہوتا ہے استخوان عقب سے اور اسکو پیچھے کیطرف جذب کرتا ہے لنبکل تو ریب جانب وحشی تک بس یہ جذب ثبات قدم کا زمین پر سبب ہوتا ہے اسکی اعانت کرتا ہو ایک اور عضلہ جو پیدا ہوتا ہے قصبہ وحشیہ کے سرے سے اسکا نخ بھی ہے اور اترتا ہے تاکہ لمجاتا ہے بنفس خود ایک وتر سے جسے ہی عضل چھوڑتا ہے بلکہ اسکی لحمیت باقی رہتی ہو بس مؤخر عقب سے لمجاتا ہو خوب لپٹ کر اس عضلہ سے جو قبل موخر عقب سے ہو جسوقت ان دونون عضل خواہ ان کے وترون کو کوئی آفت پہونچتی ہے قدم کو اپنی جگہ پر ٹھہرا دیتی ہو۔ ایک عضلہ اور ہو جس سے دو وتر پیدا ہوتے ہین ایک ان مین سے قدم کو قبض کرتا ہے دوسرا اِبہام کو پھیلاتا ہو یہ بات اس سبب سے ہو کہ اس عضلہ کا منشاء قصبۂ انسیہ کا سرا ہے جہان قصبۂ وحشیہ سے ملتا ہے اور ان دونون سے نیچے اترتا ہے اسکے دو شعبے دو وترون سے ہوجاتے ہین ایک ان وترون کا متصل اسفل رسغ سے آگے ابہام کے ہوتا ہو اور اس وتر سے جھکنا اور پست ہونا قدم کا پیدا ہوتا ہو دوسرا وتر پیدا ہوتا ہو اس عضلہ کے جزو سے اور متجاوز ہوتا ہو محل نشو وتر اول سے اور کعب اوّل تک ابہام سے وتر چھوڑتا ہے پس اسکو بسط دیتا ہے لنبکل تو ریب جانب انسی تک کہ کبھی ران کے سرے وحشی سے ایک اور عضلہ پیدا ہوتا ہو اور متصل ہوتا ہو ایک دو عضل عقبی سے لیکن اسکے جدا ہوتا ہے اسی عضلہ سے جسوقت محاذی ہوتا ہے باطن ساق کے اور اس سے ایک وتر نکلتا ہو جو پوشیدہ ہوتا ہو اسفل قدم مین اور گسترہ ہوتا ہو نیچے کل قدم کے جیسا وہ عضلہ جو بچھا ہوا ہو باطن راحت پر اور اسکی منفعت وہی ہو جو عضل راحت کی منفعت ہے

**فصل تیسوین تشریح مین عضل اصابع رجل کے**

پاؤن کی انگلیون کی حرکت دینے والے عضل جنسے کہ قبض حاصل ہوتا ہے وہ بہت ہین ان مین سے ایک وہ عضلہ ہے جسکا مقام نشو قصبہ وحشیہ کا سرا ہو کہ اسپر دراز ہوکر اترتا ہو اور اسکا ایک وتر اس سے چھوٹا ہے جس کے دو وتر ہوجاتے ہین ایک سے انگشت وسطی کو قبض کرتا ہے اور دوسرے سے خنصر کو۔ ایک عضلہ اس پہلے عضلہ سے چھوٹا ہے اسکے پیدا ہونے کا مقام پشت ساق سے ہے جب اسمین سے وتر پیدا ہوتا ہو اسکے دو وتر ہوجاتے ہین ایک خنصر کو اور دوسرا سبابہ کو قبض کرتا ہے پھر ہر واحد دونون قسمون سے ایک وتر اور پیدا ہوکر دوسری قسم سے جو وتر پیدا ہوتا ہے اس سے ملکر وتر واحد ہوجاتا ہے اور یہ وتر واحد ابہام تک دراز ہوکر پہونچتا ہے اور اس مین قبض پیدا کرتا ہے۔ تیسرا عضلہ اور ہے جسکا ذکر ہم کرچکے ہین یہ نکلتا ہو جانب وحشی دونون کنارے قصبۂ انسیہ سے اترتا ہو درمیان دونون قصبون کے اور ایک جزو چھوڑتا ہے واسطے قبض کرنے قدم کے اور ایک جزو اس کا ابہام سے کعب اول تک آتا ہو یہ سب عضل انگلیون کے حرکت دینے والے ہین جنکی وضع ساق کے اوپر اور اسکے پیچھے ہے اور وہ عضل جنکی وضع تلوے مین ہے ان مین سے دس عضل ایسے ہین کہ بہت سے علمائے تشریح نے انکو دریافت نہین کیا ہے۔ سب سے پہلے جالینوس نے انکو دریافت کیا اور یہ دسون پانچون انگلیون کے اضلاع سے ملتے ہین ایک انگلی کے واسطے دو دو ایک داہنے اور ایک بائین اور حرکت قبض کی پیدا کرتے ہین کبھی قبض سیدھے طور پر اگر دونون ساتھ ہی متحرک ہون اور کبھی ایک طرف جھکا کر اگر ان مین کا ایک متحرک ہوجا اور عضل تلوے مین رسغ پر واقع ہین ہر انگلی کیواسطے ایک عضلہ اور دو عضل خاص ہین ابہام اور خنصر کے قبض کیواسطے اور یہ سب عضل آپس مین ملے ہوے ہین یعنی ان مین سے اگر کسی کو آفت پہونچتی ہو دوسرے کے فعل مین بھی ضعف پیدا ہوتا ہے خواہ وہ فعل خاص اسکا ہو اور خواہ نیابۃً کسی دوسرے عضل سے وہ فعل

پیدا ہونا ہوا اور اسی سبب سے بہت دشوار ہے کہ پانون کی ایک انگلی سمٹے اور سب نہ سمٹ جائین۔ پانچ عضل انگلیون کے واسطے اور ہین کہ قدم کے اوپر رکھے ہوے ہین انکا فعل یہ ہے کہ بجانب وحشی جھکاتے ہین اور پانچ عضل نیچے قدم کے ہین ہر انگلی کو ایک عضلہ متصل ہے جس سے جو قریب ہوا ہے جانب انسی مین اسکو بجانب انسی حرکت دیتا ہے اور جھکاتا ہے اور پانچ عضل مع ان دو عضل کے جو ابہام اور خنصر کو خاص ہین مثل ان سات عضل کے ہین جو واسطے ہتھیلی کے بیان کیے گئے اور اسی طرح سے وہ دس عضل جو پہلے ذکر ہوے۔ بنا بر اس حساب کے جو اوپر کی فصلون مین مذکور ہوا کل بدن مین پانچسو انتیس عضل ہوتے ہین جملہ تمیرا

## تعلیم پانچوین عصب کے بیان ہین اسمین چھ فصلین ہین فصل پہلی بیان ہین خاص امور عصب کے

منفعت پٹھہ کی بالذات بھی ہے اور بالعرض بھی۔ بالذات تو یہ منفعت ہے کہ بتوسط پٹھون کے دماغ کل اعضا مین حس و حرکت پیدا کرتا ہے۔ اور بالعرض یہ منفعت ہے کہ مضبوطی گوشت مین اور قوت بدن مین پٹھہ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی منفعت بالعرض ہے کہ جن اعضا مین ذاتی حس نہین ہے جیسے کبد طحال ریہ ان مین بذریعہ پٹھہ کے آگاہی آفات اور صدمات کی ہوتی ہے اسلیے کہ یہ اعضا اگرچہ بے حس ہین مگر ان کے اوپر ایک لفافۂ عصبی چڑھا ہوا ہے اور ایک عصبانی جھلی سے منڈھے ہوئے ہین جسوقت ان مین ورم پیدا ہو یا ریح خارجی سے تمدد عارض ہو ثقل ورم کا یا تفریق ریح کی لفافۂ عصبی اور اسکی جڑ تک پہونچتی ہے اور ثقل کیوجہ سے ان اعضا مین انجذاب پیدا ہوتا ہے اور ریح کی وجہ سے تمزق یعنے پارہ پارہ ہونا پیدا ہوتا ہے اس جہت سے اس عضو کو حس ہوتی ہے۔ کل پٹھونکا مبدء بوجہ معلوم وہی دماغ ہے اور منتہی ظاہر سے متفرق ہونے پٹھون کا جلد ہے اسلیے کہ جلد سے ملی ہوئی ایک لیف باریک ہوتی ہے جس مین پٹھے اعضاے قریبہ سے اس لیف کے اگتے ہین دماغ مبدء عصب کا دو طرح پر ہے اسلیے کہ دماغ بعض اعصاب کا بذاتہ مبدء ہے اور بعض اعصاب کا اسوجہ سے کہ نخاع جو دماغ سے روان ہو کر آتا ہے کچھ اعصاب اس مین سے پیدا ہوتے ہین جو اعصاب خاص دماغ سے پیدا ہوتے ہین انسے حس و حرکت کا استفادہ سواے اعضاے سر اور منھ اور احشاء اندرونی کے اور کسی عضو کو نہین ہوتا ہے اور باقی سب اعضا استفادہ حس و حرکت انھین اعصاب سے کرتے ہین جو نخاع سے پیدا ہوئے ہین جالینوس نے صانع بیچون کی ایک عنایت عظیم پر ہدایت کی ہے جو متعلق اس پٹھہ کی خلقت سے ہے جو دماغ سے طرف احشاء کے اترتا ہے اسلیے کہ صانع تعالیٰ نے اس پٹھہ کی نگہبانی مین نہایت احتیاط کی ہے کہ ویسی احتیاط اور پٹھون کی نسبت عمل مین نہین آئی اسلیے کہ وہ پٹھہ چونکہ اپنے مبدء یعنے دماغ سے بہت دور تھا ضرورت مقتضی اسکی ہوئی کہ اس کی بناوٹ نہایت مضبوطی سے کیجاے پس چھپایا اسکو صانع تعالیٰ نے ایک ایسے جرم سے جو متوسط درمیان قوام پٹھے اور غضروف کے ہے اور ہم صورت اس چیز کی ہے جو پیدا ہوتی ہے جرم مین پٹھے کے بروقت لپٹنے کے اور یہ پوشش پٹھہ کی مین مقام پر ہے ایک تو نزدیک حنجرہ کے دوسری نزدیک پسلیون کی جڑون کے تیسری جب یہ پٹھہ موضع صدر سے گذر جاتا ہے دماغی اعصاب سواے اس پٹھے کے جتنے ہین اگر ان سے منفعت افادہ حس کی مطلوب ہو تو اپنے مقام اصل سے سیدھے عضو مقصود تک آتے ہین اسلیے کہ خط مستقیم کی راہ اقرب سب راہون سے ہے درمیان دو چیزون کے اسی وجہ سے حس مقصود پٹھہ کے مستقیم ہونے مین مبدء تک جلد تر پہونچے گی اور تاثیر مبدء کی یعنے احساس قوی تر ہوگا۔ اور چونکہ حس کے پٹھون مین اس قدر سختی مطلوب نہین ہے جتنی حرکت کے پٹھون مین مطلوب ہے اسلیے کہ حس کے پٹھے دماغ سے دور نہین ہین بوجہ سیدھے ہونے کے

اور حرکت کے پٹھے بوجہ ترچھے ہونے کے دماغ سے دور ہین اور اسواسطے دور ہین تاکہ رفتہ رفتہ دماغ کی نرمی کی مشابہت سے بھی دور ہوجائین
لہذا حس کے پٹھے نرم پیدا کیے گئے بلکہ جسقدر اسمین نرمی زیادہ ہوگی قوت حس کی زیادہ ادا ہوگی۔ اور پٹھے حرکت کے چونکہ طرف عضو
مقصود کے ترچھی راہون سے گئے ہین تاکہ مبدء سے دور ہوجائین رفتہ رفتہ سخت پیدا کیے گئے دونون قسم کے پٹھون کی سختی اور
نرمی مین بقدر مناسب کے کسیقدر اعانت جوہر دماغ سے بھی ہوئی ہے جو دونون کا منبت ہے اسواسطے جتنے پٹھے حس کو مفید ہین انکا
محل نشو مقدم دماغ ہے اور حرکت کے پٹھون کا موخر دماغ ہے اور مقدم دماغ قوام مین نرم ہے بہ نسبت موخر دماغ کے وہ غلیظ ہے

## فصل دوسری تشریح مین عصب دماغی کے اور اسکے مسالک اور راہون کے بیان مین

سات زوج پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہین۔

**پہلے زوج** کا مبدء اندر سے دو بطن مقدم دماغ کے ہے جہان پر دو زائد دتیان گذرتی ہین جو مشابہ دو سر پستان کے ہین جن سے سونگھنا متعلق ہے اور یہ زوج چھوٹا اور جوف دار ہے۔ داہنی طرف جاتی ہے اسکے وہ فرد جو بائین طرف سے نکلی ہے اور بائین طرف جاتی ہے وہ فرد جو داہنی طرف سے
نکلی ہے بعد اسکے دونون ترچھے ہوکر ملجاتے ہین مگر ان مین تقاطع صلیبی بنا بر قول اور اطبا کے ہوتا ہے اور بنا بر قول جالینوس کے نہین ہوتا پھر جو
فرد داہنی طرف سے آئی ہے داہنی آنکھ کے حدقہ مین نفوذ کرتی ہے اور بائین طرف کی فرد بائین حدقہ مین اور انکے منفذ کشادہ ہوجاتے ہین تاکہ طبقات جنکا ذکر آگے ہوگا انمین بھرے۔ سوائے جالینوس کے اور جن لوگون نے کہا ہے کہ انکا نفوذ محل ملاقات سے بعد تقاطع صلیبی کے ہوتا ہے انعطاف
اور پیچیدگی ان مین نہین ہے اور اس تقاطع صلیبی کی تین منفعتین بیان کین **ایک منفعت یہ ہے** تاکہ وہ روح آنیوالی طرف ایک دو حدقون کے پوشیدہ
نہو سیلان سے طرف دوسرے حدقہ کے جسوقت کہ واسطے ایک حدقہ کے کوئی آفت عارض ہو اسوجہ سے ہر ایک حدقہ دیکھنے مین قوی تر ہوجاتا
ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کرلی جاوے اور اس سے زیادہ تر صفائی اسوقت ہوتی ہے کہ جب ایک ہی آنکھ بنایا ہو اور دوسری سے
نظر نہ آئے اسیوجہ سے ثقبہ عنبیہ کی وسعت زیادہ ہوتی ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر لیجائے یعنی قوت اندفاع روح کیطرف اس ثقبہ کے دونی
ہوجاتی ہے پس ثقبہ بھی بڑھجاتا ہے **دوسری منفعت یہ ہے** کہ دونون آنکھون کے واسطے موندی راہ ایک ہی ہے اسطرح پر کہ دونون آنکھین ایک ہی مقام
پر شبح مبصر کے پہونچا مین اسجگہ پر دونون شبح ملکر ایک ہی ہوجائین اور دیکھنا دونون آنکھون سے بھی بمنزلہ دیکھنے ایک آنکھ کے ہے اسواسطے
کہ شبح مبصر حس مشترک مین ایک ہی جگہ متمثل اور قائم ہوتی ہے احول کو جو ایک چیز کی دو نظر آتی ہین یہ آفت اس سبب سے عارض ہوتی ہے
کہ داہنا خواہ بایان حدقہ اپنی جگہ سے ہٹ کر نیچے خواہ اوپر ہوجاتا ہے یا بوجہ استقامت نفوذ مجرے کی تقاطع صلیبی تک باطل ہوجاتی ہے اور
قبل حس مشترک کے ایک حد تک اور عارض ہوتی ہے اسلیے کہ عصبہ حدقہ مذکورہ مین انکسار پیدا ہوتا ہے **تیسری منفعت یہ ہے** کہ ہر ایک عصبہ
دوسرے کو بمنزلہ ستون کے بنائے اور اسپر تکیہ کرے اور ایسا حال ہوجائے گویا ہر ایک عصبہ بہت قریب سے پیدا ہوا یعنی محل تقاطع صلیبی جو
مقام نشو کے بہ نسبت قریب ہے بمنزلہ محل نشو کے ہر فرد کیواسطے ہوجاوے **دوسرا زوج** اندراج عصب دماغی سے محل نشو اسکا پیچھے نشا زوج
اول کے ہے اور پیچھے اس چیز کے جو دراز ہوکر جانب وحشی جاتی ہے اور نکلتا ہے سوراخ مین سے انھین فقرہ کے جو شامل ہے اور پر مقلہ کا پس تقسیم
پاتا ہے بیچ عضل مقلہ مین اور یہ زوج نہایت غلیظ ہے تاکہ مقاومت کرے اسکا غلیظ ہونا اسکی نرمی کو جو بہت قریب موضع کے ضرور پیدا ہو
بعد مقاومت کے قادر ہو اور بہت حرکت کے خصوصا جسوقت اسکا کوئی معین نہو اسلیے کہ زوج ثالث چونکہ مصروف ہے فک اسفل کی تحریک مین جو بڑا عضو
ہے اسمین استعدر قوت نہین بچتی جو دوسری زوج کی اعانت کرے بلکہ وہ خود محتاج اعانت کا غیر سے ہے جیسا ہم ذکر کرینگے **تیسرا زوج** اسکا مقام نشو
حد مشترک مقدم دماغ اور موخر دماغ کی ہے نزدیک قاعدہ دماغ کے اور یہ چوتھے زوج سے پہلے تھوڑا سا ملکر پھر الگ ہوجاتا ہے اور اسمین جا شعبے نکلتے ہین

ایک شعبہ نکلتا ہے جو رگ سباتی سے جسکا ہم ذکر آگے کرینگے اور جھکتا ہوا قبہ سے نکلتا ہوتا اینکہ حجاب حاجز سے گذر کر تقسیم ہو جاتا ہے ان احشاء میں جو حجاب کے نیچے ہیں **دوسرا شعبہ** اسکا مخرج صدغ کی ہڈی کے سوراخوں سے ہے جبوقت یہ جدا ہوتا ہے ملجاتا ہے اس پٹھہ سے جو زوج خامس سے جدا ہوا ہے جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے **تیسرا شعبہ** نکلتا ہے اس سوراخ سے جس سے دوسرا زوج نکلتا ہے اسلیے کہ مقصد اس شعبہ سے وہ اعضا ہیں جو وجہ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور یہ بات اچھی نہ تھی کہ اسکا نفوذ زوج اول سے ہوتا جو مجوف تھا پس خرف عصب کی مزاحمت کرکے اسمیں تنگی پیدا کرتا اور تجویف بند ہو جاتی یہ جزو یعنے تیسرا شعبہ جبوقت اپنے مخرج سے جدا ہوتا ہے اسکی تین قسمیں ہو جاتی ہیں **ایک قسم** میل کرتی ہے گوشۂ چشم بیرونی کیطرف اور تنہا چلی آتی ہے عضل صدغین اور ماضغین یعنی دونون تسغ کی جڑ میں اور حاجب اور ملک اور جبہہ کیطرف **دوسری قسم** نفوذ کرتی ہے اس سوراخ میں جو نزدیک دنبالہ چشم کے مخلوق ہے تاکہ خالص ہوکر باطن بینی تک چلی جاوے اور وہان جاکر طبقہ اندرونی بینی میں متفرق ہو جائے **تیسری قسم** اس شعبہ کی چھوٹی نہیں ہے اترتی ہے تجویف پر بھی جو استخوان رخسارے میں ہے پس اس قسم کی دو شاخیں ہوتی ہیں **ایک شاخ** اسمین سے تجویف اندرونی فم میں جاکر دانتون پر تقسیم پاتی ہے اضراس کا حصہ تو اسمین سے ظاہر اور محسوس ہے مگر اور دانتوں کا حصہ گویا نظر سے پوشیدہ ہے اور اوپر کے مسوڑھون میں بھی اس شاخ کا حصہ پہونچتا ہے **دوسری شاخ** پھیلتی ہے اعضاے ظاہری میں جو اس مقام پر ہیں جیسے رخسارے کی کھال اور کنارہ بینی اور اوپر کا ہونٹھ یہ اقسام تیسرے شعبہ کے زوج ثالث سے ہیں **چوتھا شعبہ** تیسرے زوج کا تنہا جاتا ہے گذرتا ہوا اس سوراخ میں جو اوپر کے جبڑے میں ہے اور وہان تک پہونچتا ہے اور زبان کے طبقۂ ظاہری میں پراگندہ ہو جاتا ہے اور زبان کو ذوق کی حس دیتا ہے جو اس سے خاص ہے اور زبان پر پھیلنے سے جسقدر بچتا ہے اسکا پھیلاؤ نیچے کے دانتون کے عمود اور مسوڑھے میں اور نیچے کے ہونٹھ میں ہوتا ہے جو حصہ پٹھہ کا زبان میں آتا ہے وہ بہ نسبت اس پٹھہ کے جو آنکھ میں جاتا ہے باریک تر ہے اسواسطے کہ سختی آنکھ کی اور نرمی زبان کی ایک کی گندگی اور دوسرے کی باریکی کو معادلہ کرتی ہے اور مناسبت ہو جاتی ہے **چوتھا زوج** اسکا مقام نشو تیسرے زوج کے پیچھے ہے اور مستعدہ دماغ کیطرف ہٹتا ہوا اور تیسرے زوج سے کسیقدر ملکر پھر الگ ہو جاتا ہے جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہیں اور یہ زوج تنہا حنک تک چلا جاتا ہے اور اسکو حس دیتا ہے اور یہ زوج چھوٹا ہے مگر تیسرے زوج سے سخت ہے اسلیے کہ یہ زوج حنک تک آتا ہے اور کنارہ و پوست حنک کا سخت تر ہے کنارہ پوست زبان سے **پانچوان زوج** اسکی ہر فرد پھٹ کر آدھون آدھ ہو جاتی ہے جیسے کوئی دوہری چیز ہو بلکہ اکثر علمائے تشریح ہر فرد کو ایک زوج خیال کرتے ہیں مقام اسکی روئیدگی کا دونون جانبون دماغ سے ہے **پہلی قسم** ہر ایک دو ٹکڑیون اسی زوج سے جاتی ہے اندرونی جھلی سماخ تک اور اسی جگہ ساری متفرق ہو جاتی ہے اور اس قسم کا منبت حقیقت میں جزو موخر دماغ کا ہے اسی سے حس سماعت متعلق ہے **دوسری قسم** پہلی قسم سے چھوٹی ہے اسلیے کہ اسکا مخرج وہ ثقبہ ہے جو استخوان حجری میں واقع ہے جسکا نام اعور اور اعمٰی رکھا گیا ہے اسلیے کہ اسمین لپیٹ اور کجی راہ کی زیادہ ہے کہ مقصود تطویل مسافت اور دوری اسکی مبدء سے ہے تاکہ عصب قبل اپنے خروج کے مبدء سے استفادہ بعد کا حاصل کرے اور صلابت بہ تبعیت بعد کے حاصل ہو پھر جب باہر نکلے عصب زوج ثالث سے مختلط ہو کر اکثر حصہ ان دونون کا بجانب رخسارہ چوڑے عضلہ کے پہونچے اور باقی جو انمین سے رہجائے عضل صدغین تک پہونچے۔ چوتھے شعبہ میں زوج ثالث کے قوت ذوق اور پانچوین میں قوت سمع اسواسطے مخلوق ہوئی کہ آلہ سمع کا محتاج اسکا تھا کہ کھلا ہوا ہو اور راہ ہوا جا سکنے کی اس سے بند نہو اور آلہ ذوق کا واجب تھا کہ محفوظ اور پوشیدہ ہو اسی جہت سے عصب سمع کا سخت ہونا ضرور ہوا کہ مقام روئیدگی اسکا موخر دماغ سے قریب تر ٹھہرا گیا عضل عین کیواسطے ایک ہی عصب پر اقتصار کیا گیا اور نیچے عضل صدغین

کے کثیر ہوے اسکی وجہ یہ ہو کہ سوراخ آنکھ کا محتاج زیادہ گنجایش کا تھا اسلیے کہ مجمہ جو قوت بصر پہونچانے والا ہو غلظ زائد کیطرف بوجہ تجویف کے
محتاج ہوا اسیواسطے وہ ہڈی جو سوراخ دار ہو واسطے ضبط کرنے مقلہ کے چند سوراخون کی متحمل نہو سکی اور صدغین کے پٹھے چونکہ زیادہ وصلابت
کے محتاج تھے اور گندگی کی انمین ضرورت نہ تھی بلکہ اگر ان مین گندگی ہوتی حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اسلیے اور بھی اسیوجہ سے ان پٹھون کا مخرج
جو استخوان مجرے مین سخت تھا متحمل چند سوراخون کا ہوا **چھٹا زوج** نکلتا ہو مؤخر دماغ متصل پانچوین زوج کے اور پانچوین زوج کے ساتھ جھلی باطن
اور جھلیون سے ایسا بندھا ہوا ہوتا ہو کہ یہ دونون بمنزلہ ایک عصب کے معلوم ہوتے ہین پھر پانچوین زوج سے الگ ہو کر ایک ثقبہ سے نکلتا ہو جو اندر سے
درز لامی مین واقع ہو اور اس نکلنے سے پیشتر اسکی قسمت تین حصہ پر ہوتی ہو یہ تینون حصہ اس ثقبہ سے ساتھ ہی نکلتے ہین **ایک حصہ** تینون کا اپنے
راہ بجانب عضلۂ حلق اور بیچ زبان کے لپٹا ہو تاکہ قوت دے ساتوین زوج کو اسکی تحریک پر **دوسرا حصہ** اسکا عضلۂ کتف تک اور جو چیزکہ
قریب اس عضلہ کے ہو وہان تک اترتا ہو اور اسکے اکثر کا پھیلاؤ اس حصے سے عضلہ مین ہوتا ہو جو شانہ پر واقع ہو اس قسم کی مقدار اچھی ہے
اور معلق ہوکر نفوذ کرتا ہو تاکہ مقام مقصود تک پہونچتا ہو **تیسرا حصہ** تینون حصون مین بڑا ہو یہ اترتا ہوا احشا تک مقام معلوم تک سب تک ہے
اور اسکے ساتھ رباطات سے بندھا ہوا ہوتا ہو جسوقت یہ حصہ مقابل حنجرہ کے ہوتا ہو اس سے چند شعبے پیدا ہوتے ہین اور عضلۂ حنجرہ تک
آتے ہین جن کے سرے اوپر ہین اور حنجرہ اور غضاریف حنجرہ کو اونچا کرتے ہین اور جسوقت حنجرہ سے گذرتا ہے چند شعبے اس سے جڑ کر
عضلۂ منکسہ تک پہونچتے ہین وہ عضلہ جنکے سرے نیچے ہین اور جنکا وجود ترجہانی کے بند کرنے اور کھولنے کیواسطے ضرور ہے اسلیے
کہ جذب کے واسطے اسفل کی ضرورت ہے اور اسی سبب سے اسکا نام عصب راجع ہے۔ دماغ سے یہ زوج اسواسطے اترا کہ عصب
نخاعی اگر چڑھتے تو بشکل تدریب اپنے مبدء سے مستقیم نہوتے پس جذب بطرف اسفل کے باستحکام انسے نہوتا۔ یہ شعبے چھٹے زوج سے اسواسطے
برآمد ہوئے کہ اسمین اعصاب انسیہ اور مائل بطرف لین کے اتنے ہین کہ اسکے پہلے جتنے اعصاب مذکور ہوئے اس مین نہ تھے اسیواسطے
تقسیم اسکی عضل وجہ اور راس وہ جو چیز ان دونون کے اعضا مین تھی ہوئی۔ اور سواتان زوج مستقیم ہو کر نہین اترتا ہے مثل چھٹے کے بلکہ
اسکو تدریب ضرور ہوتی ہو اور ہر گاہ کہ جو چیز چڑھکر اترے اسکو ایک مسند اور تکیہ کا مضبوط ضرور ہو جو بہ شبیہ کوئین کے چڑھنے کے ہو تاکہ
پھرے اسکا چڑھنے والی چیز اس سے قوت پاکر اور منع زنگ وضع اسکی سیدھی سخت تو نہ جھکی اور فرمت رکھی گئی پس نہتی کوئی شی مثل شریان
عظیم کے ہم لائق اس ستناد مذکور کے ہو۔ چڑھنے والا حصہ ان شعبون سے بطرف یسار کے مقابل اس شریان کے ہوتا ہو کہ وہ سیدھا بھی ہے
اور غلیظ بھی اسپر اسٹ جاتا ہو اور زیادہ مضبوطی کی ضرورت نہین ہو لیکن چڑھنے والا حصہ بطرف یمین کے پس یہ شریان اسکے قریب
نہین ہوتی جیسے پہلی صورت مین قریب تھی بلکہ اسکے قریب ہوتی ہو ایسی حالت مین کہ اسکو باریکی عارض ہوجاتی ہو بسبب برآمد ہونے
شعبون کے جسقدر اس سے ہوئے ہین اور اسکی استقامت فوت ہوجاتی ہو جسوقت کہ یہ مورب ہوکر بطرف بغل کے جھکتا ہو اسلیے
اسکا مضبوط کرنا رباطات سے ضرور ہوا کہ جسپر تکیہ کرے اور شعبون کی مضبوطی بھی اس سے ہوجائے تاکہ جسقدر نقط اور استقامت
اسکی فوت ہوئی ہو اسکا تدارک ہوجائے حکمت ان شعبون راجعہ کی دور ہونے مین مبدء سے یہ ہو کہ دوسرے قسم کے شعبے مبدء سے
نزدیک ہوجائین اور یہ شعبہ راجعہ بوجہ دور ہونے راجعہ کے مبدء سے قوت اور صلابت کا استفادہ کرین عصب راجع مین سب سے
زیادہ وہی قوی مجمہ ہو جو متفرق ہوتا ہو دونون بند کرنے والے عضل حنجرہ پر ان شعبون کے جو حنجرہ کے بند کرنے مین معین ہین
پھر اسکے باقی تمام یہ مجمہ اترتا ہو پس اسکی شاخین جھلیون مین حجاب اور معدہ کے اور ان دونون کی پسلیون مین اور قلب وریہ اور

دو شریانین ہین جو اس مقام پر ہین متفرق ہوتی ہین اور اس تفرق سے جسقدر باقی رہتا ہو حجاب مورب مین نافذ ہوتا ہے پس یہ جزو نافذ شریک ہوتا ہو اس مقدار منفرد کے جو جز ثالث سے اترتا ہو اور دونون مین جدائی احشا کی جھلیون مین ہوتی ہے پھر اس ٹھہ کی انتہا اس استخوان عریض تک ہو جاتی ہو جو عضلہ خاصرہ ہو **ساتوان زوج** اسکا مقام نشو محل مشترک درمیان دماغ اور نخاع کے ہے اور زیادہ مقدار اسکی جاتی ہو متفرق ہو کر اس عضلہ مین جو زبان کی حرکت دینے والا ہو اور اس عضل مین جو مشترک ہین درمیان ورقی اور عظم لامی کے اور باقی ماندہ تمام یہ زوج کبھی بحسب اتفاق اور عضل مین بھی متفرق ہوتا ہو جو قریب ان عضل محرک وغیرہ کے ہین مگر یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی ہو۔ ہرگاہ کہ اور پٹھے اور جانبون مین واسطے کارہاے ضروری کے گئے ہین اور یہ بات اچھی نہ تھی کہ سوراخ بہت سے مقدم مین خواہ تحت مین ایسے مقام کے واقع ہون بہتر یہی ہوا کہ زبان کی حرکت کا ٹھہ اسی مقام سے اترے اسلیے کہ اسکی حس دوسرے مقام سے آتی ہو **فصل تیسری تشریح مین عصب نخاعین کے اور اسکی راہونکے بیان مین** نخاع سے جسقدر پٹھے نکلکر گردن کے فقرون مین گئے ہین کل آٹھ زوج ہین **پہلا زوج** دوسرا خون فقرہ اولی سے نکلکر عضل راس مین تنہا متفرق ہوتا ہے اور اسکی مقدار چھوٹی اور باریک ہو اسلیے کہ احتیاط اسکو مقتضی تھی کہ وہ باریک ہو **دوسرا زوج** اسکا مخرج درمیان فقرۂ اولی اور ثانیہ کے ہے یعنے وہ نقبہ مخرج ہو جسکا ذکر باب تشریح عظام مین ہو چکا ہو اکثر مقدار اس زوج کی جو کہ سر تک پہونچاتی ہے اسطرح پر کہ بشکل زوجین جز ہوکر اور پیچ والے فقرہ تک جاتا ہو اور وہان سے آگے کیطرف پھر کر پلٹ آتا ہو اور پھیلتا ہو طبقہ خارجی پر دونون کانون کے پس جسقدر کہ زوج اول مین بہت چھوٹے ہونے کے ہوئی ہو اور جو قصور اسکو پراگندہ ہونے اور پھیلنے مین ان اطراف کے جو تمام اسکے متصل مین ہوا تھا اسکا تدارک کرتا ہو اور باقیماندہ اس زوج کا آتا ہو اس عضلہ مین جو گردن کے پیچھے ہے اور جو تا ہے پس اس مین حرکت پیدا کرتا ہو **تیسرا زوج** مقام نشو اور جگہ نکلنے انکی وہ سوراخ ہو جو درمیان دوسرے اور تیسرے فقرے کے ہو اسکی ہر فرد کی دو فرعین ہوتی ہین **ایک فرع** اسکی متفرق ہوتی ہو عمق مین ان عضل کے جو اسمقام پر ہین اور جس مین چند شعبے ہین خصوصًا وہ شعبہ جو سر کو گردن کے ساتھ لپٹنے والا ہو بعد اسکے یہ فرع چڑھتی ہو فقرون کے کانٹون تک جب ان کے سامنے پہونچتی ہے ان کی جڑون مین درآمد ہوتی ہو بعد اسکے ان کے سرون تک بلند ہوتی ہو اور ملتے ہین اس فرع کو رباطات غشائی جو لگتے ہین انھین سناسن سے بعد اسکے یہ فرع اور رباط دونون نفوذ کرکے پیچیدہ ہوکر کانون کے پاس تک پہونچتے ہین اور سواے انسان کے اور حیوانات مین خاص کانون تک پہونچتی ہین اور دونون کانون کے عضل کو حرکت دیتی ہین **دوسری فرع** آگے کی جانب سے شروع ہوتی ہو اور عضلہ عراضیہ تک آتی ہو اور اسکے اول مین چند رگین اور عضل اس سے لپٹتے ہین اور اسے گھیر لیتے ہین تاکہ یہ فی نفسہ قوی ہو جاے اور کبھی بہائم مین عضل صدغین اور عضل اذنین بھی اس سے ملتے ہین اور زیادہ پھیلاؤ اسکا دونون رخسارون کے عضل مین ہو **چوتھا زوج** اسکا مخرج وہ سوراخ ہو جو تیسرے اور چوتھے کے بیچ مین ہو اور مثل زوج ثالث کے ایک جزو مقدم اور ایک جزو موخر پر تقسیم پاتا ہو جزو مقدم اسکا چھوٹا ہوتا ہو اسی جہت سے زوج پنجم سے ملتا ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اس جزو سے ایک شعبہ مثل نسیج عنکبوت کے نکلکر گردن پر ساقی پر دراز ہو کر حجاب حاجز تک آکر گذرتا ہو حجاب کے دونون جانبون پر جو سینہ کی تنصیف کرتے ہین اور پھر جزو اس زوج کا پیچیدہ ہوتا ہو پیچھے کی جانب اور ٹھہ جاتا ہو اندرون عضل کے تا اینکہ تنہا سناسن تک پہونچتا ہو پھر اسمقام سے اسمین شعبے نکلتے ہین اس عضل تک جو مشترک درمیان سر اور گردن کے ہین پھر اپنی راہ لیتا ہے کہ پیچیدہ ہوکر آگے کی جانب آتا ہے اور بہائم

مین رخسارے اور دونون کے عضل سے متصل ہوتا ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ کچھ اسمین سے صلب تک منحدر ہوتا ہے **پانچوان زوج** اسکا مخرج اس سوراخ سے ہی جو درمیان چوتھے اور پانچوین فقرے کے ہو اسکی بھی دو فرعین ہین **ایک فرع** ان دو مین سے جو مقدم ہے اور چھوٹی ہے دونون رخسارون کے عضل تک اور ان عضل تک جو سرنگون کرتے ہین اور تمام عضل جو مشترک سر اور گردن مین ہین ان تک آتی ہو **دوسری فرع** دو شعبون پر منقسم ہوتی ہو **پہلا شعبہ** جو متوسط درمیان فرع اول اور شعبہ دوسرے کے ہے آتا ہو اعلاے کتف پر اور کسیقدر حصہ چھٹے اور ساتوین زوج سے اسمین ملتا ہو **دوسرا شعبہ** پانچوین اور چھٹے اور ساتوین زوج کے شعبون سے ملتا ہوا اور نفوذ کرتا ہو وسط حجاب تک **چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان زوج** یہ تینون نکلتے ہین باقی ماندہ سوراخون سے بہ ترتیب مگر آٹھوین زوج کا مخرج وہ ثقبہ ہو جو مشترک ہو درمیان آخر فقرون رقبہ کے اور ان فقرون پشت کے اور اسکے شعبہ اختلاط شدید رکھتے ہین اکثر حصہ زوج سادس کا کتف کے مقام سطح پر آتا ہے اور بعض حصہ چھٹے زوج کا جو چوتھے زوج کے حصے سے زیادہ ہے اور پانچوین زوج کے حصہ سے کم ہوتا ہو حجاب تک - اور ساتوین زوج مین سے اکثر عضد تک آتا ہو اگرچہ اسکے شعبون مین سے وہ بھی مقدار ہو جو ہمراہ ایک شعبہ کے زوج خامس سے عضل راس و عنق اور صلب تک پہونچتی ہوا اور حجاب تک بھی آتی ہے اور آٹھوان زوج بعد ملنے اور مصاحبت کے کل اسکا جلد ساعد اور ذراع تک آتا ہو اور اسمین سے کسیقدر حجاب تک نہین پہونچتا مگر چھٹے زوج سے جسقدر حصہ طرف ہاتھ کے آتا ہے شانہ سے آگے نہین بڑھتا اور ساتوین زوج کا عضد سے آگے نہین بڑھتا اور جو چیز از قسم عصب شانہ سے ساعد تک آتی ہو وہ آٹھوین زوج سے ہوتی ہے ملی ہوئی سینہ کے ان فقرون سے جو پہلے رو ئیدہ ہوئے ہین حجاب کے واسطے ان پٹھون سے جو حصہ مقرر کیے گئے اور ان نخاعی پٹھون سے جو نیچے اسکے تھے اسمین سے نہ لیے گئے اسکا سبب ہو تاکہ حجاب پر جو حصہ عصب کا وارد ہوا اوپر سے نیچے اترتا ہوا مع تقسیم اسکی حجاب مین بہت ہو خصوصاً سبوقت کہ اولی مقصد ان حصون کا وہ جھلی تھی جو منصف صدر ہو اور ممکن نہ تھا کہ اس جھلی تک کوئی عصب نخاعی سیدھا ہو نیچے سے اسلیے کہ ٹوٹ کر زاویہ بنے اور اگر تمام پٹھے اترنے والا حجاب کا دماغ سے نازل ہوتا ہو تو البتہ راہ اسکی دراز ہوتی - مقام اتصال ان اعصاب کا وسط حجاب مین اسواسطے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب کا مقام اتصال تجویز کیا جاتا تو بخوبی کھینچنا اور پراگندہ ہونا ان پٹھون کا معتدل اور برابر حجاب مین نہوتا بایں کہ یہ سب پٹھے متصل ہوتے کل محیط سے اور یہ بات مجبر سنقیم کی توڑنے والی تھی اسواسطے کہ عضل تحریک بذریعہ طرات کے پیدا ہوتی پھر چونکہ محیط وہی چیز ہے جو مقدار کہ حجاب سے متحرک ہوتی ہو ضرور ہوا کہ انتہا پٹھہ کی اسی محیط تک ہو اور ابتدا پٹھہ کی اس تک نہو اور جب یہ بات واجب ہوئی کہ پٹھہ وسط حجاب تک آئے تو اسکا متعلق ہونا اور لٹکنا بھی ضروری ہوا بنظر اسی ضرورت کے اسکی حمایت اور نگہبانی بھی ضروری ہوئی پس چھپا یا گیا ایسی جھلی سے اسطرح کہ اسکی حمایت اور نگہبانی کرے اور اسکے ہمراہ کسی قدر جھلی منصف صدر کی بھی ہوتی ہو اور اسپر تکیہ کیے ہوئے حجاب تک اترتی ہو - ہرگاہ کام اس عضو کا بزرگ تھا اسکے پٹھہ کے واسطے بہت سے مبادی مقرر کیے گئے تاکہ اگر ایک مبدء کو کوئی آفت پہونچے اسکا فعل باطل نہو جائے

**فصل چوتھی تشریح مین اس عصب نخاعی کے جو سینہ کے فقرون مین جاتے ہین** یہ بارہ زوج ہین **پہلا زوج** اسکا مخرج اس سے ہو جو درمیان سینہ کے فقرۂ اولی اور ثانیہ کے ہو اور اسکے دو حصہ ہوتے ہین بڑا حصہ عضل بین الضلوع اور پشت کے منفرق ہوتا ہے اور چھوٹا حصہ آتا ہے دراز ہو کر اوائل اضلاع پر پس قریب ہوتا ہو آٹھوین پٹھہ گردن پر اور پھر یہ دونون ساتھ ہی دراز ہو کر دونون ہاتھون تک آتے ہین تاکہ تمام ساعد اور کتف تک پہونچ جاتے ہین **دوسرا زوج** اسکا مخرج اس سوراخ سے ہو جو متصل سوراخ مذکور سے ہو اسمین کا ایک جزو پتہ جنکا ہر ساعد کے

ہے کہ اسکو فائدہ حس کا دیتا ہے اور باقی جزو اسکا مع تمام ازواج باقیہ کے ملکر بطرف عضل کتف کے متوجہ ہوتا ہے وہ عضل کتف جو اسپر رکھے ہوئے ہین اور اسکے مفصل کو حرکت دیتے ہین اور صلب کے عضل کیطرف بھی یہی جزو آتا ہے پس جو عصب ان مین سے فقرون صدر سے اگتا ہے اسکے جو شعبہ شانہ مین نہین آتے ہین عضل صلب تک جاتے ہین اور ان عضل تک پہونچتے ہین جو درمیان خاص پسلیون کے ہین اور ان عضلات تک جو موضوع ہین خارج صدر مین - اور جس پٹھہ کا منبت فقرے اضلاع سر سینہ کے ہین یہ پٹھے آتے ہین اس عضل تک جو درمیان اضلاع اور عضل بطن کے ہین اور انکے شعبون کے ہمراہ رگین ملنے والی اور ٹھہری ہوئی بھی چلتی ہین اور داخل ہوتا ہے یہ پٹھہ مخارج مین اُن عروق کے نخاع تک **فصل پانچوین تشریح مین عصب نخاع قطن کے** قطن کے پٹھے سب اس بات مین شریک ہین کہ ایک جزو انکا عضل صلب تک آتا ہے اور ایک جزو عضل بطن تک اور اس عضل تک جو پوشیدہ ہے صلب مین مگر تین پٹھے اوپر والے ملتے ہین اس پٹھے سے جو دماغ سے اترتا ہے اور باقی پٹھے نہین ملتے ہین اور دو زوج نیچے والے بہت سے شعبے بڑے بڑے طرف دونون شانون کے چھوڑتے ہین اور ان شعبون سے ملتا ہے ایک شعبہ تیسرے زوج کا اور ایک شعبہ اول اعصاب عجز کا مگر یہ دونون شعبے مفصل ورک سے آگے نہین بڑھتے ہین بلکہ یہ دونون شعبے متفرق ہوتے ہین ایک عضل مین اور یہ شعبے بڑھکر ساقین تک پہونچتے ہین - دونون ران اور دونون پانون کا عصب دونون ہاتھ کے عصب سے اسواسطے جدا ہے کہ یہ سب یکجا ہوکر بطرف باطن کے نازل ہوکر میل نہین کرتے ہین اسلیے کہ ہیئت متصل ہونے عضد کی ساتھ کتف کے مثل ہیئت متصل ہونے ران کے ساتھ ورک کے نہین ہے ورنہ متصل ہونا اسی عضد کا منبت اعضاے کتف سے مثل اتصال ران کے منبت اعضاے ورک سے ہے پس یہ سب پٹھے بطرف ساق کے مختلف طور پر متوجہ ہوتے ہین کوئی اندر چھپ جاتا ہے اور کوئی ظاہر رہتا ہے اور کوئی ڈوب کر نیچے عضل کے چھپتا ہے - اور جسکے واسطے اس عصب کے جواز جانب استخوان عانہ کے اگتا ہے کوئی راہ بطرف دونون پانون کے پیچھے سے بدن کے اندر سے دونون زانوؤن کے نہین تھی اسلیے کہ اس مقام مین عضل اور عروق کی کثرت ہے لہذا ایک جزو عصب خاص سے اس عضل کے جو دونون پانون مین ہے نکالا گیا اور نافذ کیا گیا اس مجرے مین جو اترتا ہے بطرف خصیتین کے تاکہ متوجہ ہوکر طرف عضل عانہ کے پھر طرف عضل رکبہ کے اترے **فصل چھٹی تشریح مین عصب عجزی اور عصعصی کے** پہلا زوج عصب عجزی کا ملتا ہے عصب قطن سے جیسا لوگون نے کہا ہے اور باقی ازواج اور ایک فرد جو کنارے سے عصعص کے اگتی ہے متفرق ہوتے ہین عضل مقعد اور عضل قضیب اور نفس قضیب اور عضلہ مثانہ اور رحم اور جھلی مین بطن کے اور اجزاے النیہ اندرونی مین استخوان عانہ اور اس عضل مین جو استخوان عجز مین پھیلا ہوا ہے **جملہ چوتھا تعلیم پانچوین شرائین کے بیان مین** اسمین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی صفت مین شریانات** کے یعنی حرکت کرنے والی رگین جنکو شرائین کہتے ہین سواے ایک رگ کے انمین سے اور سب کی خلقت مین دو صفاق یعنی دو پوست تنگ تہ بائے گئے ان دونون مین سخت پوست اندرونی ہے اسلیے کہ وہ ملا ہوا ہے ضربان اور حرکت جوہر روح کو جو قوی ہوتی ہے اور اسی کی حفاظت اور تقویت مقصود اور غایت ہے اور اسی روح کا محفوظ رہنا مطلوب ہے مقام اگنے شرائین کا اوپر کی جانب بائین تجویف دو تجویفون قلب سے ہے اسلیے کہ داہنی تجویف قلب کی متصل جگر کے ہے اسکے واسطے واجب ہے کہ مشغول رہے جذب غذا اور استعمال مین اسی غذا کے **فصل دوسری تشریح مین شریان وریدی کے** پہلے سے بائین تجویف قلب سے دو شریان پیدا ہوتی ہین ایک انمین سے ریہ کو آتی ہے اور اسمین تقسیم پاتی ہے واسطے استنشاق ہواے نسیم کے اور پہونچانے اس خون کے جو ریہ کو غذا دیتا ہے قلب سے اسواسطے

کہ گذرگاہ غذا ریہ کی وہی قلب ہے اور اسی قلب سے طرف ریہ کے غذا پہونچتی ہے مقام روئیدگی اس قسم شریان کا نہایت پتلا جزو ہے اجزاے قلب سے اور وہ جگہ ہے جہان پیدا ہوا وہ اسمین نفوذ کرتی ہین اور یہ شریان ایک ہی طبقہ رکھتی ہے اسیواسطے اسکا نام شریان وریدی رکھا گیا ایک طبقہ ہونا اسکی خلقت اسواسطے ہوئی تاکہ اسمین نرمی اور سلاست بخوبی ہو اور انبساط اور انقباض کی اطاعت بہت کرے اور جو خون لطیف مجاری مناسب جوہر ریہ کے ہے اسکے ترشیح یعنے ٹپکانے مین اطاعت کرے اور وہ خون ایسا ہوتا ہے کہ کمال نضج کو قلب مین پہونچ جاتا ہے اسکو زیادہ نضج کی حاجت اسقدر نہین ہوتی جیسی اس خون کو ہوتی ہے جو ورید اجوف مین جاری ہے اور اس ورید کا ذکر آگے آتا ہے خصوصاً چونکہ مکان اس خون کا قلب سے نزدیک ہے قلب کی قوت حارہ منضجہ اس ورید تک آسانی پہونچیگی - ایک یہ بھی دلیل اس شریان کے طبقہ واحد ہونے پر ہے کہ جو عضو اس شریان مین ملتا ہے یعنے ریہ وہ عضو سخیف ہے یعنے بودا ہے اس عضو سخیف سے ہر وقت ملنے کے خوف صدمہ پہونچنے کا اس شریان کو نہین ہے اسطور پر کہ اس عضو کی صلابت اس مین اثر کرے اسیوجہ سے اس شریان کے جرم کے گندہ کرنے سے استغنا ہوئی کہ ایسی استغنا اور شرائین مین حاصل نہین ہے اسلیے کہ اور شرائین متصل اعضائے سخت کے ہین - اور ورید شریانی جسے ہم آگے ذکر کرینگے اگرچہ وہ بھی متصل ریہ کے ہے مگر اسکا اتصال موخر ریہ سے جو قریب سخت چیز کے ہے ہوتا ہے اور یہ شریان وریدی متفرق مقدم ریہ مین ہوتی ہے اور اسمین درآتی ہے کہ اسکے اجزا اور شعبہ ہوجاتے ہین - بلکہ جسوقت قیاس کیا جائے اس شریان وریدی کی مضبوطی اور نرمی پر کہ جسکی وجہ سے انبساط اور انقباض سہل ہوتا ہے اور ٹپکنا اخلاط مترشح کا آسان ہوتا ہے پھر بعد اس قیاس کے یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حاجت اسکے نرم ہونیکی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے مضبوط اور گندہ ہونیکے **دوسری شریان** جو بہت بڑی ہے اور جسکا ارسطاطالیس اورطی نام رکھتا ہے پہلے قلب سے یہ نکلتی ہے دو شعبہ چھوڑتی ہے بڑا شعبہ پھرتا ہے گرد قلب کے اور اسکے اجزا مین متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا شعبہ گھومتا ہے باطن مین قلب کے اور متفرق ہوتا ہے داہنی تجویف مین اور جو کچھ شریان سے بعد نکلنے شعبون کے باقی رہتا ہے جسوقت جدا ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم بڑی ہے جو مرشح ہے یعنے مقام رسنے کا واسطے انحدار کے اور دوسری قسم چھوٹی جو مرشح ہے واسطے اصعاد کے - مرشح انحدار کا بڑا مرشح اصعاد سے اسواسطے بنایا گیا کہ مرشح انحدار ان اعضا کیطرف قصد کرتا ہے جو عدد مین زیادہ اور مقدار مین بڑے ہین اور یہ وہ اعضا ہین جو موضوع ہین نزدیک قلب کے اور مخرج اورطی پر تین جھلیان سخت ہین اندر سے باہر تک پس اگر ایک یا دو جھلیان ہوتین اس منفعت کو نہ پہونچتین جو انکی خلقت مین مقصود ہے مگر یہ کہ مقدار اسکی بڑھائی جاتی یا دونون کی مقدار بڑھائی جاتی تو حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اور اگر چار جھلیان ہوتین تو چھوٹی ہوتین اور انکی منفعت باطل ہوجاتی اور اگر مقدار انکی بڑی ہوتی تو راہون کو تنگ کرتی - شریان وریدی کی دو جھلیان ہین جو متوجہ یا آنیوالی ہین اندر کیطرف دو پر اقتصار اسواسطے ہوا کہ اسجگہ پر حاجت مضبوطی کی زیادہ نہین ہے جیسے وہان تھی بلکہ حاجت اسکی سخیف یعنی کم زور کرنیکی زیادہ ہے تاکہ دفع ہوتا بخار دخانی کا اور جو خون طرف ریہ کے جاتا ہے سہل ہو **فصل تیسری تشریح مین شریان صاعد کے** چڑھنے والا حصہ اجزاے اورطی سے جسکی دو قسمین ہوتی ہین چھوٹی اور بڑی بڑی قسم راہ صعود کی لیتی ہے طرف کیہ یعنی مقام ملنے ہنسلیونکے جسکو منحر کہتے ہین پھر مورب ہو کر طرف داہنی کے جاتی ہے تاکہ جسوقت پہونچے گوشت نرم تک جو بشکل توت کے ہے وہ گوشت جو وسط سر سینہ پر ہے اس رگ کی تین قسمین ہوجاتی ہین دو شریان انمین سے جنکا نام سباتی ہے چڑھتی ہین داہنے بائین ہمراہ دو وداجین غائرین کے جنکا ذکر ہم آگے کرینگے اور انکا انقسام بھی ہمراہ دو وداجین کے ہوتی ہین جیسا ذکر کرینگے اور تیسری قسم متفرق ہوجاتی ہے سر سینہ مین اور خلل و اضلاع اور اوپر کے چھہ فقرے گردن سے اور اطراف مین ترقوہ کے تا اینکہ پہونچتی ہے یہی قسم ثالث شانہ کے سرے تک وہان سے بڑھکر ہاتھون

کے عضلا تک جاتی ہو اور چھوٹی قسم دو قسم او طی سے جو صاعد یعنی چڑھنے والی ہو طرف کنارہ بغل کے اور مثل بانقسام تیسری قسم کے قسم اکبر سے تقسیم
باقی ہو **فصل چوتھی تشریح مین دونون شریان سباتی کے** ہر ایک شریان سباتی قبل اسکے کہ رقبہ تک پہونچتی ہے اسکی دو قسمین
ہو جاتی ہین ایک مقدم رقبہ کی اور ایک مؤخر عنبر مقدم کی بھی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم مستبطن یعنی پوشیدہ ہو کر بطرف زبان اور عضل باطنی فک اسفل
کے جاتی ہو اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہو اور چڑھتی ہو آگے دونون کانون کے عضل صدغین تک اور ان مقامات سے چڑھنے کے بیشتر بہت
سے شعبے چھوڑتی ہو سر کی چوٹی تک اور اسکے داہنے شعبے کے کنارے بائین شعبے کے کنارے سے ملجاتے ہین اور جزو مؤخر اس رگ کا
اسکے بھی دو جزو چھوٹے اور بڑے ہوتے ہین چھوٹا جزو اس مین سے اکثر چڑھتا ہو پیچھے کی طرف اور متفرق ہوتا ہے اس عضل مین جو محیط
ہو مفصل راس کو اور کسی قدر اس چھوٹے جزو سے متوجہ ہوتا ہو طرف قاعدے مؤخر دماغ کے داخل ہوتا ہوا بڑے سوراخ مین نزدیک درز لامی
کے اور بڑا حصہ اسکا داخل ہوتا ہو اس سوراخ کے آگے سوراخ مین استخوان حجری کے شبکہ تک اور اسی سے شبکہ بنا جاتا اسطرح پیکہ رگون
مین رگین اور طبقون مین طبقے اور پوست اور پوست کے ممکن نہین ہے کہ ایک ان مین سے کوئی لے اور سب کا سب آخر تک مثل جال کے
بندا نیچے اور یہ رگ آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائین جاتی ہو اور شبکہ مین منتشر ہوتی ہو پھر اسمین سے ایک زوج ایسا مجتمع ہوتا ہے جیسا پہلے
تھا اور سوراخ ہو جاتا ہو واسطے اسکے جھلی مین اور چڑھ جاتا ہو دماغ تک اور باریک جھلی تک متفرق ہوتا ہو بعد اسکے جرم دماغ مین بطون دماغ
تک اور صفاق بطون تک پھیلتا ہو اور اسکے شعبون کے منہ ملجاتے ہین ان شعبون کے منہ سے جو نہایت چھوٹے ہین عروق وریدی کے اترنے
والے شعبون کے منہ سے۔ یہ اقسام اسواسطے چڑھائے گئے اور وہ قسمین وریدی کی اسواسطے اتاری گئین کہ یہ قسمین گرانے والی خون کی ہین اور بہتر
وضع طرف سباتی کے یہ ہو کہ سرنگون ہو اور اطراف اسکے جھکین اور وہ رگین مفید روح کی ہین اور روح خود لطیف ہو کہ صعود کی حرکت مین محتاج
ظرف کے واژگون ہونے کی نہین ہو تا کہ اسکا انصباب آسان ہو بلکہ اگر ظرف اسکا واژگون کیا جائے اس سے افراط استفراغ اس خون
کی ہوگی جو ہمراہ روح کے رہتا ہو اور روح کی حرکت مین دشواری پڑیگی اسلیے کہ حرکت روح اوپر کی جانب آسان ہے اور روح مین جسقدر
حرکت اور لطافت ہو اسمین کفایت ہو اسبات کی کہ پراگندہ ہو دماغ مین بقدر محتاج الیہ کے اور گرمی پہونچائے دماغ کو اسیواسطے شبکہ
بچھایا گیا نیچے دماغ کے کہ شریانی خون اسمین آمد و شد کرے اور روح کی بھی آمد و رفت ہو اور مشابہ مزاج دماغ کے بعد نضج کے ہوجانے کے بعد
اسکے خالص ہو کر تدریج دماغ تک پہونچے اور شبکہ رکھا ہوا ہو درمیان ہڈی اور سخت جھلی کے **فصل پانچوین تشریح مین شریان نازل کے**
جو قسم نازل ہو پہلے سیدھی گذرتی ہو تا اینکہ تکیہ کرتی ہو اوپر پانچوین فقرے کے اسلیے کہ وضع اسکی سامنے قلب کے سر کے ہو اور اس مقام پر ایک
غدہ بشکل توت کے مثل تکیہ اور ستون کے واسطے اسی رگ کے ہو تا کہ حائل ہو درمیان اسکے اور پشت کے اور مری جسوقت اس مقام پر
پہونچتی ہو اس سے داہنی طرف دور ہو جاتی ہو اور اس مقام کی مجاور یعنی قریب نہین رہتی اور پھر مستقل ہو کر چند جھلیون سے متعلق ہوتی ہو نزدیک
پوری پہونچنے اس جھلی کے حجاب مین تا کہ اسمین تنگی نہ واقع ہو۔ یہ اترنے والی شریان جسوقت پانچوین فقرے پر پہونچتی ہے منحرف ہو کر
بطرف اسفل کے اترتی ہو پشت پر قائم ہوتی ہوئی تا اینکہ استخوان عجز تک پہونچ جاتی ہو اور جیسے محاذی سینہ کے ہوتی ہو اور اسمین
گذرتی ہو ایک شعبہ چھوٹا باریک پیچھے چھوڑتی ہو جو ظرف مین ریہ کے متفرق ہوتا ہو سینہ سے اور اس شریان کے اطراف قصبہ ریہ تک آتے
ہین اور ہمیشہ جس فقرے کے نزدیک یہ شریان گذرتی ہو ان فقرون مین ایک شعبہ اسکا گذرتا ہو کہ پہونچ جاتا ہو درمیان اضلاع اور نخاع کے پھر
جسوقت سینہ سے تجاوز کر جاتی ہو اس سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہین جو حجاب تک آتی ہین اور اسکے داہنے اور بائین متفرق ہوتی ہین

بعد ازان ایک شریان اور پیچھے چھوٹی ہے جسکا شعبہ معدہ اور کبد اور طحال مین متفرق ہوتا ہے اور خاص جگر سے ایک شعبہ مثانہ تک جاتا ہے بعد اسکے
ایک دو شریان پیدا ہوتی ہے جو جداول تک آتی ہے وہ جداول خرگرد باریک آنتون اور قولون کے ہین پھر اسکے بعد اس سے تین شریانین اور پیدا
ہوتی ہین تینون مین چھوٹی وہ شریان ہے جو بائین گردہ کو جاتی ہے اور اسکی پیچیدگیون مین اور ان اجسام مین جو محیط بہ گردہ ہین متفرق ہوتی ہے اور انکو
عطائے حیات کرتی ہے اور باقی شریان پہونچتی ہین دو گردون تک اسلیئے کہ مائیت خون کی ان دونون سے گردے جذب کرین اسواسطے کہ
دونون گردے اکثر معدے اور امعاء سے وہ خون جذب کرتے ہین جو آب سے خالص نہین ہوتا بعد اسکے اسی شریان نازل سے دو شریان اور
پیدا ہوتی ہین جو انثیین تک آتی ہین بائین حصہ مین شریان ان دونون مین سے آتی ہے اسکے ہمراہ ہمیشہ ایک ٹکڑا اس شریان سے ہوتا ہے جو بائین گردے
تک آئی ہے بلکہ بیشتر مقام نشو اس شریان کا جو بائین خصیہ تک آئی ہے یہی رگ ہوتی ہے جو بائین گردے تک آئی ہے فقط اور جو رگ داہنے
خصیہ تک آئی ہے اسکا مقام نشو ہمیشہ بڑی شریان یعنی شریان اعظم سے ہوتا ہے اور کبھی بندرت اس شریان سے بھی اسکے ہمراہ ایک جزو آتا ہے
جو متصل داہنے گردے کے ہے پھر اس بڑی شریان نازل سے دو شریان اور نکلتی ہین جو ان جداول عروق مین ہوتی ہین جو گرد معاء مستقیم کے ہین
اور چند شعبہ نخاع مین متفرق ہوتے ہین اور فقرون کے سوراخ مین داخل ہوتے ہین اور ان رگون مین جو خاصرتین تک پہونچتی ہین کچھ شعبے شکمین تک
آتے ہین منجملہ ان شعبون کے ایک چھوٹا زوج ہے جو قبل تک پہونچتا ہے سوا اس زوج کے جسکا ذکر آگے آتا ہے اور یہ بات مردون مین اور عورتون مین
یکسان ہے اور یہ زوج اوردہ سے ملجاتا ہے پھر یہی بڑی شریان جسوقت آخر فقرون تک پہونچتی ہے اسکی تقسیم ہمراہ اس ورید کے ہوجاتی ہے جو اسکے
ہمراہ ہے جسکا ہم ذکر کرینگے اور اس تقسیم مین اس شریان کی دو قسمین بشکل لام یونانی کے اسطرح ہوجاتی ہین کہ ہر ایک قسم داہنی طرف جاتی ہے اور ایک بائین
جانب ہر ایک ان دونون قسمون مین سے چڑھتی ہے اوپر استخوان عجز کے رانون تک قبل پہونچنے ان دونون حصون کے طرف تک ہر ایک قسم ایک
رگ اور چھوڑتی ہے جو آتی ہے مثانہ اور ناف پر دونون آکر ملجاتی ہین اور جنین مین ان دونون کا ظہور بخوبی ہوتا ہے مگر جب پورے نو مہینے کے بعد پیدا
ہون چونکہ اطراف انکے خشک ہوجاتے ہین جڑین ان دونون رگون کی باقی رہجاتی ہین کہ ان جڑون سے چند شاخین برآمد ہوکر ان عضل مین متفرق ہوتی ہین
جو استخوان عجز پر موضوع ہین۔ اور جو رگین انہین سے مثانہ مین آتی ہین انکی تقسیم اسطرح ہوجاتی ہے کہ اطراف انکے قضیب مین جاتے ہین اور باقیماندہ
گردن رحم مین عورتون کے اور پیچھوٹا رخ ہے دو شریان جو پانون تک اترتی ہین انکے دو شعبہ دونون زانو ہین بڑے بڑے ہوتے ہین ایک
بجانب وحشی دوسرا بجانب انسی اور وحشی کی جانب کا شعبہ وہ بھی اندر کے بجانب انسی مائل ہوتا ہے اور اس سے چند شعبے نکلتے ہین اور جو عضل
اس مقام مین ہے اسمین پہونچتے ہین پھر یہ شعبہ اترتا ہے اور جھکتا ہے آگے کی جانب سی شعبے سے ایک بڑا شعبہ نکلتا ہے درمیان ابہام اور سبابہ
کے اور دوسرا شعبہ چھپ جاتا ہے کہ اکثر پانون کے اجزا مین نفوذ کرتا ہے اور اسکا امتداد شعبہ ہائے وریدی کے نیچے ہوتا ہے جیسا ہم آگے ذکر کرینگے
یہ عروق ضوارب ایسے ہین کہ ان مین سے کچھ رگین متصل ورید کے نہین ہوتی ہین جیسے وہ دو شریان جو جگر سے ناف تک جنین کے بدن مین آتی ہین خواہ
شعبہ شریان وریدی کی خواہ دو شریان جو پانچوین فقرے تک نافذ ہے اور وہ شریان جو لبہ یعنی منخر تک چڑھتی ہین اور وہ شریان جو بغل کیطرف ہین
اور دونون سباتی جب شبکہ مشیمہ مین متفرق ہوتی ہین اور وہ شریان جو حجاب تک آتی ہے اور وہ شریان جو مثانہ تک نافذ ہوئی مع اپنے شعبہ کے اور وہ شریان
جو معدے اور جگر اور طحال اور امعاء مین آتی ہے اور وہ شریان جو مراق بطن سے اترتی ہے اور ان رگون سے متحد ہوتی ہے جو استخوان عجز مین ہین جسوقت
شریان پشت پر آکر ورید کے متصل ہوتی ہے شریان ورید پر سوار ہوجاتی ہے تاکہ کم رتبہ چیز بلند مرتبہ کا بوجھ اٹھائے لیکن اعضائے ظاہر مین شریان
نیچے ورید کے ہوتی ہے تاکہ صدمات ظاہری پوشیدہ رہے اور ورید مثل سپر کے اسکی ہو اسواسطے کہ شریانین ہمراہ اوردہ کے واسطے دو فائدہ ہین

**ایک فائدہ** یہ ہے کہ ربط اوردہ کا غشیہ مجللہ شرائین سے ہو جائے پس چھپ جاے شریان درمیان اعضا کے **دوسرا فائدہ** یہ ہو کہ ہر ایک شرائین اور اوردہ سے ایک دوسرے سے رطوبت باقی رہے شرائین کا بیان تمام ہوا

**جملہ پانچوان تعلیم پانچوین تشریح مین اوردہ کے** اور اسمین پانچ فصلین ہین

**پہلی فصل پہلی تعریف مین اوردہ کے** ساکن رگون کو اوردہ کہتے ہین سب اوردہ جگر سے نکلتے ہین پہلی دو رگین جگر سے نکلتی ہین ایک جانب مقعر سے جدھر جوف ہے اس رگ کی زیادہ منفعت غذا کا جذب کرلانا جگر کیطرف ہے اور اسکا باب کبد نام ہے اور دوسری رگ نکلتی ہے محدب کبد سے اور اسکی منفعت پہونچانا غذا کا جگر سے اعضا کیطرف ہے اسکا نام اجوف ہے

**فصل دوسری تشریح مین اس ورید کے جسکا باب کبد نام ہے** باب کی تشریح سے ہم کلام شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ باب کبد پہلے اسکا کنارہ جو تجویف کبد مین بیٹھا ہوا ہے پانچ قسمون پر منقسم ہوتا ہے اور یہ شعبے نکل کر یہان تک چلتے ہین کہ اطراف محدب کبد تک پہونچتے ہین انہین سے ایک ورید مرارہ تک جاتی ہے اور ان شعبون کی شکل ایسی ہے کہ جیسے درخت کی جڑین نکلکر پھر اندر بیٹھ جائین۔ جو کنارہ متصل تقعیر کبد کے ہے وہ ادھر جگہ سے جدا ہوا اور اسکی آٹھ قسمین ہوگئین دو قسمین چھوٹی چھوٹی اور چھ قسمین بڑی بڑی ایک چھوٹی قسم خاص اس آنت سے ملی ہے جسکا اثنا عشری نام ہے تاکہ غذا کو اس سے جذب کرے اور اس رگ سے چند شعبے نکلکر اس جرم مین متفرق ہوتے ہین جسکا انقراس نام ہے اور دوسری قسم چھوٹی دو قسمون سے متفرق ہوتی ہے اسافل معدے مین اور نزدیک بواب کے جو فم معدہ ہے نیچے کیطرف تاکہ غذا دے چھ قسمین باقی انہین سے ایک قسم جاتی ہے طرف سطح معدے کے تاکہ ظاہر معدہ کو غذا دے اس واسطے کہ باطن معدہ کا ملاقی ہوتا ہے اس غذاے اول سے جو اسمین جاتی ہے اور اسی سے بوقت ملاقات کے غذا پاتا ہے۔ دوسری قسم ان چھ مین سے طرف طحال کے جاتی ہے تاکہ طحال کو غذا دے اور قبل از انکہ طحال تک پہونچے اس سے چند شعبے برآمد ہوتے ہین جو غذا دیتے ہین جرم انقراس کو اس غذا کو صاف کرکے جو طحال سے اس جرم تک پہونچتی ہے بعد اسکے یہ قسم طحال کو متصل ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ طحال سے متصل ہے ایک شعبہ اچھا اسی قسم سے پھر پلٹ جاتا ہے معدے کی بائین طرف اسکا تغذیہ کرے اور جسوقت اس قسم سے نفوذ کرنیوالی مقدار طحال مین نافذ ہو جاتی ہے اور اسکے بیچ مین آ جاتی ہے اسمین سے ایک جزو اوپر کو چڑھتا ہے اور ایک نیچے کو اترتا ہے چڑھنے والا جزو اس سے ایک شعبہ نصف فوقانی طحال مین دیکر اسکو غذا دیتا ہے اور اترنے والا جزو ظاہر ہو جاتا ہے تا انکہ محدب معدے تک پہونچکر پھر اسکے دو جزو ہو جاتے ہین ایک جزو معدہ کے ظاہری بائین حصہ مین متفرق ہوتا ہے کہ اسکو غذا دے دوسرا جزو فم معدے تک در آتا ہے تاکہ فضول سوداوی کھٹے کھٹے اسپر گرائے اور اس دفع فضول سے دو فائدے ہوتے ہین فضول نکلجاتے ہین اور فم معدے کو دغدغہ جس سے خواہش طعام کا تنبہ ہویدا ہوتا ہے اور اسبلعا کو ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہین۔ دوسرا جزو اترنیوالا ان مین سے اسکے بھی دو جزو ہوتے ہین ایک جزو سے ایک شعبہ طحال کے نصف اسفل مین واسطے تغذیہ کے متفرق ہوتا ہے اور دوسرا جزو باہر نکلکر ثرب تک پہونچتا ہے اور اسمین متفرق ہو جاتا ہے تاکہ اسکو غذا دے تیسری قسم ان چھ مین سے شروع ہوتی ہے بائین جانب سے اور جداول مین ان عروق کے جو گرد معاے مستقیم کے ہین متفرق ہو جاتی ہے تاکہ ثفل جو غذا سے حاصل ہوا ہے اسے چوس لے۔ چوتھی قسم ان چھ مین سے مثل بال کے متفرق ہوتی ہے پس بعض اسکا داہنی جانب ظاہری معدے مین تقسیم پاتا ہے مقابل اس جزو کے جو طحال سے معدے کی بائین طرف آیا ہے اور کسیقدر جزو اسکا ثرب کے داہنے جانب متوجہ ہوتا ہے اور اسمین متفرق ہوتا ہے مقابل اس جزو کے جو بائین جانب طحال رگون کے شعبے سے وارد ہوا ہے۔ پانچوین قسم ان چھ مین سے ان جداول مین متفرق ہوتی ہے جو گرد معاے قولون کے ہے تاکہ غذا کو حاصل کرے چھٹی قسم ان چھ مین سے اسطرح پر کہ اکثر وہ گرد معاے صایم کے ہے اور باقی گردان باریک پیچیدہ گیون کے جو اعور سے متصل مین جاتی ہے اور جذب غذا کرتی ہے

**فصل تیسری تشریح مین ورید اجوف کے**

اور جو چیز کہ اس سے چڑھتی ہے اجوف کی جڑ پہلے نفس جگر مین متفرق ہوکر اسکے اجزا مثل بال کے ہوجاتے ہین کہ غذا کو جذب کرین باب کے ان شعبون سے کہ وہ بھی مثل بال کے متفرق ہین۔ اجوف کے شعبہ محدب کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہین اور باب کے شعبے مقعر کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہین بعد اسکے ساق اسکے نزدیک محدب کے برآمد ہوتی ہے پھر دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم چڑھنے والی اور ایک قسم اترنے والی چڑھنے والی قسم حجاب کو پھاڑ کر اسمین نفوذ کرتی ہے اور اسی حجاب مین دو رگین چھوڑتی ہے جو اسی حجاب مین داہنے بائین متفرق ہوجاتی ہین اور اسکو غذا دیتی ہین پھر محاذی غلاف قلب کے ہوتی ہے اور اسکی طرف بہت سے شعبے چھوڑتی ہے جو مثل بال کے پیدا ہوتے ہین اور غلاف قلب کو غذا دیتی ہے پھر اسکی یعنی باقی عرق ساعد کی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم کا **عظیم** نام ہے کہ وہ قلب تک آتی ہے اور اسمین نفوذ کرتی ہے داہنے اذن قلب کے نزدیک اور یہ رگ دل کی رگون مین سب سے بڑی ہے اور بڑی اسواسطے ہے کہ اور رگین قلب کی نسیم کے پہونچانے کیواسطے قلب تک مخلوق ہوئین اور یہ رگ غذا پہونچانے کے واسطے پیدا کی گئی اور چونکہ غذا بہ نسبت نسیم کے غلیظ تر ہے اسکا منفذ بھی وسیع تر چاہیے اور اسکا ظرف بڑا ہونا ضرور ہے رگ جیسی کہ قلب مین داخل ہوتی ہے اسکے واسطے تین جھلیان پیدا ہوجاتی ہین کشادگاہ انکی باہر سے اندر کی طرف ہوتی ہے تاکہ جذب کرے قلب نزدیک تمدد اپنے کے انھین غشاؤن سے غذا کو طرف اپنے اور بروقت انبساط کے یہ غذا پھر پلٹ نجائے اور یہ جھلیان سب جھلیون سے زیادہ تر سخت ہین۔ یہ ورید چھوڑتی ہے بوقت محاذات قلب کے تین رگین جنمین سے ایک ریہ کی طرف پہونچتی ہے اسکا نکلنا نزدیک منبت شریان کے مقعر مین بائین جانب کے ہے جیدہ مڑ کر داہنی تجویف مین ریہ تک ہوتا ہے اور اسکی بھی دو جھلیان پیدا کی گئین جسطرح شریانات کیواسطے دو جھلیان ہین اسیواسطے اسکا نام ورید شریانی رکھا گیا **پہلی منفعت** اسمین یہ ہے کہ جو خون اس سے مترشح ہو نہایت رقیق مشابہ جوہر ریہ کے ہو اسلیے کہ یہ خون ابھی تھوڑا زمانہ ہوا کہ قلب مین تھا اسکو ایسا نضج حاصل نہین ہوا ہے کہ قابل انصباب کے شریان وریدی مین ہوجائے **دوسری منفعت** اسمین یہ ہے کہ نضج خون کا اسمین اچھی طرح ہوجائے دوسری قسم ان تین قسمون کی گرد قلب کے پھر جاتی ہے بعد اسکے اندر قلب کے پراگندہ ہوتی ہے تاکہ اسکو غذا دے اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے جسوقت ورید اجوف قریب اسکے ہوتی ہے کہ داہنے اذن قلب مین ڈوب کر قلب مین داخل ہوجائے تیسری قسم ان تینون سے وہ خاص آدمیون کی خلقت مین بائین جانب کو مائل ہوتی ہے بعد اسکے بطرف پانچوین فقرے کے سینہ کے فقرون سے متوجہ ہوتی ہے اور اسی فقرے پر تکیہ کرتی ہے اور آٹھون نیچے کے اضلاع اور جو متصل اضلاع کے عضلات ورگ اجرام سے ہین ان مین متفرق ہوتی ہے۔ ورید اجوف سے بعد ان تین اجزا کے جسوقت ناحیہ قلب سے چڑھتی ہوئی بڑھ جاتی ہے چند شعبے مثل بال کے متفرق ہوتے ہین اوپر کی جھلیون مین جو سینہ کی منصف ہین اور اوپر کے غلافون مین اور اس گوشت نرم مین جسکا توتہ نام ہے پھر جب یہ رگ قریب ترقوہ کے پہونچتی ہے اس سے دو شعبے برآمد ہوتے ہین اور بہ شکل توریب طرف ترقوہ کے متوجہ ہوتے ہین اور جسقدر قریب ترقوہ کے ہوتے ہین دو دو ہوجاتے ہین اور ہر ایک شعبہ کے دو شعبہ ہوجاتے ہین ایک انمین سے ہر طرف سے طرف سینہ کے داہنے اور بائین اترتا ہے تا انکہ خنجرے تک منتہی ہوتا ہے اور اپنی گذرگاہ مین شعبہ چھوڑتا جاتا ہے جو اضلاع کے نیچے کے عضل مین متفرق ہوتے ہین ان شعبون کے منھ ان رگون کے منھ سے ملجاتے ہین جو اضلاع مین پھیلے ہوئے ہین تھوڑے سے شعبے ان مین سے باہر نکلتے ہین اس عضل تک جو سینہ سے باہر ہے جسوقت یہ دونون خنجرے پر پورے پہونچ جاتے ہین انمین تھوڑے سے شعبے ظاہر ہوجاتے ہین ان عضل تک جو درآوردہ اور کتف کے محرک ہین اور انھین مین متفرق ہوجاتے ہین اور چند شعبے نیچے عضل مستقیم کے اترتے ہین انمین سے عضل مستقیم مین چند شعبے متفرق ہوجاتے ہین اور باقی ماندہ ان اجزا سے متصل ہوتے ہین جو چڑھتے ہین اور یہ عجزی سے جسکا آگے ہم ذکر کرینگے۔ دوسری قسم ان دونون مین سے ایک زوج ہے اسکی ہر فرد پانچ شعبے چھوڑتی ہے

ایک شعبہ سینہ مین جاتا ہو اور چارون پسلیون اوپر والی کو غذا دیتا ہے دوسرا شعبہ مواضع کتفین کو غذا دیتا ہے تیسرا شعبہ بطرف اس
عضل کے جاتا ہو جو عنق مین دور آیا ہوا ہو اور اسکو غذا دیتا ہو چوتھا شعبہ سوراخون مین اوپر کے چھ فقرے جو رقبہ مین ہین نفوذ کرتا ہو اور ان
سے بڑھکر سر تک جاتا ہو پانچوان شعبہ بڑا ہی سب شعبون سے بغل تک پہونچتا ہی ہر طرف سے اور اسکی چار شاخین ہوتی ہین پہلی شاخ
متفرق ہوتی ہو ان عضل مین جو سر سینہ پر ہین اور یہ عضل ان چیزون مین داخل ہین جو مفصل کتف کو حرکت دیتے ہین دوسری شاخ گوشت
نرم اور ابط کی جھلیون مین آتی ہو تیسری شاخ اترتی ہو جانب صدر پر گذرتی ہوئی مراق تک چوتھی شاخ یہ سب مین بڑی ہو اسکے
تین جزو ہوتے ہین ایک جزو اس عضلہ مین متفرق ہوتا ہو جو تقعیر کتف مین ہو دوسرا جزو اس بڑے عضلہ مین جو ابط مین واقع ہو متفرق
ہوتا ہو تیسرا جزو سب مین بڑا ہو عضد پر گذرتا ہوا ہاتھ تک آتا ہو اور اسی رگ کا نام ابطی ہو جو کچھ انشعاب اولی سے اس رگ کے جسکی
ایک فرد کی بابت اقسام کثیرہ ہو چکے مین بچتا ہو وہ بطرف عنق کے صعود کرتا ہے اور قبل ازانکہ پورا صعود کرے چلکے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے
ایک وداج ظاہر دوسرا وداج غایر وداج ظاہر ترقوہ سے صعود کرتا ہوا دو قسمون پر منقسم ہوتا ہو ایک قسم متصل ہوکر جانب
قدام کو لیتی ہوا اور ایک ہی جانب چلتی ہے دوسری قسم پہلے جانب قدام کو لیکر اور نیچے اترکر پھر چڑھتی ہو ظاہر ہوکر دوبارہ ترقوہ سے
ابھرتی ہو گرد ترقوہ کے اور پھر صعود کرتی ہو اور چڑھتی ہو رقبہ مین ظاہر ہوکر حتی کہ قسم اول سے ملحق ہوتی ہو اور اس سے ملجاتی ہے پھر
ان دونون سے ملکر وداج ظاہر پیدا ہوتا ہو جو مشہور ہے۔ قبل اسکے کہ قسم اول سے لے اس سے دو جزو الگ ہوتے ہین ایک جزو
عرض مین جاتا ہو بعد اسکے دونون جزو نزدیک ملتقاء دونون ترقوہ کے مقام اندرونی مین ملجاتے ہین دوسرا جزو ان مین کا متورب
ہوکر ظاہر عنق تک رہتا ہو اور اسکی دونون فردین پھر کبد مین نہین ملتی ہین۔ ان دونون زوجون سے شعبہ عنکبوتی پیدا ہوتے ہین جنسے
حس متعلق نہین ہوتی ہو اور انکو نہین دریافت کرتی مگر کبھی اس دوسرے زوج سے خاص کر اسکی تمام فروع تین قسم اور وہ ایسی نکلتی
ہین جو محسوس ہوتی ہین اور ان کے واسطے ایک مقدار معین ہے اور سب فروع اسکے غیر محسوس ہین ایک ان تین اور دو ون سے شانہ پر
ممتد ہوتا ہو جسکا نام کتفی ہے اسی مین سے رگ قیفال نکلتی ہو اور دوسرا اور وہ بقیہ پہلو مین اس ورید کتفی کے قریب ہوکر راس کتف
تک ساتھ ہی آتے ہین مگر ایک انمین کا اسجگہ پر بند ہوجاتا ہو آگے نہین بڑھتا ہے اور اسجگہ متفرق ہوجاتا ہو اور دوسرا وہان سے
بڑھکر عضد کے سرے پر پہونچکر وہان پر منتشر ہوجاتا ہو۔ ورید کتفی ان دو مقامون سے بڑھکر آخر ہاتھ تک پہونچتا ہو اسکا تو یہ حال ہو
لیکن وداج ظاہر بعد ملنے کے اپنے دونون فردون سے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہو ایک جزو اسمین سے مستبطن ہوکر چھوٹے چھوٹے چند شعبے
اس سے نکلتے ہین اور فک اعلی مین متفرق ہوتے ہین اور بڑے چند شعبے بہت نکلکر فک اسفل مین متفرق ہوتے ہین اور بہت سے اجزا
دونون طرح کے شعبون مین سے نکلکر گرد زبان کے متفرق ہوتے ہین اور ظاہر مین اجزا کے اس عضل سے جو اسمقام پر ہین پھیلتے ہین
دوسرا جزو ظاہر ہوتا ہو اور ان مقامات مین جو سر اور دونو کانون کے متصل ہین متفرق ہوتا ہو وداج غائر ہمراہ مری کے رہتا ہو اور سیدھے
ساتھ سیدھا چڑھتا ہو اور اسی مسلک مین چند شعبے چھوڑتا ہو جو ملجاتے ہین ان شعبون سے کہ وداج ظاہر سے آنیوالے ہین اور یہ سب شعبے
مری اور حنجرہ اور تمام اجزاء عضل غائر مین تقسیم پاتے ہین اور آخر وداج غائر درز لامی تک منتہی ہوکر نفوذ کرتا ہو اور اسجگہ آٹھ شاخین اس
سے نکلکر متفرق ہوتی ہین ان اعضا مین جو درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہین اسی وداج غائر سے ایک رگ مثل بال کے نزدیک مفصل اس
اور رقبہ کے آتی ہے اس سے چند فروع اس جھلی تک جاتی ہین جو قحف کے اوپر منڈھی ہوئی ہو اور یہ رگ شعری محل التقاء

دونون حجبہ قحف تک آتی ہو اور اسجگہ قحف مین ڈوب جاتی ہو جو مقدار اس رگ مین سے بعد چھوڑنے ان فروع کے باقی رہتی ہے جوف قحف تک نفوذ کرتی ہو منتہی مین دار لامی کے اطراس سے چند شعبے دونون جھلیون دماغ مین متفرق ہوتے ہین تاکہ ان دونون کو غذا دین اور تاکہ سخت جھلی اپنے گرد کی چیز اور اوپر کی چیز سے ربط پاجاے۔ بعد اسکے یہ رگ باریک جھلی سے دماغ تک اترتی ہے اور دماغ مین متفرق ہوجاتی ہے جسطرح عروق ضوارب متفرق ہوتے ہین اور ان ضوارب کو یہ مضبوط کرتی ہو موٹی جھلی کے لپیٹنے مین اور ان ضوارب کو پہونچاتی ہو ایک مقام وسیع تک کہ بہ راہ انصباب خون کی ہو اور اسمین جمع ہوجاتی ہو بعد اسکے متفرق ہوتی ہو اسی دماغ سے درمیان دو بطا قرن کے کہ اسکا نام معصرہ ہو جسوقت یہ شعبے بطن اوسط دماغ کے نزدیک ہوجاتے ہین حاجت اسبات کی ہوتی ہو کہ یہ بڑی بڑی رگین پہونچائین تاکہ جو کچھ لین معصرہ سے اور اسکے مجاری سے وہ مجاری جو معصرہ سے پیدا ہوتے ہین پھر بطن اوسط سے دراز ہوکر دونون بطن مقدم تک پہونچتی ہو اور ان عروق ضوارب سے جو چیز چڑھنے والی ہین اسمقام پر ملجاتی ہو اور پھر بنی جاتی ہو اس سے وہ جھلی جو مشہور بشبکہ مشیمہ ہو **فصل چوتھی تشریح مین ہاتھون کی اوردہ کے** ورید کتفی وہی قیفال ہو اول اس سے جو چیز نکلتی ہو جسوقت کہ محاذی عضد ہو چند شعبے ہین کہ جلد مین اور اعضائے ظاہری عضد مین متفرق ہوتے ہین بعد اسکے قریب مفصل مرفق کے تین قسمین ہوجاتی ہین **ایک قسم** جو حبل الذراع ہو ظاہر زند اعلی پر دراز ہوتی ہے بعد اسکے بجانب وحشی محدب زند اسفل کیطرف مائل ہوتی ہو اور نیچے کے اجزا و حشیہ مین رسغ کے متفرق ہوجاتی ہو **دوسری قسم** مقام جھید کی مرفق تک ظاہر ساعد مین متوجہ ہوتی ہو اسجگہ اس سے ایک شعبہ الطی کا ملتا ہو اور دونون سے ملکر اکحل یعنی ہفت اندام پیدا ہوتی ہے **تیسری قسم** انعطاف کے جانب سے ... ہو اور اندر کی جانب اس سے بھی ایک شعبہ آکر ملتا ہو۔ ابطی سے پہلے پہل جو شعبہ نکلتے ہین عمق عضد مین جو عضلات اسجگہ پر ہے اسمین متفرق ہوتی ہو اور نا پیدا ہوجاتے ہین مگر اسمین وہ شعبہ جو ساعد تک پہونچتا ہو اور جسوقت کہ ابطی قریب مرفق کے پہونچتی ہے اسکی دو قسمین ہوجاتی ہین **پہلی قسم** انعطافی ہو اور ملتی ہو اس شعبے سے جو قیفال سے بجانب عمق آتا ہو اور سا اندر کے اسکے محاذی رکہہ پھر دونون جدا ہوجاتے ہین اور ساتھ ان مین کا اتر کر طرف انسی کے جاتا ہو تاانکہ خنصر و بنصر و نصف وسطی تک پہونچتا ہے اور دوسرا اجزو مرتفع ہوتا ہے اور تقسیم پاتا ہو تمام اجزا مین ہاتھ کے وہ اجزا جو ہڈی سے ملے ہوئے ہین **دوسری قسم** ابطی کی ساعد کے نزدیک ہو ان کی چار شاخین ہوجاتی ہین **پہلی شاخ** اسفل مین ساعد کے رسغ تک منقسم ہوتی ہو **دوسری شاخ** کی تقسیم مثل تقسیم پہلی شاخ کے ہوتی ہے مگر اس سے زیادہ اقسام اسکے ہوتے ہین **تیسری شاخ** بھی اسی زیادتی کے ساتھ وسط مین ساعد کے منقسم ہوتی ہے **چوتھی شاخ** سب مین بڑی ہو وہ ظاہر اور مبند ہوتی ہو بس ایک فرع چھوڑتی ہو جو قیفال کے شعبے سے ملتی ہو اور ان دونون سے ملکر اکحل پیدا ہوتی ہو اور جو اس مین سے باقی رہتا ہو وہ باسلیق ہو وہ بھی عمق مین دوبارہ بیٹھتی ہو اور اکحل شروع ہوتی ہو جانب انسی سے اور زند اعلی کے اوپر جاکر پھر متوجہ جانب وحشی کے ہوتی ہو اور اسکی دو شاخین ہوتی ہین بشکل حرف لام یونانی کے اوپر کا جزو اسکا کنارے اور زند اعلی کے ہوجاتا ہو اور جانب رسغ کے لیتا ہو اور ابہام کے پیچھے اور درمیان ابہام اور سبابہ اور خاص سبابہ مین متفرق ہوتا ہے اور نیچے کا جزو کنارے زند اسفل کے جاکر تین شاخون پر منقسم ہوتا ہو **ایک شاخ** اسکی متوجہ اس مقام کے ہوتی ہو جو درمیان وسطی اور سبابہ کے ہو اور اس رگ کے شعبے سے ملتی ہو جو سبابہ تک جزو اعلی سے آتی ہو اور ملکر رگ واحد ہوجاتی ہو **دوسری شاخ** وہی اسیلم ہو جو بیچ مین وسطی بنصر کے ہو اور **تیسری شاخ** خنصر اور بنصر تک ہماز ہوتی ہو اور یہ تینون شاخین کل انگلیون مین منقسم ہوتی ہین **فصل پانچوین تشریح مین جوف نازل کے** اجوف کے چڑھنے والے جزو مین جو کچھ ہو جو کچھ ہمکو بیان کرنا تھا بیان کرچکے باقی رہا جزو نازل پہلے سب سے جو چیز اس سے نکلتی ہو جسوقت یہ جگر سے آبد

ہے اور ابھی صلب پر تکیہ نکرے وہ چند شعبے مثل بال کے باریک ہوتے ہین جو پہونچتے ہین گردون کے داہنے لفافون تک اور انھین لفافون مین اور انکے قریب کے اجسام مین منفرق ہوتے ہین تاکہ انکو غذا دین۔ بعد اسکے اسی جزو نازل سے ایک بڑی رگ بائین گردے تک آتی ہے اور اس سے بھی شاخین مثل بال کے بائین گردے کے لفافون مین اور ان اجسام مین جو قریب انکے واقع ہین متفرق ہوتی ہین تاکہ ان کو غذا دین۔ پھر اسی جزو نازل سے دو بڑی رگین اور پیدا ہوتی ہین کہ ہر ایک کا نام طالع ہے یہ دونون رگین دونون گردون کی طرف آتی ہین کہ ماہیت خون کی صاف کرین اسلیے کہ گردہ انھین دونون سے اپنی غذا کو جذب کرتا ہے اور وہ ماہیت خون کی ہے۔ بائین طالع سے ایک رگ بائین بیضہ مین عورتون اور مردون کے جاتی ہے۔ اور جسطرح یہ ہمنے شرائین مین بیان کیا ہے اسطرح یہان ناپختہ کاری نہ کرنا چاہیے اور دھوکھا نہ کھانا چاہیے کہ عورت کے۔ نہین ہوتا اور اسبات مین بھی دھوکھا نہ کھانا چاہیے کہ اسکے بعد دو رگین متوجہ بطرف انثیین کے ہوتی ہین جو رگ بائین کی طرف آتی ہے ہمیشہ ایک شعبہ بائین طالع سے لیتی ہے اور بیشتر بعض لوگونمین کل طالع کو لیتی ہے منشار اسکا اسی طالع سے ہوتا ہے اور جو رگ داہنے خصیہ مین آتی ہے تو کبھی شاذونادر داہنے طالع سے نکلتی ہے مگر اکثر حال سکا یہی ہے کہ طالع سے ملتی نہین ہے جو چیز انثیین مین گردلیسے آتی ہے جس مین وہ مجرے ہے کہ نضج منی کا اس مین ہوتا ہے اسطرح پر کہ بعد سرخی کے جو قبل از نضج ہوتی ہے سفید ہوجاتی ہے۔ اسیسے کہ جیبہ کی رگون کی اوسان کی استدارت زیادہ ہے۔ جو چیز انثیین مین صلب سے آتی ہے اور اکثر حصہ اس رگ کا قضیب مین اور عنق رحم مین پوشیدہ ہوجاتا ہے اور پھر وہ حال ہوتا ہے جو ہمنے نسبت عروق ضوارب کے بیان لیا ہے۔ بعد برآمد ہونے دونون طالع اور ان کے شعبون کے اجوف قریب پشت کے تکیہ کرکے اترنا شروع کرتی ہے اس سے ہر فقرہ کے نزدیک شعبے پیدا ہوتے ہین اور انھین فقرون مین داخل ہوجاتے ہین اور جو عضل فقرات کے قریب رکھے ہوئے ہین ان مین متفرق ہوجاتے ہین۔

پھر اسی رگ نازل سے چند رگین نکلتی ہین جو خاصرتین تک آکر عضل بطن مین منتہی ہوجاتی ہین پھر وہ رگین ہین جو داخل ہوتی ہین سوراخ مین فقرون کے نخاع تک۔ جب یہ اجوف نازل آخر فقرون تک پہونچتی ہے سکی دو قسمین ایسی پیدا ہوتی ہین کہ ایک دوسرے کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہین اور ہر واحد ان مین سے ایک ران کیطرف جاتی ہے اور ہر ایک سے ان دونون مین قبل پوری پہونچنے کے ران تک دس طبقہ ہوجاتے ہین **پہلا طبقہ** انمین سے تعدد کرتا ہے دونون عضل متنین پشت کو **دوسرا طبقہ** مثل بالون کے باریک ہے بعض نیچے کے اجزاے صفاق تک جاتا ہے **تیسرا طبقہ** منفرق ہوتا ہے اس عضلہ مین جو استخوان عجز پر ہے **چوتھا طبقہ** عضل مقعد اور ظاہر عجز مین متفرق ہوتا ہے **پانچوان طبقہ** رحم کی گردن مین عورتون کے جاتا ہے اور اسکے قریب جو چیزین ہین ان مین متفرق ہوتا ہے اور مثانہ تک آتا ہے اور مثانہ کیطرف آنے والے کی دو قسمین ہوتی ہین **ایک قسم** مثانہ مین متفرق ہوجاتی ہے اور **دوسری قسم** مثانہ کی گردن مین اور یہ قسم مردون مین اکثر ہوتی ہے اسلیے کہ انکے واسطے قضیب تخلیق ہوا ہے اور عورتون مین کم ہوتی ہے **چھٹا طبقہ** اس عضل کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو استخوان عانہ پر موضوع ہے **ساتوان طبقہ** چڑھتا ہے اس عضل کی طرف جو شبدہ مین بدن کے بطن پر جانے والا ہے اور یہ رگین متصل ہوتی ہین کنارون سے ان رگون کے جنکو ہم نے کہا ہے کہ سینہ مین مراق بطن تک منحدر ہوتی ہے ان رگون کی جہت سے عورتون کے بدن مین چند رگین ایسی نکلتی ہین جو رحم تک جاتی ہین اور جو رگین ہر جانب سے رحم تک جاتی ہین ان مین سے چند رگین پستان تک چڑھتی ہین انھین رگون سے درمیان رحم اور پستان کے شرکت ہوتی ہے **آٹھوان طبقہ** قبل مین مردون اور عورتون کے آتا ہے **نوان طبقہ** باطن فخذ کے عضل مین آکر متفرق ہوجاتا ہے **دسوان طبقہ**

شروع ہوتا ہے کنارے سے حالب یعنے اس رگ کے جو قریب ناف کے ہے اور ظاہر ہو کر خاصرتین تک پہونچتا ہے اور کنارون سے ان رگون کے ملتا ہے جو اترنے والی ہین خصوصاً جو از طرف ثدیین منحدر ہوئی ہین اور کل اس طبقہ سے ایک بڑا جزو عضل الیتین تک پہونچتا ہے اور باقی ماندہ ران تک آتا ہے اور اس مقام پر اسکی چند شاخین اور شعبے ہو جاتی ہین **ایک** انمین سے اُس عضل مین جاکر تقسیم پاتا ہے جو مقدم ران پر ہے **دوسرا** اسفل ران کے عضل مین آتا ہے اور ایک جانب ران سے عمق مین جاتا ہے اور بہت سے شعبے عمق ران مین متفرق ہوتے ہین ان شعبون سے جو باقی رہتا ہے اسکی تقسیم اسوقت ہوتی ہے کہ مفصل رانون کے درمیان تھوڑا سا آجائے اس جگہ اسکے تین شعبے ہوتے ہین انمین وحشی قصبہ صغری پر پھیل جاتا ہے مفصل کعب تک اور بیچ والا شعبہ مقام دوہرے ہونے رانون مین اترتا ہوا اور دراز ہوتا ہے اور شعبہ عضل باطن ساق مین چھپتا ہے اور اسکے دو شعبہ ہو جاتے ہین ایک ان دونون سے چھپ جاتا ہے داخل اجزاے ساق مین اور دوسرا اور آتا ہے درمیان دونون قصبون کے دراز ہوتا ہوا مقدم رجل تک اور ملتا ہے شعبہ وحشی سے جسکا ابھی ذکر ہوا اور تیسرا وہ انسی ہے مائل ہوتا ہے اس مقام کیطرف جو ساق مین معرق یعنے بے گوشت ہے بعد اسکے کعب تک دراز ہو جاتا ہے اور جانب محدب بڑے قصبہ تک انسی مقدم تک اترتا ہے اور یہی صافن ہے اور ان تین شعبون کے چار شعبے ہو گئے دو وحشی ہین کہ قدم تک آتے ہین قصبہ صغری سے اور دو انسی ہین۔ ایک شعبہ جانب وحشی کا اوپر قدم کے چڑھتا ہے اور اوپر کیجانب خنصر مین متفرق ہوتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو ملتا ہے شعبہ وحشی کو قسم انسی مذکور سے اور یہ دونون اجزاے سفلی مین متفرق ہوتے ہین۔ اور وہ کہ کل اتنے ہی عدد تھے جو ہم لکھ چکے۔ ہمنے اعضاے متشابہۃ الاجزا کی تشریح پوری بیان کردی باقی رہے اجزاے آلیہ یعنے اعضاے مرکبہ انمین سے ہر ایک عضو کی تشریح ہم اسی مقالہ مین بیان کرین گے جو اس عضو کی حالت اور معالجہ پر مشتمل ہے اب اسوقت ہم شروع کرتے ہین بیان مین قوی کے **تعلیم چہارم** مین ایک جملہ اور ایک فصل ہے **جملہ پہلا**۔ بیچ بیان قوی کے اور اسمین چھ فصلین ہین

**فصل پہلی اجناس قوی کا بیان بطور کلی**

ہر ایک جنس قوی اور افعال سے پہونچانی جاتی ہے اور بعض کا بعض سے تفرقہ بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر قوت کسی فعل کی مبدا ضرور ہے اور ہر فعل کسی قوت سے ضرور صادر ہوتا ہے اسیواسطے ہمنے ان دونون کو یعنے قوی اور افعال کو ایک ہی تعلیم مین جمع کر دیا۔ اجناس قوی کے اور اجناس ان افعال کے جو ان قوتون سے صادر ہوتے ہین طبیبون کے نزدیک تین ہین **ایک** جنس قوی نفسانی کی **دوسری** جنس قوی طبیعی کی **تیسری** جنس قواے حیوانی کی۔ اکثر فلاسفہ و تمامی اطبا خصوصاً **جالینوس** کی یہ راے ہے کہ ہر ایک قوت کے واسطے ایک عضو رئیس ہے کہ وہی اس قوت کا معدن ہے اور اسی عضو سے اس قوت کے افعال صادر ہوتے ہین۔ ان لوگون کی یہ راے ہے کہ قوت نفسانی کا مسکن اور مصدر اس قوت کے افعال کا دماغ ہے اور قوت طبعی کی دو قسمین ہین **ایک قسم** جسکی غایت حفاظت اور تدبیر شخص معین اور بدن خاص کی ہے اور وہی نوع غذا مین تصرف کرتی ہے تاکہ بدن کو غذا دے جبتک وہ بدن باقی ہے اور اسمین نمو پیدا کرے نہایت زمانہ نشو تک اس نوع کا مسکن اور مصدر اس نوع کے فعل کا جگر ہے۔ **دوسری قسم** قواے طبعی کی اسکی غایت حفاظت نوع کی ہے اور وہی قسم امر تناسل مین تصرف کرتی ہے تاکہ جدا کرے آمیختہ مقامات بدن سے جوہر منی یا رطوبات کو بعد اسکے اسمین صورتگری کرے اپنے خالق کے حکم سے اور مسکن اس نوع کا اور مصدر اسکے فعل کا انثیین ہے۔ **قوت حیوانی** یعنے وہ قوت جو امر روح کی تدبیر کرتی ہے وہ روح جو مرکب ہے حس و حرکت کا اور اس روح کو آمادہ کرتی ہے واسطے قبول کرنے حس و حرکت کے بوقت حاصل ہونے روح کے دماغ مین اور روح کو اس حال پر کر دیتی ہے کہ وہ عطا کرتی ہے اس چیز کو جسمین حیات کا نشو ہوتا ہے مسکن اس قوت کا اور مصدر فعل اس قوت کا قلب ہے اعظم فلاسفہ **ارسطاطالیس** کی یہ راے ہے کہ ان سب قوتون کا مبدا قلب ہے لیکن ان

قوے کے افعال اولیہ کا مبدء ظہور یہی مبادی مذکورہ ہین جسطرح مبدء حس کا نزدیک اطبا کے دماغ ہی۔ پھر ہر ایک حاسہ کے واسطے ایک عضو مفرد ہی کہ اسی سے اس حاسہ کا افعال ظاہر ہوتا ہی۔ پھر اگر بقدر واجب تفتیش اور تحقیق کی جاوے واقع مین راے ارسطاطالیس کی صحیح ٹھیرگی اور ان لوگون کی غیر صحیح۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان لوگون کے اقوال مقدمات اقناعیہ غیر بدیہیہ سے ماخوذ ہین جنکا نتیجہ دینا کچھ ضروری نہین ہی یہ لوگ ظاہر امر کی متابعت کرتے ہین مگر طبیب کو بنظر منصب طبابت ضرور نہین کہ مذہب حق کو ان دونون مذہبون مین پہچانے بلکہ یہ تحقیق فیلسوف یا حکیم طبعی پر واجب ہی اور طبیب نے جسوقت یہ مان لیا کہ یہ اعضاے مذکورہ ان قوے کے مبادی ہین پھر اس پر یہ کچھ ضرور نہین ہے بغرض اتمام ان قواعد کے جو طب مین مذکور ہین کہ یہ قوتین ان اعضا مین بذاتہ ہین یا کسی اور مبدء سے ان اعضا کو ملی ہین مگر اس مسئلہ سے جاہل رہنے کی رخصت فیلسوف کو نہین دی جا سکتی کہ اسکا منصب اسکی تحقیق کا ہی

**فصل دوسری قواے طبعیہ مخدومہ کے بیان مین** قواے طبعیہ انہین سے ایک قسم خادمہ ہی اور ایک قسم مخدومہ۔ مخدومہ کی دو جنس ہین **ایک جنس** واسطے بقاے شخص کے غذا مین تصرف کرتی ہے اور اسکی دو قسمین ہین۔ غاذیہ۔ اور نامیہ۔ **دوسری جنس** واسطے بقاے نوع کے غذا مین تصرف کرتی ہی کہ اسکی دو نوع ہین۔ مولدہ۔ اور مصورہ۔ **قوت غاذیہ** وہ ہی جو غذا کو طرف مشابہت عضو مغتذی کے یعنے اس عضو کے جسکی یہ غذا ہی پھیر دیتی ہی تاکہ بدل ما یتحلل چھوڑے یعنے جو چیز بدن سے بذریعہ حرکات وغیرہ کے متحلل ہوتی ہی اسکے بدلے ایک مقدار مشابہ اسی عضو کے حاصل ہو **قوت نامیہ** وہ ہی کہ جسم کو اقطار ثلثہ یعنے طول وعرض وعمق مین تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ پہونچ جاوے وہ جسم تمام نشو کو بذریعہ اس جزو کے جو غذا سے اس جسم مین داخل ہو کر جزو بدن ہوتا ہی غاذیہ قوت نامیہ کی خادمہ ہی اور غاذیہ کبھی غذا کو برابر شی متحلل کے پہونچاتی ہی اور کبھی کم اور کبھی زیادہ اور نمو جب ہی حاصل ہوتا ہی کہ جب غذا سے وارد مقدار متحلل سے زیادہ ہو مگر یہ کچھ ضرور نہین ہی کہ جب غذاے وارد زیادہ ہو متحلل سے نمو بھی ضرور ہو اسلیے کہ فربہی بعد لاغری کے سن وقوف مین اسی قبیل سے ہی کہ وہ نمو نہین ہی نمو وہ ہی کہ تناسب طبعی پر بدن جمیع اقطار مین بڑھے جبتک زمانہ نشو کا باقی ہی اور بعد زمانہ نشو کے مثلاً سن وقوف مین بالیقین نمو نہین ہوتا اگرچہ فربہی ہوتی ہی جیسے قبل سن وقوف کے ذبول نہین ہوتا اگرچہ لاغری ہوتی ہی علاوہ یہ ہی کہ یہ بات یعنے نمو بعد سن وقوف کے زیادہ تر بعید از قیاس ہی اور مقتضاے واجب سے خارج ہی۔ غاذیہ اپنے افعال کو تین فعل جزی سے تمام کرتی ہے **ایک فعل** تحصیل جوہر بدن کا اور وہ خون اور خلط ہی جو بقوت قریبہ فعلیت سے شبیہہ ہی ساتھ عضو کے کبھی اس فعل مین خلل بھی پڑجاتا ہی جس طرح مرض اطروفیا مین جسکے معنے یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہو جیسے دق شیخوخت مین یہ بات پیدا ہوتی ہی **دوسرا فعل** اسکا الزاق ہی یعنے چسپیدہ کرنا اور اس سے یہ مطلب ہی کہ اس مقدار حاصل کو غذا بالفعل اور پوری کر دے یعنے اسکو جزو عضو بنا دے یہ بھی فعل کبھی باطل ہو جاتا ہی جیسے استسقاے لحمی مین **تیسرا فعل** غاذیہ کا تشبیہ ہی تشبیہ کے یہ معنے ہین کہ جسقدر غذا کو جزو کسی عضو کا کیا ہی اسکے مشابہ ہر طرح سے کر دے حتی کہ اسکے قوام اور رنگ مین بھی مشابہت پیدا کر دے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوتا ہی جیسے برص اور بہق مین کہ بدل اور الزاق دونون موجود ہوتے ہین اور تشبیہ نہین ہو سکتی۔ فعل تشبیہ واسطے قوت مغیرہ کے قواے غاذیہ سے ہی اور یہ انسان مین واحد بالجنس ہین یا واحد مبدء اول مین ہین اور اعضاے متشابہ مین نوع اس فعل تشبیہ کی مختلف ہوتی ہی اسواسطے کہ ہر ایک عضو مین اعضاے متشابہ سے بحسب اسکے مزاج کے ایک قوت ہی کہ غذا کو طرف تشبیہ کے بدلدیتی ہی اور یہ قوت مخالف دوسرے عضو کی قوت کے ہی مگر قوت مغیرہ جگریہ کی فعل مشترک واسطے جمیع بدن کے کرتی ہی کیموس بنانے مین غذا کے۔ قوت مولدہ کی بھی دو قسمین ہین **ایک قسم** تولید منی کی مرد

اور عورت مین کرتی ہو اور اسکو مخصصہ بھی کہتے ہین **دوسری قسم** نری کو جدا جدا کر دیتی ہو جو قوتین کہ منی مین ہین پھر ملاتی ہے ان قوتون کو ایسی آمیزش سے جو مناسب ہر ایک عضو کے ہو اور خاص کرتی ہے واسطے عصب کے اسکے مزاج خاص کو اور ہڈی کے واسطے اس کے مزاج خاص کو اور شرائین کے واسطے اسکے مزاج خاص کو اور یہ بات ایسی منی سے حاصل ہوتی ہو جسکے اجزا متشابہ ہین اور جنکا امتزاج آپس مین یکسان ہو۔ ایسی قوت کا نام اطبا مغیرۂ اولی رکھتے ہین۔ مصورہ طالبہ یعنے چھاپنے والی یہ وہ قوت ہو کہ باذن خالق تبارک و تعالے کے تخطیط اعضا اور تشکیل اعضا کی اور تجویفین اور سوراخ اور ملاست اور خشونت ایلا کے اوضاع اور مشارکات اسی قوت سے صادر ہوتی ہین خلاصہ یہ ہو کہ جتنے افعال متعلق نہایات مقدارون جسم کے ہین وہ سب افعال اسی سے متعلق ہین۔ اور خادمہ واسطے اس قوت کے جو تصرف کرتی ہے غذا مین واسطے محافظت نوع کے دو قوتین ہین۔ غاذیہ۔ نامیہ

## فصل تیسری بیان مین قواے طبعیہ خادمہ کے

محض خادمہ قواے طبعی ہین وہی قوتین جو قواے غاذیہ کی خدمت کرتی ہین اور یہ چار قوتین ہین۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ **جاذبہ** اسواسطے مخلوق ہوئی ہو کہ نافع چیز کو جذب کرے اسکا فعل جذب بذریعہ لیف اس عصب کے ہوتا ہے جو اس مین مستطیل واقع ہو۔ **ماسکہ** اسکی خلقت اسواسطے ہو کہ نافع چیز کو ٹھہراتی ہو جبتک کہ اسمین قوت مغیرہ جو شی نافع کو تغیر دیتی ہے اور امتیاز پیدا کرتی ہے تصرف کرے اسکا یہ فعل بذریعہ ایک لیف مورب کے تمام ہوتا ہو اور کبھی لیف مستعرض یعنے جو عرض مین گئی ہے بھی اسکی معین ہوتی ہو **ہاضمہ** اسکا یہ فعل ہے کہ جس چیز کو جاذبہ نے جذب کیا اور ماسکہ نے ٹھہرایا اسکو بطرف ایسے قوام کے پھیرتی ہو جو آمادہ ہوجاے فعل مغیرہ کے قبول کے لیے اور اسکا ایسا مزاج اچھا بدلدیتی ہو کہ قابل واسطے استحالہ غذا ہوجانے کے بالفعل ہوجائے یہ فعل اس قوت کا شی نافع مین ہوتا ہے اور اس فعل کو ہضم کہتے ہین اور فضول مین اسکا یہ فعل ہوتا ہے کہ امکان انکو بھی اسی ہیأت کی طرف پھیرتی ہو اور اسکو بھی ہضم کہتے ہین اور جب فضول ہضم نہین ہو سکتے انکے بسہولت دفع ہونے کو اس عضو سے جسمین وہ فضول محتبس ہوتے ہین آمادگی پیدا کرتی ہو تاکہ قوت دافعہ کا اثر بآسانی قبول کرے اور یہ آمادگی کئی طرح پر پیدا کرتی ہو اگر فضول کا قوام غلیظ مانع دفع ہوجانیکا ہو تو اسکو رقیق کر دیتی ہو اور اگر رقیق ہو تو غلیظ کر دیتی ہو اور اگر قوام مین لزوجت ہو اس لزوجت کو قطع کر دیتی ہو اس فعل کا نام انضاج ہو بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ ہضم اور انضاج مترادف ہین یعنے دونون کے ایک ہی معنے ہین **دافعہ** کا یہ فعل ہو کہ جو فضلہ غذا سے باقی رہجاتا ہو اور قابل اسکے نہین ہوتا ہے کہ کسی عضو کی غذا بنے خواہ قابلیت تو اسکی رکھتا ہو مگر جسقدر مقدار عضا کی غذا بننے کے واسطے درکار ہو اس سے زیادہ ہو اسکو دفع کر دیتی ہو اور اسکے استعمال سے جہت مقصود مین فراغت حاصل کرتی ہو جیسے بول۔ دافعہ ان فضول کو باجہات مخصوص اور ان راہون مین جو اسیواسطے بنائی گئی ہین انکی طرف دفع کرتی ہو یا اگر کسی مقام پر ایسے منافذ نہین ہوتے ہین تو اس فضلہ کو عضو شریف سے بطرف عضو خسیس کے خواہ عضو سخت سے بطرف عضو ڈھیلے اور نرم کے دفع کرتی ہو اگر جہت دفع کے اور جہت میل مادہ فضول کے بالطبع ایک ہی ہو قوت دافعہ تاامکان اس فضلہ کو اور جہت مین نہین دفع کرتی ہو۔ اور یہ چارون قواے طبعی ایسے ہین کہ انکی خدمت چارون کیفیتین کرتی ہین یعنے حرارت و برودت و رطوبت و یبوست۔ حرارت کی خدمت تو حقیقت مین باشتراک واسطے چارون قوتون کے ہو۔ اور برودت کی خدمت کبھی بعض قوتون سے بالعرض متعلق ہوتی ہو نہ بالذات اسلیے کہ جو فعل برودت کا ذاتی ہو وہ سب قوتون سے ضد رکھتا ہو اسواسطے کہ سب قوتون کے افعال بذریعہ حرکات پیدا ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہو تو ان افعال کو بھی حرارت لازم ہوتی اور برودت ضد حرارت ہو اسلیے کہ ان افعال کی بھی ضد ہوئی۔ جذب اور دفع مین حرکت کا پیدا ہونا ظاہر ہے اور ہضم مین حرکت ہوتی ہی

کہ ہضم اجزائے غلیظ اور کثیف کی تفریق کرتا ہے اور رقیق اور لطیف کو جمع کرتا ہے اور یہ دونوں سریع حرکات میں ایک حرکت تفریقی اور دوسری تجمیعی ہے۔ اور ماسکہ فعل کرتی ہے اسطرح کہ لیف مورب کو طرف ایک ایسی ہیأت اشتمال کے جو مضبوط ہو کر حرکت دیتی ہے کہ جنس ہی کو ٹھہرایا ہو وہ جدا نہو سکے اور اس ہیأت پر لانا لیف مورب کا بھرکت تمام نہیں ہوتا اگرچہ ٹھہرنا لیف مورب کا اس ہیأت پر متعلق بسکون ہے برودت ان سب حرکات کی فنا کرنے والی ہے اور ان میں تخدیر پیدا کرتی ہے اور ان سب افعال کو منع کرتی ہے مگر امساک یعنے ٹھہرانے میں بالعرض نفع دیتی ہے اسطرح پر کہ لیف مورب میں اپنا اثر پیدا کرکے اسکو ہیأت اشتمال صالح پر حبس کرتی ہے اور روکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ فعل میں قوت ماسکہ کے اسکو کچھ دخل نہیں ہے بلکہ جو آلہ فعل ماسکہ ہے یعنے لیف مورب اسکو قبول اثر میں اس فعل کے آمادہ کرتی ہے قوت دافعہ کو برودت سے نفع پہونچتا ہے کہ جو ریاح دفع کے معین ہیں انکو تحلیل نہیں ہونے دیتی اور ان کو غلیظ کرتی ہے اور جوڑ سے لیف کو جو عاصر فضول یعنے نچوڑنے والی ہے جمع کرتی ہے اور اس لیف میں تکثیف پیدا کرتی ہے اور یہ نفع بھی برودت کا نفس فعل میں اس قوت کے نہیں ہے بلکہ آلہ دفع کو آمادہ کرتی ہے۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ برودت ان قوی کی خدمت میں بالعرض داخل ہے اور اگر برودت کا اونی افعال ان قوی کی خدمت میں داخل ہوتا بیشک ضرر کرتا اور حرکت کی حرارت کو بالکل بجھا دیتا ہے۔ یبوست کو خدمت کی حاجت افعال میں تین قوی سے پڑتی ہے دونوں ناقلتان یعنے جاذبہ اور دافعہ اور تیسری ماسکہ جاذبہ اور دافعہ کے فعل میں چونکہ بذریعہ یبس کے زیادہ تمکین اور اعتماد درکار ہے اور بدون اسکے حرکت میں چارہ نہیں ہے میری مراد یہ ہے کہ جسوقت حرکت اس روح میں جو حامل ان قوتوں کی ہے بطرف فعل ان قوتوں کے باندازہ قوی پیدا ہو ایسی حرکت کو استرخائے رطوبی جو ہر روح خواہ جوہر آلہ حرکت میں ہوتا ہے ضرور مانع ہوگا اسوقت یبوست اپنا فعل جوہر روح خواہ آلہ میں اسقدر پیدا کریگی کہ تمکین یعنے قدرت اور اعتماد ان دونوں جوہروں کو اس اندفاع قوی میں پیدا ہو متحرک کہتا ہے جو چیز نرم اور مسترخی ہوتی ہے محرک قوی اسمیں اثر نہیں کر سکتا بدون اسکے کہ یا تو محرک میں کسیقدر سختی آجائے خواہ تحریک قوی ضعیف ہوجائے زیادہ تر ظہور اس قاعدہ کا حرکت مکانی میں ہوتا ہے اسیوجہ سے یبوست چونکہ صلابت روح میں خواہ جوہر میں آلہ حرکت کے فائدہ کرتی ہے گویا تتمیم حرکت جذب اور دفع قوی کی بدون یبوست کے ناممکن ہے لیکن ماسکہ کو حاجت یبوست کی قبض میں ہوتی ہے اور ہاضمہ کو حاجت رطوبت کی طرف زیادہ ہے پھر جسوقت قیاس کیا جائے درمیان کیفیات فاعلہ اور منفعلہ کے اور حاجت ان قوتوں کی طرف ان کیفیات کے دیکھی جائے اسوقت ماسکہ کی حاجت طرف یبس کے بہ نسبت حرارت کے زیادہ پائی جائیگی اسلیے کہ زمانہ تسکین یعنے ٹھہرانے کا ماسکہ میں زیادہ ہے تحریک لیف مورب کے زمانے سے اور تحریک لیف مستعرض یا مورب بطرف قبض اسلیے کہ زمانہ اسکی تحریک کا جسکو حرارت درکار ہے بہت تھوڑا ہے اور تمام زمانہ اسکے فعل کا امساک پر تسکین میں صرف ہوتا ہے۔ چونکہ مزاج لڑکون کا نہایت مائل برطوبت ہوتا ہے اور اسی جہت سے انمین قوت ماسکہ ضعیف ہوتی ہے۔ قوت جاذبہ کو حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے زیادہ ہے اور اس جہت سے زیادہ نہیں ہے کہ حرارت جذب میں اعانت کرتی ہے بلکہ اسواسطے زیادہ ہے کہ اکثر فعل جاذبہ کا تحریک جاذبہ کو زیادہ درکار ہے بہ نسبت تسکین اجزائے آلاسی قوت کو اور ان کے قبض کرنے کو جسقدر یبوست کی حاجت ہوتی ہے۔ یہ بھی ایک وجہ ہے زیادتی حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے کہ یہ قوت فقط حرکت کثیر کی محتاج نہیں ہے بلکہ کبھی اسکو حاجت قوی کی ہوتی ہے گو شئے متحرک مسافت قریب پر واقع ہو۔ فعل جذب کا کبھی محض بقوت جاذبہ تمام ہوتا ہے جیسے مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہے اور کبھی باضطرار خلاء سے محال جذب پیدا ہوتا ہے۔ جیسے پانی موریون میں کھنچتا ہے خواہ بوجہ حرارت کے جذب ہوتا ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی جذب کرتی ہے اگرچہ یہ تیسری قسم نزدیک محققین فلاسفہ

سکے بطرف جذب خلا کے بھرتی ہو بلکہ یہ وہی قسم بعینہ ہو۔ پس اب اتنی بات کا خیال کرنا چاہیے کہ جبوقت قوت جاذبہ کے ساتھ حرارت کی اعانت ہوگی وہان پر جذب قوی تر ہوگا۔ دافعہ کو حاجت یبس کی بہ نسبت جاذبہ اور ماسکہ کے کم ہے اسلیے کہ نہ اسکو حاجت ماسکہ کی قبض کی ہو اور نہ یہ قوت لزوم جاذبہ کی محتاج ہے اور نہ جاذبہ کا قبض خواہ شامل ہونا جاذبہ کا (اوپر شئی مجذوب کے بذریعۂ ٹھہرانے کسی جزو سکتا لہ سے تاکہ اسکو متصل جذب دوسرے جزو کا پیدا ہو) قوت دافعہ کو درکار ہو خلاصہ یہ ہو کہ دافعہ کو حاجت تسکین کی ہرگز نہین بلکہ اسکی حاجت طرف تحریک کے ہو اور تھوڑی سی تکثیف بھی اسکو درکار ہو جو معین ہو بطرف نچوڑنے فضلہ کے اور دفع کرنے اسی فضلہ کے نہ اسقدر کہ بسبب سکتا لہ مخالفت کرے ہیأت شکل عضو اور قبض کے زمانہ طویل تک جسطرح ماسکہ مین ضرورت ہوتی ہو اور قوت جاذبہ مین سکون کی حاجت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہو تاکہ جذب اجزاے آپسمین اتصال پیدا ہو اسیوجہ سے اسکو حاجت طرف یبس کے کم ہو۔ ان قوتون مین حرارت کی محتاج سب سے زیادہ ہاضمہ ہو اور اسکو یبوست کی طرف کچھ حاجت نہین ہو ہان رطوبت کی البتہ احتیاج ہو تاکہ غذا مین سیلان پیدا کرکے اسے آمادہ مجاری مین نفوذ کرنے اور قبول انفعال پر کردے کوئی معترض اس مقام پر اعتراض نہین کرسکتا کہ اگر رطوبت ہضم کی معین ہوتی تو لڑکون کی قوت سخت چیز ہضم کرنے مین عاجز نہوتی اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ لڑکے بوجہ زیادتی رطوبت کے سخت چیز کے ہضم کرنے سے عاجز نہین ہین اور نہ جوان بوجہ کمی رطوبت کے ایسی چیزون کے ہضم پر قادر ہین بلکہ اس عجز اور اقتدار کا ایک اور سبب ہو اور وہ سبب مجانست اور بعد مجانست سے واقع ہے پس جو چیز سخت ہوتی ہو لڑکون کے مزاج سے مجانس نہین ہوتی اسیوجہ سے نہ قوت ہاضمہ انکی اسکے ہضم پر متوجہ ہوتی ہو اور نہ ماسکہ سے رک سکتی ہو اور جلدی اسکو قوت دافعہ ان کی دفع کردیتی ہو اور جوانون کے مزاج سے چونکہ سخت چیز مجانست رکھتی ہو اور انکے تغذیہ کے لائق ہو اس سے ہضم ہوجاتی ہو ان سب بیانات کا حاصل یہ ہو کہ ماسکہ محتاج قبض کی ہو اور ہیأت قبض کے ثبات کو زمانہ طویل تک چاہتی ہو اور تھوڑی سی معونت حرکت کی اسے درکار ہو اور جاذبہ قبض اور ثبات کی مگر قبض کی بہت تھوڑے زمانہ تک محتاج ہے اور معونت حرکت کی اسے بکثرت چاہیے۔ اور دافعہ فقط قبض کی محتاج ہو ثبات معتدبہ اسکو کچھ ضرور نہین ہو اور معونت حرکت کی بھی حاجت ہو اور ہاضمہ کو حاجت اذابت یعنی گھلانا اور تمزیج یعنے ملانے کی ہوتی ہو اسیوجہ سے یہ قوتین استعمال کیفیات اربعہ مین اور ان کی طرف محتاج ہونے مین مختلف ہین

**فصل چوتھی قوائے حیوانی کا بیان** قوت حیوانی سے طبیب وہ قوت مراد لیتے ہین جسکے حاصل ہونے کے بعد اعضا مین قبول قوت حس و حرکت اور افعال حیات کی آمادگی پیدا ہوتی ہو اور اسی قوت کی طرف حرکات خوف اور غضب کو منسوب کرتے ہین اسلیے کہ ان حرکات مین انبساط اور انقباض کو پاتے ہین جو واسطے اس روح کے عارض ہوتا ہو جسکی طرف یہ قوت حیوانی منسوب ہو۔ مناسب ہو کہ اس مجمل بیان کی ہم تفصیل کرین اور مین تحقیق یہی بات ہے کہ جس طرح کثافت سے اخلاط کے بحسب مزاج اس شی کے جسکا جوہر کثیف ہو پیدائش عضو کثیف یا جزو عضو کثیف کی ہوتی ہے اسی طرح بخاریت اخلاط اور ان کی لطافت سے پیدائش اس چیز کی ہوتی ہو جسکا جوہر لطیف ہو اور وہ روح ہو اور جیسا جگر نزدیک اطبا کے معدن تولد اجسام کثیفہ ہو اسی طرح قلب معدن تولد اخلاط لطیفہ کا ہو اور یہ روح جبوقت اپنے مزاج مناسب پر درست پیدا ہوتی ہو اسکو استعداد قبول اس قوت کی ہوتی ہو جس قوت سے کل اعضا کو اور قوتون کے قبول پر آمادہ کردیتی ہے وہ قوتین نفسانی ہون یا غیر نفسانی قوتین روح خواہ اعضا مین نہین پیدا ہوتی ہین مگر بعد حصول اس قوت کے اگر کسی عضو کی قوت نفسانی معطل ہوجائے اور ابھی اس کی قوت حیوانی معطل نہوئی ہو تو اسکو حی اور زندہ کہین گے ہم دیکھتے ہین کہ خدر یا فالج مین کوئی عضو فی الحال قوت حس و حرکت سے فاسد ہوتا ہو اس جہت سے کہ ایک مزاج خاص اسمین ایسا پیدا ہوتا ہو جو قبول حس و حرکت سے مانع ہوتا ہو خواہ ایک سدہ درمیان دماغ اور اس عضو کے

اعصاب مین پڑجاتا ہے تو اسی عضو مین بجھے ہوئے ہین حالانکہ یہ عضو زندہ ہوتا ہو اور جس عضو کو موت عارض ہوتی ہے حس وحرکت اسکی مفقود ہوکر بالنہیہ اور ایک قسم کا فساد اور تعفن اسکو عارض ہوتا ہے پس اسوقت معلوم ہوا کہ عضو مفلوج یا مخدر مین ایک قوت موجود ہوتی ہے جو اسکے حیات کی حفاظت کرتی ہے تا اینکہ جب مانع حس وحرکت زائل ہوجاتا ہے قوت حس وحرکت کی قابض ہوتی ہے اور ان دونون کے قبول کا وہ مستعد ہوجاتا ہے اسکا سبب یہی ہے کہ اس کی قوت حیوانی کی صحت اس مین موجود ہوتی ہے اور جو مانع اسمین پیدا ہوتا ہے وہ فقط مانع بالفعل ہوتا ہے عضو میت کا حال ایسا نہین ہے یہ معد (یعنے اعضا کی آمادہ کرنیوالی قبول پر قواے نفسانی وغیرہ کو) فقط تغذیہ وغیرہ کی قوت نہین ہے تاکہ جب تک قوت تغذیہ کی باقی رہے عضو بھی زندہ رہے جبوقت قوت تغذیہ کی باطل ہوجاے عضو بھی میت ہوجاے اسلیے کہ یہ کلام بعینہ تغذیہ کی قوت مین بھی جاری ہے کہ بشتر قوت تغذیہ کا فعل بعض اعضا مین باطل ہوجاتا ہے حالانکہ وہ عضو زندہ رہتا ہے اور بشتر قوت تغذیہ کا فعل باقی رہتا ہے اور عضو میت ہوجاتا ہے۔ اگر قوت مغذیہ بحیثیت تغذیہ کے علت معدہ حس وحرکت کی ہوتی ہے تو البتہ نباتات بھی مستعد قبول حس حرکت ارادی کی ہوتی اسلیے کہ قوت مغذیہ انمین بھی موجود ہے اور حس وحرکت نہین ہے۔ اب یہی بات باقی رہی کہ معد حس وحرکت سواے مغذیہ کے کوئی دوسری چیز ہے کہ جو تابع ایک مزاج خاص کی ہے اور اسکا نام قوت حیوانی ہے اور یہ اول قوت ہے جو روح مین اسوقت پیدا ہوتی ہے جسوقت پیدائش روح کی لطافت اخلاط سے ہوتی ہے فیلسوف ارسطاطالیس کے نزدیک روح بوجہ قوت حیوانی کے مبدء اول اور نفس اولی کو قبول کرتی ہے وہ نفس جس سے سب قوتین برانگیختہ ہوتی ہین مگر افعال ان قوتون کے اول امر مین روح سے صادر نہین ہوتے ہین جسطرح نزدیک اطبا کے فعل حساس روح نفسانی سے جو دماغ مین ہے اول امر مین صادر نہین ہوتا ہے جبتک کہ اس روح کا نفوذ طبقۂ جلیدیہ یا زبان یا اور مقام تک نہو پھر جسوقت روح کی ایک قسم تجویف دماغ مین حاصل ہوتی ہے ایسا مزاج قبول کرتی ہے جو صالح اسبات کا ہو کہ جو قوت اسمین ابتدا سے موجود ہے اسکے جملہ افعال اسی روح سے صادر ہون۔ اسی طرح جگر اور انثیین کا اپنی خاص قوتون مین یہی حال ہے اور طبیعیین کے نزدیک جبتک استحالہ روح کا نزدیک دماغ کے طرف مزاج دوسرے کے نہوجاے اسکو استعداد قبول اس نفس کی جو مبدء حس حرکت ہے نہین ہوتی اور اسیطرح جگر مین اگرچہ امتزاج اولی نے افادہ قبول قوت اولی حیوانی کا کر دیا ہو اور اسیطرح ہیچ ہر عضو کے واسطے ہر قسم افعال کے نزدیک طبیعیین کے ایک نفس جداگانہ ہے کوئی نفس ایسا نہین ہے کہ جس سے یہ سب قوتین صادر ہوتی ہون اور نہ یہ بات ہے کہ نفس ان سب قوتون کا مجموعہ ہو۔ اطبا کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ امتزاج اولی افادہ قوت اولی حیوانی کا بروقت حدوث روح کے اور ہر وقت ایک اور قوت کے جو کمال روح کا ہے کرتا ہے مگر یہ قوت تنہا نزدیک طبیعیون کے واسطے قبول کرنے روح کے بذریعہ اس قوت کے اور سب قوتون کے قبول کرنے کے واسطے کافی نہین ہے جبتک ان قوی مین ایک مزاج خاص پیدا نہو۔ اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ قوت حیوانی جس طرح آمادہ واسطے حیات کے کرتی ہے اسیطرح یہ مبدا حرکت جوہر لطیف روح کی طرف اعضا کے ہے اور مبدء بسط روح کا اور قبض واسطے جذب نسیم کے ہے پھر چونکہ یہ جوہر روحانی نسیم کو جذب کرتا ہے اور اس سے پاک ہوجاتا ہے بذریعہ اخراج بخار دخانی کے بس یہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حرکت جذب اور نفض کی بہ نسبت حیات کے فائدہ انفعال کا دیتی ہے اور بہ نسبت افعال نفس اور نبض کے فائدہ فعل کا دیتی ہے اور یہ قوت مشابہ قوت طبعی کے ہے کہ جو افعال اس سے صادر ہوتے ہین بلا ارادہ صادر ہوتے ہین اور مشابہ قوت نفسانی کے اسوجہ سے ہے کہ اسکے افعال متفنن یعنے گوناگون ہوتے ہین اسلیے کہ قبض اور بسط ساتھ ہی کرتا ہے اور یہ دو حرکت متضادہ اس سے پیدا ہوتی ہین۔ مگر فلاسفہ جس وقت اطلاق نفس کا نفس ارضی پر کرینگے انکی مراد اس نفس سے کمال جسم طبعی آلی ہوتی ہے اور وہ ارادہ

نفس سے اسوقت اسبات کا کرتے ہین کہ جو چیز مین مبدء ہر ایک قوت کا ہو جس سے بعینہ یا بذاتہ حرکات یا افعال مختلفہ صادر ہوتی ہین اس بنا پر یہ قوت فلاسفہ کے نزدیک قوت نفسانی ٹھہرے گی جیسے وہ قوت طبعی جسکا ہم ذکر کر چکے ہین ان کی اصطلاح مین قوت نفسانی نام رکھی گئی ہے لیکن اگر نفس سے یہ معنی مراد نہ لیے جائین بلکہ یہ مراد لین کہ نفس وہ قوت ہو جو مبدء ادراک اور تحریک ہو کہ اس سے یہ دونون چیزین کسی قسم کے ادراک سے بذریعہ کسی قسم ارادے کے صادر ہوتی ہین اور طبیعت سے مراد لین جو قوت کہ صادر ہو اس سے ایک فعل اسکے جسم مین بخلاف اس صورت مذکور یعنے بدون ادراک اور ارادے کے اسوقت یہ قوت نفسانی نہ ٹھہرے گی بلکہ قوت طبعی ہوگی اور اعلے درجہ پر اس قوت کے ہوگی جسکا نام اطبا قوت طبعی رکھتے ہین اور اگر طبیعت سے یہ مراد لین کہ جو شے تصرف کرے امر غذا مین اور اس کی تبدیل صورت مین خواہ یہ تصرف واسطے بقائے شخص واحد کے ہو یا واسطے بقاے نوع کے ہو اس فرض پر طبیعت اور بھی خاص ہوجائیگی اور جو معنے طبیعت کے ابھی بیان ہوچکے اس سے یہ الگ ہوجائیگی اور ایک قسم تیسری ہوگی یعنے غضب اور خوف اور مثل ان کے حزن و فرح چونکہ انفعال ہین قوت طبعی کے ہین اگرچہ مبدء ان انفعالات کا حس اور وہم اور قوائے مدرکہ ہین لیکن منسوب اسی قوت کی طرف کیے جاتے ہین اور تحقیق بیان اس قوت کی اور بھی اسبات کا بیان کہ یہ ایک قوت ہے یا ایک سے زیادہ ہو علم طبعی مین ہوتی ہے جو فلسفہ کا ایک جزو ہے

## فصل پانچوین قوائے نفسانی مدرکہ کے بیان مین

قوت نفسانی بمنزلہ جنس کے ہو اسکے ماتحت دو قوتین بمنزلہ دو نوع کے ہین ایک قوت مدرکہ دوسری قوت محرکہ۔ پھر قوت مدرکہ بمنزلہ جنس کے دو قوتون کے واسطے ہے ایک مدرکہ ظاہری۔ اور ایک مدرکہ باطنی پھر مدرکہ ظاہری اور وہی قوت حس بھی ہے پانچ قوتون کے واسطے بمنزلہ جنس کے ہو ایک قوم کے نزدیک اور آٹھ قوتون کی جنس ہو دوسری قوم کے نزدیک اگرچہ ہم اسکی پانچ ہی قسمین شمار کرین قوتون کی تفصیل یہ ہے۔ باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ لامسہ۔ اور اگر آٹھ قسمین فرض کرین اسکا سبب یہ ہو کہ اکثر محققین کی راے یہ ہے کہ قوے مس کے بہت سے ہین بلکہ چار قوتون سے زیادہ ہین اور ہر قسم کو ملموسات اربعہ سے ساتھ ایک قوت جدا گانہ کے خاص کرتے ہین لیکن وہ چارون قوتین ایک ہی عضو حاس مین مشترک ہین۔ جیسے ذوق اور لمس دونون زبان مین ہین یا ابصار اور لمس دونون آنکھین ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی فیلسوف پر واجب ہو۔ مدرکہ باطنی یعنے مدرکہ نفسانی وہ بھی بمنزلہ جنس کے پانچ قوتون کے واسطے ہو پہلی وہ قوت ہو جسے حس مشترک اور خیال کہتے ہین اور یہ قوت واحد ہو نزدیک اطبا کے اور محققین فلاسفہ اسکو دو قوتین جانتے ہین کہ حس مشترک وہ قوت ہو کہ اس تک کل محسوسات پہونچتے ہین اور سب کی صورتون سے وہ منفعل ہوتی ہے اور اسمین سب جمع ہوتی ہین۔ اور خیال وہ قوت ہو جو انکی محافظت بعد اجتماع کرتی ہو اور انکو بعد غائب ہونے کے حس سے ٹھہراتی ہے اور جو قوت حس مشترک اور خیال کے فعل کو قبول کرتی ہو وہ حافظہ کے مغائر ہو تحقیق حق کی اس مسئلہ مین بھی حکیم فیلسوف کو مناسب ہو بہرحال ایک ہو خواہ دو ہون مسکن انکا اور مبدء انکے فعل کا بطن مقدم دماغ ہو اور **دوسری** وہ قوت ہو جسے اطبا کو مفکرہ نام رکھتے ہین اور محققین کبھی اسے متخیلہ کہتے ہین اور کبھی مفکرہ اگر اس قوت کا قوت وہمیہ حیوانیہ جسے ہم آگے ذکر کرینگے استعمال کرے خواہ یہ قوت تنہا اپنے فعل پر قائم ہو اسوقت اسکا نام متخیلہ ہے اور اگر قوت نطقیہ اسی کی طرف متوجہ ہو اور اسکو اپنے پاس کام مین جس سے منتفع ہوتی ہے صرف کرے اسوقت اس قوت کو مفکرہ کہتے ہین۔ اس قوت مین اور پہلی قوت مین یہ فرق ہے کہ پہلی قوت قابل اور حافظ ہے ان صور محسوسہ کی جو اس تک پہونچتی ہین اور یہ قوت مفکرہ تصرف کرتی ہے اس قوت سے

جو خیال مین بطور ودیعت کے ہو اور تصرفات اسکی ترکیب او تفصیل کے ہوتے ہین پس حاضر کرتی ہو صورتون کو جس طرح جس سے اسوقت تک پہونچتی ہین اور کبھی ایسی صورتین حاضر کرتی ہو جو حس کے مخالف ہین جیسے انسان اڑتا ہوا تصور کرے یا ایک پہاڑ زمرد کا سوچے مگر خیال مین وہی چیزین حاضر ہوتی ہین جنھین حس قبول کر چکی ہو۔ اس قوت متفکرہ کا مسکن بطن اوسط دماغ سے ہے اور یہی قوت آلہ ہو واسطے اس قوت کے جو قوت مدرکہ باطنی حقیقت حیوان مین ہوتی ہے وہم ہے جس سے حیوان حکم کرتا ہو اسبات پر کہ بھیڑیا اس کا دشمن ہو اور بچہ دوست ہو یا جو خبر گیری اسکے دانہ گھاس کی کرتا ہو وہ اسکا صدیق ہے کہ اس سے نفرت نہین کرتا ہو یہ حکم حیوان کا اس طور پر نہین ہوتا ہو جیسا بذریعہ قوت نطقیہ کے انسان کرتا ہو اور جیسا عداوت اور محبت غیر محسوس کو انسان پہچانتا ہے اسطرح حیوان نہین پہچانتا اسلیے کہ اس عداوت اور محبت کو حس نہین دریافت کر سکتی ہو لیکن ان دونون کو ایک اور قوت دریافت کرتی ہے اور ان پر حکم کرتی ہو اور اگرچہ یہ حکم با دراک نطقی حیوان نہین ہوتا لیکن بالضرور یہ اور ادراک جزئی ہے اس چیز کا جو غیر نطقی ہے انسان بھی کبھی اس قوت کا استعمال اکثر احکام مین کرتا ہو اور اسوقت قائم مقام حیوان غیر ناطق کے ہو جاتا ہے۔ یہ قوت خیل سے جدا ہے اسلیے کہ خیال کا تعلق محسوسات سے ہوتا ہو اور یہ قوت محسوسات مین معانی غیر محسوسہ پر حکم کرتی ہو۔ قوت مفکرہ اور متخیلہ سے بھی یہ قوت جدا ہے اس طرح پر کہ افعال قوت حیوانی کے تابع کوئی حکم نہین ہوتا ہو اور افعال متفکرہ یا متخیلہ کے تابع کوئی حکم ہوتا ہے بلکہ انکے افعال بھی احکام ہین اور اسکے افعال کی ترکیب ہو محسوسات مین اور انکا فعل محسوس مین وہی حکم ہے ایسے معنون مین جو خارج ہے محسوس سے اور جس طرح سے حس حیوان مین علوم محسوسات پر حاکم ہے اسی طرح وہم اسی حیوان مین انھین صورت کے معانی پر حکم کرتا ہے جو وہم تک پہونچتے ہین اور حس تک نہین پہونچتے ہین۔ بعض لوگ مجازاً اس قوت کو بھی تخیل نام رکھتے ہین اور یہ ان کے اختیار کی بات ہے اسلیے کہ اسماء اور الفاظ مین کچھ نزاع نہین ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ معانی سمجھ لیے جائین اور ان کے فرق دریافت ہو جائین۔ اس قوت کے سمجھنے کا اور اس کی معرفت حاصل کرنے کا طبیب کو منصب نہین ہے اس لیے کہ مضار افعال اس قوت کے تابع اور قوتون کے مضار کے ہین جو اس سے پیشتر ہے جیسے خیال اور تخیل اور ذکر کہ جسکا بیان ہم آگے کرینگے اور طبیب اسی قوت مین نظر کرتا ہے کہ اگر اسکے افعال مین کوئی مضرت واقع ہو اسکا شمار مرض مین کیا جائے پس اگر مضرت کسی قوت مین بسبب لاحق ہونے مضرت کے کسی ماقبل کی قوت کے فعل مین پیدا ہوا ور اس مضرت کے تابع کوئی سوے مزاج یا فساد ترکیب کسی عضو مین ہو جائے طبیب کو یہی بات کافی ہو کہ لحوق اس ضرر کو پہچانے کہ آیا بسبب سوے مزاج یا فساد کسی عضو کے یہ ضرر پیدا ہوا ہو تاکہ اسکا تدارک بذریعہ علاج کے کرے اور اس سے محفوظ رہے اور طبیب پر یہ بات لازم نہین ہے کہ حال اس قوت کا پہچانے کہ جسکے ذریعہ سے یہ ضرر پیدا ہوا ہو جسوقت وہ پہچان لے حال اس قوت کا کہ جسے بغیر واسطہ یہ ضرر لاحق ہوتا ہے **تیسری قوت** بحسب قول اطباء کے جو عند التحقیق پانچوین یا چوتھی ہو اور وہی قوت حافظہ اور متذکرہ ہو اور یہ قوت خزانہ ہے اس چیز کی جو وہم تک معانی محسوسات سے سوائے صورت محسوسہ کے پہونچتی ہو جسطرح خیال خزانہ اس چیز کا ہو جو حس تک صور محسوسہ سے پہونچتی ہو اور مقام اس قوت کا بطن موخر بطون دماغ سے ہو اس مقام پر ایک تحقیق فلسفی اسبات مین ہے کہ آیا یہ قوت حافظہ اور متذکرہ کہ جو دوبارہ پھیر لاتی ہے اور اس چیز کو جو غائب ہو جائے حفظ سے مخزونات وہمیہ مین سے ایک قوت ہو یا دو قوتین مگر طبیب کو اسکی تحقیق کچھ ضرور نہین ہے اسلیے کہ جو آفات ان مین سے کسی ایک کو عارض ہوتے ہین وہ ایک سے ہوتے ہین اور یہ وہی آفتین ہین جو بطن موخر دماغ کو عارض ہوتی ہین

خواہ جنس مزاج سے ہون خواہ جنس ترکیب سے نفس کی جو قوت بیان سے ابھی باقی ہے وہ قوت ناطقہ انسانی ہے اور جسوقت نظر اور بحث طبیب کی قوت وہمیہ سے ساقط ہو گئی بنظر اس علت کے جو ہمنے اوپر بیان کی تو قوت ناطقہ انسانی کی بحث اس علم سے بہت بعید ہے بلکہ طبیبون کی بحث تین ہی قوتون کے افعال مین مقصور ہے فقط **فصل چھٹی قواے نفسانی محرکہ کے بیان مین** قواے محرکہ یہ ہین کہ اوتار مین تشنج اور ارخا پیدا کرین پس حرکت دین انھین اوتار سے اعضا اور مفاصل کو اس طرح سے کہ یہ قوت ان مفاصل مین منقبض و منبسط پیدا کرے و منفذ ان قوتون کا اس عصب مین ہے جو متصل عضلہ کے ہے اور یہ قوت فاعلی جنس ہے اسکی تقسیم بطرف انواع کے بحسب تقسیم مبادی حرکات کے ہوتی ہے پس ہر عضلہ مین ایک طبیعت جداگانہ ہے کہ وہ تابع حکم وہم کے ہے جو بسبب اجماع اور باتفاق قصد کرنے عضلات کا حرکات پر ہے **فصل اخیر افعال کے بیان مین** افعال منفردہ کچھ ایسے ہین کہ قوت واحدہ سے تمام ہوتے ہین جیسے فعل ہضم کا اور بعض ان مین کے دو قوتون سے تمام ہوتے ہین جیسے خواہش طعام کہ وہ قوت جاذبہ طبیعیہ اور قوت حساسہ جو فم معدہ مین ہے ان دونون سے مگر تمام ہوتی ہے جاذبہ کی تحریک لیف دراز مین ہوتی ہے جو مقتضی جذب اور چوسنے ان رطوبات کے ہے جو اسمین موجود ہے رطوبات سے اور قوت حساسہ سے اس انفعال کا حس پیدا ہوتا ہے اور لذع سودا بھی حس ہوتا ہے جو واسطے آگاہ کرنے اس شہوت کے طحال سے فم معدے پر گرتا ہے جسکا حال اوپر بیان ہو چکا اس فعل کا دو قوتون سے تمام ہونا اسوجہ سے ہے کہ اگر قوت حاسہ مین کوئی آفت عارض ہو جائے وہ شئی جسکا نام جوع اور شہوت کلب ہے باطل ہو جائے پس اشتہا بطعام نہ ہو گی اگرچہ بدن اسکا محتاج ہو اسیطرح قوت ازدراد یعنے لقمہ اتارنے کی بھی دو قوتون سے تمام ہوتی ہے ایک جاذبہ طبیعی اور دوسری دافعہ ارادی اول کا فعل اس لیف دراز سے تمام ہوتا ہے جو فم معدہ اور مری مین ہے اور دوسرے کا فعل لیف سے عضل ازدراد کے تمام ہوتا ہے اگر ایک ان دونون سے باطل ہو جاے ازدراد مین دشواری ہو گی بلکہ اسوقت کہ اگرچہ کوئی قوت باطل نہوئی ہو گی یہ قوت ابھی اپنے فعل پر برانگیختہ بھی نہین ہوئی ہو جب بھی ازدراد دشوار ہوتا ہے کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ شہوت جسوقت نہین ہوتی ہے ہمپر اس لقمہ کا اتارنا دشوار ہوتا ہے جو غذا سے مرغوب ہے بلکہ اگر ہم کو کسی چیز کے کھانے سے نفرت ہو اور پھر اسکا لقمہ اتارا جاے مین چونکہ قوت جاذبہ شہوانی اس سے متنفر ہو گی دافعہ ارادیہ پر اسکا اتار لینا دشوار ہو گا۔ اتر جانا غذا کا بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے ایک قوت دافعہ اس عضو کی جہان سے غذا جدا ہو دوسری قوت جاذبہ اس عضو کی جدھر غذا متوجہ ہوتی ہے۔ اسیطرح اخراج ثفل خارجین بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے۔ کبھی ایک فعل کا مبدء دو قوتین نفسانی اور طبعی ہوتی ہین اور کبھی سبب اسکا قوت اور کیفیت ہوتی ہے جیسے تبرید کہ مانع ہے مواد کی پس وہ اعانت دافعہ کی کرتی ہے مقاومت پر اس خلط کے جو عضو پر گرتی ہے اور اسکے منع کرنے مین دفعتہ اسوجہ خاص مین اور کیفیت باردہ ان دونون کو منع کرتی ہے بالذات یعنے جوہر خلط منصب کی تغلیظ کرتی ہے اور مسام مین تنگی پیدا کرتی ہے اور تیسری ایک اور چیز اس کیفیت سے بالفرض پیدا ہوتی ہے کہ بجھنا حرارت جاذبہ مواد کا ہے۔ اور کیفیت حارہ ان وجوہ مین مقابل کیفیت باردہ کے ہے کیفیت حارہ اور اضطرار خلا پہلے شئی لطیف کو جذب کرتی ہے بعد اسکے شئی کثیف کو۔ اور قوت جاذبہ طبعیہ جو اس کی طبیعت کے مناسب ہوتی ہے اسی کو جذب کرتی ہے کبھی اسکے مناسب کثیف ہوتا ہے تو اسی پر اسکا جذب تمام ہوتا ہے۔ تمام ہوا پہلا فن کتاب اول کتب قانون سے جو علم طب مین ہے

## فن دوسرا بیان مین اصناف امراض اور اسباب اور اعراض کلیہ کے

اور اس مین تین تعلیم ہین **تعلیم پہلی** امراض مین **تعلیم دوسری** اسباب مین **تعلیم تیسری** اعراض مین تعلیم پہلی مین آٹھ فصلین ہین **فصل پہلی تعریف مین سبب اور مرض کے** لفظ سبب کا کتب طب مین جب مذکور ہوتا ہے

اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جو چیز پہلے موجود ہو اور اسکے موجود ہونے سے کسی حالت کا حالات بدن سے موجود ہونا یا کسی حالت بدن انسان کا ثابت رہنا واجب ہو جائے۔ اور مرض کے یہ معنے ہین کہ مرض ایک ہیأت غیر طبعی ہے بدن مین انسان کے جس کی جہت سے بالذات کوئی آفت کسی فعل مین واجب ہو جو جب اولی کرکے اور یہ بات یا مزاج غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہے یا ترکیب غیر طبعی سے عارض ہوتی ہے۔ اور عرض وہ چیز ہے جو اس ہیأت غیر طبعی کا تابع ہو اور وہ تابع بھی ہو اس کا غیر طبعی ہونا خواہ بالکل طبیعت کی ضد کی وجہ سے ہو جسطرح سے قولنج مین درد کا پیدا ہونا جو الم غیر طبعی ہے یا طبیعت کا ضد نہ ہو جیسے رخسارہ کا زیادہ سرخ ہونا ذات الریہ مین **امثلہ** سبب کی مثال جیسے عفونت مرض کی مثال جیسے حمی عرض کی مثال جیسے تپ مین پیاس اور درد سر ہونا **ایضا مثال** سبب کی بھر جانا مادہ کا ان اوعیہ اور ظروف مین جو آنکھ تک اترے ہین مثال مرض کی اسی مادہ سے طبقہ عنبیہ مین سدے کا پڑ جانا اور یہ مرض آلی ترکیبی ہے یعنے مرض مرکب عضو مرکب مین پیدا ہوتا ہے مثال عرض کی بصارت کا جاتا رہنا **ایضا** سبب کی مثال نزلہ حادہ مرض کی مثال اسی نزلہ سے ریہ مین قرحہ پڑ جانا۔ عرض کی مثال اسی مرض مین دونون رخسارونکا سرخ ہو جانا اور ناخونون کا گول اور مقوس ہو جانا۔ عرض کبھی بذات خود عرض نام رکھا جاتا ہے اور کبھی باعتبار معروض لہ کے یعنے جسے وہ عارض ہوتا ہے اور اسی عرض کو دلیل بھی کہتے ہین اس اعتبار سے کہ طبیب اسکی مشاہدت کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے شناخت مرض کی حاصل کرتا ہے کبھی ایک مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے جیسے قولنج سبب واسطے غشی اور فالج اور صرع کے ہوتا ہے بلکہ کبھی عرض سبب واسطے مرض کے ہوتا ہے جیسے درد شدید قولنج مین سبب غشی کا ہوتا ہے یا درد شدید سے ورم عارض ہوتا ہے اسلیے کہ مقام درد مین انصباب مواد ہوتے ہوتے ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی عرض بذات خود مرض ہو جاتا ہے جیسے درد سر جو تپ مین عارض ہو جاتا ہے بشرطیکہ جب اسکو استقرار اور استحکام ہو جاتا ہے تو بعد زوال تپ کے بھی باقی رہکر خود مرض ہو جاتا ہے کبھی ایک ہی چیز بقیاس اپنی ذات کے اور بہ نظر ایک چیز کے جو اس سے پیشتر بھی اور بقیاس ایک چیز کے جو اسکے بعد ہوئی سبب اور مرض اور عرض ہوتی ہے جیسے حمائے سل کہ عرض ہے بہ نسبت قرحۂ ریہ کے اور مرض ہے فی نفسہ اور سبب ہے واسطے ضعف معدہ کے مثلاً اور جیسے درد سر جو تپ بلغمی مین پیدا ہوا اور پھر اس درد کو استحکام ہو جائے کہ وہ عرض ہے بہ نسبت حمی کے اور مرض ہے بذات خود اور کبھی سرسام اسکی جہت سے پیدا ہو جاتا ہے تو یہ سبب سرسام کا ہوتا ہے۔ اسیطرح سے درمیان سبب اور مرض اور عرض کا ہوا کرتا ہے

## فصل دوسری مین اقسام احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان

اقسام حالات بدن انسان کے جالینوس کے نزدیک تین ہین صحت وہ ایک ہیأت ہے کہ اسکی جہت سے بدن انسان اپنے مزاج اور ترکیب مین ایسا ہوتا ہے کہ سارے افعال اس سے صحیح اور سلیم صادر ہوتے ہین۔ مرض وہ ایک ہیأت بدن مین ایسی ہے جو حالت صحت کی ضد ہے یعنے اسکے تمام افعال صحیح اور سلیم صادر نہین ہوتے۔ حالت ثالثہ کہ نہ صحت ہے اور نہ مرض ہے یا اس جہت سے کہ اسحالت مین نہایت درجہ کی صحت اور نہایت درجہ کا مرض نہین ہوتا جیسے ابدان شیوخ یا وہ لوگ جو بعد مرض کے نقیہ ہو جائین خواہ بدن لڑکون کے۔ یا حالت ثالثہ اس جہت سے ہو کہ صحت اور مرض دونون ایک ہی وقت اس بدن مین پائی جائین خواہ ایک ہی جسم کے دو عضو مین یا ایک ہی عضو مین مگر دو جنس بعید مین مثلاً صحیح المزاج ہو اور مریض الترکیب ہو یا ایک ہی عضو مین دو جنس قریب مین اجتماع صحت و مرض ہو مثلاً شکل مین صحیح ہو اور مقدار اور وضع صحیح نہو۔ یا دو کیفیت منفعلہ مین تو صحت ہو اور دو کیفیت فاعلہ مین صحت نہو یا دو وقت

ہین تعاقب صحت اور مرض کا ہو کرے مثلاً چار دن مین صحیح ہو اور گر سیعلن مین مریض ہو جائے۔ امراض مفرد بھی ہوتے ہین اور مرکب بھی۔ مرض مفرد تو نوع واحد انواع مرض مزاج سے ہو یہ نوع واحد انواع ترکیب سے ہو جسے ہم آگے ذکر کرینگے۔ اور مرض مرکب وہ ہو جس مین دو قسمین انواع ذیل کی دو قسمون سے جمع ہو کر مرض واحد پیدا ہو جائے پہلے ہم امراض مفردہ کو بیان کرتے ہین اور کہتے ہین۔ امراض مفردہ کی تین قسمین ہین **پہلی قسم** وہ ہو جو بمنزلہ جنس کے ہو ان امراض کے واسطے جو اعضائے متشابہۃ الاجزا کی طرف منسوب ہین یہ وہ اعضا ہین جسکے جزو اور کل کا نام ایک ہی ہے جیسے گوشت ہڈی رگ وغیرہ اور یہی امراض اصناف سوء مزاج کے ہین انکی نسبت اعضائے متشابہۃ الاجزا کی طرف اسواسطے ہوئی کہ پہلے یہ بالذات انھین اعضا کو عارض ہوتے ہین اور ان کی وجہ سے اعضائے مرکبہ کو عارض ہوتے ہین تا انیکہ جب انکو ہم موجود اور حاصل تصور کرین تو جس عضو مین اعضائے متشابہ سے جا ہین اُن کے حصول کا تصور ممکن ہو اور امراض مرکبہ مین یہ بات ممکن نہین ہوتی **دوسری قسم** جنس ہے ان امراض کی جو اعضائے آلیہ یعنے اعضائے مرکبہ کیطرف منسوب ہین اور یہ امراض ترکیب ہین جو ان اعضا مین واقع ہوتے ہین جو اعضا متشابہۃ الاجزا سے مرکب ہین اور یہ اعضا آلات ہین واسطے افعال بدنی کے **تیسری قسم** امراض مشترکہ ہین جو اعضائے متشابہۃ الاجزا کو اور بھی اعضائے آلیہ کو بھی بحیثیت کہ وہ اعضائے آلیہ مین عارض ہوتے ہین اس طرح سے نہین کہ انکا عارض ہونا اعضائے آلیہ کو تابع عروض اعضائے متشابہۃ الاجزا کے ہو اور اسی قسم کا نام تفرق اتصال اور انحلال فرد ہو اسلیے کہ تفرق اتصال کبھی مفصل کو عارض ہوتا ہو بدون اسبات کے کہ جن اعضائے متشابہۃ الاجزا سے وہ مفصل مرکب ہو اس سے عارض ہولے۔ اور کبھی ٹھیا اور استخوان اور رگون کو تنہا جدا گانہ عارض ہوتا ہو۔ خلاصہ یہ ہو کہ امراض کی تین قسمین ہین **ایک قسم** تابع سوء مزاج کو ہوتی ہو **دوسری قسم** تابع سوء ہیئت ترکیب کو ہوتی ہے۔ **تیسری قسم** تابع تفرق اتصال کو ہوتی ہو اور جبکہ مرض تابع ان تین مین سے کسی ایک کا ہو اور اسی سے پیدا ہو اسکی نسبت اسی کی طرف ہوتی ہو امراض مزاج کی سولہ قسمین مشہور ہین جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے فصل پہلی تعلیم ثالث فن اول مین

## فصل تیسری امراض ترکیب کے بیان مین

امراض ترکیب کی بھی چار قسمین ہین۔ امراض خلقت۔ امراض مقدار۔ امراض عدد۔ امراض وضع۔ امراض خلقت چار قسمون مین منحصر ہو **پہلی قسم** امراض شکل یعنے شکل اپنی مجرے طبعی سے متغیر ہو کر اسکے فعل مین کوئی آفت پیدا ہو جائے مثلاً سیدھی چیز ٹیڑھی ہو جائے یا ترچھی سیدھی ہو جائے یا مستدیر مربع ہو جائے خواہ مربع مستدیر ہو جائے اسی قسم سے تسقط راس ہو یعنے سر کے دونون برآمدون مین سے ایک کم ہو جائے یا دونون نہون اور سر بالکل گول ہو جائے یا مربع ہو جائے جب اس سے کسی قسم کا ضرر عارض ہو اور زیادہ گول ہونا معدہ کا اور چوڑا ہونا تلی کا **دوسری قسم** امراض مجاری کی اور یہ امراض تین طرح پر ہوتے ہین یا تو مجاری مین اتساع یعنے پھیلاؤ پیدا ہو جائے جیسے انتشار العین جو روح بصر کے پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہو یا سبل جو آنکھون مین سرخ ڈورے خون یا رطوبت سے بھرے ہوئے پیدا ہوتے ہین یا دوالی جو پانون کی رگون کے پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہو اور یا مجاری مین تنگی پیدا ہو جیسے تضیق العین یا تنگ ہونا منافذ نفس اور مری کا یا مجاری بند ہو جائین جیسے بند ہونا ثقبہ عنبیہ کا یا عروق جگر کا **تیسری قسم** مرض خلقت کے امراض اوعیہ اور تجاویف ہین اور اسکی چار قسمین ہین۔ یا اوعیہ اور تجاویف بڑھ جائین اور وسیع ہو جائین جیسے کیسہ انثیین وسیع ہو جاتے ہین۔ یا چھوٹے ہو کر تنگ ہو جائین جیسے ضیق المعدہ یا تنگی بطون دماغ کی بوقت صرع کے۔ یا بند ہو کر بڑے ہو جائین جیسے بطون دماغ کے بوقت سکتہ کے بند ہو جاتے ہین۔ یا نہین استفراغ اور خلو

پیدا ہو جیسے خالی ہونا تجاویف قلب کا خون سے بروقت شادی مرگ کے یا بروقت زیادہ لذت پانے کے جس سے ہلاکت واقع ہوتی ہے **چوتھی قسم** امراض خلقت کے امراض صفائح یعنے جلد ظاہری اعضا مین اسطرح ہوکہ چکنی ہوجائے وہ چیز جسکو خشن یا درشت ہونا چاہیے جیسے معدہ اور مثانہ یا خشن ہوجائے وہ چیز جسکا چکنا ہونا چاہیے جیسے قصبہ ریہ جبوقت اسمین خشونت آجائے امراض مقدار کی دو قسمین ہین **قسم پہلی** زیادتی مقدار کی جیسے داء الفیل یا عظم قضیب جسکا فریسموس نام ہو یا جیسے بانون کو لیقوماجس عارض ہو یہ وہ مرض ہو کہ بانون کے کل اعضا تمام اتنے بڑے ہوجاتے مین کہ حرکت سے عاجز ہوجائے **قسم دوسری** نقصان مقدار کے جیسے زبان کا پتلا ہونا اور حدقہ چشم کا چھوٹا ہونا یا اعضا مین ذبول کا پیدا ہونا۔ امراض عدد یا زیادتی عدد کی ہو اور یہ زیادتی یا طبعی ہو جیسے ایک دانت کا مثبت سے زیادہ ہونا یا انگلی کا زیادہ ہونا یا زیادتی غیر طبعی ہو جیسے صلع یعنے گنجہ سر یا حصاۃ یعنے پتھری خواہ قسم نقصان عدد ہو یہ نقصان اور وہی طبیعت کے ہو جسطرح کسی شخص کی خلقت مین ایک انگلی کم ہوجائے یا طبیعت مین نقصان نہو جیسے کسی کی انگلی کٹ جائے **قسم تیسری** امراض وضع کے چونکہ وضع جالینوس کے نزدیک مقتضی مکان کی ہے اور مشارکت کو بھی چاہتی ہے پس امراض وضع کے چار ہین نکلنا عضو کا اپنے مفصل سے یا زائل ہوجانا عضو کا اپنے مفصل سے بدون انخلاع یعنے الگ ہوجانے جیسے اس فتق مین جو آنت اترنے سے پیدا ہوتا ہو یا حرکت عضو کی مفصل مین خلاف مجرے طبعی ارادی کے مثل رعشہ کے۔ یا ٹھہرنا عضو کا اپنے مقام مین کہ جگہ سے حرکت نکر سکے جیسے بروقت منجمد اور سخت ہوجانے مفاصل کے نقرس مین یہ بات پیدا ہوتی ہو **قسم چوتھی** امراض مشارکت کے مرض مشارکت شامل ہو ہر ایک حالت کو جو کسی عضو کیواسطے بقیاس طرف عضو قریب کے قرب اور بعد سے خلاف مجرے طبعی کے پیدا ہوسکتی ہو دو قسمین ہین **پہلی قسم** یہ ہو کہ اس عضو کی حرکت طرف عضو قریب کے یا عضو قریب سے کسی اور طرف ممتنع ہو **دوسری قسم** ان دونون حرکتون کا دشوار ہونا بعد امکان کے واسطے اسی عضو کے مثلاً پہلی قسم مین یہ بات پیدا ہو کہ ایک انگلی اپنے قریب کی انگلی کیطرف حرکت نکر سکے خواہ اگر قریب پہونچ گئی ہو تو اسکے قرب کو نچھوڑ سکے۔ اور دوسری قسم کی مثال یہ ہو کہ یہ دونون باتین دشوار ہوین مثلاً استرخاء جفن اور استرخاء مفاصل کے فالج مین یا دشوار ہونا بسط کف دست کا اور کھلنا آنکھ کا

**فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کے بیان مین**

امراض تفرق اتصال کے کبھی جلد مین عارض ہوتے ہین انکا نام خدش اور سحج رکھا گیا ہے اور کبھی گوشت مین عارض ہوتے ہین خواہ اس چیز مین جسکے گوشت بنجانے کا زمانہ قریب ہوا سکو جراحت کہتے ہین اور جسمین ریم یعنے ریم پیدا ہوا سکو قرحہ کہتے ہین اور اسمین ریم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ فضول اسکی طرف مدفوع ہوتے ہین اس سبب سے کہ اسمین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اپنی غذا کے استعمال اور ہضم سے عاجز ہوتا ہو اسی جہت سے طرف فضلہ کے مستحیل ہوجاتا ہو کبھی جراحت اور قرحہ اس تفرق اتصال کو کہتے ہین جو غیر لحم مین عارض ہو اور کبھی استخوان مین واقع ہوتا ہو اگر اسکے دو ٹکڑے یا چند ٹکڑے بڑے بڑے کردے اسکو کاسر و مفتت کہتے ہین اور بالطول مین ہڈی کے تفرق اتصال واقع ہوا سکو صادع کہتے ہین کبھی یہ تفرق اتصال تینون قسم کا غضروف مین واقع ہوتا ہو اور کبھی پٹھہ مین واقع ہوتا ہو پھر اگر عرض مین واقع ہوا سکو بتر کہتے ہین اور اگر طول مین ہو اور عدد مین شگاف کی کثرت نہو اسکو شق کہتے ہین اور اگر عدد مین کثرت ہوا سکو شدخ کہتے ہین کبھی اجزاے عضل مین بھی تفرق اتصال ہوتا ہو اگر کنارے پر عضل کے ہو برابر ہو کہ اسکے عصب مین ہو یا وتر مین اسکو ہتک کہتے ہین اور اگر عرض مین عضل کے ہوا سکو جز کہتے ہین اور اگر طول مین واقع ہوا اور عدد مین کم ہو اور غور یعنے عمق مین زیادہ ہوا سکو نزع کہتے ہین اور اگر اجزا کثیر ہوجائین اور فاش ہوجائے اور خوب غائر ہوا سے رض اور فسخ کہتے ہین اور کبھی فدع اور رض اور فسخ تینون بلا فرق ہر ایک تفرق اتصال وسط عضل کو کہتے ہین اسطرح

کیون نہو۔ اگر تفرق اتصال شرائین اوردہ مین ہو اسکو انفجار کہتے ہین پھر اگر عرض مین ان رگون کے ہو اسکو قطع اور فصل کہتے ہین اور اگر طول مین نفوذ کرے اسے صدوع کہتے ہین۔ اور اگر یہ تفرق اتصال اس طرح پر ہو کہ ان کے منہ کھل جائین اسے بثق کہتے ہین۔ اور اگر شرائین مین اس طرح کا تفرق اتصال ہو کہ پھر وہ ملتحم نہو سکے اور خون انسے ہمیشہ جاری رہیگا اس مقام تک جو اسکو گھیرے ہے تا اینکہ وہ جگہ خون سے پر ہو جائیگی اور بعد بھر جانے کے یہ خون لپٹ کر پھر رگ مین آئیگا اسکا نام ام الدم ہے اور ایک قوم ام الدم ہر ایک شگاف شریانی کو کہتے ہین۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ ہر ایک عضو انحلال فرد اور تفرق اتصال کا متحمل نہین ہے مثلاً قلب اگر اس مین تفرق اتصال ہو ساتھ ہی موت واقع ہو جائیگی۔ اگر تفرق جھلی خواہ پردون مین واقع ہو اسکو فتق کہتے ہین۔ اگر دو جزو مین عضو مرکب کے اسطرح پر تفرق اتصال واقع ہو کہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائے بمنزلہ اسبابات کے کہ عضو متشابہۃ الاجزاء مین کوئی آفت پہونچے اس کو انفصال اور خلع کہتے ہین اور اگر تھوڑہ مین ہو اور اپنی جگہ سے زائل ہو جائے اسکو فک کہتے ہین۔ اور کبھی تفرق اتصال مجاری مین ہوتا ہے اور انہین وسعت پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی غیر مجاری مین ہوتا ہے کہ نئے مجاری پیدا ہو جاتے ہین۔ زوال اتصال اور حدوث تفرج وغیرہ اگر کسی جبلۃ مزاج عضو مین ہو جلد اصلاح پذیر ہوتا ہے اور اگر ردی المزاج مین ہو ایک زمانہ تک اصلاح مین عاصی رہتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جنمین استسقا یا سوء القنیہ خواہ جذام عارض ہو۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ فصل صیف مین جو قروح پڑتے ہین اور ان کے زمانہ مین طول ہو جاتا ہے مرض کلہ مین پڑ جاتے ہین۔ ناظر کتاب ہذا تفصیل جزئیات امراض تفرق اتصال کے پوری ابحاث آئندہ مین جہان امراض جزئیہ کا ذکر ہے پائیگا

## فصل پانچوین امراض مرکبہ کے بیان مین

امراض مرکبہ مین بھی ہم ایک قول کلی کہتے ہین۔ امراض مرکبہ سے ہماری یہ مراد نہین ہے کہ چند امراض باتفاق مجتمع ہو جائین بلکہ یہ مراد ہے کہ چند امراض ایسے مجتمع ہون کہ انکے اجتماع سے مرض واحد پیدا ہو جائے اس کی مثل ہے ورم اور بثور جو از قسم ورم ہین۔ بثور چھوٹے چھوٹے ورم ہین جیسے ورم بڑے بڑے بثور ہین۔ ورم ایسا مرض ہے کہ جسمین امراض کے کل اجناس پائے جاتے ہین مرض سوء مزاج اسواسطے پایا جاتا ہے کہ ایسا کوئی ورم نہین کہ بدون سوء مزاج مع مادہ کے پیدا ہو۔ مرض ہیأت و ترکیب بھی ورم مین ہوتا ہے اسلیے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ جسکی جہت سے آفت شکل و مقدار عضو مین پیدا نہو۔ کبھی ورم کے ساتھ امراض وضع بھی پائے جاتے ہین۔ اور مرض مشارکت بھی ہوتا ہے بجہت تفرق اتصال کے اسلیے کہ بیشک ورم مین تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے بجہت گرنے مواد فضول کے عضو متورم پر اور ٹھہر جانے اس مواد کے اسکے اجزا مین اسطرح پر کہ بعض اجزا کو بعض سے جدائی ہو جاتی ہے تب اس مواد کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ ورم نرم اعضا کو عارض ہوتا ہے اور کبھی استخوان مین مشابہ ورم کے ایک چیز پیدا ہوتی ہے کہ اسکا حجم غلیظ ہو کر رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ کچھ عجب نہین ہے کہ جو چیز زیادتی کو بوجہ غذا کے قبول کرے مثل ہڈی کے وہی چیز بجہت فضول کے بھی زیادتی قبول کرے جسوقت کہ اسمین زیادتی خارج سے نفوذ کرے یا اس مین پیدا ہو جب ورم کا کوئی سبب خارجی نہو اور اسکا سبب بدنی انتقال ایک مادہ کا کسی عضو سے اسکے ماتحت کی طرف کرے اسکو نزلہ کہتے ہین۔ کبھی وہ سبب مادی جس سے اورام اور بثور پیدا ہوتے ہین ایسے اخلاط کے اندر ڈوبا ہوا ہوتا ہے جنکی کیفیت سے ایذا نہین ہوتی ہے پھر جسوقت آن اخلاط سے جید اخلاط الگ ہو جاتے ہین وہ اخلاط ردی خالص ہو کر جدا ہو جاتے ہین اور ان کی جدائی کے چند طریقے ہین جیسے استفراغ طبعی کہ عورتون کو دودھ پلاتے وقت مادہ صالح طرف لبن کے مستحیل ہوتا ہے اور مادہ فاسد الگ باقی رہجاتا ہے خواہ استفراغ غیر طبعی ہو جیسے کسی جراحت کو یہ بات عارض ہو کہ خون صالح اس سے بہا کرے اور اخلاط ردی جداگانہ باقی رہینگے جب یہ اخلاط ردی الگ باقی

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض : 03447227224
سدرہ طاہر : 03340120123
حسنین سیالوی : 03056406067
Imagitor

رہتے ہین چونکہ طبیعت کو ان سے ایذا پہونچتی ہے انکو کسی طرف دفع کرتی ہو کبھی طریقہ دفع کا یہ ہوتا ہے کہ مواد فاسدہ بطرف جلد کے دفع کرتی ہو اسوقت اورام وبثور پیدا ہوتے ہین - اور کبھی مختلف قسم کے فضول دفع ہوتے ہین - ورم کے پیدا ہونے کے لائق تر وہی فضول ہین جو اپنے اسباب سے پیدا ہون اور ان مواد سے ورم حادث ہو ان کے چھ قسم ہین - اخلاط اربعہ - اور مائیت اور ریح - ورم گرم بھی ہوتا ہو اور گرم نہین بھی ہوتا ہو یہ گمان کرنا لائق ہو کہ ورم گرم سواے خون اور صفرا کے اور خلط سے پیدا نہین ہوتا ہو بلکہ جس خلط مین حرارت بوجہ عفونت کے عارض ہو خواہ جوہر اس خلط کا گرم ہو یا نہو ورم حار اس سے پیدا ہو سکتا ہو - اگرچہ ان اجناس کا ورم بھی بحسب تقسیم انواع ہر ایک دو نے منقسم ہو سکتا ہو مگر یہ تقسیم اورام کی نوعی تقسیم کے لائق ہو صنفی تقسیم مین عادت طبیبون کی اسطرح پر جاری ہوئی ہو کہ محض دموی ورم کو فلغمونی اور صفراوی محض کو حمرہ اور ان دونون سے مرکب کا مرکب نام رکھتے ہین اگر مرکب مین خلط غالب کو مقدم کرکے غیر غالب کو اس کے پیچھے ذکر کرتے ہین کبھی فلغمونی حمرہ کہتے ہین اور کبھی حمرہ فلغمونی - جسوقت ورم یکجا ہو جاتا ہو اسکو خراج کہتے ہین اور جسوقت خراج نرم گوشت خواہ مغابن یعنے بن ران یا مضابغ یعنے گوشہ بن کان خواہ پس گوشت یا زیر بغل عارض ہو اور اس جنس فاسد سے ہو جسکو ہم امراض جزئیہ مین ذکر کرینگے ایسے اورام کا نام طاعون رکھا گیا ہے - اور اورام حارہ مین ابتداءً خلط دفع ہوتی ہو اور حجم ظاہر ہوتا جاتا ہے پھر زمانہ تزید مین حجم مین بھی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے اور تمدد بھی عارض ہوتا ہو پھر زمانہ وقوف مین ایک مقدار معین پہ حجم ٹھہر جاتا ہو اسکے بعد انحطاط شروع ہوتا ہو پھر نضج ہوکر یا متحلل ہو جاتا ہو یا ریم پڑتی ہو انجام کار اس ورم کا یا تحلل ہوتا ہو یا ریم یکجا ہو جاتی ہو یا بطرف صلابت اور سختی کے مستحیل ہو جاتا ہو - جو اورام گرم نہین ہین وہ یا مادہ سوداوی سے پیدا ہوتے ہین یا بلغمی یا مائی یا ریحی سے حادث ہوتے ہین مادہ سوداوی سے تین قسم کے ورم پیدا ہو جاتے ہین - صلابت اور سرطان - یہ دونون اکثر فصل خریف مین ہوتے ہین اور جمیع اجناس غدد کے جیسے خنازیر اور سلع پیدا ہوتا ہو - اجناس غدد اور صلابت اور سرطان مین یہ فرق ہو کہ اقسام غدد جس عضو کو گھیرے ہوئے ہین اس سے الگ ہوتے ہین جیسے محض غدد یا ان مقامات کے ظاہر مین پھیلے ہوئے ہوتے ہین جیسے خنازیر - اور وہ دو قسمین یعنے صلابت اور سرطان جس عضو مین ہوتے ہین اسکے جوہر مین داخل ہوتے ہین سرطان اور صلابت مین یہ فرق ہے کہ صلابت ورم ساکن ہے اسمین حدت اور تیزی نہین ہوتی حس کو باطل کرتی ہو یا حس مین فتور پیدا کرتی ہو اور اس ورم مین درد نہین ہوتا - اور سرطان ورم متحرک ہے روز بروز بڑھتا جاتا ہو اور ایذا بہت ہوتی ہو اسکی جڑین اعضا مین پیدا ہوتی ہین حس کا باطل ہونا اس ورم مین کچھ ضرور نہین ہوتا مگر یہ کہ مدت دراز ہو جائے اسوقت یہ ورم جس عضو مین ہوتا ہو اسکی موت پیدا ہوتی ہو اور حس اسکی باطل کر دیتا ہے - کچھ بعید نہین ہے کہ فصل ممیز درمیان صلابت اور سرطان کے عوارض لازمہ یعنے خاصہ کے ذریعہ سے ہو فصول جوہری ممیز نہون - اورام صلب سوداوی کی ابتدا سختی کے ساتھ ہوتی ہو اور کبھی بطرف صلابت کے منتقل ہوتے ہین خصوصاً اگر سوداوی دموی ہو اور سوداوی بلغمی کے ورم مین بھی کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہو - اور یہ اورام صلب غدد اور سلع وغیرہ سے اسبات مین جدا ہوتے ہین کہ انمین لٹکی گٹھہ کی پیدا ہوتی ہو کہ وہ بستہ ہوکر اپنی جگہ کو پکڑ لیتا ہو اور لمس سکا عصبی ہوتا ہو اور جسوقت دبا کر الگ کیا جائے پھر اسیطرح پلٹ کر یکجا ہوتا ہو اور اگر کسی دوا سے قوی سے بے دبانے کے الگ کیا جائے پھر نہین پلٹتا ہو اکثر یہ تعب سے پیدا ہوتا ہو اور بھاری چیزون سے مثل سیسے وغیرہ کے باطل ہوجاتا ہو جنس ورم بلغمیہ کی دو قسمون کیطرف تقسیم پاتی ہو - ورم رخو - اور سلع لینہ - اور ان دونون مین اسطرح پر تمیز ہوتی ہو کہ سلع غلافون کے اندر متمیز ہوتا ہو اور اس سے جدا ہوتا ہو - اور ورم رخو ملا ہوا ہوتا ہو خلاف سلع جدا نہین ہوتا ہو - اکثر جاڑون مین جو ورم ہوتے ہین بلغمی

ہوتے ہین یہانتک کہ اورام حارہ بھی جاڑون مین سپید رنگ ہوتے ہین **اور یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ اورام بلغمیہ مین بسبب رقت اور غلظت اور نرمی کے اختلاف ہوا ہوتا ہی یہانتک کہ بعض ورام بلغمی مشابہ ورم سوداوی کے ہوتے ہین اور کبھی مشابہ اورام ریحی کے اور کبھی شبیہ ورام مائی کے اکثر نزول بلغم رقیق کا نوازل مین اندرون لیف اعصاب کے ہوتا ہی یہانتک کہ نیچے کے عضلات حنجرہ مین بلکہ اسکے بھی نیچے تک پہونچ جاتا ہے اور ورام مائی جیسے استسقا اور تغلیہ مائی اور وہ ورم جو قحف مین مائیت سے عارض ہوتا ہی اور مثل ورام کے اورام ریحی کی بھی دو قسمین ہین تہبج اور نفخہ ان دونون مین دو طرح کا فرق ہے۔ قوام۔ اور مخالطت۔ بیان تفصیلی اسکا یہ ہے کہ ریح تہبج مین جو ہر عضو سے مختلط اور آمیختہ ہوتی ہی اور نفخہ مین ریح مجتمع اور متمدد ہوتی ہی اور جوہر عضو سے مختلط نہین ہوتی۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ تہبج مین حس نرمی دیا کرتی ہی اور دبانے سے دب جاتا ہی اور نفخہ مین دبانے کی مقاومت زیادہ اور کم ہوتی ہی۔ بثور کی قسمین بھی شمار مین اقسام اورام کے ہین بعض بثور فقط دموی ہوتے ہین مثل جدری کے۔ اور ایک قسم صفراوی محض ہوتی ہے جیسے شرے صفراوی یعنی پتی۔ اور بثور جاورسیہ۔ اور مرکب مادہ سے بھی ہوتے ہین جیسے حصبہ اور نملہ اور مسامیر جو مثل کیل کے دراز ہوتے ہین اور جرب یعنی خارش اور ثالیل یعنی مسہ وغیر ذلک۔ اور کبھی بثور مائی بھی ہوتی ہین مثل نفاطات کے اور ریحی بھی ہوتے ہین مثل نفخات کے ناظر اس کتاب کا تفصیل کل اورام اور بثور کی کتاب چہارم مین بخوبی دریافت کریگا اور اس جگہ جو مناسب ان کے ہے شرح و بسط سے لکھا جائیگا۔ **فصل چھٹی ان امور کے بیان مین جو امراض کے ساتھ شمار کیے جاتے ہین** بہت ایسے امور ہین جو امراض سے خارج ہین اور انکا شمار امراض مین ہوتا ہی یہ وہ چیزین ہین جو زینت مین داخل ہین **ایک** ان مین سے بالون کی زینت مین داخل ہے۔ **دوسرے** رنگ کی زینت مین داخل ہی **تیسرے** رائحہ مین داخل ہی **چوتھے** سحنہ مین بعد بون کے داخل ہی قسم امراض شعر کے یہ ہین تناثر یعنی پراگندہ ہونا بالون کا اور تمرط یعنی گر جانا بالون کا اور قصر یعنی چھوٹا ہونا اور قلت یعنی کم ہونا اور شقاق یعنی پھٹ جانا اور رقت یعنی باریک ہونا اور غلظ یعنی موٹا ہونا اور افراط جعودت یعنی بہت پیچیدہ ہونا اور افراط سبوطیت یعنی زیادہ سیدھا ہونا اور شیب یعنی سپید ہونا رنگ کا بدل جانا کسی طرح کا ہو اور کیسی آفت اسمین پیدا ہو چار قسمون مین داخل ہی **پہلی قسم** رنگ کا بدل جانا سوء مزاج مادی سے مثل یرقان کے۔ یا سوء مزاج بلا مادہ کے جیسے جمیت یعنی چونے کا رنگ ہو جاتا جو بوجہ برودت زائدہ کے عارض ہوتا ہی یا زردی جو مشتیر بوجہ سوء مزاج حار مفرط کے عارض ہوتی ہے **دوسری قسم** رنگ کے بدلنے کے اسباب خارجی سے ہوتی ہی جیسے حرارت آفتاب کی اور برودت اور ہوا رنگ کو جلا دیتی ہی **تیسری قسم** تغیر لون کی پیدا ہوتی ہے بسبب پھیل جانے ایسے اجسام کے جلد پر جو حائل رنگ کی ہو کہ ان اجسام کا رنگ مخالف جلد کے ہوتا ہی جیسے بہق اسود یا نقطے پڑ جانے جلد پر جنکا رنگ مخالف جلد کے ہو جیسے خیلان اور نمش مین ہوتا ہی **چوتھی قسم** تغیر رنگ کا بوجہ عارضی کے ہوتا ہی جیسے التیام تفرق اتصال جلدی کا ہو کہ بعد بھر جانے زخمون کے نشان کا رنگ مخالف جلد کے باقی رہتا ہی یا قروح خبیثہ جلد کو گھلا دین آفات بو کی جیسے صنان یعنی گندگی بغل کی یا اور قسم کی بدبو جو بدن مین پیدا ہوتی ہی آفات سحنہ بعد رنگ کے دو ہین یا ہزال مفرط یعنی زیادہ لاغری یا سمن مفرط یعنی زیادہ فربہی **فصل ساتوین اوقات امراض کے بیان مین** اکثر امراض کے واسطے چار اوقات مقرر ہین۔ ابتدا۔ تزید۔ انتہا۔ انحطاط۔ ان چارون اوقات سے جو زمانہ خارج ہی وہ اوقات صحت مین داخل ہی ہماری مراد وقت ابتدا اور انتہا سے وہ دو طرفین اور کنارے زمانے کے نہین ہین کہ جنمین حال مرض کا کچھ ظاہر ہو بلکہ ہر ایک ابتدا اور انتہا کے واسطے ایک زمانہ محسوس ہی جسکا ایک حکم مخصوص ہی۔ وقت ابتدا کا وہ زمانہ ہی جسمین ظہور مرض کا ہوتا ہی اور اسکے حالات مین تشابہ اور یکرنگی ہوتی ہی کہ زیادتی مرض کی

اس زمانہ مین ظاہر نہین ہوتی۔ اور وقت تزید کا وہ زمانہ ہو جسمین شدت مرض کی وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی جاتی ہو اور وقت انتہا کا وہ ہو جسمین مرض کے جمیع اجزا حالت واحدہ پر ٹھہر جاتے ہین اور اسکے امراض یکسان رہتے ہین۔ اور انحطاط کا وہ زمانہ ہو جس مین نقصان مرض کا ظاہر ہوتا ہو اور جسقدر امعان نظر کیجائے گی مرض ظاہر تر ہوگی یہ چارون اوقات کبھی بحسب مرض کے اول سے آخر تک اسکی نوبتون مین پیدا ہوتے ہین انکو اوقات کلیہ کہتے ہین۔ اور کبھی ہر ایک نوبت کے اوقات اربعہ دیکھے جاتے ہین انکو اوقات جزئیہ کہتے ہین

## فصل آٹھوین تمامی قول احوال امراض مین

امراض کا نام کئی وجہون سے رکھا جاتا ہو کبھی بنظر اس عضو کے جو حامل مرض ہے نام بیماری کا لیا جاتا ہو جیسے ذات الجنب وذات الریہ۔ کبھی عرض غالب پر اعراض مرض سے نام رکھا جاتا ہے جیسے صرع کہ اسکے معنے گر پڑنے کے ہین چونکہ صرع مین بوقت دورے کے آدمی کو گر پڑنا لازم ہو لہذا اس مرض کا نام یہی رکھا گیا۔ کبھی سبب مرض سے اس مرض کا نام لیتے ہین جیسے ہم کہتے ہین کہ مرض سوداوی۔ کبھی بوجہ تشبیہ کے جیسے داء الاسد اور داء الفیل۔ کبھی مرض کا نام اس شخص کی طرف منسوب ہوتا ہو جسے پہلے یہ مرض لاحق ہوا ہو جیسے قرحہ طیلانیہ ایک مرد کی طرف منسوب ہو جسکا طیلانس نام تھا۔ کبھی کسی شہر کی طرف مرض کا نام نسبت دیا جاتا ہو جس شہر مین وہ مرض ہوا تھا جیسے قروح بلخیہ۔ اور کبھی مرض کا نام اس شخص کے نام پر ہوتا ہو جو اسکا علاج خوب کرتا تھا اور کردینے مین مشہور تھا جیسے قرحہ جیرونیہ۔ کبھی مرض کا نام جوہر ذاتی کے مطابق ہوتا ہے جیسے حمی ورم جالینوس نے کہا ہو امراض یا ظاہری ہوتے ہین کہ ان کی شناخت حس کرتی ہو یا باطنی ہوتے ہین کہ انپر آگاہ ہونا آسان ہوتا ہے جیسے درد معدہ اور درد ریہ یا ایسے امراض باطنیہ ہین کہ انپر آگاہی دشوار ہوتی ہو جیسے وہ آفات کہ جگر مین عارض ہون یا مجاری ریہ مین۔ یا کسی طرح ادراک ان امراض کا ہو مگر تخمیناً جیسے وہ آفتین جو مجاری بول کو عارض ہوتی ہین۔ امراض کبھی خاص ہوتے ہین اور کبھی بشرکت دوسرے عضو سے اپنے مرض مین۔ یا اس جہت سے ہوتی ہو کہ وہ دونون براہ طبیعت متواصل اور ملے ہوئے ہوتے ہین کہ چند آلات کے ذریعہ سے ان دونون مین اتصال ہوتا ہو جیسے دماغ اور معدہ ان دونون مین بذریعہ ایک پٹھہ کے اتصال ہوتا ہے یعنے پٹھہ جو حجاب بطن تک دماغ سے اترا ہو جسکا ذکر فصل دوسری تعلیم تیسری فن اول مین ہو چکا ہو یا زخم اور پستان ان دونون مین بذریعہ اوردہ کے اتصال ہوتا ہے۔ یا اس جہت سے کہ ایک ان دونون عضو کا عین راہ اور گذرگاہ مادہ کا ہو طرف دوسرے عضو کے جیسے اربیتین واسطے ورم ساق کے ہوتا ہو۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونون قریب قریب ہین جیسے رقبہ اور دماغ کہ ہر ایک دوسرے کے مرض مین شرکت رکھتا ہو خصوصاً جس وقت قریب کا عضو ضعیف ہو کہ وہ فضول مادی کو اپنے قریب سے قبول کرتا ہو جیسے ابط واسطے قلب سے یا اس جہت سے ایک ان مین کا مبدء اور اصل واسطے فعل عضو ثانی کے ہو جیسے حجاب واسطے ریہ کے تنفس مین یا اسوجہ سے کہ ایک عضو خادم ہو واسطے دوسرے عضو کے جیسے عصب واسطے دماغ کے۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونون بذریعہ کسی تیسرے عضو کے شرکت رکھتے ہین جیسے دماغ گردے سے اسوجہ سے شرکت رکھتا ہو کہ یہ دونون جگر سے شرکت رکھتے ہین۔ کبھی شرکت مین عود بھی ہوتا ہو یعنے جو ضرر کسی عضو کو بشرکت دوسرے عضو کے پہونچے اس دوسرے کو مثل اسی ضرر کے دوبارہ پہلے عضو کو پہونچتا ہو جیسے دماغ اگر متاذی ہو تو معدہ اس الم مین اسکا شریک ہوتا ہو اور ضعف ہضم معدہ مین پیدا ہوتا ہو جب معدہ سے بخارات ردی اور غذاے غیر منہضم دماغ تک جاتی ہو اس جہت سے الم دماغ کا اور زیادہ بڑھ جاتا ہو۔ اور مشارکت بطور دوام خواہ بطور دورہ بنا بر احکام اصل کے جاری ہوتی ہو یعنے اصل عضو جسکی شرکت سے دوسرے عضو کو اذیت پہونچتی ہو اگر اسکو اذیت دائمی ہو تو فرع کو بھی اذیت دائمی ہوگی اور اگر اصل کو اذیت دوری ہے تو اسکو بھی دوری ہوگی۔ مراتب بدن کے درمیان صحت اور مرض

چھ ہین **ایک مرتبہ** یہ ہی کہ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو **دوسرا مرتبہ** یہ ہی کہ منتہائے درجہ صحت سے کم ہو **تیسرا مرتبہ** یہ ہی کہ بدن نہ صحیح ہو اور نہ مریض جیسا کہ حالت ثالثہ کے بیان مین گذرا **چوتھا مرتبہ** یہ ہی کہ بدن غیر صحیح قابل مرض کا جلد ہو **پانچوان مرتبہ** یہ ہی کہ بدن مریض اندک بیمار ہو **چھٹا مرتبہ** یہ ہی کہ نہایت درجہ مرض پر ہو۔ جو مرض ہی یا مسلم ہی یا غیر مسلم مسلم وہ مرض ہی کہ جسکے معالجہ کو کوئی مانع اور عائق جیسا چاہیئے نہو۔ اور غیر مسلم وہ ہی کہ اسکے ہمراہ معالجہ کا ایک عائق بھی موجود ہو کہ اسکے معالجہ مین تدبیر صائب کی رخصت نہ دے جیسے درد سر کہ اسکے ساتھ نزلہ بھی ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ جو مرض مناسب مزاج اور سن اور فصل کے ہو اسمین اندیشہ ہلاک کمتر ہی نسبت اس مرض کی جو غیر مناسب ہو اور ایسا مرض غیر مناسب بدون سبب عظیم کے پیدا نہین ہوتا اور **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ زوال امراض ہر فصل کی امیدواری اس فصل کی ضد مین کی جاتی ہی جیسے امراض شتا کی صحت فصل صیف مین یا امراض ربیع کی صحت فصل خریف مین ہوتی ہی۔ **اور یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ بعض امراض دوسرے امراض کی طرف منتقل ہو جاتے ہین اور بعد انتقال کے وہ خود دفع ہو جاتے ہین اور اس دوسرے مرض سے ان کی خیریت حاصل ہوتی ہی گویا ایک مرض دوسرے مرض کے لیے ذریعہ شفا ہوتا ہی جیسے ربع صرع سے نجات دیتی ہی یا نقرس اور دوالی اور اوجاع مفاصل اور جرب اور حکہ اور بثور اور تشنج سے بذریعہ ربع کے شفا حاصل ہوتی ہی اور ذرب سے ورذات الجنب زلق الامعاء سے۔ اور اسی طرح کھل جانا رگ مقعد کا ہر مرض سوداوی اور وجع الورک اور درد گردہ اور وجع رحم سے نجات دیتا ہی کبھی انتقال مرض کا دوسرے مرض کی طرف اسطرح پر ہوتا ہی کہ شدت اور آفت بڑھ جاتی ہی جیسے انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف یا قرانیطس کا لیثرغس کیطرف۔ بعض امراض متعدی اور ساری ہین جیسے جرب اور جذام اور قروح سخنہ اور حمائے وبائی اور جدری اور خصوصاً جبوقت مساکن تنگ ہون اور اسیطرح اگر شخص قریب اسفل ریح مین ہو یا جیسے رمد کہ یہ بھی دوسرے کو لگ جاتا ہی خصوصاً جبکہ شخص کسی کے آشوب چشم کو بغور دیکھے اور جیسے بیماری ضرس کی کہ محض بتصور ترش چیز کا دانتون کو ایذا دیتا ہے اور بعضے سل ورجس کہ یہ بھی مرض متعدیہ سے ہین۔ بعض امراض بوراثت نسل مین جاری ہوتے ہین جیسے برص اور قرع طبعی اور نقرس اور سل اور جذام بعض امراض جنسی ہوتے ہین کہ ایک قبیلہ اور قوم یا ایک صنف کے باشندون سے خاص ہوتے ہین خواہ انمین زیادہ پیدا ہوتے ہین **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ ضعف اعضا کا تابع سوء مزاج کے ہوتا ہی یا تخلخل بنیہ یعنے ڈھیلے ہونے بدن کے **تعلیم دوسری** مین دو جملہ ہین **جملہ پہلا ان چیزون کے بیان مین جو اسباب عام سے پیدا ہوتے ہین** اور اسمین اٹھ فصلین ہین **فصل پہلی مین اسباب کا بیان بطور کلی کیا جاتا ہی** اسباب تینون حالات بدن انسان کے یعنے صحت و مرض وحالت ثالثہ کے تین قسم پر ہین سابقہ بادیہ واصلہ سابقہ اور واصلہ مین اسبات کی شرکت ہی کہ یہ دونون امور بدنی ہوتے ہین یعنے خلطی یا مزاجی یا ترکیبی ہوتے ہین۔ اسباب بادیہ وہ چیزین ہین کہ جو بدن انسان سے خارج ہون یا وہ چیزین آثار اجسام خارجہ کی ہون جیسے مارنے سے کوئی اثر بدن انسان کو پہونچے یا حرارت جو بدن انسان کو گرمی پہونچے خواہ طعام حار یا ہوا بدن انسان پر وارد ہو۔ یا وہ اثر نفس ناطقہ سے بدن کو پہونچے اسلیے کہ نفس ناطقہ سوائے بدن کے ایک دوسری چیز ہی وہ اثر نفس ناطقہ کا جیسے بروقت غضب اور خوف کے بدن انسان کو پہونچتا ہی یا بروقت رنج اور خوشی کے۔ اسباب سابقہ اور بادیہ مین اسبات کی شرکت ہے کہ بیشتر درمیان ان دونون کے اور درمیان حالات ثلاثہ بدن انسان کے ایک واسطہ پیدا ہوتا ہی۔ اور اسباب بادیہ اور واصلہ مین اسبات کی شرکت ہی کہ ان دونون مین اور درمیان حالات ثلثہ کے کبھی واسطہ نہین ہوتا۔ مگر اسباب سابقہ کا فرق اسباب واصلہ سے اس طرح پر ہے کہ اسباب سابقہ کے قریب کوئی حالت نہین ہوتی بلکہ ان دونون کے درمیان مین چند اسباب ہوتے ہین جو نزدیک تر

اس حالت کے ہونے مین جو بوقت اسباب سابقہ کے تھی۔ اور اسباب سابقہ اسباب بادیہ سے اسبات مین فرق رکھتے ہین کہ جو اسباب سابقہ بدنی ہوتے ہین اور یہ بھی ایک فرق ہو کہ اسباب سابقہ اور حالت کے درمیان مین واسطہ ہوتا ہو اور اسباب بادیہ مین یہ بات واجب نہین مگر اسباب واصلہ کا فرق اسباب بادیہ سے اس امر مین ہو کہ اسباب واصلہ بدنی اور داخل بدن کے امور ہوتے ہین اور اسباب بادیہ امور خارج از بدن ہین دوسرا فرق اسباب واصلہ اور اسباب بادیہ مین یہ ہو کہ اسباب واصلہ اور تغیر حال مریض کے درمیان مین کوئی واسطہ ہرگز نہین ہوتا ہے اور اسباب بادیہ اور حالت مریض مین کبھی واسطہ بھی ہوجاتا ہو (چنانچہ ابھی اسکی مثال چوٹ لگنے کی چند روز کے بعد ورم پیدا ہونے سے دیکھی) بلکہ واسطہ کا ہونا اور نہ ہونا دونون بہ نسبت اسباب بادیہ کے ممکن ہین۔ اسباب سابقہ چند امور بدنی ہین خلط کی وجہ سے پیدا ہوںن یا مزاج خاص یا ترکیب خاص انکا باعث ہو کر کسی حالت اور تغیر کو پیدا کرتے ہین اور اس حالت کے پیدا کرنے مین اسباب سابقہ کی تاثیر بالا سے نجات ہوتی ہو یعنے ضرور ہوتی ہو اور اپنی تاثیر کو یہ اسباب روک نہین سکتے جیسے آگ اپنی احراق کے روکنے پر قادر نہین ہو دوسری یہ بات ہو کہ یہ اسباب اولا اور بلا واسطہ موثر اس تغیر مین نہین ہوتے بلکہ خلط یا مزاج وغیرہ کے واسطے سے انکی تاثیر ہوتی ہو۔ اسباب واصلہ وہ امور بدنی ہین جو احوال اور تغیرات بدنی مین واسطہ تاثیر اولی اور ایجابی یعنے بے اختیاری کرتے ہین۔ اسباب بادیہ چند امور بدنی ہین کہ خارج از بدن ہوتے ہین مگر تغیرات بدن مین کبھی بلا واسطہ اور کبھی بواسطہ پیدا کرتے ہین مگر انکی تاثیر بھی غیر اختیاری ہوتی ہو کہ اپنی تاثیر کے روکنے پر قادر نہین ہوتی **مثال اسباب سابقہ کی** مرض مزاجی مین جیسے امتلاء مادہ سبب سابق ہو تپ کے لیے۔ یا مرض ترکیبی مثلاً نزول الماء کا امتلاء اور عینیہ چشم سبب سابق ہو **مثال اسباب واصلہ کی** جیسے عفونت اخلاط سبب واصل ہو حمی کے واسطے یا رطوبت سائلہ جو اتر کر ثقبہ یعنے سوراخ عنبیہ تک آتی ہو سبب واصل ہو سدہ کی اور سدہ سبب عمی اور نابینائی کا ہوجاتا ہو (**مترجم** ) سدہ سبب نابینائی کا ہونا فقط بیان واقع ہو مثال سبب واصل کی فقط رطوبت سائلہ پر تمام ہوگئی **مثال اسباب بادیہ کی** گرمی آفتاب کی خواہ حرکت شدیدہ یا غم کا پیدا ہونا یا بیداری بیش از حد کا عارض ہونا یا کسی گرم چیز کا پینا یا کھانا جیسے لہسن کا استعمال کہ یہ ہر ایک شئے سبب خارجی تپ کے پیدا ہوجانے کی ہو۔ ہر ایک سبب اسباب مذکورہ سے یا فقط اسباب بادیہ سے اسکا سبب ہو کر اثر کرنا کبھی تو بالذات ہوتا ہو یعنے اپنی تاثیر مین وہ سبب محتاج کسی اور شئے کا نہین ہوتا جیسے مرچ سیاہ کہ خود ہی بالذات تسخین پیدا کرتی ہو یا افیون کہ بہ ذات خود تبرید کا اثر پیدا کرتی ہو۔ اور کبھی اثر کرنا بالعرض ہوتا ہے جیسے آب سرد جب گرمی پیدا کرے چنانچہ اکثر حوض وغیرہ کے سرد پانی سے نہانے مین حرارت پیدا ہوتی ہو پس یہ اثر ٹھنڈے پانی مین بوجہ احتقان حرارت باطنی کے پیدا ہوتا ہو اور حقن حرارت کی وجہ یہ ہو کہ آب سرد سے تکثف مسامات بدنی ہوتی ہو اور باہر کو حرارت خارج نہین ہوتی لہذا حرارت اور گرمی پیدا ہوجاتی ہو یا گرم پانی سے برودت پیدا ہونا کہ یہ بھی بالعرض ہو اسلیے کہ تبرید کا اثر آب گرم سے بوجہ تحلیل کے ظاہر ہوتا ہو۔ یا سقمونیا جو حار ہو اور بعد اسہال خلط صفرا کے برودت کرتی ہو اسکی وجہ یہی ہو کہ خلط حار کے اخراج سے بالعرض برودت پیدا ہوتی ہو ہر ایک سبب خارجی اسباب بادیہ کو ہمیشہ یہ قوت نہین ہو کہ پہونچنے کے ساتھ بدن مین اپنا اثر ذاتی یا عرضی کرنے لگے بلکہ کبھی اثر کرتے ہین انھین اسباب کو بدن تک پہونچنے کے ساتھ اور بھی چند امور کی حاجت ہوتی ہو اور وہ شرط منحصر تین امور مین ہین (۱) قوت فاعلہ کی تاثیر کا قوی ہونا (۲) جسپر یہ سبب موثر ہوگا اس مین بدن کا اس تاثیر سے منفعل ہونا کہ اسکے اثر کو قبول کر سکے (۳) ایسے سبب کا بدن سے متصل ہونا اور اسپر وارد ہونا اور اتنی دیر تک سبب کا اپنے وصف پر اور بدن کا اپنی صفت پر باقی رہنا کہ اثر ہوسکے

اکثر چیزیں اسباب بادیہ سے جنکی تاثیر ابدان میں نہیں ہوتی اسکی وجہ بیشتر یہی ہے کہ ان شروط میں سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہے لہذا بالکل اثر نہیں ہوتا۔ اور کبھی باوجود اجتماع شرائط کے بھی ظہور اثر میں انھیں اسباب کی کمی اور بیشی کا اختلاف واقع ہوتا ہے اور بیشتر اسوجہ سے سبب واحد چند ابدان میں مختلف امراض کو پیدا کرتا ہی یا اوقات مختلفہ میں امراض چند پیدا کرتا ہے۔ کبھی اختلاف تاثیر کسی سبب کے بدن قوی اور بدن ضعیف کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور کبھی کمی بیشی اثر کی بدن شدید الحس اور ضعیف الحس میں مختلف طور پر ہوتی ہی۔ انھیں اسباب میں بعض اسباب مختلف ہوتے ہیں اور بعض اسباب غیر مختلف ہوتے ہیں مختلف اس سبب کو کہتے ہیں کہ اگرچہ وہ سبب بدن سے جدا ہوجاے مگر پھر بھی اپنے اثر کو چھوڑ جاے اور غیر مختلف وہ سبب ہی کہ ادھر وہ بدن سے جدا ہوا اسکا اثر بھی ساتھ ہی مفقود ہوگیا۔ ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جتنے اسباب ایسے ہیں کہ انسے احوال بدنی میں تغیر پیدا ہوتا ہے یا ایسے اسباب ہیں کہ احوال بدن کے بحال خود حفاظت کرتے ہیں دونوں قسم کے اسباب یا تو ضروری ہیں کہ آدمی کو کسی طرح ان سے گریز نہیں ہوسکتا جبتک انسان کی حیات باقی ہے اور بعض اسباب انھیں سے غیر ضروری بھی ہیں ضروری اسباب کے چھ اجناس ہیں (۱) جنس ہوا جو آدمی کے بدن سے محیط ہی (۲) جنس کھانے پینے کی چیزیں (۳) جنس آدمی کے بدن کا سکون یعنے ٹھہرنا اور حرکت کرنا (۴) جنس حرکات نفسانی اور غیر بدنی جیسے غم اور سرور وغیرہ (۵) جنس نوم و یقظہ یعنے خواب اور بیداری (۶) جنس استفراغ اور احتباس یعنے بدن سے کسی چیز کا نکلنا یا خارج ہونا اور کسی چیز کا پیدا ہونا اور نہ نکلنا۔ اب پہلے ہم جنس ہوا کا بیان کرتے جو اول ستہ ضروریہ ہے

**فصل دوسری جملہ اولیٰ کے فصول سے اس ہوا کی تاثیر کے بیان میں** جو بدن سے ملی ہی اور بدن کو احاطہ کیے ہوئے ہی۔ یہ ہوا ہمارے عناصر اربعہ بدنی کی ایک عنصر بھی ہے اور ہماری ارواح کے لیے یہی عنصر ہے اور باوصف عنصر ہونے کے اس ہوا سے ہماری ارواح کو مدد بھی پہونچتی رہتی ہے اور اصلاح ارواح کی علت بھی ہی بلکہ ابدان کو بھی ہوا سے مدد پہونچتی ہی اور اصلاح بھی کرتی ہے۔ ہوا کا مصلح ارواح ہونا فقط اسی طرح کا نہیں ہے جیسے ایک عنصر دوسرے کی اصلاح کرتا ہی بلکہ ہوا کی اصلاح بہ نسبت ارواح کے ایسی ہی جیسے کہ فاعل اپنے منفعل میں اثر کرتا ہے وہ فاعل جو تعدیل کسی شی میں پیدا کرے۔ اوپر کے فصول میں ہم بیان کر چکے کہ روح سے مراد کیا ہی وہی جوہر ہی جو بخارات اخلاط سے پیدا ہوتا ہی اور ہم یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ اس فن طب میں لفظ روح سے ہم ان معنوں کو قصد نہیں کرتے جو فلاسفہ کی اصطلاح ہی کہ وہ لوگ روح سے نفس ناطقہ مراد لیتے ہیں جو انکی راے میں جوہر مجرد ہی (مترجم) یہ دفع دخل ہے کہ ایسا نہو کوئی خیال کرے کہ روح یعنے نفس ناطقہ جو غیر جسمانی ہی اسکی تعدیل ہوا سے جسمانی کیا کرے گی ورنہ وہ بھی جسمانی ہو جائیگی (متن) جو تعدیل ہوا کے ذریعہ سے ہماری ارواح مذکورہ تک صادر ہوتی ہی اسکے تمام ہونے میں دو فعل پیدا ہوتے ہیں (۱) ترویح (۲) تنقیہ ترویح سے کیا فائدہ ہوتا ہی کہ جس وقت روح کا مزاج گرم ہو جاے اور بافراط اس روح میں اکثر بوجہ احتقان کے حرارت پیدا ہو یا گاہ بیگاہ کبھی اور وجہ سے روح گرم ہو جائے اس گرمی کے اعتدال پر لانے کے واسطے ہواے مذکور سے مدد پہونچتی ہی اور تعدیل ارواح سے مراد ہماری تعدیل اضافی ہی نہ حقیقی چنانچہ اوپر اسکا بیان اچھی طرح ہو چکا ہی۔ یہ تعدیل روح کو بذریعہ ہوا کے استنشاق ریہ کی وجہ سے ہوتی ہی یعنے پھیپھڑہ اور ان مسامات منافس نبض سے جو متصل شرائین کے ہیں ہوا کو اندر کھینچتا ہے اور چھوٹی چھوٹی رگوں کے منھ جیسے نبض ہوا کو لیکر وہاں تک پہونچاتی ہی۔ جو ہوا ہمارے بدن کے محیط ہی چونکہ اسکا مزاج بہ نسبت ہماری روح کے اصل در غریزی مزاج کے بارد ہی

حالانکہ ہماری روح کا مزاج عزیزی معتدل ہے مائل بحرارت پھر جب ہماری روح میں حرارت بوجہ احتقان کے پیدا ہوا اس کی حرارت اور
گرمی سے تو ہوائے محیط بدرجہا سرد ہو گی پس جب اس روح گرم تک ہواء بارد پہونچتی ہے یا اس ہوا کا صدمہ خواہ بیٹھ کر روح گرم کو
لگتا ہے اور بعد پہنچنے ہوا مستنشق کے اور روح میں اختلاط اور آمیزش بہ گرمجوشی پیدا ہوتی ہے اسکے ذریعہ سے دو فائدہ حاصل ہوتے
ہیں (۱) یہ ہوائے سرد روح گرم کو اس ضرر سے منع کرتی ہے کہ وہ روح مستحیل طرف ناریت کے ہو جا سکے کیونکہ اگر وہ روح گرم بوجہ
حرارت احتقانی کے مستحیل ناریت کی طرف ہوتی آخر کار میں روح کو ایسا سوء مزاج بوجہ افراط حرارت کے عارض ہوتا کہ جو استعداد قبول
تاثیر نفسانی کی یعنے قبول حس و حرکت کی اس روح میں ہے وہ استعداد برطرف ہو جاتی اور اسی استعداد کے ذریعہ سے روح سبب حیات
ہے پس وہ بھی نہ رہتی یعنے حس و حرکت کا بھی بطلان ہو جاتا اور حیات بھی جاتی رہتی دوسرا ضرر یہ ہوتا کہ اگر ہوائے بارد روح گرم تک
نہ پہونچتی حرارت مفرط نفس جوہر روح بخاری جو رطب اور سیال ہے بذریعہ تحلل کے فنا کر دیتی ہے۔ اور جب ہوائے بارد بذریعہ
استنشاق کے پہونچ گئی دونوں ضرر سے بھی حفاظت ہو گئی اور تعدیل بھی حاصل ہو گئی یہاں سے معلوم ہوا کہ ہر نفسے کہ فرو میرود
ممد حیات ست (۲) فائدہ تنقیہ کا ہے تنقیہ اس طرح پر حاصل ہوتا ہے کہ جو ہوائے سرد اندر کھنچکر جاتی ہے جب الٹی سانس لیکر ہوائے اندرونی
باہر نکلتی ہے اسکے ہمراہ قوت ممیزہ اس بخار دخانی کو بھی باہر نکالکر پھینک دیتی ہے جو بخار بمنزلہ فضلہ روح کے ہوتا ہے یعنے جس بخار دخانی کو
فضلہ اور زائد ہونے میں طرف روح کے وہ نسبت ہے جیسے اور فضول بدنی مثل بول و براز وغیرہ طرف بدن کے ہے اور جسطرح ان فضول
کے تنقیہ سے بدن کو تفریح حاصل ہوتی ہے ویسے ہی ان بخار دخانی کے اخراج سے روح کو تفریح پیدا ہوتی ہے اور یہاں سے بخوبی
معلوم ہوا کہ چون برمی آید مفرح ذات تعدیل تو اسوقت حاصل ہوتی ہے جب ہوا اندر کھنچکر روح پر وارد ہوتی ہے یعنے جس وقت
کہ ہوا استنشاق ہوا کرتا ہے اور تنقیہ اسوقت ہوتا ہے جب الٹی سانس ہم لیتے ہیں اور اندر کی ہوا کو باہر نکال کر دور کرتے ہیں اس ہوا
کو اندر سے باہر نکال ڈالنے کی ضرورت یہ ہے کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کھینچ لیجاتے ہیں اسکی احتیاج ہمکو تعدیل روح گرم کیواسطے
ہے پس لازم ہے کہ ہماری سانس سے کھینچ کر وہی ہوا اندر جائے جو سرد ہوا اور اسکی سردی اسی وقت تک باقی رہنا درکار ہے جب تک
وہ روح سے جا ملتی ہے اور بعد آمیزش روح کے چونکہ روح گرم سرد ہوا کو کسیقدر گرم بھی کر دیتی ہے جس طرح ہوائے سرد روح کی حرارت
مفرط کو حد اعتدال پر پہونچاتی ہے اور پھر جب ہوائے بیرونی دیر تک ٹھہری چونکہ اسکی مقدار بہ نسبت مقدار روح کے کم ہے
تو لامحالہ اس میں بھی حرارت مفرط پیدا ہو جاتی ہے اب اسوقت اسکا فائدہ یعنے تعدیل روح بالکل برطرف اور زائل ہو جاتا ہے
تو یہی بہتر ہے کہ یہ ہوا نکال ڈالی جائے اور بالعوض اسکے ٹھنڈی ہوا اور پہونچائی جائے اور مکرر اسی طرح تنفس لینے اور
الٹی سانس سے گرم ہوا کے نکال دینے میں تعدیل کا فائدہ پورا پورا حاصل ہو گا پس اس ہوا کا نکال دینا اور جدید ہوا کا بار بار داخل
کرنا دو وجہوں سے ضرور ہوا ایک تو یہ کہ جب ہوا اندر کی نکلے گی خلا پیدا ہو گا لہذا اسکے قائم مقام کوئی اور شئے چاہیے
پس ہوائے جدید باہر سے جاتی ہے اور اسکے قائم مقام ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گرم ہو کر نکلے گی اس کے
ہمراہ فضول دخانی بھی جو روح میں ہوتی ہیں وہ بھی نکلجائینگی۔ یہی ہوا جو ہمارے بدن کے گرد ہے جب تک معتدل ہے اور
صاف بھی ہے کہ اسمیں اور کوئی چیز ایسی نہ ملے جسکا مزاج روح کے مزاج کے منافی ہو اس زمانہ اعتدال تک اسکا فعل یہ
ہے کہ ہمارے بدن میں صحت پیدا کرتی ہے اور ہماری صحت بدنی کی حفاظت کرتی ہے اور جب یہی ہوا اس اعتدال سے متغیر

ہو کر غیر معتدل اور خراب ہوجاتی ہے اسی ہوا سے امراض بدنی پیدا ہوتے ہین اور جبتک رہیگی اُس خرابی سے جو مرض پیدا ہوا ہے اسکی بقا پر بھی معین رہتی ہے اسی ہوا کے لیے تین قسم کے تغیرات عارض ہوتے ہین (۱) تغیرات طبعی (۲) تغیرات غیر طبعی (۳) وہ تغیرات جو مجری طبعی سے خارج بھی ہین اور طبیعت کے خلاف بھی ہین - تغیرات طبعی ہوا یہی تغیرات فصول اربعہ کے ہین اس لیے کہ ہر ایک فصل مین ہوا کا ایک مزاج خاص پیدا ہوتا ہے

## فصل تیسری

### طبائع فصول کا بیان

یہ چار فصلین جو منجمین کے حساب سے سال بھر مین شمار کی جاتی ہین اطبا کی اصطلاح مین وہ فصلین ان کی مباین ہین کیونکہ منجمین کی اصطلاح مین ابتداے سال فصل ربیع سے ہوتی ہے اور فلک البروج کے دائرہ کے چار ٹکڑے فرض کر کے ہر حصہ کے شروع پر آفتاب کا پہونچنا اسیوقت سے نئی فصل شروع ہوجاتی ہے - اور اطبا کے نزدیک ربیع کا زمانہ جب ہے کہ اکثر بلاد معتدلہ مین نہ اتنی سردی ہو کہ بہت سے اوڑھنے کی حاجت ہو اور نہ اتنی گرمی ہو کہ پنکھے سے ہوا دینے کی حاجت ہو گرمی سردی مین تو یہ حال ہوا اور اسکے علاوہ درختون کے پت جھاڑ ہو کر کونپل پھوٹنے کا وہی زمانہ ہے اور ربیع کا زمانہ اطبا کے نزدیک اتنے دنون تک رہتا ہے کہ آفتاب اول نقطہ حمل سے نصف برج ثور تک پہونچ جاوے یعنے ۲۶ روز سے کچھ زیادہ یا آنکہ تحویل حمل سے کسی قدر پہلے خواہ کسی قدر بعد ربیع طبی شروع ہوتی ہے اور نصف ثور تک رہتی ہے - اور فصل خریف طبعی ہمارے ملکون مین مثل بخارا وغیرہ جب ہوتی ہے کہ آفتاب اس مقام کے مقابلہ مین آئے جہان سے ربیع شروع ہوتی ہے اور اتنے زمانہ تک رہتی ہے کہ جس زمانہ مین آفتاب منطقۃ البروج کے اس قوس کو طے کریگا جو بمقابل قوس ربیع کے ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ فصل خریف ربیع کے جملہ اوصاف مین ضد مقابل ہو کہ اکثر بلاد مین رات کو اچھی سردی اور دن کو بخوبی گرمی پڑتی ہو جیسے کنوار کے مہینے مین ایسا ہی ہوتا ہے اور برگ درختون کی ابتدا زرد ہونے اور کمھلانے کی خریف سے ہو صیف یعنے فصل گرما اطبا کے نزدیک جبتک گرمی پڑتی رہتی ہے اور شتا یعنے سرما جب تک سردی پڑے اسوقت تک رہتی ہے اور اس بیان سے اچھی طرح معلوم ہوا کہ زمانہ ربیع اور خریف کا اطبا کی راے مین بہت کم ہے بہ نسبت امتداد زمانہ صیف اور شتا کے - جاڑہ کی فصل مقابل گرمیون کے یا اس سے زیادہ خواہ گرمیون سے کم بھی رہتی ہے جیسا جس کا خاصہ ہے - اب اس ساری تقریر سے ایسا معلوم ہوا کہ فصل ربیع تو گویا وہ ہے جس مین پھولون کی کلیان اور بے ثمر درختونکے شگوفے نکلتے ہین اور کونپلین پھوٹتی ہین اور درختہاے ثمر دار مین مور آتا ہے اور خریف وہ زمانہ ہے جس مین درختون کے پتونکا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے اور خشکی اوراق کی ہو چکتی ہے لہذا پت جھاڑ کی ابتدا ہوتی ہے - سوا ان دونون زمانہ کے اور سال بھر مین جسقدر زمانہ باقی رہا وہ صیف اور شتا کا زمانہ ہوا اب ہم کہتے ہین کہ وہ فصل ربیع جسکو ابھی ہم بیان کر چکے اسکا مزاج معتدل ہے اور یہ بات نہین جیسے بعض لوگون کو گمان فاسد ہے کہ ربیع کا مزاج حار رطب ہے تحقیق اور اثبات اس دعوے کا کماحقہ فن طب مین مناسب نہین فلسفہ طبعی کے حصہ مین اس کی تحقیق کی جاتی ہے طبیب کو اپنے مسلمات مین اسکو مان لینا چاہیے کہ ربیع کا مزاج معتدل ہے فصل صیف کا مزاج گرم خشک ہے اسلیے کہ جرم آفتاب سمت الراس پہ ہوتا ہے اور جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا ہے اسکے پھٹ جانے مین تو ہم اسی امر کا ہوتا ہے کہ یا تو زاویہ انعکاس شعاع سے زاویہ حادہ پیدا ہوتا ہے اور حادہ بھی وہ جو بہت ہی چھوٹا ہو

ایسا متوہم ہوتا ہو کہ جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا تھا بروقت انعکاس شعاع خط پر اسی شعاع کے پلٹ گیا کہ زاویہ پیدا ہی نہین ہوا تفصیلی بیان زیادتی حرارت کے سبب کا ہو کہ بعض مسقط شعاع شمس یعنے آفتاب کی شعاع کا جس جگہ زمین پہ گرتا ہے اسکے مثل وہی ہو جیسے مثال مسقط سہم اسطوانہ کی یا مسقط سہم مخروطہ کی بہ نسبت ثقل کے ہو اور جسطرح سہم اسطوانہ اور سہم مخروط کا نفوذ خاص انکے مرکز ثقیل مین ہوتا ہے اسی طرح گویا سہم شعاع کا نفوذ سہم شعاع مین توہم کیا جاتا ہے۔ اور بعض اوضاع شمسی بہ نسبت بلاد کے ایسے ہین کہ وہان مسقط شعاع بمنزلہ سطح اور محیط کے یا قریب محیط کے ہوتا ہے اور سہم شعاع شمسی مین سخونت کا زیادہ ہونا اسی وجہ سے ہے کہ تاثیر جرم آفتاب کے جملہ اطراف سے اسی سہم کی طرف متوجہ ہوتی ہو اور مرکز سے ہٹ کر اطراف اور کنارون کے مقامات مین قوت تسخین ضعیف ہوتی ہو اسلیے کہ جس طرف یا کنارہ کو فرض کرو اس جگہ کی جتنی حرارت موجود ہے اور موجودہ مین سے اتنی کم جو بطرف سہم کے جا چکی ہے اسی کی قوت اس کنارہ کی شعاع مین ہو گی پس گرمیون کی فصل مین ہم لوگ سہم شعاع آفتاب مین واقع ہوتے ہین یا قریب سہم شعاع کے اور جس طرح حرارت آفتاب کی قوت سہم شعاع مین زیادہ ہے اسیطرح ضیاء شمسی بھی گرمیون مین بشرطیکہ مطلع یا جو سما گرد و غبار وغیرہ سے پاک و صاف ہو زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انھین لوگون کے جن کی کیفیت اوپر بیان ہو چکی۔ رہی نسبت قرب و بعد جرم آفتاب اور چھوٹا بڑا ہونا خط شعاعی اسکا بیان حصہ نجومی مین فن ریاضی کے اچھی طرح کیا جاتا ہو جسکو علم ہیئت کہتے ہین اور تحقیق زیادتی حرارت اور شدت ضو کی فن طبیعات مین کی گئی و طبیب کو ان امور کی بحث کرنی اسکے فن مین سے دور کر دے گی۔ فصل صیف جس طرح حار ہو اسکے ساتھ ہی یابس بھی ہو (یعنے اجزء مائیہ اس مین بالکل نہین ہوتے) اسکی وجہ یہ ہو کہ اس فصل مین حرارت کی شدت ہوتی ہو اور جوہر ہوا کا متخلخل ہو جاتا ہو اور ہوا سے گرم یا لون کو مشابہت طبیعت ناری سے پیدا ہو جاتی ہے لہذا رطوبت فنا ہو کر خشکی یعنے یبوست پیدا ہوتی ہو ایضاً چونکہ شبنم وغیرہ گرمیون مین نہین پڑتی اور نہ پانی برستا ہے لہذا یبوست زیادہ اس فصل مین ہوتی ہے۔ فصل شتا یعنے موسم سرما جملہ امور مین چونکہ مخالف موسم گرما کے ہو اسی وجہ سے اسکا مزاج بارد و رطب ہو خریف کی فصل مین چونکہ حرارت صیف کی رفتہ رفتہ گھٹ گئی ہے اور آثار سرما کی وجہ سے ابھی سردی خوب نہین پڑتی اور بنظر قرب اور بعد جرم شمس کے مسقط سہم مرکز کی شعاع اور مسقط سہم شعاع محیط کے وسط اور بیچ مین گویا ہم واقع ہوتے ہین اسی وجہ سے فصل خریف مین حرارت اور برودت کا اعتدال ہوتا ہے لیکن فصل خریف مین رطوبت اور یبوست کا اعتدال نہ ہو گا کیونکہ رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہوئے ابھی چند روز بھی نہین گذرے کہ فصل گرما نے ہوا کو بالکل خشک کر دیا ہو چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا کہ ہوا مین کہین رطوبت کا نشان بھی نہین رہا تھا اور شبنم یا بارش باران وغیرہ جو ترطیب کے اسباب ہین ابھی پیدا نہین ہوئے جو مقابلہ اسباب اور علل مجففہ کا کرکے ترطیب پیدا کرین اور حرارت سے نکل کر مزاج خریف جو مائل بہ اعتدال ہوا ہے یعنے برودت کسی قدر پیدا ہوئی پس کسی شئی کی تبرید یعنے اسکے مزاج مین برودت کا اثر پیدا کرنا اس کی اور صورت ہے اور اسی مزاج ترطیب پیدا کرنے کی شکل کچھ اور ہو اسلیے کہ برودت کی طرف کسی مزاج کو پھیر لیجانا آسان ہے اور بسہولت ممکن ہے بہ نسبت اس کے کہ اسکی یبوست زائل کرکے مائل برطوبت کریں۔ ایضاً اگر کسی مزاج کی تبدیل بطرف ترطیب کے بذریعہ تبرید کے کرنا ایسا آسان نہین ہے جس طرح حرارت کے ذریعہ سے تجفیف کا پیدا کرنا آسان ہوتا ہے اسلیے کہ تھوڑی سی حرارت سے

یبوست فوراً پیدا ہوجاتی ہے اور تھوڑی سی تبرید سے ترطیب کبھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ امر بالعکس ہے کہ تھوڑی سی حرارت ترطیب کے پیدا کرنے میں قوی ہے جبوقت کسی جسم میں بوجہ برودت کے مادہ پیدا ہوا ہو کیونکہ اندر حرارت سے تبخیر پیدا ہوتی ہے پس ترطیب حاصل ہوتی ہے اور اسی اندک حرارت سے تحلیل پیدا نہیں ہوتی کہ یبس پیدا کرے۔ یہ تھوڑی سی برودت تکثیف مسامات کرکے حقن رطوبات کے ذریعہ سے جمع رطوبات نہیں کرسکتی اسیوجہ سے فصل ربیع کا مرطوب رہنا بوجہ بقایائے رطوبت شتا کے محسوس نہیں ہے جسطرح خریف مین خشکی فصل گرما کی محسوس ہوتی ہے اسلیئے کہ رطوبت ربیع کی معتدل ہوکر کم ہوجاتی ہے اسقدر زمانہ قلیل مین کہ اتنے زمانہ مین یبوست خریف کی برودت خریف سے اعتدال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ شاید کہ فعل ترطیب کا برودت سے صادر ہوتا اور فعل تجفیف کا حرارت سے پیدا ہوتا اس کیفیت خاصہ سے کہ ادنی حرارت سے ترطیب ہوجاتی ہے اور ادنی برودت سے تجفیف نہیں ہوتی یہ فعل مشابہ نسبت مین عدم وملکہ کے ہو کہ فاعل ترطیب کو ایجاد امر وجودی کرنا پڑتا ہے اور فاعل تجفیف کو ایجاد کسی امر کی کرنی نہیں پڑتی ہے بلکہ فقط کسی امر وجودی کو فنا کردینا اسی سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اسوجہ سے ان دو فاعلون کے افعال مین تضاد کا تقابل نہوگا۔ کیونکہ تجفیف کا فعل اس مقام پر یعنے فصول کے امزجہ مین بس یہی ہے کہ جوہر رطب یا کسی رطوبت کو مفقود کردینا اور یہ امر اد نے حرارت سے بھی پیدا ہوسکتا ہے برخلاف ترطیب کے اسلیئے کہ ترطیب پیدا کرنے مین کسی جوہر یابس کا مفقود کردینا درکار نہین ہے بلکہ ایک جوہر رطب کا ایجاد کرنا چاہیے لہذا نسبت درمیان فعل ترطیب اور فعل تجفیف کے ملکہ اس بنا پر نسبت درمیان رطوبت اور یبوست کے بھی تقابل عدم اور ملکہ کے ہوئی کہ یبوست امر عدمی ہے اور رطوبت ملکہ اور امر وجودی ہے پس ظاہر ہوا کہ امر عدمی یعنے یبوست کے پیدا کرنے مین زیادہ وقت اور احتیاج امور متعددہ کی نہوگی لہذا بآسانی پیدا ہوجائیگی بخلاف رطوبت کے۔ کسی شخص کو یہ اشتباہ عارض نہو کہ جب ہم ہوا کو کبھی یابس اور کبھی رطب بولتے مین تو اس سے مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ صورت ہوا کی یا کیفیت طبعی ہوا رطب خواہ یابس ہے لہذا جو فصل مرطب ہوگی وہ ایجاد اس ہوا کی کریگی جسکی صورت یا کیفیت اصلی مرطب ہے اور جو فصل مجفف ہے جیسے فصل گرما وہ ایجاد ایسی جوہر ہوا کا کریگی جو در اصل یابس ہے پس ترطیب اور تجفیف مین تقابل عدم اور ملکہ کا نرہیگا بلکہ ہم فن کلیات مین طب کی ہوا کے رطب خواہ یابس بالطبع ہونیکا تعرض نہیں کرتے خواہ تھوڑا سا تعرض کسی اور غرض سے کبھی کردیتے ہین ہان اس فن مین ہوائے رطب سے ہماری مراد فقط یہی ہوتی ہے کہ اس ہوا مین بہت سے بخارات مائیہ ملگئے ہین اور لہذا مرطوب ہوگئی ہے یا ہوائے رطب سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس ہوا مین بوجہ کثافت جو تکثیف سے کسی امر خارجی کے پیدا ہوئی ہے اسکی کیفیت مثل رطوبت بخار مائی کے ہوگئی ہے اور ہوائے یابس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا سے وہ بخارات مائی جنھون نے اسکو مرطوب کردیا تھا جدا ہوگئے اب یہ ہوا یبوست مین مشابہ جوہر ناری کے ہوگئی ہے بوجہ تخلخل کے یا مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا مین بخارات ارضیہ زیادہ ملگئے ہین اب اس ہوا کا جوہر بوجہ اختلاط بخارات ارضیہ کے مشابہ ارض کے یبوست مین ہوگیا ہے۔ نتیجہ سارے بیانات کا یہ ہوا کہ ربیع سے فصول رطوبات شتا کی تھوڑی حرارت زائل کرکے اسمین اعتدال نسبت رطوبت اور یبوست کے پیدا کردیتی ہے اور یہ تھوڑی سی حرارت اسیوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہے اور خریف مین تھوڑی سی برودت جو بعد شمس سے سمت الراس سے پیدا ہوتی ہے وہ برودت جو ہوا کو مرطوب نہیں کرسکتی۔ علاوہ اس دلیل کے اگر تمہارا جی چاہے تجربہ سے بھی اس دعوی کو ثابت کرسکتے ہو سو ہوا مین مثلاً خشک کپڑے کو لٹکا دو اور گرم ہوا مین تر کپڑے کو اسکے بعد امتحان کرو اور دونون کو مثلاً ایک گھنٹہ لٹکنے دو پھر دیکھو تو سہی کہ تر کپڑا جلد خشک ہوا یا خشک کپڑے مین نمی جلد آئی جب تجربہ کروگے یہی معلوم ہوگا کہ جتنی جلد تر کپڑا خشک ہوتا ہے اتنی جلدی سے خشک کپڑے مین تری نہیں آتی اس سے بھی ثابت ہوا کہ تھوڑی برودت رطوبت پیدا نہیں کرسکتی ہے اور تھوڑی سی حرارت

تجفیف پیدا کردیتی ہی۔ علاوہ ان دلائل اور تجربات کے رطوبت سرما کی معتدل ہوجانے پر فصل ربیع کی ادنے حرارت سے اور بھی ایک شی ہی وہ یہ ہی کہ رطوبات کا ٹھہرنا جو سرما مین (خواہ اسکو گرم فرض کردیا جو کو سرد فرض کرو) ہو نہین سکتا جبتک کہ ہمیشہ ان رطوبات کو جدید رطوبت سے برابر امداد نہ پہونچا کرے اور بقا یبوست جو محتاج جو سما کی امداد متصل کی نہین ہے جو اجسام کھلے ہوئے مثل فواکہ تروتازہ کے ہوا مین رہتے ہین یا خود ہوا جو زیر آسمان رہتی ہی ان سب شیا مین رطوبت کا باقی رہنا محتاج مدد اسواسطے ہے کہ فقط ہوا سے شدید البرد سے انکی ترطیب باقی نہین رہ سکتی اسلیے کہ ہوا کو جو ہم شدید البرد کہتے ہین اسکی شدت برودت کو ہم بقیاس اپنے بدن کے خیال کرتے ہین اور ہوا کی برودت ان آباد مقامات پر جو پیش نگاہ ہمارے ہین اسقدر نہین ہی کہ بوجہ تحلیل کے ترطیب پیدا کرے بلکہ یہ ہوا حملۂ احوال اور اوقات مین اسی سبب سے محلل ہی کہ اسمین دھوپ اور ضوء ستارگان کی قوت پہونچا کرتی ہی جسوقت یہ مدد ہوا کو ابر وغیرہ کی وجہ سے نہ پہونچی اور تحلیل مستمر باقی رہی بہت جلد جفاف اور خشکی ان اشیا مین بلکہ خود ہوا ے مذکور مین پیدا ہوجائیگی اور فصل ربیع مین تحلیل اکثر ہوتا ہی اور تبخیر بہت کم ہوتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ تبخیر دو امرون سے پیدا ہوتی ہی (۱) حرارت لطیفہ اور مقدار مین کم ہو جو ظاہر مین ہوتی ہی (۲) وہ حرارت جو اندر زمین کے پوشیدہ اور چھپی ہوتی ہی اسکا اتنا قوی ہونا درکار ہی کہ زمین کے اوپر تک اگر ظاہر ہوجاے اور یہ دونون سبب تبخیر کے فصل شتا مین موجود ہوتے ہین اسلیے باطن زمین جاڑون مین بہت گرم ہوتا ہی اور باطن ارض کا جاڑون مین زیادہ گرم ہونا اصول طبیعات مین بیان ہوچکا ہی اور حرارت جو کی جاڑون مین بہت ہی قلیل ہوتی ہی پس سرما مین دونون سبب تبخیر کے موجود مین شدت حرارت باطنی سے زمین کی تصعید ابخرہ پیدا ہوتی ہی اور کمی حرارت جو کی وجہ سے تغلیظ ہوجاتی ہی خصوصًا برودت کی وجہ سے خود ہوا مین تکاثف پیدا ہوکر ہوا کو مستحیل طرف بخاریت کے کردیتا ہی اور فصل ربیع مین نہ تو باطن زمین مین زیادہ حرارت ہوتی ہی اور نہ جو سما مین اسقدر کمی حرارت کی اسیوجہ سے تحلیل فصل ربیع مین قوی تر ہی بہ نسبت تبخیر کے اسلیے کہ حرارت باطن ارض کی فصل ربیع مین نہایت ہی کم ہوجاتی ہی اور جو کچھ ہوتی ہی وہ وقتًا تقدم صیف کی وجہ سے زمین کے اوپر آجاتی ہی۔ ایضًا فصل ربیع مین زمین کے اوپر ایک ایسی حرارت دفعۃً ظاہر ہوتی ہی جو حرارت مبخرہ سے زیادہ قوی تر ہوتی ہی یا شاید اسکی تبخیر بہ تلطیف ہوتی ہی اسلیے کہ اس حرارت کو مادہ پر غلبہ و استیلا زیادہ ہوتا ہی اور ہمراہ اسکے تبخیر لطیف کے زیادتی حرارت جو کی ہوکر تحلیل کو تمام کردیتی ہی یہ آثار و افعال اکثر پیدا ہوتے ہین اور صدور ان آثار کا تنہا انھیں اسباب مذکورۂ بالا سے ہوتا ہی اور اگر اور اسباب ارضی و سماوی انکے ہمراہ ہون تو آثار مغائر آثار مذکورہ کے بھی پیدا ہوسکتے ہین۔ پھر یہ بھی ہے کہ ربیع مین بوجہ سبق تحلل ضعیف مادہ بخارات مین کثرت اسقدر ہوتی ہی جو بخار صاعد تاب ہوکر تلطیف پائے جسقدر فصل شتا مین کثرت ہوتی ہی انھین اسباب کو نظر کرکے واجب ہی کہ طبائع ربیع کے یبوست اور رطوبت مین بھی مائل باعتدال ہون جس طرح حرارت اور برودت مین معتدل ہین لیکن با نہمہ ہم اوائل ربیع کو مائل برطوبت ہونا تجویز کرتے ہین اسکے ساتھ یہ بھی خیال کرتے ہین کہ اوائل ربیع کا بعد اعتدال رطوبت اور یبوست سے اور میلان بطرف رطوبت کے اتنا نہین ہی جسقدر کہ مزاج اوائل خریف دور ہی اور مائل بیبوست ہی۔ بعد ازان فصل خریف مین شدت اعتدال حرارت اور برودت کے بھی اگر ہم قائل نہ ہون تو بعید از صواب نہوگا۔ بلکہ رائے صائب یہی ہی کہ خریف مین بہ نسبت حرارت اور برودت کے بھی زیادہ اعتدال نہین ہی اسلیے کہ ٹھیک دوپہر کا زمانہ فصل خریف کا مشابہ گرمیون کے ہوتا ہی اور کنوار کی دھوپین تو جیسی سخت ہوتی ہین انکو سب ہی خوب جانتے ہین اور سان اوقات مین خریف کی مشابہت موسم سرما کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ ہوا ے خریفی مین یبس بشدت ہوتا ہے اور اسی یبس

کی وجہ سے قبول تسخین کی استعداد بھی زیادہ ہوتی ہو اور استحالۂ ہوا ناریت کی طرف اسوجہ سے ہوتا ہو کہ فصل گرما پہلے گذر چکی ہے جسکی ہوا لون ہوا کرتی تھی اسی فصل کی حرارت نے ہوائے خریفی کو آمادہ استحالہ مذکورہ کر رکھا ہو اور خریف کی راتین سرد ہوتی ہین اسلیے کہ ہمارے سمت الراس سے آفتاب دور ہوتا ہو اور ہوائے خریف جو لطیف اور متخلخل ہوتی ہو بشدت قبول تاثیرات موثرات کا کرتی ہو جو موثرات اسی ہوا پر وارد ہوں اور فصل ربیع زیادہ تر قریب باعتدال ہو حرارت اور برودت مین اسلیے کہ اگرچہ آفتاب کو بعد سمت الراس سے ہماری ربیع مین بھی اسیقدر ہوتا ہو جسقدر کہ خریف مین ہوتا ہو لیکن پھر بھی جو سماء ربیع مین قبول تسخین اور تبرید کی قابلیت اسقدر نہین رکھتا جسقدر کہ خریف مین رکھتا ہو اسیوجہ سے ربیع کی رات اعتدال حرارت اور برودت مین دن سے زیادہ مختلف نہین ہوتی کچھ تھوڑی سی برودت یا خنکی جو گوارا ہو شب کو ہوجاتی ہے۔ اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ تم کہتے ہو کہ ہوائے خریف مین لطافت زیادہ ہوتی ہو پھر کیا وجہ ہو کہ رات کو اسی ہوا مین برودت آجاتی ہے اور سردی پڑتی ہو اور ربیع کی شب سے خریف کی شب مین زیادہ سردی ہوتی ہو حالانکہ لطافت ہوا کی بنا بر ہوائے خریفی شب مین بہ نسبت ربیع کے گرم ہونی چاہیے جواب یہ ہو کہ ہوائے خریف مین چونکہ تخلخل زیادہ ہوتا ہے اسیوجہ سے جس طرح قبول حرارت دن کو کرتی ہو اسی طرح شب کو اثر برودت کو بہت جلد قبول کرتی ہو اسیطرح پانی بھی زیادہ متخلخل ہوتا ہے اور لطافت بھی اس مین زیادہ ہوتی ہو اسیواسطے اگر پانی کو گرم کر کے اسکی برف جمانی منظور ہو بہ نسبت سرد پانی کے گرم پانی بہت جلد جم جائیگا اس لیے کہ برودت ہوا کی گرم پانی مین بوجہ تخلخل کے زیادہ نفوذ کرتی ہے۔ ایک یہ بھی بات ہو کہ ربیع کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو اتنا نہین ہوتا ہو جسقدر خریف کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہے کہ ربیع مین ہمارے ابدان جاڑون کی سردی سے نکلکر گرمی کی طرف آیا چاہتے ہین تو بدن کو سردی کی خوگری ہوتی ہے اور جاڑون کی سردی اٹھاتے اٹھاتے برودت کے متحمل ہوجاتے ہین اب تھوڑی برودت ربیع کی ناگوار نہین ہوتی بلکہ خوشآیند معلوم ہوتی ہو بخلاف فصل خریف کے کہ اس سے پہلے گرمی ہوتی ہو اور گرمی کے خوگر ہمارے ابدان دفعۃً سردی کی طرف آتے ہین لہذا احساس برودت کا زیادہ کرتے ہین۔ یہ بھی ایک وجہ خریف مین سردی زیادہ معلوم ہونے کی ہو کہ فصل خریف متوجہ سرما کے طرف ہوتی ہے یعنے جاڑون کی آمد آمد کی خبر دیتی ہو لہذا خریف کو مناسبت قوی زمستان سے ہو اور ربیع سرما کو چھوڑ کر گرما کی طرف متوجہ ہوتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اختلاف فصول چہارگانہ ہر اقلیم مین خاص خاص امراض پیدا کرتا ہو لہذا طبیب پر واجب اور لازم ہو کہ ہر ایک اقلیم کی نسبت اضرار فصول کو اچھی طرح پہچان لے تاکہ ابدان کو مضرات سے بچانے کی طرف اور تدبیر حفظ ماتقدم کی بخوبی کرے اور اسپر بوجہ جہالت اصول تدابیر کے یہ امر مخفی نرہے کہ کبھی کسی فصل کا ایک دن خواص اور آثار مین مشابہ کسی اور فصل کے دن سے ہوجاتا ہو مثلاً ایک دن کی کیفیت بوجہ اسباب سماوی وارضی کے جاڑون کی سی ہوجاتی ہے اور دوسرے دن جیٹھ بیساکھ کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہو اور ایک دن ایسا ہوتا ہو کہ اسکی دوپہر مین سردی اور دوپہر مین گرمی ہوجاتی ہے

**چوتھی فصل احکام فصول اور تغایر آثار کے بیان مین**

(۱) عموماً یہ بات ہے کہ ہر ایک فصل اسی مزاج کو موافق ہوتی ہے جو مزاج اصح اس فصل کے مناسب ہو (۲) اور جسکو کسی قسم کا سوء مزاج مناسب کیفیت کسی فصل کے عارض ہوا ایسے مزاج کو وہ فصل مضرت پہونچاتی ہو (۳) ہان اگر کسی فصل مین انحراف اعتدال سے بیش از حد پیدا ہوجاے اسوقت جو مزاج کو مضر ہوتی ہے یعنے جس مزاج کے یہ فصل مناسب ہو وہ کیفیت بھی اسے مضر ہوتی ہے اور جسکو بحالت اعتدال خود مضر تھی اسے تو بدرجہا مضر ہوگی اس لیے خروج فصل کا اعتدال

سے بیش از حد قوت ابدان کو ضعیف کرتا ہے (۴۴) اور جب مزاج کو کوئی مرض ایسا عارض ہو کہ اس مرض سے کوئی فصل مناسب ہے
اگرچہ اصلی مزاج سے وہ فصل مخالف ہے مگر بہ نسبت مرض لاحق کے اس مزاج کو وہ فصل موافق ہوگی اگر پے در پے دو فصلون کی طبیعت
اپنی اپنی اعتدال سے خارج ہوجاے اور یہ خروج از اعتدال دونون فصلونکا جب طبیعت کیطرف سے ہو وہ ان دونون طبائع غیر معتدل مین
بھی تضاد کی نسبت ہو لیکن اس تضاد اور مخالفت مین افراط ضدیت نہو مثلاً فصل سرما مین جنوبی ہوا چلنے سے حرارت اور رطوبت
پیدا ہوئی تھی کہ یکایک فصل ربیع آئی اور اس مین ہواے شمالی چلنے سے برودت اور یبوست پیدا ہوگئی ایسی صورت مین اس
دوسری فصل غیر معتدل کا آنا مثلاً ربیع مذکور کا بارد یابس ہوجانا اکثر ابدان کو موافق ہوگا اور تعدیل پیدا کریگا اس لیے کہ ربیع مذکور
کی برودت اور یبوست اس سرما کی حرارت اور رطوبت کا تدارک کریگی جو پہلے گذر چکی ہے۔ اسیطرح اگر فصل سرما مین کسی وجہ سے یبوست
زیادہ عارض ہوجاے اسکے بعد ربیع جو آئی اسمین بھی رطوبت کا غلبہ ہو تو یہ ربیع بھی تعدیل اس سبب کا کریگی جو سرما مین تجربہ کیا تھا اور
جبتک بافراط رطوبت پیدا نہو اور زمانہ دراز تک بھی نہ ٹھہرے اسوقت تک یہ ربیع تعدیل ہی کرتی رہیگی ہان جب اتنی دیر تک
اسکی رطوبت زائد ٹھہرے کہ اب حاجت تعدیل کی نرہی ہو پھر اسوقت ربیع مذکور کی طرف رطوبت زائدہ سے ترطیب ضار پیدا
ہوگی کسی ایک فصل کا متغیر اعتدال سے ہونا اسقدر وبا کو پیدا نہین کرتا ہے جسقدر کہ فصول کثیرہ کا تغیر اعتدال سے ہوجانا جلب وبا
یعنے حدوث امراض وبائیہ کا باعث ہوتا ہے بشرطیکہ ان فصول کثیرہ کا بھی اسیطرح مورث وبا ہو جس طرح فصل واحد کا تغیر مورث وبا تھا اور
اگر تغیر فصول کثیر کا تدارک تغیر کسی فصل محدث وبا کا کرے وہ تغیر فصول کثیرہ احداث وبا مین ایک فصل کے تغیر مورث سے زیادہ موثر
نہوگا بلکہ مصلح تغیر فصل اول کا ہوگا۔ سب سے زیادہ جس ہوا مین عفونت کی قابلیت ہے اسی ہوا کا مزاج ہے جو گرم و تر ہو۔ اکثر ہوا
انھین مقامات کی متغیر اور فاسد ہوجاتی ہے جنکے نشیب و فراز مین اختلاف ہو و نیز جو مقامات زیادہ نشیب اور گڑھے مین واقع ہون
اور مسطح ہموار زمین کی ہوا اور اسی طرح اونچی زمین اور ٹیلے کی ہوا بہت کم خراب ہوتی ہے بلکہ اونچے مقامات کی ہوا ہموار اور مسطح مقام
کی ہوا سے زیادہ اچھی رہتی ہے۔ فصول کے معتدل رہنے مین یہ بھی ایک شرط ہے کہ ہر ایک فصل کی کیفیت اپنے لائق حالت پر ہو پس
صیف مین لازم ہے کہ گرمی رہے اور جاڑون مین سردی اسیطرح ربیع اور خریف بھی اپنی اسی کیفیت پر ہو جو اوپر بیان ہوئی جو فصل اپنے
لائق مزاج سے منحرف ہوگی ضرور امراض ردی کو پیدا کریگی۔ اور جو سال پورا جاڑون کی فصلون مین مناسب طور کی فصول پر شامل
نہوگا تمام سال خراب حالی رہیگی جیسے اگر تمام سال رطوبت ہی کا غلبہ رہے یا یبوست کا خواہ حرارت خواہ بارہ مہینہ سردی رہے کہ ایسے
سالہاے مذکورہ مین وہی امراض بنے رہینگے جس کیفیت سے ان امراض کو مناسبت ہے اور قطع نظر اسکے کہ تمام سال وہ امراض پیدا ہونگے
ان امراض کو طول مدت بھی ہوگا اسلیے کہ ایک فصل جب خراب ہوجاتی ہے امراض کی مورث ہوتی ہے نہ کہ سال کا سال پورا خراب ہو مثلاً اگر کسی
فصل بارد کا یہ خاصہ ہے کہ بلغمی مزاج کے بدن مین صرع اور فالج اور سکتہ اور لقوہ اور تشنج وغیرہ کو پیدا کردیتی ہے یا فصل گرم بدن صفراوی مین جنون
اور حمیات صفراویہ یا اورام حارہ پیدا کرتی ہے پھر اگر تمام سال کسی خراب کیفیت پر رہے کیا امراض مناسبہ کو پیدا نکرے گا نہین بلکہ ضرور
پیدا کریگا اور وہ امراض دیر پا بھی رہینگے۔ اگر قبل اپنے وقت کے جاڑے کی فصل جلد آجاے ان امراض کو پیدا کریگی جو لائق بحال شتا کے ہین
اسیطرح اگر اپنے وقت سے پہلے گرمی آجاے امراض صیفی کو پیدا کریگی۔ ہر ایک فصل کی آمد مین وہ امراض متغیر ہوجاتے ہین جو اس
آیندہ فصل کے پہلے فصل گذشتہ کی وجہ سے پیدا ہوتے تھے۔ جب کوئی فصل دیر تک ٹھہریگی انھین امراض کی کثرت ہوگی جو اس

فصل موجود کی جہت سے عارض ہوتے ہوں خصوصًا فصل صیف اور فصل خریف کا زیادہ ٹھہرنا اسکی وجہ سے امراض صیفی اور امراض خریفی ضرور پیدا ہوتے ہیں **یہ بھی جاننا ضروری ہے** کہ فصول کی تاثیر کا انقلاب اسوجہ سے نہیں ہوتا کہ اوقات اور زمانہ بدل جاتا ہے بلکہ یہ تغیر بسبب تغیرات کیفیت کے ہوتا ہے جو ہمراہ انقلاب فصول کے پیدا ہوتا ہے اور تغیرات کیفیات ہی کو تغیر احوال میں بڑی تاثیر ہے دن کے چھوٹے بڑے ہونے سے یہ تغیرات پیدا نہیں ہوتے اسیوجہ سے اگر ایک ہی دن میں (مثلاً ۱۲ گھنٹے کا ہو) ہوا کی حرارت مبدل بہ برودت ہوجائے اسی دن تغیر ہیں حسب خواہش تغیر ہوا کے پیدا ہوگا۔ بنظر صحت ابدان کے یہ بات بہت اچھی ہے کہ خریف میں بارش ہوکر اس کی یبوست کو برطرف کردے اور جاڑوں میں گرمی اور سردی بحد اعتدال ہو کہ بالکل سردی معدوم بھی نہو اور نہ اتنی زیادہ ہو کہ تحمل نہ ہوسکے اور یہ کیفیتہائے مذکورہ بہ قیاس ہر ایک بلد کے مناسب طور پر ہونی چاہئیں۔ ایسے معتدل سرما کے بعد اگر فصل ربیع اپنے ہمراہ بارش بھی لیتی آئے اور ربیع کے بعد گرمیاں جو آئیں انہیں بھی کسیقدر بارش ہوجایا کرے پھر کیا پوچھنا اس سے بہتر ربیع اور صیف ہو نہیں سکتی **پانچویں فصل ہوائے جید کے بیان میں** اچھی اور جید ہوا وہی ہے جس میں بخارات اور ادخنہ غریبہ نہ ملیں اور صاف آسمان کے نیچے کی ہوا دیواروں اور چھتوں کے اندر ادہر گھٹ کر غلیظ اور خراب نہ ہوگئی ہو ہاں البتہ جبوقت ہوا کا مزاج خراب ہوجاتا ہے اسوقت تو دیواروں اور چھتوں کی گھٹی ہوئی ہوا اچھی ہوتی ہے اور کھلی ہوئی زیر آسمان کی ہوا قبول تغیر اور اثر سمیت کا زیادہ کرتی ہے اس حالت کے سوا جملہ اوقات میں کھلی ہوئی ہوا ہر طرح افضل ہے۔ وہی ہوائے جید جسکا بیان شروع فصل ہذا میں ہوا اچھی ہے اور صاف اور پاک ہے جس میں بخارات جھیل اور نیستان وغیرہ کے نہیں ملتے ہیں اور نہ اس میں بخارات گندہ خندقوں کے یا متعفن گھورہ اور مزبلہ وغیرہ کے یا پانی بھرنے کے گھاٹ جیسے بن گھٹ کہتے ہیں اسکے بخارات سے یہ پاک ہوتی ہے یا اس زمین کے بخارات سے پاک ہوتی ہے جس میں ترکاریاں بوئی گئی ہوں جسے ہم لوگ باڑی کہتے ہیں خصوصًا کرنب اور جرجیر کے کھیت کے بخارات سے پاک ہوتی ہے یا درختوں کے جھنڈ جہاں گھنے درخت لگے ہوئے ہوں وہاں کے بخارات سے پاک ہوتی ہے خصوصًا جب وہ درخت زہریلے ہوں جیسے شوط کے درخت یا بادام اور انجیر کے درختوں کے بخارات اور نہ اس ہوا میں بدبو ہواؤں کی آمیزش ہوتی ہے اور نہ اس ہوا سے اچھی ہوا کی آمیزش کبھی روکی جاتی ہے بلکہ برابر بلا مدر ریاح فاضلہ کی اسکی طرف ہوا کرتی ہے جیسے اتر ہی کہ ہمارے بلاد میں آمد ہوائے شمالی کی اونچے مقامات سے ہے۔ ایضًا وہی ہوائے جید ایسی ہوتی ہے جو کسی عمیق گڑھے میں بند نہیں تاکہ دھوپ کے وقت تو گرم ہوجائے اور رات کو سرد جھٹ پٹ اسمیں خصوصیت مقام کے وجہ سے برودت آجائے۔ ایضًا وہ عمدہ ہوا کسی نو تعمیر دیوار کے اندر کی نہو جسکی عمارت اچھی مٹی سے نہیں ہے بلکہ چونہ وغیرہ کسی خراب مٹی سے وہ دیوار بنائی گئی ہے یا ہرتال وغیرہ بدبو چیزوں سے اس مقام کی ہوا میں تغیر ہوگیا ہے اور ابھی وہ دیوار خواہ جس جگہ کہ گل ایسی بدبو چیزوں سے ہوتی ہے جو اچھی طرح خشک نہوئی ہو۔ اور نہ وہ ہوا ایسی ہو کہ اگر حلق میں پہونچے سانس میں پھندا پڑے جیسے حلق میں پھنسی جاتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ وہ تغیرات ہوا کے جو از خود بمقتضائے طبیعت ہوا کے نہوں مخالف طبیعت ہوا کے ہوں یا مخالف بھی نہوں بہر حال ایسے تغیرات خارجیہ بحفظ دورہ اور با انتظام اوقات کے واقع ہوتے ہیں اور کبھی بے ترتیب اور بے نظم ہوتے ہیں اصح احوال فصول وہ حالت ہے کہ ہر فصل اپنی طبیعت پر موجب حالت فصل میں خلاف طبع تغیر پیدا ہوگا امراض کو پیدا کرے گی یا مادہ غالبًا یہی ضرر پیدا ہوگا **چھٹی فصل کیفیات ہوا سے جو افعال صادر ہوتے ہیں انکے بیان میں** جو ہوا گرم ہے وہ تحلیل رطوبات کرتی ہے اور جلد میں ارخا پیدا کرتی ہے یعنے ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے پھر اگر اسی ہوا سے حار کی حرارت میں اعتدال

ہو رنگ کو سرخ کرتی ہو اسلیے کہ خون کو اندر سے جذب کر کے باہر لاتی ہو اور اگر حرارت مین ہوا کے افراط ہو زردی رنگ کی پیدا کرتی ہے
اسلیے کہ جسقدر خون اندر سے جذب کر کے باہر لاتی ہو اسے تحلیل کر دیتی ہو اور ایسی ہوائے گرم مین پسینا زیادہ نکلتا ہے اور پیشاب کم آتا
ہے اور ضعف ہضم پیدا ہوتا ہو اور تشنگی بھی زیادہ پیدا کرتی ہو ہوائے بارد استواری پیدا کرتی ہو اور ہضم پر معین ہوتی ہو اور ادرار بول زیادہ
کرتی ہو بسبب احتقان رطوبت کے اور کبھی ان رطوبات کو پسینے وغیرہ کی طرف سے تحلیل کر دیتی ہو اور ثقل بنبار کو کم کر دیتی ہے اسلیے
کہ عضلہاے مقعد کو منعصر کرتی ہو یعنے فشردہ کرتی ہے بذریعہ تکاثف کے اور امعاء مستقیم کی اعانت اور بھی انعصار عضلہاے مقعد
کو معین ہوتی ہو اسی جہت سے براز کا خروج بدشواری ہوتا ہو اسلیے کہ ہوائے دفع کا کوئی معین نہیں ہوتا لہذا دیر تک براز مجرے
مین ٹھہرا رہتا ہو۔ ایضاً چونکہ مائیت براز کی براہ بول زیادہ نکلجاتی ہو لہذا اسکی دفع مین سہولیت باقی نہیں رہتی۔ ہوائے رطب
جلد مین نرمی پیدا کرتی ہو اور ہوائے یابس جلد مین خشکی اور بدن مین ہزال پیدا کرتی ہو ہوائے مکدر اور باکدورت سے توحش نفس
پیدا ہوتا ہو اسیوجہ سے ثوران اخلاط مین ہوجاتا ہو ہوائے مکدر اور چیز ہے اور ہوائے غلیظ اور چیز اس لیے کہ ہوائے غلیظ وہ ہوا ہو
جو اپنی گندگی اور بھولے ہونے مین یکسان ہو اور اس مین کسی چیز کی آمیزش نہو۔ اور ہوائے مکدر وہ ہے جس مین اجسام غلیظ ملے
ہون۔ دونون باتون پر دلیل یہ ہو کہ چھوٹے ستارے کم ظاہر ہون اور جن ستارون مین زیادہ چمک ہو ان کی روشنی اچھی طرح بخوبی
ظاہر نہو جیسے وہ ستارہ ہو جسکا نام مرتعش ہو اور بہت غلاظت اور کدورت ہوا کا کثرت بخارات اور دخانات کی اور قلت اچھی ہوا اُن کی
ہے اور اس بیان کو ہم دوبارہ اس مقام پر ذکر کرینگے جہان تغیرات ہوا جو خارج از طبیعت ہین شروع کرینگے۔ جو فصل اپنی کیفیت منا-
پر دارد ہو اسکے احکام خاص ہین اور آخر ہر فصل کا اور ابتداے اس فصل کی جو آخر سے کسی فصل کے متصل ہے دونون فصلون
کے احکام اور امراض مشترک ہین ربیع جسوقت اپنے مزاج معتدل پر ہو افضل ہے سب فصلون سے اور وہ مناسب ہے
مزاج روح اور خون کے اور باوجودیکہ مزاج ربیع کا معتدل ہو جیسا ہمنے ذکر کیا ہو پھر بھی تھوڑی سی حرارت لطیفہ آسمانی اور رطوبت
طبعی کی طرف مائل ہو۔ ربیع مین رنگ سرخ ہوجاتا ہے اسلیے کہ خون کو اندر سے بطرف خارج کے باعتدال جذب کرتی ہو اور اس درجہ
حرارت کو نہیں پہونچتی ہو کہ خون کو مثل صیف گرم کے تحلیل کرے ربیع مین امراض مزمنہ کا ہیجان ہوتا ہو اسلیے کہ یہ فصل اخلاط بستہ کو
جاری کر کے اس مین سیلان پیدا کرتی ہو اسیوجہ سے اس فصل مین جنکو مرض مالیخولیا کا ہو انکے مرض کا ہیجان ہوتا ہو اور جس شخص کے
اخلاط جاڑون مین پیدا ہوئے ہون کہ حرص کھانے کی اسکو زیادہ ہو اور ریاضت کم کرے ایسا شخص ربیع مین ان امراض کا مستعد
ہوتا ہے جنکو یہ اخلاط اور مواد برانگیختہ کرتے ہین اسلیے کہ ربیع ان اخلاط کو تحلیل کرتی ہو جسوقت فصل ربیع اپنے اعتدال مین طولانی ہو
امراض صیفی بہت کم پیدا ہونگے جو امراض ربیع مین پیدا ہوتے ہین وہ یہ ہین اسہال دموی رعاف۔ ہیجان مالیخولیا صفراوی مزاج
مین۔ اورام۔ دنبل خوانیق اور یہ ہہلک ہوتے ہین اور جمیع اقسام کے خراجات ربیع مین پیدا ہوتے ہین اور اکثر رگین پھٹکر خون برآمد
ہوتا ہو۔ نفث الدم سعال خصوصاً اس حصہ مین ربیع کے جسکی ہوا مشابہ جاڑون کے ہو اور جنکو یہ امراض ہوتے ہین حال ان کا بہت ردی
ہوتا ہے خصوصاً جسے مرض سل کا ہو۔ اور چونکہ ربیع بلغمی مزاج مین مواد بلغم کو متحرک کرتی ہے اس جہت سے سکتہ اور فالج اور
اوجاع مفاصل پیدا ہوتے ہین۔ ان امراض ہین واقع ہونے کا سبب ایک یہ بھی ہوتا ہو کہ حرکات بدنی ونفسانی بافراط صادر ہوتے
ہین اور مسخنات کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہو کہ یہ دونون باتین طبیعت ہوا کو معین ان امراض کے حدوث پہ کرتی ہین امراض

ربیع سے نجات دینے والی کوئی چیز مثل فصد اور استفراغ اور تقلیل طعام کے نہین ہے اور شراب جسمین زیادہ پانی ملا ہو اور اسکی قوت سکر توڑ دی گئی ہو اسکا بھی استعمال بکثرت کرنا اکثر امراض ربیعی سے نجات دیتا ہے۔ لڑکون کے مزاج سے اور جنکا مزاج انکے مزاج سے قریب ہے فصل ربیع بہت موافق ہوتی ہے فصل شتا یعنی جاڑون کی فصل مین ہضم بخوبی ہوتا ہے اسلیے کہ جوہر حار غریزی یعنی روح اور خون جو اندر بدن کے ہوتا ہے اور تحلیل نہین پاتا پس قوت ہضم کی جو متعلق بحرارت اندرونی ہے مجتمع ہو جاتی ہے یہ بھی ایک سبب ہے کہ فواکہ اس فصل مین کم پیدا ہوتے ہین اور سا اکثر آدمی غذاے حقیقی پر اقتصار کرتے ہین اور بحالت امتلاء مین حرکات بھی کم کرتے ہین اور گرم کپڑون کی پناہ مین رہتے ہین۔ اس فصل مین تیزی خلط صفرا کی اور سب فصلون سے زیادہ ٹوٹ جاتی ہے بوجہ برودت کسی فصل کے اور چھوٹے ہونے دن اور بڑی ہونے رات کے اور مواد کا احتقان یعنی گھٹنا اندرون جسم کے زیادہ ہوتا ہے اور مقطعات اور ملطفات کے استعمال کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جاڑون کی بیماریان اکثر بلغمی ہوتی ہین اور بلغم کی پیدائش بھی اس فصل مین زیادہ ہوتی ہے یہانتک کہ اکثر قے بھی بلغمی ہوتی ہے اور جو اورام اس فصل مین ہوتے ہین رنگ انکا مائل بسپیدی ہوتا ہے زکامی امراض کی کثرت ہوتی ہے ابتداء ان امراض کی ہواے خریفی سے ہوتی ہے اسکے پیچھے ذات الجنب ذات الریہ بحۃ الصوت یعنی بیٹھنا آواز اور اوجاع حلق ہوتے ہین اسکے بعد خاص بلاومین اور پشت مین درد پیدا ہوتے ہین اور پٹھون مین آفت اور درد سر کہنہ بلکہ سکتہ اور صرع بھی پیدا ہوتی ہے یہ سب امراض بجہت کثرت احتقان مواد بلغمی کے عارض ہوتے ہین۔ بڈھون کو جاڑون مین بہت اذیت ہوتی ہے اور اسیطرح جنکا مزاج مشابہ مشایخ کے ہے۔ اور متوسط سن کے لوگون کو جاڑون مین نفع ہوتا ہے بول رسوب اس فصل مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت گرمی کے۔ اور مقدار بول کی زیادہ ہوتی ہے فصل گرما کی تحلیل اخلاط کرکے قوت اور افعال طبعیہ کو ضعیف کرتی ہے اسلیے کہ تحلیل مین افراط ہوتی ہے اور خون اور بلغم کم ہوتا ہے اور صفرا بڑھ جاتا ہے آخر مین اس فصل کے صفرا سیاہ باقی رہجاتا ہے اسلیے کہ رقیق کی تحلیل ہو جاتی ہے اور غلیظ مین احتباس اور احتقان پیدا ہوتا ہے اور مشایخ مین یا جنکا مزاج قریب بہ مشایخ ہے ایک قسم کی قوت گرمیون مین پیدا ہوتی ہے رنگت زرد ہو جاتی ہے اسلیے کہ خون تحلیل ہوتا ہے جس سے سرخی کی پیدائش ہو جو بیماریان بادی گرمی کی فصل مین ہوتی ہین بہت جلد دفع ہو جاتی ہین اسلیے کہ قوت جسوقت قوی ہو اور ہوا کو معین تحلیل پا کے انضاج مادہ مرض کا کرکے اسکو دفع کرتی ہے اور اگر قوت مین ضعف ہو حرارت ہوا بجہت سستی اور ارخاء پیدا کرنیکے ضعف کو بڑھا دیتی ہے پس قوت ساقط ہو جاتی ہے اور موت پیدا کرتی ہے جس فصل مین صیف کی حرارت اور یبوست ہو امراض کو جلد جدا کرتی ہے اور صیف رطب مادہ کو خوب گرفت کرتی ہے اور امراض کی مدت اسمین طولانی ہوتی ہے اسی جہت سے اکثر قروح کا انجام اکلہ کی طرف ہوتا ہے اور استسقاء اور زلق الامعاء عارض ہوتا ہے اور طبیعت نرم ہو جاتی ہے اور ان سب باتون سے بکثرت اترنا رطوبت کا اوپر سے نیچے کی طرف خصوصا سر سے رطوبات کا اترنا معین ہوتا ہے امراض فصل گرما کے حمی غب اور مطبقہ اور محرقہ اور لاغر ہو جانا بدن کا اور اوجاع مین اور کان کا۔ اور رمد یعنی آشوب چشم اس فصل مین اکثر عارض ہوتے ہین خصوصا جسوقت اس فصل مین ہوا کم چلے اور حمرہ اور بثور یعنی پھنسیان جو اس فصل کی مناسب ہین زیادہ پیدا ہوتی ہین۔ اگر صیف ربیعی ہو یعنی ہوا ربیع کی اسمین چلے کہ حرارت اور برودت اور یبوست کم ہو تو اسوقت تپون کا حال اچھا ہوتا ہے خشونت اور حدت یابس تپون مین کم ہوتی ہے اور عرق زیادہ نکلتا ہے بحران کی امید بخوبی ہوتی ہے اسلیے کہ حار رطب بحران کے مناسب ہوتا ہے کہ حار تحلیل کرتا ہے اور رطب ارخاء اور توسیع مسام کرتا ہے کہ صیف جنوبی ہو اسمین وبائی کی کثرت ہوتی ہے اور بیماریان مثل جدری اور حصبہ کے بکثرت ہوتی ہین۔ اور اگر صیف شمالی ہو کہ مائل بہ برودت اور یبس ہو تو وہ صحت زیادہ پیدا کرتی ہے لیکن اسمین امراض عسرہ بہت عارض ہوتے ہین۔ امراض عسرہ وہ بیماریان ہین جو سیلان مواد سے بجہت حرارت باطنی اور ظاہری کے پیدا ہوتی ہین جسوقت ان مواد سائلہ سے

برودت ظاہری الملز انکو نچوڑے یہ بیماریاں جیسے نوازل اور نزلے کے ہمراہ جو بیماریاں ہوتی ہیں۔ اگر صیف شمالی یابس ہو تو بلغمی مزاج اور نسوان کو نفع ہو جاتی ہے اور صفراوی مزاجوں کو اور یابس جسمیں آنسو کم نکلیں اور حمیات حادہ مزمنہ لاحق ہوتے ہیں اور صفرا کے احتراق سے بوجہ احتقان کے غلبہ سودا کا ہوتا ہے خریف میں امراض کی کثرت ہوتی ہے اسلیے کہ آدمی پہلے تو اسمیں دن کو تمازت آفتاب میں چلتے پھرتے ہیں پھر انکو سردی کی شب ہوتی ہے اور فواکہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں جنکے کھانے سے اخلاط فاسد ہو جاتے ہیں اور صوت گرمیوں میں تحلیل ہو جاتی ہے اور اخلاط خریف میں بجہت ماکولات ردی کے فاسد ہو جاتے ہیں اسلیے کہ لطیف کی تحلیل گرمیوں میں ہو جاتی ہے اور کثیف محترق ہو کر باقی رہجاتی ہیں اور اگر کوئی خلط بجہت برانگیختہ کرنے طبیعت کے آمادہ دفع اور تحلیل پر ہوتی ہے حرارت کی برودت اسکو بھر بستہ کردیتی ہے اور خون فصل خریف میں بہت کم ہوجاتا ہے بلکہ یہ فصل بجہت اپنے بارد یابس مزاج کے مخالف مزاج خون کے ہے کہ وہ حار رطب ہے اسی جہت سے تولید خون پر یہ فصل معین نہیں ہوتی اور فصل صیف میں چونکہ پہلے سے تحلیل خون کی اسمیں ہوچکی ہے وہی قلت اس فصل میں باقی رہتی ہے۔ اور اخلاط صفراوی زرد خواہ سیاہ کی کثرت ہوتی ہے اور اخلاط سیاہ اس جہت سے زیادہ ہوتے ہیں کہ صیف کی حرارت سے خلط صفراوی خاکستر ہو جاتی ہے اسلیے خریف میں سودا بکثرت پیدا ہوتا ہے صیف اخلاط کو غلیظ کرتی ہے اور یبوست پیدا کرتی ہے اور خریف اسکو سرد کرتی ہے۔ ابتدائے خریف کسیقدر موافق مشایخ کے مزاج کے ہوتی ہے اور اخیر اس فصل کا انکو بشدت مضر ہوتا ہے امراض خریف کے یہ ہیں جرب منتشر یعنی خارش خشک اور قوبا یعنی داد اور سرطان اور اوجاع مفاصل اور حمیات مختلط یعنی مرکبہ اور حمائے ربع بجہت کثرت خلط سودا کے جسکی دلیل مذکور ہوچکی ہے اور اسی سبب سے طحال بڑھجاتی ہے۔ اور تقطیر البول بھی اسی فصل میں عارض ہوتا ہے کہ مزاج مثانہ کا حرارت اور برودت میں مختلف ہوجاتا ہے۔ اور عسر البول بہ نسبت تقطیر البول کے زیادہ ہوتا ہے اور زلق الامعاء اسی جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ برودت فصل کی رقیق اخلاط کو باطن کیطرف دفع کرتی ہے اور عرق النساء پیدا ہوتی ہے اور ذبحہ صفراوی خریف میں ہوتا ہے اور ذبحہ بلغمی ربیع میں اس واسطے کہ مبدا ہر ایک کا ان دونوں قسموں میں سے وہ خلط ہے جسکو ہر ایک کے زمانہ موجود کی فصل سے پہلے جو فصل ہے برانگیختہ کرے یعنی ذبحہ بلغمی ربیع میں اس جہت سے ہوتا ہے کہ جاڑے کی فصل جو ربیع سے مقدم ہے بلغم کو برانگیختہ کردیتی ہے اور ذبحہ صفراوی خریف میں بجہت ثوران صفرا کے فصل صیف میں ہوتا ہے اور فصل خریف میں ایلادس یابس کی بھی کثرت ہوتی ہے اور کبھی سکتہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور امراض ریہ اور درد پشت اور درد ران بھی پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ حرکت فضول کی صیف میں ہو کر خریف میں اسکا عصر یعنی نچوڑ ہو کر یکجائی ہوتی ہے پیٹ میں کیڑے بھی خریف میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں کہ قوت ہاضمہ ہضم اور دفع سے ضعیف ہوتی ہیں جدری کی بھی اس فصل میں کثرت ہوتی ہے خصوصاً اگر خریف میں حبس ہو علی الخصوص اس سے بیشتر اگر فصل صیف بہت حار گذر چکی ہو۔ جنون بھی اس فصل میں زیادہ ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اس فصل میں اخلاط صفراوی میں داءت پیدا ہوتی ہے اور خلط سوداوی سے اخلاط صفراوی کی ترکیب ہوتی ہے خریف ان بیماریوں کو جنکے ربیع میں فرحہ ہے یعنے اصحاب سل کو بہت مضر ہے اور اگر سل کی ابتدا میں اور بخوبی یہ مرض ظاہر نہو اس فصل میں اسکا اشتباہ برطرف ہوجاتا ہے اور بخوبی اسکے آثار ظاہر ہوجاتے ہیں۔ دق مفرد میں جو لوگ مبتلا ہوں انھیں بھی فصل خریف بجہت خشکی پیدا کرنے کے بہت مضر ہے بقایائے امراض صیف کیواسطے فصل خریف بمنزلہ ضامن کے ہے۔ عمدہ احوال خریف یہ ہے کہ رطب او دمطیر ہو۔ اور بدترین خریف وہی ہے جسمیں یبوست زیادہ ہو

**فصل ساتوین سال کے احکام مرکبہ کے بیان مین** جبوقت شتائے جنوبی کے بعد ربیع شمالی پیدا ہو اور اسکے بعد فصل گرمی کی بہت سخت ہو اور پانی بہت برسے اور ربیع میں استفراغ مواد کا نہو تا آنکہ صیف آجائے ایسے سال کے فصل خریف میں لڑکے بہت مرینگے اور سحج امعاء اور قروح امعاء اور غب غیر خالص جنکے زمانے میں طول ہو بکثرت پیدا ہونگے اگر جاڑون میں اس سال کے رطوبت زیادہ ہو تو عورتوں کے جننے کی ربیع میں امید ہو یا اندک سبب سے انکے حمل کا اسقاط ہو جاتا ہے اور اگر بندرت لڑکا پیدا ہوا

تو ضعیف الخلقت ہوتا ہو بعد اسکے مرجاتا ہو یا سقیم الحال اور بیمار رہتا ہو۔ اور اکثر آدمیون کو ربو یا سل اور اسہال خون اور نزول بکثرت عارض ہوتے ہین خصوصًا شیوخ کو کیونکہ انکے حلقون مین انصباب نزول ہوتا ہو اکثر تو مرگ مفاجات مرجاتے ہین اسلیے کہ مسامات ریہ مین ہجوم نزلات کا دفعۃً بکثرت ہوجاتا ہو۔ پھر اگر ربیع مطیر اور جنوبی ہو اور اس سے پہلے شتاے شمالی گذر چکی ہو اس سال کی صیف مین حمیات حادہ اور رمد اور لین طبیعت اور اسہال دموی کی کثرت ہوتی ہو اور اکثر یہ چیزین نزلہ سے پیدا ہوتی ہین اور جو بلغم جاڑون مین اندرونی تجویف مین جمع ہوتا ہے اسکا دفع بسبب حرکت کے پیدا ہوتا ہو خصوصًا ان ابدان مین جنکے مزاج مرطوب ہین مثل عورتون کے اور عفونت کی بھی اسی فصل مین کثرت ہوتی ہو اور حمیات عفنہ زیادہ پیدا ہوتے ہین۔ اگر اس سال کی صیف مین بروقت طلوع شعری عبور یعنی یا نیہ جو تموز کے بیس دن کے گذرنے کے بعد مطابق ماہ بھادون کے منہدی مین ہوتا ہو پانی برسے اور ہواے شمالی چلے البتہ امید بہبودی ہو سکتی ہو اور مادہ امراض کی بھی تحلیل ہوجاتی ہو سب سے زیادہ تر غیر فصل واسطے نسوان اور صبیان کے ہو جوان مین سے بچ جاتا ہو ربع سوداوی مین مبتلا ہوتا ہو اسلیے کہ اخلاط مین احتراق پیدا ہوتا ہو اور خاکستر ہوجاتے ہین اور بعد دفع کے استسقا بوجہ ربع کے پیدا ہوتا ہو اور وجع طحال اور ضعف جگر بھی اسی احتراق کی وجہ سے عارض ہوتا ہو۔ مشائخ مین اس سال کا ضرر کم ہوتا ہو اور جب بدن مین تبرید کا خوف ہو یعنے خنکی تبرید مضر ہو وہ بھی کم متاذی ہوتے ہین اگر بعد صیف یابس شمالی کے خریف مطیر جنوبی وارد ہو اس سال کے جاڑون مین بدن کو استعداد دردسر پیدا ہونے کی زیادہ ہوگی اور کھانسی بہت پیدا ہوگی اور آواز بیٹھ جائیگی اور سل پیدا ہوگی اسواسطے کہ زکام اکثر عارض رہیگا جب فصل صیف یابس جنوبی پر خریف مطیر شمالی وارد ہو جاڑون مین دردسر اور اسکے بعد نزلہ اور کھانسی اور گرفتگی آواز کی کثرت ہوگی۔ پھر اگر صیف جنوبی پر خریف شمالی وارد ہو امراض عسر اور حقن یعنے بستگی مادہ کی کثرت ہوگی اور ان دونون بیماریون کی شناخت اوپر بیان ہوچکی۔ اگر صیف اور خریف دونون جنوبی اور تر ہون اور رطوبت کی کثرت ہو اور جب جاڑے کی فصل آئے تو اس سال وہی امراض عسر جو اوپر بیان ہوئے عارض ہونگے۔ اور یہ بھی کچھ دور نہین ہو کہ احتقان بخارات اور سدہ حلم اور کثرت مواد کی اور تنفس کا مفقود ہونا امراض عفونت کی طرف پہونچا دے۔ اور شتا اسبات سے خالی نہوگی کہ مرض پیدا کرے اسواسطے کہ مواد کثیر جو پہلے سے مختقن ہورہے ہین انکو پاتی ہو اور اگر صیف اور خریف دونون یابس شمالی ہون جو شخص رطوبت کی شکایت کرتا ہو اور بھی عورتین منتفع ہونگی سواے انکے اور لوگون کو رمد یابس اور نزلہ مزمنہ اور حمیات حادہ اور مالیخولیا عارض ہونگے جاڑون مین جب سردی زیادہ ہو اور پانی بھی خوب برسے حرقۃ البول پیدا ہوگا۔ اور گرمیون مین جب شدت حرارت اور یبوست کی ہو خوانیق پیدا ہونگے قتال ہون یا غیر قتال منفجر اور شگافتہ ہون خواہ نہون داخل بدن ہون یا خارج اور عسر بول بھی پیدا ہوتا ہو اور حصبہ اور جدری اور حمیقا پیدا ہونگے مگر مریض کی سلامتی احوال اکثر ہوگی اور رمد اور فساد ذہن اور احتباس حیض اور کرب اور نفث بھی پیدا ہونگے شتاے خشک کی اگر ربیع بھی خشک ہو وہ نہایت ردی ہو وبا درخت اور نباتات کو بھی فاسد کردیتی ہو پس اسکے چرنے والے جانور خواہ اسکے پھل پھول کھانے والے آدمیون کے مزاج مین بھی فساد آجاتا ہو۔

**فصل آٹھوین تاثیر تغیرات ہوا جو اصلی ہین اور مخالف مجراے طبیعت کے نہین ہین**

ضرور ہیکہ اسوقت ہم تمام اور بکمال تغیرات غیر طبعی ہوا کے جو مخالف طبیعت کے نہین ہین اور بحسب امور ارضی اور سماوی کے پیدا ہوتے ہین بیان کرین اگرچہ اکثر امور کی طرف ہمنے ذکر فصول مین بھی اشارہ کردیا ہو۔ جو تغیرات تابع امور سماوی کے ہین انمین سے ایک قسم کا تغیر یہی ہو کہ جو بسبب تاثیر کواکب کے عارض ہوتا ہو اسلیے کہ اکثر ایسا ہوجاتا ہو کہ بہت سے ستارے حیز یعنے مکان واحد مین آفتاب کے ساتھ جمع ہوجاتے ہین اسوجہ سے سخنین یا فراطان بلاد مین پیدا ہوتی ہو جو اس مقام اجتماع سے مسامتت رکھتے ہون یا قریب مسامتت ہون اور کبھی اکثر بلاد کے سمت الراس

لہ سامتات بلاد

ستارے بہت دور ہوجاتے ہین اسکی وجہ سے حرارت مین کمی ہوجاتی ہے مگر تاثیر مسامتت کی گرمی پیدا کرنے مین ایسی نہین ہے جیسے ہمیشہ مسامتت یا مقاربت کے وقت مین ہوتی ہے زمین کے وہ امور جو باعث تغیرات ہوا ہین ان مین سے ایک سبب اختلاف عرض بلد کا ہے خط استوا سے اور ایک سبب بلد کا اونچا اور نیچا ہونا خواہ پہاڑون کی وجہ سے خواہ بجہت دریا کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اور ایک سبب اختلاف ہوا ؤنکا یہ بھی ہے اور مٹی کے اقسام بھی موجب اختلاف ہوا کرتے ہین جو بلد کہ قریب مدار راس سرطان کے شمال مین واقع ہے یا قریب مدار راس جدی کے جنوب مین ہے اسکی صیف بہت گرم ہوتی ہے بہ نسبت اس بلد کے جو اس مدار سے دور ہے خط استوا اور شمال تک واجب ہے کہ اس شخص کے قول کی تصدیق کیجائے جسکی یہ راے ہے کہ جو مقام نیچے معدل النہار کے ہے قریب باعتدال ہے اسواسطے کہ سبب سماوی اسجگہ پر گرمی پیدا کرنے والا ایک ہی ہے اور وہ سبب مسامتت آفتاب کی سمت الراس سے ہے اور یہ مسامتت یعنی سامنا تنہا زیادہ موثر نہین ہے بلکہ مسامتت کا ہمیشہ رہنا البتہ موثر قوی ہے اسیواسطے گرمی بعد نماز عصر کے شدید ہوتی ہے بہ نسبت ٹھیک دوپہر کے اور اسیواسطے گرمی بروقت ہونے آفتاب کے آخر سرطان اور اوائل اسد مین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اسکے کہ آفتاب نہایت میل کلی کو پہونچے حالانکہ قرب اور مسامتت بہ نسبت ہمارے اسوقت زیادہ ہوتی ہے اور اسیواسطے جسوقت کہ آفتاب راس سرطان سے پھرتا ہے اس حد تک کہ جو اس سے میل جزئی مین کمتر ہے تسخین اور حرارت اسکی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اسوقت کے کہ جب آفتاب کو میل معدل النہار سے برابر اس حد کے ہوا اور ابھی راس سرطان تک نہ پہونچا ہے اور جو بلد کہ برابر خط استوا کے ہے اسکی سمت الراس سے آفتاب کو مسامتت چند روز رہتی ہے اسکے بعد بہت جلد آفتاب اس مقام سے دور ہوجاتا ہے اسلیے کہ زیادتی اجزاے میل کے نزدیک عقدتین (یعنی وہ دو نقطے جو نقطۂ اعتدالی کہلاتے ہین) کے بہت زیادہ ہے بہ نسبت زیادتی اجزاے میل نزدیک دونون نقطۂ انقلاب کے (یعنی انقلاب صیفی وخریفی بلکہ اکثر نزدیک دونون نقطۂ انقلاب کے تین یا چار خواہ کچھ زیادہ دن کی حرکت چونکہ محسوس نہین ہوتی کچھ انتظار نہین کرتی ہے پھر چونکہ متصل میل کلی کے یہ بھی کیفیت ہوتی ہے شمالی ہو خواہ جنوبی کہ آفتاب گویا جیز واحد مین اس مقام پر مدت دراز تک رہتا ہے اس جہت سے فعل تسخین کا اس سے زیادہ صادر ہوتا ہے مترجم کہتا ہے قریب قریب کے مدارات لوجہ متصل میل کلی کے ہین اگرچہ بعد انصراف کے نقطۂ میل کلی سے ہر روز بعد مین کمی اور بیشی ہوتی ہے مگر یہ کمی اور بیشی حرارت اور تمازت کی کمی کرنے مین کچھ موثر نہین ہوتی اور قیاس مقتضی اسکا ہے کہ بہت دنون تک موثر نہو فرض کرو کہ ایک مکان کی ہوا اوس مین کوئلے کی آگ سے گرم کیجاے جب وہ مکان خوب گرم ہوچکے تو پھر اس مکان کی اسی مقدار گرمی باقی رکھنے کے واسطے تھوڑی سی آگ کافی ہوگی اور گرمی بڑھانے کے واسطے بشرطیکہ وہ گرمی سابق موجود ہو تھوڑی سی آگ کافی ہوگی یہی حال حرارت جو سماوی کا ہے کہ جوقت آفتاب میل کلی پر پہونچتا ہے اور جو سماوی پر حرارت غالب آجاتی ہے بہ نسبت اس حرارت کے میل کلی سے انصراف آفتاب کا اور مائل بجنوب ہونا جسقدر قرب مین کمی کرتا ہے حرارت بہت دن تک نہین گھٹتی بلکہ تھوڑے دنون تک بڑھتی جاتی ہے **متن** ضرور اسبات کا اعتقاد کرنا چاہیے کہ جن بلاد کا عرض قریب میل کلی کے ہے ان مین حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہے اور بعد انکے ان بلاد مین گرمی زیادہ ہوتی ہے جو دونون طرف کے میل کلی سے پندرہ درجہ کے قریب ہے ایسی گرمی خط استوار کے نیچے باوجود مسامتت آفتاب کے سمت الراس پر نہین ہوتی جیسے ان آبادیون مین جو قریب راس سرطان کے ہین بوجہ مسامتت آفتاب کے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور جو شہر اور بلاد کہ انکا فاصلہ میل کلی سے پندرہ درجے پر زیادہ ہے وہان سردی زیادہ ہوتی ہے یہ اختلاف حرارت اور برودت ہوا کا بسبب اختلاف عرض بلد کے ہے اور کچھ حرارت اور برودت کی تخصیص نہین ہے کہ اکثر احوال اور اعراض مین یہ تشابہ ہین جو اختلاف بسبب وضع مخصوص بلد کی بلندی یا پستی مین ہوتا ہے اسکی تفصیل یہ ہے کہ نشیب کے مقام کا شہر ہمیشہ زیادہ گرم رہتا ہے اور بلند مقام کا شہر اسمین سردی زیادہ ہوتی ہے

له میل کلی منتہی اس مسافت کا ہے جہاں تک آفتاب بطرف شمال یا بجنوب سرک کے ادھر آتا ہے اور جہاں تک سایہ کرتی وغیرہ کا سال بھر مین ایک دو دو مرتبہ غائب ہوجاتا ہے ... بعد فاصلہ زمین سے آسمان تک ہے اسکو جو کہتے ہین ۱۲

اسلیے کہ نشیب کے مقام کی آبادی چونکہ زمین سے ایسی جگہ متصل ہو جسمین عفونت اور گرمی بوجہ اشتداد شعاع شمس کے قرب ارض کی وجہ سے زیادہ ہے اس مین حرارت بھی زیادہ ہو مگر یہ کیفیت انھین مقامات کی ہو جو قریب ہمارے مساکن کے ہین۔ اور بلندی پر جو بلد واقع ہین چونکہ اس جگہ سے دور ہو جہان شعاع آفتاب کی بشدت ہوتی ہو اس سبب سے اس مقام مین سردی زیادہ ہوتی ہو دلیل اس مسئلہ کی طبعیات مین بیان ہوتی ہو۔ اگر عمق مثل اس گڑھے کے ہو جسکا عمق عرض سے زیادہ ہو شعاع اس مقام پر زیادہ منعکس ہوگی اور گرمی بھی زیادہ ہوگی اور جس مقام مین نشیبی بسبب پہاڑون کے ہو اگر پہاڑ اس مقام مین بمنزلہ جاے قرار کے ہو تو وہ اسی قسم مین داخل ہو جسکا ابھی بیان ہوا اور اگر پہاڑ اسکے گرد ہو یہ قسم وہ ہو جسکے بیان تفصیلی کا اب ہم ارادہ کرتے ہین۔ پہاڑ کی تاثیر جسمین دو طرح سے ہوتی ہو ایک طریقہ یہ ہو کہ پہاڑ آفتاب کی شعاع کو بلد پر پھیر لاتا ہے یا آفتاب کی شعاع کو بلد سے چھپا دیتا ہو۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہوا کے آنے کو بلد سے منع کرے خواہ ہوا کے چلنے کی اعانت کرے **مثال پہلے طریقہ کی** پہاڑ کسی شہر کے اتر طرف ہو اور وہ شہر خط استوا کے قطب شمالی کی طرف واقع ہو باہر میل کلی کے تو آفتاب اپنے مدار مین اسپر چمکیگا گرمی کا انعکاس شہر کیطرف کریگا پس وہ شہر گرم ہو جائیگا اگرچہ شمالی ہو اسی طرح اگر پہاڑ شہر سے پچھم طرف ہو اور پورب کی جانب کھلی ہو جب بھی انعکاس شعاع کا مبدء یہ ہوگا۔ اور اگر پہاڑ پورب کی طرف ہو تو اسقدر گرمی بلد مین نہ پیدا ہوگی اسلیے کہ اس پہاڑ سے آفتاب کا سامنا بعد زوال کے ہوگا اور ابتداے زوال سے آفتاب ساعت بساعت پچھم طرف بڑھتا جاتا ہے اور اس پہاڑ سے دور ہوجاتا ہو پس تیزی کیفیت حرارت شعاع کی بھی کم ہوجاتی ہو۔ اور پچھم طرف کی یہ کیفیت نہین ہوتی بلکہ اسطرف ہر وقت صبح سے لیکر جب تک آفتاب اس پہاڑ کے آڑ مین نہ آئے قریب ہوتا جاتا ہو **مثال دوسرے طریقہ کی** ہوا کو پہاڑ اسطرح منع کرتا ہو کہ شہر کے اتر طرف واقع ہو اور باد شمال جو تبرید کرتی ہے اسکا سد راہ ہو اور بلکہ برعکس اسمین باد جنوبی جو عفونت پیدا کرتی ہو چلے۔ یا وہ شہر اس طرح پر واقع ہو بیچ مین دو پہاڑون کے کہ ہوا کے نکلنے کی راہ کھلی ہو مگر تنگ ہو اس جگہ پر ہوا بہ اعتدال سے چلنے کی بہ نسبت اس شہر کے جو صحرا مین واقع ہو اسلیے کہ ہوا کی شان سے یہ بات ہو کہ جب تنگ راہ پاتی ہے تو اسطرف کھنچتی ہے اور سکون و آرام نہین ہوتا اسی طرح پانی وغیرہ بہنے والی چیزون کا بھی حال ہو اور علت اسکی طبعیات مین بیان کی جاتی ہے۔ نہایت معتدل شہر با پہاڑون کی لحاظ سے باعتبار چھپنے و کھلنے کے وہی شہر ہو جسکا پورب اور اتر کھلا ہو اور پچھم اور دکن بند ہو۔ دریاؤن کی یہ کیفیت ہے کہ جو شہر قریب دریا کے واقع ہین انمین رطوبت زیادہ ہوتی ہو پھر اگر دریا اتر کی طرف واقع ہو رطوبت کے ساتھ برودت بھی پیدا ہوگی اسلیے کہ ریح شمال پانی پر چلکر اور اسکی برودت حاصل کرکے اس شہر تک پہونچیگی۔ اور اگر دریا دکن طرف ہو ہواے جنوبی زیادہ تر غلیظ ہوتی ہو خصوصا اگر ہوا کو کوئی منفذ نہ ملے مثل پہاڑ وغیرہ کے کہ اسپر ٹھہر کر شہر تک پہونچے۔ اگر دریا پورب طرف ہو اسکی ترطیب اسواسطے کہ بہت زیادہ ہوگی بہ نسبت اسکے کہ پچھم طرف واقع ہو اسواسطے کہ حرارت آفتاب کی پورب طرف کے دریا پر زیادہ ٹھہریگی اور تحلیل مین بھی زیادتی پیدا ہوگی پس اور قرب بھی زیادہ آفتاب کو اس صورت مین ہوگا اور مغرب کی جانب مین ایسا نہوگا حاصل یہ ہو کہ قرب دریا کا ترطیب ہوا مین زیادہ پیدا کرتا ہو۔ پھر اگر ہوا بکثرت چلے اور زمین پر چلنا اسکا کسی پہاڑ وغیرہ کے ذریعہ سے رک نجائے تو عفونت سے محفوظ ہوگا اور اگر ہوا دریا کی بدبو لیکر قادر نہو اور رک کر چلے تو خود ہوا بھی مستعد عفونت پر ہوگی اور اخلاط مین بھی عفونت پیدا کریگی۔ ایسی ہوا جو مستعد لعفونت ہو باد شمال ہو اسکے بعد **پہلا بعد اسکے پچھوا زیادہ** مضر ہواؤن مین ہواے جنوبی ہو۔ جو تغیرات ہوا مین نظر نفس ہوا کے ہوتے ہین دو طرح پر ہوتے ہین اور انکا بیان بھی ہم دو طرح سے کرتے ہین ایک بیان بطور کلی۔ اور دوسرا بیان بطور جزئی اور تخصیص واسطے ہر بلد کے یہ بات علی العموم ہو کہ ہواے جنوبی اکثر بلاد مین گرم اور تر ہوتی ہو حرارت تو اسوجہ سے

کہ جسطرف گرمی زیادہ ہو اور آفتاب نزدیک ہو ادھر سے آتی ہے- اور رطوبت کی یہ وجہ ہے کہ دریا بطرف جنوب کے ہم لوگون سے جو سکان تعلیم چہارم کے ہین واقع ہین اور باد صفیکہ ہوا جنوبی حرارت آفتاب کا فعل اسمین تھوڑی ہوتا ہے اور بخارات زیادہ اٹھکر ہواؤن سے ملتے ہین اسی جہت سے اسمین ارخاء اور سستی بدن کی زیادہ پیدا ہوتی ہے شمالی ہوا سرد ہے اسلیے کہ پہاڑون پر اور سرد مقامات جن مین برف بکثرت ہے اسپر گذر کر ہم تک پہونچتی ہے اور یابس بھی ہے کہ اسکے ہمراہ بخارات کثیرہ نہین ہوتے اسلیے کہ تحلیل جانب شمال مین کم ہے اور نہ یہ ہوا دریا کے جاری پانی پر گذر کر آتی ہے جو اسمین رطوبت پیدا ہو بلکہ یا تو بستہ پانی پر اسکا مرور ہوتا ہے یا میدانون پر سے گذر کر آتی ہے- پچھوا ہوا برودت اور رطوبت مین معتدل ہے مگر خشکی مین بہ نسبت پچھوا کے زیادہ ہے اسلیے کہ شمال مین مشرق کے دریا بہ نسبت شمال مغرب کے کم ہین اور ہم شمالی ضرور ہین **مترجم کہتا ہے** یہ خاصیت پروا ہوا کی بہ نسبت ان بلاد کے ہے جہان کا شیخ الرئیس متوطن ہے ہمارے بلاد مین جنکا عرض بلد ستائیس اور طول قریب چہ دہ کے ہے پچھوا ہوا مرطوب ہے اور اسیوجہ سے ہاتھ پانؤن کا ٹوٹنا اور اوجاع مزمنہ کا اشتداد اور دیگر عوارض رطوبی زیادہ ہوتے ہین **متن** پچھوا ہوا مین رطوبت ہے مگر کم اسلیے کہ وہ دریاؤن پر سے گذر کر ہم تک پہونچتی ہے اور اس جہت سے کہ حرکت آفتاب کی اور حرکت پچھوا ہوا کی آپسمین ضد رکھتی ہے یا بین وجہ اس ہوا کی تحلیل آفتاب نہین کرتا ہے جیسے پروا ہوا کی کرتا ہے خصوصًا اکثر ابتداے بہار مین پروا ہوا چلتی ہے اور پچھوا اکثر آخر روز مین چلتی ہے اسلیواسطے اکثر پچھوا ہوا مین گرمی کم ہوتی ہے بہ نسبت پروا کے اور مائل بطرف برودت کے ہوتی ہے اور پروا بہت گرم ہوتی ہے اگرچہ پروا اور پچھوا دونون بقیاس باد شمال و جنوب کے معتدل ہین کبھی ان احکام مین بجہت اختلاف بلاد کے فرق ہوجاتا ہے کم اسباب اور قسم کے پیدا ہوتے ہین مثلاً بعض بلاد مین ایسا فرق ہوتا ہے کہ ہواے جنوبی سرد ہوجاتی ہے بجہت قریب ہونے برف کے پہاڑونکے کہ جنوبی ہوا ان مین گذر کر مائل بہ برودت ہوجاتی ہے اور کبھی شمالی ہوا بہ نسبت جنوبی کے زیادہ گرم ہوجاتی ہے اسلیے کہ خشک میدانون مین اسکا گذر ہوتا ہے- اور سموم وہ ہواے گرم ہے جو گرم میدان سے گذر کر آئے یا از قسم ان دخانات کے ہے جو جو مین علامات ہائلہ اور خوف انگیز سے پیدا ہوتے ہین مشابہ آگ کے اسلیے کہ وہ دخانات گر ثقیل و گران ہین انمین ابھی جب یہ شعلہ بھڑک کر پیدا ہوتی ہے اور جزو لطیف اس سے جدا ہوجاتا ہے اور ثقیل نیچے اتر آتا ہے کہ اس سے کسی قدر التہاب اور ناریت باقی رہتی ہے جتنی ہوائین قوی مین بنا بر تجویز علماے فلاسفہ کے ان کی ابتدا جہت فوق سے ہوتی ہے اگرچہ انکے مواد کا مبدء نیچے ہے مگر مبدء انکے حرکات اور چلنے اور سخت ہونے کا اوپر کیجانب ہے اور یہ حکم یا تو عام اور کلی ہے یا اکثری اثبات اس حکم کا حکیم طبعی کے ذمہ ہے تحقیق مین اس مسئلہ کے ہم ایک فصل جداگانہ لکھینگے جبوقت بیان مساکن اور بلاد کا کرینگے- اختلاف بلاد کا بجہت مٹی کے کئی طرح پر ہوتا ہے اور اقسام اسکے مختلف ہین بعض قسم وہ ہے جسے طین النحر کہتے ہین یہ وہ مٹی ہے جو آمیزش ریگ اور شورے وغیرہ سے پاک ہو جیسے ہندوستان مین خیندل ہوتا ہے اور ایک وہ قسم ہے جو مشابہ ٹھیکرے کے ہوتی ہے اور اسمین حجریت غالب ہوتی ہے اور ایک قسم ایسی ہے کہ اسمین ریگ کی آمیزش بہت ہوتی ہے اور بعض قسم مٹی کی سیاہ ہوتی ہے پھر اسکی دو قسمین ہین ایک قسم نمری ہے یعنے آب ناک دوسری شورہ ناک اور بعض ایسی ہے کہ اسپر قوت معدنی غالب ہوتی ہے مگر ہر قسم کی مٹی اپنے شہر کی آب و ہوا مین تغیر پیدا کرتی ہے **فصل نوین بیان مین تاثیرات تغیرات ہوا کے جو ردی ہین اور خلاف مجری طبعی کے ہین** جو تغیرات خارج طبیعت سے ہین یا بوجہ بدلنے جوہر ہوا کے ہوتے ہین یا بجہت متغیر ہونے کیفیت ہوا کے جوہر ہوا کا تغیر یہ ہے کہ اسمین رداءت پیدا ہو اور یہ رداءت اس جہت سے نہو کہ اسکی کوئی کیفیت مین کمی اور بیشی پیدا ہو- یہ ہوا وبائی ہے کہ اسمین عفونت آجاتی ہے جیسے پانی مین عفونت پیدا ہوتی ہے جو کسی گڑھے مین بھرا ہوا اور اسکا مزہ اور رنگ بدلجائے- ہماری ہوا وہ ہوا سے ہواے بسیط محض نہین ہے اسلیے کہ وہ ہوا گرم ہمارے بدن کے نزدیک ہین ہے اور اگر ہواے بسیط کا وجود ہے تو شاید اس ہوا کے مخالف ہو ہر واحد بسیط مجبور سے

عفونت کو قبول نہین کرتا بلکہ یا اسکی کیفیت مین استحالہ ہوجاتا ہی یا اسکا جوہر متحلل ہوکر کسی دوسرے بسیط کی طرف چلا جاتا ہے۔ بلکہ ہماری مراد ہوسے وہ ہوا ہی کہ جسکا جسم جو مین بھرا ہوا اور پراگندہ ہی اور اس مین ہوائے حقیقی اور اجزاے مائی جو بخارات زمین سے پیدا ہوتے ہین اور اجزاے ارضی جو دخان مین ملکر صعود کرتے ہین اور غبار اور اجزاے ناری سب ملے ہوے ہین پھر اس جسم مرکب کا جو ہم ہوا نام رکھتے ہین اسکی ایسی مثال ہی جیسے آب دریا اور نالون کے پانی کو ہم پانی کہتے ہین اگرچہ وہ آب خالص اور بسیط نہین ہی بلکہ مرکب ہی ہوا اور ارض اور نار سے مگر جزو غالب اسمین پانی ہی یہ ہوا جسکا ذکر اوپر ہوا کبھی متعفن ہوجاتی ہی اور اسکے جوہر مین ردائت آجاتی ہی جیسے نالے اور گڑھون کے پانی مین عفونت پیدا ہوتی ہی اسکا جوہر بھی ردی ہوجاتا ہی۔ اکثر عارض ہونا وبا اور عفونت ہوا کا آخر گرمی اور آخر خریف کے ہوتا ہی۔ جو بیماریان وبا سے پیدا ہوتی ہین انکا ذکر ہم اوسی مقام مین کرینگے یعنی آخر کتاب چہارم مین بیماریات کے۔ گروہ بیان جو اس ہوا کی کیفیات سے متعلق ہی وہ یہ ہی کہ حرارت اور برودت مین اس کیفیت تک پہونچے کہ جسکا تحمل نہوسکے۔ تب اسکے زراعت اور تولد اور تناسل مین فساد عارض ہو اور یہ فساد یا بوجہ استحالہ کے طرف ہمجنس کے ہی جیسے شدت سے گرم ہوجانا اور فساد عارض ہونا یا استحالہ طرف غیر جنس کے ہو جیسے سرد ہوجانا ہوا کا گرمیون مین کسی سبب خارجی کے عارض ہونے سے ہوا مین جسوقت تغیر ہو بہت سے عوارض بدنی پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ ہوا جسوقت متعفن ہوتی ہی اخلاط مین تعفن پیدا ہوتا ہی اور اخلاط کے تعفن سے جو خلط قلب مین محصور ہی یعنی خون وہ بھی متعفن ہوجاتی ہی اسلیے کہ تعفن ہوا کا بہت جلد قلب تک پہونچتا ہی بہ نسبت اور اعضا کے۔ اور اگر ہوا مین گرمی زیادہ پیدا ہوتی ہی جوڑ بند ڈھیلے ہوجاتے ہین اور رطوبات تحلیل ہوکر پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہی اور تحلیل روح کی ہوکر قوت ساقط ہوجاتی ہی ہضم جید نہین ہوتا اسلیے کہ حرارت غریزی یعنی خون جو اندر بدن کے ہی اور طبیعت کی صحت افعال کا وہی آلہ ہی تحلیل ہوجاتا ہی اسی وجہ سے رنگت مین زردی آجاتی ہی اور رنگ سرخ کرنے والے اخلاط تحلیل پاتے ہین اور صفرا سب اخلاط پر غالب ہوتا ہی اور قلب مین گرمی غیر طبیعی پیدا ہوتی ہی اور اخلاط مین سیلانی پیدا ہوکر عفونت آجاتی ہی اور جو تجاویف اندرونی ہین اور جو اعضا ضعیف ہین ان کی طرف متعفن اخلاط میل کرتے ہین۔ ہواے گرم اچھی نہین ہی حق مین ان بدنون کے جو خوشحال ہین البتہ کبھی مستسقی مفلوج اصحاب نزلہ بارد و نزلہ بارد و تشنج رطوبی اور لقوہ کو مفید ہوتی ہی۔ ہواے بارد حرارت غریزی یعنے روح اور خون کو اندر جسم کے محصور اور بند کرتی ہی جب تک اسمین اسقدر افراط نہو کہ تمام باطن مین حرارت غریزی کو بجھا دے کہ اس سے موت واقع ہوتی ہی اور جب ہواے سرد مین افراط ہو تو دماغ کو سیلان سے باز رکھتی ہی مگر اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہی اور پٹھون مین ضعف ہوجاتا ہی اور قصبہ ریہ کو ضرر شدید پہونچتا ہی اور جب برودت ہوا مین اس سے کم ہو ہضم کو قوی کرتی ہی اور تمام افعال باطنی کو قوت دیتی ہی اور آثار شہوت اور خواہش طعام کو بقوت ظاہر کرتی ہی خلاصہ یہ ہی کہ تندرست آدمیون کو ہواے سرد بہت مناسب ہی بہ نسبت ہواے زیادہ گرم کے ہواے سرد کے ضرر ان افعال مین ہین جو متعلق پٹھون سے ہین اور مسامات کو بند کرتی ہی اور پٹھون کے اندر جو رطوبت بھری ہوئی ہی اسکو نچوڑ لیتی ہی ہواے مرطوب اکثر مزاجون کے موافق ہی اور جلد کو درست کرتی ہی اور نرمی پیدا کرتی ہی اور مسام کو پاک اور کشادہ کرتی ہی مگر عفونت پر آمادگی پیدا کرتی ہی خشک ہوا کے افعال بالکلیہ ہواے مرطوب کے خلاف ہین

## فصل دسوین

## ہواؤن کی اصلی طبیعت کے بیان مین

ہمنے حالات ہوا کے از قسم تغیرات کسی قدر بیان کیے مگر اب ہمارا یہ ارادہ ہی کہ نسبت ہواؤن کے اثر کے ایک قول جامع دوسری ترتیب پر کہین اور باد شمالی سے شروع کرین پس ہم کہتے ہین کہ باد شمالی تقویت دیتی ہی اور بدن کو مضبوط کرتی ہی اور سیلان طبیعت کو جو ظاہر بدن مین ہوتا ہی اسکو منع کرتی ہی اور مسامات کو بند کرتی ہی اور ہضم کو قوی کرتی ہی اور روانی شکم برطرف کرتی ہی اور بول مین ادرار پیدا کرتی ہی ہواے وبائی کی عفونت کو زائل کرکے اسکو درست کردیتی ہی۔ اگر پہلے باد جنوب چلے اور اسکے بعد شمال چلے تو ہواے جنوبی سے سیلان رطوبت ہوتا ہی اور

ہوائے شمالی اس رطوبت کو نچوڑ کر بطرف باطن جسم کے لیجاتی ہے اور کبھی اس رطوبت کو کھولکر بطرف خارج دفع کرتی ہے اسیواسطے ایسے وقت سیلان مواد کا سر سے زیادہ ہوتا ہے اور بیماریاں سینہ کی بہت ہوتی ہیں۔ جو بیماریاں باد شمالی سے پیدا ہوتی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے پٹھوں میں درد ہونا وجع مثانہ وجع رحم عسر بول سرفہ درد پہلو اور پسلی اور سینہ اور قشعریرہ پہلو ونہیں ہوائے جنوبی بدن میں سستی پیدا کرتی ہے مسامات کھول دیتی ہے اخلاط میں جو ہیجان ہوتا ہے انکو بطرف خارج دفع کرتی ہے۔ سر میں گرانی پیدا کرتی ہے قروح میں فساد برپا کرتی ہے امراض میں نکس پیدا کرتی ہے بدن میں ضعف پیدا کرتی ہے۔ قروح اور نقرس میں ایک قسم کی خارش پیدا کرتی ہے۔ درد سر کا ہیجان ہوتا ہے۔ نیند میں غلبہ پیدا ہوتا ہے حمیات میں عفونت پیدا ہوتی ہے مگر حلق میں خشونت اس ہوا سے پیدا نہیں ہوتی۔ پروا ہوا اگر آخر شب اور اوّل نہار میں چلے تو اس ہوا سے ملکر آتی ہے جسمیں اعتدال بذریعہ آفتاب کے ہوجاتا ہے اور لطافت پیدا ہوجاتی ہے اور رطوبت کم ہوجاتی ہے۔ پھر اسوقت کی پروا ہوا گرم خشک لطیف ہوتی ہے۔ اور اگر آخر روز اور اوّل شب میں پروا چلے اسکا حکم خلاف اس حکم کے ہے یعنے سرد تر غلیظ ہوگی حاصل یہ ہے کہ پروا پچھوا سے بہر حال بہتر ہے۔ پچھوا ہوا اگر اوّل روز اور آخر شب میں چلے تو آفتاب کی حرارت اس میں کچھ اثر نہیں کرتی اس جہت سے کثیف اور غلیظ ہوتی ہے اور اگر آخر روز اور اوّل شب میں چلے اسکا حکم برعکس ہے۔

## فصل گیارھوین طبائع مساکن کے موجبات کا بیان

تغیرات ہوا کے بیان میں کچھ حالات مساکن اور بلاد کے بھی ہم بیان کرچکے مگر اب ہم چاہتے ہیں کہ ایک کلام مختصر دوسری ترتیب پر بیان کریں اور اسکا لحاظ نہیں کیا گیا کہ مضامین گزشتہ کی تکرار ہو کہ بدون تکرار کے ادائے مطلب بھی نہیں ہوسکتا ہے یہ بات تو واضح معلوم ہوچکی کہ مساکن اور بلاد کے حالات بہ نسبت بدن انسان کے بلندی اور پستی اور دریا اور پہاڑوں کی وجہ سے جو گرد بلاد کے ہوں مختلف ہوتے ہیں اور یہ بھی بیان ہوچکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب و ہوا میں اختلاف پیدا کرتی ہے اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اس میں قوت معدنی ہو ان سب کی تاثیر بدن انسان میں جداجدا ہے اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور درختوں کا گرد شہر کے ہونا یا نہونا یا معادن اور قبروں کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مردار چیزیں متعفن سڑی ہوئی گرد شہر کے ڈالنا ان اسباب سے بھی مزاج میں شہر کے تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ مزاج ہواؤں کے بہ نسبت عرض بلاد اور مٹی اور قرب پہاڑ اور دریاؤں سے اور خاص بنظر ان ہواؤں کے جو اس بلد میں چلتی ہیں کیونکر دریافت کیا جاتا ہے۔ الغرض جو ہوا بہت جلد سرد ہوجائے بروقت غروب آفتاب اور گرم ہوجاوے بروقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہے اور جو اسکے مخالف ہو وہ کثیف پھر سب ہواؤں میں بدتر وہ ہوا ہے جو دل میں تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے۔ اصحاب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا ہم بیان کرتے ہیں جس شہر میں گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہے اور بال پیچدار اور گول مثل سیاہ مرچ کے ہوجاتے ہیں۔ ہضم میں ضعف ہوتا ہے۔ اگر اس ہوا میں تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہوں پیری جلد تر عارض ہوتی ہے جیسے حبش کے لوگ تیس برس کی عمر میں بڈھے ہوجاتے ہیں دلمیں انکے خوف بہت ہوتا ہے اسلیئے کہ روح میں تحلیل زیادہ ہوتی ہے اور گرم بلاد کے لوگوں کے بدن نرم ہوجاتے ہیں مساکن سرد کے لوگ قوی اور شجاع ہوتے ہیں ہضم انکا بہت درست ہوتا ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔ پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو لحیم و شحیم ہوتے ہیں اور رگیں گوشت سے نہاں ہوتی ہیں مفاصل اپنی جگہ پر نہیں ٹھہرتے۔ اور نرم اندام اور نازک بدن ہوتے ہیں مرطوب مقامات کے لوگ حسن کے اچھے اور جلد انکی نرم استرخا انکے اعضا میں ریاضت کرنے سے جلد آجاتا ہے فصل صیف انکی بہت گرم نہیں ہوتی اور نہ شتا میں انکے برودت غالب ہوتی ہے کہ جس رطوبت سے انکے بدن منفعل ہوتے ہیں اسکو نچوڑ ڈالتے ہیں۔ حمیات مزمنہ اور اسہال اور نکلنا خون حیض اور بواسیر کا نہیں بکثرت ہوتا ہے۔ قروح اور بواسیر اور عفن اور قلاع اور صرع کی انمیں کثرت ہوتی ہے۔ بلاد یابسہ کے آدمیونکو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ انکے مزاج میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور ان کی جلد

ہین کھر بن عارض ہو کر جلد پھیلجاتی۔ اور یبوست انکے دماغ تک پہونچ جاتی ہے صیف کی فصل ان مین بہت گرم ہوتی ہے اور شتا مین سردی کی
زیادتی ہوتی ہے بلند زمین کے مکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور غیر رنگ دار اور سن عمر مین بڑی بڑی ہوتی ہین پست بلاد کے رہنے والے ہمیشہ
شدت حرارت سے اندوہناک رہتے ہین اور پانی سرد انکو نہین ملتا خصوصاً اگر پانی انکے شہر مین بستہ ہو یا پتھرون مین جاری ہو خواہ زمین شورہ زار مین علاوہ
یہ ہو کہ ایسے بلاد کے پانی بسبب ہوا کے بھی ردی ہوجاتے ہین۔ جو بلاد زمین سنگلاخ مین آباد ہون اور کھلے ہوئے زیر آسمان ہون کہ پہاڑ یا درخت وغیرہ
سے انکی ہوا بند نہوجاوے ان بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور شتا مین سرد ہوجاتی ہے اور انکے بدن سخت ہوتے ہین اور بدن پر قوی اور بال بہت اور مفاصل
قوی یبوست اور بیداری ان پر غالب ہوتی ہے اور بدخلق اور متکبر اور دعوی لگتائی کا دماغ مین بھرا ہوا اور لڑائیون مین آزمودہ کار صناعات مین
ذکی الطبع اور تیز۔ برف کے پہاڑون کی آبادی وہان کے لوگون کا حکم مثل انکے بلاد باردہ کے ہے اور انکے بلاد مین ہوا بہت چلتی ہے جب تک برف
نہین پگھلتی ہے ہوا پاکیزہ ہوتی ہے اور بعد پگھلنے کے اگر پہاڑ ایسے جانب مین ہون کہ شہر مین ہوا آنے کو روکین گرم ہوکر پلٹ جاتی ہے میانی بلاد کا حال
ہو کہ باہمی حرارت اور برودت معتدل ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت ان بلاد کی انفعال مین عاصی اور نافرمان ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت مین نافذ ہونے والی ہے
اسکے نفوذ کو قبول نہین کرتی ہے مگر کیفیت رطوبت کی ان بلاد مین غالب ہوتی ہے۔ اگر یہ بلاد شمالی ہون قرب دریا کا اور نشیب زمین کا انکی تعدیل
کریگا۔ اور اگر جنوبی ہون اور ہوا وہان کی بنظر عرض بلد کے گرم ہو اسوقت قرب دریا اور نشیب زمین کا ان کے اعتدال کو مضر ہے مگر ان
دونون کی ضد مین اعتدال حاصل ہوتا ہے یعنے ارتفاع مکان اور بعد دریا ان بلاد کا اعتدال قائم کریگا شمالی بلاد احکام اور فصول مین
ان بلاد باردہ کے مثل ہین جنمین امراض عصب اور اختناق بخارات بکثرت ہوتے ہین اور اخلاط ان بلاد مین بکثرت باطن مین جمع ہوتے ہین۔ مقتضا
ان بلاد کا یہ بھی ہے کہ ہضم جید ہوتا ہے اور سفر طویل ہوتی ہے اور رعاف بکثرت عارض ہوتا ہے اسلیے کہ امتلا ان مین زیادہ ہوتی ہے اور تحلل کم ہوتا
ہے پس رگین پھٹ جاتی ہین۔ صرع ان بلاد مین عارض نہین ہوتی اسلیے کہ انمین حجم مین صحت ہوتی ہے اور حرارت غریزی کی باطن مین کثرت ہوتی ہے پھر اگر
کسی کو صرع عارض ہو نہایت قوی ہوگی اسلیے بدون سبب قوی کے عارض نہوگی۔ قروح ان کے بدن کے بہت جلد اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ
انمین قوت ہوتی ہے اور خون انکے بدن مین صالح ہوتا ہے اور خارج سے کوئی سبب ایسا نہین ہوتا کہ انکے قروح مین ارخا اور نرمی پیدا کرے چونکہ
حرارت انکے قلب مین زیادہ ہوتی ہے بہ اخلاق سبعی یعنے مثل درندون کے رکھتے ہین۔ انکی عورتین خون حیض سے بخوبی پاک نہین ہوتین اسلیے کہ
حیض کے خون کی روانی انکے بدن مین پوری نہین ہوتی کہ مسامات مین قبض ہوتا ہے اور جو چیز خون کو روان کرے اور مسالک مین ارخا پیدا کرے
وہ انکے بدن مین نہین پیدا ہوتی اسیواسطے وہ عورتین بنابر قول اطبا کے عاقر یعنے بانجھ ہوتی ہین اسلیے کہ انکے رحم حیض سے پاک وصاف
نہین ہوتے۔ حالات عورتون کے ہمارے مشاہدہ اور تجربہ کے بلاد ترک مین مخالف ہوتے ہین بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ ان عورتون کی شدت
حرارت غریزی قائم مقام ہوتی ہے اس نقصان کے جو انکے بدن مین فقدان اسباب خارجی سرخی اور سیلان پیدا کرنیوالی سے پیدا ہوا ہے یعنے جو کام
سیلان اور ارخا کا اسباب سے خارجی پیدا ہونا چاہیے وہ انکی حرارت غریزی سے حاصل ہوتا ہے اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ ان عورتونکو اسقاط کمتر
عارض ہوتا ہے اور یہ ایک دلیل صحیح ہے اس بات پر کہ ایسے بلاد کے رہنے والے قوی المزاج ہوتے ہین۔ ولادت انکے لڑکونکی بدشواری ہوتی ہے
اسواسطے کہ اعضاے ولادت انکے لیف اور عروق وغیرہ سے بنے ہوئے ہوتے ہین اور رحم مین بند ہوتی ہین اکثر اگر اسقاط کرتی ہین سبب اسکا
برودت ہوتی ہے۔ دودھ انمین کم پیدا ہوتا ہے اور قوام مین غلیظ ہوتا ہے اسلیے کہ برودت کا غلبہ نفوذ اور سیلان کو منع کرتا ہے کبھی ایسے بلاد مین خصوصاً
ضعیف القوی کو مثل عورتون کے کزاز اور سل عارض ہوتی ہے بالتخصیص جسوقت وضع حمل کرتی ہین انکو سل اور کزاز بجہت شدت زحیر یعنے پیچش کے

عارض ہوتا ہے اسلیے کہ عسر ولادت کے سبب سے جو رگین اطراف صدر مین ہین پھٹ جاتی ہین اسیطرح اجزا عصب اور لیف کے بھی پھٹ جاتے ہین عروق کے پھٹ جانے سے سل عارض ہوتی ہے اور عصب و لیف کے پھٹنے سے کزاز ہوتا ہے۔ اور اق بطن انکا منزلہ نشانہ کے ہوتا ہے بوقت شدت عسر ولادت کے۔ لڑکون کو فتق مائی عارض ہوتا ہے اور جب جوان ہوتے ہین خود بخود زائل ہوجاتا ہے۔ لڑکیون کو ماء البطن اور رطوبت رحم عارض ہوتی ہے جب سن زائد ہوتا ہے خود بخود دور ہوجاتی ہین۔ آشوب چشم ان لوگون کو شاذ و نادر عارض ہوتا ہے۔ اور اگر ہو تو نہایت شدید ہوتا ہے باد جنوبی کے احکام وہی ہین جو بلاد حارہ اور فصول حارہ کے احکام ہین۔ باقی ان بلاد کے اکثر شہر اور کبرتی ہوتے ہین سرون مین ان لوگون کے مواد رطوبی بھرے ہوتے ہین اسلیے کہ باد جنوبی کا فعل یہی ہے۔ روانی شکم انکو ہمیشہ عارض رہتی ہے اسلیے کہ انکے سرون سے ہمیشہ رطوبت معدے پر گرا کرتی ہے۔ اعضا انکے ڈھیلے اور ضعیف ہوتے ہین حواس مین انکے گرانی خواہش طعام اور شراب کا خمار بسبب ضعف سر و معدے کے زیادہ ہوتا ہے۔ قروح انکے دیر مین اچھے ہوتے ہین اور ترہل پیدا ہوتا ہے عورتون کا حیض بکثرت جاری رہتا ہے اور بدشواری حاملہ ہوتی ہین اور اکثر اسقاط ہوجاتا ہے اسلیے کہ یہ بیماری نہین کثرت سے ہوتی ہے اور کوئی سبب اسقاط کا نہین ہے۔ مردون کو اسہال خونی اور بواسیر اور مدرطب جو بہت جلد تحلیل ہوتا ہے عارض ہوتے ہین کہول کا یہ حال ہے کہ جبکا سن پچاس برس سے بڑھ جاے انکو فالج بسبب کثرت نوازل کے لاحق ہوتا ہے۔ اور عامہ کہول کو بسبب امتلاء سر کے ربو اور صرع اور تمدد عارض رہتا ہے حمیات غشی پیدا ہوتے ہین جنمین حرارت اور برودت مجتمع ہوتی ہے حمیات انکے طویل اور تختوی اور لیلی ہوتے ہین۔ حمیات حادہ کمتر عارض ہوتے ہین اسلیے کہ اسہال انمین بکثرت ہوتا ہے اور لطیف اخلاط کی تحلیل ہوتی رہتی ہے شرقی بلاد مین جو ایسے شہر ہین جنکے پورب کیجانب کھلی ہوئی اور اسی کھلتی ہوئی جانب کے سامنے آباد ہین صحیح اور ہوا وہان کی جید اور آفتاب اول نہار مین ان پر طلوع کرتا ہے اور وہان کی ہوا کو صاف کرتا ہے اور جب اس جانب سے نکل آتا ہے ہوا صاف ہوجاتی ہے ہوائین ایسے شہرون مین لطیف چلتی ہین کہ آفتاب کی طرف سے آتی ہین اور آفتاب خود بھی انکے پیچھے اپنی عرضی حرکت سے متحرک ہوتا ہے اور حرکت ہوا اور آفتاب کی یکسان ہوتی ہے۔ بلاد مغربی جنکی جانب مغرب کھلی ہوئی ہے اور پورب کی جانب بند ہے ان کے سامنے تھوڑی دیر تک نہین آتا اور ادھر آفتاب کا سامنا ہوا کہ انسے بعد آفتاب کا شروع ہوتا ہے اسیوجہ سے وہان کی ہوا مین لطافت نہین پیدا ہوتی اور نہ ان بلاد مین آفتاب خشکی پیدا کرتا ہے بلکہ انکو تر اور غلیظ چھوڑ دیتا ہے اگر ایسے شہرون مین آفتاب کی طرف سے ہوا آئے تو ہواے مغربی آسکتی ہے اور رات کے وقت آتی ہے اسی وجہ سے احکام اس بلاد کے مثل احکام بلاد مرطوب المزاج اور غلیظ حرارت مین معتدل کے ہوتے ہین۔ اگر ہوا مین ان بلاد کے کثافت عارض نہوتی البتہ طبیعت ہوا کی مشابہ ربیع کے ہوتی مگر یہ ہوا صحت مین بلاد شرقی کی ہوا سے بہت کم ہے بس التفات کرنا اس شخص کے قول کی طرف جسنے یقیناً یہ بات تجویز کی ہے کہ قوت ان بلاد کے مثل قوت ربیع کے علی الاطلاق ہے کچھ ضرور نہین بلکہ یہ بلاد بقیاس اور جانب کے شہرون کے بیشک اچھے ہین۔ ایک قسم کی برائی ان شہرون مین یہ ہے کہ آفتاب جب انکے سامنے آتا ہے اسوقت بہت گرم ہوتا ہے اور تسخین اقلیم پر بہت بلندی کے آمادہ ہوتا ہے اور دفعۃً بعد برودت شب کے انپر طلوع کرتا ہے اور چونکہ انکی ہوا کا مزاج مرطوب ہے آوازین انکی بیٹھی ہوئی ہوتی ہین خصوصاً فصل خریف مین بہت نزلے کے۔ **اختیار مساکن اور انکے تہیہ اسباب کا بیان** جو شخص کسی شہر مین رہنا اختیار کرے اسکو لائق ہے کہ پہلے وہان کی مٹی کی قسم کو پہچانے اور حال شہر کا بلندی اور پستی مین دریافت کرے۔ اور اسکا بھی لحاظ کرے کہ اسکے جانب کونسی کھلی اور کون پوشیدہ ہے اور پانی اور اسکی خاصیت اصلی اور اسکا گذرنا در کھلا اور بند ہونا اور نیچا ہونا بھی معلوم کرے اور یہ بھی سمجھ لے کہ معرض انکشاف ہے یا نہین اور ہوا اس پانی تک پہونچتی ہے یا سطح زمین سے دور ہے اور اس مقام کی ہواؤن کو پہچانے کہ صحیح ہین اور

برودت ہوا مین ہو یا نہین - اور اسکے گرد دریا نالے پہاڑ معاون کیسے ہین - اس شہر کے آدمیون کا حال صحت اور مرض مین کیسا اور کونسی بیماری کے خوگر ہین قوت بدنی اور اشتہاء طعام اور جودت ہضم کیسی ہو اور کونسی غذا انکی خورش ہو مکانات اس شہر کے وسیع اور کشادہ ہین یا تنگ گلی کوچہ ہوادار ہین یا نہین - بعد اسکے یہ بھی واجب ہو کہ روشن اور دروازے پورب یا اتر کیطرف مقرر کرین - بنا مکانون کی ایسی ہو کہ ہوا بخوبی آسکے اور دھوپ کا رخ ہر طرف سے ہو کہ ہوا کی اصلاح اسی بات سے ہوتی ہو اور قرب چشمہ شیرین کا جو بڑے بڑے اور جاری ہون اور پانی انکا لذیذ ہو اور عمیق ہو اور صاف اور پاکیزہ ہو اور جاڑون مین سرد ہو جاوے اور گرمیون مین گرم رہے برخلاف ان چشمون کے جو پوشیدہ ہین ایسے پانی کا اختیار کرنا بہت اچھا اور نافع ہو اب ہم ہوا اور مساکن کے بیان کو تمام کر چکے اور شرح و بسط انکے حالات کو لکھ چکے مناسب ہو کہ جو اسباب ہوا اور مساکن کے ساتھ شمار کیے گئے ہین انکو بھی بیان کرین **فصل بارھوین موجبات حرکت وسکون کے بیان مین** حرکت کا فعل انسان کے بدن مین بسبب شدت اور ضعف اور قلت اور کثرت کے مختلف ہوتا ہو جسقدر حرکت کے ساتھ سکون مختلط ہوتا ہو اعتدال پیدا کرتا ہو اور ریاضت نزدیک حکماء کے ایک قسم سبب کی جداگانہ ہو - اور اس سے بھی اختلاف ہوتا ہو کہ جو مواد جسم مین بھرے ہوتے ہین انہین حرکت سے غلبہ پیدا ہوتا ہے حرکت شدید اور کثیر اور قلیل جو سکون سے ملی ہوئی ہو حرارت مین ہیجان پیدا کرنے کی شرکت رکھتی ہو مگر جو حرکت شدید کثیر ہو اسمین اور اس حرکت مین جو کثیر غیر شدید ہو اور وہ حرکت شدید جو سکون سے ملی ہوئی ہو یہ فرق ہو کہ حرکت شدید سخونت بدن مین زیادہ پیدا کرتی ہو اور تحلیل اگر نہین ہوتی ہو تو کم ہوتی ہو - اور کثیر تحلیل بہ نرمی کرتی ہو مگر بہ نسبت تسخین کے تحلیل زیادہ کرتی ہو جسوقت افراط ان دونون قسمون کی حرکت مین ہو بالعرض برودت حاصل ہوتی ہو اسلیے کہ حار غریزی مین تحلیل ہوتی ہو اور خشکی بھی عارض ہوتی ہو اور اگر بوقت کثرت یا غلبہ مواد کے واقع ہو تو کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل کا معین ہوتا ہو اور کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل مین نقصان پیدا کرتا ہو مثلاً جیسے حرکت دھوبیون کی بوقت دھونے کے کہ اسمین برودت اور رطوبت عارض ہوتی ہو - اور اگر ایسی حرکت ہو جیسے لہار بوقت کام کرنے کے کرتے ہین اس سے نہایت گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو - سکون سے ہمیشہ برودت حاصل ہوتی ہو اسلیے کہ حرارت برانگیختہ حالت سکون مین نہین ہوتی اور احتقان رطوبات کا اندر جسم کے پیدا ہوتا ہو اسی جہت سے سکون ترطیب کو بھی زیادہ کرتا ہو کہ تحلل فضول کا بوقت سکون کے مفقود ہوتا ہو **فصل تیرھوین موجبات خواب و بیداری کے بیان مین** نوم مشابہ سکون کے ہو اور بیداری مشابہ حرکت کے ہو اور دونون کو بعد اس مشابہت کے چند امور ایسے خاص ہین جنکی تفسیر کرنی ضرور ہو - نوم قوائے طبعی کو تقویت دیتی ہو اسواسطے کہ بوقت سونے کے حرارت غریزی اندر جسم کے محتقن ہو جاتی ہو اور قوائے نفسانی کو ڈھیلا کر دیتی ہو اس سبب سے مسالک روح نفسانی کی ترطیب کرتی ہے اور ان مسالک مین ارخا اور سستی پیدا کرتی ہو جوہر روح کو بجہت منع کرنے تحلیل کے کدورت ناک کرتی ہو مگر جمیع اقسام کی ماندگی زائل کر دیتی ہو اور جو اخلاط با فراط استفراغ پاتے ہون انکو منع کرتی ہو اسلیے کہ حالت بیداری کی حرکت سیلان کو ان اخلاط کے جو مستعد بسیلان ہون زیادہ کرتی ہے - مگر جو مواد کہ بطرف جلد ہون انکے نکالنے پر نوم دفعتہ اعانت کرتی ہو اسلیے کہ حرارت کو اندر محصور کر دیتی ہے اور غذا کی تقسیم بدن مین کرکے جو چیز قریب تحلیل ہوتی ہو اسکو دفع کر دیتی ہو اسطرح کہ اسکے دفع کے مانع کو اندر محتقن کرتی ہو مگر بیداری اس فعل مین بہ نسبت نوم کے زیادہ ہو علاوہ برآن نوم مین بہ نسبت بیداری کے پسینہ زیادہ برآمد ہوتا ہو اسلیے کہ تعریق نوم کی بر سبیل غلبہ کے مادہ پر ہو نہ انکہ تحلیل رقیق متصل کی کرکے تعریق کرے جسکے بدن مین سے حالت نوم مین عرق بہت برآمد ہو اور کوئی اور سبب تعریق کا ظاہر نہو تو جاننا چاہیے کہ اسکا بدن اتنی غذا سے ممتلی ہو کہ جسکا تحمل نہین ہو سکتا - اگر نوم کسی مادہ کو مستعد ہضم یا نضج پر پاوے اسکا استحالہ بطرف طبیعت خون کے کر دیتی ہو

اور اس مادہ مین سخونت پیدا کرتی ہو پس حار غریزی تمام بدن مین پھیل جاتا ہو اسیوجہ سے حرارت غریزی سے تمام بدن گرم ہوجاتا ہے ۔ اگر نوم بدن مین اخلاط حار صفراوی پائے اور زمانہ خواب کا طولانی ہو بدن مین حرارت غریبہ پیدا کر کے گرمی ظاہر کرتی ہے ۔ اور اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہو اسوقت بدن مین سردی پیدا کرتی ہو اس سبب سے کہ روح غریزی کی تحلیل ہوتی ہے ۔ اور اگر کوئی خلط جو قوت ہاضمہ پر اسکا ہضم دشوار ہو بحالت نوم بدن مین موجود ہو جب بھی بدن سرد ہوجاے گا اسلیے کہ وہ خلط عاصی بدن مین منتشر ہوتی ہو ۔ بیداری کے افعال خواب کے ضد ہین مگر جسوقت بیداری مین افراط ہو مزاج دماغ کا فاسد ہوجاتا ہے کہ ایک قسم کی خشکی عارض ہوتی ہو اور ضعف دماغ پیدا ہو کر اختلاط عقل عارض ہوتا ہو اور اخلاط سوختہ ہو کر امراض حادہ پیدا ہوتے ہین ۔ نوم مین اگر افراط ہو تو ان اعراض کے ضد پیدا ہوتے ہین کہ بلادت قواے نفسانی مین اور ثقل دماغ مین عارض ہوتا ہے اور امراض باردہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ نیند تحلیل کو منع کرتی ہو ۔ اور افراط بیداری اشتہا زیادہ کرتی ہے اور خوب بھوک پیدا کرتی ہو اس سبب سے کہ مادہ کی تحلیل کرتی ہو اور نقصان ہضم مین بوجہ تحلیل قوت کے ہوتا ہو ۔ بے چینی اور کروٹین بدلنا درمیان خواب و بیداری کے نہایت بدحالی کی دلیل ہو ۔ غالب حالت نوم مین یہی ہو کہ حرارت اندرون جسم کے ہوتی ہو اور برودت ظاہر جسم پر اسی جہت سے اوڑھنے کی ضرورت سوتے وقت اتنی ہوتی ہو کہ بیداری مین اسقدر نہین ہوتی ہو ۔ بقیہ احکام نوم اور جو کچھ اسکے خواص اور آثار بچھانے گئے ہین انکی نسبت آئندہ مقامات مین اکثر مقامات پر تعرض کیا جاے گا

## فصل چودھوین موجبات حرکات نفسانی کے بیان مین

جمیع عوارض نفسانی کے تابع خواہ ہمراہ حرکات روح کے یا بطرف داخل یا بطرف خارج کے ہوتے ہین اور یہ حرکت یا دفعۃً ہوتی ہو یا تھوڑی تھوڑی اور جسوقت حرکت روح کی طرف خارج کے ہوتی ہے ۔ اندر جسم کا سرد ہوجاتا ہے اور اکثر جب حرکت بافراط ہوتی ہے دفعۃً تحلیل ارواح کی ہو کر ظاہر اور باطن دونون سرد ہوجاتے ہین اور اس کے بعد غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہو ۔ اگر حرکت روح کی اندر کی طرف ہو اسکے تابع برودت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہے ۔ اور کبھی احتقان روح کا لشدت ہوتا ہو تو ظاہر اور باطن دونون سرد ہوجاتے ہین انکے بعد بھی یا غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہو ۔ حرکت روح کی طرف خارج کے یا دفعۃً ہو جیسے بروقت غضب کے یا تدریج ہو جیسے بروقت لذت اور فرح معتدل کے اور حرکت روح کی طرف داخل کے یا دفعۃً ہو جیسے بروقت فزع یعنی خوف شدید کے یا تدریج ہو جیسے بروقت حزن اور ملال کے ۔ احتقان اور تحلل جدا و پر بیان ہوئے جن کی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہے وہ بعد اسی حرکت روح کے واقع ہوتے ہین جو دفعۃً ہو مگر نقصان اور ذبول اصلی اسی حرکت کے تابع ہو جو اندک اندک ہو ۔ ہماری مراد نقصان سے احتقان تدریج ہے اور ایک ایک جزو مین احتقان ہر دفعہ ۔ اور ذبول اصلی سے تھوڑا تھوڑا تحلل مراد ہے جو دفعۃً نہو ۔ کبھی حرکت روح کی ایک ہی وقت مین داخل اور خارج دونون طرف ہوتی ہو جسوقت ایسا امر عارض ہو جب کو دونون باتین لازم ہین مثلاً ہم کہ اسکے ساتھ کبھی غضب اور حزن دونون ہوتے ہین پس دونون حرکتین مختلف پیدا ہوتی ہین ۔ یا خجالت کہ اسوقت پہلے حرکت روح کی طرف باطن کے ہوتی ہے پس جب عقل اور تجویز پلٹتی ہو اور انقباض خاطر مین انبساط پیدا ہوتا ہو روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہو اور رنگ سرخ ہوجاتا ہے ۔ کبھی انفعال بدن کا ایسی ہیآت نفسانی سے ہوتا ہو جو مغائر ان اشکال کے ہین جنکا ہمنے ذکر کیا مثلاً تصورات نفسانی ایسے امور طبعی برانگیختہ کرتے ہین جیسے لڑکا کبھی اس صورت کا پیدا ہوتا ہو جس صورت کا خیال نزدیک مجامعت کے ہو اور اسکا رنگ قریباً اس رنگ کے ہوتا ہو

جو لوگ بصر کو بروقت انزال کے لازم ہوتے احوال ایسے ہیں کہ انکے قبول کرنے سے ایک قوم کی طبیعت متنفر ہوتی ہے اور وہ ایسی باتیں صحیح نہیں سمجھتے انکے انکار کی وجہ یہی ہے کہ باریک آثار موجود ہیں انکو اطلاع نہیں ہے لیکن وہ لوگ جو دریائے معرفت حقائق اشیا میں ڈوبے ہوئے ہیں ایسی باتوں کا انکار مثل انکار محالات کے نہیں کرتے۔ ازین قبیل اتباع حرکت خون کی ہے اس شخص کے بدن میں جو مستعد حرکت خون کا ہے جس وقت کہ سرخ چیزوں کی طرف بکثرت نظر کرے اور ان میں زیادہ تامل کرے جیسے سرخ چیزوں کے دیکھنے سے نکسیر جاری ہو جائے یا آشوب چشم بڑھ جائے۔ ازین قبیل دانتوں کا کند ہونا جس وقت کسی غیر کو کھٹائی کھاتا ہوا دیکھے یا رنج پہونچنا کسی عضو میں جس وقت کسی دوسرے شخص کے عضو کو متالم پائے اور اسکو خوف ہو۔ ازین قبیل مزاج کا بدل جانا بروقت تصور خوفناک چیزوں کے یا سرور لانے والی چیزیں ہیں۔

**فصل پندرھویں موجبات ماکول اور مشروبات کے بیان میں**

کھانے پینے کی چیزیں انسان کے بدن میں تین طرح فعل کرتی ہیں کبھی انکا فعل محض انکی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کوئی فعل انکا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہے اور ایک فعل ان کے مجموع امور ذاتی سے صادر ہوتا ہے بیشتر مفہوم اور معانی ان الفاظ کے بحسب استعمال متعارف اہل لغت کے قریب قریب ہیں لیکن ہم انکے استعمال میں ایک اصطلاح خاص مقرر کرتے ہیں ان معنوں میں کہ قریب ہے کہ انکی طرف ہم اشارہ کریں۔ جو فاعل کہ محض اپنی کیفیت سے کوئی فعل کرے اسکی شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ جب بدن انسان میں حاصل ہو گرم ہو جائے یا سرد ایسی چیز بدن کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہے مگر مشابہ بدن انسان کے نہیں ہو جاتی اور جو فاعل بواسطہ اپنے عنصر اور مادہ کے فعل کرتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ اسکی طبیعت کا استحالہ ہو جاتا ہے پس وہ کسی عضو اعضائے بدن انسان کے جزو کی صورت قبول کرتا ہے لیکن اسکا عنصر باوجودیکہ قبول صورت مذکورہ کرتا ہے کبھی اسمیں ایک بقیہ ابتدا میں جبتک کہ انعقاد اور تشبہ تمام ہو اسکی اصلی کیفیت سابقہ کا باقی نہیں رہ جاتا ہے اگرچہ وہ کیفیت کیفیات بدن انسان میں بھی ہوتی ہے لیکن اس شئے مستحیل کی باقیماندہ کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہے جیسے خون جو کاہو کے کھانے سے پیدا ہوا اسکے ہمراہ ایک برودت ایسی ہوتی ہے جو مزاج انسان کی برودت سے زیادہ ہے اور یہ برودت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک کاہو خون طرف مستحیل ہو کر صلاحیت اس بات کی رکھے کہ کسی عضو انسانی کا جزو بنجائے۔ جو خون کہ لہسن سے پیدا ہوتا ہے اس میں برخلاف خون متولد کاہو سے ایک قسم کی حرارت باقی رہجاتی ہے جو حرارت بدن انسان سے زیادہ ہوتی ہے جو فاعل کہ مجموع اجزائے جوہری سے فعل کرتا ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے ذریعہ سے کرتا ہے جسکی وجہ سے اسکی ماہیت حاصل ہوئی ہے اور اسکا وجود خاص متعین ہوا ہے ابھی کسی کیفیت خاص کے ذریعہ سے جو داخل اسکی ماہیت میں نہیں ہے یہ فعل اس سے سرزد نہیں ہوتا ہے خواہ وہ کیفیت مشابہ بدن انسان کے ہو یا نہو۔ کیفیت سے مراد ہماری ایک کیفیت ہے چاروں کیفیات حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے۔ جو فاعل بذریعہ کیفیت کے ہے اسکے مادہ کو اس فعل میں کچھ دخل نہیں ہے اور جو فاعل بذریعہ عنصر کے ہے اسکا یہ حال ہے کہ جب اسکا عنصر اپنے جوہر اصلی سے بذریعہ قوت بدن انسان کے مستحیل ہو پہلے قائم اس چیز کے ہوتا ہے جو بدن انسان سے متحلل ہوتی ہے اور دوبارہ حرارت غریزی اسکو تیز کرکے خون میں بڑھا دیتی ہے۔ اور کبھی اسکا کوئی فعل بذریعہ باقی کیفیت کے تیسری مرتبہ ظہور ہوتا ہے۔ اور جو فاعل اپنے مجموع جوہر سے فعل کرتا ہے اسکا فعل بذریعہ اس صورت نوعیہ کے ہوتا ہے جو بعد ایسے مزاج کے حاصل ہو کہ بسائط کے ممتزج ہونے سے پیدا ہوا ہو کہ ان بسائط نے ملکر شئے واحد مستعد قبول نوع خاص اور سایک صورت زائدہ کے بسائط کی صورت پر حاصل ہوئی۔ اور یہ صورت نئی جو پیدا ہوتی ہے ان کیفیات اولی سے نہیں ہے جو واسطے عنصر اور مادہ کے تھی اور نہ یہ صورت بعینہ وہ نیا مزاج ہے جو ان بسائط سے پیدا ہوا ہے بلکہ یہ صورت

ایک کمال ہے جو واسطے عنصر کے بسبب اس استعداد کے حاصل ہوتا ہے جو مزاج سے حاصل ہوتا ہے جیسے قوت جذب کی مقناطیس مین اور طبیعت
ہر نوع کی انواع نبات اور حیوان سے جو بعد مزاج کے حاصل ہوتی ہے بوجہ آمادہ کرنے مزاج کے، اور بسائط کے جیسے مزاج ہین انمین سے
کسی مزاج کی بعینہ یہ طبیعت نہین ہوتی اور نہ نفس مزاج مرکب کی یہ کیفیت ہے اسلیے کہ یہ حرارت نہین ہے اور نہ برودت اور نہ رطوبت اور
نہ یبوست ہے نہ یہ طبیعت بسیط ہے اور نہ مرکب بلکہ یہ طبیعت مثلاً رنگ ہے یا بو ہے نفس طبعی اور حیوانی ہے یا کوئی دوسری صورت ہے جو
محسوسات مین داخل نہین ہے۔ یہ صورت جو بعد مزاج کے حادث یا حاصل ہوتی ہے کبھی اسکا کمال منحصر اسی بات مین ہوتا ہے کہ دوسری سے
کوئی اثر قبول کرے جبوقت یہ صورت عین قوت انفعالی ہو اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اسمین کمال کسی غیر مین اثر کرنے کا ہو جبوقت
یہ صورت محض قوت ہو غیر مین کچھ فعل کرنے کی یعنے قوت فاعلہ ہو۔ اور جو چیز کسی غیر مین اثر کرتی ہے کبھی اسکا فعل بدن انسان مین ہوتا ہے
اور کبھی نہین ہوتا ہے اور جسکا فعل بدن انسان مین ہوتا ہے وہ بھی کبھی فعل مناسب کرتی ہے اور کبھی غیر مناسب اور یہ سب اقسام کے
فعل انکا مصدر اس شئ کا مزاج نہین ہوتا بلکہ اسکی صورت نوعیہ سے جو بعد مزاج کے حادث ہوتی ہے صادر ہوتے ہین اسی واسطے
ہم کہتے ہین کہ صدور اس فعل کا مجموع جوہر شئ سے ہوتا ہے یعنے صورت نوعیہ سے نہ بذریعہ کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے
مناسب فعل کے مثل یہ ہے جیسے فادانیادجسے عود صلیب بھی کہتے ہین صرع کو باطل کرتی ہے۔ اور مخالف فعل کی مثال یہ ہے کہ
خشکی ایسی پیدا کرے جو مفسد جوہر انسان کے ہو۔ **اب ہم اصلی مطلب پر رجوع کرتے ہین** جبوقت ہم کوئی چیز مشروبات
بالمطبوخ کو یعنے اوپر سے لگائی ہوئی دوا کو کہین کہ یہ گرم ہے یا سرد ہے اسوقت ہماری مراد یہ ہے کہ اس مین قوت حرارت اور
برودت ہے نہ اینکہ بالفعل گرم یا سرد ہے کہ قوت لمس سے اسکی حرارت دریافت ہو جیسے آگ یا برف اور یہ بھی ہم مراد لیتے
ہین کہ اس دوا مین جو قوت ہے اس سے جو حرارت یا برودت پیدا ہوگی ہمارے بدن کی حرارت و برودت سے زیادہ ہوگی۔
اور اس قوت سے ہماری مراد وہ قوت ہے جسکو ہم ایسے وقت اعتبار کرتے ہین کہ اسوقت حرارت ہمارے بدن کی اس دوا
کی قوت مین کچھ فعل کرے اسطرح پر کہ جبوقت حامل اس قوت دوائی کا ہماری حار غریزی سے منفعل ہو تو اس دوا کی حرارت
بالفعل پیدا ہو جاوے۔ کبھی اس قوت سے ہم ایک اور چیز مراد لیتے ہین یعنے قوت کو بمعنی خوبی استعداد کے بولتے ہین مثلاً
ہم کہتے ہین کہ کبریت حار بالقوۃ ہے اسکا یہ مطلب ہوتا ہے کہ حرارت پیدا کرنے کی استعداد اسمین قوی ہے۔ کبھی ہمارا التفات مزاج
غالب کی طرف ہوتا ہے مثلاً ہم کہین کہ یہ شئ حار یا بارد ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اسکے ارکان اولی کے مزاجون مین حرارت
کا مزاج غالب ہے اور اسوقت ہمکو التفات اسطرف نہین ہوتا کہ ہمارا بدن اس دوا مین کیا فعل کریگا۔ اور کبھی ہم کہتے
ہین یہ شئ بالقوۃ ایسی ہے اس وقت قوت کو بمعنی ملکہ اور کیفیت راسخہ کے لیتے ہین جیسے قوت اس کاتب کی جو بالفعل
تارک ہو کتابت کا اور قادر ہو اوپر کتابت کے جیسے ہم کہین کہ بیش بالقوۃ مفسد ہے اس معنی اخیر اور پہلے معنی مین یہ فرق
ہے کہ پہلے جبتک بدن اسکا استحالہ ظاہری نہ کرے اسکی قوت کا اثر بالفعل ظاہر نہین ہوتا اور یہ اخیر کی قسم یا تو اسکا
اثر بمجرد ملاقات کے بدن انسان مین ہو جاتا ہے جیسے سانپ کا زہر خواہ بھوڑا سا استحالہ کیفیت مین جیسے بیش۔ اور
پہلی قوت کہ اور اس قوت مین جسکو ہمنے بمعنی ملکہ اور استعداد کے لکھا ہے ایک اور قوت متوسط یعنے درمیانی ہے جیسے
ادویہ سمیہ۔ مراتب دویہ بنظر تاثیر کے چار مقرر کیے گئے **پہلا مرتبہ یہ ہے** کہ جس چیز کا استعمال بدن انسان مین ہو اسکی کیفیت کا

فعل محسوس نہو مثلاً گرمی یا سردی پیدا کرے کہ اسپر حس باطنی اور ظاہری کو آگہی نہو جب تک کہ مکرر یا بکثرت اسکا استعمال نہو دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ اسکا فعل بہ نسبت اول کے قوی ہو لیکن بالفعل ضرر بین اس سے محسوس نہو اور افعال بدنی کو مجرائے طبعی سے متغیر نہ کرے مگر کوئی اور عارض پیدا ہو مثل فصل اور سن اور بلد وغیرہ کے کہ اسکی اعانت سے اسکا ضرر بین ہوجائے خواہ بکثرت اسکا استعمال کیا جائے **تیسرا مرتبہ یہ ہے** کہ اس دوا کا فعل ضرر بین پیدا کرے مگر اس مقدار کو نہ پہونچے کہ ہلاک کرے یا مزاج کو فاسد کردے **چوتھا مرتبہ یہ ہے** کہ اسکا ضرر مہلک ہو اور مزاج کو فاسد کردے یہ خاصیت ادویہ سمیہ کی ہے۔ اور یہ تاثیر جو بیان ہوئی تاثیر بالکیفیت ہے اور جو چیز کہ مجموع اجزائے جوہری سے مہلک ہو وہ سم ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں دلیل انحصار ادویہ کے مراتب اربعہ میں بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جو چیز ایسی بدن انسان پر وارد ہو کہ اس کے اور بدن انسان کے درمیان میں فعل و انفعال جاری ہو سکے ۱۔ یا وہ چیز بدن انسان سے خود متغیر ہوجائے گی مگر بدن میں کوئی تغیر پیدا نہ کریگی ۲۔ یا وہ چیز خود بھی متغیر ہوگی اور بدن کو بھی متغیر کریگی۔ ۳۔ خود متغیر نہو اور بدن میں تغیر پیدا کرے۔ یہ تین صورتیں قابل لحاظ طبیب کے ہیں۔ پہلی صورت یعنی جو چیز کہ بدن سے متغیر ہو اور اس میں کوئی تغیر معتد بہ پیدا نکرے اسکی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ خود متغیر ہو کر مشابہ بدن کے ہوجائے۔ دوسرے یہ کہ متغیر ہو کر مشابہ بدن کے نہو۔ اگر مشابہ بدن کے ہوجائے تو وہ غذائے مطلق ہے ہماری اصطلاح میں۔ اور اگر مشابہ بدن کے نہو تو وہ دوائے معتدل ہے۔ اور جو چیز بدن انسان سے متغیر ہو اور اس میں تغیر بھی پیدا کرے وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے یا اسکے جسطرح بدن سے متغیر ہوتی ہے بدن کو بھی متغیر کرتی ہے بعد اسکے اخیر میں اسکو بدن سے ایسا تغیر حاصل ہوتا ہے کہ بدن کے تغیر دینے کا اثر اس سے باطل ہوجاتا ہے یا یہ کہ اسکا حال انجام کار میں ایسا نہو بلکہ بعد انفعال ثانی کے بھی بدن کو متغیر کرے اور اسمیں فساد پیدا کرے۔ ان دونوں میں پہلی قسم یعنے جبکہ انجام کار میں فعل تغیر کردینے بدن کا باطل ہوجاتا ہے اسکی بھی دو صورتیں ہیں۔ یا یہ کہ بعد متغیر ہونے کے بدن سے مشابہ بدن کے ہوجائے اسکو اصطلاح میں غذائے دوائی کہتے ہیں۔ یا یہ کہ مشابہ بدن کے نہو وہ دوائے مطلق ہے۔ دوسری قسم یعنے جبکہ آخر کار میں بھی بدن کو تغیر دے اور اسکو فاسد کرے اسکو اصطلاح میں دوائے سمی کہتے ہیں۔ اور جو چیز بدن انسان سے بالکل متغیر نہو اور بدن کو متغیر کردے وہ سم مطلق ہے۔ ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ سم مطلق کو کسی طرح کا تغیر بدن سے نہیں ہوتا اور حرارت غریزی بدن کی بوقت ہضم کے سم میں کسی قدر گرمی نہیں پیدا کرتی اسلیے کہ اکثر سموم جبتک کہ حرارت غریزی کے فعل سے سخونت نہیں حاصل کرتے کچھ اثر نہیں کرتے ہیں بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ سم کی صورت طبعی میں کچھ تغیر نہیں ہوتا بلکہ وہ فعل کرتا جاتا ہے اور صورت طبعی باقی رہتی ہے تاآنکہ بدن فاسد ہوجائے کبھی طبیعت سم کی خود حار ہوتی ہے پس اسکی حرارت طبیعت کی خاصتہً تحلیل روح میں اعانت کرتی ہے جیسے زہر سانپ اور بیش کا کبھی طبیعت زہر کی بارد ہوتی ہے اسکی طبیعت بالخاصہ روح کے بجھانے اور سست کرنے میں معین ہوتی ہے جیسے زہر بچھو اور سوکران یعنے بہارسی ہننگ کا۔ کل وہ چیز جس سے تغذیہ بدن کا ہوتا ہے کبھی آخر کار میں ایک تغیر طبعی یعنے تسخین بدن میں پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جس وقت غذا مستحیل طرف خون کے ہوگی ضرور بدن کی تسخین کچھ بڑھے گی تاآنکہ کاہو اور کدو سے بھی باوجودیکہ بارد ہیں یہ تسخین پیدا ہوتی ہے مگر ہم اس تغیر طبع کا قصد اس مقام پر نہیں کرتے ہیں اور نہ اس تسخین کا لحاظ کرتے ہیں بلکہ جو تغیر بدن کا ہم اس بحث میں ذکر کرتے ہیں اس سے مقصود یہی ہے کہ شئ مستعمل کی کیفیت سے صادر ہو اور نوع اس شئ کی بھی اپنے حال پر باقی ہو اور کسی خلط کیطرف مستحیل نہو۔ دوائے غذائی

بدن سے اپنے جوہر مین مستحیل ہوتی ہو اور کیفیت مین بھی استحالہ باقی ہو مگر پہلا استحالا اسکا کیفیت مین ہوتا ہو۔ کوئی قسم دوائے غذائی کی پہلے طرف حرارت کے مستحیل ہوتی ہو پس گرمی پیدا کرتی ہو جیسے لہسن۔ اور کوئی قسم پہلے طرف برودت کے مستحیل ہوتی ہو پس تبرید کرتی ہو جیسے کاہو۔ پھر جسوقت استحالہ اسکا تمام ہو کر خون حاصل ہوتا ہو اکثر فعل اسکا تسخین ہوتا ہو خون کو بڑھا کر اور کیونکر تسخین پیدا نہ کرے حال یہ کہ اسکا جزو حار مستحیل ہوگیا اور اسکی برودت باقی نرہی لیکن کبھی ہمراہ ہر ایک کے ان دونون سے اصلی کیفیت سے کسیقدر بعد استحالہ جوہری کے بھی باقی رہتی ہو اسی جہت سے جو خون کاہو سے پیدا ہوتا ہو اسمین کسی قدر برودت بھی ہوتی ہو اور جو خون لہسن سے پیدا ہوتا ہو اسمین تھوڑی سی حرارت بھی زائد ہر حرارت خون ہوتی ہو لیکن یہ برودت اور حرارت تھوڑی دیر رہتی ہو اور یہ غذائیہ انھین سے بعض اقسام قریب دوا کے ہین اور بعض قریب غذا کے جس طرح غذا بنظر اپنی ذات کے بعض قسم کی طبیعت قریب جوہر خون کے ہو جیسے شراب اور زردی بیضہ اور ماء اللحم اور بعض قسم کی طبیعت جوہر خون سے کسی قدر بعید ہو جیسے روٹی اور گوشت۔ اور بعض قسم ایسی ہو جسکی طبیعت جوہر خون سے بہت بعید ہے جیسے اغذیہ دوائیہ۔ غذا حال بدن مین تغیر کیفیت اور کمیت دونون طرح سے کرتی ہو کیفیت کا تغیر تو اوپر معلوم ہو چکا۔ اور کمیت کا تغیر اس طرح کہ اگر مقدار غذا کی بڑھ جائے اور تخمہ اور سدے پیدا ہو کر عفونت اخلاط مین واقع ہو گی یا مقدار غذا کی بہت کم ہو تو ذبول اور لاغری پیدا ہو گی۔ زیادتی کمیت غذا سے ہمیشہ تبرید حاصل ہوتی ہو مگر جب عفونت پیدا ہو تو اسوقت بالعرض تسخین بھی ہوتی ہو اسلیے کہ عفونت جسطرح حرارت غریب سے پیدا ہوتی ہو اسیطرح عفونت سے حرارت غریبہ بھی پیدا ہوتی ہو۔ غذا لطیف بھی ہوتی ہو اور کثیف بھی لطیف غذا وہ ہے جس سے خون رقیق پیدا ہو۔ اور کثیف غذا اسے کہتے ہین جس سے خون غلیظ پیدا ہو۔ ہر ایک لطیف اور کثیف یا تغذیہ بدن کا بکثرت کرے یا تھوڑا تغذیہ کرے **مثال غذاے لطیف کثیر الغذا کی** شراب ماء اللحم زردی بیضہ گرم کیا ہوا نیم برشت یہ سب چیزین تغذیہ زیادہ کرتی ہین بلکہ اکثر جو ہران چیزون کا مستحیل بغذا ہو جاتا ہو **مثال کثیف قلیل الغذا کی** جبن یعنے پنیر قدید یعنے گوشت کبو ترجیہ یا خشک گوشت یا بادنجان یعنی بیگن اور مثل اسکے ان چیزون مین سے خون کی طرف کم مستحیل ہوتا ہو **مثال لطیف قلیل الغذا کی** جلاب اور جو ترکاری معتدل القوام اور کیفیت ہو اور پھلون مین جسطرح سیب و انار وغیرہ **مثال کثیر الغذا کی** بیضہ بھونا ہوا گوشت گاؤ **والضا** لطیف اور کثیف دونون کبھی ردی الکیموس ہوتے ہین اور کبھی انکا کیموس محمود ہوتا ہو **مثال لطیف کثیر الغذا جید الکیموس کی** زردی بیضہ شراب ماء اللحم **مثال لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی** پھیپھڑا اور گوشت اس بچہ مرغ کا جسکے بال و پر نرے برآمد ہو چکے ہون **مثال لطیف قلیل الغذا جید الکیموس کی** کاہو اور سیب **مثال لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی** مولی رائی اور اکثر ترکاریان **مثال کثیف کثیر الغذا جید الکیموس کی** بیضہ بریان نیم غالہ یکسالہ **مثال کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی** گوشت گاؤ اور گوشت بط اور گوشت اسپ **مثال کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی** قدید نہین غذا اُن مین سے غذاے معتدل بھی مرکب ہو سکتی ہو۔

## فصل سولھوین پانی کے اقسام کا بیان

پانی بھی ایک رکن ارکان بدن سے ہو اسکو خصوصیت یہ ہو کہ مشروبات مین داخل ہوتا ہو نہ باین غرض کہ تغذیہ بدن کا اس سے حاصل ہو بلکہ غذا کو نافذ کر دیتا ہو اور اسکے قوام کو درست کر دیتا ہو جو ہمنے کہا کہ پانی سے غذا حاصل نہین ہوتی ہو اسواسطے کہ جو چیز غذا دینے والی ہو اسکی قوت قریبہ یہ ہو کہ خون ہو جائے اور اسکے بعد اسمین یہ قوت ہو کہ عضو انسان کا جزو ہو جائے۔ اور جسم بسیط مین قابلیت اسکی نہین کہ صورت خون کی قبول کرے یا صورت کسی عضو انسان کی اسپر طاری ہو جبتک کہ اس جسم بسیط مین ترکیب نہو مگر پانی مین اتنی بات ہو کہ غذا کے سیلان اور رقیق ہونے مین اعانت کرتا ہو اور پانی کو بطور بدرقہ کے بنا غذا کو رگین مین اور مخارج مین نافذ کر دیتا ہو اس نفوذ مین غذا کو پانی سے استغنا نہین ہو سکتی اور اسکا فعل تغذیہ بدن کا بے رقت اور سیلان کے تمام نہین

ہو سکتا ہو- پانیون کے اقسام مختلف ہین جو بہر ماہیت مین تو اختلاف نہین ہو مگر چونکہ مختلف چیزین اس سے ملتی ہین اور کیفیات چند سے متکیف ہوتا
ہو اور وہ کیفیات اسپر غالب ہوتے ہین اس جہت سے اسمین اختلاف پیدا ہوتا ہو- افضل پانی کی قسمون مین چشمہ کا پانی ہو مگر سب طرح کے چشمہ کا
پانی افضل نہین ہو بلکہ اس زمین کا چشمہ جو زمین سنگلاخ ہو جسکی مٹی پر کوئی حالت اور کیفیت غریب ایسی غالب نہو جو پانی مین اثر کرے یا زمین
پتھر کی ہو کہ اسمین قابلیت عفونت ارضی کی نہو مگر زمین سنگلاخ کا چشمہ سنگی زمین سے بہتر ہو پھر ہر ایک زمین سنگلاخ کا چشمہ بھی بہتر نہین ہو بلکہ
وہ چشمہ جسکا پانی جاری ہو پھر ہر ایک چشمہ جاری بھی زمین سنگلاخ کا اچھا نہین ہو بلکہ اس زمین سنگلاخ کا جاری چشمہ جسپر دھوپ پڑتی ہو اور
ہوا کے سامنے کھلا ہو کہ اس صورت مین چشمہ جاری ایک فضیلت حاصل کرتا ہو اور جو چشمہ جاری نہو بلکہ راکد ہو اسکو مواجہت آفتاب اور ہوا سے
ایسی رداءت حاصل ہوتی ہو کہ اگر اسپر دھوپ نہ پڑے اور ہوا اس تک نہ پہونچے اتنی رداءت نہین ہوتی ہے- **یہ بھی جاننا ضروری ہو** کہ جو چشمے مٹی پر
جاری ہون انکا پانی ان چشمون سے بہتر ہوتا ہو جو پتھرونپر جاری ہون اسلیے کہ مٹی پانی کو صاف کر دیتی ہو اور جو چیزین غریب اور مختلف مزاج کے پانی
مین ملی ہوتی ہین انکو کھینچ لیتی ہو اور پانی کو خوشرنگ اور صاف کر دیتی ہو اور پتھر سے یہ فعل صادر نہین ہوتا مگر ضرور ہو کہ جس مٹی پہ پانی جاری ہو وہ
مٹی سنگلاخ ہونی چاہیے اور زمین حماة نہو یعنے جسکے نیچے کبریت وغیرہ نکلتے ہین اور نہ شورہ زار ہو اور نہ اور کسی قسم کی مٹی ہو پھر اگر باتفاق یہ پانی
بہت گہرا ہو اور روانی مین تیزی ہو بوجہ اپنی کثرت کے جو چیز اسمین ملتی ہو اسکو اپنی طرف مستحیل کر لے اور دھوپ کی طرف جاری ہو یعنی پچھم
کی طرف سے پورب کیطرف خصوصاً مشرق صیفی کی طرف جاری ہوتا ہو پانی سب سے بہتر ہو علی الخصوص جبکہ مبدا یا سرچشمہ دور ہو- جو پانی اتر
یا دکن یا پچھم کی طرف بہتا ہو وہ نہایت ردی ہو خصوصاً جس وقت ہوائے جنوبی چلے اور جو پانی اونچے مقام سے گرتا ہو اور تمام صفات مذکورہ بالا بھی
اسمین موجود ہون وہ سب سے بہتر ہو اور اسکا ایسا حال ہو کہ پینے والے کو شیرین معلوم ہوتا ہو- شراب کو اسکی مقدار زائد کی آمیزش کا تحمل نہین ہو
وزن مین سبک ہوتا ہو ٹھنڈا اور گرم بہت جلد ہوتا ہو اسلیے کہ اسمین تخلخل حالت برودت کا جاڑون مین زیادہ ہوتا ہو اور گرمیون مین حالت سخونت کا
نہ کوئی مزہ اسپر غالب ہوتا ہو اور نہ کوئی بو غالب ہوتی ہو اور انحدار اسکا شراسیف سے بہت جلد ہوتا ہو جو چیز اسمین پکائی جائے بہت جلد گلجاتی ہو
اور بہت جلد پکجاتی ہو- **یہ بھی جاننا ضروری ہو** کہ پانی کا وزن کرنا بہت مفید قاعدہ ہو اسکے حال کے پہچاننے مین پس سبک پانی اکثر اوصاف مین افضل
ہو کبھی وزن پیمانہ سے پہچانا جاتا ہو اور کبھی اسطرح کہ دو کپڑے ہموزن مختلف پانی مین بھگوئے جائین خواہ دو ٹکڑے روئی کے بعد اسکے دونو خشک
کرکے وزن کیے جائین جسکا وزن زیادہ سبک ہو وہ پانی افضل ہو- **مترجم کہتا ہو** وزنی اور سبک ہونا پانی کا پیمانہ کے ذریعہ سے بدون دریافت
وزن صنفی کے ممکن نہین ہو- فن کیمیا مین تجربہ سے ثابت ہوا ہو کہ پانی بہ نسبت سونے کے ۱/۱۹ حصہ کم ہو یعنے جس ظرف مین انیس ۱۹ تولہ سونا سما جائے
اسمین ایک تولہ پانی آئیگا- اس وزن صنفی کو مقیاس مقرر کرکے ہر پانی کا حال دریافت ہو سکتا ہو- **متن** تصعید اور تقطیر سے بھی بری قسم
پانی کی اصلاح ہو سکتی ہو اور تصعید اور تقطیر ممکن نہو فقط جوش دینے سے اصلاح ہو سکتی ہو اسلیے کہ جوش دیا ہوا پانی بنا بر شہادت علمائے
فن کے نفخ کم پیدا کرتا ہو اور جلد ہضم ہوجاتا ہو جہال اطبا کو ایسا خیال ہوا ہو کہ پانی کے لطیف اجزا جوش دینے سے اڑجاتے ہین اور کثیف باقی
رہجاتے ہین پس جوش دینے مین پانی کے کچھ فائدہ نہین ہو بلکہ مضرت ہو اسلیے کہ کثافت اسکی زیادہ ہوتی ہو مگر اس بات کو ضرور جاننا چاہیے کہ پانی
اپنے حد ذات مین متشابہ الاجزا ہو لطافت اور کثافت مین اسواسطے کہ جسم بسیط ہو مرکب نہین ہو پھر کثافت اسمین یا اس جہت سے پیدا ہوتی ہو کہ شدت
کیفیت برودت اسپر غالب ہوتی ہو یا اجزائے ارضی ایسے چھوٹے چھوٹے اسمین ملجاتے ہین کہ انکا جدا کرنا ممکن نہو اور نہ وہ اجزا نیچے بیٹھ سکین اسواسطے کہ
انکی مقدار ایسی نہین ہوتی ہے کہ اپنے وزن سے پانی کے اتصال کو شق کرکے نیچے بیٹھ جائین جب نہین بیٹھ سکتے مین تو باضطرار یہ بات

پیدا ہوتی ہو کہ پانی کے جوہر سے ملے ہوتے ہین **مترجم کہتا ہی** پانی مین جو چیز بیٹھتی ہو یا ڈوبتی ہو اسکا یہی قاعدہ ہو کہ جتنا وزن پانی کا جو خاص اس شئے کے نیچے ہو اگر برابر ہے یا زیادہ تو نہین ڈوبتی اور اگر کم ہو تو ڈوب جاتی ہو تجربہ اس قاعدے کا ملاح یا جہاز رانون کو بخوبی ہوتا ہو کہ تھوڑے پانی مین انکی ناؤ بیٹھ جاتی ہو **متن** جوش دینے سے وہ کثافت پانی کی جو بوجہ برودت حاصل ہو ضرور دفع ہو جاتی ہے اور اسقدر تخلخل پیدا ہوتا ہو کہ قوام پانی کا نہایت رقیق اور پتلا ہو جاتا ہو اسوقت چونکہ بوجہ تخلخل کے اجزا مین خفت پیدا ہوتی ہو یعنی اجزاے ہوائی زیادہ شریک ہو جاتے ہین ممکن ہو کہ وہ اجزاے ارضی جو پانی مین مل گئے تھے اور نیچے نہین بیٹھ سکتے تھے اب بیٹھ جائین اور پانی اسکے اختلاط سے پاک ہو کر قریب بسیط پانی کے ہو جاوے اور جسقدر پانی بذریعہ بخارات کے اڑنے سے باقی رہا ہو لطافت اور خفت مین قریب اسی پانی کے ہو جو اڑا لیا ہو اسلیے کہ پانی جسوقت آمیزش سے پاک ہو جاوے اسکے اجزا لطافت مین متشابہ ہو جاتے ہین پھر اسوقت جو اجزا دخان ہو کر صعود کرین انکو باقی ماندہ اجزا پر زیادہ فضیلت نہین رہتی۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ پانی جوش کھانے سے لطافت اسطرح کی پیدا کرتا ہو کہ اس سے کثافت برودت کی بوجہ حرارت کے زائل ہو جاتی ہو اور اجزاے ارضی جو اسمین ملے ہوتے ہین وہ بیٹھ جاتے ہین۔ ایک دلیل بطور تجربہ کے یہ ہو کہ اگر غلیظ پانی مدت تک کسی ظرف مین رکھا رہے اسکے اجزا نیچے اسقدر نہ بیٹھین گے کہ رسوب انکا معتد بہ ہو اگر وہی غلیظ پانی جوش دیا جاوے فوراً سب اجزا بیٹھ جائینگے اور جو پانی نتھرا ہوا باقی رہے وہ سبک و صاف ہوتا ہو اور سبب رسوب کا یہی ہو کہ بذریعہ طبخ کے پانی کے قوام مین رقت حاصل ہوتی ہو ہم برابر دیکھتے ہین کہ بڑے بڑے نہرون کے پانی مثل جیحون کے خصوصاً وہ پانی جو نیچے سے لیا جاوے بروقت چلو بھرنے کے اسمین نہایت کدورت ہوتی ہو بعد تھوڑے زمانے کے صاف ہو جاتا ہو اور ایک ہی مرتبہ مین اسقدر صاف ہوتا ہے کہ اگر دوبارہ اسکو صاف کرین پھر اسمین کوئی چیز معتد بہ تہ نشین نہین ہوتی۔ ایک گروہ کے لوگ رود نیل کے پانی کی مدح مین افراط شدید کرتے ہین اور چار خوبی اسمین ثابت کرتے ہین ۱ منبع اسکا دور ہو ۲ گذرگاہ اسکی پاکیزہ ہو ۳ دکن سے اتر کی طرف ہر مقام پر جاری ہو ۴ جتنے پانی اسمین بہتے ہین لطیف اور پاکیزہ ہین۔ عمیق ہونا اس نہر کا خاص اسکی صفت نہین اسمین اور بھی نہرین شریک ہین جتنے پانی خراب ہین اگر ہر روز انکو صاف کرین ہر روز از سر نو کچھ کچھ تہ نشین ضرور ہو گا اور باینہمہ جو چیز تہ نشین ہوتی ہو دیر مین ہوتی ہو جھٹ پٹ نہین ہوتی ہو اور باوجود مکرر صاف کرنے کے پھر اچھی طرح صاف نہین ہوتا ہے سبب اسکا یہ ہو کہ اجزاے ارضی بسہولت اسی پانی سے دفع ہوتے ہین جس مین غلاظت اور لزوجت اور دہنیت نہو اور کثیف مین اسکا تہ نشین ہونا ایسا آسان نہین ہوتا۔ بعد طبخ اور جوش دینے کے مرتبہ مخض کا ہو یعنی متھنے کا اسطرح پر کہ پانی کو کسی مشک وغیرہ مین بھر کے خوب ہلائین۔ عمدہ پانی کی قسم سے آب باران ہو خصوصاً جو گرمیون مین برسے گرجتے ہوے بادل سے اور جو پانی ایسی بدلی سے برسے جسکے ساتھ سخت ہوائین چلتی ہین اسکے بخار مین کدورت ہوتی ہو اور جو پانی ایسے ابر سے ٹپکتا ہو اسمین بھی کدورت ہوتی ہو پس جوہر اس پانی کا خالص نہین ہوتا بلکہ مغشوش ہوتا ہو عفونت آب باران مین بہت جلد آجاتی ہے اگرچہ یہ پانی جمیع اقسام آب سے بہتر ہو اسکی وجہ یہ ہو چونکہ رقت اسمین زیادہ ہوتی ہو مفسد ہوائی او ارضی اسمین بہت اثر کرتا ہو اور اسکی عفونت سے اگر استعمال کیا جائے تعفن اخلاط پیدا ہوتا ہو اور آواز اور سینہ کو بہت ضرر کرتا ہو۔ ایک قوم نے جلد متعفن ہونا اسوجہ سے تجویز کیا ہو کہ اسکی پیدائش ایسے بخارات سے ہوتی ہو جو مختلف رطوبات سے اٹھتے ہین اور اگر یہی بات صحیح ہو تو آب باران لائق مذمت کے ہو عمدہ اقسام مین شمار نکیا جائیگا بلکہ سبب یہی ہو کہ اسکے جوہر مین لطافت زیادہ ہوتی ہو اور جوہر لطیف کا قوام قابلیت انفعال کی زیادہ رکھتا ہو اگر آب باران کو آگ پر چڑھا کر جوش دین پھر عفونت کو کم قبول کرتا ہو۔ اگر ترش چیزین کھائی جائین اور آب باران کے پینے کی ضرورت ہو جو قابل عفونت ہو اسوقت

اسکے ضرر سے امان ہوتی ہی کنوین اور کاریز کا پانی بہ نسبت اس چشمہ کے پانی کے ردی ہوتا ہی اسلیے کہ یہ پانی محتقن اور بند ہوتے ہین اور اجزاے ارضی کی مخالطت ان مین زمانہ دراز تک رہتی ہی کہ خالی کسی قدر عفونت سے نہین ہوتے اور جسوقت نکالے جاتے ہین ایک قاسری قوت انمین ایک حرکت پیدا کرتی ہی یعنے نکالنے والے کی اپنی قوت طبعی سے یہ متحرک ہو کر بالکل بظہور نہین ہوتے اور نہ اپنی قوت سے پوشیدہ ہوتے ہین بلکہ چند حیلہ اور کاریگری انکے نکالنے مین خرچ کیجاتی ہی تب انکو قابلیت ترشح کی حاصل ہوتی ہی ان سب مین جس پانی کی آمد سیسے کے نلون سے ہو بہت برا ہی کہ قوت رصاص کی اخذ کرتا ہی اور قروح امعاء پیدا کرتا ہی۔ پانی تالاب کے گرم ہونیکا کنوین سے برا ہوتا ہی اسلیے کہ کنوین کا چشمہ بجہت آب کشی کے ہمیشہ متحرک رہتا ہی اور بہت دیر تک وہ پانی محل احتقان مین نہین ٹھہرتا اور جو گڑھے تالاب یا دریا کے کنارے کھودے جاتے ہین اسکی آمد و شد ان کے متعفن راہون مین دیر تک ہوتی ہی اور چشمہ تک پہونچکر باہر نکلنا اسکا بطی حرکت سے ہوتا ہی کہ وہ حرکت قوت اندفاع سے نہین پیدا ہوتی بلکہ اسکے معدے مین کثرت ہوتی ہی اس سے باہر نکل آتا ہی اور سواے زمین فاسد و متعفن کے اچھی زمین مین نہین ہوتا پانی زمین سخت یا سنگین کا جو نشیب آلود ہو اور وہ پانی جو برف کی زمین کا ہو غلیظ ہوتا ہی۔ آب بستہ خصوصاً جو دھوپ کے سامنے کھلا ہو ردی اور ثقیل ہوتا ہی جاڑون مین بجہت برف ریزی کے سرد ہوجاتا ہی گرمیون مین دھوپ اور عفونت کی وجہ سے گرم ہوجاتا ہی جاڑونمین اس پانی سے بلغم پیدا ہوتا ہی اور گرمیونمین صفرا اور بوجہ کثافت اور اختلاط اجزاے ارضی اور متحلل ہونے اسکے اجزاے لطیف کے پینے والون کو مرض طحال عارض ہوتا ہی اور مراق انکی تنگ ہوجاتی ہے اور احشا مین انکے بدحالی اور خشکی پیدا ہوتی ہی اور اطراف اور مونڈھے اور گردن سخت ہوجاتی ہی اور خواہش کھانے کی ترجیح پاتی ہی اور پیاس غالب ہوتی ہی اور قبض شکم پیدا اور براز بدشواری ہوتا ہی اور بیشتر مبتلاے استسقا ہوتے ہین اسواسطے کہ احتباس مائیت کا انکے بدن مین ہوتا ہی اور کبھی ذات الریہ اور زلق الامعاء اور ورم طحال مین مبتلا ہوتے ہین پاؤن ان لوگون کے تپلے اور جگر ضعیف ہوجاتے ہین خورش بوجہ مرض طحال کے کم ہوجاتی ہی جنون اور بواسیر اور دوالی اور ذات الریہ اور ورم رخوا نمین پیدا ہوتا ہی خصوصاً عورتون مین۔ انکی عورتونکا حاملہ ہونا اور اس حمل کی ولادت دونون دشوار ہوتے ہین اور اکثر جنین جس مین ورم ہو انکے حمل کا نتیجہ ہوتا ہی۔ مرض رجا انکی عورتونمین بہت ہوتا ہی اور اس بیماری کو حمل کاذب کہتے ہین۔ انکے رگون مین اورمہ یعنی وہ فتق جو آنت اترنے سے پیدا ہو بکثرت ہوتا ہی۔ اور جوانون کو دوالی اور قروح ساق بہت عارض ہوتے ہین اور انکے قروح دیر مین اچھے ہوتے ہین۔ شہوت انپر غالب ہوتی ہی۔ اسہال انکا دشوار ہوتا ہی اور اسہال مین اذیت اور قرحہ احشا بھی ہوتا ہی۔ حماے ربع اکثر انکو عارض ہوتی ہی۔ اور مشایخ مین حماے محرقہ پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ انکے طبائع اور بطون مین یبس غالب ہوتا ہی بستہ پانی کسی قسم کا کیون نہو معدے کو موافق نہین ہی۔ اور چشمہ کا پانی جلد مین بھر کر جو لیا جاے اسکا حکم بستہ پانی کے قریب ہی مگر بالکل برا بقدر نصفیت ہی کہ اسکی بقا ار موضع واحد مین دیر تک نہین ہوتی جبتک چشمہ کا پانی جاری نہو اسمین کسی قدر ثقل ضرور ہوتا ہی اور اکثر اسمین تعفن بھی ہوتا ہی اور اسکا استحالہ بطرف سخونت کے باطنی اعضا مین جلد ہوجاتا ہی اسی جہت سے اصحاب حمیات اور ان لوگون کو جنمین غلبۂ صفرا ہو موافق نہین ہوتا بلکہ اسکا استعمال ان بیماریون مین مناسب ہی جو محتاج حبس اور انضاج کے ہین جس پانیمین جوہر معدنی فلزات کی آمیزش ہو خواہ وہ چیزے جو قریب بمعدنی ہو اسیطرح وہ پانی جسمین جونک بکثرت پیدا ہو ردی ہوتے ہین مگر بعض اقسام مین ایسے پانیون کے منافع بھی ہوتے ہین جس پانی پر قوت لوہے کی غالب ہو تقویت احشا کی اس سے منفعت حاصل ہوتی ہی اور ضرب کو منع کرتا ہی اور جمیع قواے شہوانی کو برپا کرتا ہی حال ایسے پانی کا اور جو اسکے قایم مقام ہی عنقریب ذکر کرینگے یخ اور برف اگر خالص ہو اور کسی قوت ردی کی اسمین آمیزش نہو خواہ اسکو پانی کرلین یا اسمین پانی ٹھنڈا کرین یا اسکو پانی مین ڈالکر استعمال کرین ہرطرح بہتر ہی اور اسکے اقسام حالات مین زیادہ اختلاف ایسا نہین ہوتا کہ جو ظاہر ہو لیکن کثافت

اسکی ہر ایک پانی سے زیادہ ہی جسکے پٹھہ مین درد ہو اسکو مضرت پہونچتی ہی اور جوش دینے کے بعد یہ فساد بھی برطرف ہوجاتا ہی لیکن اگر یخ خراب
پانی سے بنی ہو اور برف نے قوت غریبہ اپنے گرنے کے مقام کی حاصل کی ہو اسکا استعمال اسی طور پر اچھا ہی کہ پانی اس سے کسی برتن مین مثل صراحی
وغیرہ کے ٹھنڈا کرین اور اسکا اثر برودت اسطرح پہونچے لیکن کہ برف اسکی پانی مین نہونے پائے۔ سرد پانی جسکی مقدار معتدل ہو صحیح آدمیون کو
بہت موافق ہی اگرچہ پٹھہ کو مضر ہی اور جسکے احشا مین ورم ہو انکو بھی ضرر پہونچاتا ہی۔ سرد پانی سے شہوت طعام پر آگاہی ہوتی ہی اور معدہ استوار ہوجاتا
ہی۔ اور گرم پانی سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہی اور طعام کی گرمی فرو ہوجاتی ہی اور اس سے پیاس مین تسکین نہین ہوتی ہی بیشتر مرض استسقا اور دق پیدا
کرتا ہی۔ اور بدن کو لاغر کردیتا ہی جس پانی کو آگ سے گرم کیا ہو اگر فاتر یعنے نیم گرم ہو متلی پیدا کریگا اور اگر اس سے بھی زیادہ گرم اور نہار منھ
پیا جائے تو اکثر معدے کو فضول سے دھو ڈالتا ہی اور روانی شکم پیدا کرتا ہی لیکن کثرت استعمال اسکی بری ہی قوت معدے کو سست کرتا ہی
اور جو پانی بہت گرم ہو اکثر قولنج کو دفع کرتا ہی اور طحال کے ریاح کو توڑ دیتا ہی۔ جن لوگون کو گرم پانی مصنوعی مفید ہی وہ مثل مصروع اور
اصحاب مالیخولیا اور صاحبان صداع بارد اور اصحاب رمد اور وہ لوگ جنکی حلق مین یا دریائی گوشت مین دانتون کے ثبور ہون یا پس گوش مین ورم ہو
اور اصحاب نوازل اور وہ لوگ جنکے حجاب مین قروح ہون یا انحلال فرد یعنی تفرق اتصال نواحی سینہ مین ہو خواہ وہ لوگ عسر حیض و بول مین مبتلا ہون
اور اوجاع کو آب گرم سے تسکین ہوتی ہی۔ آب شور لاغری اور جلد مین خشونت اور سوختگی پیدا کرتا ہی اور پہلے بوجہ جلاے ذاتی کے اسہال پیدا کرکے
آخر مین بجہت قوت تجفیف کے جو اسکی طبیعت مین ہی حبس اسہال کرتا ہی اور خود کو فاسد کرکے حکہ اور جرب پیدا کرتا ہی جس پانی مین کدورت ہو
سنگ ریزے اور سدے پیدا کرتا ہی بس چاہیے کہ بعد استعمال ایسے پانی کے مدرات کا استعمال کرین لیکن مبطون یعنی جنکے دست جاری ہون اکثر ایسے
پانی سے منتفع ہوتا ہی۔ اسی طرح جتنے پانی غلیظ اور ثقیل ہین چونکہ وہ بطن مین احتباس پیدا کرتے ہین اور دیر مین معدے سے اترتے ہین یہ بھی مبطون کو
مفید ہین۔ اور تریاق اس پانی کی دسومت اور حلاوت ہی۔ نوشادری پانی طبیعت کو روان کرتا ہی پیا جائے خواہ اسمین بیٹھین یا اس سے حقنہ کرین
شبی پانی جسمین پھٹکری کا اثر ہو روانی فضول حیض کو نفع کرتا ہی۔ اور نفث الدم اور سیلان بواسیر کو بھی نافع ہی مگر تپ کو مستعد حمی کے بدن مین
برانگیختہ کرتا ہی۔ حدیدی پانی ورم طحال کو پگھلا دیتا ہی اور باہ پر معین ہوتا ہی۔ نحاسی پانی فساد مزاج کی اصلاح کرتا ہی۔ اگر چند پانی اچھے اور برے
باہم مختلط ہوجائین انمین سے قوی تر کا اثر غالب ہوگا۔ ہمنے تدبیر فاسد پانی کے باب تدبیر کی مسافرین مین ذکر کی ہی اور باقی احکام پانی کے اور اسکی صفات اور
اسکے اصناف کی قوتین خاص پانی کے باب مین اس مقام پر ذکر کرینگے جہان ادویۂ مفردہ کا بیان ہوگا **فصل سترھوین موجبات احتباس اور
استفراغ کے بیان مین** احتباس اس چیز کا جسکو بالطبع نکلنا چاہیے یا بجہت ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہی یا بوجہ شدت قوت ماسکہ کے کہ وہ شی
قابل الدفع کو دیر تک ٹھہراتی ہی یا بجہت ضعف ہاضمہ کے اسکو قواے طبعی تا اختتام ہضم اسی شی کیطرف مین دیر تک ٹھہراتا ہی یا مجاری مین تنگی اور سدے
پڑجائین۔ یا مادہ غلیظ اور بالزوجت ہو خواہ مادہ کثیر ہی کہ اسکے اخراج پر دافعہ قادر نہو یا قوت الادیہ کو اسکے دفع کے احتیاج پر حس مفقود ہوجاے جیسے قولنج [illegible]
مین ہوتا ہی۔ یا قوت طبعی کسی اور طرف متوجہ ہو جسطرح بحران مین احتباس بول و براز بسبب توجہ طبیعت کے استفراغ بحرانی پر کسی اور جہت مین ہوجاتا ہی جسوقت
احتباس اس شی کا جسکا استفراغ ضرور ہی واقع ہو اسوجہ سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہین۔ جو امراض کہ بطور خاص ترکیب کے پیدا ہوتے ہین ان مین سے سدے پڑجاتا
اور استرخا اور تشنج رطوبی اور مثل اسکے ہین۔ اور امراض سوء مزاج مثل عفونت یا احتقان روح اور خون کا خواہ اسکا استحالہ طرف ناریت کے ایسے
حرارت غریزی بجہت طول زمانہ احتقان کے بجھ جاتی ہی یا بجہت شدت احتقان کے برودت پیدا ہوتی ہی اور ایضاً رطوبت کا غلبہ تمام بدن مین ہوجاتا ہی
امراض مشترکہ جو بوجہ احتباس کے پیدا ہوتے ہین مثلاً بھیجا نار گون وغیرہ کا اور انمین سے رطوبت کا جاری ہونا تخمہ بدترین اسباب امراض سے خصوصاً جسوقت

بعد خوگرفتہ ہونے خلوے اور خشکی معدہ کے واقع ہو جیسے نہایت پرخوری زمانہ خوش حالی کے جو بعد نہایت بھوک زمانہ قحط کے واقع ہو امراض مرکبہ مثل اورام اور بثور کے ہین۔ استفراغ اس چیز کا جسکا حبس واجب ہو۔ یا بجہت قوت دافعہ کے ہوتا ہو۔ یا ضعف ماسکہ سے۔ یا مادہ مستفرغ موذی ہوتا ہو کہ بوجہ کثرت کے گرانی پیدا کرتا ہو۔ یا بجہت بو کے تمدید پیدا کرتا ہو۔ یا بوجہ حدت اور تیزی کے لذع پیدا کرتا ہو۔ یا بسبب رقیق ہونے کے گویا کہ خود بخود بہنے لگتا ہو اور اسکا دفع ہوجانا آسان ہوتا ہو اور کبھی اس مادۂ رقیق کے سیلان کو وسعت مجاری معین ہوتی ہو جیسے سیلان منی پیدا ہوتا ہو یا مجاری مین انشقاق طولاً پیدا ہوتا ہو یا انقطاع مجاری عرض مین خواہ مجاری کے منھ کھلجاتے ہین جیسا رعاف مین کبھی وسعت مجاری کی ایک سبب جدید داخلی ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہو جسوقت شے قابل احتباس کا استفراغ ہوجاے برودت مزاج کی پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ جو مادہ حار غریزی یعنی روح اور خون کو نرم کرتا تھا اور جس سے حار غریزی کو غذا ملتی تھی نکلجاتا ہو۔ اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت مزاج کی پیدا ہوتی ہو اگر وہ مستفرغہ بارد مادہ مثل بلغم کے ہو یا قریب باعتدال مزاج مثل خون کے اسوقت خلط صفراوی جو نہایت گرم ہو غالب ہوتی ہو پس سخونت پیدا ہوتی ہو۔ کبھی استفراغ سے پیدا ہوتا ہو جو دائمی اور بالذات ہوتا ہو۔ کبھی استفراغ سے رطوبت عارض ہوتی ہو جس طرح حرارت کا عارض ہونا ہم بیان کیا اور یہ رطوبت بروقت استفراغ اس خلط کے جو مخفف تھی پیدا ہوتی ہو یا بجہت عاجز ہونے حرارت غریزی کے ہضم غذا سے چونکہ بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہو رطوبت عارض ہوتی ہو مگر یہ رطوبت مزاج اصلی کو نافع نہین ہو اور نہ رطوبت غریزی کہلاتی ہو وہ حرارت جو بعد استفراغ کے ہو حرارت غریزی نہین ہو بلکہ جو استفراغ مفرط ہو اسکے بعد برودت اور یبس جوہر اعضا اور انکی طبیعت مین پیدا ہوتا ہو اگرچہ بعض اعضا مین حرارت غریبہ اور رطوبت غیر صالحہ بھی لاحق ہوجاے کبھی استفراغ مفرط کے بعد امراض آلیہ سے سدہ بھی پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ یبس رگون مین اور انسداد انکے مسالک مین بافراط ہوجاتا ہو اسکے بعد تشنج یبسی اور کزاز پیدا ہوتے ہین۔ احتباس اور استفراغ جو بحد اعتدال ہون اور بوقت حاجت دفع ہون بہت نافع ہوتے ہین اور حالت صحت کی حفاظت کرتے ہین۔ اسباب ضروریہ کے احتباس مین ہمارا کلام پورا ہوچکا اگرچہ ان مین کچھ ایسے اقسام بھی بیان ہوے جو ضروری نہ تھے اب ہم اور قسم کے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہین

## فصل اٹھارھوین کلام کلی اُن اسباب مین کہ اتفاقاً بدن مین پیدا ہوتے ہین نہ انکی ضرورت ہوتی ہو اور نہ ان سے کچھ مضرت پہونچتی ہو

اسباب غیر ضروری اور غیر مضرہ چیزین ہین جو بہ اوائی جنس کے طبیعت مین داخل نہین ہین اور نہ مخالف طبیعت کے ہین یہ وہی چیزین ہین جو بدن انسان سے ملتی ہین سواے ہوا کے کہ وہ اسباب ضروری مین داخل ہو بلکہ مثل حمام اور اقسام ولک وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی اُن اسباب کے بیان مین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو چیزین بدن انسان مین خارج سے ملاقات کرکے کچھ عمل کرتی ہین انکا اثر دو طرح پر ہوتا ہو یا جزو لطیف شے کا بدن کے مسامات مین بوجہ قوت غائصہ کے نفوذ کرتا ہو۔ اُس قوت کی شان یہی ہو کہ اندر بدن کے ڈوب کر نافذ ہوجاے یا جذب اعضا کا مسامات سے کرے خواہ دونون باتین جمع ہون۔ یا اسطرح پر فعل کرے کہ اس مین مخالف کو یقیناً دخل نہو بلکہ محض بوجہ کیفیت کے بدن کو کسی اثر کی طرف پھیرے اور یہ فعل یا اسوجہ ہوتا ہو کہ اس سے یہ کیفیت بالفعل محسوس ہوتی ہو جیسے طلا جو بالفعل ٹھنڈا ہو بذریعۂ برف وغیرہ کے کہ اس سے بالفعل تبرید حاصل ہوتی ہو۔ یا کماد سخن یعنی سینک بالفعل کہ بذریعہ آگ وغیرہ گرم کیا جاے کہ اس سے بالفعل سخونت حاصل ہوتی ہو۔ یا یہ اثر اُس مین بالخاصیت ہو جیسے تعلیق سنگ یشم کی واسطے التہاب قلب کے۔ بعض چیزین بوجہ ملاقات کے تغیر دیتی ہین اور کھانے سے مین کچھ تغیر نہین دیتی ہین جیسے پیاز کہ اگر اسکا خارج ضماد کیا جاے قرحہ ڈالدیتی ہو اور کھانے مین کسی مقدار پر کیون نہو قرحہ نہین پیدا کرتی ہے۔ اور بعض چیزین اسکے برعکس ہین جسطرح سفیدہ کہ اگر پیا جاے تغیر عظیم پیدا کرے اور طلا کرنے سے کچھ اثر مضر نہین کرتا ہے۔ بعض چیزین دونون طرح سے اثر کرتی ہین پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب چھ اسباب مین سے ہوتا ہو۔ ایک سبب یہ کہ مثلاً پیاز جسوقت داخل بدن مین پہونچے قوت ہاضمہ جلدی کرکے اسکی

قوت نوعیہ کو توڑ ڈالتی ہے اور اسکے مزاج کو بدل دیتی ہے پس اسکو اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہین رکھتی جتنا زمانہ اسکو باطن مین قرحہ ڈالنے کا درکار ہے دوسرا سبب یہ ہے کہ ہمراہ کسی اور چیز کے کھائی جاتی ہے جو اسکی قوت کو توڑ دیتا ہے۔ تیسرا سبب یہ ہے کہ ادعیہ غذا مین ایسی رطوبات سے ملجاتی ہے کہ ان مین ڈوب کر اسکی قوت ٹوٹ جاتی ہے۔ چوتھا سبب یہ ہے کہ خارج مین بروقت ضماد کے مقام واحد مین ٹھہری رہتی ہے اور اندر ایک جگہ ٹھہرنے نہین پاتی۔ پانچوان سبب یہ ہے کہ خارج مین بروقت ضماد وغیرہ کے اسکا اتصال باستواری ہوتا ہے اور داخل مین فقط مس کرتی ہوئی متحرک رہتی ہے اور اتصال کامل نہین ہونے پاتا چھٹا سبب یہ ہے کہ جسوقت اندر پہونچتی ہے قوت طبعی اس مین تدبیر و تصرف کرتی ہے کہ اسکا فضلہ فوراً دفع ہوجاتا ہے اور مقدار جید تحلیل ہوجاتی ہے۔ سفیدی کا اثر پیاز کے اثر کے برعکس اس سبب سے ہے کہ اسکے اجزا غلیظ ہین مسامات مین نفوذ خارج سے نہین کرتے اور اگر کسی قدر نفوذ بھی ہوتا ہے تو مجاری سوح اور اعضاے رئیسہ تک اسکی رسائی بخوبی نہین ہوتی اور جسوقت کھایا جاے تو امر بالعکس ہوجائیگا یعنے غلیظ اجزا سے ثقل اعضاے باطنی پیدا ہوگا مجاری سوح اور اعضاے رئیسہ تک بخوبی نفوذ کریگا اور پھر چونکہ طبیعت سمیہ جو سفیدی مین ہے اُسکا توران بافراط بدون قوی تاثیر حار غریزی کے نہین ہوتا ہے اور خارج سے ضماد کرتے ہین پھر دو ملاقات یہ بات حاصل نہین ہوسکتی اور داخل مین یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہے اس قسم کے احکام کا اعادہ بقدر ضرورت کتاب ادویہ مفردہ مین بھی کیا جائیگا

## فصل انیسوین موجبات استحمام اور دھوپ کرنے کے بیان مین

بعض اطبا جنکو دعویٰ حذاقت ہے انھون نے کہا ہے کہ حمام وہ بہتر ہے جو پرانا ہو اور اسکی فضا وسیع ہوا اُسکی پاکیزہ ہو۔ پانی اُسکا شیرین ہو۔ اور بعض لوگون نے یہ زیادہ کہا ہے کہ مقدار اُسکی گرمی کی بقدر مناسب اس مزاج کے ہو جو اُس مین جانا چاہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فعل طبعی حمام کا یہ ہے کہ اُسکی ہوائے سخونت اور پانی سے ترطیب پیدا ہو۔ بیت اول حمام کا مبرد اور مرطب ہے اور دوسرا درجہ مسخن اور مرطب ہے۔ اور تیسرا درجہ مسخن اور مجفف ہے۔ جس شخص نے کہا ہے کہ پانی اعضاے اصلی کی ہرگز ترطیب نہین کرتا بذریعہ پینے کے اور نہ بوسیلہ اتصال کے اسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیئے۔ کبھی حمام مین جانے سے سوائے تغیرات مذکورہ بالا کے اور تغیرات بھی عارض ہوتے ہین بعض ان تغیرات کے بالعرض ہوتے ہین اور بعض بالذات اسلیے کہ گو خود بھی کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اُسکی ہوا بجہت کثرت تحلیل حار غریزی کے تبرید پیدا کرتی ہے۔ اور جوہر اعضا لینے بوجہ کثرت تحلیل رطوبات اصلی کے تجفیف پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ کچھ فائدہ رطوبت غریبہ کے پیدا ہونے کا بھی اس سے حاصل ہوتا ہے اور اگر پانی نہایت گرم ہو جلد مین بدن کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے پھر اسکے مسامات سمٹ جاتے ہین اور پانی کی رطوبت بدن کے اندر نہین پہونچتی اور نہ اچھی طرح سے تحلیل مقصود حاصل ہوتی ہے۔ پانی حمام کا کبھی سخونت اور برودت ساتھ ہی اس سے پیدا ہوتی ہے تسخین بجہت گرم ہونے کے پیدا کرتا ہے اگر اسکی گرمی فاتر سے کم ہوا سوقت اس سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے اور بجہت احتقان حرارت کے اگر بارد ہو تو چونکہ اسکی ہوا سے احتقان حرارت حاصل ہوتا ہے اور تمام حرارت احشا مین جمع ہوجاتی ہے پھر جسوقت سرد پانی بدن پر وارد ہوتا ہے تو اندر جسم کے حرارت پیدا ہوتی ہے اور تبرید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ جسوقت پانی مین بدن زیادہ تر بھیگے حصول برودت کا دو سبب سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ پانی بالطبع بارد ہے آخرامر مین اس سے تبرید ضرور حاصل ہوگی اگرچہ حرارت ارضیہ کی وجہ سے گرم ہوجاے مگر یہ گرمی ثابت نہین رہتی ہے بلکہ زائل ہوجاتی ہے اور فعل طبعی پانی کا یعنی تبرید اس مقدار مین جسکو بدن پی لیتا ہے باقی رہتی ہے **ایضاً** پانی گرم ہو یا سرد ہر حال مین رطب ضرور ہوتا ہے اور جسوقت ترطیب مین افراط ہوئی احتقان حرارت غریزی کا بوجہ کثرت رطوبت کے اسکی حرارت کو بجھا دیتا ہے پس تبرید حاصل ہوتی ہے۔ حمام سے کبھی بوجہ تحلیل کے بھی سخونت حاصل ہوتی ہے جس وقت کہ غذاے غیر منہضم بدن مین ہو یا کوئی خلط بارد جسکا نضج نہوا ہو پس غذا کو بوجہ تسخین کے ہضم کردیتا ہے اور خلط مین نضج پیدا کرتا ہے کبھی استعمال حمام کا بطور خشکی کے ہوتا ہے پس اس سے تجفیف حاصل ہوتی ہے اور صاحبان استسقا کو اور جنکے بدن مین ترہل یعنی ڈھیلا پن ہو فائدہ کرتا ہے اور کبھی حمام تر مستعمل ہوتا ہے۔ اور کبھی اس مین دیر تک بیٹھنے مین بوجہ تحلیل اور تعریق کے تجفیف پیدا کرتا ہے اور

کبھی اس مین تھوڑا سا بیٹھتے ہین لیس ترطیب پیدا کرتا ہو اگر قبل عرق نکلنے کے بدن سے اُسکو پونچھ ڈالین - اور کبھی استعمال حمام کا نہار منھ اور حالت گرسنگی اور خلاے معدے مین ہوتا ہو اُسوقت تجفیف شدید پیدا کرکے بدن کو لاغر اور ضعیف کر دیتا ہو - اور کبھی شکم سیر ہونے کے تھوڑے زمانے کے بعد ہوتا ہو تو اُسوقت فربہی پیدا کرتا ہو اس سبب سے کہ ظاہر بدن کی طرف جذب مادہ کرتا ہو مگر اُسوقت حمام کا استعمال سدے بھی پیدا کرتا ہو کہ اُسکے سبب سے معدے اور جگر سے غذاے ناپختہ بطرف اعضا کے کھنچتی ہو - اور کبھی استعمال حمام کا بروقت آخر ہضم اول قبل از خلاے معدہ ہوتا ہو پس نفع کرتا ہو اور باعتدال فربہی پیدا کرتا ہو - جو شخص حمام کو بغرض ترطیب استعمال کرے جیسے مدقوق اُسکو واجب ہو کہ پانی مین اسقدر بھیگے جب تک کہ ضعف پیدا نہو بعد اُسکے تیل کی مالش بدن مین کرے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور جو مائیت اندر بدن کے مسام مین نافذ ہو اُسکا جنس کرے اور اندر جلد کے اُس مائیت کو محتقن کرے اور اُس شخص کو زیادہ ٹھہرنا حمام مین مناسب نہین ہو اور جتنی دیر ٹھہرے مقام معتدل مین قیام پذیر ہو اور حمام کی زمین پر پانی زیادہ گرایا جاے تاکہ بخارات بہت اُٹھکر ہوا مین ترطیب پیدا کرین اور حمام سے بیرنج و مشقت جو اُنکو لازم ہو منتقل ہون اور دہ محفہ کا خاص جو اُنکے واسطے تیار کیجاتی ہو جسکا بیان باب حمیات مین آتا ہو اُسی پر سوار کردیے جائین اور سرد خوشبو حمام سے نکلنے کے بعد فوراً لگائی جاے اور ایک گھنٹہ جامہ کن مین ٹھہرائے جائین تا اینکہ معتدل سانس آنے لگے - مرطبات مین سے آب جو خواہ شیر الاغ یعنے گدھی کا دودھ پلایا جاے - جو شخص حمام مین زیادہ ٹھہریگا اُسپر خوف غشی کا ہوگا اسلیے کہ زیادہ ٹھہرنے سے قلب مین گرمی پیدا ہوتی ہو اور پہلے ثوران متلی کا ہوتا ہو - حمام مین باوجود کثرت منافع کے ضرر بھی ہوتے ہین کہ اسکی جہت سے ریزش فضول کی طرف اعضاے ضعیف کے بسہولت ہوتی ہو اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہو اور پٹھے کو ضرر پہونچتا ہو - حرارت غریزی کی تحلیل ہو جاتی ہو - اور اشتہاے طعام ساقط ہوجاتی ہو اور قوت باہ مین ضعف پیدا ہوتا ہو - حمام کے واسطے بھی فصول یعنی اقسام مقرر ہین بوجہ اُن مائیون کے جو حمام مین مقرر ہین کہ اگر وہ پانی نطرونی یا کبریتی یا دریائی خواہ رمادی یا شور براہ طبیعت کے ہون یا بذریعہ صناعت کے اُن مین یہ مزاج پیدا کیے جائین یا اُن مین مویزج خواہ حب لغار یا کبریت وغیرہ جوش دیے جائین ایسے پانی تحلیل اور تلطیف کرتے ہین اور ترہل بدن کا دور کرتے ہین اور فربہی زائد کو گھٹا دیتے ہین اور انصباب مواد کو بطرف قروح کے منع کرتے ہین جسکے بدن مین عرق مدنی یعنی نارو ہوا اُسکو مفید ہو - نحاسی اور حدیدی اور شور پانی بھی امراض بارد اور رطوبی کو از قسم اوجاع نقرس اور مفاصل اور استرخا اور ربو اور امراض گروہ کو نافع ہو اور ٹوٹے ہوئے اعضا کے جوڑنے مین تقویت دیتے ہین اور دمل اور قروح کو بھی فائدہ دیتے ہین اور خاص نحاسی پانی فم اور لہاۃ اور آنکھ جس مین استرخا ہوگیا ہو اور کان کی رطوبت کو مفید ہو - اور حدیدی پانی خاص معدے اور طحال کو بہت نافع ہو - شور پانی جس مین بورقیت ہو دُس اعضا جو قابل مواد ہون اُنکو فائدہ کرتا ہو اور جن جنینون کی یہ حالت ہو یعنی قابلیت مواد کی اُنمین ہو اُنکو استوار کرتا ہو - معدہ مرطوب اور اصحاب استسقا اور نفخ کو نفع کرتا ہو - شبی اور زاجی پانی مین نہانا قذف الدم کو مفید ہو - اور جو خون براہ مقعد آتا ہو اور بھی خون حیض کو فائدہ مند ہو اور تقلب معدہ اور اسقاط کو جو بلا سبب ہو اور تہیج اور افراط عرق کو بھی مفید ہو - کبریتی پانی اعصاب کو پاک کرتا ہو اوجاع اور تمدد اور تشنج مین تسکین پیدا کرتا ہو - اور ظاہر بدن کو بثور اور قروح ردی جو مزمن ہون اور جو نشانات زشت ہون اور کلف اور بہق برص سے پاک کرتا ہو - اور جو فضول مفاصل یا طحال یا جگر پر گرتے ہون اُنکی تحلیل کر دیتا ہو - اور صلابت رحم کو نافع ہو مگر یہ پانی معدے کو ڈھیلا کرتا ہو اور اشتہا ساقط کرتا ہو پانی اُس زمین کا جسپر گھانس نہ اُگے یا اُس زمین کا جہان قفر الیہود یا ایک قسم کا قیر پیدا ہو اس مین نہانا سر کو رطوبت سے بھر دیتا ہو اسی واسطے اس مین غوطہ نہ لگانا چاہیے اور تسخین اُس مین بدیر ہوتی ہو خصوصاً واسطے رحم اور مثانہ اور قولون کے مگر یہ پانی ردی ہو واسطے عمل کے جس شخص کا ارادہ ہو کہ حمامات یعنی کبریتی چشمون مین اہتمام کرے واجب ہو کہ بآسانی اور سکون اور نرمی اور تدریج سے غسل کرے نہ دفعۃً جس بات مین حفظ صحت کے قواعد بیان ہونگے اُس مین بعض احکام حمام کے دوبارہ ایسے ذکر کیے جائینگے جس مین نظر کرنی باوجود حفظ قواعد مذکورۂ بالا کے واجب ہو

اور اسی طرح تمام استعمال آب سرد کے بھی مذکور ہونگے **ذکر موجبات تسخین شمس کا اور ریگ مین مدفون ہونا اور اس مین لوٹنا اور تیل مین بھیگنا اور پانی منھ پر چھڑکنے کا بیان** دھوپ کا اثر خصوصًا چلنے مین علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد چلنا یا دوڑنا اس سے تحلیل فضول کی بقوت اور بذریعہ عرق کے ہوتی ہے اور نفخ پراگندہ ہوتا ہے۔ اور اورام کی تحلیل ہوجاتی ہے۔ اور فربہی اور استسقا بھی دفع ہوتا ہے۔ اور ربو اور انصباب نفث کو نفع ہوتا ہے۔ اور صداع بارد مزمن دفع ہوجاتا ہے۔ اور وہ دماغ جسکا مزاج بارد ہے قوی ہوجاتا ہے۔ جب تک دھوپ مین بدن تر نہو بلکہ خشک رہے وجع ورک اور درد گردہ اور اوجاع مفاصل اور اختناق رحم کو نافع ہے۔ اور رحم پاک ہوجاتا ہے۔ اگر دھوپ مین بدن کو کھول کر چلے تو کھال سمٹ جائیگی اور مثل کوئلہ کے سیاہ ہوجائیگی اور مسامات کے منھ پر مثل داغ دینے کے نشان پڑجائین گے اور تحلل بخار بر طرف ہوجائیگا۔ دھوپ مین ٹھہرنا ایک جگہ پر جلد کے جلانے مین زیادہ اثر کرتا ہے بہ نسبت چلنے پھرنے کے اور تحلل اس مین بہت کم ہوتا ہے۔ سب قسم کی ریگ مین قوی تر ریگ دریا واسطے خشک کرنے رطوبات اطراف جلد کے ہے۔ کبھی اسکے اندر بیٹھتے ہین جسوقت کہ گرم ہو۔ اور کبھی اس مین دفن کردیتے ہین اور کبھی بدن پر تھوڑی تھوڑی ڈالتے ہین پس اوجاع اور امراض مذکورۂ بالا کے تحلیل کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ تجفیف شدید بدن مین پیدا کرتی ہے۔ تیل مین ڈوبنا جیسے روغن زیتون مین کبھی جنکے بدن مین ماندگی ہوتی ہے۔ یا وہ لوگ جنکو حمیات طویل بارد عارض ہون نافع ہے۔ اور ان لوگون کو بھی نفع کرتا ہے جنکے حمیات کے ساتھ اعصاب و مفاصل مین درد ہو اور اصحاب تشنج اور کزاز اور احتباس بول کو مفید ہے مگر روغن زیت حمام سے باہر گرم کیا جائے اور اگر روغن زیت مین ثعلب یعنی لومڑی اور ضبع یعنے گفتار کو جس طرح ہم آگے کہین گے پکائین یہ اصحاب اوجاع مفاصل اور نقرس کے واسطے عمدہ علاج ہے۔ منھ بھگونا اور اسپر پانی چھڑکنا اُس قوت کو تیز کردیتا ہے۔ جو بوجہ کرب اور التہاب حمیات کے سست ہوگئی ہو۔ اور بوقت غشی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہے خصوصًا گلاب و سرکہ۔ اور تیز شہوت کو صحیح اور برانگیختہ کرتا ہے۔ جو لوگ نزلہ یا درد سر مین مبتلا ہون اُن کو مضر ہے۔ **جملہ دوسرا تعلیم دوسری کا** شمار ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدنیہ کے واسطے ہوتا ہے اور اُس مین فصلین اُنیس ہین **فصل پہلی مسخنات کے بیان مین** مسخنات یعنے گرم کرنے والی چیزین کئی قسم کی ہین جیسے غذائے معتدل مقدار مین یا حرکت معتدل اور اُس مین ریاضیات معتدل بھی داخل ہین اور دلک معتدل یعنی مالش اور غیر معتدل یعنی دبانا اور وضع محاجم بلاشرط یعنے خالی سینگی توڑوانا اسلیئے کہ پچھنے لگانے سے بجہت خون نکلنے کے برودت حاصل ہوتی ہے ایضًا جو حرکت کہ شدید اور تھوڑی سی اس مین کثرت ہو اور حد افراط کو نہ پہونچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہے اور غذائے گرم اور دوائے گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کہ جسکے پانی اور ہوا کی گرمی کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہوا اور صناعت مسخنہ جیسے حداد اور طباخ اور روئین وغیرہ اور ملاقات گرم کرنے والی چیزون کی بشرطیکہ تسخین بافراط نہ کرین جیسے ہوا اور ضماد وغیرہ اور بیداری اور نوم معتدل جن شروط پر فصل تیرہوین جملہ اول تعلیم دوسری مین بیان ہوئی اور غضبناک ہونا ہر حال مین تسخین پیدا کرتا ہے اور ہم یعنی اندوہ جب تک بافراط نہو اور اگر بافراط ہو برودت حاصل ہوگی اور فرح معتدل ایضًا عفونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہے اسکی خاصیت فقط یہی ہے کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اُس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہین ہے اسلیئے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہے اور کبھی تسخین واقع ہوتی ہے اور عفونت نہین ہوتی۔ اور کبھی قبل عفونت کے تسخین ہوتی ہے اسواسطے کہ عفونت اکثر اسی طرح واقع ہوتی ہے کہ بعد مفارقت اُس سبب کے جو مسخن خارجی ہے ایک سخونت خارجی مادہ رطب مین مشتعل رہتی ہے اور اس رطوبت کو کیفیت صالحہ سے متغیر کردیتی ہے بجہت اثر مزاج اس جوہر کے کہ یہ رطوبت اسمین بھری ہے بدون اسکے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کی طرف پھیر دے جس کی نوع اس مادہ کی نوع سے جداگانہ ہو عفونت کا فعل اسی قدر ہے۔ اور کبھی مادہ رطب کو حرارت اپنی مزاج حال سے متغیر کرکے دوسری نوع کی طرف لیجاتی ہے اسکو تعفین نہین بلکہ ہضم

کہتے ہیں۔ اور احراق کے یہ معنی ہیں کہ جوہر رطب کو جوہر یابس سے جُدا کرے اس طرح پر کہ رطوبت کی تصعید ہوجائے اور یابس تہ نشین ہو۔ اور تسخین سادج یہ ہے کہ رطوبات سب کے سب اپنے طبائع نوعیہ پر باقی رہیں مگر سخونت ان کی بڑھ جائے۔ تکاثف ظاہر بدن میں بھی پیدا ہونے سے تسخین حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ بخار اندر بدن کے بند ہوجاتے ہیں۔ اور تخلخل بھی اندر بدن میں پیدا ہونے سے سخونت حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ بخارات پھیلجاتے ہیں جالینوس کی عادت ہے کہ مجموع ان اسباب ہجدہ گانہ کو پانچ قسموں میں منحصر کرتا ہے۔ حرکت جو بافراط ہو۔ ملاقات اُس چیز کی جسکی سخونت بافراط ہو۔ مادہ حارہ جو بوجہ تناول کسی چیز کے پیدا ہو۔ تکاثف۔ عفونت۔ **فصل دوسری مبردات کے بیان میں۔** تبرید جن چیزوں سے حاصل ہوتی ہے وہ بھی بہت سی قسمیں ہیں۔ ایک حرکت بافراط جس سے تحلیل حار غریزی کی ہوجائے۔ سکون بافراط جو حار غریزی کو اندر جسم کے مختنق کردے۔ کثرت غذاے ماکول یا مشروب۔ قلت غذا کی جو افراط ہو۔ غذاے بارد۔ دواے بارد۔ ملاقات اُس چیز کی جو بافراط سخونت پیدا کرے۔ ضماد خواہ ہوا یا پانی زمین کبریتی کی۔ زیادہ تخلخل بدن میں پیدا ہونا کہ اُسکی جہت سے حار غریزی تھوڑے مکان سے بہت پھیلجاتا ہے۔ بطور بر تک ملاقات کرنا جسم کا اُس چیز سے جو اعتدال سخونت پیدا کرے جیسے حمام میں دیر تک ٹھیرنا۔ زیادہ تکاثف پیدا ہونا کہ اسکی جہت سے حار غریزی میں اختناق پیدا ہوتا ہے۔ ملاقات اُس چیز کی جو بالفعل برودت پیدا کرے۔ ملاقات اُس چیز کی جو بالقوۃ تبرید کرے اگرچہ بالفعل گرم ہو۔ بافراط احتباس پیدا ہونا اسلیے کہ اس سے بھی اختناق حرارت غریزی کا ہوتا ہے۔ بافراط استفراغ کرنا اسلیے کہ اُس سے مادہ حرارت مفقود ہوجاتا ہے اور اسلیے کہ فضول دفع ہوں استفراغ روح اور رُوحوں کا ہوتا ہے۔ بہت کھینچکر باندھنا اعضا کا اور اکثر باندھے رہنا اس سے بھی برودت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ راہ آمد رفت حرارت کی بند ہوجاتی ہے۔ اور ہم جو بافراط ہو۔ اور خوف۔ اور خوشی۔ اور لذت جو بحد افراط پہونچے۔ اور پیشہ جو سرد ہو جیسے ملاحی اور دھوبیوں کا پیشہ۔ اور نیم خام اور خام رہنا غذا کا جو آمادہ عفونت کے ہوجاتی ہے۔ جالینوس کی عادت ہے کہ ان بائیس قسموں کو چھ قسموں میں منحصر کرتا ہے۔ حرکت مفرط۔ ملاقات اُس چیز کی جو تبرید کرے یا بہت سخونت پیدا کرے یہانتک کہ تحلیل کرے۔ اور مادہ مبرد۔ اور قلت غذا کی بافراط۔ اور کثرت غذا کی بافراط **فصل تیسری مرطبات کے بیان میں** اسباب رطوبت پیدا کرنے والے بہت ہیں۔ سکون۔ نوم۔ احتباس اُس خلط کا جسے نکلنا چاہیے۔ استفراغ اُس خلط کا جو خشکی پیدا کرے۔ کثرت غذا۔ غذاے مرطب۔ دواے مرطب۔ ملاقات مرطبات کی خصوصاً حمام بالتخصیص بعد کھانا کھانے کے۔ ملاقات اُس چیز کی جو تبرید کرکے رطوبت کو مختنق کرے۔ ملاقات اُس چیز کی جو تسخین لطیف کرکے منجمد رطوبت بدن کو بہاوے۔ فرح معتدل **فصل چوتھی مجففات کے بیان میں** خشکی پیدا کرنیوالے اسباب بھی بہت ہیں۔ حرکت۔ بیداری۔ کثرت استفراغ جس میں جماع بھی داخل ہے۔ قلت غذا۔ خشک غذا کا استعمال۔ دواے مجفف۔ تواتر حرکات نفسانی کا۔ ملاقات خشک کرنیوالی چیزوں کی۔ اور ازین قبیل نہانا ہے قابض پانی سے۔ سردی اس قدر جس سے انجماد ہو کر عضو کا جذب غذا کو اپنی طرف بند ہوجائے۔ اور استعمال ایسی چیز قابض کا جو سدے پیدا کرکے نفوذ کو منع کرے۔ انھیں اسباب میں ہے ملاقات اُس چیز کی ہے جسکی حرارت شدید ہو جو بافراط تحلیل کرے تاایکہ کثرت استحمام بھی اسی قسم میں شمار کیا گیا ہے۔ **فصل پانچویں مفسدات شکل کے بیان میں** فاسد کرنیوالی شکل کے اسباب کسی قدر تو خلقت اولی میں پیدا ہوجاتے ہیں کہ انکے وجود سے قوت مصورہ یا مغیرہ جو منی میں ہے اپنے فعل کے تمام کرنے میں قاصر ہوجاتی ہے۔ اور بعض اسباب بعد جدا ہونے رحم کے پیدا ہوتے ہیں۔ اور بعض اسباب بروقت گود میں لینے اور گہوارہ ہلانے کے پیدا ہوتے ہیں۔ اور بعض اسباب خارجی ہیں جیسے ضربہ و سقطہ۔ اور بعض اسباب متعلق اسباب کے ہیں کہ قبل سختی اور استحکام اعضا کے بچّہ کا چلنے پھرنے لگے ایضاً کچھ اسباب متعلق با امراض مثل جذام اور سل اور تشنج اور استرخا اور تمدد کے۔ اور کبھی فربہی زائد اور لاغری مفرطہ سے بھی فساد شکل پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی بسبب اورام کے۔ اور کبھی بجہت امراض وضع کے۔ اور کبھی بوجہ اندمال قروح کے

**فصل چھٹی اسباب سُدہ ہونے اور مجاری تنگ ہو جانے کے بیان مین** سُدے کا پیدا ہونا پہلے یا بجہت واقع ہونے کسی شے غریب کے کسی مجری مین ہوتا ہے اور یہ غریب یا تو جنس کا ہو جیسے پتھری یا مقدار اُسکی غریب ہو جیسے ثفل برازکا مقدار مین بہت بڑا یا کیفیت مین غریب ہو اور کیفیت کی غرابت یا بجہت غلظت کے ہو یا بوجہ لزوجت یا بسبب انجماد جیسے علقہ یعنے خون جما جو قریب گوشت ہونے کے ہو پہنچے یہ اقسام سُدہ کرنے والے ایسے مین جو مجری مین پڑتے ہین از جملہ اسباب سُدہ چیز ہو ایک ہی جگہ ٹھہری رہے اور وہ چیز جو اس مکان مین منتشر اور متردد ہو اور کبھی سُدہ بوجہ ملجانے سوراخ کے جو بجہت اندمال زخم کے ملگیا ہو پیدا ہوتا ہے اور کوئی شے زائد اُگ آئے جیسے زخم تولولی یعنی گوشت جیسے کہ جو مجاری کو تنگ کر دیتا ہے اور بجہت شدت قوت ماسکہ کے اور بسبب باندھنے عصابہ کے خوب کھینچکر بھی ضیق مجاری پیدا ہوتی ہے یا قریب کا مجری بجہت ورم زائد کے اپنے ہمسایہ کے مجرے کو تنگ کردے یا برودت شدید سے مجرے منقبض ہو جائے یا بجہت خشکی کے جو بوجہ قابض چیز کے پیدا ہو جاڑون کی فصل مین سُدون کی کثرت بجہت احتقان فضول بسبب قبض برودت کے ہوتی ہے **فصل ساتوین اسباب کشادگی مجاری کے بیان مین** مجاری پھیل جاتے ہین یا بجہت ضعف قوت ماسکہ یا حرکت قوی دافعہ کے اور ازین قبیل تنگی نفس کے یا ادویہ جیسے ادویہ مرخیہ جرم اور زہر ہون اُنکے استعمال سے مجاری وسیع ہو جاتے ہین اور تنگی مجاری کی انکے اضداد مین ہوتی ہے بوجہ سُدہ کے **فصل آٹھوین اسباب خشونت اور درشتی کے بیان مین** خشونت پیدا ہوتی ہے یا بجہت شدت جلاکے کہ تقطیع حاصل ہوتا ہے جیسے سرکہ یا فضول تیز جیسے یا تحلیل زیادہ ہو جیسے سند رعین مین یا فضول تیز اور حاد ہون یا ایسی چیز قابض ہو کہ بوجہ یبوست کے خشونت پیدا کرے جیسے اشیاء عفصہ یعنے بکٹھی یا سرد چیز بوجہ تکثیف خشونت پیدا کرنے کے خشونت لاتی ہے یا اجزاء ارضی کسی عضو پر جم جاتے ہین مثل غبار وغیرہ کے **فصل نوین اسباب ملاست کے بیان مین** ملاست کا سبب مادہ چیز ہے جو بوجہ اپنی لزوجت کے چسپندہ ہو یا ایسی چیز محلل کہ تلطیف کرے مادہ کو نرم کرے اور اُسکو روان کرے تاکہ آنکی دور کردے سطح عضو سے **فصل دسوین اسباب خلع اور مفارقت موضع کے بیان مین** اپنے مقام سے کسی عضو کا جدا ہو جانا یا بسبب کشش کے ہوتا ہے جیسے کسی شخص کا عضو کھینچا جائے اور دراز کیا جائے یہانتک کہ اُکھڑ جائے یا بسبب ایک حرکت سخت کے جو باعتماد اُس چیز کے ہو کہ اپنے مقام سے ہٹا دیتی ہے جیسے کوئی شخص اپنے پانون کو زور سے چیر کرے یا بسبب ایسی چیز کے جو مرخی ہو اور رطوبت پیدا کرے جیسے مرض تیلہ مین عارض ہوتا ہے یا بجہت حدوث ایسی چیز کے جو مفسد جوہر رباط کا ہو کہ اُسکو تر اور یا اُسکو تعمدا سے باز رکھے جیسے جذام اور عرق النسا **فصل گیارھوین اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو نزدیکی سے منع کرے** اسکا سبب یا قریب کے عضو کا غلیظ ہو جانا یا نشان کسی قرحہ کا پڑ جانا یا تشنج یا استرخا یا خشکی خلط کے جوڑ مین پیدا ہونی یا جوڑ کا متحجر اور سخت ہو جانا یا کوئی خلقی سبب ہوتا ہے **فصل بارھوین اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو دور ہونے سے منع کرے** سبب اسکا یا تغلیظ ہونا یا ملجانا نشان زخم کا یا تشنج اور یا خلقی سبب ہو **فصل تیرھوین اسباب حرکت غیر طبعی کے بیان مین** سبب اسکا یا ایسی خشکی جس سے ضعف پیدا ہو جیسے خشک رعشہ یا ایسی خشکی سے تشنج پیدا ہو جیسے فواق یابس یا تشنج یابس یا ایسے فضول جنکی وجہ سے تشنج پیدا ہو یا ایسے فضول جو راہین اور منہ رگون کے بند کرین اور اپنے نفوذ کو طرف عضو کے بوجہ سُدون کے منع کرین یا ایسے فضول جنکی حالت دردوں مین اعضا کو ایذا پہونچے بجہت برودت کے جیسے لرزہ مین یا بوجہ لذع کے جیسے تشعریرہ مین یا بسبب اندر چلے جانے حرارت غریزی کے اور کم ہو جانے حرارت کے پس عضل کو مددگاری برودت کی پہونچتی ہے اور ریح پیدا ہو کر طالب تحلل ہوتی ہے اور اپنا خلاص چاہتی ہے جیسے اختلاج مین اور یہ بھی ہم کہتے ہین کہ اس قسم کا مادہ اگر تھوڑے بخارے ہوا ہو تو انگڑائی پیدا ہوگی اور جو اس سے زیادہ قوی ہو تو ماندگی پیدا ہوگی اگر مادہ ساکن ہو بھی اور اقسام کی ماندگی پیدا ہوتی ہین جن کا آگے ذکر ہوگا بجہت متحرک ہونے مادہ کے اور اگر اُس سے بھی قوی ہو تو تشعریرہ پیدا ہوگا اور جو اس سے بھی قوی ہو تو لرزہ پیدا ہوگا یہی مادہ جو وقت عضل مین بند ہو جائے اختلاج عضو کا پیدا ہوتا ہے اور پھڑکنے لگتا ہے **فصل چودھوین اسباب زیادتی استخوان اور عدد اور مقدار کے بیان مین** اسکا سبب کثرت مادہ کی

اور فی نفسہ قوت جاذبہ کا شدید ہونا اور بذریعہ دلک یا تسخین یا ضماد وغیرہ کے جاذبہ کی شدت کو مدد پہونچنا جیسے زفت وغیرہ کا ضماد - اور یہ دوسری صورت زیادتی استخوان کو خاص ہے غدد سے اسکو کچھ واسطہ نہیں ہے **فصل پندرھوین اسباب نقصان استخوان اور غدد کے بیان مین** - یہ بات یا اصل خلقت مین واقع ہوتی ہے جیسے مادہ مین نقصان ہو جائے - یا جس قوت سے حمل مین تصرف اور تدبیر ہوتی ہے اُس مین خطا واقع ہو - یا وہ قوت ضعیف ہو یا اور آفات خارجی نازل ہوں جیسے قطع یا ضرب خواہ فاسد کرنا برودت کا - یا آفات داخل مین پیدا ہوں کہ ہڈی سڑ جاے یا متعفن ہو جاے **فصل سولھوین اسباب تفرق اتصال کے بیان مین** یہ اسباب کبھی داخلی ہوتے ہین اور کبھی خارجی - داخلی اسباب جیسے کوئی خلط اکال حریف یا تریا مرخی یا ایسی خشکی جس سے شگاف پیدا ہو یا امتلا ریحی جس سے تمدد پیدا ہو - یا امتلاے ریحی جو غار پیدا کرنے اندر جا کر دیتے - یا امتلاے خلطی جو تمدید خلط پیدا کرے - اسکو چھاڑتا ہوا یا بدن کے اندر نفوذ کرتا ہوا تاکہ حرکت قوی سے اسکو نفاذ دے - یا خلطی امتلا ایسا ہو کہ غائر ہو جاے لینے فرو رفتہ ہو جاے - یہ سب اسباب یا بجہت شدت حرکت کے پیدا ہوتے ہین یا کثرت مادہ سے - یا شدت حرکت دافعہ سے جو خلاف بر خیزی طبعی کے ہو - یا حرکت بروقت امتلا کے اور جو چیز مشابہ حرکت کے ہو جیسے زیادہ چیخنا یا اُچھلنا کودنا - یا اورام کے شگافتہ ہونے سے تفرق اتصال ہوتا ہے - اور جو اسباب خارج سے ہوتے ہین اُن کی مثال جیسے ایک جسم کسی جسم مین تمدد پیدا کرے مثل حمل کے یا اور بوجھ کی چیزین یا کاٹ ڈالے جیسے تلوار یا جلا ڈالے جیسے آگ یا پیس ڈالے جیسے پتھر کہ ایسی چیزین جس وقت جسم مین خلا پاتی ہین طول مین چند ٹکڑے کر ڈالتی ہین اور اگر امتلا ہو طول مین شگاف دعیہ کو نفوذ کرتی ہین یا کوئی جسم سوراخ پیدا کرے جیسے تیر - یا دانت چُبھاوے خواہ کاٹ کھاے جیسے کتا - سانپ - آدمی **فصل سترھوین اسباب قرحہ کے بیان مین** قرحہ کا پیدا ہونا یا ورم کے ٹوٹنے سے ہوتا ہے - یا زخم کے پکجانے سے یا ثور کے سڑ جانے سے **فصل اٹھارھوین اسباب ورم کے بیان مین** یہ اسباب کسی قدر بوجہ مادہ کے ہوتے ہین اور کسی قدر بہیأت عضو سے جو اسباب بوجہ مادہ کے ہوتے ہین وہ منحصر اس مین ہین کہ امتلاے بدن مین ایک چیز یا چند چیزون سے ہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہین یعنی چارون خلطین اور سبب مائی اور ریحی - اور جو ورم صورت عضو سے پیدا ہوتا ہے اسکی یہ کیفیت ہے کہ عضو واقع تر ہو اور عضو قابل ضعیف ہو اور آمادگی اسکو فضلہ کے قبول کرنے مین یا بوجہ طبیعت اصلی کے ہو کہ اسکی خلقت اسیطرح پر ہوئی ہے مثل جلد کے یا اُس مین سخافت زیادہ ہو مثل گوشت نرم کے جو چیزین پہلوون مین واقع ہے پس گوش اور بغل اور در بہ لینے کش ان کے یا قبول فضلہ کی آمادگی بوجہ وسیع ہونے راہ کی طرف اُسکے اور تنگ ہونے راہ کے اُس سے نکلنے مین - یا قابلیت اسوجہ سے ہو کہ اسکی وضع جانب تحتانی مین ہو یا اسوجہ سے کہ اسکا حجم چھوٹا ہو جو چیز آے اُس مین سے بدشواری نکل سکے مادہ غذا وغیرہ سے - یا اُس وجہ سے کہ وہ عضو ہضم غذا مین ضعیف ہو بوجہ پہونچنے کسی آفت کے - یا کوئی چوٹ ایسی لگے کہ اُس مین مادہ محتقن ہو جاے یا اُس عضو سے تحلل مفقود ہو اُس چیز کا جسے بذریعہ ریاضت کے متحلل ہونا چاہیئے - یا اُس عضو مین حرارت زائد ہو کہ وہ جذب مادہ کرے - بحر یہ حرارت یا طبعی ہو جیسے گوشت مین ہے - یا اور کسی چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہو مثلاً دوا یا حرکت شدید خواہ کوئی اور چیز مسخن کے ذریعہ سے حرارت اُس عضو کی بڑھ گئی ہو - یہ سب اسباب قابلیت فضول کے ہین بکر لینے ٹوٹنے کی جہت سے جو ورم پیدا ہوتا ہے اُس مین بھی ایک سبب ان اسباب مذکورہ سے ضرور ہوتا ہے جیسے پس جانے سے اور اسی طرح تنگی عضو کی یا تمدد جس سے درستی شکستگی ہوتی ہے - اور ہڈی بنات خود اور دانت مین بھی کبھی ورم آجاتا ہے اسلیئے کہ ہر ایک ان مین سے نمو ہوتا ہے اور غذا کو قبول کرتا ہے اور بھیگ جاتا ہے رطوبت سے اور عفونت کو بھی قبول کرتا ہے پس ورم کو بھی قبول کرے گا **فصل انیسوین اسباب وجع کے علی الاطلاق** از انجا کہ وجع بھی ایک حال غیر طبعی ایسا ہے جو بدن حیوان کو عارض ہوتا ہے پس مناسب ہے کہ ہم اسکے اسباب بطور کلی بیان کرین - درد کی تعریف ہم اس طرح پر کرتے ہین کہ وجع دریافت کرنا بذریعہ حس کے ایک امر منافی کا ہے - اور کل اسباب وجع کے دو جنس مین منحصر ہین ایک جنس وہ ہے کہ جو مزاج کو دفعتہً متغیر کر دے اسکو سوء مزاج مختلف کہتے ہین دوسری جنس تفرق اتصال کی ہے - سوء مزاج مختلف سے ہماری یہ مراد ہے کہ اعضا کے واسطے بنظر ذات کے ایک مزاج

قائم اور درست ایسا ہو کہ بدن کسی سبب مخالف طبیعت کے اکثر اسی مزاج پر رہیں اور ایک ایک اعضا کو ایک مزاج دوسرا غریب ایسا عارض ہو جو مزاج اصلی کے مخالف اور اُسکی ضد ہو مثلاً بہ نسبت اصلی مزاج کے گرم یا سرد زیادہ ہو اُسوقت قوت حس بجہت درد اس مزاج کے امر منافی طبیعت کو حس کرے پس اُسکو الم پہونچے اسلیے کہ الم کے معنی یہی ہین کہ موثر منافی کو بنظر منافی کے دریافت کرے سوء مزاج متفق یہ ہے کہ اُس مین احساس الم کا بالکل نہین ہوا سوجہ سے کہ مزاج مخالف طبیعت کے جوہر اعضاے اصلی مین اسقدر متمکن ہو جاتا ہے کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہے اور یہی مزاج مخالف بمنزلہ اعضاے اصلی کے ہو جاتا ہے اور اس سوء مزاج متفق سے درد نہین پیدا ہوتا کہ یہ محسوس نہین ہے حس تو اُس چیز کی ہوتی ہے جس محسوس سے قوت حاسہ منفعل ہو اور طبیعت بدن کی ایسی حالت متمکنہ سے جو اُس مین تغیر حال مین پیدا کرے منفعل نہین ہوتی بلکہ انفعال اُس ضد سے ہوتا ہے جو طبیعت مین ایسا تغیر دے کہ اُسکو حالت اصلی سے دوسری طرف پھیر دے اسی جہت سے دق کے مریض کو گرمی تپ کی محسوس نہین ہوتی جسقدر صاحب حمّاے یوم کو حرارت اپنی تپ کی محسوس ہوتی ہے یا صاحب حمّاے غب کو باوجودیکہ گرمی دق کی ان دونون تپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہے سبب یہی ہے کہ حرارت دق کی مستحکم ہو کر جوہر اعضا میں ایسی ٹھہر جاتی ہے کہ بمنزلہ حرارت اصلی کے ہو جاتی ہے اور غب کی حرارت بوجہ قریب ہونے عضو کے اُس خلط سے جس مین حرارت پیدا ہوتی ہے محسوس ہوتی ہے در اصل عضو مین مستحکم نہین ہوتی بلکہ اعضا ابھی تک اپنے مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہین کہ جسوقت یہ خلط حار اُس عضو سے دُور ہو جاے پھر وہ عضو اپنی حالت اصلی پر آجاے اور اُس مین کسی طرح کی حرارت باقی نہ رہے ہان اگر تپ بطرف دق کے منتقل ہو گئی ہو اُسوقت بعد دور ہونے خلط کے حرارت عضو مین باقی رہیگی سوء مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو مین ٹھہر جاتا ہے کبھی اسکے ٹھہرنے کی مثال حالت صحت مین بھی واسطے سمجھانے کے اس طور پر دکھاتی ہے کہ جو شخص جاڑون مین نہانے گرم پانی سے یا نیم گرم سے اس نہانے سے ایک تنفر اور اذیت پیدا ہوگی اسلیے کہ بدن کی کیفیت مخالف کیفیت پانی کے ہے پھر جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جائیگا رفتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اُسکو معلوم ہوتی ہے یعنے جسقدر اسکے بدن سے سردی ہوا کی کیفیت دفع ہوتی جاتی ہے اُسیقدر اُسکو لذت حاصل ہوتی جاتی ہے پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام مین بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن اُسکا گرم ہو جاتا ہے اتنے ہی گرم پانی سے جو اُسنے نہاتے مین استعمال کیا تھا پھر جب یکایک وہی پانی اپنے بدن پر گرانا شروع کرتا ہے بدن مین قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اُسکو بار بار گرائے

جب یہ بات یعنی ایذا دہی سوء مزاج مختلف کی اور عدم ایذا دہی سوء مزاج متفق کی ذہن نشین ہو چکی پھر ہم کہتے ہین کہ اگرچہ دو جنس مین سے ایک جنس اسباب الم کی سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک چیز حار بالذات یا بارد بالذات خواہ رطب و یابس بالعرض کو ضرور نہین ہے کہ الم نہ پہونچاے اسلیے حار اور بارد اصطلاحی دو کیفیت فاعلی ہین اور رطب یابس دو کیفیت منفعلہ ہین قوام اُنکی ماہیت کا ایسا نہین ہے کہ اُنکی جہت سے ایک جسم دوسرے جسم مین اثر کرے بلکہ رطوبت اور یبوست ایسی کیفیتین ہین کہ اُنکے سبب سے ایک جسم دوسرے جسم سے اثر قبول کرے۔ یابس چیز جو الم پہونچاتی ہے اُسکا الم پہونچانا بالعرض ہوتا ہے اسلیے کہ یبوست کو ایک سبب جنس آخر سے ملا ہوتا ہے اور وہ تفرق اتصال ہے کہ یابس بجہت شدت قبض کے فقط تفرق اتصال کا سبب ہوتا ہے اور جالینوس نے بعد تحقیق اپنے مذہب کے اسطرف رجوع کیا ہے کہ سبب ذاتی وجع کا فقط تفرق اتصال ہے اور کوئی چیز نہین ہے۔ اور حار بھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسیوجہ سے سبب وجع ہے کہ تفرق اتصال ہے اور بارد بھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسی سبب سے ہے کہ اُسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے اسلیے کہ بارد بوجہ شدت تکثیف اور جمع کرنے اجزا کے اُسکو یہ بات ضرور لاحق ہوتی ہے کہ اجزا کا جذب مقام تکاثف مین نزدیک برودت کے ہو جائے پس جسطرف سے کھینچکر اجزا آتے ہین وہان پر تفرق اتصال ہو جائیگا اس راے مین جالینوس نے یہانتک مبالغہ کیا ہے کہ بعض کتابون مین اُسے شبہہ ہوا ہے کہ تمام محسوسات سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور کسی قدر ایسے بھی محسوسات ہین کہ اُنکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے مثلاً سیاہ چیز مبصرات مین اس سبب سے الم پہونچاتی ہے کہ جمع کرنا اجزا کا اُسمین بشدت ہے۔ اور سپید چیز اسوجہ سے ایذا دیتی ہے کہ اُسمین تفرق بصر زیادہ ہے اور تلخ اور نمکین اور ترش مذوقات مین اس جہت سے الم پیدا کرتی ہے کہ تفرق عصب اُسمین زیادہ ہے اور کھٹی چیز مین چونکہ قبض زیادہ ہے اُسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے اسیطرح مشمومات اور سخت آوازین بھی بجہت تفرق کے ایذا دیتی ہین۔ حرکت ہوا کی بروقت ملاقات پردہ صماخ کے تیز ہوتی ہے۔ صحیح اور حق اس مسئلہ مین یہ راے ہے کہ تغیر مزاج کو بمنزلہ جنس کے

قرار دین کہ وہ بالذات خود سبب وجع کا ٹھہرایا جاے اگرچہ اسکے ساتھ کبھی تفرق اتصال بھی عارض ہو۔ اور تحقیق بیان اس مسئلہ کا علم طب مین نہین ہو سکتا بلکہ طبعیات مین بیان ہونا چاہیے۔ مگر ہم بطور اشارہ تھوڑا سا ذکر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ درد کبھی متشابہ الاجزا عضو درد رسیدہ مین ہوتا ہی یعنی جس عضو مین درد ہو ہر جگہہ پر یکسان ہوتا ہی۔ اور تفرق اتصال البتہ یکسان نہین ہوتا۔ اسوقت ثابت ہو گیا کہ جو اعضا تفرق اتصال سے خالی ہون انکا درد تفرق اتصال کی وجہ سے نہین ہوتا بلکہ سوء مزاج سے ہوتا ہی۔ **ایضًا** برودت اسی مقام پر درد پیدا کرتی ہی جہان پر قبض اور تجمع اجزا کا کرتی ہی اور جس مقام کو بالفعل سرد کر دیتی ہی۔ اور تفرق اتصال جو بوجہ برودت کے ہوتا ہی وہ اس مقام پر نہین ہوتا جہان پر بالفعل سرد ہو جاے بلکہ موضع متبرد کے اطراف مین ہوتا ہی اسکا بھی یہی نتیجہ ہی کہ وجع اور تفرق اتصال مین لزوم نہین ہی **ایضًا** درد کے معنی ضرور یہی ہین کہ احساس موثر منافی کا بحیثیت منافات کے دفعتہ ہو اس سے یہ لازم آتا ہی کہ موجع یعنی درد پیدا کرنے والی چیز وہی منافی ہی جو دفعتہ محسوس ہوتی ہی۔ اور چونکہ حد تمام ہر شے کی کلیتہ منعکس ہوتی ہی اس حد کا عکس کلی یہ ہوگا کہ ہر ایک محسوس منافی بحیثیت منافات کے موجع ہی۔ اب غور کرنا چاہیے کہ جسوقت برد مفسد مزاج بحیثیت افساد مزاج کے محسوس ہو اور اس برد سے بالفرض تفرق اتصال حادث نہو تو اس مقام پر احساس منافی کا ہوگا یا نہوگا۔ اور اگر احساس منافی کا ہوگا تو وہ وجع ہوگا یا نہین۔ اسی بیان سے واضح ہوتا ہی کہ تغیر مزاج کا دفعتہ سبب وجع کا ہی مثل تفرق اتصال کے۔ کبھی درد کی جہت سے حرارت پھیل جاتی ہی پس درد پھیل جاتا ہی یعنے وجع بعد وجع کے پیدا ہوتا ہی کبھی بعد درد کے ایک کھٹک باقی رہتی ہی کہ حقیقت مین وہ درد نہین ہی بلکہ وہ ایسی چیز ہی کہ خود بخود متحلل ہو جاتی ہی اور جاہل نادانی سے اُسکے علاج مین مشغول ہوتا ہی پس ضرر پہونچاتا ہی

**فصل بیسوین اسباب جملہ اقسام وجع کے علیحدہ علیحدہ** اقسام ان اوجاع کے جنکے واسطے اسماے خاص مقرر ہین پندرہ ہین ۱ حکاک ۲ خشن ۳ ناخس ۴ ضاغط ۵ ممدد ۶ مفسخ ۷ مکسر ۸ رخو ۹ ثاقب ۱۰ مسلی ۱۱ خدر ۱۲ ضربانی ۱۳ ثقیل ۱۴ اعیائی ۱۵ لادغ **وجع حکاک** یعنے کھجلانے والے درد کا سبب تیز خلط یا شور ہوتی ہی **وجع خشن**۔ کا سبب ایسی خلط ہوتی ہی جس مین خشونت اور درشتی ہو **وجع ناخس** یعنے چبھنے والے درد کا سبب وہ چیز ہی جو غشا کو عرض مین کھینچے ایسی کشش سے کہ اسکے اتصال کو گویا جدا کر دے گی۔ اور یہ درد کبھی حس مین یکسان ہوتا ہی اور کبھی یکسان نہین ہوتا اور جو یکسان نہین ہوتا ہی اُسکا سبب یا تو یہ ہی کہ جس چیز پر جھلی کھنچتی ہی اور اُسے لمس کرتی ہی اُس عضو کے اجزا سختی اور نرمی مین یکسان نہین ہوتے جیسے ترقوہ واسطے غشاء مستبطن اضلاع کے جسوقت ورم ذات الجنب کا پہلو کو ادھر کی طرف کھینچتا ہو یا اینکہ اس عضو کے اجزا یکسان حرکت مین نہون جیسے حجاب سے جھلی کا جو ابھی مذکور ہوئی۔ یا یہ کہ اجزا اس عضو کے حس مین یکسان نہون خواہ بوجہ طبیعت کے یا کوئی آفت خارجی بعض اجزا کو پہونچی ہو کہ اُسکے حس مین کمی ہو گئی ہو **وجع ممدد** کا سبب یعنے وہ درد جو کھینچتا ہوا ہو ایک ریح یا خلط ایسی ہوتی ہی کہ عصب و عضلہ کو کھینچے گویا دونون کنارے عصب یا عضل کی طرف مجموع عصب کھنچا جاتا ہی **وجع ضاغط** یعنے گھٹا ہوا درد کا سبب وہ مادہ ہی جو مکان عضو کو تنگ کر دے یا وہ ریح ہی جو عضو مین تکثیف اور سمٹنا پیدا کرے اُس عضو عضو کا حال ایسا ہو جاتا ہی کہ ہر طرف سے گویا دباؤ مین پڑا ہی اسی جہت سے اُس مین انضغاط اور تنگی پیدا ہوتی ہی **وجع مفسخ** یعنے جو طول مین تفرق اتصال پیدا کرے اسکا سبب وہ مادہ ہی جو درمیان عضلہ اور اُسکی غشا کے در آئے اور اتصال غشا بلکہ اتصال عضل مین تفرق پیدا کرے **وجع مکسر** یعنے توڑنے والے درد کا سبب مادہ یا ریح جو درمیان استخوان اور اُسکی غشاے مجلل یعنے ڈھاپنے والے کے متوسط ہو یا ایک برودت ایسی ہو جو اس جھلی کو بقوت کھینچے **وجع رخو** یعنے نرم درد کا سبب ایسا مادہ ہی جو گوشت عضل مین تمدد پیدا کرے اور اُسکے وتر مین تمدد پیدا نہو اور نرم اُسکو اسی وجہ سے کہتے ہین کہ گوشت بہ نسبت پٹھا اور جھلی اور وتر کے نرم ہوتا ہی **وجع ثاقب** یعنے گرٹنے والے یا سوراخ کرنے والے درد کا سبب ایک مادۂ غلیظ یا ریح ہی جو درمیان طبقات عضو سخت اور غلیظ مثل جرم معاے قولون کے بند ہو جاے اور ہر وقت اُسکو پھاڑتا ہے اور اُس مین نفوذ کرتا ہے پس ایسا محسوس ہو کہ گویا اُس مین سوراخ کرتا ہی برمہ وغیرہ سے **وجع مسلی** یعنے جس درد مین ایسا معلوم ہو کہ گویا اسمین کوئی چیز سمائی جاتی ہی اور مادہ اس درد کا بعینہ اسی عضو مین ہوتا ہی جو وجع ثاقب

مین براہِ ہوا مگر یہ مادہ بروقت پھاڑنے طبقات مذکور کے بھی محتبس رہتا ہو **وجع خدر** یعنے جس درد سے عضو سُن ہوجاے سبب اسکا یا نہایت سرد مزاج ہو یا مسام کے بند ہونے سے منفذ اس روح حساس کے جو اُس عضو تک جاری ہو بند ہوجائین اور یا انسداد مسامات منافذ روح کا بوجہ ہجوم کرنے یا امتلاء ظروف روح کی وجہ سے **وجع ضربانی** جس مین لپک سی پیدا ہو اُسکا مادہ گرم ہوتا ہو سرد نہین ہوتا اسلیے کہ سرد مادہ کیسا ہی ہو نرم یا سخت ورد نہین پیدا کرتا ہو جب تک کہ مستحیل بطرف حرارت کے نہو۔ وجع ضربانی کا حدوث ورم حار سے اس طرح پر ہوتا ہو کہ جسوقت ورم گرم ہوا اور اسکے قریب کا عضو حساس ہو کر شریان کی ضرب ہمیشہ اسکو پہونچے جب تک کہ وہ عضو سلیم خالی ورم سے ہو حرکت شریان کی جو اندر کی طرف ہوتی ہو اُسکا حس اس عضو کو نہین ہوتا اور جب اس عضو مین ورم پیدا ہوا اور فضا درمیانی شریان اور عضو مذکور منضغط یعنے تنگ ہوجاے اسوقت اسکی حرکت کا حس عضو مذکور کو ایسا ہوگا کہ شریان کی حدت سے اُس عضو مین درد پیدا ہوگا **وجع ثقیل** کا سبب ورم اس عضو کا ہو جس مین بالذات حس نہو مثل ریہ اور گردہ اور طحال کے اسلیے کہ یہ ورم بجہت گرانی کے نیچے کی طرف کھینچتا ہو اس کشش کی وجہ سے وہ عضو بھی مع اُس لفافہ کے جس مین یہ عضو لپٹا ہو اور حس اُسی لفافہ کے ذریعہ سے ہو نیچے کو کھینچیگا اسی طرح وہ علاقہ جہان اس لفافہ کا منبت ہو وہ بھی نیچے کو کھینچے گا پس لفافہ اور علاقہ دونون حس کرینگے اسکے نیچے کے کھنچنے کا اور درد ثقل پیدا ہوگا۔ کبھی مادہ اس درد کا عضو حساس مین ہوتا ہو مگر شدت الم کی وجہ سے حس کی عضو باطل ہوجاتی ہو جیسے سرطان جو فم معدہ مین ہو کہ اسکی گرانی محسوس ہوتی ہو اور درد بجہت بطلان حس کے محسوس نہین ہوتا **وجع اعیائی** یعنے جو درد بوجہ ماندگی کے پیدا ہو اُسکا سبب یا تعب ہوتا ہو اسکا نام تعبی ہو۔ یا ایک خلط ایسی ہو جو تمدد اور کشش پیدا کرے اس سے جو درد اعیائی پیدا ہوتا ہو اُسکو تمددی کہتے ہین۔ یا سبب ریح کے پیدا ہو اُسکو نافع کہتے ہین۔ یا ایک خلط لاذع سے ہو اُسکو اعیائی قروحی کہتے ہین۔ اور ان جمیع اقسام سے اوجاع مرکب پیدا ہوتے ہین کہ اُسکا بیان خاص مقامات پر کیا جائیگا۔ منجملہ مرکبات وجع اعیائی ۔ وہ درد ہو جو بنام ورمی معروف ہو اور اُسکی ترکیب تمددی اور قروحی سے ہوتی ہو **وجع لاذع** کا سبب وہی خلط ہو جس مین کیفیت حادہ موجود ہو

## فصل اکیسوین اسباب سکون وجع کے بیان مین

سکون وجع کا سبب یا بجہت قطع ہوجانے سبب وجع کے اور استفراغ سبب مذکور کے ہوتا ہو جیسے سویا اور کتان جسوقت مقام درد مین ضماد کرین۔ یا بوجہ ترطیب اور نوم کے چونکہ قوت اندر بیٹھ جاتی ہو اور اپنے فعل سے باز رہتی ہو اور درد ساکن ہوجاتا ہو۔ یا سکرات کے استعمال سے یا وہ چیز جو برودت پیدا کرتی ہو مقام درد مین خدر پیدا کرے جیسے تمامی مخدرات مگر مسکن حقیقی وہی پہلی قسم ہو جس سے قطع سبب ہوتا ہو۔

## فصل بائیسوین جو باتین درد سے پیدا ہوتی ہین انکے بیان مین

درد سے قوت کی تحلیل ہوجاتی ہو اور اعضا اپنے خاص افعال سے باز رہتے ہین کہ اُنکا فعل باطل ہوجاتا ہو تا اینکہ اعضاے تنفس سانس لینے سے باز رہتے ہین۔ یا اعضاے تنفس کے فعل مین تشویش ہوتی ہو کہ سانس منقطع یا متواتر ہوجاتی ہو حاصل یہ ہو کہ مجراے غیر طبعی پر سانس کی درآمد برآمد ہوتی ہو۔ کبھی درد سے پہلے عضو گرم ہوجاتا ہو بعد اسکے اخیر مین سردی پیدا ہوتی ہو بوجہ تحلیل کے اور بجہت اسکے کہ روح اور حیات سردی لازم ہو

## فصل تیسوین اسباب لذت کے بیان مین

یہ بھی دو جنس مین منحصر ہین پہلی جنس وہ ہو جو غیر طبعی کو مزاج طبعی کی طرف متغیر کرے کہ اُسکا احساس واقع ہو دوسری جنس وہ ہو جو اتصال طبعی کو دفعۃً پھیر لائے اور جو چیز دفعۃً نہین واقع ہوتی ہو وہ محسوس نہین ہوتی پس اُس مین لذت بھی نہین ہوتی۔ لذت کے معنی یہ ہین کہ ملائم اور مناسب طبیعت کا حس ہو وہ بذریعہ قوت حاسہ کے ہوتا ہو اور احساس بوجہ انفعال اسی قوت کے ہوتا ہو جس وقت احساس ملائم یا منافی کا ہو لذت یا الم بسبب تاثیر کے پیدا ہوگا اور چونکہ لامسہ مین بہ نسبت اور حواس کے کثافت زیادہ ہو اور جب تاثیر منافی یا ملائم کو قبول کرتی ہو اسکی حفاظت بخوبی کرتی ہو اسی وجہ سے احساس اسکا ملائم کو نزدیک صاحبان طبیعت کثیفہ کے نہایت لذیذ ہوگا اور احساس اُس کا امر منافی کو بہت الم

پہونچائے گا بہ نسبت اور قواے حاسہ کے **فصل چوبیسوین کیفیت الم پہونچانے حرکت کے** حرکت سے درد پیدا ہوتا ہی اس جہت سے کہ تمدید یعنی کھچاو اور رض یعنی پاش پاش ہونا اور فسخ یعنی بکھر جانا پیدا ہوتا ہی واللہ اعلم **فصل پچیسوین کیفیت الم پہونچانے اخلاط ردی کا بیان۔** اخلاط ردی سے درد یا بہ سبب انکی کیفیت کے پیدا ہوتا ہی کہ لاذع ہو یا بجہت کثرت اخلاط تمدد پیدا ہو یا دونون ملکر درد پیدا کرین **فصل چھبیسوین کیفیت الم رسانی ریاح کے بیان مین** ریح سے بوجہ تمدید کے درد پیدا ہوتا ہی اور جس ریح سے تمدید پیدا ہو یا وہ ریح تجویف اور بطون اعضا مین موجود ہو جیسے نفخہ معدے مین یا طبقات اعضا اور لیف اعضا مین ریح پیدا ہو جیسے تو لنج ریحی مین یا طبقات عضل مین یا جھلی کے نیچے اور ہڈی کے اوپر یا گرد عضل کے درمیان ہڈی اور گوشت اور جلد کے یا کسی عضو کے جیسے اندر عضل صدر کے ریح پیدا ہوتی ہی اور جلدی پراگندہ ہو جانا ریح کا یا دیر تک ٹھہرنا بحساب قلت اور کثرت اور غلاظت اور رقت مادہ ریح کے اور کثافت اور تخلخل عضو کے ہوتا ہی **فصل ستائیسوین اسباب احتباس اور استفراغ کے بیان مین** اسکا پہچاننا بہت آسان ہی اگر اجناس احتباس اور استفراغ جو اوپر بیان ہو چکے ہین ان مین غور کیا جائے بس وہین دیکھنا چاہیے **فصل اٹھائیسوین اسباب تخمہ اور امتلا کے بیان مین** تخمہ اور امتلا کے اسباب خارجی بھی ہوتے ہین اور اسباب مادی سے استعمال اس چیز کا ہی جو بشدت ترطیب کرے پھر بدن کو حاجت ترطیب ماکول و مشروب کی نہ رہے بعد اس کے جب ماکول و مشروب کی ترطیب اس ترطیب کے ساتھ یکجا ہو مادہ کی افزایش بدن سے ہوگی اور تصرف طبیعت کا ہضم کرنے مین مادہ کے فاسد ہو جائیگا جیسے بکثرت حمام کرنا خصوصًا بعد طعام کے موانع تحلل رطوبت جیسے زیادہ آرام دہی جسم کو اور ریاضت اور استفراغ کا ترک کرنا کھانے پینے مین ترفہ اور خوشحالی اور بدتدبیری۔ اور کبھی اسباب تخمہ کے داخلی بھی ہوتے ہین جیسے ضعف قوت ہاضمہ کہ ہضم نہ کر سکے یا ضعف قوت دافعہ یا ماسکہ مین کہ اس کی جہت سے اخلاط اندر بند ہو جاتے ہین اور دفع نہین ہوتے۔ یا مجاری بند ہو جائین **فصل انتیسوین اسباب ضعف اعضا کے بیان مین** یا سبب ضعف کا جرم پر کسی عضو کے وارد ہو یا جو روح حامل قوت متصرفہ کی عضو مین ہی اسپر یا لنفس قوت متصرفہ پر وارد ہو۔ جو ضعف کہ اس مین اسکا سبب خاص عضو مین وارد ہو۔ یا سوء مزاج مستحکم ہوتا ہی خصوصًا سوء مزاج بارد۔ اگرچہ سوء مزاج حار بھی اکثر ایسا فعل کرتا ہی کہ اس سے ضعف پیدا ہو جیسے سوء مزاج بارد کہ تخدیر پیدا کر کے فساد مزاج روح کر دیتا ہی جس طرح کوئی شخص دیر تک حمام مین ٹھہرے بلکہ جیسے حمام وغیرہ مین غشی عارض ہو۔ اور سوء مزاج یابس قوی کو نفوذ سے منع کرتا ہی کہ تکثیف مسامات پیدا ہوتی ہی۔ اور سوء مزاج رطب بجہت ارخا اور ڈھیلا کرنے اور بلغم ہونے کے ضعف پیدا کرتا ہی۔ اور کبھی کوئی مرض امراض ترکیب سے خاص کر وہ مرض جس کی اذیت بخوبی ظاہر نہو عضو کو ضعیف کرتا ہی مرض اور الم یافت عضو کی پٹھہ مین ہی اسکو ڈھیلا کر دیتے ہین اسلیے کل افعال طبعی اور ارادی بذریعہ لیف اور اسکی ترکیب اور تالیف کے تمام ہوتے ہین۔ اور ہضم بھی امساک جید کی طرف ہیأت چند پر محتاج ہی اور یہ بھی بذریعہ لیف کے تمام ہوتا ہی۔ اور جو ضعف بجہت اسکے عارض ہوتا ہی کہ سبب خاص روح مین ہو تو وہ یا سوء مزاج ہی یا تحلل روح کا بوجہ استفراغ خاص روح کے یا کسی اور چیز کے استفراغ کے روح کا استفراغ تابع ہو جس صورت مین سبب ضعف خاص قوت پر وارد ہوتا ہی اسکی وجہ کثرت اور تکرار افعال ہوتی ہی کہ اسکی جہت سے قوت مین سستی آجاتی ہی اور اگرچہ ہمراہ اس کثرت کے تحلل روح کا بھی بر سبیل یکجائی ایک سبب کے دوسرے سبب کے ساتھ واقع ہوتا ہی جسوقت ہم شمار اسباب کا دوسرے طور پر کرینگے اور اسوقت اسباب بعیدہ کو جو واسطے اسباب ملاصقہ کے سبب واقع ہوتے ہین بھی ذکر کرینگے تب اسباب سوء مزاج کے معلوم ہونگے۔ انھین اسباب مین سے فساد آب و ہوا اور اشیاے خوردنی کا ہی۔ انھین اسباب مین سے وہ چیزین ہین جو اولا روح کو خالی کر دیتی ہین جیسے بوے بد یا خراب ہو جانا پانی کا خواہ پھیلنا سمیت کا ہوا یا بدن مین۔ منجملہ اسباب ضعف کے وہ چیزین جو استفراغ سے

متعلق ہی جیسے نزف الدم یا اسہال خصوصاً رقیق اخلاط کا - مائیت استسقا جس وقت اخلاط رقیقہ بکثرت دفعۃً روان ہونے سے پیدا ہوئی ہو اور پیدائش اسکی بھی چاک کرنے دبیلۂ کبیرہ سے ہوتی ہی جس وقت اُس سے مدۂ کثیر دفعۃً جاری ہو اور اسی طرح اگر خود بخود دبیلہ مین شگاف پیدا ہو اور پھٹ جائے اور **ایضاً** عرق کثیر اور ریاضت بحد افراط اور جماع ہر قسم کے یہ سب چیزین تحلیل روح کی کرتی ہین - اگرچہ کبھی مزاج مین بھی تغیر پیدا کردیتی ہین بعض قسم کا درد ایسا ہوتا ہی کہ تحلیل روح مین تاثیر اُسکی زیادہ ہوتی ہی جیسے درد فم معدہ کا محدد ہو یا لاذع یا جو درد قریب اطراف قلب کے ہو - حمیات سے بھی ضعف بوجہ تحلیل اور استفراغ بدنی اور روحانی کے ہوتا ہی اور تبدیل مزاج بھی ہوجاتی ہی - مسامات کا وسیع ہونا حدوث ضعف تحلیلی پر معین ہی اور بہت بھوکا رہنا بھی اسی قسم سے ہی - کبھی ضعیف تمام بدن کا ایک عضو یا اسکے جزو کے تابع ہوتا ہی جیسے ضعف بدن کا اس اذیت سے پیدا ہوتا ہی جو فم معدے کو پہونچے تا اینکہ قوت اسکی تحلیل ہوجائے جس شخص کا قلب اور دماغ تھوڑی اذیت سے زیادہ متاثر ہوتا ہو اسکو بیقراری اور انحلال قوت بہت جلد تھوڑی چیز سے ہوجاتی ہی - کبھی سبب ضعف بدن کا بکثرت شقت اُٹھانے امراض سے ہوتا ہی اور کبھی بعض جزو اعضا کے خلقت مین ضعیف ہوتے ہین بہ نسبت بعض اجزا کے - اور کبھی ایک عضو بہ نسبت دوسرے عضو کے ضعیف ہوتا ہی جیسے ریہ اور دماغ پھر اُسکا قبول بہ نسبت اُس چیز کے جسکو قوی دفع کرین اصل خلقت مین بلند ہوتا ہی - اگر دماغ کو خصوصیت ایسے مکان بلند سے نہوتی جہان اب ٹھہرا ہوا ہی ہر آئینہ اسقدر ضعیف ہوتا کہ اُس مین طاقت قبول فضول کی مطلق نہوتی اور بر وقت پہونچنے فضول کے اسکی قوت باقی نہ رہتی

## تعلیم تیسری مین گیارہ فصلیں اور دو جملہ ہین فصل پہلی مین کلام کلی اعراض اور دلائل مین کیا جاتا ہے

اعراض وہ علامات ہین جو ایک حالت پر حالات ثلاثہ بدنیہ سے دلالت کرتے ہین - یا کسی امر حاضر پر کہ یہ دلالت **بقول جالینوس** فقط مریض کو فائدہ دیتی ہی اُن چیزون مین جس کا کرنا مریض کو لائق ہی یا اُن کی دلالت امر گذشتہ پر ہوتی اور **بقول جالینوس** اس سے فقط طبیب کو انتفاع ہوتا ہی کہ وہ استدلال کرتا ہی اس دلالت سے بطور پیشین بینی کے اپنی صناعت مین اور اُسکا وثوق اپنے اعتماد مین بوجہ مشورہ کے ان دلالات سے زیادہ ہوجاتا ہی - یا اُن کی دلالت امر آئندہ پر ہوتی ہے اور اس دلالت سے **بنا بر قول جالینوس** کے طبیب اور مریض دونون منتفع ہوتے ہین - طبیب کو فائدہ پیشین بینی کا ہوتا ہی اور مریض بوجہ واقفیت کے تدبیر مناسب پر قائم رہتا ہی اور سوء تدبیر نہین کرتا - حالت صحت کے بعض علامات ایسے ہین جو اعتدال مزاج پر دلالت کرتے ہین اور اُن کا ذکر اپنے مقام پر کیا جائے گا اور بعض علامات استواے ترکیب پر دلالت کرتے ہین اُن مین سے بعض جوہری اور اصلی ہین مثلاً خلقت - وضع - مقدار - عدد اُسی طور پر ہون جو اس بدن کے لائق ہین اُسکی تفصیل اسباب گذشتہ مین بخوبی ہوچکی ہی اور بعض علامات عارضی ہین جیسے حسن وجمال اور بعض علامات تمامی ہین اور بھی از قسم تمام افعال کے اور مستمر رہنے انھین افعال کے اوپر کمال کے پس جس عضو کا فعل تمام ہو وہ حالت صحت پر ہی اور طریقہ استدلال کا افعال سے اعضاے رئیسہ پر یہ ہی کہ دماغ کے احوال افعال ارادی کے اور افعال حس اور توہم کے دیکھے جائین - اور قلب کا حال بذریعہ نفس اور نبض کے دریافت کیا جائے - اور جگر کا بوسیلہ بول وبراز کے ملاحظہ کیا جائے اسلیے کہ ضعف جگر کو بول وبراز شبیہ بہ غسالۂ گوشت تازہ کے تابع ہوتا ہی جو اعراض کہ امراض پر دلالت کرتے ہین اُن مین سے بعض اعراض نفس مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے اختلاف نبض کا سرعت مین بیچ تپ کے کہ وہ نفس حمی پر دلالت کرتا ہی - اور بعض اعراض مقام مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے منشاریت نبض کی جسوقت کہ درد اطراف صدر مین ہو دلالت کرتی ہی کہ ورم غشا اور حجاب مین ہی - اور لہرانا ہونا نبض کا ایسے ہی وقت مین کہ درد اطراف صدر مین ہو دلیل ہی کہ ورم جرم ریہ مین ہی بعض اعراض سبب مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے علامات امتلا کے مختلف طور پر کہ ہر قسم کا حال ایک جداگانہ امتلا پر دلالت کرتا ہے بعض

اعراض منقطع ہوتے ہین کر شروع ہو کر ہمراہ مرض کے منقطع ہو جاتے ہین جیسے حمائے حادہ اور وجع ناخس اور ضیق النفس اور سرفۂ یابس یا نبض نشاری
ذات الجنب کے ساتھ -اور بعض اعراض کے واسطے کوئی وقت معلوم نہین ہو کبھی تابع مرض ہوتا ہو اور کبھی نہین ہوتا ہو جیسے درد سر واسطے تپ کے
اور بعض اعراض آخر مرض مین پیدا ہوتے ہین اُن مین سے علامات بحران ونیز علامات نضج کے اور علامات نضج نہونے کے اُنھین مین سے علامات
ہلاکت کے ہین اور یہ علامات اکثر امراض حادہ مین ہوتے ہین - بعض علامات ایسے ہین جن کی دلالت امراض پر ظاہر اعضا مین ہوتی ہو اور وہی یا
خاص محسوسات سے ہون جیسے احوال لون کے اور حالات لمس کی سختی اور نرمی اور حرارت اور برودت وغیرہ مین -اور یا محسوسات مشترکہ سے
ہون یعنی دو حس خواہ زیادہ سے دریافت ہون اور یہ ماخوذ خلقت اعضا اور اوضاع اور حرکات اور سکون اعضا سے ہوتے ہین جیشتر ان مین سے احوال
باطنی پر دلالت کرتے ہین جیسے اختلاج ہونٹھ کا اور پرنے کے سا وران احوال کی زیادتی اور کمی مقدار اور عدد پر دلیل ہوتی ہین - کبھی ان کو دلالت احوال
اعضائے باطنی پر ہوتی ہو جیسے چھوٹا ہونا انگلیون کا جگر کے چھوٹے ہونے پر دلالت کرتا ہو - استدلال براز سے اس طرح ہو کہ سیاہ ہو یا زرد محسوس بحس بصر
ہو اور قراقر سے استدلال نضج اور بدہضمی پر سمعی ہو اور ازین قبیل استدلال خوشبو اور منھ کے ذائقہ وغیرہ سے ہو - اور استدلال ناخن کے گول ہوجانے سے
دق اور سل پر بحس بصر ہوتا ہو مگر از قسم محسوسات مشترکہ ہو - کبھی ایک محسوس ظاہری ایک امر باطنی پر دلالت کرتا ہو جیسے رخسارے کا سُرخ ہونا
ورم ریہ پر اور ناخن کا گول ہونا قرحہ ریہ پر استدلال بذریعہ حرکات اور سکنات کے بیان مین بسط تفصیلی چاہتا ہو - جو اعراض از قسم سکون محسوس
ہوتے ہین جیسے سکتہ اور صرع اور غشی اور فالج اور جو اعراض از قسم حرکت ہین جیسے قشعریرہ - نافض - فواق - عطاس - تثاؤب - تمطی - سعال - اختلاج
تشنج جس وقت شروع ہو - ان مین سے کوئی چیز قبیل طبیعت اصلی کا ہوتا ہو جیسے ہچکی - اور کوئی چیز فعل طبیعت عارضی کا ہوتا ہو جیسے تشنج
اور رعشہ اور کوئی چیز محض ارادی ہوتی ہو جیسے قلق اور بےچینی - اور کوئی چیز مرکب حرکت ارادی اور حرکت طبعی دونون سے ہوتی ہو جیسے کھانسی
یا بول - اس مرکب مین بعض چیز ایسی ہو کہ ارادہ طبیعت پر سابق ہوتا ہو جیسے کھانسی - اور بعض طبیعت ارادے پر سابق ہوتی ہو بشرطیکہ ارادے مین
تاخیر ہو جیسے بول اور براز - اور جو عارض محض طبیعت سے ہوتا ہو اُس پر آگاہی یا بذریعہ حس کے ہوتی ہو جیسے قشعریرہ اور کسی مین آگاہی
حس کو نہین ہوتی اس لیے کہ وہ محسوس نہین ہو جیسے اختلاج - یہ حرکات بنظر ذات کے بھی مختلف ہوتے ہین جیسے کھانسی کہ فی نفسہ
اختلاج سے قوی ہو - کبھی اسکے عدد حرکات مین اختلاف ہوتا ہو مثلاً چھینک کہ اسکے حرکات کے عدد بہ نسبت کھانسی کے زیادہ ہین اسلیے
کہ سعال محض اعضائے سینہ کی تحریک سے تمام ہوتی ہو - اور چھینک اعضائے سر و سینہ دونون کی تحریک سے تمام ہوتی ہو - اور کبھی
اختلاف مقدار خوف و خطر مین ہوتا ہو جیسے حرکت مین فواق یابس کے خطرہ زیادہ ہو بہ نسبت سرفہ خشک کے اگرچہ حرکت کھانسی کی قوی ہو
کبھی اختلاف اُس چیز مین ہوتا ہو جو طبیعت کی اعانت کرے پس کبھی ایک آلۂ ذاتی سے طبیعت استعانت چاہتی ہو جیسے اخراج ثفل یا
بہاز مین عضل بطن سے مدد چاہتی ہو - اور کبھی استعانت آلۂ غریب سے چاہتی ہو جیسے کھانسی مین ہوا کی اعانت درکار ہو - کبھی اختلاف
بذریعہ اس اعضا کے ہوتا ہو جو متاذی اُس حرکت کے ہون جیسے کھانسی اور تہوع یعنی اُبکائی - کبھی اختلاف قوائے فاعلہ مین ہوتا ہو
جیسے اختلاج کا مبدء طبعی ہو اور کھانسی کا نفسانی - کبھی اختلاف مادہ مین ہوتا ہو جیسے کھانسی کہ اُسکا مادہ نفث ہو یعنی جو رطوبت منھ سے
نکلے اور اختلاج کا مادہ ریحی ہو - یہ علامات ظاہر اعضا سے دلالت کرتے ہین اور اکثر اُن کی دلالت احوال ظاہری پر ہوتی ہو اور کبھی ان
سے امراض باطنی پر بھی استدلال کیا جاتا ہو جیسے سرخی رخسارے اور بد ذات الریہ کے منجملہ علامات ہیکے وہ علامتین ہین جن سے امراض
باطنی پر استدلال کیا جاتا ہو مگر لائق بحال مستدل یہ ہو کہ اگر ان علامات سے امراض باطنی پر استدلال کرنا چاہے تو پہلے معرفت علم تشریح کی

حاصل کرلے تاکہ اسکو شناخت جوہر کی ہر ایک عضو کے حاصل ہو اور وہ بخوبی جانے کہ یہ عضو لحمی ہی یا غیر لحمی اور اُسکی خلقت کیسی ہو مثلاً اس شکل کا ورم اس عضو مین ہو سکتا ہی یا اسکے غیر مین یعنی شکل اُس عضو کی مناسب اُس ورم کے ہی یا غیر مناسب ہو اور یہ پہچانے کہ اس عضو مین کوئی شے محتبس ہو سکتی ہی یا اُسکے گرد نہین جا سکتی بجہت اسکے کہ وہ مزلق ہی اور بوجہ لغزش دینے کے جو مادہ اُس مین پہونچتا ہی اُسکو ہٹا دیتی ہی جیسے معاے صائم اور اگر احتباس مادہ کا اُس مین ممکن ہی یا بوجہ ازلاق کے کوئی چیز اُس سے جدا ہو سکتی ہی پس کون سی چیز قابل محتبس ہونے کے ہی اور کون چیز قابل پھیل جانے کے ہی جب اُسکا مقام پہچانے گا اُس وقت جس چیز کا حس وجع یا ورم سے کرے گا اُس پر حکم قطعی اس طرح پر کرے گا کہ یہ وجع یا ورم خاص اُسی عضو پر وارد ہوا ہی یا اُس سے کچھ دور ہی۔ اور چونکہ مشارکت اُس عضو کی پہچانے گا حکم کرے گا کہ یہ وجع اس عضو خاص مین ہی یا بمشارکت کسی دوسرے عضو کے ہی۔ اور یہ بھی جانے گا کہ مادہ کا ابنعاث یعنی برانگیختہ ہونا نفس عضو مین ہوا ہی یا اُسکے شریک سے یہ مادہ وارد ہوا ہی۔ اور اگر یہ مادہ جدا ہوا ہی تو خاص جوہر عضو سے جدا ہوا ہی یا یہ عضو راہ مین اُس عضو کے واقع ہی جس مین سے انفصال اس مادہ کا ہوا ہی۔ اور یہ پہچانے گا کہ یہ عضو کس مادہ کو محتوی ہی مثلاً پہچانے گا کہ اس چیز کا نکلنا اس عضو سے ممکن ہی یا نہین اور فعل اُس عضو کا پہچانے گا تاکہ اگر اسکے فعل مین کوئی آفت ہو اُسی سے اُسکے مرض کو پہچانے یہ سب باتین ایسی ہین کہ اُن کو بذریعہ علم تشریح کے واقفیت حاصل ہوتی ہی۔ اور معلوم ہوتا ہی کہ جو طبیب امراض اعضاے باطنی کی تدبیر کرنا چاہے اُسکو تشریح کے جاننے کی بہت ضرورت ہی پھر اگر اُسکو علم تشریح حاصل ہو جاے چاہیے کہ استدلال کرنے مین امراض باطنی کی چھ چیزون پر اعتماد کرے پہلے افعال مین جو مضرتین پہونچتی ہین انکا لحاظ کرے اور یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہی کہ افعال کی کیفیت اور کمیت اور انکی دلالت اولی بدنی چیزون پر دائمی اور ہمیشہ رہتی ہی دوسرے جس چیز کا استفراغ ہوتا ہی اُسکو دیکھے اور مادہ مستفرغہ کی دلالت دائمی ہی مگر اوّلی نہین ہی دائمی اس وجہ سے ہی کہ اُس سے تصدیق مرض کی ہمیشہ ہوتی ہی اور اوّلی اس جہت سے نہین کہ اُسکی دلالت بواسطہ نضج اور عدم نضج کے ہوتی ہی تیسرے وجع چوتھے ورم پانچوین وضع چھٹا اعراض ظاہر کہ جو مناسب ہون اور دلالت ان چیزون کی اوّلی اور دائمی نہین ہی۔ اب ہم ایک ایک کی دلالت بہ تفصیل بیان کرتے ہین۔ افعال سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہی کہ جسوقت کوئی فعل اپنی مجری طبعی پر جاری نہو دلالت ہوگی کہ قوت عضو کو کوئی آفت پہونچی ہی اور قوت مین آفت پہونچنے سے مرض پیدا ہوتا ہی اسی عضو مین جسکی قوت ماؤف ہوئی ہو۔ افعال کی مضرت تین طرح سے ہوتی ہی یا کمی ہو جاے جیسے آنکھ کی بصارت ضعیف ہو پس دور کی شے تک کم پہونچے اور مسافت قریب سے دیکھ سکے۔ یا معدہ ضعیف ہو جاے کہ بدشواری اور دیر مین تھوڑی چیز ہضم کرے۔ یا فعل مین تغیر واقع ہو جیسے آنکھ اُس چیز کو دیکھے جس کا وجود نہو یا جیسے وہ چیز ہی برخلاف اُسکے دیکھے۔ یا معدہ کہ طعام کو فاسد نہ کرے مگر سوء ہضم پیدا کرے۔ یا فعل یکسر باطل ہو جاے جیسے مطلق آنکھ سے نظر نہ آئے۔ یا معدہ سے مطلق فعل ہضم نہو سکے۔ دلائل استفراغ اور احتباس کے بھی چند طرح پر ہین یا احتباس غیر طبعی ہو مثلاً احتباس اس چیز کا ہو جسکی شان سے استفراغ ہی مثل اُس شخص کے جسکا بول و براز بند ہو جاے۔ یا استفراغ غیر طبعی ہو اور یہ بات یا اس وجہ سے ہو کہ شی مستفرغ جوہر اعضا ہی یا جوہر اعضا نہین ہی اگر جوہر اعضا کا استفراغ ہو اُسکی دلالت تین طرح پر ہوتی ہی۔ یا نفس جوہر عضو پر دلالت کرتی ہی جس طرح برآمد ہونا حلقہ کا کھوک مین قصبۂ ریہ کے سڑنے پر دلالت کرتا ہی۔ یا بجہت مقدار کے دلالت کرے جیسے چھلکے براز مین سحج مین اگر غلیظ ہون قرحہ امعاے غلاظ پر دلالت کرین گے اور اگر رقیق ہون تو باریک انتون کے قرحہ پر دلیل ہون گے۔ یا بوجہ لون کے دلالت کرے جیسے رسوب قشری سرخ بول مین انکی دلالت اعضاے لحمی مثل گردہ وغیرہ کے خراش پر۔ یا رسوب ابیض ہو تو اُس کی دلالت اوپر

اعضاے عصبی مثل مثانہ کے ہوتی ہے۔ جو چیز اُسپر دلالت کرتی ہے کہ شے مستفرغ جوہر اعضاے اصلی سے نہین ہے اس کی دلالت یا اسطرح پر ہوتی ہے کہ خروج شے کا غیر طبعی ہے جیسے اخلاط سلیمہ یا خون جو بوقت خارج ہو۔ یا اُس سبب سے ہوتی ہے کہ اُسکی کیفیت غیر طبعی ہے جیسے خون فاسد خروج اُسکا معتاد ہو یا غیر معتاد۔ یا اس سبب سے کہ شے مستفرغ ہر طرح سے غیر طبعی ہے جیسے پتھری۔ یا اُس سبب سے کہ اُسکی مقدار غیر طبعی ہے اگرچہ خروج اُسکا طبعی ہو اور مقدار کا غیر طبعی ہونا قلت سے ہو یا کثرت سے جیسے براز اور بول معتدل مقدار سے یا کم یا زیادہ۔ یا اس سبب سے کہ اُسکی کیفیت غیر طبعی ہو اگرچہ خروج اُسکا معتاد ہے جیسے براز اور بول سیاہ۔ یا اُس جہت سے کہ جس راہ سے وہ نکلا ہے وہ راہ غیر طبعی ہو گو نکلنا اُسکا اور کسی راہ مین طبعی ہے جیسے براز کا نکلنا مُنھ سے ایلاؤس مین۔ وجع کے دلائل دو جنسون مین منحصر ہین اس لیے کہ درد یا اپنے مقام پر دلالت کرے مثلاً اگر داہنی طرف ہے تو جگر مین ہوگا۔ اور بائین طرف ہو تو طحال مین ہوگا۔ اور کبھی درد اپنی قسم سے اپنے سبب پر دلالت کرتا ہے جیسا تعلیم اسباب مین مفصل بیان ہو چکا مثلاً اگر ثقیل ہو دلالت کرے گا کہ ورم عضو غیر حساس مین ہے یا ایسے عضو مین ہے جسکی حس باطل ہو گئی ہے اور وجع ممدد کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے اور وجع لاذع مادہ حادہ پر دلالت کرتا ہے دلائل ورم کے تین طرح پر ہوتے ہین۔ کبھی دلالت جوہر ورم سے ہوتی ہے جیسے سُرخی اوپر ورم صفراوی کے اور سختی سوداوی پر۔ اور کبھی موضع ورم سے دلالت ہوتی ہے کہ داہنی جانب کا ورم دلالت کرتا ہے کہ نزدیک جگر کے ہے۔ اور بائین جانب کا ورم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اطراف طحال مین ہے۔ کبھی دلالت بذریعہ شکل ورم کے ہوتی ہے اگر ہلالی ہو معلوم ہوگا کہ نفس جگر مین ورم ہے۔ اور اگر طولانی ہو معلوم ہوگا کہ اُس عضلہ مین ہے جو اوپر جگر کے واقع ہے۔ اور دلائل وجع کے یا موضع ورم سے ہوتے ہین یا مشارکات سے۔ موضع ورم کے دلائل ظاہر ہین۔ اور مشارکات اس طرح پر جیسے استدلال کیا جاے اوپر ایک درد کے جو انگلی مین ہو سبب سابق سے باین طور کہ یہ الم بجہت ایک آفت کے ہے جو چھٹی زوج مین عنق کے ازواج عصبانی کے عارض ہوئی ہے

## فصل دوسری

## علامات فارقہ درمیان امراض خاصہ اور مشارکہ کے بیان مین

چونکہ امراض کی یہ کیفیت ہے کہ کبھی ابتداءً ایک عضو خاص مین عارض ہوتے ہین۔ اور کبھی بمشارکت دوسرے عضو کے پیدا ہوتے ہین جس طرح سر کو امراض معدے سے مشارکت ہوتی ہے اسلئے واجب ہے کہ ایک حد فارق درمیان مرض اصلی اور مرض مشارک کے ایسی تجویز کیجاے جو علامت فاصل ہو اور ایک کو دوسرے سے جُدا کرے پس ہم کہتے ہین کہ واجب ہے تامل کرنا اس بات مین کہ دو بیماریون مین سے پہلے کون عارض ہوئی وہی اصلی ہے اور دوسری مشارک ہے یا دونون مین سے کون بیماری ایسی ہے کہ ایک کے زائل ہونے کے بعد دوسری باقی رہتی ہے کہ وہی اصلی ہے۔ اور کبھی شناخت بالضد بھی ہوتی ہے مثلاً مرض مشارک وہی تجویز کیا جاتا ہے جو کسی مرض کے پیچھے عارض ہو اُسکی ضد یہ ہے کہ جو پہلے عارض ہو وہی اصلی ہے۔ یا مرض مشارک وہ ہے جس مین سکون کسی اور مرض کے سکون سے پیدا ہو اُسکی ضد یہ ہے کہ مرض اصلی وہ ہے کہ اپنے ہمراہی کے سکون سے اُس مین سکون نہو لیکن کبھی معرفت بالضد مین غلط واقع ہوتا ہے اس طرح پر کہ اکثر مرض اصلی محسوس نہین ہوتا اور نہ ابتدا مین ایذا دہ ہوتا ہے بعد اُسکے جب مرض مشارک ظاہر ہوتا ہے اصلی کا بھی ضرر محسوس ہوتا ہے حالانکہ مرض مشارک درحقیقت بعد مرض اصلی کے عارض ہے اور اُسکے پیچھے پیدا ہوا ہے لیکن چونکہ ظہور اثر مین مرض مشارک بمنزلہ اصلی کے معلوم ہوتا ہے اس جہت سے یہ گمان ہوتا ہے کہ مرض اصلی بھی مشارک یا عارض ہے اور بیشتر مرض اصلی سے بالکل غفلت ہوتی ہے اور فقط عارضی شرکی مرض پر آگاہی ہوتی ہے اس غلطی سے بچنے کی تدبیر ہوے کہ طبیب علم تشریح اعضا سے بخوبی واقف ہو تاکہ مشارکت اعضا کی اُس علم کے ذریعہ سے پہچانے اور جو آفات ایک ایک عضو مین واقع ہوتے ہین خواہ محسوس ہون یا غیر محسوس پس توقف کرے گا مرض مین حکم قطعی کرنے سے اور اسکو اصلی بدون تامل صحیح کے قرار نہ دے گا اس لیے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ عروض اس مرض کا

بالتبع ہو پس مریض سے اُن علامات کو پوچھے گا جو مشارک کے عضاے عضو علیل مین ہین اور محسوس اور ایذا دہ نہین ہین کہ ان کی ایذا دہی ظاہر ہو اور نہ ایسے اعراض پیدا کرتے ہین جو قریب اعراض ایذا دہندہ کے ہون البتہ اُن کے تابع چند اُمور بعید ایسے ہین کہ جو محسوس ہین اور مریض بجہالت اُنکو عوارض مرض اصلی کا جو ان ظاہری اعراض کے واسطے معروض بعید ہی قرار دیتا ہی - ان اُمور کی معرفت سواے طبیب کے اور کسی کو نہین ہوتی - اور طبیب بھی اکثر بہدایت تاَب اسی وجہ سے ہوتا ہی کہ افعال کی مضرت مین تامل کرے اگر مضرت افعال کو سابق پاے حکم کرے گا کہ مرض مشارک ہی تاہم بعض اعضا ایسے ہین کہ اکثر حال مین اُنکے امراض متاخر ہوتے ہین بہ نسبت امراض دوسرے اعضا کے مثلاً سر کا یہی حال ہی کہ اُسکے امراض بمشارکت امراض معدے کے ہوتے ہین عکس اسکا بہت کم ہی یعنے معدے کے امراض بتابع امراض سر کے نہین ہوتے ہین - ہم ناظر کتاب کے سامنے چند علامات امزجۂ اصلی اور عارضی کے لاتے ہین اور بطور عموم بیان کرتے ہین اور وہ امراض جو ہر ایک عضو سے خاص ہین اُنکا بیان باب امراض خاصہ مین کیا جائیگا - امراض ترکیب مین سے جو مرض ظاہر ہو اسے حس پہچانے گی - اور جو مرض ان مین سے باطنی ہو سواے امتلاء اور سُدہ اور ورم اور تفرق اتصال کے محصور کرنا اُسکا حکم کلی مین دشوار ہی - اسی طرح جو اقسام امتلاء اور سُدے اور ورم اور تفرق اتصال کے ایک ایک عضو سے خاص ہین کہ اُنکا بیان بھی بطور کلی نہین ہو سکتا اسلیے مناسب ہی کہ ان دونون کا بیان مباحث جزئی مین کیا جائے

## فصل تیسری علامات امزجہ کے بیان مین

جن دلائل سے معرفت احوال مزاجون کی ہوتی ہی اُن کی دس قسمین ہین **پہلی قسم** لمس ہی - اور لمس سے اس طرح شناخت ہوتی ہی کہ تامل کیا جاے کہ لمس مریض کا مساوی لمس صحیح کے بدن معتدل سے ہواے معتدل مین ہی یا نہین - اگر مساوی لمس صحیح کے ہو اعتدال پر دلالت کرے گا - اور اگر لامسہ صحیح المزاج کا اُس بدن کی گرمی - یا سردی - یا نرمی - یا سختی سے جسد طبعی سے زیادہ منفعل ہو اور اُسوقت کوئی سبب خارجی ہوا یا غسل یا اور قسم کے مسخن اور مبرد سے نہو جس سے بدن مین گرمی یا سردی زیادہ ہوتی یا سختی اور نرمی بڑھتی یا گھٹتی ہی اُس وقت اُس بدن کے غیر معتدل مزاج ہونے پر حکم کرنا چاہیئے - کبھی اطراف بدن کی نرمی اور خشکی سے بھی حال بدن کا پہچانا جاتا ہی اگر اطراف کی نرمی اور خشکی کسی سبب غریب کی جہت سے نہو با اینہمہ نرمی اور سختی کے جہت سے حکم کرنا صحت دلائل اعتدال کے تقدم پر موقوف ہی یعنی پہلے حرارت اور برودت کے اعتدال کے دلائل موجود ہولین تب نرمی اور سختی کی طرف لحاظ کرنا چاہیئے اس لیے کہ اگر یہ دلائل ہون ممکن ہی کہ حرارت حادثہ لمس سخت اور درشت کو نرم کردے چہ جاکہ لمس معتدل کہ اُسکی تحلیل بہ نسبت لمس خشن کے زیادہ کرے گی اور نرمی پیدا ہوگی پس توہم اس بات کا ہوگا کہ یہ لمس بالطبع نرم اور تر ہی - اور یہ بھی ممکن ہی کہ حرارت موجودہ لمس بارد اور لین کو سخت کردے چہ جاکہ لمس معتدل کہ اُس مین انجماد پیدا کرکے تکثیف ظاہر کرے گی پس گمان کیا جائے گا کہ لمس بالطبع خشک ہی جیسے برف اور گھی لیکن برف کا منعقد ہونا بستہ ہو کر ہونا ہی اور گھی کا انعقاد بطور قوام غلیظ کے ہوتا ہی - اکثر قابل اس انفعال کے اُس مزاج کا بدن ہی جو نرم بالطبع ہو اگرچہ نحیف و لاغر ہو اسلئے کہ خامی اس مین زیادہ ہوتی ہی **دوسری قسم** وہ دلائل ہین جو لحم اور شحم سے ماخوذ ہین اس لیے کہ گوشت سرخ اگر زیادہ ہو دلالت حرارت اور رطوبت پر کرے گا اور اس بدن مین سختی ہوگی - اور اگر گوشت تھوڑا ہو اور چربی زیادہ نہو دلالت حرارت اور یبس پر کرے گی - سمین اور شحم بافراط ہمیشہ دلالت برودت پر کرتے ہین - اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہی اگر ہمراہ اسکے رگین تنگ ہون اور خون کم ہو اور صاحب جسم بروقت بھوک کے بہت ضعیف اور نزار ہو جائے اس لیئے کہ خون اصلی

جس سے تنفذیہ اعضا کا ہوتا ہے بروقت بھوک کے نہین پاتا اس بات کو دلالت اسی پر ہے کہ یہ مزاج اُسکا طبعی ہے - اور اگر یہ پچھلی علامتین ہمراہ سمین اور شحم اور ترہل بدن کے نہون جاننا چاہیے کہ مزاج اُسکا غیر طبعی ہے بلکہ عرضی اکتسابی ہے سمین اور شحم مین کی حرارت پر دلالت کرتی ہے اسلیے کہ اُن دونون کا مادہ خون کی دسومت سے ہے اور علت فاعلی ان دونون کی برودت ہے اسی واسطے جگر پر ان کے کمی ہوتی ہے اور انترٹیون پر زیادتی - اور قلب پر سمین اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بجہت مادہ کے ہے نہ بوجہ مزاج اور صورت کے اسلیے کہ توجہ طبیعت کا اسی مادہ سے متعلق ہے سمین اور شحم کا بدن پر منجمد ہونا کم و بیش بسبب قلت و کثرت حرارت کے ہوتا ہے - جو بدن لحیم ہو اور اس مین کثرت سمین اور شحم کی نہو اُسکا مزاج گرم و تر ہوتا ہے - اور اگر گوشت سُرخ زیادہ ہو اور سمین اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہے اور اگر یہ دونون زیادہ ہون افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہے اور اس بات پر کہ بدن بارد رطب ہے - زیادہ ترضعیف بارد یابس بدن ہوتا ہے - اُسکے بعد حار یابس بعد اُسکے یابس جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اُسکے بعد بدن حار جو رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو

**قسم تیسری** جو دلائل بالون کی جہت سے لیے جاتے ہین اور اُس مین لحاظ آٹھ امور کا ہوتا ہے ۱ جلدی نکلنا یا دیر مین ۲ کثرت بالون کی یا قلت ۳ باریک ہونا یا گندہ ہونا ۴ سیدھا ہونا یا پیچدار ہونا ۵ رنگ بالون کا اس استدلال مین ایک قاعدہ مستحکم ہے جلدی بالون کا نکلنا یا دیر مین نکلنا اس سے استدلال اس طرح پر ہوتا ہے کہ جسکے بال دیر مین نکلین یا نہ نکلین اور اُسکے بدن مین ایسے علامات نہون کہ اس مین خون کم ہے معلوم کرنا چاہیے کہ اسکا مزاج نہایت مرطوب ہے - اور اگر جلد نکل آئین تو بدن اُسکا اتنا مرطوب نہوگا بلکہ مائل بہ یبوست ہوگا مگر اُسکے مزاج کی حرارت اور برودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیے جسکا ذکر ہو چکا ہان اگر بدن مین حرارت اور یبوست جمع ہو جلد بال نکلین گے اور ان مین کثرت اور گندگی ہوگی اُسکی دلیل یہ ہے کہ بالون کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور گندہ ہونا کثرت کے ساتھ اُسکو دلالت دخان کی زیادتی پر ہے جیسے جوانون مین سوائے لڑکون کے اسلیے کہ لڑکون کا مادہ بخاری ہے دخانی نہین ہے اور ان دونون باتون کی ضد یعنی برودت اور رطوبت سے دیر مین بال اُگتے ہین اور دقیق اور کم ہوتے ہین - اور استدلال شکل سے بالون کی اس طرح پر ہے کہ جعودت یعنی پیچدار ہونا حرارت اور یبس پر دلالت کرتا ہے - اور کبھی اسکو دلالت ہوتی ہے کہ سوراخ اور مسام پیچدار ہین اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہین بدلتی ہے - اور حرارت اور یبوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہے اور سیدھا ہونا بالون کا پیچدار ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہے - رنگ کے ذریعہ سے اس طرح استدلال کیا جاتا ہے کہ سیاہی بالون کی حرارت پر دلالت کرتی ہے - اور میگون ہونا بالون کا برودت پر دلالت کرتا ہے اور اشقر ہونا اور سُرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہے - اور سفید ہونا یا برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے جیسے پیری مین یا نہایت خشکی پر جیسے گھانس کو بروقت خشکی کے جب اُس کی سیاہی جاتی رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہے اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہے - اور یہ بات آدمیون کو بعد اُن امراض کے عارض ہوتی ہے جنسے خشکی پیدا ہوتی ہے سبب پیری کا نزدیک **ارسطاطالیس** کے استحالہ ہے طرف لون بلغم کے اور نزدیک **جالینوس** کے پھپھوند لگنا جو غذا کو لازم ہے بروقت بال بنجانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطی الحرکت ہو جب تک کہ مسام مین نفوذ کرتی ہے - اور اگر **ارسطاطالیس** اور **جالینوس** کے اقوال مین تامل کیا جائے تو قریب قریب معلوم ہونگے اس لئے کہ سبب بلغم کی سفیدی کا اور علت سفید ہوجانے جسم متکرج یعنی پھپھوند لگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہے - اور تحقیق اس کی طبعیات مین ہے اور بعد اسکے جاننا چاہیئے کہ ابدان اور موادون کو بالون مین تاثیر ایسی ہے کہ اس کی رعایت کرنی مناسب ہے

حبشی سے امید نہین کہ اُسکے بال اشقر ہون تاکہ اُسکے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جائے وہ مزاج معتدل جو اُسکے صنف کیواسطے
ہے- اور صقالبی سے سیاہ بالون کی امید نہین ہے تاکہ اسکے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جاے یعنی وہ مزاج جو اُسکے صنف خاص کیواسطے
ہے سن کو بھی بالون مین تاثیر ہے پس جوانون کا حال مثل سکان اقلیم جنوبی کے ہے اور لڑکون کا مثل شمالی کے اور کہول متوسط ہین- کثرت
بالون کی لڑکون مین دلالت کرتی ہے کہ مزاج اُنکا سوداوی ہونا ضرور ہے جب بڑا ہو اور بڈھا ہو کثرت بالون کی اس بات پر دلیل ہے
کہ بالفعل سوداوی مزاج ہے **چوتھی قسم**- وہ دلائل ہین جو رنگ بدن سے متعلق ہین- سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے کہ خون بدن مین
نہین ہے یا کم ہے اور برودت مزاج پر دلیل ہے اسلیے کہ اگر اسکے ساتھ حرارت اور خلط صفراوی ہوتی ہر آئینہ رنگ زرد ہوجاتا- سُرخ رنگ
بدن کا کثرت خون اور حرارت پر دلیل ہے- اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہین مگر زردی کو صفراوی پر زیادہ دلالت ہے-
اور اشقر کو خون پر اور خون کو صفراوی پر- اور کبھی زردی خون کے نہونے پر دلیل ہوتی ہے اگرچہ صفراوی بھی نہو جیسے بعد نقاہت مرض
کے رنگ زرد ہوجاتا ہے تیرگی رنگ کی شدت برودت پر دلالت کرتی ہے پس اسکے سبب سے خون بدن کا کم ہوکر منجمد ہوجاتا ہے اور طرف
خلط سودا کے مستحیل ہوجاتا ہے اور رنگ جلد کو سیاہی کیطرف بدل دیتا ہے- گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہے- اور بینجنی ہونا یبوست اور
برودت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ رنگ سودائے خالص کے تابع ہوتا ہے- جصی یعنی چونے کا رنگ صریح برودت اور بلغمیت پر دلالت کرتا ہے رصاصی یعنی
سیسے کا رنگ برودت اور رطوبت پر اور کسی قدر سوداویت کے دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اس رنگ مین سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھ ہوتی ہے پس سفیدی
تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی- اور سبزی تابع خون جامد کے جو مائل بسواد ہو جس مین بلغم کی شرکت ہے کہ اُسنے اُسکو سبز کردیا- عاجی یعنی ہاتھی کے
دانت کا سا رنگ بدن کا برودت بلغم پر جس مین تھوڑا صفرا ملا ہو دلالت کرتا ہے اکثر تغیر رنگ کا بسبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے
ہوتا ہے اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی کے اور امراض بواسیری مین طرف زردی اور سبزی کے مگر یہ حکم دائمی نہین ہے بلکہ اس مین کبھی
اختلاف بھی واقع ہوتا ہے زبان کے رنگ سے استدلال بدن کے سائن رگون کے حال پر قوی ہے- آنکھ کے رنگ سے استدلال مزاج دماغ پر قوی ہے
کبھی ایک ہی مرض مین دو عضو کے مختلف دو رنگ ہوجاتے ہین جیسے سپیدی زبان کی بحالت بیماری یرقان کے جو بجہت شدت سوزش حرارت کے
عارض ہو تمام بدن مین اور جلد چہرہ کی سیاہ ہوجاتی ہے **پانچوین قسم** وہ دلائل جو بنظر ہیئت اعضا کے معتبر ہوتے ہین- گرم مزاج کا سینہ چوڑا ہوتا
ہے- اور بزرگی اطراف اور اُنکا استادہ ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور رگون کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا عضل کا عظیم ہونا اسکا
مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم مزاج کے ہین اسلیے تمام افعال تشویہ اور ہیأت کری حرارت اور برودت سے تمام ہوتے ہین- اور
تابع حرارت کے اضداد ان امور کے ہوتے ہین اسلیے کہ قوائے طبعی بجہت حرارت کے تتمیم افعال پیدایش اور اتمام خلقت سے قاصر رہتے ہین
خشک مزاج کے تابع سوختگی اور مفاصل کا ظاہر ہونا اور غضروف کا حنجرہ اور بینی مین نمودار ہونا اور ناک کا سیدھا اور پتلا ہونا **چھٹی قسم**
وہ دلائل جنکا اعتبار بوجہ انفعالی دلائل اعضا کے ہوتا ہے اگر کوئی عضو بہت جلد گرم ہوجائے بے اسکے کہ اسکو زیادہ استعمال یا لغزادلت یعنی یکجائی
حرارت کی حاجت ہو وہ حار المزاج ہے یعنی جو بدن تھوڑی سی گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اُسکا مزاج حار ہے اسلیے کہ استحالہ جنس مناسب
مین آسان ہوتا ہے بہ نسبت استحالہ کے طرف کیفیت مخالف کے- اور اگر بہت جلد سرد ہوجائے امر بالعکس ہوگا- دلیل بعینہ وہ ہے جو مذکور ہوئی-
اگر کوئی معترض کہے کہ دونون مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیئے اسلئے کہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ ہر شے مین اثر اُسکی ضد کا زیادہ ہوتا ہے اور یہ ایسی بدیہی بات ہے
کہ اس مین کسیطرح کا شبہ نہین ہے اور تمھارا کلام (کہ جنس مناسب کی طرف استحالہ بآسانی ہوتا ہے) اس بات کو لازم کرتا ہے کہ افعال شبیہ سے ادنی
ہے

اور بخوبی ہو اور ضدسے کم ہو۔ اُسکا جواب ہم یہ دین گے کہ جو شبیہ منفعل نہین ہوتی ہی اپنی شبیہ سے وہ ایسی ہوتی ہی کہ اُسکی کیفیت اور اُسکی
شبیہ کی کیفیت نوع مین واحد ہوتی ہی دونیز طبیعت مین۔ اور اشخن شبیہ ابدے نہین ہی بلکہ دو گرم چیزین بھی کہ ایک ان مین کا
بہ نسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو مختلف ہوتی ہین اور اُن مین ایک دوسرے کا شبیہ نہین ہوتا بس جو چیز بہت گرم نہین ہی بقیاس
بہت گرم چیز کے سرد ہی۔ اور اسی جہت سے کہ ان دونون مین تضاد مشہوری پایا گیا بسبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے
سے منفعل ہوتی ہین بس جس مین گرمی کم ہی اُسکو انفعال اسی جہت سے ہوتا ہی کہ وہ بہ نسبت بہت گرم بارد ہی نہ اس نظر سے کہ دونون
حار ہین ۔ اسی طرح جو نہایت سرد ہی اس سے بھی اشخن منفعل ہوتا ہی اور جس مین کم برودت ہی اُسے بھی انفعال بوجہ تضاد کے ہوتا ہے
لیکن ایک ان دونون کا جو بہت گرم ہی غیر اشخن یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑھا دیتا ہی یعنی جو ان مین سے قوی تر ہی اُسکی کیفیت معین
ہوتی ہی اور دوسرے کی کیفیت کا جس مین نقصان ہوتا ہی بس استحالہ اُسکا طرف اس چیز کے جسکی کیفیت بڑھی ہوئی ہی اور اُسکی کیفیت
اُسکے معین ہوتی ہی و آسان تر ہی مترجم کہتا ہی فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہی اُس کو ایک شیر گرم پانی سے ملا مین تو ضرور دونون
کی شیر گرمی اور گرمی مین تغیر ہو جائیگا لیکن محسوس اسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو شیر گرم تھا۔ دونون پانی مین دو کیفیتین متضاد تھین یعنی
حرارت اور شیر گرم ہونا ورنہ ظاہر تھین اسی طرح شیر گرم پانی مین کسی قدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی مین کسی قدر
برودت مخفی تھی خفیف حرارت شیر گرم پانی کو قوی حرارت گرم پانی کی بڑھائے گی اور خفیف برودت شیر گرم پانی کی شدید حرارت گرم پانی
سے ملکر اکتساب حرارت کا کرے گی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی کے نہین ہی بلکہ استحالہ شیر گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالہ
ایک شے کا طرف ضد مشہوری کے سہل بھی ہی اور آسان بھی **متن** علاوہ یہ ہی کہ اس پر ایک اور چیز ہی جو مخفی بعض مشارکات کیفیت
مین ہی اور ان مین ناقص بھی ہی مثلاً گرم مزاج براہ طبیعت کے جو بسرعت قبول تاثیر حار دوا کی کرتا ہی اس جہت سے کہ حار مزاج تاثیر اپنے ضد کی
(کہ وہ برد مانع ہی واسطے زیادتی تسخین حرارت موثرہ خارجیہ کے) باطل کرتا ہی جب یہ دونون یعنی حار مزاج اور حرارت خارجی ملکر اور برودت مانعہ کو
باطل کرکے ایک دوسرے کے معین تسخین پر ہوتے ہین اُسکے بعد دونون کیفیتون مین اشتداد تام پیدا ہوتا ہی لیکن جسوقت حار خارجی قصد
کرے کہ اعتدال باطل ہو جائے حار غریزی جو اندر بدن کے ہی اُسکے اس ارادے کی مقاومت کرتا ہی اور اس فعل کو خوب روکتا ہے
حتے کہ گرم زہر کی مقاومت اور اُنکے دفع مضرت اور اُنکے جوہر کا فساد کرنا سوائے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہین ہوتا بس
حرارت غریزی طبیعت کیواسطے ایسا آلہ ہی کہ فرد اس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہی اس طرح پر کہ روح کو اُسکے دفع پر حرکت
دیتی ہی اور حار خارجی کے بخار کو ہٹا کر اُسکی تحلیل کرتی ہی اور مادہ حار کو دُور کر دیتی ہی۔ اسی طرح شے بارد جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی
بجہت ضد کے اُسکے ضرر کو دفع کرتی ہی۔ اور یہ خاصیت برودت غریزی کی نہین ہی اسلیے کہ برودت فقط حار خارجی کی حرارت کو بوجہ ضد
کے منع کرتی ہی اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہین کرتی۔ حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہی کہ رطوبات غریزی کی حفاظت کرتی
ہی اس بات سے کہ حرارت غریبہ اُس پر غالب ہو اسی وجہ سے جسوقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہی طبیعت اُسکے ذریعہ سے رطوبات
مین تصرف نضج اور ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہی اور اُنکے صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہی بس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت متحرک
کرتی ہی اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہی اسی جہت سے رطوبات مین عفونت نہین آتی ہی۔ اور جسوقت حرارت غریزی
ضعیف ہوتی ہی رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہو جاتی ہی اس لیے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا

اور جسکے توسط سے درمیان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہوگیا ہی پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہرجاتی ہو اور سامنا رطوبات سے حرارت غریبہ کا ایسے وقت ہوتا ہی کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات مین نہین ہوتا اس جہت سے حرارت غریبہ ان رطوبات کے تصرف پر قادر ہوجاتی ہی اور اُن رطوبات پر غالب آکر بحرکت غریب اُن کی تحریک کرتی ہی پس عفونت پیدا ہوجاتی ہی پس معلوم ہوا کہ حرارت غریزی آلہ جمیع قوتون کا ہی۔ اور برودت سب قوی کے منافی ہی اسکا نفع اصلی مطلق نہین ہی بالعرض کسی قدر نافع ہی جس طرح فصل تیسری تعلیم دوسری مین بیان ہوا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہی حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہین کہتا اور نہین نسبت دیجاتی ہی مین طرف برودت کے جیکو نسبت حالات بدن کی جیسے نسبت دیجاتی ہی طرف حرارت کے **ساتوین قسم** حالت خواب بیداری کی ان دونو کا اعتدال اعتدال مزاج پر دلالت کرتا ہی خصوصًا دماغ کے اعتدال پر زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہو اور زیادتی بیداری کی حرارت اور یبوست سے ہوتی ہی خصوصًا دماغ کی حرارت اور یبوست سے **آٹھوین قسم**۔ وہ دلائل ہین جو بلحاظ افعال کے معتبر ہوتے ہین اگر افعال کا استمرار مجری طبعی پر ہو اور ہر ایک فعل تمام اور کامل ہوا کرے اعتدال مزاج پر دلیل ہوگا۔ اور اگر تغیر افعال کا بطرف حرکات مفرط کے ہو حرارت مزاج پر دلیل ہی اسی طرح افعال مین سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہی جیسے نشو و نما مین سرعت یا بالون کا جلدی نکل آنا اور دانتون کا جلدی برآمد ہونا۔ اور اگر افعال مین بلادت اور ضعف ہو کسل اور ماندگی اور سستی رہا کرے برودت مزاج پر دلیل ہوگی اگرچہ کبھی افعال کا ضعف اور بلادت اور سستی بجہت حرارت مزاج کے بھی عارض ہوتی ہی تاہم تغیر مجری طبعی سے خالی نہین ہی بشرطیکہ ضعف ہو کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر افعال طبعی فوت ہوجاتے ہین اور اُن مین نقصان پیدا ہوتا ہی جیسے نوم کہ اکثر بسبب حرارت مزاج کے باطل بالکل ہوجاتی ہی اسی طرح بعض احوال طبعی بجہت برودت کے کبھی زیادہ ہوجاتے ہین جیسے نوم مگر یہ افعال و احوال طبعی مین علی الاطلاق داخل نہین ہین بلکہ انکا شمار افعال طبعی مین کسی شرط اور سبب کی وجہ سے ہوتا ہی۔ نوم کی طرف حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہین ہی بلکہ اس سبب سے ہی کہ روح شغل افعال سے خالی ہوکر آرام پائے تاکہ جو تعب اُسکو حالت بیداری مین بوجہ فعل و انفعال کے عارض ہوا ہی نوم مین بوجہ سکون کے زائل ہوجائے یا اس وجہ سے کہ روح کو احتیاج ہضم کرنے مین غذا کی توجہ زائد کی ہی۔ اور حالت بیداری مین دونون فعل یعنی ہضم غذا و دیگر افعال کے پورا کرنے مین عاجز ہی۔ پس حالت نوم مین چونکہ اور افعال سے معطل ہوجاتی ہی توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم کا محتاج الیہ ہونا بجہت کسی قدر عجز کے ہی۔ اور عاجز ہونا روح کا یا بدن کا ایک امر غیر طبعی ہی اور خارج حد طبیعت سے ہی اگرچہ یہ خروج طبعی ہی باین لحاظ کہ اس کی ضرورت ہی اسلیے کہ طبعی کا اطلاق ضروری پر باشتراک لفظی ہوتا ہی۔ اس قسم کی دلالت بالتخصیص مزاج معتدل پر ہی باین طور کہ افعال معتدل ہون اور تمام ہوجائین۔ اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست پر اُنکی دلالت تخمینی ہی۔ منجملہ قوی دلائل کے حرارت مزاج پر آواز کا قوی اور بلند ہوجانا اور کلام مین جلدی اور سلسلہ کلام کا منقطع نہونا غصہ کا جلد آنا حرکات مین جلدی خصوصًا آنکھ کی حرکت اگرچہ ان امور کا ظہور کبھی سبب عام سے نہین ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہی جو کسی عضو خاص ہی **نوین قسم** دفع فضول بدنی اور کیفیت اُس چیز کی جو دفع ہوتی ہی۔ پس دفع اگر مستمر ہو تو جو چیز براہ بول و براز اور عرق وغیرہ خارج ہوتی ہی تیز ہو اور اُس کی بو اور رنگت تیز اور قوی ہو اگر وہ رنگین ہوتا ہی اور بریان اور پختہ ہو اگر اُسکی شان سے بریان اور پختہ ہونا ہی تو وہ مزاج گرم ہی۔ اور جو فضول اسکے مخالف ہین برودت مزاج پر دلیل ہین **دسوین قسم** بلحاظ افعال اور انفعالات قواے نفسانی کی معتبر ہوتی ہی مثلاً ہر ایک کام مین کوشش زیادہ کرنی اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہونی سیکیاست اور فہم کا تیز ہونا مہالک مین دست اندازی اور بڑے کامون کی طرف

توجہ نکرنا[5] اور بے شری[6] اور حسن ظن[7] اور امید قوی ہر چیز مین رکھنی[8] اور قساوت قلبی[9] اور نشاط[10] اخلاق مردانہ[11] اور کسل مین کمی[12] اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہین۔ اور ان باتون کی اضداد برودت پر دلیل ہین۔ ثابت رہنا غضب کا اور برقرار رہنا رضا کا اور جو چیز خیال مین آئے اسکا ثبات اور جو حافظہ مین ہو اور سوا ے اسکے اور چیزون کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت کرتا ہی۔ زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہی۔ ازین قبیل احلام اور منامات یعنی بدخوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے مزاج مین حرارت غالب ہو اکثر اسکو ایسے ہی خواب ہوتے ہین کہ مثلاً آگ کے سامنے ہی اور دھوپ مین جلتا ہی۔ اور جسکے مزاج پر برودت غالب ہو وہ خواب مین دیکھتا ہی کہ برف مین ٹھہرا ہوا ہی یا سرد پانی مین ڈوبتا ہی۔ اسی طرح ہر ایک خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط کی چیزون کو خواب مین دیکھتا ہی۔ یہ سب دلائل جنکا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہین لیکن مزاج غریب عارضی اگر حار ہو اسپر اشتعال حرارت کا بدن مین موذی ہونا اور حمیات سے اذیت پانا اور دقت حرکت کے قوت کا ساقط ہونا بجہت ثوران حرارت کے اور پیاس مین افراط ہونی اور فم معدہ مین التہاب اور منہ مین تلخی اور نبض مین ضعف اور سرعت شدید اور تواتر اور گرم چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی اور مبردات کے استعمال سے تسکین اور گرمی کی فصل مین زبون حالی اسپر دلالت کرے گی۔ اور دلائل مزاج بارد غیر طبعی کے قلت ہضم اور قلت عطش اور استرخاء مفاصل اور کثرت حمیات بلغمی کی اور نزلہ سے ایذا پانی سرد چیزون کے استعمال سے گزند پہونچنا گرم چیزون کے استعمال سے تسکین ہونی جاڑون کی فصل مین زبون حالی۔ اور دلائل مزاج رطب غیر طبعی کے مناسب دلائل برودت کے ہین مگر انکے ساتھ بدن کا ڈھیلا ہونا لعاب کا بہنا مخاط یعنی رینیٹ کا نکلنا روانی طبیعت کی بدہضمی تر چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی کثرت نوم کی ہونی پپوٹون کا پھولنا اور دلائل مزاج خشکی غیر طبعی کی تقشف یعنی سوختگی۔ بیداری۔ لاغری جو عارضی ہو خشک چیز کے استعمال سے ایذا پانی۔ خریف مین زبون حالی مرطب کے استعمال سے تشفی۔ گرم پانی۔ اور خون لطیف کو فی الحال جذب کرلینا اور انکو بہت زیادہ قبول کرنا

**فصل چوتھی** خلاصہ علامات معتدل کے بیان مین جتنے اچھے علامات اوپر گذر گئے ہین ان سب کو یکجا کر کے علامات مزاج معتدل اسطرح پر حاصل ہوتے ہین[1] لمس حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست اور سختی اور نرمی مین معتدل ہو[2] رنگ سپیدی اور سرخی مین معتدل ہو[3] سختی کا اعتدال فربہی اور لاغری مین اور مائل بطرف فربہی کے[4] نہ سنگین نہ بہت بیٹھی ہوئی ہون اور نہ بہت ابھری ہوئی گوشت پر اور گوشت سے جدا ہون[5] بال کثرت اور قلت مین بلکہ نمونے بالون مین اور گرہ دار اور سیدھے ہونے مین معتدل ہون۔ لڑکپن مین رنگ بالون کا اشقر اور مائل سیاہی سن شباب مین[6] خواب اور بیداری مین اعتدال ہو[7] درست ہونا اعضا کا حرکات اور چلنے مین[8] قوت تخیل اور تفکر اور تذکر کی[9] اخلاط کی افراط اور تفریط مین متوسط ہونا مثلاً تہور اور جبن مین توسط یا غضب اور خوف مین توسط[10] سنگدلی اور نرم دلی مین توسط[11] اضطراب افعال اور وقار مین توسط[12] تکبر یعنی غرور اور فروتنی مین توسط[13] کل افعال صحت تمام ہون[14] اور جودت اور سرعت نمو مین ٹھہرنا[15] سن وقوف کا زمانہ دراز تک ہو[16] خواب لذیذ دیکھے کہ جس مین خوشبو اور خوش آوازیان اور مجمع سرود اور خوشدلی سے استیناس ہو[17] محبوب ہونا اسکا ہر ایک کے نزدیک[18] کشادہ رو اور ہشاش بشاش رہنا[19] خواہش طعام اور شرب کی[20] معدے مین ہضم جید اور جگر اور عروق مین اور اوضاع تشریحی مین تمام بدن کے[21] معتدل حال نکال ڈالنے مین فضول کے مجاری معتاد سے

**فصل پانچوین** بیان علامات اس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو

یہ وہی شخص ہی جسکے اعضا کا مزاج تشابہ نہو بلکہ اُسکے اعضاے رئیسہ مین تغیر بوجہ خروج کے اعتدال سے ہوا ہو کہ ایک عضو اُس کا طرف ایک قسم مزاج کے اعتدال سے خارج ہوا اور دوسرا طرف ضد اُس مزاج کے ہو پھر اگر بناے اعضا غیر متناسب ہوا اُسکا مزاج بہت ردی ہوگا یہانتک کہ اُسکے فہم وعقل مین بھی خرابی ہوگی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اُسکا بڑا ہوا ور اُنگلیان چھوٹی چہرہ گول سر انداز متناسب سے بڑا یا چھوٹا پیشانی اور مُنھ اور گردن اور دونون پانون پر گوشت ہون گویا اُسکا چہرہ نصف دائرہ ہی اگر دونون نک اُسکے کروی الشکل ہون اُسکے مزاج مین اختلاف زیادہ ہوگا - اسی طرح اگر سر اور پیشانی گول ہو مگر مُنھ اُسکا بہت لانبا اور گردن بہت موٹی دونون آنکھون مین بلادت حرکت ہو وہ شخص نیکی سے بہت دُور ہی **فصل چھٹی** علامات امتلا کے بیان مین امتلا کی دو قسمین ہین ایک امتلاے ظروف اخلاط ہوتی ہی - دوسری بحسب قوت - امتلا بحسب ظروف یہ ہی کہ اخلاط اور ارواح اگرچہ کیفیت مین درست ہون مگر مقدار مین زیادہ ہون تا اینکہ تمام مقامات انسے بھر جائین اور اُن مین تمدد پیدا ہو ایسا شخص بروقت حرکت کے خطرہ مین ہوتا ہی اس لیے کہ اکثر بوجہ امتلا کے رگین پھٹجاتی ہین اُن مین سیلان یہانتک ہوتا ہی کہ دم گھٹنے لگتا ہی اور خناق اور صرع اور سکتہ پیدا ہوتا ہی - علاج ایسے شخص کا بہت جلد فصد کرا دینا - قوت کا امتلا اسطرح معلوم ہوتا ہی کہ اخلاط سے اُسکو اذیت بوجہ مقدار اخلاط کے نہ پہونچے بلکہ بجہت ردی ہونے کیفیت اخلاط کے کہ اسی وجہ سے اخلاط قوت کو مغلوب کرتے ہین اور ہضم اور نضج مین مطیع نہین ہوتے ہین ایسے امتلا کا آدمی امراض عفونت مین گرفتار ہوتا ہی - علامات جملہ امتلاے اوعیہ کے یہ ہین - اعضا مین گرانی پیدا ہو چلنے پھرنے مین کسل اور ماندگی - رنگ سُرخ ہو جاے - جلد پھول جاے اور تمدد پیدا ہو - نبض مین امتلا - قارورہ مین غلاظت - اشتہا مین کمی - بصارت مین کوتاہی اور ایسے خواب نظر آئین جو گرانی پر دلالت کرین مثلاً دیکھے کہ اس مین حرکت کی طاقت نہین ہی یا اُٹھنے کی - یا بار گران اُٹھایا ہی - کلام کرنے پر بوجہ بوجھ کے قادر نہو جیسے خواب مین اُڑتے ہوئے آپ کو دیکھنا - اور بسرعت حرکت کرتے ہوے - اخلاط رقیق اور اُنکے مقدار معتدل پر دلالت کرتا ہی علامات امتلا کے بحسب قوت یہ ہین - کسل - اور تقلّع اور قلت شہوت مثل اول کے اس مین بھی ہوتی ہی - اور اگر امتلا بحسب قوت کے تنہا ہو - رگون مین زیادہ انتفاخ - اور جلد مین زیادہ تمدد نہوگا - اور نبض مین امتلا اور عظم - اور بول مین زیادہ غلاظت اور رنگ مین زیادہ سُرخی نہین ہوتی - اور بدن ٹوٹنا اور ماندگی ہوتی ہی - اور تہبج بعد حرکت اور تصرفات بدنی کے ہوتا ہی - خواب اُسکے - خارش - اور لذع - اور احتراق - اور بوے بد کے زیادہ ہوتے ہین - اور جو اخلاط غالب ہون اُن پر خاص دلائل ہر ایک خلط کے جنکا آیندہ ذکر ہوگا - دلالت کرتے ہین - اکثر اوقات امتلا بحسب قوت قبل استحکام اپنے دلائل کے مرض پیدا کرتا ہی **فصل ساتوین علامات غلبہ ہر ایک خلط کے بیان مین** خون اگر بدن مین غالب ہو اُسکے علامات امتلاء اوعیہ کے علامات کے قریب ہین - اسی وجہ سے غلبہ خون سے ثقل بدن مین اور دونون آنکھون کی جڑ مین خصوصًا سر اور دونون کنپٹیون مین پیدا ہوتا ہی - انگڑائی - جمائی - متلی - پینکی جو ہر وقت لازم رہے - اور کدورت حواس - اور بلادت فکر - اور ماندگی بدون تعب سابق کے - اور شیرینی مُنھ کی وقت بیوقت ہو سُرخی زبان کی - اور بدن پر دبل - اور زبان مین چھالے نکل آئین - اکثر اُن مقامات سے جو بآسانی پھٹجاتے ہین جیسے نتھنا اور مسوڑھا اور مقعد وغیرہ سے خون نکلا کرے - کبھی غلبہ خون پر مزاج دموی - تدبیر گذشتہ - سن - بلد حاضر - عادت - بعید زمانہ سے فصد نہ کھلنا دلالت کرتا ہی - خواب جو غلبہ خون پر دلالت کرتے ہین ایسے ہوتے ہین سُرخ پیرہن کو دیکھنا - یا اپنے بدن سے خون بہتا نظر آئے - یا خون مین آپ کو آلودہ دیکھے - ازین قبیل اور علامات جو مشابہ اُسکے ہین - غلبۂ بلغم کے علامات - رنگ مین زیادہ سپیدی ہونا - بدن ڈھیلا ملس نرم اور سرد - لعاب دہن کی کثرت اور لزوجت

پیاس مین کمی مگر یہ کہ بلغم شور ہو اُس وقت پیاس مین کمی نہوگی خصوصًا سن شیخوخت مین پیاس بہت کم ہوگی ضعف ہضم-ترشی آروغ سپیدی بول کثرت نوم-کسل-استرخاء اعصاب-بلادت ذہن-نرمی نبض مائل بطرف بطوء اور تفاوت کے-اسکے بعد سن-عادت تدبیر گذشتہ پیشہ بلد بھی علامت بلغم کی ہوتی ہین-خواب مین پانی نہرین برف باران-اولے-رعد وغیرہ نظر آتے ہین-علامات غلبہ صفرا-زردی رنگ بدن خصوص آنکھون کی-تلخی دہان-خشونت زبان اور خشک ہونا اُس کا-نتھنون مین خشکی-لذت پانا نسیم سرد سے-شدت عطش نبض مین سرعت-ضعف اشتہاے طعام-متلی-قے صفراوی زرد یا سبز-براز رقیق جس مین لذع ہو-بدن مین قشعریرہ ایسا ہو جیسے سوئیان چبھتی ہین-اُسکے بعد-تدبیر مقدم-عادت مزاج-بلد فصل-سن-پیشہ بھی دلیل ہوتا ہے-خواب مین شعلے اُٹھتے ہوتے نظر آنا-اور جھنڈے زرد نظر آنا اور جن چیزون مین زردی نہو نظر آئین-اور التہاب اور حرارت مثل حمام اور آفتاب وغیرہ نظر آئے-علامات غلبۂ سودا-خشکی بدن-تیرگی اور سیاہی خون اور اُسکا غلیظ ہونا-زیادتی وسواس وفکر-سوزش فم معدہ-اشتہاے کاذب-بول مین تیرگی اور سیاہی اور سُرخی قوام مین غلظت-رنگ بدن کا سیاہ ہونا-اور اُسپر بال بکثرت تمام ہونا-کمتر خلط سودا سپید بدن جس مین بال کم ہون پیدا ہوتا ہے-ایضًا علامات سودا کے-بہق اسود کا پیدا ہونا-اور قروح خبیثہ کا-اور نیز امراض طحال کی کثرت اور سن-مزاج-عادت بلد-پیشہ-فصل-تدبیر مقدم بھی اسپر دلیل ہین-خواب ترسناک مثل تاریکی-اور گھرے گھرے-اور سیاہ چیزین ہولناک دیکھے

**فصل آٹھوین علامات** دلالت کرنے والے سُددون کے جس وقت احتقان مواد کا اندر جسم کے ہو اور اُسپر دلائل قائم ہون اور تمدد محسوس ہو اور دلائل امتلاء کے تمام بدن مین محسوس نہون اس صورت مین سُدے ضرور ہونگے-سُددون کی وجہ سے ثقل جب محسوس ہوتا ہے کہ وہ سُدے ایسے مجاری مین پڑین جن مین جاری ہونا مواد کا ضرور ہے جیسے جگر مین لیئے کہ جو غذا بطرف جگر کے جاتی ہے اگر کوئی مانع اُسکی راہ مین ہو از قسم سُدے کے بہت سی غذا مجتمع ہوکر محتبس ہو جائیگی اور ثقل زائد پیدا کریگی کہ اتنا ثقل ورم مین نہین ہوتا-فرق ثقل ورم اور ثقل غذا مین شدت ثقل اور تپ کے نہونے سے کیا جاتا ہے-لیکن سُدے اگر ایسے مجاری مین نہ پڑین ثقل محسوس نہوگا بلکہ احتباس نفوذ خون کا بجہت تمدد کے محسوس ہوگا-اکثر جبکی رگون مین سُدے پڑین اُسکا رنگ زرد ہو جاتا ہے اس لیئے خون اُسکے مجاری مین پھیل کر ظاہر بدن تک نہین آتا

**فصل نوین علامات دالّہ ریاح پر** ریاح پر کبھی استدلال بسبب اس درد کے کیا جاتا ہے جو اعضاے ذی حس مین پیدا ہو اور یہ درد مانع ہوتا ہے اس تفرق اتصال کے جو ریاح سے پیدا ہوتے ہین-اور کبھی استدلال ریاح پر اُن حرکات سے کیا جاتا ہے جو حرکات اعضا مین پیدا ہون-اور آوازون سے بھی استدلال ریاح پر کیا جاتا ہے اور بذریعہ لمس کے بھی استدلال ہوتا ہے درد سے اس طرح پر استدلال ہوتا ہے کہ وجع ممدد ریاح پر دلالت کرتی ہے خصوصًا جو وقت خفت کے ساتھ ہو-اور اگر وجع ایک مقام سے حرکت کرے تو اُسکی دلالت ریاح پر تمام ہو جاتی ہے-یہ حرکت اور درد اُسی وقت ہوتا ہے کہ تفرق اتصال اعضاے ذی حس مین ہو لیکن مثل ہڈی یا گوشت غددی کے اگر ریاح پیدا ہون اُن مین درد ظاہر نہین ہوتا-کبھی ہڈی مین ایسے ریاح پیدا ہوتے ہین کہ اُسکو توڑ ڈالتے ہین اور پاش پاش کر ڈالتے ہین مگر درد نہین ہوتا-لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اُس عضو کو جو اس ہڈی کے متصل ہے نخس یعنی چبھن سے محسوس ہوتی ہے-استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہے کہ ریاح پیدا ہوکر متحرک ہوتے ہین اور اُنکی حرکت بطرف انقلاب اور تحلل کے ہوتی ہے-استدلال بذریعۂ اصوات کے اسطرح ہوتا ہے کہ کبھی آوازین خود ریاح پر دلالت کرتی ہین جیسے قراقر وغیرہ یا جیسے طحال مین آواز محسوس ہوتی ہے اگر وجع ریحی پیدا ہو کہ اُس وقت طحال اندر کو دبا جاتا ہے-یا یہ کہ جس عضو مین ریح پیدا ہو-

اُسکے ٹھوکنے اور بجانے سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استسقاے زقی اور طبلی کی آواز سے تمیز کیجاتی ہی - اور استدلال بذریعہ لمس کے اسطرح پر ہوتا ہی کہ لمس کے ذریعہ سے تمیز درمیان نفخہ اور سلعہ یعنی تیوڑی کے ہوتی ہی - اس طرح پر کہ نفخہ مین تمدد ہوتا ہے اور دبانے سے گڑھا پڑتا ہی اور رطوبت روان اور ہلتی ہوئی نہین ہوتی - یا خلط لزوج اس لیئے کہ حس لمس ان دونون مین تمیز کرتی ہی - اور فرق درمیان نفخہ اور ریح کے ذاتی نہین ہی بلکہ بیچ صورت حرکت ٹھہرنے اور ہلنے مین فرق ہوتا ہی **فصل دسوین علامات دلالت کرنے والے اورام کے** ظاہری اورام پر حس اور مشاہدہ دلالت کرتا ہی - اور باطنی اورام اگر گرم ہون اُنپر تپ لازم دلالت کرتی ہی - اور ثقل محض دلالت کرتا ہی اگر عضو متورم مین حس نہو - اور ثقل مع درد ناخس کے دلیل ہوتا ہی اگر عضو متورم ذی حس ہو - یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال مین پیدا ہو وہ بھی دلالت ورم پر کرتی ہی - یا سمین دلالت مین ہوتی ہی - اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہی کہ بجانب اس عضو کے کسی قدر انتفاخ محسوس ہو بشرطیکہ اُس انتفاخ سے حس تعلق ہو سکے - ورم بارد کے تابع درد بالفرور نہین ہوتا اور اسکے علامات کلی کی طرف اشارہ کرنا دشوار ہی - اور اگر ہم اسکا بیان آسان تجویز کرین ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہمکو اور اس کلام کے سمجھنے والے کو عاجز کردے گی - پس مناسب یہی ہی کہ اورام باردہ کا بیان مباحث امراض جزئیہ مین جہان ایک ایک عضو کا جداگانہ ذکر ہوگا کیا جائے - اس مقام پر ہم اسی قدر کہتے ہین کہ جسوقت کوئی گرانی کسی مقام پر پیدا ہو اور درد محسوس نہو اور باایمہمہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائین تجویز کرنا چاہیئے کہ ورم بلغمی ہی پھر اگر اسکے ساتھ غلبہ خلط سودا کا ہو تو وہ سوداوی ہی خصوصًا لمس کرنے مین صلابت پائی جائے کہ صلابت افضل دلائل سودا سے ہی - اگر اورام گرم اعصاب مین ہون وجع شدید اور حمیات قوی ہون گے اور بہت جلد تمدد اور اختلاط عقل مین ڈالدیتی ہی اور حرکات قبض و بسط مین آفت شروع ہو جاتی ہی - جمیع اورام احشا کی باریکی اور لاغری مراق مین پیدا کرتے ہین اور جسوقت مادہ ورم احشا جمع ہونے لگتا ہی اور نوبت خراج یعنی پھوڑے ہونے کی پہونچتی ہی درد اور تپ مین شدت اور زبان مین خشونت شدید پیدا ہوتی ہی - بیداری بڑھ جاتی ہے - اعراض عظیم اور پرخطر ہو جاتے ہین - ثقل زیادہ ہو جاتا ہی - اکثر صلابت اور گرانی محسوس ہوتی ہی - بیشتر بدن مین لاغری بہت جلد پیدا ہو جاتی ہی دونون آنکھین اندر کو دہنسی ہوئی بیٹھی جاتی ہین جسوقت ریم پڑتی ہی تیزی تپ اور درد اور ضربان کی ٹھہر جاتی ہی - اور بجائے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا ہوتی ہی - اور اگر ورم ثمرہ ہو یا صلابت ہو جمرہ مین خفت اور صلابت مین نرمی پیدا ہوتی ہی اور جو اعراض الم دہندہ ہین سب مین سکون ہو جاتا ہی - گرانی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہی - پھر جب ورم شگافتہ ہوتا ہی پہلے اُس سے لرزہ بجہت اندفاع ریم کے عارض ہوتا ہی پھر بسبب نوع مادہ کے تپ عارض ہوتی ہی - اور نبض عریض ہو جاتی ہی بجہت استفراغ مادہ کے - اور اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہی - اور ضعف اور صغر اور بطوء اور تفاوت عارض ہوتا ہی - اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہی - اکثر اطراف مین گرمی آجاتی ہی - مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب مین دفع ہوتا ہی خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطرف براز جید علامت بعد شگافتہ ہونے ورم کے بالکل تپ مین سکون پیدا ہونا اور تنفس مین آسانی اور قوت مین درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب مین کبھی انتقال مادہ اورام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے ہوتا ہی - اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہی اور کبھی برا ہوتا ہی انتقال جید یہ ہی کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے منتقل ہو جیسے اورام دماغ کا مادہ پس گوش گرے - یا ورم جگر کا طرف کش ران کے - اور انتقال ردی یہ ہی کہ عضو خسیس سے منتقل ہو کر طرف عضو شریف کے جائے - اور جسے یہ بات عارض ہوتی ہی اُسے اذیت پر صبر بہت کم ہوتا ہی جیسے مادہ ذات الجنب طرف قلب کے یا ذات الریہ کے منتقل ہو - واسطے انتقال اورام باطنی کے ونیز انتقال مدہ اخراجات باطنی کے بجانب تحت یا فواق کے علامات ہوتے ہین کہ

یہ مواد جس وقت متوجہ انتقال کے بجانب تحتانی ہوتے ہین شراسیف مین تمدد اور ثقل ظاہر ہوتا ہے۔ اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہین اُس پر بدحالی تنفس کی اور ضیق نفس اور عسر نفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے۔ اور ایک التہاب نیچے سے شروع ہو کر اوپر کی جانب جاتا ہے۔ اور گرانی جانب ترقوہ مین پیدا ہوتی ہے۔ اور درد سر عارض ہوتا ہے۔ اور بیشتر اثر اس انتقال کا بازو اور پہونچے مین ظاہر ہوتا ہے۔ اور جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہے اگر دماغ مین جاگزین ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اُس مین خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ پھر اگر بطرف اس گوشت نرم کے جو نیچے دونون کانون کے ہے مائل ہو امید خلاص کی ہوتی ہے۔ رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہے۔ تمام اورام احشا مین رعاف بہت عمدہ دلیل ہے۔ اور پوری بحث اورام کی نسبت آیندہ ابحاث مین ملاحظہ کرنی چاہیئے جہان ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کرینگے **فصل گیارھوین علامات تفرق اتصال کے بیان مین** تفرق اتصال اگر اعضاے ظاہری مین عارض ہو حس اُسپر واقف ہوتی ہے۔ اور اگر تفرق اتصال اعضاے باطنی مین ہو وجع ثاقب یا ناخس یا اکّال اُسپر دلالت کرتا ہے خصوصًا اگر تفرق اتصال کے ساتھ تپ ہو۔ اکثر تابع تفرق اتصال کے روانی کسی خلط کی ہے مثل نفث الدم یا گرنا خون کا کسی فضاے وسیع مین یا نکلنا مدہ خواہ ریم کا اگر بعد علامات ورم اور اُنکے نضج کے ہوتا ہے۔ اور جو تفرق اتصال بعد ورم کے واقع ہوتا ہے اکثر اُسکو دلالت شگافتہ ہونے بوجہ نضج کے ہوتی ہے۔ اور کبھی نہین ہوتی ہے۔ اگر نضج سے منفجر ہوا ہو بعد شگافتہ ہونے ورم کے تپ مین تسکین ہوگی۔ اور پیپ نکل جاے گی۔ اور گرانی مین سکون اور خفت ہوگی۔ اور اگر بدون نضج کے شگافتہ ہو درد مین شدت اور زیادتی ہوگی۔ کبھی استدلال تفرق اتصال پر اعضا کے اپنے مقام سے اُکھڑ جانے اور ہٹ جانے سے کیا جاتا ہے۔ اگرچہ بالکل جدا نہو جاے جیسے فتق مین۔ اور کبھی نکلنے والی چیزون کے بند ہونے سے اور اپنے مجاری مین نہ پہونچنے سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اور بیشتر جب ایسی چیزون کے مجاری بند ہو جاتے ہین ان مواد کا انصباب ایسی جگہ ہوتا ہے جس جگہ تفرق اتصال ہوگیا ہے اور مسلک طبعی سے الگ نہین ہوتا جیسے کسی شخص کی آنتین پھٹ جائین اگر براز اُسکا بند ہو جاے۔ بیشتر تفرق اتصال ایسا مخفی ہوتا ہے کہ اُسپر آگاہی نہین ہو سکتی۔ اور بیانات کلی جو اوپر مذکور ہوے ہین تفرق اتصال کی شناخت مین کافی نہین ہو سکتے بلکہ احتیاج بیانات تفصیلی اور مباحث جزئی کی اُن کی شناخت مین ہے کہ بہ نسبت ایک ایک عضو کے جداگانہ ذکر کیا جاے۔ اور یہ اس طرح پر کہ مثلًا کوئی عضو بے حس ہو خواہ شامل اس رطوبت کا نہو جو اُس سے جاری ہو یا اُس مین گنجائش اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی نہو یا کسی عضو پر اسکو ایسا اعتماد نہو کہ اُسکے اُکھڑ جانے سے یہ اپنی جگہ سے ہٹ جاے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام مین سخت اعراض اور اسی طرح تفرق اتصال مین سخت اعراض زیادہ تر اسی وقت ہوتے ہین کہ ورم یا تفرق اتصال اعضاے عصبی مین جن کی حس زیادہ ہے واقع ہون کہ یہ اورام اور تفرق اتصال اکثر مہلک ہوتے ہین۔ اور غشی اور تشنج تو ان مین ہمیشہ لاحق رہتا ہے۔ غشی بوجہ شدت وجع کے۔ اور تشنج بجہت عصبی ہونے عضو کے۔ ان اورام اور تفرق اتصال کے بعد اُس قسم کے اعراض مین شدت ہوتی ہے جو مفاصل پر ہوتے ہین اس لیے کہ وہ علاج کو دیر مین قبول کرتے ہین اس واسطے کہ مفاصل مین حرکت زیادہ رہتی ہے اور جو فضا نزدیک مفاصل کے ہے انصباب مواد کی استعداد اُس مین زیادہ ہے۔ از انجا کہ نبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال بدن سے ہین مناسب ہے کہ تھوڑی سی کیفیت ان کی بھی بیان کیجاے۔ **جملہ پہلا تعلیم تیسری فن دوسرا** اور اُس مین تیئیس فصلین ہین **فصل پہلی بیان کلی نبض کا** نبض حرکت ان اعضا کی ہے جن مین روح بھری ہوتی ہے اور وہ اوعیۂ روح کہلاتے ہین۔ اور یہ حرکت مرکب دو مختلف حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہے۔ انبساطی حرکت وہی ہے جب نبض اوپر کو اُبھرے

اور نباض کی انگلی کو صدمہ پہونچائے۔ اور انقباضی حرکت وہ ہے کہ اندر کی طرف سمٹے۔ فائدہ ان دونون حرکتون کا تدبیر روح کی بذریعہ تسنیم کے ہے کہ حرکت انقباضی سے تسنیم اندر کو کھینچتی ہے۔ اور انبساطی سے جو ہوائے گرم اندر بھری ہوئی ہے دفع ہوتی ہے۔ نبض مین بحث دو طور پر ہو سکتی ہے۔ کلی اور جزئی جزئی بحسب ایک ایک مرض کے۔ ہم اس مقام پر قواعد کلیہ علم نبض کے بیان کرتے ہین۔ اور احکام جزئی امراض جزئی کے ساتھ بیان کرینگے۔ پس کہتے ہین کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کی دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہے اسلیے کہ ہر ایک نبض مین دو حرکتین انبساطی اور انقباضی ہوتی ہین اور ہر دو حرکت مختلف کے بیچ مین ایک سکون ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ دو حرکت مختلف کا یکجا ہونا محال ہے اس طرح پر محال ہے کہ جب پہلی حرکت اپنی مسافت کی نہایت اور کنارے پر پہونچ جائے اور دوسری حرکت مخالف شروع ہو پھر بدون تخلل یعنی درمیان پڑنے سکون کے پہلی حرکت کا انقطاع اور دوسری حرکت کی ابتدا نہین ہو سکتی۔ برہان اس مسئلہ کی علم طبعی مین بیان ہوتی ہے۔ جب یہ بات مسلم ہوئی چارہ نہین ہے بدون اسکے کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کے واسطے تا اینکہ دوسری حرکت لاحق ہو چار جزو درکار ہونگے دو حرکت اور دو سکون باین تفصیل۔ پہلے حرکت انبساطی اسکے بعد ایک سکون درمیان اس حرکت اور حرکت انقباضی کے پھر حرکت انقباضی اسکے بعد وہ سکون جو بعد انقباض اور قبل انبساط کے ہوتا ہے۔ حرکت انقباض کی اکثر طبیبون کے نزدیک ہرگز محسوس نہین اور بعض مدعی ہین کہ محسوس ہوتی ہے۔ قوی نبض مین بوجہ قوت کے محسوس ہوتی ہے۔ اور عظیم مین بجہت بلندی اور ارتفاع کے۔ اور صلب مین بسبب شدت مقاومت کے۔ اور بطی مین بوجہ طول زمانہ حرکت کے **جالینوس کہتا ہے** مین زمانہ دراز تک حرکت انقباضی سے غافل رہا اسکے بعد مین نے اس حرکت کے محسوس کرنے کا عہد کیا تا اینکہ کسی قدر مجھے آگاہی ہوئی بعد تھوڑے زمانہ کے بہت استواری اور مضبوطی سے مین نے اسکو پہچانا اسکے بعد مجھپر دروازے علم نبض کے کھلگئے جو شخص مثل میرے متعہد ہو مثل میرے وہ بھی نبض کو دریافت کرے گا۔ اگرچہ جیسا یہ منکرین کہتے ہین کہ حرکت انقباضی محسوس نہین ہے حقیقت مین صحیح ہو تو اس مین شک نہین کہ حرکت انقباض کی اکثر حال مین غیر محسوس ہے۔ ہاتھ مین ساعد کی رگ جو واسطے نبض کے مقرر کی گئی اسکے تین فائدے ہین۔ اول تو ہاتھ مین لینا اس رگ کا آسان ہے اور اسکے کھل جانے مین مریض کو زیادہ تحاشی اور انکار نہین ہوتی اور اسکی وضع سامنے قلب کے سیدھی ہے اور اس سے قریب ہے مناسب ہے کہ حس یعنی ہاتھ نباض کا اور جس ہاتھ کی نبض دیکھنی مطلوب ہے ایک ہی جانب پر ہون یعنے پہلو پر ہون اسطرح پر کہ انگوٹھا اگر اوپر ہو تو خنصر زمین کی طرف ہو یا برعکس پہلو کے رخ پر ہاتھ رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر ہاتھ منکب ہو یعنی چیت ہو نبض عرض مین بڑھ جاتی ہے اور اشراف یعنی بلندی مین اور طول مین گھٹ جاتی ہے خصوصا جنکے ہاتھ دبلے ہون اسی طرح جو ہاتھ مستلقی یعنی پٹ ہو کہ پشت انگلی اوپر کی طرف ہو اشراف اور طول نبض کا بڑھ جاتا ہے اور عرض گھٹ جاتا ہے۔ واجب ہے کہ جسوقت کسی کی نبض دیکھے وہ شخص غضب: سرور اور ریاضت اور تمام انفعالات سے خالی ہو۔ اور شکم سیر اس قدر نہو کہ پیٹ مین گرانی ہو اور بہت گرسنہ بھی نہو اور کسی عادت معہود کا اسوقت تارک نہو اور نہ کسی امر خلاف عادت کو اس وقت اختیار کیے ہو یہ **بھی ضرور ہے** کہ امتحان نبض معتدل جید الاوصاف سے کیا جائے تاکہ اُس پر اور نبضون کا قیاس کرین اسکے بعد ہم یہ کہتے ہین کہ جن اجناس کے ذریعہ سے اطبا حال نبض کا پہچانتے ہین بر طبق اس شناخت کے جو ہم آگے ذکر کرینگے انکی دس قسمین ہین اگرچہ مناسب بحال طبیب یہی ہے کہ انکو نو قسمون مین منحصر کرے **پہلی جنس** لی جاتی ہے مقدار زمانہ انبساط سے **دوسری جنس** ماخوذ ہے کیفیت قرع حرکت سے واسطے اصابع یعنے نبض کا انگلیون مین لگنا **تیسری جنس** معتبر ہے زمانہ ہر حرکت سے **چوتھی جنس** معتبر ہے بہ نسبت قوام آلہ کے یعنے وہ شریان جسکی حرکت نبض مین معتبر ہے اسکے قوام کی سختی اور نرمی وغیرہ **پانچوین جنس** لی جاتی ہے باعتبار خالی ہونے اور پر ہونے شریان کے **چھٹی جنس** ماخوذ ہے باعتبار حرارت اور برودت

لمس شریان کے **ساتوین جنس** معتبر ہی باعتبار زمانہ سکون کے **آٹھوین جنس** لی جاتی ہے باعتبار استوار اور اختلاف نبض کے **نوین جنس** ماخوذ ہی باعتبار انتظام نبض کے اختلاف مین یا ترک۔ اسی انتظام کے **دسوین جنس** معتبر ہے باعتبار وزن کے مقدار نبض کو باعتبار اقطار ثلاثہ یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہے پس احوال نبض کے باعتبار مقدار کے نو طرح پر ہین بسیط۔ اور مرکب بسیط کی نو قسمین ہین طویل قصیر معتدل باعتبار قطر طولی کے۔ عریض ضیق معتدل باعتبار قطر عرضی کے منخفض مشرف معتدل باعتبار قطر عمقی کے۔ طویل وہ نبض ہے کہ اُسکے اجزا طول مین مقدار طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہون اور وہ مزاج معتدل حقیقی ہے یا مقدار طبعی خاص پہ نسبت اسی شخص سے طول مین اجزاء نبض کے زیادہ ہون۔ اور یہ معتدل وہی ہے جو اس شخص خاص کے واسطے چاہیے ان دونون اعتدال کا فرق اوپر بیان ہو چکا قصیر نبض طویل کی ضد ہے یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزا اُسکے طول مین کم ہون۔ اور معتدل وہی نبض ہے جو درمیان طویل اور قصیر کے ہو۔ علی ہذا القیاس تینون قسمین عرض کی۔ اور تینون قسمین باعتبار قطر عمق کے بھی بلحاظ زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی ہین ان اقسام بسیط سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہین بعض کے لیے خاص نام مقرر ہے اور بعض کا کچھ نام نہین ہے۔ جو نبض طول اور عرض اور ارتفاع تینون مین زیادہ ہو اُسکو **عظیم** کہتے ہین۔ اور جو اقطار ثلاثہ مین کم ہو اُسکو **صغیر** کہتے ہین۔ اور درمیان عظیم اور صغیر کے معتدل ہے اور جو نبض عرض اور شہوق مین زیادہ ہو اُسکو **غلیظ** کہتے ہین اور جو عرض اور شہوق مین کم ہو اُسکو **دقیق** کہتے ہین۔ اور درمیان ان دونون کے معتدل ہے **دوسری جنس** جو باعتبار قرعات کے معتبر ہے اسکی تین قسمین ہین۔ قوی اس نبض کو کہتے ہین جو نباض کی انگلیون پر وقت حرکت انبساط کے اس زور سے لگے گویا انگلیون کو ہٹا دے گی۔ اور ضعیف مقابل ہے قوی کے کہ نیچے انگلیون نباض کے کم محسوس ہو۔ اور معتدل وہ ہے جو درمیان ضعف اور قوت کے قرع اصابع کرے **تیسری جنس** کا خود باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت کے ہے اسکی بھی تین قسمین ہین۔ سریع وہ نبض ہے جو مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی دیر مین طے کرے اور بطی اُسکے ضد ہے۔ اور معتدل وہ جو درمیان سریع اور بطی کے ہے **چوتھی جنس** باعتبار قوام آلہ کے معتبر ہوتی ہے اسکی بھی تین قسمین ہین لین وہ نبض ہے جو اندر کی طرف باسانی دب جانے کی قابلیت رکھے۔ اور صلب وہ ہے جو اُسکے ضد ہو۔ اور معتدل درمیان لین اور صلب کے ہے۔ **پانچوین جنس** کا اعتبار باعتبار اس مادہ کے ہوتا ہے جو رگ کے اندر موجود ہو اسکی بھی تین قسمین ہین ممتلی وہ نبض ہے کہ اُسکے اندر رطوبت بھری ہوئی محسوس ہو بقدر معتد بہ کے اور خلا محض معلوم نہو۔ اور خالی وہ ہے جو اُسکے ضد ہو اُسکو فارغ کہتے ہین اور معتدل وہ ہے جو درمیان ممتلی اور فارغ کے ہے **چھٹی جنس** کا اعتبار باعتبار لمس نبض کے ہوتا ہے اسکی بھی تین قسمین ہین۔ حار بارد معتدل۔ **ساتوین جنس** باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہے اور اسکی بھی تین قسمین ہین۔ متواتر وہ نبض ہے کہ جسکے دو قرع مین زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اسکو متدارک و متکاثف بھی کہتے ہین۔ اور متفاوت متواتر کی ضد ہے اور اُسکو متراخی اور متخلخل بھی کہتے ہین اور معتدل درمیان متواتر اور متفاوت کے ہے پھر یہ زمانہ سکون کا بحساب انقباض کے شمار کیا جاتا ہے اور اگر انقباض مطلق دریافت نہ ہو تو زمانہ کا شمار بحساب سکے کیا جائیگا۔ جو زمانہ درمیان دو حرکت انقباض کے واقع ہو اور اگر ادراک زمانہ انقباض کا ہو سکے تو اُسکا اعتبار باعتبار زمانہ طرفین کے کیا جائیگا اور مراد طرفین سے انبساط اور انقباض ہین **آٹھوین جنس** جسکا اعتبار باعتبار استوا اور اختلاف کے ہوتا ہے اس اعتبار سے یا نبض مستوی ہے یا مختلف یعنی غیر مستوی استوا یعنی مشابہ ہو یا جید حرکات انبساطی یا انقباضی نبض کا یا جید جز کا اجزاء سے ایک نبض کے یا ایک جزو کا اجزا نبض واحد سے پانچ چیزون مین معتبر ہوتا ہے عظم و صغر۔ قوت و ضعف سرعت و بطوء تواتر و تفاوت۔ صلابت و لین۔ تا اینکہ نبض واحد کبھی ایسی ہوتی ہے کہ آخر انبساط اُس کا سریع تر ہوتا ہے بلحاظ پہلے حرارت کے یا ضعیف تر ہوتا ہے بجہت ضعف کے۔ اگر کوئی چاہے کہ اس قسم مین زیادہ بسط کرے اور استوا اور اختلاف کا اعتبار بہ نسبت تشابہ نبضات

یا اجزاے نبض واحد یا اجزا واحد کے تمامی اقسام مذکورہ بالا مین کرے ممکن ہی لیکن مآل اُس سبب تفصیل کا انھین پانچ قسمون مین ہوگا اور سب اقسام انھین پانچ قسمون کی طرف رجوع کرینگے۔ نبض مستوی علی الاطلاق وہی ہی جو ان پانچون قسمون مین مستوی ہو۔ اور اگر ان پانچ مین سے کسی ایک قسم مین مستوی ہوا اُسکو مستوی علی الاطلاق نہ کہین گے بلکہ جس قسم مین استوا ہوگا اسی قسم مین اسکو مستوی کہین گے مثلاً مستوی قوت مین یا مستوی سرعت مین۔ اسی طرح مختلف وہ نبض ہی جو مستوی نہو اسکا مختلف ہونا بھی یا علی الاطلاق ہی یعنے جمیع اقسام اور اعتبارات مین غیر مستوی ہو۔ یا کسی خاص مین غیر مستوی یا مختلف ہو **نوین جنس** جسکا اعتبار بلحاظ نظام اور غیر نظام کے ہوتا ہی اُسکی دو قسمین ہین مختلف منتظم مختلف غیر منتظم۔ منتظم وہ نبض ہی کہ جسکے اختلاف کا ایک طرز واحد محفوظ ہو اور اس نظام مین خلل نہ پڑے اور اسی اختلاف کا ہر قرع مین دورہ ہوا کرے یعنی جتنی سانس دیتی ہو یا خالی پڑتی ہو تال دینے مین اسی قدر سانس دینا ہر قرع مین پایا جاے۔ یا جسقدر کوئی قرع انبساط کا تیسری چوتھی پانچوین مین حساب سے الگ پڑتا ہو اور جلد ہوتا ہو اُسی حساب سے دوسرے دورے مین الگ پڑے یا جلد یا دیر مین واقع ہو اور اُسکی دو صورتین ہین۔ ایک منتظم علی الاطلاق یعنی جو اختلاف اس مین پیدا ہوا ہی تکرار قرعات مین وہی اختلاف باقی رہے۔ اور ایک منتظم دوری کہ اس مین دو یا تین قسم کے اختلاف ہون مگر ہر اختلاف کا دورہ اپنے حساب پر پورا اُترے۔ اور ان مختلف اقسام کے اختلافات سے ملکر ایک دورہ پیدا ہوا کہ پھر پھر کر وہی آیا ہی۔ اور مختلف غیر منتظم وہ نبض ہی کہ اختلاف واحد یا اختلاف چند اُس مین محفوظ تر ہین۔ اگر خوب اس نوین جنس مین تامل کیا جاے تو مثل آٹھوین جنس کے ٹھہرے گی اور غیر مستوی کے تحت مین داخل ہوگی۔ طبیب کو مناسب ہی معلوم کرے کہ نبض مین طبیعت موسیقاری موجود ہی جیسے صناعت موسیقی ترکیب نغمات یعنی ترکیب سرون کی نسبت مناسب سے آپس مین بیچ حدت اور ثقل کے اور بحساب ادوار الایقاع یعنے دو تالون کی بمقدار اُس زمانہ کے جو درمیان ہر ایک تال کے ٹھیکہ کے واقع ہوتی ہین تمام ہوتی ہی۔ اسیطرح حال نبض کا ہی کہ نسبت نبض کے زمانون کی سرعت اور تواتر مین نسبت ایقاعی ہی اور نسبت احوال اسی نبض کے قوت اور ضعف مین اور مقدار نسبت مین مثل نسبت تالیفی کے ہی۔ اور جسطرح کہ زمانہ ایقاع اور مقدار سرون کی کبھی متفق اور یکسان خوش آیند ہوتی ہی اور کبھی غیر متفق اسی طرح اختلافات جو درمیان احوال نبض کے واقع ہوتے ہین کبھی منتظم ہوتے ہین اور کبھی غیر منتظم۔ ایضاً نسبت احوال نبض کی قوت اور ضعف اور مقدار مین کبھی متفق ہوتے ہین اور کبھی غیر متفق بلکہ مختلف اور یہ اختلاف جنس اعتبار نظام سے خارج ہی جالینوس کی یہ راے ہی کہ جو صورتین مناسبات وزن سے محسوس ہوتی ہین اور بخوبی ظاہر ہوتی ہین ان پانچ صورتون سے جنکا آگے ذکر ہوگا کوئی ایک صورت ہوتی ہی۔ اول یا بسبب مجموع کل اور خمسہ کے اور یہ نسبت سہ چند کی ہی۔ اسلیے کہ یہ نسبت مولفہ ہی ڈیوڑھے کی دونے سے اور اسی نسبت کو اصطلاح موسیقی مین مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا کہتے ہین اور کل یعنی ضعف ہی اور خمسہ یعنی ڈیڑھ ہی۔ دوم یا نسبت وزن کی بالکل ہی اور وہی ضعف ہی یعنی ضعف کو اصل سے تفاوت مثل کل اصل کے ہی جیسے چار کا تفاوت دو سے دو عدد کا ہی جو مساوی کل اصل یعنے دو کے ہی۔ سیوم یا نسبت وزن کی بالخمسہ یعنی ڈیوڑھے کے ہی اور مراد نسبت بالخمسہ سے وہ زیادتی ہی جو اصل پر بقدر نصف کے زیادہ ہو جیسے تین کو دو سے ایک کی زیادتی ہی اور وہ نصف ہی دو کا۔ چہارم یا نسبت وزن کی بالاربعہ ہو اور اسی سے مراد وہ زیادتی ہی جو بمقدار ثلث اصل کے ہو جیسے چار کو اوپر تین کے کہ ایک کی زیادتی ہی اور وہ ثلث تین کا ہی۔ پنجم یا نسبت وزن کی بالکل دو مرتبہ کرکے ہو اور وہ زیادتی ربع اصل کی ہی جیسے پانچ کو اوپر چار کے ایک کی زیادتی ہی اور یہی نسبت سواے کی کہلاتی ہی۔ یہ پانچ نسبتین کمی بیشی کی محسوس ہوتی ہین بعد اسکے محسوس نہین۔ شیخ کا مقولہ ہی مین ان نسبتون کا بھی ضبط کرنا اور پہچاننا محض بذریعہ حس کے دشوار جانتا ہون۔ اور جو مشاق فن موسیقی مین ہو اور ایقاعات اور تناسب نغمات کو بذریعہ کسب صناعی کے پہچانتا ہو اور اُسکو قدرت شناخت موسیقی کی بخوبی ہو اور مصنوعی شے کو اپنے معلومات سے قیاس کرے یہ شخص اگر اپنی فکر کو خرچ کرے اور بطرف حال نبض کے تامل کرے ممکن ہی کہ یہ پانچون نسبتین نبض مین اُسکو

محسوس ہون **مترجم کہتا ہے** جالینوس کا قول جو اوپر گذرا کہ یہ پانچون نسبتین محسوس مناسبات وزن سے ہین اور اس مین شرط معرفت موسیقی کی شناخت کی نہین ہے شاید بنظر معرفت وجدانی کے ہے بہت سے آدمی ایسے دیکھے کہ انکی خلقت موزون ہوتی ہے کہ وہ وزن شعر اور تال سر کو بمقتضائے طبیعت پہچان لیتے ہین۔ اور اکثر ایسے دیکھے کہ باوجود مہارت قواعد فن عروض اور قوافی کے و نیز ممارست قواعد فن موسیقی کے نہ ایک شعر موزون پڑھ سکتے اور نہ غیر موزون کے سکتہ اور زحاف کو شناخت کر سکتے ہین اور نہ بادی سر اُن کو بڑا معلوم ہوتا اور نہ بے تالا ہونا گانے والے کا ان کو دریافت ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگون کی نسبت البتہ جو دشواری شیخ نے لکھی درست ہے بلکہ بعد کمال مہارت کے بھی فن موسیقی مین اُن سے شناخت نبض کی ان نسبتون کی محال عادی ہے بہرحال مترجم کو ان پانچون نسبتون کی تفصیل مع تمثیلات لکھنی ضرور ہے واضح ہو کہ ارباب موسیقی اس بعد کو جو کسی دوسرے بعد کی نسبت دو چند ہو منسوب بالکل کہتے ہین اور یہ دوسری صورت ہے جسکو جالینوس نے کہا ہے کہ بہ نسبت کل کے ہو مثال اسکی ایک سر کا ارتفاع تین ہے اور دوسرے کا چھ پس دوسرا بہ نسبت پہلے کے نسبت بالکل کی رکھتا ہے۔ اور جو نغمہ بہ نسبت دوسرے نغمہ کے ڈیوڑھا ہے اور وہ بعد کسی اور بعد پر بقدر نصف کے زائد ہے ان دونون مین نسبت بالخمسہ کہتے ہین مثال اسکی ایک نغمہ دو ہے اور دوسرا تین ہے پس تین دو سے ایک عدد زائد ہے جو نصف ہے دو کا اور یہ بقول جالینوس کے تیسری نسبت ہے جسکو اُسنے نسبت بالخمسہ کہا ہے۔ اور جو نغمہ کسی نغمہ پر بہ نسبت ثلث کے زیادہ ہو جیسے چار اوپر تین کے اُسکو نسبت بالاربعہ کہتے ہین اور یہ چوتھی نسبت ہے جو قول جالینوس مین اس عنوان سے مذکور ہوئی اور جو نغمہ کسی دوسرے پر بقدر ربع کے زیادہ ہو جیسے پانچ اوپر چار کے اسکو نسبت بالاربعہ کہتے ہین اور یہ پانچوین نسبت ہے جو قول جالینوس مین مذکور ہوئی۔ اور جو نغمہ کہ اس مین دو نسبتین یعنے نسبت بالکل و نسبت بالخمسہ مجتمع ہون کیونکہ اسکی تالیف کیون نہواس کو اصطلاح موسیقی مین نسبت ثلاثہ اضعاف کی کہتے ہین اسلیے کہ نسبت کل سے دونا مراد ہے اور نسبت بالخمسہ سے ڈیوڑھا مراد ہے جسوقت یہ دونون جمع کیے جائین گویا کہ مراد ہوگی ڈیوڑھے کا دونا اور ڈیوڑھے کا دونا ضرور سہ چند ہوتا ہے پس مجموعہ ان دونون نسبتون کا مساوی سہ چند اصل کے ہوگا مثال اسکی دو اور چھ پس دو اور چھ کی نسبت مؤلف ہے نسبت چھ سے طرف تین کے اور نسبت تین سے طرف دو کے اور تعبیر مین ہم اُسکو اس طرح پر کہین گے کہ چھ دو کے ڈیوڑھے کا دونا ہے یعنے تین گنا پھر چونکہ نسبت چھ کی طرف تین کے نسبت بالکل یا نسبت ضعف کی اور نسبت تین کی طرف دو کے نسبت بالخمسہ یعنی ڈیوڑھی کی ہے اور نسبت چھ کی طرف دو کے نسبت اُن اطراف سے جو مؤلف دو نسبتون سے ہون پس چھ کو طرف دو کے نسبت تین گنی یعنی ثلاثہ اضعاف کی ہے اور یہی وہ نسبت ہے جو ڈیوڑھے کے دونے مین ہوتی ہے اور یہ پہلی نسبت ہے قول جالینوس مین جسکو اُسنے مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا تجویز کر کے نسبت سہ چند نام رکھا ہے پس حاصل قول جالینوس کا یہ ہوا کہ قدر محسوس مناسبت وزن سے یا نسبت سہ چند کے ہے یا دو چند کے بعد اُسکے ڈیوڑھے کی اُسکے بعد وہ نسبت جس مین زیادتی ایک ثلث کی ہو اُسکے بعد سوائی

**دسوین جلس** ماخوذ ہے نبض کے وزن سے اور نبض کا وزن بقیاس متعارف چار زمانے کے جو واسطے دو حرکت انبساط اور دو سکون کے لیا جاتا ہے اگرچہ حس انسان کی ضبط وزن سے قاصر ہے تاہم قیاس مقادیر نسبت ازمنہ انبساط کا جو درمیان دو انبساط کے ہوتا ہے کر سکتا ہے حاصل یہ ہے کہ جو زمانہ کہ اُس مین حرکت ہوتی ہے تا زمانیکہ سکون رہے محسوس ہو سکتا ہے اور جو لوگ زمانہ حرکت کو زمانہ حرکت سے اور زمانہ سکون کو زمانہ سکون سے قیاس کرتے ہین وہ ایک قسم کو دوسری قسم مین داخل کرتے ہین اگرچہ یہ ادخال جائز ہے محال نہین ہے مگر اسکا خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات غیر جید ہے اور نبض کا وزن وہی ہے جس مین نسبت موسیقاری مذکور واقع ہو یہ بھی ہم کہتے ہین کہ نبض یا جید الوزن ہو یا ردی الوزن اور ردی الوزن کی تین قسمین ہین پہلی متغیر الوزن اور مجاوز الوزن اور یہ وہ نبض ہے کہ اسکا وزن متصل وزن اُس سن کے ہو جسکے قریب صاحب نبض ہو چکا ہو جیسے صبیان کی نبض کا وزن مساوی نبض شبان کے ہو

دوسری مناسب الاوزان جیسے لڑکون کی نبض کا وزن شیوخ کی نبض کا ہو تیسری خارج الوزن کہ اسکا وزن مشابہ وزن کسی سن کے نہو نبض کا وزن سے بکثرت خارج ہونا خبر عظیم پر دلالت کرتا ہی **فصل دوسری نبض مستوی اور مختلف کے بیان مین** نبض کا اختلاف یا بہت سی نبضات مین ہو یا ایک ہی نبضہ مین ایک نبضہ کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزا مین ہو یعنی جہان جہان انگلیان رکھی جاتی ہین ہر ایک انگلی کے نیچے اختلاف ہو یا جزو واحد مین یا ایک انگلی کے نیچے اور بہت سی نبضات کا اختلاف کبھی مندرج یعنے رفتہ رفتہ کمی یا بیشی مین یکسان ہوتا جاتا ہی مثلاً ایک نبض کسی قسم کی شروع ہو بعد اُسکے اُسی قسم مین زیادتی نبضات ہوتی جائے یا نقصان ہوتا جائے اور اس زیادتی اور نقصان کا یہانتک استمرار ہو کہ نہایت درجہ زیادتی یا نہایت درجہ نقصان تک آہستہ آہستہ پہونچ جائے باختلاف مناسب اور بعد پہونچنے آخر درجہ کے جہان سے بڑھنا یا گھٹنا شروع ہوا ہی پھر وہین سے شروع ہو یا آخر درجہ زیادتی اور نقصان سے پلٹنا بھی رفتہ رفتہ بطرز مناسب ہو اور پھر اسی مقام پر پہونچے جہان سے ابتدا زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی یا دوبارہ مقام ابتدا پر پہونچکر بطرف انتہاے زیادتی اور نقصان کے پہلے طرز کے مخالف طرز جداگانہ شروع کرے۔ اور بیشتر انتہا تک پہونچتی ہی اور کبھی مقام انتہا سے پہلے منقطع ہوجاتی ہی یعنی اُس سلسلہ کو بیچ مین چھوڑ دیتی ہی اور بیشتر اُس غایت کے نکل جاتی ہی اور جب بیچ مین سلسلہ منقطع ہوتا ہی کبھی درمیان مین فترہ واقع ہوتا ہی یعنی سکون ہوجاتا ہی یا کوئی قسم نبضہ مغایر اس سلسلہ کا واقع ہوجاتا ہی۔ اور کبھی اختلاف انقطاع کا اسطرح پر ہوتا ہی کہ بیچ مین سلسلہ اختلاف کے نبض کی قسم ذوالفترہ واقع ہوتی ہی اور نبض ذوالفترہ اُسکو کہتے ہین کہ جس وقت اُمید حرکت کی ہو سکون پیدا ہوجائے۔ اور واقع فی الوسط اُس نبض مختلف کو کہتے ہین کہ جسوقت اُمید سکون کی ہو اُس مین حرکت پیدا ہوجائے۔ اختلاف نبض کا بہت سے اجزا مین ایک نبضہ کے یا اجزاے نبض کی موضع مین ہو یا اجزا کی حرکت مین۔ موضع اجزا کا اختلاف اس طرح ہوتا ہی کہ شریان کے اجزا کی نسبت جہات ستہ مین مختلف ہو اور چونکہ جہت ہر جسم کی چھہ ہین چھہ طرح کا اختلاف پیدا ہوسکتا ہی یا اختلاف حرکت اجزا کا یا سرعت و بطوء مین ہو یعنے ایک جزو نبض کا جتنے زمانہ مین ایک حرکت انبساطی کرے دوسرا جزو دو یا تین کرے۔ خواہ اختلاف تقدم اور تاخر حرکت مین ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے متحرک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت کے مگر بہ نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع اور بطی ہو۔ یا اختلاف قوت اور ضعف مین ہو۔ یا عظم اور صغر مین اجزا کے اختلاف ہو۔ اور ان چارون اختلاف کی ہر ایک قسم یا ترتیب مستوی پر جاری ہو یا ترتیب مین بھی اختلاف بزیادتی و نقصان واقع ہو۔ اور ترتیبی اختلاف یا دو جزو مین دو انگلیون کے نیچے محسوس ہو یا تین یا چار انگلیون کے نیچے پیدا ہو۔ اور ان صورتون مین ترکیب بھی ہوسکتی ہی بہ قاعدہ تبدیل ترتیب اجتماع کے اختلاف نبض جزو واحد مین منقطع اور عائد اور متصل ہوتا ہی۔ منقطع وہ اختلاف ہی کہ جزو واحد مین انفصال انضمام کا خفیف فترہ سے واقع ہو اور جو جزو واحد بوجہ فترہ کے اتصال سے جدا ہوجاتا ہی اُس کی طرفین مین کبھی اختلاف سرعت اور بطوء اور تشابہ کا ہوتا ہی۔ اور عائد سے یہ مراد ہی کہ جزو واحد نبض عظیم کا صغیر ہوجائے پھر بطرف عظیم ہونے کے یہ نرمی عود کرے۔ اسی اخیر قسم مین سے نبض متداخل بھی ہی۔ اور متداخل وہ نبض ہی کہ ایک نبضہ بسبب اختلاف کے مثل دو نبضہ کے معلوم ہو یا دو نبضے بسبب تداخل کے مثل ایک نبضہ کے معلوم ہون۔ اور اسی طرح پر مختلف کا حال بھی اس قسم مین لحاظ کیا جاتا ہی متصل وہ نبض ہی جسکا اختلاف درجہ بدرجہ ایسے اتصال پر ہو جسکا فصل بسبب تغیر مین از قسم سرعت و بطوء غیر محسوس ہو۔ یا اُسکا انفصال بسبب اتصال مین سرعت و بطوء سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو یا اُسکا اختلاف اعتدال مین سرعت و بطوء کے یا عظم و صغر مین خواہ دونون قسم کے اعتدال مین بہ نسبت اُس جہت کے جدھر انتقال بتدریج کیا جاتا ہی غیر محسوس ہو۔ اور نبض ذنب الفار اسی قسم سے مشابہ ہی اور کبھی حسب اتفاق باوجود اتصال کے اسکے بعض اجزا مین اختلاف شدید ہوتا ہی اور بعض مین کمتر۔

**فصل تیسری مرکب اقسام نبض کے جنکے نام جداگانہ ہین غزالی نبض وہ ہی جسکے ایک جزو مین اختلاف ہو اس طرح کا کہ اُس جزو کی حرکت بطی ہو گئی ہی

منقطع ہوجاے اور پھر سریع ہو **موجی** یہ وہ نبض ہی کہ اجزاء رگ کے عظم اور صغر مین مختلف ہون یا شہوق اجزا اور عرض مین یکسان نہو یا تقدم و تاخر اجزا کا شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور بہت صغیر نہو اور کسی قدر اسکے واسطے عرض ہو یہ محسوس ہو جیسے پانی کی لہرین ایک کے پیچھے ایک سیدھ مین چلی آتی ہین اور ان مین پستی اور بلندی اور سرعت اور بطوء کا اختلاف ہے **دودی** مشابہ موجی کے ہوتی ہی مگر یہ نبض صغیر اور بشدت متواتر اسکے تواتر مین گمان سرعت کا ہوتا ہی حالانکہ یہ نبض سریع نہین ہی **نملی** بہت صغیر و نہایت درجہ متواتر ہوتی ہی دودی اور نملی کا اختلاف شہوق اور تقدم و تاخر مین زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہی بہ نسبت اس اختلاف کے جو انکے عرض مین ہو بلکہ شاید اختلاف عرض کا ظاہر نہین ہوتا **منشاری** دندانہ دار نبض ہی مشابہ موجی کے اختلاف اجزا مین شہوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم اور تاخر کے لحاظ سے لیکن بہ نسبت موجی کے اس مین صلابت زیادہ ہوتی ہی اور باوجود صلابت کے اس کے اجزا مین صلابت کا اختلاف بھی ہوتا ہی اور یہ نبض سریع ـ متواتر ـ صلب اور اجزا مین اسکے باعتبار عظم اور انبساط اور صلابت و لین کے اختلاف ہوتا ہی **ذنب الفارہ** وہ نبض ہی جس مین رفتہ رفتہ اختلاف ہوتا ہی کبھی نقصان سے طرف زیادتی کے بتدریج بڑھتی جاتی ہی اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کے آہستہ آہستہ گھٹتی ہی اور یہ اختلاف کبھی نبضات کثیرہ مین ہوتا ہی اور کبھی نبضہ واحدہ کے اجزاء کثیرہ مین اور کبھی نبضہ واحدہ کے جزو واحد مین مگر خاص اختلاف ذنب الفارہ کا متعلق جنس عظم سے ہی اور کبھی باعتبار سرعت و بطوء اور قوت و ضعف کے بھی ہوتا ہی **مسلّی** یہ نبض مثل تکلے کے ہوتی ہی اور نقصان سے شروع کرکے انتہا مین ایک حد زیادتی تک ہو جاتی پھر بترتیب گھٹتی ہی تا اینکہ حد اوّل و نقصان مین پہنچ جاتی ہی پس گویا کہ دو دُمین چوہے کی موٹے کنارے سے ملکر ایک ہو گئی ہین **ذو القرعتین** اسکی تعریف مین اطبا مختلف ہین ـ ایک گروہ اسکو نبضہ واحدہ قرار دیتے ہین کہ تقدم و تاخر مین مختلف ہی ـ اور بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ دو نبضہ ملحق ہو گئے ہین اور حاصل یہ ہی کہ یہ دونون کے درمیان امتیاز نہین ہی جس مین گنجایش اسقدر ہو انقباض کے بعد انبساط پیدا ہو ـ یہ بات کچھ ضرور نہین ہی کہ جب دو قرع محسوس ہون نبضہ بھی دو ہون ورنہ نبض منقطع انبساط مین جب مانند کتنے مین دو نبضہ قرار دیے جائین ـ بالفرض دو نبضہ وہی کہلاتے ہین کہ نبض کی حرکت شروع ہو اور انبساط پیدا ہو پھر بطرف عمق بدن کے حرکت انقباضی کرے پھر دوبارہ انبساط پیدا ہو **ذو الفترہ اور واقع فی الوسط** جن کا ذکر اوپر ہو چکا اور غزالی اور واقع فی الوسط مین یہ فرق ہی کہ غزالی مین دوسرا قرع قبل تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہو جاتا ہی اور واقع فی الوسط مین دوسرا نبضہ زمانہ سکون اور تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہوتا ہی منجملہ مرکبات کے نبض متشنج اور مرتعش اور ملتوی یعنی وہ نبض جو مثل لپٹے ہوے ڈورے یا مفتول ڈورے کے ہوتی ہی اور یہ اختلاف از قسم تقدم و تاخر اور وضع اور عرض کے پیدا ہوتا ہی اور متواتر از قسم ملتوی کے ہی متشابہ مرتعش یعنی کانپتی ہوئی نبض کے ہوتی ہی مگر انبساط متواتر پوشیدہ ہوتا ہی اسی طرح استوا وضعی سے شہوق مین خروج متواتر کا مخفی ہوتا ہی مگر تمدد متواتر مین ظاہر ہوتا ہی اکثر میلان اس نبض کا ایک ہی جانب مین ہوتا ہی ـ اور اکثر نبض متواتر اور ملتوی اور مائل جانب واحد مین خشک امراض مین پیدا ہوتی ہین نبض مرکب کے غیر متناہی اقسام ہین جنکا کچھ نام نہین رکھا

**فصل چوتھی نبض کے اقسام طبعی** ـ ہر ایک قسم نبض کی اقسام مذکورہ بالا سے جو مقتضی تفاوت کی زیادتی اور نقصان مین ہو ان مین سے نبض طبعی وہی ہی جسے ہر قسم کا معتدل سمجھیے اور کہا ہے سواے جنس قوت کے اس جنس مین طبعی وہی ہی جو اقوی ہو قوت مین اگرچہ بعض ایسے اصناف کی نبض بوجہ زیادتی قوت کے مثلاً اعظم ہو گئی اس جہت سے طبعی قرار دینگے ـ اور جو اصناف متحمل زیادتی اور نقصان کے نہین ہین ان مین نبض طبعی بہت وہی منتظم اور جید الوزن ہی

**پانچوین فصل ـ اسباب الانواع مذکورہ نبض کے** اسباب نبض کے کہ جس قدر اسباب تمام ضرورہ ہین ذاتی داخل قوام نبض ہین اور انکو ماسکہ کہتے ہین اور بعض اسباب

دوسری مباین الوزن جیسے لڑکون کی نبض کا وزن شیوخ کی نبض کا ہو تیسری خارج الوزن کہ اسکا وزن مشابہ وزن کسی سن کے نہو یہ نبض کا وزن سے بکثرت خارج ہونا اخیر نظم پر دلالت کرتا ہے

## فصل دوسری نبض مستوی اور مختلف کے بیان مین

نبض کا اختلاف یا بہت سی نبضات تین ہو یا ایک ہی نبضہ مین ایک نبضہ کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزا مین ہو یعنی جہان جہان انگلیان رکھی جاتی ہین ہر ایک انگلی کے نیچے اختلاف ہو یا جزو واحد مین یا ایک انگلی کے نیچے اور بہت سی نبضات کا اختلاف کبھی مندرج یعنے رفتہ رفتہ کمی یا بیشی مین یکسان ہوتا جاتا ہے مثلاً ایک نبض کسی قسم کی شروع ہو بعد اسکے اسی قسم مین زیادتی نبضات ہوتی جاے یا نقصان ہوتا جاے اور اس زیادتی اور نقصان کا یہانتک استمرار ہو کہ نہایت درجہ زیادتی یا نہایت درجہ نقصان تک آہستہ آہستہ پہونچ جاے باختلاف مناسب اور بعد پہونچنے آخر درجہ کے جہان سے بڑھنا یا گھٹنا شروع ہوا ہے پھر وہین سے شروع ہو یا آخر درجہ زیادتی اور نقصان سے پلٹنا بھی رفتہ رفتہ بطرز مناسب ہو اور پھر اسی مقام پر پہونچے جہان سے ابتدا زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی یا دوبارہ مقام ابتدا پر پہونچکر بطرف انتہاے زیادتی اور نقصان کے پہلے طرز کے مخالف طرز جداگانہ شروع کرے اور بیشتر انتہا تک پہونچتی ہے اور کبھی مقام انتہا سے پہلے منقطع ہو جاتی ہے یعنی اس سلسلہ کو بیچ مین چھوڑ دیتی ہے اور بیشتر اسکی غایت کو نظر انداز کر جاتی ہے اور جب بیچ مین سلسلہ منقطع ہوتا ہے کبھی درمیان مین فترہ واقع ہوتا ہے یعنی سکون ہو جاتا ہے یا کوئی قسم نبضہ مغائر اس سلسلہ کا واقع ہو جاتا ہے - اور کبھی اختلاف انقطاع کا اسطرح پر ہوتا ہے کہ بیچ مین سلسلہ اختلاف کے نبض کی قسم ذوالفترہ واقع ہوتی ہے اور نبض ذوالفترہ اسکو کہتے ہین کہ جس وقت امید حرکت کی ہو سکون پیدا ہو جاے - اور واقع فی الوسط اس نبض مختلف کو کہتے ہین کہ جسوقت امید سکون کی ہو اس مین حرکت پیدا ہو جاے -

اختلاف نبض کا بہت سے اجزا مین ایک نبضہ کے یا اجزاے نبض کی موضع مین ہو یا اجزا کی حرکت مین - موضع اجزا کا اختلاف اس طرح ہوتا ہے کہ شریان کے اجزا کی نسبت جہات ستہ مین مختلف ہو اور چونکہ جہت ہر جسم کی چھ مین چھ طرح کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے - اختلاف حرکت اجزا کا یا سرعت و بطوء مین ہو یعنے ایک جزو نبض کا جتنے زمانہ مین ایک حرکت انبساطی کرے دوسرا جزو دو یا تین کرے - خواہ اختلاف تقدم اور تاخر حرکت مین ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے متحرک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت کے مگر بہ نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع اور بطی نہو - یا اختلاف قوت اور ضعف مین ہو جیسے عظم اور صغر مین اجزا کے اختلاف ہو - اور ان چارون اختلاف کی ہر ایک قسم یا ترتیب مستوی پر جاری ہو یا ترتیب مین بھی اختلاف بزیادتی و نقصان واقع ہو - اور ترتیبی اختلاف یا دو جزو مین دو انگلیون کے نیچے محسوس ہو یا تین یا چار انگلیون کے نیچے پیدا ہو - اور ان صورتون مین ترکیب بھی ہو سکتی ہے بہ قاعدہ تبدیل ترتیب اجتماع کے اختلاف نبض جزو واحد مین منقطع اور عائد اور متصل ہوتا ہے - منقطع وہ اختلاف ہے کہ جزو واحد مین انفصال تمام کا خفیف فترہ سے واقع ہو اور جو جزو واحد بوجہ فترہ کے اتصال سے جدا ہو جاتا ہے اس کی طرفین مین بھی اختلاف سرعت اور بطوء اور تشابہ کا ہوتا ہے - اور عائد سے یہ مراد ہے کہ جزو واحد نبض عظیم کا صغیر ہو جائے پھر بطرف عظیم ہونے کے یہ نرمی عود کرے - اسی اخیر قسم مین سے نبض متداخل بھی ہے - اور متداخل وہ نبض ہے کہ ایک نبضہ بجہت اختلاف کے مثل دو نبضہ کے معلوم ہو یا دو نبضے بجہت تداخل کے مثل ایک نبضہ کے معلوم ہون - اور اسی طرح پر مختلف کا حال بھی اس قسم مین لحاظ کیا جاتا ہے متصل وہ نبض ہے جسکا اختلاف درجہ بدرجہ ایسے اتصال پر ہو جسکا فصل بجہت تیزی اس قسم سرعت و بطوء غیر محسوس ہو - یا اسکا انفصال بجہت اتصال مین سرعت و بطوء سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو یا اسکا اختلاف اعتدال مین سرعت و بطوء کے یا عظم و صغر مین خواہ دونون قسم کے اعتدال مین بہ نسبت اس جہت کے جدھر انتقال بتدریج کیا جاتا ہے غیر محسوس ہو ... نبض ... تشابہ ہمراہ رہتی ہے اور کبھی حسب اتفاق باوجود اتصال کے اسکے بعض اجزا مین اختلاف شدید ہوتا ہے اور بعض مین کمتر -

فصل تیسری مرکب اقسام نبض کے جنکا نام جداگانہ ہین غزالی نبض وہ ہے کہ ایک جزو مین اختلاف اس طرح کا کہ اس جزو کی حرکت بطی ہو گئی

منقطع ہوجاے اور پھر سریع ہو **موجی** یہ وہ نبض ہے کہ اجزاء رگ کے عظم اور صغر مین مختلف ہون یا شہوق اجزا اور عرض مین یکسان ہون یا تقدم و تاخر اجزا کا شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور بہت صغیر ہو اور کسی قدر اسکے واسطے عرض ہو یا محسوس ہو جیسے پانی کی لہرین ایک کے پیچھے ایک سیدھی چلی آتی ہین اور ان مین پستی اور بلندی اور سرعت اور بطوء کا اختلاف ہے **دودی** مشابہ موجی کے ہوتی ہے مگر یہ نبض صغیر اور بشدت متواتر ہے اسکے تواتر مین گمان سرعت کا ہوتا ہے حالانکہ یہ نبض سریع نہین ہے **نملی** بہت صغیر اور نہایت درجہ متواتر ہوتی ہے دودی اور نملی کا اختلاف شہوق اور تقدم و تاخر مین زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہے بہ نسبت اس اختلاف کے جو انکے عرض مین ہو بلکہ شاید اختلاف عرض کا ظاہر نہین ہوتا **منشاری** دندانہ دار نبض ہے مشابہ موجی کے اختلاف اجزا مین شہوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم اور تاخر کے لحاظ سے لیکن بہ نسبت موجی کے اس مین صلابت زیادہ ہوتی ہے اور باوجود صلابت کے اس کے اجزا مین صلابت کا اختلاف بھی ہوتا ہے اور یہ نبض سریع و متواتر و صلب اور اجزا مین اسکے باعتبار عظم اور انبساط اور صلابت و لین کے اختلاف ہوتا ہے **ذنب الفارہ** وہ نبض ہے جس مین رفتہ رفتہ اختلاف ہوتا ہے کبھی نقصان سے طرف زیادتی کے بتدریج بڑھتی جاتی ہے اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کے آہستہ آہستہ گھٹتی ہے اور یہ اختلاف کبھی نبضات کثیرہ مین ہوتا ہے اور کبھی نبضہ واحدہ کے اجزاء کثیرہ مین اور کبھی نبضہ واحدہ کے جزو واحد مین یہ خاص اختلاف ذنب الفارہ کا متعلق جنس عظیم سے ہے اور کبھی باعتبار سرعت و بطوء اور قوت و ضعف کے بھی ہوتا ہے **مسلّی** یہ نبض شکل تکلے کے ہوتی ہے اور نقصان سے شروع کرکے انتہا مین ایک حد زیادتی تک پہونچکر پھر بترتیب گھٹتی ہے تا اینکہ حد اول کو نقصان مین پہنچ جاتی ہے پس گویا کہ دونون جو ہے کی موٹے کنارے سے ملکر ایک ہوگئین **ذو القرعتین** اسکی تعریف مین اطبا مختلف ہین - ایک گروہ اسکو نبضہ واحدہ قرار دیتے ہین کہ تقدم و تاخر مین مختلف ہے - اور بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ دو نبضہ ملحق ہوگئے ہین اور حاصل یہ ہے کہ یہ دونون کے درمیان اتنا زمانہ نہین ہے جس مین ثابتہ اسقدر ہو انقباض کے بعد انبساط پیدا ہو - یہ بات کچھ ضرور نہین ہے کہ جب دو قرع محسوس ہون نبضہ بھی دو ہون ورنہ نبض منقطع انبساط مین جیسے عائد تقسیم مین دو نبضہ قرار دیے جائین - بالضرور دو نبضہ وہی کہلاتے ہین کہ نبض کی حرکت شروع ہو اور انبساط پیدا ہو پھر بطرف عمق بدن کے حرکت انقباضی کرے پھر دوبارہ انبساط پیدا ہو **ذو الفترہ اور واقع فی الوسط** جن کا ذکر اوپر ہوچکا اور غزالی اور واقع فی الوسط مین یہ فرق ہے کہ غزالی مین دوسرا قرع قبل تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہوجاتا ہے اور واقع فی الوسط مین دوسرا نبضہ زمانہ سکون اور تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہوتا ہے منجملہ مرکبات کے نبض متشنج اور مرتعش اور ملتوی یعنی وہ نبض جو مثل لپٹے ہوئے ڈورے یا مفتول ڈورے کے ہوتی ہے اور یہ اختلاف از قسم تقدم و تاخر اور وضع اور عرض کے پیدا ہوتا ہے اور متواتر از قسم ملتوی کے ہے متشابہ مرتعش یعنی کانپتی ہوئی نبض کے ہوتی ہے مگر انبساط متواتر پوشیدہ ہوتا ہے اسی طرح استواء وضعی سے شہوق مین خروج متواتر کا مخفی ہوتا ہے مگر تمدد متواتر مین ظاہر ہوتا ہے اکثر میلان اس نبض کا ایک ہی جانب مین ہوتا ہے - اور اکثر نبض متواتر اور ملتوی اور مائل جانب واحد مین خشک امراض مین پیدا ہوتی ہین نبض مرکب کے غیر متناہی اقسام ہین جنکا کچھ نام نہین

**فصل چوتھی نبض کے اقسام طبعی** - ہر ایک قسم نبض کی اقسام مذکورہ بالا سے جو مقتضی تفاوت کی زیادتی اور نقصان مین ہون اُن مین سے نبض طبعی وہی ہے جسے ہر قسم کا معتدل سمجھے اور کہا ہے سوائے جنس قوت کے اس جنس مین طبعی وہی ہے جو اقوی ہو قوت مین اگرچہ بعض ایسے اصناف کی نبض بوجہ زیادتی قوت کے مثلاً اعظم ہوتی ہے اس جہت سے طبعی قرار دیگی - اور جو اصناف متحمل زیادتی اور نقصان کے نہین ہین ان مین نبض طبعی مستوی و منتظم اور جید الوزن ہے

**فصل پانچوین اسباب انواع مذکورۂ نبض کے** اسباب نبض کے کمی ہے چند اسباب تمام ضروری ذاتی داخل قوام نبض ہین اور انکو ماسکہ کہتے ہین انہی اسباب

قوام نبض مین داخل نہین ہین ان مین سے ایک قسم اسباب مغیرہ لازمہ کی ہے کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض مین تغیر احکام دیتے ہین۔ اور ایک قسم
غیر لازمی ہے اور انکو مغیرہ علی الاطلاق کہتے ہین۔ اسباب ماسکہ تین ہین سے قوت حیوانی جو نبض مین حرکت پیدا کرتی ہے اور مقام اسکا قلب مین
ہے اور اُسکا بیان تفصیلی فصل چوتھی تعلیم چھٹی فن اول مین ہو چکا ہے۔ دوسرا سبب آلہ ہے اور وہ رگ نبض کی ہے جسکا ذکر تشریح اعضا مین ہو چکا
ہے۔ تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے حرارت قلب کے ہے اُسی کی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفاے حرارت سے ہوتی ہے اور باندازہ حرارت
اسکی حد معین ہوتی ہے کہ زیادہ اشتعال حرارت مین احتیاج اطفا کی زیادہ ہوتی ہے اور کمی مین کم اور اعتدال حرارت مین معتدل اسباب
ماسکہ کے افعال بحسب اقتران کسی سبب اسباب لازمہ اور مغیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہو جاتے ہین

## فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان مین

جس وقت آلہ یعنے شریان نبض بوجہ نرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفاے حرارت کی شدید ہو نبض عظیم
ہوگی۔ اور حاجت اطفاے حرارت کی ان تینون مین زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہے پھر اگر قوت مین ضعف ہو نبض لامحالہ صغیر
ہو جائیگی۔ اور اگر رگ مین نبض کے صلابت ہو اور حاجت اطفاے حرارت کی کم ہو نبض مین نہایت صغر پیدا ہوگا۔ اور صلابت رگ کی فقط
نبض مین صغر پیدا کرتی ہے۔ لیکن جو صغر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا ہے اُس مین اور اس صغر مین جو بوجہ ضعف کے پیدا ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ پہلی
صورت مین نبض صغیر صلب ہوتی ہے اور ضعیف نہین ہوتی اور نہ بحد افراط قصیر اور منخفض یعنے پست ہوتی ہے جیسے بروقت ضعف قوت سے
کمی احتیاج اطفاے حرارت سے بھی نبض مین صغر پیدا ہوتا ہے مگر اُسوقت نبض مین ضعف اور صلابت اور افراط قصر اور انخفاض کا اسقدر نہین ہوتا
کہ یہ صغر بمقدار صغر ضعف پہونچے اور صغر صلابت مع القوت زیادہ ہے بہ نسبت اس صغر کے جو کمی حاجت اطفاے حرارت سے مع القوت پیدا ہوا
اسلئے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطفاے حرارت کے اعتدال مین زیادہ کمی نہین کرتی اسواسطے کہ اس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت انبساط
سے نہین ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اطفاے حرارت کے مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کے ہوتی ہے یعنے اگر عدم حاجت اطفا کی زیادہ ہو زیادہ
اعتدال پر نبض باقی نہین رہتی اور زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہین ہے۔ اگر حاجت اطفاے حرارت کی زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان
نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع عظم مین نہو اُسوقت ضرور ہے کہ نبض مین سرعت پیدا ہو تاکہ جس قدر انبساط بوجہ نہونے عظم کے فوت ہوا ہے سرعت سے اُسکا
تدارک کرے۔ اور اگر قوت ضعیف ہو اُسوقت یہ نبض عظیم ہوگی ورنہ سریع پس ضرور ہے کہ متواتر ہو جاے کہ جو چیز بوجہ فقدان عظم اور سرعت کے فوت
ہوئی ہے تواتر سے اُسکا تدارک ہو اور مرات کثیرہ نبض متواتر کے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا دو حرکت سریع کے ہو اس نبض کی مثال ایسے شخص سے
دیجاتی ہے جسے حاجت ایک بھاری چیز اُٹھانے کی ہو۔ اگر اسکی قوت ایک مرتبہ اُٹھا لینے مین اس بار عظیم کے کافی ہے تو ایک ہی مرتبہ مین اُٹھا لیتا ہے ورنہ
اُس بوجھ کے دو حصہ کرکے اُٹھانے مین جلدی کرتا ہے خواہ چند حصہ کرکے اُٹھاتا ہے مگر جتنے حصہ زیادہ کرتا ہے اسی قدر اُٹھانے مین عجلت بھی ہوتی ہے اور
ہر قسم کو بمقدار اپنی طاقت کے بدیر یا بہ عجلت اُٹھا لیتا ہے اور ہر ایک حصہ کے اُٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اُٹھانے مین باز نہین آتا اور تامل نہین کرتا
اگرچہ ہر ایک حصہ کو اُٹھا کر دوسری جگہ پہونچانے مین بطی ہو ہان اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اُسوقت دوبارہ اُٹھانے مین بھی سُستی کرتا ہے اور دوسری جگہ
بوجھ پہونچانے مین مشقت زیادہ ہوتی ہے اور وہان سے دیر مین پلٹتا ہے۔ اگر قوت قوی ہو اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطفاے حرارت کی شدید ہو کہ حد اعتدال
سے اس مین شدت زیادہ ہو اسوقت نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے۔ اور اگر حاجت اطفاے حرارت کی اس سے بھی زیادہ ہو اسوقت سریع عظیم
متواتر ہوتی ہے۔ طول نبض مین حقیقۃً اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر اسباب عظم نبض کے پائے جائین اور جہت عرض اور عمق مین مثلاً
صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنے نبض کے استعراض سے صلابت منع کرے اور کثافت لحم اور جلد کے شہوق سے مانع ہو اور بالعرض

بعض اوقات مین طول نبض بسبب ہزال یعنے لاغری معین ہوتی ہے پس طویل ہوجاتی ہے۔ عریض ہونا نبض کا یا بوجہ خلاء عروق ہوتا ہے کہ طبقہ عالیہ
مائل طبقہ سافلہ کی طرف ہوتا ہے پس نبض عریض ہوجاتی ہے۔ یا عریض ہونا نبض کا بہت زیادہ نرم ہونے جرم شریان کے ہوتا ہے۔ اور تواتر کا سبب
ضعف یا کثرت حاجت بوجہ حرارت کے۔ تفاوت کا سبب یا ضعف ہے یا قوت کا اس مقدار پر پہونچنا کہ نبض عظیم ہوجائے اور برودت شدید
حاجت اطفاے حرارت کی کم کردے۔ یا بدرجۂ غایت سقوط قوت ہو کہ مریض قریب ہلاکت پہونچے۔ اسباب ضعف نبض کے وہ امور ہین جو
بدن انسان مین تغیر پیدا کرین جیسے تپ اور بیداری اور استفراغ اور لاغری اور خلط ردی یا ریاضت مفرط اور اخلاط کی حرکت یا ان کی ملاقات
اعضاے شدید الحس سے یا اُن اعضا سے جو نزدیک قلب کے ہین اور کل وہ چیزین جنسے بدن مین تحلیل پیدا ہو۔ اسباب صلابت نبض
کے خشکی جرم شریان کی یا بشدت تمدد ہونا یا بوجہ شدت برودت کے جرم شریان مین انجماد پیدا ہونا۔ اور کبھی صلابت نبض کی بحران مین
بجہت زیادتی کوشش کے اور اعضا مین تمدد پیدا ہونے کی وجہ سے بطرف دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہے۔ اسباب نرمی نبض کے وہ چیزین ہین
جو بالطبع ترطیب پیدا کرین۔ اسی طرح وہ امراض ہین جیسے استسقا اور لیثرغس یا وہ اسباب ہین جو نہ طبعی ہون نہ مرضی جیسے حمّام۔ سبب اختلاف نبض کا
باوجود ثبات قوت کے گرانی کسی مادہ کی طعام یا خلط سے اور ضعف قوت مین اختلاف نبض کا بوجہ مجاہدہ قوت اور امراض کے ہوتا ہے۔ ایضاً
اسباب اختلاف سے امتلاء عروق کا ہے خون سے اور ایسے اختلاف کو فصد زائل کر دیتی ہے۔ کثرت خون کی جو بشدت موجب اختلاف ہوتی ہے
وہی ہے کہ خون مین لزوجت ہو اور روح کی حرکت مین بوجہ اس لزوجت کے اختناق پیدا ہو کہ شرائین مین حرکت روح کی بخوبی نہو سکے خصوصاً
اگر یہ تراکم یا بستگی روح کی قریب قلب کے واقع ہو۔ منجملہ اسباب اختلاف کے جو بہت جلد اختلاف پیدا کرین امتلاء معدہ کا ہے طعام سے۔ اور
غم و فکر کسی چیز مین لیکن اگر معدے مین کوئی خلط ردی ہمیشہ رہے اختلاف بھی دائمی ہوگا۔ اور بیشتر نوبت بہ خفقان موذی پہونچے گی اور نبض
خفقانی پیدا ہوگی۔ سبب نبض منشاری کا اختلاف اُس خلط کا ہے کہ اندر جرم شریان کے موجود اور عفونت اور خامی اور نضج مین مختلف ہو یا
جرم شریان مین صلابت اور نرمی کا اختلاف ہو۔ یا اعضاے عصبانی مین ورم ہو۔ ذوالقرعتین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطفاے
حرارت کی اور سختی جرم شریان کی اسقدر کہ جتنی خواہش قوت کو انبساط نبض کی ہے بوجہ صلابت کے اُتنا انبساط دفعہ واحد مین نہ کرے جیسے کوئی
شخص کسی چیز کو کاٹنا چاہے ایک ہی وار مین اور وہ شے ایک وار مین نہ کٹ سکے پھر دوسرا وار لگاتا ہے خصوصاً اگر زیادتی حاجت کی دفعۃً پیدا ہو۔
سبب نبض غاری کا یہ ہے کہ قوت ضعیف ہو پس کوشش سے طرف استراحت کے حرکت شروع کرے اور رفتہ رفتہ استراحت سے طرف کوشش
کے حرکت کرے۔ جو نبض حالت واحدہ پر ثابت ہو اُسکو دلالت ضعف قوت پر زیادہ ہے۔ اور ذنب الفار اور جو نبض مشابہ ذنب الفار کے ہے اُسکو دلالت
کسی قدر قوت پر ہے۔ اور اس بات پر ہے کہ ضعف بدرجہ غایت نہین پہونچا۔ ذنب الفار کی نہایت ردی وہ قسم ہے جسے ذنب منقطعی کہتے ہین یعنی کم
ہوتے ہوتے فنا ہوجاے۔ اسکے بعد ثابت کی ردارت ہے۔ اُسکے بعد ذنب راجع کی سبب ذات الفترہ کا ماندگی قوت کی ہے کہ اُسکی جہۃ استراحت کے واسطے
فترہ واقع ہوتا ہے یا کوئی عارض دفعۃً پیدا ہو کہ استراحت کی طرف نفس اور طبیعت دفعۃً متوجہ ہو۔ نبض متشنج کا سبب حرکت غیر طبعی قوت مین
اور قوام آلہ کی ردارت ہوتی ہے۔ نبض مرتعد بجہت قوت اور صلابت آلہ کے اور احتیاج شدید بطرف اطفاے حرارت کے پیدا ہوتی ہے
اس سے کم اگر حاجت ہو تو نبض مین ارتعاد پیدا نہین ہوتا۔ نبض موجی کا سبب اکثر ضعف قوت ہوتا ہے کہ بجہت شدت ضعف کے دفعۃً
انبساط نہین ہو سکتا قدرے قدرے انبساط پیدا ہوتا ہے۔ کبھی نبض موجی کا سبب نرمی شریان کی ہوتی ہے اگرچہ قوت مین زیادہ ضعف نہو
اسلیئے کہ آلہ تر اور نرم جنبش اور تحریک کو قبول نہین کرتا اسلیئے ایک ایک جزو مین حرکت جداگانہ پیدا ہوتی ہے بخلاف آلہ خشک و درخت کے

کہ پوست آمادہ جنبش و لرزش پر کرتی ہے اور جسم سخت اور خشک کے ایک جز کی حرکت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم رطب اور لین میں یہ بات جائز ہے کہ ایک جزو اُسکا قبول حرکت کرے اور اُسکے قبول سے دوسرا جز منفعل نہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول کرتا ہے اور بہت جلد دوہرا ہو جاتا ہے۔ اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہے۔ دودی اور نملی نبض کا سبب شدت ضعف ہوتا ہے تا اینکہ بطور اور تواتر اور اختلاف اجزا نبض میں مجتمع ہو جاے اسلیے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط پیدا کرنے کی دفعہ واحد میں نہیں ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا انبساط اجزا میں پیدا کرتی ہے۔ نبض ردی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان میں وزن خراب ہو زیادتی حاجت ترویح کی ہے۔ اور اگر احوال زمان حرکت میں ردی الوزن ہو اُسکا سبب زیادتی ضعف کی ہے خواہ حاجت اطفاے حرارت کی نہوتی۔ اور نقصان زمانہ حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اسکا سبب مغائر اس سبب کے ہے۔ نبض ممتلی اور خالی اور حار اور بارد اور شاہق اور منخفض کے اسباب ظاہر ہین واللہ اعلم بالصواب

## فصل ساتوین نبض اسنان اربعہ زن و مرد کے بیان مین

مردون کی نبض چونکہ قوت اُنکی شدید ہوتی ہے اور حاجت ترویح کی اُن کو زیادہ ہوتی ہے اعظم اور اقوی ہوتی ہے۔ اور چونکہ اُن کی حاجت بذریعہ عظیم ہونے کے تمام ہوتی ہے اسلیے اُن کی نبض بہ نسبت عورتون کے زیادہ بطی اور بشدت متفاوت الشرادقات ہوتی ہے پھر چونکہ ہر ایک نبض جس مین قوت ثابت ہو متواتر ہو جاتی ہے اسلیے واجب ہے کہ اس مین سرعت بھی پیدا ہو اس واسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہے لہذا چونکہ نبض مردون کی بہت بطی ہوتی ہے اس مین تفاوت بھی شدید ہوتا ہے۔ لڑکون کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہے اور ضعیف تر اور بشدت متواتر اسلیے کہ حرارت اُن کی قوی ہے اور قوت قوی نہین ہے اسواسطے کہ ابھی وہ کمال نشو و نما پر نہین پہونچے ہین مگر اُن کی نبض بقیاس اُن کے جثہ کے عظیم ہوتی ہے کیونکہ بدن اُنکے مقدار مین چھوٹے ہین ہان اُنکی نبض بنظر نبض ان لوگون کے جو استکمال نشو و نما کا کر چکے ہین عظیم نہین ہے مگر سرعت و تواتر مین شدید ہوتی ہے بوجہ حاجت زائدہ کے اسلیے کہ لڑکون مین بخار دخانی کا اجتماع بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہے اور قوت ان کی ہضم مین عاجز ہوتی ہے اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور ترویح حار غریزی کی ان مین زیادہ ہوتی ہے۔ جوانون کی نبض عظم مین زائد ہوتی ہے اور سرعت و تواتر مین ناقص۔ اور تفاوت مین بدرجہ غایت پہونچتی ہے مگر اول شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہے۔ ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اول مین ثابت کر چکے ہین کہ حرارت صبیان اور شبان کی قریب متشابہ کے ہے پس حاجت ترویح کی بھی دونون مین قریب قریب ہوگی لیکن چونکہ قوت شبان مین زیادہ ہے پس نبض عظیم ہو کر سرعت اور تواتر سے مستغنی ہو جاتی ہے۔ مدار کار نبض کے عظیم ہونے مین قوت پر ہے اور حاجت ترویح کی عظم پر داعی ہوتی ہے۔ اور اعتدال جرم شریان کا اس پر معین ہوتا ہے کہول کی نبض مین صغر زیادہ ہوتا ہے بجہت ضعف کے اور سرعت بھی اسی وجہ سے کم ہوتی ہے اور بوجہ عدم حاجت ترویح کے اور اسی جہت سے اس مین تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہے۔ شیوخ جن کا سن حد کو پہونچ گیا ہو نبض ان کی صغیر اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور بیشتر بسبب رطوبات غریبہ کے نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہے نہ بوجہ رطوبت غریزی کے

## فصل اٹھوین نبض امزجہ کے بیان مین

گرم مزاج کو حاجت ترویح کی زیادہ ہوتی ہے پس اگر قوت اور آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہے اور اگر قوت یا آلہ دونون مین کوئی مساعد نہو بموجب تفصیل مذکورۂ بالا کے نبض دقیق یا صغیر ہوگی۔ اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہوگا اور قوت بہت قوی ہوگی۔ ایسا گمان نہ کرنا چاہیے کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت مین نبض کے نقصان پیدا کرتی ہے بلکہ جتنی حرارت غریزی بڑھتی جاتی ہے قوت جوہر روح مین

زیادہ کرتی ہے اور جوان مردی نفس مین - اور جو حرارت تابع سوء مزاج کے ہوتی ہے جس قدر بڑھتی ہے قوت مین ضعف پیدا کرتی ہے - مزاج بارد کی نبض جہات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہے جیسے صغر خصوصًا بطوء اور تفاوت اگر جرم شریان نرم ہو عرض نبض کا اور بطوء اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے - اور اگر سخت ہو اس سے کم ہوتا ہے - جو ضعف نبض کہ اسکو سوء مزاج بارد پیدا کرتا ہے بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اس ضعف کے جو سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ حار بہت مناسب ہے حرارت غریزی سے - مزاج رطب کی نبض مین موجیت اور استعراض زیادہ ہوتا ہے اور خشک مزاج مین تنگی اور صلابت - پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہے ذوالقرعتین اور تشنج اور مرتعش پیدا ہوگی - ناظرین کتاب ہذا قواعد مذکورہ بالا کو یاد کر کے مرکب مزاج کی نبض پیدا کر سکتے مین - کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہے اور نصف سرد اُس وجہ سے اسکے دونون جانب کی نبض مین ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہے جسے حرارت اور برودت جانبین کی مقتضی ہو لیس اسکی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہے اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہے - اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انبساط اور انقباض نبض کا بر طبق جزر اور مد قلب کے نہین ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے مل کر پیدا ہوتا ہے

**فصل نوین نبض فصول کے بیان مین** ربیع کی نبض معتدل ہر چیز مین ہوتی ہے اور قوت مین زیادہ - اور ضعیف مین نبض متواتر اور سریع ہوتی ہے کہ حاجت ترویح کی زیادہ ہے اور صغیر اور ضعیف بوجہ انحلال قوت کے ہوتی ہے اس لیے کہ روح بجہت حرارت خارجی کے جو بافراط غالب ہوتی ہے تحلیل ہو جاتی ہے - جاڑون مین نبض کا تفاوت اور بطوء اور ضعف بشدت ہوتا ہے باوجودیکہ صغیر ہوتی ہے اسلیئے کہ قوت بعض ابدان مین ضعیف ہو جاتی ہے - اور حرارت غریزی اندر جسم کے مختقن ہو کر مجتمع ہوتی ہے پس قوت قوی ہو جاتی ہے اور یہ بات اُس وقت ہوتی ہے کہ مزاج مین حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ مین قادر ہو اثر برودت کا زیادہ قبول نہ کرتا ہو کہ اس وقت برودت اندر بدن کے داخل نہ ہوگی - خریف مین نبض مختلف اور مائل بضعف ہوگی - اختلاف بہ سبب کثرت استحالہ مزاج کے جو خریف مین عارض ہوتا ہے کہ کبھی گرم ہو جاتا ہے اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے اس لیئے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت مین زیادہ ایذا پہونچتی ہے بہ نسبت مزاج متشابہ اور مستوی کے اگرچہ تشابہ اور استواء زبون حالی مین ہو اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے متناقض ہے اسلیئے کہ خریف مین ضعف اور یبس زیادہ ہوتا ہے یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہوسکتی ہے اور جو فصول درمیان فصول چارگانہ کے ہون اُن کی نبض مناسب دو فصلون کی کیفیت کے ہوتی ہے جن کے بیچ مین یہ نبض واقع ہے

**فصل دسوین نبض بلاد اور شہرون کے بیان مین** بعض بلاد اور شہر معتدل ہوتے ہین اور ربیعی یعنے اُنکے خواص آب ہوا کے مناسب فصل ربیع کے ہوتے ہین - اور بعض بلاد حار صیفی ہوتے ہین - اور بعض برودت مین مثل شتا کے - اور یبس مین مثل خریف کے ہوتے ہین - پس احکام نبض کے ہر بلد مین بقیاس اُن احکام کے ہونگے جنکا بیان نبض فصول مین ہو چکا

**فصل گیارھوین اس نبض کے بیان مین جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہے** کھانے پینے کی چیزین نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کمیت کی جہت سے متغیر کرتی ہین - کیفیت کا تغیر اس طرح پر کہ جسقدر مائل بہ تسخین یا تبرید ہون موافق اُسی کیفیت کے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہے - اور کمیت مین اس طرح پر کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظم اور سرعت اور تواتر مین زیادتی پیدا ہوگی اس لیئے کہ قوت اور حرارت مین زیادتی حاصل ہوتی ہے - اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہے - اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض مین اختلاف غیر منتظم پیدا ہوتا ہے اس لیئے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہے - اور ہر ایک گرانی بموجب اختلاف نبض کے ہوتی ہے ارکاغانیس نے کہا ہے

کہ سرعت نبض اُسوقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہی- اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہی گو اُسکا سبب دیر تک نہ ٹھہرے- اور اگر ماکول و مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف منتظم پیدا ہوگا- اور قلت مقدار مین نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہو اور تغیر اُسکا بکثرت ثابت نہین رہتا اسلیے کہ مادہ کم ہی بہت جلد ہضم ہو جاتا ہو پھر اگر قوت مین کمی اور ضعف بہت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے ہو دونون صورتون مین نبض صغر اور تفاوت مین آخر کو مشابہ ہوجاتی ہی- اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہوکر استحالہ غذا کا کردیتی ہو پھر نبض معتدل ہوجاتی ہے-

شراب مین ایک خصوصیت بنام ہو کہ مقدار کثیر اُسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہی مگر اس قدر اختلاف کہ معتدبہ ہو اور غذاے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہی وہ اختلاف شراب نہین پیدا کرتی- یہ خاصیت بجہت تخلخل جوہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اس مین ہوتی ہی لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزین بالفعل نبض مین پیدا کرتی ہین شراب بھی پیدا کرتی ہی مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کردیتی ہی- اور یہ تغیر نبض مین بجہت سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہو پھر جسوقت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہی شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت فصلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہو جاتا ہو اور شراب بدن مین جسوقت نفوذ کرتی ہو دران حالیکہ وہ گرم ہو اُس کی حرارت بہت بعید حرارت عزیزی سے نہین ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہی- اور اگر شراب سرد بالفعل بدن مین نافذ ہوتی ہو اُس کی ایذا دہی اس قدر ہوتی ہی کہ اور سرد چیزین اتنی موذی نہین ہین اسلیے کہ اور سرد چیزین بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہین اور سریع النفوذ نہین ہوتی ہین بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کرجاتی ہو اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہی خصوصاً ایسے ابدان مین جو مستعد ایسے ضرر کے ہین اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اس قدر نہین ہو اگر حالت گرمی نفوذ کرجاے اس لیے کہ اُسکی تسخین اول ملاقات مین اتنی نہین ہوتی کہ ایذاے کامل دے سکے بلکہ طبیعت اُس کو قبول کرکے حصہ مناسب پر تقسیم کرکے تفریق اور تحلیل کرتی ہی- اور سرد شراب اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھکر اس کی حرارت بجھا دیتی ہی قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور تحلیل کے قائم ہو- یہ وہ تغیر نبض کا ہی جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہی لیکن جس وقت اعتبار تقویت کا کیا جاے اُسکے واسطے احکام اور بھی ہین اس لیے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیون کی مقوی ہی اور قوت عزیزی کو ہوشیار کردیتی ہی کہ جوہر روح مین بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہی جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہی اگرچہ بہ نسبت اکثر ابدان کے مضر ہی پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہی کیونکہ جو چیزین بارد ہین جن لوگون کو سوء مزاج حار ہی اُن کی قوت کو بڑھاتی ہین جیسا **جالینوس** نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہی اور ماء العسل ہمیشہ بارد المزاج کی قوت بڑھاتا ہی- اور شراب باین لحاظ کہ وہ بالطبع حار یا بارد ہی کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہی اور دوسرے گروہ مین ضعف پیدا کرتی ہی مگر ہمارا کلام اسوقت شراب کے اس فعل مین نہین ہی بلکہ اس وقت ہم شراب کی اس قوت مین بحث کرتے ہین جس کے ذریعہ سے اس کا استحالہ بطرف روح کے جلد تر ہوجاتا ہی کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہی- پھر اگر شراب کی اعانت بدن کی حرارت یا برودت کرے تقویت اسکی زیادہ ہو جاتی ہی- اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کے ہو اس تقویت مین نقصان بسبب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہی- پس تغیر نبض کا بموجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہی اگر قوی ہو نبض کی قوت زیادہ کرتی ہی- اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض مین حاجت ترویح کی بڑھاتی ہے- اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم

کرتی ہو اکثر شراب قوت مین زیادتی کرتی ہو بہر حال مین شراب زیادتی حاجت کی نبض مین پیدا کرکے سرعت نبض کو نہین بڑھاتی پانی کا یہ حال ہو کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہو اس جہت سے نبض کو پانی قوی کر دیتا ہو اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب کے ہوتا ہو۔ اور پھر چونکہ پانی گرمی نہین پیدا کرتا ہو بلکہ تبرید پیدا کرتا ہو اسلئے زیادتی حاجت مین نبض کو مرتبہ زیادتی حاجت شراب تک نہین پہونچاتا ہو۔

## فصل بارھوین ان تغیرات نبض کے بیان مین جو خواب و بیداری سے پیدا ہوتے ہین

خواب کے وقت مین احکام نبض کے بحسب وقت خواب و بحسب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہین نبض اول خواب مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہو اسلئے کہ حرارت غریزی کی حرکت ابتداے خواب مین بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہو نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اسوقت مین تمام و کمال متوجہ نفس کی حرکت دینے برطرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضج فضول کے ہوتی ہو اور مثل مقہور اور مجبور کے محصور ہوتی ہو اور اس وقت نبض بطوء اور تفاوت مین شدید ہوتی ہو بسبب اسکے کہ حرارت مین اگرچہ زیادتی بجہت احتقان اور اجتماع کے پیدا ہوئی ہو مگر وہ تبرید جو بروقت بیداری کے بحسب اتصال مسخنات کے اور بوجہ حدوث حرکات کے تھا معدوم ہوگیا۔ اور حرکت نبض مین پیدا کرتی ہو اور بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہو۔ اور اجتماع اور احتقان جو معتدل ہوں ان مین حرارت کا زیادہ کرنا اور اس کی حرارت کا بطرف قلق کے منجر ہونا کم ہوتا ہو ناظر کتاب ہذا کو بخوبی معلوم ہو کہ حالت تعب کی سانس اور اسکا قلق بہت زیادہ ہوتا ہو بہ نسبت سانس اور قلق اس شخص کے جسکی حرارت محتقن ہو اسلئے کہ اصلی حرارت مشابہ دم کے ہوتی ہو مثال اسکی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی مین غوطہ مارے جسکی برودت معتدل ہو اسکی حرارت اگرچہ اندر جسم کے محتقن ہوتی ہو اور قوی ہو جاتی ہو مگر اسکی قوت حرارت کی اتنی نہین بڑھتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے جبکہ ریاضت اور تعب کے چلتی ہو اور اگر بخوبی تامل کیا جاے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہو سحالت بیداری مین تسخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہین ہوتی یہانتک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت پیدا نہو بلکہ موجب تسخین حالت بیداری مین حرکت روح کی ہو طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے ہوتی ہو پھر جسوقت ہضم طعام ہو جاتا ہو قوت روحانی بڑھتی ہو بوجہ ازدیاد قوت کے بذریعہ غذا کے اور جو توجہ روح کی طرف اندر بدن کے واسطے تدبیر غذا کے تھی برطرف ہو جاتی ہو اور توجہ اور انصراف اسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدء روح یعنی قلب کے ہوتا ہو اسی جہت سے اسوقت نبض عظیم ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے مزاج مین بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہو اور شریان نبض کی بوجہ نفوذ کرنے رطوبات غذائی کے نرمی مین زیادہ ہو جاتی ہو اور سرعت اور تواتر مین کثرت نہین ہوتی اسلئے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت تدریج کی نہین کرتا ہو تاکہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور نہ اس قدر حاجت برآری ہوتی ہو کہ جو سبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہو بذریعہ تغذیہ کے پیدا ہو اور نبض کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی نرہے اور یہ استیفاء محتاج الیہ عظم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہوا سوجہ سے نبض عظیم ہوتی ہو پھر جسوقت سونے والا دیر تک سوتا ہو نبض ضعیف ہو جاتی ہو کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہو اور قوت جسکی شان سے یہ ہو کہ حالت بیداری مین بانواع استفراغ مستفرغ ہوتی رہتی ہو وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہوں یا اور کسی وجہ سے محسوس ہوں یا غیر محسوس وہی قوت نیچے انھین فضول کے رک جاتی ہو لیکن جسوقت نوم خلوے معدے مین واقع ہو اور کوئی چیز ایسی نہانے جسکو ہضم کرے اسوقت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہو پس صغر اور بطوء اور تفاوت پیدا ہوتا ہو اور بڑھتا جاتا ہو۔ بیداری کے واسطے

بھی احکام مختلف ہین جس وقت سوتا ہوا آدمی از خود بیدار ہو اور اُس کی نیند پوری ہوجاے اُس وقت نبض مائل بطرف عظم اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور اپنی حالت اصلی اور طبعی تک پہونچ جاتی ہے اور جو شخص دفعتہً کسی ناگہانی سبب سے بیدار ہوا اُسکی نبض مین یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ سست ہوجاتی ہے اور رک رک کر چلتی ہے جیسے یہ بیدار ہوا ہے اسلیے کہ قوت سبب ناگہانی سے منقبض ہوجاتی ہے اور پھر اُسکی نبض عظیم سریع متواتر ہوجاتی ہے اور ارتعاش مین مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ حرکت قسری کے ہے کہ التہاب حرارت بھی پیدا کرتی ہے اور چونکہ قوت دفعتہً بطرف اُس چیز کے جو بالطبع عارض ہوئی ہے متحرک ہوتی ہے حرکات مختلف پیدا ہوتے ہین پس نبض مرتعش ہوجاتی ہے مگر دیر تک یہ کیفیت باقی نہین رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہے اسلیے کہ سبب اُسکا اگرچہ مثل قوی کے ہے لیکن ٹھہرنا اسکا کم ہے اور شعور اسکے بطلان کا بہت جلد ہے **فصل تیرھوین احکام نبض ریاضت کے بیان مین** ابتداے ریاضت اور جب تک ریاضت معتدل ہے نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ حرارت غریزی مین زیادتی ہوتی ہے اور قوت حرارت غریزی کی بڑھتی ہے۔ ایضاً ابتداے ریاضت اور اعتدال ریاضت مین نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت ترویح کی بجہت حرکت کے زیادہ ہوجاتی ہے پھر اگر ریاضت کی مداومت ہوجاے اور زمانہ دراز تک رہے خواہ ریاضت ہوائی کرنے کرنے بلیبارگی اس مین بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت ہین باطل ہوجائینگے پس نبض اسوقت ضعیف اور صغیر ہوجاتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی کا انحلال پیدا ہوتا ہے مگر سرعت اور تواتر دو سبب سے لازم ہوتا ہے۔ شدت حاجت۔ اور قصور قوت۔ اس بات سے کہ نبض عظیم کرنے مین کافی ہو پھر ہمیشہ سرعت کم ہوتی جائے گی اور تواتر بڑھتا جائیگا۔ پھر اخیر مین اگر ریاضت بدستور رہے اور ناتوانی بڑھ جاے نبض نملی ہوجاتی ہے بجہت ضعف اور شدت تواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت مین افراط ہو نوبت ہلاکت پہونچتی ہے اور جتنے آثار انحلال کے ہین سب پیدا ہوجاتے ہین پس نبض نملی ہوجاتی ہے بعد اسکے نملیت مائل بہ تفاوت ہوکر بطوء مع ضعف اور صغر کے پیدا ہوتا ہے **فصل چودھوین احکام نبض نہانے والون کے بیان مین** استحمام یا گرم پانی سے ہوتا ہے یا سرد پانی سے۔ گرم پانی سے نہانا پہلے تو قوت اور حاجت کو زیادہ کرتا ہے پھر جسوقت بافراط تحلیل کرتا ہے نبض مین ضعف پیدا ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ اُسوقت مین نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہوجاتی ہے مین کہتا ہون کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے استحمام سے ضرور صادر ہوتا ہے مگر آب گرم جس وقت باطن بدن مین تسخین بوجہ حرارت عرضی کے پیدا کرتا ہے اکثر بعد تھوڑی دیر کے پانی بہ مقتضاے طبیعت اسکی یعنی تبرید غالب ہوتی ہے۔ اور اکثر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی باقی رہتی ہے پس اگر غلبہ کیفیت عارضی کا ہو نبض سریع اور متواتر ہوجاتی ہے۔ اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آے نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تحلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاے اس وقت بھی نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ سرد پانی سے نہانے مین اگر برودت پانی کی اندر بدن کے پہونچ جاے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور تفاوت اور بطوء بھی پیدا ہوتا ہے اور اگر اندر بدن کے برودت نہ پہونچے بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہوکر اندر کے عظیم ہوجائے گی اور سرعت اور تواتر کم ہوجاتا ہے جو پانی حمامات مین یعنی زمین گندہکی وغیرہ مین ہوتے ہین ان مین سے جنکے مزاج مین خشکی غالب ہے اُنسے استحمام کرنے سے نبض مین صلابت زیادہ ہوتی ہے اور عظم مین کمی ہوجاتی ہے۔ اور جو پانی حمامات کے گرم ہین نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہین مگر یہ کہ تحلیل قوت زیادہ کرین پس اسوقت وہی اعراض نبض مین پیدا ہونگے جنکے بیان سے ہم فارغ ہوچکے یعنی ضعیف نبض کے اجناس نملی و دودی وغیرہ پیدا ہونگے **فصل پندرھوین زنان حاملہ کی نبض کے بیان مین** حاجت ترویح کی زنان حاملہ مین بجہت مشارکت ولد کے زیادہ ہوتی ہے گویا کہ ایسی عورتین دوہری حاجت رکھتی ہین اور ایک مرتبہ سانس لینا اُنکا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہے اور قوت ایسی عورتون کی زیادہ تو یقیناً نہین ہوتی اور بہت کم بھی نہین ہوتی

گر سفدر کم ہوتی ہو جتنا بوجھ اُٹھانے کا تکان روز بروز ہوتا ہو۔ پھر چونکہ یہ تکان تھوڑا تھوڑا روز بڑھتا ہو اسی جہت سے ان کی قوت پر احکام قوت متوسطہ کے کیے جاتے ہین اور حاجت کی شدت اوپر بیان ہو چکی ہاین نظر اُن کی نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہو **فصل سولھوین نبض اوجاع کے بیان مین** درد سے نبض مین تغیر یا بجہت شدت کے ہوتا ہو یا اسلیئے کہ درد عضو رئیس مین ہو یا اسوجہ سے کہ درد مدت دراز سے پیدا ہوا ہو ابتدا مین درد قوت کا ہیجان کرکے اسکو واسطے مقابلہ اور دفع کرنے مادہ اور تیزی حرارت کے حرکت دیتا ہو اس واسطے نبض عظیم سریع ہوجاتی ہو اور تفاوت کی نبض مین شدت ہوتی ہو کیونکہ برآمد حاجت عظم اور سرعت سے ہوجاتی ہو۔ پھر جس وقت درد کی ایذادہی مین قوت ہوجاتی ہو جیسا ہم فصل بائیسوین جملہ دوسرا تعلیم دوسری فن دوسرے مین بیان کرچکے ہین کہ بوجہ زیادہ ایذادہی درد کے نبض کی کیفیت دگرگون ہوجاتی ہو اور کم ہوتی جاتی ہو تا اینکہ نبض کا عظم و سرعت مفقود ہوجاتا ہو اور ان دونون کے قائم مقام ہیئے تو شدت تواتر ہوتا ہو بعد اسکے صغر پھر بہت شدت درد مین نبض دودی اور نملی ہوجاتی ہو جب اس سے زیادہ شدت ہو نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہو اسکے بعد مریض ہلاک ہوجاتا ہو **فصل سترھوین نبض اورام کے بیان مین** ورم کے بعض اقسام ایسے ہین کہ تپ پیدا کرتے ہین یا بجہت بڑے ہونے ورم کے خواہ بوجہ شرافت عضو متورم کے۔ بہرحال ایسے اورام نبض مین تغیر پیدا کرتے ہین بدن کے کسی مقام پر کیون نہ واقع ہون بلکہ انکا تغیر تمام مین پیدا ہوتا ہو مگر ان کا تغیر نبض مین وہی ہوتا ہو جو تپ سے مخصوص ہو اور ذکر تفصیلی انکا باب حمیات کتاب چوتھی مین ہوگا۔ بعض اورام جنسے تپ پیدا نہین ہوتی ہو انسے جو تغیر نبض مین پیدا ہوتا ہو وہ تغیر خاص اسی عضو کی نظر سے ہوتا ہو جس مین ورم بالذات پیدا ہو۔ اور بیشتر بالعرض مین تغیر اس ورم سے بجہت تغیر تمام بدن کے پیدا ہوتا ہو یعنی چونکہ اس ورم سے درد پیدا ہوتا ہو اور تمام بدن کیفیت درد سے متالم ہوتا ہو نبض مین بھی ایک طرح کا تغیر حادث ہوتا ہے۔ ورم کا تغیر نبض مین یا بلحاظ قسم ورم کے ہوتا ہو یا بجہت وقت اور زمانہ ورم کے یا بوجہ کمی و بیشی مقدار ورم کے یا بسبب عضو متورم کے یا بجہت اس عرض اور کیفیت کے جو تابع ورم کے ہو اور اسکو لازم ہو قسم ورم کی وجہ سے تغیر اس طرح پر ہے مثلاً اگر ورم گرم ہو یہ قسم ورم کی نبض کو منشاری اور مرتعد اور مرتعش کرتی ہو اور سرعت اور تواتر نبض کا بھی پیدا ہوتا ہو اگر کوئی چیز رطوبت پیدا کرنے والی نبض کو نرم کرکے مقابلہ اس ورم کا نہ کرے ورنہ منشاریت باطل ہوجاتی ہو اور اسکے قائم مقام موجیت پیدا ہوتی ہو ارتعاد اور سرعت اور ارتعاش اور تواتر ورم گرم کو ہمیشہ لازم ہوتا ہو۔ اور جیسے بعض اسباب نبض کے منشاریت کو اس ورم مین منع کرتے ہین اسی طرح بعض اسباب ایسے بھی ہین جو منشاریت کو زیادہ اور بخوبی ظاہر کرتے ہین۔ ورم نرم نبض کو موجی کردیتا ہو اگر یہ ورم بہت سرد ہو نبض کو بطی اور متفاوت اور صلب کرکے اسکی منشاریت کو زیادہ کرتا ہو۔ خراج یعنی پھوڑے کا مادہ جس وقت یکجا ہوجاے اور ریم پڑے نبض کو منشاریت سے بطرف موجیت کے پھیر دیتا ہو اس جہت سے کہ ترطیب اور تلیین اجتماع رطوبت کو مانع ہوتی ہو۔ اور اختلاف نبض کا بوجہ ثقل مادہ کے زیادہ ہوجاتا ہو مگر سرعت و تواتر مین اکثر تخفیف ہوتی ہو اس واسطے کہ حرارت عارضی مین بوجہ نضج مادہ کے سکون پیدا ہوتا ہو۔ نبض کا بدل جانا بسبب اوقات ورم کے اس طرح پر ہو کہ جب تک کہ ورم گرم زمانہ تزید پر باقی ہو منشاریت اور ارتعاش اور سرعت رہتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور صلابت مین بھی زیادہ ہوتی ہو بجہت تمدد ورم کے جو زیادہ ہوتا ہو اور ارتعاد مین زیادتی بوجہ درد کے ہوتی ہو۔ اور جس وقت زمانہ نتہا کا قریب پہونچتا ہو جمیع اعراض مین زیادتی ہوتی ہو سوائے اس عرض کے جو تابع قوت ہو پس نبض مین ضعف پیدا ہوکر سرعت اور تواتر زیادہ ہوتا ہو۔ پھر اگر اعراض دیر تک ٹھہرین سرعت باطل

ہوجاتی ہے اور نبض نملی ہوتی ہے۔ پھر جب زمانہ انحطاط کا پہونچتا ہے اور ورم مین تحلل پیدا ہو یا شگافتہ ہوجاے نبض قوی ہوجاتی ہے اس لیے کہ جو ثقل اور گرانی قوت پر تھی بر طرف ہوجاتی ہے۔ اور ارتخاء مین بوجہ کمی درد اور تمدد کے تخفیف ہوجاتی ہے۔ نبض کا تغیر بجہت مقدار ورم کے یہ ہو کہ بزرگی ورم کی عظمت احوال اور اعراض کو مستلزم ہے۔ اور چھوٹا ہونا ورم کا اس بات کو مقتضی ہے کہ احوال مین کمی اور کوتاہی ہو۔ تغیر نبض کا بجہت عضو متورم کے اس طرح پر ہے کہ اعضاے عصبانی کا ورم نبض کی صلابت اور منشاریت زیادہ کرتا ہے۔ اور رگون کا ورم عظم مین زیادتی اور اختلاف مین شدت پیدا کرتا ہے خصوصًا اگر ورم شریان مین ہو جیسے طحال اور ریہ مین اور یہ عظم نبض کا اسی وقت تک ثابت رہتا ہے جب تک قوت ثابت ہے۔ اور جو اعضا رطب اور نرم ہین انکا ورم نبض مین موجیت پیدا کرتا ہے جیسے دماغ۔ اور تغیر نبض کا بواسطہ اعراض ورم کے اس طرح پر ہے کہ ورم ریہ کا نبض مین کیفیت خناقی پیدا کرتا ہے۔ اور ورم جگر کا کیفیت ذبول کی نبض مین پیدا کرتا ہے۔ اور ورم گردہ کا نبض مین تنگی اور بستگی پیدا کرتا ہے۔ ورم عضو قوی الحس کا مثل معدے اور حجاب کے نبض مین کیفیت تشنج اور غشی کی پیدا کرتا ہے **فصل اٹھارھوین احکام نبض کے از قبیل عوارض نفسانی کے بیان مین** فعل غضب چونکہ قوت کو برانگیختہ کرتا ہے اور دفعۃً قوت مین بسط پیدا ہوتا ہے اسلیے نبض کو عظیم اور شاہق زیادہ اور سریع اور متواتر کرتا ہے۔ اختلاف نبض کا حالت غضب مین ضرور نہین ہے اسلیے کہ انفعال یکسان ہے لیکن اگر غصہ کے ساتھ خوف بھی پیدا ہو اُس وقت کبھی غلبہ غضب کو ہوتا ہے اور کبھی خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزاع اس امر مین واقع ہو کہ اثر غضب کا جھکے اور غضبناک ہوا ہے پہونچانا چاہیے یا ٹھہر جانا چاہیے اس وقت اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہے۔ لذت کا یہ حال ہے کہ چونکہ اُس مین حرکت قوت کی خارج کی طرف بہ نرمی ہوتی ہے بمقدار غضب کے لذت موجب سرعت نبض کی نہین ہوتی اور نہ اتنا تواتر پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط نبض کے عظیم ہونے سے کفایت اور حاجت برآری ہوجاتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ اور یہی حال سرور اور خوشی کا ہے کہ اُس مین اکثر نبض عظیم اور لین ہوتی ہے اور بطوء اور تفاوت کی طرف مائل۔ غم کا یہ حال ہے کہ اس مین حرارت اندر بدن کے بیٹھ جاتی ہے اور مختنق ہوتی ہے اور قوت یکبارگی گرفتہ ہو کر ضعیف ہوجاتی ہے اس لیے نبض صغیر ضعیف متفاوت بطی ہوجاتی ہے۔ فزع اور ترس کا یہ حال ہے کہ اگر یکایک طاری ہو نبض کو سریع مرتعد مختلف غیر منتظم کرتا ہے اور اگر دیرپا اور رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو جو تغیر کہ غم سے پیدا ہو ایسے فزع سے بھی وہی تغیر پیدا ہوتا ہے **فصل انیسوین تغیر ہیأت نبض کا بوجہ ان چیزون کے جو مخالف طبیعت کے ہین** جن چیزون سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک قسم سوء مزاج کی نبض کا حال اوپر بیان ہوچکا ہے اس کے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہے اور جو چیزین مخالف طبیعت قوت مین تنگی پیدا کرتی ہین ان کی جہت سے نبض مین اختلاف عارض ہوتا ہے اور اگر قوت مین تنگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معدوم ہوجاتا ہے۔ تنگی پیدا کرنے والی چیز دہ کثرت مادہ ہے کہ اُس سے ورم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو۔ اور جو چیزین مخالف طبیعت تحلیل قوت کرین اُن سے نبض ضعیف ہوجاتی ہے اُس کی مثال جیسے درد شدید یا آلام نفسانی جو تحلیل قوی کرین **جملہ دوسرا۔ تعلیم تیسری۔ فن دوسرا** بیان مین بول و براز کے جس مین تیرہ فصلین ہین **فصل پہلی عام طور پر بول کا بیان** بذریعہ بول کے استدلال کرنا احوال بول سے مناسب نہین ہے جب تک رعایت چند شروط کی نہ کرین **اول** ضرور ہے کہ بول اول صبح کا کہ انسان نے اسی پر صبح کی ہو یعنی جو سو کر بوقت صبح اٹھا ہو اسکا پہلا بول معتبر ہے **دوسرے** دیر تک باوجود خطرہ کے بول رات کو روکا نہو **تیسرے** صاحب بول نے

کھانا اُسی وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو۔ **چوتھے** استعمال ایسے ماکول اور مشروب کا نہ کیا ہو جس سے قارورہ رنگین ہوتا ہے جیسے زعفران اور املتاس کہ یہ دونون بول کو طرف زردی اور سُرخی کے مائل کرتے ہین خواہ ہری ترکاریان کہ اُن سے بول مین سبزی پیدا ہوتی ہے یا مُری یعنی کانجی کہ وہ بول مین سیاہی پیدا کرتی ہے۔ یا شراب مسکر جو بول کو اپنے رنگ کی طرف تغیر دیتی ہے **پانچوین** یہ ہے کہ اُسکے بدن پر کوئی رنگین چیز نہ لگی ہو جیسے **مہندی** کہ اس کے خضاب کرنے والے کا بول کبھی رنگین اور سُرخ ہوجاتا ہے **چھٹے** استعمال ایسی چیز کا نہ کیا ہو جو اخراج صفرا و بلغم کا کرے **ساتوین** ایسے حرکات اور اعمال نہ کرچکا ہو اور نہ ایسے احوال خارجی مین جو مجرائے طبیعت سے باہر ہین مبتلا ہو جو بول کا رنگ کسی طرح متغیر کردیتے ہین جیسے فاقہ یا بیداری یا تعب یا گرسنگی اور غضب یہ سب چیزین بول کو زردی اور سرخی کی طرف پھیرتی ہین اور جماع کہ یہ بھی بول کو مائل بسیاہی شدید کرتا ہے۔ اور قے اور استفراغ کہ یہ دونون بھی اصلی رنگ اور قوام بول کو متغیر کردیتے ہین۔ **آٹھوین** دیر تک رکھا رہنا بول کا بھی اس مین تغیر پیدا کرتا ہے اسی واسطے کہا ہے کہ چھ گھنٹہ رکھکر بول کو نہ دیکھین اسواسطے کہ دلائل اُسکے ضعیف ہوجاتے ہین اور رنگ اُس کا متغیر ہوجاتا ہے اور ثفل اُسکا گھل جاتا ہے۔ یا متغیر یا کثیف ہوجاتا ہے۔ علاوہ بران میرے نزدیک بعد ایک گھنٹہ کے بھی ملاحظہ بول کا نہ کرنا چاہیئے اور مناسب ہے کہ کل بول ایک قارورہ وسیع مین مین اور اس مین سے کچھ گرا دین اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے معتبر نہین ہوتا بلکہ تھوڑی دیر قارورے مین رکھکر ایسی جگہ کہ دھوپ اور ہوا نہ لگے دیکھتے ہین اسواسطے کہ دھوپ سے جوش قوام بول مین پیدا ہوتا ہے۔ اور ہوائے سرد سے انجماد وقت بول مین ہوجاتا ہے۔ یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہے تاکہ رسوب مین بخوبی تمیز ہو اور استدلال تمام ہو۔ ہر ایک بول کا حال ایسا نہین ہے کہ فوراً بعد بول کرنے کے اس مین رسوب پیدا ہوجائے سوائے اُس بول کے جس مین نضج بخوبی ہوگیا ہو۔ جس شیشی کو ایک مرتبہ پیشاب بھر کر دھویا ہو اس مین دوبارہ پیشاب رکھنا نہ چاہیئے۔ لڑکون کے بول مین دلائل اور علامات کم ہوتے ہین خصوصاً چھوٹے لڑکے اسلیئے کہ طبیعت اُن کی نرم ہوتی ہے اور مادہ رنگ پیدا کرنے والا ان کے بدن مین ساکن اور ڈوبا ہوا رطوبات مین ہوتا ہے اور انکی طبیعت مین ضعف بجائے ہوتا ہے اور بوجہ کثرت استعمال نوم کے دلائل نضج کے باطل ہوجاتے ہین۔ ظرف جس مین بول رکھکر طبیب دیکھے جسم شفاف سے بنا ہو اور اُسکا جوہر پاکیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بلور **یہ بھی جاننا ضروری ہے** کہ شیشی قارورہ کی جتنی دیکھنے والے کے نزدیک ہوتی ہے غلظ بول کا بڑھتا جاتا ہے اور جتنی دور ہوتی ہے بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسی قاعدہ سے سب قسم کے میل اور آمیزش مین فرق کیا جاتا ہے جس وقت امتحاناً کوئی قارورہ مین کچھ ملا کر لائے۔ قارورہ جب شیشے مین بھرین تو اُسکی حفاظت سردی اور دھوپ اور ہوا سے ضرور ہے اور روشنی مین دیکھنا چاہیے مگر شعاع آفتاب کی اُس پر نہ پڑے بلکہ جو مکان کہ شعاع آفتاب سے روشن ہو اُس مین دیکھنا چاہیے۔ بعد پورے ہونے ان شروط کے حکم اعراض بول پر جو دریافت ہوتے ہین کرنا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہو کہ دلالت اصلی بول کو حال جگر پر اور مجراہ بول کے آنے کی ہے اور احوال عروق پر ہوتی ہے اور بتوسط اس دلالت کے اور امراض پر دلالت ہوتی ہے۔ نہایت صحیح دلائل جن پر بول دلالت کرے وہی ہین جو بہ نسبت جگر کے ہون خصوصاً محدب جگر پر جن دلائل کا اعتبار بول مین کیا جاتا ہے سات جنسون مین منحصر ہین ۱۔ جنس لون ۲۔ جنس قوام ۳۔ جنس صفائی اور کدورت ۴۔ جنس رسوب یعنی تہ نشین چیزین ۵۔ جنس مقدار قلت وکثرت ۶۔ جنس رائحہ ۷۔ جنس زبد یعنی کف بعض آدمی ان اجناس مین جنس لمس اور جنس طعم کو بھی داخل کرتے ہین۔ اور ہم نے بہ ذات خود ان دونون کو ساقط کر ڈالا کہ اس طریقہ استدلال مین کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہے۔ جنس لون سے ہماری مراد وہ چیز ہے جس کو حس بصر دریافت کرے الوان سے یعنی سواد اور بیاض اور جو رنگ درمیان ان دونون کے ہے۔ اور جنس

قوام سے ہماری مراد یہ ہے کہ بول کسقدر غلیظ یا رقیق ہے۔ اور جنس کدورت اور صفا سے یہ غرض ہے کہ نفوذ بصر کا باآسانی ہوتا ہے یا بدشواری وجہ فرق درمیان اس جنس اور جنس قوام کے یہہ ہے کہ قوام کبھی غلیظ ہوتا ہے اور بول صاف ہوتا ہے جیسے سپیدی انڈے کی یا سریشم ماہی جو پھلایا ہوا ہو اور جیسے روغن زیتون۔ اور کبھی بول کے قوام مین باوجود رقت کے کدورت ہوتی ہے جیسے کدورت آلودہ پانی کہ انڈے کی سپیدی سے اُس مین رقت زیادہ ہوتی ہے۔ اور سبب کدورت بول کا آمیزش اجزاے غریب کی ہے جن کا رنگ مخالف رنگ بول کے ہو سیاہی مائل اجزا ہون یا کسی اور رنگ کے مگر غیر محسوس ہون اور بوجہ چھوٹے ہونے کے ان کی تمیز نہو سکے مگر شفاف نظر آنا قار درے کا منع کرے۔ اور ان اجزا اور رسوب مین یہ فرق ہے کہ رسوب کی تمیز حس کبھی کر لیتی ہے۔ اور لون مین اور ان اجزا مین یہ فرق ہے کہ لون جوہر رطوبت مین پھیلا ہوا اور اس سے بہت ملا ہوا ہوتا ہے **فصل دوسری الوان بول کے دلائل** لون بول کے کئی طبقہ ہین **پہلا طبقہ** زردی کا تبنی سے شروع ہوتا ہے اور تبنی خشک گھانس کے رنگ کو کہتے ہین اُسکے بعد اترجی اُسکے بعد اشقر یعنی زردی مائل بسرخی اسکے بعد نارنجی اسکے بعد ناری جسکا رنگ شبیہ رنگ زعفران کے ہو اور گہرا زرد بھی ہے اسکے بعد وہ زعفرانی جس کا رنگ شبیہ ریشہ زعفرانی کے ہو اور اسکو قانی یعنی درخشندہ کہتے ہین۔ اور بعد اترجی کے جتنے رنگ مذکور ہوے سب حرارت پر دلالت کرتے ہین اور درجہ حرارت کے حسب درجہ الوان کے مختلف ہوتے ہین۔ کبھی باعث ان الوان کا حرکات شدید یا وجع شدید یا بھوک ہوتی ہے یا انقطاع مادہ مشروب کا یعنی جس چیز کا استعمال پینے مین کیا جاے اُسکا مادہ براہ بول خارج ہوتا ہے **دوسرا طبقہ** بعد ان طبقات مذکورہ بالا کے طبقات حمرت کے ہین ان مین سے پہلے اصہب ہے یعنی اشقر مائل بسرخی بعد اسکے گلابی ہے۔ اسکے بعد احمر قانی یعنی بہت سرخ بعد اسکے احمر اقتم یعنی سرخ جس مین تھوڑی سیاہی ہو اور یہ سب اقسام غلبۂ خون پر دلالت کرتے ہین۔ اور جو رنگ مائل بزعفرانی ہو شارح نے صاحب بول کے غلبہ مرہ صفرا کا ہوگا۔ اور جو بول مائل باقتم ہو غلبۂ خون پر دلالت کرے گا۔ بول ناری کو دلالت حرارت پر زیادہ ہے بہ نسبت احمر اور اقتم کے اسلیے ناری جو شبیہ رنگ زعفران کے ہے اس مین صفراویت غایت ہوتی ہے اور صفرے مین بہ نسبت خون کے گرمی زیادہ ہے بول کا رنگ امراض حادہ محرقہ مین مائل بزعفرانی اور ناری ہوتا ہے۔ پھر اگر زعفرانیت کے ساتھ رقت بھی ہو حالت نضج پر دلالت ہوگی۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ابتداے نضج ہے اور قوام مین ظہور بخوبی نہین ہوا۔ اور جس وقت زردی کی شدت حد ناریت اور اُسکی انتہا تک پہونچے جاننا چاہیے کہ حرارت نے زیادتی رنگ کو پورا کر دیا ہے۔ اور یہ درجہ ابتداے حمرت خالص کا ہے۔ پھر اگر صفائی بول مین زیادہ ہو حرارت معرض نقصان مین ہوگی۔ کبھی امراض حادہ مین محض بول خون ہوتا ہے بدون اسکے کہ کسی رگ کا منھ کھل جائے اُس بول کو دلالت امتلاے خون پر بافراط ہوتی ہے۔ اگر ایسا بول تھوڑا تھوڑا اور بدبو ہو محل خطر ہے اس سے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ خون مخانق کی طرف گرا ہے۔ خون کے رنگ کا بول سب سے برا وہ ہے جو قوام مین رقیق ہو اور رنگ در سیاست خون مین ہو اور بدبو کی حالت پر باقی رہے اگر اس رنگ کا بول بکثرت ہو تو بیشتر دلیل خوبی کی ہے حمیات حادہ اور حمیات مختلط مین اسلیے کہ اکثر ایسا بول دلیل بحران اور احتراق مادہ کی ہے لیکن اگر ابتدا مین دفعۃً قبل از وقت بحران کے رقیق ہو جاے اسوقت دلیل نکس مرض پر ہوتی ہے اور اسی طرح اگر بعد بحران کے رفتہ رفتہ رقیق نہو اور بدستور غلیظ باقی رہے وہ بھی اچھا نہین ہے۔ یرقان مین جس قدر بول زیادہ سرخ ہوتا اینکہ مائل بسواد ہو جائے اور کپڑا اُس مین ڈبونے سے خوب رنگین ہو جاے کہ وہ رنگ خود بخود چھوٹ نجاے اور جس قدر یرقان مین بول کی کثرت ہو اتنا ہی بہتر اور سلامتی مریض اسی مین ہے اسلیے کہ یرقان مین اگر بول سفید ہو یا سرخ ہو مگر سرخی مین کمی ہو اور مرض اپنے حال پر باقی ہو استسقا کا خوف

ہوتا ہے۔ اور جوع البقر بھی انھیں امراض میں سے ہے جن میں رنگ بول کا زیادہ اور نہایت یا حدت ہوتا ہے **تیسرا طبقہ** سبزی کا ہے جیسے وہ بول کہ مائل بہ فستقی یعنی پستئی ہو بعد اسکے زنگاری اور آسمانی اور نیلا بعد اسکے کراثی یعنی گندنیکا رنگ۔ پستئی رنگ بول کا دلالت برودت پر کرتا ہے اسی طرح جس رنگ میں سبزی ہو سوائے زنگاری اور کراثی کے کہ یہ دونوں احتراق شدید پر دلالت کرتے ہیں مگر کراثی بہ نسبت زنگاری کے اسلم ہے۔ اور زنگاری بعد تعب اور مشقت کے دلالت تشنج پر کرتا ہے۔ لڑکوں میں سبز بول تشنج پر دلالت کرتا ہے۔ اور آسمانی رنگ برودت شدید پر دلالت کرتا ہے اکثر اوقات میں اور اس سے بیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہے۔ بعض اطبا یہ کہتے ہیں کہ آسمانی رنگ کا بول زہر پینے پر دلالت کرتا ہے۔ اگر رسوب اس بول کے ساتھ ہو امید حیات کی ہو سکتی ہے ورنہ خوف ہلاکت صاحب بول کا قوی ہے۔ زنگاری رنگ کا بول ہلاکت پر زیادہ دلالت کرتا ہے **چوتھا طبقہ** سیاہ رنگ کا ہے ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہے جسکی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی ہے جیسے یرقان میں اور اس رنگ کو دلالت صفرے کی کثافت اور احتراق پہ بلکہ اس خلط سوداوی پر ہوتی ہے جو خلط صفراوی سے پیدا ہوا اور یرقان پر بھی اسکو دلالت ہوتی ہے۔ ایک بول سیاہ وہ ہے جس کی سیاہی اقتم سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سودائے دموی پر ہوتی ہے۔ اور ایک سیاہی بول کی سبزی اور نیلگوں سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سودائے خالص پر ہوتی ہے بہرگونہ بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت کرتا ہے یا شدت برودت پر یا فنائے حرارت غریزی اور اسکے پس پا ہونے پر یا بحران پر جو واسطے دفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہو احتراق سے جو بول سیاہ ہو اُسپر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اس بدن میں احتراق شدید موجود ہو اور اس سے پہلے زرد اور سرخ بول ہو چکا ہو اور ثفل اس بول میں پراگندہ ہو اور ہر جگہ پر برابر کم ہو اور مجتمع اور یکجا بھی نہ ہو اور سیاہی میں کثرت نمو یعنی مثل زعفرانی اور زردی اور اقتم کے ہو۔ اگر مائل بزردی ہو اکثر یرقان پر دلالت کرے گا۔ اور جو بول سیاہ بوجہ برودت کے ہو اس پر استدلال اس طرح پر کرتے ہیں۔ پہلے اس بول سے سبز یا تیرہ بول ہو چکا ہو اور ثفل تھوڑا اور یکجا جیسے سوکھا ہوا ہو اور خلط سودا اس بول میں خالص ہوتی ہے کبھی ان دونوں مزاج کے بول میں اس طرح پر فرق کیا جاتا ہے کہ اگر بول سیاہ میں رائحہ قوی بشدت ہو حرارت پر دلالت کرے گا اور اگر کسی طرح کی رائحہ نہ ہو خواہ کم ہو برودت پر دلیل ہوگا اسلیے کہ طبیعت کا زور جب بہت گھٹ جاتا ہے اور تصرف کامل نہیں کرسکتی بول میں مطلق رائحہ نہیں ہوتا۔ سقوط قوت غریزی سے سیاہی بول پر اس طرح استدلال کرسکتے ہیں کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہے اور تحلیل قوت کی بڑھتی جاتی ہے۔ دفع طبیعت اور بحران کے ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح پر ہے جیسے آخر میں حمائے ربع خواہ بروقت تحلیل پانے امراض طحال اور وجع پشت اور ورم خواہ حمیات سوداوی بیماری ہوں یا لیلی یا انحلال آفات جو رحم میں احتباس حیض سے عارض ہو خواہ احتباس سے کسی چیز کے جسکے جاری ہونے کی عادت مقعد سے ہو خصوصاً ایسے اوقات میں اگر طبیعت یا صناعت طب کی دوا اس پر اعانت کرے تو اُسوقت دفع بحرانی بخوبی ہوتا ہے اسی طرح دفع بحرانی بول سیاہ سے اُن عورتوں کو ہوتا ہے جنکا حیض بند ہو گیا ہو اور طبیعت فضلہ خون کو قبول نہ کرتی ہو۔ اور شناخت قبول نہ کرنے کی یہ ہے کہ بول سیاہ سے بیشتر بول مائی بلا نضج خارج ہو۔ اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورہ بالا میں لکھا گیا خفت مرض میں پیدا ہوتی ہے اور یہ بول مقدار میں کثیر اور وافر ہوتا ہے اور اگر یہ باتیں نہوں ضرور بول سیاہ علامت ردی ہے خصوصاً امراض حادہ میں علی الخصوص اگر مقدار میں کم ہو پس اس کی قلت سے معلوم ہوتا ہے کہ رطوبت کو احتراق نے فنا کر دیا ہے جس قدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہے اُتنا ہی برا ہوتا ہے اور جتنا رقیق ہوتی ہی رداءت کم ہوتی ہے۔ کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سُرخ ہو اور طبیعت مطلق اس میں تصرف نہ کرے بول سیاہ یا احمر قانی ہوتا ہے کہ شراب بعینہ براہ بول خارج ہو جاتی ہے اور اس میں کچھ خطرہ نہیں ہے۔ اکثر بول سیاہ دلیل بحران صالح کی امراض

حادہ مین بھی ہوتا ہی جیسے بول سیاہ کسی مریض کا رقیق ہو اور اس مین تعلق مختلف اطراف مین پایا جاوے پس یہ بول اکثر درد سر اور سہر اور صمم اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہی خصوصًا اگر تھوڑا تھوڑا نکلے اور زمانہ طویل مین واقع ہو اور بو اسکی تیز ہو اور حمیات مین ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت مین اس بول کو درد سر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی - اور اگر باوجود تپ کے سہر اور صمم اور اختلاط عقل اور درد سر موجود ہو رعاف آیندہ پر دلیل ہی - یہ بھی ممکن ہی کہ بول سیاہ سنگ گردہ کا سبب ہو حکیم روفس ملطی کہتا ہی کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بہتر ہی اور نیز اُن امراض مین جن کا ہیجان اور سوزش اخلاط غلیظ سے ہو اور بول سیاہ امراض حادہ مین مہلک ہی - مین کہتا ہون کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بھی ردی ہی اگر احتراق شدید ہمراہ ان امراض کے پایا جاے اُس وقت اور سب علامات مین تامل کرنا چاہیئے - بول سیاہ مناسب اور لائق سن مشائخ کے نہین ہی بنابراُن قواعد کے جو اوپر معلوم ہو چکے اور اُسکا واقع ہونا بدون سبب عظیم کے مشائخ مین اور اسی طرح عورتون مین ممکن نہین ہی - بول سیاہ بعد تعب اور مشقت کے تشنج یابس پر دلیل ہوتا ہی - بالجملہ بول سیاہ ابتداے حمیات مین قاتل ہی اور انتہاے حمیات مین بھی اگر اُسکے ہمراہ خفت مرض مین ظاہر نہ ہو مہلک ہی اور بحران جید پر دلیل نہین ہی **پانچوان طبقہ بول سفید کا** - بول سفید سے دو معنے سمجھے جاتے ہین - ایک یہ ہی کہ رقیق اور شفاف ہو اسلیے کہ عوام الناس شفاف کا بھی ابیض نام رکھتے ہین جیسے صاف شیشہ یا صاف بلور کو بھی سفید کہتے ہین - دوسرے حقیقت مین سفید جس کا رنگ مفرق بصر ہو جیسے دودھ اور کاغذ اور یہ ابیض شفاف نہین ہوتا ہی کہ اس مین بصر نفوذ کرے اس لیے کہ شفاف حقیقت مین جمیع اقسام الوان کے معدوم ہونے کو کہتے ہین - اگر بول سفید بمعنی شفاف ہو برودت زائد پر دلیل ہوگا اور اس بات پر کہ نضج اخلاط سے یاس ہے - اور اگر بول شفاف غلیظ ہو بلغم پر دلالت کرے گا - بول ابیض حقیقی بے غلظ کے نہین ہوتا اس کے بعض اقسام کی سفیدی مثل مخاط کی ہوتی ہی اور کثرت بلغم خام پر دلالت کرتی ہی - اور بعض اقسام کی سفیدی مثل دسم کے ہوتی ہی یعنی مشابہ اُس چکنائی کے جو بدن انسان مین ہی اور یہ رنگ چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہی - اور بعض اقسام کی سفیدی مثل چربی کے ہوتی ہی اور یہ بول بلغم پر دلالت کرتا ہی یا پگھلنے پر کسی عضو کے جو واقع ہو چکا ہی یا قریب واقع ہونے والا ہی - اور بعض قسم کی سفیدی فقاعی یعنی برنگ بوزہ یا دربہژہ ہو مگر رقت قوام بھی یہ بول قروح ریمناک اور آفات مجاری بول پر دلالت کرتا ہی اور اگر یہ نہ ہو تو ایسی سفیدی بجہت غلبہ مادۂ کثیرہ کے جو خام ہو پیدا ہوتی ہی اور بیشتر اس کے ساتھ سنگ مثانہ کا مرض بھی ہوتا ہی بعض قسم کی سفیدی بول مشابہ منی کے ہوتی ہی اور بیشتر بحران اورام بلغمیہ اور ترہل احشا اور ان امراض کا جو بلغمی زجاجی سے پیدا ہوتے ہین ایسے بول سے ہوتا ہی - لیکن جس وقت بول مشابہ منی کے بر سبیل بحران اور بوجہ اورام بلغمیہ کے نہ ہو بلکہ ابتدائً پیدا ہو منذر بہ سکتہ یا فالج ہوتا ہی - اگر بول سفید جمیع اوقات مین تپ کے برآمد ہو عجب نہین کہ وہ تپ بطرف ربع کے منتقل ہو جاے - بول رصاصی رنگ کا جس مین رسوب نہ ہو بہت برا ہی - اور تبنی صاف امراض حادہ مین مہلک ہی - اور سفیدی پیشاب کی امراض حادہ مین کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ خلط صفراوی کا سیلان عضو متورم یا اسہال کی طرف ہوا ہی - اور اکثر یہ میلان بطرف سر کے ہوتا ہی اسی طرح جس وقت بول حمیات مین رقیق نکلتا ہو اور دفعۃً سفید ہو جاے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہی جو عنقریب ہونے والا ہی جس وقت پیشاب حالت صحت مین سفید ہوتا ہو عدم نضج پر دلیل ہوگا - اور چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیہ روغن زیتون کے ہو حمیات حادّہ مین موت کی خبر دیتا ہے یا دق کی

یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ کبھی بول سفید ہوتا ہی اور مزاج گرم صفراوی ہوتا ہی۔ یا بول سُرخ ہوتا ہی اور مزاج بارد بلغمی ہوتا ہی اسواسطے کہ صفرا جس وقت مجری بول سے نکلجاتا ہی اور بول سے مختلط نہین ہوتا ہی بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہی پس ضرور بول سفید کی کیفیت مین تامل کرنا چاہیے پس اگر اس کی رطوبت چمکتی ہو اور ثفل بہت اور گاڑھا ہو اور قوام بول کا مائل بطرف غلاظت کے ہو جاننا چاہیئے کہ بیاض برودت اور بلغم سے پیدا ہوئی ہی۔ اور اگر رنگ چمکتا ہوا ہو اور نہ ثفل مین کثرت اور مشابہ صیقل کی ہوئی چیز کے ہو مجتمع الاجزا اور نہ سفیدی مائل بہ تیرگی ہو جاننا چاہیئے کہ یہ سفیدی بجہت پوشیدہ ہونے خلط صفراوی کے کسی دوسرے مقام پر ہی یعنے صفرا بول سے الگ ہو کر کسی مقام مین بدن کے پوشیدہ ہو رہا ہی۔ اگر بول مرض حاد مین سفید ہو اور اس مقام پر دلائل سلامت کے موجود ہون جن کے ذریعہ سے خوف سرسام وغیرہ کا نہو سکے جاننا چاہیئے کہ مادہ حادہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہی اور امعا مین ایسے وقت پیچ عارض ہوگا یعنے خراش پیدا ہوگی۔ امراض باردہ مین سُرخ بول ہونے کا سبب منحصر چند امور مین ہی۔ یا بجہت شدت درد کے جس سے تحلیل صفرے کی ہوئی ہے جیسے قولنج بارد مین عارض ہوتا ہی۔ یا کوئی سُدہ بلغمی جو اس مجری مین پڑجاتا ہی درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہی پس انصباب صفرے کا طرف امعا کے طبعی اور عادی نہین ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اُسکے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے جیساکہ قولنج بارد مین یہ بھی اتفاق ہوتا ہی۔ یا بجہت جگر کے اور اسکی قوت کم ہونے سے کہ تمیز درمیان مائیت اور خون کے کرے بول سُرخ ہوتا ہی جیسے استسقاے بارد مین اور اُن امراض مین جو اکثر ضعف جگر سے پیدا ہون مگر یہ بول مشابہ غسالۂ گوشت تازہ کے ہوتا ہی۔ یا بسبب اُس احتقان کے جو سدہ سے پیدا ہوتا ہی پس بلغم کے رنگ کو اندر رگون کے بوجہ عفونت لاحقہ کے بدل دیتا ہی۔ شناخت اسکی یہ ہی کہ اس بول کی مائیت اور ثفل بموجب اوصاف مذکورۂ بالا کے ہوتی ہی بعد اسکے رنگ اُسکا ضعیف ہوتا ہی اور چمکتا نہین ہی۔ اور صفراوی بول کا رنگ اکثر چمکتا ہوا ہوتا ہی۔ اور اکثر ایسی صورت مین پہلے بول سفید ہوتا ہی بعد اُسکے سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہی جیسے یرقان مین۔ کھانا کھانے کے بعد بول سفید ہوتا ہی اور ایسا ہی رہتا ہی یہان تک کہ ہضم شروع ہو پس رنگ آنا شروع ہو جاتا ہی۔ اور اسی وجہ سے جن کو بیماری سہر یعنے بیداری کی ہوتی ہی اُن کا بول سفید ہوتا ہی اور اس رنگ کی اعانت تحلیل ہو جانا حار غریزی کا کرتا ہی لیکن اُس مین چمک نہین ہوتی بلکہ مائل بہ کدورت ہوتا ہی بجہت نضج نہونے کے۔ اور سُرخ رنگ کا بول افضل ہی امراض حادہ مین بول مائی سے۔ اور بعض بنظر اپنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہی۔ اور سُرخ برنگ خون مین تخوف بہ نسبت احمر صفراوی کے زیادہ ہی۔ اور احمر صفراوی بھی اس قدر خوفناک نہین ہی اگر صفرا ساکن ہو اور مخوف ہی اگر صفرا متحرک ہو۔ بول احمر امراض گردہ مین ردی ہی اس لیئے کہ وہ اکثر دلالت ورم گرم پر کرتا ہی۔ اور سر کے اوجاع مین اختلاط عقل سے خبر دیتا ہی۔ جس وقت امراض حادہ مین بول سُرخ برآمد ہونا شروع ہو اور اسی طرح باقی رہے اور اُس مین رسوب نہ ہو خوف ہلاک کرنے کا ہوگا۔ اور ورم گردہ پہ دلالت کرے گا۔ اور اگر باوجود سُرخی کے کدورت ہو اور اسی طرح باقی رہے ورم جگر۔ اور ضعف حار غریزی پر دلالت کرے گا۔ بول کے الوان مین چند الوان مرکب مین ازان جملہ بول غسالی ہی مشابہ غسالۂ گوشت کے جو تازہ ہو اور مشابہ اُس خون کے جس مین پانی ملایا جائے۔ اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے

ہوتا ہے- اور کبھی بوجہ کثرت خون کے مگر اکثر ضعف جگر ہی سے ہوتا ہے- جو سوء مزاج جگر پر گو ان نہ غالب ہو- اور اس ضعف جگر پر ضعف قوت اور انحلال اسی قوت کا دلالت کرتا ہے پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہوگا اور خون مین زیادتی اُس مقدار سے بڑھ جائے گی جتنی مقدار تک قوت ممیزہ تمیز کامل مائیت سے کر سکے- اور منجملہ الوان مرکب کے زیتی ہے اور یہ وہ زردی ہے جس مین دہنیت یعنے چکنائی کی آمیزش ہو- اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہے- اور کسی قدر شفاف چمکتا ہوا جس مین چکنائی کی چمک ہوتی ہے- اور قوام اسکا شفاف مائل بغلاظت ہوتا ہے- اور اکثر احوال مین یہ بول شر پر دلیل ہوتا ہے اور بہتری اور نضج اور صلاح حال پر دلالت نہین کرتا ہے- اور کبھی بندرت استفراغ مواد دموی پر جن مین دسومت ہو بر سبیل بحران دلالت کرتا ہے- یہ بات اُس وقت ہوتی ہے کہ جب اس بول کے بعد راحت پیدا ہو- اور مہلک اس قسم مین وہ بول ہے جس مین ہمراہ دسومت کے بوے بد ہو خصوصًا جب تھوڑا تھوڑا ہو- اور جب اس بول مین کوئی چیز مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ملتی ہو نہایت ردی ہے- اور یہ بول اکثر استسقا اور سل اور قولنج ردی مین ہوتا ہے- اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زیتی ہوتا ہے دران حالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اُس وقت یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہے- اور بیشتر بول زیتی ہفتے دن مرض کے دلالت کرتا ہے کہ مریض ساتوین دن موت پائے گا بشرطیکہ وہ مرض امراض حادہ سے ہو- بالجملہ بول زیتی کی تین قسمین ہین- یا تمام مقدار اسکی چکنی ہو- یا نیچے کے اجزا چکنے ہون گے یا اوپر کی سطح چکنی ہو ایضًا- یا زیتی بول رنگ مین مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل مین خصوصًا ابتدائے سل مین- یا فقط قوام مین زیتی ہو یا دونون مین جیسے امراض گردہ مین یا کمال شدت اور آخر درجۂ سل مین ہو- اور منجملہ الوان مرکب کے ارغوانی ہے کہ وہ ردی اور قتال ہے اس سے کہ دلالت کرتا ہے کہ احتراق دونون مرہ کا ہوا یعنے مرہ سودا اور مرہ صفرا کا- کبھی سرخ رنگ ایسا ہوتا ہے کہ اس مین سیاہی کی آمیزش ہوتی ہے اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر اور اُن حمیات پر جو اخلاط غلیظ سے پیدا ہوئی ہوتی ہے- پھر اگر سیاہی مین صفائی آتی جائے اس طرح پر کہ سیاہی بول کی اوپر چڑھتی جائے اور نیچے سے صاف ہوتا جائے ذات الجنب پر دلالت کرے گا

## فصل تیسری قوام بول اور اُسکی صفائی اور کدورت کے بیان مین

قوام بول کا غلیظ ہوتا ہے یا رقیق یا معتدل- بہت رقیق عدم نضج پر ہر حال مین دلالت کرتا ہے مرض کے اوقات اربعہ مین سے کوئی وقت کیون نہو- اور اسی طرح بول رقیق عرق کے سددون پر خواہ ضعف گردہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہے- اگر ضعف قوت جاذبہ مین ہے تو سوا سے مقدار رقیق کے غلیظ کا جذب نہین ہوتا- اور اگر دافعہ مین ضعف ہے فقط رقیق کو جو سطیع دفع ہے ہی خارج کرے گی- ایضًا بول رقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہے- اور ایسے مزاج پر جس مین برودت شدید مع یبوست ہو امراض حادہ مین بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے- اور عدم نضج اکثر جمیع قوی کے ضعف پر دلیل ہوتا ہے کہ آب مشروب مین کسی طرح کا تصرف طبیعت نہین کرتی ہے بلکہ جیسا پانی پیا جاتا ہے ویسا ہی مجاری بول سے پھسل کر نکل آتا ہے- ایسا بول رقیق لڑکون مین نہایت ردی ہے بہ نسبت جوانون کے اسلئے کہ لڑکون کا بول طبعی بہ نسبت جوانون کے غلیظ تر ہوتا ہے کہ ان کے مزاج مین رطوبت غالب ہوتی ہے اور اُن کے

بدن

بدن رطوبت کو زیادہ جذب کرتے ہین اسواسطے کہ نمو ان مین زیادہ ہے پس زیادہ مادہ کی ان کو حاجت ہے۔ جس وقت کہ بول حمیات حادہ مین بہت رقیق ہوجاے لڑکے اپنے حال طبعی سے زیادہ بعید ہون گے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکون مین بلا پر دلالت کرتا ہے مگر یہ کہ اسکے ہمراہ علامات صالحہ اور ثبات قوت ہو اس وقت بول رقیق لڑکون مین ایک خراج جو آیندہ ہونے والا ہے اُسپر دلیل ہوگا خصوصاً نیچے ناحیۂ جگر کے۔ اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اسکی کیفیت ان مین نہ بدلے ایک ورم پر دلالت کرے گا اس مقام پر جہان ان کو درد محسوس ہوا کرتا ہے۔ اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ استمرار رقت بول کے ایک درد گردہ یا تہیگاہ مین احساس کیا کرتے ہین۔ پس معلوم ہوگا کہ وہ مقام تہیگاہ اور گردون کا مستعد واسطے ورم کے ہے پھر اگر درد اور ثقل مقام خاص مین نہو بلکہ تمام بدن مین ہو شہرا اور جدری اور ایسے اورام پر جو تمام بدن کو شامل ہون دلالت کرے گا۔ رقت بول کی بروقت بحران کے بدون نضج اور آہستگی کے دفعۃً نکس مرض کی خبر دیتی ہے۔ بول کا ابتداے غلیظ ہونا اکثر حالات مین عدم نضج پر دلالت کرتا ہے اور کمتر حالات مین نضج پر اُن اخلاط کے دلیل ہوتا ہے جن کا قوام غلیظ ہو۔ اور منتہی مین حمیات خلطی کے خواہ بروقت شگافتہ ہونے اورام خلطی کے ایسا بول ہوتا ہے۔ اکثر دلالت اس بول کی امراض حادہ مین برائی پر ہوتی ہے مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا شر پر زیادہ تر دلالت کرتا ہے اس لیئے کہ بول غلیظ پھر کسی قدر ہضم پر دلالت کرتا ہے اور وہ ہضم ایسا ہے کہ بول کے قوام کو کسی قدر درست کرتا ہے پس باین نظر کہ اس بول کو ہضم پر اور قوت دافعہ کے دفع مین مستقل ہونے پر دلالت ہے امید صلاح ہو سکتی ہے۔ اور باین نظر کہ غلظ قوام فساد مادہ اور کثرت، اور مانع ہونا اس کا نضج سے جس کے ذریعہ سے تمیز مائیت بول مین ہوتی ہے اور رسوب پیدا ہوتا ہے شر پر دلالت کرتا ہے۔ اور ان دونون باتون پر یعنے صلاح اور شر پر استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا بوجہ ہضم کے ہے۔ اور اگر ضعف زیادہ ہوجاے۔ غلاظت بول کی بجہت فساد اور کثرت مادہ کی ہوگی۔ اسلم بول غلیظ حمیات مین وہی ہے جو بکثرت یکبارگی دفع ہو۔ اور اگر تھوڑا تھوڑا دفع ہو دلیل کثرت اخلاط اور ضعف پر ہوتا ہے۔ نافع بول غلیظ کی وہ قسم ہے جس کے بعد بول معتدل ہمراہ راحت مریض کے خارج ہو۔ اگر بول رقیق امراض حادہ مین غلیظ ہوجاے اور مریض کو اسکے بعد راحت حاصل نہو ذوبان اخلاط یا اعضا کے پگھلنے پر دلالت کرے گا۔ صحیح آدمی کی جس وقت یہ کیفیت ہو کہ بول غلیظ ہمیشہ جاری رہے اور کسی قسم کا درد اطراف سر مین خواہ انکسار یعنے ٹوٹنا ہڈی وغیرہ کا محسوس ہو اس کو تپ کی خبر دیتا ہے اور بیشتر یہ بات صحیح آدمی مین زیادہ دفع ہونے فضول سے بطریق بحران کے یا بجہت شگافتہ ہونے قروح کے اطراف مجاری بول کے پیدا ہوتی ہے۔ رقت اور غلظ دونون جو بحد افراط ہون اس واسطے عدم نضج پر دلالت کرتے ہین کہ نضج کو اعتدال قوام مانع ہوتا ہے۔ غلیظ کا نضج یہ ہے کہ مائل بجانب رقت ہوجاے۔ اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ پختہ ہو کر اندک غلیظ ہوجاے۔ بول غلیظ جیسا ہم اوپر لکھ چکے کبھی صاف اور شفاف ہوتا ہے اور کبھی غلیظ مین کدورت ہوتی ہے فرق درمیان غلیظ شفاف اور رقیق کے یہ ہے کہ غلیظ شفاف جس وقت ہلایا جاے حرکت دینے سے تاکہ اس مین لہرین پیدا ہون اسکے اجزا جن مین لہرین پیدا ہوئی ہین چھوٹے نہون بلکہ اس مین بڑی بڑی لہرین پیدا ہون گی اور حرکت اسکی بطی ہوگی اور جب بول غلیظ شفاف مین کف بہت پھولا ہوگا اور دیر مین بیٹھے گا اس بول کو وہ بلغم پیدا کرتا ہے جس مین ہضم جید

ہوا ہو۔ یا صفرائے محی اگر اسکا رنگ مائل بزردی ہو۔ اور اگر بول میں کوئی رنگ نہو تحلیل پانے بلغم زجاجی پر دلالت کرے گا۔ اور یہ بات اکثر مصروع کے بول میں پیدا ہوتی ہے۔ جو بول رقیق کہ اس میں رنگ بکثرت ہو جاننا چاہیئے کہ اس کا رنگ بوجہ نضج کے نہیں ہے اس لیے کہ اگر نضج اس میں پیدا ہوتا قوام میں بھی کسی قدر ظاہر ہوتا یعنے فعل نضج کا پہلے قوام کو درست کرتا لیکن یہ رنگ مثلاً بجہت ملنے مرہ صفرا کے بول میں ہوا ہے اسواسطے کہ اول فعل انضاج کا یہی ہے کہ قوام درست ہو بعد اس کے رنگ بدلے اسی وجہ سے اگر بول رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض میں خارج ہوا کرے شر اور فساد پر دلالت کرے گا اور نیز قوت ہاضمہ پر جس وقت بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اسکے اجزا میں سُرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیئے کہ صاحب بول کو کسی طرح کا تعب جس سے التہاب حرارت ہوتا ہو عارض ہوا ہے۔ اور اگر بول رقیق میں کچھ اشیا مثل سبوس کے نظر آئیں اور مثانہ میں کوئی مرض نہ ہو یہ کیفیت بجہت احتراق بلغم کے ہوگی۔ بول غلیظ امراض حادہ میں بہرحال کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہے۔ اور ذوبانی بول وہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دیں منجمد اور غلیظ ہو جائے خلاصہ یہ ہے کہ بول کی کدورت بوجہ اجزائے ارضی کے جس میں ریح بھی شامل ہو کر اجزائے مائی سے مختلط ہو پیدا ہوتی ہے جس وقت یہ تینوں چیزیں مجتمع ہوں کدورت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان تینوں میں سے ایک دوسرے سے جدا ہو جائے صفائی حاصل ہوتی ہے۔ بعد اسکے یہ بھی ضرور ہے کہ بول کی تین حالتوں میں نظر کی جائے پہلی یہ حالت ہے کہ بروقت خروج کے بول رقیق ہو اور بعد اس کے غلیظ ہو جائے ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ طبیعت کوشش کر رہی ہے اور انضاج میں مصروف ہے لیکن مادہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہیں کی کسی قدر قبول اثر ہوا ہے اور کبھی ایسا بول ذوبان اعضا پر دلالت کرتا ہے جب اس کی علامات موجود ہوں۔ دوسری حالت یہ ہے کہ بول بروقت خروج کے غلیظ ہو اور بعد اُس کے صاف ہو جائے اور شے غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور تہ نشین ہونے کے متمیز ہو جائے یہ بول دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو مقہور کر دیا ہے اور خوب نضج دیا ہے۔ اور جس قدر اس کی صفائی بڑھتی جائے اور رسوب زیادہ ہوں اور جلد پیدا ہوں نضج پر زیادہ تر دلیل ہوگا۔ تیسری حالت متوسط ہے درمیان اول اور دوم کے یعنے بروقت خروج کے قوام اُس کا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت میں قوت بحال خود ثابت ہو گمان ہوگا کہ نضج تام کو پہونچ جائے گا۔ اور اگر قوت بحال خود ثابت نہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نضج سے پہلے مریض ہلاک ہو جائیگا اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسط پر زمانہ دراز تک رہے اور کسی طرح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعف قوت وغیرہ پیدا نہو منذر بصداع ہوگا اس لیئے کہ یہ بول ثوران مادہ اور ریاح بخاری پر دلالت کرتا ہے۔ جو بول پہلے رقیق ہو کر غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول میں بیان ہوا اور یہی کیفیت اس کی مستمر رہے بہتر ہے بہ نسبت اس بول کے جو غلظ قوام پر اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اس کی غلاظت میں کمی و بیشی نہ ہو۔ اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے بوجہ سقوط قوت کے نہ بوجہ دفع طبیعت کے۔ جو بول مائی خارج ہوتا ہے اور مائیت پر باقی رہے البتہ عدم نضج پر دلیل ہے۔ بہت عمدہ بول غلیظ وہ ہے جس کا نکلنا باسانی ہو اور اسکے اجزا نکلنے کے ساتھ ہی جُدا ہو کر بیٹھ جائیں یہی بول فالج کو دور کرتا ہے اور نیز امراض بلغمی کو جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہو اور بعد اُسکے اس میں رقت بتدریج شروع ہو اور کثرت سے برآمد ہوا کرے یہ علامت

محمود ہے۔ اور بیشتر بول غلیظ کدر کثیر کا بعد بول غلیظ قلیل کے خارج ہونا دلیل عمدگی کی ہوتا ہے۔ اور یہ بات اس وقت ہوتی ہو کہ جس وقت
بول غلیظ کدر جو تھوڑا تھوڑا آتا تھا دفعۃً بکثرت برآمد ہوا اور بسہولت دفع ہو جو مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھا وہ منضج اور شگافتہ ہو جائے
اُس بول سے اکثر مرض دفع ہو جاتا ہے وہ مرض خواہ حمیات حادہ مین سے ہو یا اور امراض امتلائی یا محض امتلا ہو گا ابھی اس سے
مرض نہین پیدا ہوا ہو بلا رہیہ قسم بول کی نادر الوقوع ہے۔ جو بول لون طبعی پر ہو یعنی اترجی جس وقت اس مین غلظت افراط ہو جائے گاہ بگاہ
بخوبی پریشان کرنے مواد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلالت کی صحت بآسانی دفع ہونا بول کا کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا بول تلف مریض پر
دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ اسکو دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ بدشواری خارج ہو اور مقدار مین کم ہو
بول غلیظ کی قسم جید جس سے بحران امراض طحال اور حمیات مختلط کا ہوتا ہے اس مین ستوا سے اجزا کی توقع نہین ہے اسلیے کہ طبیعت دفع مین
عمل کرتی ہے اور بعجلت مستوی اور غیر مستوی دونون کو دفع کر دیتی ہے۔ بول خشور یعنی جس کے اجزا بوجہ کثرت جوش کے پراگندہ ہون بالجملہ
کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور باانہمہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ طبیعت بطرف نضج دینے اخلاط کے مشغول ہے۔ وہ بول غلیظ جس کا تفل ریگ
ہو حصاۃ گردہ پر دلالت کرتا ہے۔ جس بول غلیظ سے دلالت انفجار اورام پر ہو اُسپر استدلال بذریعہ اس چیز کے ہوتا ہے جو اس مین ملکر برآمد ہو
اور اس چیز سے ہوتا ہے جو اس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہو ملی ہوئی چیز سے استدلال جیسے مدہ کہ اُسپر بوے بد دلالت کرتی ہے یا چھیچھڑے جو بول
مین مثل سفید یا سُرخ پترون کے یا مثل بھوسے وغیرہ کے دفع ہوتے ہین کہ جنسے استدلال ورم کے ٹوٹنے پر بعد بول کے ہو سکتا ہے۔ اور بول سے
پہلے جس علامت سے استدلال ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً قبل از بول علامت ورم یا قرحہ مثانہ یا گردہ کی خواہ جگر یا اطراف صدر کے قرحہ کی
موجود ہو یہ دلیل ہوگی ورم کے شگافتہ ہونے پر۔ پھر اگر اس بول سے پہلے بول غسالی شبیہ غسالۂ گوشت تازہ کے برآمد ہوا ہو مرض محدب کبد
مین ہوگا۔ یا براز غسالی پہلے ہوا ہو ورم یا قرحہ مقعر کبد مین ہوگا۔ اور اگر بول سے پہلے ضیق نفس اور سرفہ خشک و وجع نافض اعضاے سینہ
مین پیدا ہو ورم ذات الجنب شگافتہ ہوکر از راہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہوا ہے۔ اور اگر اس بول مین مدہ نضیج یافتہ برآمد ہو بہتر ہوگا۔
اکثر صحیح آدمی آرام طلب جس نے ریاضت ترک کی ہو ایسا بول جو مشابہ مدہ اور صدید کے ہو دفع کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ
پورا کر لیتا ہے اور جو ترہل اور سستی اسکے بدن مین بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہے بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہے۔ ایضاً جس وقت
جگر خواہ وہ اعضا جو متصل جگر کے ہین اُن مین سدے پڑ جائین بیشتر بول غلیظ تابع کھلجانے اُن سدون کے ہوتا ہے اور مادہ ان سدون کا براہ
بول دفع ہوتا ہے۔ اور یہ غلاظت مثل غلظت ریم کے نہین ہوتی۔ اور جو غلاظت بول کی بوجہ شگافتہ ہونے ورم کے ہوتی ہے وہ مثل ریم
کے ہوتی ہے۔ اگر بول غلیظ مائل بہ سیاہی ہو اور اسکے ساتھ درد بھی بائین طرف ہو مرض طحال مین ہے علے ہذا القیاس اگر درد ناف کے
اوپر یا بالاے شکم ہو مرض معدے مین ہے۔ اور اکثر یہ بات امراض سدۂ جگر اور مجاری بول سے پیدا ہوتی ہے۔ بول مکدر اکثر سقوط قوت پر
دلالت کرتا ہے اور جس وقت قوت ساقط ہو برودت غالب ہو جاتی ہے اس وقت بول مثل اونٹ کے نکلتا ہے بول مکدر جسکا
رنگ شبیہ شراب ردی اور خراب کے ہو یا چنے کے پانی کا سا رنگ ہو زنان حاملہ کا ہوتا ہے۔ یا ان لوگون کا جن کے احشا
مین اورام گرم مزمن ہون۔ وہ بول جو مشابہ بول خچر کے ہو یا مشابہ بول دواب کے ہو اور اُسکی صورت یہ ہو کہ گویا پھولا ہوا متحلل
ہے بجہت شدت جوش کھانے کے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے۔ اور اکثر اسکی دلالت خام ہوتی ہے کہ اس مین کسی قدر
حرارت نے اثر کرکے ریح غلیظ کو برانگیختہ کر دیا ہے۔ اسی طرح کبھی یہ بول اوپر صداع کے جو آیندہ آنے والا ہے یا صداع موجود پر

دلالت کرتا ہی۔ اور کبھی ایسا بول اگر ہمیشہ رہے لیثرغس پر دلالت کرتا ہی۔ جو بول کہ اسکا رنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آنا ایسے بول کا دلیل ہی کہ مرض اسی عضو مین ہی۔ بعض اطبا نے کہا ہی کہ اگر نیچے بول کے ایک شے مشابہ ابر یا دخان کے ہو مرض مین طول ہوگا۔ اور اگر تمام مرض مین بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہی۔ خام اور مدہ جو بول مین نکلتا ہی اس مین تفرقہ از روے بدبو کے کیا جاتا ہی کہ وہ مدہ مین ہوتی ہی۔ جو بول مختلف الاجزا ہو جس قدر اجزا بڑے اُس مین زیادہ ہون دلالت کرے گا کہ فعل طبیعت کا پورا ہی اور طبیعت نضج پر قادر ہی اور مسامات خوب کھلے ہوے ہین۔ جس بول مین ڈورے سے نظر آئین اور بعض اُن کا بعض سے ملا ہو جاننا چاہیئے کہ وہ بول بعد جماع کے خارج ہوا ہی

## فصل چوتھی رائحہ بول کے دلائل کے بیان مین

اطبا کہتے ہین کہ کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہین دیکھا گیا جس کی بو موافق رائحہ بول صحیح آدمی کے ہو۔ ہم کہتے ہین اگر بول مین کسی قدر بو یقیناً نہو برودت مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہی۔ اور اکثر امراض حادہ مین موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہی۔ اور اگر بول مین بوے بد ہو اور اسکے ساتھہ دلائل نضج کے موجود ہون سبب اس بول کا خارش اور زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیئے اور اس پر استدلال خاص علامتون سے جس کا بیان آیندہ کیا جائے گا کرنا چاہیئے۔ اور اگر نضج نہو یہ بھی سبب ہو سکتا ہی کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود ہون اور یہ بھی جائز ہی کہ بجہت عفونت کے پیدا ہوا ہی۔ اگر ایسا بول حمیات حادہ مین ہو اور سبب آفت اعضاے بول نہو دلیل رداءت پر ہی۔ اگر بول مین بوے ترش آئے دلالت کرے گا کہ عفونت اخلاط باردہ مین ہی مثل بلغم اور سودا کے اور ان پر حرارت غریبہ مستعلی اور غالب ہوئی ہی۔ لیکن اگر مرض حاد ہو بوے ترش بول کی موت پر دلیل ہی اس لیئے کہ یہ بو اسوقت دلالت کرتی ہے حرارت غریزی کی موت پر اور استیلاے برودت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے۔ بوے بول جو مائل بحلاوت ہو غلبہ خون پر دلالت کرتی ہی۔ اور جس بول مین بوے بد زیادہ ہو غلبۂ صفرا پر دلیل ہی اور بوے بد مائل بہ ترشی غلبۂ سودا پر۔ بول بدبو جس وقت صحیح آدمیون کو ہمیشہ آیا کرے ان حمیات پر دلالت کرے گا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہین۔ یا اس عفونت کے کم ہونے پر اور نکلجانے پر دلالت کرے گا جو اُن کے بدن مین محتبس ہو عفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہی کہ اس کے بعد خفت پیدا ہوگی جب وقت امراض حادہ مین بدبو بول برآمد ہوتے ہوتے زوال اس بوے بد کا اس سے ہو جائے اور یہ زوال بتدریج نہو بلکہ دفعۃً ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہو یہ بول علامت سقوط قوی کی ہوگا

## فصل پانچوین ان دلائل کے بیان مین جو باعتبار زبد کے ماخوذ ہین

زبد کی پیدایش رطوبت اور اس ریح سے جو پانی کے اندر گھسی ہوئی ہی بذریعہ دفع کے مع خروج بول کے ہوتی ہی۔ جو ریح خارج بدن سے ہی ہمراہ بول کے ہوا سکو جسم بول مین کسی قدر اعانت زبد پر ضرور ہوتی ہی خصوصاً جس وقت کہ ریح تمام بدن مین غالب ہو جیسے وہ لوگ جن کے بدن مین تمدد بوجہ نفاخات کثیرہ کے ہوتا ہی۔ زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہی جیسے زبد سیاہ یا اشقر یرقان پر دلالت کرتا ہی۔ اور کبھی زبد کی دلالت بجہت چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہی۔ بڑا ہونا کف کا لزوجت پر دلالت کرتا ہی۔ اور کبھی دلالت بجہت قلت اور کثرت کے ہوتی ہی۔ کثرت زبد کی لزوجت اور ریح کثیر پر دلالت کرتی ہی۔ یا زبد کے بدیر بیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی ہی دیر مین بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہی۔ بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو بہت دیر تک باقی رہین امراض گردہ مین طول مرض پر دلیل ہوتے ہین اسلیئے کہ ان کو دلالت ریاح اور لزوجت پر ہی۔ حاصل یہ ہی کہ خلط لزج امراض گردہ مین ردی ہی کہ اخلاط

ردی اور برودت پر دلالت کرتا ہے **فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان میں** پہلے ہم یہ بات کہتے ہیں کہ استعمال اطبا لفظ رسوب
اور ثفل کا عرف لغت کے مخالف ہے اس لیے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور ثفل کا خاص اس چیز پر نہیں کرتے جو بیٹھ جائے اور
تہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غلیظ ہو اور مائیت سے متمیز ہو جائے اگرچہ بیچ میں ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجائے اسکو رسوب اور
اور ثفل کہتے ہیں بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ رسوب کے ذریعے سے استدلال کئی طور پر ہوتا ہے جوہر رسوب سے اور اسکی مقدار سے اور کیفیت
سے اور وضع اجزا سے اور اسکے ٹھہرنے کی جگہ سے اور زمانہ اسکے خروج کا اور کیفیت اسکے آمیزش کی اجزاے بول میں - جوہر رسوب سے
دلالت اس طرح پر ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نضج طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے جو سفید رنگ
تہ نشین اجزا میں اتصال اور اجزا یکساں اور برابر رکھتا ہے - اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول اور املس یعنی
چکنی اور برابر لطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہو - نسبت دلالت کرنے رسوب کے نضج مادہ پر تمام بدن میں مثل نسبت اس مدہ
کے ہے جو سفید اور چکنا متشابہ القوام ہو نضیج ورم پر لیکن مدہ کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف - رسوب اور ثفل دلیل جید ہے اگرچہ
رنگ و راستواے قوام نہو استواے قوام نزدیک قدماے اطبا کے نضج پر زیادہ دلالت کرتا ہے بہ نسبت بیاض کے اس لیے کہ مستوی القوام
جو اس قدر سفید نہ ہو بلکہ احمر قانی ہو خوب تر ہے اس ابیض سے جس میں خشونت اور ناہمواری ہو - اکثر رسوب بہ رنگ بول ہوتا ہے
اور بہت عمدہ رسوب کا ابیض ہو سب سے پہلے رسوب احمر ہے اسکے بعد رسوب زرد اس کے بعد رسوب زرنیخی - اور بدرنگ
کی ابتدا عدسی سے ہوتی ہے - اور لوگ جو کہتے ہیں اسکی طرف التفات نہ کرنا چاہیے کہ بیاض کبھی عدم نضج سے ہوتا ہے اور
استوار بدون نضج کے نہیں ہوتا - اور بعض قسم کا بیاض بوجہ زیادتی آمیزش ریح کے رسوب میں ہوتا ہے - رسوب ردی جو قابل
مذمت کے ہے اسکا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہے استوا اور یکجا ہونے سے - رسوب ردی کی شناخت بخوبی عنقریب بیان
ہوتی ہے - رسوب جید کہ جس میں ہم اس وقت کلام کر رہے ہیں کبھی مدہ رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدہ میں اور
رسوب میں بدبو کا فرق ہے یعنی مدہ میں بوے بد آتی ہے اور خام میں اور رسوب میں استوائی اجزا کا فرق ہے یعنی خام کے اجزا استوار
اور یکجا ہوتے ہیں - اور رسوب ان دونوں کے مخالف لطافت اور خفت میں ہوتا ہے - اور یہ رسوب جس کا ذکر ہو رہا ہے خاص
امراض میں اسکا پیدا ہونا مطلوب ہے - حالت صحت میں اسکی خواہش نہیں ہے اس لیے کہ مریض اپنے اور غیروں میں اعتبار سے
مواد ردی کو بخوبی پہچانتا ہے اور اس میں شک نہیں کرتا - اگر مواد میں نضج نہ ہو فساد پر دلالت کرے گا اور صبح کو ہمیشہ یہ ضرور
نہیں ہے کہ جو خلط اس کے بدن سے خارج ہوتی ہے پہچانا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ رسوب اگر صبح میں پیدا ہو
ایسے فضول پر دلالت کرے جو غذاے غیر منہضم سے جدا ہوتے ہیں - اس کے بعد ایک ایسی چیز زیادہ ہو کر تہ نشین بول میں
ہوتی ہے کہ نضیج یافتہ ہو یا غیر نضیج ہو - لاغر اندام کے بول میں بہ حالت صحت ثفل راسب کم ہوتا ہے خصوصًا وہ لوگ
جن کو ریاضات کی مزاولت ہے - اور جو ارباب پیشہ ایسے ہیں کہ ان کو اپنی صناعت میں تعب زیادہ ہوتا ہے - یہ رسوب
بکثرت بول میں ایسے فربہ آدمیوں کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہوں - اسی طرح واجب نہیں ہے کہ
لاغر آدمیوں کے بول میں بحالت مرض امید رسوب کی اس قدر کی جائے جتنے مریض فربہ اندام کے بول میں ہو سکتی ہے - اسلیے
کہ لاغر اندام کے امراض اکثر دفع ہو جاتے ہیں اور کسی قدر رسوب ان کے بول میں پیدا نہیں ہوتا - اور اکثر اگر

پیدا بھی ہوتا ہے نہ تشیین بلکہ تھوڑا سا رسوب اُسکے بول میں یا سطح بالائے بول پر ہوتا ہے یا معلق بیچ میں رہتا ہے۔ یہ بات کچھ ضرور نہیں ہے کہ اوّل بول خارج ہو پھر رفتہ رفتہ رسوب پیدا ہو البتہ جس بول کا نضج بخوبی ہو چکا ہو اُس میں رسوب کا فوراً پیدا ہونا ضرور ہے بلکہ واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہے کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کریں اور پھر ملاحظہ کریں۔ رسوب غیر طبعی کی کئی قسمیں ہیں۔ خراطی۔ نخالی۔ کرسنی۔ وشیشی۔ شبیہ ریگ سرخ۔ زرد گمراہ۔ لحمی۔ دسمی۔ مدی۔ مخاطی شبیہ پارہ ہائے خمیر جو پانی میں تر کیے گئے ہوں۔ دموی خلقی۔ اس میں سے شعری۔ رملی۔ حصوی۔ اور اس میں سے رمادی۔ خراطی قشری اس میں سے صفائحی جس کے اجزا بڑے بڑے سفید اور سرخ ہوں یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہے کہ اعضائے قریبہ مجاری بول سے جُدا ہوئی ہے۔ اور قشری بعض دلالت کرتا ہے کہ مثانہ سے بجہت قروح مثانہ یا جرب مثانہ کے یا بوجہ تاکل اور سڑ جانے مثانہ کے برآمد ہوتا ہے اور قشور احمر بھی دلالت کرتے ہیں کہ گردہ سے آتے ہیں۔ اور کبھی صفائحی میں ایسے ٹکڑے برآمد ہوتے ہیں جن کا رنگ تیرہ گون اور سیاہ ہوتا ہے اور مشابہ فلس ماہی کے یہ نہایت ردی ہے۔ چھلکے اصناف رسوب غیر طبعی کے آگے مذکور ہوتے ہیں سب سے زیادہ اس کی رداءت ہے اور صفائحات اعضائے اصلیہ کے چھلکے پر دلالت کرتی ہے پہلی دو قسمیں یعنی خراطی اور نخالی اکثر مضر نہیں ہوتیں بلکہ مثانہ کو پاک کرتی ہیں۔ بعض اطبا نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص نے ذراریح جو ایک حیوان زہرناک ہے کھالیا اُسکے بول میں سفید چھلکے برآمد ہوئے مشابہ انڈے کے اُس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہے یہ چھلکے جس وقت پانی میں گھولے جاتے تھے گھل جاتے تھے اور رنگ سرخ پیدا کرتے تھے فقط بعد آنے اس بول کے وہ شخص اچھا ہو گیا اور زندہ رہا خراطی کی ایک قسم وہ ہے جو عرض میں ان دونوں قسموں سے کم ہے اور قوام میں غلیظ زیادہ ہے۔ اگر سرخ رنگ ہو اس کا نام کرسنی یعنی رنگ اس کا مثل مٹر کے ہوگا اور اگر سرخ نہ ہو اسکو نخالی کہتے ہیں۔ کرسنی اگر سرخ ہو کبھی اس میں اجزا جگر کے محرق ہو کر آتے ہیں۔ اور کبھی خون سوختہ جگر کا اس میں ہوتا ہے۔ اور کبھی گردہ سے ہوتا ہے لیکن گردہ سے جو آتا ہے اس میں اتصال بھی زیادہ ہوتا ہے اور جو خون جگر سے آتا ہے وہ مشابہ اس رسوب کے زیادہ ہوتا ہے جو لحمی ہو اور تفتیت اور پارہ پارہ ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے اور اگر زردی مائل زیادہ ہو گردہ سے ہوگا اسواسطے کہ جگر سے جو آتا ہے اس میں کسی قدر سیاہی سرخی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور کبھی اس رسوب کے ساتھ وہ بھی رسوب ہوتا ہے جس کے اجزا جگر سے آتے ہیں۔ نخالی یعنی جس کی شکل مثل بھوسی کے ہوتی ہے کبھی جرب مثانہ سے ہوتا ہے اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی پگھلنے سے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر بیچ تحلیب میں خارش اور بول میں بوئے بد ہو تو وہ رسوب جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے پہلے بول مدی ہو چکا ہو علی الخصوص اگر تمام دلائل نضج کے موجود ہوں اس وقت مثانہ کے اوپر کی رگوں کا صحیح المزاج ہونا یقینی ہے اور ان میں کسی طرح کا تغیر یا سوء مزاج واقع نہیں ہے بلکہ مرض نفس مثانہ میں ہے لیکن اگر رسوب نخالی کے ساتھ التہاب اور ضعف قوت اور سلامت اعضائے بول پائی جائے اور اس کا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان اعضا سے ہوگا۔ اور سویقی یعنے وشیشی جس کی صورت مثل ستو کے ہو اکثر اسکا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہے اور وہ مائل بسرخی ہوتا ہے اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہے یا ان میں خراش کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو۔ اور کبھی جرب مثانہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ناظر کتاب ہذا وشیشی کی ان دونوں قسموں میں جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے

پیدا ہوتی ہیں بخوبی فرق کر سکتا ہو اگر ان علامات کو یاد کرے جو ابھی خراطین میں مذکور ہو چکی ہیں۔ اگر رسوب شیشتی مائل بسیاہی ہو پس وہ خون کے احتراق سے ہوتا ہو بعض وقت احتراق خون محال ہے۔ جمیع اقسام رسوب صفائحی کے جو بسبب امراض مثانہ اور گردہ مجاری اور بول کے پیدا ہوں امراض حادہ میں ردی اور مہلک ہوتے ہیں۔ صفائحی کے اقسام میں قسم لحمی کا حال اوپر بیان ہو چکا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ یہ اکثر رسوب گردہ سے ہوتا ہو اور کسی وقت گردہ سے نہیں ہوتا۔ پھر گردہ سے اس وقت ہوتا ہو جب لحم کی کیفیت صحیح ہو اور بول میں نضج بھی ہو اور دوسرے اعضاے بدن میں ضعف ہو اور اگر ہمراہ اس رسوب کے حمی بھی ہو اور بول میں نضج نہو پس یہ رسوب دوسرے اعضاے بدن سے ہوگا۔ بول نضج یافتہ صحت آوردہ پر دلیل ہوتا ہو اس واسطے کہ امراض گردہ مانع نضج بول کے نہیں ہوتے اس لیے کہ نضج کا مقام گردہ سے اوپر ہو۔ رسوب دسمی چربی اور سمین اور گوشت کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہو کامل تر دلالت اس دسمی کو ہو جو مشابہ ماء اللحم محلول کے ہو زردی میں۔ اور کبھی استدلال موضع ذوبان سے بوجہ قلت اور کثرت اور آمیزش اور خالص ہونے کے کیا جاتا ہو اس لیے کہ اگر رسوب کی مقدار کثیر اور متمیز ہو جاننا چاہیے کہ جانب گردہ سے شحم گردہ کی ذوبان سے ہو۔ اور اگر مقدار کم ہو اور آمیزش زیادہ ہو مکان بعید سے پیدا ہوا ہے۔ اگر بول میں ایک ٹکڑا سفید مثل مانند تار کے نظر آئے یہ ٹکڑا شحم گردہ سے ہوگا۔ رسوب مدی دلالت کرتا ہو شگافتہ ہوئے قرحہ پر خواہ وہ قرحہ مجاری اعضاے بول میں ہو بالتخصیص اگر اس بول میں ثقل محمود راسب ہوا ہو۔ مخاطی غلیظ غلیظ خام پر دلالت کرتا ہو یا بکثرت بدن میں ہو یا آلات بول سے دفع ہوتی ہو یا بحران عرق النسا اور وجع مفاصل کا ہو۔ بحران پر استدلال بذریعہ خفت کے کیا جاتا ہو جو بعد بول کے پیدا ہو۔ کبھی یہ رسوب لطیف اور رقیق ہوتا ہو پس گمان کیا جاتا ہو کہ یہ رسوب محمود ہو اسی واسطے واجب ہو کہ امراض حادہ میں ہیات رسوب محمود کو دیکھ کر فریفتہ نہو اگر رسوب محمود وقت نضج میں برآمد نہوا ہو اور نہ دلیل نضج کی موجود ہو۔ اور کبھی یہ رسوب رقیق اور لطیف دلالت شدت برودت مزاج گردہ پر کرتا ہو۔ فرق مدی اور خام میں یہ ہو کہ مدی میں بدبو ہوتی ہو اور پہلی دلیل ورم کی موجود ہوتی ہو اور اسکے اجزا کا اجتماع اور افتراق آسان ہوتا ہو۔ اسی مدی سے ایک قسم وہ ہوتی ہو جس کو آمیزش شحمیت سے زیادہ ہوتی ہو اور کسی قسم میں آمیزش کم ہوتی ہو اور اجزا متمیز زیادہ ہوتے ہیں۔ اور خام میں کدورت اور غلاظت ہوتی ہو اجزا اسکے آسانی سے یکجا اور متفرق نہیں ہوتے جس بول کا رسوب مخاطی اور بکثرت ہو اگر یہ بول بکثرت آمد نقرس اور اوجاع مفاصل میں برآمد ہو بحران پر دلیل ہوگا۔ رسوب شعری یعنی بشکل بالوں کے بہت بستہ ہوئے رطوبت غلیظ لزجہ کے جو مستطیل ہو پیدا ہوتا ہو کہ حرارت نے اپنا اثر کرکے اسکو اس شکل پر کر دیا ہو۔ اکثر یہ رسوب سفید ہوتا ہو اور کبھی سرخ اسکا انعقاد گردہ میں ہوتا ہو کہتے ہیں کبھی طول میں چند بالشت کا برآمد ہوتا ہو۔ رسوب مشابہ خمیر کے ٹکڑوں کے جو بھیگے ہوئے ہوں ضعف معدہ اور امعاء اور دونوں جگہ کے ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہو بیشتر اس کا سبب کھانا دودھ یا دہی کا ہوتا ہو۔ رسوب رملی ہمیشہ حصاۃ پر دلالت کرتا ہو بستہ ہو چکی ہو یا ہوتی ہو یا بستہ ہو کر گل رہی ہو لیکن سرخ رملی گردہ کی پتھری پر دلالت کرتا ہو اور اگر سرخ نہو مثانہ کی پتھری پر دلالت کرے گا۔ رسوب رمادی اکثر دلالت اس کی بلغم یا مدہ پر ہوتی ہو کہ اس مدہ کو بہت دیر تک ٹھہرنے کے تغیر لون اور اجزا کا پارہ ہونا عارض ہوا ہو اور کبھی بہت احتراق کے جو مدہ کو عارض ہو یہ رسوب پیدا ہوتا ہو۔ رسوب علقی یعنے جو بشکل خون بستہ کے ہو اگر اسکے اجزا میں آمیزش زیادہ ہو ضعف جگر پر دلالت کریگا اور جو اس سے کم ہو مجاری بول کے اخلاط پر اور انکے تفرق اتصال پر۔ اور اگر اجزا اس رسوب کے متمیز ہوں اکثر مثانہ اور قضیب سے برآمد ہوگا۔ اور بہت تفصیل علاج

اس رسوب کا حال امراض جزئیہ کی بحث الدم میں ذکر کرینگے اور جس وقت بول میں رسوب بشکل علقہ احمر کے پیدا ہو اور مریض بعارضہ طحال مبتلا ہو بعد اس رسوب کے مرض طحال دفع ہو جائیگا یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ امراض مثانہ میں بطرف بول کے خون کثیر نہیں نکلتا اسواسطے کہ مثانہ کی رگین پتلی ہوئی اور اسکے جرم مین دھنسی ہوئی اور تنگ اور تھوڑی ہین **کمیت رسوب کے** ذریعہ سے دلالت رسوب کی بہ نظر کثرت اور قلت کے اسطرح پر ہو کہ کثرت رسوب بسبب فاعلی کی کثرت پر اور قلت رسوب بسبب فاعلی کی قلت پر دلالت کرتا ہو اور مقدار مین چھوٹا اور بڑا ہونا اسکی دلالت اس طرح کی ہو جیسا خراطی فراطی مین بیان ہوا **کیفیت رسوب کے** لحاظ سے دلالت رسوب کی لیکن بجہت لون کے پس سیاہ رسوب لیل ہوئی ہو ان اقسام پر جنکا ہمنے ذکر کیا اسلم رسوب براہ لون کے وہی ہو جو سیاہ ہو اور مائیت سیاہ نمو۔ سرخ رسوب دموبت پر دلالت کرتا ہو اور تخمہ پر۔ اور زرد شدت حرارت اور مرض کی خیانت پر۔ اور سفید رسوب اس مین سے محمودہ ہو جسکو ہم اوپر کہہ چکے ہین۔ اور غیر محمود یعنی مذموم۔ مخاطی۔ مدی۔ غروی یعنی بشکل سریش۔ اور دہنوی یعنی جو بشکل گھٹ ہو یہ سب نضج بول کے مخالف ہین سبز رسوب بھی ہوتا ہو جو رفتہ رفتہ سیاہ ہو جاتا ہو پس حکم مین رسوب اسود کے داخل ہو۔ اور بوئے رسوب سے طریقہ استدلال کا اوپر بیان ہو چکا **وضع رسوب** سے اسکے چکنے اور دردرے ہونے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہو چکنا اور برابر ہونا اجزائے رسوب محمود کا بہتر ہو اور برے رسوب کا برا ہو اور دردرا ہونا ریاح اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہو **مکان رسوب** سے استدلال اس طرح پر ہو کہ اگر رسوب بول کے اوپر ہو اسکو غمام کہتے ہین اور اگر بیچ مین ٹھہرا ہو اسکو معلق کہتے ہین اور اس مین نضج بہ نسبت غمام کے زیادہ ہوتا ہو متعلق رسوب وہی بہتر ہو جسکا ریشہ اور پردہ نیچے کی طرف مائل ہو۔ راسب وہ رسوب ہو جو تہ نشین ہو اور اس مین نضج کامل ہوتا ہو یہ باتین رسوب محمود کی ہین۔ اور رسوب مذموم جتنا سبک ہو بہتر ہو جیسے رسوب اسود کہ جتنی سیاہی کم ہو اتنا ہی اچھا ہو یہ بات حمیات حادہ مین ہوتی ہو۔ اسی طرح اگر خلط بلغمی ہو یا سوداوی پس غمام بہتر راسب سے اسلیے کہ غمام دلالت کرتا ہو خلط کے لطیف ہو جانے پر مگر یہ کہ سبب رسوب کے ابھر آنے کا کثرت ریاح ہو اگر کثرت ریاح نہو پس طافی یعنی غمام اسلم ہو اسکے بعد متعلق اور سب سے بدتر راسب ہو۔ بسبب رسوب کے اوپر چڑھنے کا حرارت تصعید کرنے والی یا ریح ہوتی ہو جو رسوب کہ نمیر ہو حالت غلاظت بول مین اوپر چڑھتا ہو خصوصاً اگر رسوب سبک ہو اور بول رقیق مین نیچے بیٹھ جاتا ہو اگر رسوب ثقیل ہو جس وقت رسوب طافی یا معلق اول مرض مین ظاہر ہو اور بدستور ہمیشہ ایسا ہی رہے دلالت کریگا کہ بحران بذریعہ خراج کے ہوگا مگر نحیف اور ناتوان لوگون کا مرض فقط رسوب محمود سے جو طافی یا معلق ہو دفع ہو جاتا ہو جیسا ہمنے اوپر ذکر کیا۔ رسوب طافی یا معلق جو چکنا ہو اگر مشابہ نسیج عنکبوت کے ہو یا متفرق ہو یا اسکا اجتماع مثل اجتماع نشاستہ کے ہو ردی ہو اور نشاستہ ایک قسم کی روٹی ہو خواہ مٹھائی جیسے جلیبی وغیرہ پھولی ہوتی ہو سوراخدار۔ اور راکثر ظہور ثقل طافی غیر جید کا ہوتا ہو کہ وہ محل خوف ہو لیکن یہ بات ابتدائے نضج مین ہوتی ہو بعد اسکے رفتہ رفتہ جودت اور خوبی بڑھتی جاتی ہو پھر معلق ہو جاتا ہو اسکے بعد راسب ہوتا ہو یہ بات رسوب کی دلالت ردی ہونے پر نہین کرتی ہو لیکن اگر اسکے بعد رسوب ردی پیدا ہونے لگین پس جو خوف ابتداء مرض مین پیدا ہوا ہو اسکا ظہور واجب ہو **زمانہ رسوب** زمانہ کے لحاظ سے استدلال رسوب کا اس طرح پر کیا جاتا ہو کہ اگر بول ہونے کے ساتھ ہی رسوب فوراً پیدا ہو جائے علامت جید ہو نضج مادہ کی اور اگر رسوب کے پیدا ہونے مین دیر ہو یا نہ پیدا ہو دلیل عدم نضج پر ہوگی اور جتنی تاخیر رسوب کے پیدا ہونے مین کم و بیش ہوگی نضج مین بھی اسی قدر تاخیر سمجھنا چاہیے **بیانات آمیزش رسوب کی** اجزا کے بول مین جیسا ہمنے بول دم اور بول ورم بغض جوب مین ذکر کیا ہو وہی سمجھنا چاہیے

## فصل ساتوین دلالت قلت اور کثرت بول کے بیان مین

بول قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہو اور بول مقدار مشروب سے کم برآمد ہو دلالت کرتا ہو کہ تحلل مشروب کا بہت ہو گیا یا اسہال شکم ہوگا یا استسقے کی استعداد بدن مین زیادہ ہو۔ بول کثیر المقدار کبھی ذوبان اور استفراغ پر آن فضول کے جو بدن مین پگھل

سے ہے ہین دلالت کرتا ہی۔ اور فرق بیچ ان دونون مین نظر بحال قوت کیا جاتا ہی کہ زوبان مین قوت ضعیف ہوتی ہی اور استفراغی مین ضعیف نہین ہوتی جس بول کا رنگ خراب ہو اور شر پر دلالت کرے جس قدر زیادہ ہو سلم ہوگا۔ اور اگر یک رنگ کر اور کم ہو شر کثیر پر دلالت کریگا جیسے بول سیاہ اور غلیظ۔ جس بول کا حال قلت اور کثرت مین مختلف ہو کبھی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہو جائے دلیل مجاہدہ طبیعت پر کہ ایسی کوشش کے ساتھ جس سے طبیعت کو تعب حاصل ہوتا ہی اور یہ کیفیت ردی ہی۔ بول کثیر امراض حادہ مین اگر اسکے بعد راحت مریض کو نہ پہونچے دق یا تشنج التہابی کے پیدا ہوگے پر دلیل ہوتا ہی اور یہی حال عرق کثیر کا حمیات حادہ مین ہی۔ اگر بول قطرہ قطرہ حمیات حادہ مین بے ارادہ نکلے آفت دماغی پر دلیل ہوتا ہی جو عقب درعضل دماغ تک پہونچ گئی ہی پھر اگر تپ مین بروقت ایسے بول کے سکون ہو اور دلائل سلامت موجود ہون رعاف کی خبر دے گا ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلیل ہوگا۔ صحیح آدمی کا بول اگر رقیق اور کم ہو جائے اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرانی اور درد تہیگاہ مین محسوس ہو اطراف گردہ کے ورم سخت پر دلالت کرے گا۔ مرض قولنج مین اگر بول بکثرت برآمد ہو آمد صحت کی مبشر بشارت دیتا ہی خصوصاً اگر سفید ہو اور بآسانی برآمد ہو

**فصل آٹھوین بول صحیح المزاج نضیج اور فاضل کے بیان مین** یہ بول وہی ہی جسکا قوام معتدل ہو رنگ لطیف مائل بازرجی رسوب محمود کہ اس مین بموجب بیان بالا کے سفیدی اور چکنی اور ملاست اور استوا اور استدارت شکل ہو۔ بو اسکی معتدل نہ تند اور بدبو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہ ہو۔ ایسا بول جو وقت کسی ایسے مرض مین دفعۃً برآمد ہو جس کی حدت زیادہ ہی جدائی مرض اور حصول صحت پر اسکے دوسرے دن دلیل ہوگا۔

**فصل نوین بول اسنان کے بیان مین** لڑکون کا بول رنگ مین مائل دودھ کے رنگ کی طرف ہوتا ہی کہ ان کی غذا ہی ہی اور مزاج مین اُن کے رطوبت زیادہ ہی اور مائل بسفیدی ہوتا ہی۔ اور صبیان کا بول غلیظ اور ثخین زیادہ بول شبان سے ہوتا ہی اور پراگندگی اجزا اس مین زیادہ ہوتی ہی جیسا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ بول شبان کا مائل بطرف ناریت اور اعتدال قوام کے ہوتا ہی۔ بول کہول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہی اور اکثر غلیظ ہوتا ہی بقدر اندازہ اُس فضول کے جن کا استفراغ انکے بدن سے بکثرت ہوتا ہی۔ بول شائخ مین بیاض اور رقت بہ نسبت کہول کے زیادہ ہوتی ہی کبھی شاذ و نادر ان کا بول غلیظ بھی ہو جاتا ہے جب غلاظت ان کے بول مین شدید ہو سنگریزے کی پیدائش کی امید ہوتی ہی

**فصل دسوین بول مرد اور عورتون کے بیان مین** عورتون کا بول ہر حال مین غلیظ شدید البیاض اور رونق مین کم بول سے مردون کے ہوتا ہی اور یہ بات بجہت کثرت فضول کے ہوتی ہی جو اُن مین پیدا ہوتے ہین اور اس سبب سے کہ ضعف اُن کے ہضم مین زیادہ ہوتا ہی اور مسامات اُن کے وسیع ہوتے ہین ایسے کہ جو فضول کو دفع کرتے ہین ان کی گنجائش بخوبی مسامات مین ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ انکے آلات بول کی طرف ان کے ارحام سے بہت سے رطوبات تحلل ہو کر آتے ہین۔ بول مرد کا اگر ہلایا جائے مائل با کدورت اوپر کی طرف ہو جاتا ہی۔ اور اکثر مرد کے بول مین کدورت ہوتی ہی۔ اور بول عورتون کا ہلانے سے مکدر نہین ہوتا اس لئے کہ اسکے اجزا مین تمیز نہین ہوتی۔ اور اکثر عورت کے بول کے اوپر ایک سے زبدی گول ہوتی ہی۔ اور اگر کسی قدر کدورت عورت کے بول مین آتی ہی تو بہت کم ہوتی ہی۔ بول مرد کا بعد جماع کے اس مین لکیرین ڈورون کی شکل کی ایسی ہوتی ہین جیسے ایک ڈورا دوسرے مین بنا ہوا ہی۔ بول حاملہ عورتون کے صاف ہوتے ہین اور اسکے اوپر ابر تنک مثل دھوین کے ہوتا ہی اور بیشتر اُن کا بول مثل نخود آب کے ہوتا ہی یا مثل جوش آب پاچہ گوسفند وغیرہ کے زرد رنگ جس مین زرقت ہو اور اس کے اوپر ابر سا ہوتا ہی اور

گو سیاہی ہو وسط مین بول کے ایک شے مثل روئی کے گالے کے ہوتی ہے۔ اور اکثر ایک چیز مثل دانہ کے بوقت ہلانے کے پڑھتی اُترتی ہے اور اگر کبودی زیادہ ظاہر ہو پس وہ اول حمل ہے اور اگر سرخی ظاہر ہو تو وہ آخر حمل ہے خصوصاً جس وقت بوقت ہلانے کے مکدر ہو جاوے۔ بول نفسا کا اکثر احوال مین سیاہ مثل روشنائی اور سیاہی دیگ کے ہوتا ہے **فصل گیارھوین بول حیوانات کے بیان مین** اکثر طبیب کو حیوانات کے بول کی شناخت بھی مفید ہوتی ہے جب کوئی شخص براہ امتحان اور دھوکا دینے کے انسان کے بول کی جگہ حیوان کا بول دکھائے پھر اس وقت طبیب کو دشواری ہوتی ہے۔ کہتے ہین کہ بول گدھے کا قارورہ مین مثل گھلی ہوئی چکنائی کے ہوتا ہے کدورت لیے ہوئے غلاظت جو خارج سے بہم پہونچتی ہے۔ اور خچر کا بول بھی چکنائی مین مثل بول خر کے ہوتا ہے مگر اس سے صاف زیادہ ہے۔ اور اکثر ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ نصف قارورہ اوپر کا صاف ہے اور نصف نیچے کا کدورت ناک۔ اور بول غنم یعنی گوسفند کا سفید ہوتا ہے اور زردی مین آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے مگر اس مین قوام درست نہین ہوتا اور ثفل اُسکا مثل تیل کے ہوتا ہے یا مثل تیل کے ثفل کے ہوتا ہے۔ اور جسقدر غذا اسکی اچھی ہو بول مین صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ اور بول ہرن کا مشابہ بول گوسفند کے ہوتا ہے مگر قوام اور ثفل نہین ہوتا۔ اور کسی قدر بول غنم سے صفائی مین زیادہ ہوتا ہے۔ گھوڑے کا پیشاب آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے **فصل بارھوین ایسی تر چیزون کے بیان مین جو مشابہ بول کے ہوتی ہین** سکنجبین اور کل تر چیزین مثل ماء العسل اور انجیر اور آب زعفران وغیرہ کے۔ ان سب کا یہ قاعدہ ہے کہ جسقدر قریب سے دیکھین صاف معلوم ہونگی۔ اور بول انکے برخلاف جسقدر قریب سے دیکھین غلیظ معلوم ہوگا۔ ماء العسل کا کف زرد ہوتا ہے اور آب انجیر کا ثفل کنارے بیٹھتا ہے اور بیچ مین نہین ہوتا ہے اور نہ درستی اور ہمواری پیدا ہوتی ہے اور نہ اُس مین حرکت ہوتی ہے۔ پس اسقدر بیان احوال بول کا شاید کافی ہو اور کتب جزئیہ مین زیادہ تفصیل حالات بول کی عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالے **فصل تیرھوین دلائل براز کے بیان مین** براز کی مقدار سے کبھی استدلال اس طرح پر کرتے ہین کہ جو چیز کھائی گئی ہے اسکی مقدار سے جتنا فضلہ براز کا دفع ہونا مناسب ہے اس سے کم ہے یا زیادہ یا برابر یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ زیادتی براز کی بجہت کثرت حجم اختلاط کے ہوتی ہے اور قلت براز کی بوجہ قلت اخلاط کے یا بجہت احتباس مقدار کثیر براز کے امعاء اور قولون یا لفائف مین یعنی ان باریک امعاء مین جو باب تشریح مین مذکور ہو چکے ہین۔ اور یہ احتباس مقدمۂ قولنج ہے کہ ضعف قوت دافع پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی استدلال قوام براز سے کیا جاتا ہے رطوبت قوام کی یا سدون پر دلالت کرتی ہے یا سوء ہضم پر۔ اور کبھی ضعف جداول یعنی وہ رگین جو موٹی آنتون مین لپٹ کر اُن کی رطوبت کو جذب کرتی ہین پھر وقت ضعف کے یہ جداول رطوبت کو نہین چوستی ہین۔ کبھی نزلات سر سے ٹپکتے ہین اس سے براز مین رطوبت پیدا ہوتی ہے کبھی کھانے سے ایسی چیز کے جو براز مین تری پیدا کرے۔ براز تر کی لزوجت کبھی ذوبان اعضاے اصلی پر دلالت کرتی ہے اگر بوے بد ہو۔ اور کبھی کثرت اخلاط ردی پر جن مین لزوجت ہو دلیل ہوتی ہے اور اسوقت مین زیادہ بوے بد نہین ہوتی۔ اور کبھی لزج غذاؤن کے کھانے سے جنکی مقدار قلیل ہو اور مزاج مین حرارت قوی ہو کہ اس جہت سے ہضم جید نہو سکے ایسی لزوجت پیدا ہوتی ہے۔ جو براز بشکل زبد ہو جوش و درشدت حرارت پر دلالت کرتا ہے یا ریاح کثیر کی آمیزش پر خشک براز تعب اور تحلل پر دلیل ہوتا ہے یا کثرت ادرار بول پر یا ایک حرارت ناری پر جو مزاج مین پیدا ہو یا خشک غذاؤن کے کھانے پر یا زیادہ دیر تک امعا مین ٹھہرے رہنے پر جیسا اپنے مقام پر اُسکا بیان کتاب چہارم مین کیا جائیگا۔ اگر براز خشک اور سخت کے ساتھ رطوبت بھی ہو دلالت کریگا کہ خشکی اسکی بجہت طول زمانہ احتباس کے ہے ایسے رطوبات جو لائق خروج براز نہین۔ اور صفرا جسکی لذع سے براز بہت جلد دفع ہوتا ہے نہین ہے۔ اگر طول احتباس بھی نہو اور نہ علامات رطوبت کے امعا مین پائے جائین پھر سبب ایسے براز خشک کا گزنا کسی فضلہ کا جو صدیدی ہو اور لذع اس مین زیادہ ہو جانب کبد سے جو امعا متصل مین تصور کیا جائیگا اور اسکے خروج مین مہلت اور دیر نہو گی بجہت لذع اس فضلہ کے مگر اتنی دیر جس مین یہ براز خشک رطوبت سے

مجائے۔ کبھی استدلال لون براز سے کیا جاتا ہے۔ لون طبعی براز کا ناری ہے جس کی ناریت خفیف ہو اگر اس رنگ مین شدت ہو کثرت مرار پر دلالت
کرے گا اور اگر ناریت مین نقصان ہو نیم خامی اور عدم نضج پر دلالت ہوگی۔ اور اگر سفید ہو بشیر سفیدی بجہت سدہ کے ہوتی ہے جو مجری مرار مین
پڑے اُس وقت یرقان پر دلالت کرتا ہے اور اگر سفیدی کے ہمراہ قیح ہو کہ اُس مین بودہ کی آئے یہ بیاض دلالت دبیلہ کے شگافتہ
ہونے پر کرے گا۔ اکثر اوقات صحیح آدمی آسودہ حال جو تارک ریاضت کا ہو صدیدی براز دفع کرتا ہے اسکے ذریعہ سے اسکے بدن کا تنقیہ
اور اچھی طرح کا استفراغ ہو جاتا ہے اور اسکے بدن کا ترہل اور سستی جو بجہت ترک ریاضت کے ہے زائل ہو جاتی ہے جیسا ہم بحث بول مین
بیان کر چکے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بافراط ناری ہونا براز کا اکثر اوقات منتہائے مرض مین نضج پر دلالت کرتا ہے اور اکثر
زبون حالی پر۔ سیاہ براز کی دلالت مثل سیاہ بول کے ہے کہ احتراق شدید یا نضج مرض سوداوی یا استعمال کسی سیاہ رنگ کی چیز پر یا
پینے پر ایسی شراب کے جو استفراغ سودے کا کرے دلالت کرتا ہے۔ اور پہلی دلالت اسکی جو احتراق شدید پر ہے ردی ہے۔ اور جو
براز سودائے خالص سے پیدا ہو فقط اسکے لون سے استدلال کافی نہین ہے۔ بلکہ اُس کی ترشی اور عفونت اور زمین کا جوش
کھانا بھی دیکھا جاتا ہے۔ اور یہ اوصاف ردی ہین براز مین ہوں پاتے ہین۔ اس براز کے خواص مین سے یہ ہے کہ اس مین چمک
ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ محض خلط سوداوی کا نکلنا اکثر قاتل ہوتا ہے یعنی ہلاکت پر دلیل ہوتا ہے۔ سیاہ کیموس کا نکلنا اکثر نافع ہے
اس لیئے کہ نکلنا سودائے اصلی کا غایت احتراق بدن اور فنائے رطوبت پر دلالت کرتا ہے۔ سبز رنگ کا براز انطفا یعنی فرو
ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور رنگ تیرہ بھی اسی طرح پر ہے۔ کبھی استدلال ہیأت براز سے بھی ہوتا ہے اسی طرح
کہ بستہ اور سمٹا ہوا ہے یا پھولا ہوا۔ پھولا ہوا مثل گوبر کے ریح پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی استدلال وقت براز سے بھی کیا جاتا ہے
پس براز اگر جلد اور وقت عادت سے بیشتر خارج ہو دلیل ردی ہے۔ کثرت مرار یا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتا ہے
اور اگر دیر مین خارج ہو ضعف ہاضمہ اور برودت امعا اور کثرت رطوبت پر دلالت کرتا ہے۔ آواز کا پیدا ہونا ریاح نافخہ پر دلیل
ہے۔ بڑے بڑے اور طرح طرح کے رنگ براز کے ردی ہین انکا ذکر ابواب جزوی مین کیا جائے گا۔ افضل براز کی وہی قسم ہے کہ
بستہ ہو اور اجزا اسکے ہمرنگ ہون اور مائیت کا پوست کے ساتھ اختلاط زیادہ ہو ثخن اور قوام اُس کا مثل شہد کے ہو اور بآسانی
دفع ہو لذع اور خراش پیدا نہ کرے اور رنگ اس کا مائل بہ زردی اور بدبو مطلق نہین اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہو اور اسکے
نکلتے وقت آواز ایسی جیسے برتن سے پانی گرتے وقت ہوتی ہے پیدا ہو اور نہ اُس کے ساتھ قراقر اور نہ اس مین زبدیت ہو
اور وقت عادت پر برآمد ہو مقدار اس کی ماکول سے نسبت معتدل رکھے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استوائے براز
ہر طرح کا اچھا نہین اور نہ ہر طرح کی ملاست اچھی ہے اس لیے کہ یہ دونون کبھی بسبب نضج کامل کے پیدا ہوتے ہین
جس سے ہر جزو براز کا ہمرنگ اور متشابہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بوجہ احراق اور ذوبان کے یہ دونون پیدا ہوتے ہین اُس وقت
بدترین علامات سے خیال کیے جاتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ براز معتدل القوام جو مائل برقت ہو وہی محمود
ہوتا ہے جس کے خروج کے ہمراہ قراقر اور ریاح نہون اور نہ رک رک کر تھوڑا تھوڑا نکلے ورنہ جائز ہے کہ اس کا نکلنا رقیق ہو کر بجہت
آمیزش صدید کے جو طبیعت پر گران خاطر تھا ہوگا اور وہی صدید اسکو امعا مین بستگی سے منع کرتا تھا۔ کبھی اور طرح کی بھی علامتین
عروق وغیرہ مین ظاہر ہوتی ہین مگر اُن مین بحث کرنی مباحث جزوی سے مناسبت رکھتی ہے۔ اسی طرح بحث امراض

جزوی شرح مع احکام بول و براز وغیرہ کی کیجائے گی - دوسرا فن کتاب اول کا فن طب مین تمام ہوا اُس مین اٹھائیس فصلین تھین -

**فن تیسرا حفظ صحت کا بیان** اور اس مین ایک فصل اور پانچ تعلیمین ہین **فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور ضرورت کے بیان مین** - علم طب کا بہ قسمت اولی دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہی - جزو نظری - اور جزو علمی - اور دونون قسمین علمی اور نظری مین یعنی قوت نظری اور فکر منطقی دونون سے متعلق ہی لیکن مخصوص باسم نظری وہی قسم ہی جس مین افادۂ علم آرا یعنی علم قیاسات کا ہوتا ہی اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے ہین - اور علم کسی عمل کا اس مین نہین بیان ہوتا ہی جیسے وہ علم طب کا جس مین بیان مزاج - اور اخلاط - اور قوی - اور اقسام امراض - اور اعراض اور اسباب کا کیا جاتا ہی - مخصوص باسم عملی وہ جزو ہی جس مین افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہی جیسے وہ جزو جس مین تعلیم اس بات کی ہوتی ہی کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہیئے اور معالجہ ایک بدن کا جس مین ایسا ایک مرض ہی کس طرح کیا جائے - یہ گمان کبھی نہ کرنا چاہیئے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہی کہ اس مین مباشرت اور عمل درکار ہو بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہی جس مین تعلیم علم مباشرت اور عمل کی کیجاتی ہی - شاید ہمنے اس کو اوائل کتاب مین بخوبی بیان کیا - فن اول اور ثانی مین قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراغت پا چکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقی ماندہ چیزین قسم عملی کی اسی طب سے بہ نہج کلی صرف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جزو عملی طب کی دو قسمین ہین - ایک قسم مین علم تدبیر ابدان صحیحہ کا ذکر ہی کہ ان کی حفظ صحت کیونکر کیجائے اور کیسی تدبیر سے صحت بحال خود باقی رہتی ہی اور اسکا نام علم حفظ صحت ہی - دوسری قسم مین علم تدبیر بدن مریض کا ذکر ہی کہ بدن مریض کس طرح اپنی حالت صحت اصلی پر لایا جاتا ہی اور اسکا علم علاج نام ہی - ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے ہین اور پہلے اس مین مختصر بیان قواعد حفظ صحت کا کرتے ہین - اور کہتے ہین کہ ہرگاہ مبدأ اول ہمارے ابدان کے تکون اور پیدایش کی دو چیزین ہین ایک منی مرد کی اور صحیح اسکی نسبت یہ رائے ہی کہ وہ قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان کی ہی جیسے کہ فصل مفرد تعلیم پانچوین فن اول مین بیان ہو چکا - دوسری شے منی عورت کی ہی اور خون حیض اور صحیح رائے اسکی نسبت یہ ہی کہ قائم مقام جزو مادہ کی ہی - یہ دونون جوہر اس بات مین شریک ہین کہ ہر ایک ان مین کا جوہر سیال اور رطب ہی اگرچہ بعد اس خاصیت کے اور اُمور مین مختلف ہین اور مائیت اور ارضیت خون حیض اور منی عورت مین زیادہ ہی اور ناریت اور ہوائیت مرد کی منی مین غالب ہی - بایں لحاظ واجب ہوا کہ پہلا انعقاد ان دونون چیزون کا رطوبت کے ساتھ ہو اگرچہ ارضیت اور ناریت بھی مادۂ تکون مین موجود تھین اور ارضیت مین جو صلابت تھی اور ناریت مین جو قوت انضاج تھی ان دونون نے ایک دوسرے کی اعانت کر کے نطفہ منعقد مین پختی اور بستگی پیدا کی مگر پختی اور بستگی اس درجہ تک نہین پہونچتی ہے جیسے اجسام سخت مثل پتھر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہین کہ اس مین سے کوئی شے فعل اور انفعال حرکت یومی اور لیلی سے متحلل نہین ہوتی یا ایسی چیز متحلل ہوتی ہی جو محسوس نہین ہوتی پس یہ چیزین آفات عارضہ سے جو بوجہ تحلل دائمی اور طول زمانہ کے عارض ہوتا ہی حفاظت اور امان مین رہتی ہین اور نطفہ بستہ کا حال ایسا نہین ہی اسی جہت سے ہمارے ابدان دو قسم کی آفات مین مبتلا رہتے ہین - اور یہ ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہے - **پہلی آفت** تحلل اس رطوبت منتوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہے اور تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ

ہوتی ہے دوسری آفت تعفن اس رطوبت کا اور اس میں فساد عارض ہونا اور اس رطوبت کا متغیر ہوجانا اس طرح پر کہ صلاحیت امداد حیات کی باقی نہ رہے۔ اور یہ تغیر مخالف تغیر اول کے ہے اگرچہ انجام اسکا بھی خشکی کی طرف ہوتا ہے اس طرح پر کہ پہلے رطوبت فاسد ہوجاتی ہے اور اس کی ہیئت مخالف اس ہیئت کے ہوجاتی ہے جو صلاحیت ہمارے بدن ہونے کی رکھتی پھر آخرکار میں بجہت تعفن کے متحلل ہوتی ہے اسلئے کہ عفونت کا قاعدہ ہے کہ پہلے رطوبت کو فاسد کرتی ہے بعد اسکے تحلل کرتی ہے۔ اور ایک شے خشک خاکستری کو بعد تحلل کے چھوڑ دیتی ہے۔ یہ دونوں آفتیں ان آفات سے خارج ہیں جو اور اسباب سے لاحق ہوتی ہیں جیسے برودت زائدہ کہ اس رطوبت کا انجماد کردے یا اور اقسام زہر کے یا انواع تفرق اتصال جو مہلک ہیں خواہ اور تمام امراض۔ یہ دونوں قسم آفات کی جو ابھی مذکور ہوئیں ہماری اس بحث کلی سے مخصوص ہیں اور لائق اسی کے ہیں کہ ہم ان دونوں کا اعتبار حفظ صحت میں کریں اور ہر ایک قسم کا وقوع اسباب خارجی اور باطنی دونوں سے ہوتا ہے۔ اسباب خارجی جیسے ہوا جو تحلیل اور تعفن پیدا کرتی ہے اسباب باطنی جیسے حرارت غریزی جو ہمارے بدن میں ہے اور ہمارے رطوبات کی تحلیل کیا کرتی ہے۔ اور حرارت غریبی جو ہمارے بدن میں غذاؤں وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ حرارت ہماری رطوبات کو متعفن کرتی ہے یہ سب اسباب اس رطوبت کے خشک کرنے کی وجہ سے ہمارے بدن کی تجفیف پر معین ہیں بلکہ اول استکمال ہمارا اور اول ہماری رسائی اور قدرت افعال کے کرنے پر بہت سی خشکی عارض ہونے کے ذریعہ سے ہوتی ہے بعد اس کے جفاف مستمر رہتا ہے تاآنکہ تمام ہوجاتا ہے اور فنائے رطوبت اصلی یکسر ہوجاتی ہے جس سے تعبیر بلفظ موت کرتے ہیں۔ اور یہ جفاف اور خشکی جو ہمکو عارض ہوا کرتی ہے ایک امر ضروری ہمارے واسطے ایسا ہے کہ اسکے ہونے میں کوئی چارہ نہیں ہے اس لئے کہ ہم اول خلقت میں نہایت رطوبت پر ہوتے ہیں اور ہماری حرارت ضرور اس رطوبت پر غالب ہوتی ہے اگر غالب نہ ہوتی تو اس رطوبت میں بند ہوکر حرارت میں اختناق پیدا ہوتا ہے۔ اور جبکہ ہماری حرارت اس رطوبت پر ہمیشہ غالب ہے کچھ نہ کچھ اپنا فعل ہمیشہ ضرور کرتی ہے یعنی اس رطوبت میں ہمیشہ کسی قدر خشکی پیدا کیا کرتی ہے۔ اثر اولی جو اس حرارت کی تجفیف کا ظاہر ہوتا ہے یہی ہے کہ ہم کیفیت اعتدال کو سن معتدل میں پہونچیں۔ اور جب ہمارے بدن حد معتدل کو جو بنظر خشک ہونے رطوبت کے حاصل ہوتا ہے پہونچیں اور حرارت بحال خود باقی ہو اور دوبارہ تجفیف بقدر تجفیف اول کے نہ ہوتی ہو بلکہ اس سے قوی تر ہوتی ہے اسلئے کہ مادہ کم ہے اور حرارت زیادہ پس مادہ قابلیت خشک ہونے کی رکھتا ہے اور رفتہ رفتہ یہ تجفیف مرتبۂ اعتدال سے بالضرور بڑھ جائے گی اور ہمیشہ خشکی بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ رطوبت فنا ہوجائے پس حرارت غریزی بالعرض اپنے آپ کو بجھا دیتی ہے اور فنا کرنے کا سبب عارضی ہوتی ہے اسلئے کہ بالاصالت اپنے مادے کو یعنی رطوبت غریزی کو فنا کرتی ہے جیسے چراغ کہ اپنے آپ کو خود ہی بجھا دیتا ہے جب اپنے مادے کو یعنی رطوبت روغن کو فنا کردے۔ اور جس قدر تجفیف بڑھتی جاتی ہے حرارت میں نقصان پیدا ہوتا جاتا ہے پس ہمیشہ عجز حرارت کا مستمر رہتا ہے تاآنکہ بدرجہ غایت پہونچتا ہے اور عجز بدل جانے رطوبت کا طرف بدل مایتحلل کے بڑھتا جاتا ہے یعنی بجہت نقصان حرارت کے ہمیشہ جو غذا متحلل ہوکر جزو بدن ہوتی ہے اس میں کمی ہوتی جاتی ہے جب ہم سن نمو سے تجاوز کرتے ہیں بایں لحاظ تجفیف کی زیادتی دو وجہوں سے ہوتی ہے ایک تو مادہ اصلی یعنی رطوبت غریزی میں لاحق ہونا نقصان کا جسکی جہت سے بدل مایتحلل کا گھٹتا جاتا ہے دوسرے رطوبت غریزی میں فی نفسہ بجہت تحلیل حرارت کے کمی ہوتی جاتی ہے اس سبب سے ضعف حرارت زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ یبوست کو جوہر اعضا پر غلبہ ہوتا جاتا ہے اور کمی رطوبت

غریزی مین ہو بمنزلہ مادہ یا روغن چراغ کے پیدا ہوتی جاتی ہی اسلیے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتین ہین پانی اور روغن کے باقی رہنے تک چراغ روشن باقی رہتا ہی۔ اور پانی کی جہت سے بجھ جاتا ہی جیسے گلاس وغیرہ کی روشنی مین دکھا جاتا ہی مترجم کہتا ہی اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہین ہی جسکی جہت سے اجزا روئی وغیرہ کے جس سے فتیلۂ چراغ بنایا جاتا ہی متصل ہوتے ہین اور جسکے فنا ہونے سے فتیلہ خاکستر ہو جاتا ہی جیساکہ حمیات کے بحث دق مین اسکی تفصیل آتی ہی کہ اسکو شیخ نے اس مقام پر تیسری رطوبت فرض کیا ہی بلکہ یہان پانی سے وہ پانی مراد ہی جو گلاس وغیرہ مین بھرا ہوتا ہی اور تیل اُسکے اوپر رہتا ہی جیسے آملی وغیرہ نے بھی تصریح کی ہی متن اسی طرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہی اور اختقان اس حرارت کا بجہت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہی۔ اور رطوبت غریبی کا بڑھ جانا بجہت ضعف ہضم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہی جیسے رطوبت مائی چراغ کی بڑھ جائے پس اگر فتیلہ پانی سے تر ہو جو بے کیفیتی اور برائی اشتعال چراغ مین پیدا ہوتی ہی کہ کبھی روشنی دیتا ہی اور کبھی قریب بجھنے کے ہو جاتا ہی۔ اور حرارت ناری اس رطوبت مائی کو مختلف صورتون سے جدا کرتی ہی۔ ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بہ نسبت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہی کہ اس وقت بجہت عروض سوء ہضم اور تخمہ وغیرہ کے چراغ حیات قریب بجھنے کے پہونچتا ہی تاآنکہ طبیعت تصرف کامل کرکے نقد اس رطوبت کا کسی قسم کے استفراغ سے کردے۔ آخرکار جب یہ تجفیف تمام ہوتی ہی اور رطوبت اصلی فنا ہو جاتی ہی اسوقت موت طبعی واقع ہوتی ہی۔ اور بدن ہمارا جب تک باقی رہتا ہی اُسکے بقا کا سبب یہ نہین ہی کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتدائے خلقت سے ہی اور اولی ہی اُسنے مقابلہ حرارت عالم کا ہوا اور آفتاب سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اُسکی طبیعت مین ہی کیا ہی اور مقابلہ اُس چیز کا جو اپنی حرکات مین اس مقاومت شدیدہ کو پیدا کرتا ہی بھی کیا ہی اسلیے کہ یہ طبیعت اس مقابلہ مین بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل ما یتحلل اس رطوبت کا جو بذریعۂ غذا وغیرہ کے ہوتا رہا ہی اُسنے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہی۔ پھر ہم نے بیان کیا ہی کہ غذا مین قوت تصرف کرنی ہی اور اُسکا استعمال ایک حد معین تک کرتی ہی نہ ہمیشہ۔ اور صناعت حفظ صحت کی ایسی نہین ہی کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور نہ ایسی یہ صنعت ہی کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک جو مناسب نوع انسان کے علی الاطلاق ہی پہونچا دے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزون کی ضامن ہی۔ رطوبت مین عفونت نہ آنے دے اور رطوبت کی حمایت ایسی کرے کہ اُس مین تحلل جلد نہ آنے پائے ہان رطوبت کی قوت مین یہ بات ہی کہ اس مدت تک باقی رہے جس کو بسبب اپنے مزاج اولی کے یہ رطوبت مقتضی ہی اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے مین اس مدت تک بتدبیر صائب پوری ہو سکتی ہی وہ تدبیر یہ ہی کہ استبدال بدل ما یتحلل کا بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب بعجلت تجفیف پیدا کرنے والے ہین انکا غلبہ نہونے پائے نہ یہ کہ اسباب تجفیف کے مطلق پیدا نہونے پائین اور ایسی تدبیر کیجائے جو تولید عفونت سے بچاکر ضمانت اور حراست بدن کی غلبہ حرارت غریبہ سے خارجا اور داخلا کرے اسواسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی مین برابر نہین ہین بلکہ اسباب مین ابدان مختلف ہین لیکن ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد معین ہی کہ اسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اس خشکی اور جفاف کا کرسکتا ہی جو خشکی بنظر مقتضائے مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریزی اس بدن کی واجب ہی اور اس حد سے بڑھکر مقابلہ نہین کرسکتا لیکن کبھی اس حد سے بیشتر اور اس زمانہ سے پہلے بسبب وقوع ایسے اسباب کے جو معین تجفیف پر ہون یا بوجہ دیگر مہلک ہون بعض ابدان کو تاب مقاومت کی ساقط ہو جاتی ہی یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آجاتی ہی۔ اور

بہت سے آدمی کہتے ہین کہ اجل طبعی یہی ہو گو قبل از وقت طبعی بجہت فناے حرارت غریزی کے پیدا ہو جاے اسباب خارجی سے اور اجل عرضی اور غیر طبعی دوسرے قسم کی ہو پس صناعت حفظ صحت کی وہی ہو جو بدن انسان کو بہ تندرستی اسی حد معین تک اور اس سن تک جس کا اجل طبعی نام ہو پہونچادے اور جو چیزین مناسب اس جسم کی صحت کے ہین ان کی محافظت کرے اس محافظت کی ضامن اور مدبر دو قوتین ہین کہ طبیعت اُن کی خادم تصور کیجاتی ہو- ایک طبیعت ہو اور یہ قوت غاذیہ ہو کہ بدن مین بدل ماتحلل اور اس جوہر سے جو مائل ارضیت اور مائیت کی طرف ہو بنا بنا کر چھوڑتی جاتی ہو- دوسری قوت حیوانی ہو اور یہ قوت نابضہ ہو یعنے شرائین کی حرکت دینے والی واسطے ترویح قلب کے تاکہ چھوڑے بدل ماتحلل کو روح سے جس کا جوہر ہوائی اور ناری ہو- اور چونکہ غذا شبیہ مغتذی کے بالفعل نہین ہوتی اسواسطے ایک قوت مغیرہ پیدا کی گئی کہ غذا کو بالفعل مشابہ مغتذی یعنے اس عضو کے جس کی یہ غذا بنے گی کردے بلکہ اس غذا کو غذاے بالفعل بنادے- اور در حقیقت اس فعل کے تمام ہونے کے واسطے بہت سے آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ انکے ذریعہ سے جذب اور امساک اور ہضم تمام ہوتا ہو پس ہم کہتے ہین کہ منتہاے کار صناعت حفظ صحت کا درستی اور تعدیل اُن اسباب عامہ لازمہ کی ہو جن کا ذکر اوپر ہوچکا ہو- اور اکثر توجہ اس صناعت کا سات چیزون کی تعدیل مین ہوتا ہو اول اصلاح مزاج دوسرے اختیار ماکول اور مشروب تیسرے تنقیہ فضول چوتھے حفظ ترکیب پانچوین اصلاح ہوا چھٹے اصلاح ملبوس ساتوین تعدیل حرکات بدنی و نفسانی- انھین ساتون کے بعض اقسام مین نوم و یقظہ بھی داخل ہو- یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہو کہ ہر اعتدال کی ایک حد خاص مقرر نہین ہو اور نہ واسطے ہر صحت کے ایک ہی حد معین ہے- اور نہ یہ بات ہو کہ ہر واحد مزاج کا اس بات مین داخل ہو کہ اس کے واسطے صحت کسی طرح کی یا اعتدال کسی قسم کا علے الاطلاق ثابت کیا جاے بلکہ ایک امر درمیانی دو امرون کے پایا جاتا ہو یعنے بعض امزجہ پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اُس پر غالباً صحت یا اعتدال کا اطلاق کیا جاتا ہو- اور بعض مزاج تحت مین اس حکم کے داخل نہین ہین پس یا تو وہ لائق صدق نقیض اس قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ کے ہو- یعنے وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر معتدل رہتا ہو- پس سالبہ جزئیہ دائمہ کا مصداق ہے جس کو موجبہ معدولۃ المحمول لازم ہو اس لیے کہ موضوع امر وجودی ہو- یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم صادق آتی ہو- اور کبھی مرض سے متصف ہوتا ہو- پس چاہیے کہ شروع کرین ہم پہلے تدبیر اس مولود کی جس کا مزاج نہایت درجہ معتدل ہو-

## تعلیم پہلی فن تیسرا تدبیر مولود کے بیان مین

جس وقت سے وہ پیدا ہوتا ہو تا وقتیکہ کھڑے ہونے کی طاقت آئے- تدبیر اُن حاملہ عورتون کی جو قریب بولادت ہون مباحث امراض جزئی مین بیان ہوگی- اور لڑکا معتدل المزاج جس وقت پیدا ہو اُس کی تدبیر بموجب قول ایک جماعت فضلا کے یہ ہو کہ سب سے پہلے اس کی ناف کاٹین چار انگلیون سے زیادہ چھوڑ کر اور کاٹنے کے مقام کو ایک پاکیزہ ڈورے سے باندھین جو باریک بٹا ہوا اُون وغیرہ سے تاکہ گزند نہ پہونچائے اور اسی مقام پر کپڑا ایک روغن زیتون مین ڈبو کر رکھین- ناف کے تراشنے مین میری یہ تجویز ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور انزروت اور زیرہ اور اشنہ اور مُر یہ سب چیزین ہموزن پیس کر اس کی ناف پر چھڑکین اور بہت جلد اس کے بدن کی تملیح کرین یعنی پانی مین نمک پسا ہوا گھول کر اُس کے بدن کو دھوئین تاکہ جلد اس کی سخت اور قوی ہو جائے- بہت اچھا نمک وہ ہے جس مین کسی قدر شادنج اور قسط اور سماق اور جائین اور صعتر ملا ہو اور ناک اور مُنھ کی

تملیح نہ کرین جبتے اسکے بدن کو سخت کرنا اسواسطے تجویز کیا ہی کہ ابتداے ولادت مین لڑکا ہر ایک چیز سے جو اسکے بدن سے ملتی ہو اذیت پاتا ہی خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اس لیے کہ جلد اسکی رقیق اور گرم ہوتی ہو بس ہر ایک چیز بہ نسبت اسکے بدن کے سرد اور سخت اور خشن ہی۔ اگر ضرورت ہو تو مکرر تملیح کرین گے اور ضرورت یہ ہی کہ اسکے بدن مین میل اور رطوبت زیادہ ہو بعد تملیح کے نیمگرم پانی سے اسکو نہلائین اور اسکے دونون نتھنے ہمیشہ اُن اُنگلیون سے جن کے ناخن ترشے ہوے ہون پاک کرتے رہین اور آنکھون مین روغن زیتون ٹپکائین اور اسکے مقام براز کو انگشت خنصر سے دبائین تا اینکہ کھلجائے اور ہر قسم کی برودت سے اسکی حفاظت کرین جب اسکی ناف گرجاے یہ اکثر بعد تین چار دن کے واقع ہوتا ہی۔ تدبیر صائب یہ ہی کہ اُس پر خاکستر صدف یا خاکستر عرقوب بٹے بے باشنہ گوسالہ یا خاکستر قلعی اس مین سے جس کو چاہین شراب مین ملا کر چھڑکین۔ اور جسوقت ہم چاہین کہ اسکے دست بند اور پابند کو گہوارے مین باندھین بس ضرور ہی کہ قابلہ شروع کرے کہ اُس کے اعضا کو بہ نرمی دبائے تاکہ جو عضو قابل چوڑے ہونے کے ہی چوڑا ہوجائے اور جسے باریک ہونا ہی باریک ہوجائے اور ہر عضو اپنی عمدہ شکل پر آجائے۔ یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئین کہ قابلہ اُنگلی کے سرون سے اس کو چھوئے اور نرم نرم دبائے اور چند روز متواتر ایسے ہی افعال کی مداومت کرے۔ اور دونون آنکھین مولود کی پارچہ ریشمی وغیرہ سے پاک کرتے رہین اور اسکے مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کا بآسانی ہو بعد اسکے دونون ہاتھ نہالچہ وغیرہ پر پھیلا کر دونون کلائیون کو دونون زانوؤن سے ملادے اور عمامہ سر مین باندھے یا ٹوپی قبہ دار اڑھادے۔ اور ایسے مکان مین جس کی ہوا معتدل ہو سُلائے اور وہ مکان سرد نہونے پائے۔ اور یہ بھی ضرور ہی کہ وہ مکان سایہ دار اور خوب تاریک ہو کہ اس مین کسی قسم کی شعاع کا گذر نہو۔ اور اُس کا سر فرش خواب مین تمام بدن سے اونچا رہے۔ اور اس کی گردن یا اطراف اور پشت کسی طرف بچھونے پر جھکنے نہ پائین ایسے کہ ترچھے ہوجائین۔ اور معتدل پانی سے فصل گرما مین اور مائل بحرارت پانی سے بشرطیکہ تیز نہو جاڑون مین اس کو نہلائین۔ عمدہ وقت اس کے نہلانے کا یہی ہے کہ جب دیر تک سوکر اُٹھے۔ اور ایک دن مین دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہی جس قدر میل اور پسینے کی کمی اور بیشی ہو۔ اور مناسب ہی کہ پانی رفتہ رفتہ شیرگرم کیا جائے اگر فصل گرمی کی ہو۔ اور جاڑون مین اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ رہے اور اسی قدر نہلائین کہ بدن اُسکا گرم اور سرخ ہوجائے خصوصًا جاڑون مین بعد اسکے حمام سے اس کو باہر نکالین اور اس کا بخوبی لحاظ رکھین کہ پانی اسکے کان کے پردے تک نہ پہونچنے پائے اور بروقت نہلانے کے واجب ہی کہ مولود کو اس طرح پر لین کہ اس کا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائین کلائی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بھل لیٹا ہوا ور پشت اس کی اوپر کیجانب ہو تاکہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اس کے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے۔ اور اس بات مین کوشش کیجائے کہ بروقت نہلانے کے اسکی دونون ہتھیلیان پشت سے اور دونون قدم سر سے بہ نرمی وآسانی ملائین بعد اسکے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کرین مگر پاک کرنے مین بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اسکو پیٹ کے بھل لٹائین اسکے بعد پیٹھ کے بھل اور ہمیشہ بروقت چت اور پٹ لٹانے کے بدن پونچھتے جائین اور بدن کو دباتے جائین بعد اسکے اعضا کی شکل درست کرتے جائین اور اسکے بعد اُٹھٹ دین اور ایک کپڑے سے باندھین اور اُسکی ناف

پر

مین روغن زیتون شیر مین ٹپکائین کہ وہ آنکھ اور طبقات جسم کو اور ہر عضو کو چرک وغیرہ سے دھو ڈالتا ہی

## فصل دوسری رضاع اور نقل کے بیان مین

لڑکے کو دودھ پلانا اور اسکو غذا دینے کی کیفیت یہ ہی کہ جب تک ممکن ہو لڑکے کو اسکی مان کا دودھ پلائین اسلیے کہ مان کا دودھ لڑکے کی اس غذا سے بہت مناسب ہی جو قبل ولادت کے رحم مین اُسکو پہونچتی تھی یعنی خون حیض کا کہ وہی خون دودھ کی طرف مستحیل ہوا اور لڑکا اسکے ہضم کی قابلیت زیادہ رکھتا ہی اور اس سے مالوف ہی تا اینکہ تجربۂ یقینی ثابت ہوا ہی کہ لڑکے کے منھ مین اسکی مان کا سر پستان دے دینا بہت مفید ہی کہ جو چیز اسکو اذیت دے رہی ہو دفع ہو جاتی ہی - اور دن بھر مین دو یا تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیے - اور ابتداے ولادت مین بکثرت ارضاع مختلف عورتون سے نہ کرائین اگرچہ بات اچھی ہی کہ لڑکا اپنی مان کا دودھ پہلے نہ پیے جب تک کہ اس کا دودھ معتدل نہ ہو جاے اور بہتر یہ ہی کہ پہلے تھوڑا شہد چٹائین بعد اس کے دودھ پلائین یہ بھی ضرور ہی کہ جس عورت کا دودھ لڑکا پیے صبح کے وقت دو یا تین مرتبہ اسے دوھ ڈالین بعد اس کے سر پستان لڑکے کے منھ مین دین خصوصاً اگر دودھ مین کوئی عیب ہو - اور جو دودھ خراب یا تیز ہو بہتر یہی ہی کہ اسے نہ پلائین جس وقت کہ نہار منھ ہو اور یہ بھی واجب ہی کہ لڑکے کے واسطے دو چیزون کا التزام کرین جو نافع ہین اور اس کے مزاج کو تقویت دیتی ہین - ایک تو لڑکے کو آہستہ آہستہ ہلانا - اور دوسرے ہلاتے وقت کچھ گانا بر طبق موسیقی کے یا ایسی خوش آوازی سے جو لڑکون کے بہلانے کے واسطے مخصوص ہی لیکن ہلانا اور گانا اسی قدر ہو کہ جس کی لڑکے کو قابلیت ہو اور اس کی واقفیت آمادگی ریاضت اور موسیقی پر رفتہ رفتہ بڑھے - ہلانے سے ریاضت بدنی اور موسیقی سے ریاضت نفسانی پر آمادگی بڑھتی ہی - اگر مان کے دودھ پلانے سے کوئی مانع پیدا ہو مثلاً وہ ضعیف ہو یا دودھ مین فساد ہو یا مائل باحتراق ہو مناسب ہی کہ اس کے واسطے مرضعہ یعنے دودھ پلانے والی کی تلاش کرین مگر مرضعہ ان شرائط کے ساتھ ہو جن کا ہم آگے ذکر کرین گے - بعض شروط بنظر سن و سال مرضعہ کے ہین اور بعض بنظر سحنہ اور بعض بنظر اخلاق کے اور بعض بنظر ہیئت پستان کے اور بعض بنظر کیفیت دودھ کے اور بعض بنظر اس امر کے کہ یہ دودھ کتنے دنون کا ہی - اور بعض شروط بنظر جنس مولود مرضعہ کے پسر اور دختر کی راہ سے معتبر ہوتے ہین - جس وقت سب شروط کسی مرضعہ مین پائے جائین ضرور ہی کہ اُس کی غذا کا اچھا اہتمام کیا جائے یعنے گیہون اور خندروس یعنے رومی گیہون اور گوشت حملان یعنے گوسپند یکسالہ سے مقرر کیا جائے - یا گوشت جداء یعنے بھیڑا اور دہ مچھلی جس کے گوشت مین بوے بد اور سختی نہ ہو - اور کاہو بھی اسکے واسطے اچھی غذا ہی - اور فواکہ سے سیب اور بہی اور انار شیرین اور انگور اور انجیر اور بادام اور فندق اُسکو کھلانا چاہیے - بدترین بقول واسطے دائی کے جرجیر یعنے لٹے جیرہ اور رائی اور جنگلی تلسی کہ یہ چیزین دودھ کو بگاڑ دیتی ہین اور پودینہ مین بھی کسی قدر قوت ہی کہ دودھ کو بوجہ تجفیف کے خراب کر دیتا ہی - شروط مرضعہ کے یہ ہین سن مین پچیس سے تیس برس تک ہو اسواسطے کہ یہی سن شباب اور سن صحت اور کمال کا ہی - سحنہ اور ترکیب جسم کی شرط یہ ہی کہ خوش رنگ اور قوی گردن کشادہ سینہ اور عضل چوڑے اور گوشت سخت اور لاغری اور فربہی مین متوسط اور بدن مین گوشت زیادہ اور چربی کم ہو اخلاق کی شرط یہ ہی کہ پسندیدہ اور اچھے ہون آثار نفسانی جو بُرے مثل غضب اور غم اور جبن کے اُن کا اثر اس پر دیر مین ہو - علی ہذا القیاس اور اخلاق بد سے بری ہو اس لیے کہ اخلاق بد مزاج کو فاسد کر دیتے ہین - بیشتر اس کی تاثیر بذریعۂ دودھ کے لڑکے تک پہونچتی ہی اسی واسطے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مجنون عورت سے دودھ پلوانے کو منع فرمایا ہو- ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہو علاوہ بدخلق ہوجانے لڑکے کے سمجھ مین آتی ہو کہ مجنون عورت کو بے التفاتی لڑکے کی پرورش مین اور کمی اس کی مدارات مین ہوتی ہو اس سے وہ بخوبی تناور نہین ہوتا ہو- ہیئت پستان مین یہ شرط ہو کہ دونون ملے ہوے اور بڑے بڑے ہون اور بوجہ بڑے ہونے کے لٹکتے نہون- اور یہ بھی اچھا نہین ہو کہ بہت بڑے ہون سختی اور نرمی مین معتدل ہونا بہت ضرور ہو- دودھ کی شرط یہ ہو کہ قوام اور مقدار اُسکی معتدل ہو اور رنگ مائل بسفیدی تیرہ اور سبز اور زرد اور سرخ نہ ہو خوشبو اچھی ہو اور اُس مین بوے ترشی اور عفص نہ آئے مزہ شیرین ہو اور ترشی اور نمکینی اور تلخی نہو اور مقدار مین بہت ہو اور اجزا اس کے متشابہ ہون- پھر اس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پنیر کے نہو اور نہ اس کے اجزا رقت اور غلظت مین مختلف ہون اور کف اُس پر بہت سا نہ آئے- کبھی اسکے قوام کا تجربہ ناخن پر ٹپکا کر کیا جاتا ہو اگر بہ جائے رقیق ہو اور اگر ناخن کی طرف جھکتا ہوا ٹھہر جائے وہ غلیظ ہو- اسی طرح شیشہ مین بھر کر تجربہ کرتے ہین اس مین کسی قدر مُر پیسے ہوے ڈال کر اُنگلی سے ہلاتے ہین کہ اس ذریعہ سے مقدار اس کی جبنیت اور مائیت کی دریافت ہوتی ہو اس لیئے کہ اچھا دودھ وہی ہو جس مین جبنیت اور مائیت برابر ہو- اگر باضطرار ایسے دودھ پلانے کی حاجت پڑے جس مین یہ اوصاف نہون اس وقت پلانے کی تدبیر اور علاج مرضعہ سے اس دودھ کی اصلاح کرین گے- پلانے کی تدبیر مصلح یہ ہو کہ غلیظ دودھ جو کریہ الرائحہ ہو اس کو دوھ کر ہوا مین رکھدین کہ رقیق ہوجائے اور بوے بد نکلجائے- اور جس مین حرارت زیادہ ہو اسکو نہار منہ پلانا مطلقاً جائز نہین ہو- اور علاج مرضعہ کا یہ ہو کہ اگر اُس کا دودھ گاڑھا ہو سکنجبین بزوری جوشاندہ ملطفات کے ساتھ مثل فودنج اور زوفا اور حاشا اور صعتر جبلی وغیرہ کے پلائی جائے- اور خورش اس کی ماہی طریخ وغیرہ سے مقرر کیجائے اور کسی قدر مولی بھی اس کی غذا مین داخل رہے اور سکنجبین مین گرم پانی ملا کر دایہ کو قے کرائین اور معتدل ریاضت کا اُسے خوگر کرین- اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سکنجبین ہمراہ شراب رقیق کے پلائین الگ الگ خواہ دونون ملا کر- اور اگر دودھ اس کا رقیق ہو اچھی غذاات آسودہ حالی اس کی کیجائے اور ریاضت سے منع کرین اور جو چیزین خون غلیظ پیدا کرتی ہین غذا مین تجویز کیجائین- اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہ ہو شراب شیرین یا دوشاب انگور کا استعمال کرتے رہین- اور زیادہ سونے کا خوگر کرین- اور اگر دودھ اُس کا رقیق اور کریہ الرائحہ ہو کھانا اُس کا خوشبودار چیزون سے (جیسے دارچینی زعفران قرنفل وغیرہ) معطر کرین اور اگر دودھ کم ہو اس کے سبب کو سوچین اور دریافت کرین کہ دودھ مین کمی بسبب سوء مزاج تمام بدن کے ہو یا فقط پستان کے سوء مزاج سے دودھ مین کمی ہوئی ہو- اور اس کی شناخت اُن علامات سے جو اوپر تحریر ہوچکے ہوسکتی ہو- اور لمس پستان سے بھی دریافت ہوسکتا ہو اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اس کے پستان مین حرارت ہو یا مزاج مین آتش جو اور ریالک وغیرہ سے غذا مقرر کرین- اور اگر برودت مزاج کی ثابت ہو یا سدہ یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت ہو غذاے لطیف مائل بحرارت زیادہ کیجائے- اور نیچے پستان کے سینگیان لگائین مگر بہت سخت نہون اور ایسی ہی صورت مین گاجر کے بیج اور خود گاجر منفعت عظیم پیدا کرتی ہو- اگر دودھ کی کمی کا سبب کمی غذاے مرضعہ ہو

اسکی غذا حریرہ جوکہ جواور سبوس گندم اور حبوب مناسبہ سے تیار کرتے ہین مقرر کرین - اور واجب ہو کہ اُسکے حریرے اور غذا مین بیج بادیانہ
اور تخم اُسکا اور تخم شبت اور کلونجی وغیرہ شریک کرین یہ بھی کہتے ہین کہ پستان بز دمیش یعنی بھیڑ اور ماعز یعنے بکری کا کھانا بجہت اُسکے کہ اُسمین دودھ
رہتا ہو دودھ کے زیادہ کرنے مین نافع ہو اسلیے کہ اس مین مشاکلت اور مشابہت ہو دودھ سے اور بالخاصیت بھی اثر ہو تجربہ مین یہ ایا ہو کہ ایک رتیمار خنفیہ
دیمک یا خراطین خشک کرکے آش جو مین چند روز متواتر کھلائین البتہ نہایت سودمند ہو اسی طرح سلافہ یعنی فشردہ نمکین مچھلی کے سر کا سوکھے پانی مین
ملاکر پلائین منجملہ اُن چیزون کے جنسے دودھ مین افزایش ہوتی مجرب ہو کہ ایک وقیہ روغن گاو لیکر اُسپر تھوڑی سی شراب خالص ڈال کر پلائین
یا آرد کنجد شراب مین ملاکر صاف کرکے پلائین اور پستان پر ثفل نار دین مع روغن زیتون و شیر مادہ خر سے ضماد کرین یا ایک اوقیہ بھونا ہوا
بیگن چھلکا اوتار کر شراب مین چھانکر پلائین - یا سبوس گندم اور رصولی شراب مین جوش دیکر پلائین - ایک اور قوی دوا یہ ہو شبت تین اوقیہ
تخم حندقوقی یعنی گدہ پر نیا تخم گندنا ہر واحد ایک اوقیہ اور رطبہ یعنی حندقوقی بری اور حلبہ یعنی میتھی ہر واحد دو اوقیہ سب کو عصارہ رازیانہ اور
شہد اور مسکہ مین ملاکر قدرے کھلائین - اگر دودھ بجہت کثرت کے ایذا دیتا ہو اور فاسد ہوجاتا ہو بجہت احتقان اور انکا ثف کے تو غذا کم کرنے
سے کم ہوجاتا ہو - اور ایسی چیزون کے کھانے سے جن مین غذائیت کم ہو اور سینے اور پستان پر زیرہ اور سرکہ پیس کر ضماد لگانے سے کم ہوجاتا ہے -
باطین خر اور سرکہ یا مسور جو سرکہ مین ملائی جائے اور اُسکا ضماد کیا جائے اور شور پانی بعد ضماد لگانے کے پیا جائے جب بھی دودھ کم ہوجائیگا
اسی طرح پودینہ کا بکثرت استعمال کرنا - اور بکثرت مالش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہو جس دودھ مین بو بدلی ہو شراب ریحانی کے پینے
سے اور معطر غذاؤن کے کھانے سے علاج کرنا چاہیے - مرضعہ کی مدت وضع حمل کی یہ شرط ہو کہ تھوڑے دن اُسکو وضع حمل سے گذرے ہون اگر بہت
کم بھی ہون بلکہ ڈیڑھ یا دو مہینے گذرے ہون - اور لڑکا پیدا ہوا ہو نہ لڑکی اور پوری مدت طبیعی یعنی نو مہینے پر لڑکا پیدا ہوا ہو - اور اسقاط نہ ہوا ہو
اور نہ اس عورت کو عادت اسقاط کی ہو - یہ بھی ضرور ہو کہ مرضعہ کو ریاضت معتدل کرائی جائے اور کیموس جید بننے والی غذا کھلائی جائے - اور زمانہ رضاع
مین اُسکے ساتھ جماع نہ کیا جائے کہ اس سے خون حیض مین حرکت پیدا ہوتی ہو اور دودھ کی بو کم ہوجاتی ہو اور بگڑ جاتا ہو بلکہ اکثر پیٹ سے رہجاتی ہو اسمین
دونون لڑکون کا ضرر ہوتا ہو دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہو اور جنین کو پوری غذا نہین ملتی ہو - ہمیشہ بروقت دودھ پلانے کے خصوصاً پہلی مرتبہ
واجب ہو کہ تھوڑا سا دودھ دوہ کر پھینک دین اور پستان کے منھ کو دباکر دودھ سے بھر کر لڑکے کے منھ مین دینا چاہیے تاکہ چوسنے مین اُسکو وقت
ایسی نہ پڑے کہ آلات حلق اور مری مین ماہ بیچ اور اپنے کام سے بیکار ہوجائین اور ضعف پیدا ہوجائے - اور یہ بھی لازم ہو کہ ہمیشہ بروقت
دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹایا کرین کہ بہت نافع ہو اور شہد مین اگر تھوڑی سی شراب ملادین بہت بہتر ہو - بہت سا دودھ ایک مرتبہ پلانا
مناسب نہین ہو بلکہ صواب یہ ہو کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کرکے پلائین پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا جائے بیشتر تمدد اور نفخہ اور کثرت
سیاح اور بیاض بول عارض ہوجاتا ہو - اگر یہ عوارض پیدا ہوجائین پھر اُسکو دودھ نہ دینا چاہیے اور بہت دیر تک بھوکھا رکھین اور
سلانے مین اہتمام کرین یہانتک کہ ہضم ہوجائے - اکثر اولی ایام ولادت مین تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیے - اور اُنھین
دنون مین سوائے مان کے اگر کوئی مرضعہ دودھ پلائے بہتر ہوگا جیسا ہم اوپر کہہ چکے - اسی طرح اگر دائی کے مزاج مین کوئی فساد برپا ہو یا
کوئی مرض ایذادہ خواہ اسہال کثیر یا احتباس مواد عارض ہو تو مناسب یہ ہو کہ دوسری سے دودھ پلوائین جب تک اُس کا مزاج درست
ہوجائے - اسی طرح اگر بنظر ضرورت کے مرضعہ کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اُسکے واسطے ایک کیفیت خاص اور قوت غالب ہو اُسوقت بھی
اس سے دودھ نہ پلوائین - اگر دودھ پینے کے بعد لڑکا سوجائے تو بہت زور زور گہوارے کو نہ ہلائین کہ اس جہت سے معدے مین دودھ ہلجاتا ہو

بلکہ آہستہ آہستہ ہلانا چاہیے۔ دودھ پینے سے پہلے رونا لڑکے کا اچھا ہو اور مفید ہو۔ مدت طبعی دودھ پلانے کی دو برس ہو۔ اگر لڑکے کی خواہش اس دو برس کے اندر کسی اور چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور اس بارہ مین اُس پر تشدد نہ کرنا چاہیے پھر جب اُسکے دانت نکلنے شروع ہون غذاے قوی کی طرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جس کا چبانا دشوار ہو نہ دینی چاہیے۔ سب سے پہلے یہی بہتر ہو کہ نرم ٹکڑا روٹی کا مرضعہ چبا کر لڑکے کو کھلائے بعد اُسکے پانی یا شہد یا شراب یا دودھ مین بھگو کر دینا چاہیے اور بعد اسکے تھوڑا سا پانی پلانا چاہیے اور اکثر اوقات پانی مین شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اُسکے اور کھانے کے اتنا تھوڑا فاصلہ بھی نہونے پائے کہ اُسکا معدہ ممتلی ہو جائے پھر اگر لڑکے کو زحمت امتلاے طعام کی اور نفخ شکم اور بیاض بول عارض ہو ہر چیز کے کھانے سے اُسکو باز رکھیں۔ بہتر یہ نسبت غذا دینے لڑکے کے یہی ہو کہ پہلے تمریخ یعنی مالش بہن وغیرہ کی کرلین اور نہلا لین اُسکے بعد غذا دین۔ جب دودھ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودھ چھوٹ جائے بہتر ہو کہ اُسکو از قسم حریرہ اور سُبک گوشت کا خوگر کرین۔ اور دودھ چھوڑانا لڑکے کا یکبار کی مناسب نہین ہو۔ بلکہ آہستہ آہستہ چھوڑانا چاہیے اور آٹے اور شکر کی لانبی اور گول مجورین بنا کر چوسانا چاہیے۔ اگر دودھ چھوڑنے مین بہت مچلے اور تنگی کرے اور کسی طرح نہ چھوڑ سکے چاہیے کہ ایلوا اور خرفہ ایک درہم پیس کر پستان پر طلا کرین دودھ چھوٹ جائیگا خلاصہ یہ کہ تدبیر اطفال کی بنظر مناسب مزاج کے بذریعہ ترطیب کرنا چاہیے اسلیے کہ ترطیب مناسب مزاج کے ہو اور تغذیہ اور نمو مین اسکی حاجت ہو اور ریاضت معتدل جس کے اعتدال مین زیادتی ہو لڑکون کے واسطے درکار ہو اور یہ ریاضت گویا امر طبعی اُنکے واسطے ہو اور طبیعت اُسکی متقاضی ہو اسلیے کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے بخوبی ہوتا ہو جس وقت لڑکے سن طفولیت سے تجاوز کر کے سن صبی تک پہونچین اور سیدھے کھڑے ہونے لگین اور حرکت اُن کے ہاتھ پانون مین پیدا ہو مناسب نہین ہو کہ حرکت سخت درشت کا انھین تحمل کرایا جائے اور یہ بھی جائز نہین ہو کہ چلنے پھرنے اور بیٹھنے کو تحمل اسکو قبل ظاہر ہونے اُسکی خواہش طبعی کے کرایا جائے اگر بدون خواہش طبعی کے اُسے نشست و برخاست کی تکلیف دیجائیگی اُسکی پنڈلیون اور پشت مین آفت پہونچے گی پس واجب یہ ہو کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر اپنے بدن کا زور ڈالے ایک ٹکڑا چمڑے کا چکنا بچھا دین اور اُس پر اُسکو پھسلنے دین تاکہ زمین کی خشونت سے اُسکی جلد کو گزند نہ پہونچے۔ اور اُسکے سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن مین گڑتی یا چبھتی یا کاٹ ڈالتی ہو ہٹا دین۔ اور اونچی جگہ سے اُسکو پھسلنے نہ دین جب دانت اُسکے پھوٹ کر برآمد ہون مناسب ہو کہ کوئی چیز سخت چبانے نہ پائے ورنہ بوجہ چبانے کے جس مادے سے دانت پیدا ہوتے ہین وہ بھی فنا ہو جائیگا اُس وقت مناسب ہو کہ خرگوش کا بھیجا اور مرغ کی چربی اُس مقام پر ملین جو بوجہ ابھرنے دانت کے پھول گیا ہو اُس دوا سے بآسانی پھوٹ کر نکل آئیگا اور جب بخوبی دانت ابھر آئے سر اور گردن مین لڑکے کے زیت مغسول گرم پانی مین ملا کر ملین اور تھوڑا سا روغن زیت کانون مین ٹپکائین۔ جب یہ دانت اس قدر طاقتدار ہو جائین کہ انسے کاٹ سکے اُسوقت لڑکا اپنی انگلی کو مُنھ مین لیجا کر کاٹنے لگتا ہو اس وقت واجب ہو کہ ایک ٹکڑا ملیٹھی کا جو ابھی خشک نہوئی ہو اُسکو دیا جائے کہ دانتون سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہو اور آیندہ قروح اور اوجاع مسوڑھے کے واسطے سد باب کرتا ہی۔ اسیطرح یہ بھی ضروری ہو کہ اُسکے منھ مین شہد اور نمک کی مالش کرین تاکہ مسوڑھون کا درد پیدا نہو جائے پھر جسوقت یہ دانت مضبوط ہو جائین اور تمام و کمال برآمد ہون تھوڑا سا رب السوس خواہ اصل السوس جو بہت سخت نہو اُسکے منھ مین رکھنا چاہیے اور گردن مین بوقت نکلنے دانتون کے زیت شیرین خواہ اور کوئی میٹھا تیل ملنا چاہیے۔ اور جب بولنا شروع کرے ہمیشہ دانتون کی جڑون مین مالش کرنی چاہیے **فصل تیسری بیان مین** معالجہ اُن امراض کے جو لڑکون کو عارض ہوتے ہین لڑکون کے علاج مین مقدم تدبیر حفظ صحت مرضعہ کی ہو تا اینکہ اگر ملطفون ہو کہ مرضعہ کے

بدن مین باستلاے خون ہو فصد یا حجامت کرائی جائے اور اگر امتلا کسی اور خلط کی معلوم ہو خاص اُسی خلط کا استفراغ کرانا چاہیے یا حاجت حبس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی بطرف سر کے یا اصلاح اعضاے تنفس کی یا تبدیل کسی اور سوء مزاج کی ہو ایسی چیزون سے علاج کیا جائے جو مناسب اور موافق اُسی سوء مزاج کے ہون پھر اگر معالجہ اُس کا بذریعۂ اسہال کے ہو یا اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعہ قے کے کیا جاوے یا خود بخود قے ہو مگر قوی ہو پس مناسب یہ ہے کہ اُس دن کوئی اور عورت دودھ پلائے۔ اب ہم امراض جزوی لڑکون کے جو اکثر عارض ہوتے ہین بیان کرتے ہین ازانجملہ ورم اور ورام ہین جو مسوڑھون مین بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتے ہین یا وہ اورام ہین جو ادتار مین بجانب لحیتین پیدا ہوتے ہین اور تشنج اعصاب او تار مین بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتا ہے جس وقت یہ ورم خواہ تشنج عارض ہو چاہیے کہ اُنگلی سے اس مقام کو دبائین بہت نرمی کے ساتھ اور جو روغن دانت کے اُگنے کے مقام مین مذکور ہو چکے ہین انکی مالش کرین اور شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ علک البطم کے ملین اور سر پر نطول پانی کا جس مین بابونہ اور شبت جوش دیا گیا ہو کرین ازانجملہ لڑکون کو دست بروقت نکلنے دانتون کے بکثرت آتے ہین بعضون کا یہ گمان ہے کہ سبب اس اسہال کا یہ ہوتا ہے کہ لڑکا ایک فضلہ شور یعنی مسوڑھون سے ہمراہ دودھ کے چوستا ہے اسیوجہ سے اسہال عارض ہوتا ہے۔ اور چاہیے کہ سبب اسہال کا یہ ہو بلکہ چونکہ طبیعت پیدا کرنے مین ایک مادہ کے زیادہ مصروف ہوتی ہے اسوجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہین کرتی اور نیز چونکہ درد مسوڑھون مین عارض ہوتا ہے یہ بھی ایک سبب بدہضمی کا ابدان ضعیفہ مین ہو سکتا ہے۔ اسہال لڑکون کا اگر کم ہو اُسکے علاج کی طرف نہ مشغول ہونا چاہیے اور اگر افراط کا خوف ہو اُس کا تدارک اس طرح پر کرین کہ زیرہ اور گل سرخ کو سرکہ مین بھگو کر پیٹ کو سینکین یا باجرہ جو تھوڑے سے سرکہ مین پکایا جاے اس سے تکمید کرین اگر اس سے فائدہ نہو انفحہ (یعنے معدہ بچہ حیوانات جس کو ہندی مین چستہ کہتے ہین) بھیڑ کا ایک دانگ سرد پانی مین ملا کر پلائین اور بروقت اسہال کے اِس بات کی احتیاط رکھین کہ دودھ اُسکے معدے مین پھٹنے نہ پائے وہ احتیاط اس طرح پر ہو سکتی ہے کہ دودھ کے قائم مقام کوئی اور غذا تجویز کرین جیسے زردی بیضہ نیمبرشت اور لب الخبز یعنے گودا روٹی کا پانی مین پکا کر یا ستو پانی مین ملا کر کھلائین ازانجملہ لڑکون کو قبض شکم عارض ہوتا ہے اس عارضہ سے نجات اُن کو بذریعہ پشک موش کے یا اُسے شہد مین ملا کر شیاف تیار کرین ہوتی ہے خواہ یہ دونون جزو اور فودنج اور اصل السوس آسمان گونی بجنسہ یا جلا کر شیاف کرین یا تھوڑا سا شہد خواہ برابر چنے کے علک البطم کھلائین اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کرین اور اسکی ناف پر لخلخہ گاؤ اور بخور مریم ملا کر لگائین ازانجملہ لڑکون کے مسوڑھون مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پس روغن اور موم اور چربی اور نمکین گوشت سڑا ہوا ان چیزون کی تکمید نفع کرتی ہے ازانجملہ لڑکون کو تشنج عارض ہوتا ہے اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم باوجود شدت ضعف عصب کے ہوتا ہے خصوصاً جو لڑکا موٹا تازہ ہو۔ اور بدن مین اُسکے رطوبت زیادہ ہو اُسکا علاج روغن ایرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیری یعنے شب بو سے کیا جاتا ہے ازانجملہ اکثر لڑکون کو کزاز عارض ہوتا ہے اُسکا علاج قنارالحمار کو پانی مین جوش دے کر یا بذریعۂ روغن بنفشہ مع روغن قنارالحمار کے کیا جاتا ہے اگر اسکا احتمال ہو کہ جو تشنج اُسکو عارض ہوا ہے بعد حمیات اور اسہال سخت کے ہو اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہے تو اُسکے مفاصل کو تنہا فقط روغن بنفشہ مین ڈبو دینا چاہیے خواہ روغن بنفشہ مین دم صاف کیا ہوا ملا دین اور ان کے دماغ پر روغن زیتون اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سا ٹپکائین اسی طرح اگر ان کو کزاز یابس عارض ہو ازانجملہ اُن کو کھانسی اور زکام عارض ہوتا ہے اُسکے علاج تین ہم تجویز کرتے ہین کہ بہت سا گرم پانی اُس کے سر پر ڈالا جائے اور زبان پر اُس کے شہد ملا جائے بعد اُس کے بیخ زبان اُنگلی سے دبائین۔

تاکہ قے بلغمی ہوجائے اور صحت پائے یا صمغ عربی اور کتیرا ہیدانہ رب السوس قند سفید کا سفوف بنا کر دودھ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پلائین ازانجملہ
کبھی اطفال کو سوے تنفس عارض ہوتا ہی اس وقت دونون کان کی جڑون کو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے ملنا چاہیے اور دبا کر
قے کرانی چاہیے - اسی طرح روغن مذکور سے مالش کرکے انگلی زبان اندر کو کھینچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہی اور گرم پانی اُنکے مُنھ مین ٹپکانا چاہیے
اور لعوق تخم کتان اور عسل کا بنا کر استعمال کرنا چاہیے ازانجملہ قلاع بھی لڑکون کو بکثرت عارض ہوتا ہی اسواسطے کہ جھلی اُنکے مُنھ اور زبان
کی بہت نرم ہی کہ آہستہ چھونے کی بھی تحمل نہین ہی چہ جائیکہ مائیت لبن اُس جھلی مین جلا پیدا کرتی ہی یہ جلا اُنکو اذیت دیتی ہی اور مورث قلاع
کی ہوتی ہی بدترین قلاع جو لڑکون کو عارض ہو وہ ہی جس کا رنگ مثل کوئلے کے سیاہ ہو کہ یہ اکثر قاتل ہوجاتا ہی - اور اسلم اقسام قلاع جسمین
زیادہ جانبر ہوتا ہی وہ ہی جو سفید یا سُرخ رنگ ہو مناسب ہی کہ سُبک دوا ادویہ قلاع سے جو ادویہ جزوی مین مذکور ہین استعمال
کیجائے - اکثر لڑکے کو پیسا ہوا بنفشہ تنہا خواہ گل سُرخ اور تھوڑی سی زعفران ملا کر دینا کافی ہوتا ہی اور کبھی تنہا خرنوب نبطی - اور کبھی عصارہ
برگ کاہو و برگ عنب الثعلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہی - اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو اصل السوس پیس کر دیتی چاہیے اور اکثر سوڑھون کے
ورم اور قلاع کو مرکی اور مازو اور قشور کندر پیس کر عسل مین ملا کر استعمال کرین - اور اکثر رب توت ترش اور رب انگور قلاع اطفال
مین کافی ہوتا ہی - اور کبھی دھونا مقام ماؤف کا شراب عسل یا ماء العسل سے اور اسکے بعد استعمال کسی شے مجفف کا جو ابھی مذکور
ہو چکا ہی استعمال کرنا نافع ہوتا ہی - پھر اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو چاہیے کہ عروق قشور رمان یعنے پوست اندرونی انار اور
گلنار اور سماق ہر ایک اکیس ماشہ مازو چودہ ماشہ تخم شبت سات ماشہ پیس کر بار چہ بیز کرکے چھڑکین ازانجملہ کبھی لڑکون کے کان سے
رطوبت بہتی ہی اسلیے کہ اُنکے بدن خصوصًا دماغ مین رطوبت زیادہ ہی چاہیے کہ ایک کپڑا شہد اور شراب ملا کر تر کرین جسمین تھوڑی سی پھٹکری
اور زعفران اور نطرون ملی ہو کان مین رکھین اور جب کپڑے کو فقط شراب عفص یعنی مازو جس مین تھوڑی سی زعفران شریک ہو بھگو کر کان مین رکھنا
کافی ہوتا ہی ازانجملہ اکثر لڑکون کے کان مین درد ریحی خواہ رطوبی پیدا ہوتا ہی اسکا علاج رسوت صعتر اور نمک وطبرزد اور مسور اور مرکی اور
اندرائن کے بیج اور ابہل اس مین سے جسکو چاہین تیل مین پکا کر کان مین ٹپکائین ازانجملہ لڑکون کے دماغ مین ورم گرم پیدا ہوتا ہی جس کا نام
عطاش ہی کبھی اس ورم کا درد آنکھ اور حلق تک پہونچتا اور چہرے کا رنگ زرد ہوجاتا ہی اُس وقت واجب ہی کہ تدبیر اور ترطیب دماغ کی پوست کدو
اور خیارے کرین یا انکو یا عصارہ برگ خرفہ سے علاج کرین اور روغن گل تھوڑا سا سرکہ مین ملا کر اور زردی بیضہ کی ہمراہ روغن گل کے بھی نافع ہی
ان دواؤن مین سے بدل بدل کر ہمیشہ استعمال کرتے رہین ازانجملہ لڑکے کے سر مین کبھی پانی بھر جاتا ہی اُس کو ہم نے امراض سر مین کتاب
سوم مین بیان کیا ہی ازانجملہ کبھی آنکھین لڑکون کی پھول جاتی ہین اُس پر افیون دودھ ملا کر طلا کرنا چاہیے بعد اُسکے طبیخ بابونہ اور آب بادروج
سے دھونا چاہیے ازانجملہ کبھی بہت زیادہ رونے کے حدقہ چشم لڑکون کے سفید ہوجاتے ہین اُسکا علاج عصارہ برگ عنب الثعلب سے کیا جاتا ہی
ازانجملہ سلاق یعنی پلکون کا موٹا ہو کر سُرخ ہوجانا اور موٹا ہونا بہت رونے سے پیدا ہوتا ہی اسکا بھی علاج برگ عنب الثعلب سے کرین ازانجملہ
حمیات لڑکون کو عارض ہوتے ہین اُنکے حمیات کی عمدہ تدبیر یہ ہی کہ علاج مرضعہ کا کیا جائے اور رضیع کو آب انار ہمراہ سکنجبین اور شہد کے پلایا جائے
یا عصارۂ خیار قدرے کافور اور شکر ملا کر دینا چاہیے بعد اُسکے نکالنے کی تدبیر کرین اسطرح پر کہ عصارہ قصب یعنی سرکنڈہ کو نچوڑ کر سر اور پاؤن پر لگائین اور
کچھ ارتعادین کہ اس ذریعہ سے تعریق لڑکون کی ہوجاتی ہی ازانجملہ کبھی پیٹ مین لڑکون کے پیچ ہوتا ہی پس اینٹھتے ہین اور روتے ہین چاہیے کہ اُنکے
تکمید آب گرم اور بہت سا روغن گرم اس مین تھوڑا موم ملا کر کرین ازانجملہ کبھی اُن کو عطاس یعنی چھینک متواتر آتی ہی اگر یہ مرض بہت ورم

اطراف دماغ کے ہو علاج ورم کا بذریعۂ تبرید اور طلا اور مالش عصارہ سرد اور روغن بارد سے کرنی چاہیے اور اگر ورم نہو بادروج کو پیس کر ناک مین پھونکین ازانجملہ کبھی اُنکے بدن مین بثور اور دانے برآمد ہوتے ہین اگر بشکل قرحہ کے سیاہ سیاہ ہون قاتل ہین اور اگر سفید ہون سلیم ہین اور اسی طرح سرخ اور اگر قلاع ہے اور سیاہ ہو جب بھی قتال ہے پھر اسکا تمام بدن مین پھیل جانا کیونکر مہلک نہوگا۔ بیشتر ایسے بثور کے نکلنے مین بہت سے منافع ہوتے ہین بہرحال ان بثور کا علاج مجففات لطیف سے کرنا چاہیے جو ایسے پانی مین داخل کیے جائین جسمین یہ بثور دھوئے جاتے ہین اور جنمین مثل گل سرخ اور آس اور برگ شجر مصطگی یا جھاؤ کی پتی جوش دی گئی ہو۔ اور ان چیزون کے روغن بھی مفید ہوتے ہین اور جو بثور سلیم ہین اُن کو یہانتک رہنے دین کہ نضج مادہ کا ہوجائے بعدہٗ اُسکے علاج کرنا چاہیے اگر اُن مین قرحہ پڑے مرہم اسفیداج کا استعمال کرین اور اگر حاجت ہوتی ہے کہ ماء العسل مین تھوڑا سا نطرون ملاکر دھوئین اسی طرح قلاع اگر متقرح ہوجائے انھین دواؤن سے علاج کیا جاتا ہے۔ اگر اُن بثور مین بہت زیادتی تخین یا چرک کے کثافت پیدا ہوجائے اس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہوتی ہے پس ماء بورق ہے جس مین دودھ ملا ہو دھوئے جاتے ہین تاکہ تحلیل ہو سکے پھر اگر جلد مین آبلہ برآمد ہون جوشاندۂ آس اور گل سرخ اور اذخر اور برگ درخت مصطگی سے نہلائین ازان سب تدبیر سے بہتر یہ ہے کہ اصلاح غذاے مرضعہ کی کرین ازانجملہ بہت کثرت رونے کے ناف انکی اونچی ہوجاتی ہے یا کوئی اور سبب اسباب فتق سے پیدا ہوجاتا ہے ہماری تجویز اسوقت یہ ہے کہ اجوائن کو پیس کر سفیدی بیضہ مین ملاکر ناف مین لگائین اور ٹکڑا کتان کا باریک اُسکے اوپر باندھین تاکہ ناف کی حفاظت ہو یا سوختہ ترمس تلخ کو نبیذ مین ترکرکے ناف پر باندھین۔ اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ قوابض حارہ جیسے مرکی اور پوست سرو اور جوز السرو اور ایلوا اور اقاقیا خواہ اور دوائین جو بحث فتق مین لکھی جاتی ہین استعمال کرین ازانجملہ لڑکون کو بروقت ناف کاٹنے کے ورم عارض ہوتا ہے اُسوقت واجب ہے کہ شنکاک جسے رتن جوت بھی کہتے ہین اور شیخ نے اسکا نام فنجنوش رکھا ہے۔ اور ملک العلم یہ دونون تل کے تیل مین پگھلاکر کسی قدر پلائین اور ناف پر طلا کرین ازانجملہ لڑکون کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ کسی وقت نہین سوتے اور ہر وقت رویا کرتے ہین اور بیقرار رہتے ہین اور آواز درد ناک سے چلاتے ہین اور باضطرار اُنکے سُلانے کی ضرورت ہوتی ہے اگر ممکن ہو کہ پوست خشخاش یا تخم خشخاش یا روغن کاہو اور خشخاش وغیرہ سے اُنکی کنپٹی اور تالو پر ملنے سے نیند آجائے تو بہتر ہے ورنہ دوائے قوی کی حاجت ہوگی منجملہ ان دواؤن کے ایک دوا یہ ہے کہ چرنجی اور جو گندم اور خشخاش اور تخم کتان اور حب لجوزی اور خرفہ اور بارتنگ اور تخم کاہو انیسون زیرہ رازیانہ ان سب کو تھوڑا تھوڑا جوش دیکر کوٹ کر اس مین تھوڑا سا اسبغول بریان جو کوٹا نجائے ہموزن شکر سفید داخل کرکے سات ماشہ تک لڑکے کو پلائین اگر چاہین کہ اس سے زیادہ قوی ہو تھوڑی افیون شریک کرلین جسکی مقدار برابر ثلث ایک جزو کے ہو یا اس سے کم ہو ازانجملہ لڑکے کو کبھی ہچکی عارض ہوتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ نارجیل اور شکر کھلائین ازانجملہ لڑکے کو کبھی قے بافراط عارض ہوتی ہے بیشتر نصف دانگ قرنفل سے شفا ہوجاتی ہے اور کبھی معدے پر ضماد حوالس قے کا جو ضعیف ہون نافع ہوتا ہے ازانجملہ کبھی ضعف معدہ لڑکون مین پیدا ہوجاتا ہے چاہیے کہ معدے پر ملیسوس یعنی وہ شراب جس مین سوسن آسمان گونی مع دیگر ادویہ کے جوش دی گئی ہو اُس شراب کو ہمراہ گلاب یا ماء الآس کے طلا کرین۔ یہ اور تھوڑی سی لونگ اور مُشک پلائین یا ایک قیراط مشک تھوڑی سی شراب مثلث مین داخل کرکے استعمال کرین ازانجملہ لڑکون کو کبھی بدخوابی ایسی عارض ہوتی ہے کہ سوتے مین چونک چونک پڑتے ہین اکثر یہ بدخوابی امتلاے معدہ سے بہت شدت بدہضمی کے پیدا ہوتی ہے پس جس وقت طعام فاسد ہوا اور معدہ اُسکا حس کرے اُسکی اذیت قوت حاسہ سے قوت متخیلہ و مصورہ تک پہونچکر صورت گری ایسے خوابہاے پریشان کی کرتی ہے جو خواب مین لڑکے کو ڈراتے ہین تدبیر واجب ہے کہ بروقت امتلاء کے لڑکا سونے نہ پائے اور تھوڑا شہد چٹایا جائے تاکہ جو غذا

معدے مین منعظم ہوجائے اور معدے سے اُتر جائے **ازانجملہ** لڑکون کو ورم حلق درمیان فم اور مری کے عارض ہوتا ہی اور اسے ذبحہ بھی کہتے ہین اور کبھی بڑھتے بڑھتے یہ ورم عضل اور مہرہ پشت تک پہونچتا ہی واجب ہی کہ اس مرض مین طبیعت کو بذریعہ شیاف کے تلین کرین بعد اس کے رب السوس وغیرہ سے علاج کرین جو رادع اور مرخی اور محلل ہو **ازانجملہ** کبھی لڑکون کو بروقت سونے کے خرخرہ عظیم پیدا ہوتا ہی واجب ہی کہ السی کوٹ کر شہد کے ساتھ چٹائین یا زیرہ کوٹ کر ہمراہ شہد کے استعمال کرین **ازانجملہ** کبھی لڑکون کو ریح الصبیان یعنے أم الصبیان جو ایک قسم کی صرع ہی عارض ہوتی ہی اسکے علاج کا ذکر بخوبی باب امراض راس مین کیا ہی لیکن اس مقام پر بھی چند دوائین ایسی جو بہت مفید ہین بیان کیجاتی ہین صعتر جند بیدستر زیرہ ہموزن لیکر پیسین اور بقدر تین جو کے پلائین **ازانجملہ** خروج مقعد کا مرض لڑکون کو اکثر ہوتا ہی جسکو کانچ نکلنا کہتے ہین چاہیے کہ پوست انار اور آس تر اور جفت بلوط اور گل سرخ خشک اور قرن سوختہ گوسفند اور پھٹکری اور ناخن سوختہ گوسفند اور مازو برابر لیکر پانی مین جوش دین تاکہ اثر دواؤن کا نکل آئے بعدہ لڑکے کو اُس پانی مین بٹھلائین بشرطیکہ نیم گرم ہو **ازانجملہ** لڑکون کو بوجہ سردی کے ہچکی عارض ہوتی ہی پس اُسوقت انکو یہ دوا مفید ہی **حرف** بابلی اور زیرہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ لیکر کوٹ کر چھانین اور روغن گاو کہنہ مین ملا کر رکھین اور سرد پانی کے ساتھ بقدر مناسب استعمال کرین **ازانجملہ** یہ ہی کہ کبھی لڑکون کے پیٹ مین کیڑے پڑجاتے ہین اور انکو اذیت دیتے ہین اکثر یہ کیڑے گرد مقعد کے پیدا ہوتے ہین کہ اُنکو چنونے کہتے ہین اور بڑے بڑے لانبے کیڑے بھی پیدا ہوتے ہین اور انکو ہرہی کہتے ہین لیکن چوڑے اور چپٹے جن کو کدو دانہ کہتے ہین لڑکون کے پیٹ مین کمتر پیدا ہوتے ہین۔ لانبے کیڑے یعنے ہرہی اُنکا علاج یہ ہی درمنہ کا پانی دودھ مین تھوڑا تھوڑا بقدر طاقت کے پلائین۔ اور کبھی ان کے پیٹ پر ضماد لگانیکی حاجت ہوتی ہی پس افسنتین اور بادرنگ کابلی اور تلخہ گاو اور شحم حنظل سے ضماد کرتے ہین چھوٹے کیڑے جنکو چنونے کہتے ہین انکا علاج یہ ہی کہ راسن اور ہلدی ہموزن لیکر دونون کے برابر شکر ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کرین **ازانجملہ** کبھی لڑکون کی ران چھل جاتی ہی اُسوقت آس اور ملیٹھی اور گل سرخ اور ناگرموتھ اور آرد جو اور آرد مسور پیسکر چھڑکنا چاہیے **فصل چوتھی تدبیر اطفال کی** اُسوقت مین جب سن صبا کو پہونچین واجب ہی کہ تمامی توجہ درستی اخلاق مین لڑکون کے صرف کیجائے تاکہ اخلاق درست ہون اس طرح پر کہ لڑکے کی حفاظت کیجائے کہ اُسے غضب شدید یا خوف زائد یا غم اور فکر عارض نہو ہر وقت اسی بات کا لحاظ رہے کہ اُسکی خواہش دلی کس چیز کی ہی اور کون چیز اسے اچھی معلوم ہوتی ہی وہی اُسکو دینی چاہیے اور کون چیز ناپسند ہی وہ اُسکے پاس نہ لیجانی چاہیے کہ اس تدبیر مین دو منفعتین ہین **ایک** ذاتی ہی کہ سن طفولیت سے اُسکا نشو و نما حسن اخلاق پر ہوتا ہی اور خوبی اخلاق بمنزلہ بلکہ لازم کے ہوجاتی ہی **دوسری** منفعت بدنی ہی جیسے کہ اخلاق ردی سے اقسام سوء مزاج کے پیدا ہوتے ہین اسی طرح اگر لڑکا خوگرفتہ اخلاق بد کا ہوجائے وہ سوء مزاج جو مناسب ان اخلاق کے ہی گویا داخل طبیعت ہوجائیگا بہ طبیعت اخلاق ردی کے پس غضب کی وجہ سے سخونت اور گرمی مزاج مین پیدا ہوتی ہی اور غم کی وجہ سے خشکی اور بلادت یعنے کندی ذہن کی قوائے نفسانی کو ڈھیلا کردیتی ہی اور مزاج کو مائل طرف بلغمیت کے کرتی ہی۔ تعدیل اخلاق اور درستی عادات سے نفس اور بدن دونون کی حفظ صحت ہوتی ہی جس وقت لڑکا خواب سے بیدار ہو مناسب یہ ہی کہ اُسے نہلائین گرم پانی سے اُسکے بعد اسے ایک گھنٹے تک کھیلنے دین بعد اُسکے تھوڑا سا کھانا کھلائین اور کھانے کے بعد بچہ اُسے کھیلنے دین جب خوب کھیل چکے پھر اُسے آب گرم سے نہلائین بعد اسکے پھر غذا دین اور تا امکان بعد کھانے کے پانی نہ پلائین تاکہ خامی قبل ہضم کے پیدا نہو جب اس ترتیب سے اُسپر چھ برس گذرین مکتب خانہ مین بخدمت معلم اور مودب کے بٹھائین اور اس بارہ مین تدریج اور آہستگی

کا لحاظ رہے کہ یکبارگی مطالعۂ کتاب کی زحمت اُن پر نہ ڈالی جائے - اور اسی چھ برس کے سن مین اُن کی آرام دہی مین کمی اور تعب مین زیادتی قبل از طعام کے کرنی چاہیے نبیذ یعنے شراب خرما وغیرہ ان کو ہرگز نہ دینی چاہیئے خصوصًا وہ لڑکا جس کا مزاج گرم وتر ہو اسلیے کہ جو مضرت نبیذ کی استعمال سے پیدا ہوتی ہی یہ ہو کہ پینے والے کے بدن مین تولید مرار ہوتی ہو اور یہ مضرت بہت جلد پیدا ہوجاتی ہی - اور جن منفعت کی نبیذ کے پلانے مین امید ہوتی ہو وہ یہ ہو کہ ادرار صفرے کا ہوجائے اور ترطیب اُن کے مفاصل کی حاصل ہو اور یہ دونون منفعتین مطلوب نہین ہین اسلیے کہ خلط صفرا قبل استعمال نبیذ کے اتنا زیادہ نہین ہو کہ اُسکا ادرار براہ بول کیا جائے اور مفاصل اُنکے ترطیب سے مستغنی ہین اسلیے کہ رطوبت کے سن مین خود وہ زندگی کر رہے ہین - چاہیے کہ سرد پانی شیرین پاکیزہ بمقدار خواہش کے اُنکو ملا کرے اور یہ بات ہمیشہ ان کی تدبیر مین درست رہے یہانتک کہ اُنکا سن چودہ برس کا ہوپنچے اور اُسکا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اُن کی رطوبات مین کمی ہوتی ہو اور خشکی اور سختی پیدا ہوتی ہو پس رفتہ رفتہ ریاضت اُنکی کم کرائی جائے اور سخت ریاضت قطعًا ترک کیجائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن ترعرع تک ملحوظ رہے اور معتدل ریاضت کا التزام کرین - اور بعد اس سن یعنے چودھوین برس کے اُن کی تدبیر یہ ہو کہ جس سے نمو بڑھے اور حفظ صحت حاصل ہو چاہیے کہ ہم حفظ صحت کی تدبیر کا ذکر کرین اور پہلے اُن چیزون کا بیان کرین جس پر مدار کار تدبیر صحیح لوگون کا ہو جو بالغ ہین - اور ابتداء اس بیان کی ریاضت سے کرین

**تعلیم دوسری بیان مین اس تدبیر مشترک کے جو واسطے بالغین کے درکار ہے**

اور اس مین سترہ فصلین ہین

**فصل پہلی بیان مین مجمل ریاضت کے**

جس وقت کہ پوری تدبیر حفظ صحت کی یہ ہو کہ پہلے ریاضت کرے بعد اسکے تدبیر غذا مین مصروف ہو اسکے بعد تدبیر نوم کی کرے لہذا واجب ہو کہ ہم ابتدائے کلام ریاضت سے کرین - ریاضت وہ حرکت ارادی ہو جو تنفس عظیم اور متواتر کی طرف شخص انسانی کو مضطر کرتی ہو اور جس شخص کو توفیق استعمال ریاضت کی بروجہ اعتدال اپنے وقت خاص مین ہو اُس شخص کو ہر ایک علاج سے بے پروائی حاصل ہوتی ہو یعنے جس علاج کی خواہش امراض مادی اور امراض مزاجی کو جو تابع امراض مادی کے ہوتے ہین (اور اُن سے پیدا ہوتے ہین) ہوتی ہے اور استغنا معالجہ سے اُسوقت حاصل ہوتی ہو جب کہ تمام تدبیر اُس شخص کی موافق اور صائب ہون بیان اس دعوی کا یہ ہے کہ ہم لوگ جیسا اوپر معلوم ہوچکا تا بقای حیات بطرف غذا کے باضطرار محتاج ہین اور ہماری حفظ صحت اسی غذا سے ہوسکتی ہو جو ہمارے مناسب ہو اور اپنے مقدار اور کیفیت مین معتدل ہو اور کسی غذا مین یہ صفت بالقوة نہین ہو کہ تمام وکمال ہمارے جسم کی غذا بالفعل بن جائے بلکہ ہر ایک غذا سے ہر ہضم مین ایک فضلہ باقی رہجاتا ہو اور طبیعت اُس فضلہ کی استفراغ مین کوشش کرتی ہو مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ سے پورا استفراغ ہر فضلہ کا نہین ہوسکتا بلکہ لامحالہ ہر ہضم کے فضلہ سے کسی قدر باقی رہجاتا ہو خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اُسکا پھر جسوقت متواتر اور مکرر باقی رہتا ہو تھوڑی بقایا سے ایک مقدار معتدبہ فضلہ کی یکجا ہوجاتی ہو اور اُسکے اجتماع سے مواد فضلیہ حاصل ہوتے ہین جنسے بدن کو بہ چند وجوہ ضرر پہونچتا ہی **ایک وجہ یہ ہی** کہ اگر ان مواد مین عفونت آجائے امراض عفونت پیدا کرین گے اور اگر ان مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بڑھ جائے امراض سوء مزاج پیدا کرین گے اور اگر ان کی مقدار بہت ہوجائے امراض امتلائی جن کا بیان ہوچکا ہو از قسم امراض اوعیہ اور مجاری کے اُنھین پیدا کرین گے اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گرین ورم پیدا کرین گے اور ان مواد کے بخارات جوہر روح کے مزاج کو فاسد کردیتے ہین پس لامحالہ ان مواد کے استفراغ کی طرف باضطرار حاجت ہوتی ہے اور ان کا

استفراغ اکثر اوقات اسی طرح پر تمام اور پورا ہوتا ہے کہ استعمال ادویہ مسہلہ کا کیا جائے اور بیشک ایسی دوائین قوت غریزی کو کمزور کردیتی ہین بلکہ اگرچہ دوا مین سمیت بھی نہون جب بھی انکا استعمال طبیعت پر گرانی اور تحمل تعب سے خالی نہین ہوتا ہے چنانچہ بقراط نے کہا ہے کہ دوائے مسہل جس طرح تنقیہ مواد کا کرتی ہے اسی طرح اذیت بھی دیتی ہے اور با انیمہ جس طرح مواد فاسدہ کا استفراغ ہوتا ہے اسی طرح خلط فاضل یعنے اچھی خلط اور رطوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جو جوہر حیات ہے اس سے بھی ایک مقدار صالح نکلجاتی ہے اور یہ سب باتین قوت اعضائے رئیسہ اور خادمہ کو ضعیف کردیتی ہین پس یہ امور اور انکے سوا اور بھی مضرتین امتلا کی ہین جو بحال خود متروک ہوجاتی ہین جسوقت بذریعہ ریاضت کے استفراغ ہوجائے پس ریاضت بڑا کامل سبب مانع ہے واسطے مبادی امتلاء کے جسوقت کہ اور سب تدبیرین ہمراہ ریاضت کے بنہج صواب واقع ہون - اور با انیمہ ریاضت سے حرارت غریزی کا انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اور بدن کو سبکی بذریعہ ریاضت کے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ریاضت لطیف حرارت کو برانگیختہ کرکے جسقدر فضلہ ہر روز باقی رہجاتا ہے اسکی تحلیل کردیتی ہے اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا پھسل کر نکلنا اور اپنے مخرج کی طرف متوجہ ہوتا حاصل ہوتا ہے اسی جہت سے باوجود گذرنے مدتہائے دراز کے فضلہ معتد بہ جمع نہین ہونے پاتا - اور با انیمہ جسطرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے اور مفاصل اور اوتار کو سخت کرتی ہے اس سختی کی وجہ سے ہر ایک جوڑ اپنے افعال پر قادر ہوکر انفعال سے محفوظ رہتا ہے اسی طرح اعضا کو واسطے غذا کے بوجہ کم ہونے فضلہ کے بسبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہے پس قوت جاذبہ کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور بستگی اعضا کی دفع ہوجاتی ہے پھر سب منضم ہوجاتے ہین اور رطوبات رقیق ہوجاتے ہین اور مسامات کھلجاتے ہین - اکثر یہ بات ہے کہ تارک ریاضت دق مین مبتلا ہوتا ہے اسلیے کہ اعضا کی قوتین ضعیف ہوجاتی ہین بجہت ترک کرنے اس حرکت کے جو روح غریزی کو کہ آلہ حیات ہر عضو کا وہی ہے بطرف اعضا کے کھینچنے والی ہے

## فصل دوسری اقسام ریاضت کے بیان مین

ریاضت کی ایک قسم وہ ہے جس کی ضرورت بوجہ کسی عمل یا صنعت کے ہوتی ہے جس پیشہ کو انسان کرتا ہے اور دوسری قسم ریاضت کی اسواسطے کیجاتی ہے کہ اس مین مقصود محض ریاضت ہوتی ہے کسی عمل کا اہتمام اس سے نہین ہوتا ہے اور اس ریاضت سے خاص منافع ریاضت کے پیدا ہوتے ہین اور اس دوسری قسم ریاضت کی جُدا جُدا چند قسمین ہین اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہے جو کم ہوتی ہے اور قسم وہ ہے جو زیادتی ہوتی ہے اور ایک قسم شدید ہوتی ہے اور دوسری ضعیف ہوتی ہے اور ایک سریع ہوتی ہے اور دوسری بطی تیسری مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہے ایک قسم متراخی یعنے باآہستگی اور بضعف ہوتی ہے اور ہر ایک ایسی دو قسمون مین جو متضاد ہین ایک قسم معتدل درمیانی موجود ہے اقسام ریاضت کے یہ ہین منازعت یعنے ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاع واقع ہو اور مباطشت یعنے باہم حملہ کرنا - اور ملاکزہ یعنے سینہ سے سینہ پر ٹکر مارنا خواہ سینہ پر ایکدوسرے کے گھونسا مارنا - اور احضار یعنے دوڑنا گھوڑے کا ما دوڑنا گھوڑی کا یا دوڑنا اور جلد چلنا اور تیر لگانا یا کبادہ کشی کرنا - اور رمی یعنے ناوک کا تیر پھینکنا اور کسی چیز مین سوراخ کرکے بذریعۂ ریسمان وغیرہ کے لٹکنا اور حجل یعنی ایک پانون چلنا کہ جسے لنگڑی کہتے ہین اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور بے لاگ ہوکر ہاتھ پر ہاتھ مارنا اسکی صورت یہ ہے کہ آدمی اطراف قدم پر کھڑا ہوکر دونون ہاتھ آگے یا پیچھے بڑھا کر جلد جلد ہاتھ مارے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت شریف ہے منجملہ ریاضت لطیف اور نرم کے جھولا جھولنا اور پینگ لگانا اور گہوارہ مین کھڑے ہونا یا بیٹھنا یا لیٹنا اور زوارق اور سمیریات جو دونون چھوٹی قسم کی کشتیان ہین انپر سوار ہونا اور اس سے قوی تر ریاضت اونٹ اور گھوڑے اور عماری دار اونٹ پر سوار ہونا اور گوسالہ کی سواری ہے منجملہ ریاضت قوی کے ریاضت میدانی ہے اسکی صورت یہ ہے کہ آدمی ایک مسافت معین کسی میدان مین دوڑنے کی مقرر کرے پہلے وہان سے کسی قدر دوڑے اور اس معین تک دوڑکر پچھلے پاؤن

پھرآئے اور ہر مرتبہ مسافت مین بہ نسبت سابق کے کم کرتا جائے یہانتک کہ اخیر مرتبہ وسط مسافت مین ٹھہر جائے اور منجملہ ریاضت کے یہ کہ تلوار یا نیزہ سے کھیلتا ہوا اپنا سایہ یا پرچھائین اپنے شخص مقابل کے مقام تک پہونچائے اور تھپلی بجانا اور پانون کا پیٹنا اور رسے پٹے کو پھیلنا اور گیند کھیلنا بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھیلنا طبطاب یعنے لکڑی کی تلوار سے اور نیچے جھکنی اور پر ابھارنا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگا کر اڑانا یا دوڑتے ہوئے گھوڑے کو روک لینا بحالت سواری کے۔ اور کشتی لڑنی اور مباطشت یعنی حملہ کرنے کی چند قسمین ہین **ایک یہ ہے** کہ دو آدمیون ہر ایک شخص دوسرے کو دونون ہاتھون کے بیچ مین کمر کی جگہ پر پکڑے اور دونون اپنے نکل جانے اور چھوڑا لینے کے واسطے زور کرین اور ہر ایک دوسرے کو نہ چھوڑے اور بھاگنے نہ دے **دوسری یہ ہے** کہ داہنے ہاتھ سے داہنا اور بائین ہاتھ سے بائین طرف اپنے مقابل کو پکڑے اور منھ ایک کا دوسرے کے سامنے ہو اور اونچا اٹھا کر پٹک دے کہ وہ پٹ گرے اسکے بعد چت کرنے کے واسطے زور کرے خصوصا جس وقت کہ مرد مقابل ایک مرتبہ جھکا ہوا ہو اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہو ازین قبیل سینہ سے سینہ لڑا کر ایک دوسرے کو پیچھے ہٹانا ازین قبیل ہر ایک کی گردن مین ہاتھ ڈالکر نیچے کو جھکانا ازین قبیل اپنے مقابل کے پانون کو لپیٹنا جسے لنگی مارنا کہتے ہین۔ اور اپنے دونون پانون سے دوسرے شخص کے دونون پانون کو انگوٹھے کی طرف سے ہٹانا اور دور کرنا اور ازین قبیل اور صورتین ریاضت بدنی کی جو کشتی گیر لوگ استعمال کرتے ہین ہا و منجملہ ریاضت شریفہ کے دو آدمی اپنی جگہ کو بدل کر دوسری جگہ پر چلے جائین اور پے در پے پیچھے کی طرف ہٹنے کو دلے وغیرہ کے ذریعہ سے کہ ہر ایک دو مرتبہ کے ہٹنے مین ایک جست و خیز آگے کی جانب کے درمیان مین پڑتی اور ظفرہ ڈالے اور اس جست و خیز مین انتظام ہو یا بلا انتظام اور منجملہ ریاضات کے دو نکلون کی ریاضت ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ آدمی ایک جگہ پر ٹھہرے اور اپنے داہنے بائین دو نکلے زمین پر گاڑے انکے درمیان مین قولاج مارنے کی جگہ ہو بس داہنی طرف سے کود کر بائین نکلے کو چھوئے اور بائین طرف سے داہنی طرف کود کر داہنے نکلے کو چھوئے اور چالاکی اسقدر کرے کہ اُس سے جلد کودنا ممکن نہو سخت ریاضتین اور جلد استعمال کیجاتی ہین بیچ بیچ مین وقفہ دے دیکر یا سُست ریاضتین انکے بیچ مین واسطے آرام دہی کے کیجاتی ہین واجب ہے کہ استعمال مین ریاضت کی طرح طرح کی صورتین پیدا کیجائین اور خاص ایک قسم کی ریاضت پر اکتفا کرنا درست نہین ہے ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت معین ہے۔ ہاتھون اور پانون کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہے۔ سینہ اور اعضائے نفس کی ریاضت کبھی گران بار اور بڑی چیز کے اٹھانے اور ہٹانے سے ہوتی ہے۔ اور کبھی تیز چیزون کے ذریعہ سے اور کبھی مختلف اوصاف کی چیزین ملاکر ہوتی ہے اور اس مین ریاضت منھ کی اور لہات یعنی کوے اور زبان اور گردن کی ہوتی ہے اور ایسی ریاضت رنگ مین خوبی پیدا کرتی ہے اور سینہ کو پاک کرتی ہے اگر سانس مین تنگی پیدا ہو پھونکنے کی ریاضت کرنی چاہیئے کہ اس مین کسی قدر تمام بدن کی بھی ریاضت ہوتی ہے اور مجاری نفس مین وسعت پیدا ہوتی ہے دیر تک آواز بڑھانے مین گونہ خطرہ ہے اور ہمیشہ آواز کا شدید کرنا زیادہ ہوا کے جذب کا باعث ہے اور اس مین بھی خطرہ ہے دیر تک آواز نکالنا یا سر بھرنا زیادہ ہوا کے نکالنے کا باعث ہے اور اس مین بھی خطرہ ہے سو واجب ہے کہ نرم قرات سے آواز کی ریاضت شروع کرین پھر بتدریج آواز بلند کرتے جائین پھر جب آواز بلند خوب ہو چکے اور دیر تک بلند رہا کرے زمانہ اس ریاضت کا باعتدال تجویز کرین اُسوقت اس ریاضت سے فائدہ عظیم اور نفع بین ظاہر ہوگا اور اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہوگا معتدل اور صحیح آدمیون کے واسطے اس مین اندیشہ ہے۔ ہر ایک آدمی کو موافق اُسکے مزاج کے ایک ریاضت مناسب ہوتی ہے جو ریاضتین نرم مثل گہوارہ وغیرہ کے ہین وہ اُن لوگون کو موافق ہین جنھین حمیات نے ضعیف کر دیا ہو اور حرکت سے عاجز کیا ہو جو لوگ بوجہ نقاہت کے چلنے پھرنے سے عاجز ہون یا جنکو خریق کے پینے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور مثل ان لوگون کے اور اسی طرح جن لوگون کے حجاب مین کوئی مرض ہو

اس ریاضت مین اگر نرمی کیجاے نیند پیدا کرتی ہی اور ریاح کو تحلیل کردیتی ہی اور بقایا امراض سر کو نافع ہی جیسے غفلت اور نسیان اور اکثر خواہشون مین حرکت پیدا کرتی ہی اور طبیعت غریزی کو اُسکے افعال پر آگاہ کرتی ہی اور جگادیتی ہی اگر تخت پر بٹھا کر گہوارہ جنبانی کیجاے یہ طریقہ مناسب اس شخص کے ہی جو شطر الغب اور حمیات مرکب خواہ حمیات بلغمی مین مبتلا ہو یا جسے مرض جبن لاحق ہو ایضًا ارباب اوجاع نقرس اور بیماران امراض گردہ گران سب کے واسطے ایسی گہوارہ جنبانی سے یہ فائدہ مترتب ہوتا ہی کہ جو مادہ آمادہ دفع ہونے پر ہو اُس کی آمادگی بڑھ جاتی ہی اور نرم مادہ مین نرمی زیادہ پیدا ہوتی ہی اور قوی مین زیادہ تر قوت پیدا ہوتی ہی۔ اور گوسالہ کی سواری سے کبھی کبھی یہ فائدے مترتب ہوتے ہین لیکن اس مین برانگیختہ ہونا مواد کا بہ نسبت گہوارہ جنبانی کے زیادہ ہی کبھی گوسالہ پر اس طرح پر سوار کرتے ہین کہ مُنھ سوار کا دُم کی طرف ہوتا ہی ایسی ترکیب سے اُس شخص کو فائدہ ہوتا ہی جسکی بصارت مین ضعف ہو یا ظلمت بصر مین گرفتار ہو اور فائدہ اُسکا بہت ہی۔ کشتی اور جہازون کی سواری جذام اور استسقاء اور سکتہ اور برودت معدہ اور نفخ کو نافع ہی اگر ناؤ کو کنارے کنارے لیجائین اور گرداب مین لیجائین تو ان امراض کے دفع کرنے مین زیادہ مفید ہی اسواسطے کہ ایسے مقام پر ناؤ کے جانے سے کبھی نفس پر خوشی اور رنج پیدا ہوتا ہی اور اگر ناؤ کی سواری سے متلی پیدا ہو کر رک جاے اور قے نہو امراض معدہ کو نافع ہی اعضاء غذا کی ریاضت تابع ریاضت بدن کی ہی۔ بصارت کی ریاضت باریک چیز دیکھنے سے ہوتی ہی اور روشن چیزین رفتہ رفتہ دیکھنے سے بصارت بڑھتی ہی سماعت خفیف آوازون کے سننے سے مرتاض ہوتی ہی اور شاذ و نادر بڑی بڑی آوازون کے سننے سے بھی سماعت کو فائدہ ہوتا ہی ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان حفظ صحت ہر عضو مین ذکر کرین گے جس وقت امراض جزوی ہر اعضا کے لکھین گے واجب ہی کہ ریاضت کرنے والا اپنے بدن کے اعضاے ضعیف تک ریاضت کی گرمی پہونچنے نہ دے مگر بسبیل تبعیت کے مثلاً جسے مرض دوالی ہو واجب ہی کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اُس مین دونون پانوٴن کے ہلانے کی ضرورت نہو بلکہ پانوٴن کی حرکت اسکی ریاضت مین کمتر ہو اور اودھر کے اعضا مثل گردن اور سر اور ہاتھ وغیرہ کی ریاضت سے جو گرمی تمام جسم مین پیدا ہو وہی گرمی پانوٴن تک پہونچنی بہتر ہی۔ ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہونی چاہیے اور قوی کی قوی یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہر ایک عضو کے واسطے بجاے خود ایک ریاضت خاص ہی جیسے آنکھ کو باریک چیز دیکھنے مین اور حلق کو آواز بلند کرنے مین بشرطیکہ یہ دونون باتین بتدریج واقع ہون اور دانت اور کان کے واسطے مخصوص ریاضتین ہین جنکا ذکر ہر ایک کے باب خاص مین بروقت ذکر امراض ہر عضو کے آئے گا

**فصل تیسری بیان مین ابتداے وقت ریاضت اور انتہاے وقت ریاضت کے**

ریاضت کے شروع کرنے کا یہ وقت ہی کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گردہ اور مثانہ اور عروق کے کیموسات خام اور ردی ایسے موجود نہون جنھین تمام بدن مین منتشر کردے رات کی غذا کا ہضم معدے اور جگر اور رگون مین ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آچکا ہو تینون ہضم کے حاصل ہونے پر نضج بول کا قوام اور رنگ دلالت کرتا ہی اس لیے کہ یہ نضج اول وقت انہضام مین پیدا ہوتا ہی اور جب غذا کو ہضم ہوجانے مین زمانہ زیادہ گذرجاتا ہے اور قوت غریزی ایک مدت تک غذا کی تصرف سے خالی رہتی ہی بول مین ناریت پیدا ہوجاتی ہی اور زردی کی حد سے رنگت بول کی بڑھ جاتی ہی یعنی تبنی رنگ جو طبعی ہی باقی نہین رہتا ہے اسوقت ریاضت بھی مُضر ہی اسلیے کہ قوت مین ضعف پیدا کرتی ہی اسیواسطے کہتے ہین کہ مقتضاے حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہی ہی کہ جسوقت معدہ بالکل خالی نہو بلکہ اس مین تھوڑی سی غذا موجود ہو جاڑون مین غلیظ اور گرمیون مین لطیف پھر اگر کوئی شخص شکم سیر ہو کر ریاضت کرے یہ بات بہتر ہی اس سے کہ بھوکا ریاضت کرے۔ اور گرم یا تر کیفیت کی ریاضت بہتر ہی اس سے کہ بدن سرد یا خشک ہو بہترین اوقات ریاضت کے

دیتی ہین جب بدن حالت اعتدال پر ہو گرمی اور سردی مین اکثر گرم یا خشک مزاج کو ریاضت مبتلاے امراض کردیتی ہی جب یہ شخص ترک ریاضت کرتا ہی صحت پاتا ہی۔ جو شخص ریاضت کرے اُس پر واجب ہی کہ پہلے فضلہ کو امعا اور مثانہ سے بطریق بول و براز کے دفع کرے اُسکے بعد ریاضت مین مصروف ہو اور بدن کی مالش پہلے واسطے آمادگی اور استعداد کے اس قدر کرے کہ حرارت غریزی مین انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا کرے اور مسامات کھولدے مالش بدن کی سخت چیزے کرنی چاہیئے اُسکے بعد روغن شیرین مل کر آہستہ آہستہ اس قدر مالش کرین کہ اُس عضو مین تھوڑی سی تنگی پیدا ہو نہ اینکہ زیادہ گھٹ جائے اور مالش بہت سی ہاتھون کی جن کے اوضاع مختلف طور پر بدن سے ملاقی ہون کرانی چاہیے تاکہ جمیع پارہ ہاے عضل کو اثر مالش کا پہونچے بعد اُس کے ریاضت شروع کرے۔ فصل ربیع مین عمدہ وقت ریاضت کا قریب دوپہر کے مکان معتدل مین ہی۔ اور فصل خریف مین جس وقت سردی اور گرمی کا اعتدال ہو اُس وقت ریاضت کرنی چاہیے۔ گرمیون مین دوپہر سے بیشتر اور جاڑون مین قاعدے کے موافق تو یہ تھا کہ ریاضت مین تاخیر شام تک کیجاے لیکن اور چیزین اس تاخیر کو منع کرتی ہین اس لیے واجب ہی کہ مکان مین بیٹھ پردے چھوڑ کر اور انگیٹھی وغیرہ مین آگ روشن کرکے ہوا معتدل کیجائے اور اُسکے بعد استعمال ریاضت کا ایسے وقت جو ہضم غذا اور دفع فضول وغیرہ بھی اُس وقت ہو چکا ہو کیا جاوے۔ مقدار مین ریاضت کی تین باتون کی رعایت واجب ہی **پہلے** بدن کا رنگ جب تک خوب رہے۔ سرخی بڑھتی جائے اُسوقت تک ریاضت کا وقت باقی ہی **دوسرے** حرکات جب تک سبک ہین وہان تک وقت ریاضت کا باقی ہی **تیسرے** اعضا کے پھولنے مین جبتک زیادتی ہوا کرے اُس وقت تک ریاضت باقی ہی لیکن جب ان حالات مین کمی آجائے اور پسینا بخارات کا جو دھوان سا تھا بہنے لگے اُسوقت ریاضت کا قطع کرنا واجب ہی ریاضت کو قطع کرکے ایسا تیل لگانا چاہیے جسکی جہت سے پسینا نکلے خصوصاً اگر سانس روک کر ریاضت کی ہو۔ جب کوئی شخص ایک دن پوری ریاضت اپنے شروط پر کر لیتا ہی اُسکے دوسرے دن اُس شخص کو یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس ریاضت کے بعد کس قدر غذا ہضم کرنے کی طاقت بہم پہونچتی ہی پس چاہیئے کہ دوسرے دن اپنی غذاے معمولی اور ریاضت سابقہ مین کچھ تغیر اور تبدیل نہ کرے بلکہ ریاضت اور غذا بمقدار روز اول کے دوسرے دن باقی رہے

**فصل چوتھی دلک یعنے مالش کے بیان مین** جو مالش سخت ہوتی ہی اُس سے استواری پیدا ہوتی ہی اور نرم مالش سے بدن ڈھیلا ہوجاتا ہی۔ بکثرت مالش کرنے سے بدن لاغر ہوجاتا ہی۔ معتدل مالش تینون کیفیتون مین بدن مین فربہی اور توانائی پیدا کرتی ہی۔ ترکیب عقلی سے اس مقام پر اقسام دلک کے نو ہوتے ہین نو قسم کے آثار بھی پیدا ہونگے **ایضاً** مالش کبھی بخشونت یعنے کھردرے کپڑے سے جو کیجاتی ہی خون کو ظاہر بدن مین بہت جلد کھینچ لاتی ہی اور چکنی مالش ہتیلی خواہ نرم کپڑے سے خون کو ظاہر بدن تک نکلنے سے منع کرتی ہی اور عضو مدلوک یعنی جس عضو کی مالش کی گئی ہی اُسمین بند کر دیتا ہی۔ مالش سے غرض یہ ہی جو بدن متخلخل اور ڈھیلے ہین اُس مین تکثیف اور بستگی پیدا ہوجاے اور نرم بدن مین سختی اور کثیف بدن مین تخلخل اور سخت بدن مین نرمی۔ اور جو مالش بغرض استعداد کیجاتی ہی وہ ریاضت سے پہلے ہوتی ہی اُس مالش کو نرمی سے شروع کرتے ہین پھر ریاضت کرنے کا وقت قریب آتا ہی مالش مین شدت کیجاتی ہی۔ ہر ایک مالش بغرض استرداد ہوتی ہی اُسکا وقت بعد ریاضت کے ہی اور اُسکو سکون بھی کہتے ہین اس مالش سے غرض یہ ہی کہ جو فضول عضل مین محتبس ہو رہے ہین وہ بذریعہ ریاضت کے انکا استفراغ ہوا ہی اُنکی تحلیل ہوجاے اور اس ریاضت کے بعد دلک سے جب یہ حالت بہم پہونچے کہ رونگٹے کھڑے ہوجائین پس ماندگی نہین پیدا ہوتی ہی واجب ہی کہ یہ دلک تنگ اور نازک اور معتدل ہو بہتر یہی ہی کہ تیل کی مالش کرین اور اس مالش کو درشتی اور سختی اور خشونت پر ختم نہ کرین

یعنی جسوقت تک اعضا مین نرمی پیدا نہو یا جبتک تری، فضلاتی بوجہ اس مالش کے زائل ہوکر مائل بسختی اور درشتی نہو جائے اُس وقت تک اس مالش کو استعمال کرنا چاہیئے ورنہ اعضا مین سختی پیدا ہوجائیگی لڑکون مین یہ مالش نشو ونما سے مانع ہوتی ہے اور بالغین مین اُس کی مضرت کم ہاہے اگر براہ خطا یہ مالش مائل بصلابت ہو بہتر ہے بہ نسبت اُسکے کہ براہ خطا مائل بہ نرمی ہو اسواسطے کہ تحلیل شدید کی تلافی بآسانی ہوسکتی ہے بہ نسبت اُس فساد کے جسکی آمادگی بدن کو بذریعہ دلک نرم کے ہوتی ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ دلک سخت اور با خشونت اگر بافراط ہو اعضاے خصیان اور صبیان مین نشو ونما کا مانع ہوتا ہے عنقریب اسکا بیان اور بقیہ شرائط بعد بیان وقت دلک کے کیا جائیگا ابھی تو ہم دلک استرداد کے بیان سے فارغ نہین ہوئے ہین سو دلک استرداد حقیقت مین گویا آخری جزو ریاضت کا ہے لہذا واجب ہے کہ اسکی ابتدا روغن سے بقوت کیجائے بعد اسکے اعضا ملتے ملتے جھکائے جائین اور حالت سختی مین ختم نہ کیا جائے اور متعدد ہاتھون سے یہ مالش کرائی جائے جسکے بدن کی مالش ہو رہی ہے وہ اپنے اعضا کو بعد مالش کے تانے اور دراز کرے تاکہ فضول اُس سے نکلجائین اور بعد اُسکے ایک قماط یعنی نہالچہ لیکر اطراف پر اعضا کے پھیرا جائے اور بروقت پھیرنے کے جہانتک ممکن ہو سانس روکے رہے خصوصاً عضل بطن کو ڈھیلا کرکے اور عضل صدر کو کھینچکر اور تان کر اگر یہ بات آسان ہو اور آخر امر مین عضل بطن کو بھی کھینچ لے تھوڑا سا تاکہ پہونچے اثر دلک استرداد کا احشا تک اور درمیان زمانہ ان افعال کے یعنی جبتک سانس روکے رہے اور عضل بطن تانے ہے بیٹھے اور چت لیٹے اور دونون پانون اپنے مالش کرنے والے کے پانون پر رکھے۔ جو لوگ کہ مشاق ہین تمام زمانہ ریاضت مین سانس روکے رہتے ہین۔ اور بیشتر وہ لوگ دلک استرداد کا استعمال اثناے ریاضت مین کرتے ہین پس ریاضت کو قطع کرکے بعد دلک استرداد کے پھر ریاضت شروع کرتے ہین اگر ریاضت کا بڑھانا انھین منظور ہوتا ہے۔ بکثرت مالش کی حاجت اُس شخص کو نہین ہے دلک استرداد مین جسے اپنے بدن مین کوئی حاجت زبون اور خراب نہ پائی جائے اور نہ اُسکا ارادہ بعد دلک کے ریاضت کرنے کا ہو بلکہ اگر کسی طرح کی ماندگی پائے ہے نرمی تیل کی مالش اس طور پر کرائے جس طرح ہم آگے بیان کرینگے اور اگر کسی طرح کا یبس بدن مین پایا جائے اعضا کی مالش مین زیادہ اہتمام کیا جائے تاکہ تمام اعضا مین یہ بات پیدا ہوجائے۔ کبھی مالش اور رد پانا بشدت بروقت نوم کے مفید ہوتا ہے بدن مین خشکی پیدا کرکے رطوبت کو مفاصل کی طرف رواں ہوکر آنے سے منع کرتا ہے

## فصل پانچوین بیان مین استحمام اور حمام کے

فصل سابق مین جس شخص کے واسطے ریاضت کے احکام مذکور ہوے اُسکو حاجت استحمام محلل یعنی ایسے قسم کا نہانا حمام وغیرہ مین جس سے تحلیل فضول کی حاصل ہو نہین ہے اس لیے کہ اُسکا بدن فضول سے پاک ہے۔ حمام کی حاجت اس غرض سے ہوتی ہے کہ بدن کو فائدہ حرارت لطیف کا حاصل ہو اور ترطیب معتدل کا فائدہ ہو اسی جہت سے واجب ہے کہ یہ لوگ جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہے بہت دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ آبزن کا استعمال اتنا کرین کہ اُن کی جلد سرخ ہوکر پھول جائے اور جب تحلل شروع ہو یعنی جلد سمٹنے لگے ترک کردین۔ ہوا مین نداوت یعنی تری اسطرح سے پیدا ہوتی ہے کہ آب شیرین گرد اُنکے گرایا جائے چاہیئے کہ یہ لوگ جھٹ پٹ نہاکر حمام سے باہر نکل آئین۔ ریاضت یافتہ کو چاہیے کہ بہت جلد حمام مین داخل نہو تاکہ استراحت بروجہ تمام اُسکو حاصل ہو۔ حمام کے حالات اور شرائط خوبی اور عمدگی کے اور مقامات مین بخوبی بیان ہوئے ہین اس مقام کے مناسب اسقدر ہے کہ حمام کے نہانے والون کو چاہیے کہ درجہ بدرجہ حمام کے مکانات مین داخل ہون اور آخر کا درجہ جو بہت گرم ہوتا ہے اُس مین اس قدر ٹھہرین جبتک کرب اور اذیت پیدا نہو تاکہ بوجہ تحلل فضول کے راحت حاصل ہو اور بدن کو آمادگی قبول غذا کی پیدا ہو اور ضعف کے پیدا ہونے سے احتراز کرین اور اس بات سے عفونت شدید اور قوی تر بہ نسبت حمیات کے پیدا نہو جائین جس شخص کو اپنے بدن کی فربہی مطلوب ہو چاہیئے حمام مین بعد کھانا کھانے کے داخل ہو اگر سدے پڑنے کے خوف سے مامون ہو پھر اگر احتیاط کرے اور گرم مزاج ہو سکنجبین کا استعمال کرے تاکہ سدے پڑنے سے منع کرے اور اگر سرد مزاج ہو

معجون فودنجی اور فلافلی کا استعمال کرے۔ اور جسکی خواہش تحلیل اور دُبلے ہونے کی ہو چاہیے کہ بروقت گرسنگی کے استعمال حمام کا کرے اور
دیر تک حمام مین بیٹھے۔ اور جو شخص فقط حفظ صحت کا قصد کرے حمام مین نہار منھ بعد ہضم غذا کے معدے اور کبد مین داخل ہو اور اگر نہار منھ
حمام مین جانے سے خوف غلبۂ صفرا کا ہو قبل دخول حمام کے کوئی لطیف شے تھوڑی سی کھالے۔ گرم مزاج اور صفراوی بدن اس تدبیر کے
داخل حمام ہو نہین ہو سکتا اور بالخصوص اخیر کا درجہ جو نہایت گرم ہی۔ اس مین داخل ہونا ایسے شخص کا حرام ہی بہت اچھا ناشتا ان لوگون کے
واسطے یہ ہی کہ آب ناشپاتی خواہ گلاب مین روٹی بھگو کر کھائین بعد حمام سے نکلنے کے سرد چیز کے پینے سے پرہیز کرنا چاہیے اور حمام کے اندر بھی سرد
چیز پینی نہ چاہیے اسلیے کہ اُسوقت مسامات بدن کے کھلے ہوئے ہوتے ہین فوراً اثر برودت ظاہری کا اعضاے رئیسہ تک پہونچکر انکی قوتون کو
فاسد کردے گا۔ اسی طرح جو شے بہت گرم ہو اُسکا بھی استعمال ایسے وقت پر ناجائز ہی اس خوف سے کہ بہت جلد اعضاے رئیسہ تک
نافذ ہو کر سل یا دق پیدا کرتی ہی۔ اسی طرح واجب ہی کہ یکایک بیدرنگ حمام سے باہر نہ نکلے اور نہ بعد حمام سے نکلنے کے سر کھولے اور
نہ بدن کو سردی پہونچائے بلکہ واجب ہے کہ فصل زمستان مین اگر حمام سے نکلے روئی دار وغیرہ کپڑون مین خواہ اونی لباس مین بدن کو
چھپائے۔ جو شخص تپ مین گرفتار ہو تو عین وقت تپ مین اسے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہی۔ اسیطرح جسکو تفرق اتصال یا ورم عارض ہو
اوپر بیان ہو چکا کہ حمام سے تسخین اور تبرید اور ترطیب اور خشکی حاصل ہوتی ہے نافع بھی ہے اور مضر بھی۔ منافع حمام کے چند پیدا کرنا
مسامات کھولدینا۔ جلا یعنی چرک کا دفع کرنا تحلیل فضول خام مادہ کا نضج دینا۔ غذا کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنا۔ حمام تحلیل مین اسی چیز کی اعانت
کرتا ہی جسکے متحلل ہونیکا قصد ہو اور جس فضلہ کے دفع کا ارادہ ہو اور حبس اسہال کرتا ہی۔ ماندگی کو دور کرتا ہی۔ حمام سے اتنے ضرر ہوتے ہین اگر بافراط
ہو ضعف قلب پیدا کرتا ہی۔ او غشی اور متلی بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہی ٹھیرے ہوئے مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور آمادہ بعفونت ہو جاتا ہی
اور اُس مادہ کو نکل جانے پر اور اعضاے ضعیف پر گرنے کو آمادہ کرتا ہی یا ان دونون اعضاے ظاہری او باطنی مین ورم پیدا ہوتے ہین مختصر بیان
سرد پانی سے نہانے کا سرد پانی سے نہانا اُسی شخص کو مناسب ہی کہ جسکی تدبیر ہر قسم کی درجہ نہایت پر پہونچے سن بھی اُسکا اعلی درجہ
مین ہو قوت بھی اسکی بدرجۂ غایت ہو سخنہ بدن کمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے تخمہ نہو اور قے بھی نہوتی ہو اور نہ اسہال ہو
اور نہ مرض سہر مین مبتلا ہو۔ اور نہ اُسکے بدن مین نوازل کی شکایت ہو نہ دل اُسکا ہو نہ بڑھا ہو۔ ایسے وقت مین کہ بدنمین اُسکے
پھرتی ہو۔ چالاکی ہو کبھی سرد پانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہی۔ جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور حرارت
کو اندر بدن کے بند کرنے کی غرض سے اگر اس غرض سے نہانا منظور ہو چاہیے کہ پانی مین بشدت برودت نہو بلکہ باعتدال
برودت ہونی چاہیے اور کبھی استعمال غسل کا بعد ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہے چاہیے کہ قبل اس کے مالش سخت کیجائے
اگر تیل کی مالش کرین برطبق عادات کے زیادہ سختی مناسب نہین۔ اور ریاضت بعد دلک اور مالش روغن کے معتدل ہونی چاہیے
اور بہ نسبت دلک معتاد کے تھوڑی تھوڑی۔ اور بعد ریاضت کے آب سرد سے نہانا اس طرح چاہیے کہ دفعۃً کل اعضا مین پانی پہنچ جائے
اسکے بعد تھوڑی دیر بھیگے بدن سے ٹھہرنا چاہیے جبتک نشاط باقی رہے اور تحمل ہو سکے اور قبل پیدا ہونے پھریری کے پھر جب یہ شخص نہانے سے
فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہین اُسکی غذا مین زیادتی اور شراب مین کمی کرنی چاہیے اور اسکا خیال کرنا چاہیے کہ کتنی دیر مین بدن کا رنگ
بحال خود عود کرتا ہی اور گرمی بدستور آجاتی ہی اگر جلدی بدن مین گرمی آجائے اور رنگ بدن کا بدستور ہو جائے معلوم ہوگا کہ ٹھہرنا آب سرد مین
بقدر معتدل اور مناسب تھا اور اگر دیر مین یہ کیفیت پیدا ہو جانا چاہیے کہ مقدار مناسب سے زیادہ غسل کیا گیا دوسرے دن اُسی حساب سے

نمی کرنی چاہیے اور بیشتر بعد مالش کے اور رنگ اور حرارت کے پلٹ آنے کے دوبارہ آب سرد مین داخل ہوتے ہین جس شخص کا ارادہ اُسکے استعمال کا ہو چاہیے کہ بتدریج اُسکی ابتدا کرے پہلے پہل جو دن گرمیونمین سب سے زیادہ گرم ہو اُسکی ٹھیک دوپہر مین اُسکا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ اُسدن ہوا نہلی ہو اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد قے یا کسی دوسرے استفراغ کے اور بعد ہیضہ کے ایضاً بعد بیداری مفرط کے استعمال جائز نہین ہے اور نیز بروقت ضعیف ہونے بدن یا معدے کے اور بعد ریاضت مناسب نہین ہے مگر اُس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ البتہ آب سرد سے غسل بموجب بیان بالا کے کریگا۔ آب سرد سے نہانا جس طرح پر مذکور ہوا حرارت غریزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعۃً داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اُسکے بعد تقویت حار غریزی کی بر سبیل استقرار اور ظہور کے دوبالا نسبت ضعف کے کرتا ہے یعنی جسقدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اُس سے دو چند قوت پیدا ہوتی ہے

**فصل چھٹی بیان مین تدبیر ماکول کے**

جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہے اُسے واجب ہے کہ اس بات مین کوشش کرے کہ اُسکی غذا کوئی شے غذائے دوائی سے نہو جیسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اسلیے کہ ایسی غذائین جو لطیف ہین خون کو جلا دیتی ہین اور جو غلیظ ہین بلغم پیدا کرکے بدن مین گرانی بڑھاتی ہین بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بچہ گاؤ کا اور روٹی گیہون کی ایسے گیہون جو اور چیزون کی آمیزش سے پاک ہون اور ایسے کھیت کے گیہون ہون جسمین کوئی آفت ارضی اور سماوی نہ پہونچی ہو میٹھی چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوشبودار اور پاکیزہ ہو اسکے سوا اور کوئی چیز کھانے اور پینے مین استعمال نکرنی چاہیے مگر بر سبیل علاج یا تقدم بالحفظ کے یعنے پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی۔ فواکہ مین جو چیز بہت مشابہ غذا ہے انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہوگیا ہو اور چھوہارا اُن مقامات مین جو ان چیزونکے کھانے کے عادی ہون اگر ان چیزونکے کھانیسے بدن مین فضول پیدا ہون اور اُنکا استفراغ بہت جلد کرنا چاہیے کھانے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اُسوقت کھانا چاہیے اور بھوک کو ٹالنا چاہیے اور تکلیف بھوک کی اُٹھانا بشرطیکہ سچی بھوک ہو اچھا نہین ہے اور مست اور بیہوش لوگونکے ایسی جھوٹی بھوک نہو یا تخمہ والونکی سی بھوک نہو اسلیے کہ بھوک پر صبر کرنا معدے مین اخلاط ردی اور صدیدی پیدا کرتا ہے۔ جاڑونمین گرما گرم کھانا اور گرمیونمین سرد یا ایسا کھانا جو تھوڑا سا گرم ہو مناسب ہے۔ گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانیکا اندازہ تحمل اور گوارا ہونے کے ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ بیمار بن کیواسطے شکم سیر ہونے سے بدتر کوئی چیز نہین ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخر کار بروقت قحط سالی کے جوع کلبی پیدا ہوتی ہے۔ اور دبلے آدمی کا بھوکا رہنا اسیطرح بُرا ہے۔ مگر اسکی بُرائی زیادہ ہے ہمنے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہے کہ قحط سالی مین کھانیکی اُنپر تنگی ہوئی پھر جب قحط برطرف ہوا اور کھانا بالفراغت انھین میسر ہوا بدن اُنکے اخلاط سے بھرگئے اور مرگئے علاوہ برآن پرخوری اور بشدت امتلائے معدہ ہر وقت مین قاتل ہے کھانیسے ہو یا شراب سے پس بہت سے آدمیونکو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلائے معدہ خناق مین مبتلا ہوئے اور مرگئے اگر براہ خطا کوئی غذائے دوائی سے مشتعل ہو اُسکے ہضم اور پختہ کرنیکی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونیکی اُمید ہو اُسکا دفع باستعمال ضد اُس چیز کے پیچھے استعمال غذائے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذائے دوائی کا ہضم ہو جائے۔ مثلاً غذائے دوائی اگر سرد ہو جیسے ککڑی اور کدو اُسکی تعدیل گرم چیز سے جیسے لہسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذائے دوائی گرم ہو سرد چیز سے انکی تعدیل کرنی چاہیے جیسے ککڑی اور بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ سے۔ اگر غذائے دوائی ایسی ہو کہ اُسکے استعمال سے سُدے پڑنیکا خوف ہو بعد اُسکے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو تفتیح سدہ کی کرکے اُنکا اخراج کردے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوکا رکھنا چاہیے کہ اُسی زمانے مین کوئی چیز نہ کھائے۔ جو شخص آرزومند اپنی صحت کا یقیناً ہو چاہیے کہ بے اشتہائے صادق کے کچھ نکھائے اور جبتک اُسکا

معدہ اور اوپر کی آنتین غذاے اول سے خالی نہو جائین اسلیے کہ بہت مضر بحال بدن یہی ہی کہ ایک غذا پر دوسری غذا داخل کرین کہ ابھی
پہلی غذا پختہ اور ہضم نہو چکی ہو اسیطرح کوئی چیز مضر تخمہ سے زیادہ نہین ہی خصوصًا جو تخمہ غذاے ردی سے پیدا ہوا اس لیے کہ تخمہ جو
غذاے غلیظ سے پیدا ہوتا ہی وجع مفاصل و درد گردہ اور ربو اور نقرس اور خرابی طحال اور جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہی اور اگر
تخمہ غذاے لطیف سے پیدا ہو حمیات حادہ خبیثہ اور اورام گرم ردی پیدا ہوتے ہین کبھی بنظر ضرورت کے ایک طعام دوسرے طعام خواہ ایسی
چیز جو ساتھ طعام کے ہو داخل کرنیکی حاجت ہوتی ہی جیسے کوئی شخص تیز غذا خواہ دشوار کا استعمال کرے اُسکے پیچھے بعد اتنے زمانیکے کہ ابھی
پہلی غذا کا ہضم کامل نہوا ہو غذاے مرطب بمنزلہ پھیلی کھالیتا ہی اس تدبیر سے پہلی غذا کا کیموس درست ہوجاتا ہی ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی
ہوتی ہی اور اُسکو ریاضت کی کچھ حاجت نہین ہوتی ہی بخلاف اسکے حال اس شخص کا ہی جو بعد غذاے سریع الہضم اور تیز کے غذاے غلیظ کا
استعمال کرے۔ خفیف حرکت کرنا کھانیکے بعد غذا کو معدے مین ٹھہرا دیتا ہی خصوصًا جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ بعد کھانیکے سو رہے۔ جو اعراض
نفسانی یا حرکت بدنی کہ اُنسے گرانباری پیدا ہو ہضم غذا کو منع کرتے ہین۔ واجب ہی کہ جاڑے مین ایسی غذا جسمین غذائیت کم ہی کھائی جائے
جیسے ترکاری بلکہ وہی غذا اُس فصل مین کھانی چاہیے جسمین غذائیت زیادہ ہو وہ غذا جو سبب ہوتی چاہیے اور ایسی غذا کہ اسکا انتشار بدن مین
زیادہ ہو یعنی بدن مین خوب پسینہ ہو۔ اور گرمیوں مین غذا اُسکے برخلاف چاہیے اُسکے بعد واجب ہی کہ دونون قسم کی غذاے بالکل معدہ کو ممتلی
نکرے کہ اُس سے زیادہ کی جگہ باقی نرہے بلکہ کھانیسے اُسوقت ہاتھ کھینچنا چاہیے کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہو تھوڑی سی بھوک بعد کھانیکے باقی
رہنا مقتضاے جوع سے ہی بعد ایک گھنٹے کے جاتی رہتی ہی۔ یہ بھی ضرور ہی کہ غذا مین عادت کا لحاظ رہے اسواسطے کہ بدتر خورش یہ ہی جس سے
معدہ بھاری ہو جائے اور بدتر شراب وہ ہی کہ جسکی مقدار اعتدال سے بڑھکر معدے مین طغیان پیدا کرے اگر ایکدن کھانے پینے مین زیادتی ہو
دوسرے دن بھوکھا رہنا چاہیے اور ایسے مکان مین سونا چاہیے جسمین گرمی اور سردی نہو اگر نیند نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور بیچ مین ٹہلتے ٹہلتے
ٹھہر نہ جائے اور نہ استراحت کرے تھوڑی سی شراب خالص پیے روفس حکیم کا قول ہی کہ مین ایسے چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہون
خصوصًا بعد اُس غذا کے جو صبح کو کھائی جائے کہ ایسی غذا حرکت اچھی طرح اُسے مقامات عشانامے رگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہی۔ واجب ہی
کہ کھانے کے بعد تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹکر اسکے بعد بائین کروٹ لیٹکر سوئے بعد اُسکے داہنی کروٹ لے یہ بھی جاننا چاہیے
کہ چادر اوڑھ لینا اور تکیہ سرہانی رکھ کے زمین سے بلند سونا ہضم پر معین ہی۔ حاصل یہ ہی کہ وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنے
سرھانا اونچا اور پائینتی نیچی ہو۔ مقدار کھانے کی بحسب عادت اور قوت کے مختلف ہی صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہی کہ بعد کھانیکے
اُسکے جسم مین گرانی پیدا نہو اور نہ شراسیف مین تمدد عارض ہو نہ پیٹ مین نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہو جائے اور نہ بعد کھانیکے
متلی عارض ہو اور نہ شہوت کلبی اور نہ سقوط اشتہا اور نہ کندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کھانیکی بو ڈکار مین بعد تھوڑی دیر کے اور
جس غذا کا مزہ بعد زمانہ دراز کے ڈکار مین پایا جاے وہ غذا بہت بُری ہی کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اسطرح بھی دلالت ہوتی ہی کہ بعد
کھانیکے نبض عظیم اور نفس صغیر نہو جائے اسلیے کہ اکثر بجہت مزاحمت معدے کے واسطے حجاب کے نفس مین تنگی ہوتی ہی پس متواتر ہو جاتا ہے
اسی جہت سے قلب کو حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہی پس نبض عظیم ہو جاتی ہی لیکن اگر قوت ضعیف ہو اُسوقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور نہین ہی۔
جس شخص کو بعد کھانا کھانیکے کسی طرح کی گرمی معلوم ہو چاہیے کہ دفعۃً کھانا نہ کھائے بلکہ تھوڑا تھوڑا کھائے تاکہ بجہت امتلا کے
لرزہ کی کیفیت پیدا نہ ہو اور اُسکے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہو جسوقت کھانیمین گرمی ہضم کی پیدا ہو۔ اور جو شخص قدر

ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو چند اوقات مین تھوڑی تھوڑی غذا اُسکو کھانی چاہیے - سوداوی مزاج کا آدمی غذاے مرکب کا محتاج زیادہ ہوتا ہی اور زیادہ گرم غذا نہونی چاہیے - اور صفراوی مزاج کی غذا سرد تر ہونی چاہیے - اور جس شخص کے بدن مین خون گرم پیدا ہوتا ہو اُسکو ایسی غذا چاہیے جس مین تھوڑی سی سردی ہو اور غذائیت اُسمین کم ہو - اور جس شخص کے بدن مین خون بلغمی پیدا ہوتا ہو اُسکو ایسی غذا چاہیے جسمین گرمی اور تلطیف ہو اور غذائیت کم ہو - ہر ایک غذا کے واسطے ایک ترتیب خاص ہی کہ اُسکی مراعات حافظ صحت کو واجب ہی کہ رقیق سریع الہضم غذا کو بعد قوی اور سخت غذا کے نکھائین اسلیے کہ سریع الہضم قوی غذاے بیشتر ہضم ہو کر اسپر تیرتی رہیگی اور اُسکو راہ نفوذ کی نہ ملیگی پس ضعفن ہو کر خود بھی فاسد ہو جائیگی اور جو چیز اُس سے ملی ہوئی ہے اُسکو بھی فاسد کریگی البتہ ایک طور خاص پر ایسی غذا کا استعمال بعد بطی الہضم غذا کے ہو سکتا ہی جو ہم آگے لکھتے ہین ایضاً ایسا کھانا چکنا سریع الہضم نکھانا چاہیے کہ اُسکے پیچھے بہت جلد قوی اور سخت کھانا کھایا جاے اسلیے کہ بوجہ اُسکے دہنیت کے یہ تو اسعاتک ہضم ہو کر اُتر آئیگا اور سخت اور بطی الہضم کھانا قبل ہضم جید کے بوجہ دہنیت کے اُسکے ساتھ اُتر آئیگا اور باعث فساد کا ہوگا - مچھلی وغیرہ بعد ریاضت کے جس سے تعب پیدا ہو نکھانی چاہیے کہ خود فاسد ہو جاتی ہی اور اخلاط کو فاسد کر دیتی ہی - بعض لوگ ایسے ہین کہ اُنکو قابض چیز کا استعمال قبل طعام کے جائز ہی جیسے وہ شخص کہ اُسکے معدہ مین رخاوت یعنی ڈھیلا پن ہو ایسا کہ اُسکے معدے سے طعام بہت جلد اُتر جاتا ہو اور بقدر زمانہ ہضم ہونے کے نہ ٹھہرتا ہو - یہ بھی واجب ہی کہ ہمیشہ معدے کا حال اور اُسکے مزاج مین تامل صحیح کیا جاے - بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے معدے مین غذاے لطیف سریع الہضم فاسد ہو جاتی ہی اور قوی غذا بطی الہضم اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہے - یہ وہی شخص ہی جسکا معدہ آتشی مزاج ہی یعنے گرم ہی اور بعض آدمیون کا حال اسکے برعکس ہی یعنی بطی الہضم غذا اُنکے معدے مین فاسد ہوتی ہی اور سریع الہضم بخوبی ہضم ہو جاتی ہی - ہر ایک کی تدبیر موافق اُنکی عادت کے کرنی چاہیے شہرون کو بھی بہ نسبت غذا کے خصوصیت ہی - ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو جو خصوصیت اقسام غذا سے ہی اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہی لیکن اُسکو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جاننا چاہیے اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہے اُسمین ایک قسم کا ضرر ہوتا ہی بہ نسبت اس غذا کے جو عمدہ ہو اور اُسکی عادت نہو - ہر ایک سخنہ اور مزاج صحیح کیواسطے ایک غذا مناسب ہی جو اُسکے مشابہ ہو اگر تبدیل دونون کی منظور ہو یہ بات بالضد حاصل ہوتی ہے - بعض آدمیون کو بعض قسم کی اچھی غذائین مضر ہوتی ہین جو شخص بُری غذا کھا کر اُسکو ہضم کر لے چاہیے کہ اپنی قوت معدی پر نازان نہو کہ عنقریب بعد تھوڑے زمانے کے اسکے بدن مین ایسے اخلاط ردی پیدا ہونگے جن سے مہلک بیماریان قاتل عارض ہونگی - اکثر وہ شخص جس کے بدن مین اخلاط ردی ہون اچھی غذاؤن کے کھانے کا مجاز ہوتا ہے خصوصاً اگر بجہت ضعف کے متحمل اسہال کا نہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلل بآسانی ہوتا ہو واجب ہے کہ اُسکو غذاے تر سریع الہضم دیجائے علاوہ یہ ہے کہ جن بدنون مین تحلل ہوتا ہے اُنکو تحمل غلیظ اور مختلف غذاؤن کا زیادہ ہوتا ہے اور اندرونی اسباب بدن سے اُنکو ضرر کمتر پہونچتا ہی اور اسباب خارجی سے ضرر اُنکو زیادہ پہونچتا ہی - اور جس شخص کے بدن مین گوشت زائد ہو اور تناوری اور آسودہ حالی مین ہو چاہیے کہ فصد کی عادت ڈالے - اور اگر مزاج اُسکا مائل بہ برودت ہو جوارشات اور اطریفلات گرم کا اکثر استعمال کرتا رہے اور اُن چیزون کا جنکا خاصہ ہی کہ معدہ اور امعا اور وہ جداول جو قریب اُن دونون کے ہین اُنکا تنقیہ کرتی ہین - بدترین امور یہ امر ہی کہ مختلف غذاؤن کو ساتھ ہی کھائے اُسکے بعد یہ بھی زیادہ بُرا ہی کہ کھانا کھانیکی مدت طولانی ہو اسلیے کہ جو شخص کھانا ورنگ کھایا کرتا ہی

وہ غذا جو پہلے کھائی ہو قریب ہضم کے جب ہوتی ہو اُسوقت پچھلی غذا اس سے جاکر ملتی ہو اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہو کہ ہضم مین اجزا غذا کے یکسان باقی نہین رہتے۔ ایک یہ بھی ضروری بات قابل جاننے کے ہو۔ کہ غذا وہی بہت اچھی ہو جو زیادہ لذیذ ہو اسلیے کہ معدہ اُسکو زیادہ قبول کرتا ہو اور قوت اُسکو بخوبی جذب کرتی ہو بشرطیکہ وہ غذا سے لذیذ جوہر تن اچھی ہو اور کل اعضائے بدن صحیح و سالم ہون یہ شرط کامل ہو کہ اگر مزاج اعضائے رئیسہ کے مناسب اس غذا کے صحیح نہون یا وہ غذائے رئیسہ کے مزاجون کے مخالف ہو اور جگر مخالف معدہ کے ہو زائد مخالفت طبعی سے اسکی طرف التفات نکیا جائے گا۔ منجملہ مضار طعام لذیذ کے یہ مضرت ہے کہ اُسکو بکثرت کھا سکتے ہین۔ پیٹ بھر کھانے کی ترکیب مناسب یہ ہو کہ ایک دن ایک ہی مرتبہ اور دوسرے دن دو مرتبہ صبح و شام کھائے اور اسمین رعایت کی بہت ضرورت ہو پس جس شخص کو دو مرتبہ کھانے کی عادت ہو اگر ایک وقت کھائے گا ضعیف ہو جائے گا اور قوت مین سستی آجائیگی بلکہ واجب ہو کہ اگر ضعف ہضم اُسکو عارض ہو کھانا بموجب عادت کے دو ہی مرتبہ کھائے مگر کم کم۔ اور جس شخص کی عادت ایک وقت کھانے کی ہو جیسے روزہ دار اور وہ دو وقت کھانا اختیار کرے ضعف اور کسل اور استرخاے اُسکو عارض ہوگا اور دونون وقت کا کھانے والا جو اگر دن کے کھانے پر اکتفا کرے ضعیف ہو جائیگا اور رات پر اکتفا کرے گا کھانا بخوبی ہضم نہو گا اور کبھی ڈکار اور خبث نفس اور متلی اور تلخی دہن اور نرمی شکم پیدا ہوگی اسلیے کہ وہ اپنے معدے پر ایسی چیز وارد کرتا ہو جسکا معدہ خوگر نہین ہو اور وہ چیز عارض ہوگی جسکی برائی ظاہر ہو خلاصہ یہ ہو کہ اُسکی غذا ہضم نہوگی بجہت ان دلائل اور عوارض کے جو آگے مذکور ہوتے ہین منجملہ اُن عوارض کے اُس شخص کو جبن اور بیتابی اور درد فم معدہ کا اور لذع عارض ہونگے اور ایسا معلوم ہوگا کہ اسکی آنتین اور اوجھ لٹکی ہوئی ہین اور ان اعضا مین بجائے خود انقباض ورسمشنا پیدا ہوتا ہو۔ بول و براز مین اس شخص کے سوزش رہیگی کبھی برد اطراف بوجہ انصباب صفرا کے طرف معدے کے عارض ہوتا ہو یہ کیفیت اُن ابدان کی ہو جو صفراوی مزاج ہین اور اکثر یہ کیفیت بوجہ صفراوی مزاج ہونے معدے کے پیدا ہوتی ہو نہ اینکہ تمام بدن پر صفرا غالب ہو۔ بند ہین ایسے شخص کے فساد ہو جاتا ہو اور اکثر اوقات کسل مند رہتا ہو۔ جن لوگون کے معدے مین صفرا بکثرت مجتمع ہوتا ہو اُنکو حاجت تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ کھانے کی ہوتی ہو اور ایسی غذا اُنکو درکار ہو جسمین قوت تغذیہ کی بسرعت ہو اور قبل نہانے خواہ حمام کرنے کے اُنکو غذا درکار ہو سوائے ان کے اور جو لوگ ہین اُنکو واجب ہو کہ ریاضت اور حمام کر کے کھانا کھائین اور استحمام سے غذا کو مقدم نہ کرین جس شخص کو حاجت ریاضت سے پہلے کھانے کی ہو چاہیے کہ تنہا تھوڑی سی روٹی کھائے جسکا ہضم قبل شروع ریاضت سے ہونے لگے اور جس طرح حرکت قبل طعام کے ضرر رہے کہ ضعیف نکرنی چاہیے اسیطرح بعد طعام کے واجب ہو کہ حرکت نرم کی جائے۔ اور جس شخص کو شہوت فاسد ہو خواہ اُسکی خواہش تیز کھانے کی طرف ہو اور میٹھے اور چرب کھانے کو سونگھکر چھوڑ دے اور نہ کھائے اُسکی اصلاح شہوت کے واسطے اُس سے بہتر کوئی بات نہین ہو کہ مچھلی کھا کر سکنجبین اور مولی وغیرہ سے قے کرے۔ ضرور ہو کہ کوئی شخص بعد نکلنے حمام کے فوراً مسکہ وغیرہ نکھائے بلکہ صبر کرے اور تھوڑی دیر سوئے ایسے آدمیون کے واسطے مناسب یہی ہو کہ دن و رات مین ایک مرتبہ کھائین۔ مناسب نہین ہو کہ بعد کھانے کے سوئے حالانکہ غذا ابھی معدے کے اوپر ٹھہری ہوئی ہو اور معدے سے اُتری نہین ہو۔ اسی طرح ضرور ہے کہ بعد طعام کے سخت حرکت سے پرہیز کرین اسلیے کہ ایسی حرکت سے نفوذ غذا کا قبل ہضم کے ہو جاتا ہو یا غذا معدے سے بے ہضم کے پھسل جاتی ہو یا بوجہ ہلنے معدے کے اُسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہو کھانا کھانے کے بعد بہت سا پانی اس قدر نہ پینا چاہیے کہ درمیان جرم معدہ اور غذا کے جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجھا دے بلکہ پانی پینے مین بعد غذا کے اتنی انتظار کرنی چاہیے کہ غذا معدے سے اُتر جائے اُسکی شناخت اس طرح پر ہوتی ہو کہ پیٹ کے اوپر کے اعضا

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں

مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب

کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو

جوائن کریں

ایڈمن پینل :

محمد ثاقب ریاض :03447227224

سدرہ طاہر :03340120123

حسنین سیالوی :03056406067

Imagitor

سبک ہوجاتے ہیں اور اگر پیاس کی وجہ سے بیتابی ہو چاہیے کہ چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیے اور جتنا سرد زیادہ ہوگا تھوڑی مقدار اُسکی پیاس بجھانے میں کافی ہوگی۔ اتنی قلیل مقدار سے قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہوجاتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد پانی پیے درمیان اس مدت کے جس میں کھانا کھاتا ہے بلکہ بعد فارغ ہونے کے اسوقت اسیقدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہے پیاس پر صبر کرنا اور نیند پر بعد کھانا کھانے کے اُن لوگوں کو مفید ہے جنکا مزاج سرد و تر ہے۔ اور جنکا مزاج گرم ہے اُنکو مضر ہے۔ اسی طرح بھوک پر صبر کرنا بہ نسبت دونوں کے۔ گرم مزاج والوں کو بھوک پر صبر کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ صفرا اُنکے معدے پر گرتا ہے پھر جب کچھ کھاتے ہیں معدے میں فاسد ہوجاتا ہے اُنکو خواب و بیداری میں وہی کیفیت عارض ہوجاتی ہے جو اوپر بیان ہوئی اس شخص کے حال میں جس کے معدے میں غذا فاسد ہوجاتی ہے۔ ایضاً اشتہاے طعام بھی اُنکی فاسد ہوجاتی ہے اُسوقت ایسی چیز کا پینا واجب ہے جو اُس خرابی سے بچائے اور طبیعت میں نرمی پیدا کرے اور خود بھی سبک ہو جیسے آلو بخارا یا تھوڑی سی شیر خشت جب اشتہاے طعام بحال خود عود کرے اور پوری ہوجائے اُسوقت اُنکو کھانا مناسب ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ جنکے مزاج اصلی مرطوب ہیں تحلل اُنکے بدن میں بہت جلد ہوتا ہے اور اُنکو بھوک پر صبر بہ نسبت خشک مزاج والوں کے کم ہوتا ہے ہاں اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے اُنکے اعضا میں بھری ہو اور وہ رطوبت اچھی ہو اور اُنکے بدن کے موافق ہو اُس رطوبت کو طبیعت اُنکے بدن کی غذاے تام بالفعل کردے اُسوقت البتہ مرطوب مزاج بھوک پر صبر کرسکتا ہے۔ شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہے اسلیے کہ شراب سریع الہضم ہے اور بہت جلد نفوذ کرتی ہے یہ خود ہضم ہوجائیگی اور کھانا ہضم نہ ہوگا اس جہت سے سدے پڑجائیں گے اور عفونت پیدا ہوگی۔ حلاوت کی جہت سے بہت جلد سدے پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کرلیتی ہے اور سدے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہوجاتے ہیں منجملہ اُنکے استسقا ہے ہوا اور ریاح کا غلیظ ہونا خصوصاً گرمیوں میں طعام کو فاسد کردیتا ہے ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہیں ہے خواہ گرم پانی جس میں عود اور مصطگی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے۔ جس شخص کے احشا گرم اور قوی ہوں جسوقت طعام غلیظ کھاتا ہے اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتے ہیں جو معدے میں اور گرد معدے کے تمدد پیدا کرتے ہیں اور مرض مراق اسی قسم سے ہے کہ غذا میں دخانیت کی جہت سے ریاح پیدا ہوں جسکا معدہ خالی ہو اگر کوئی شے لطیف کھائے فوراً معدہ اُسکو قبول کریگا پھر اگر اسکے بعد کوئی غذا غلیظ کھائے معدہ اُس سے متنفر ہوگا اور ہضم نکریگا پس فاسد ہوجائیگی ہاں اگر لطیف اور کثیف کے درمیان میں کسیقدر مہلت نہو بہتر یہ ہے کہ ایسے وقت خلو معدے میں غذاے غلیظ کو مقدم کرے اور تھوڑی تھوڑی کھائے پس معدہ اُسوقت میں غذاے لطیف سے نفرت نہ کریگا اگر کوئی شخص کھانے میں افراط کرے اور جو غذا معدے میں پہونچی ہے اُسے کوئی حرکت قوی ہلاے یا بوجہ استعمال مشروب کے اُسمیں تشویش پیدا ہوجائے چاہیے کہ فوراً قے کرے اگر قے نہو سکے تو گرم پانی تھوڑا تھوڑا پیے اُسکی جہت سے امتلاء برطرف ہوجائیگی اور غذا منحدر ہوگی اور آنکھ جھپکنے لگے گی چاہیے کہ لیٹ کر سوے جتنی دیر تک چاہے اگر اس تدبیر سے بھی آرام نہو یا میسر نہو تامل کرے اگر طبیعت کو ایسا پاے کہ اس کیفیت کو دفع کردیگی اسی پر قناعت کرے اور نہیں تو طبیعت کی اعانت ایسی چیز سے کرے جو بآسانی روانی شکم پیدا کرے۔ گرم مزاج اطریفل مسہل یا گلقند اور صعتر مربی یعنی پروردہ اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور معجون شہریاران اور معجون تمری کا استعمال کریں پینے کی چیزوں سے اگر بدن میں امتلاے پیدا ہو بہتر ہے بہ نسبت اُسکے کہ کھانے کی چیزوں سے ہو بہتر یہ ہے کہ زیادہ کھانے کے بعد تھوڑا ایلوا بقدر تین چنے کے یا نصف درم ایلوا اور نصف درم علک الانباط یعنے گوندپستے کے درخت کا ایک دانگ بورۂ ارمنی کا استعمال کرے۔ اور اس سے بھی سبک تر یہ دوا ہے کہ دو یا تین چنے کے برابر بورہ ارمنی بھی شریک کرتے ہیں سب سے بہتر یہ ہے کہ تھوڑی سی افتیمون ہمراہ تھوڑی سی شراب کے استعمال کریں اگر ان میں سے

کوئی چیز میسر نہو تو دیر تک سویا کرے اور ایک دن غذا ترک کرے پھر جب صبح کو طبیعت سبک ہو جائے گرم پانی سے خواہ حمام مین نہائے اور پسینہ کرے بعدہ
لطیف غذا کا استعمال کرے اگر باوجود ان تدبیرات کے ہضم نہوا اور ثقل اور تمدد اور کسل باقی رہے جاننا چاہیئے کہ فضول غذا کی رگون مین بھر رہے
ہین اسلیے کہ جو غذاے کثیر بافراط ہوا اگرچہ معدے مین ہضم ہوجاتی ہی مگر رگون مین کمتر ہضم ہوتی ہی بلکہ رگون مین خام باقی رہکر تمدد پیدا کرتی ہی اور اکثر
رگون کو شگافتہ کردیتی ہی اور کسل اور انگڑائی اور جمائی پیدا کرتی ہی چاہیے کہ علاج انکا ایسی چیزسے کرین جو رگون سے بذریعہ اسہال کے اس فضول کو
دفع کرے پھر اگر غذا مین اسقدر افراط نہو کہ یہ اعراض پیدا ہون بلکہ فقط ایک قسم کی اعیا یعنی ماندگی پیدا ہو جاے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے
حال پر ٹھہرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نکرے بلکہ طبیعت پر چھوڑ دے بعد اسکے اس قسم خاص مین ماندگی کا علاج کرے جس
طریق سے ہم آگے بیان کرینگے جس شخص کا سن زیادہ ہو جاے اسکا معدہ اتنی غذا قبول کریگا جو بوقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول
اُسکے غذا مین زیادہ پیدا ہونگے بس چاہیے کہ بمقدار عادت ایام شباب کے نکھائے بلکہ اُس سے کم۔ جو شخص خوگرفتہ تدبیر غلیظ یعنی بدکھانیکا ہو جسوقت
تدبیر لطیف کرے اور کم کھائے جتنی غذا کم کی تھی اُتنی ہوا منافذ بدن مین داخل ہوگی۔ پھر جب یہ شخص دوبارہ تدبیر غلیظ کریگا سُدے اُسکے
بدن مین پیدا ہونگے۔ گرم غذاؤن کی مضرت کا تدارک سکنجبین سے ہوتا ہی خصوصاً اگر سکنجبین بزوری ہو اسلیے کہ اقسام سکنجبین مین یہ بہت مفید ہی
اگر شکر سے بنائی جائے اور اگر شہد سے بنے سکنجبین سادہ کافی ہی۔ سرد غذاؤنکی مضرت دفع کرنے کے واسطے بعد غذا کے ماء العسل یا شراب العسل اور
معجون کمونی کا استعمال کرتے ہین۔ غلیظ غذا کے بعد حار مزاج ایسی سکنجبین بزوری کا استعمال کرے جسکے بزور قوی ہون۔ اور سرد مزاج معجون فلافلی اور
فودنجی کا استعمال کرے۔ لطیف غذا سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہی اور قوت کی اعانت اور جلد کی کم اعانت ہوتی ہی اور غذاے غلیظ اسکی ضد ہی
جس شخص کو حاجت سختی اعضا کی بدن مین پیدا کرنے کی ہو اور اُسکی جہت سے ایسی غذاؤن کا محتاج ہو جنکا کیموس قوی ہوتا ہی چاہیے کہ خوب
بھوک کا انتظار کرے اور بعد ایسی بھوک کے اُن غذاؤن مین سے بہت زیادہ نکھائے تاکہ خوب ہضم ہوجائین۔ ریاضت کرنے والے آدمی اور جنکو
تعب کثیر ہوتا ہی غذاے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہین اور ایسی غذاؤن کے ہضم پر اُنکا نوم قوی اور گہری نیند معین ہوتی ہی لیکن چونکہ انکے بدن سے
عرق بکثرت نکلتا ہی اور تحلل اُنکے بدن مین زیادہ ہوتا ہی اُنکے جگر غذاے غیر منہضم کو جذب کرتے ہین جبتک کہ بخوبی ہضم نہوے پس وہ لوگ آمادہ
ہوتے ہین واسطے امراض مہلک کے آخر خواہ اول عمر مین خصوصاً چونکہ وہ بجہت اپنے ہضم کامل کے جو نوم طویل سے پیدا ہوتا ہی اسپر فریفتہ ہوتے
ہین اور وہ نیند باطل ہو جاتی ہی اگر آخر کار مین بیداری متواتر پیدا ہو خصوصاً جسوقت وہ سن شیخوخت کو پہونچتے ہین۔ فواکہ رطب تعب و مشقت والے
آدمیون خواہ ریاضت والون کو یا جو لوگ زرد رنگ صفراوی مزاج ہون ایسے ہی لوگونکو مفید ہین۔ اور انکو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور توت
اور خربزہ اور آڑو اور آلو بخارا۔ اور اگر اُنکے سوا اور چیز بارد رطب سے تدبیر کرین بہتر ہی اسلیے کہ یہ سب چیزین خون مین ایک مائیت پیدا کرتی ہین
اسکے جہت سے خون کو بدن مین جوش پیدا ہوتا ہی جیسا کہ آب فواکہ خارج مین جوش کھا جاتا ہی اور اگر ایسی تدبیر سے بالفعل کسیقدر فائدہ بھی مرتب
ہوتا ہی لیکن خون کو آمادہ عفونت کرتی ہی اسیطرح جو چیز خون کو خلط خام سے بھردے جیسے کھیرا اور ککڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذائین بکثرت
کھاتے ہین حمیات مین مبتلا ہوتے ہین اگرچہ ابتدا مین اُنسے برودت حاصل ہوتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خلط مائی مین کبھی یہ بات عارض
ہوتی ہی کہ اُسکا صدید بنجاتا ہی اور یہ اُسوقت ہوتا ہی کہ مائیت متحلل نہوا اور رگون مین اسیطرح باقی رہے۔ یہ لوگ اگر استعمال ریاضت کا قبل اجتماع
اس مائیت کے رگون مین کرین بلکہ جسوقت استعمال فواکہ کا کرین ریاضت بھی کرلیا کرین تحلل ان مائیات کا ہو جائیگا اور ضرر ان کا کمتر ہوگا
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر خون مین بلغم خام یا مائی موجود ہو بدن سے وہ خون نمل سکیگا اور اُس خون سے بدن کی غذا کم بنیگی۔

جو شخص خوب کھاتا ہو اُسکو سزاوار ہو کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر مشی کرے اور بعد چلنے کے پھر کھائے تاکہ غذا معدے سے پھسل کر اُتر جائے۔ جو غذائیں مایئت پیدا کرتی ہیں یا خلط غلیظ بالزوجت یا خلط صفراوی اُن سے جمیات پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ مایئت پیدا کرنے والی غذا سے خون میں عفونت پیدا ہوتی ہو اور بالزوجت اور غلیظ غذا سے مجاری اور گذرگاہ اندرون میں سُدے پڑتے ہیں اور صفرا پیدا کرنیوالی غذا سے بدن میں سخونت یا گرمی پیدا ہوتی ہو اور خون میں حدت۔ جن ترکاریوں سے صفرا پیدا ہوا اکثر اُنکا استعمال جاڑوں میں نافع ہو جیسے بھبکی ترکاری گرمیوں میں فائدہ کرتی ہو۔ اگر کوئی شخص ایسی حالت میں گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذاے ردی کے چارہ نہو چاہیے کہ ایسی غذا کو چند مرتبہ کھائے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نکرے اور ایک غذا کے ساتھ دوسری غذا مخالف اُسکے مزاج کے ملالے۔ پس اگر ایسی میٹھی غذا کھائے اُسکے اوپر کھٹا سرکہ یا آب انار ترش یا سکنجبین سادہ یا سفرجلی وغیرہ پی لے اور استفراغ کی عادت ڈالے۔ اور جس شخص کو اذیت ترش کھانے کی ہوا سکے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا استعمال کرے اور یہ استعمال قبل نضج اور ہضم کے جائز ہو۔ چکنی غذا کے ہضم کا تدارک نمکین چیزے کرنا چاہیے جیسے شاہ بلوط اور حب الآس اور خرنوب شامی اور بیر جو کچلا ہوا اور زعرور یعنی پودینہ دشتی اور کڑوی چیزے بھی اُسکی اذیت دفع ہوتی ہو جیسے راسن تلخ اور نمکین اور تیز چیزے بھی اُسکی اذیت زائل ہوتی ہو جیسے نانخورش اور لہسن اور پیاز اور اِن چیزوں کی مضرت چکنی چیزے دفع ہوتی ہو جس شخص کے بدن میں اخلاط ردی ہوں اور رقیق بھی ہوں اُسکی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن میں تحلل بآسانی ہوتا ہو اسکو غذاے تر سریع الہضم دینی چاہیے جالینوس کہتا ہو کہ غذاے تر سے ہر ایک کیفیت بآسانی جدا ہوسکتی ہے گویا ایسی غذا بےمزہ ہو نہ میٹھی نہ کھٹی نہ کڑوی نہ تیز نہ قابض اور نہ نمکین جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اُسکو غذاے غلیظ کا تحمل بہ نسبت اُس شخص کے جسکا بدن سمٹا اور کھچا ہوا ہو زیادہ ہوتا ہو۔ خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہو اور طبیعت میں خشکی پیدا کرتا ہو اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہو۔ اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہو۔ اسیطرح تیز غذا جیسے مرچ وغیرہ اور نمکین غذا معدے کو مضر ہو۔ اور آنکھ کو بھی۔ چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اُسکے غذاے ردی کھائی جائے فاسد ہوجائے گی۔ جس غذا میں لزوجت ہو دیر میں ہضم ہوتی ہو اسی جہت سے کھیرا مع چھلکوں کے بہت جلد ہضم ہوتا ہو بہ نسبت چھیلے ہوے کے اور روٹی جس آٹے کی جسمیں بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہو بہ نسبت چھنے ہوئے آٹے کے جس شخص کو تعب اور مشقت عارض ہوتی ہو جسوقت تدبیر لطیف کرکے غذاے غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد سچی بھوک کے اُسکے خون میں حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج دفع فضول کا بذریعۂ فصد کے زیادہ ہوگا اگرچہ بہت قریب زمانہ فصد سابق کو گذرا ہو یہی حکم اُس شخص کا ہو جسکو غضب عارض ہو اور غذاے غلیظ کو تناول کرے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ میٹھی غذا کو طبیعت قبل نضج اور ہضم کے جذب کرلیتی ہو پس خون کو فاسد کردیتی ہو۔ کبھی غذاؤں کے بنظر ترکیب اور صنعت کے مختلف احکام اور خواص عارض ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہو کہ دودھ کے ہمراہ کھٹائی کھانا نہ چاہیے اور نہ مچھلی دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے کہ اِن دونوں غذاؤں سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی اُنکا قول ہو کہ دہی مولی کے ساتھ نہ کھانا چاہیے اور نہ دہی پرندے کے گوشت کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتھ۔ اور کھانے میں وہ تیل اور چکنائی نہ ڈالیں جو تانبے کے برتن میں رکھی ہوئی ہو۔ اور جو کباب بید انجیر کی لکڑی کے کوئلوں سے بھونا گیا ہو وہ بھی نہ کھانا چاہیے مختلف قسم کے کھانے دو طرح سے مضر ہوتے ہیں اول تو اُنکے ہضم میں اختلاف ہوتا ہو منہضم اور غیر منہضم کا اختلاف پیدا ہوتا ہو دوسرے ممکن ہو کہ مختلف طور کی غذاؤں کے کھانے میں بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا طعام زیادہ کھایا جائے۔ قدیم زمانے کے ارباب

مختلف غذاؤں کے کھانے سے پرہیز کرتے تھے اور صرف گوشت بریان کو اور روٹی پر بوقت عشا یعنے شب کو قناعت کرتے تھے۔ افضل اوقات غذا کے فصل گرمی میں وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹھنڈا ہو۔ بھوک کا ٹالنا اکثر معدے میں رطوبات ممدہ بدی بھر دیتا ہے جس سے بدحالی پیدا ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کباب اگر ہضم ہو جائے بہت زیادہ غذائیت اسمیں ہے مگر دیر میں ہضم ہوتا ہے اور امعا میں باقی رہتا ہے شوربا بھی غذائے جید ہے اگر اسمیں پیاز ملی ہوئی ہو ریاح کو توڑ دیتا ہے اور اگر بے پیاز شوربا ریاح برانگیختہ کرتا ہے بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہیں کہ عنب یعنی انگور کو بھنے ہوئے گلہ پر کھانا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہیں بلکہ بہت ردی ہے۔ اسی طرح مفید بلکہ واجب ہے کہ کلّے اور مثل دانہ انار کے بلا نقل اختیار کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بھو خشک مزاج ہے اور طبیعت میں خشکی پیدا کرتا ہے اور چوزوں میں رطوبت ہوتی ہے اس جہت سے طبیعت نرم رہتی ہے بہتر مرغ بھنا ہوا وہ ہے جو پیٹ میں بکری یا بچہ گاؤ کے بھونا جائے تا اُسکی رطوبت محفوظ رہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شوربا چوزوں کا اخلاط کی تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربائے مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے میں غذائیت ہے اور بچہ بز سرد اور پاکیزہ ہے اس جہت سے کہ بخار اسکا ساکن ہوتا ہے اور حمل یعنے برہ گرم اور پاکیزہ ہے اسلئے کہ اُسکی بو بوکی چیز پگھل جاتی ہے اور زیرباج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈالکر دینا مناسب ہے اور حلوات یعنی حلوے اگرچہ شکر سے بنائے گئے ہوں اُسکا استعمال برا ہے اسواسطے کہ سدہ پیدا کرتے ہیں اور پیاس زیادہ ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روٹی اگر ہضم نہو بشرطیکہ زیادہ ہو اُسکی مضرت زیادہ ہے اور گوشت اگر ہضم نہو اُسکی کم ہے

**فصل آٹھویں تدبیر میں پانی کے استعمال و شراب کی اور جو چیز متعلق دونوں کے ہے**

مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے جو شدت برودت میں معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن میں کر کے جیسے صراحی میں پانی بھر کر برف میں جھلتے ہیں الغرض جرم برف کا استعمال بہرحال بد ہے خصوصاً اگر برف خراب ہو اور یہی حال ہے اگر برف اچھی ہو اسلئے کہ پگھلی ہوئی برف جید سے پٹھوں اور اعضائے نفس کو ضرر پہونچتا ہے اور تمام احشار کو بھی اُسکا ضرر پہونچتا ہے۔ اور سوائے اس شخص کے جسکا مزاج دموی ہو اور کوئی متحمل نہیں ہو سکتا اور اگر فی الحال یہ پانی مضر نہوگا بہت دنوں کے بعد جب سن زیادہ ہوگا ضرور مضر ہوگا۔ اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنوئیں اور نہر کا پانی ساتھ ہی نہ پینا چاہیے جبتک ایک ہضم نہ ہولے۔ پانی کی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اسیطرح بگڑے ہوئے پانی درست کرنا بھی مذکور ہو چکا ہے سرکہ ملانا پانی کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نہار مُنھ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا حمام کے خصوصاً اگر پیٹ خالی ہو بہت برا ہے۔ اسیطرح جھوٹی پیاس جو رات کو مست اور مخمور لوگوں کو ہو آئے اس میں پانی پینا یا جسوقت طبیعت مشغول ہضم غذا پر ہو اور پہلے اُس سے بقدر سیراب ہونے کے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہے بلکہ بہت برا اگر پیاس شدت کی ہو سرد ہوا میں ٹہلے یا سرد پانی سے کلی کرے پھر جب اس تدبیر سے تسکین نہو ایسے برتن سے جسکا منھ تنگ ہو پانی پیے۔ علاوہ یہ ہے کہ مخمور کو کبھی یہ تدبیر نافع ہوتی ہے اور بیشتر اگر نہار منھ اسطرح پر پانی پیے مضر نہیں ہوتا ہے۔ جو شخص نہار منھ پانی پینے سے بے صبر ہو اور ضبط نہ کر سکے خصوصاً بعد ریاضت کے چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب میں گرم پانی ملاکر پیے۔ جسے جھوٹی پیاس لگتی ہو اسکو یہ بات جاننی چاہیے کہ سو رہنا اور پیاس پر صبر کرنا اُسکی پیاس میں تسکین پیدا کرتا ہے اسلئے کہ طبیعت اُسوقت تحلیل اُس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہے کر لیتی ہے خصوصاً اگر پیاس پر صبر کر کے سو رہیں۔ اور جسوقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہونے سے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہوگی اسلئے کہ جو خلط باعث عطش کی ہے وہ برقرار ہے۔ ہر شخص پر واجب ہے خصوصاً جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے بہت سرد پانی پینا برا ہے اگر بے سرد پانی پینے کے چارہ نہو بعد طعام کے جو بمقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے۔ نیم گرم پانی

پینے سے متلی پیدا ہوتی ہی اور بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جاے معدہ کو ڈھیلا کرتا ہی- اور اگر کبھی کبھی پیا جاے معدے کو دھو ڈالتا ہی اور طبیعت کو نرم کرتا ہی- شراب اگر سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والون کو موافق ہی- اور درد سر نہین پیدا کرتی ہی بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو درد سر التہاب معدے سے پیدا ہوا ہو اسمین تخفیف کر دیتی ہی- اور جس شراب مین کلیچہ اور روٹی بھگوئی گئی ہو قائم مقام سفید اور رقیق کے ہی خصوصاً اگر پینے سے دو گھنٹہ پیشتر بھگوئین- شراب غلیظ شیرین جو شخص بدن کی فربہی اور قوت چاہے اُسکے مناسب ہی لیکن اُسکے سدے پڑنے سے پر خطر ہے- پرانی سرخ شراب سرد اور بلغمی مزاج کے موافق ہی- ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا بُرا ہی جسکا سبب ہم اوپر بیان کر چکے ہین پس بعد دن ہضم طعام اور اسکے منحدر ہونے کے پینی چاہیے- جو طعام ردی الکیموس ہو اُسپر شراب پینی بروقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بُری ہی اسلیے کہ کیموس ردی کو اطراف بدن تک ردی کر دیتی ہی اسیطرح فواکہ پر خصوصاً خربزہ پر شراب کا پینا بُرا ہی- چھوٹی پیالیون سے ابتدا کرنا بہتر ہی بہ نسبت بڑے پیالون کے لیکن اگر کھانے کے اوپر دو تین پیالے پیے خو گر کو مضر نہین ہی- اسیطرح بعد فصد کے صحیح آدمی کو مضر نہین ہی- محرورین کو فائدہ شراب کا بہت اور اراکے اور مرطوبین کو بوجہ انضاج رطوبت کے ہوتا ہی اور جسقدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہی- شراب بہت اچھی چیز ہی جو غذا کو تمام بدن مین نافذ کر دیتی ہی اور بلغم کو قطع کرتی ہی اور جلا دیتی ہی اور صفرے کا بول وغیرہ کی طرف سے اخراج کر دیتی ہی خلط سوداوی مین ازلاق پیدا کر کے باسانی اخراج کرتی ہی اور اُنکی مضرت کو بہت ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہی توڑ دالتی ہی اور جو چیز بدن کے اندر بستہ ہو جسمین گرمی بہت نہو اور وہ شی غریب ہو اُسکو بدن سے نکال لیتی ہی اور ایسی شی کے اقسام قریب ہی کہ ہم اپنے مقام پر بیان کرین- جس شخص کے دماغ مین قوت ہوتی ہی بہت جلد مست اور مدہوش نہین ہوتا ہی اور اُسکا دماغ اُن بخارات ردی کو جو شراب سے چڑھتے ہین قبول نہین کرتا اور سواے اس حرارت مناسب کے جو دماغ پر چڑھتی ہی اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب سے نہین ہوتا پس اُسوقت اُسکا ذہن ایسا صاف ہو جاتا ہی کہ اور وقتون مین ایسا صاف نہین ہوتا اور جسکے دماغ مین ضعف ہو اسکا حال اس شخص کے برخلاف ہی- اور جس شخص کے سینہ مین کسیطرح کی سستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑون مین اُسکی سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خواری نہین کر سکتا ہی جس شخص کا ارادہ اسکثار شراب کا ہو کھانا پیٹ بھر نکھائے اور اپنے کھانے مین اُس چیز کو اختیار کرے جس سے ادرار پیدا ہو- اگر بوجہ طعام و شراب کے امتلاء پیدا ہو چاہیے کہ قے کر ڈالے اور لازم ہی کہ ماء العسل پیکر قے کرے اور مُنھ کو سرکہ اور شہد اور چہرے کو سرد پانی سے دھو ڈالے جسکو اذیت شراب سے سخونت بدن اور حرارت بدن کی پہونچتی ہو اپنی غذا حصرمیہ وغیرہ اختیار کرے اور نقل انار ترش ور چوگے سے کرے جیسے اذیت شراب کی جانب سر مین پہونچتی ہو کم کر دے اور پانی ملا کر خورہ روٹی بھگو کر استعمال کرے اور اُسکے اوپر نقل بہ کا کرے- اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو حب الآس ترش کیا ہوا استعمال کرے اور کسی قدر کافور چوسے یا دہ چیز جسمین قبض اور ترشی ہو- اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو نقل ناگرموتھا اور لونگ اور پوست اترج کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ شراب کہنہ حکم مین اس دوا کے ہی جو قلیل الغذا ہو اور نئی شراب جگر کو مضر ہی اسہال کبھی بوجہ نفخ کے پیدا کرتی ہی- یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بہترین شراب وہی ہی جو معتدل ہو کہنگی اور تازگی مین اور صاف ہو اور سفید مائل بحمرت اور خوشبو مزے مین معتدل نہ ترش نہ شیرین- عمدہ شراب جسکا نام معتدل ہی وہ ہی کہ تین حصہ شیرۂ انگور اور ایک حصہ پانی لیکر ملائین اور جوش مین لائین تا اینکہ چوتھا حصہ اسکا ہو جاے جس شخص کو بعد شراب پینے کے کسیطرح کا لذع پیدا ہوتا ہو چاہیے کہ بعد شراب کے انار اور آب سرد چوسنے کے طور پر استعمال کرے اور شراب پینے مین دوسرے دن کے صبح کو اور حمام کا استعمال کرے بعد اسکے کہ کچھ تھوڑا سا کھا لیا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈھیلا کرتی ہی اور سکر یعنے مستی بہت جلد پیدا کرتی ہی اسلیے کہ مائیت کی وجہ سے اسکا

نفوذ بہت جلد ہوتا ہے جس شخص کی طبیعت مین تشنگی ہو نہار منھ شراب پینے سے پرہیز کرے اور قبل اسکے کہ پانی کا اثر ہوتا کل اعضا مین پہونچ جاے مرطوبین کو استعمال سے شراب کے اجتناب کرنا چاہیے یا پیچھے حرکت مفرط کے اسلیے کہ ان پچھلی دو صورتون مین دماغ اور پٹھہ کو اذیت پہونچتی ہے اور تشنج اور اختلاط عقل مین ڈالتی ہے۔ حالت مرض مین بھی شراب سے اجتناب چاہیے اور فصل گرم مین بھی۔ متواتر بیہوش رہنا بہت برا ہے اسواسطے کہ جگر اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اور پٹھہ کو ضعیف کرتا ہے اور مرض عصب و رسکتہ اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہے شراب کثیر اکثر صفراے ردی کی طرف بعض معدون مین تحلیل ہو جاتی ہے اور بعض معدون مین سرکہ تند اور ترش ہو جاتی ہے اور ضرر ان دونون کا بہت برا ہے۔ بعضون کی تجویز یہ ہے کہ مستی شراب کی اگر مہینے مین ایک یا دو مرتبہ پیدا ہو نفع کریگی اس جہت سے کہ قواے نفسانی کو سبک کرتی ہے اور راحت دیتی ہے ادرار بول و تحلیل فضول کرتی ہے۔ یہ بھی معلوم رہے کہ غالب ضرر شراب کا دماغ مین ہوتا ہے ضعیف الدماغ کو چاہیے کہ سواے مقدار تحلیل کے کہ اسمین پانی بھی ملا ہو اور قسم کی شراب نہ پیے۔ اور تدبیر صائب اس شخص کے واسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہے کہ فوراً قے کر ڈالے اگر آسانی سے ہو جاے بہتر ہے ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شہد ملا کر پیے اور قے کے بعد بطور آبزن کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کی مالش بدن مین کر کے سو رہے۔ لڑکون کے حق مین شراب کی کیفیت یہ ہے کہ جیسے تھوڑی سی لکڑی پر آگ رکھنی چاہین۔ بڈھون کو اگر تحمل ہو شراب پلانی چاہیے جوانون کو شراب کی تعدیل موافق ہے مگر انکو مناسب یہ ہے کہ پرانی شراب مین آب انار یا آب سرد ملا کر پئین۔ سرد مقامات کے اہل شہر متحمل شراب کے ہو سکتے ہین اور گرم مقام کے آدمی متحمل نہین ہو سکتے ہین جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پیے چاہیے کہ بہت کھانا اور شیرینی مطلق نہ کھاے بلکہ تھوڑا سا نمکین شوربا پی لے اور تھوڑی سی روٹی ٹکڑے ٹکڑے کر کے چکنئی ملا کر کھاے یا گوشت مرغ اور حرکت و سکون مین اعتدال کرے اور زیادہ تعب و مشقت نکرے اور بادام اور سور کو نمکین کر کے تنقل کرے اور کامخ اکبر کا استعمال کرے اور اگر کرنبیہ اور زیتون الماء وغیرہ کا استعمال کرے نفع کریگی اور پینے پر اعانت کریگی۔ اسیطرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کرے مثل تخم کرنب جبلی اور زیرہ اور سداب خشک اور فودنج اور ملح نفطی اور اجوائن کے۔ جو غذائین کہ انمین لزوجت اور تغریہ یعنے چسپیدگی ہے اکثر بخار شراب کو غلیظ کر دیتے ہین جیسے چکنی مٹھائی جنمین لزوجت ہو اسلیے کہ مستی کو منع کرتے ہین اگرچہ شراب کثیر کو قبول نہین کرتین اسواسطے کہ دیر مین نافذ ہوتی ہین اور مستی کا جلد آنا یا بجہت ضعف دماغ کے ہوتا ہے یا بوجہ کثرت اخلاط دماغی کے یا بسبب قوی ہونے شراب کے یا بجہت قلت غذا کے یا اسمین سوء تدبیری کرنے سے یا جس چیز کا استعمال متصل غذا کے ہو ضعف دماغ کی وجہ سے بسرعت مستی کا پیدا ہونا اسکا علاج مثل علاج نزلہ کہنہ کے ہے ان لطوفات سے جو باب نزلہ مین مذکور ہین۔ اور ایسا شخص اگر شراب پیے اسی قسم کی تھوڑی سی پیے جو دیر مین مستی پیدا کرتی ہو اور چاہیے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور آب رمان ترش ایک حصہ اور سرکہ نصف حصہ ملا کر جوش دین اور بقدر ایک اوقیہ کے قبل شراب کے پیے۔ ایضاً نمک سداب زیرہ سیاہ سے گولی بنا کر خشک کر کے رکھے اور ایک گولی کے بعد دوسری گولی کھاے ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ مقشر فوتنج افسنتین ملح نفطی نانخواہ سداب یابس اسمین سے دو درم ہمراہ آب سرد کے نہار منھ وہ شخص پیے جسکو خوف حرارت کے ضرر کا نہو۔ چاشت کے وقت بیوعلی آدی پانی اور سرکہ تین مرتبہ متواتر پیے یا دہی کا توڑ خواہ ترش دہی پیے اور کافور سونگھے اور سر پر اپنے سرد چیزین جو رادع ہون جیسے روغن گل و سرکہ لگاے۔ علاج شراب خوار کا امراض جزئی مین ہم ذکر کرینگے۔ جسکا ارادہ ہو کہ بسرعت بیہوش ہو جاے اور کچھ ضرر نہ پہونچے شراب مین اشنہ اور عود ہندی بھگو کر پیے۔ اور جسکا ارادہ ہو کہ بنظر کسی احتیاج کے سکر شدید بغرض علاج کسی عضو کے جسمین درد زیادہ ہوتا ہو پیدا کرے چاہیے کہ شراب مین شیلم یعنی منمنا داخل کرے یا شاہترہ اور افیون اور اجوائن ہموزن نصف نصف درم لیکر اور جوزبوا اور سک اور عود خام ایک ایک قیراط شراب مین ڈالکر بقدر حاجت پیے یا بیخ اسود یعنی بنگ سیاہ اور پوست بیروج پانی مین ڈال کر

جوش دے اور سرکہ شراب مین ملائے

## فصل نوین خواب و بیداری کے بیان مین

جب نوم طبعی اور سبات اور ان دونون کی ضد یعنی یقظہ اور ارق کا اور جو کچھ ہر ایک کے پیدا کرنے مین درکار ہی یا ہر ایک کے رفع کرنے مین بروقت ایذا پہونچنے کے ضرور ہوتا ہی کسیقدر اوپر اپنے مقام مین مذکور ہو چکا ہی۔ اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ ہر ایک انمین سے کس چیز پر دلالت کرتا ہی اور باقیماندہ ان چیزون کے حالات امراض جزوی مین بیان ہونگے۔ اس مقام پر جسقدر مناسب ہی وہ اسیقدر ہی کہ نوم معتدل سے قوت طبعی کو اپنے افعال مین قدرت بڑھتی ہی اور قوت نفسانی کو راحت ہو جاتی ہی اور جوہر روح مین کثرت ہوتی ہی تا اینکہ اکثر بوجہ سستی اعضا پیدا کرنے نوم کے تحلل روح مین ایک مانع پیدا ہوتا ہی جو روح کیون نہو۔ اسی فائدہ نیند کے جہت سے ہر ایک قسم کا ہضم جو اوپر مذکور ہو چکا ہی اچھی طرح ہو جاتا ہی اور ہر ایک قسم کے تحلل کا ضعف برطرف کیا جاتا ہی خواہ ضعف بجہت ماندگی کے ہو یا بسبب جماع اور غضب کے ہو۔ نوم معتدل بروقت اعتدال غذا کے مقدار اور کیفیت مین رطوبت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور مشائخ کے واسطے بہت نافع ہی اسواسطے کہ انکی رطوبت کو محفوظ رکھتی ہی اور پھیلاتی ہی اسیواسطے جالینوس نے ذکر کیا ہی کہ وہ شب کو قبل سونے کے تھوڑا سا کاہو خوشبو کر کے کھا لیتا ہی۔ کاہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اسکا اس فائدہ کے واسطے کہ اسکی تبرید کا تدارک کرے۔ کہتا ہی کہ مین آجتک سونے پر حریص ہون نیند باوجودیکہ اب مین بڑھا ہو چکا پھر بھی سونا مجکو مفید ہی اور جو ترتیب بذریعہ نوم کے پیدا ہوتی ہی وہ مجکو نافع ہی۔ یہ بہت اچھی تدبیر ہی اس شخص کے واسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے سے پیشتر حمام کرلے بعد ازان کہ ہضم کامل اس غذا کا ہو چکے جو اسنے کھائی ہی اور بہت سا گرم پانی سر پر ڈالے یہ بھی واسطے نیند پیدا کرنے کے اچھا مددگار ہی۔ جو تدبیر بہ نسبت اسکے قوی ہی اسے ہم معالجات مین ذکر کرینگے صحیح آدمیون پر واجب ہی کہ امر نوم کی بخوبی مراعات کرین۔ اور چاہیے کہ باعتدال و روقت مناسب مین سوئین اور سونے مین افراط نکرین۔ بیداری کے ضرر سے اپنے دماغ اور تمامی قوے کو بچائین۔ اگر کسی آدمی کو بیداری کی تکلیف دیجاتی ہی اور نیند اس سے دور کی جاتی ہی جس وقت خوف غشی اور سقوط قوت کا ہوتا ہی۔ افضل نوم وہی ہی جو گہری ہو۔ ایضاً افضل وہ نیند ہی جو بعد انحدار طعام کے بطن اعلی سے یعنے معدے سے پیدا ہو اور بعد ٹھہر جانے ان اعراض کے جو تابع ہضم اول کے ہین نفخ اور قراقر سے اسلیے کہ سونا اس حالت مین بجہند وجود مضر ہی نہ خوشنودی مزاج کی پیدا ہوتی ہی اور نہ متصل نیند آتی ہی اور نہ تملل یعنی نیند کی آمد کی بیچینی اور نہ تغلب یعنی نیند کا غلبہ ایسے وقت کے سونے سے برطرف ہوتا ہی باوجودیکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہی ایذا بھی دیتا ہی اسیواسطے واجب ہی کہ تھوڑی مشی کرے اگر انحدار غذا مین دیر ہو بعد اسکے سوئے۔ حالت گرسنگی مین سونا برا ہی قوت کو ساقط کرتا ہی امتلا مین بھی قبل انحدار کے بطن اعلیٰ سے برا ہی اس لیے کہ ایسے وقت گہری نیند پیدا نہین ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ تملل بھی ہوتا ہی اسواسطے کہ طبیعت جیسی نیند پیدا کرنے مین مشغول ہوتی ہی اسی طرح ہضم غذا مین مصروف ہو کر دونون فعل مین طبیعت کے معارضہ پیدا ہو کر ایسی بیماری جو بیچینی اور حیرت پیدا کرے عارض ہوتی ہی اسوجہ سے طبیعت کند ہو جاتی ہی بس ہضم مین فساد پیدا ہوتا ہی۔ دن کو سونا بہت برا ہی اکثر امراض رطوبت اور نزلات پیدا کرتا ہی رنگ فاسد کرتا ہی طحال کے امراض پیدا ہوتے ہین پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہین کسل عارض ہوتا ہی اشتہا مین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اورام اور اکثر تپین پیدا ہوتی ہین منجملہ آفت نوم کے جلدی اسکا برطرف ہو جانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ مصروف ہونے کسی دوسرے فعل کے۔ فضائل نوم شب سے ایک یہ بھی بات ہی کہ رات سے صبح تک مستمر رہے اور گہری ہو۔ علاوہ یہ ہی کہ جس شخص کو دن کے سونے کی عادت ہو اسپر ضرور نہین ہی کہ دفعتہً بلاتدریج اس عادت کو ترک کرے۔ افضل ہیئت سونے کی یہ ہی کہ پہلے داہنی کروٹ لیٹین اسکے بعد بائین کروٹ پھر جائین اور یہ ہیئت باتفاق قواعد طب و احکام شرع کے افضل ہی اور جسوقت پیٹ کے بھل لیٹ کر سونا شروع کرے یہ ہیئت ہضم پر بخوبی اعانت

کرتی ہے کیونکہ بوجہ ثقل کے حار غریزی اندر مختنق ہوتا ہے اور بند ہو جاتا ہے پس حرارت غریزی مین کثرت پیدا ہوتی ہے۔ چت لیٹ کر سونا بہت بُرا ہے کہ اکثر امراض ردی مثل سکتہ اور فالج اور کابوس وغیرہ آمادہ عروض کرتا ہے اسلیئے کہ یہ صورت فضول کو مائل بطرف پشت کے کرتی ہے پس جو مجاری فضول آگے کی جانب مین ہین بند ہو جاتے ہین جیسے منخرین اور حنک وغیرہ چت لیٹکر سونا ضعیف بیمارون کی عادت ہو جاتی ہے اسلیئے کہ ان کے فضول کے نکلنے مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اعضا بھی اُنکے ضعیف ہوتے ہین بوجہ اس ضعف کے داہنی یا بائین کروٹ پر لیٹنے کا انہین تحمل نہین ہوتا بلکہ بہت جلد چت لیٹ جاتے ہین پیٹھ پر زور دیکر اسواسطے کہ پیٹھ مین بہ نسبت پہلو کے قوت زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر منھ کھولکر سوتے ہین کہ جس عضل کے ذریعہ سے فک اعلیٰ اور فک اسفل کو جمع کرتے ہین اُسمین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور اس علم خاص کا بیان امراض جزوی مین بخوبی کیا جاویگا۔

**فصل دسوین اُس چیز کا بیان جسکا تھوڑا سا ذکر یہان کر کے تفصیل اُس کی دوسرے مقام پر کرنی چاہیے** بموجب عادت اطبا کے اس مقام پر امر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور اُسکا معتدل طور پر کرنا اور اُسکے ضرر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہے۔ ہم اس بیان کو باب معالجات جزوی پر حوالہ کرتے ہین ایضاً اور اطبا اس مقام پر کیفیت ادویہ مسہلہ کی اور اُن کے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہین۔ اور ہم اس بات کو بھی کچھ بحث معالجات مین ذکر کرینگے اور کسیقدر جب ادویہ مسہلہ مین کلام کرینگے لکھین گے لیکن اتنا اس مقام پر ضرور کہتے ہین کہ حافظ صحت پر واجب ہے کہ ہمیشہ استفراغ بذریعہ اسہال و ادرار اور تعریق اور نفث کے کرتا رہے۔ اور عورتون پر واجب ہے کہ اپنے خون حیض کے اجرا کی تدبیر کرتی رہین جس تدبیر کی توضیح ہم آگے بیان کرینگے اور اپنے مقام پر وہ پہچانی جائیگی

**فصل گیارھوین ضعیف اعضا کی تقویت اور اُنکا فربہ کرنا اور اُنکے حجم کے بڑھانے کا بیان** جو اعضا ضعیف ہون اور چھوٹے ہون اُنکی تقویت بھی کی جاتی ہے اور اُنکے بڑھنے کی تدبیر کی جاتی ہے۔ جو لوگ سن نمو اور نشو سے تجاوز کر گئے ہین اور جو لوگ انتہا کے ضعف کو پہونچے ہین اُنکے واسطے مالش بدن کی بوجہ اعتدال اور ریاضت دائمی جو ہر عضو کے واسطے مخصوص ہو مناسب ہے اسکے بعد زفت کا طلا کرنا چاہیے اور سانس کا روکنا بھی اسی تدبیر مین داخل ہے خصوصاً اگر عضو متصل سینہ کے ہو یا رہ کے مثال اُسکی یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کی دونون پنڈلیان تپلی ہون ہم اُسکو حکم کرتے ہین کہ تھوڑا سا دوڑے اور دلک معتدل کرے اور طلا زفت کا اس حالت مین کرے۔ پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت مین زیادتی کرے اور تیسرے دن دلک بدستور اور ریاضت مین زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگون کا وسیع ہو جانا اور ان مین مواد کا اُترنا ظاہر ہو پس جس عضو مین گمان حدوث ورم کا ہو اُسکے مخالف تدبیر کی جائے اور جو آفت امتلا کی اُس عضو خاص کو پہونچنے والی ہو اُسکے مخالف تدبیر کرنی چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوالی اور داء الفیل کا ہو جب ان مین سے کسی کے آثار ظاہر ہون جو ریاضت پہلے کی جاتی ہو اُسمین اور دلک مین کمی کرین بلکہ اُسے ٹھہرا کر اور لٹا کر پاؤن اونچے کر کے عضو مخصوص کی مالش کرینگے مثلاً جو ساق دبلی ہو اُسکے پاؤن کو ملین گے اور برعکس مالش دل کے کرینگے یعنے انگلیون سے شروع کرینگے اور بیچ ران تک ملتے آئین گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کیواسطے درکار ہو جو قریب اعضائے تنفس کے ہے اور مثلاً وہ سینہ ہو چاہیے کہ اُسکے نیچے ایک نہالچہ رکھین جسکی کشش متوسط ہو اور عرض اسکا معتدل ہو بعد اُسکے حکم کرینگے کہ وہ دونون ہاتھون کی ریاضات کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکے اور چیخے اور بڑی آواز لگائے اور مالش نرمی کرے اتنی تدبیر یہان بیان ہوئی آیندہ کتاب زینت مین اسکی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ سن مین اکثر انکو بوجہ برودت اور یبوست کے یہ ضعف عارض ہوتا ہے اسکی تدبیر وہی ہے جو دق شیخوخت کی تدبیر ہے اور اُسکی تدبیر کا اشارہ کتاب الزینت مین کیا جائیگا۔

**فصل بارھوین اُس ماندگی کے بیان مین جو ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہے** ماندگی کی تین قسمین ہین

اور چوتھی قسم اُسپر بڑھائی جاتی ہے - اور ماندگی کے پیدا ہونے کی دو صورتین ہین - تین قسمین پہلی ماندگی کی یہ ہین - قروحی - تمددی - ورمی - اور چوتھی جو اُسپر بڑھائی جاتی ہے اُسکا نام تقشفی یعنی تقصفی **اعیاء قروحی** اُس ماندگی کو کہتے ہین جو ظاہر جلد مین محسوس ہو مشابہ اسکے کہ قروح کو کسی نے چوس لیا ہے یا جلد کے اندر محسوس ہو اور اُسکے غار کے مُنھ اندر کی طرف ہون اور کبھی چھونے سے بھی محسوس ہوتے ہین اور صاحب اس ماندگی کا بروقت حرکت کے اِسکا احساس کرتا ہے اور کبھی اِس طرح محسوس ہوتی ہے جیسے کانٹے چبھتے ہین - اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہین تا اینکہ انگڑائی بھی اُنکو ناگوار ہوتی ہے اور اگر انگڑائی لیتے ہین تو بہت ضعیف جسوقت اِس ماندگی مین شدت ہوتی ہے بدن مین پھریری سی پیدا ہوتی ہے اگر اس سے بھی زیادہ ماندگی پیدا ہو لرزہ آجاتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے سبب اس ماندگی کا کثرت ایسے فضول کی ہے جو رقیق اور گرم ہون یا پگھلنا گوشت اور چربی کا بجہت شدت حرکت کے - خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اخلاط ردی اِس ماندگی کے سبب ہوتے ہین - کہ اگر رگون مین وہ اخلاط منتشر ہوئے اچھے خون کو انکی آفت خراب کرتی ہے پھر چونکہ بوجہ ریاضت کے یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کے نکل آتے ہین انکی اذیت بھی جلد تک آجاتی ہے - اکثر اذیت انکی یہی ہے کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کرین پھر اگر تھوڑی سی حرکت انمین پیدا ہو قشعریرہ پیدا کرینگے اگر اس سے زیادہ حرکت کرین لرزہ پیدا ہوگا - کبھی ان اخلاط مین سے تیز خلط بطرف جلد کے دفع ہو جاتی ہے اور خام رگون مین باقی رہجاتی ہے اور کبھی خام گوشت مین بھی باقی رہتی ہے **اعیاء تمددی** مین صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بدن اسکا پاش پاش ہو گیا تا اینکہ انگڑائی تک بھی اسکو ناگوار ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ ماندگی بوجہ تعب کے ہو اور بجہت اُن فضول کے جو عضل مین محتبس ہین پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت ردی نہین ہوتے انکا جوہر اچھا ہوتا ہے اور انمین لذع نہین ہوتی - اور یہ قسم کبھی ماندگی کی بجہت ریاح کے پیدا ہوتی ہے ان دونون قسم کی ماندگی مین فرق بنظر خفت اور ثقل کے کیا جاتا ہے اکثر یہ ماندگی کچی نیند سے بھی پیدا ہوتی ہے اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہو اُس شخص کے بدن مین اور قسم کا اختلاط ہوگا اور وہ ماندگی بدترین اقسام ہے اور اُسکا مادہ باریک ہڈیون مین جو متصل عضل کے ہین بشکل مستقیم انمین ہوتا ہے **اعیاء ورمی** اس طرح پر پیدا ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سبب اسکا یہ ہے کہ حجم مین بدن کے نفخ اور ورم مین تغیر پیدا ہو اور چھونے اور حرکت سے اذیت پہونچے اور اس اعیاء کے ساتھ تمدد بھی محسوس ہوتا ہے **اعیاء قصفی** اُس حالت کو کہتے ہین کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پائے کہ اُسکی خشکی بڑھ گئی ہے یہ ماندگی یا بجہت افراط ریاضت کے (بشرطیکہ کیموس جید ہو اور ریاضت استردادی یا خشونت بعد ریاضت اول کے کرے) پیدا ہوتی ہے - اور کبھی بجہت خشکی ہوا کے یا کم کرنے غذا اور روزہ رکھنے کے پیدا ہوتی ہے - اور دو چیزین سبب حدوث ماندگی کی ہین انکی دلیل یہ ہے کہ ماندگی یا بجہت ریاضت کے پیدا ہو اور وہ ماندگی اسلم اور بہتر ہے اسکے علاج کا ایک طریقہ خاص ہے - یا ماندگی خود بخود پیدا ہو اور یہ کسی مرض کا مقدمہ ہے اسکے علاج کا بھی طریقہ جداگانہ ہے کبھی اسباب ماندگی کے مرکب بھی ہو جاتے ہین بسبب ترکیب مواد کے - یا بالذات ترکیب ہوتی ہے یا بوجہ ریاضت کے - مفرد اقسام ماندگی کی تدبیر جسوقت پہچان لیجائے پھر مرکب اقسام کی شناخت اِس قاعدے پر جو ہم آگے بیان کرتے ہین ہوسکتی ہے - اور وہ تدبیر یہ ہے کہ زیادہ صرف توجہ سب سے پہلے اُس طرف کرنا چاہیے جسکا اہتمام زیادہ ہے باوجودیکہ تدبیر اسکی کمتر ہے - اہم اس مقام پر تدبیر بغرض تین باتون کے ہوتی ہے یا بوجہ قوت کے یا بجہت شرافت عضو ماؤف کے یا بسبب جوہر مادہ کے جسوقت کسی ایک شخص مین انمین سے دو یا تین مجتمع ہون یا تین بس وہ اہم ہے مگر یہ کہ ایک قسم دوسرے شخص مین دو قسمون سے زیادہ قوی ہو بہ نسبت پہلے شخص کے بس یہ دوسرا بجائے پہلے کے قرار دیا جائیگا جسمین دو سبب تھے اور اسکا ایک سبب بمنزلۂ دو سبب کے قرار دیا جائیگا مثال اسکی اعیاء ورمی قوی بھی ہے اور اشرف بھی مگر جوہر مادہ اعیاء قروحی کا اگر زیادہ تر بعید اعتدال سے ہو اور بہت مخالف مجرائے طبعی کے برابری کریگا دونون سبب اعیاء

ورمی کے شرف اور قوت مین پس اسکی تدبیر اعیاے ورمی پر مقدم کی جائیگی۔ اور اگر جوہر مادہ اعیاے قروحی کا زیادہ تر بعید اعتدال سے ہو تو تدبیر اعیاے ورمی کی اعیاے قروحی پر مقدم کیجائیگی

**فصل تیرھوین۔ بیان مین تمطی اور تثاؤب کے** تمطی انگڑائی کو کہتے ہین اسکی پیدایش اُس فضلہ سے ہوتی ہی جو عضل مین جمع ہوجاے اسواسطے اکثر انگڑائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہی اور اگر یہ فضول زیادہ جمع ہون قشعریرہ یا لرزہ پیدا ہوتا ہی اگر اس سے زیادہ کثرت ہو تپ عارض ہوتی ہی۔ تثاؤب جمائی کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کی انگڑائی ہی۔ ایک ایسا سبب عارضی پیدا ہوتا ہی جسکی جہت سے جبڑے اور ہونٹون کے عضل مین انگڑائی پیدا ہوتی ہی اسکو جمائی کہتے ہین۔ صحیح آدمی کو اگر ابتدا اً بوقت جمائی ہو بہت بُرا ہی اور بہتر ہی کہ جمائی بروقت ہضم آخر کے آئے اور اُس سے دفع فضلہ مذکور کا ہوجاے۔ کبھی جمائی اور انگڑائی بوجہ برودت کے اور انکا ثقل اور کمی تحلل مین اور جاگ اُٹھنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہی۔ اور جمائی اور انگڑائی سے جو دفع فضول کا ہوتا ہی یہ دفع عاجز ہی یعنے مادہ بخوبی دفع نہین ہوتا ہی۔ اگر شراب مین نصف حصہ پانی ملاکر استعمال کرین جمائی اور انگڑائی کے واسطے بہت اچھا ہی بشرطیکہ کوئی اور مانع نہو

**فصل چودھوین علاج مین ریاضت کی ماندگی کے** متوجہ ہونا علاج اعیا مین ذریعہ امان ہی بہت سے امراض کا از قسم حمیات کے۔ لیکن اعیاے قروحی کا تدارک اس طرح واجب ہی کہ اگر اس ماندگی کے آثار ظاہر ہون۔ ریاضت مین کمی کی جاے بشرطیکہ یہی ریاضت سبب ماندگی کا ہوا اور اگر اسکے ساتھ کچھ اخلاط بھی بطرف جلد کے خارج ہوئے ہون یا تخمہ فی الحال پیدا ہوا ہو ان دونون کے ضرر کا تدارک بذریعہ گرسنگی اور استفراغ کے اور تحلیل کردینے اُس مادے کے دجو بطرف جلد آگیا ہی مالش کرنے سے جسمین نرمی ہو بسبب استعمال کرنے ایسے روغن کے جسمین قبض نہو کرنی چاہیے۔ اور اس تدبیر اور اس مالش کے بعد دوسرے دن ریاضت استرداد کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور پہلے دن استعمال اُسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جسپر عادت جاری ہو لیکن مقدار اسکی کم کرنی چاہیے دوسرے دن مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور اگر گمین مادہ سے پاک ہون اور خلط خام گوشت مین حاجت ماندگی کی باقی ہو مالش سے کبھی اسکا نضج ہوجاتا ہی خصوصاً جسوقت قوت دواؤن گرم کی گوشت تک نفوذ کرے اور دہن الغرب یعنے روغن سفیدار اسباب مین بہت نافع ہی اور روغن شبت اور بابونہ وغیرہ اور چقندر بیخ چقندر روغن مین ڈالکر دوہرے برتن مین تیار کرین اور روغن بیخ خطمی اور بیخ کربلا اور بیخ قاشرا یعنے ہزار چشان اور روغن اشنہ بہتر ہی۔ اسی طرح سے جس روغن مین اشنہ داخل کیا جاے وہ مفید ہی۔ اعیاے تمددی کے معالجہ سے غرض ڈھیلا کرنا ہی کا بذریعۂ مالش نرم کے ایسے روغن نرم سے جو آفتاب مین گرم کیا گیا ہو ہوتی ہی اور نہانا نیمگرم پانی سے اور اسمین دیر تک ٹھہرنا بھی اس مراد کو پورا کرتا ہی جیسے کہ اگر ایک دن مین دو تین مرتبہ آبزن کیا جاے جائز ہی اور ہر نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے۔ اور اگر بسبب عرق کے پوچھنے کے کہ اسکے ساتھ تیل بھی پوچھ جاتا ہی حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذاے مرطوب قلیل المقدار کھلائی جاے اسلیے کہ اعیاے تمددی مین تقلیل غذا کی حاجت بہ نسبت اعیاے قروحی کے زیادہ ہی اس ماندگی کو فقط ریاضت اور ماندگی کا رفع ہونا دور کردیتا ہی اگر اسکا عروض بذاتہ بوجہ فضول کے ہو بدون استفراغ کے چارہ نہوگا اور اگر بحث ایسے ریاح کے پیدا ہو جس سے تمدد حاصل ہوتا ہی زیرہ اور شاہ زیرہ اور انیسون دفع ہوجائیگی۔ اعیاے ورمی کا علاج تین فائدون کے واسطے کیا جاتا ہی جب عضو مین تمدد ہوا ہو وہ ڈھیلا ہوجاے اور جس مقام پر گرمی پیدا ہوئی ہو اُسکی تبرید اور جو فضلہ جمع ہوا ہی اسکا استفراغ۔ اور یہ تدبیر بہت سے روغن نیمگرم اور نرم مالش سے پوری ہوتی ہی اور دیر تک ٹھہرنا اُس پانی مین جو مائل بسخونت ہو اور بعد ان تدابیر کے راحت دینا ہی یہی باتین اس ماندگی کے علاج مین درکار ہین۔ اعیاے قشفی کے علاج مین جو تدبیر حفظ صحت صحیح آدمیون کے واسطے کی جاتی ہی اس مین کچھ تغیر نہین ہوتا لیکن جس پانی سے نہلاتے ہین اُسمین گرمی زیادہ درکار ہی اسلیے کہ آب گرم جسکی گرمی

زیادہ ہوتی ہین تکثیف جلد کی بھی زیادہ ہوتی ہی اور با۔ مہ آب گرم مین کچھ مضرت نہین ہی مثل آب سرد کے اسلیے کہ آب سرد بھی اگرچہ تکثیف جلد کی کرتا ہی مگر اسمین خوف لفوذ برودت کا بھی اندر اُس بدن کے ہوتا ہی جو ضیعف اور ناتوان ہو رہا ہو۔ اور کبھی بسبب نحافت بدن کا جلد کا متخلخل اور ڈھیلا ہونا ہوتا ہی بلکہ اکثر بسبب نحافت کا بھی ہوتا ہی پس اسوقت نفوذ برودت آب سرد کا خوف یقینی ہوگا بعد اس تدبیر کے دوسرے دن استعمال ریاضت استرداد کا بنرمی کرنا چاہیے اور حمام کا استعمال مثل پہلے دن کے بدستور ہی اسکے بعد اجازت دیجائے کہ سرد پانی مین دفعۃً بیٹھ جائے تاکہ اُسکی جلد مین تکثیف پیدا ہو اور تحلل کم ہوجائے اور رطوبت اُسکی بدن مین محفوظ رہے اور نرم کیا جائے بدن اُس چیز سے جو مقابلہ حرارت کا کرسکے بجالیکہ اُسمین تکثیف پیدا ہوچکی ہی اور یہ دونون باتین یعنے حرارت اور تکثیف مضرت برودت کے دفع کرنے پر معین ہوتی ہین خصوصاً اگر سرد پانی مین اُتر کر فوراً باہر نکل آئے اور اُسمین ٹھہرے نہین اسلیے کہ ٹھہرنے کے بعد پھر اسقدر بجوبی باقی نہین رہتی اور غذا اُسکی دوپہر کے وقت کوئی چیز مرطوب تھوڑی سی تجویز کرنی چاہیے لیکن ممکن ہی کہ بوقت شب مالش دوبارہ کی جائے اُسوقت مناسب ہی کہ غذا بھی رات کو دیجائے۔ اُس شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ اخراج فضول بطور خود کرے اور میٹھے تیل کی مالش آپ ہی کرے مگر پیٹ مین تیل نہ لگنے پائے مگر یہ کہ کسی طرح کا اثر ماندگی کا عضل بطن مین پایا جائے اُسوقت بہ نرمی و آسانی اسمین بھی تیل ملنا چاہیے۔ غذا مین اس شخص کے توسیع کرنا چاہیے اور غذا بڑھانی چاہیے مگر یہ بھی خیال رہے کہ حرارت غذا مین زیادہ ہو۔ جو ماندگی بسبب حرارت کے پیدا ہوئی ہو پس ترک حرکت کا بروقت ابتدائے ظہور اثر ماندگی کے اُسکے پیدا ہونے کو منع کرتا ہی۔ اُسکے بعد استعمال ریاضت استرداد کا کیا جاتا ہی تاکہ حرکت معتدل مواد کو بطرف جلد کے دفع کرے اور جلد کے مواد کو مالش تحلیل کرتی ہی وہ مالش جو درمیان سکوت حرکات ریاضت وغیرہ کے کی جاتی ہی یعنے جسوقت ریاضت کرتے کرتے ٹھہر جائین اُسوقت مالش کرنی چاہیے۔ تجربہ اسکے حال کا استحمام سے کیا جاتا ہی اگر حمام سے لرزہ پیدا ہو تو پس یہ ماندگی اُس حد سے بڑھی ہوئی ہی کہ ایسی خفیف تدبیر سے دفع ہوجائے خصوصاً اگر استحمام سے تپ پیدا ہو اُسوقت نہلانا حمام مین درست نہین ہی بلکہ استفراغ مادہ کا کرکے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر حمام مین نہانے سے لرزہ وغیرہ پیدا نہو البتہ ایسی تدبیر خفیف سے نفع ہوگا بشرطیکہ حرارت آب حمام کی معتدل ہو۔ اگر رگون میں صاحب ماندگی کے اخلاط خام ہون ابتدا مین ماندگی کی تدبیر کرنی چاہیے جیسے مناسب ہی بعد اسکے اخلاط خام کا نضج اور تلطیف اور اخراج کرنا چاہیے پھر اگر اخلاط زیادہ ہون حکم سکون ترک ریاضت کا دینا چاہیے اسلیے کہ سکون زیادہ تر ہضم کرتا ہی اور فصد کو ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ فصد سے اکثر اچھا خون نکلجاتا ہی اور خام باقی رہتا ہی اور مسہل کا بھی استعمال قبل اصلاح کے نکرنا چاہیے اسلیے کہ نہ اس سے فنائے مادہ ہوتا ہی اور نہ کچھ اذیت ہوتی ہی البتہ ادرار کا مضائقہ نہین ہی۔ اور زیادہ گرم چیز بھی ندینی چاہیے کہ خلط کو تمام بدن مین منتشر کردے۔ اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے بہ نرمی اور بہ آسانی ہو اور واجب ہی کہ اُسکی غذا مین فلفل اور کبر اور زنجبیل اور سرکہ جسمین کبر پڑا ہو اور سرکہ جسمین لہسن داخل ہو اور سرکہ جسمین اوٹ کٹارا شریک ہو اور جرم ان دواؤن کے بھی استعمال کیے جائین اور وہ جوارشین جو مشہور ہین بقدر مناسب اور بعد ظہور نضج اور ظہور رسوب کے بول مین اور نضج پانے خلط غالب کے استعمال شراب کا کرنا چاہیے۔ اور ادرار مناسب ہی اور چاہیے کہ شراب لطیف اور رقیق ہو اور قے کا استعمال نکرنا چاہیے۔

**فصل پندرھوین چند احوال کے بیان مین جو بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین**

اکثر بعد ریاضت وغیرہ کے تکاثف اور تخلخل اور ترطیب زائد اور یبس مفرط پیدا ہوتا ہی۔ ہمکو مناسب ہی کہ پہلے ان احوال کو بیان کرکے اُسکے بعد اُس ماندگی کی تدبیر ذکر کرین جو خود بخود پیدا ہوتی ہی منجملہ اُن احوال کے کبھی تخلخل بدن کو عارض ہوتا ہی اور بیشتر اُسکا عارض ہونا اُسوقت ہوتا ہی جب تھوڑی سی مالش سختی کے ساتھ بذریعہ روغن قابض کے کرین منجملہ ان احوال کے تکاثف ہی کہ بوجہ برودت یا استعمال شے

قابض

تا بعض کے یا بجہت کثرت فضول اور انکی غلاظت اور لزوجت کے ذکر اس وجہ سے احتباس فضول کا مسام جلد مین ہو جاتا ہی عارض ہوتا ہی ایضا بسبب ایسی ریاضت کے جو اخلاط اندر سے باہر کھینچ لائے بدون اس بات کے کہ پہلے سے کچھ اور اسباب تکاثف کے موجود ہون یہی تکاثف عارض ہوتا ہی کبھی بسبب تکاثف کا کوئی شئی غباری ہوتی ہی جو بدن پر جم جاے۔ یا مالش قوی اور سخت موجب تکاثف ہوتی ہی جو تکاثف بوجہ برودت اور قبض کے پیدا ہوا اسکی شناخت یہ ہی کہ رنگ جلد کا سفید ہوتا ہی اور گرمی دیر مین قبول کرتا ہی اور پسینہ بھی دیر مین نکلتا ہی اور رنگ مائل بسرخی دیر مین ہوتا ہی۔ بروقت ریاضت کے یہ لوگ اگر گرم حمام مین نہائین اور جو فرش حمام مین ایسے مقام پر بچھے ہوئے ہین جنکی حرارت معتدل ہی انپر اس قدر لوٹین کہ پسینہ آجائے اور لطیف گرم روغن کی مالش کرین انکے حق مین بہت بہتر ہی جو لوگ تکاثف مین بوجہ ریاضت کے پڑے ہون انکی علامت نہونا اس علامت کا ہی جو تکاثف برودت کی مذکور ہوئی اور جلد کا میلا ہونا علامت خاص ہی۔ علاج اس تکاثف کا نکال ڈالنا مادہ کا ہی اگر فضلہ موجود ہو بعد اسکے استعمال اس چیز کا جو تحلیل کرے حمام ہو یا تیل کی مالش کہ جن لوگون کے بدن مین تکاثف بجہت گرد و غبار کے پیدا ہو یا بوجہ قوت مالش کے انکو حاجت حمام کی زیادہ ہی بہ نسبت تیل کی مالش کے اور چاہیے کہ مالش نرم قبل حمام یا بعد حمام کے کرین کبھی بعد افراط ریاضت کے بجہت قلت مالش کے ضعف اور تخلخل پیدا ہوتا ہی اور کبھی بوجہ جماع مفرط کے اور بسبب متواتر حمام کرنیکے بھی تخلخل عارض ہوتا ہی۔ ایسے لوگون کا علاج ریاضت استرداد سے او خشک مالش جسمین سختی ہو کرنا چاہیے اور روغن قابض کا بھی استعمال ہو سکتا ہی۔ غذائین ایسی کھلانی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور مقدار کم ہو اور حرارت اور برودت مین معتدل ہون مگر اندر سے مائل بحرارت ہون یہی تدبیر کرین اگر ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا خشکی بجہت غضب کے پیدا ہو پھر اگر ان لوگونکو بدہضمی عارض ہو ریاضت استرداد بلکہ کسی قسم کی ریاضت نکرینگے کبھی بجہت زیادتی استحمام کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کھانے اور پینے مین حاصل ہونے سے انسان زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا مین احساس کرتا ہی خصوصا اپنی زبان مین تا اینکہ زیادتی افعال اعضا کو ضرر پہونچاتی ہی پس اگر یہ زیادتی بجہت کسی سبب سابق کے پیدا ہوئی ہو اسکا علاج امراض جزوی کے ساتھ بیان ہوگا۔ اور اگر کسی ایسے سبب سے جسکو ابھی ہمنے شمار کیا ہی عارض ہو مثلاً مشروبات مین زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور آسائش کرنا یا بافراط ایسے امور کا استعمال کرنا جنسے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے پس واجب ہی کہ یہ لوگ بہت اہتمام سے ریاضت قوی کرین اور مالش با خشونت او خشک بدون روغن کے یا تھوڑا سا روغن گرم بھی مالش مین استعمال کرین جو خشکی بافراط کوئی شخص اپنے بدن مین دریافت کرے وہ از قسم اعیائے تقشفی کے ہی اور اسکا علاج بھی وہی ہی جو اعیائے تقشفی کا ہے

## فصل سولھوین بیان مین اُس ماندگی کے جو خود بخود پیدا ہوتی ہی

اگر اعیائے قروحی خود بخود پیدا ہو شناخت اُسکے حال کی اسطرح کرنی چاہیے کہ جو خلط سبب اس ماندگی کا ہو اندر رگون کے ہی۔ یا باہر داخل عروق ہونے پر بدبو بول کی اور حالات سابق کی غذاؤن کی اور اُس شخص کی عادت کثرت تولد فضول کی رگون مین یا قلت فضول کی اور بسرعت نکلنا فضول کا بدن سے یا محتاج کرنا فضول کا خاص اُس شخص کو اپنے نکلنے مین بطرف علاج کے دلالت کرتا ہی۔ اسیطرح کیفیت مشروبات کی کہ صاف تھے یا مکدر تھے دخل عروق ہونے پر دلیل ہوتی ہی۔ اگر یہ دلائل پائے جائین پس اخلاط اندر رگون کے ہونگے ورنہ رگون کے باہر۔ اگر ماندگی بجہت اُن فضول کے پیدا ہو جو رگون کے باہر ہون اور اندر رگون کا پاک ہو فقط ریاضت استرداد کافی ہوگی۔ اور وہ تدبیر بھی کرنی چاہیے جو اس اعیائے قروحی کے بارہ مین مذکور ہو چکی ہی جو ریاضت سے پیدا ہوتی ہی۔ اور اگر ماندگی بجہت اجتماع فضول کے داخل عروق مین ہو اُسکی تدبیر ریاضت سے نکرنی چاہیے بلکہ اسکی تدبیر آرام دہی اور تنویم ہی اور انکو بھوکھا رکھنا اور رات کو تیل لگانا اور نہلانا آب معتدل سے

بشرطیکہ متحمل حمام کا ہو بشروط مذکورۂ بالا اور غذا دینا اُسکا بہ قلت ایسی چیز سے جسکا کیموس جید بنے اور جنس حریرہ بھی ہو سکتا ہی مگر غذا مین کثرت لزوجت اور کثرت غذائیت نہونی چاہیے۔ یہ غذا ایسی ہونی چاہیے جیسے جو اور خندروس یعنی جوارا اور گوشت پرندکا۔ اور پینے والی چیزین جیسے سکنجبین عسلی اور ماء العسل ور شراب سفید اور رقیق۔ اس شخص کو یہ کیفیت شراب پینے سے مانع نہین ہوسکتی ہی اسلیے کہ منضج اور مدر ہے۔ وجہ ہی کہ ابتدائے تدبیر ایسی شراب سے کیجائے جسمین اندکے ترشی یا صفرت یعنی زردی مثل برگ درخت خرما کے ہو بعد اسکے بتدریج ابیض رقیق تک نوبت پہونچے اگر یہ تدبیر کافی نہوئی اس بدن مین کوئی خلط فاسد ضرور ہی پس خلط غالب کا استفراغ کرنا چاہیے پھر اگر خلط غالب خون ہو یا کوئی اور خلط ہو کہ اُسکے ساتھ خون ہو فصد کرنی چاہیے ورنہ مسہل دینا چاہیے یا فصد اور مسہل دونون کو جمع کرنا چاہیے جیسا حال علامت اور کثرت خون کا ہو مگر اسکا خیال ضرور ہی کہ فصد یا اسہال سے ضعف قوت نہونے پائے۔ جنس خلط پر استدلال کرنا بول و رعرق اور نیند سے اور نیند کی حالت اور بیداری کی حالت سے کیا جاتا ہی اگر باوجود تدبیر جید کے نیند آئے دلیل ردی ہی اگر اسکا خیال ہو کہ اچھا خون رگون مین کم ہی اور اخلاط خام غالب ہین پس راحت دیکر ایسی چیز کھلانی چاہیے جو تلطیف پیدا کرے بعد خیال اس بات کے کہ اُسمین زیادہ سخونت نہو بلکہ وہ چیز پلائین جسمین نفع ہو جیسے سکنجبین عسلی۔ اگر احتیاج زیادہ قوی ملطفات کی ہو طعام مین یا آش جو مین جو اُسے پلائی جائے اُسمین تھوڑی سی فلفل سیاہ داخل کرین۔ اور اگر باضطرار حاجت معجون کمونی اور فلافلی کی بجہت خامی خلط کے بحسب مناسب قبل طعام یا بعد طعام کے یا بر وقت سونیکے جائز ہی۔ اور مقدار شربت ایک چھوٹے چمچہ مین جتنی آئے۔ ان لوگونکے لائق معجون فودنجی نہین ہی اسلیے کہ اسمین گرمی زیادہ ہی۔ پھر اگر ثابت ہو جائے کہ اخلاط خام اندر رگونکے نہین ہین بلکہ اعضاے اصلیہ مین ہین صلاح اُسکے بدن کی مالش ایسے روغن سے جو ارخاء پیدا کرے کرنی چاہیے۔ اور پلانے مین ایسی دوائین گرم تجویز کرنی چاہئین جنکی گرمی جلد تک پہونچے اور زیادہ دیر تک سکون کرنا اسکے بعد استحمام ایسے پانی سے جسکی حرارت معتدل ہو انکو بالتزام کرانا چاہیے۔ اور معجون فودنجی بجوف انکو کھلانا چاہیے لیکن معجون کا استعمال قبل از طعام اور رضیت کے واجب ہی۔ اگر بعد طعام کے کسی دواے ہاضم کی حاجت ہو دواے قوی جو بہت قوت نفوذ کی رکھتی ہو جیسے فودنجی نہ دینی چاہیے بلکہ مثل معجون کمونی اور فلافلی کے مناسب ہی۔ اور ان دونون مین سے جسکا استعمال کرین مقدار مین تھوڑی ہونی چاہیے اور معجون سفرجلی بھی جائز ہی اور اسکی مقدار فلافلی اور کمونی کی مقدار سے بھی زیادہ ہوسکتی ہی مگر اسقدر تامل کرلینا چاہیے کہ بدن مین بشدت حرارت عارضی بر وقت استعمال ان دواون کے ہو۔ ان لوگون کو طلا روغن بابونہ اور شبت اور مرزنجوش وغیرہ کا تنہا یا ہمراہ موم کے بھی نافع ہے یا ان روغنون کو رانتیج اور رازیانج سے مع بادہ گنے روغن زیت کے قوی کرنا چاہیے اگر یہ دریافت ہو جائے کہ اخلاط اندر اور باہر رگون کے دونون جگہہ مین قصد اصلاح سورت تغیر یا آفت عظیم کرکے جس سے آفت صغیر برپا ہو اُسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر ضرر دونون سے برابر ہو پہلے قصد اسبات کا تنہا کیا جائے کہ ادویۂ ہاضمہ مثل فلافلی کے استعمال کرین۔ اور اگر اس معجون پر خطرا سالیون ہموزن انیسون کے زیادہ کرین تاکہ ادرار شدید ہو ممکن ہی۔ اور اگر اسمین تھوڑی سی معجون فودنجی ملائین بعد ازانکہ مقدار شربت معجون کمونی اور فلافلی کی کم کرین جائز ہے اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر مین فقط فودنجی باقی رہجائے یعنے جسوقت اخلاط اندرونی عروق کا ہضم ہوکر اخراج ہو جائے اور فقط تدبیر ان اخلاط کی باقی رہے جو باہر رگون کے ہون معجون فودنجی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہی جیسا اوپر بیان ہوا۔ اور اندرونی رگون کے اخلاط کی نسبت مضر ہی۔ اور یہ لوگ جنمین دونون باتین جمع ہین اُنکے واسطے مناسب ہی کہ اجتناب کرین کل ایسی چیزون سے جو بشدت طرف خارج کے جذب اخلاط کرین یا بشدت اندر کی طرف اخلاط کو جذب کرین اسیواسطے انکے حق مین جلدی تدبیر

قے اور اسہال کی جائز نہین ہی جبتک کہ پہلے تلطیف اور تقطیع اور انضاج نہوے انکے حق مین ریاضت گشتہ بھی مناسب نہین ہے۔
جسوقت ماندگی مین سکون پیدا ہوا ور رنگ بدنکا اچھا ہونے لگے اور بول مین نضج دریافت ہو بس بخوبی انکے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور
تھوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعد اُسکے تجربہ کرانا چاہیے اگر دلک اور ریاضت سے کسیقدر مرض عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے انکا
استمرار بحسب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیے تا اینکہ نوبت استحمام اور تیل کی مالش اور دلک اور ریاضت واجبی کی پہونچے اور آخر کو روغن تری
کا استعمال کرنا چاہیے۔ پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی مین مبتلا ہو جائین اور اُسکے ساتھ قروح کا بھی احساس کرین تدبیر مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنی
چاہیے۔ اور اگر دوبارہ کی ماندگی مین احساس قروح کا نہو تدبیر بذریعۂ دلک استرداد کے کرنی چاہیے اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس
قروح مین اختلاف اور ترکیب ہوا ور ماندگی قوی محسوس نہو اُسوقت مریض کو فقط راحت دینی چاہیے۔ اعیاے تمددی کا سبب اس مقام پر فقط
امتلاء بدون رداوت خلط کے ہوتا ہی اُسکا علاج اُن ابدان مین جنکا مزاج ردی ہو فصد اور تدبیر لطیف سے کرنا مناسب ہو۔ اور جس
بدن کا ہم ذکر رہے ہین اُسکی تدبیر بذریعۂ تطول اور تقطیع کے کرنی مناسب ہی بعد اسکے اعانت ایسے امور سے کیجاے جو مناسب ہو۔ اعیاء ورمی کا
علاج یہ ہی کہ بہت جلد اس رگ کی فصد لین جو مناسب بہ نسبت اُس عضو کے ہو جسمین ماندگی زیادہ موجود ہوا ور پہلے ظہور ماندگی کا جسمین ہوا ہو
اور اگر ماندگی مین سب اعضا برابر ہون فصد اکحل یعنے ہفت اندام کی لیجاے۔ اور بیشتر حاجت ہوتی ہی کہ دوسرے دن بلکہ تیسرے دن فصد لیجاے
پس پہلے دن جسوقت ظہور ماندگی کا ہو فوراً فصد کرنی چاہیے اور تاخیر نکرنی چاہیے تاکہ ماندگی متمکن اور تمام بدن مین ٹھہر نہ جاے اور دوسرے اور
تیسرے دن شب کو فصد لیجاے۔ پہلے دن غذا آب جو یا حریرہ خندروس سادہ کا دینا چاہیے اگر تپ عارض نہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن روغن
بارد ملاکر یا روغن معتدل جیسے روغن بادام شریک کرکے کھلائین۔ اور تیسرے دن وہ غذائین جسمین کا ہو اور کدو شریک ہوا ور ملوکی اور حماض کا استعمال کرین
اور مثل سمک رضراضی کے بطور اسفیداج کے پکاکر کھلائین اور ان دنون مین تا امکان پانی پینے سے منع کرین لیکن اگر تیسرے دن انکو پیاس پر صبر نہوسکے
اور نہ غذا بخوبی ہضم ہو ماء العسل پلانا چاہیے یا شراب سفید رقیق یا پانی ملی ہوئی شراب دینی چاہیے۔ اور اس بات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ بعد ان
استفراغات کے دفعۃً اُنکو اتنی غذا دیجاے جو بقدر اُنکی حاجت کے ہو اسواسطے کہ اگر پوری غذا دینگے غیر منہضم کا جذب بطرف رگون کے ہو جائیگا
تین وجہون سے **پہلی وجہ** یہ ہی کہ غذا جسوقت قلیل ہوتی ہی معدہ اُسکو گرفت کر لیتا ہی اور باہر نکلنے نہین دیتا اور قوت ماسکہ معدہ کی قوت
جاذبہ کبد سے مقابلہ کرتی ہی اور جسوقت غذا زیادہ ہوتی ہی معدہ اُسکو نہین روکتا بلکہ بیشتر معدہ جذب کبد کی اپنی قوت دافعہ سے اعانت
کرتا ہے اور یہی حال ہر ایک طرف مقدم غذا کا ہی نسبت اپنے مابعد کے **دوسری** وجہ یہ ہی کہ غذاے کثیر معدے مین بخوبی ہضم
نہین ہوتی **تیسری** وجہ یہ ہی کہ بر خلاف کثرت غذا کے رگون تک بھی زیادہ غذا پہونچتی ہی رگین بھی اُسکی ہضم سے عاجز ہوتی ہین۔

**فصل سترھوین بیان تدبیر ان ابدان کا جنکے مزاج اچھے نہین ہین** یہ بدن یا مخطی ہین یا از راہ خلقت کے
ممنوہ ہین مخطی سے وہ بدن مراد ہین جنکے مزاج اصل خلقت مین اچھے ہین مگر فی الحال بوجہ خطاے تدبیر کے اُنکے مزاج مین بُرائی پیدا
ہوئی ہی اور تدبیر مین اسقدر طول ہوا ہی کہ اب گویا بمنزلۂ عادت کے ہو گئی ہی اور اُس بدن مین جاگزین ہوئی۔ اور ممنوہ اُس
بدن کو کہتے ہین جسکا مزاج اصل خلقت مین نادرست ہو۔ بدن مخطی کی شناخت خطاے تدبیر کی کمیت اور کیفیت سے کی جاتی ہے تاکہ
علاج اُنکا بالضد کیا جاے۔ اور کبھی حال سحنہ بدنکا بھی اُسپر دلیل ہوتا ہی۔ اور ممنوہ بدن مین فساد مزاج یا ابتداے خلقت سے ہو یا
ابتداے اُس سن کے جس سن مین اب بدن ہی۔ ہم ابتداے بیان معالجہ ابدان ممنوہ کا ابدان مشائخ سے کرتے ہین **تعلیم تیسری**۔

فن تیسرا اسمین چھ فصلین ہین **فصل پہلی بیان عام تدبیر مشائخ کا مجملی** تدبیران لوگون کی استعمال اس چیز کا ہی جس سے ترطیب اور تسخین ساتھ ہی حاصل ہوا ور نیند کا بڑھانا بستر خواب پر زیادہ ٹھہرنا بہ نسبت جوانون کے۔ غذا مین اُنکے اہتمام کرنا اور اہتمام مشروبات مناسب حال تجویز کرنا ہمیشہ ادرار بول اور اخراج بلغم کا اُنکے معدون سے براہ مثانہ اور امعا کے کرانا اور ہمیشہ اُنکی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے۔ مالش جو معتدل کمیت اور کیفیت مین ہو مع روغن کے بعد اُسکے مشی کرنا یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہوا انکو بہت مفید ہو۔ اور جو شخص ضعیف ہو اُسکے بدنکی مالش دو بار بھی کرنا چاہیے۔ واجب ہی کہ عطر خوشبو خصوصاً جسکے گرمی معتدل ہو بالتزام استعمال کرین۔ مالش تیل کی بعد نوم کے کرنے سے قوت حیوانی مین آگہی اور بیداری پیدا ہوتی ہی بعد اُسکے استعمال سواری اور مشی کا کرنا چاہیے **فصل دوسری غذاے مشائخ کے بیان مین** غذا انکو متفرق اوقات مین تھوڑی تھوڑی دینی چاہیے اور دو یا تین مرتبہ بحسب ہضم قوت کے کھلانی چاہیے پس تیسرے گھنٹے مین انکے گھنٹون سے روٹی بہت اچھی قسم کی ہمراہ شہد کے کھائین اور ساتوین گھنٹے مین بعد استحمام کے اس چیز کا استعمال کرے جو ملین ہو جیسا ہم ذکر کرینگے اسکے بعد قریب شب کے ایسا طعام جسمین غذا اچھی تجویز کی جاے کھانی چاہیے۔ اگر شیخص قوی ہو رات کو غذا مین کچھ زیادتی کرنی چاہیے جو غذا کہ اُس سے تولید سودا یا بلغم کی ہو اسیطرح سے جو چیز تیز اور تلخ ہو مثل نانخورش اور توابل یعنی مصالحہ گرم کے ہو اُس سے پرہیز کرنا چاہیے مگر بسبیل دوا کے۔ پھر اگر ان چیزون مین سے جو اُنکے لائق نہین ہی استعمال کرین چاہیے کہ قسم اول یعنے غذاے غلیظ مولد سودا مین سے کوئی شور ترکاری یا بیگن یا مقدد یعنے گوشت بریان اور شکار کیے ہوے جانورونکا گوشت یا وہ مچھلی جسکا گوشت سخت ہو اور تربوز اور کھیرے کا استعمال کرین۔ اور اگر دوسری قسم مین سے از روے خطا کے کوئی چیز استعمال کرین یعنے جو چیزین حاد اور حریف ہین انمین سے کوامیخ یعنے نانخورش یا صحناہ یعنے ماہیانہ جو ایک مرکب چیز ہی مچھلی اور سرکہ وغیرہ سے بنائی جاتی ہی یا ینکہ یہ بھی ایک نانخورش تیز اور نمکین ہی اُسکا استعمال کرین چاہیے کہ اس خطا کا علاج بالضد کیا جاے بلکہ واجب ہی کہ استعمال ملطفات کا اُنکے واسطے تجویز کیا جاے جسوقت معلوم ہو کہ اُنکے بدن مین فضول پیدا ہوئے ہین پھر جسوقت تنقیہ ہو چکے مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور بعد اس تغذیہ کے کبھی کبھی کوئی چیز ملطف ہمراہ غذا کے بھی تجویز کرنی چاہیے جیسا ہم آگے بیان کرینگے۔ دودھ سے اس سن مین وہی لوگ منتفع ہوتے ہین جنھین بخوبی دودھ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسیطرحکا تمدد بطرف جگر یا بطن کے نہ پیدا ہوا اور نہ کسی قسم کی خارش اور نہ درد محسوس ہو اگر یہ باتین نہون دودھکا استعمال بیشک مفید ہی اسلیے کہ غذا ہے بدن بھی ہوتا جاتا ہی اور ترطیب بھی کرتا ہی۔ بہت بہتر دودھ گوسفند اور مادہ خر کا ہی۔ مادہ خر کے دودھ مین یہ بات ہی کہ وہ پھٹ کر معدے مین مثل پنیر کے نہین ہو جاتا ہی۔ اور بہت جلد معدے سے اُتر جاتا ہی خصوصاً اگر اُسکے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اسکے چراگاہ کی خبر گیری کرنی چاہیے تا کہ کوئی چیز بکھٹی خواہ تیز یا ترش یا شور چرنے نپائے ترکاریان اور فواکہ جنکو مشائخ کھا سکتے ہین وہ یہ ہین جیسے چقندر اور تھوڑا سا گندنا اُسکو مری اور زیت سے خوشبو کرکے خصوصاً قبل طعام کے اگر استعمال کرین تلیین طبیعت پر معین ہوگا جسوقت استعمال نوم کا کسیوقت مین کرین اور اُسوقت سونے کی عادت بھی ہو اس سے فائدہ پاتے ہین۔ زنجبیل پروردہ ایسی دواؤن مین جو اُنھین موافق ہین اور اکثر گرم مربے کا بھی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے گرمی پیدا ہوا ور ہضم ہو جائے نہ اسقدر کہ جو بدن مین خشکی پیدا کرے پس واجب ہی کہ اُن کی غذائین مرطب ان مربیات سے بطریق ہضم اور تسخین کے اثر پذیر ہون اور تجفیف کا اثر قبول نکرین۔ واسطے تلیین طبیعت کے منجملہ اُن چیزون کے جو لائق اُنکے بدن کے ہین فواکہ ہین جیسے انجیر تر اور آلوے بخارا گرمیون مین۔ اور انجیر خشک جو ماء العسل مین پکایا جاے جاڑون مین۔ مگر یہ سب چیزین قبل طعام کے واسطے تلیین طبیعت کے دینی چاہئین۔ ایضاً لبلاب یعنے عشق پیچہ جو پانی اور نمک مین جوش دیا جاوے اور مری اور روغن زیتون سے خوشبو کیا جاے اور بیخ بفسائج اگر شہد بلے

مرغ مین ڈالین یا شوربا ے چقندر یا کرنب مین شریک کرین وہ بھی مفید ہی۔ اگر انکی طبیعت کا یہ حال ہو کہ ایک دن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن نہو اُسوقت مسہل اور مزلق چیزون کی حاجت نہین ہی۔ اور اگر ایک دن نرم رہے اور دو دن قبض ہو تو فقط آب کرنب اور لبلاب اور لباب قرطم یعنے شیرہ کرڈ کا آب جو مین شریک کرے کافی ہی یا بمقدار ایک یا دو جوزہ کے صمغ بطم اور زیادہ مقدار اُسکی تین جوزہ ہی کہ با لخاصیت ملین ہی اور جشا مین جلا پیدا کرتی ہی بدون کسی اذیت کے ایضاً اُنکو وہ دوا مفید ہی جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور وہ گویا لباب قرطم ہے اسمین انجیر خشک پڑا ہو مقدار شربت اسکی ایک جوزہ ہی۔ حقنہ روغن سے کرنا بھی مفید ہی کہ اسمین باوجود قوت استفراغ کے تلیین احشا کی بھی ہی خصوصاً زیت شیرین سے حقنہ کرنا۔ تیز حقنون سے ان لوگون کو بچانا چاہیے کہ انکی آنتون مین خشکی پیدا ہوتی ہی اور حقنہ جسمین دہن داخل ہو مشائخ کو بہت نافع ہی جسوقت چند روز انکی طبیعت مین قبض پیدا ہو۔ ایضاً اور بھی واسطے مشائخ کے ادویہ تلیین طبیعت ہین جنکا ذکر قراباذین مین ہم خاص واسطے اُنکے کرینگے۔ واجب ہی کہ استفراغ کمول اور مشائخ کا تا امکان فصد سے نکیا جاے۔ اسہال معتدل انکے واسطے مناسب ہی

**فصل تیسری شراب مشائخ کے بیان مین** بہترین شراب ان کے واسطے شراب کہنہ سُرخ ہے تاکہ ادرار اور تسخین ساتھ ہی کرے۔ اور نئی شراب جو سفید ہو اُس سے پرہیز کرنا چاہیے ہان بعد غذا کے اگر استحمام کرین اور پیاس معلوم ہو اُسوقت تھوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہین گویا کہ وہ عوض پانی سے ہے۔ شیرین شراب اور میٹھی چیزین مثل حلوے جنسے سدہ پڑنیکا خوف ہو چاہیے کہ اُس سے پرہیز کرین

**فصل چوتھی تفتیح سدہ مشائخ کے بیان مین** اگر مشائخ کے بدن مین سدے پڑجاین اور آسان تر اخراج اُن سدونکا ہی جو بوجہ پینے کے شراب سے پیدا ہون۔ واجب ہی کہ تفتیح اُن سدون کی سجبون نودنجی اور اطریفل سے کی جاے اور استعمال فلفل کا شراب کے اوپر اختیار کیا جاے اور اگر انکی عادت استعمال پیاز اور لہسن کی ہو بدستور جاری رکھین۔ تریاق بھی اُنکو بہت فائدہ کرتی ہی خصوصاً جسوقت سدے پیدا ہون۔ اسیطرح اثاناسیا اور امروسیا جو ایک قسم کی خاص دوائین مرکب ہین لیکن واجب ہی کہ ترطیب اُنکے بدن کی بعد استعمال ان چیزون کے بذریعۂ استحمام اور مالش روغن کے ونیز بذریعۂ استعمال مرطب غذاؤن کے مثل ماء اللحم خندروس اور جو کے ساتھ کی جاے۔ شراب العسل کا بھی استعمال اُنکو نافع ہی سدون کے پیدا ہونے اور وجع مفاصل سے امان دیتا ہی بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو مین یا مستعد ہونے کسی عضو کے اسباب پر کہ سدہ پیدا ہو ماء العسل مین ایسی چیزین بڑھائی جائین جو رفع سدہ کے واسطے مخصوص ہین جیسے تخم کرفس کہ اعضاے بول تک اثر شراب العسل کا پہونچاوین۔ اور اگر سدہ حصوی ہون یعنے بشکل پتھری کے ہون کرفس کی تونی مثل فطراسالیون کے شراب العسل مین جوش دینی چاہیے۔ اگر سدہ ریہ مین ہو اُسوقت زوفا پرسیاوشان سلیخہ وغیرہ ملانا چاہیے

**فصل پانچوین دلک مشائخ کے بیان مین** مالش مشائخ کے بدن کی معتدل مقدار اور کیفیت مین کرنی چاہیے۔ اور جو اعضا انکے بدن مین ضعیف ہین یا مالش سے انکو گزند پہونچتا ہی انکی مالش ترک کرنی چاہیے۔ اور اگر چند مرتبہ مالش کی جائے ہر مرتبہ پارچہ ہاے سخت سے یا خالی ہاتھون سے کرنی چاہیے یہ تدبیر انکو نافع ہی۔ اور اُنکے اعصاب کے امراض کے نوائب کو منع کرتی ہی اور حمام ہمراہ دلک کے یقیناً مفید ہوتا ہی

**فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان مین** ریاضت مشائخ کی بحسب حالات اُنکے مختلف ہوتی ہی یعنے جیسے اُنکے بدنکے حالات ہون اور جیسی بیماریان اُنکو عارض ہوتی ہون اور جیسی عادت اُنکو ریاضت مین ہو ویسی ہی ریاضت بھی اُنکی مناسب ہوتی ہی۔ اگر انکے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہون ریاضت معتدل اُنکو موافق ہوگی۔ پھر اگر کوئی عضو اُنکے بدن کا اپنے افضل حالات پر نہو خاص اُس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی چاہیے مثلاً اگر سر مین دوار یا صرع عارض ہو یا سر سے مواد بطرف رقبہ کے گزرتے ہون خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑھتے ہون ایسی ریاضتین اُنکو مفید نہونگی جسمین سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن واجب ہی کہ ریاضت بذریعۂ مشی اور

دوڑنے اور سوار ہونے کے کرین یا جو ریاضت ایسی ہو کہ جسمین نصف جسم اسفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت اُنکے پانون مین ہو ایسی ریاضت اختیار کرین جسمین اعضاے فوقانی متحرک ہون مثل اسکے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی گردن مین ہاتھ ڈال کے چھوڑانے کا زور کرین اور پتھر پھینکنا یا اُٹھانا۔ اگر آفت وسط جسم مین ہو مثل طحال و جگر اور امعاء کے دونون اطراف کی ریاضتین یعنی ہاتھ اور پانون کی مفید ہونگی۔ اگر کوئی اور مانع ان ریاضات کا نہو۔ اگر آفت بطرف سینہ کے ہو اُنکو فقط ریاضت اعضاے تحتانی کی مفید ہوگی اگر گردہ اور مثانہ مین آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دیگی۔ اُنکو یہ بات ممکن نہین ہی کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑھا کر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت کے قوی کرین۔ یہ بات مشائخ کیواسطے ایسی ہی جو اور سن مین نہین ہی اور کہول جو اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہی انکو بھی موافق ہی اُنکے لیے بھی یہ بات خلاف ہی اسلیے کہول اپنے اعضاے ضعیفہ کی تقویت بتدریج ایسی ریاضت سے کر سکتے ہین جو اُن اعضا کو موافق ہو اور اُن اعضاے ہو سکے بمشائخ کے جو اعضاے مریض ہون بیشتر اُنکی بھی ریاضت کر سکتے ہین اکثر اُنکو اسکی اجازت نہین دیجاتی ہی یعنے جسوقت وہ اعضا گرم یا خشک ہون یا اُنمین ایسا مادہ ہو جسکی عفونت اور ریم کا خوف ہو جسمین لذع پیدا نہو

## تعلیم چوتھی بیان مین تدبیر اُس بدن کے جسکا مزاج فاضل یعنے درست نہین ہی اور اس تعلیم مین پانچ فصلین ہین

### فصل پہلی درست کرنا اُس مزاج کا جسمین حرارت بڑھ گئی ہو

سوء مزاج گرم کے ساتھ کبھی یبوست اور رطوبت مین اعتدال ہوتا ہی اور کبھی یبوست کا غلبہ ہوتا ہی یا رطوبت کا۔ اگر سوء مزاج گرم مین یبوست اور رطوبت دونون معتدل ہون اُسوقت زیادتی حرارت کی ایک اندازہ خاص پر ہوگی اور بافراط نہوگی ورنہ خشکی ضرور زیادہ ہوتی۔ جو سوء مزاج گرم خشکی کے ساتھ ہو کیفیت مزاج کی زمانہ دراز تک ٹھہر سکتی ہی اور سوء مزاج حار رطوبت کے ساتھ دیر تک قائم نہین رہ سکتا کبھی رطوبت غالب ہو کر حرارت کو بجھا دیتی ہی کبھی حرارت کے غلبہ سے رطوبت مین خشکی پیدا ہوتی ہی اگر حرارت پر رطوبت غالب ہو جاے ایسے شخص کا حال وقت منتہاے شباب کے اچھا ہوتا ہی کہ اُسوقت دونون کیفیتین برابر ہو جاتا ہی جب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہی رطوبت غریبہ بڑھتی جاتی ہی اور حرارت گھٹتی جاتی ہی۔ اب ہم کہتے ہین مجملاً تدبیر گرم مزاجونکی منحصر دو غرض مین ہی اول یہ ہی کہ اُنکا مزاج معتدل کر دیا جاے دوسرے یہ ہی کہ اُنکی صحت بروقت حرارت مزاج کے جیسی ہو ویسی ہی باقی رہے اور اسمین کمی نہو۔ پہلی تدبیر کا تمام ہونا بنسبت ان لوگونکے خیال کیا جاتا ہی جو اکثر لذات کو ترک کرین اور پابندی و التزام اُنکے مزاج مین زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کر سکین تا اینکہ رفتہ رفتہ اُنکا مزاج بطرف اعتدال کے رجوع کرے اسلیے کہ اگر اُنکی تدبیر بلا تدریج کی جاے اکثر امراض پیدا ہونگے دوسری تدبیر اُسی غذا سے ممکن ہی جو مشابہ اُنکے مزاج کے ہو تاکہ اُنکی صحت موجود بحال خود باقی رہے۔ جو لوگ گرم مزاج ایسے ہین کہ اُنکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہی ابتداے امور مین قریب بصحت ہونگے اور انکے مزاج مین سرعت دانتون کے نکلنے کی اور بالونکے پیدا ہونے کی ہوگی۔ اور بیان ہر چیز کا اچھے طور پر کرینگے خوش بیانی کے ساتھ اور باتون مین جلدی بلکہ چال مین بھی سرعت پیدا ہوگی۔ پھر جسوقت جوان ہونگے حرارت مزاج کی بڑھ جائیگی اور خشکی زیادہ پیدا ہوگی۔ مزاج مین انکے خلط کی لذاع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفرا کا انکے بدن مین زیادہ ہوگا۔ ابتداے سن مین یعنی سن صبی مین اُنکی تدبیر وہی ہی جو معتدل مزاج لوگون کی تدبیر ہی۔ جب سن زیادہ بڑھے انکی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اس سے ادرار بول اور استفراغ خلط صفرا کا اس طرف سے ہو جدھر انکے فضول بالطبع مائل ہون خواہ بطرف اسہال یا بطرف قے کے۔ اور اگر تدبیر آمادہ خلط کی بطرف استفراغ کے کافی نہو خفیف چیزون سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے۔ قے کیواسطے تنہا آب گرم یا ہمراہ نبیذ کے۔ اسہال کیواسطے خمیرہ بنفشہ۔ تمر ہندی۔ شیرخشت۔ ترنجبین۔ مناسب ہی۔ ریاضت مین اُنکے تخفیف کرنی چاہیے۔ غذا ایسی ہو جسکا کیموس اچھا ہے۔ کبھی ایک دن مین تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے۔ جو چیز گرمی پیدا کرے اُس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر بعد کھانے کے استحمام سے تمدد اور ثقل جانب کبد یا بطن کے پیدا نہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کم کرین اور اگر انمین سے کوئی چیز عارض ہو

استعمال مفتحات کا مثل غیسانده افسنتین اور دوائے صبر اور انیسون اور بادام اور مرکی اور سکنجبین وغیرہ کے کرین - اور بعد طعام کے استحمام نہ کرین - واجب ہے
کہ یہ مفتحات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کرین کہ دوسرے غذا کے وقت آنے مین دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہے جب دن کے سونے سے
اُٹھین کہ اُسکے بعد استحمام کیا جاتا ہے - ہمیشہ تیل کی مالش بدن مین کرانی شراب سفید اور رقیق کا پینا ان لوگون کے مناسب حال ہے - اور آب سرد
بھی نافع ہے جن لوگونکا مزاج خشک مائل بحرارت ہے ابتداے سن مین یہ تدبیر اُنکے بھی لائق ہے اور جنکا مزاج گرم اور تر ہے اُنکے بدن مین عفونت مواد
کی پیدا ہوتی ہے اور اکثر مادے بطرف اعضا کے گرتے ہین چاہیے کہ اُنکی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل بکثرت پیدا ہو - بااینہمہ ریاضت مین نرمی
رہے تاکہ سخونت نہ پیدا کرے - ایسی حرکت کی بھی احتیاط رہے جس سے اخلاط مین ثوران نہ پیدا ہو - اکثر اجتناب ریاضت سے ان لوگون میں جو بھی
شخص کرے جو ریاضت کا خوگر نہو - تدبیر صائب یہ ہے کہ انکی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام کے اور تعب و مشقت بعد دفع
کرنے کل فضول کے ہو - اور فصل ربیع مین اُنپر احتیاطاً فصد اور استفراغ واجب ہے **فصل دوسری اصلاح مزاج اس شخص کی جسکے مزاج
مین برودت زائد ہے** اقسام ان لوگون کے بھی تین ہین - جن لوگون کے مزاج مین باوجود زیادتی برودت کے رطوبت اور یبوست مین
اعتدال ہو اُسکو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کرین جس سے حرارت غریزی مین حرکت پیدا ہو - اور یہ تدبیر بذریعۂ ایسی غذاے گرم کے ہو جو
رطوبت مین اور یبوست مین معتدل ہو مثل دہان سختہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفراغ کے جو خاص واسطے رطوبت کے ہے - اور بذریعہ ایسے
استحمام کے جسنے عرق برآمد ہو اور ایسی ریاضتین جو اُنکے لائق ہین اسلیے کہ یہ لوگ اگرچہ انکی رطوبت مین اعتدال ہے لیکن بوجہ زیادتی برودت
کے احتمال ہے کہ بعض اوقات مین اُنکی رطوبت بڑھ جائیگی - جو سرد مزاج ایسے ہین کہ مزاج مین باوجود زیادتی رطوبت کے خشکی بھی ہے اُنکی تدبیر اور
مشایخ کی تدبیر ایک سی ہے **فصل تیسری تدبیر مین اُن ابدان کے جو مرض کو بسرعت قبول کرتے ہین** بسرعت قبول کرنا مرض کا یا
اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اخلاط بدن مین بھرے ہوئے ہین اُسکی تدبیر یہ ہے کہ مقدار اخلاط کی بذریعۂ تدبیر مذکور آیندہ کے کم کرکے بقدر معتدل باقی رکھی جائے
یا بوجہ خامی اخلاط کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہین اُسکی تدبیر یہی ہے کہ اخلاط کی کیفیت درست کی جائے - اور غذا ایسی اختیار کیجائے جو متوسط ہو درمیان
قلت اور کثرت مین - تعدیل مقدار اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل سے - اور ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام کے داگران دونون کی عادت ہو
کرنی چاہیے - اور اگر عادت نہو ریاضت خفیف اور دلک خفیف کا استعمال کرین - اور غذا چند اوقات مین کھلائی جائے ایک ہی مرتبہ اتنی ندیجائے
جسمین سیری حاصل ہو - اور اگر بدن انکا ایسا ہو کہ پسینہ اُس سے بآسانی نکل سکے اور اُسکا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ نکالنے کی بھی تدبیر کرنی چاہیے
اگر غذا کے وقت مین تاخیر کرنے سے انصباب صفرا کا معدے پر ہوتا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دیجائے ورنہ حمام کرنے پر مقدم کرین - وقت معتدل استحمام کا
اگر کوئی مانع نہو چوتھا گھنٹہ دن کا ہے اُن گھنٹون سے دن کے جو برابر ہو - اگر اتنی دیر تاخیر کرنے مین غذا کے احتمال انصباب صفرا کا معدے پر اُسوقت سے
بیشتر غذا دینی چاہیے - اگر جگر مین سدے پڑنے کے علامات محسوس ہون ایسے مفتحات سے جنکا ذکر ہوچکا ہے اور مناسب اُنکے مزاج کے ہون علاج کرنا چاہیے
اور اگر اسکی جہت سے کوئی ضرر اُسکے سر مین پیدا ہو اُسکا تدارک مشی سے کرنا چاہیے - اگر اُسکے معدے مین طعام فاسد ہو پھر اگر خود بخود منحدر ہو جائے
اُسکو غنیمت جاننا چاہیے ورنہ اُسکے انحدار کی تدبیر زیرہ اور انجیر جو ہمراہ اُس قرطم کے معجون کیے جائین جسکی صفت اوپر مذکور ہوچکی ہے کرنی چاہیے
**فصل چوتھی فربہ کو لاغر کرنے کے بیان مین** اسکی تدبیر بہت جلد انحدار طعام کا معدے سے ہے تاکہ جداول غذا کو چوس نہ سکین اور استعمال کرنا
ایسے طعام کا جسکی مقدار زیادہ ہو - اور مغذیہ کم کرے - اور پے در پے حمام کرانا قبل طعام کے اور ریاضت شریف اختیار کرنا اور ادہان محلل کی مالش اور
معاجین سے اطریفل صغیر اور دوا الملک اور تریاق اور پینا سرکہ کامری کے ساتھ نہار منھ اور زیادہ تفصیل اس تدبیر کی مقالہ زینت مین کیجائیگی

**فصل پانچوین لاغر کو فربہ کرنے کے بیان مین** بہت قوی سبب لاغری کا جیسا آگے مذکور ہوگا خشکی مزاج کی اور یبوست ماساریقا مین پیدا ہونی اور یبوست مواد کی ہے۔ ماساریقا مین جب خشکی پیدا ہوتی ہے غذا کو قبول نہین کرتی ہین خشکی اور لاغری بڑھتی جاتی ہے۔ واجب ہے کہ مالش حمام سے پیشتر ایسی کی جاے جو خشونت اور لین کے درمیانی ہو تا اینکہ جلد سرخ ہو جاے بعد اُسکے مالش سخت کی جاے اُس کے بعد زفت کو طلا کرین اسکے بعد اعتدال ریاضت کرین۔ اُسکے بعد استحمام اس طرح پر کرین کہ بہت جلد فارغ ہو جائین بعد اسکے خشک رومالون سے بدن کو پاک کرین بعد اُسکے تھوڑے تیل کی مالش کرین اُسکے بعد غذاے مناسب تناول کرین۔ اور اگر بنظر سن اور فصل و عادت کے آب سرد کا تحمل ہو سکے بدن پر اپنے ڈالین۔ نہایت مقدار اس دلک سخت کی جو اس طلاے زفت پر مقدم ہے یہ ہے کہ جسقدر بدن مالش سے پھول اُٹھے اُسکا بیٹھنا شروع نہوا ور یہ دلک ترتیب اسکے ہے جو ہمنے چھوٹے عضو کے بڑے کرنے مین بیان کی ہے۔ تمامی اس تدبیر کی مقالہ زینت کتاب چہارم مین آئیگی **تعلیم پانچوین انتقالات کے بیان مین** اور اُسمین ایک فصل ورایک جملہ ہے **فصل پہلی تدبیر فصول کے بیان مین** اوائل ربیع مین بہت جلد فصد و اسہال بقدر واجب اور عادت کے کرنا چاہیے۔ اور اسی فصل مین خاص کر قے کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کی جاتی ہے۔ غذا مین تلطیف یعنے کمی اور ریاضت معتدل جو زیادہ فصل صیف سے ہو اور ایک مرتبہ بقدر سیری کے غذا کھائی نہین جاتی ہے بلکہ مختلف اوقات مین چند مرتبہ کرکے پوری غذا کھانی چاہیے۔ شربت اور رب جیسے اطفاے حرارت کا اثر پیدا ہو استعمال کیے جاتے ہین۔ اور ہر ایک شے گرم و تلخ اور تیز اور شور ترک کی جاتی ہے۔ فصل صیف مین غذا اور مشروب اور ریاضت مین کمی کرنی چاہیے آسائش اور آرام کا التزام۔ حرارت کی بجھانے والی چیزونکا استعمال اور بہ تکلف قے کرنا جسکو ممکن ہو۔ اور سایہ دراز یا وہ سایہ جو بوقت دوپہر کے ٹھہر جاتا ہے خواہ وہ جگہ جسمین شعاع اور دھوپ نہ آتی ہو ٹھہرنا چاہیے۔ فصل خریف مین خصوصًا وہ خریف جسکی ہوا مختلف ہو عمدہ تدبیرونکا اہتمام کرے اور کل خشکی پیدا کرنیوالی چیزونکا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اسکو سر پر ڈالنے سے اجتناب کرے اور سرد مقام مین سونے سے جہان بدن مین یبوست اترنے لگے بچانا چاہیے۔ اور بروقت امتلاے طعام کے اس فصل مین سونا نچاہیے۔ دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے فصلی فواکہ اور انکا بکثرت کھانا چھوڑ دے۔ استحمام سواے آب نیم گرم اور پانی سے نکرے۔ جب دن اور رات اس فصل مین برابر ہو جاے استفراغ بدن کا کرے تاکہ فصل شتا مین فضول اندر بدن کے محتقن نہو جائین۔ علاوہ یہ ہے کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے مناسب حال یہی ہوتا ہے کہ اپنے اخلاط کے پراگندہ کرنے اور حرکت دینے مین مشغول نہون۔ اُنکو یہی مناسب ہے کہ بدستور جیسے اخلاط ٹھہرے ہوے ہین اسیطرح رہنے دین قے کرنیسے فصل خریف مین اطبا منع کرتے ہین اسلیے کہ تپ پیدا کرتی ہے۔ شراب اس فصل مین ایسی چاہیے جسمین پانی بہت ملا ہو اور زیادتی نکرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کثرت بارش کی فصل خریف مین اُسکے شر سے امان دیتی ہے۔ فصل شتا مین چاہیے کہ تعب بدن مین زیادہ پیدا کرے۔ اور غذا مین زیادتی کرنی چاہیے۔ لیکن اگر شتا جنوبی ہو اُسوقت ریاضت مین زیادتی اور غذا مین کمی کرنی چاہیے اور واجب ہے کہ غذا مین ایسے گیہون اختیار کرے کہ جسکی روٹی قوی تر ہو اور اُسکے آٹے مین چسپیدگی زیادہ ہو بہ نسبت اُن گیہون کے جو گرمیون مین کھاے جائین۔ اور یہی حال گوشت کی سب قسمون اور بھنے ہوے گوشت وغیرہ کا ہے۔ ترکاریان اس فصل مین کرنب چقندر کرفس اور بتھوا اور جولائی اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے۔ کمتر صحیح ابدان مین کوئی مرض اس فصل مین پیدا ہوتا ہے۔ پھر اگر جاڑون مین کوئی مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ اُس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہے بشرطیکہ استفراغ واجب ہو اسلیے کہ جاڑون مین مرض کا پیدا ہونا بدون آفت عظیم کے نہین ہو سکتا خصوصًا اگر مرض حار ہو اسلیے کہ حرارت غریزی جو مدبر بدن ہے

جاڑون مین بہت قوی ہوتی ہی بوجہ اسکے کہ تحلل جاڑون مین نہین اور بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہو جاتی ہی اور نامی قوائے طبعی اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھ کرتے ہین **بقراط** کے نزدیک جاڑون مین اسہال بہتر ہی سوائے فصد کے اور قی کو بھی ناپسند جانتا ہی ۔ اور گرمیون مین قی کو مناسب جانتا ہی اسلیے کہ اخلاط گرمیون مین اوپر آجاتے ہین اور جاڑون مین اخلاط تہ نشینی پر آمادہ ہوتے ہین ۔ پس چاہیے کہ اسی کی عادت کرے ۔ ہوا جاڑون کی اگر فاسد ہو جائے اور اُسمین وبائیت آ جائے چاہیے کہ بدن کے سبک کرنے پر اہتمام کیا جاے اور مکانات کی ہوا ایسی چیزون سے معتدل کی جائے جو تدبیر اور ترطیب قوی پیدا کرین ۔ اور یہ تدبیر ہوائے وبائی کیواسطے واجب ہی یا مکان کی ہوا گرم کیجائے اور جس جہت سے فساد ہوا مین پیدا ہوا ہی اُسکی ضد سے اصلاح کرین ۔ خوشبودار چیزین ایسی ہوا کی اصلاح مین نہایت مفید ہین خصوصاً اگر مخالف مزاج ہوائے وبائی کے ہون ۔ ہوائے وبائی مین ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا کے اشتیاق کی حاجت کم ہو جاے ۔ یہ بات اسی پر حاصل ہوگی کہ آرام اور راحت اختیار کرے ۔ اکثر فساد ہوائے زمین کی وجہ سے ہوتا ہی چاہیے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑ دین اور تخت پر بیٹھنا اختیار کرین اور اونچے مقامات واسطے بیٹھنے کے اختیار کرین ۔ اور ہوا کی جلانے والی چیزین تلاش کرین ۔ اکثر مبدء فساد ہوا کا خاص ہوائے ہوتا ہی اس جہت سے کہ قریب کی ہواؤنکا فساد اس ہوا مین آجاتا ہی یا فساد ہوا کا کسی امر آسمانی سے جسکی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہی ۔ واجب ہی کہ ایسی وبا مین ایسے تہ خانون کے نیچے پناہ لین اور ایسے گھرون مین سکونت اختیار کرین جنکی دیوارین اونچی ہون اور جو مکانات خزانہ رکھنے کے قابل ہین اُسمین پناہ لے بخورات جو ہوا کی عفونت کی اصلاح کرین ۔ کندر ۔ سعد ۔ آس ۔ گل سُرخ ۔ صندل ۔ سرکہ کا استعمال وبا مین اُسکی آفات سے پناہ دیتا ہے ۔ امراض جزوی مین اسکی باقی ماندہ تدبیر بھی بیان کیجائیگی **جملہ تدبیر مسافر کے بیان مین** اسمین آٹھ فصلین ہین **فصل پہلی بیان مین تدارک ان اعراض کے جو منذر امراض کے ہین** جس شخص کو ہمیشہ خفقان عارض ہوا کرے چاہیے کہ اپنی تدبیر کرے ایسا نہو کہ یکایک مرجائے ۔ جس شخص کو کابوس بکثرت عارض ہو اور دوار یعنے سر گھومنا چاہیے کہ تدبیر استفراغ خلط غلیظ کی کرے ایسا نہو کہ صرع اور سکتہ عارض ہو جس شخص کے تمام بدن مین اختلاج پیدا ہو اور جابجا بدن پھڑکتا ہو چاہیے کہ تدبیر استفراغ بلغم کی کرے ایسا نہو کہ تشنج اور سکتہ مین مبتلا ہو جاے اسیطرح اگر حواس مین کدورت اور ضعف حرکات مع امتلا کے پیدا ہو ۔ جسوقت تمام اعضا سُن ہو جائین تدبیر استفراغ بلغم کی کرے تاکہ فالج مین گرفتار نہو ۔ اگر چہرہ اکثر مقامات پر پھڑکتا ہو چاہیے کہ تنقیہ دماغ کا کرین تاکہ لقوہ عارض نہو اگر چہرہ اور آنکھ بہت سُرخ ہو جائے اور آنسو جاری ہون اور روشنی سے بھاگے اور درد سر بھی ہو چاہیے کہ تدبیر اپنی فصد اور اسہال وغیرہ سے کرے ایسا نہو کہ سرسام مین مبتلا ہو جائے ۔ اگر غم بے سبب بڑھ جائے اور خوف کی زیادتی ہو استفراغ خلط سوختہ کا کرنا چاہیے کہ مالیخولیا مین مبتلا نہو ایضاً چہرہ اگر سُرخ ہوکر پھول جائے اور مائل بہ تیرگی ہو اور یہ کیفیت بہت دنون تک رہے جذام پیدا ہونیکا خوف ہی جسوقت بدن بھاری ہو جائے اور ماندگی پیدا ہو اور رگین پھول جائین فصد کھولنی چاہیے تاکہ کوئی رگ نہ پھٹ جائے اور سکتہ اور موت ناگہانی عارض نہو ۔ اگر تہیج چہرہ اور پلکون اور اطراف مین بخوبی ظاہر ہو حال جگر کا تدارک کرنا چاہیے ایسا نہو کہ استسقا پیدا ہو ۔ اگر براز مین بو پیدا ہو ازالہ عفونت کی رگون سے تدبیر کرنی چاہیے ایسا نہو کہ حمیات پیدا ہون اور بول کی بوے بد کو اس بات پر دلالت زیادہ ہی ۔ اگر ماندگی اور ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا پیدا ہو تپ ہونے سے بچنا چاہیے ۔ اگر اشتہا ساقط ہو جائے یا بڑھ جائے مجملاً کسی مرض پر دلیل ہی ۔ خلاصہ یہ ہی کہ جو چیز اپنی عادت سے متغیر ہو جائے اشتہاے طعام یا براز اور بول یا خواہش یا جماع یا نیند یا پسینہ خواہ خارج ان یا ذہن مین تیزی یا ذائقہ مذوقات یا خواب دیکھنا خلاف عادت کم یا زیادہ یا کیفیت ان چیزون کی متغیر ہو جائے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہین ۔ اسی طرح غیر طبعی عادت جاری ہوتی ہی جیسے خون بواسیر یا خون حیض یا قی یا رعاف یا عادت اشتہا کسی شی فاسد یا غیر فاسد کی پس عادت بھی بمنزلۂ طبیعت

کے ہو سوا بُری عادت کے اور عادت کا ترک نکرنا چاہیے۔ اور اگر ترک کرین تو بتدریج ترک کرین۔ کبھی امور جزئی بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہین جیسے ہمیشہ شقیقہ کے رہنے سے خوف انتشار مین اور نزول الماء آنکھ کا۔ خیالات آنکھ کے سامنے چہرے کے شکل مچھر وغیرہ کے جو وقت یہ خیالات ثابت اور راسخ ہو جائین اور آنکھ مین ضعف بصارت ہونے لگے دلیل نزول الماء کی آنکھ مین ہوتی ہے۔ اگر گرانی خشکی داہنی طرف بدن کے پیدا ہو اور دیر تک رہے مرض جگر پر دلالت کریگی۔ گرانی اور تمدد اگر پیٹھ کے نیچے اور تہیگاہ مین پیدا ہو اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہو جاے مرض گردہ پر دلالت ہو گی براز مین خلاف عادت اگر رنگ بالکل نہو یرقان پر دلالت کریگا۔ اگر سوزش بول مین زمانہ دراز تک ہوا کرے مثانہ اور قضیب مین قروح ہونے پر دلالت کریگی۔ اسہال ایسا کہ جس سے مقعد جلنے لگے خراش امعاء پر دلالت کرتا ہے۔ سقوط اشتہا کے ساتھ اگر قی اور نفخ شکم اور درد اطراف ہو تو تشنج پر دلالت کرے گا۔ خارش مقعد مین اگر بوجہ کیڑے پڑنے کے نہو بواسیر پر دلالت کریگی۔ دُملون اور سلع کا پیدا ہونا دبیلہ کبیرہ پر دلالت کرتا ہے جو حادث ہوا چاہتا ہے۔ داد سے خوف برص سود کا ہوتا ہے۔ بہق ابیض سے خوف برص ابیض کا ہوتا ہے

## فصل دوسری بیان عام تدبیر مسافرون کا

مسافرت سے کبھی ایسی باتین ترک ہو جاتی ہین جنکا خوگر اپنے اہل و عیال مین ہوتا ہے۔ اور سفر مین اسکو تعب اور ماندگی بھی ہو جاتی ہے پس واجب ہے کہ اُسکو ایسی چیزین برانگیختہ کرین کہ اسکی خوگری اپنی ذات کی تدبیر مین ایسی مصروف ہو کہ اُسے امراض کثیرہ عارض نہونے پائین۔ زیادہ تر اہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور ماندگی کی تدبیر بھی ضرور ہے۔ پس واجب ہے کہ اپنی غذا جید الجواہر اور مقدار معتدل مقرر کرے تاکہ بخوبی ہضم ہو جاے اور فضول رگون مین باقی نرہین۔ اور چاہیے کہ بروقت امتلاء کے سوار نہو تاکہ طعام اُسکا فاسد نہو جاے۔ پانی کے پینے مین احتیاط کرے تاکہ پیٹ مین زیادہ ہلنے سے آواز پیدا نہو اور پھیل نجاے اور تاخیر غذا مین یہانتک کرے کہ منزل پر پہونچ جائے مگر کوئی سبب ایسا داعی ہو جو آگے ہم بیان کرینگے۔ پھر اگر تناول غذا مین بیچارگی ہو تھوڑی سی غذا تناول کرے بر سبیل ناشتے کے اگر اتنی کم ہو کہ اُسکے کھانے سے پیاس نہ لگے۔ رات کو منزل کرے یا دن کو۔ اور اپنی ماندگی اُتارنے کی ایسی تدبیر کرے جو باب اعیاء مین مذکور ہو چکی ہے۔ اگر خوف ہے بدن ممتلی ہو یا اور کسی خلط سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے۔ اگر تخمہ مین مبتلا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک پیدا ہو اور سو جائے بعد اُسکے سفر کرے مسافر پر واجب ہے کہ رفتہ رفتہ مسافت بڑھائے پس ریاضت عادت سے تھوڑی کرے۔ اور اگر احتیاج جاگنے کی راہ مین پیش نظر ہو تھوڑی تھوڑی عادت جاگنے کی ڈالے۔ اگر تخمینًا یہ بات معلوم ہو کہ آیندہ سفر مین بھوک و پیاس وغیرہ کی تکلیف ہوگی پہلے سے اسکا خوگر ہو جاے۔ جس غذا کا سفر مین کھانیکا اتفاق ہوگا پہلے سے اُسکو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے جو مقدار مین کم اور جزو بدن زیادہ ہو۔ ترکاریان اور فواکہ اور جو ایسی چیزین ہین کہ اخلاط خام پیدا کرتی ہین اُن کو ترک کرے مگر بضرورت معالجہ کے ہو جیسے اگر اسکا خیال ہو کہ آیندہ وان کے کھانے کی ضرورت ہوگی۔ اکثر براہ اضطرار مسافر کو اس بات کا آمادہ رہنا پڑتا ہے کہ بھوک پر صبر کرے تا اینکہ بھوک اسکی کم ہو جاے اس امر پر معین ایسے طعام ہین جو از قسم کلیجی بھنی ہوئی کے ہون۔ اور کبھی کلیجی کے کباب مع اور لوزجات اور پگھلائی ہوئی چربی قوی اور روغن بادام اور چربیون مین گاے کی چربی کہ اس مرکب چیز سے اگر ایک کباب کھائے زمانہ معتدبہ تک بھوک پر صبر کر سکتا ہے۔ بعض اہل تجربہ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایک رطل روغن بنفشہ اسمین تھوڑا سا موم پگھلا کر بشکل قیروطی بنائے اور پی جائے دس دن تک بھوک نہ معلوم ہو گی اسی طرح مسافر کو پیاس پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہے پس واجب ہے کہ اُنکے ساتھ وہ دوائین جو پیاس مین تسکین دینے والی ہین اور انکا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب عطش مین کرینگے موجود رہین خصوصًا تخم خرفہ تین درم سرکہ کے ساتھ پی جاے۔ اور جن غذاؤن سے پیاس بھڑکتی ہے جیسے مچھلی اور کبر اور نمکین اور میٹھی چیزین اور کلام مین کمی اور چلنے مین نرمی کرے۔ اگر پانی سرکہ کے ہمراہ

پی لے تھوڑا پانی تسکین عطش مین کافی ہوگا جہان بہت پانی نہ لے **فصل تیسری حرارت کی حفاظت کا بیان جو مسافر مین اور تدبیر اُس شخص کی جو گرمی مین سفر کرے** جو لوگ گرمیون مین سفر کرتے ہین وہ بھی اگر اپنے مناسب تدبیر نکرین آخر مین یا ضعیف ہوجائین گے یا اُنکے قوے متحلل ہوجائین گے پھر اُنمین طاقت حرکت کی باقی نرہے گی اور پیاس اُنپر غالب ہوگی اور کبھی تمازت آفتاب کی دماغ کو مضرت پہونچاتی ہے پس واجب ہے کہ مسافرین کوشش اپنے چھپانے کی دھوپ سے زیادہ کرین اور سینہ کو بھی دھوپ سے زیادہ چھپائین اور اُسپر لعاب اسبغول اور عصارۂ تخم خرفہ طلا کرین کبھی مسافرین کو قبل چلنے کے کچھ کھانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل جو کے ستو اور شربت فواکہ وغیرہ کے اسلیے کہ اگر وہ سوار ہوجائین اور پیٹ مین کچھ نہو تحلل انکو زیادہ ضعیف کریگا بوجہ نہونے بدل ما یتحلل کے بدن مین اس واسطے واجب ہے کہ تھوڑا سا کھالین اُن چیزون مین سے جنکا ذکر ہمنے کیا اسکے بعد اتنا ٹھہر جائین کہ غذا معدے سے اُتر جائے اور چلتے وقت پیٹ مین نہ ہو اور واجب ہے کہ اپنے ہمراہ راہ مین روغن گل اور بنفشہ رکھین کہ اسکو ساعت بساعت اپنے سر پر ملتے رہین۔ اکثر جسکو آفت گرمی کی سفر مین پہونچتی ہے اپنی حالت اصلی پر سرد پانی مین تیرنے سے عود کرتا ہے مگر مناسب یہ ہے کہ استعمال سباحت کا تھوڑا تھوڑا کرین اور رفتہ رفتہ بڑھاتے جائین اگر لون مارنے کا خوف ہوجا ہیے کہ اپنے نتھنوں و منھ کو عمامہ اور دہان بند سے باندھین اور مشقت پر صبر کرین اور پہلے سے پیاز دوغ مین ڈالکر پیئین خصوصاً اگر دوغ مین پر وردہ کیا ہو یا رات سے بھگو یا گیا ہو پیاز کو کھالے اور دہی کو پی لے۔ واجب ہے کہ پیاز قبل دہی مین ڈالنے کے قوی ہو اور اُسمین تقطیع زیادہ ہو۔ اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استنشاق کرین۔ روغن تخم کدو پینے سے بطور ہریرے کے لون کی وہ مضرت جسکی آیندہ واقع ہونے کی اُمید ہو دفع ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کو لون کا صدمہ پہونچے اطراف بدنپر سرد پانی بکثرت ڈالے اور اسی سے اپنے مُنھ کو دھوئے۔ اور غذا مین سرد ترکاری اختیار کرے اور سر پر سرد روغن چنبیلی روغن گل اور روغن بید سادہ اور عصارہ سرد چیزون کے جیسے کلفہ وغیرہ اُنمین کپڑا تر کرکے سر پر رکھے اور بعد اُسکے سائے اور جماع سے پرہیز کرے۔ مچھلی شوربا اسکو فائدہ کرتی ہے جسوقت اذیت لون کی برطرف ہو جائے۔ پانی مین ملی ہوئی شراب بھی نافع ہے۔ دودھ سے بہتر کوئی اسکی غذا نہین ہے اگر تپ نہو۔ اور اگر تپ از قسم حمیات یومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے۔ لون مارنے کے بعد اگر پیاس کا غلبہ ہو فقط کلی کرنے پر اکتفا کرے اور سیراب ہوکر پانی نہ پیے ورنہ اُسیوقت مرجائیگا بلکہ کلی کرنے پر جرأت کرتا رہے اگر بدون پانی پیے ہوئے چارہ نہو جرعہ جرعہ پانی پیے۔ جسوقت اذیت لون مین تسکین اور پیاس کی شدت بھی کم ہوجاے اُسوقت پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اُسکے بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو صدمہ آفتاب یا ہوا کا پہونچا ہو چاہیے کہ مکان سرد مین بیٹھے اور پاؤن کو سرد پانی سے دھوئے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تھوڑا تھوڑا پیے اور غذا سریع الہضم اختیار کرے **فصل چوتھی تدبیر مسافر کے سردی پہونچنے کے بیان مین** مسافرونکو زیادہ سردی مین بھی خطرۂ عظیم ہوتا ہے۔ اگرچہ احتیاط چلنے پھرنے مین کرے پھر بے احتیاطی مین کیا حال ہوگا۔ بہت سے مسافر جو خوب اوڑھے اور لپیٹے ہوے بدن کو ایسے کپڑون سے ہوتے ہین جو اُنکو بس ہین پھر انکو شدت بردکی اور اس دمہ کی جو شدت برودت سے پیدا ہوتا ہے قتل کرتی ہے۔ اس طرح سے کہ تشنج اور کزاز اور سکتہ پیدا ہوتا ہے اور اس سے مرجاتا ہے جیسے کوئی افیون یا بیروج کھاکر مرجاے۔ اگر کوئی اس حال تک نہ پہونچے اور مرنہ جاے اکثر اس جوع مین مبتلا ہوگا جسے بولیموس کہتے ہین اسکی تدبیر معالجہ کی جو واجب ہے ہم نے اپنے مقام مین ذکر کی ہے پہلے سب سے زیادہ انکو مناسب یہ ہے کہ انکے مسامات بند کیے جائین اور ناک اور مُنھ اس طرح پر بند کرین کہ اُنمین ہواے سرد داخل نہونے پائے اور اطراف کو بھی بند کرین جس ترکیب سے ہم آگے ذکر کرینگے جسوقت مسافر ہواے سرد مین وارد ہو مناسب نہین ہے

کہ جھٹ پٹ اپنے کو اوڑھنے والی چیزون مین چھپائے بلکہ بتدریج تھوڑا تھوڑا اوڑھے اور تاپنے کا استعمال بعجلت جائز نہین ہی اُس کے نزدیک بچانا چاہیے اگر بدون تاپنے کے چارہ نہو اسمین بھی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے۔ نہایت مناسب وقت اسکے پرہیز کا وہ ہی جسوقت اسکا ارادہ سرد ہوا مین چلنے کا ہو۔ یہ تدبیرات اسکی ہین کہ سردی کی وجہ سے مسافر کے بدن مین سستی اور سقوط قوت پیدا نہوا ہو لیکن جسوقت سردی جسم مین اثر کر جاے ضرور بعجلت استعمال اوڑھنے اور روغن گرم کا خصوصًا جس روغن مین تریاقیت ہو جیسے روغن سوسن کرنا چاہیے جسوقت مسافر سردی مین اُترے اور بھوکا ہو اور کوئی گرم چیز کھائے اُسکی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہوگی جیسے حمی تعبیہ مسافرون کے واسطے چند غذائین خاص ہین کہ بوقت برودت کے بکار آمد ہوتی ہین اور باسانی مل سکتی ہین۔ یہ وہ غذائین ہین جن مین لہسن اور جوز اور رائی اور ہینگ داخل ہو اور اگر اسمین تھوڑا سا مصل یعنی کشک دوغ خشک شدہ داخل کرین لہسن کی بو جاتی رہے گی۔ جوز اور مسکہ بھی انکے واسطے بہتر ہی خصوصًا اگر اسکے اوپر شراب خالص پین۔ مسافر کو احتیاج اس بات کی ہے کہ گرسنہ سردی مین سفر نکرے بلکہ غذا سے پُر ہو کر تھوڑی دیر ٹھہر کر تاکہ غذا پیٹ مین قرار پکڑے اور طبخ معدے کی گرمی غذا مین آجاے بعد اُسکے سوار ہو اور چلے۔ ہینگ بھی جس شخص کے بدن مین بوجہ سردی کے بستگی پیدا ہو گرمی پیدا کرتی ہے خصوصًا اگر مسلم شراب مین پڑے پوری مقدار شربت ایک درم ہینگ ایک رطل شراب مین پڑے۔ مسافر کے واسطے چند چیزین ایسی ہین کہ اسکے بدن کو تاثیر برودت سے منع کرتی ہین منجملہ اُن کے روغن زیتون وغیرہ ہے لہسن بہت عمدہ چیز ہے واسطے اِس شخص کے جسکو برودت ہوا کی پہونچے

## فصل پانچوین حفاظت اطراف کی برودت سے

واجب ہی کہ مسافر پہلے اطراف کی مالش کرے تاآنکہ گرم ہو جائین بعد اُس کے روغن گرم طلا کرے جنمین خوشبو ہو جیسے روغن سوسن اور روغن بکائن۔ اور سوسن کا لگانا اُنکے واسطے بہت اچھا ہی اگر موجود نہو روغن زیتون کافی ہی خصوصًا جسوقت اُسمین فلفل عاقرقرحا فربیون حلتیت جندبیدستر شریک کرین۔ منجملہ ضمادات کے جو حافظ اطراف ہین یہ ہے کہ اُنپر قنہ مینے بیروزہ اور لسن لگائین کہ اس سے برودت کی امان حاصل ہوتی ہے اور قطران سے بہتر کوئی چیز نہین ہی۔ جائز نہین ہے کہ موزے اور دستانے اتنے تنگ ہون کہ اُسمین عضو حرکت نکر سکے اسلیے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہی برودت کے دفع کرنے کے اسباب مین سے۔ جو عضو تنگ بندھا ہوا ہو اُسمین برودت بشدت پہونچتی ہی۔ اگر کسی عضو کو کاغذ سے سنڈھ کر بال اور پشم جمائین پوری حفاظت برد کی ہوگی جسوقت ہاتھ پاؤن ٹھہر جائین کہ اُن مین حس بوجہ برودت کے باقی نرہے اور تشکی پیدا نہوا ور کوئی تدبیر جدید حفاظت برودت کی کرنے سے یہ بات پیدا نہوئی ہو جاننا چاہیے کہ جسمین بطلان عارض ہوا ہی اور برودت نے بخوبی اپنا عمل کر لیا ہی اب اُسکی تدبیر جو ابھی معلوم ہوگی کرنی چاہیے۔ لیکن جسوقت برودت کسی عضو مین ایسا عمل کرے کہ اُسکی حرارت غریزی فنا ہو جاے اور جو چیز اس عضو سے متحلل ہوتی ہی اُسمین محتقن ہو کر بستہ ہو جاے اور عفونت اسمین آجاے بیشتر ایسے وقت حاجت اسی تدبیر کی ہوتی ہے جو باب قروح مین ذکر کی جاتی ہے خصوصًا اکلہ خبیثہ کے لیکن اگر بعد ضرر پہونچنے برودت کے اگر عفونت نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ آمادہ عفونت ہو رہا ہو پس تدبیر صائب یہ ہی کہ اُس طرف کو آب شلجم مین خاص کر رکھین یا اُس پانی مین جسمین انجیر جوش دیا ہوا ور آب کرنب اور آب ریاحین اور آب شبت اور آب بابونہ یہ سب بہتر ہی اور تر دوغ لطوخ جید ہی اور آب شیح اور آب ثمام اور ضماد کرنا شلجم کا دواے جید اور نافع ہے۔ واجب ہی کہ آگ سے پرہیز کرے اور آنچ سے اور فی الحال مشی کرے۔ اور پاؤن اور طرف کو ہلائے اور اسکی ریاضت اور مالش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اُسکے بعد اُنھین دواؤن سے نطول کرے جنکا ابھی ذکر ہوا۔ **یہ بھی جاننا چاہیے**

کہ اطراف کو معلق سردی مین ٹھہرانا کہ اُنمین حرکت نہو اور نہ اُنسے کچھ ریاضت لیجائے بڑا قوی سبب ہی اطراف مین سردی پہونچنے کا بعض آدمی اطراف کو سرد پانی مین ڈبو دیتے ہین اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہی گو یا کہ اذیت اُسکی جہت سے دفع ہوتی جاتی ہی جیسے کوئی سوکھا پھل سرد پانی مین ڈالا جاے اُسوقت اُس سے ایک سنسناہٹ پیدا ہوتی ہی اور جمد یا خشکی اُس سے نکلتی ہی اور اُسکی لکیرین یا قاشین پھول پھول کر درست ہوتی جاتی ہین پس نرم ہو کر اپنے پورے مقدار پر ہو جاتا ہی اگر پھل آگ کے قریب رکھا جاتا فاسد ہو جاتا دلیل اس بات کی اور بیان اسکا کہ یہ کیون ہوتا ہی طبیب اسکا محتاج نہین ہی بلکہ حکیم طبعی اسکو دریافت کر سکتا ہی لیکن جسوقت طرف سردی پہونچا ہوا تیرہ ہونے لگے پچھنے لگا نا ضرور ہی اور خون اس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو مین پچھنے لگائے جائین گرم پانی کے اندر رہے تا کہ خون پچھنون کے مُنھ پر جم نجائے اور نکلنا موقوف نہو بلکہ بعد پچھنے لگانے کے اسیطرح چھوڑ دینا چاہیے تا اینکہ خود بخود نکلنا خون کا موقوف ہو اُسکے بعد گلِ ارمنی اور سرکہ ملا کر اُس مقام پر لگا دینا چاہیے کہ اس سے اس مقام مین فساد پیدا نہین ہوتا اور قطران ابتدا اور اخیر دونون وقت فائدہ کرتا ہی۔ اگر تیرگی سے بڑھکر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی کی طرف پہونچ جاے پھر کسی چیز کا استعمال بدون گرا دینے اُس مقدار کے جو بہت جلد متعفن ہوتا جاتا ہی جائز نہین ہی تا کہ مقدار صحیح جو قریب ہی اُسے متعفن نہ کرے اور عفونت دور نجاے بلکہ اسوقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو خراب زخم کے باب مین کہی گئی

## فصل چھٹی حفاظت رنگ کرنیکا بیان سفر مین

چہرے پر بالزوجت اور چکنے والی چیز جیسے لعاب اسبغول یا لعاب خرفہ طلا کرنا چاہیے یا کتیرا پانی مین گھولکر یا گوند سپیدی بیضۂ مرغ یا نشاستہ خواہ مائدہ پانی مین بھیگا ہو یا وہ قرص جسے اقریطن نے تجویز کیا ہی اور قرابادین مین مذکور ہوگا۔ لیکن اگر چہرے کی جلد بجہت ہوا یا برودت یا تمازت آفتاب کے شق ہو جاے اُسکی تدبیر کتاب لزینت مین تلاش کرنی چاہیے

## فصل ساتوین مختلف پانی کی مضرت سے حفاظت کا بیان

نئے نئے مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرین کو وہ امراض عارض ہوتے ہین جو بوجہ اختلاف غذاؤن کے نہین پیدا ہوتے پس واجب ہی کہ اسکی رعایت کرین اور پانی کی مضرت کا تدارک کرتے رہین ایک تدبیر یہ ہی کہ اسکو خوب صاف کرین اور ٹپکائین سنگریزون سے اور اُسکو جوش دین جیسا ہمنے بیان کیا اور اُسکا سبب بھی ہم بیان کر چکے۔ اور اس ذریعہ سے جیسا فصل سولھوین جملہ اول تعلیم دوم فن دوم مین بیان ہوا خالص پانی آمیزش سے الگ ہو جاتا ہی۔ اکثر یہ ترکیبین بذریعۂ تقطیر اور تصعید پانے کے قرع انبیق وغیرہ مین کی جاتی ہین۔ کبھی اونی بتی بنا کر دو برتن رکھتے ہین اور ایک مین پانی بھر دیتے ہین اور اُسمین بتی ڈالکر دوسرا سرا بتی کا خالی برتن مین ڈالتے ہین پانی صاف ہو کر دوسرے برتن مین ٹپکتا ہی یہ ترکیب بہ نسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہی خصوصًا اگر مکرر ٹپکایا جاے۔ اسیطرح اگر پانی تلخ یا بُرا پکایا جائے اور بروقت جوش آنے کے سیاہ مٹی اور ریشمی ٹکڑا مثل نمدے وغیرہ کے اسمین ڈالین بعد اُسکے پانی اُس سے نچوڑین یہ طریقہ بتی کے ٹپکانے سے بہتر ہی۔ اسی طرح سے متھنا پانی کا سیاہ مٹی ایسی ڈالکر جسمین کوئی کیفیت ردی نہو خصوصًا دھوپ کا اثر پہونچی ہوئی مٹی جو سوکھ گئی ہو بعد اُسکے پانی کو نتھار لینا اسکے فساد کو دور کر دیتا ہی۔ شراب کے ہمراہ پانی پینے سے بھی فساد اُسکا باطل ہوتا ہی اگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ مین پانی کی کمی ہو گئی ہو۔ ایضًا اگر پانی کم ہو اور نہ ملتا ہو سرکہ ملا کر پینا چاہیے خصوصًا گرمیون مین اس سے زیادہ پینے پانی کی خواہش مٹ جاتی ہی۔ شور پانی مین سرکہ اور سکنجبین ملا کر پینا چاہیے اور اُسمین خرنوب اور حب الآس اور زعرور یعنے جنگلی سیب بھی شریک کرنا چاہیے۔ جو پانی بُرا اور متعفن ہو جاے اُسپر ایسی چیز پینی چاہیے جو ملین ہو اور اُسپر شراب پینا بھی نافع ہی۔ تلخ پانی پر چکنی اور میٹھی چیزین استعمال کرنا چاہیے اور جلاب اسمین ملانا چاہیے۔ اس سے پہلے آب نخود پی لینا چاہیے۔ بعضون نے کہا ہی کہ مثل سکے اور جو چیز تلخ پانی کے ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے۔ اسی طرح چنے چبانا بھی مفید ہی۔ جو پانی گڑھے وغیرہ مین ٹھہرا ہو اور اُسمین بوے بد آ گئی ہو گرم

کھانی اُسکے ساتھ مناسب نہیں ہی۔ قابض چیزین سرد فواکہ یا ترکاری کا استعمال اسکے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب اور بہ اور ریباس وغیرہ جو پانی غلیظ اور مکدر ہوگیا ہو اسکے پینے کے بعد لہسن کا استعمال ضرور ہو اور پھٹکری بھی ایسے پانی کو صاف کرتی ہی۔ مختلف پانیون کا فساد پیاز سے برطرف ہوجاتا ہی اسلیے کہ پیاز اسکا تریاق ہی خصوصا پیاز اور لہسن شریک کرکے سرکہ اور سرد چیزون مین کا ہو بھی مختلف پانی کے فساد کو دفع کردیتا ہی۔ ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کو جسکو مختلف مقامات کے پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہی کہ اپنے شہر یا گانون سے جب چلے تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے لے اور جہان دوسرا پانی ملے اسمین ملاتا ہوا اور پیتا ہوا سفر کرے تا اینکہ اپنے منزل مقصود کو پہونچ جائے پھر اسکو اختلاف سے پانی کے مضرت نہ پہونچے گی۔ اسیطرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی تر مٹی لیکر جہان پانی ملے اسمین خوب سا ملاے اور نتھرا ہوا پانی پیئے واجب ہی کہ پانی سامنے سے پیے تاکہ جونک وغیرہ نہ پی جاے اور بوجہ غلاظت پانی کے معلوم نہو۔ اور سوکھی گھانس جسکی تاثیر فاسد ہو اُسکی بھی تمیز ہوجاے ترش ربوب سفر مین ہمراہ رکھنا تاکہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی مین ملاوین عمدہ تدبیر ہی

## فصل آٹھوین دریا کے مسافرون کی تدبیر کا بیان

جہاز وغیرہ کی سواری مین مسافر کو کبھی دوران سر اور متلی اور قے عارض ہوتی ہی۔ اور یہ باتین اوائل سفر مین پیدا ہوتی ہین بعد اُسکے خود بخود طبیعت ٹھہر جاتی ہی اور تسکین پیدا ہوتی ہی۔ واجب ہی کہ اپنے متلی اور قے پر حبس کرنے مین اصرار نکرے بلکہ اُسکو بحال خود چھوڑ دے۔ اگر قے مین افراط ہو اسوقت البتہ بند کردینا چاہیے۔ مسافر کی طبیعت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ اسکو جہاز وغیرہ برقے عارض نہو کچھ مقام خوف نہین ہی تدبیر اسکی یہ ہی کہ سیب اور انار اور بہ وغیرہ کا استعمال کرے اور اگر شیرۂ تخم کرفس یا خبسا ندہ پیے متلی کے ہیجان کو منع کرتا ہی۔ اور اگر متلی کی شدت ہو اسمین تسکین پیدا کرتا ہی افسنتین کا بھی یہی خاصہ ہی۔ ترش چیزین جو فم معدہ کو قوت دین اور بخارات کے سر تک اُٹھنے کو منع کرین اُنکی غذاے مناسب یہ ہی جیسے مسور ہمراہ سرکہ اور انگور ترش اور تھوڑا سا فودنج اور حاشا کے شراب ریحانی ہی یا سرد پانی مین روٹی بھگو کر کھانا بھی فائدہ دیتا ہی۔ حاشا بھی تنہا مفید ہی تخمے کے اندر سفیدہ ملنا متلی اور قے کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہی

## فن چوتھا بیان مین اقسام وجوہ معالجات کے بحسب امراض کلی کے اور اس مین اکتیس فصلین ہین

## فصل پہلی بیان عام معالجہ کا

علاج تین باتوں سے تمام ہوتا ہی پہلی تدبیر اور غذا دوسری دواؤن کا استعمال کرنا تیسری اعمال دستکاری کی۔ تدبیر سے ہماری مراد یہ ہی کہ اسباب ستہ ضروریہ مین غذا بھی داخل ہی اُنمین تصرف کرنا۔ تدبیر کے احکام بنظر کیفیت کے مثل احکام دوا کے ہین لیکن غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہین کہ وہ دواؤن مین نہین پائے جاتے اسلیے کہ غذا کبھی بالکل متروک کرائی جاتی ہے اور کبھی کم کرائی جاتی ہی کبھی مقدار معتدل پر دیجاتی ہو اور کبھی بڑھائی جاتی ہی۔ ترک غذا کا اُسیوقت ہوتا ہی جسوقت طبیعت کا قصد ہو کہ طبیعت مریض نضج اخلاط پر مشغول ہو اور کمی اسوقت ہوتی ہی کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے۔ پس جتنی مقدار دیجاتی ہے بنظر بقاے قوت ہوتی ہی۔ اور کمی جتنی کیجاتی ہی اُسمین رعایت نضج مادہ کی ہوتی ہی یعنے اگر غذا کثیر دیجاے طبیعت اُسکے ہضم کرنے مین مصروف ہو کر نضج مادہ سے کوتاہی کرتی ہی۔ پھر اِن دونون مین جو زیادہ اہم ہوتا ہی اُسکی رعایت مقدم کی جاتی ہے۔ اگر قوت زیادہ ضعیف ہو اُسکی تدبیر مقدم ہوگی۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اُسی کی تدبیر مقدم کی جائیگی۔ غذا مین تقلیل دو جہت سے ہوتی ہی۔ مقدار مین بھی کم کی جاتی ہی اور کیفیت مین بھی تقلیل ہوتی ہے۔ ہم اپنی تجویز سے دونون صورتون کو ملاکر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہین فرق مقدار مین کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہی کہ بعض غذا مقدار مین زیادہ ہوتی ہی اور کیفیت مین کم ہوتی ہی یعنے جزو بدن کم ہوتی ہے۔ جیسے ترکاری اور فواکہ۔ جو شخص اُنکے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کمیت کے کیفیت اغتذا کی کم حاصل ہوگی۔ اور بعض غذا

ایسی ہو کہ مقدار مین کم ہوتی ہو اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہو جیسے انڈا اور مرغ کے خصیے۔ ہمکو کبھی حاجت اس بات کی ہوتی ہو کہ غذا کی کیفیت مین کمی کرین اور مقدار مین زیادتی یہ احتیاج اس وقت ہو کہ اشتہا مریض پر غالب ہو اور خام اخلاط رگون مین بھرے ہون پس واسطے تسکین اشتہا کے معدے کو غذا سے بھر دیتے ہین۔ اور چونکہ اُس غذا مین تغذیہ کم ہوتا ہو بعد ہضم کے بہت کم حصہ اس غذا سے رگون مین ہو پہنچتا ہی جو اخلاط مین زیادتی پیدا کرے اسی وجہ سے اخلاط موجودہ کا نضج ہوا کرتا ہی اُنہین کسیطرح کا ہرج نہین ہوتا ہو سوا اسکے اور بھی بہت سے اغراض ہین۔ اور جسوقت اسکی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلاً ہم چاہین کہ قوت مریض کی بڑھائین اور معدے مین مقدار کثیر غذا کے ہضم کرنے کی طاقت نہو اُسوقت غذاے قلیل المقدار جو کثیر الکیفیت ہو کھلاتے ہین۔ اکثر تکلیف تقلیل غذا کی مریض کو ہم اُسوقت دیتے ہین خواہ مطلق تغذیہ موقوف کرتے ہین جسوقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہین۔ امراض مزمنہ مین بھی تقلیل غذا کی کرتے ہین مگر بہ نسبت امراض حادہ کے بہت کم اسواسطے کہ توجہ ہمارا علاج مین امراض مزمنہ کی بطرف بقاے قوت کے زیادہ ہوتا ہو اس سبب سے کہ اُنکا بحران اور منتہا دور ہوتا ہو۔ اگر قوت کی حفاظت نہ کی جاے تا وقت بحران ثابت نرہیگی اور جس مادہ کا نضج مدت طولانی چاہتا ہو اسکے نضج مین قوت وفا نکریگی۔ امراض حادہ مین چونکہ بحران قریب ہوتا ہو اور ہمکو امید ہوتی ہو کہ قبل انتہاے امراض کے قوت زائل نہوگی اسسے تقلیل غذا کی جائز رکھتے ہین۔ اگر زوال قوت کا امراض حادہ مین بھی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا مین نکرینگے۔ اور جسقدر مرض قریب زمانہ ابتدا کے ہو اور اعراض مین سکون ہو غذا بخوبی واسطے زیادہ کرنے قوت کے دیتے ہین۔ اور جس وقت مرض کا زمانہ تزید شروع ہوا اور اعراض مین زیادتی پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتے ہین باعتماد تدبیر سابق کے۔ اور بخیال اس بات کے کہ قوت کو وقت مجاہدہ مرض کے دوطرف متوجہ ہونیکا بوجھ نہ پڑے اور بروقت منتہا کے تلطیف تدبیر زیادہ کیجاتی ہو اور جسقدر مرض مین حدت زیادہ ہو اور بحران اُسکا قریب تر ہو تدبیر مین تلطیف زیادہ ہوتی مگر ایسے اسباب مخصوص پیدا ہون جو تلطیف تدبیر کے مانع ہون جنکا ذکر امراض جزیہ مین کیا جائیگا۔ غذا کو بنظر جزو بدن ہونیکے دو فضیلتین اور ہین **اول** سرعت نفوذ یعنے بہت جلد ہضم ہو جانا جیسے شراب **دوسری** بطور نفوذ یعنے دیر ہضم ہونا جیسے بھنی ہوئی چیزین اور قلیہ اور ایک یہ بھی کیفیت غذا کی ہو کہ کسی غذا سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہو اور چپکتا ہوا جیسے سور کے گوشت سے خون پیدا ہو یا گوشت بچہ گاؤ سے اور کبھی کسی غذا سے رقیق پیدا ہوتا ہو اور بہت جلد اُسمین تحلل عارض ہوتا ہو جیسے وہ خون جو شراب و رانجیر سے پیدا ہو۔ ہمکو احتیاج سریع النفوذ اور بطی النفوذ غذا کی اُسوقت ہوتی ہو جسوقت تدارک سقوط قوت حیوانیہ کا ہمکو منظور ہو اور اُسکا خبردار کرنا مطلوب ہو اور مدت اور قوت اتنی وفا نکرے کہ غذاے بطی الہضم استعمال کیجاے۔ اور غذاے سریع الہضم سے ہم اُسوقت پرہیز کرتے ہین اگر پہلے سریع الہضم غذا کھا چکا پس اسکا خوف ہو کہ دونون غذائین ملکر وہ اضطراب ہضم پیدا کرین جسکا بیان فصل پندرھوین جملہ پہلا تعلیم دوسری فن دوسرے مین ہو چکا ہو۔ اور غذاے غلیظ بطی النفوذ سے مریض کو ہم اُسوقت بچاتے ہین جب خوف سدے پڑنیکا ہو۔ مگر ہم غذاے قوی جو بطی الہضم ہو اُس شخص کے واسطے اختیار کرتے ہین جسکا قوی کرنا اور اُسکو آمادہ بریاضت کرنا مطلوب ہو۔ غذاے کمزور اُسکے واسطے تجویز کرتے ہین جسکے مسام مین تکاثف بہت جلد ہو جاتا ہو۔ **معالجہ دوائی** کے تین قاعدے ہین **اول** دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنے اُسکی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست کو اختیار کرنا **دوسرا قاعدہ** دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت یعنے درجات اُسکے حرارت اور برودت کی طرف ہوتی ہو **تیسرا قاعدہ** ترتیب وقت دوا کا۔ اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق اسطرح دریافت ہوتا ہو جب قسم مرض پر آگاہی ہو جسوقت کیفیت مرض پہچانی جاے واجب ہو کہ دوا مخالف کیفیت مرض کے اختیار

کرین اسلیے کہ علاج مرض کا بالضد ہوتا ہے اور حفظ صحت بالمثل کیا جاتا ہے۔ اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہے اول بطریق حدث صناعی بنظر طبیعت عضو کے یعنے طبیب کو کرتے کرتے ایک مشق ایسی بہم پہونچتی ہے کہ طبیعت عضو جسقدر وزن دوا کو متحمل ہے فوراً بلا فکر پہچان لیتا ہے دوسرے مقدار مرض سے بھی مقدار دوا کی کیجاتی ہے۔ اور جن چیزون سے موافقت اور مناسبت دوا کی واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہے وہ جنس اور سن اور عادت اور بلد اور صناعت اور قوت اور سحنہ ہے۔ شناخت طبیعت عضو کی چار چیزون کی شناخت پر موقوف ہے۔ مزاج عضو کا اور اسکی خلقت اور اُسکی وضع بہ نسبت قرب و بعد کے معدن غذا یعنے معدہ سے اور اُسکی قوت۔ مزاج عضو کا اصلی جسوقت پہچانا جاوے بعد اُسکے جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہے وہ بھی پہچانا جاوے حدث صناعی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اسکا مزاج عارضی مزاج طبعی سے کتنا بعید ہے بعد اُسکے جتنے مقدار کی دوا اُسکے مناسب ہے وہ بھی دریافت ہوسکتی ہے مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی حالت کا بارد ہے اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہوا ہو اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہے پس اُسکو حاجت زیادہ تبرید کی ہوگی۔ اور اگر دونوں مزاج اصلی اور عارضی حار ہون اُنمین فقط تبرید خفیف کی ضرورت ہوگی۔ خلقت عضو کی شناخت اُسکو ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خلقت کتنی معنو پر استعمال کی جاتی ہے اور کون کون سی چیز خلقت مین داخل ہے اس بات کو فصل پہلی تعلیم پانچوین فن اول مین دیکھنا چاہیے بعد اُسکے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت مین ایسے ہین کہ اُنکے منافذ داخلی یا خارجی کسی شے کے جانے آنے کو بسہولیت قبول کرتے ہین اُس عضو کا فضلہ دوا ئے معتدل اور لطیف سے دفع ہوسکتا ہے اور جو عضو ایسے نہین ہین اُنکے دفع فضول مین دواے قوی کی حاجت ہے۔ اسی طرح سے بعض اعضا متخلخل ہین اور بعض متکاثف اور سخت ہین متخلخل مین لطیف دوا کافی ہے اور کثیف عضو مین بے استعمال دواے قوی کے کچھ اثر نہین ہوتا۔ اکثر وہی اعضا محتاج دواے قوی کے ہین جن مین تجویف نہین ہے جانب اندرونی اور بیرونی مین اور نہ اُسکے واسطے فضاے وسیع ہے دونوں جانبوں مین لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہے جیسے گردہ۔ اُسکے بعد وہ عضو جسکے دو جانبون مین تجویف ہے وہ کمزور ہے جیسے ریہ۔ وضع عضو سے اس طرح پر شناخت ہوتی ہے کہ چونکہ وضع جیسا اوپر معلوم ہوچکا دو باتون کا مقتضی ہے پہلی مقام خاص اُس عضو کا دوسری مشارکت اُسکی باعتبار قرب اور بعد کے دوسرے عضو سے۔ مشارکت کے جاننے سے جو فائدہ اختیاری معالج کو حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس عضو کی غذا کا جذب کرنا اور کسی دوسرے مخرج کی طرف نکالنا یا کسی دوسرے عضو مشارکت کی طرف سے غذا کو بطرف اس عضو کے لانا مثال اسکی یہ ہے۔ اگر مادہ کسی مرض کا محدب جگر مین ہو طبیب اُسکے جذب کی تدبیر بذریعۂ مدارات کے کرے گا تاکہ اُسکا استفراغ بذریعۂ بول کے ہوجائے۔ اور اگر مادہ مقعر جگر مین ہو اُسکا استفراغ بذریعۂ اسہال کے کرنا چاہیے۔ پہلی صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعۂ بول کے اسواسطے مناسب ہے کہ محدب جگر کو مشارکت اعضاے بول سے ہے۔ دوسری صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعۂ اسہال اسلیے مناسب ہے کہ مقعر جگر کو مشارکت امعاء سے ہے۔ مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تین طرحکا ہوتا ہے اول بجہت قرب اور بعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کے ہو مثل معدے کے اثر دواے معتدل کا بھی تھوڑے زمانے مین اُس تک پہونچے گا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریہ اُس عضو تک پہونچتے پہونچتے قوت دواے معتدل کی فاسد ہوجائیگی اسلیے ایسے عضو کی تدبیر مین دواے قوی کے استعمال کی حاجت ہے۔ جو عضو قریب ہے اور اُس تک اثر دوا کا بآسانی پہونچتا ہے اُسوقت واجب ہے کہ قوت دوا کی ضد مقابل قوت مرض کے ہو۔ اور اگر اثر دوا کا عضو مین بدیر پہونچتا ہے اور وہ عضو ایسا کثیف ہے کہ جس دوا مین قوت غائصہ قوی ہو اُسی کا اثر اُس تک پہونچے گا۔ ایسی صورت مین دوا مین بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہے جس طرح عرق النسا وغیرہ کے ضمادات کی

کیفیت ہو۔ دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہو کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے اور اُسکی بھی شناخت ہوتی ہو کہ ہمی دوا مین کیا چیز شریک کی جائے تاکہ اثر دوا کا اس عضو تک جلد پہونچے جیسے اعضاے بول کی دوا مین مدرات اور قلب کی دوا مین زعفران تیسری وجہ یہ ہو کہ جس وقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہو کہ اس عضو تک دوا کس راہ سے پہونچے گی مثلاً اگر ہمکو معلوم ہو کہ قرحہ نیچے کی آنتو مین ہو دوا بذریعہ حقنہ کے پہونچائینگے۔ اگر یہ جانا جائے کہ قرحہ اوپر کی آنتون مین ہو مشروبات سے تدبیر کرینگے۔ کبھی مقام خاص اور مشارکت عضو دونون سے ساتھ ہی فائدہ ہوتا ہو یہ اُسوقت ہو کہ ہم تدبیر کرین جسوقت کہ مادہ بالکل عضو خاص مین گر چکا ہو یا ہم تدبیر کرین اور مادہ ابھی گرتا ہو اسلیے کہ مادہ ابھی گر رہا ہو اُسکو مقام انصباب سے بعد رعایت کرنے چار شرطون کے ہم جذب کرلینگے۔ پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر داہنی طرف گرتا ہو بائین طرف جذب کرینگے یا اوپر کی طرف گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کرینگے۔ دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہو پستان پر پچھنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان کے واسطے رحم کے جیسا باب تشریح مین گذرا۔ تیسری رعایت محاذات کی جیسے امراض جگر مین داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے یا امراض طحال مین بائین ہاتھ کی باسلیق۔ چوتھی رعایت مادے کے دور گرانے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کرکے مادہ کو لیجاوے قریب اس عضو کے نہو جس عضو سے مادہ کو جذب کیا ہے۔ لیکن اگر مادہ بالکل گر چکا ہے اسوقت مقام خاص اور مشارکت دونون کا فائدہ ساتھ ہی ہوتا ہے اس طرح سے کہ یا ہم اس مادہ کو اسی عضو خاص سے جذب کرلین یا اُسکو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کرکے وہان سے نکالین جیسے فصد صافن کی امراض رحم مین یا فصد اُس رگ کی جو زیر زبان ہے ورم لوزتین مین۔ اگر معالج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کے کرے پہلے درد مین عضو کی تسکین پیدا کردے اسکے بعد دیکھے کہ بروقت جذب کرنے مادہ کے اس مادہ کا گذر کسی عضو رئیس تک ہو یا نہین۔ قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہے پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو رئیس اور مبدء ہو اسلیے کہ ہم اعضاے رئیسہ پر قوی دواؤن کے استعمال کی جرأت تا امکان نہین کرتے اس خوف سے کہ اگر اذیت دوا کی عضو رئیس تک پہونچے گی تمام بدن مین اُسکا ضرر عام ہوگا اسیواسطے دماغ اور جگر سے استفراغ مادہ کا دفعۃً واحد مین نہین کرتے۔ اور نہ انکی تبرید شدید کرتے ہین اگر جگر پر ضماد ادویہ محللہ کا کرتے ہین اسمین کچھ دوائین قابض خوشبو واسطے حفظ قوت کے ضرور شریک کرتے ہین۔ اسیطرح جو مشروبات بغرض مذکورہ استعمال کرتے ہین اُنمین بھی اسکی رعایت ملحوظ رہتی ہو۔ اس رعایت مین سب سے زیادہ مقدم قلب ہو۔ اُسکے بعد دماغ اُسکے بعد جگر۔ دوسرا فائدہ مراعات فعل مشارک عضو کا ہو اگرچہ وہ عضو رئیس نہو جیسے معدہ اور ریہ۔ اسیواسطے کسی تپ مین بروقت ضعف معدہ کے بہت سرد پانی نہین پلاتے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ استعمال ادویہ مرخیہ کا اعضاے رئیس مین اور جو اعضا کہ بعد اعضاے رئیس کے مثل اعضاے رئیس کے ہین زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہو۔ تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذکی الحس ہو یا حس مین کند ہو۔ پس جو اعضا کہ ذکی الحس اور عصبانی ہین واجب ہو کہ اُنمین استعمال ایسی دواؤن کا جو ردی الکیف اور لذاع اور موذی ہون مثل یتوعات (یعنی وہ گھانس جسکے کاٹنے سے دودھ نکلے) وغیرہ کے نکرین اور تاامکان ان اعضاؤن کو ایسی دواؤن سے بچائین جن دواؤن کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کی ہین محللات اور مبردات قوی جیسے افیون اور وہ دوائین جنکی کیفیات مخالف ہین مثل زنگار اور سفیداب قلعی یعنے اسفیداج اور نحاس سوخت وغیرہ۔ یہ سب بیان تفصیل اختیار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تھا۔ اب باعتبار مقدار مرض کے دیکھنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت ارضی شدید ہو اُسمین حاجت حرارت بجھانے کی نہایت بارد دوا سے ہوتی ہو۔ اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہو اُس سے زیادہ تسخین کی ضرورت ہوتی ہو۔ اگر حرارت اور برودت مین قوت نہو کم قوت دوا پر اکتفا کرین گے۔ وقت مرض سے اسطرح شناخت ہوتی ہو پہچاننا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہو مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دواے رادع کا استعمال کرینگے۔ اور اگر زمانہ منتہا کو پہونچا ہو فقط

دوائے محلل کا استعمال کرینگے۔ اور درمیان زمانہ ابتدا اور انتہا کے ہورادع اور محلل دونون کو ملاکر استعمال کرینگے۔ اگر مرض حار ہو زمانہ ابتدا مین تدبیر باعتدال کرینگے۔ اور اگر ایسا مرض منتہا کو پہونچے تلطیف تدبیر مین مبالغہ کرینگے اور اگر مرض مزمن ہو ابتدا مین اتنی بھی تلطیف نکرین گے اور بروقت منتہا کے تدبیر معتدل کرینگے۔ علاوہ یہ ہے کہ اکثر امراض مزمنہ سوائے حمیات کے فقط تدبیر لطیف سے زائل ہو جاتے ہین ایضاً اگر اور مرض کا مادہ کثیر ہو اور ہیجان مادہ مین زیادہ ہو ابتدا مین بدون انتظار نضج کے استفراغ کرین۔ اگر مقدار مادہ کی معتدل ہو اور ہیجان بھی زیادہ نہو پہلے نضج کرلین گے بعد اُسکے استفراغ کرینگے۔ جن چیزون سے بوجہ اُنکی مناسبت کے حالات مرض پر بحث کرتے ہین اُنکی شناخت آسان ہے منجملہ اُنکے ہوا ایسی چیز ہے کہ اُنکی رعایت مقدم ہے۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ہوا دوا کی معین ہے یا مرض کی۔ یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جن امراض مین اندیشہ زیادہ ہو اور تدبیر واجب ہین تاخیر ہونے سے یا اُسمین کمی کرنے سے قوت سے بخوفی نہو ایسے امراض مین واجب ہے کہ قوی علاج سے ابتدا کیجائے۔ اور جو امراض ایسے نہون اُنمین رفتہ رفتہ علاج قوی کا استعمال کرنا چاہیے اگر دوائے سبک کافی نہو۔ معالج پر واجب ہے کہ تدبیر صائب سے جدا نہو اگرچہ تدبیر صائب کی دیر مین پیدا ہوتی ہو یعنے ظہور تاثیر مین اگر تاخیر ہو بشرطیکہ تدبیر صائب ہو اُسے ترک نکرنا چاہیے۔ اور تدبیر غلط پر گو ضرر اُسکا ظاہر نہو قائم نرہنا چاہیے۔ اور ہمیشہ علاج واحد پر دوائے واحد سے اکتفا نکرنی چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دوائین بدل بدل کر کرنا چاہیے اسلیے کہ جس دوا کی طبیعت کو خوگری ہو جاتی ہے اسکا اثر قبول نہین کرتی ہے۔ اور ہر ایک بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوا کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی ہوتی ہے کہ اُسوقت دوسری دوا کا اثر ایسا پیدا نہین ہوتا۔ اگر مرض کے پہچاننے مین اشکال ہو طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے اور علاج مین عجلت نکرنی چاہیے۔ پس طبیعت یا مرض پر غالب آئیگی یا مرض بخوبی ظاہر ہوگا۔ اگر مرض کسی کے ہمراہ درد یا درد کی کھٹک یا سبب درد کا جیسے ضربہ سقطہ مجتمع ہو تسکین درد سے علاج شروع کرنا چاہیے۔ اگر احتیاج استعمال مخدرات کی ہو خشخاش سیاہ سے زیادہ مخدر دوا استعمال نہ کیجائے اسلیے کہ یہ دوا مالوف ہے اور نقصان بھی کم آتی ہے۔ اگر کسی عضو مین حس زیادہ ہو اُسکے علاج مین ایسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کھلانی چاہیے اور اگر خوف زیادہ تبرید کا نہو غذائے بارد مثل کا ہو وغیرہ کے جائز ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ معالجات جیدہ مین سے جو اکثر بے ضرر نافع ہوتے ہین اعانت چاہنا اُن چیزون سے جو قوائے نفسانی اور حیات کو قوی کرین جیسے فرحت اور ملاقات اُس شخص کی جس سے مریض مانوس ہو اور بالتزام موجودگی اُس شخص کی جسکے موجود رہنے سے مریض مسرور ہو۔ اور اکثر بالتزام موجودگی اُن لوگون کی جو محتشم اور بزرگ ہون خواہ اُس شخص کی جس سے مریض کو حیا دامنگیر ہو یہی نفع کرتی ہے۔ اور جن چیزون سے مریض کو ضرر پہونچتا ہے اُسکی مضرت کو باز رکھتی ہے۔ قریب اسکے یہ بھی معالجہ ہے کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجائین اور ایک ہوا سے دوسری ہوا مین پہونچائین اور ایک ہیأت سے دوسری ہیأت بدل دین۔ اور بتکلف ایسی ہیأت اور حرکات پیدا کرین جنسے ہیأت کسی عضو کی درست ہو جائے اور وہ ہیأت بتکلف بنی ہوئی بمنزلہ مزاج اصلی کے ہو جائے جیسے لڑکے کو جو احول یعنے بھینگا ہو تکلیف دیجاتی ہے کہ چمکتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکھے یا صاحب لقوہ کو آئینہ چینی کے دیکھنے کی تکلیف دیجاتی ہے کہ آئینہ چینی کی طرف دیکھے۔ پس یہ دونون تدبیرین احول کی آنکھ اور صاحب لقوہ کے چہرے کو بتکلف درست کر دیتی ہین اسواسطے کہ احول اپنی آنکھ کو بتکلف چمکتی ہوئی چیز کے دیکھنے پر قائم کرتا ہے اور صاحب لقوہ اپنے چہرے کو بھی اسیطرح درست کرتا ہے۔ پس اکثر دونون درست ہو جاتے ہین۔ منجملہ اُن قواعد کے جنکا حفظ ضرور ہے یہ بھی ضرور ہے کہ معالجات قوی کا استعمال فصول قوی مین تاامکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسہال قوی اور داغ دینا اور ربط یعنے چاک کرنا اور قے کرنا گرمی اور جاڑے دن مین۔ منجملہ اُن امور کے جنمین حاجت نظر دقیق کی بروقت معالجے کے ہوتی ہے یہ ہے کہ مرض واحد مین دو مستحق متضاد مجتمع ہون مثلاً مرض مستحق تبرید کا ہو اور سبب

مرض مستحق تسخین کا جیسے حمائے سددے مین تپ مستحق بتبرید کے ہوتی ہے اور جو سدہ سبب مرض ہے وہ تسخین کو چاہتا ہے۔ یا استحقاق برعکس اس صورت کے ہو کہ مرض تسخین چاہے اور عرض تبرید چاہے جیسے مادہ قولنج کا مستحق تسخین اور تقطیع کا ہوتا ہے اور شدت درد کی تبرید اور تخدیر چاہتی ہے یا عکس ہوگا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک امتلا اور سوء مزاج کا علاج بالضد بذریعہ استفراغ اور مقابلہ کیفیت کے واجب نہین ہے بلکہ اکثر تدبیر نہ امتلا اور سوء مزاج مین کافی ہوتی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا

## فصل دوسری معالجہ امراض سوء مزاج کے بیان مین

جو سوء مزاج بلا مادہ ہو اسمین ہم فقط تبدیل مزاج کی تدبیر کرتے ہین۔ اور اگر سوء مزاج مادی ہو استفراغ مادے کا کرتے ہین پس اکثر فقط استفراغ کافی ہوتا ہے۔ اور اگر فقط استفراغ مادہ بوجہ جاگرفتہ ہونے اور بمنزلہ مزاج اصلی ہوجانے کے کافی نہو اسوقت بعد استفراغ کے تبدیل مزاج کی بالضد کرتے ہین۔ بالجملہ معالجہ سوء مزاج کا تین طرح پر ہوتا ہے اسلیے کہ اگر سوء مزاج مستحکم ہے اُسکا علاج بالضد علی الاطلاق کیا جاتا ہے اور یہی علاج مطلق ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہوتا جاتا ہے اور ابھی مستحکم نہین ہوچکا ہے اُسکی اصلاح معالجہ سے مع تدبیر تقدم بالحفظ کے جو مانع حدوث سبب کے ہو کیجاتی ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہونے والا ہو اور ابھی کسیقدر حادث نہین ہوا ہے اسکی تدبیر فقط سبب سوء مزاج کے روکنے سے ہوتی ہے اسکا نام تقدم بالحفظ ہے مثال مداولت کی علاج عفونت حمائے ربع کا تریاق سے اور سرد پانی کا پلانا حمائے غب مین اور مثال علاج تقدم بالحفظ کی استفراغ حمائے ربع مین خربق یعنے کٹکی سے اور غب مین سقمونیا سے جسوقت ارادہ ہو کہ ابتدائے نوبت کو روکین اور مثال تقدم بالحفظ کی تنہا استفراغ اُس شخص کا جو مستعد حمائے ربع کا ہو بوجہ غلبہ سودا کے اور مستعد حمائے غب کا استفراغ بجہت غلبہ صفرا کے سقمونیا سے۔ اگر سبب مرض کا حرارت اور برودت مین مشتبہ ہو اور ارادہ یہ ہو کہ تجربہ سے دریافت کرین چاہیے کہ قوی دوا سے تجربہ نہ کیا جائے ورنہ جو تاثیر دوائے قوی سے کیفیت بالعرض پیدا ہوگی اصلی سبب کے پہچاننے مین دھوکا کھاوگے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید اور تسخین دونون کی زیادتی کا ضرر یکسان ہے مگر اندیشہ تبرید کی زیادتی مین زیادہ ہے اسلیے کہ حرارت طبیعت کے مناسب ہے۔ اور خطرہ ترطیب اور یبس یعنے خشکی پیدا کرنے مین برابر ہے لیکن مدت ترطیب پیدا ہونے کی زیادہ ہے۔ ہر ایک کی رطوبت اور یبوست سے حفاظت بذریعہ تقویت اسباب ہر ایک کے اور تبدیل اسباب ضد اُسکے سے ہوتی ہے۔ حرارت کی تقویت کے اسباب کو ہم اوپر ذکر کرچکے ہین۔ اور جو چیزین حرارت غریزی کو بہوشیاری قائم اور برپا کرتی ہین اُنسے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہے جیسے ثقل بدنی اور امتلائی کو دور کرنا اور سددون کی تفتیح کرنی اُسکے بعد حرارت کی حفاظت رطوبت معتدل سے ہوتی ہے۔ اور برودت کی تقویت اُسکے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہے۔ اور حرارت کے اندر بدن کے بستہ ہونے سے۔ اور بجہت اُس چیز کے جو بافراط تحلیل کرے۔ بالذات یہ فعل یبوست کا ہے اور بالعرض حرارت کا۔ جو شخص علاج افراط حرارت کا بذریعہ تفتیح سددون کے کرے اسکو لائق ہے کہ تبرید مفرط سے احتراز کرے کہ اسکی جہت سے سددے مین تحجر اور سختی پیدا ہوتی ہے پس سوء مزاج حار بڑھ جائیگا بلکہ لائق ہے کہ علاج مین نرمی کرتا رہے پس پہلے ایسی چیز سے دوا کرے جو جلا پیدا کرتی ہے اگر جلا کرنیوالی سرد دوا کافی ہوجائے جیسے آش جو اور آب کاسنی پھر اس سے کیا بہتر ہے اور اگر نہ کافی ہو پس ایسی دوا جلا کرنے والی جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اگر یہ کافی نہو ایسی دوا دینی چاہیے جسمین حرارت لطیف ہو اور اسکا چندان خوف نہو۔ اگرچہ یہ دوا تفتیح کا نفع مع تبرید کے کرتی ہے مگر اسکا یہ نفع بہ نسبت ضرر تسخین کے جو اس سے حاصل ہوتی ہے اور جسکا اطفا اور بجھ جانا بعد تفتیح کے آسان ہے بہت زیادہ ہے بہ نسبت ضرر تسخین کے۔ اکثر بافراط بجھانا حرارت کا بذریعہ ادویہ لطیفہ کے فتح اخلاط مادہ کو مانع ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض اطبا اس رائے کے ابطال مین نہایت مصر ہین اور اُنکے نزدیک افراط ادویہ لطیفہ کی واجب ہے۔ سبب یہی ہے کہ ان لوگون کو یہ بات معلوم نہین ہے کہ قوی دواؤن سے حرارت کا بجھانا

قوت اصلی کو ساقط کر دیتا ہے خصوصاً وہ قوت جو بوجہ مرض کے ضعیف ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اصلاح مادے کی بخوبی کرتا ہے لیکن بعد اصلاح کے اور امراض دوسرے پیدا کرتا ہے لیئے کبھی سوء مزاج بارد مفرد اور کبھی سوء مزاج مادی جسکا مادہ مخالف ان مواد کے ہو جنکی اصلاح ادویہ مطفیہ سے کی ہے سرد مزاج کی تسخین بہت دشوار ہے بعد استحکام برودت کے اور بہت آسان ہے ابتدا مین۔ حاصل یہ ہے کہ تسخین بارد کی ابتدا مین آسان تر ہے بہ نسبت تبرید حار کے ابتدا مین مگر تبرید حار کی انتہا مین اگرچہ دشوار ہے لیکن پھر بھی آسان ہے بہ نسبت تسخین بارد کے انتہا مین اس لیے کہ برودت جسکا زمانہ حد سے گذر جائے اور انتہا کو پہونچے گویا موت طبیعت کی وہی ہے اور موت کو اپنے ساتھ کھینچ لاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہے اور کبھی ترطیب حاصل ہوتی ہے اور کبھی دونون مین سے کچھ نہین ہوتا۔ اگر تبرید سے خشکی پیدا ہو اُس برودت جاذبہ کو ثبات اور بقا زیادہ ہوتی ہے۔ اور ترطیب سے جس برودت کا پیدا کرنا منظور ہو بہت جلد پیدا ہوتی ہے۔ کبھی یبوست کے پیدا کرنے پر تمام اسباب حرارت کے معین ہوتے ہین جسوقت حرارت مین افراط ہو اور ترطیب پر اعانت تمامی اسباب برودت کے بشرطیکہ افراط کرتے ہین لیکن کوئی سبب ترطیب مین قائم مقام آرام وہی اور ہیضہ استحمام خفیف اور آبزن کے نہین ہے اور اسکا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جلد دوسرا فن دوسرے مین ہو چکا ہے۔ شراب پانی ملی ہوئی ترطیب مین زیادہ قوی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیخ جسوقت محتاج تبرید اور ترطیب کا ہو اُسکے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اسکو اس کیفیت کی طرف پھیر لائے کافی نہین ہے بلکہ جو حد اعتدال سے بڑھکر ہو تاکہ بوجہ اپنی برودت اور رطوبت کے اُس حرارت اور یبوست کو کہ جو شیخ کے مزاج مین عارض ہوئی ہے دفع کرے۔ اسلیئے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہے مگر یہ بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے شیخ کے ہوگا۔ واجب ہے جاننا اس بات کا کہ اکثر ادویہ مسخنہ کی ہمراہ سرکے کے حاجت ہوتی ہے جسوقت کسی عضو کی تسخین منظور ہو اور سرکے کی آمیزش اسواسطے ہوتی ہے تاکہ قوت دوا کی اندر عضو کے پہونچ جائے جیسے استعمال زعفران کی حاجت ادویہ مبردہ قلت کے ہمراہ ہوتی ہے تاکہ اثر تبرید کا قلب تک پہونچے۔ اور اکثر کوئی دوا قوی التاثیر تبدیل مزاج مین ہوتی ہے مگر اتنی دیر تک نہین ٹھہرتی ہے کہ اُسکا فعل تمام ہو جائے۔ پس حاجت ملانے ایسی دواؤن کی ہوتی ہے جو کثیف ہو اور اُسکو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگرچہ یہ دوائے کثیف اُس دوائے لطیف کی ضد ہوتی ہے جیسے روغن بلسان مین آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہین تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اُسکا فعل تمام ہو جائے

## فصل تیسری

## اِس بات کے بیان مین کہ استفراغ کس وقت اور کس طرح پر کرنا چاہیے

جو چیزین صواب حکم پر استفراغ مین دلالت کرتی ہین وہ دس ہین۔ ایکشا امتلا ۱ اخلاط۔ ۲ قوت بدن۔ ۳ مزاج۔ ۴ وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہون مثلاً جو طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اسکو اسہال پہلے سے عارض نہوا ہو وہی مناسب استفراغ اسہال کے ہوگی اس لیے کہ اسہال حالت اسہال مین اندیشہ کی بات ہے۔ ۵۔ سحنہ۔ ۶ سن۔ ۷ فصل ۸ کیفیت ہوائے بلد۔ ۹ عادات۔ ۱۰۔ پیشہ اُس شخص کا جسکا اسہال منظور ہو یہ دسون چیزین اگر دلالت خلاف استفراغ پر کرین استفراغ جائز نہوگا۔ خلا یعنے امتلا کا نہونا ضرور استفراغ کو منع کرتا ہے۔ اسیطرح سے ضعف کسی قوت کا قوائے ثلاثہ سے بھی مانع استفراغ کا ہے لیکن ہم کبھی اس بات کو پسند کرتے ہین کہ اگر ضعف کسی قوت مین ہو جائے مگر ترک استفراغ کا ضرر پیدا نہو۔ اور یہ بات قوائے حس و حرکت کے ضعف مین ہم تجویز کرتے ہین اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو بجہت ضعف قوت کے ناجائز سمجھتے ہین اور ایسا خیال کرتے ہین کہ ترک استفراغ سے تدارک ضعف قوت کا ہوگا۔ اور یہ بات بہ نسبت تمامی قوی کے ملحوظ رہتی ہے۔ جو مزاج گرم اور خشک ہے اُسمین بایَن نظر استفراغ منع کیا جاتا ہے۔ اور جو مزاج سرد اور تر ہے کہ اُسمین حرارت

سفقو دیہ یا حرارت ضعیف ہو اُسمین بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہین- اور گرم اور تر مزاج مین قوت شدید کے استفراغ کی اجازت دیجاتی ہو- بحنہ کا یہ حال ہو کہ بافراط لاغر اور متخلخل ہونا استفراغ کو بخوف تحلیل قوت کے منع کرتا ہو اسیواسطے طبیب پر واجب ہے کہ تدبیر ضعیف و نحیف کی جسکے خون مین صفرے کی کثرت ہو آسانی سے کرے کہ اُسکو نوبت استفراغ کی نہ پہنچے اور غذا اُسکی جید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور مزاج اُس غذا کا مائل بہ برودت اور رطوبت ہو- بیشتر ایسی تدبیر سے اصلاح اُسکے مزاج اور غلظت کی ہو جاتی ہو- اور کبھی یہی تدبیر اُسکو اتنا قوی کردیتی ہو کہ تحمل استفراغ کا ہو جاتا ہو- اسیطرح واجب ہو کہ استفراغ پر قلیل الغذا کے جسکی عادت کم کھانے کی ہو اقدام نکیا جاے جبتک اُسکے استفراغ سے گریز ہو سکے- فربہی مفرط بھی مانع استفراغ سے ہے بنظر خوف غلبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگون مین گوشت تنگی پیدا کرے- اور بروقت خالی ہونے رگون کے گوشت بھی رگونکی اطاعت کریگا پس حرارت اندر بستہ ہو جائیگی اور فضول بطرف احشا کے بطور نچوڑنے کے کھنچ جائینگے- جو امراض ردی ہین جیسے مستعد ذرب یعنے اسہال اور تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہو- جو سن بھی تمام نشو کو نہ پہونچا ہو اور جو سن حد ذبول سے گذر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہو فصل نہایت گرم اور نہایت سرد مین بھی استفراغ کرنا نچاہیے- بلد جنوبی جو بہت گرم ہو اُسمین بھی استفراغ ناجائز ہو اسلیے کہ اکثر مسہل کی دوائین گرم اور تر ہین- اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہین ہوسکتا- ایضاً چونکہ قوی ایسے مقامات مین ضعیف اور ڈھیلے ہوتے ہین اور یہی حرارت خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہے اور دوا کی حرارت مادے کو بطرف اندر کے جذب کریگی پس دونون جذب مین تعارض واقع ہوگا اور دونون کا اثر باطل ہو جائیگا- جو بلد شمالی اور بہت سرد ہو وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہو- قلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی ہو جس صناعت مین استفراغ زیادہ ہوتا ہے جیسے حمامی یا حمال اسکا بھی استفراغ ناجائز ہو- مناسب جاننا اس بات کا ہو کہ غرض ہر استفراغ کی ایک بات پانچ باتون مین سے ضرور ہوتی ہو پہلے نکالنا اُس چیز کا جس کا استفراغ واجب ہے بعد اُسکے نکل جانے کے راحت ضرور پیدا ہوتی ہو مگر جسوقت اوعیہ مین کسیقدر وہ شی یا اسکا اثر باقی رہجائے یا بعد استفراغ کے غلبہ حرارت ادویہ وغیرہ کا پیدا ہو یا حرارت حمّاے یوم کی بڑھ جائے یا کوئی مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعا بوجہ اسہال کے خواہ قرحہ مثانہ کا بوجہ ادرار کے کہ یہ استفراغ اگرچہ نافع ہوتا ہے بالکل اسکی منفعت محسوس نہین ہوتی ہے بلکہ تا زوال عارض جدید اذیت اس استفراغ کی منفعت سے زیادہ ہوتی ہو دوسرے ہر استفراغ مین متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص مین بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادہ سے متلی پیدا ہوائے بذریعۂ قے دفع کرے- اور جب مادہ سے پیچ امعا مین پیدا ہوائے بذریعۂ اسہال دفع کرنا چاہیے تیسرے مخرج اور طریقہ نکلنے اُس خلط کا جہت میل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے امراض جگر کے واسطے داہنی باسلیق ہو نہ داہنے ہاتھ کی سرارو- اگر اس امر مین خطا ہوگی اندیشہ پیدا ہوگا- یہ بھی واجب ہو کہ جس طرف مادہ نکالا جاے وہ عضو خسیس اور کم رتبہ ہو بہ نسبت اُس عضو کے جسمین سے مادہ نکالا جاتا ہو تا کہ مادہ بطرف اشرف کے مائل نہو- یہ بھی واجب ہو کہ مخرج مادے کا طبیعی ہو جیسے اعضاے بول واسطے محدب جگر اور امعا اور اعضاے غذا واسطے مقعر جگر کے- بیشتر ایسا ہوتا ہو کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہو کسی عضو کی طرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہو کہ اُسمین ایک قسم کا مرض ہوتا ہو اور خوف ہوتا ہو کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہونگے مرض مین زیادتی ہوگی اسوقت جس طرف مادہ کا انتقال اصوب ہوتا ہو اُسکے خلاف جہت مین مادہ لیجانا پڑتا ہو- اسیطرح کبھی وہ عضو جذبۂ انتقال مادہ کا مناسب ہو اگرچہ اُسمین کوئی مرض نہین ہوتا لیکن اِس مادہ کے آنے سے مرض جدید پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے جیسے کوئی مادہ آنکھ سے بطرف حلق کے لیجانے سے خوف پیدا ہو جانے خناق کا ہوتا ہو- ایسے وقت مین تدبیر مین نرمی چاہیے- کبھی طبیعت خود بخود کسی مادہ کا استفراغ

خلاف جہت عادت مین کرتی ہو واسطے بچانے اُس عضو کے جو قوت کہ ضعیف ہو۔ اکثر جو استفراغ طبیعت کا خلاف جہت عادت مین جو بعد استفراغ کے بھی اشکال باقی رہ جاتا ہو جیسے کوئی مادہ دماغی بطرف مقعد یا ساق یا قدم کے گرے براہ دفع طبعی کے کہ اسوقت یہ نہین معلوم ہوتا ہو کہ تمام دماغ سے گرا ہو یا ایک ہی بطن سے دماغ کے گرا ہو چوتھے وقت استفراغ کا دیکھنا چاہیے **جالینوس** حکم قطعی کرتا ہو کہ امراض مزمنہ مین انتظار نضج کا کرنا چاہیے اور غیر مزمنہ مین کچھ ضرور نہین ہو۔ اور نضج کی شناخت اوپر کے مباحث مین خصوص بیان بول مین بخوبی ہوچکی ہو قبل استفراغ اور بعد نضج کے ملطفات پلانی چاہیین جیسے آب زوفا اور حاشا اور بزور وغیرہ۔ امراض حادہ مین بھی راے صائب یہی ہو کہ انتظار نضج کا کرین خصوصاً اگر مادہ ساکن ہو اور متحرک ہو عجلت استفراغ مادہ مین بہتر ہو اسلیے کہ ضرر حرکت مادہ کا زیادہ ہے بہ نسبت اُس ضرر کے جو استفراغ سے قبل از نضج کے مظنون ہو خصوصاً اگر اخلاط رقیق ہون خاص کر جبکہ تجویف عروق مین ہون اور اعضا تک داخل نہوئے ہون۔ اگر کوئی خلط ایک ہی عضو مین ٹھہری ہوئی ہو اُسکی تحریک بے نضج کے اور بدون اس بات کے کہ قوام معتدل اُسکو حاصل ہو جیسا اپنے مقام مین بیان ہوچکا جائز نہین ہو۔ اسیطرح اگر تا وقت نضج قوت باقی رہنے کی امید نہو استفراغ مادہ کا کر دیتے ہین بعد شناخت رقت اور خلط مادہ کے کہ اُنھین احتیاط ضرور ملحوظ رہتی ہو۔ اگر مادہ تخمہ کا غلیظ ہو اُسکی تحریک بدون ترقیق کے جائز نہین ہو اس مادہ کے غلیظ ہونے پر استدلال باسطرح کیا جاتا ہو کہ پہلے اور بھی تخمہ عارض ہوچکا ہو اور شراسیف کے نیچے وجع درد ہو اور احشا مین اورام پیدا ہوئے ہون۔ بہت واجب ہو ایسے مقام پر رعایت کرنا حال منافذ کا تاکہ وہ بند نہون اور بعد ان سب امور کے ملاحظہ کے قبل نضج کے بھی استعمال مسہل کا جائز ہو **پانچوین** مقدار مادہ کی جسقدر استفراغ کرنی چاہیے اُسکی شناخت مقدار مادہ موجودہ سے ہوسکتی ہو اور قوت مریض سے بھی مقدار دریافت ہوسکتی ہو۔ اور بعد استفراغ کے جو اعراض پیدا ہونیوالے ہین اُنسے بھی اُس مقدار کی تعیین ہوسکتی ہو اسلیے کہ اگر استفراغ سے اُس مادہ کے کوئی عارض جدید پیدا ہو مقدار نکالنے مادہ کی کم کرنی چاہیے۔ اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہو اُس مین سے اسقدر گھٹانا چاہیے کہ اُسکا باقی رہنا اس غرض کے حدوث کو مانع ہو جیسے تشنج امتلائی مین یہی تدبیر کیجاتی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ استفراغ مادہ کا اور اسکا ہٹانا اپنے مقام سے دو طرح پر ہوتا ہو۔ یا بجہت جذب کے طرف جانب مخالف بعید کے۔ دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کے۔ بہتر علی وقات استفراغ بطور جذب کے یہ ہو کہ بدن مین امتلاے مفرط نہو اور جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہو اُسطرف توجہ مواد کا خود بخود ہو۔ اس حکم کے بیان کے واسطے تمثیلاً ایک آدمی ایسا فرض کرتے ہین کہ جسکے منھ کے اوپر کیجانب یعنے ناک اعلیٰ سے بہت سا خون بہتا ہو اور ایک عورت ہے کہ اسکے بواسیر کا خون جاری ہو ان دونون صورتون مین ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہو گی۔ اگر استفراغ باماله قریب کرین پہلی صورت مین یعنے جسکے منھ سے خون جاری ہو رعاف کی تدبیر مناسب ہوگی۔ اور دوسری صورت مین رحم کی طرف سے ادرار حیض کا مناسب ہوگا۔ اور اگر جذب بطرف بعید کرین پہلی صورت مین استفراغ خون کا رگون سے اور اُن مقام سے جو اسفل بدن مین ہین کرنا چاہیے۔ اور دوسری صورت مین ان رگون سے اور اُن مقامات سے جو اعلاے بدن مین ہین استفراغ کرنا چاہیے۔ اماله بعید مین واجب نہین ہو کہ وہ مقام دونون طرح تن بعید ہو بلکہ فقط واحد کو ابعد ہونا چاہیے پس اگر مادہ اعالی بدن کے داہنے جانب مین ہو اُسکا جذب اسافل کے بائین طرف کرنا چاہیے بلکہ یا داہنے اسافل کے اور یہ تدبیر اجلی در نہایت درست ہو۔ یا بائین طرف کے اوپر کے اعضا مین جذب کرنا چاہیے۔ اگر وہ عضو ایسا بعید ہو جیسے ایک شانہ سے دوسرا شانہ اور اُسکا حال نزدیکی مین مثل سر کے دونون جانبون کے نہو۔ اسلیے کہ مادہ اگر سر کے داہنی طرف ہو اُسکا اماله بطرف اسافل کے کیا جاتا ہو نہ سر کے بائین طرف اگر ارادہ جذب مادہ کا جہت بعید مین ہو پہلے تسکین وجع کی موضع ماؤف سے کر لینی چاہیے تاکہ درد کی شدت جمعیت جذب کی نکرے اسلیے کہ درد بھی مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہو۔ اگر مادہ جذب ہونے مین نافرمانی کرے اور جس مقام پر جذب کرکے لیجانا مطلوب ہو

اُسکا جانا نہو سکے پس سختی جذب مین نکرنی چاہیے اسلیے کہ بیشتر سختی جذب کی مادہ کو متحرک کرکے رقیق کردیتی ہے۔ اور بااینہمہ چونکہ جذب پیدا نہین ہوتا بہت جلد مقام وجع مین یکجا ہوجاتا ہے۔ اکثر فقط تدبیر جذب کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہین ہوتی اسلیے کہ جذب کرنے سے بوجہ مادہ کا بطرف موضع ماؤف کے رک جاتا ہے گو اخراج مادہ کا نہو پس فقط جذب سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہے۔ ایسے مقام پر اقتصار اسیقدر تدبیر پر کیا جاتا ہے کہ اعضاے مقابل کو باستواری باندھین یا دبائین یا خالی پچھنے لگائین یا ایسی دوائین جو اُن اعضا کو سُرخ کردین خلاصہ یہ ہے کہ ایسی تدبیر کرین جس سے اعضاے مقابل کو کسیقدر الم پہونچے۔ جو مادہ رگون مین ہے اُسکا استفراغ بہت آسانی سے ہوجاتا ہے اسکے بعد وہ مادہ جو اعضا اور مفاصل مین ہو کہ اس مادہ کے اخراج مین کبھی دشواری بھی ہوتی ہے۔ اور ضرور اسکے استفراغ مین مادہ صالح جو قابل استفراغ کے نہین ہوتا ہے نکل جاتا ہے جس شخص کے مادہ کا استفراغ کیا جائے چاہیے کہ بہت جلد اغذیہ کثیرہ اور خام تناول کرے تاکہ طبیعت انکو قبل ہضم کے جذب کرے۔ اگر کسیطرح کا ضرر ہو چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی غذا استعمال کرے تاکہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کر ہضم جید ہوتا جائے فصد ایک استفراغ خاص ہے واسطے ہر ایک خلط کے برابر یعنے اس سے استفراغ چارون خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار مین زیادہ ہوجاے یا کیفیت اُسکی فاسد ہوجاے اسکا استفراغ فصد سے نہین ہوتا۔ جو استفراغ بافراط ہو اکثر تپ پیدا کرتا ہے جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رک جاے اور اس سے کوئی مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہونا اس استفراغ کا اکثر اُسکو نجات دیتا ہے اُس مرض سے جو بجہت رکنے اسہال کے پیدا ہوا ہے جیسے کسی شخص کے کان کا میل یا فضلہ بینی رکنے سے سدہ پیدا ہوا اور پھر دوبارہ یہ دونون فضول جاری ہون سدہ زائل ہوجاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ باقی رہنا کسیقدر مادہ کا بعد استفراغ کے اسقدر ضرر پیدا نہین کرتا جسقدر بکثرت نکلنا مادہ کا اور پہونچنا استفراغ کا اس درجہ تک کہ قوت مین ضعف پیدا ہو مضر ہے اسلیے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کرلیتی ہے جبتک وہ خلط جسکا استفراغ کرنا درکار ہے باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہو اسوقت تک خوف افراط استفراغ سے نکرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت اسقدر افراط استفراغ کی ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہونچ جائے جیسے سونوخس مین جسکی قوت قوی ہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو تھوڑا تھوڑا استفراغ کرکے تمام مادہ کا اخراج بتیزی چاہیے۔ اور اگر مادہ بشدت لپٹا ہوا ہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہو اُسکا استفراغ دفعہ واحدہ مین ممکن ہے جیسے عرق النسا اور وجع مفاصل مزمن اور سرطان اور خارش مزمن اور دمل جو مزمن ہون۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہے اور نیچے کی طرف سے دفع کرتا ہے پس اسکے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق دونون پائے جاتے ہین۔ اور بعد مستقر ہوجانے اور ٹھہر جانے مواد کے موافق ہے پس اگر مواد بجانب تحت کے ہون انکو بطرف خلاف کے جذب کرکے دفع کردیتا ہے۔ اور جس جگہ مواد ٹھہرے ہوئے ہین وہان سے بھی دور کرتا ہے۔ اور قی کا فعل جذب اور قلع مین بالعکس ہے یعنے جذب مواد کا نیچے سے کرکے اوپر سے دفع کرتی ہے۔ فصد کا حال بحسب اختلاف مقامات کے مختلف ہے اور اسکا جذب اور دفع برطبق اُن مقامات کے ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جاے جیسا اوپر معلوم ہوچکا ہے۔ بہت کم حاجت استفراغ کی اُس شخص کو ہوتی ہے جسکی غذا جید ہو اور ہضم تام غذا کا ہوجاتا ہو اسیطرح گرم بلاد کے رہنے والے کمتر محتاج استفراغ کے ہوتے ہین

**فصل چوتھی بیان مین مشترک قی اور اسہال کے اور اشارہ طرف کیفیت جذب مسہل اور قی کے**

پسندیدہ یہ بات ہے کہ جو شخص ارادہ مسہل لینے یا قی کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات مین تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہے اُسکو ایک دن مین چند مرتبہ تناول کرے اور ایک قسم کے کھانے پر اکتفا نہ کرے بلکہ چیزین کھانے پینے کی مختلف اختیار رکھے اسلیے کہ معدے کو بروقت ایسی تدبیر کے

اشتیاق دفع کریگا ان چیزون کے جو معدے مین ہون اوپر یا نیچے کی طرف سے ہوتا ہی۔ ایک ہی قسم کا طعام جسکے اوپر دوسرے قسم کا طعام داخل کیا ہو اُسکے نکلجانے پر معدہ بحال درست کرتا ہی اور اسکو بہوت گرفت کرتا ہے خصوصًا اگر ایسے طعام کی بھی مقدار کم ہو مگر جسکی طبیعت خود بخود نرم ہو اُسکو اس تدبیر کی کچھ حاجت نہین ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی۔ کہ حاجت طرف قے اور اسہال وغیرہ کے ضروری نہین ہے اور اُس شخص کو احتیاج قے اور اسہال کی نہین ہی جسکی تدبیر درست ہو اسلیے کہ درستی تدبیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہے جو قے اور اسہال سے کم ہو۔ بیشتر ایسے شخص کو ریاضت اور دلک اور حمام کافی ہوتا ہی۔ پھر اگر اسکے بدن مین امتلا پیدا ہو ایسے شخص کے بدن مین امتلاء عمدہ اخلاط یعنے خون کا اکثر ہوتا ہے جب بھی اسکو حاجت فصد کی ہوگی نہ اسہال اور قے کی تاہم اگر ضرورت متقضی فصد اور استفراغ دونون کی ہو فصد پہلے کرینگے اور استفراغ ادویہ قوی سے مثل خربق وغیرہ کرینگے۔ یہ ایک وصیت بقراط کی ہے منجملہ اُن وصایا کے جو کتاب ابیذیمیا مین مذکور ہین۔ اگر اخلاط بلغمی خون سے ملے ہون جب بھی یہی تدبیر مناسب ہی لیکن اگر اخلاط باردہ مین لزوجت ہو بیشتر بوجہ فصد کے غلاظت یا لزوجت مین زیادتی پیدا ہوتی ہی اسوقت واجب ہی کہ ابتدا مسہل سے کرین مختصر یہ کہ اگر اخلاط چارون برابر ہون تقدیم فصد کی کرنی چاہیے اگر بعد فصد کے بھی غلبہ اخلاط کا باقی رہے استفراغ یا اسہال کرنا چاہیے اور اگر اخلاط برابر نہون پہلے استفراغ اُسی خلط کا کیا جاے جو زیادہ ہو تاکہ برابر ہوجائین بعد اُسکے فصد کیجائے۔ جو شخص دواے مستفرغ کو فصد پر مقدم کردے حال آنکہ اُس مقام پر مناسب تقدیم فصد کی ہونا چاہیے کہ چندروز فصد مین تاخیر کرین۔ اور جس شخص کے فصد کا زمانہ تھوڑا ہوا اور پھر محتاج استفراغ کا ہو کر کوئی دوا واسطے استفراغ کے استعمال کرے البتہ یہ دوا موافق ہوگی اور فصد کی ضرورت نہوگی۔ اور اکثر جس مقام پر فصد واجب ہو اگر بدون فصد کے دواے مسہل پلائین تب لرزہ اضطراب پیدا ہوتا ہی پھر اگر بعد استعمال مسکنات کے بھی تسکین نہو یقین کرنا چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصد کی لازم تھی۔ ہر استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر افراط امتلا مین نہین ہی بلکہ زیادتی مرض کی بھی اور امتلاء مستدعی بحسب کیفیت استفراغ کی ہوتی ہی۔ نہ بحسب کمیت۔ اکثر درستی تدبیر کی فصد واجب سے وقت معین مین مستغنی کردیتی ہے۔ بیشتر کسی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہی اور ایک مانع ایسا پیدا ہوتا ہی کہ استفراغ کر نہین سکتے اُسوقت چارہ کار منحصر اسمین ہوتا ہی کہ تکلیف صوم اور نوم کی دیجائے اور تدارک اُس سوء مزاج کا جو بوجہ امتلاء کے پیدا ہوا ہی کیا جاے۔ کبھی استفراغ بوجہ اخلاط کے کیا جاتا ہی جیسے کسی شخص کو دورہ نقرس یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہی ایک وقت معلوم مین اسکو حاجت استفراغ کی ہوتی ہے خصوصًا ربیع مین پس احتیاطًا قبل دورے کے استفراغ کرایا جاتا ہی اسی قسم کا استفراغ مرض سے خصوصیت رکھتا ہی فصد ہو یا اسہال۔ کبھی استعمال مجففات کا خارج سے بھی کیا جاتا ہی اسیطرح جو دوائین رطوبت کو چوس لیتی ہین وہ بھی خارج سے مستعمل ہوتی ہین جسطرح اصحاب استسقاے مائی کے بدنین ضماد اور دھور وغیرہ لگاتے ہین خواہ ریگ مین مدفون کرتے ہین۔ کبھی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہی جو ہمجنس کیفیت مین اس خلط کے ہو جسکا استفراغ کیا جاتا ہی جیسے استفراغ صفرا سقمونیا سے اسوقت واجب ہی کہ اُسمین ایسی دوا شریک کرین جو کیفیت مین اس دوا کے مخالف ہو اور قوت مسہلہ مین موافق جیسے ہلیلہ اور اُس دوسری دوا مین یہ بھی فائدہ ہو کہ تدارک اس سوء مزاج کا کرے جسکے پیدا ہونیکا خوف پہلی دواے ہو جنکے احشا مین ورم ہی انکا اسہال اور قے دشوار ہوتا ہی اگر باضطرار حاجت ہو ادویہ مسہلہ مثل لبلاب و تمر ہندی آب بنفشہ اور املتاس وغیرہ کے استعمال کرین بقراط کہتا ہی جو شخص لاغر ہو اور اُسکی طبیعت بآسانی قے کو قبول کرے مناسب اُسکے تنقیہ مین بھی ہی کہ استعمال قے کا کرایا جائے گرمی خواہ ربیع یا خریف مین سواے جاڑون کے جس شخص کا سحنہ معتدل ہو اور کوئی داعی اُسکے استفراغ کو بوجہ قے کے خواہش کرے

اسکے قے کرانے کے واسطے انتظار زمانہ ضعیف کا کرنا چاہیے اور بدون مقام حاجت کے اسکو قے سے بچانا چاہیے۔ واجب ہے کہ قبل استفراغ قے کے اس خلط کی تلطیف کرنی چاہیے جسکا استفراغ منظور ہے اور مجاری کی توسیع اور تفتیح بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کے تعب پیدا ہونے سے امان ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیز پر اور مجیب کر دینا طبیعت کا اسوقت تک جبکہ اسہال یا قے کرانا منظور ہے کہ بسہولیت قبل استعمال دوائے قوی کے اجابت پیدا ہوا کرے نہایت مناسب تدبیر ہے اور فلاح اور رستگاری پیدا کرے۔ اسہال اور قے اس شخص کو بہت دشوار ہے جسکا مزاق لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو تعب پیدا ہوتا ہے خالی اندیشہ سے نہیں ہے قے لانیوالی دوا کبھی خاصیت مسہل کی پیدا کرتی ہے اگر معدہ قوی ہو یا شدت گرسنگی میں پی جائے خواہ پینے والا فربہ یعنے اسہال معدہ میں مبتلا ہو یا اسکی طبیعت نرم ہو یا قے کا عادی نہو یا دوا ثقیل ہو کہ بہت جلد معدے میں اتر جائے۔ اسیطرح دوائے مسہل سے بھی قے پیدا ہوتی ہے اگر معدہ ضعیف ہو یا فم معدہ کا نہایت خشک ہو یا دوا کریہ الطعم یا بدبو ہو یا پینے والے کو تخمہ عارض ہو۔ جو دوائے مسہل اسہال پیدا نکرے یا نا پختہ اخلاط کو دفع کرے ایسی دوا سے تحریک اس خلط کی ہوتی ہے جسکا اسہال کر رہی ہے اور تمام بدن میں وہ خلط منتشر ہو جاتی ہے پس اور اخلاط بدن کے اسی خلط کی طرف مستحیل ہو جاتے ہیں اسیوجہ سے اس خلط کی بدن میں کثرت ہو جاتی ہے بعض اخلاط قے کو زیادہ قبول کرتے ہیں جیسے صفرا اور بعض قے کی طرف رجوع نہیں ہوتے مثل سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ۔ محموم کے واسطے اسہال بنسبت قے کے زیادہ مفید ہے اور جسکی خلط بطرف اسفل کے اُترتی ہو جیسے وہ لوگ جنھیں زلق الامعاء عارض ہو انکا قے کرانا جائز ہے۔ بدترین ادویہ مسہلہ وہ دوا ہے جو مرکب ایسے اجزا سے ہو جنہیں اختلاف شدید زمانہ اسہال میں پیدا ہو یعنے کوئی دوا اثر اسہال کا جلد کرنے والی ہو اور کوئی دوا دیر میں اثر کرتی ہو اسکی جہت سے اضطراب اسہال میں عارض ہوتا ہے اور پہلی دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی دوائے اول سے اسہال دوائے ثانی کا ہو جاتا ہے جو شخص استعمال دوائے مسہل اور مقی بلا ضرورت کرے حالانکہ بدن اسکا مواد سے پاک ہو ضرور مبتلائے دوار اور مغص یعنے مروڑ اور کرب میں ہوگا۔ اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہوگا تو بہت دشواری سے ہوگا۔ حاصل یہ ہے کہ جبتک دوائے مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہے اسوقت اضطراب پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا نکلنا متیقن ہو جاتا ہے جسوقت خلط کا استفراغ بذریعہ قے یا مسہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جائے اور دوسری خلط نکلنی شروع ہو بدن کے صاف ہو جانے پر اُس خلط سے جسکا استفراغ مقصود تھا یقین کرنا چاہیے۔ اگر یہ تغیر بطرف خراطہ یعنے ایسے مادہ کے ہو مثل بھوسی وغیرہ کے یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے یہ تغیر برا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعد اسہال اور قے کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل استفراغ تام اور عمدگی تنقیہ پر ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوائے مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہے بذریعہ قوت جاذبہ کے خاص اسی خلط کو جذب کرتی ہے پس بیشتر غلیظ کو جذب کر کے رقیق کو چھوڑ دیتی ہے جیسے مسہل خلط سودا کا اور بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ جس خلط کا دوائے مسہل جذب کرتی ہے اسکو بدن میں پیدا بھی کر دیتی ہے اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے بلکہ محض باطل ہے۔ اسیطرح یہ بھی قول بے اصل ہے کہ دوائے مسہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی ہے جالینوس باوجود مہارت علی الاطلاق اسکا قائل ہے کہ جس دوائے مسہل میں سمیت نہو اور اسہال پیدا نکرے بلکہ ہضم ہو جائے وہی خلط پیدا کریگی جسکے جذب اور دفع کی اسمیں خاصیت تھی اور یہ قول درست نہیں ہے۔ اس قول کا حال اس مقام سے ظاہر ہوتا ہے جس جگہ جالینوس تحقیق کر کے یہ تجویز کرتا ہے کہ درمیان دوائے جاذب اور خلط مجذوب کے ذاتی مشابہت ہے اسیواسطے جذب پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ مسئلہ خود غلط ہے اسلیئے کہ اگر جذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرور لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ مقدار لوہے کی مقناطیس سے زیادہ ہوتی اسی طرح سونے کا بڑا ٹکڑا چھوٹے ٹکڑے کو کھینچ لیتا ہے پورا بیان اس استدلال کا غیر طبیب پر واجب ہے یعنے حکیم طبعی پر ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اخلاط کا

جذب ہونا بوجہ پینے دوائے مسہل یا مقی کے انھین راہون سے ہوتا ہی جن راہون سے دفع ہوکر یہ اخلاط امعا اور معدے مین حاصل ہوئے ہین اور اُس مقام سے طبیعت بطرف اُنکے دفع کرنے کے سمت خارج مین متحرک ہوتی ہی۔ اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بروقت پینے مسہل کے بطرف معدہ کے یہ اخلاط چڑھین اگر چڑھتے ہین طبیعت کا میلان بطرف قے کے ہوتا ہی ان اخلاط کا نہ چڑھنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا ہی اول یہ کہ دوائے مسہل بہت جلد طرف امعا کے نفوذ کر جاتی ہی دوسرے یہ کہ بروقت پینے دوائے مسہل کے طبیعت کو عجلت دفع اخلاط مین اور وہ ماسا ریقا سے نیچے اور اسفل کی طرف ہوتی ہی نہ اوپر کی طرف اسلیے کہ اسفل کی جانب واسطے نکالنے مواد کے اسہل اور اقرب ہی اور اس جہت کہ جسکے سبب سے پیدایش اخلاط کی ہوتی ہی وہ اسے انھین مقامات سے چڑھنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہی۔ اور اس مزاحمت سے تحریک طبیعت کی طرف دفع کرنے کے جانب قریب اور اقرب طرق سے ہوتی ہی۔ پھر اگر واسطے دوا کے قوت جاذبہ لازم فرض کی جاے ہر آئینہ قوت دافعہ لائق تر اس بات کے ہوگی کہ صحیح اور قوی مین فعل غالب کرے۔ علاوہ یہ ہی کہ دوا بھی جذب اخلاط کا ایک طریق معین سے کرتی ہی ولیکن حال دوائے مقی کا برخلاف دوائے مسہل کے ہی اگر وہ معدے مین ہو اُسی مین ٹھہر جاتی ہی اور امعا سے اخلاط کو اپنی طرف جذب کر کے بجانب قے دفع کر دیتی ہے۔ اور اس دوا کی قوت برا اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت پر ہی اُسپر غالب آتی ہی یہ بھی جاننا چاہیے کہ اکثر جذب ہونا اخلاط کا بذریعہ دوا کے رگون سے ہوتا ہی لیکن جو مادہ بہت قریب ہو وہ سوائے رگون کے اور مقامات سے بھی کھنچ جاتا ہی جیسے وہ اخلاط جو ریہ مین ہوتے ہین کہ بجہت قرب کے بطرف معدے اور امعا کے کھنچ جاتے ہین گو رگون کی راہ سے نہ آئین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر خشک دواؤن سے جو نشف رطوبت حاصل ہوتا ہی اسکے سبب سے استفراغ رطوبات بدن کا ہو جاتا ہی جیسے استسقے مین **فصل پانچوین بیان اسہال اور مسہل کے قواعد کا** ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ مسہل کے واسطے پہلے سے بدن آمادہ قبول مسہل کا کر لیا جائے اور توسیع مسامات اور تلیین طبیعت خصوصًا امراض باردہ مین بخوبی کر لینی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہی کہ نرم ہو جانا طبیعت کا قبل اسہال کے قانون جید ہی اس سے اکثر خوف والی چیزون سے امان ہوتی ہے۔ مگر یہ تمہیرات واسطے اُس شخص کے مناسب نہین ہین جو آمادہ ذرب کا ہو ورنہ افراط اسہال مین پیدا ہو گی بلکہ ایسے شخص کے مسہل مین ایسی دوائین پلانی چاہیین جنسے قے پیدا ہوتی ہی تا کہ بعجلت معدے سے اُتر نہ جائین۔ اور قبل اسکے کہ فعل دوا کا تمام ہو یہ دوا نافذ نہو جائے بلکہ دونون دواؤن کی قوت معدے مین معتدل ہو کر مسہل اپنا فعل کرے اور مقی اپنا فعل اُسوقت کرے جبوقت حاجت اسہال کی کم اور قے کی زیادہ ہو۔ الشغ یعنے تو تلا مستعد ذرب کا اسکو تحمل دوائے قوی کا نہین ہی۔ اکثر تو تلون کو ذرب بجہت نوازل سر کے ہوتا ہی ایک خطرہ مسہل کے پینے مین یہ ہی کہ بروقت پینے مسہل کے کوئی خشک فضلہ امعا مین موجود ہو بلکہ واجب ہی کہ پہلے اسکا اخراج کر لین گو بذریعہ حقنہ یا چکنے شوربے کے ہو۔ استعمال حلم چند روز کا قبل دوائے مسہل کے معین جید ہی مگر یہ کہ کوئی مانع پیدا نہو۔ واجب ہی کہ درمیان حمام اور شرب دوائے مسہل کے تھوڑا زمانہ فاصل ہو اور بعد شرب مسہل کے استعمال حمام کا جائز نہین ہی کہ حمام کرنا جذب مادہ کا بطرف خارج کے کرتا ہی جبس اسہال کے واسطے البتہ جائز ہی۔ اور وہونت اسہال کے واسطے ناجائز ہی۔ جاڑے مین اگر بیت اول مین حمام کے داخل ہون بشرطیکہ اسکی حرارت تا در جذب مادے پر نہو بلکہ تلیین خفیف بدن مین پیدا کرے اس صورت مین البتہ جائز ہی اسلیے کہ جو مسہل پینے والے کیواسطے وہی مناسب ہی جسمین تھوڑی سی حرارت ہو نہ اتنی حرارت کہ اسسے پسینہ نکلے اور کرب پیدا ہو بلکہ معتدل ہو کہ اعتدال ہوا مائل بحرارت منجملہ معدات مسہل کے ہی یعنے طبیعت کو آمادہ اسہال کر تا ہی۔ مالش بدن کی اور روغن کی بھی مالش اسی قسم معدات کے ہی جس شخص کو عادت دوا پینے کی نہو یا کہ اُسنے کبھی دوا نہ پی ہو ایسے شخص کو مسہلات قوی پلانے طبیب کی احتیاط سے دور ہی جن لوگون کو تخمہ ہو یا اخلاط لزج اُنکے بدن مین ہون یا شراسیف مین اُنکے تمدد ہو یا اُنکے احشا مین

التہاب خواہ سدے ہون انکو بھی دوائے مسہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کے ضرور نہین ہے۔ پہلے بذریعۂ غذائے ملین کے یا حمام اور حرکت کے یا ترک کرانے اس چیز کے جو باعث التہاب اور حرکت ہین اصلاح کر لینی چاہیے۔ جو لوگ آب رالکد یعنے آب بستہ پینے کے خوگر ہین اور مطحول انکا مسہل دوائے قوی سے ہوتا ہے۔ اگر دوائے مسہل قوی ہو مناسب یہ ہے کہ قبل عمل مسہل کے مسہل پینے والا سو جائے اور ضعیف دوا پیکر سونا مناسب نہین ہے اسلیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی ہے۔ اور جس وقت عمل دوا کا شروع ہو سو جانا مناسب ہے کیسی ہی دوا کیون نہ ہو۔ بعد دوا پینے کے فوراً کسی طرح کی تحریک نکرنی چاہیے اتنا ٹھہر جائے کہ طبیعت اُسپر متوجہ ہو پس دوا مین عمل کرے اسلیے کہ طبیعت جبتک دوا مین عمل نہین کرتی دوا بھی طبیعت مین کچھ اثر نہین کرتی البتہ بعد پینے دوا کے ایسی چیزین سونگھنی چاہین جو متلی کو منع کرین جیسے پودینہ اور متلی اور کرفس اور بہ اور گل خراسانی جسپر گلاب چھڑکا ہوا ہو اور تھوڑا سرکہ۔ پھر اگر بروقت پینے دوا کے اُسکی بو ناگوار ہو نتھنے بند کرے۔ جس شخص کو دوائے مسہل پینے مین ناگواری طبع پیدا ہو جاتی ہے کہ پہلے تھوڑا طرخون چبائے تاکہ قوت منھ کی مخدر ہو جائے اور اگر قے کرنے کا خوف ہو اطراف کو مضبوط باندھے۔ اور پینے کے بعد کوئی چیز قابض کھائے۔ اطبا جب مسہل کو شہد سے ملا دیتے ہین اور کبھی لپسکے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا شکر قوام کی ہوئی لگا دیتے ہین تاکہ گولی مسہل کی اس سے چھپ جائے۔ ایک حیلہ عمدہ یہ بھی ہے کہ گولی کے اوپر قبر دلی لگا دے۔ نہایت عمدہ یہ تدبیر ہے کہ منھ مین پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اُتار جائے یا اور حیلے ایسے کرے جس سے پوری دوا اُتر جائے۔ حاصل سب حیلون کا یہی ہے کہ اصل جرم دوا کا ظاہر نہو۔ دوائے مسہل اگر بطور جوشاندہ کے ہو نیمگرم پینی چاہیے۔ اور گولی ہو نیمگرم پانی کے ساتھ اور پہلے مسہل پینے والے کا معدہ گرم کر لینا چاہیے۔ بعد دوا پینے کے جب متلی مین تسکین ہو اُٹھے اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہے اور ایک ایک گھونٹ گرم پانی وقتاً فوقتاً پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دوائے مسہل کو نکالدے اور اسکی قوت توڑ ڈالے۔ اتنا آب کثیر بروقت روکنے اسہال کے البتہ جائز ہے تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا بوجہ تریاقیت کے مضرت دوا کو دفع کرتا ہے۔ جسکا مزاج گرم ہو اور ترکیب اعضا مین اُسکے ضعف ہو اور معدہ بھی کمزور ہو اُسکو مناسب ہے کہ قبل پینے دوائے مسہل کے تھوڑا آشجو یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذائے لطیف اُسکے معدے مین پہونچ جائے۔ اور جو شخص ایسا نہو اُسے نہار منھ مسہل پینا چاہیے۔ اکثر جس شخص کا مسہل گرمیو نہین ہوا اُسے تپ آ جاتی ہے مسہل کے پینے والے پر واجب ہے کہ جبتک دوا اپنے عمل سے فارغ نہو کھانا پینا ترک کر دے۔ اور جب تک اجابت ہوا کرے سونے کو بھی ترک کرے ہان اگر ارادہ مسہل کے روکنے کا ہو اُسوقت مضائقہ نہین ہے۔ پھر اگر اُسکا معدہ متحمل بھوک کا نہو مثلاً معدہ پر صفراویت غالب ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی مین انصباب صفرے کا ہو جاتا ہو یا چونکہ مدت سے یہ شخص پرہیز کر رہا ہے اور بھوک کی تکلیف عرصے مدت سے پہونچ رہی ہے ایسے شخص کو روٹی کسی شربت مین بھگو کر تھوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دیتے ہین۔ اس تدبیر سے بیشتر فعل دوا پر اعانت ہو سکتی ہے۔ اور شارب مسہل کو سرد پانی سے دھونا معدہ کا جائز نہین ہے۔ اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ جو مسہل حبوب کا ہو اُسکے ساتھ جوشاندہ بھی مناسب ہے اُسی گولی کے شریک کرنا چاہیے مثلاً گولی مسہل صفرا ہمراہ جوشاندہ شاہترہ کے اور مسہل سودا ہمراہ جوشاندہ افتیمون اور بسفائج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جوشاندہ قنطوریون پلانا چاہیے۔ اگر احتیاج استفراغ بدن خشک اور سخت گوشت کی دوائے قوی مثل خربق وغیرہ سے ہو پہلے اُسکے بدن کی ترطیب چکنی غذاؤن سے کر لینی چاہیے۔ حاصل یہ ہے کہ دوائے قوی مثل خربق وغیرہ کے خطرہ شدید سے خالی نہین ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو اُنمین تشنج پیدا کرتی ہے۔ اور جس بدن مین اخلاط بھرے ہون اُسکی رطوبت مین ایسی تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہے اور احشا کی طرف ایسی چیزین کھینچ لیجاتی ہین جسکا دفع دشوار ہوتا ہے تو عات نو ہر دار

مثل ماذریون اور شبرم وغیرہ کی مضرت اگر بافراط استعمال دہی کا ہو برطرف ہو جاتی ہے اور اسہال بند کر دیتا ہو۔ اکثر دوا کی بو معدے مین مختلف طور کی ہوتی ہو اور جو کے ستو سے جو بو دوا کی باقی رہجاتی ہو مٹ جاتی ہو۔ یہ سفوف بھی مناسب ہو بہ نسبت اور سفوفات کے۔ اگر مسہل کے بعد دیر تک اجابت نہو اور تخفیف ممکن ہو لیئے کسیطرحکی حرکت دینا دوا کو ضرور نہو بہی کرنا چاہیے۔ اور اگر اجابت نہونے سے کسیطرح کا خوف ہو تدبیر صائب یہی ہو کہ مارالعسل یا شراب العسل یک ایک گھونٹ پیے یا نطرون پانی مین گھولکر استعمال کرے یا کوئی فتیلہ بطور شیاف کے رکھے یا حقنہ کرائے۔ کوتاہی دوائے مسہل کی اپنے عمل مین یا بسبب تنگی مجاری کے اپنی خلقت مین خواہ تنگی مجاری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قریب ہونے مجاری کے کسی مرض سے ہوتی ہے پس جنکو مرض فالج یا سکتہ عارض ہو اُنکے مجاری ادویہ اسقدر تنگ ہو جاتے ہین کہ دوا کا پہونچنا مواد تک نہین ہو سکتا ہو اسی جہت سے انکے اسہال مین دشواری ہوتی ہو۔ ایک دن دو مسہل پینا اندیشہ کی بات ہو اور صواب سے دور ہو۔ جو دوائے مسہل خاص کسی خلط کی ہو اگر بدن مین وہ خلط نہین پاتی ہو مشوش ہو جاتی ہو اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہو۔ اسیطرح اگر اُس خلط کو اُسکے اضداد مین ڈوبا ہوا پاتی ہے پہلے ہر ایک دوائے مسہل اسی خلط کا اخراج کرتی ہو جس سے خاص ہے اسکے بعد جو خلط اسکی خلط خاص کے قلت اور کثرت اور رقت مین قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اُس قریب کے قریب ہو اخراج کرتی رہتی ہو سوائے خون کے کہ وہ بطور ذخیرہ کے جمع رہتا ہو اور طبیعت اُسکے نکلنے مین بخل کرتی ہے۔ ہر ایک دوا سے جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہو جس شخص کو خوف کرب یا متلی کا بعد دوا پینے کے ہو تین دن خواہ دو دن پہلے قے کر ڈالے تخم ترب پانی مین جوش دیکر یا مولی کھائے جس شخص کا ارادہ مسہل لینے کا ہو نمک کی زیادتی کھانے مین نہ کرے اکثر دوائے مسہل سے کرب اور غشی اور متلی اور خفقان اور پیچ شکم پیدا ہوتا ہو خصوصاً جسوقت اجابت نہو اور پسینا زیادہ نکلے۔ اور اکثر دوائے مسہل نے قے کر ڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہے۔ اور بیشتر یہ دشواری فقط قابض چیزونکے کھانے سے دفع ہو جاتی ہو۔ آشجو بعد اسہال کے پینا اذیت مسہل کی دفع کر دیتا ہے اور جو مواد خواہ دوا مین گذرگاہ اور راہون مین چسپیدہ ہو رہی ہین اُنکو دھو ڈالتا ہو جس شخص کا مزاج سرد ہو اور بلغمیت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ ترہ تیزک گرم پانی مین دھوکر تناول کرے اُسمین تھوڑا روغن زیتون بھی شریک کرین۔ اور جسکا مزاج گرم ہو اسپغول ہمراہ سرد پانی اور روغن بنفشہ اور شکر طبرزد اور جلاب کے استعمال کرین۔ اور معتدل مزاج تخم کتان جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل ارمنی آب انار کے ساتھ تناول کرے لیکن یہ استعمال بعد اسہال و رقطع ہو جانے اجابت کے واجب ہو جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اُسکے حق مین آش جو ہو سکنجبین کے استعمال سے بچ یعنے خراش امعاء پیدا ہوتا ہو اسلیے دو تین دن سکنجبین کا استعمال نہ چاہیے تاکہ قوت امعاء کی بحال خود برقرار ہو جائے۔ واجب ہو کہ بعد مسہل کے دوسرے دن حمام مین داخل کرین اگر بقیہ اخلاط کا بدن مین رہے اور حمام مین جانے سے طبیعت خوش ہو اور لذت پائے اس سے معلوم ہو گا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کر دیا پھر اُسے مسہل ندینا چاہیے اور اگر حمام مین جانے سے لذت نپائے اور دلتنگ ہو حمام سے باہر نکال لینا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جنکے امعاء ضعیف ہون اکثر دوائے مسہل سے ایسا اسہال شدید اُسکو عارض ہوتا ہو کہ اسکے بند کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہو اور بہت سے علاج کے بعد اسکے دست بند ہوتے ہین۔ اسیطرح مشائخ کا حال ہو کہ ادویہ مسہلہ کی دقتین انکو درپیش ہوتی ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ نبیذ کا پینا بعد مسہل کے حمیات اور اضطراب پیدا کرتا ہو۔ اور اکثر بعد اسہال و فصد کے ایک درد جگر مین پیدا ہوتا ہے اور فقط آب گرم کے پینے سے دفع ہو جاتا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو۔ کہ بروقت طلوع شعری صبور کے اور بروقت برودت شدید اور بروقت برف ریزی کے

پہاڑون پر دوائے مسہل کا استعمال جائز نہین ہے بس چاہیے کہ دوائے مسہل کو ربیع یا خریف مین استعمال کرے ۔ اور چونکہ فصل ربیع کی صیف سے پہلے ہوتی ہے اور گویا گرمیون کا استقبال کرتی ہے اسواسطے فصل ربیع مین سوائے مسہل لطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز ہے ہان فصل خریف مین ہر قسم کے مسہل قوی کا موقع ہے طبیعت کو دوائے مسہل کا خوگر کر لینا تھوڑی سی حاجت تلئین کی اگر ہو مناسب نہین ہے اسلیے کہ یہی عادت پختہ ہو جاتی ہے اور اسکا خوگر اسی شغل مین مدت العمر رہتا ہے اور انجام اسکا بہت بد ہوتا ہے جس شخص کا مزاج یابس ہو دوائے قوی اُسکو ناتوان کر دیتی ہے ۔ دوائے ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیے تاکہ قوت دوا کی تحلیل نپائے منجملہ ادویہ ضعیفہ کے جو مبارک ہے پینے بے ضرر ہے بنفشہ اور شکر ہے جس شخص کو حاجت مسہل کی جاڑون مین ہو چاہیے کہ منتظر ہوائے جنوبی چلنے کا رہے ۔ اور گرمیون مین بقول بعض اطبا کے انتظار ہوائے شمالی کا کرنا چاہیے ۔ مگر اس قول مین تفصیل ہے کہ اگر اسہال خلط رقیق صفراوی کا منظور ہو انتظار ہوائے شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کے اسہال مین کچھ ضرورت نہین ہے ۔ مریض جسوقت محتاج مسہل ضعیف کا ہو استعمال دوائے ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر نہو پھر تحریک جائز نہین ہے بلکہ بحال خود چھوڑ دینا چاہیے ۔ اکثر ہیجان خون کا اسہال سے ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہے اسکے دور کرنے مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے

## فصل چھٹی افراط مسہل کا بیان اور وقت اُسکے بند کرنے کا

منجملہ اُن علامات کے جنسے وقت بند کرنے مسہل کا بالضرور پہچانا جاتا ہے یہ ہے کہ بعد اسہال کے پیاس معلوم ہو اسلیے کہ اگر برابر دست جاری رہین اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا نہ چاہیے اور افراط اسہال سے خوف کرنا نچاہیے ہان پیاس کا پیدا ہونا فقط کثرت اسہال اور افراط اجابت سے نہین ہوتا پس اسکی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پیاس کبھی بسبب کیفیت معدے کے پیدا ہوتی ہے کہ معدہ اگر گرم یا خشک ہے دونون کیفیتین معدے مین ہون بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہے ۔ اور کبھی بسبب حال دوا کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت اگر گرم اور لذاع ہو ۔ اور کبھی بنظر لطف کیفیت مادہ کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت کہ مادہ گرم ہو مثل مادہ صفراوی کے ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہین ہے کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابھی تنقیہ تمام نہوا ہو چنانچہ اگر اضداد ان اسباب کے پائے جائین بعید نہین ہے کہ پیاس بدیر معلوم ہو بہر حال جسوقت پیاس مین افراط ہو اور اجابت بھی زیادہ ہو چکی ہو روک دینا چاہیے خصوصاً اگر اسباب سرعت عطش موجود نہون بلکہ بر وقت موجود ہونے اسباب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہو تاخیر حبس مین کسیقدر جائز نہین ہے کبھی جو مادہ نکل رہا ہے وہی دلیل مسہل کے بند کرنے پر ہوتا ہے مثلاً خلط صفراوی کے مسہل مین اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہونچے جاننا چاہیے کہ اسہال مین افراط ہو گیا چہ جائیکہ مسہل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہونچے ۔ پھر اگر ایسے مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہونچے اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بہت دشواری پڑیگی جس شخص کو مسہل مین مغص یعنی مروڑا انجام کار مین پیدا ہو اسکی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا مین دیکھنی چاہیے

## فصل ساتوین تدبیر اُس شخص کی جسکو افراط مسہل کی پیدا ہوا

افراط اسہال یا بوجہ ضعف عروق کے عارض ہوتا ہے یا بہت وسیع ہو جانے رگون کے منھ کے ۔ یا اس وجہ سے کہ دوائے مسہل رگون کے منھ مین لذع پیدا کرے ۔ یا اس وجہ سے کہ بدن کو دوائے مسہل سے کوئی سوء مزاج نیا عارض ہو خواہ ایسی چیز جو قائم مقام سوء مزاج کے ہو بہر حال بر وقت افراط اسہال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے باندھنا چاہیے ہاتھون کو بغل سے اور پاؤن کو بیخ ران سے شروع کر کے نیچے اُترتا ہوا جائے اور تریاق یا کچھ مثل فلونیا اسکو پلانی چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم بخار سے پسینا اُسکے بدن کا نکالا جائے اسطرحپر کہ تمام بدن کپڑونکے نیچے چھپا ہو اور سر کھلا ہو پھر اگر باوجود زیادہ پسینا بر آمد ہونے کے بھی اسہال منقطع نہو قابض دوائین پلائی جائین اور بدن کی مالش کیجائے اور خوشبو لخلخے جو آب بہی اور صندل و کافور اور قشر و فواکہ سے بنائی جائین سونگھائی جائین ۔ مالش اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضائے خارجی ہین اور اُنکو گرم کر دینا بھی چاہیے

گو بذریعۂ مجمرہ ناری کے گرم کیے جائیں اسطرحپر کہ مجمرہ نیچے اضلاع اور درمیان دونون شانونکے لگایا جائے پھر اگر احتیاج اسکی ہو کہ اُسکے معدہ یا اُسکے احشا پر ضماد آرد جو اور قابض تر چیزونکا لگایا جائے یہ بھی جائز ہے اور ادہان مین سے روغن بلادر روغن مصطگی بھی مفید ہے یہ بھی واجب ہو کہ سرد ہوا سے اُنکو بچائین۔ اسلیے کہ سرد ہوا بطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہے اور گرم ہوا سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ اُسکی قوت سست کردیتی ہے یہ بھی واجب ہو کہ اُنکی تقویت خوشبودار چیزین سونگھا کر کرنی چاہیے اور ایک ایک گھونٹ قوابض اور کعک یعنے کلچہ شراب ریحانی مین ملاکر پلانا چاہیے۔ اگر یہ چیزین گرما گرم پلائی جائین بہتر ہے۔ اور اس سے بیشتر روٹی آب انار مین خواہ اقسام سویق یعنے ستوے یا پوست خشخاش پسی ہوئی استعمال کیجائے مجرب دوا یہ ہو کہ ہالون تین درم بھونکر روغ ترش مین جوش دین تاانکہ بستہ ہو جاے بعد اسکے استعمال کرین بس یہی نہایت مفید ہے۔ واجب ہو کہ انکی غذا قابض ہو اور برف مین سرد کیجائے جیسے آب انگور ترش وغیرہ منجلہ ان تدبیرون کے جو انکے حبس اسہال مین معین ہون یہ ہو کہ گرم پانی پلاکر قے پر آمادہ کرین اور اطراف بدن کے بھی گرم پانی مین رکھین اور انکو حرکت نہ دین اگر چہ اُنپر غشی طاری ہوئی ہو۔ شراب کا استعمال اُن لوگونکو قطعاً جائز نہین ہے۔ یہ جتنی تدبیرین اوپر بیان کی گئین اگر ان مین سے کوئی تدبیر کارگر نہو آخر کا استعمال مخدرات کا اور ان معالجات قویہ کا (جو باب منع اسہال مین کتاب سوم کے بیان مین ہوگا) کرین بہت لائق ہو کہ طبیب بنظر احتیاط ترمل و رسفوف قابض قبل از وقت حاجت تیار کر رکھے اور احتیاطاً حقنے کو اور جو آلات احتقان کے ہین انھین بھی موجود رکھے تاکہ بروقت حاجت تلاش کی نہو **فصل آٹھوین تدبیر اس شخص کی جسپر دوائے مسہل نے اثر نہ کیا ہو** جب دوائے مسہل اثر نہین کرتی ہے مغص اور تشویش اور سدر اور صداع پیدا کرتی ہے انگڑائی اور جماہی پیدا ہوتی ہے ایسے وقت واجب ہو کہ حقنہ کرین اور حمول مسہل کا استعمال کرین جنکا ذکر قرابادین مین ہوگا اور مصطگی تین کرمسہ یعنے تین ربع درم نیمگرم پانی مین ملاکر پئین۔ کبھی قوابض کے پلانے سے ایسے وقت دوائے مسہل کا عمل ظاہر ہو جاتا ہے جیسے سیب اور بہ کہ یہ چیزین فم معدہ کو نچوڑ کر سُلی مین تسکین دیتی ہین اور قوام دوا کا غلیظ کرکے اوپر کیطرف حرکت کو روک کر نیچے کیطرف متوجہ کرتی ہین اور طبیعت کو تقویت دیتی ہین۔ اگر حقنہ سے فائدہ نہو اور اعراض ردی پیدا ہون کہ تمام بدن کی رگین اور پٹھے کھچنے لگین اور آنکھین باہر نکل آئین اور دوا کو حرکت اوپر کیجانب ہو ضرور فصد کردینی چاہیے۔ بلکہ اگر دوائے مسہل عمل نکرے اور اسکے بعد اعراض بد پیدا نہون جب بھی فصد کرنا چاہیے گو دو تین دن بعد کیون نہو اسلیے کہ اگر فصد نہ لیجائے خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضائے رئیس کے ہوتا ہے **فصل نوین احوال ادویہ مسہلہ کے بیان مین** بعض ادویہ مسہلہ ایسے ہین کہ انکا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے خربق سیاہ یا تربد اگر سپید نہ ملے بلکہ زرد ہو یا غاریقون اگر سفید اور خالص نہ ملے بلکہ مائل بسیاہی ہو یا مازریون کہ دوائین نہایت بد ہین اگر ان دواؤن مین سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہو اور اسکے بعد اعراض ردی پیدا ہون تدبیر صائب یہی ہو کہ تاامکان اس دوا کو بدن سے بذریعۂ قے یا منحدر کردینے کے دفع کردین۔ اور اسکے بعد تریاق سے علاج کرین کثر ان دواؤن مین ایسی چیزین ہین جنکا شر اور فساد جوارواح مین پیدا ہوا ہو بہت سو پینے سے دور ہو جاتا ہے نہایت ٹھنڈے پانی مین بیٹھنے سے تربد زرد یا تربد جو متعفن ہو گیا ہو۔ اسیطرح جو چیز دوا کی تیزی کو موجب برانگیختہ کرنے اور تہییج کے اور بجہت اِس چکنائی کے جو اُس مین ہو اور مثل سریشم کے چپکتی ہو توڑ ڈالے اِن ادویہ کے شر اور فساد کو دفع کرتی ہے۔ بعض دوائین مسہل کی ایسی ہوتی ہین کہ انکو مناسبت بعض امزجہ سے ہوتی ہے۔ اور بعض امزجہ سے انکو مناسبت نہین ہوتی مثلاً سقمونیا ایسی دوا ہے اُسکا عمل ور اثر سرد ملک کے رہنے والونکے بدنین نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو بہت ضعیف ہوتا ہے اور جبتک سقمونیا کی مقدار کثیر مستعمل نہو کچھ اثر نہین ہوتا ہے جیسے عادت بلاد ترک کے لوگونکی یہی ہے کبھی احتیاج بعض ابدان مین اور بعض بلاد مین

اس بات کی ہوتی ہی کہ جرم دواؤن کے استعمال نکیے جائین بلکہ اُنکے قوی اور جوہر کا استعمال کیا جاتا ہی جو بذریعہ تر کرنے یا جوش دینے چیزونکے نکالا جاتا ہے۔ واجب ہے کہ ادویہ مسہلہ کے ساتھ خوشبو دوائین بھی شریک کی جائین اسکا فائدہ یہ ہی کہ قوتین اعضا کی محفوظ رہتی ہین۔ اگر خوشبو دوائین ایسی ہون کہ اُنسے تقویت قلب کی پیدا ہو اسی مقام پر انکا شریک کرنا بہت اچھا ہی اس واسطے کہ جو دوائین مقوی قلب ہین اُنسے تقویت اس روح حیوانی کی حاصل ہوتی ہی جو تمام بدن کے ہر عضو مین موجود ہی۔ ادویہ مسہلہ مین دو قسم کی دوائین ہوتی ہین پہلی قسم یہ ہی کہ جسکا خلط خاص کی دوا ہو اُسکا اسہال بہت جلد کرے دوسری قسم یہ ہی کہ استفراغ مین اسکے دیر ہو۔ پہلی قسم کی دوا اپنے فعل سے فارغ ہوتی سبے دوسرے قسم کی دوا خلط مین بھی ایک قسم کی مزاحمت پیدا کرتی ہے اور دوسرے قسم کے فعل کو کسیقدر روکتی ہی اور اسکی قوت کو توڑ ڈالتی ہے پھر جب پہلے قسم کی دوا کا عمل پورا ہو جاتا ہے اور دوسرے قسم کی دوا اپنا اثر شروع کرتی ہے اسکا اثر ضعیف ہو جاتا ہے اور اسکی تحریک پوری نہین ہوتی اسی واسطے واجب ہی کہ ایسی دوا ضعیف الفعل کے ہمراہ ایک ایسی دوا بھی شریک کرین جو اسکے عمل مین جلدی کرے جیسے زنجبیل واسطے تربد کے کہ ایسی دوا کی شرکت سے دیر تک اس دوا کے عمل مین سُستی نہین رہتی مگر یہ فائدہ اُسوقت حاصل ہوتا ہی کہ جب ان دونون دواؤن مین آمیزش اور اختلاط اچھی طرح ہو جائے۔ واجب ہی کہ بروقت تجویز کرنے ادویہ مسہلہ کے ان قواعد کو بھی تصور کرین جو ہمنے کتاب ثانی مین قوت ادویہ مسہلہ کے باب مین بیان کیے ہین جس مقام پر ہمنے قواعد کلی ادویہ مفردہ کے ذکر کیے ہین وہان اسکا بیان بخوبی ہو گیا ہی۔ دوائے مسہل کا اثر چند طرح سے پیدا ہوتا ہی۔ کبھی بجہت تحلیل کے بالخاصہ اثر کرتی ہی جیسے تربد اور کبھی اسہال بوجہ عصر کے بالخاصہ پیدا کرتی ہے جیسے ہلیلہ کہ یہ مادہ کو نچوڑ کر بذریعہ قبض اسہال پیدا کرتا ہی۔ کبھی اثر دوائے مسہل کا بجہت تلیین اور نرم کرنے طبیعت کے بالخاصہ پیدا ہوتا ہی جیسے شیر خشت۔ اور کبھی بجہت ازلاق کے اثر کرتی ہے یعنے بوجہ لعاب کے مادہ پھسل جاتا ہے جیسے لعاب اسپغول و آلوے بخارا۔ اکثر قوی دوائین جن مین سمیت ہی وہ اسہال کو اسطرح پیدا کرتی ہین کہ طبیعت پر غالب آجاتی ہین اسی واسطے واجب ہی کہ ایسی دواؤن کی اصلاح اُن چیزون سے کرنی چاہیے جنمین قوت فادزہری موجود ہو کبھی تلخی اور تیزی اور قبض اور عفوصت یعنے بکٹھا ہونا اور حموضت یعنے کھٹا ہونا بہت کچھ اعانت فعل دوائے مسہل کی کرتا ہے جسوقت یہ کیفیتین فعل دوائے مسہل کے قریب ہون اور اپنی خاصیت کے مناسب اُسکی خاصیت پائین مثلاً تلخی اور تیزی تحلیل پر معین ہی پس جو دوا بذریعہ تحلیل کے مسہل ہی مثل تربد کے اُسکے ساتھ تلخ اور تیز دوا معین ہو سکتی ہی اسہال پر اور عفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا ہی جو دوا مسہل بوجہ عصر کے ہی جیسے ہلیلہ اسکے ہمراہ بکٹھی چیزین شریک کرنے سے اعانت پیدا ہوتی ہی۔ ترشی تقطیع معدے کی بوجہ ازلاق کے کرتی ہے پس مثل آلوے بخارا کے ہمراہ لعاب اسپغول کے معین اسہال ہوگی۔ یہ بھی واجب ہی کہ دوائے مزلق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعرض مسہل ہو استعمال نکرین مثلاً اسپغول ہمراہ ہلیلہ کے مگر یہ ممانعت اُس وقت ہی کہ جب قوتین دونون دواؤن کی برابر ہون بلکہ ایسے وقت مین اصلح یہ ہی کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے زیادہ ہو کہ اُسکا اثر پہلے ظاہر ہو جائے۔ مثلاً ایک دوائے ملین یا مزلق اپنا فعل قبل فعل دوائے عاصر کے کرلے بعد اُسکے جب دوائے عاصر اپنا فعل شروع کرے جس چیز کی اُسنے پہلے تلیین کر دی ہی یہ اُسکو باسہال دفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد ادویہ مسہلہ کے اور مقامات سے دریافت کرنے چاہئین

## فصل دسوین بیان مین اُن چیزون کے جنھین اور ابواب مین تلاش کرنا چاہیے

ہماری قرابادین مین ادویہ مسہلہ اور ملینہ کا بخوبی بیان ہوا ہی اُسمین سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جن دواؤن کا لگانے سے خواہ اور کسی ترکیب

سے انکا استعمال مسہل و تلیین ہو وہ بھی اسی مقام پر مذکور ہین اور جو مسہلات ہر سن کے موافق ہین انکا بھی اسی جگہ پر بیان ہوا ہے
اور ادویہ مفردہ کے بیان مین اصلاح ہر ایک دوائے مفرد کی اور اُسکے ضرر کا تدارک اور اُسکے پلانے کی کیفیت بیان ہوئی ہو گولیان دوا کی
اگر سوکھ کر مثل پتھر کے ہو جائین انکا استعمال درست نہین اور گیلے یا ترجوب بھی جو دبتے ہون اور اسقدر گیلے ہون کہ تھوڑے سے
دبانے سے پھر صورت اُنکی بدل جائے وہ بھی کام کے نہین بلکہ جسوقت جوب خشکی پکڑ لائین اور کرارے ہونے لگین مگر انگلیون کے نیچے دبانے
سے دب سکین اسوقت انکا استعمال کرنا چاہیے

## فصل گیارھوین قی کرانے کا بیان

طبیب کا قی کرانا اُس شخص کو زیادہ ناروا ہو جسکی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اُس شخص کا سینہ تنگ اور سانس کی درآمد برآمد کی کیفیت نرتی ہو۔ اور جو شخص بنظر و آثار اور
علامات کے آمادہ نفث الدم اور خون تھوکنے کا ہو خواہ اُسکی گردن باریک ہو جو آمادہ اس بات کا ہو کہ اُسکے حلق مین اورام پیدا
ہوتے ہون خواہ وہ شخص جسکا معدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فربہ اور موٹا آدمی کہ یہ لوگ بالطبع لائق اسہال کے ہین لاغر آدمی
چونکہ صفراوی مزاج ہوتا ہو اُسکے حق مین قی بہت مفید ہو۔ بنظر عادت کے قی کرانی اسکو مناسب ہو جسکو قی بآسانی نہو سکے اور دشواری
ہو اور اُنھین قی کرنے کی عادت ہو پس یہ لوگ اگر قوی دواؤن سے قی کرائے جائین تھوڑے زمانہ مین اُنکی رگین اعضاء نفس کی
پھٹ جائینگی اور مرض سل مین گرفتار ہونگے جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اسکو قی مناسب ہو یا نہین پہلے خفیف دواؤن سے تجربہ
کرنا چاہیے اگر بآسانی قی ہو جائے زیادہ قی کرانے پر جسارت کرنی چاہیے قوی ادویہ سے مثل خربق وغیرہ کے اگر یہ شخص ایسا ہو کہ
قی کرنا اسے گوارا نہو اور طبیب کو بنظر ضرورت قی کرانی واجب ہو پہلے اُسے آمادہ قی کرنے پر کرنا چاہیے اور خوگر کرانا چاہیے کہ
اُسکی غذا نرم یا روغن اور شیرین تجویز کرے اور اسکی ریاضت مین کمی بلکہ رفتہ رفتہ موقوف کرا دینی چاہیے بعد ازان استعمال مقئ
چیزون کا کرنا چاہیے اسطرح پر کہ پہلے چکنی چیزین اور روغن ہمراہ مشروبات کے پلائی جائین اور غذائین خوشگوار جنکا کیموس جید ہو
کھلائی جائین خصوصاً جسکو قی بدشواری ہوتی ہو اسلیے کہ یہ شخص بیشتر باوجود پلانے ادویہ مقئ کے قی نہین کرتا اسکی طبیعت اخراج
مواد کو بطرف قی کے بخل کرتی ہو اسیواسطے اچھی غذا کھلانی چاہیے کہ اگر قی نہو اور معدے مین باقی رہے اُسوقت اچھی غذا کا باقی
رہنا بہتر ہو بہ نسبت باقی رہنے غذاے ردی کے۔ جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض قی کرنے کے کھلایا گیا تھا قی کرے دوبارہ کھانا
جبتک خوب بھوک نہ لگے اُسے کھانا مناسب نہین ہو اور پیاس ایسے شخص کی شربت سبب سے فرو کرنی چاہیے۔ پانی نیمگرم خواہ جلاب
اور سکنجبین کا استعمال اچھا نہین ہو اسلیے کہ اُنکے دینے سے متلی پیدا ہوتی ہو۔ غذاے مناسب ایسے شخص کو بچہ ہاے مرغ اس طرح پر پکائین
کہ پہلے پانی مین جوش دین بعد اسکے انکے پیٹ مین مصالحہ گرم بھر کے آگ پر مثل کباب بھونین اور تین پیالے شراب بعد غذا کے
پلانے چاہیئین جسکو کھٹی قی ہو اور پہلے کبھی عادت ایسی قی کی نہو اور اسکی نبض مین تھوڑی سی تپ بھی ہو چاہیے کہ غذا لہو و پیز تک دنکے
نکھائے اور قبل از غذا گلاب گرم کرکے پیے اور جس شخص کو قے سوداوی ہو چاہیے اسفنج کا ٹکڑا گرم سرکہ مین ڈبو کر معدہ پر رکھے۔ بہتر یہ ہے کہ جو
طعام بغرض قی کرانے کے کھلایا جائے کئی طرح کا ہو اسلیے کہ ایک ہی قسم کے کھانے کو کبھی معدہ ایسا قبول کرلیتا ہو کہ پھر اُسکے اخراج مین
بخل کرتا ہو اور اپنی طرف پھیر لیتا ہو۔ جب قی بافراط ہوئے اور رطوبت بلغمی نکلنے لگے غذا مین گوشت گنجشک اور کبوتر کے بچون کا جو قریب
اُڑنے کے ہون نافع ہو مگر ہڈیان اور اطراف ان چیزون کے نہ کھلانی چاہیئین اسلیے کہ یہ ثقیل ہین دیر مین ہضم ہوتی ہین سوا اس
ہواے حمام مین بھی داخل کرنا چاہیے۔ اور بروقت پلانے دواے قی آور کے ایسی حرکات کرین جسمین جھوٹنے کی ضرورت ہو اور ریاضت کرین

اور تعب و مشقت کریں بعد اُسکے قے کریں اور یہ امور ٹھیک دوپہر کو کرنے چاہییں۔ ایضاً بروقت قے کرنیکے دونوں آنکھیں اوپر چڑھا کر پٹی باندھنی چاہیے اور پیٹ پر بھی ایک کپڑا بطور بندھا لپیٹنا ضرور ہو مگر نرم ہو اور بندش میں باعتدال رہے۔ قے پر آمادہ کرنیوالی چیزیں جیسے جرجیر اور مولی اور طریخ یعنے چھوٹی مچھلی اور فوتنج کو ہی تر و تازہ اور پیاز اور گندنا اور آش جو مع تفل کے شہد کے ساتھ اور مٹھائی جو کہ گھی اور شیرین اور قریب پکے بادام ہمراہ شہد کے اور جو چیز مشابہ بلکند یعنے نیم خام روٹی جو روغن میں پکا کر میٹھے قوام یا شکر وغیرہ میں بھگو دیجائے جیسے جلیبی وغیرہ کے یا اور روٹی خمیری جو روغن سے پختہ کیجائے اسیطرح خربزہ اور کھیرا اور دونوں کے بیج خواہ انکی جڑ۔ پن پانی میں بھگو کر کوٹی جائیں اور شیرینی ملائی جائے اور جس شوربے میں مولی پڑی ہو۔ جو شخص شراب مسکر بغرض قے کرنے کے پئے چاہیے کہ تھوڑی ہی پیکر قے نکرے بلکہ بہت سی پی لے اور قے کیلئے فقاع ہمراہ شہد کے اگر بعد حمام کے پیے قے فوراً ہو جائیگی اور باسانی ہوگی اور مسہل بھی ہے جس شخص کا ارادہ کسی دن قے کرنیکا ہو قریب اس روز کے چاہیے کہ بخوبی چبا کر کوئی چیز نکھائے۔ اگر کوئی شخص دو تولہ اصل خربق کے استعمال کرے چاہیے کہ نہار منھ استعمال کرے اور اگر کوئی مانع نہو دو گھنٹے دن چڑھے اور بول و براز سے فارغ ہو کر قے کرے۔ اگر پر والا کر قے کرے اور باسانی ہوجائے بہتر ہے ورنہ پر کو کسیقدر حرکت دے اگر پھر بھی قے نہو حمام میں داخل کیا جائے اور جب پر سے قے کرتا ہو مناسب ہے کہ اسمیں روغن حنا تھوڑا سا لگا دیا جائے اگر تقطیع اور کرب پیدا ہو آب گرم اور روغن زیتون پلانا چاہیے کہ یا قے ہو جائیگی خواہ اسہال عارض ہوگا۔ قے کرنے پر اعانت اس تدبیر سے بھی ہوتی ہے کہ معدہ اور اطراف گرم کیے جائیں کہ اس سے متلی پیدا ہوتی ہے اگر دوائے مقئی بہت جلد تاثیر کرے اور جھٹ پٹ قے پیدا ہو چاہیے کہ قے کو روکیں اور بٹھائیں اور خوشبو اور معطر چیزیں سونگھائیں اور اطراف کو دبائیں اور ملیں اور تھوڑا سا سرکہ پلائیں اور بہی و سیب کھلائیں تھوڑی سی مصطگی ملاکر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت کرنے سے قے زیادہ ہوتی ہے اور سکون سے کم ہوتی ہے اور گرمی کی فصل سب سے پہلے قابل ہے کہ قے کا اسمیں استعمال کیا جائے اگر احتیاج ہو ایسے شخص کے قے کرانے کی جسکا نحیف بدن و مناسب قے کرانے کے نہیں ہے سب فصل صیف میں البتہ اجازت ایسے شخص کو قے کرانیکی ہو جاتی ہے سب سے زیادہ کمی فائدہ کی قے کرنے میں بنظر تنقیہ اول کے تنہا معدہ کو ہے سوا امعا کے اور بنظر دوسرے تنقیہ کے سر کو اور تمام بدن کو ہے اور جذب و قلع مادہ کا فائدہ اسافل بدن کو ہوتا ہے مفید قے کی شناخت غیر مفید سے اس طور پر ہوتی ہے کہ بعد قے مفید کے خفت اور اشتہا جید اور سانس اچھی اور نبض جید ہوتی ہے اور یہی حال سب تو تو نکلا ہے اور اُس قے سے پہلے متلی ہوتی ہے اور اکثر اُسکے ہمراہ لذع شدید معدہ میں اور سوزش پیدا ہوتی ہے اگر دوائے مسہل قوی ہو مثل خربق کے خواہ جو دو خربق سے مرکب ہو شروع میں ایسی قے کے منھ سے لعاب چھوٹتا ہے اور بعد لعاب کے قے میں بلغم کثیر بدفعات گرتا ہے اسکے بعد ایک تہ سیال اور رونق صفراء برآمد ہوتی ہے اور لذع خواہ درد جسقدر ہوتی ہے بحال خود ثابت رہتی ہے اس قسم کے بعد اعراض کے سوائے متلی اور کرب قے کے پیدا نہیں ہوتی اور کبھی شکم بھی رواں ہوجاتا ہے بعد اُسکے چوتھی ساعت میں سکون طبیعت پیدا ہوتا ہے اور راحت ہوجاتی ہے۔ بری قے کی شناخت یہ ہے کہ اولاً طبیعت مجیب نہیں ہوتی اور قے کا پیدا ہونا دشوار ہوتا ہے اگر بجبر پیدا بھی ہوئی کرب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں کھنچ جاتے ہیں اور آنکھ اندر کو گھسی جاتی ہے چہرہ زیادہ سرخ ہوکر تمتا جاتا ہے اور آنکھوں میں سرخی زیادہ پیدا ہوتی ہے پسینا بہت نکلتا ہے آواز بند ہو جاتی ہے اور جس کو کیفیت عارض ہو اور جلد تدارک نکیا جائے فوراً مر جاتا ہے۔ تدارک اسکا بذریعہ حقنہ کے اور شہد اور نیم گرم پانی پلانے سے کرنا چاہیے اور جو دوا دہان میں تریاقیت ہے جیسے روغن سوسن وغیرہ انکا استعمال کرنا چاہیے اور تا مقدور کوشش کرکے قے کرانی چاہیے کہ قے ہوجائے اختناق پیدا نہو کا ایضاً حقنہ جو پہلے سے طیار رکھا ہوا ہے استعمال کرنا چاہیے۔ بہت مناسب استعمال قے کا اون امراض میں ہے جو مزمن ہوں جیسے صرع اور استسقا اور جذام مالیخولیا نقرس عرق النسا۔ قے میں اگرچہ منافع ہیں تاہم اکثر امراض بوجہ قے کے پیدا ہوتے ہیں جیسے طرش یعنے بطلان سماعت

اسلیے کہ کثافت سے تبدیل بلطافت کی ہوتی ہے۔ اگر اُسوقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہوجائیگی اور کثیف
قوت نا نافذ ہونے سے رُک رہے گی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہے اُسکا نفع پیدا ہوگا اور اُسکی مثال ایسی ہے جیسے دھنیا جو کے
ستو کے ساتھ خنازیر پر ضماد کیجائے ضماد اور طلا کا فائدہ ایک سا ہے مگر ضماد مین کسیقدر چسپیدگی ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہے اکثر طلا پارچہ
اور چیتھڑون کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضاے رئیسہ مثل قلب و جگر کے تدبیر بذریعہ طلا منظور ہو کپڑونکے ٹکڑے عود اور
صندل مین بسے ہوئے کام طلاے خوشبو کا کرتے ہین جب اُنسے اعضاے مذکورہ گرم کیے جائین **فصل انیسوین نطولات کے بیان مین**
نطول تریڑے کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضاے مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا ضرور ہو جو
اعضا محتاج نطول کے ہین گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اُسمین فضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان
آب سرد سے تریڑا دینا چاہیے۔ تاکہ جو نرمی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے بعد پہونچنے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہو جائے اور اگر
انصباب مواد کا اُس عضو مین ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کرکے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین **فصل بیسوین فصد کے
بیان مین** فصد ایک استفراغ عام ہے کہ اُس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر رگون مین
زیادہ اور کسی رگ مین کم اور بیش نہو فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہے اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اُسکا خون
بڑھ گیا ہو۔ دوم جو مریض ہو یہ دو شخص ایسے ہین کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجائے یا خون کی بُرائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو
خواہ دونون ضرر مجتمع ہون یا دہ امراض جنسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نقرس دموی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو
نفث الدم بوجہ شگافتہ ہونے اُس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اُسکے پھیپھڑے مین باریک سی لگی ہوئی ہے جب اُسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے
پھٹ جاتی ہے۔ خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہون اور اُنکے بدن مین خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام حشا کے
اور رمد حار کے ہون خواہ جو لوگ کہ انکی بواسیر کا خون بند ہوگیا ہے اور عادت انکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورت کا حیض بند ہوا اور
یہ دونون ہمیشہ انکے الوان وجوب فصد پر دلیل نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انکے رنگ مین تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔ ایضاً
جو لوگ ایسے ہون کہ اُنکے اعضاے باطنی مین ضعف ہو اور مزاج اُنکے گرم ہون پس اُن لوگونکو لائق یہی ہے کہ فصل ربیع مین فصد انکی
کھولی جائے اگرچہ ان امراض مین مبتلا نہون۔ اور بھی جو لوگ ایسے ہون کہ اُنھین صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے پہونچا ہو
اور کبھی بنظر اس احتیاط کے انکی فصد لی جاتی ہے کہ ورم پیدا نہو اور جسکے بدن مین ورم ایسا ہو کہ اُسکے شگافتہ ہونے کا خوف ہو قبل ورم
پختہ ہونے کے کہ اُنکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہے اگرچہ خون مین کثرت نہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف وقوع ہے
اور پیدا نہون اُنھین زمانہ جواز فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہو جائین اوائل مین ان امراض کی فصد کو ترک کرنا لازم
ہے اسلیے کہ اُسوقت فصد سے فضول مین رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہوکر تمام بدن مین جاری ہوتے ہین اور خون صالح سے
مل جاتے ہین اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوائل مین ان امراض کے خارج نہین ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی
ضرورت ہوتی ہے کہ اُس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے۔ پھر جسوقت نضج مادہ کا ظاہر ہو اور زمانہ ابتداے مرض کا گذر جائے اور زمانہ تزاید
کا بھی تمام ہو جائے اُسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے
فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہے اور اُسدن سونا مفید ہوتا ہے اور اُسدن مرض کا ثوران اور غلبہ

ہوتا ہے۔ اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہوں و سان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو بس زیادہ خون کا نکالنا ہرگز زائد نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدون فصد
کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے ناممکن ہو تھوڑا سا خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور
بہت سا خون باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جائے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے۔ جس شخص
کی فصد زمانۂ دراز سے نہ کھلی ہو اور جاڑوں میں زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہو مگر بقیہ خون
اسقدر رہے جو یبوست فصل کو مانع ہو اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے۔ اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت
پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور غشی اول فصد میں واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ دفعۃً غیر معتاد چیز پیدا ہوتی ہے
یعنی جاری ہونا خون کا۔ اگر قے ہوئی ہو فصد لینے سے خون برآمد نہیں ہوتا اور اسیطرح کہ اگر بعد فصد کھولنے کے قے ہو خون بند ہو جاتا ہے پس یہ جاننا
ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود بند نہیں ہوتا جبتک بند نہ کیا جائے اور قولنج کے ہمراہ فصد نہیں ہوتی ہے۔ حاملہ اور حائض کی فصد بدون ضرورت شدید
کے جائز نہیں مثلاً حیض قوی روکنا مرکوز ہو اگر قوت وفا کرے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جسوقت علامات امتلاء خون کے پیدا ہوں جو اوپر
مذکور ہو چکے فصد واجب نہیں ہوتی بلکہ اکثر امتلا اخلاط خام کی ہوتی ہے اُسوقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ اگر بلا نضج فصد
لی جائے خوف ہلاکت مریض کا ہوتا ہے۔ جسکے بدن میں خلط سوداوی غالب ہو مضائقہ نہیں کہ پہلے اُسکی فصد کھولی جائے بعد ازاں بذریعہ
اسہال کے استفراغ کریں۔ بلکہ طبیب پر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہے ان شرطوں سے جو آئندہ ہم مذکور کرینگے اور اعتبار تمدد
کا بھی کرنا چاہیے کہ ظہور تمدد سے اطمینان کامل ہوتا ہے کہ فصد واجب ہے جس شخص کے بدن میں خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدن میں
کثرت ہو اور اگر اُسکی فصد کھولیں خون صالح نکل جائیگا اور خلط ردی غالب ہو جائیگی۔ اور جسکا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کی طرف
متوجہ ہو کہ اُسکا مائل ہونا ضرر عظیم اُس عضو میں پیدا کریگا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہو واجب ہے کہ فصد کھولکر تھوڑا سا خون نکالیں اور
بعد ازاں غذائے خوشگوار کھلائیں اور پھر دوبارہ فصد کھولیں چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکل جائے اور اچھا خون باقی رہجائے۔ اگر فاسد
خون میں اخلاط صفراوی ملے ہوں اُنکے استفراغ کیواسطے پہلے اسہال لطیف، خواہ قے کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ اُنکے تسکین کی فکر کیجائے
اور مریض کو سکون اور آرام دینے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر اخلاط غلیظ ہوں قدماء اطبا ایسے وقت مریض کو تکلیف حمام کی
دیتے تھے اور اپنے کاروبار ضروری میں چلنے پھرنے کو زیادہ حکم کرتے تھے اور بیشتر قبل فصد اول کے اور کبھی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد اول کے
سکنجبین لطیف جسمیں زوفا اور حاشا مطبوخ ہو پلاتے تھے۔ اگر باضطرار فصد کی حاجت ہو باوجود ضعف قوت کے بوجہ غلبہ حمی یا اور
اخلاط کے جو ردی ہوں بس چاہیے کہ فصد چند مرتبہ کھولی جائے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ باریک زخم فصد کا نشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کرتا ہے
لیکن بیشتر ایسی فصد سے خون رقیق نکل جاتا ہے اور خون کثیف اور کدورت ناک نہیں نکلتا ہے۔ اور چوڑے مُنھ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی ہے
اور تنقیہ خوب ہو جاتا ہے اور اندمال اس زخم کا بدیر ہوتا ہے مگر ایسی فصد اُنکے حق میں بہتر ہے جو براہ احتیاط فصد کُھلوائے اور فربہ لوگوں کو بھی
ایسی ہی مناسب ہے بلکہ جاڑوں میں فصد واسع بہرحال بہتر ہے تاکہ خون بستہ ہو کر رُک نہ جائے اور تنگ مُنھ کی فصد گرمیوں میں اگر
حاجت ہو بہتر ہے۔ ہر وقت فصد کھولنے کے مفصود یعنی جسکی فصد کھولی جائے اگر لیٹا ہو تو بہتر ہے کہ یہ وضع حفظ قوت کیواسطے بہت مناسب ہے
اور غشی بھی پیدا نہیں ہوتی حمیات میں اگر شدید ہوں تاامکان فصد سے اجتناب اولیٰ ہے اگر التہاب شدید ہوا ہو اور کل حمیات جو غیر
حادہ ہیں اُنکے زمانۂ ابتدا میں اور ایام دورات میں اور جن حمیات کے ہمراہ تشنج ہو باوصف حاجت کے بھی فصد کم کھولنی چاہیے اسلیے

اسلیے کہ کثافت سے تعدیل بلطافت کی ہوتی ہی۔ اگر اُسوقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہوجائیگی اور کثیف قوت نافذ ہونے سے رُک رہے گی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہی اُسکا نفع پیدا ہوگا اور اُسکی مثال ایسی ہے جیسے دھنیا جو کے ستو کے ساتھ خنازیر پر ضماد کیجائے ضماد اور طلا کا فائدہ ایک سا ہی مگر ضماد مین کسیقدر چسپیدگی ہوتی ہی اور طلا رقیق ہوتا ہی اکثر طلا پارچہ اور چیتھڑون کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضاے رئیسہ مثل قلب و دماغ و جگر کے تدبیر بذریعۂ طلا منظور ہو کپڑونکے ٹکڑے عود اور صندل مین بسے ہوئے کام طلاے خوشبو کا کرتے ہین جب اُنسے اعضاے مذکورہ گرم کیے جائین

## فصل انیسوین نطولات کے بیان مین

نطول تریڑے کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہی اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضاے مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا ضرور ہو جو اعضا محتاج نطول کے ہین گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اُسمین فضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان آب سرد سے تریڑا دینا چاہیے۔ تاکہ جو نرمی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے بعد پہونچنے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہو جائے اور اگر انصباب مواد کا اُس عضو مین ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کرکے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین

## فصل بیسوین فصد کے بیان مین

فصد ایک استفراغ حاکم ہی کہ اُس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہی اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہی جو برابر رگون مین زیادہ اور کسی رگ مین کم اور بیش نہو فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہی اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اُسکا خون بڑھ گیا ہو۔ دوم جو مریض ہو یہ دو شخص ایسے ہین کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجائے یا خون کی بُرائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونون ضرر مجتمع ہون یا وہ امراض جنسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نقرس دموی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ شگافتہ ہونے اُس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اُسکے پھیپھڑے مین باریک سی لگی ہوئی ہی جب اُسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پھٹ جاتی ہی۔ خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہون اور اُنکے بدن مین خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام حشا کے اور رمد حار کے ہون خواہ جو لوگ کہ اُنکی بواسیر کا خون بند ہوگیا ہی اور عادت اُنکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورت کا حیض بند ہوا ور یہ دونون ہمیشہ انکے الوان وجوب فصد پر دلیل نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انکے رنگ مین تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔ ایضاً جو لوگ ایسے ہون کہ اُنکے اعضاے باطنی مین ضعف ہو اور مزاج اُنکے گرم ہون پس اُن لوگو نکو لائق یہی ہے کہ فصل ربیع مین فصد انکی کھولی جائے اگرچہ ان امراض مین مبتلا نہون۔ اور بھی جو لوگ ایسے ہون کہ اُنھین صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے پہونچا ہو اور کبھی بنظر اس احتیاط کے اُنکی فصد لی جاتی ہے کہ ورم پیدا نہو اور جسکے بدن مین ورم ایسا ہو کہ اُسکے شگافتہ ہونے کا خوف ہو قبل ورم پختہ ہونے کے کہ اُنکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہی اگرچہ خون مین کثرت نہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف وقوع ہے اور پیدا نہون اُنھین زمانہ جواز فصد کا وسیع ہی اور اگر یہ امراض پیدا ہوجائین اوائل مین ان امراض کی فصد کو ترک کرنا لازم ہے اسلیے کہ اُسوقت فصد سے فضول مین رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہوکر تمام بدن مین جاری ہوتے ہین اور خون صالح سے مل جاتے ہین اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہی فصد سے اوائل مین ان امراض کے خارج نہین ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی ضرورت ہوتی ہے کہ اُس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہی۔ پھر جسوقت نضج مادہ کا ظاہر ہو اور زمانہ ابتداے مرض کا گذر جائے اور زمانہ تمام کا بھی تمام ہوجائے اُسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہی اور اُسدن سونا مفید ہوتا ہی اور اُسدن مرض کا فوران اور غلبہ

ہوتا ہی - اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہوں وسان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو بس زیادہ خون کا نکالنا ہرگز زا ید نہین ہے - بلکہ اگر بدون فصد
کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے ناممکن ہو تھوڑا ساخون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور
بہت ساخون باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جاے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے جس شخص
کی فصد زمانۂ دراز سے نہ کھلی ہو اور جاڑون مین زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پانون ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہو مگر بقیہ خون
اسقدر رہے جو یبوست فصل کو مانع ہو اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے - اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت
پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور غشی اول فصد مین واقع ہوتی ہو اسواسطے کہ دہشۃ غیر معتاد چیز پیدا ہوتی ہو
یعنی جاری ہونا خون کا - اگر قے ہوئی ہو فصد لینے سے خون برآمد نہین ہوتا اور اسیطرح کہ اگر بعد فصد کھولنے کے قے ہو خون بند ہوجاتا ہی یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ خون فصد کا خود بخود بند نہین ہوتا جبتک بند نہ کیا جاے اور قولنج کے ہمراہ فصد نہین ہوتی ہی - حاملہ اور حائض کی فصد بدون ضرورت شدید
کے جائز نہین مثلاً حیض قوی روکنا مرکوز ہو اگر قوت وفا کرے - یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جسوقت علامات امتلاے خون کے پیدا ہون جو اوپر
مذکور ہو چکے فصد واجب نہین ہوتی بلکہ اکثر امتلا اخلاط خام کی ہوتی ہے اُسوقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہی اسلیے کہ اگر بلا نضج فصد
لی جاے خوف ہلاکت مریض کا ہوتا ہو - جسکے بدن مین خلط سوداوی غالب ہو مضائقہ نہین کہ پہلے اُسکی فصد کھولی جاے بعدازان بذریعہ
اسہال کے استفراغ کرین - بلکہ طبیب پر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہو ان شروط سے جو آیندہ ہم مذکور کرین اور اعتبار تمدد
کا بھی کرنا چاہیے کہ ظہور تمدد سے اطمینان کامل ہوتا ہو کہ فصد واجب ہی جس شخص کے بدن مین خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدن مین
کثرت ہو اور اگر اُسکی فصد کھولین خون صالح نکل جاینگا اور خلط ردی غالب ہوجایگی - اور جسکا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کی طرف
متوجہ ہو کہ اُسکا مائل ہونا ضرر عظیم اُس عضو مین پیدا کریگا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہو واجب ہو کہ فصد کھولکر تھوڑا ساخون نکالین اور
بعدازان غذاے خوشگوار کھلائین اور پھر دوبارہ فصد کھولین چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکلجاے اور اچھا خون باقی رہجاے - اگر فاسد
خون مین اخلاط صفراوی ملے ہون اُنکے استفراغ کیواسطے پہلے اسہال لطیف خواہ قے کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ اُنکے تسکین کی فکر کیجاے
اور مریض کو سکون اور آرام دینے مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے - اور اگر اخلاط غلیظ ہون قدماء اطبا ایسے وقت مریض کو تکلیف حمام کی
دیتے تھے اور اپنے کار ہاے ضروری مین چلنے پھرنے کو زیادہ حکم کرتے تھے اور بیشتر قبل فصد اول کے اور کبھی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد اول کے
سکنجبین لطیف جسمین زوفا اور حاشا مطبوخ ہو پلاتے تھے - اگر باضطرار فصد کی حاجت ہو باوجود ضعف قوت کے بوجہ غلبہ حمی یا اور
اخلاط کے جو ردی ہون بس چاہیے کہ فصد چند مرتبہ کھولی جاے جیسا ہمنے بیان کیا ہی - باریک زخم فصد کا نشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کرتا ہی
لیکن بیشتر ایسی فصد سے خون رقیق نکل جاتا ہو اور خون کثیف اور کدورت ناک نہین نکلتا ہی - اور چوڑے مُنھ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی ہی
اور تنقیہ خوب ہوجاتا ہو اور اندمال اس زخم کا بدیر ہوتا ہی مگر ایسی فصد اُنکے حق مین بہتر ہی جو براہ احتیاط فصد کھلواے اور فربہ لوگونکو بھی
ایسی ہی مناسب ہی بلکہ جاڑون مین فصد واسع بہرحال بہتر ہی تاکہ خون بستہ ہوکر رُک نہ جاے اور تنگ مُنھ کی فصد گرمیون مین اگر
حاجت ہو بہتر ہی - بروقت فصد کھولنے کے مقصود یعنی جسکی فصد کھولی جاے اگر لیٹا ہو تو بہتر ہی کہ یہ وضع حفظ قوت کیواسطے بہت مناسب ہی
اور غشی بھی پیدا نہین ہوتی حمیات مین اگر شدید ہون تا امکان فصد سے اجتناب اولی ہے اگر التہاب شدید ہوا ہوا ور کل حمیات جو غیر
حادہ ہین اُنکے زمانۂ ابتدا مین اور ایام دورات مین اور جن حمیات کے ہمراہ تشنج ہو باوصف حاجت کے بھی فصد کم کھولنی چاہیے اسلیے

اگر تشنج جسوقت پیدا ہوتا ہی یا بیداری پیدا ہوتی ہی خواہ پسینا زیادہ نکلتا ہی یا قوت ساقط ہو جاتی ہی انھیں اعراض کے مقابلہ کے واسطے کسیقدر خون زائد رہنا چاہیے جو مقابلہ شدت کا ان اعراض کی کرے۔ اسیطرح جس محموم کی حمی عفونت نہو اور فصد کھولی جاے واجب ہی کہ خون کم نکالین تاکہ واسطے تحلیل حمی کے خون کا ساز و سامان باقی رہے۔ پھر اگر تپ مین التہاب کی شدت ہو اور از قسم حمی عفونت ہو تو بنظر مدد نکا لحاظ کرکے فصد کھولنی چاہیے۔ پھر قارورہ کو دیکھو اگر غلیظ مائل بسرخی ہو اور نبض بھی عظیم اور سخنہ مین انتفاخ ہو اور حمی ایسی تیز نہین ہی جس سے بدن مین انحطاط اور رطوبت کا فنا آناً فاناً اور لاغری بڑھتی جاتی ہی پس بروقت خلاء معدہ کے طعام سے فصد کھولنی چاہیے اور اگر قارورہ ہنوز رقیق ہی خواہ ناری ہی اور سخنہ سوکھا جاتا ہی ابتداے مرض سے پس ہرگز فصد کھولنی نہ چاہیے۔ اگر حمی مین فترات اور سکون پیدا ہون اسی زمانہ مین موقع فصد کا ہی۔ لرزہ کا حال بھی دیکھنا چاہیے اگر لرزہ قوی ہو ہرگز فصد نہ کھولنی چاہیے رنگ خون کا بھی دیکھنا چاہیے اگر رقیق مائل بسپیدی ہو فوراً بند کر دینا چاہیے۔ مجملاً یہ بھی لحاظ رہے کہ فصد سے مریض پر غلبہ ہیجان اخلاط صفراوی کا نہو اور نہ اخلاط خام بارد غلبہ کرے۔ پھر اگر تپ مین فصد بنظر قواعد عام خواہ حکم خاص کے واجب ہو اس قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے کہ بعد روز چہارم کے محموم کی فصد مناسب نہین ہی اسلیے کہ بعد وجوب فصد کے چالیس دن کی مدت مین بھی ہر وقت فصد جائز ہی یہ راے جالینوس کی ہی لیکن روز چہارم سے پیشتر فصد اولی ہی بہ نسبت بعد اس زمانہ کے۔ اگر دلائل وجوب فصد کے صحیح ہون اور فصد مین تقصیر ہو گیا پھر جو وقت کیون نہو اسیوقت فصد کھول دینی چاہیے بعد رعایت دس چیزون کے۔ اکثر بعض حمیات مین گو حاجت ہو مگر فصد سے طبیعت کو مادہ کے دفع اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہی اسواسطے کہ کچھ مقدار مادہ کی فصد کی وجہ سے کم ہو جاتی ہی۔ مگر یہ فصد بلا حاجت اُسیوقت جائز ہی کہ سخنہ اور قوت وغیرہ رخصت فصد کی دیتے ہون۔ حمی دموی مین استفراغ بذریعۂ فصد کے ضرور ہوتا ہی مگر ابتدا مین خون بافراط نکالنا جائز نہین ہی۔ اور بروقت نضج کے فصد مفرط ضرور ہی اور اکثر حمی دموی بعد فصد کے فوراً زائل ہو جاتی ہی۔ جو مزاج بشدت بارد ہو اُنکے بدن کی فصد نہ کھولنی چاہیے اور جو بلاد بہت سرد ہون انہین بھی استعمال فصد کا ناجائز ہی اور بروقت درد شدید کے اور بعد ایسے استحمام کے جو محلل ہو اور عقیب جماع کے اور تا امکان اُس سن مین جو چودہ برس سے کم ہو ایضاً سن شیخوخت مین بقدر امکان ہان اگر اعتماد سخنہ پر ہو اور پر ہونا عضل کا اسطرحپر کہ سرخی اور ڈھیلے نہون اور کشادگی رگون کی اور اُنکا پر ہونا اور سرخی رنگ کی ظاہر ہو ایسے مشائخ اور کم سن لوگون کی فصد پر جرأت ہو سکتی ہے۔ کم سن لڑکے بتدریج اور تھوڑی تھوڑی فصد کے خوگر کیے جاتے ہین جنکے بدن زیادہ لاغر ہون خواہ زیادہ فربہ ہون خواہ بدن مین زیادہ تخلخل اور ڈھیلا پن ہو خواہ بدن سپید اور ڈھیلے ہون خواہ زرد بدن کہ انہین خون مطلق معلوم نہو انکی فصد سے بھی احتراز کرنا واجب ہی جبتک ممکن ہو۔ اور جس ابدان کے امراض طولانی ہو چکے ہون اُن کی فصد بھی نہ لینی چاہیے مگر اینکہ فساد خون اُن ابدان کا مستدعی فصد کا ہو پھر مضائقہ نہین۔ مگر خون کو بتامل دیکھنا چاہیے اگر سیاہ اور گاڑھا ہو نکالنا چاہیے اور سپید اور رقیق ہو فوراً بند کر دینا واجب ہی کہ ایسے خون کے نکالنے مین خطرہ عظیم ہے۔ بروقت امتلاے طعام کے بھی فصد سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مادہ ناپختہ بطرف رگون کے جذب ہو عوض اس رطوبت کے جو فصد سے نکل گئی۔ اور بروقت امتلاے معدہ اور امعاء کے فضلہ محبوس خواہ اُس فضلہ سے جو قریب بہ محسوس ہو ایضاً فصد سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ اس فضلہ کے نکالنے کی کوشش پہلے فصد سے کرنی چاہیے سدہ اور قریب معدہ کے فضول کو بذریعۂ قے کے اور نیچے کی امعاء کا ثفل جس طور سے نکل سکے تو بذریعۂ حقنہ کے ہو نکالنا چاہیے جس شخص کو تخمہ عارض ہو اُسکی فصد بھی نہ لینی چاہیے بلکہ اتنی مہلت دینی چاہیے کہ تخمہ ہضم کے

جس شخص کا فم معدہ ذکی الحس ہو خواہ ضعیف ہو خواہ باعتبار خلقت کے معدہ مین خلط صفراوی زیادہ پیدا ہوتی ہو ایسے اشخاص کی فصد پر بھی جرأت نکرنی چاہیے خصوصًا نہار منھ بہت مضر ہے جسکا فم معدہ ذکی الحس ہے اُسکی شناخت لاذع اور تیز چیزون کے کھلانے وقتی اور ضعف فم معدہ کے ہیجان اشتہا اور اوجاع فم معدہ سے ہوتی ہے۔ اور جسکے معدہ مین قابلیت صفرا اور بکثرت تولد اس خلط کا ہو اُس کی شناخت یہ ہے کہ ہمیشہ متلی بنی رہتی ہے اور قے صفراوی زیادہ عارض ہوتی ہے ہر وقت اور اُسکا منھ ہمیشہ تلخ رہتا ہے۔ یہ لوگ اگر انکی فصد کھولی جاے اور انکے فم معدہ کی کوئی تدبیر پہلے سے نہ ہوئی ہو فصد سے خطرۂ عظیم پیدا ہوگا اور بیشتر بعض کی ہلاکت عارض ہوتی ہے۔ پس فم معدہ کے ذکی الحس کو اور اُسکو جسکا فم معدہ ضعیف ہو چند لقمے روٹی کے کھلا دینے چاہیین جو کسی رب ترش و خوشبو مین ڈبوئی گئی ہون۔ اور اگر ضعف بوجہ برودت مزاج کے ہو شربت شکر مین ڈبونا چاہیے جسمین خوشبودار گرم چیزین پڑی ہون خواہ پودینہ کا شربت اور معجون ممسک اور شربت بیہ ممسک پلاکر بعد ازان فصد کھولی جائے۔ اور جسکے معدہ مین صفرا پیدا ہوتا ہے پہلے اُسکو قے آب گرم سے ہمراہ سکنجبین کے کراکے اُسکے بعد چند لقمہ کھلائین اور تھوڑی دیر آرام دے کر بعد ازان فصد کھولی جاے اور بدل ما یتحلل اُس خون جید کا جو فصد سے خارج ہوگا اُسکا تدارک کرین اگر قوی ہو کباب مع اُسکے ثقل کے کھلائین کہ اگر وہ ہضم ہو جائیگا زیادہ تغذیہ کرے گا مگر مقدار مین کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہے بعد ازان فصد کرنی چاہیے کبھی نکسیر زیادہ چلنے کی وجہ سے کسی رگ سے فصد کرتے ہین خواہ رحم سے خون جاری ہونے کے روکنے کے واسطے خواہ خون مقعد اور سینہ کے خون کے روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کے جذب ہوکے بند ہو جاے اور یہ علاج قوی ہے اور نافع ہے ایسی فصد مین زخم کا تنگ زیادہ ہونا واجب ہے اور چند مرتبہ کھولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر باضطرار ایک ہی روز بھی ہوسکتا ہے بلکہ ایک دن کے بعد دوسرے روز ہر مرتبہ خون کم لیا جاے اگر ممکن ہو۔ حاصل یہ ہے کہ شمار مین فصد دن کا زیادہ ہونا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کرین۔ جو فصد بلا حاجت کھلتی ہے اُسی سے صفرے کا ہیجان ہوتا ہے اور اُسکے بعد خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہے اسکا تدارک آب شیرا اور خشکہ وغیرہ سے کرین۔ اور جو شخص دوبار فصد کھلوائے اور پہلی فصد سے اُسے کچھ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہونچی ہو چاہیے کہ دوبارہ کی فصد مین اُسکی رگ طول مین کھولی جاے تاکہ حرکت مفصل کی اُسکے التحام اور رگ جانے سے باز رکھے اور فصد وسیع کھولی جاے اور اگر باینہمہ خوف یہ ہو کہ خون بند ہو جاے گا بہت جلد مقام زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک سے بھگو کر رکھین اور اوپر اُسی مقام سے پٹی باندھین اور اگر نشتر مین بر وقت فصد کے روغن لگا دین بسرعت التحام یعنے زخم کے بھر آنے کو منع کرے گا اور درد بھی کم ہو جاے گا اور مقام فصد کو ملین اور روغن زیتون وغیرہ اُس مقام پر لگائین اور مالش بہ نرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملین اُسکے بعد کپڑے سے ملین جو رہنا درمیان فصد اول و فصد دوم کے ہیئت مقام فصد کو ملتحم کر دیتا ہے۔ وہ قواعد بھی یاد کرنے چاہیین جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیس مین بیان ہوئے ہین کہ فصد کے واسطے بھی انتظار اُس روز کا کرین جس دن ہواے جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اِسکی ضرورت ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد اُن لوگون کی جنکے مزاج مین وسوسہ ہے اور فصد مجانین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو اور زمانہ نوم مین ہون ضیق یعنے تنگ ہونی چاہیے تاکہ نزف الدم پیدا نہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا نہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کھولنی تاخیر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہے درمیان فصد اول و دوم کے بوجہ ضعف مفصود کے

اگر مفصود ضعیف نہو نہایت کم یہ ہی کہ ایک ساعت کا وتفہ دونون فصد مین کیا جائے - ارسال دم سے مراد یہ ہے کہ دن بھر خون فصد کا بند نکیا جائے - فصد دو رب یعنے ترتیبی مناسب اُنکی ہی جو ایک دن دوسری فصد کھلوانے کا قصد کرے - اور عرض مین فصد اسکو مناسب ہے جو دوسری فصد بعد ایک ساعت کے کھلوائے - اور طولانی فصد اُسکی کھولنی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تین خواہ چار مرتبہ کھلوانیکا قصد کرے اور جسکا یہ ارادہ نہو کہ چند دنون تک ہر روز فصد کھلوائے جسقدر فصد کے بعد درد زیادہ ہو زخم پورا ہوتا ہی فصد دوسری مین خون زیادہ نکالنے سے غشی پیدا ہوتی ہی مگر اینکہ دوبارہ فصد لینے والا کچھ کھالے - پہلی اور دوسری فصد کے بیچ مین سو رہنے سے فضول کا اخراج ہمراہ خون کے نہین ہوتا اسلیے کہ نوم کی وجہ سے اخلاط اندر بدن کے سما جاتے ہین - منجملہ فوائد دو مرتبہ فصد کھولنے کے بڑا فائدہ یہ ہی کہ قوت مفصود کی محفوظ رہتی ہی اور استفراغ بھی پورا ہو جاتا ہی جسقدر استفراغ واجب ہی - دوسری فصد بہتر یہ ہی ہے کہ دو خواہ تین دن کی تاخیر کرکے کھولی جائے - بعد فصد کے بہت جلد رہنے سے اکثر اعضا مین انکسار اور ٹوٹنا پیدا ہوتا ہی - قبل فصد کے استحمام سے اکثر بدشواری خون برآمد ہوتا ہی اسلیے کہ جلد مین غلاظت پیدا ہوتی ہی اور جلد کی نرمی اور آمادہ ہونا اُسکا واسطے لغزش اور پھیلنے کے مانع برآمد خون کا ہوتا ہی ہان اگر مفصود کا خون بہت غلیظ ہو اُسوقت استحمام سے یہ مضرت زائد پیدا نہین ہوتی - فصد کھلوانے والے کو مناسب ہی کہ فصد کے بعد سیر ہو کر کھانا خواہ پینا ترک کرے بلکہ بتدریج غذا کو بڑھائے اور پہلے غذائے لطیف کا استعمال کرے - اور اسیطرح بعد فصد کے ریاضت پوری بھی ترک کرے بلکہ لیٹنے اور استراحت کی طرف میلان خاطر رکھے - اور استحمام محلل بعد فصد کے نکرے جس شخص کے ہاتھ مین بعد فصد کے ورم پیدا ہو جائے چاہیے کہ بقدر تحمل دوسرے ہاتھ کی فصد کھلوائے خواہ مقام ورم پر مرہم اسفیداج رکھے اور گرد اُسکے مبردات قویہ کو طلا کرے جس شخص کے بدن مین اخلاط کا غلبہ ہو اور فصد کھلوائے بوجہ فصد کے ثوران اور جوش اخلاط مین پیدا ہوگا اور تمام بدن مین یہ اخلاط جاری اور روان ہو جائینگے - پھر انکی اصلاح محتاج فصد متواتر کی ہوگی خون سوداوی بھی محتاج فصد متواتر کا ہی فی الحال توخفت پیدا ہو جاتی ہی اور زمانہ شیخوخت مین چند امراض پیدا ہوتے ہین از انجملہ سکتا ہی - اکثر بوجہ فصد کے حمیات کا ہیجان پیدا ہوتا ہی اور یہ حمیات اکثر تحلیل عفونت کرتے ہین - جو صحیح آدمی فصد کھلوائے اُسپر واجب ہی استعمال اُس چیز کا جو باب شراب مین مذکور ہو چکی ہین - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فصد کی رگین اوردہ بھی ہین اور شرائین بھی مگر شرائین کمتر کھولی جاتی ہی - اور بوجہ اُس خطرہ کے جو شریان کے کھولنے سے پیدا ہوتا ہی اُسکے چھیڑنے سے احتراز کرتے ہین اور وہ خطرہ یہ ہی کہ خون جاری ہو جاتا ہی کم سے کم ضرر یہ ہی کہ انوسما یعنے سیلان خون پیدا ہوتا ہی اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہی جب نشتر باریک اور تنگ لگایا جائے - باینہمہ اگر شریان کا خون بعد نکلنے بمقدار ضرورت کے بند ہو جائے نفع عظیم پیدا ہوتا ہی اُن امراض مین جنکی جہت سے فصد کھولی گئی ہو اور اکثر شریان کی فصد اُسیوقت نافع ہوتی ہی کہ جب کوئی شریان قریب اُس عضو کے ہو جسمین کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہی اور اُس مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اُسوقت جب ایسے شریان قریب کی کھولی جاتی ہے بہت نافع ہوتی ہے بشرطیکہ اُسکے کھولنے مین خطرہ اور اندیشہ نہو - جو رگین ساکن ہاتھ کی کھولی جاتی ہین شمار مین چھ ہین قیفال یعنے سارو اور اکحل یعنے ہفت اندام باسلیق اور حبل الذراع اور اسیلم اور ابطی جو شعبہ باسلیق کا ہی اور سارو سے زیادہ اسلم ہی یعنے اُسکے کھولنے مین خوف شریان پر پہونچنے کا نہین ہی پہلے تینون رگین اکحل باسلیق ابطی ما بعض کے اوپر کھولی جائین یعنے جو مقام پہونچے اور بازو کے بیچ مین جھکتا ہی اور جہان ہاتھ مین خم پیدا ہوتا ہی اُس سے تھوڑا اوپر ہی ہو کھولنی چاہیے یعنے پٹی نیچے باندھکر جب رگ اوپر برآمد ہو کھولی جائے اور مابعض کے نیچے خواہ برابر کھولنا نچاہیے تاکہ خون بخوبی برآمد ہو جسطرح دھار چھوٹی ہی جاری رہے اور اِس مقام کے نشتر لگانیمین پٹھے پر آفت پہونچنے کا خوف نہیں رہتا

ورنہ شریان کو آفت پہونچتی ہے۔ اور اسیطرح قیفال کی اگر فصد طول مین کھولی جائے دیر مین زخم پورا ہوتا ہو اسلیے کہ یہ رگ جوڑ سے تعلق رکھتی ہو اور جو رگ مفصلی نہو اور جوڑ سے بے تعلق ہو انکی فصد طول مین اچھی ہو۔ عرق النسا اور اسیلم کی و نیز اور رگون کی فصد مین رائے صائب یہی ہے کہ طول مین کھولی جائے۔ اور معہذا مناسب ہو کہ قیفال کی فصد اس عضلہ کی سرے نشتر دور پڑے جو موضع نرم مین پر ماسکے واقع ہو اور وسیع زخم لگایا جائے اور دو بیرالشریہ لگانا چاہیے کہ ورم پیدا ہوگا۔ اکثر فصاد کو اکثر مقام قیفال مین خطا ہوتی ہے ایک نشتر لگانے سے بُرائی پیدا نہین ہوتی گو کہ گہرا لگایا ہو بلکہ اذیت کا پیدا ہونا فقط مکرر زخم لگانے سے ہوتا ہے۔ پور جانا زخم قیفال کا دیر مین اسیوقت ہوتا ہو کہ فصد طول مین ہو اور گہری فصد کھولنی اُسوقت چاہیے کہ دوبارہ پھر کھولنے کی ضرورت ہو۔ اگر قیفال نظر نہ آئے اور ملنا دشوار ہو اُسکا کوئی شعبہ جو گھٹنے کی جانب وحشی یعنی بیرونی جانب مین بطرف انگوٹھے سیدھے مین تلاش کرکے کھولا جائے۔ ہفت اندام کے نیچے ایک پٹھا ہو اُسمین نشتر لگنے کا خوف ہو اور کبھی بیچ مین دو پٹھون کے ہوتی ہے لہذا واجب ہو کہ یہ رگ حتوالا کھولی جائے اور لٹکا کر فصد کھولنی چاہیے یعنے اُچھلتا ہوا نشتر لگانا چاہیے جو گہرا نہو۔ اور کبھی ہفت اندام کے اوپر ایک باریک پٹھہ ایسا دراز ہوتا ہو جیسے وتر بس اسکی شناخت کرکے فصد کھولنی چاہیے اور احتیاط کامل رہے ایسا نہو کہ نیشتر اُسی پٹھہ تک پہونچے ورنہ خدر ضرور پیدا ہوگا جیسکی رگ موٹی اور نمودار ہوتی ہو اُسکے ہاتھ مین یہ شعبہ پٹھے کا بہت ظاہر ہوتا ہے۔ اگر خطا سے اس پٹھہ مین نشتر لگ جائے بہت اذیت ہوگی اگر غلطی سے پڑجائے پھر فصد کے پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اُسپر ایسی چیز رکھنی چاہیے کہ پور جانے سے منع کرے اور علاج وہی کرنا چاہیے جو عصب کے جراحات کا علاج ہو اور اُسکا بیان کتاب چہارم مین کیا گیا ہو۔ بہت بڑی احتیاط رہے کہ زخم کے قریب کوئی شئے تبرید کرنیوالی نہ پہونچے جیسے آب برگ کو اور صندل وغیرہ بلکہ اُسکے گرد اور تمام بدن مین روغن گرم کی مالش کرنی چاہیے حبل الذراع کا بھی مورب کھولنا مناسب ہو مگر اینکہ دونون طرف سے کٹی ہوئی ہو اُسوقت بناچاری طول مین کھولنی چاہیے۔ باسلیق مین خوف یہ ہو کہ اُسکے نیچے شریان ہو اسکی حفاظت ضرور ہو اسلیے کہ اگر شریان تک نشتر پہونچیگا خون بند نہوگا خواہ بند بدشواری ہوگا۔ بعضے آدمی کی باسلیق کے گرد دو شریان ہوتی ہین جب ایک شریان دکھائی دے فصاد گمان کرتا ہو کہ اب نشتر شریان تک پہونچنے کے رہائی حاصل ہوئی اور اس اطمینان سے دوسرے شریان پر نشتر بیدھڑک مارتا ہو لہذا اسکو پہلے سے پہچان لینا واجب ہو۔ جب پٹی باندھتے ہین اکثر اوقات وہ مقام پھول جاتا ہو لیکن یہ پھولنا کبھی بوجہ برآمد ہونے شریان کے ہوتا ہو اور کبھی باسلیق پھولتی ہو اور کوئی کیون نہین پھولے چاہیے کہ پٹی کھولکر لین اور نرم نرم مالش کرین بعد ازان پھر پٹی باندھین اگر پھر پھولے دوبارہ یہی ترکیب کرین پھر بھی اطمینان نہو کچھ حرج نہین باسلیق کو چھوڑکر اُسکا شعبہ جسکا نام ابطی ہو کھولین اور وہ شعبہ پہونچے کی جانب انسی یعنی اندرونی پر ہے نیچے ہٹ کر باسلیق سے اسلیے کہ پھول جانے مین اکثر غلطی واقع ہوتی ہو باسلیق شریان سے مشتبہ ہو جاتی ہے اکثر بوجہ باندھنے اور پھولنے کے حرکت شریان کی ٹھہر جاتی ہو جب اسکو اُٹھاتے ہین اور شہوق پیدا کرتے ہین گمان ہوتا ہو کہ کوئی ورید ہو اسیوجہ سے فصاد کھول دیتا ہو جسوقت کسی رگ کی بندش کیجائے اور بعد بندش کے مثل دانہ مسور کے خواہ مثل چنے کے گول گول کچھ برآمد ہو وہی ترکیب کرنی ضرور ہو جو باسلیق کے اشتباہ مین مذکور ہوچکی۔ باسلیق کی فصد جسقدر نیچے اُتار کر کھولین خطا سے اسلم ہوگی نشتر کا مسلک خلاف جہت اس شریان مین ہونا چاہیے جو اس رگ کے قریب ہو۔ خطا باسلیق کی فصد مین فقط بوجہ شریان کے نہین ہو بلکہ اُسکے نیچے ایک عضلہ بھی ہو اور ایک پٹھہ ہو ان دونو کے سبب سے بھی خطا واقع ہوتی ہو اور اسکی خبر اوپر باب تشریح مین ہم دے چکے ہین۔ باسلیق مین خطا ہونے کی اور نشتر شریان تک پہونچنے کی شناخت یہ ہے

کہ خون رقیق اشقر اُچھلتا ہوا نکلے اور مجس مین نرمی پیدا ہو پس بہت جلدی کر کے مُنھ مین زخم کے پشم ارنب یعنے خرگوش بھر دینا چاہیے جس مین تھوڑی سی دواے کندر اور دم الاخوین اور صبر اور مرکی اور تھوڑی سی پھٹکری سبز اور پھٹکری سرخ ملی ہو اور سرد پانی اُسپر ٹپکانا چاہیے اور مقام فصد سے اوپر ایسا باندھنا چاہیے پٹی وغیرہ سے کہ خون بند ہوجائے اگر بند ہوجاے تین روز تک ہرگز نہ کھولین اور بعد تین روز کے بھی تا امکان احتیاط کرنی ضرور ہو اور گرد زخم کے ادویہ قابضہ کا ضماد کرنا چاہیے۔ اکثر لوگ اس شریان کو کاٹ ڈالتے ہین تاکہ سمٹکر اور اینٹھ کر گوشت اسپر جم جاے اگر اس جہت سے خون بند ہو۔ اور اکثر لوگ بوجہ جاری ہونے خون کے مرجاتے ہین۔ اور اکثر کی موت اسوجہ سے ہوجاتی ہو کہ تحمل اس سخت بندش کا جو بغرض بند ہونے خون کے کیجاتی ہے نہین کر سکتے وہ بندش ایسی سخت ہوتی ہو کہ عضو کی موت اُس سے پیدا ہوتی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ خون کبھی اوردہ سے بھی بعد فصد کے جاری رہتا ہو۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ قیفال سے اکثر اُس خون کا استفراغ ہوتا ہو جو رقبہ اور گردن سے اوپر ہو اور بہت کم گردے کے نیچے کا خون برآمد ہوتا ہو۔ اور اطراف جگر اور شراسیف سے بڑھکر سراروکا استفراغ بکار آمد نہین ہوتا اور شراسیف کا تنقیہ اس فصد سے نہین ہوتا اور اسافل بدن کا تنقیہ ایسا جو تنقیہ مین شمار ہوسکے۔ ہفت اندام کا حکم متوسط ہو درمیان سرارو اور باسلیق کے اور اسکے فصد سے استفراغ اطراف تنور بدن یعنے از سینہ تا اسفل ہوتا ہو۔ حبل الذراع مشابہ قیفال کے ہے۔ اسیلم کا ذکر اس واسطے کیا جاتا ہے کہ داہنے ہاتھ کی یہ رگ کھولنی درد جگر کو مفید ہو اور بائین ہاتھ کی اوجاع طحال کو مفید ہو۔ اسپر پٹی نہین باندھی جاتی ہے جب تک خون خود بخود بند نہو جائے۔ اور جسکے بدن کی یہ فصد کھولی جاے اسکا بدن آب گرم مین رکھنا چاہیے تاکہ خون بند نہو اور بسہولیت نکلے اگر خون بضعف نکلتا ہو جیسے اکثر مقصود کا یہی حال ہوتا ہے۔ افضل فصد اسیلم کی یہی ہے کہ طول مین ہو۔ ابطی کا حکم اور باسلیق کا ایک ہی ہی۔ جو شریان داہنے ہاتھ کی کھولی جاتی ہو وہی ہے جو ہتیلی کے پشت درمیان سبابہ اور ابہام کے واقع ہے اُسکا فائدہ واسطے درد جگر اور حجاب کے جو مزمن ہو عجیب ہو جالینوس نے خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص اسے اِس رگ کی فصد کا حکم دیتا ہے اور اُسوقت جالینوس درد جگر مین گرفتار تھا خواب سے چونک کر فصد کھولی اور فوراً درد زائل ہوگیا۔ کبھی ایک اور شریان جو بہ نسبت اس رگ کے مائل بطرف بطن کف کے ہو اسی فائدہ کے واسطے کھولی جاتی ہے۔ جو شخص ہاتھ کے کسی رگ کی فصد کھلوائے اور خون نہ برآمد ہو پس براہ غلط اُسکے پیچیدہ کرلے اور اسپر سخت پٹی باندھے اور مکرر نشتر لگانے مین احتراز نکرے بلکہ دو دن خواہ ایک ہی روز یون ہی رہنے دے۔ پھر اگر ضرورت دوبارہ نشتر لگانے کی ہو مقام نشتر اول سے اوپر دوبارہ نشتر لگائے اور اُس سے نیچے ہرگز نشتر لگانا جائز نہین ہے۔ زور سے باندھنا ورم پیدا کرتا ہے پٹی کو سرد کرنا اور اسکو گلاب خواہ آب سرد سے تر کرنا بہتر ہو۔ واجب ہو کہ پٹی بندھی ہوئی جو قبل فصد کے نہ ہٹائے اور بعد فصد کے بھی اسکا سرکانا جائز نہین ہے۔ لاغر اندام کو پٹی بہت کسکر باندھنے کی ضرورت ہو اسلیے کہ اُنکی رگین خالی ہوتی ہین اور جب خون نکلتا ہو بدون سخت بندش کے اُسکا بند ہونا نہین ہوسکتا اور سخت بندش سے عضو بستہ دہ کی گویا موت پیدا ہوتی ہے اور اس عضو مین فساد عارض ہوتا ہے اور فربہ اندام کی رگین جبتک کسکر باندھی نہ جائین بخوبی ظاہر نہین ہوتی اسلیے ڈھیلی باندھنی مناسب نہین کبھی بعض فصاد جو خوب واقف اور ماہر ہین ایک لطف کی یہ بات کرتے ہین کہ درد کم ہوجاتا ہے اسطرح کہ ہاتھ کو نیچا کر کے پٹی مضبوط باندھتے ہین اور تھوڑی دیر نیچا رہنے دیتے ہین شاید درد نیچے تک اُتر کر متفرق ہونے کی جہت سے پوشیدہ ہوجاتا ہے اور بعض فصاد نرم دستہ خواہ نشتر کے

باریک سرے کو اس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہیں اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں درد میں تخفیف پیدا کرتی ہے زخم کے بند ہو جانے کو دیر تک روکتی ہے۔ جو رگیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں اگر ہاتھ میں ظاہر نہوں اور انکے شعبے ظاہر ہوں لازم ہے کہ شعبہ کے مقام پر ہاتھ کو باندھیں اور ملتے رہیں اور دیکھیں اگر بعد ترک مالش اور دباؤ کے خون ان شعبوں کی طرف گرتا ہے اور انکو پھولا دیتا ہے انھیں شعبوں کی فصد کھولنی چاہیے ورنہ ہرگز ان شعبوں کو نشتر سے نہ چھیڑیں۔ اگر ہاتھ کا دھونا بعد فصد کے منظور ہو پہلے جلد کو کھینچیں تاکہ زخم چھپ جائے اور بعد دھو ڈالنے کے پھر بصورت اول پھیر لائیں اور پٹی کو درست کر کے باندھیں یا ڈھیلا کریں یا روغن کتان سے پھاہا روئی کا تر کر کے پٹی کے نیچے رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ پٹی گول ہو جیسے ڈورا بٹا ہوا۔ اگر زخم کے منھ پر چربی ظاہر ہو چاہیے کہ بنرمی دور کریں اور کاٹنا مناسب نہیں ہے اور ایسے لوگوں کی دوسری فصد اور جگہ سے کھولی جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کے بند کرنے اور بند رکھنے کے اوقات معین ہیں اگرچہ مختلف ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن سے اگر پانچ رطل یعنے بوزن دو سیر تبریزی کسیقدر زائد خواہ چھ رطل یعنے ڈھائی سیر خون عین حالت حمی میں نکالا جاوے انھیں اسکا تحمل ہو سکتا ہے۔ اور بعض لوگوں کے بدن سے ایک رطل نکلنا دشوار ہوتا ہے اور نہ انھیں اسکا تحمل ہوتا ہے مگر اس مقدار کے بارہ میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ اور بیشتر پہلے غلیظ نہیں نکلتا ہے بلکہ رقیق اور سپید نکلتا ہے اس وجہ سے غلطی واقع ہوتی ہے اگر اس مقام پر علامات امتلاء خون کے موجود ہوں اور شاہد حال فصد واجب ہو پس فصد کرنے میں سستی کرنی نہ چاہیے کبھی بوجہ رنگ خون کے بھی غلطی واقع ہوتی ہے صاحب ورم کے بدن میں اسلیے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اسوجہ سے خون میں پہلے رنگ کم ہو جاتا ہے پھر جب ورم کے قریب کا خون آتا ہے سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے تیسرے نبض کی رعایت بھی بروقت نکالنے خون کے بطرف فصد کے ضرور کرنی چاہیے اگر زور سے نکلنا خون کا موجب خوف مفصود کا ہو خواہ رنگ خون کا بدل جائے یا نبض صغیر ہو جائے خصوصاً وہ صغیر جو مائل بضعف ہو اسوقت خون کو بند کر دینا چاہیے یا اگر جماہی خواہ انگڑائی یا ہچکی خواہ متلی پیدا ہو اور اسکے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ رنگ متغیر ہو جائے بلکہ تیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جائے اسوقت اعتماد نبض پر کر کے بشرط صغر اور ضعف کے روکنا چاہیے۔ جن لوگوں کو فصد سے بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہے وہی لوگ ہیں جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ جنکے بدن ڈھیلے اور متخلخل ہوتے ہیں۔ اور جنکی دیر میں غشی لاحق ہوتی ہے انکے بدن معتدل اور گوشت انکے سخت ہوتے ہیں۔ اطبا کہتے ہیں کہ فصاد کے ہمراہ مناسب ہے کہ نشتر بہت سے ہوں نوک دار بھی ہوں اور بے نوک کے بھی ہوں اور نوک دار بہتر ہوتے ہیں متحرک رگوں کے واسطے جیسے دواج وغیرہ۔ ایضاً فصاد کے ہمراہ ریشم کا لچھا خواہ تانت ہونی چاہیے اور آلہ ڈکرانے کا جو بلی خواہ پر کا بھی اس کے ہمراہ ضرور رہنا چاہیے اور خرگوش کے بال اور دوائے صبر اور کندر اور نافہ مشک اور دواء المسک اور قرص مشک کا پاس فصاد کے رہنا ضرور ہے شاید کسی مفصود کو غشی آ جائے اور یہ بڑا امر ہے جسکا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات ان چیزوں کا پاس موجود ہونا باعث رستگاری مفصود کی موت سے ہوتا ہے اسطرح سے کہ بروقت غشی کے فوراً الجھا ریشمی اسکے حلق سے اتار دے اور آلہ قے ڈکرائے اور خوشبو نافہ کی سونگھائے اور دواء المسک تھوڑی سے پلائے خواہ قرص مشک کھلائے کہ فوراً قوت مفصود کی برانگیختہ ہو جاتی ہے۔ اگر خون بند ہو جائے پس موئے خرگوش اور دوائے کندر سے پر کر دینا چاہیے۔ اکثر غشی تا وقتیکہ خون جاری رہے پیدا نہیں ہوتی بلکہ بعد بند ہونے

خون کے پیدا ہوتی ہو لیکن اگر بافراط نکلے اُسوقت اثناے برآمد خون مین بھی خوف عروض غشی کا ہوتا ہو لیکن حمی مطبقہ مین فصد کی وجہ اگر مریض قریب بغشی ہو جائے کچھ مضائقہ نہین اسیطرح ابتداے سکتہ اور خوانیق اور ایسے اورام جو عظیم اور مہلک ہون خواہ ایسے درد جو شدید اور محلل ارواح ہون لیکن ایسی فصد اُسوقت مناسب ہوتی ہے کہ قوت بدنی مریض کی قوی ہو۔ اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتھو نکی رگونکا بیان بہت بسط سے کر رہے ہین اور بات مین بات نکلتی چلی آتی ہو اور پانون کی رگونکا حال چھوٹا جاتا ہو اور سواے پانونکے اور مقامات کی رگین جنکی فصد کھولی جاتی ہو وہ بھی رہی جاتی ہین لہذا مناسب ہو کہ اسی سلسلہ مین ان رگونکا بیان بھی مسلسل کردین پانونمین ایک رگ عرق النسا نام رکھتی ہو اور اسکی فصد بجانب وحشی کعب کے نیچے خواہ اوپر کھولی جاتی ہے اور اس مقام سے اوپر ورک سے کعب تک پٹی باندھی جاتی ہو اور ایک بڑا کپڑا خواہ عصابہ لپیٹا جاتا ہو۔ مناسب یہ ہو کہ اس فصد کے کھولنے سے پیشتر استحمام کرے اور صواب یہ ہو کہ طول مین یہ رگ کھولی جائے اور پوشیدہ ہو اور اگر ملے اسکا شعبہ درمیان خنصر اور بنصر پانون کی انگلیون سے کھولا جاے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کے مرض مین بڑا ہو اسیطرح نقرس اور دوالی مین اور داء الفیل جسے پیل پا کہتے ہین اور دوبارہ کھولنا عرق النسا کا دشوار ہو۔ ایک رگ پانونمین اور ہو جسے صافن کہتے ہین اور یہ رگ بطرف انسی کعب کے ہو اور بہ نسبت عرق النسا کے یہ رگ زیادہ ظاہر ہو اور اسکی فصد واسطے امراض ان اعضا کے مفید ہو جو زیر جگر واقع ہین اور اطراف عالیہ کے مواد کا امالہ بطرف اعضاے سافلہ کے بھی اس فصد سے پیدا ہوتا ہو اسی جہت سے ادرار حیض کا بخوبی ہوتا ہو اور بواسیر کے منہ بھی کھلجاتے ہین۔ قیاس عقلی اسکا مقتضی ہو کہ عرق النسا اور صافن کا فائدہ ایک سا ہو جیسے ماہران تشریح پر مخفی نہین لیکن تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ مرض عرق النسا مین فصد عرق النسا کا فائدہ بہت زیادہ ہو شاید یہ بات بوجہ محاذات کے پیدا ہوتی ہو۔ فصد صافن کی افضل حالت یہی ہو کہ بطور توریب کھولی جاے بجانب عرق عرض کے منجملہ پانونکی رگونکے مابض بھی ہو اور یہ رگ اندرون رانون مین واقع ہو اسکا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہو لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہو واسطے ادرار حیض کے اور اوجاع مقعد اور بواسیر کے منجملہ انکے وہ رگ ہو جو پس عرقوب یعنے پے پاشنہ واقع ہو شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہو اسکا حال بھی وہی ہو جو صافن کا فصد مین ہو خلاصہ یہ ہو کہ پانون کی رگین ایسی ہین کہ انکی فصد سے فائدہ ایسے امراض مین ہوتا ہو جنکے مواد بطرف سر کے مائل ہون خواہ وہ امراض سوداوی ہون مگر فصد پانون کے رگون کی ضعف زیادہ پیدا کرتی ہو بہ نسبت ہاتھ کی رگون کے۔ جو رگین اطراف مین سر کے کھولی جاتی ہین سواے وداج کے اور رگون کی فصد مورب کھولنی افضل ہو۔ یہ رگین بھی کچھ از قسم اوردہ ہین اور کچھ از قسم شرائین کے ہین۔ اور وہ جیسے کہ عرق جبہہ یعنی پیشانی کی جو دونون ابرو کے بیچ مین کھڑی ہو یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہے خصوصاً اگر موخر مین سر کے گرانی پیدا ہو اور آنکھون کی گرانی کو مفید ہو اور جو درد سر مزمن اور لازم ہو۔ اور جو رگ سر کے بیچ مین ہے شقیقہ کے اور قروح سر کیواسطے کھولی جاتی ہے۔ دونون رگین جو کنپٹیون پر لپٹی ہوئی ہین اور دونون جو ماقین مین ہین اور اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین بدون مجوب دبانے کے۔ مگر واجب ہو کہ نشتر گہرا نہ لگایا جاے ورنہ اکثر ناصور پڑجاتا ہو اور ان رگون سے خون بہت کم نکلتا ہو اور انکی فصد سے درد سر اور شقیقہ اور آشوب چشم جو مزمن ہو اور دمعہ یعنے ڈھلکہ اور جھلی جو آنکھ پر پڑتی ہو اور پلکون کی کھجلی اور پلکون کے ثبور اور شبکوری کا فائدہ ہوتا ہو۔ تین اور رگین چھوٹی چھوٹی نیچے اُسی مقام کے ہین جہان پر کان کی لو بانون سے ملتی ہو ایک نہین سے بہت ظاہر اُسکی فصد ابتداے نزول الماء مین مفید ہو اور جبکہ معدہ سے بخارات بطرف سر کے اٹھین اور سر مین قابلیت زیادہ ہو اسی طرح کان کے زخمون کو خواہ پس گردن کے قروح اور پشت سر کے قروح کو مفید ہو بعض لوگ جو مدعی اس بات کے ہین کہ اگر پس گوش کی دونون رگین فصد مین کٹ جائیں

نسل انسان مفقود کی منقطع ہو جاتی ہے جیسے وہ فقرا جو تارک دنیا ہوتے ہین اس فعل کو اسی غرض سے کرتے ہین جالینوس اس حکم کا منکر ہی۔ انھین اور وہ سے دو اصین بھی ہین اور وہ دو رگین ہین جو ساتھ ہی ابتدائے جذام مین کھولی جاتی ہین اور خناق شدید اور ضیق نفس اور ربو اور بستگی آواز جو ذات الریہ مین پیدا ہو اور بہر بیٹھنے دمہ اور بہق جو خون گرم سے پیدا ہوا اور امراض طحال و رجبین مین بھی انکی فصد کھولی جاتی ہی۔ انکی فصد مین نشتر نوک دار درکار ہی چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا اور بندش کی کیفیت اس طرح پر ہونی چاہیے تاکہ سر بجانب مخالف اس رگ کے جھک جائے جسکی فصد کھولی جاتی ہی اس بندش سے رگ اُبھر کر بخوبی نمودار ہو جاتی ہی اور بعد ازان دیکھین کہ یہ کس طرف زیادہ نیچی ہی اسکے مخالف جہت مین رگ کو چھیڑنا چاہیے۔ اور جھکانا سر کا اس رگ کی فصد کیواسطے عرض مین چاہیے نہ طول مین جیسے فصد عرق النسا اور صافن مین کیا جاتا ہی معتدا فصد اس رگ کی طول مین ہونی چاہیے اُنھین رگون مین سے وہ رگ جو ہو ارنبہ یعنی کنارہ بینی پر واقع ہی اسکی فصد کا مقام وہی ہی جہان سے دونون کنارے پھٹکر الگ ہوئے ہین یعنے وہ مقام جو انگلی سے دبایا جائے اُسوقت ناک کے دو حصہ معلوم ہوتے ہین اُسی جگہ نشتر لگایا جاتا ہے اور خون اس سے بہت کم نکلتا ہی اس رگ کی فصد کلف یعنے جھائین اور کدورت لون اور بواسیر اور ناک کی کھجلی کو مفید ہی لیکن کبھی اس فصد سے سرخی رنگ کی ایسی مرض پیدا ہوتی ہی جو مشابہ سعفہ یعنے ریشہ کے ہوتی ہی اور تمام چہرہ پر یہ سرخی پھیل کر نمودار ہو جاتی ہی پس اس فصد سے اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہی جو رگین نیچے سر بینی کے قریب گڑھے کے ہین اُنکی فصد سدر اور دوار کو نافع ہی جو بوجہ خون لطیف کے پیدا ہوا ہو اور جو پرانے اوجاع سر مین ہون منجملہ انھین رگون کے چار رگ ہین اور چار رگین ہر ایک ہونٹھ پر ایک زوج واقع ہی اُنکی فصد قروح دہن اور قلاع اور سوڑھے کے درد اور ورم خواہ مسوڑون کی استرخا اور قروح خون بواسیر الشفہ اور ہونٹھ کے پھٹ جانے کو مفید ہی۔ ایک رگ زبان کے نیچے ہے باطنی ذقن پر خوانیق اور اورام لوزتین تو انکی فصد مفید ہی۔ ایک رگ زیر زبان اور خود زبان پر بھی ہی اُنکی فصد سے ثقل زبان (جو بوجہ خون کے پیدا ہوا ہو) دفع ہوتا ہی مگر اسکی فصد طول مین کھولنی چاہیے اگر عرض مین کھولین خون بدشواری بند ہوگا ایک رگ نزدیک بچھے کے یعنے نیچے کے ہونٹھ کے نیچے جہان بال اگتے ہین اُسکی فصد ہونٹھ کے اندر جہان دبانے سے رگ پیدا ہو گندہ دہنی کے علاج مین کھولی جاتی ہی ایک رگ ہنسلی کے قریب ہی فم معدہ کے معالجات مین کھولی جاتی ہے جو شرائین سر مین ہین انمین سے ایک شریان کنپٹی کی ہی کبھی اسکی فصد کھولی جاتی ہی اور کاٹ ڈالی جاتی ہے اور کبھی بہ نرمی نکال ڈالی جاتی ہے اور کبھی داغ دیجاتی ہی اور یہ سب باتین واسطے بند کرنے تیز نزلہ کے جو لطیف ہو اور آنکھون پر گرتا ہو اور واسطے ابتداے انتشار شعاع کے کیجاتی ہی۔ اور دو شریان دونون کانون کے پیچھے ہین اُنکی فصد اقسام رمد اور ابتدائے نزول الماء اور جھلی اور شبکوری اور درد سر مزمن کے واسطے مفید ہے لیکن یہ فصد خالی از خطرہ نہین اور دیر مین انکا زخم پورا ہوتا ہی جالینوس نے ذکر کیا ہی کہ ایک زخمی کے حلق مین ایک ٹکڑا شریان کا پایا گیا اور اُس سے خون مقدار صالح روان ہوا اسکا تدارک جالینوس نے دوائے کندر سے اور صبر اور دم الاخوین اور مرے کیا خون بھی بند ہو گیا اور جو درد طرف ورک مین اسکی مدت سے تھا وہ بھی دور ہو گیا۔ منجملہ اُن رگون کے جو بدن انسان مین کھولی جاتی ہین دو رگین پیٹ پر ہین ایک تو مقام جگر پر موضوع ہی اور دوسرے طحال پر داہنی رگ استسقا مین اور بائین امراض طحال مین کھولی جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فصد کیواسطے دو وقت ہین ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت اضطراری۔ اختیاری وقت دو پہر دن کا ہے بعد تمام ہونے ہضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے۔ اور وقت اضطراری وہ ہے کہ جس وقت تاخیر فصد

کی کرنے کوئی آفت پیدا ہوا اور گنجائش تاخیر کی نہو۔ اُسوقت کسی مانع کی طرف التفات نہین کیا جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ نشتر کُند سے مضرت زیادہ پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ اُس سے خطا پیدا ہوتی ہے اور رگ تک نہین پہونچتا ہے اور ورم پیدا ہوتا ہے اگر
نشتر درست ہو اُسے اندر چبھونا جائز نہین ہے بلکہ بآسانی رگ تک سر نشتر کا پہونچانا چاہیے اور یہی کوشش کرنی چاہیے کہ رگ
خوب اُبھر آئے اور نشتر گڑ دنا پڑے اور نشتر چبھونے سے کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ اُسکی نوک ٹوٹکر اندر رہجاتی ہے اور پھسلتی ہوئی
رگ مین رہتی ہے اور رگ سے نہین نکلتی ہے اگر اُسکے نکالنے مین زیادہ کوشش کی جائے خواہ زخم زیادہ بڑھایا جائے ضرر زیادہ
بڑھ جاتا ہے۔ اسیطرح قبل چھیدنے رگ کے کیفیت چبھیدگی نشتر کی جلد پر لگاکر دریافت کرنی چاہیے۔ اور جب ایک طرف ضرب نشتر کی پوری
نہ پڑے خواہ رگ خون نہ دے اور دوبارہ لگانا منظور ہو از سر نو امتحان نشتر کی تیزی اور کُندی کا کرلینا چاہیے ایسی کوشش کرنی
چاہیے کہ رگین خوب نمودار ہوجائین اور خون سے بھر جائین اور پھول جائین کہ پھر پھسلنا اور ہٹ جانا رگونکا کم ہوجائیگا اگر باوجود
اہتمام بلیغ کے رگین بخوبی نمودار نہون اور انمین خون کی پُری ہوجاے اور جہان پر نشتر لگانا چاہیے اس مقام مین بخوبی ظہور نہو پٹی کھولکر پھر دوبارہ
مالش کرکے بندش کرنی چاہیے اور ملتے ملتے جہان رگونکا گنج ہے اُترتے ہوے پھر چڑھنا چاہیے تاکہ دبانا صدمہ رگ کو خبردار کرے
اور ظاہر ہوجائے اور اسکا تجربہ دو اُنگلی یعنے سبابہ اور نر انگشت سے دباکر اُس مقام کو جہان پر امتداد رگونکا معلوم ہو اس طرح پر کرنا
چاہیے کہ پہلے دونون اُنگلی سے بند کرے اور پھر ایک اُنگلی سے بند کرے اور دوسرے سے خون کو روان کرے تاکہ ٹھہرے ہوے کا بروقت
روانی خون کے اور جذبہ بروقت خالی ہونے کے خون سے محسوس ہو۔ نشتر کا سرا اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ رگون مین در آئے اور زیادہ بڑا نہو
کہ دوسری طرف پار ہوجائے اور نیچے اس رگ کے جو شریان خواہ پٹھہ ہو اُس تک پہونچے زیادہ اُبھارنا رگ کا اُسی مقام مین ضرور
ہوتا ہے جسکی رگین باریک ہون لیکن جسوقت نشتر فصاد ہاتھ مین بارادہ فصد کے لے چاہیے کہ انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی سے گرفت کرے
اور سبابہ واسطے چبھونے اور مس کرنے کے بیچ مین چھوڑ دے اور نشتر کے آدھے پھل سے گرفت کرے اس سے کم طرف دنبالہ کے گرفت
کرنی جائز نہین ورنہ قرار نشتر کو اچھی طرح نہوگا اور اگر رگ کسی ایک طرف ہٹتی ہو اُسکی جہت مقابل مین بندش کردے اور اگر دونون طرف
جنبش کرتی ہو طول مین اُس رگ کو کھول دے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بندش اور دبانا بقدر احوال جلد کے سختی اور غلاظت اور بقدر
کثرت لحم اور زیادتی گوشت کے کم وبیش ہونی چاہیے اور پٹی قریب مقام نشتر لگانے کے باندھنی چاہیے اگر قریب باندھنے سے رگ
چھپ جائے اُسپر نشان سیاہی وغیرہ سے بنی سرکاکر باندھنا چاہیے اور نشان لگانیکا فائدہ یہ ہے کہ محاذات اور سامنا جاتا رہے اور
بالیمہ گہرا زخم نہ لگانا چاہیے۔ اگر رگ اونچی نہو اور اُبھر نہ سکے لاغر اندام مین شگاف جلد کرکے رگ پیدا کرنا جائز ہے اور پھر گدّی
کپڑے کی لگاکر پٹی باندھین مفصل اور کُہنی کے پاس پٹی باندھنے خواہ بندش کرنے سے امتلا رگون کی بخوبی خون سے نہین ہوتی ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے بوجہ امتلا بدنی کے پسینا بکثرت نکلتا ہو وہ محتاج فصد کا ہے اور اگر جس محموم کے درد سر ہو اور
اسکے لیے فصد کی تجویز ہو خود بخود اسہال طبعی عارض ہوتا ہے پس فصد سے استغنا ہوجاتی ہے۔ جس وقت بعد فصد کے دھونیکا ارادہ ہو
جلد کو ہاتھ کی اپنی اُنگلی سے خوب کھینچکر ملین تاکہ سوراخ زخم کا چھپ جائے بعد ازان دھوئین اور پونچھین اور پٹی رکھین اور جلد کو
چھوڑ دین کہ اپنی وضع سابق پر آجاے

## فصل اکیسوین حجامت کا بیان

حجامت پچھنے لگانے کو کہتے ہین اور پچھنے کا فائدہ
جلد کے قربت کے مادہ مین تنقیہ کرنے سے وہ ہے بہ نسبت فصد کے اور حجامت سے خون رقیق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ برآمد ہوتا ہے

منفعت اسکی فربہ اور شاداب بدن مین کہ اُس خون مین غلاظت زیادہ ہو اور بوجہ فرط غلیظ کے بخوبی نکل نہ سکے بہت کم ہے اسلیے کہ حجامت خون کو بخوبی اخراج نہین کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہ بھی بہ تکلف نکلتا ہے اور بعض عضو ایسے بھی ہوتے ہین کہ بوجہ حجامت کے انمین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور حجامت کا حکم طبیب اول ماہ مین نہین دے سکتا ہے اسلیے کہ ابتدائے ماہ مین اخلاط مین حرکت پیدا نہین ہوتی اور آخر مہینے مین بھی بوجہ نقصان ہوجانے کے اخلاط مین حجامت جائز نہین ہے۔ بلکہ درمیان ہر مہینے کے حجامت کا وقت ہے کہ اسوقت اخلاط مین ہیجان ہوتا ہے اور زیادتی بھی اخلاط مین بوجہ زیادتی نور ماہ کے اسوقت ہوتی ہے اور مغز سرون مین زیادہ ہوجاتا ہے اور پانی بھی نہرون مین جن مین جذر اور مد ہو بڑھ جاتا ہے۔ افضل اوقات حجامت دن کی دوسری خواہ تیسری ساعت ہے اور بعد حمام کے حجامت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ہان جس شخص کا خون غلیظ ہو اُسکو استحمام واجب ہے اور پھر ایک ساعت گرم ہو کر حجامت کرلے۔ اکثر آدمی گلے بد نہین حجامت ناپسند کرتے ہین اور خوف کرتے ہین کہ اُس سے حس اور ذہن کو ضرر پہونچتا ہے۔ حجامت نقرہ پر یعنی گردن یا پس گردن پر قائم مقام فصد اکحل کے ہے اور گرانی ابرو کو مفید ہے اور پلکون کو سبک کردیتی ہے اور آنکھ کی کھجلی بھی دور کرتی ہے اور گندہ دہنی کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اور حجامت بیچ مین دونون شانون کے قائم مقام فصد باسلیق کے اور وجع منکب یعنی مونڈھے اور حلق کو مفید ہے اور ایک اخدعین یعنی پشت کی دونون رگونپر جنکو ورید کہتے ہین حجامت کرانی قائم مقام فصد قیفال یعنے سرارو کی ہے اور سر کے رعشہ کو مفید ہے اور جو اعضا سر مین ہین جیسے چہرہ اور دانت چھوٹے اور بڑے اور کان اور آنکھ اور حلق اور ناک کو مفید ہے۔ مگر فقرہ پر حجامت سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہے جیسا جناب رسالت مآب صلوات اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے اسلیے کہ مؤخر دماغ مقام حافظہ کا ہے اور اس مقام مین بوجہ حجامت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور درمیان دونون شانون کے حجامت سے فم معدہ اور اخدعین کی حجامت سے اکثر سر مین رعشہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ فقرہ کی حجامت تھوڑا نیچے اُتر کے کرنی چاہیے اور کاہل کی حجامت تھوڑی اوپر چڑھکر مگر اینکہ اس سے امید معالجہ نزف الدم اور کھانسی کی ہو اسوقت دونون شانون کی حجامت مین اوپر چڑھنا مضر ہے بلکہ نیچے اُتر کر کرانی چاہیے۔ یہ حجامت کاہل و اخدعین کی نافع ہے امراض مین سینہ کے جو دموی ہون۔ اور ربو دموی کو مفید ہے مگر معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور خفقان پیدا ہوتا ہے ساق پر حجامت قریب فصد کے ہے اور خون کو اخراج کرتی ہے اور حیض کا ادرار کرتی ہے اور جو شخص سپید رنگ ہو اور انکا بدن متخلخل اور خون اُنکا رقیق ہو اسلیے واسطے حجامت ساقین کی بہت مناسب ہے بہ نسبت فصد صافن کے حجامت پیش سرکی اور سرکی بموجب دعوے بعض اطبا کے اختلاط عقل اور دوار کو نافع ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ شیب یعنے پیری دیر تک پیدا نہین ہوتی مگر ہمکو اس قول مین اعتراض ہے اسلیے کہ یہ حکم کلی نہین ہے بعض ابدان مین یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور بعض مین نہین ہوتا ہے بلکہ بعض ابدان مین اس حجامت کی وجہ سے شیب بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ یہ حجامت امراض چشم کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت بہت زیادہ ہے کہ جرب عین اور بثور اور مور سرخ کو فائدہ تامہ ہوتا ہے مگر ذہن کو مضر ہے اور حماقت اور نسیان اور برودت جگر مین پیدا ہوتی ہے اور امراض مزمن اور قسم کے بھی پیدا ہوتے ہین اور جنکی آنکھون مین پانی اُتر آیا ہو انکو ضرر پہونچتا ہے ہان اگر وقت اور حال مریض دونون ایسے ہون کہ اسوقت اسکا استعمال واجب ہو پھر یہ ضرر پیدا نہین ہوتا زیر ذقن کی حجامت سے دانت اور چہرہ اور حلقوم کو فائدہ ہوتا ہے اور سر اور دونون فک یعنے جبڑون کو مفید ہے حجامت قطن یعنے میان دوران کے انکے دنبل اور خارش اور بثور کو نافع ہے اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور ریاح مثانہ اور رحم اور پشت کی خارش کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر یہ حجامت آگ کے ذریعہ سے پچھنے لگا کر خواہ بدون پچھنے کے ہو جب بھی فائدہ دیگی اور پچھنے لگا کر زیادہ قوی ہے سوائے مادہ ریحی کے واسطے اور ریحی مادہ مین خالی سینگی ٹوٹ جانا قوی ہے کہ تحلیل

اور استیصال ریاح اس مقام سے بلکہ ہر مقام سے ہوجاتا ہی - دونون ران پر حجامت آگے کی طرف ورم خصیتین کو نافع ہی اور خراجات ران اور ساقین کو بھی مفید ہی اور رانون کے نیچے اور رانون کے اوپر پیچھے کی طرف سے اورام اور خراجات جو الیتین مین پیدا ہوتے ہین خواہ اسفل کہے پر ضربان رکبہ کو جو بوجہ اخلاط حارہ کے پیدا ہوا ہو فائدہ مند ہی اور خراجات ردی اور قروح کہنہ جو ساق مین اور پانؤن مین ہون انکو مفید ہی کعبتین پر حجامت احتباس حیض اور عرق النسا اور نقرس کو فائدہ دیتی ہی حجامت بلا شرط کبھی واسطے جذب مادہ کے اُس طرف سے جدھر متحرک کیجاتی ہی جیسے پستان پر محجمہ واسطے بند کرنے خون حیض کے رکھتے ہین کبھی محجمہ سے غرض یہ ہوتی ہی کہ جو ورم اندر وار ہو باہر کو اُبھر آئے تاکہ دوا کا اثر اُس ورم تک پہونچے - اور کبھی غرض یہ ہوتی ہی کہ عضو رئیس کا ورم بطرف عضو خسیس کے منتقل ہوجائے جو رئیس کے قریب میں ہی اور کبھی یہ مطلب ہوتا ہی کہ عضو معین مین گرمی پیدا ہو اور خون اسکی طرف کھنچکر پہونچے اور جو ریاح عضو مین بھرے ہوئے ہین انکی تحلیل ہوجائے کبھی یہ مراد ہوتی ہی کہ جو عضو اپنے موضع طبعی سے اُتر گیا ہو خواہ الگ ہوگیا ہی اپنے مقام اصلی کی طرف پلٹ آئے جسطرح مرض قیلہ مین کیا جاتا ہی کبھی تسکین درد کے واسطے وضع محاجم کرتے ہین جیسے درد قولنج لازم مین ناف پر وضع محاجم کرنا خواہ ریاح شکم مین خواہ رحم اوجاع مین جو بروقت حرکت خون حیض کے پیدا ہوتے ہین ناف پر وضع محاجم سے تسکین ہوتی ہی - خواہ ورک پر سینگی توڑنے عرق النسا کو فائدہ ہوتا ہے یا اگر خوف اُتر جانے ارخلع کا ہو ورک پر وضع محجمہ سے روک ہوجاتی ہی - مابین دونون ورک کی حجامت دونون ورک اور دونون رانون کو اور بواسیر اور صاحب قیلہ اور جنھین نقرس کا مرض ہو مفید ہی مقعد پر حجامت تمام بدن سے جذب کرتی ہی اور سر سے بھی جذب کرتی ہی اور امعا کے امراض کو نافع ہی اور فساد حیض کو نافع ہی اور بدنین بوجہ اسکے سستی پیدا ہوتی ہی - حجامت باشرط کے تین فائدے ہین پہلا فائدہ یہ ہی کہ خاص عضو محجوم سے استفراغ مادہ کا ہوجاتا ہی دوسرا فائدہ یہ ہی کہ جوہر روح کا باقی رہتا ہی اور بہ تبعیت اُس خلط کی جو حجامت سے مستفرغ ہوتی ہی استفراغ جوہر روح کا نہین ہوتا تیسرا فائدہ یہ ہی کہ اعضاے رئیسہ سے استفراغ نہین ہوتا ہی واجب ہی کہ پچھنے گہرے لگائے جائین تاکہ اندر سے مادہ نکل آئے اور اکثر موضع چسپان ہونے محجمہ کا سوج جاتا ہی پھر اُسکا چھوٹنا دشوار ہوتا ہے چاہیے کہ چھڑون سے خواہ اسفنج لیکے ابر مردہ سے نیم گرم پانی مین بھگو کر چھڑائین اور گرد پچھنے کے پہلے گرم پانی سے سینکین - اور یہ صورت اکثر پیدا ہوتی ہی جب گرد پستان کے واسطے بند کرنے رعاف یا خون حیض کے پچھنے لگائے جاتے ہین - اسواسطے خاص پستان پر نہین لگاتے ہین اگر پچھنے لگانے کے مقام مین روغن کی مالش کرنی چاہیے کہ بعد اُسکے فوراً حجامت کیجائے اور تاخیر اور مدافعت جائز نہین ہی اور پہلے بار سُبک اور نرم لگائین جو بہت جلد اور آسانی سے چھوٹ جائے بعد ازان رفتہ رفتہ گہرے لگانے چاہیے جنکی حجامت کرتے ہین انکی غذا بعد ایک گھنٹہ کے کرنی چاہیے - لڑکے کی حجامت دو برس کے سن مین جائز ہی اور ساٹھ برس کے بعد ہرگز حجامت کرنی جائز نہین ہی اوپر کے اعضا کی حجامت سے اسفل بدنین انصباب مواد کی امان حاصل ہوتی ہے اور صفراوی مزاج بعد حجامت کے دانہ انار اور آب انار آب کاسنی ہمراہ شکر کے اور کاہو ہمراہ سرکہ کے تناول کرین **فصل بائیسوین علق کے بیان مین** علق جونک کو کہتے حکماے ہند کا یہ قول ہی کہ بعض جونک کی طبیعت مین سمیت ہوتی ہی بس چاہیے کہ جو بڑے سر کی جونک ہو اور رنگ بد نکا سرمہ گون ہو خواہ اُسکا رنگ سبز ہو اور جسکے بدن مین بال ہون اور جو کہ شبیہ مارماہی کے ہو اور جس کے بدن پر لاجوردی لکیرین ہون خواہ شبیہ الوان بوقلمون کے ہو کہ جمیع ان اقسام مین سمیت ہی بہرحال ان سے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر احیاناً ایسی جونک لگائی جائے ورم اور غشی اور نزف الدم اور تپ اور استرخا اور قروح ردی پیدا کرتی ہے - ایسی جونک کہ سیاہ مٹی اور ردی پانی سے پکڑی گئی ہو اُسے بھی استعمال کرنا جائز نہین ہی بلکہ ایسے پانی کی جونک جسمین کائی پڑتی ہو اور جسمین مینڈک ہون اختیار کرنی چاہیے

اور جو لوگ ایسے پانی کی جونک جسمین مینڈک پیدا ہوتے ہین بُری تجویز کرتے ہین اُنکے قول پر اعتماد کرنا درست نہین ہے۔ اور چاہیے کہ رنگ جونک کا ماشی ہو کہ اسپر سبزی غالب ہو اور اُسپہ دو لکیرین برنگ ہرتال طبقی کے ہون۔ اور میگوان اور بیل اس کے گول خواہ برنگ جگر اور کلیجی کے ہون خواہ وہ جونک جو مشابہ چھوٹی ملخ کے ہو خواہ جو قسم مین مشابہ دم موش کے ہو اور نیلی جونک جسکا سر چھوٹا ہو اور شکم سرخ جس سے سبزی ظاہر ہوتی ہے خصوصًا اگر آب جاری سے پکڑی جاے اختیار کرنی چاہیے جونک خون کو بہ نسبت سینگی لگانے کے زیادہ جذب کرتی ہے اندر بدن سے اور ایک دن لگانے سے پہلے تالاب وغیرہ سے پکڑنی چاہیے اور منھ کے بل اُلٹی لٹکا کر قے کرا لین تاکہ اندرونی آلائش اُسکی نکل جائے اگر یہ بات ممکن ہو اُسکے بعد تھوڑا سا خون بچہ گوسفند کا سامنے کرین کہ اُس سے غذا پائے قبل رہا کرنے کے۔ اُسکے بعد پکڑ کر اُسکی لزوجت اور میل وغیرہ اسفنج سے پاک کرین اور جس مقام سے جونک بدن مین چپٹے اُس جگہ کو بورہ ارمنی سے دھوئین اور مالش سے سرخ کرکے جسوقت ارادہ لگانے کا ہو اُس سے تھوڑی دیر پیشتر آب شیرین مین ڈالکر نکال لین اور پھر صاف کرکے لگائین۔ جونک کو چسپیدگی اچھی طرح سے اطرح پر پہنچتی ہے کہ مقام چسپیدگی کو سرکے ملنے کی مٹی یا خون سے ملین جب بسا خون بدن کا پی چکے اور چھڑانے کا ارادہ ہو تھوڑا نمک یا راکھ یا خاکستر پارچہ کتان یا اسفنج سوختہ یا پشم سوختہ چھڑکین۔ اور بہتر یہ ہے کہ بعد دور کرنے جونک کے اس مقام کو سینگی سے چوسین تاکہ مقام چسپیدگی مین جو ضرر جونک کے کاٹنے کا ہے دفع ہو جاے۔ اگر خون بند نہو مازو سوختہ یا چونا یا راکھ یا سیپی ہوئی اینٹ وغیرہ جو حابسات خون کے ہین اُنمین سے کوئی چیز چھڑکین۔ مگر واجب ہے کہ بروقت جونک لگانے کے یہ چیزین تیار رہین۔ استعمال جونک کا امراض جلد مین بہتر ہے جیسے سعفہ اور داد وغیرہ۔

## فصل تیئیسوین حبس استفراغات کا بیان

بند کرنا استفراغ کا یا بغرض امالہ مادہ بلا استفراغ دوسرے قسم کے ہوتا ہے یا واسطے استفراغ کے مع امالہ بند کیا جاتا ہے یا واسطے اعانت خاص استفراغ کے یا سرد دواؤن سے حبس کیا جاتا ہے یا قابض دواؤن سے یا مغریات سے یا ادویہ کاویہ سے یعنے وہ دوائین جو جلد کو بھینچیں اور مسامات کو بند کرین یا حبس استفراغ کا اوراق کے باندھنے سے کیا جاتا ہے پہلے طریقہ کا حبس جسمین جذب مادہ بلا استفراغ ہو اُسکی مثال یہ ہے کہ پستان پر محجمہ لگائین تاکہ جریان کو رحم سے روکے یہ جذب بہتر اُسیوقت ہے کہ پہلے اُس عضو کے درد مین تسکین پیدا کر لیجائے جسکے مادہ کا جذب کرنا منظور ہے بعد اُسکے تدبیر حبس کی کرین۔ اور دوسری قسم کا حبس جسمین جذب مع استفراغ ہوتا ہے اسکی مثال جیسے فصد باسلیق واسطے رحم کے خون روکنے کے یا قے کا بند کرنا بوجہ اسہال پیدا کرنے کے یا اسہال کا روکنا قے کرانے سے یا دونون کا روکنا پسینا نکالنے سے تیسری قسم کا حبس جو واسطے اعانت استفراغ کے کیا جاتا ہے اُسکی مثال جیسے معدے اور امعا کا پاک کرنا اخلاط بالزوجت سے جنکے ذرب پیدا ہونے کا خوف ہو اور دوا اخلاط کو زائل کرتی ہو ان بذریعہ ایارج یا کوشش کرنا تنقیہ فم معدے مین بذریعہ قے کے واسطے قطع کرنے اس مادہ قے کے جو فم معدے مین بھرا ہوا ہے۔ اور چوتھی قسم کا حبس جو سرد دواؤن سے کیا جاتا ہے اُس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو مادہ سائل اور روان ہے بستہ ہو جاے اور منھ رگون کے بند اور صاف ہو جائین۔ پانچوین قسم کا حبس قابض دواؤن سے بغرض قبض مادہ اور ملانے مجاری کے کیا جاتا ہے چھٹی قسم کا حبس ادویہ مغریہ سے اسواسطے کیا جاتا ہے کہ سدے مجاری کے منھ مین پڑ جائین اگر یہ دوائین تیز اور مجفف ہون زیادہ موثر ہونگی۔ ساتوین قسم کا حبس جو ادویہ کاویہ سے ہوتا ہے اُسکا فائدہ یہ ہے کہ مجرے کے منھ پر خشکریشہ پڑ جاے پس مادہ حرکت سے ٹھہر جاے اور بستہ ہو جاے بعض ادویہ کاویہ قابض بھی ہوتی ہین جیسے پھٹکری اور بعض مین قبض نہین ہوتا جیسے آہک آب انار مین جن ادویہ کاویہ مین قبض ہوتا ہے اُنکی مقدار اُسوقت زیادہ استعمال کی جاتی ہین کہ خشکریشے کا ثابت رہنا دیر تک منظور ہو۔ اور ادویہ

کا دویہ غیر قابضہ اُسوقت زیادہ کی جاتی ہین جب خشک ریشہ کا جلد گر پڑنا منظور ہو۔ آٹھوین قسم کا حبس جو بذریعۂ بندش کے کیا جاتا ہے کبھی ایسی بندش ہوتی ہی کہ مجری مادہ کا بستہ ہوجاے اور بحرکت قصری ایسی وضع مناسب پر پہونچے کہ قریب ملجانے کے ہو جیسے پہونچے کے اوپر کی بندش بروقت خطا کرنے فصاد کے باسلیق کے نشتر لگانے ہین کہ شریان تک نشتر پہونچ جاے۔ اور بعض قسم کی بندش ایسی ہوتی ہی کہ زخم کے منھ مین وہ چیز بھر دین جس سے راہ مادہ کے نکلنے کی بند ہوجاے جیسے پشم خرگوش مقام جراحت مین بھر کر پٹی باندھین یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جو نزف الدم بوجہ کھلجانے رگون کے منھ کے ہو دویۂ قابضہ سے علاج کیا جائیگا تاکہ منھ بند ہوجاے۔ اور اگر بوجہ جلجانے کے ہو ادویہ قابضہ مغریہ سے علاج کرنا چاہیے جیسے گل مختوم۔ اور اگر بوجہ سڑجانے کے ہو ایسی دواسے علاج کرین جو گوشت پیدا کرے اور زخم کو صاف کردے

**فصل چوبیسوین سدون کے علاج کا بیان**

سدے یا اخلاط غلیظ سے پڑتے ہین یا اُن اخلاط سے جنمین لزوجت ہو یا اُن اخلاط سے جن مین کثرت ہو۔ اخلاط کثیرہ کے سُدے اگر اُن مین کوئی سبب نہو فقط فصد و اسہال سے اُنکی مضرت دفع ہوجاتی ہی۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو ایسے محللات جنسے جلا پیدا ہو اُنکی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اگر اخلاط مین لزوجیت ہو خصوصا بروقت رقیق ہونے کے مقطعات کے استعمال کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ غلیظ اور لزج کا فرق اوپر بیان کرچکے ہین۔ مجمل فرق اسکا یہ ہی جیسے گوندھی ہوئی مٹی اور پگھلایا ہوا ریشم۔ مادہ غلیظ محتاج تحلیل کا ہوتا ہی کہ اُسمین رقت پیدا ہو پس اُسکا دفع آسان ہوجاے اور مادہ لزوج محتاج تقطیع کا ہوتا ہی تاکہ درمیان اُس مادہ کے اور جسمپر وہ مادہ لپٹا ہوا ہی دوا نفوذ کرے اور در آئے پس اُس مادہ کو اُس مقام سے جدا کردے اور اسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کردے اسواسطے کہ مادہ لزج بجہت لپٹ جانے اور ایک جزو دوسرے جزو کے متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہے۔ واجب ہی کہ غلیظ کی تحلیل مین دو چیزون متضاد سے خوف کیا جاے اول تحلیل ایسے عضو ضعیف کی جس سے متحلل مادہ زیادہ ہو اور حجم اُسکا بڑھ جاے بدون اسکے کہ بقدر حاجت تحلیل حاصل ہو اس جہت سے سدون مین زیادتی پیدا ہوتی ہے۔ دوسری تحلیل شدید قوی ایسے مادہ لطیف کی جو بطور بخارات کے متبخر ہو اور کثیف متحجر ہوجاے۔ پس جسوقت حاجت تحلیل قوی کی ہو فورا بطرف تلیین لطیف اس مادہ کے جس مین غلاظت نہو باندک حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ یہ تدبیر سُدے ڈالنے والی شی کی کلیتہ تحلیل کردے۔ بہت دشوار سدے وہی ہین جو رگون مین پڑین اور رگون مین سخت تر وہی ہین جو شرائین مین پڑین اور شرائین مین سخت وہی ہین جو اعضاے رئیسہ مین پڑین جسوقت ادویہ مفتحہ مین قبض درتلطیف مجتمع ہو بہت اچھی بات ہی اسلیے کہ قبض کے ذریعہ سے تیج دواے ملطف کے بعفوست برطرف ہوجاتی ہے

**فصل پچیسوین معالجہ اورام کے بیان مین**

ورم گرم بھی ہوتا ہی اور سرد بھی اور سرد ورم ڈھیلا بھی ہوتا ہی اور سخت بھی۔ اور سبب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل پانچوین تعلیم پہلی فن دوسرے مین ہوچکا ہی۔ اور اُنکے اسباب کا بیان یعنی فصل اٹھارھوین تعلیم تیسری فن دوسرے مین مذکور ہوچکا ہی۔ اس مقام پر بھی اشارۃ اتنا مذکور ہوتا ہی کہ اسباب ورم کے چند طرح کے ہوتے ہین۔ کچھ اسباب بادیہ ہین یعنے جو چیزین بدن کے باہر خارج سے وارد ہوکر بلا واسطہ موثر ہون۔ اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہین جیسے امتلا بدن کا۔ اور بادیہ کی مثال جیسے چوٹ لگنا خواہ حشرات کے کاٹنے سے ورم پیدا ہونا۔ جو ورم اسباب بادیہ سے پیدا ہو یا بروقت امتلاے بدن کے اخلاط سے حادث ہو۔ یا بروقت اعتدال اخلاط پیدا ہو۔ جو ورم اسباب سابقہ سے یا اُس مادہ سے جو بدن میں بطور ہو اُنکی بھی دو صورتین ہین یا ایسے اعضا مین ہو جو قریب اعضاے رئیسہ کے ہین یا ورا عضاے رئیسہ انکے واسطے بمنزلہ مقام انصباب کے واقع ہین یا ایسے اعضا مین نہون۔ اگر ورم ایسے اعضا مین

جو قریب اعضائے رئیسہ کے ہیں ان اعضا کے اورام میں ابتداءً محللات کا استعمال جائز نہیں ہے بلکہ واجب ہے کہ اصلاح عضو دافع کی کیجائے اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو تاکہ یہ مادہ اس طرف ہٹ سکے ورنہ تمام بدن کی اصلاح کی جائے اگر اُس کے واسطے کوئی عضو مفرد نہو۔ اسی ابتدا میں کوئی شے رادع کا یا دوائے جاذب جو برخلاف جذب کرے یا دوائے قابض کا استعمال جائز نہیں ہے اکثر خلاف اس عضو کے مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہیں جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعۂ ریاضت یا کسی وزنی چیز اُٹھانے کے ہوتا ہے بیشتر اگر کسی ہاتھ میں ورم ہو اور دوسرے ہاتھ سے بھاری چیز اُٹھا کر تھوڑی دیر تک لیے رہیں اس سبب سے اُس ہاتھ کا ورم دفع ہو جاتا ہے۔ قابضات کا یہ حال ہے کہ اورام گرم میں قابضات رادعہ جنکا مزاج خالص بارد ہو استعمال کیجاتے ہیں۔ اور اورام سرد میں ایسے قابضات جنمیں آمیزش جزلے حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہیں جیسے اذخر اور اظفار الطیب۔ اور جسقدر ان دونوں قسموں کے اورام میں زیادتی ہو قابضات کے وزن میں کمی اور محللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تاکہ زمانہ انتہا کا پہونچے اُسوقت قابض اور محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے۔ اور زمانہ انحطاط میں اور بروقت شروع ہونے انحطاط کے محلل اور مرخی دوا پر اقتصار کرنا چاہیے۔ بلغمی ورم جو سُست اور ڈھیلا ہوتا ہے اُسمیں واجب ہے کہ دوائے محلل ایسی ہو جو رطوبت کو کھینچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بہ نسبت اس دوا کے جو ورم گرم میں مستعمل ہوتی ہے۔ یہ معالجہ اورام مادی کا تھا۔ اور جو ورم سبب خارجی سے پیدا ہو بشرطیکہ بدن میں امتلاء اخلاط نہو اسکا معالجہ واجب ہے کہ ابتدا میں دوائے مرخی اور محلل سے کیا جائے۔ اور اگر امتلاء اخلاط بھی ہو پس مثل اُس علاج کے جو ورم مادی میں بیان ہوا کرنا چاہیے۔

اگر عضو متورم کسی عضو رئیس کا مقام انحدار مادہ ہو جیسے مواضع غددی گردن سے گرد دونوں کانوں کے واسطے دماغ کے یا بغل واسطے قلب کے یا کش ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرودگاہ مواد اعضائے رئیسہ کے ہیں انکے اورام کے معالجہ میں رادعات کا استعمال جائز نہیں اور عدم جواز کچھ اس نظر سے نہیں ہے کہ ان اعضا کے ورم کا علاج دوائے رادع سے ہو نہیں سکتا اسلیے کہ علاج انکے ورم کا حقیقت میں یہی ہے لیکن ہم کو احتیاط اس بات کی ہے کہ اگر رادعات سے اُنکا علاج کیا جائے اور زیادہ کوشش جذب مادہ میں بطرف ان اعضا کے کیجائے اور شدت ضرر عضو متورم سے معالج بے پروا ہو جائے اسمیں کسیقدر خلاف مصلحت عضو رئیس کے لازم آتا ہے۔ اور بکو خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ اگر ردع اس مادہ کا کریں یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو رئیس کے چلا نجائے اور ایسی خرابی نہ پڑے جسکا تدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو خسیس کے ضرر سے ہم گریز بنظر منفعت عضو رئیس کے کرتے ہیں اور تا امکان ہماری کوشش یہی رہتی ہے کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خسیس کے کریں اسمیں ورم زیادہ پیدا کریں گو بذریعۂ حجامت کے ہو یا جو دوائیں جاذب گرم ہیں اُنکے ضماد کے ذریعہ سے ہو۔ اگر ایسے اورام پکا ہو جائیں خصوصاً اُن مقامات میں جو حشو نرم خالی ہوں یا مواد جذب کرنیوالے ہوں اپنی طرف تو کبھی خود بخود شگافتہ ہو جاتے ہیں اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی کمش بذریعہ نضج دینے کے اور کبھی احتیاج نضیج دینے اور چاک کرنیکی ساتھ ہی ہوتی ہے نضیج ایسی دواؤں سے تمام ہوتا ہے جنمیں قوت تحلیل اور سدے ڈالنیکی اور قوام کے چسپیدہ کرنیکی ہو کہ انکی جہت سے حار غریزی قوام میں محصور اور بند ہو جائے جو شخص لیسے منضجات سے فصد انفجار کا کرے اُسپر واجب ہے کہ کیفیت حار غریزی کی بتامل نگاہ رکھے۔ اگر حرارت غریزی کو ضعیف پائے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکھے سدہ ڈالنے والی اور چسپندہ دواؤں کو ترک کرے اور منضجات کا استعمال کرکے پچھنے لگائے اُسکے بعد وہ دوائیں جنمیں تحلیل اور تجفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث میں بیان ہوگا اکثر ورم اندر کی طرف زیادہ ہوتا ہے اُسکے مادہ کے جذب میں بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہے گو فقط محجمہ ناری سے کیوں نہو۔ اورام سخت جب زمانہ ابتدائے گذر جائیں قانون اُنکے علاج میں یہ ہے کہ جن دواؤں کی تجفیف اور تسخین کم ہو اور ورم میں نرمی پیدا کریں انھیں

اختیار کریں تاکہ مادہ کثیف ان اورام کا بجہت شدت تحلیل کے متحجر نہو جاے بلکہ تمام مادہ مستعد تحلیل کا رہے اسکے بعد اُسکی تحلیل کرنے مین اہتمام شدید کرنا چاہیے۔ پھر اگر تحلیل کی تدبیر مین اس بات کا خوف ہو کہ جتنا مادہ قابل تحلیل کے ہی اُسکی تحلیل ہو جائیگی اور باقیماندہ متحجر ہو جائیگا دوبارہ اُسکی تلیین کرنی چاہیے اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہیں کہ سارا مادہ اسی تلیین اور تحلیل سے فنا ہو جاے۔ جو اورام بطور نفخ کے پیدا ہوتے ہین اُنکا علاج ایسے سخنات سے کرین جسکا جوہر لطیف تحلیل ریح کی بھی کردے اور مسامات مین وسعت پیدا کرے ہواسطے کہ سبب ورام نفخیہ کا غلیظ ہونا ریح اور انسداد مسامات کا ہوتا ہی۔ یہ بھی واجب ہی کہ توجہ خاطر بطرف قطع کرنے اس مادہ کے جس سے تولد بخار ریحی کا ہوتا ہی کرین۔ بعض اورام قروحی بھی ہوتے ہین جیسے نملہ پس اُنکی تبرید مثل ملتہب و ملغونی کے واجب ہی لیکن ترطیب اُنکی مناسب نہین ہی اگرچہ ورم مقتضی ترطیب کا ہی بلکہ ایسے اورام کی تجفیف مناسب ہی اسوجہ سے کہ عوض نیٹنے قرحہ کا خوف اس مقام پر سبب یعنی ورم کے خوف سے بڑھا ہوا ہی اور قرحہ یا واقع ہو چکا ہی یا اُسکے واقع ہونے کی امید ہی بہرحال اُسکا علاج تجفیف ہی اور ترطیب سے زیادہ کوئی چیز قرحہ کو مضر نہین ہی۔ اورام باطنی کا مادہ بذریعہ فصد اور اسہال کے کم کرنا واجب ہی اور جتنے یہ ورم عارض ہو حمام اور شراب و حرکات بدنی اور نفسانی جو با فراط ہون مثل غضب وغیرہ کے اُنسے اجتناب کرے بعد کم کرنے مادہ کے ابتدا استعمال ایسی ادویہ رادعہ کا کرے جسمین قبض زیادہ نہو اور تحمل شدید کی ضرورت نہ پڑے خصوصا اگر یہ ورم معدہ اور جگر مین ہو اور بوقت تحلیل کا آ پہونچے تو واجب ہی کہ دواے محلل مین شرکت دواے قابض خوشبو کے خالی نہو چنانچہ اوپر اسکی طرف اشارہ کر چکے ہین۔ جگر اور معدہ ایسی دواکا زیادہ محتاج ہی بہ نسبت ریہ کے۔ اور جو ملینات طبیعت کے مستعمل ہون انمین ایسی دوائین درکار ہین جو باوجود انضاج کے اورام سے بھی مناسب ہون جیسے عنب الثعلب و الملتاس خصوصا عنب الثعلب کو ایک خاصیت زائد ہی بہ نسبت اورام حارہ باطنی کے۔ ایسے مریض کو سواے غذاء لطیف کے اور کچھ مناسب نہین ہی اور وہ بھی غیر وقت نوبت مین دینا چاہیے اگر ان اورام کیواسطے نوبت ہو اور غیر وقت ابتداے نوبت کے مگر یہ کہ ضعف شدید کا خوف ہو۔ جو شخص باوجود ورم اندرونی کے بوجہ نپانے غذا کے سقوط قوت کے قریب ہو جاے وہ موت کی راہ پر کھڑا ہوا اسلیے کہ قوت غذا کے حاصل نہین ہوتی اور غذا سے زیادہ چیز ورم اندرونی کو مضر نہین ہی۔ اگر اورام باطنی کی تحلیل ہو جاے اس سے بہتر کوئی چیز نہین ہی اور اگر شگافتہ ہو جائین واجب ہی کہ ایسی دوائین پلائین جو انکو دھو ڈالین جو ماء العسل اور شکر اور بعد اُسکے وہ چیز جو منضج با آسانی دے اور تجفیف بھی پیدا کرے اُسکے بعد فقط جو مجففات کا استعمال کرنا چاہیے اسکا بیان کتاب ثالث کے اواخر جزوی مین ایسا مفصل اور مشرح کیا جائیگا جیسا چاہیے کبھی اورام باطنی اور ان اورام مین جو نیچے بطن کے ہین اس بات کی غلطی ہوتی ہی کہ وہ حقیقت ورم نہین ہوتا بلکہ وہ فتق ہوتا ہی یعنے تفرق اتصال جلد اور پردہ کا اور بیشتہ ایسے چاک کرنیمین اندیشہ ہوتا ہی۔ اور کبھی ورم باطنی ہوتا ہی اور پردہ مین نہین ہوتا بلکہ امعا مین ہوتا ہی اسکے چاک کرنے مین بڑا خطرہ ہی۔ **فصل چھبیسوین بط یعنے چاک کرنیکے بیان مین** جو شخص چاک کرنے کا قصد کرے چاہیے کہ جس طرف شکن اس عضو مین پڑتی ہو اُدھر استرے سے چاک کرے لیکن عضو اگر مثل پیشانی کے ہو اسمین اگر چاک بطرف شکن کے ہوگا عضلہ پیشانی کٹ جائیگا۔ اور ابرو ساقط ہو جائینگی۔ اور جن اعضا مین چاک استرے کا مخالف لیف عضل کے ہو اُنمین بھی قباحت واقع ہو گی۔ بط یعنے چاک کنندہ کو علم تشریح مین بخوبی مہارت درکار ہے تاکہ اعصاب وروہ اور شرائین کو بخوبی پہچانے اور رگ پٹھون کو بخوبی بچاکر چاک کرے۔ اور واجب ہی کہ اُسکے پاس حبس کرنے والی خون کی دوائین اور درد کے تسکین دینے والے مرہم موجود رہین اور ایسے آلات اور اسباب ہون ان دونون فائدون مین کام دین جیسے دواے جالینوس جو بحث فصد مین بیان ہوئی یا خرگوش کے بال خواہ مکڑی کا

الا یا انڈے کی سفیدی اور جتنے آلات داغ دینے کے ہین وہ سب خون کو روک دیتے ہین - اگر براہ خطا یا ضرورت خون نکالا گیا ہو - اسی طرح اُسکے پاس ادویہ مرخیہ بھی رہنی چاہیین - اگر کسی پھوڑے کو چاک کیا ہو تو کُل آلایش سب نکلجاے بعد اُسکے پانی خواہ روغن لگانا چاہیے اور ایسا مرہم جسمین چربی یا روغن زیت غالب ہو جیسے باسلیقون بلکہ مرہم قلقطار کا استعمال کرنا چاہیے اور اُسکے اوپر شراب قابض مین اسفنج بھگو کر رکھنا چاہیے

## فصل ستائیسوین فساد عضو اور اسکے کاٹنے کا بیان

عضو جسوقت فاسد ہو جاے کسی مزاج ردی کی وجہ سے مادی ہو یا غیر مادی اور فصد اور حجامت اور طلا وغیرہ سے اسکی اصلاح جیسی کتب جزئیہ مین لکھی ہے پس ضرور ہے کہ گوشت فاسد اُسکا کاٹ کر نکال ڈالا جائے بہتر یہ ہے کہ بدون لوہے کے استعمال کے نکال ڈالا جاے اسلیے کہ لوہا اکثر کنارے عضو پر اور چندہ رگون کی کسیقدر خرابی پہونچاتا ہے اگر اسقدر کاٹنا کافی نہو اور فساد عضو کا گوشت تک پہونچے خود اُس عضو کو کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور بعد کاٹنے کے کھولتے ہوئے تیل مین داغ دیکر تل درنا چاہیے تاکہ اُسکے قریب کا عضو اُسکے ضرر سے محفوظ رہے اور خون کا نکلنا بند ہو جاے اور اسکے مقام قطع پر گوشت یا نئی جلد غیر مناسب پیدا ہو جو نہایت مشابہ سختی مین گوشت کے ہو جسوقت ارادہ کاٹنے کا ہو اُنگلی سے دبا کر ہڈی کے گرد دیکھین جہان اتصال شدید گوشت کو ہڈی سے ہے اور دبانے سے درد پیدا ہوتا ہے وہان تک حد سلامت ہے اور جہان کا گوشت ڈھیلا اور ہڈی سے بضعف متصل ہے وہ قابل کاٹنے کے ہے کبھی اُس ہڈی کے گرد کی شی مین سوراخ کر دیتے ہین جہان پر کاٹ ڈالنا منظور ہے تاکہ بربایا ہوا گوشت کنکر گر پڑے اور کبھی اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہین جب اس ترکیب کا ارادہ ہو کاٹنے اور سوراخ کرنے والے آلہ مین اور درمیان گوشت کے کوئی چیز از قسم دوا بیچ مین حائل کر دیتے ہین تاکہ درد پیدا نہو - اگر کوئی ہڈی جسکا کاٹنا منظور ہے کنارہ کسی عضو کا ہو کہ بعد کاٹنے کے پھر درست نہو اور نہ اسکے درستی کی امید ہو اور اُسکے فساد سے متصل کے عضو کے فاسد ہونے کا خوف ہو ایسی ہڈی سے ہم گوشت جدا کر لیتے ہین کبھی چاک کرکے پھر ایسی بندش کرتے ہین جو خلاف جہت فاسد مین لیجائے یا اور چند حیلے کیے جاتے ہین جنکا لطف دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے درمیان عضو شریف اور اسکے جسکا کاٹنا منظور ہوتا ہے ایک شی حائل مقرر کرنا ضرور ہے مثل پارچہ وغیرہ کے بشرطیکہ اُس جگہہ یہ بات ممکن ہو - اگر عضو فاسد استخوان کے اقسام سے ہو جیسے استخوان ران کے اور پٹھون سے بہت قریب ہو اور شرائین اور وہ اُسکے نزدیک بہت ہون اور اُسکا فساد زیادہ خرابی پیدا کرتا ہو پس طبیب کو اس سے گریز مناسب ہے

## فصل اٹھائیسوین معالجات تفرق اتصال کے بیان مین اور نیز اقسام قروح کے معالجات اور ہڈی بٹھلانے کا طریقہ اور سخت چوٹ لگنے بذریعہ گر پڑنے خواہ مارنے کے علاج

تفرق اتصال بڑے بڑے علاج برابر درست کرکے باندھنے سے اور ملائم بندش کرنے سے جسکا ذکر مقام جبر مین آتا ہے کیا جاتا ہے اور بعد اس تدبیر کے مریض کو سکون اور آرام دینا چاہیے اور استعمال ایسی غذا کا چاہیے جو مغری ہو یعنے لزوجت پیدا کرنیوالی جس سے امید یہ ہو کہ غضروفی مادہ پیدا ہو کر دونون کنارے ٹوٹنے کے مقام کے جوڑ جائینگے اور باہم چسپیدہ ہو جائینگے جیسے کفشیر یعنے وہ گوشت جس سے تانبے کے برتن وغیرہ جوڑے جاتے ہین اور مومیائی کا استعمال بالتزام کرنا چاہیے کہ جوڑ جانا استخوان شکستہ کا اور خصوصًا ایسے لوگونکی ہڈی جو سن ہونا اور سن نمو سے تجاوز کر گئے ہون بدون ایسی تدبیرات کے محالات سے ہے اور یقینًا وہ ہڈی درست نہین ہوتی - کتاب سوم مین جبر استخوان کا بیان مفصل کیا جائیگا یہان اسیقدر پر اختصار کیا گیا - جو تفرق اتصال نرم اعضا مین واقع ہو اُسکے علاج مین تین اصول کی رعایت مدنظر ہوتی ہے اگر سبب تفرق اتصال کا برقرار ہو اور رفع نہوا ہو - پہلے استعمال ورتناول ایسی شی کا جو قطع سبب کرے

خواہ مادہ کو بہا دے اور اگر وہ متحرک ہو اسکو قطع کر دے۔ دوسرے گوشت پیدا کرنیکی تدبیر بذریعۂ غذا اور دوائے مناسب کے تیسرے عفونت کے روکنے کی تدبیر جہانتک ممکن ہو اور جب ان تینوں میں سے ایک تدبیر ہو چکی ہو دوامر باقیماندہ کی تدبیر میں اہتمام شدید کرنا چاہیے۔ سیال مادہ کا روکنا اور قطع کرنے کی تدبیر اوپر کے ابحاث میں بخوبی مذکور ہو چکی۔ اور گوشت پیدا کرنا خواہ ملا دینے کی تدبیر یہ ہی کہ دونوں سرے یکجا کریں بشرطیکہ اُنکا اجتماع ہو سکے اور تجفیف کی تدبیر کریں اور مغریات یعنے چسپندہ چیزوں کا استعمال کریں اور یہ بھی ضروری بات ہی کہ غرض اصلی علاج میں قروح کے بھی خشکی پیدا کرنی ہی پس جو قرحہ آلایش سے پاک اور صاف ہو اُسکا علاج فقط تجفیف سے کرنا چاہیے اور جو قرحہ تازہ نہو اور متعفن ہو پہلے گرم دوائیں جو اکال ہوں جیسے سُرخ پھٹکری خواہ پھٹکری زرد اور ہرتال ور چونا وغیرہ اور اگر یہ دوائیں کارگر نہوں پس جلا دینا چاہیے جو دوا کہ زنگار اور موم اور روغن سے مرکب ہو بوجہ زنگار کے زخم کو پاک اور صاف کرتی ہی اور افراط لذع اور خراش زنگار خواہ مادہ کو بوجہ روغن اور موم کے روکتی ہے اِس واسطے دوا اس کام کے واسطے بہت اچھی اور معتدل ہی۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک قرحہ کی دو قسمیں ہیں یا مفرد ہو یا مرکب مفرد قرحہ اگر چھوٹا ہو اور بیچ سے سڑ نہ گیا ہو اس کے سروں کو یکجا کر کے پٹی سے باندھ دینا چاہیے مگر اسکا خیال رہے کہ اسکے اندر کوئی شے از قسم روغن خواہ گرد غبار نہ پڑ جاے۔ ورنہ اُسکا پورنا دشوار ہوگا اسیطرح مفرط قرحہ جو بڑا ہو اور اصلی عضو متقرح سے کوئی جز وکم نہو گیا ہو اور اسکے سرے ملانے سے آپسمیں مل بھی سکتے ہوں اُسکا بھی علاج مثل چھوٹے قرحہ مذکورہ کے ہو سکتا ہی اور اگر بڑے قرحے کا شگاف مل نہ سکے اسمیں ریم وغیرہ بھرا ہی یا خالی ہو اور اصل عضو سے کسی قدر کم ہو گیا ہی اُسکا علاج فقط خشک کرنیسے کرنا چاہیے اگر فقط کھال اُڑ گئی ہو اُسکی خشکی یہی ہی کہ پپڑی پڑ جاے اور کھُرنڈ بندھ جاے خواہ بالذات یہ خاصیت دوا میں ہو جیسے ادویہ قابضہ مجففہ خواہ بالعرض یہ تاثیر پیدا کرے جیسے ادویہ حادہ اور تیزابی دوائیں بشرطیکہ تھوڑی تھوڑی لگائی جاویں جیسے زاج اور قلقطار کہ یہ اجزا تجفیف اور خشک ریشہ پیدا کرنے پر زیادہ معین ہیں اور اگر زیادہ مقدار اُنکے استعمال کیجائے قرحہ بڑھا دیتے ہیں اور سڑا دیتے ہیں۔ اگر قرحہ کے مقام کا گوشت جاتا رہا ہو جیسے گہرے زخم کا بھی حال ہوتا ہے ایسے زخم کے علاج میں عجلت اس تدبیر کی نکرنی چاہیے جس سے پپڑی پیدا ہو بلکہ گوشت جدید پیدا کرنے کی تدبیر کرنی واجب ہی اور گوشت پیدا کرنے والی وہی دوا ہی جسکی خشکی درجہ اول سے زیادہ بڑھی ہو اور چند شروط اور بھی ہیں جنکی رعایت ایسے زخم کے علاج میں ضرور ہے اوّل تو اعتبار حال مزاج اصلی عضو کا اور تیز مزاج قرحہ کا کرنا لازم ہی کہ اگر مزاج میں عضو کے رطوبت زیادہ ہو اور قرحہ زیادہ مرطوب نہو فقط خشکی پیدا کرنی تھوڑی سی کافی ہی جو پہلے درجہ میں ہو اس سے کہ مرض کو طبیعت عضو سے زیادہ بعد اور مخالفت نہیں ہے اور اگر مزاج میں عضو کے یبوست ہو اور قرحہ کے مزاج میں رطوبت شدید ہو اُسوقت ایسی دوا جسکی تجفیف دوسرے خواہ تیسرے درجہ کی ہو مستعمل ہونی چاہیے تاکہ قرحہ کا مزاج بطرف مزاج عضو کے آجاے اور اگر عضو کا مزاج بھی معتدل ہو اور قرحہ کا بھی رطوبت اور یبوست میں معتدل ہو اختیار دوائے معتدل کا ایسے مقام میں کرنا چاہیے۔ ایضاً تمام بدن کے مزاج کا حال بھی بروقت علاج قرحہ کے ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بدن میں خشکی زیادہ ہو خواہ رطوبت بدن کی زیادہ ہو اور قرحہ کی رطوبت معتدل ہو اُسوقت معتدل مجفف کا استعمال کرنا چاہیے۔ اسیطرح اگر بدن میں رطوبت زیادہ ہو تجفیف کی ضرورت ہوگی یا بدن میں خشکی زیادہ ہو علاج میں تجفیف قلیل درکار ہے اور زیادہ کی ضرورت نہیں۔ اِسی طرح قوت ادویہ مجففہ کا بھی ضرور خیال رہے اس لیے کہ جو دوائیں خشکی پیدا کرتی ہیں اور گوشت پیدا کرتی ہیں اگر چہ اُنسے ویسی خشکی جو اُن میں ہے مطلوب نہو یعنے اُسقدر زیادہ استعمال نہ کریں کم

جتنی اُنکی قوت ہو۔ تاہم ریزش مادہ کو بطرف اُس عضو کے مانع ہوتی ہین جس سے آمادگی گوشت پیدا ہونیکی متوقع ہو جیسے وہ مجففات جو بغرض انبات لحم مستعمل نہون بلکہ واسطے پیدا کرنے خشک ریشہ کے استعمال کی جاتی ہین کہ اُنہین جلا اور ریم کا صاف کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہو بہ نسبت اُن اجزا کے جنکے استعمال سے فقط پپڑی پڑنا خواہ گوشت پیدا ہونا اور مندمل ہونا مقصود ہو۔ جو دوائین خشکی بدون لذع کے پیدا کرین اُنسے گوشت بھی پیدا ہوتا ہو اور وہ منبت لحم کے اقسام مین داخل ہین۔ اور جو قرحہ ایسی جگہ ہو جہان گوشت نہین ہو اور اسیطرح جو قرحہ مستدیر یعنے گول ہو اندمال جھٹ پٹ نہین ہوتا۔ اندرون چشم کے قروح کی دوائین مجفف اور قابض کے ہمراہ ایسی چیزین بھی ملانی چاہیین جنہین قوت نفوذ بڑھانے کی خاصیت ہو مثل شہد کے اور دوائین بھی ضرور شریک کرنی چاہیین جو اُس مقام اندرونی سے خصوصیت رکھتی ہو جیسے مدرات کی شرکت علاج قروح آلات بول مین اور جب اراوہ اندمال کا ہو اور دوا قابضہ کے ساتھ دولے لزج اور چسپندہ بھی شریک کرنی چاہیے جیسے گل مختوم یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ قرحہ کے اچھے ہونے کے بہت سے موانع ہوتے ہین بدترین موانع مزاج اُس عضو کا ہی جسمین قرحہ پڑا ہی پس عضو کی اصلاح کیطرف توجہ ضرور ہو اور خرابی اُس خون کی بھی مانع صحت قرحہ کی ہوتی ہو جو بطرف قرحہ کے آتا ہو پس بذریعہ استفراغ اور تلطیف و ریاضت غذائے خون کو روکنا چاہیے بشرطیکہ ریاضت وغیرہ ممکن ہو۔ اور اُس ہڈی کا فساد جو قرحہ کے نیچے واقع ہو اور صدید خواہ ریم بطرف قرحہ کے اُسی ہڈی سے آیا کرتا ہو یہ بھی صحت قرحہ کا مانع ہو اور اُسکی تدبیر بجز اسکے نہین ہو سوا اسکے کہ اُس ہڈی کی اصلاح کیجاے اور ہڈی کو چھیل ڈالین اگر اُسکا چھیلنا منتہی فساد عضو پر ہو خواہ اُس ہڈی کو نکال ڈالین یا کاٹ ڈالین۔ اکثر احتیاج قرحہ کے معالجہ مین ایسے مراہم کی ہوتی ہو جو ہڈی کی کرچین اور ریزہ خواہ پوست اور جلد کے ٹکڑے جو قرحہ مین ہون اُنکو جذب کرین اور نکال دین ورنہ درستی قرحہ اور صحت کو یہ چیزین مانع ہونگی۔ غذا دینے کی ضرورت بوجہ بقاء قوت کے ہو اور تقلیل غذا کی بنظر قطع مادہ مدہ کے ہوتی ہو اور ان دونون مقتضی مین خلاف ہو اسلیے کہ زمانۂ دراز تک مرض کا رہنا مستدعی تقویت کا ہو اور یہ باستعمال غذا کے حاصل ہوگی اور مادہ بوجہ غذاے قوی کے زیادہ پیدا ہوگا اسواسطے ترک غذا کا واجب ہو لہذا طبیب کو لازم ہو کہ اس تناقض اور اختلاف خواہش مین بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے اگر قرحہ کا زمانہ ابتدا خواہ تزید کا ہو اُس وقت مریض کو حمام مین داخل نہونے دے اور آب گرم اُسکے بدن تک نہ پہونچنے پائے ورنہ ایسی شی بطرف قرحہ کے جذب ہوگی جس سے ورم مین زیادتی ہوتی ہو۔ پھر جب قرحہ مین سکون پیدا ہوا اور ریم پڑجائے تو وقت حمام وغیرہ کی اجازت ملسکتی ہو جو قرحہ بہت اچھا ہو ہو کر پھر پلٹتا ہو اُس مین خوف ناصور پڑنے کا ہو۔ یہ بھی واجب ہو کہ ہر وقت مدہ کا رنگ اور زخم کے منھ کو دیکھتا رہے جب کثرت سے مدہ برآمد ہو اور غذا مین کثرت نہوئی ہو وہی زمانہ نضج کا ہو۔ اب ہم فسخ کا علاج بیان کرتے ہین اور چونکہ فسخ وہ تفرق اتصال ہے جو طول مین عضلہ کے واقع ہو اور اندر کو غائر ہو اور اجزا زیادہ ہون اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہو کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ درکار ہین جنکی قوت زیادہ ہو بہ نسبت اُن دواؤن کے جو کھلے ہوئے قروح جلدی وغیرہ مین درکار ہوتی ہین اور پھر چونکہ خون کی تلاش ایسے قرحہ مین زیادہ ہوتی ہو اسلیے دواے محلل کی بھی حاجت ضرور ہو اور یہ بھی واجب ہو کہ اُنکی دواے محلل مین زیادہ تجفیف بھی نہو ورنہ جز لطیف کی تحلیل کرکے جز کثیف کو متحجر کردینگی پھر جب محلل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو دواے ملحم یعنے گوشت پیدا کرنے والی دوا جو ملطف ہو استعمال کرنی چاہیے تاکہ زمانہ اتصال اور زخم کے بھرنے تک چرک وغیرہ اُسمین رہ نجاے کہ تھوڑے سبب سے متعفن ہوجاے خواہ چرک کی وجہ سے جو ٹھہر گیا یا پڑی پڑی ہو اُکھڑ نجاے کہ پھر از سر نو تفرق اتصال پیدا ہوجاےگا۔ اگر فسخ زیادہ اندر کی طرف گہرا ہو مقام ماؤف مین پچھنے لگائین گے تاکہ دوا زیادہ غواص ہوجاے

اگر فسخ اور رض یعنے تفرق اتصال وسط عضلہ کا جو باشان ہو خفیف ہوا اور بہت گہرا نہو تو اُسکے علاج مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے اور اگر ہمراہ فسخ کے شدخ بھی ہو یعنے پٹھہ کا تفرق اتصال جو طول مین ہوا اور اجزا زیادہ ہون پہلے شدخ کا علاج کرنا چاہیے تاکہ فسخ کا معالجہ ممکن ہو پھر پٹھہ کا تفرق اتصال یعنے شدخ اگر زیادہ ہو مجففات سے اُسکا علاج کرینگے اور اگر کم ہو جیسے کانٹے کا چبھنا اُسے طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے مگر یہ کہ اُسکا نشان باقی رہنے کا خوف اور متلف ہو یعنے خوف تلف ہو خواہ درد زیادہ پیدا ہو خواہ پٹھہ تک پہونچ جانیکی وجہ سے ورم خواہ ضربان پیدا ہونے کا خوف ہوا سوقت علاج خفیف کا مضائقہ نہین - تدبیر وثی یعنے اکھڑے اور ہٹے ہوئے عضو خواہ ہڈی کے بٹھلانے کی تدبیر اُسمین فقط بندش خفیف درکار ہے جس سے درد پیدا نہو اور اُسپر بٹھلانے والی دوائین رکھنی چاہیین - سقطہ اور ضربہ کے علاج مین فصد جانب مخالف کی اور تلطیف غذا کی درکار ہوتی ہے اور تا زمان صحت خورش گوشت وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے اور طلا اور مشروبات جو کتاب سوم مین تحریر کیے جائینگے استعمال کیے جاوین - پٹھون اور ہڈیون مین جو اور طرح کا تفرق اتصال ہوتا ہے اُسکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور خدا زیادہ تر عالم ہے **فصل اُنتیسوین کیّ کے بیان مین** یعنی داغ نہادن کے ہے اور داغ دینے سے بہت بڑا نفع یہ ہوتا ہے کہ فساد کا انتشار برطرف ہو جاتا ہے اور جس عضو کا مزاج بارد ہو گیا ہو اُس کی تقویت بھی اُس سے حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ فاسد عضو مین ٹھہرا ہو اُسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور خون کسی طرح کا جاری ہو داغ دینے سے بند ہو جاتا ہے داغ دینے کے واسطے سب دھاتون سے بہتر اور افضل سونا ہے - اور جس مقام پر داغ لگایا جاے اگر ظاہر اور نمودار ہو اُسے دیکھکر اور موقع اور محل دریافت کرکے داغ لگانیکا استعمال کرینگے اور اگر وہ مقام ظاہر نہو بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک اور مُنھ خواہ مقعد وغیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہے کہ اُسپر برگ درگیرد سرکہ مین بھگو کر طلا کرے پھر ایک کپڑا اُسپر لپیٹ کر اُسے گلاب خواہ اور قسم کے عصارات سے سرد کرتے ہین اور یہ قالب اُس مقام پر لیجا کر اسطرح چسپان کرتے ہین کہ موضع ماؤف جہان کیّ کا استعمال منظور ہے اس سانچہ کے منھ مین سما جاے بعد اُسکے داغ کرنیوالی شے اُسکے سوراخ کی طرف سے اُس جگہہ پہونچاتے ہین ایسی احتیاط سے فائدہ یہ مرکوز ہوتا ہے کہ سواے مقام ماؤف کے اور جگہہ اذیت داغ دینے کی نہ پہونچے اور خصوصاً جسوقت آلہ داغ لگانے والا سانچے کے ڈورون سے باریک تر ہو اُسوقت سانچے کے ڈورون کو نہ گرانا چاہیے - کاوی یعنی داغ لگانے والا اُسکا خیال ضرور رکھے کہ داغ کی اذیت پٹھے تک نہ پہونچنے پائے اور نہ رباطات اور اوتار کو کچھ گزند اُسکا پہونچے اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہو چاہیے کہ قوی تر داغ لگائے تاکہ خشک ریشہ کے واسطے عمق اور ثخن پیدا ہو کہ بسرعت گر نہ پڑے کہ اگر یہ خشک ریشہ گر پڑیگا آفت عظیم برپا ہوگی بہ نسبت اُس آفت کے جو پہلے نزف الدم کی وجہ سے تھی - اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جاے اور صحیح جگہہ دریافت کرنا منظور ہو تو اُسکی شناخت یہی ہے جہان جلنے کا اثر اور درد معلوم ہو اُس مقام کا گوشت فاسد نہین ہے اور بیشتر ہمراہ گوشت فاسد کے نیچے کی ہڈی بھی داغ لگائی جاتی ہین یعنی جسپر وہ گوشت ٹھہرا ہوا ہے تاکہ جمیع فساد از سر جاتا رہے - اگر یہ ہڈی مثل سر کی کے ہڈی کے ہو زیادہ گرمی آگ کی نہ پہونچانی چاہیے تاکہ دماغ مین جوش پیدا نہو اور نہ حجاب وغیرہ مین تشنج واقع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کچھ اندیشہ کی بات نہین ہے

**فصل تیسوین درد مین تسکین پیدا کرنیکا بیان** جن اسباب سے درد کی پیدائش ہے اُنکا انحصار دو قسمون مین ہے یا مزاج مین دفعۃً تغیر پیدا ہو یا تفرق اتصال عارض ہو پھر یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ تفصیل ان اخیر اسباب کی بھی ہے کہ ایک کیموس گرم خواہ سرد خواہ یابس بلا مادہ پیدا ہو خواہ مادہ بھی کوئی ہو یا کوئی ریح یا ورم پیدا ہوا اور تسکین وجع کی تدبیر مخالفت سے اُنھین اسباب کی ہوتی ہے اور مخالفت اسباب کا بھی جو طریقہ ہے

وہ بھی بخوبی اوپر بیان ہو چکا۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سوء مزاج یا ورم خواہ ریح کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے۔ اور جو وجع شدید ہو اکثر قاتل ہوتا ہو اور
کبھی پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ بدن سرد ہو جاتا ہو اور ایک لرزہ اور جنبش سی پیدا ہوتی ہو کہ اسکی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہو۔ دلیل اسکی یہ ہو
برودت کا اسقدر غلبہ پذیر ہوتا ہو کہ اسکے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کے برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہو بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہو
تمام اشیا جو کہ درد مین تسکین پیدا کرنیوالے ہین یا مزاج کو بدل دیتے ہین یا مادہ کو تحلیل کرین خواہ مخدر ہون اور تخدیر یعنے سن کر دینے سے
درد زائل ہو جاتا ہو اسلیے کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہو اور حس کا بطلان مخدر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہو۔ بوجہ افراط تبرید کے خواہ ایک قوت
سمی جو خلاف قوت عضو ما ؤن کے دواے مخدر مین ہوتی ہے اُسکی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہو۔ اور یہ مرخیہ درد ڈھیلا کرنیوالی دوائین بھی
کچھ ایسی ہین کہ تحلیل بآسانی پیدا کرتی ہین جیسے تخم شبت یعنے سویا اور تخم کتان اکلیل الملک بابونہ تخم کرفس بادام تلخ اور جو دوا اول درجہ
مین گرم ہو خصوصا اگر اُسمین چسپیدگی بھی ہو جیسے صمغ آلو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران لادن خطمی حما کرنب شلجم اور اُنکا جوشاندہ اور چربی
اور روغن خاص رطب ورد روغن جو ادویہ مذکورہ سے طیار کیے جاوین اور ادویہ مسہلہ اور مستفرغہ کیسی ہی کیون نہون اسی قسم مین داخل ہین
لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ کے کرنا لازم ہو اگر ضرورت استفراغ کی ہو تاکہ جو مادہ بطرف عضو کے گرتا ہو اُسکا انصباب منقطع ہو جاے یعنے
ادویہ مرخیہ مین وہ بھی چیزین داخل ہین جو اورام مین نضج پیدا کرین اور ورم کو توڑ دین۔ مخدرات مین قوی تر افیون ہو اور تفاح اور اسکے بیج اور اسکی
چھال اور اسکے جڑ کے چھلکے اور خشخاش اجوائن خراسانی اور شوکران اور سیاہ مکو جو مخدر ہو اور تخم کاہو اور برف اور آب سرد بھی اسمین داخل ہے
اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع کی شناخت مین یہ پڑتی ہو کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہو جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خواہ برے طور پر
تکیہ لگانا خواہ بری طرح سے لیٹنا خواہ بیٹھنا خواہ بیہوشی اور مستی کے وقت گر پڑنا کہ واقع مین سبب درد کا انہین سے کوئی امر ہوتا ہو اور طبیب اوسکو غلط
یا بوجہ بے علمی کے سبب مادی اندرون جسم کے طلب کرتا ہو اور اسوجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہو اسواسطے واجب ہو کہ پہلے وقوع سے ایسے اسباب کی
استفسار کر لیا جاے بعد ازان سبب داخلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معلومہ کرنا چاہیے۔ اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اسوقت
امتلا بر اخلاط ہو یا نہین اور درد سے پہلے اسباب امتلاے معلوم کے پیدا ہوئے تھے یا نہین اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے
اور بعد ازان بمنزلہ سبب داخلی کے جاگزین ہو جاتا ہو جسطرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اطراف معدہ اور جگر مین
اور اکثر ازالہ درد جگر مین امر عظیم کے از قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے پس اکثر ایسے درد مین انحمام اور نوم کافی ہو بلکہ سو رہنا نہایت درجہ
مفید ہو اور جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھائے اور اسکی جہت سے درد سر پیدا ہو اور درد شدید ہو ایسی صداع کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہو
کبھی جس سے امید زوال وجع کی ہو دیر مین اسکا اثر ظاہر ہوتا ہو اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہو۔ جیسے استفراغ اُس
مادہ کا جس سے درد قولنج پیدا ہوا ہو اور وہ مادہ لیف امعا مین محتبس ہو رہا ہو اور کبھی دوا تو سریع التاثیر ہوتی ہو مگر اُسمین ضرر عظیم بھی
موجود ہوتا ہو جیسے مخدرات کا استعمال وجع قولنج مین ایسے وقت بنظر بطوء اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار رہا مین تحیر پیدا ہوتا ہو کہ
کونسی دوا کو استعمال کرے۔ پس چاہیے حدس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے دو مدت مین سے کونسی طولانی ہو ثبات قوت یا زمانہ بقاے
درد یعنے تا زمانہ بقاے وجع قوت ساقط نہو گی اور اُسکا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقاے درد مین ہو یا دواے مخدر سریع الاخر سے جو مضرت
پیدا ہو گی وہ زیادہ ہو اور پھر جو اصوب ان دونون مین ہے تقدیم کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ اکثر بقاے درد کا ضرر یہ ہوتا ہو کہ نوبت
بہلاک پہونچ جاتی ہے اور دواے مخدر سے ہلاکت نہین پیدا ہوتی گو اور طرح کی مضرت ضرور ہوتی ہو پھر مخدر کی مضرت کی تلافی بھی ممکن ہو کہ دوبارہ

ایسی تدبیر صائب علاجی کیجائے کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مرض قولنج بھی منحل ہوجائے۔ باانیہمہ ترکیب مخدر اور اُسکی کیفیت تخدیر کا لحاظ کرنا ضرور ہی تاکہ سہل مخدرات کا استعمال کیا جائے اور جو تریاق اِس مخدر کی مضرت کا ہو اُسکے ہمراہ مرکب کرکے مستعمل ہو لیکن اگر درد مین بہت ہی شدت ہو اُسوقت بدون استعمال مخدر قوی کے چارہ نہین ہوتا بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے مخدر کرنیسے کوئی ضرر عظیم بھی پیدا نہین ہوتا جیسے دانت کہ اگر اُنپر دوائے مخدر رکھی جائے کچھ ایسا ضرر نہین ہے۔ اکثر شراب مخدر کا استعمال بجائے اور قسم کے مخدر کے واسطے درد چشم کے بہتر ہوتا ہی بہ نسبت اسکے کہ کوئی دوائے مخدر بطور سرمہ کے آنکھ مین لگائین کہ شراب مخدر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہی۔ ہان مگر قولنج مین اُسکا ضرر زیادہ ہوتا ہی اسلیئے کہ مادہ وجع کی برودت زیادہ ہوتی ہی اور جمود اور بستگی اِس مادہ مین بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہے۔ ادویہ مخدرہ کبھی درد مین تسکین بوجہ پیدا کرنے نیند کے کردیتی ہین اسلیئے کہ نوم بھی ایک سبب ہی منجملہ اسباب کے جو درد کے مسکن ہین خصوصاً اگر بھوک کی نیند وجع مادے مین پیدا ہو۔ جو مخدرات مرکب ایسے ہون کہ اُنسے قوت مین کمی پیدا ہو بذریعہ آمیزش اُن اجزا کے جو شل تریاق کیواسطے مخدرات کے ہین ایسے مخدرات کا استعمال اسلم ہے بہ نسبت ایسے مخدرات کے جنکے اجزا کا سرد تریاقیہ سے نہون اور وہ اسلم مخدرات جیسے فلونیا اور قرص مثلث وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکبہ مین تخدیر کم ہوتی ہی ہان تازہ تیار کیا ہوا مین تخدیر قوی پیدا کرینگی اور کہنہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید کسیقدر تخدیر پیدا نہین کرتے اور متوسط درمیان نئے اور پُرانے کے اُنکی تقویت تخدیر بھی درمیانی ہوتی ہے۔ بعض اقسام کے درد ایسے ہوتے ہین کہ باوجود شدت وجع کے علاج اُنکا آسان ہوتا ہی جیسے ریحی درد کہ بیشتر گرم پانی کا گرانا مقام درد مین کافی ہوتا ہے اور فوراً درد مین تسکین پیدا کرتا ہی۔ لیکن اِس تدبیر مین خطرہ بھی ہی کہ اکثر سبب درد کا ورم ہوتا ہی اور طبیب ریحی گمان کرکے آب گرم کا نطول کرتا ہی اُسوقت ضرر عظیم پیدا ہوتا ہی۔ بعد ریحی درد کو بھی کبھی نطول آب گرم مضر ہوتا ہی جب اتنی گرمی نہو کہ ریح کی تحلیل کرسکے بلکہ اسکا حجم پھیلاوے کہ درد مین اور شدت ہوجاتی ہی تکمید یعنے سینکنا بھی ریحی درد کا علاج کامل ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکین جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا محتمل نہین جیسے آنکھ اُسے کپڑے سے سینکنا چاہیے بعض قسم کی سینک گرم کیے ہوئے روغن سے بھی ہوتی ہی۔ منجملہ قوی تکمیدات کے یہ ہی کہ آرد کرسنہ یعنی مٹر کا آٹا سرکہ مین پکاکر خشک کرین اور اُس سے پوٹلی بناکر سینکین۔ اور اس سے ضعیف یہ ہے کہ بھوسی سرکہ مین پکاکر بدستور سابق استعمال کرین۔ نمک کی سینک سے بخار مین لذع پیدا ہوتی ہی۔ اور باجرہ نمک سے بہتر ہی اور اثر مین ضعیف ہی۔ کبھی پانی سے بھی اسطرح پر تکمید کرتے ہین کہ مثانہ مین آب گرم بھر کے اس پھوکنے کو مقام درد پر رکھتے ہین اور یہ طریقہ سلیم اور نرم ہی۔ مگر اسکا بھی ضرر وہی ہی جو نطول آب گرم کا اوپر بیان ہوا جسوقت شناخت وجع ریحی اور ورمی کی نہ کی جائے۔ محجمہ ناری سے بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہی اور وجع ریحی کی تسکین مین اسکا اثر قوی ہے اور دو مرتبہ کے استعمال سے درد بالکل زائل ہوجاتا ہی مگر اسکا ضرر بھی وہی ہی جو نطول کا ضرر ہی بشرطیکہ درد ورمی ہو۔ منجملہ مسکنات وجع کے مالش نرم دیر تک کرنی کہ اس سے ارخا پیدا ہوتا ہی۔ اسیطرح مشہور چربی کے اقسام اور جو روغن کہ اوپر جابجا مذکور ہوچکے ہین اور مغنی خوش آواز کا گانا خصوصاً وہ گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہے اور مفرحات سے مشغلہ کرنا بھی مسکن قوی درد کا ہی فصل اکتیسوین مثل خاتمہ کے ہی۔ اِس فصل مین یہ بات بیان ہوتی ہی کہ بروقت اجتماع امراض شروع معالجہ کا کیونکر کرنا چاہیے۔ ہمارا طریقہ یہ ہی کہ بروقت اجتماع امراض کے کہ جس مین تین خاصیت مین سے کوئی خاصیت موجود ہو اُس سے شروع علاج کا کرتے ہین۔

وہ مرض علاج مین مقدم کیا جاتا ہی جسکے زوال کے بدون کوئی دوسرا مرض اچھا نہو سکے جیسے اگر قرحہ اور ورم مجتمع ہون اس صورت مین ہم پہلے علاج ورم کا کرتے ہین تا اینکہ وہ سوء مزاج جو ہمراہ ورم کے ہی برطرف ہوجائے۔ وجہ تقدیم علاج ورم کی یہی ہی کہ تا وقتیکہ ورم باقی ہی قرحہ اچھا نہین ہوسکتا دوسری یہ بات ہی کہ پہلے علاج اُسی مرض کا ہم کرتے ہین جو دوسرے کیواسطے بمنزلہ سبب کے ہو جیسے اگر حمی سدہ سے پیدا ہو پہلے علاج سدہ کا کرین اور بعد تفتیح سدہ کے علاج تپ کا کرینگے۔ اور تفتیح مین سدہ کی اگر حاجت دوائے گرم کی پڑے تپ کے خوف سے اُسے ترک نکرینگے۔ اسیطرح مرض سل مین گو کہ تپ لازم ہوتی ہی مگر ہم مجففات کا استعمال کرینگے اور تپ کا لحاظ نہین کرتے۔ اسلیے کہ یہ بات محال ہی کہ سبب تپ کا متناہی سدہ مین سدہ اور سل مین قرحہ باقی رہے اور تپ زائل ہوجائے اور ان دونون تپ کا سبب بذریعہ تجفیف کے علاج پذیر ہوتا ہی اور تجفیف سے ظاہر ہی کہ تپ کو ضرر ہی۔ تیسرے یہ بات ہی کہ تقدیم علاج مین اُس مرض کو ہونی چاہیے کہ جسکی اذیت زیادہ ہو جیسے اگر سوناخس یعنے حمی موی اور فالج مجتمع ہون ہم پہلے علاج سونخس کا بذریعہ تطفیہ حرارت خون اور فصد کے کرینگے اور بمبردات جیسے اطفاے حرارت خون کا ہوتا ہی بخوف فالج بارد کے کرینگے اگر کوئی مرض اور عرض مجتمع ہو ابتداے علاج مرض سے کرینگے ہان اگر عرض کی اذیت غالب ہو اسوقت پہلے عرض کی تدبیر کرینگے اور مرض کی طرف کچھ التفات نکرینگے۔ جیسے درد قولنج مین مخدرات کا استعمال واسطے تسکین درد کے جو عرض ہے کرتے ہین اگرچہ مخدر مرض قولنج کو مضر ہی جیسا فصل سابق مین بیان ہوچکا اسیطرح کبھی ہم فصد واجب مین بخیال ضعف معدہ کے تاخیر کرتے ہین خواہ بنظر اسہال مقدم یا تلی کے۔ جو فی الحال موجود ہی تاخیر فصد مین کرتے ہین اور بیشتر مطلق تاخیر نہین کرتے بلکہ فصد کو فوراً کردیتے ہین مگر اسقدر خفیف جس سے قطع سبب ہوجائے نہین کرتے جیسے مرض تشنج مین تمام خلط کا اخراج نہین کرتے بلکہ تھوڑا سا بقیہ چھوڑ دیتے ہین تاکہ حرکت تشنجی سے اُسکی تحلیل ہوجائے اور نہ یہ حرکت اصلی رطوبت کی تحلیل کریگی۔ اب اسقدر بیانپر گو کہ مختصر ہی فن کلیات علم طب مین ختم کرکے اس مقدار کو کافی سمجھتے ہین اور اُسکے بعد ادویہ مفردہ کا بیان دوسری کتاب مین شروع کرتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ

## تم الکتاب بعون اللہ تعالیٰ والصلوٰة علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

خاتمة الطبع نتائج فکر ارجمند مولوی سید محمد علی صاحب خلف الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کلیات حمد اسی حکیم مطلق اور خداے برحق کی درگاہ کے قابل ہین جسنے تمام عالم و عالمیان کا قانون وجود فقط ایک لفظ کن کہنے سے درست فرمایا اور ادنیٰ اشارے مین ہر ایک کے لیے علامات ہست و بود اپنے اسباب قدرت سے آشکار فرمائے بھلا عاجز بندہ اور بے زبان مخلوق سے اُسکی قدرت خالق دو عالم آرائی کی تشریح بجز آیۂ وافی ہدایہ فتبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کرینگے اور کیا ہوسکے۔ بعد حمد کے طیب اور پاکیزہ سلام اور درود کے کلمے اور اعلیٰ سے اعلیٰ ثنا و نعت کے نعرے اُن بارگاہون عرش جاہ و نہین نذر کرنی باعث حفظ صحت ایمان ہین جن نفوس قدسیہ نے اپنی صائب تدبیرون اور سچے معالجون سے ہم سبکو ضلالت اور ہلاکت کے محرق تپون اور حاد بخارون سے بچایا صلوات اللہ و سلامہ علی نبینا محمد المصطفیٰ و آلہ المجتبیٰ۔ ہر ایک صاحب فہم و کیاست کے نزدیک یہ بات مسلم ہی کہ جب کسی ممدوح کا مرتبہ بہت بلند ہو دیکھیے جسکی تعریف لکھنی منظور ہو آدمی ہو یا اور کوئی شے موجودات عالم سے تو مداح کو کوئی چارہ نظر نہین آتا اور اسکے اوصاف مدائح مین کچھ بھی نہین کہہ سکتا بجز اسکے کہ میرے ممدوح کا رتبہ عالی ہر کس و ناکس جانتا اور اسکا مقام رفیع ایک عالم پہچانتا ہی مثلاً شیخ الرئیس ابو علی بن عبد اللہ بن سینا جیسا فیلسوف اعظم اور ارسطوے دوران جالینوس کا سا حکیم یگانۂ عالم یا اُسکی کتاب قانون الطب جو فی الواقع فن طبابت کے لیے ایسا مستحکم اور مضبوط قانون ہی کہ آجتک اُسکی ایک بھی دفعہ اور ادنیٰ سے ادنیٰ قاعدہ کوئی کونسل اطبا اور پارلیمنٹ حکماء منسوخ نکرسکے پس ایسی کتاب اور ایسے مصنف کی جسقدر تعریف کیجائیگی کم ہوگی لہذا اس سے گریز ہی کرنا اور کلمات عجز و اعتراف زبان پر لانا خوب ہی

یہ تو سب کچھ ہے لیکن اس کتاب کے عربی ہونے سے اور عربی بھی کیسی دقیق جسکا لکھنے والا جناب شیخ سا محقق فرزانہ و مدقق یگانۂ آفاق ہو اسوجہ سے کتاب مذکور کا فیض و فائدہ اب تک انھیں لوگوں میں محدود رہا جو کملائے دہر و یکتائے عصر ہوتے چلے آئے ادنی اور متوسط درجہ کے طبیب بہرہ پانے سے محروم ہی رہے۔ اگرچہ علامہ محمد اکبر ارزانی نے فن طب کی بہت کچھ ارزانی فرمائی اور فارسی زبان میں کثرت سے تالیف و تصنیف کی پھر بھی بہت سے اجناس کی گرانی باقی رہی علی الخصوص ہم لوگ اردو زبان دانوں کے لیے تو حساب سے سبھی قسموں کا نرخ چڑھا ہوا ہے اس مقام پر ایک ذرا سا یہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ظاہرا ہمیشہ ایسا ہی کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل اور خاص فہم زبان سے کسی علم کا ترجمہ دوسری زبان عام فہم میں ہوا تو وہ خاص لوگ علم مذکور کے جاننے والے اپنے مایۂ کمال کے عام اور آسان ہوجانے سے ضرور آشفتہ خاطر ہوتے رہے ہیں۔ مثلاً جب یونانی سے علوم عربی میں عقلیہ نقل ہوئے تو یونانی دانوں نے غل مچایا دوسری مرتبہ حکیم محمد اکبر پر عربی دانوں نے حملہ کیا علی ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل و ترجمہ پر طعن و چشمک زنی ہووے تو کچھ عجب نہیں ہمارے گمان میں شاید بعض لوگوں کا یہ خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم جیسا کچھ اپنے محاورہ اور روزمرہ زبان میں سمجھا جاتا ہے غیر زبان میں اس درجہ کا فائدہ جبھی حاصل ہوگا کہ شخص طالب اسکا اہل زبان ہوجائے اور اتنی استعداد بہم پہنچائے کہ انھیں اور زباندانوں میں بہت ہی کم فرق ہو سکے لیکن ہر ایک کو اتنی مقدار کا کمال پیدا ہونا بھی جانتے ہیں کہ نہایت دشوار ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بالآخر اگر سچ پوچھیے تو آج کم استعداد والے طبیبوں کو (جو جویائے تحقیق ہیں پر انکو زمانہ تحصیل طب عربی کی مہلت نہیں دیتا و نیز قانون پڑھنے والے طالب علموں کو جنھیں بروقت مطالعہ شرح وغیرہ دیکھنے کی حاجت ہوتی ہے) ایک مژدۂ جان بخش اور نوید مسرت افزا سنائی جاتی ہے کہ قانون الطب سے مسیحا النفس نے قریب نوے برس کے بعد عربی پوشاک اتار کے اردو کا گران بہا خلعت زیب تن فرمایا۔ تفصیل اس خبر مجمل کی یہ ہے کہ جناب منشی صاحب عالی جاہ رفیع بارگاہ والا حشم عالی ہمم جناب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مرحوم و مغفور نے محض اپنی دریادلی و عالی ہمتی و اولوالعزمی و خواستگاری اشاعت علوم کے خیال سے عالی جناب معلی القاب جامع علوم عقلیہ و نقلیہ حاوی فنون علمیہ و شرعیہ اکمل الکملا عمدۃ العلما ملاذ الفضلا حضرت والدی العلامہ جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب ادام اللہ ایامہ کو قانون شیخ الرئیس کے ترجمہ بزبان اردو عام فہم ہوجانے پر مقرر فرمایا چنانچہ جناب مولانا دام ظلہ العالی نے پانچوں جلدوں کا ترجمہ فرمایا ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھنی کیا ضرور عیاں را چہ بیاں ناظرین خود ہی معترف اور ثناخواں ہونگے حق یہ ہے کہ جو تشبیہ تبدیل لباس کی اوپر لکھی گئی غالبا وہ پوری اور سچی ہے جناب مترجم کا بیان ایسا بے تکلف اور صاف و پاکیزہ ہے کہ کہیں سے بھی ترجمہ کی شباہت معلوم نہیں ہوتی گویا بالاستقلال اردو زبان میں نئی کتاب تصنیف ہوئی بسرپرستی و علو ہمتی ذی الجود والخزائن معلی القاب عالی جناب منشی بشن نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ بماہ مئی سنہ ۱۹۳۰ء بار پنجم چھپکر تیار ہوئی۔ فللہ الحمد علی ذلک اللہم صل وسلم علی رسولک سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ المکرمین

# جلد دوم

به عون صناع ملکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

ان دنوں کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد دوم

# قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسۂ یونانی حسب الایمائے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بہ طبع رمز مطبوع جہانیاں ہوئی

# فہرست مضامین جلد دوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس


| صفحہ | مضمون |
|---|---|
| ۳ | پہلا مقالہ دربیان قواعد کلیہ مفرد دواؤن کے |
| | اسمین ۶ فصلین ہین |
| ۴ | پہلی فصل بیان مین مزاج ادویہ مفردہ کے۔ |
| ۷ | دوسری فصل دربیان توبہائے مزاج ادویہ مفردہ۔ |
| ۹ | تیسری فصل بیان شناخت قوت ادویہ مفردہ کا براہ قیاس۔ |
| ۱۷ | چوتھی فصل بیان افعال ادویہ مفردہ کا۔ |
| ۲۱ | پانچوین فصل بیان اُن احکام کا جوادویہ کوخارج سے عارض ہوتے ہین۔ |
| ۲۵ | چھٹی فصل دربیان قواعد التقاطاور یکجا کرنے دواؤن کے |
| ۲۷ | دوسرا مقالہ جسمین کہ ایک قاعدہ اور چند لوحون کا ذکر ہے۔ |
| ؍؍ | لوحون کی تفصیل جوہرایک دوا کے بیان کرنے مین مستعمل ہوئے ہین اصل کتاب مین۔ |
| ۳۰ | ادویہ حرف الف کا بیان۔ |
| ۵۰ | ادویہ حرف بار کا بیان۔ |
| ۶۵ | ادویہ حرف جیم کا بیان۔ |
| ۷۴ | ادویہ حرف دال کا بیان۔ |
| ۸۲ | ادویہ حرف ہار ہوز کا بیان۔ |
| ۸۵ | ادویہ حرف واؤ کا بیان۔ |
| ۸۸ | ادویہ حرف زا معجمہ کا بیان۔ |
| ۹۹ | ادویہ حرف حار حطی کا بیان۔ |
| ۱۱۲ | ادویہ حرف طار مہملہ کا بیان |
| ۱۱۶ | ادویہ حرف یار کا بیان۔ |
| ۱۱۸ | ادویہ حرف کاف کا بیان۔ |
| ۱۳۰ | ادویہ حرف لام کا بیان۔ |
| ۱۴۱ | ادویہ حرف میم کا بیان۔ |
| ۱۵۴ | ادویہ حرف نون کا بیان۔ |
| ۱۵۹ | ادویہ حرف سین مہملہ کا بیان۔ |
| ۱۷۲ | ادویہ حرف عین کا بیان۔ |
| ۱۷۹ | ادویہ حرف فار کا بیان۔ |
| ۱۸۶ | ادویہ حرف صاد کا بیان۔ |
| ۱۸۹ | ادویہ حرف قاف کا بیان۔ |
| ۱۹۸ | ادویہ حرف رار مہملہ کا بیان۔ |
| ۲۰۲ | ادویہ حرف شین معجمہ کا بیان۔ |
| ۲۰۹ | ادویہ حرف تار مثناہ فوقانی کا بیان |
| ۲۱۵ | ادویہ حرف ثار مثلثہ کا بیان۔ |
| ۲۱۸ | ادویہ حرف خا معجمہ کا بیان۔ |
| ۲۳۰ | ادویہ حرف ذال معجمہ کا بیان۔ |
| ۲۳۱ | ادویہ حرف ضاد کا بیان۔ |
| ۲۳۲ | ادویہ حرف ظار منقوطہ کا بیان۔ |
| ؍؍ | ادویہ حرف غین معجمہ کا بیان۔ |
| ۲۳۵ | معانی چند الفاظ متعلق اوزان و اصطلاحات کے |
| ۲۳۶ | خاتمہ از طرف مترجم |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اوس خالق بیچون و بیچرا کی جسکی حکمت بالغہ سے وجود ایسے عناصر اور بسائط کا جو امہات موالید مین ہوا اور ایجاد مرکبات عنصری مین وہ لطائف حکم مطوی ہوے کہ باوجود تفحص و تلاش و تجارب غیر متناہی حکماے مجربین کے آجتک کسی یکے گیاہ ہمیقدار کے عمدہ خواص ہزار مین سے دس بھی شمار نہوسکے اور درود نامحدود و سلالۂ کائنات خلاصۂ موجودات بلکہ علت غائی وجود عالم اور جنکا حدوث متصل بقدم ہی یعنے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کہ جنکا نام نامی و لقب گرامی بہترین ادویہ مفردہ اور کامل ترین بسائط مجربہ شفاے امراض جسمانی و روحانی کا ہی۔ بعد اوسکے بیچمیرز ہیچمدان سید غلام حسنین کنتوری بخدمت ماہران خواص طبعی اور آثار نفس نباتی اور دقیقہ رسان اسرار نفوس حیوانی اور معدنی کے گذارش کرتا ہی کہ یہ دوسرا ترجمہ قانون کا ہی خاکسار نے واسطے تسہیل عبارات اور توضیح مطالب نظر رفاہ طلبہ کے لکھا ہی کہ اسمین فکر خواص اور طبائع ادویہ مفردہ نباتی خواہ معدنی کا ہوگا اگرچہ شیخ الرئیس نے اس کتاب کو بطور ایک جدول کے تصنیف کیا ہی وہ نقشہ جات جو فن کیمیا اور فروع طبیعیات خواہ جر ثقیل اور ذرا جصنعتی خواہ موسیقی و نجوم مین مستعمل ہین اور اس نقشہ کو سولہ خانون پر تقسیم کیا تھا اور نہایت متانت اور تسہیل سے ان الواح اور خانون ایس نقشہ کو شامل کیا ہی کہ اگر یہ کتاب اسی طور پر مرتب کیجاوے ہر آئینہ اسکا فائدہ جیسا

مرکوز شیخ الرئیس ہی بخوبی ظاہر ہو لیکن مجھے ایسا گمان ہی کہ منطقی اور نازک فہم باریک بین اس طرز کو بطور توضیح و اضحات کے سمجھکر خاص عنوان الواح کو مفقود کر کے پھر عبارتین ان الواح کو پھیر لاے اور فی الحال جسقدر نسخے بہم پہونچے ہین کسی مین ایک لوح بھی نظر سے نہین گذری تاہم مترجم نے براے ملاحظہ ناظرین اوراق ہذا کے دو ایک دوا اونکو اسی طرز خاص پر جسطرح شیخ نے مرتب کیا ہی اور جو طریقۂ اوسنے معہد کر کے تعلیم اسکی عنوان کتاب کی ہی اوسی طور پر لکھدی ہین اور شاید کہ یہ نمونہ متعلم کو واسطے ایسا آسان اور سریع الفہم ہو کہ وہ ساری کتاب کا نقشہ اوسی طور پر بنا کر درست کرے اگرچہ شیخ الرئیس نے بخوبی اس نقشہ کی ترتیب اور تہذیب کے ہو بیان دیے تاہم الوان وغیرہ جو بعض خانون کیواسطے خواہ وہ امور جنسے بخوبی تمیز ہو مجمل چھوڑ دیے ہین لہذا مجھے اسکی بھی ضرورت ہوئی کہ ان الوان غیر مصرحہ کو کسی خاص قسم کی علامت سے تعبیر کرون جو بروقت نقل اور کتابت خواہ چھاپنے کے محتاج اجتماع اور کرداوری الوان کے نہو چنانچہ ابتداے حرف الف سے پہلے بیان اونکا بخوبی کرونگا ایضاً بعض ادویہ مفردہ ہندیہ جو راقم کے تجربہ مین پوری اوتری ہین اونکا اضافہ بھی بطور الحاق کے مرکوز خاطر ہے مگر اصل کتاب کے زیادہ ہونے کے خیال سے تردد ہوتا ہی۔ اصول طبعی مقدمات مین اس کتاب کے بیان ہوا جس کو کسیقدر قواعد کیمیائی سے ربط ہی اونکا بیان بطور تمثیل کے نہایت

واضح کر دیا ہے اور بقدر ضرورت دو چار تجربے بھی لکھدیئے ہین مگر باین خیال کہ چونکہ اس زمانہ مین علم کیمیا کے مسائل بہت کم معلوم ہین اور باوجود کمال ضرورت کے اطبا کو انکے سیکھنے اور سمجھنے سے نہایت نفرت ہوگئی ہے لہذا چندان تعرض ان مسائل کا مناسب معلوم نہوا اور نہ بطور نمونہ تمثیل قطرۂ از دریا ذکر کرنے کا مقام اس کتاب مین ہے اور قرابا دین مین زیادہ ہے انشاء اللہ اوسی جلد مین بقدر ضرورت کسیقدر لکھون گا۔

مین ایسا خیال کرتا ہون کہ ترجمہ اگرچہ حسب خواہش دلی خاکسار کے بوجوہ عدیدہ نہین ہے اور نہ اس کتاب کی وضع اور ترتیب موجب اصل مصنف کی وضع کے ہے تاہم جسقدر فرصت وقت نے اعانت کی ہے قابل غور اور لایق دید کے ہے آج اس ترجمہ کی خوبی خواہ بد اسلوبی کو مین زیادہ ذکر نہین کرسکتا ہون کہ اردو مین اسقدر توضیح کا یہ نقش اولین ہے آیندہ نسخہ جو جو عیوب اسکے برطرف ہوتے جاینگے درست ہوجائے گا اب مین اصل کتاب کو شروع کرتا ہون وباللہ التوفیق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا کے اور ثنا رسالتپناہی کے اور بعد درود کے حضرت رسالت پناہ اور آل پاک کے واضح ہو کہ یہ وہی کتاب ہے جسے مین نے فن طب مین تصنیف کیا ہے اسکا پہلا حصہ جو احکام کلیہ مین فن طب کے تھا اوسکی تصنیف سے مین فارغ ہوچکا اور دوسرا حصہ یہ ہے کہ اسمین ادویہ مفردہ کو مین نے جمع کیا ہے اس حصہ کو جو دوسری کتاب سمجھو یا پانچ کتابون کے ہے مین نے دو مقالہ پر تقسیم کیا ہے پہلا مقالہ اسمین بیان اون قوانین کلیہ کا ہے جنکی معرفت علم طب کے ادویہ مستعملہ کی شناخت سے پہلے ضرور ہے اور دوسرا مقالہ ادویہ مفردہ کی قوتونکے بیان مین ہے مقالہ اولی کی تقسیم چند فصلون کیطرف ہوئی ہے فصل اول تعریف مزاجہاے ادویہ مفردہ کے بیان مین فصل دوم شناخت مزاج ادویہ مفردہ کا بطور تجربہ کے فصل سوم شناخت مزاج ادویہ مفردہ کا قیاس طبی کے ذریعہ سے استقرائی خواہ اور قسم کا استدلال فصل چہارم افعال قوی ادویہ کی شناخت فصل پنجم جو احکام ادویہ اور خواص ادویہ مفردہ کو خارج سے لاحق ہوتے ہین فصل ششم ادویہ مفردہ کو درخت وغیرہ سے توڑنا خواہ چن لینا اور انھین جمع کرکے رکھنا اور انمین جو جو احتیاط کے امور ضروری ہین دوسرا مقالہ اس مقالہ مین ادویہ مفردہ کے بیان کو اسطور سے مین کرونگا کہ جیسے نقشہ مین خانہ خانہ ترتیب وار الگ ہوتے ہین اور ہر ایک خانے مین ایک امر جداگانہ تحریر کیا جاتا ہے اوسیطرح ادویہ مفردہ کیواسطے ایک لوح درست کی ہے کہ اوسکی تقسیم سولہ الواح یا خانون پر کی گئی ہے لوح اول نام ادویہ کا اون ناموں کا جو عرف اطبا مین مشہور ہو وہ زبان یونانی ہو خواہ عربی خواہ اور کوئی زبان اور ماہیت دوا کی یعنے اس امر کا بیان کہ نباتی ہے یا معدنی اور برگ اور بیخ اور گل اور تخم وغیرہ سب کا ذکر کرون گا لوح دوم اسکی بارت کا بیان ہے کہ اس دواے خاص کی عمدہ کونسی قسم ہے

جسکا استعمال کرنا لایق ہے لوح سوم کیفیت اور طبیعت خواہ مزاج دوا کا اور درجات حرارت برودت رطوبت یبوست کا بیان ہے لوح چہارم وہ خواص حوال اور افعال اور خاصے جو بطور عام ظاہر ہوتے ہین جیسے تحلیل اور انضاج اور تفریہ اور تحذیر وغیرہ خواص اصطلاحی جنکے معنے آیندہ اوراق مین تفصیلاً بیان ہونگے جب مقالہ اول کی فصل دوم لکھونگا ایضاً اور قسم کے خواص بھی اگر اس دوا مین ہین وہ بھی لکھونگا اور ہر ایک فعل اور خاصیت کیواسطے ایک قسم کی کتابت بطور کنایہ کے مقرر کرونگا تاکہ اسکے سمجھنے اور نکالنے مین ناظر اوراق نہا کو دقت نہو لوح پنجم اون دواؤں کے وہ افعال جو متعلق بزینت جلد ہین جیسے برص اور بہق وغیرہ کا دور کردینا خواہ بالونسے متعلق ہین مثلاً بال گرنے ندے خواہ بڑھاوے اور دراز کردے یا سیاہ کردے خواہ پیچدار کرنے خواہ پیچدار کو سیدھا کردے اور دیگر امور متعلق بزینت کا بھی ذکر اس لوح مین کرونگا اور جس چیز کی زینت یہ دوا کرتی ہے اوسکیواسطے ایک نشان اور علامت ایک خاص رنگ کی مقرر کی ہے اسواسطے کہ اس علامت سے خاص اس قسم کے ادویہ بہت جلد ناظر کتاب ہذا فراہم کرسکتا ہے اور بلا دقت اور بدون محنت زائد کے بہم پہونچ سکتی ہین لوح ششم مین افعال اور خواص ادویہ کے لکھونگا جو متعلق اورام اور بثورے ہین اور انمین ہر ایک کیلئے ایک رنگ خاص سے الگ کرونگا تاکہ جمیع ادویہ مفردہ ایک قسم کی اور بسہولت جمع ہوسکین لوح ہفتم قروح اور خراجات یعنی پھوڑونکی نسبت جو خواص اس دوا کے ہین اور امتیاز اسکی بھی خاص رنگ سے کردی گئی ہے اوسی غرض سے جو بیان ہوچکی ہے لوح ہشتم امراض مفاصل یعنے بدن کے جوڑ بند خواہ پٹھے کی نسبت جو خواص دوا کے ہین اور اسمین بھی علامت رنگ کی رکھی ہے واسطے غرض مذکور کے لوح نہم امراض اعضاے سر کے خواص اور انھین بھی ایک رنگ سے

رنگین کردیا ہے لوح دہم امراض چشم لوح یازدہم امراض اعضائے تنفس اور سانس لینے کے یہ بھی ایک رنگ خاص سے رنگین ہے لوح دوازدہم امراض اعضائے غذا یہ بھی ایک رنگ جداگانہ سے رنگین ہے لوح سیزدہم امراض اعضائے نفض یعنے جن اعضا سے کچھ فضول مثل بول براز وغیرہ کے دفع ہوتے ہیں اور انکا رنگ بھی جدا ہے لوح چہاردہم حمیات اور جو خواص لائق حمیات ہیں۔ لوح پانزدہم نسبت ادویہ کی طرف سموم اور زہر کے لوح شانزدہم بدل اور عوض ہر دوا کا جب کوئی دوا دستیاب نہو سکے بدل میں کسی دوا کا استعمال مناسب ہے یہ سولہ خانہ ہر ایک دوا کے واسطے بنائے گئے ہیں لیکن بعض دوا ایسے کہ اونمین یہ سب خواص نہیں ہیں خواہ ہیں اور دریافت نہیں اسواسطے کسی دوا کے سب خانے مملو نہونگے بلکہ جگہہ خالی رہیگی بالضرور اوسکی علامت بھی کوئی مقرر کرنی چاہئے جیسے صفر بدین صورت (٥) خواہ بہ صورت (+) یہ علامت بیان کردی گئی کہ یہ خاصیت اس دوا کے خاص کی نہیں دریافت ہوئی جب اس ترتیب اور تہذیب سے دوسرا مقالہ تمام ہوجاے یہ کتاب دوم اوس وقت تمام ہوگی اور کتاب سوم جسمین ذکر امراض جزئیہ کا ہے شروع کرونگا۔

فصل اول بیان مین مزاج ادویہ مفردہ کے ہمنے کتاب کلیات مین بیان کیا ہے کہ دوای حار اور دوای بارد خواہ دوای رطب یا یابس کے کیا معنے ہین اور یہ بھی اسی مقام مین بیان ہوچکا ہے کہ حرارت اور برودت کا حکم بقیاس اپنے ابدان کے ہم کرتے ہین اور مصادرات علم طب مین یہ بھی ایک حکم ہم لکھ چکے ہین کہ جمیع مرکبات معدنیہ اور مرکبات نباتیہ اور مرکبات حیوانیہ کے ارکان اربعہ یعنی عناصر چہارگانہ ہین اور انہین چار چیزون سے ترکیب سایر مرکبات مذکورہ کی ہوتی ہے اور طبیب اس مسئلہ کو صحیح جانے اور دلیل استدلال اور اثبات اسکے نہو بلکہ حکیم طبعی کے ذمہ اسکا ثبوت اور اثبات چھوڑے اور یہ بھی مذکور ہوچکا ہے کہ ارکان جسوقت یکجا ہوتے ہین اور امتزاج خواہ آمیزش اونمین پیدا ہوتی ہے پس اوسوقت ایک دوسرے مین کچھ اثر کرتا ہے اور وہ دوسرا اوس اثر کو قبول کرتا ہے اور اس فعل اور انفعال سے کسیکی گرمی کم ہوتی ہے اور کسیکی سردی کم ہوتی ہے اور کسیکی خشکی مائل برطوبت اور کسیکی رطوبت یبوست کیطرف مائل ہوتی ہے اور بشرطیکہ کیفیت ارکان اخلاط کی برابر ہون مرکب مین تعادل خواہ اعتدال پیدا ہوتا ہے اور اگر کسی عنصر کی کیفیت غالب ہوتی ہے تو مخصوص غلبہ اوسی کیفیت کا پیدا ہوتا ہے اور بعد اسکے ترکیب اونکے خلط و مزج کے جب مرکب جام اعدادہ

ٹھہرتا ہے اسی کا نام مزاج ہے اور مزاج کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی شے مین پیدا ہوتا ہے اوسکو آمادہ قبول اون قوتون کے اور ایسی کیفیات کے کردیتا ہے جنکی لائق بحال یہی ہے کہ وہ بعد حصول مزاج کے پیدا ہون (یعنے بعد مزاج کے جا اور کیفیات مرکب مین حاصل ہونیوالی ہین اونکے حصول کی استعداد ہوجاتی ہے) اور اوسی جگہہ یہ بھی ہمنے بیان کیا ہے کہ مزاج کے اقسام کتنے ہین اور معتدل مزاج سے آدمیون کے کیا مراد ہے اور دوائے معتدل کے کیا معنے ہین اور یہ بھی اسی مقام پر مذکور ہوچکا ہے کہ دوائے معتدل وہی ہے کہ جب بدن انسان سے ملاقات کرے اور حرارت غریزی انسانی اوسمین کوئی اثر کرے اوسوقت اس دوا کا اثر حرارت اور برودت خواہ رطوبت اور یبوست مین ایسا نہین ہوتا کہ وہ اثر کیفیات موجودہ بدنی سے کچھ زیادہ ہو اور محسوس ہو اور یہ بھی ہمنے لکھدیا ہے کہ مزاج اس دوائے معتدل کا مثل مزاج انسان کے نہین ہے اسلیے کہ انسان کا مزاج خاص سوائے انسان کے دوسرے مین کیونکر پایا جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مزاج کی دو قسمین ہین مزاج اول اور مزاج ثانی مزاج اول وہی ہے کہ جو عناصر کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اور مزاج ثانی وہ ہے جو ایسے مرکبات عنصری کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے جنکے واسطے کوئی مزاج خاص ہے جسطرح ادویہ مرکبہ مثل معجون وغیرہ کے واسطے مزاج ثانی پیدا ہوتا ہے اور یہ مزاج بوجہ ملنے اون اجزا کے حاصل ہوتا ہے جنکے واسطے مزاج اول قبل از ترکیب صناعی کے موجود ہے خواہ تریاق کا مزاج کہ بعد ملانے ادویہ چند کے پیدا ہوتا ہے اور اون ادویہ کیواسطے ایک ایک مزاج جداگانہ پہلے سے بھی موجود تھا وہی مزاج اول ہے۔ یہ مزاج ثانی بھی ہمیشہ بوجہ ترکیب صناعی کے پیدا نہین ہوتا بلکہ اکثر یہ مزاج دوم براہ طبیعت بھی حاصل ہوجاتا ہے۔ مثلاً دودھ کا مزاج جو مرکب مائیہ اور جبنیت اور دہنیت سے ہے یعنے دودھ مین تین جزو ہین ایک پانی دوسرا جبن جسے پنیر بولتے ہین تیسرے چکنائی جس سے گھی بنا ہے اور یہ تینون اجزا دودھ کے بسیط نہین بلکہ مرکبات عنصری مین داخل ہین کہ ہر ایک کا مزاج جداگانہ ہے اور انکے ملکر جو مزاج ثانی پیدا ہوا ہے وہ بھی کسی صنعت سے حاصل نہین ہوا بلکہ طبیعت خود ہی اوسے پیدا کرتی ہے اور ترکیب دیتی ہے۔

مزاج ثانی کی پھر دو قسمین ہین۔ مزاج قوی۔ اور مزاج رجو۔ مزاج قوی کے یہ معنے ہین کہ جن بسائط سے ملکر وہ مزاج پیدا ہوا ہے اون میں عقد آمیزش اور اختلاط بہم پہونچا ہے کہ ہماری حرارت غریزی کو اون اجزا کا

الگ کر دینا اور متفرق کر دینا بہت دشوار ہو جیسے براہ فراج اول سونے کا جسم کہ اسکی رطوبت مائی اور یبوست ارضی مین اسقدر امتزاج اور آمیزش اصل خلقت اور فراج اولی مین ہوی ہو کہ اب روقت پگھلانیکے جب علے و نفحات (یعنے ایک سو بیس جو علم سبک مین سونے کے واسطے مقرر مین) پورے ہو جائیں اور پگھل جاے اور بعد پگھلانے کے زیادہ حرارت آگ کی اسمین بڑھائی جاے جسے اطارت خواہ اوڑانا اصطلاح اکسیر مین کہتے ہین یعنے اسقدر حرارت بعد چرخ دینے سونے کے پہونچائین کہ وہ جھلکر اڑ جاے اور فنا ہو جائے شاید یہ امر بہت دشوار ہوگا بلکہ اجزا ارضی اجزا مائی کی اسقدر گرفت کرینگے کہ اسے اڑنے نہ دینگے اور تمام اجزا رکو اوڑنے سے روکین گے اور تھوڑے سے وقفہ اور سکون مین اسقدر ہوتا ہو کہ پھر منجمد ہو جاتا ہو اور تمام اجزا رچسپیدہ ہو جاتے ہین برخلاف سونیکے لکڑی کے جسم مین ایسی آمیزش اجزا ارضی اور مائی مین نہین ہو بلکہ معدنیات مین جیسے تلعی اور سیسہ مین بھی یہ اتصال شدید نہین ہو اور حرارت کو بآسانی انکے پگھلانے پر دسترس ہوتا ہو اور بعد پگھلانیکے انکے اجزا رکا اوڑا دینا کچھ دشوار نہین ہے علم سبک کے ماہرون پر یہ بات مخفی نہین کہ جتنی دیر مین سونے خواہ چاندی مین چرخ آتا ہو اتنی دیر او تنی مقدار مین اسرب خواہ قلعی پگھل بھی جاتی ہو اور اوڑ کر فنا بھی ہو جاتی ہو اور لکڑی اکھ ہو کر اوڑ جاتی ہے۔ بہرحال اگر کسی دوا وغیرہ کے اجزا مین ایسا امتزاج شدید براہ صنعت پیدا ہو بذریعہ حل و عقد و تعفین وغیرہ کے جو قواعد کیمیای ہین اور جنکے ذریعہ سے استمساک اور گرفت اجزا مین پیدا ہوتی ہو اور وہ اجزا براہ طبیعت۔ ایسے متصل اور یکذات ہو جائین جیسے سونے کے اجزا براہ مزاج اولی کے یکذات ہین تو کچھ عجب نہین ہے کہ ہماری حرارت غریزی بھی اس مرکب کے اجزا اور بسائط کے جدا کرنے مین عاجز ہو اور مرکب کے ایسا ہو اسے ہم موثق کہتے ہین اگر یہ مرکب موثق اپنے اس مزاج مین معتدل ہوگا بدن مین اتنی دیر تک باقی رہے گا کہ اسکی صورت بدل جاے اور فاسد ہو جائے گی اور اس زمانہ تک اسکا اعتدال بدستور باقی رہے گا اور اگر اس مرکب موثق کا مزاج مذکور کسی کیفیت مین غالب ہوگا یہی کیفیت تا انقضاے بقاے مرکب کو ہمارے بدن مین اور تا زمان استحالہ و فساد کے بدستور نبی رہیگی خلاصہ یہ ہو کہ مزاج موثق کی جو چیز داخل ہمارے بدن مین ہوگی تا وقتیکہ اسکا استحالہ اور تغیر نہو اسی مزاج پر باقی

رہے گی جو اوسمین موجود ہو اور اس سے ایک قسم کا فعل ہمارے بدن مین صادر ہوگا اور جس چیز کا مزاج موثق نہین ہو بلکہ رخو ہو اور اسکے اجزا کا انفصال ہماری حرارت غریزی بآسانی بعد تناول اور تصرف کے کر دیتی ہو اور ایک جز اسکا دوسرے جز سے جدا ہو جاتا ہو اور ایسی جدای ہوتی ہو کہ تمیز ایک کی دوسرے سے بخوبی ہو سکتی ہو اور معہذا وہ اجزا مختلف طبائع اور مزاج کے ہین اسوقت کسی جزو کا فعل کچھ ہوگا اور کسی کا اوسکے مخالف اور بعضد ہوگا اور طرح طرح کے اثر پیدا ہونگے جسوقت اطبا کہتے ہین کہ فلان دوا کی قوت مرکب ہو متضاد قوتون سے اوسوقت خود طبیبون کو اور بھی کسی اور سننے والے کو ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ اس دوا کا ایک ہی جز حرارت بھی پیدا کرتا ہو اور برودت بھی پیدا کرتا ہو اور یہ دو قوتون اثر اوسکے ایک ہی جز سے یکبارگی اسطرح پیدا ہوتے ہین جیسے دو چیزین حار اور بارد سے جو متمیز ہون ان سے معا دونون فعل ظاہر ہوتے ہین اسلیے کہ یہ بات جزو واحد سے پیدا ہونی ممکن نہین ہے بلکہ محال ہے بلکہ یہ دونون قوتین حرارت اور برودت کی اس دوا کے دو جزو مختلف مین ہین اور یہ دوا اون دو اجزا سے مرکب ہے۔ اور یہ بھی سمجھنا درست نہین ہو کہ سواے اوس دوا کے جو از قسم دواے مذکور ہو اور کسی دوا مین مختلف قوتین نہین ہین اور نہ کوئی اور قسم کی دوا قوائے متضادہ سے مرکب ہو اسلیے کہ جمیع ادویہ مرکبہ کا یہی حال ہو کہ اونکی ترکیب متضاد قوی سے ہوتی ہے۔ بلکہ مراد اطبا کی اس قول سے یہ ہو کہ دوا بالفعل دو قوت متضاد رکھتی ہو خواہ قریب بہ فعلیت کے اس مین دو مختلف قوتین ہین اور وجہ اس کی یہی ہے کہ اس دوا کا مزاج غیر موثق ہے اور اوس کے مختلف اجزا مین فعل اور انفعال ایسا پورا نہین ہوا اور ایسے متصل احدی الاجزا نہین ہین کہ سب کا فعل متشابہ اور یکسان ہو گیا ہوا اور نہ ان اجزا مین تلازم اور تشابہ تام اسقدر پیدا ہوا ہو کہ اگر بدن مین اس دوا کا کوئی جز پہونچے دوسرے جزو کا پہونچنا بھی اسی مقام پر ضرور ہو اسلیے کہ اگر اس دوا کی قوت متشابہ ہوتی اوسکا فعل بھی بدن مین متشابہ ہوتا مختلف نہوتا اور اگر اجزا مین تلازم اور امتزاج کامل ہوتا گو کہ قوتون مین اختلاف ہوتا جب بھی اون اجزا کی تاثیر بدن مین مختلف نہوتی بلکہ اگر کسی عضو مین اس دوای مرکب کا کوئی جز کسی قسم کے آفت خواہ مضرت پہونچاتا اوسکی ہمراہ دوسرا جز جو پہلے جز کی مضرت کا دافع ہو اپنے اثر سے اس آفت کو دفع بھی ساتھ ہی کر دیتا پس ان دونون

اجزا سے وہ اثر او فعل معاً پہونچتا ہی جو ان دونون اجزا مین موجود ہی اور نفع و نقصان کو مساوی ہونے سے خواہ برابر زمانہ واحد مین دونونکے پیدا ہونیسے یہ جزوان ضرر محسوس ہوتا اور نہ چندان احساس فائدہ کا ہوتا اسواسطے کہ ہر ایک جزو کے فعل کا مانع اور عائق بھی اسکے ہمراہ لگا ہوا ہی اور جدا نہین ہی لہذا اختلاف آثار کا ظہور باوجودیکہ اجزا مین آثار مختلفہ مین ہو نہین سکتا ہان ایسے موثق مزاج کی دوا جسکے اجزا کے آثار مختلف ہون اوسوقت البتہ اسکے اثر مین کسیقدر اختلاف پیدا ہوسکتا ہی جب کوئی جزو خاص کسی عضو کے نسبت ایک تخصیص زیادہ رکھتا ہی اور دوسرا نہین رکھتا خواہ کسی عضو کا ایک جزو خاص بہ نسبت جزو خاص دوائے مرکب کے زیادہ متاثر ہی اور دوسرا جزو عضو اسقدر متاثر نہین ہی کہ اوسوقت طبیعت ایک جزو کو اس دوا کے جو مناسب جزو معین یعنے کسی عضو کی ہی استعمال کرتی ہی اور غیر مناسب جزو کو چھوڑ دیتی ایسے اختلاف مین اسوقت ہم بحث نہین کرتے بلکہ اسوقت ہماری بحث وہان اثر مین ہی جو بہ نظر نفس اجزا کے ادویہ کے واقع ہو یکسان خواہ مختلف اور جس دوا کا اختلاف اثر منسوب اسکے خاص اجزا کیطرف ہو نہ اینکہ کسی امر خارج کے جہت سے یہ اختلاف تاثیر پیدا ہوا ہو — اور یہ اختلاف تاثیر جس دوا مین بنظر نفس اجزا کے پیدا ہوگا اسکا منشا بھی ہوگا کہ بسائط اور مفردات اس مرکب کے بخوبی امتزاج کامل اور آمیزش پوری نہین رکھتے بلکہ مزاج غیر موثق خواہ مزاج رخو جو انکو حاصل ہوا ہی لہذا ہماری حرارت غریزی اسمین تاثیر کرکے اجزا کے اتصال کو مٹا دیتی ہی اور جب وہ جسم جدا جدا ہو جاتی ہین اپنے اپنے خاص آثار کو ہر ایک جزو پیدا کرتا ہی پھر ادویہ مفردہ مین جب ہم کہتے ہین کہ اس دوائے مفرد مین قوائے متضادہ ہین اور اس مفرد دوا کا بھی یہی حال ہی اور وہ بھی اسی غیر موثق مزاج مین داخل ہی جسمین امتزاج قوی نہوا ہو اور انہین ادویہ مفردہ مین وہ دوائین بھی ہین جن مین امتزاج قوی اور مزاج موثق بھی ہوتا ہی ایسا امتزاج قوی ہوتا ہی کہ حرارت آگ کی بوقت طبخ اور جوش دینے کے اوسکے قوی کو الگ نہین کر سکتی جیسے بابونہ کہ اسمین قوت تحلیل اور قوت قبض کی دونون ہین اور جب ضمادات مین پکا کر استعمال کرین اسکی دونون قوتین جدا نہین ہوتین بلکہ باقی رہتی ہین اور بعض دوائے مفرد ایسی ہی کہ حرارت آگ کی اوسکی قوتون کو جدا بھی کر دیتی ہی اور کبھی قوت کو فنا بھی کر دیتی ہی مثلاً کرنب کہ اسکا جرم مادہ ارضی قابضہ سے اور مادہ لطیف جالی بورقی سے مرکب ہی جب پانی ڈال کر جوش دین جوہر بورقی کی تحلیل ہو جائے گی اور قوت جلا پانی چھوٹ کر رہ جائے گی اور جواہر ارضی قابض ثفل مین باقی رہیگا اسوجہ سے پانی مین قوت مسہلہ پیدا ہوتی ہی اور جرم قابض باقی رہتا ہی اور یہی کیفیت عدس یعنے مسور کی ہی اور دجاج یعنے مرغ کی بھی یہی کیفیت ہی — ثوم یعنے لہسن کا کا یہ حال ہی کہ اسمین قوت جلا کی جو محرق ہی اور رطوبت ثقیلہ بھی اسمین جو ہر اور جوش دینے سے یہ دونون قوتین جدا جدا ہو جاتی ہین اسیطرح پیاز دشتی اور مولی وغیرہ بہت سی ایسی مفرد دوائین ہین کہ انکی مختلف قوتین بعض تراکیب سے جدا ہو جاتی ہین — اسیوجہ سے کہتے ہین کہ مولی ہاضم غیر منہضم ہی اسلیے کہ مولی مین قوت ہاضم ہونیکی جمیع اجزا نہین ہی بلکہ اجزائے لطیف اور رقیق جو مولی مین ہین وہ قوت ہضم گرا دینے کی رکھتے ہین اور جوہر کثیف اسکا خود بطی الہضم ہی جب اجزائے لطیف کہ اپنا فعل ہضم کرکے منہضم ہو جاتے ہین اور جزو کثیف باقی رہجاتا ہی وہ ثقیل اور بطی الہضم ہی اور قوت ہاضمہ طبعی پر اسکا ہضم گران اور دشوار ہوتا ہی اور بوجہ لزوجت کے اسکا انہضام بدقت ہوتا ہی اور وہ دوسرا جوہر لطیف ایسا ہی کہ لزوجت کا قاطع ہی — منجملہ ان ادویہ مفردہ کے جسکے اجزائے بسیط مین تفرقہ فقط غسل اور دھونے سے ہوجاتا ہی اور طبخ اور جوش کی ضرورت نہین ہوتی جیسے کاسنی وغیرہ اور اقسام ترکاریون کے بھی اسی قبیل مین کہ اونکے جوہر مرکب مین مادہ ارضیہ باردہ سے اور مائیت باردہ بھی اون کے اجزا مین بکثرت داخل ہی اور مادہ لطیف ہوائی خواہ ناری وہ بھی کم اور تھوڑا سا ہی ایسی دواؤن سے تبرید کا فعل بنظر مادہ اول کے زیادہ پیدا ہوتا ہی اور تفتیح سدہ اور تنقیہ اونکی اکثر مادہ لطیف سے پیدا ہوتی ہی ایسا دویہ کا عام قاعدہ یہی ہی کہ اکثر وہ مادہ لطیف انکی سطح ظاہری پر پھیلا ہوا ہوتا ہی اور اندرون جسم خواہ تخم مین بوجہ لطافت مادہ کے لیے اثر نہین ہوتا ہی اسلئے کہ جوہر لطیف مائل بطرف علو کے ہی اور یہ مادہ لطیف اوٹھکر اور صعود کرکے ظاہری سطح پر مفروش ہو جاتا ہی جب ایسی دوا کو پانی مین دھوئین وہ مادہ لطیف بوجہ غسل کے جدا ہو جاتا ہی اور اسمین سے کسیقدر ایسا باقی نہین رہتا کہ اب وہ فعل تفتیح اور تنقیہ وغیرہ کا مثل اس دوا کے برآمد ہوسکے اور اسیوجہ سے شرعاً اور طباً دونون طرح سے کاسنی وغیرہ کا دھونا ممنوع ٹھہرایا گیا ہی اور یہی سبب ہی کہ اکثر ادویہ کا جب انسان اکلاً خواہ شرباً استعمال کرتا ہی اونسے تبرید قرار واقعی پیدا ہوتی ہی اور تکثیف کا فعل بوجہ تبرید کے ظاہر ہوتا ہی اور جب اونھین دواون کو بطور ضماد کے استعمال کرین تحلیل پیدا ہوگی جو فرع تسخین

کی ہے جیسے کشنیز خشک کہ اگر اوسکا استعمال کھانے پینے مین کرین تبرید
زائد پیدا کرتی ہے اور اوسکا ضماد ایسا قوی ہے کہ خنازیر وغیرہ کی تحلیل مین کام
دیتا ہے خصوصاً جب سویق یعنے جو کے ستو کے ہمراہ استعمال کرین اوسکی
وجہ یہ ہے کہ ایسی دوا جیسے کشنیز ہے اسکی ترکیب جوہر ارضی و رمائی سے ہے اور ان دونون
جوہر مین تبرید شدید ہے اور جوہر لطیف ناری خواہ ہوائی ہے جو بھی اسکی ترکیب ہے
جب کھانے پینے کے طور سے استعمال ہوتا ہے اور حرارت عزیزی اوسکی ہضم
کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور جوہر لطیف کی تحلیل کر دیتی ہے اور چونکہ جوہر لطیف
کی مقدار بہت کم ہے اور اتنی نہین ہے کہ ہمارے مزاج مین کسیقدر اوسکا
اثر محسوس ہو لہذا بہت جلد فنا ہو جاتا ہے اور اوسکا نفوذ ہمارے جسم مین
ہو کر استہلاک ہو جاتا ہے اور جوہر بارد ارضی او رمائی کہ مقدار مین زیادہ
ہے خالص باقی رہ کر بخوبی تبرید پیدا کرتا ہے - اور جسوقت ایسی دوا سے
یعنے مثل کشنیز وغیرہ کے ضماد کرنگے مین اسوقت جوہر ارضی خواہ مائی چونکہ زیادہ
سبر دہے اور کثیف بھی ہے اسوجہ سے نفوذ اسکا اندر جسم کے نہین ہوتا ہے
اور کسیطرح کا اثر اوسکا بوجہ عدم نفوذ کے ظاہر ہوتا ہے اور جوہر ناری مسامات
جسم مین بوجہ لطافت کے نافذ ہو کر اپنا فعل تفتیح وغیرہ کا پیدا کرتا ہے اگر اس
جوہر لطیف مائی کے ہمراہ کسیقدر بارد بھی نافذ ہو او سی نوع کا فعل بھی
اسی سے پیدا ہو گا اور مقہور کرنا حرارت عزیزیہ کا بھی اوس سے حاصل ہو گا اور یہ
بات قریب او سی اثر کے ہے جو ہمنے فن کلیات مین خاصیت پیاز کی ذکر کی ہے کہ ضماد
کرنے سے پیاز احراق پیدا کرتی ہے اور کھانے مین احراق سے سلامت ہوتی ہے
اسواسطے کہ بعض اسباب یعنے وجہ سوم اس مقام پر ہمنے پیاز کے اثر کی نسبت
یہی قرار دی ہے پس شاید اسی مقام سے یہ بات جو بیان بیان کی ہے معلوم
ہو سکتی ہے - بعض دوا مفردہ ایسی ہین کہ اونمین دو جوہر مختلف طبیعت کے موجود
ہوتے ہین اور اون دونون جوہر مین امتزاج اور آمیزش بخوبی نہین ہوتی ہے
بعض چیزونمین ان دونون جوہر کا امتیاز بنظر حس کے بھی ہوتا ہے جیسے ترنج کی
اجزا - اور بعض مین پوشیدہ ہوتا ہے جیسے اسبغول کہ اسبغول کے چھلکے مین
خواہ چھلکے پر جو چیز ہے اثر برودت کا زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور قوی بھی ہوتا ہے اور
جو دقیق خواہ آٹا اوسمین ہوتا ہے اوسمین تسخین کی قوت زیادہ ہوتی ہے تا اینکہ
اگر اسی دوا کو مجمد خواہ مفرح مین شمار کرین بعید نہو گا اور جید کا اُسکا شمل
ایک وہ کے ہے درمیان دونون قوتون کے پھر اگر اسبغول کو مسلم بدون پیسے

ہوئی پیجائین اوسوقت بوجہ سختی پوست اور قشر کے اسکے اندرونی مغز کی قوت
کا ظہور نہین ہو سکتا کہ وہ اندر سے باہر نکل کر تقرح وغیرہ پیدا کرے بلکہ بغیر ظاہر
جلد کر جو اوسمین لعابیت ہے اوسی جہت سے تبرید کریگا اور اگر اسبغول کو کوٹ
خواہ پیس کر استعمال کرین شاید اسکے نسبت حکم سم ہونیکا کرنا صحیح ہو گا اسلئے
کہ اوسوقت اسبغول کے وہ اجزای دقیق جو بیج کے اندر ہین بخوبی ظاہر ہو کر بخوبی
اثر کرینگی جسطرح اجزای ظاہر اور قشور کا اثر بھی نمایان ہو گا اور یہی وجہ
قریب بصحت ہے کہ جب اسبغول کوٹ کر ضماد پھوڑے وغیرہ پر کیا جاتا ہے پھوڑے کو توڑ
دیتا ہے اور شگافتہ کر دیتا ہے اور مسلم اسبغول بوجہ لعاب کے پھوڑے مین خامی اور ربع پیدا کرتا ہے -
اس مقام پر اس قاعدہ کو اسیقدر بیان کرنا مناسب ہے اور زیادہ تفصیل کچھ ضرور نہین ہے

## فصل دوسری بیان مین قواے امزجۂ ادویہ مفردہ کے بطور تجربے کے

دوویہ کی قوتین دو طرح سے پہچانی جاتی ہین اول بطریق قیاس
دوم بطور تجربے کے اور تجربے سے شناخت جسطور سے ہوتی ہے پہلے اسکا بیان
کرنا مناسب ہے تجربے سے کسی دوا کا مزاج خاص خواہ اوسکا اثر صحیح دریافت
کر کے اس پر اعتماد کرنا اور اوس دوا کو اسی اثر سے موثر قرار دینا جب درست ہے
کہ بروقت تجربے کے اعتماد رعایت چند شروط کا ہو جاے شرط اول یہ ہے کہ اسوقت دوا
خالی کیفیت عارضی اور خارجی سے ہو خواہ کسی اور ایسی کیفیت سے کہ تکیف
نہو جاوے کے جوہر پر غالب ہو گئی ہو جیسے پانی کہ بالطبع سرد و تر ہے کہ
جسوقت گرم ہو جاے آگ وغیرہ سے بالضرور سخونت بالعرض پیدا کریگا یا مثل
افربیون کا اگرچہ بالطبع حار ہے لیکن اگر ٹھنڈی کر کے استعمال کیجاے
تا زمان برودت فعلی کے تبرید پیدا کرتی ہے - خواہ بادام کہ اسمین اعتدال
حرارت اور برودت بلطافت ہے جسوقت بوجہ کہنگی خواہ کسی اور سبب سے
اسکا مزہ اصلی بگڑ جاے اور فاسد ہو جاے تسخین شدید پیدا کرتا ہے
(بلکہ اگر متکرج ہو جاے اور اسپر کائی سی پڑ جاے تو موجب کرب او رسقوط اشتہا
اور غثیان کا ہوتا ہے) دوسری شرط یہ ہے کہ جس شخص پر تجربہ دوا کا
بذریعہ استعمال کے کیا جاے اوسکا مرض مفرد اسلیے کہ اگر مرض مرکب ہو گا او
اوس بیماری مین دو امر ایسے ہونگے جو مقتضی دو کیفیت علاج کے ہونگے
اور خواہش مین تضاد واقع ہو گا اور اس بیمار پر تجربہ کسی دوا کا
کرین اور نافع ہو اوسوقت یہ بات بخوبی دریافت نہو گی کہ نفع کا سبب
واقعی کیا ہے مثال اوسکی یہ ہے کہ ایک مریض بلغمی تپ مین گرفتار ہے اسکو

غاریقون بلائین اور اسکے استعمال سے تپ زائل ہوجائے اب اوسوقت غاریقون کے بارد ہونے پر حکم قطعی ہم نہین کرسکتے باین خیال کہ مرض حار یعنے تپ اسنے زائل کردیا ہو بلکہ بیان اسکے حرارت کا بھی احتمال قوی ہو کہ شاید بوجہ حرارت کے تحلیل مادہ بلغم جو مورث حمی تھا اس سے کر. یا خواہ اوس مادہ کا استفراغ بوجہ غاریقون کے ہوگیا اور بعد تحلیل خواہ استفراغ کے چونکہ مادہ تپ مفقود ہوگیا شاید اسوجہ سے تپ بھی زائل ہوگئی ہو۔ یہ نفع غاریقون کا ایسا ہو کہ نفع بالذت کے ہمراہ نفع عارضی بھی شریک ہوگیا یعنے بالذات اسکا نفع قطع مادہ بارد ہو اور قطع سے مادہ بارد کے زوال حمی کا نفع بالعرض پیدا ہوا ہو پس تپ کے نسبت مفید ہونا غاریقون کا بالذات یقینی نہین ہو اسی وجہ سے اسکے بارد ہونے مین ابھی ہم یقین نہین کرینگے تیسری شرط یہ ہو کہ تجربہ دوا کا متضادین پر کیا گیا ہو یعنے محرور المزاج خواہ مرض حار اور بارد المزاج خواہ مرض بارد خواہ وقت حار اور بارد مین تجربہ کیا ہو تاکہ نفع اور ضرر بخوبی محسوس ہو اسلیے کہ اگر دونون متضادین کو نافع ہو ہم یقینی حکم نکرینگے بوجہ تضاد کے اس دوا نے فائدہ کیا ہو اسلیے کہ گمان غالب ایسے وقت یہی ہے کہ شاید ایک مزاج مین اسکا نفع بالذات ہوا اور دوسرے مین بالعرض جیسے سقمونیا کو اگر مرض بارد مین ہم براہ تجربہ استعمال کرین اور مفید ہو کہ تسخین پیدا کرے پھر جب مرض حار مین مثل حمی غب کے اسکا تجربہ کرین اور مفید ہو اوسوقت ہمکو یہ خیال ہوگا کہ شاید نفع سقمونیا کا غب مین بالعرض ہے یعنے چونکہ بالذات استفراغ صفرا اسکا خاصہ ہو اور بعد استفراغ خلط صفراوی کے زوال حمی کا بالعرض ہوگیا ہو باین نظر سقمونیا کا بارد ہونا تجویز نہین کرسکتے بلکہ ایسے وقت یعنے اگر دوا متضادین کو مفید ہو پہلے کسی طور سے اس بات کی تعیین کرنی ضرور ہو کہ اسکا اثر ذاتی کون سے اور بالعرض اسکی کیا تاثیر ہو اور بعد اور بعد ادراک اس امر کے البتہ حکم برودت خواہ حرارت کا قطعی ہو سکتا ہو چوتھی شرط یہ ہو کہ جس دوا سے کسی مرض مین استعمال کرینگی غرض اوس دوا کے مزاج کا تجربہ ہو چاہیئے کہ قوت اوس دوا کے مساوی اور مقابل قوت مرض مذکور کے ہو اسلیے کہ بعض ادویہ حارہ ایسی ہین کہ بہ نسبت برودت مرض کے اونکی گرمی کم ہو اسی وجہ سے کسیقدر اثر اوس دوا کا مرض خاص مین ظاہر نہین ہوتا اور وہی دوا اگر خفیف مرض بارد مین استعمال کیجاے بخوبی اثر حرارت اس دوا سے نمایان ہوگا اسیواسطے لازم ہو کہ پہلے مرض خفیف پر استعمال کرین اور رفتہ رفتہ قوی مرض پر امتحاناً تجربہ کرتے جائین تاکہ آخرکار مین قوت حرارت خواہ برودت دویہ کا حال بخوبی معلوم ہوجای پانچوین شرط یہ ہو کہ جس زمانہ مین اثر دوا کا ظاہر ہو خواہ دوا کا فعل جسوقت نمایان ہو اسکا بھی لحاظ کرین مثلاً اگر دوا کا اول استعمال مین ظاہر ہوجاے وہی اثر اسکا ذاتی ہو حرارت ہو خواہ برودت اگر کسی دوا کے اول استعمال مین ہو اثر ظاہر ہوا اور آخر مین کوئی اثر اسکے خلاف پیدا ہو مثلاً دوا کے پینے کے وقت حرارت پیدا ہوئی جیسے افیون اور ادویہ مخدرہ اور بعد ازان برودت ظاہر ہو خواہ پیتے وقت کوئی فعل پیدا نہوا اور بعد ازان آخر مین کوئی فعل ظاہر ہو جیسے چوب چینی ایسی دوا کا مزاج خاص کا پہچاننا البتہ کسیقدر مشکل ہو اور اوسکے مزاج کے تعین مین اشتباہ ہو ہو گمان غالب یہی ہو کہ جو فعل پہلے ظاہر ہوا ہو وہ بالعرض ہو اور اصل اثر ذاتی کے تابع ہو جو آخیر مین واقع ہوا ہو اور بخوبی ظاہر ہوا ہو مگر اشکال اور تردد اسمقام پر یہی ہو اور شک قوت مین دوا کے اور حدس طبیب مین اس جہت سے پڑتا ہو کہ دوسرا فعل جسے فعل ذاتی ہم ٹھہراتے ہین اوسکا ظہور اور بقوت نمودار ہونا بعد مفارقت ملاقات عضو کے ہوتا ہو یعنے بعد ہضم دوا استحالہ اجزاء دوائی کے پیدا ہوتا ہو اگر یہ فعل خواہ یہ اثر دوم ذاتی اس دوا کا ہونا چاہیئے تھا کہ اول استعمال مین جبکہ دوا کو اتصال عضو معلوم ہوچکا ہو اوسوقت یہ اثر اسکا ظاہر ہونا اور قریب محال تھا کہ اثر ذاتی مین قصور اور کمی بحالت ملاقات اور اول استعمال پیدا ہوتی اور جب اتصال اوس دوا کا عضو سے برطرف ہوجاے یعنے دوسرے وقت یہ ذاتی اثر ظاہر ہو۔ اور یہ حکم حدس کی حکم اکثری ہو اور مقنع ہو یعنے برہانی نہین ہو مترجم کہتا ہو مراد یہ ہو کہ ظہور اثر ذاتی دوا کا اول ملاقات مین بشرط غالب ہونے کسی امر عارضی کے البتہ یقینی ہو اور صورت مفروض مین جیسے ادویۂ مخدرہ کہ ابتدا مین بوجہ تخدیر اور حبس مسامات کے حرارت بالعرض بوجہ احتقان کے پیدا کرتی ہین اور آخرکار بوجہ احداث برودت کے ازالہ قوت کے تبرید پیدا ہوتی ہو خواہ بوجہ انجماد حار غریزی اور تخفیف رطوبات اصلی کے برودت اور یبس پیدا کرتی ہین اس صورت مین ظہور اثر ذاتی ابتدا مین ضروری نہین ہو تاہم بنظر ظاہر کے یہی گمان ہوتا ہو کہ فعل ذاتی ابتدا مین ظاہر ہونا اور عرضی کا ظہور خالی از اشتباہ نہین ہو حق اکثر ایسا ہوتا ہو کہ دوا کا فعل ذاتی بعد ظہور اثر عارضی کے پیدا ہوتا ہو اور یہ بات اوسیوقت پیدا ہوتی ہو جب دوا سے مذکور سے ایک قوت غریبہ ایسی حاصل کی ہو کہ قوت طبیعی پر بالفعل ہے

ئی قوت غالب ہو مثلاً گرم پانی جوش دیا ہوا کہ اسکا ذاتی فعل یعنے تبرید اور ترطیب کا ظہور بعد فعل عرضی یعنے تسخین کے ظاہر ہوتا ہے - بالفعل آب گرم سے تسخین پیدا ہوگی گو بالعرض ہو مگر دوسرے دن خواہ دوسرے وقت جب اسکی حرارت عارضی زائل ہو جائے بالضرور بدن مین برودت پیدا کریگا اسواسطے کہ جو اجزا اس پانی کے بوجہ حرارت طبخ کے گرم بالفعل ہو گئے تھے دوسرے وقت جب وہی حرارت دور ہو جائے گی اپنی کیفیت ذاتی کیطرف مستحیل ہو کر بارد ہو جائینگے اور تبرید کا اثر ظاہر کرینگے چھٹی شرط یہ ہے کہ دوا کا اثر دائمی اور اکثری جو ہوتا وہی اثر قابل اسکے ہے کہ اوسکا اثر ذاتی تجویز کیا جائے اور جو اثر گاہ گاہ بندرت پیدا ہوتا ہو اُسے بالعرض کہنا مناسب ہے اسلئے کہ امور طبعی کا صدور اپنے مبادی سے دائمی خواہ اکثری ہوتا ہے اور شاذ و نادر وہی افعال صادر ہوتے ہین جو عارضی اور خلاف طبع ہون ساتوین شرط یہ ہے کہ انسان کے بدن مین تجربہ دوا کا کرین اگر غیر انسان اور کسی جسم ان کے اوپر تجربہ کرین ممکن ہے کہ دو وجہون سے خطا پیدا ہو - اول تو یہ امر جائز ہے کہ جو دوا بہ نسبت بدن انسان کے گرم ہو اور بہ نسبت شیر خواہ گھوڑے وغیرہ کے سرد ہو اور یہ بات اوسوقت ہوگی جب مزاج اس دوا کا بہ نسبت بدن انسان کے گرم ہو اور بہ نسبت بدن شیر اور گھوڑے کے سرد ہو میرے گمان مین یوہی چینی کا یہی حال ہے کہ بہ نسبت گھوڑے کے سرد ہے اور بہ نسبت آدمی کے گرم ہے مترجم کے نزدیک بادام کی خاصیت بالکل یون ہے کہ گھوڑا آدھا بادام نہین کھا سکتا اور اگر زیادہ حرارت پیدا کرتی ہے خصوصاً ہو اسوقت نصف بادام کھلاتے ہین چنانچہ سالوتری اور چابک سوار ان کو بخوبی معلوم ہے اور آدمی پاؤ بھر تک کھا کر بخوبی ہضم کر سکتا ہے اور مطلق گرمی پیدا نہین ہوتی دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض دوا کو بہ نسبت بعض بدن کے ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ دوسرے بدن مین وہی دوا وہ خاصیت پیدا نہین کر سکتی ہے جیسے شوکران کی غذائے جید اس جانور کی ہو جیسے زرزور کے حق مین اور انسان کیواسطے شوکران نہایت مضر ہے یہ سات قاعدے ہین جنکی رعایت وقت امتحان قوای ادویہ مفردہ کے براہ تجربہ کے ضرور ہے

## تیسری فصل شناخت قوت ادویہ مفردہ کی بطور قیاس کے

دواؤن کی قوت کی شناخت بذریعہ قیاس کے مختلف طور سے ہو سکتی ہے ۱ کبھی بوجہ سرعت استحالہ دوا کی بطرف ناریت اور سخونت کے خواہ دیر مین استحالہ ہونے سے اُسکی حرارت اور برودت کا حکم کرتے ہین خواہ بسرعت منجمد ہونا اور دیر مین بستہ ہونے سے استدلال کیا جاتا ہے - ۲ کبھی بذریعہ روائح اور خوشبو کے بھی استدلال دوا کی طبیعت پر کرتے ہین - ۳ کبھی ذائقہ کی وجہ سے بھی معرفت دوا کی ہوتی ہے - ۴ اور الوان اور رنگ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے - ۵ اور کبھی افعال اور خواص معلومہ جو دوا مین ہین استدلال قوائے مجہولہ پر کیا جاتا ہے پہلا طریقہ پس جو چیزین قوام اور جوہر مین بلحاظ تخلخل اور تکاثف کے یکسان اور مشابہ ہون اور پھر اونمین کوئی دوا سخونت اور گرمی کو جلد اور بسرعت قبول کرے اور بہت جلد گرم ہو جاوے بہ نسبت دوسری دوا کے جو ویسی ہی متخلخل خواہ متکاثف ہو گرم اور ساخن ہوگی خواہ اگر ایک دوا مین اثر برودت کا قبول بہ نسبت دوسری دوا کے جلد تر ہو اوسکو ہم بہ نسبت اوسکی شبیہ اور مساوی کے ابرد تجویز کرینگے اگرچہ دلائل پہلی دوا کے حار ہونیکے زیادہ ہین مگر اس مقام پر ایک سبب منجملہ اسباب کے ہم ذکر کرتے ہین کہ جب دو چیزون مین جنکا جوہر تخلخل اور تکاثف مین مشابہ ہو فاعل واحد مثلاً حرارت درجۂ واحدہ کی اثر کرے اور کسی مین قبول حرارت بسرعت ہو بہ نسبت اپنے شبیہ اور نظیر کے تو وہ حار بالطبع دوا ہے اسلئے کہ اسکی طبیعت اصلی مین حرارت ہے گو قبل تاثیر اس فاعل حار کے برودت خارجی نے اس حرارت کو مغلوب کر رکھا تھا اب کہ وہ برودت خارجی جو مانع ظہور اثر طبعی تھی زائل ہو گئی اور فاعل خارجی موثر حرارت کا ہو اور اسکا اثر حرارت مناسب اثر طبعی دوا کی ہے اسیوجہ سے اسکی اصلی حرارت نے عود کیا بلکہ ایسے وقت چونکہ دو قسم کی حرارت اس دوا پر طاری ہوئی ایک حرارت اصلی اور دوسری بوجہ فاعل خارجی کے لہذا گرمی اس دوا کی بہ نسبت اصلی حرارت کے زیادہ ہو جائے گی اور یہ دوا بہ نسبت اصلی مزاج کے ساخن اور زیادہ گرم معلوم ہوگی اور بوجہ اس زیادتی کے جو اجتماع حرارت غریزی اور غریبہ سے ہوا ہے ظہور تسخین بھی اس دوا مین بسرعت ہوگا - یہی حال اس دوا کا ہے جو بسرعت قبول برودت کرے کہ وہ بھی براہ طبیعت سرد ہے اور برودت اثر فاعل بارد کے ابرد ہو جائے گی - بعد اس برہان لمی کے اصلی دلیل برہان لمی کا بتفصیل بیان کرنا مناسب مقام اور فن کے نہین ہے اور چونکہ اون دلائل مین تمہید مقدمات چند کی ضرورت ہے طول بھی متصور ہے معہذا حکیم طبعی جو اصول حیات سے بحث کرتا ہے اوسکا منصب ہے کہ اون دلائل سے اس حکم کا ثبوت کامل کر دے طبیب کو اتنی گنجائش نہین جو ایسے براہین کے بیان کرنے دیپے ہو - پھر اگر ان دو دواؤن مین سے کوئی متخلخل زیادہ ہو اور دوسری مین

تکاثف زیادہ ہو اُسوقت جو دوا زیادہ متخلخل ہے وہی قبول اثر حرارت کا خواہ برودت کا زیادہ کریگی بہ نسبت دوائے متکاثف کے اور اگرچہ حرارت خواہ برودت مین دونون برابر اور یکسان ہون اسلیے کہ متخلخل دوا کا جسم لطیف اور اسکا جرم ضعیف ہے۔ اور جو چیزین جھٹ پٹ منجمد ہو جاتی ہین خواہ بہت جلد شعلہ ور ہوتی ہین اور آگ کیطرح لو دیتی ہین انمین بھی یکدوسری پر قیاس کیجائینگی۔ مثلاً دو چیزین قوام مین اور تخلخل اور تکاثف مین یکسان ہون پھر ایک اُنمین بہت جلد منجمد ہو جائے اور دوسری دیر مین انجماد پائے اس صورت مین پہلی دوا بہ نسبت دوسری کے ابرد اور زیادہ سرد ہوگی اور اگر باوجود برابری قوام کے ایک دوا مین اشتعال بسرعت پیدا ہو اور دوسری مین اسقدر جلد اشتعال عارض نہ ہو جو بہت جلد شعلہ ور ہو وہی زیادہ گرم اور اسخن ہے اور دلیل وہی ہے جو بہ نسبت حرارت متساوین کے اوپر ہم کہہ چکے اسلیے کہ ہم کسی چیز کو ابرد اور اسخن اسی وجہ سے کہتے ہین کہ ہماری حرارت عزیزی کا اثر اسمین کیسا ہوتا ہے پھر جب کسی دوا کو ہم منجمد ہونیسے بعید و مشتعل ہونیسے قریب پائینگے۔ ضرور ہم یہی حکم کرینگے کہ ہماری حرارت عزیزی سے بھی اس دوا مین یہی کیفیت پیدا ہوگی یعنے اگر حرارت خارجی سے مشتعل ہوگی اور اس شے مین اشتعال حرارت عزیزی سے بھی پیدا ہوگا تو وہ حار اور اسخن بھی ہوگی مگر ان قواعد اور احکام پر برہان مناسب و جیسی چاہیے ہماری کتب اصول طبعی مین ملاحظہ کرنی چاہیے۔ اگر دو چیزین تخلخل خواہ تکاثف مین یکسان نہ ہون اور باین ہمہ جو شے متکاثف ہے وہ بہ نسبت متخلخل کے زیادہ اشتعال کو قبول کرے اور جمود کو دیر مین اختیار کرے بہ نسبت متخلخل کے اسوقت حکم قطعی کرنا چاہیے کہ یہ شے متکاثف بہ نسبت اس متخلخل کے زیادہ گرم ہے۔ اسی طرح اگر زیادہ متخلخل بہ نسبت متکاثف کے انجماد بسرعت پیدا کرے اسکے ابرد ہونے مین اشتباہ نہ ہوگا بہ نسبت متکاثف مذکور کے ہان اگر متخلخل مین اشتعال بسرعت پیدا ہو اسوقت اسکو زیادہ گرم بہ نسبت متکاثف کے کہنا ایسا یقینی نہین ہے اسلیے کہ بیشتر محض کیفیت تخلخل کی وجہ سے سرعت اشتعال پیدا ہوتی ہے گو مزاج اس جسم کا زیادہ گرم نہو جیسے اگر متخلخل بسرعت منجمد ہو جائے تو اوسوقت یہی حکم قطعی اوسکے ابرد ہونیکا بہ نسبت متکاثف کے کرنا درست نہین ہے کہ شاید اسکا تخلخل خود باعث انجماد کا ہوا ہو اور اسکے کہ اسکا جرم سخیف اور ضعیف ہوتا ہے اور بسرعت متصل ہوتا ہے۔ جیسے شراب کہ اگرچہ بہ نسبت روغن کدو کے زیادہ گرم ہے مگر شراب مین انجماد بہت جلد پیدا ہوتا ہے بہ نسبت منجمد ہونے روغن کدو کے بلکہ یہ روغن کبھی گاڑھا ہو جاتا ہے اور چپ چپا ہوتا ہے اور منجمد نہین ہوتا ہے اور شراب اسقدر برودت سے منجمد ہو جاتی ہے اسلیے کہ بعض اشیا بدون گاڑھے ہونے کے منجمد ہو جاتی ہین —

اور بعض چیزین گاڑھی ہو جاتی ہین مگر منجمد نہین ہوتین اسلیے شناخت طبعیات مین بخوبی بیان ہوئی ہے۔ جو چیزین زیادہ قابلیت خثور کی رکھتی ہین اگر اون کے قوام اور جوہر اون کا تخلخل اور تکاثف مین یکسان ہو اونمین سے جو بارد ہین وہی بوجہ برودت خارجی کے قبول خثور کا کرینگی اور زیادہ چکٹ جائینگی — اکثر چیزون مین انجماد بوجہ برودت کے نہین ہوتا بلکہ حرارت اونکو بستہ اور منجمد کر دیتی ہے اور جتنی ایسی چیزین ہین کہ حرارت سے بستہ و منجمد ہون برودت سے منحل اور رقیق ہو جاتی ہین جیسے جو چیزین برودت سے منجمد ہون حرارت سے پگھل جاتی ہین اور منحل ہو جاتی ہین حرارت سے جو شے منجمد ہوتی ہے بوجہ تخفیف کے اوسمین انجماد پیدا ہوتا ہے اور برودت سے انجماد بوجہ تکثیف کے پیدا ہوتا ہے بنا بر رائے جالینوس کے اور معلم اول ارسطو جالینوس کی رائے مین مخالف ہے مگر وہ مخالفت تھوڑی سی ہے جیسے فن کلیات کے بعض مقامات مین ہمنے بیان کر دیا ہے اور پورا بیان اس مسئلہ کا دوسرے علم سے متعلق ہے۔ جسوقت بعض ادویہ بہ نسبت بعض کے اسخن ہون مگر قوام اسخن بہ نسبت غیر اسخن کے غلیظ تر ہو ممکن ہے کہ قبول جمود کا یہ اسخن ویسا ہی جلد کرے جیسے غیر اسخن جو بہ نسبت اسکے ابرد ہے کرتی ہے اس واسطے کہ اگرچہ یہ دوا اسخن ہے مگر بوجہ غلاظت جرم کے قابلیت جمود کے برابر ابرد کے رکھتی ہے۔ اور کوئی دوا بہ نسبت دوسری دوا کے ابرد ہو مگر جرم اوسکا رقیق ہو ممکن ہے کہ قبول اشتعال اسمین برابر اسخن کے کرے جو اسکے بہ نسبت غلیظ ہے۔ خثور اور انعقاد زیادتی حرارت خواہ زیادتی برودت پر دلیل نہین ہو سکتا اسلیے کہ اکثر وہ اشیا جسمین ارضیت کثیرہ ہے بوجہ کثرت ارضیت کے خاثر ہو جاتی ہین خواہ جو اشیا ایسی ہین کہ اون مین مائیت کثیرہ ہے یا ہوائیت زیادہ ہے اونمین بھی یہی کیفیت خثور وغیرہ کی پیدا ہو جاتی ہے اکثر جن چیزون مین ہوائی اجزا غالب ہین جب برودت پیدا کرین مستحیل مائیت کی طرف ہوتے ہین اور وہ مرکب متخلخل ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ مائیت باردہ ناری کا جوش پیدا ہو کر بطرف یبوست کے استحالہ ہو کر خثور آجاتا ہے جیسے منی مین چپندگی و چپ چپاہٹ پیدا ہوتی ہے اور پھر جب اوس سے حار عزیزی جدا ہو جاوے رقیق ہو جاتی ہے اجزائے ارضی اس

امر کے مانع نہیں ہیں کہ انکے ہمراہ ناریت بافراط ہو اس واسطے جائز ہے کہ قسم اول شدید الحرارت ہو اسی طرح اجزاء مائی اسکے مانع نہیں ہیں کہ انمیں اجزای ہوائی داخل ہوں اور انکی قوت مقہور اور شکستہ نہو پس دوسری قسم برودت میں زیادہ بہ نسبت پہلی قسم کے خواہ ناریت اُس پر غالب ہو کر مغلوب کر دے گی اسوقت اسکی حرارت زیادہ ہو جائیگی۔ یہاں تک بیان استدلال امزجہ ادویہ کا بطور سرعت اور بطور استحالہ وغیرہ کے تھا اب اول ذائقہ کی نسبت ہم یہ کہتے ہیں کہ ذائقہ کی راہ سے اطبا کو یہ اعتقاد کرنا چاہیئے کہ شیرین خواہ تیز اور تلخ اور شور مزہ کی جو چیز ہے وہ ضرور گرم اور حار ہوگی اور قابض یعنی پھیکی اور ترش اور عفص یعنی کھٹی جو شے ہے ضرور بارد ہوگی۔ اسیطرح رائحہ اور بو کا حال ہے جو چیز زکی الرائحہ یعنی نفیس اور پاکیزہ خوشبو رکھتی ہے اور تیز بو کی چیز ضرور گرم ہوتی ہے اور سپید رنگ ایسے اجسام میں جو بستہ اور منعقد ہوں اور انمیں کسیقدر رطوبت بھی ہو سوائے برودت اور کیفیت پر موجود نہوں گے اور جن اجسام میں باوجود بیاض کے یبوست بھی ہے اور بوجہ تری کے خواہ زیادہ سخت ہونیکے جلنے سے جلجائیں وہ گرم نہیں۔ اور سیاہ رنگ کی چیز میں دونوں خاصیت میں ابیض کے مخالف ہے کہ خشک سیاہ چیز بارد ہے اور تری کی سیاہ حار ہے اسلیے کہ برودت ترشی کو سپید کر دیتی ہے اور خشک کو سیاہ کرتی ہے اور حرارت سے ترشی سیاہ ہوتی ہے اور خشک چیز سپید ہو جاتی ہے اور یہ بھی طبیب کو اعتقاد کرنا چاہیے کہ یہ امور مذکورہ سب صحیح اور درست ہیں اور ضرور موجودات انھیں کیفیات پر موجود ہیں اور باوجودیکہ یہ آثار اور کیفیات ایسے ہیں کہ انکے اوپر اعتماد کر کے حکم حرارت اور برودت وغیرہ کا قطعی دے سکیں تاہم بعض اسباب ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ انکی وجہ سے ان استدلالات میں بھی اختلاف واقع ہوتا ہے خصوصاً رائحہ اور لونمیں یہ اختلاف زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور لونمیں ظہور اختلاف کا بہت زیادہ ہے اور یہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ اوپر کے بیانمیں یعنی فصل اول میں ہمنے ثابت کیا ہے کہ اجسام دوائی کی ترکیب اور امتزاج عناصر متضادہ سے ہوتا ہے اور یہ ترکیب کبھی بطور مزاج اول کے ہوتی اور کبھی شاید بطور مزاج ثانی کے یہ ترکیب پیدا ہوتی ہے اور دوسری امتزاج میں یہ بھی ممکن ہے کہ دو عنصروں میں سے کوئی عنصر مستحق ایسے مزاج کا ہو کہ اسکے ذریعہ سے ایک رنگ خاص خواہ ایک خاص بو کا مستحق ہوا ہو اور یہ کیفیت جسکا استحقاق اس عنصر کو ہوا ہے بالفعل اس امتزاج میں حاصل بھی ہو جائے اور دوسرے عنصر کو ایسی طرح کا مزاج حاصل ہو جو پہلے عنصر کے مخالف ہو اور اس مزاج مخالف کی وجہ سے مستحق کسی ایسے رنگ خواہ بو کا ہو خواہ کسی خاص طعم کا ہو جو پہلے عنصر کے رنگ اور بو اور طعم کے مخالف ہو اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ دوسرے عنصر کا استحقاق ایسے رنگ بو وغیرہ کا ہو جو پہلے عنصر کے مخالف بضد ہے اگرچہ مقابل اُس رنگ وغیرہ کے دوسرے عنصر کا رنگ وغیرہ ضرور ہو جب یہ اختلاف دو عناصر میں ہو سکتا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ دونوں عنصر امتزاج ثانی میں برابر مقدار پر ہیں اُن سے ملکر جو مرکب پیدا ہوگا اسکا رنگ انھیں دو رنگ سے مرکب ہوگا جنکا استحقاق دونوں عنصر جدا جدا رکھتے ہیں اور مقدار میں دونوں عنصر کم اور بیش ہوں اب جو رنگ حاصل ہوگا اوسمیں لون وہی ہوگا جسکا استحقاق عنصر کثیر المقدار کو ہے اور اگر دوسرا عنصر مستحق کسی رنگ کا نہو خواہ کسی بو اور طعم خاص کا مستحق نہو خواہ دونوں برابر مستحق کسی ایک رنگ کے ہوں اوسوقت وہی پہلا رنگ یا بو جو امتزاج اول کی ہے اوسمیں موجود ہوگی اگرچہ دونوں رنگ و بو میں انکسار اور شکست ایک قسم کی پیدا ہوگی اسلیے کہ اجزاے بے رنگ اور بو کو امتزاج اجزاے متضادہ سے ہوا ہے اور طعم بھی اسکا اسی طرح وہی باقی رہے گا۔ اور دوسرے امتزاج کو کچھ اثر تغیر دینے میں پہلے رنگ اور بو وغیرہ کے نہوگا اسلیے کہ یہ مثل شفاف کے اسمیں کسر و انکسار پیدا ہوگا جسطرح شفاف اور الوان سے ملکر اسی رنگ کیطرف مائل ہو جاتا ہے اور قبول کر لیتا ہے اسیطرح یہ بھی آمیختہ ہو جائیگا پس یہ جسم مثلاً سپید نظر آئیگا گو اسکی قوت مثل قوت ابیض کے نہو اور بالکل ابیض کی جو خاص قوت ہے اسمیں نہو بلکہ اسکی قوت مقابل قوت اولی کے نہو۔ اسلیے کہ جسطرح جرم اس عنصر کا جو آمیختہ ہوتا ہے اور ابھی بے رنگ ہے۔ اور کمیت میں یہ جرم مساوی ہے لہذا قوت میں بھی مساوی ہوگا اور جو قوت امتزاج اور ترکیب سے حاصل ہے درمیانی دو قوتوں کے ہوگی اور معتدل ہوگی۔ اگر عدیم اللون بہت قوی ہو بہ نسبت متلون کے اسوقت تاثیر قوت مضادہ کو واسطے قوت مضادہ بیاض کے ہوگی اور جو کہ بیاض اسکو بارد ہونا چاہتا ہے مگر مرتبہ زائد گرم ہوگا۔ یہ حکم اوسوقت کا ہے جب کمیت اور متلون مقدار اور عدیم اللون کے برابر ہو۔ پھر اگر مقدار عدیم اللون کی بہ نسبت شدید اللون کے کم ہو خواہ جسکا لون مخالف کثیر اللون کے ہے اسکی مقدار کم ہو خواہ ان دونوں کی قوت بہ نسبت کثیر اللون کے کم ہو ان تینوں صورتوں میں اس کثیر اللون کے رنگ کو کسی طرح کا اثر اس قلیل کیفیت خواہ قوت والے کے رنگ وغیرہ سے نہوگا بلکہ وہی کثیر المقدار خواہ کثیر القوت اسی

گو وہ خواہ ذی رنگ ہو کم مقدار پر غالب کر اپنی کیفیت یعنے رنگ کو ظاہر کریگا اور ایسا معلوم ہوگا کہ دوسرے عنصر قلیل المقدار مین کسی طرح کی کیفیت ہی نہین تھی۔ دیکھو اسکی مثال یہ ہے کہ ہم ایک رطل مین دودھ کے دو مثقال افربیون ملاتے ہین اور ایسا اختلاط ان دونون کو کرتے ہین گویا دونون بمنزلہ شی واحد کے ہو جاتے ہین مجموعہ اس دوا کا نہایت درجہ تسخین پیدا کریگا اگرچہ حس کے ذریعہ فربیون کا ادراک ممکن نہین ہے اور نہ فربیون کا رنگ اور اوسکی مادہ گی اور مخالفت کی بہ نسبت کسی لون کے حس یافت کر سکتی ہے بلکہ فقط سپیدی سپیدی حس کو نظر آتی ہے اب سوقت ہمارے اوس قول کی صداقت ظاہر ہوتی ہے جو اوپر ہمنے کہا ہے کہ بیاض خواہ بسبب بعض نظر اپنے جوہر کے بارد ہوتا ہے اگر اس صورت مین ہم دودھ کو سپید فرض کرین اور اگر ہم کہین کہ یہ جوہر جو آمیختہ دودھ مین ہوا ہے یعنے افربیون وہ بھی سرد ہو لا ریب اس قول مین ہم کاذب نکلے اسلیے کہ یہ بیاض جو مجموعہ لبن اور فربیون پر بعد امتزاج کے طاری ہوا ہے کچھ براہ ترکیب اور امتزاج اجزا کے اور براہ اجتماع دونون جزون کے نہین ہے بلکہ یہ سپیدی ایک جز کی رنگت ہے جو لبن اور مقدار مین دوسرے جز و یعنے فربیون پر غالب ہے اور وہی مقدار محسوس ہے اور قوت مین وہی جز و غالب یعنے لبن فربیون سے مغلوب ہے یعنے اسکی حرارت دودھ کی برودت فرضی پر غالب ہوگئی ہے اور جو حس سے محسوس نہین ہے جب سر امتزاج صناعی مین یہ بات ثابت ہوئے کہ باوجود غلبہ لون کے غلبہ کیفیت اور حرارت اور برودت مین اختلاف ہو سکتا ہے اسی قیاس پر مرکب طبعی کا بھی حال خیال کرنا چاہیے کہ اسمین بھی بنظر ترکیب ذی کے ایسا ہی کچھ ممکن ہے اور یہ صورت اس مثال فرضی مین دیکھی گئی وہان بھی موجود ہو سکتی ہے لیکن ان کیفیات محسوسہ مین جو چیزین انکے اضداد سے ہوا ان مین آمیختہ ہو کر اثر بین اور واضح اثر پیدا کرسکے گی اور یہی ان کیفیات کا حال ہے کہ جب تک نئے کیفیات صادق اور بخوبی محسوس ہوتے ہین انکے اضداد کی کیفیت محسوس نہین ہوتی تا وقتیکہ قوت مین بھی کیفیات غالب ہون۔ مطعومات مین یہ حکم اگرچہ واجب اور ضروری نہین ہے تاہم اکثری ضرور ہے اور بعد طعم کے رائحہ اور بو مین بھی حکم ہے اور طعم اور رائحہ کے بعد رنگ مین بھی ایسا ہی قاعدہ جاری ہے مگر الوان مین اس حکم کا چندان اعتبار نہین ہے منجملہ ان اسباب کے جنکے ذریعہ سے طعم اور رائحہ مین اختلاف دلالت پیدا ہوتا ہے ایک سبب یہ بھی قوی ہے کہ مطعومات کا وصول حس تک بمجرد ملاقات کے ہوتا ہے اور رائحہ و اتنا قرب شامہ سے نہین ہے اسیوجہ سے مطعومات مین لیاقت اسکی زیادہ ہے کہ جمیع اجزاء دوا کی قوت حس تک پہونچ جاتی

ہے اور رائحہ خواہ لون کا اثر بدون اتصال اجرام کے مقام حس تک پہونچتا ہے۔ باین لحاظ ممکن ہے کہ جسم ذی رائحہ سے ایک بخار لطیف اجزا کا حس تک پہونچے اور کثیف اجزا کا بخار رستہ نہ پہونچے مثلاً کثیف اجزا مین تبخیر پیدا نہوا اور الوان مین یہ احتمال ہے جو لون غالب یعنے ظاہر ہو وہی حس بصر کو دریافت ہو سکے اور مغلوب رنگ کو ادراک کرسکے اور آنکھ سے مخفی رہے۔ چونکہ رائحہ کو اکثر طعم اور مزہ پر بھی دلالت ہوتی ہے جیسے میٹھی بو خواہ بوے ترش اور تیز خواہ تلخ اوس شی کے مزہ پر دلیل ہوتی ہے اسی واسطے مرتبہ رائحہ کا بعد مرتبہ طعم اور مزہ کے مقرر کیا گیا۔ اسی واسطے طعم اور مزہ کی دلالت زیادہ صحیح ہے اوسکے بعد دلالت رائحہ اور بو کی اوسکے بعد دلالت الوان کی۔ پھر اگرچہ طعم کی دلالت اقوی ہے مگر چونکہ احتمال اوس تخلف کا جو اوپر خیال مین بیان سے مذکور ہوا یہان بھی محتمل ہے اسلیے کہ اگر یہ ترکیب کو علوم مین شرکت برہم زن قاعدہ عام کی ہوتی۔ تو بیشک لیمون تلخ باوجود اسقدر تلخی کے کیونکر اسقدر بارد ہوتی کہ تیسرے درجہ تک اوسکی برودت پہونچتی۔ مگر اتنا خیال ضرور ہے کہ ذائقہ کی راہ سے جو یہ غلطی واقع ہوتی ہے اکثر بطرف برودت مزاج دوا کے ہوتی ہے یعنے قیاس مقتضی حرارت کا ہوتا ہے اور شی خواہ دوا بارد ہوتی ہے۔ اور حرارت کیطرف یہ غلطی کم ہوتی ہے یعنے ایسی چیز بہت کم ہے کہ براہ طعم کے حار معلوم ہو اور در واقع مین بارد ہو اور ایسی چیز کم ہے کہ ذائقہ اوسکی برودت پر دلالت کرے اور در واقع مین گرم ہو اسلیے کہ حار کے احوال اکثر قوی اور آثار اکثر ظاہر اور واضح ہوتے ہین اور حار کو نفوذ کی قوت بھی زیادہ ہے تو پس حس پر اوسکا مخفی رہنا دشوار ہے۔ اگر شاذ و نادر کوئی حار کبھی جزو بارد سے مزاج طبعی مین آمیختہ ہو اور قوت حار کی اس مقدار کو پہونچے کہ قوت بارد کی جو اسکے مقابل ہے توڑ ڈالے اوسوقت لائق یہی ہوگا کہ جس طرح اس حار نے بارد مقابل کی کیفیت برودت مین کسر اور انکسار پیدا کر دیا ہو اسی طرح اس حار کا طعم اور مزہ بھی ایسا ظاہر ہو جاے کہ بارد کا طعم بھی متغیر کردے اور اپنا مزہ اوسپر غالب کردے کیونکہ حار شی جمیع احوال مین نافذ اور غالب ہوتی ہے اور یہ بھی لائق اس حار کے اوسوقت ہوگا کہ مزہ اور بو سب پر غالب آئے اسی سبب سے شاید ہم کوئی دوا ترش خواہ بکٹھی بے مثل نہین پاتے جس مین ہماری حس امتزاج تجویز کرے اور اسکا مزاج غالب حرارت ہو جس طرح

ہم تلخ اور مالح ایسی نہیں پاتے جسکا مزاج بارد اغلب ہو۔ اگرچہ یہ حکم بھی اکثری ہی اور حکم کلی اور عام نہیں ہے مگر یہ بنسبت حکم سابق کے زیادہ صحیح ہی گو واجب اور ضروری نہیں ہی۔ جب یہ قانون ہم بیان کرچکے اب مناسب ہی کہ اطبا کے اقوال دربارۂ طعوم اور روائح اور الوان جو جو کہتے ہین وہ بھی ذکر کرین طعوم بسیط اطبا کی اصطلاح مین نو ہین اگرچہ مزہ کی اقسام واقعی آٹھ ہین مگر ایک عدم طعمی کو بھی یہ لوگ اپنی اصطلاح مین داخل اقسام طعوم مین کرتے ہین اور اسکو تفہ خواہ مسیخ کہتے ہین یعنی پھیکا کہ اُس سے کسی طرح کا مزہ محسوس نہ ہو جیسے پانی۔ اور شاید اطبا کے نزدیک طعم خواہ مزہ وہ کیفیت ہے کہ جب ذائقہ پر اسکا عروض ہو خواہ واقف کے اور اک کے قریب وہ پہونچے کسی طرح کا حکم بالفعل خواہ بالقوت ذائقہ اسکی بہ نسبت کرے اور اس سے قوت ذائقہ کو کسی طرح کا انفعال خواہ اثر پہونچے اور تفہ خواہ پھیکی چیز سے ذائقہ پر کسی طرح کا اثر نہین ہوتا اور نہ ذائقہ اسکا کسی طرح کا حکم کرسکتی ہی اور وہی ایسی شے ہے جسمین کوئی مزہ نہین ہوتا اب یہ تفہ بھی دو قسم کی ہوتی ہی ایک تفہ ایسی ہی کہ طعم اسمین کسی طرح کا نہین ہوتا اور حقیقت مین اُسکا حال یہی ہے اور ایک تفہ وہ ہی کہ جسکے نزدیک اسکا کوئی مزہ نہین دریافت ہوتا گو در اصل کسی طرح کا مزہ اُسمین موجود ہو تفہ حقیقی وہی ہی کہ واقع مین کوئی مزہ اس مین نہ ہو اور تفہ حسی وہ ہی کہ حس کو اُسکا مزہ دریافت ہو اور نہ درحقیقت اسمین ایک قسم کا مزہ ہے مگر بوجہ شدت تکاثف کے چونکہ اُسکے اجزا کسی قدر متحلل نہین ہوتے اور زبان تک نہیں گھلتے نہین ہین اسی وجہ سے اسکا مزہ دریافت نہین ہوتا پھر اگر کسی حیلہ سے اُسکے اجزا مین ترقیق پیدا ہو اور کسیقدر لطافت اسمین آجائے بالضرور کچھ نہ کچھ مزہ اُسکا ضرور محسوس ہو مثلاً کشتہ مس خواہ کشتہ آہن چونکہ اسمین کثافت زیادہ ہوتی ہی زبان کو بوجہ کثافت زیادہ کے انکا مزہ کچھ بھی دریافت نہیں ہوتا اسلیے کہ بوجہ کثافت زائد کے ان کشتہ جات سے کسیقدر کوئی چیز گھل کر بذریعہ اس رطوبت کے جو زبان پر پھیلی ہوئی ہے آمیختہ نہین ہوتی ہی اور اس رطوبت مین نہین ملتی اور چونکہ ذریعہ اور واسطہ ذائقہ تک مزہ پہونچانیکی یہی رطوبت ہی اسیوجہ سے ان کشتہ جات کا کوئی مزہ محسوس نہین ہوتا پھر اگر کوئی ایسی تدبیر ہو سکے کہ اجزا چھوٹے چھوٹے ہوجائین خواہ تشمیع وغیرہ سے کسیقدر نرمی آجائے اُسوقت ذائقہ پر ضرور کوئی مزہ ظاہر ہوگا اور وہ مزہ قوی بھی ہوگا۔ وہ آٹھ قسم کے مزے باقی رہے اُنکی تفصیل یہ ہے۔ حلاوت یعنے شیرینی۔ مرارت یعنے تلخی۔ حرافت یعنے تیزی جیسے مرچ مین ہی۔ ملوحت یعنے نمکین ہونا۔ حموضت یعنے تُرشی۔ عفوصت یعنے بکٹھا ہونا جیسے مازو اور کچے آملہ۔ اور قبض یعنے سیٹھا پن۔ دسومت یعنے دہنیت اور نہ کٹھا سان آٹھون مزہ کے پیدا ہونے کی وجہ اور علت مین اطبا یہ کہتے ہین کہ جو شے مزہ دار ہی اسکا جوہر خواہ جسم جسمین مزہ ٹھہرا ہوا ہی یا تو وہ جوہر کثیف ہی اور اوسپر ارضیت غالب ہی خواہ وہ جوہر لطیف ہی یا لطافت اور کثافت مین معتدل ہی اور تینون صورتون مین اسکی قوت یا گرم ہی یا سرد خواہ گرمی اور سردی مین متوسط اب اگر تین کو تین مین ضرب دین نو صورتین پیدا ہونگی۔ کثیف اگر حار ہو اُسکا مزہ تلخ ہی ہوگا۔ اور اگر کثیف ارضی بارد ہو بکٹھا ہوگا اور اگر کثیف ارضی معتدل ہو حلاوت پیدا ہوگی اور میٹھا ہوگا۔ اور جوہر لطیف اگر گرم ہوگا حریف ہوگا۔ اور اگر جوہر لطیف بارد ہوگا حامض ہوگا اور اگر معتدل ہوگا دسم ہوگا۔ اور جو شے کثافت ور لطافت مین متوسط خواہ معتدل ہو اگر وہ حار ہی ملاحت پیدا ہوگی۔ اور اگر بارد ہو قبض یعنے سیٹھا پن پیدا ہوگا۔ اور اگر حرارت و برودت مین معتدل ہو تفہ یعنے بیمزہ خواہ پھیکا ہوگا چنانچہ نقشہ مندرجۂ ذیل سے اسکی تفصیل دریافت کرو۔

| کیفیات سہ گانہ / مواد سہ گانہ | حار | بارد | معتدل |
|---|---|---|---|
| کثیف ارضی | تلخ | عفص یعنے بکٹھا | حلو یعنے شیرین |
| لطیف | حریف | حامض | دسم |
| متوسط | ملح | قابض | تفہ |

ان طعوم مین اور سب سے ہی او نکی دلیل بھی بنظر دلائل طبعیات کے ٹھیک ہے مگر نوین قسم تفہ کی جو قسمت عقلی سے نکلی ہی اوسکے ثبوت مین کلام ہی بہرحال حریف خواہ تیز مزہ کی چیز زیادہ گرم ہوتی ہی اوسکے بعد تلخ چیز کی گرمی ہی اوسکے بعد تلخ خواہ نمکین کی حرارت کا درجہ ہی اسلیے کہ حریف کو قطع اور تحلیل پر قوت زیادہ ہی اور جلا بھی بہ نسبت مرکے تلخ کے پھر مالح کا حال جیسا ہمنے فن کلیات مین بیان کیا ہی یہ ہی کہ اوسکی حرارت رطوبت بارد سے زردی ہوتی ہی اور جب اسکی تولد اور شناخت کا حال دریافت کرین کہ پانی جلا کر

نمک بنایا جاتا ہو اسوقت اس قول کی صداقت بخوبی ظاہر ہوتی ہو اسوجہ سے اگر نمک
کو زیادہ حرارت آگ کی خواہ آفتاب کی پہنچے اور جسقدر اجزا مائی اسمین باقی ہین
وہ بھی سوختہ ہوکر فنا ہوجائین اوسوقت اسکا مزہ تلخ ہوجاتا ہو۔ کڑوا نمک
ہندوستان مین جو لوگ بناتے ہین انھین بخوبی آگہی ہو کہ زیادہ تاؤ دینے سے
تلخی پیدا ہوتی ہو اور وجہ یہی ہو کہ جو رطوبت مائی قوت حرارت کی توڑنیوالی مانع
مین موجود ہو بعد زیادہ سوختگی اور خشکی کے چونکہ وہ مائیت کا فنا ہوجاتا ہو اسیوجہ سے باتباع
زیادتی حرارت کے تلخی پیدا ہوتی ہو اور اسیوجہ کی بورہ ارمنی خواہ کڑوا نمک (بہ نسبت اور نمکون کی
خواہ سانبھر نمک کے جو خورش مین داخل ہو زیادہ گرم ہین) برودت مین زیادہ سبب کی
عفص ہو اوسکے بعد تا بعض اوسکے بعد حامض کی برودت ہو اور اسی وجہ سے جو فواکہ اور
میوہ وغیرہ بعد پختگی شیرین ہوتے ہین مثلاً انگور وغیرہ پہلے جب انکے پھل کونپل مین برآمد ہوتے ہین
اور پتے پھول جھڑنے لگتے ہین انکا مزہ کسیلا ہوتا ہو اور برودت شدید اون پر غالب ہوتی ہو
بعد جب اونمین اثر پانی کا کسیقدر پہونچتا ہو اور آفتاب کی گرمی بھی کچھ اونمین اثر نضیج پیدا
کرتی ہو اوسوقت کسیقدر اوس برودت زائدہ سے مزاج اونکا دور ہوکر مائل باعتدال
ہوتا ہو اور ترشی اونپر غالب ہوجاتی ہو۔ جیسے انگور خواہ انبہ وغیرہ پھر اور جو زمانہ درمیان
عفوصت اور حموضت کے اونپر گذرتا ہو اوسمین کسیقدر قبض خواہ کھٹا پن اونمین
ہوتا ہو پھر بڑھنے پکنے کے بعد جب اچھی طرح اثر حرارت نضج کا اونپر ہوجاتا ہو شیرین ہوجاتے
ہین اور جسقدر پختگی زیادہ ہوگی حلاوت اون مین بخوبی ہوگی۔ بعض
چیزین ایسی بھی ہوتی ہین کہ بدون ترشی کے میٹھی ہوجاتی ہین اور عفوصت
سے انکا میلان توسط حموضت کے بطرف حلاوت کے ہوتا ہے جیسے
زیتون وغیرہ لیکن حامض کی برودت اگرچہ بہ نسبت عفص کے کمتر ہے
لیکن اکثر فائدہ تبرید کا حامض سے زیادہ حاصل ہوتا ہے بہ نسبت عفص
کے اسلیے کہ بہ نسبت عفص کے ترش چیز مین لطافت زیادہ ہو اور
بوجہ لطافت کے نفوذ بھی حامض کا بخوبی ہوتا ہو۔ عفص اور قابض اگرچہ
مزہ مین دونون قریب قریب ہین پھر فرق یہ ہو کہ قابض سے گرفت باطن
کی ظاہر جلد مین ہوتی ہو اور عفص کا یہ حال ہے کہ ظاہر سطح مین قبض
اور خشونت پیدا کرتی ہو اور باطن زبان مین بھی دونون کیفیت پیدا ہوتی
ہین اور عفص کو ظاہر جلد مین خشونت پیدا کرنے مین ایک اعانت یہ بھی ملتی
ہو کہ چونکہ اسمین کثافت زیادہ ہوتی ہو اور اس جہت سے جلد اسکے اجزا
چھوٹے چھوٹے ہو نہین سکتے یعنے رطوبت کی آمیزش سے اسکے

اجزا مین تفرق پیدا نہین ہوتا اور نہ بعض اجزا کا التیام خواہ آمیزش بعض اجزاے دیگر
سے بسرعت ہوتی ہو یا بوجہ زبان پر افتراق اور جدائی اسکے اجزا کی مختلف مقامات
مین ہوتی ہو اور وہ افتراق اچھی طرح سے محسوس بھی ہوتا ہو اور اسی اختلاف
سے اوسکے اجزا کا قبض اور گرفت بہ نسبت اجزاء زبان کے بھی مختلف
جگہون پر ہوتا ہے اور اختلاف قبض کی وجہ سے وضع اجزا مین بھی اختلاف
پیدا ہوتا ہو اور یہی منشار ظہور خشونت کا ہو اور چونکہ اجزاء زبان کے بجائے
خود بنظر مسامات اور مصاحت مین مختلف یعنے کسی جگہ مسامات ہین اور
کہین ٹھوس ہین یہ کیفیت اجزا کے بھی معین حدوث خشونت پر ہوتی ہو
اور پھر عفص کا لطیف ہونا اور بوجہ لطافت کے زیادہ مسامات مین داخل
ہونا بھی معین اسی خشونت پر ہوتا ہو۔ حریف اور مُر یہ دونون زبان کو چھیلتے ہین
مگر تلخ چیز فقط ظاہر زبان کو چھیلتی ہو اور خراش پیدا کرتی ہو اور حریف کی
خراش باطن زبان تک پہونچ جاتی ہو اور اندرونی اجزا مین بھی تفرق حریف
سے پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ حریف کا جوہر لطیف ہو اور غواص بھی ہو۔ اور تلخ
کا جوہر ثقیل اور یابس ہو اور اسی وجہ سے محض حریف مین ایسی عفونت
پیدا نہین ہوتی کہ اوس سے کوئی حیوان پیدا ہو اور نہ تنہا حریف سے کوئی حیوان
اپنی غذا پاتا ہو۔ اور تلخ کی یبوست کی وجہ سے خراش اور خشونت پیدا
ہوتی ہو تلخ پر زیادتی حرارت کی حریف کو اس جہت سے بھی قوی ہو
کہ حریف کا نفوذ زیادہ ہو اور بوجہ نفوذ کے تقطیع اور تحلیل شدید اس
سے پیدا ہوتی ہو تا اینکہ یہ گمان ہوتا ہو کہ سڑا کر متعفن کردیگا اور اس حد
تک اسکا گزند پہونچے گا کہ عضو کو ہلاک کردیگا۔ حلو اور دسم دونون
زبان مین بسط پیدا کرتی ہین اور نرمی ان سے پیدا ہوتی ہو اس وجہ سے
کہ اثر برودت سے پہونچا ہو اور زبان پر بستگی اسکی وجہ سے عارض ہوئی
ہو اوسمین روانی پیدا کرتی ہین اور تحلیل نہین کرتی اور خشونت کو دور کرتی
ہین۔ مگر دسم سے یہ فعل بدون تسخین کے پیدا ہوتا ہو اور شیرین چیز کا فعل
بوجہ تسخین کے ہوتا ہو اور یہی وجہ ہو کہ اکثر شیرین دوا سے نضج پیدا ہوتا ہو
اطبا کہتے ہین کہ شیرین چیز لذیذ اور خوشگوار اس وجہ سے ہو کہ غلیظ کو جلا دیکر
اوسکی اصلاح کردیتی ہو اور اوس مین سیلان اور نرمی پیدا کرتی ہے
اور جو اذیت غلیظ کے جمود کی ہوتی ہو اوسکو زائل کردیتی ہے اور بدون
تقطیع اور تفریق اتصال کے یہ آثار حلاوت سے ظاہر ہوتے ہین —

اجزاے زبان کی ملاقات ملائم طور پر کرتی ہے اور گرمی جو موذی اور
ایذا رسان ہو اُوس سے پیدا نہین ہوتی بلکہ حرارت لذیذ جیسے گرمی تیز
گرم پانی کی جسمین حرارت معتدل ہو اور سردی کے وقت بدن پر گرایا جا
قول فیصل در تحقیق اس مسئلہ مین وہی شخص کہہ سکتا ہے جسکا مرتبہ طبیب سے
اعلیٰ اور ارفع ہو اور اصول طبعیات مین بحث کرتا ہو۔ جو شی زیادہ شیرین
ہو اسکا زیادہ غذاے بدنی ہوجانا کچھ ضرور نہین اور اسی طرح جو شی
زیادہ لذیذ ہو وہ بھی زیادہ غذاے بدنی ہونی کچھ ضرور نہین اگرچہ ہر ایک شی
غذائی کے واسطے بنزد اطبا کسیقدر حلاوت ضرور ہو اسواسطے کہ غذاے بدنی
کو حاجت چند شروط کی ہو علاوہ حلاوت کے اگر حلاوت فقط ہوے تو وہ شرائط
کیونکر پورے ہوجائینگے۔ یہ کیفیت حلاوت کی بذاتہ بیان ہوئی اور دسم کو
مناسبت حلاوت سے ہو مگر جو شی کثیف ہو کر حلو خواہ دسم ہوتی ہو اُوسکی
کیفیت یہ ہے کہ اگر کسی شی کثیف کی تلطیف مائیت سے زیادہ اور ہوائیت
سے کم ہو اور حرارت مناسب اُسکا استحالہ کرے وہ شی ضرور مستحیل بطرف حلاوت
کے ہوگی اور اگر مائیت عذب اور قلیل اور ہوائیت کثیف کی وجہ سے تلطیف
اُسکی بوجہ حرارت کے اس طرح پر ہو کہ مائیت مین مداخلت ہوائیت کی شدید
ہوجاے اُوسوقت استحالہ بطرف دسومت کے ہوگا۔ مربانہ تلخ اور مالح یعنے
نمکین بھی زبان کو کسیقدر چھیلتے ہین لیکن نمکین سے خراش بخفت پیدا ہوتی ہے
اور زبان کو شستہ کرتا ہے اور خشونت نہین پیدا کرتا۔ اور اندک ملاقات
مالح کی کسی عضو سے اُسکے جمیع اجزا کے خراش خفیف اور غسل پر معین ہوتی ہے
اس لیے کہ اسمین لطافت زیادہ ہے مگر فم معدہ کو مالح سے اذیت پہونچتی ہے اور
تلخ چیز سے خراش زیادہ پیدا ہوتی ہے حتی کہ خشونت پیدا کرتا ہے اور اسکی
اعانت اختلاف مواضع ملاقات سے ہوتی ہے جیسا ہم ابھی بیان کرچکے ہین
حریف اور حامض دونون زبان مین سوزش پیدا کرتے ہین لیکن حریف سے
زیادہ سوزش پیدا ہوتی ہے اور سوزش کے ہمراہ گرمی بھی معلوم ہوتی ہے اور
ترشی کی سوزش دریائی ہوتی ہے اور اسمین تسخین نہین ہوتی مالح کی پیدائش
اسطرح ہوتی ہے کہ تلخ چیز جب پھیکی پانی مین گھل جائے اور پھر اُسے جمائین
اور بستہ کرین مالح پیدا ہوگا جیسے راکھ کسی شی کے پانی مین گھول کر نمک تیار
کرتے ہین اور ترشی کی پیدائش کا یہ قاعدہ ہے کہ حلاوت مین حرارت کی
کمی خواہ نضج مین عفونت کے نقصان پیدا ہو بوجہ زیادتی رطوبت کے اور

باوجودیکہ یہ حرارت بمقدار کفایت نضج کے نہو ستا ہم جسقدر حرارت
عفونت مین ہوتی ہے اس سے زیادہ ہو اسوقت حموضت پیدا ہوگی
چنانچہ اوپر کے مسئلہ مین بیان ہوا اور بالجملہ ترشی اپنے جوہر مین بادی
رکھتا ہے اسی طرح حلو بھی مائل برطوبت ہوتا ہے اور تلخ کا جوہر اور عفص
کا مائل بیبوست ہوتا ہے۔ افعال حلو کے انضاج اور تلیین اور بکثرت تغذیہ
اور طبیعت حلاوت کو دوست رکھتی ہے اور قواے جاذبہ اسکو جذب بھی
اچھی طرح بلا اکراہ کرتے ہین۔ افعال حرارت کے جلا اور خشونت پیدا
کرنا افعال عفوصت کے قبض اور سمیشنا بشرطیکہ عفوصت مین ضعف ہو اور
عصر اور نچوڑنا اگر عفوصت شدید ہو۔ افعال تلخی کے قبض اور تکثیف
اور صلابت پیدا کرنا اور جسم کا ظاہر کرنا۔ افعال دسومت کے تلیین
اور ازلاق اور انضاج افعال حرافت کی تحلیل اور تقطیع اور تعفین۔
افعال ملوحت کے جلا اور غسل اور تجفیف اور عفونت کو منع کرنا۔ افعال
حموضت کی تبرید اور تقطیع ہے۔ کبھی دو قسم کے طعم ایک ہی جسم مین مجتمع ہوتے
ہین جس طرح تلخی اور قبض کا اجتماع حنظل مین ہے اور ایسے مزہ کو بشاعت
کہتے ہین یا جیسے تلخی اور شوریت آبہاے زمین شورہ زار مین یکجا ہوتی ہے
اور اُسکو زعوقت کہتے ہین خواہ جس طرح حرافت اور حلاوت شہد
مطبوخ مین پیدا ہوتی ہے خواہ جسطرح تلخی اور حرافت اور قبض کا
اجتماع بادنجان مین ہے خواہ جیسے تلخی اور تفہ یعنے پھیکا ہونا کاسنی مین ہے
کبھی دو چیزون کا مقتضی ایک اون کی خواہش سے کسی تیسرے مزہ کی مقتضی ہے
مدملتی ہے جیسے حدت اور حراقت جو سرکہ مین شراب کے باقی رہے اُسے زیادہ
تبرید کی قوت بعد ترشی ہونے کے دیتے ہین اس واسطے کہ حدت اور
حرافت کا خاصہ یہ ہے کہ تفتیح منافذ کی زیادہ کرتے ہین اسی وجہ سے سرکہ کو قوت
نفوذ کی زیادہ ہوتی ہے اور بعد نفوذ کے اوسکی قوت تبرید اور فعل تبرید بخوبی اور
زیادہ ظاہر ہوتا ہے گویہ دونون کیفیتین حرافت اور حدت کی بمرتبہ حرارت
نہین ہوتی ہین مگر سرکہ کی تبرید پراندرون جسم کے پہونچ جانے پر زیادہ معین
ہوتی اور کبھی کیفیت برعکس پیدا ہوتی ہے کہ دو طرح مزہ کا مقتضی یہ ہوتا ہے
کہ تیسری قسم طعم کے فعل کو روکتے ہین جیسے ترشی اور عفوصت انگور کی کہ
عفوصت اوسکی اسکی ترشی کی تبرید زائد کو منع کرتی ہے اور نفوذ نہین
کرنے دیتی ہے۔ کبھی قوام کیفیت کا معین ہوتا ہے اور کبھی قوام کو کیفیت

سے ضد ہوتی ہے۔ معین کی مثال جس طرح لطافت جو ہمراہ ترشی کے ہوتی ہے اوسکی تبرید کو خالص اور اندر کو پہونچ جانے پر معین ہوتی ہے مضاد کی مثال جیسے کثافت جو ہمراہ عفص کے ہے اوسکی تبرید کی مسافت حرکت اور نفوذ کو کم کردیتی ہے۔ کبھی بعض اقسام طعوم کے ابتدا مین خالص نہین ہوتے پھر بعد تھوڑے زمانہ کے وہی طعام خالص پیدا ہو جاتا ہے جیسے آب انگور کہ اگر زمانہ دراز اوسپر گذر جائے ترشی اوسکی خالص ہو جاتی ہے اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ سب مین جو اجزا عفص ہوتے ہین رفتہ رفتہ تہ نشین ہو جاتی ہین اور خالص ترشی صاف باقی رہ جاتی ہے خواہ اور مزہ کے اجزا جو آب انگور مین ہوتے ہین بعد تہ نشین ہونے کے چونکہ اونکی کیفیت سے آب انگور پاک صاف ہوتا ہے لہذا صادق الحموضت ہو جاتا ہے۔ اور اوسکا عکس بھی ہوتا ہے کہ ابتدا مین ایک طعم اعلیٰ درجہ پر تھا اختلاف زمانہ سے اوس مین نقصان آجاتا ہے جیسے شہد کہ جسقدر پرانا ہوتا ہے تلخی اور تیزی اوسکی بڑھتی جاتی ہے اور جیسے دوشاب انگور مین جون جون زمانہ زیادہ اوسپر گذرتا ہے اوس کی تلخی اور تیزی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور پہلے جو تلخی اسمین پیدا ہوتی ہے اوس مین کسی قدر عفوصت بھی ملی ہوئی ہوتی ہے پھر روز بروز اوسکی تیزی اور تلخی زیادہ ہوتی ہے اور اخیر کو تلخی خالص پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر عفص اور تلخ کو یکجا استعمال کرین جلا اور قبض ساتھ ہی پیدا ہوگا اور اندمال ایسے قروح کا جن مین تقعر پڑا ترہل ہوا اوسوقت اچھی طرح حاصل ہوگا۔ اور اطلاق خواہ روانی شکم جو بوجہ وقوع سدہ کے پیدا ہوئی ہو اوسکے حق مین یہ ترکیب نافع ہوگی اور طحال کو اس تدبیر سے نفع کثیر پہونچے گا اگر مرارہ اسمین ضعیف ہو اور جسمین یہ دو صفتین یکجا موجود ہون معدہ اور جگر کو نافع ہے اسلیے کہ تلخ بھی مطلق ہے اور حریف بھی مطلق۔ اور دونون احشا کو مضر ہین اگر ان مین قبض بھی پیدا ہو جیسے عفص مین ہے مفید ہون گی اسواسطے کہ تلخی جلا پیدا کرے گی اور قبض سے قوت احشا کی محفوظ رہے گی کبھی قابض مزیل اور اس قابض سے جس مین زیادہ تلخی ہو ایک قوت مسہلہ ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوس سے اسہال مرۂ صفرا اور مائیت بلغم کا بخوبی بوجہ عصر کے ہو جاتا ہے اور اوس مین قوت اسہال بلغم لزج اور چسپندہ کی نہین ہوتی خصوصاً اگر قبض بہ نسبت تلخی کے زیادہ ہو مثال اسکی جیسے افسنتین رومی۔ جو شے شیرین ہو اور اوسمین کسیقدر قبض یعنے سیٹھا پن بھی ہو اوسے احشا بہت دوست رکھین گے اسلیے کہ اسمین لذت بھی ہے اور تقویت احشا بھی اس سے برآمد ہو سکتی ہے اور خشونت مری کو بھی نافع ہوگی اسلیے کہ وہ مشابہ معتدل مزاج شے کے ہے۔ جو مجفف بوجہ عفوصت کے خواہ بوجہ قبض کے ہے جب اوس مین کسیقدر دسومت خواہ تفہ اور خواہ حلاوت پیدا ہو اور خلاصہ یہ کہ جو شے اوس مجفف کے لذع کو منع کرے اوس مجفف مین قوت انبات لحم کی ہوگی۔ پھر اگر قبض کے ہمراہ حرافت خواہ مرارت بھی ہو اور ترکیب اوس شے کی جوہر ناری اور ارضی سے ہو ایسی چیزون قروح ردی کیواسطے نافع ہے جن مین رطوبت زائدہ ہو اور اندمال کے واسطے بھی اس دوا کو بخوبی صلاحیت ہے۔ کبھی قوتین ان ادویہ کی بحسب ترکیب مواد کے مرکب جاتی ہین خواہ بنا بر ترکیب طعوم کے قوتون مین ترکیب پیدا ہوتا ہے بموجب انھین قواعد اور قیاس کے جنکی تفصیل اوپر مذکور ہو چکی اور جو شروط مذکور ہو چکے ہین اونھین بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ طعوم کے بارہ مین اسی قدر بیان ہم اس مقام پر کرتے ہین اور اسیقدر ان اطبا کے اصول اور قواعد سے لازم بھی آتا ہے اور کلام محقق اس بحث مین علم طبعی مین کیا جاتا ہے طبیب کو اسیقدر کافی ہے اور اتنا ہی پسند ہے کہ وہ حکیم طبعی سے ان اصول اور قواعد کو لیکر اپنے اصول موضوعہ مین داخل کرے

**روائح** یعنے خوشبو خواہ بدبو اسکا حدوث حرارت سے بھی ہوتا ہے اور برودت سے بھی ہوتا ہے۔ لیکن ادراک شم اور سطوع فقط حرارت سے ہوتی ہے اکثر اوقات مین اسواسطے کہ علت اکثری روائح کو قریب قوت شامہ کے پہونچانے کی یہی ہے کہ جوہر لطیف بخاری ہر جسم کا شامہ تک پہونچتا ہے۔ اگرچہ کبھی چھوٹے چھوٹے اجزا بھی کسی جسم کے بذریعہ ہوا کے اوڑکر شامہ تک پہونچتے ہین اور کسی طرح کا استحالہ ان اجزا کا بخارات وغیرہ کی طرف نہین ہوتا لیکن صورت اولی یعنے بخارات کا پہونچنا اکثر واقع ہوتا ہے۔ پس حکم عام یہ ہے کہ جتنے روائح ایسے دماغ مین پہونچین کہ اونسے کسی طرح کی لذع پیدا ہو خواہ مائل بہ حلاوت ہون وہ شے گرم ہوگی اور جن چیزون سے کھٹی بو خواہ کائی کی ایسی خواہ تر مقامات اور تری کی بو سونگھی جائے وہ سب بارد ہونگی جتنی خوشبو کی چیزین ہین گرم ہین سواے اون چیزون کے جنکی خوشبو مین طراوت اور تسکین روح اور نفس کی پیدا ہو جیسے کافور نیلوفر کہ انکے اجسام بارد سے خالی

ہین کہ اوسکے ہمراہ بوے خوش بھی دماغ تک پہونچتی ہے - اور جو خوشبو گرم ہے اُس سے اور اُسی طرح جمیع افاویہ بھی کہ اُنسے صداع پیدا ہوتا ہے الوان کی نسبت ہم ابھی کہہ چکے ہین کہ اونکی دلالت اکثر اوقات مختلف ہوتی ہو اور چندان قابل اعتبار کے نہین ہو اور مثل روائح کے صحیح اور یقینی نہین ہے مگر ایک بات مین اونکی دلالت ہمیشہ یکسان ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر ایک ہی قسم کی شی کی اضافت مین بعض اقسام کا رنگ مائل بسپیدی ہو اور بعض مائل بسرخی خواہ گلابی خواہ مائل بسواد ہو اسصورت مین اگر اوس نوع کا مزاج بارد ہو تو اسکی جو قسم مائل بسپیدی ہوگی اوسکی برودت زیادہ ہوگی اور سرخی مائل خواہ مائل بسیاہی مین برودت کم ہوگی اور اگر مزاج اوس نوع کا گرم ہو اوسوقت حکم برعکس ہوگا یعنے مائل بسپیدی کے حرارت کم ہوگی اور سرخی اور سیاہی مائل کی حرارت زیادہ ہوگی - گو اس حکم مین بعض وجوہ سے اختلاف پیدا ہوتا ہے تاہم اکثر یہی حکم صحیح ہو جو بیان ہوا - اب ہم افعال ادویہ مفردہ کو ذکر کرتے ہین - فصل چہارم

**افعال ادویہ مفردہ کا بیان** - ادویہ مفردہ مین افعال کلی بھی ہوتے ہین اور افعال جزئی بھی پائے جاتے ہین اور ایسے افعال بھی ہوتے ہین جو متوسط درمیان کلی اور جزئی کے ہون افعال کلی کی مثال جیسے تسخین یعنے گرمی پیدا کرے خواہ تبرید یعنے سردی پیدا کرے خواہ جذب یعنے کشش خواہ دفع یعنے کسی مادہ وغیرہ کو دور کردے اور مٹادے خواہ ادمال یعنے زخم کو پورنا خواہ تقریح یعنے زخم ڈالنا افعال جزئی کی مثال جیسے خاص سرطان کو نفع کرنا یا خاص اسیر کو مفید ہونا خواہ یرقان مین بالتخصیص نافع ہونا اور ازین قبیل اور افعال بھی ہین - مثال اُن افعال کی جو کلیت اور جزئیت مین متوسط ہین مثلاً ادرار خواہ اسہال وغیرہ کہ اگرچہ یہ افعال جزئی ہین - مگر چونکہ یہ افعال اعضاے مخصوصہ مین آلات مخصوصہ سے پائے جاتے ہین اس وجہ سے مشابہ افعال کلیہ کے ہوتے ہین یعنے یہ افعال ایسے ہین کہ انکا نفع اور ضرر عام باشتراک تمام بدن کو پہونچتا ہے اگرچہ تمام بدن پر انکا اثر بالعرض ہوتا ہے بالذات نہین ہوتا ہو - ہم اس مقام پر ادویہ مفردہ کے اونھین

افعال کو لکھتے ہین جو کلی ہین خواہ شبیہ بہ کلی ہین افعال کلیہ مین بھی بعض افعال اولی ہین اور بعض افعال ثانی ہین اولی افعال کلیہ چار طرح پر ہین تبرید - تسخین - ترطیب - تجفیف - افعال کلیہ دوسرے درجہ کے بعض اونمین سے بعینہ یہی افعال مذکورہ اولی ہین لیکن ایک مقدار معین اور ایک حد معین پر صادر ہوتے ہین خواہ تعین زیادتی مین ہو یا کمی مین - مثلاً حرارت اور تجفیف بدرجہ احراق پیدا کرین خواہ ترطیب اور تسخین اسقدر ہو کہ عفونت پیدا ہوجائے خواہ اتنی تبرید پیدا کرین کہ تموت یعنے خامی پیدا ہوجائے - اور بستگی اور جمود حاصل ہوجاے اگر ہمراہ تبرید کے تجفیف بھی ہو کہ یہ سب افعال ایک قسم کی تبرید اور تسخین سے پیدا ہوتے ہین اور بعض افعال دوسرے درجہ کے انھین آثار اولی سے صادر ہوتے ہین جیسے تخدیر اور ختم یعنے پیڑی خواہ خشک پتہ پڑنا اور جذب اور ازلاق اور تفتیح اور تغریہ وغیرہ - مشابہ افعال کلی کے جیسے ادرار اور تعریق وغیرہ - اور قبل ازانکہ ادویہ کے یہ افعال ہم بیان کرین پہلے چند اوصاف جو ادویہ مفردہ کو بذاتہ حاصل ہین اون کا بیان کرتے ہین بعض صفات ذاتی ادویہ کے یہی کیفیات اربعہ ہین اور انھین صفات مین روائح اور الوان بھی داخل ہین اور بعض اوصاف اور بھی ہین مگر اون اوصاف مین مشہور یہ اوصاف ہین جنکا ذیل مین بیان ہوتا ہے لطافت - اور کثافت - لزوجت - ہشاشت جمودت - سیلان - لعابیت - دھنیت - نشف - خفت - ثقل - اب ہم ہر ایک اوصاف کے معانی اور حدود کا بہ تفصیل ذکر کرتے ہیں دواے لطیف ہم اپنی اصطلاح مین اُسے کہتے ہین - جسکی خاصیت یہ ہو کہ جب ہماری قوت طبعی سے اس دوا کو اثر پہونچے اور ہضم ہو اوسوقت اوس دوا کے اجزا بہت چھوٹے چھوٹے ہوجائین جیسے زعفران اور دارچینی اور ایسی دوا مین جو تاثیر ہوتی ہو ہر ایک تاثیر اوسکی نافع اور پوری ہوتی ہو بہ نسبت اور ادویہ کی ادویہ سے حتی کہ اگر دواے لطیف مین بالفرض تجفیف کی قوت پائی جاے اوس شے کی تجفیف کردیگی جو قوی اور لازم ہو کثیف - دواے کثیف سے مراد یہ ہو جو اس صفت پر نہو جو لطیف کی بیان ہوئی جیسے کدو اور جبن وغیرہ

**لزج** - اوس دوا کو کہتے ہین جسمین ہمیشہ خواہ بر وقت اثر کرنے بدن انسان مین حار غریزی کے یہ بات پیدا ہو جائے کہ دراز اور پھیل کر معلق ہو جائے اور ریزہ ریزہ نہو سکے اور نہ اوسکی تقطیع اور تفریق اجزا ہو سکے بلکہ جیسی پھلی ہو ویسی ہی ہو اسی دوا مین یہ بات ہوتی ہو کہ اگر اوسے دو طرف سے پکڑ کے کھینچین دونون ہاتھ مین دوری اور فاصلہ بڑھتا جائے گا اور اوسکی چسپندگی برطرف نہو گی اور نہ اوسکے اجزا مائی مین انفصال پیدا ہوگا جیسے عسل یعنے شہد۔

**هش** - اوس دوا کو کہتے ہین جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو کر یکجا فراہم ہو جائین اور اجتماع مین تنگی پیدا ہو اور ہمیشہ اور بعد فراہم ہونے کے کسیقدر خشکی بھی پیدا ہو جیسے صبر جید اور یا ایلوا عمدہ قسم کا کہ اوسکی یہی کیفیت ہو

**جامد** وہ دوا ہو کہ اوسکے اجزا مین حرکت انبساطی پیدا ہو سکتی ہو یعنے اجزا پھیل کر ہر طرف پراگندہ ہو سکتے ہین مگر بالفعل ایک خاص صورت ٹھہری ہوئی ہو جیسے موم خلاصہ یہ ہو کہ جامد وہی دوا ہو جو بالفعل پگھلی نہو بلکہ کسیقدر پگھل سکے

**سائل** وہ دوا ہو کہ اپنی شکل پر باقی نہ رہ سکے جب کسی سخت جسم پر ڈالی جائے اوپر کے اجزا اوسکے نیچے کی طرف اور نیچے کے اوپر کی طرف ہو جائین اور جس طرف اجزا کو جگہ ملے اوسی طرف دوان ہون جیسے تمام مائعات کا یہی حال ہو

**لعابی** وہ دوا ہے کہ جب اوسے پانی مین خواہ اور کسی جسم مائی مین تر کرین جو اجزا اسمین خلط اور ملے ہوئے ہین جدا ہو کر بوجہ رطوبت مائی وغیرہ کے اون اجزا کا جوہر ہمراہ اس رطوبت کے لزوجت اور چسپندگی پیدا کرے جیسے اسبغول اور خطمی وغیرہ - جتنے تخم اور بزور ایسے ہین کہ اونمین لعاب نکلتا ہو بذریعہ ازلاق کے اسہال پیدا کرتے ہین ہان اگر اون بزور کو بریان کرین اوسوقت اونکی لعابیت مین اغرا پیدا ہوتا ہو اور لعابیت بستہ ہو جاتی ہو اوسوقت بجائے اسہال کے حبس اور قبض پیدا کرینگے

**دهنی** وہ دوا ہے کہ اوس کے اجزا اصلی مین چکنائی ہو اور مثل روغن کے ایک شے نکلے جیسے حبوب

**نشف** وہ دوا ہے خشک ہو اور اوسمین ارضیت غالب ہو اور جب اوسمین پانی خواہ کوئی اور رطوبت پڑے اوس رطوبت کو پی جائے اور اپنے اندر لیلے اور اپنے منافذ اور چھوٹے چھوٹے سوراخون مین جگہ دے جیسے چونا جو بجھا یا نہ ہو اور خفیف یعنے سبک اور ثقیل یعنے بھاری اسکی تعریف کی حاجت نہین ہے - صفات مشہورہ ادویہ مفردہ کے یہی ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اب افعال ادویہ کے جو مشہور اور زبان زد اطبا ہین اونکو بھی ہم بیان کرتے ہین مگر پہلے ان افعال کو شمار کرکے پھر ہر ایک کے حدود اور رسوم کی شرح کرین گے خصوصاً ادویہ جو طبقہ واحد یا افعال کے ہین - دوا کو بنظر افعال کے کہتے ہین - مسخن - ملطف - محلل - جالی - ہاضم - قاشر - خشن - مفتح - مرخی - منضج - مقطع - کاسر ریاح - جاذب - لاذع - محمر - مملک - مقرح - اکال - محرق - مفتت - معفن - کاوی - یہ بائیس لفاظ ایک طبقہ کے افعال کے واسطے موضوع ہین - دوسرا طبقہ - مبرد - مقوی - رادع - مغلظ - مفجج مخدر - یہ چھ افعال ایک طبقہ کے ہین - مرطب - منفخ - غسال - موسخ قروح - مزلق - مملس - یہ چھ افعال ایک اور طبقہ کے ہین - اور طبقہ مجفف عاصر - قابض - مسدد - معری - مدمل منبت لحم - خاتم - یہ آٹھ افعال ہین ایک جنس اور ہے صفات ادویہ کے بحسب افعال کے کہ اونکو قاتل اور سم تریاق فادزہر کہتے ہین اور ایضاً مسہل مدر معرق بھی کہتے ہین یہ سب پچاس لفاظ ہین بنظر اون افعال کے منسوب ادویہ کی طرف ہین اور جنکا شمار ہمنے اسمین کیا ہو اب ہر ایک فعل کی صفت بہ تصریح اور توضیح ہم لکھتے ہین -

**مسخن** یعنے گرمی پیدا کرنے والی دوا معروف ہو۔

**ملطف** اوس دوا کو کہتے ہین جو قوام غلیظ کو رقیق کردے بوجہ حرارت معتدل کے جیسے زوفا اور حاشا بابونہ۔

**محلل** وہ دوا ہو جو خلط مین تفرقہ اور جدائی پیدا کرے اوسے بطور بخارات کے اوڑا دے خواہ اوسکا اخراج خلط کے مقام خاص سے جہان وہ ٹھہری ہوئی ہو اور درد آوردہ ہو رہی ہو کردے اور چند مرتبہ یہ فعل اسقدر کرے کہ خلط مذکور بالکل معدوم ہو جائے اور اوسکے بقیہ کا بھی کچھ اثر رہنے نپائے جیسے جندبیدستر۔

**جالی** وہ دوا ہے کہ رطوبات بالزوجت کو جو منجمد ہو رہے ہون مسامات کے منھ سے حرکت دیکر ہٹا دے اور سطح عضو کے مسامات سے دور کردے جیسے ماء العسل - جو دوا جالی ہو باوجود فعل جلا کی

تلئین طبیعت بھی کرتی ہی - اور جو دوا تلخ ہی او سمین جلا ضرور ہوتی ہی
مخشن[۳] وہ دوا ہی کہ سطح عضو کو بنظر اجزا کے پستی اور بلندی مین مختلف کر دے اور یہ بات یا اُس وجہ سے پیدا کرے کہ اوسمین قبض او کثافت زیادہ ہو جیسا اوپر مذکور ہوا خواہ تیز ہوا ور بوجہ حریف ہونے کے باوجود لطافت اجزا کے ہمواری سطح عضو کی باطل کر دے - خواہ ایسے سطح مین جلا پیدا کرے جو دراصل با خشونت تھی مگر بوجہ کسی امر عارض کے چکنی ہو گئی ہی اس واسطے کہ جب کسی عضو متین القوام مین سے جنکی سطح دراصل با خشونت ہی بطور جلا کے رطوبت لزج جدا کریگی اور وہ رطوبت اوس عضو سے روان ہوگی ایک سطح جدید بعد اس فعل کے پیدا ہوگی اور خشونت اصلی نکل جاے گی اور اسکا نکلنا ظاہر ہو جائے گا اس دوا کی مثال جیسے اکلیل الملک اور اکثر ظہور فعل ایسی دوا کا استخوان مین ہوتا ہی اور غضروف مین بھی ہوتا ہی اور جلد مین کمتر ہوتا ہے۔
مفتح[۴] وہ دوا ہی جو ایسے مادہ کو متحرک کرے جو اندرون تجاویف منافذ کے ٹھہرا ہوا ہی اور حرکت دے کر باہر نکالے کہ اسوقت وہ راہین اور منافذ کھل جائین اور یہ نسبت جالی کے اسکی قوت زیادہ ہی جیسے فطراسالیون یہ دوا ایسا فعل اس جہت سے کرتی ہے کہ لطیف اور محلل ہوتی ہی اور اس مین قوت تقطیع کی بھی ہوتی ہے اور تقطیع کے معنے ہم آیندہ بیان کرینگے خواہ یہ فعل اس جہت سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ دوا لطیف اور غسال ہے اور غسال کے معنے ہم آیندہ بیان کرتے ہین - جو چیز حریف ہی مفتح ضرور ہی اور جو چیز لطیف ہی وہ بھی مفتح ہی اور جو شی سیال اور لطیف ہی وہ بھی مفتح ہی اگر مائل بحرارت ہو خواہ معتدل ہو اور جو چیز لطیف اور حامض ہو وہ بھی مفتح ہے۔
ہاضم[۵] وہ دوا ہی جو غذا کو فائدہ ہضم کا دے جیسا کلیات مین مذکور ہوا
منضج[۶] وہ دوا ہی جو خلط مین نضج اور پختگی پیدا کرے اور وجہ اس فعل کے پیدا ہونے کی یہی ہی کہ باعتدال اس دوا مین گرمی پیدا ہوتی ہی اور اوسمین قوت قبض کی بھی ہی کہ اوس قوت سے خلط کو روکتی ہی اور خارج ہونے نہین دیتی ہی تا زمانیکہ اوسمین نضج ہو جاے اور بدرجہ تحلیل خلط کی نہین کرتی کہ اجزاے رطب اجزاے یابس سے جدا ہو جائین لازم احراق کو ہے۔

کاسر ریاح[۹] وہ دوا ہی جو ریح کو رقیق کرکے اپنی حرارت کے ذریعہ سے اور بوجہ پیدا ہونے تخفیف کے ریاح کو تحلیل کر دے اور دور کر دے اور جس مقام مین ریح مختنق اور یکجا ہو وہان سے ہٹا دے اور باہر نکال دے جیسے تخم سداب -
مقطع[۱۰] وہ دوا ہی کہ بوجہ اپنی لطافت کے درمیان خلط لزج خواہ درمیان اُس سطح کے جسمین خلط لپٹی ہوئی ہی درآوے نفوذ کرے اور خلط کو اُسی سطح سے جدا کر دے اور خلط کے اجزا کے سطوح تباین بالفعل پیدا کیجئے انفصال سطوح خلط کو برطرف کر دے اسطرح پر کہ اُسی خلط کے سطوح کی تقسیم مختلف اجزاے سطحیہ کیطرف کرے تاکہ دفع ہونا ان اجزاے سطحیہ خلط مذکور کا اون مقامات سے جہان وہ موجود ہین ایسا آسان ہو جائے کہ تھوڑی سی تحریک اخراج مین اُس خلط کے کافی ہو جیسے خردل یعنے رائی اور سکنجبین - مقطع مقابل مزلق کے ہی جیسے لطیف کا اور غلیظ کا مقابلہ ہی اسیطرح ملطف اور مکثف کا مقابلہ ہی اور ہر ایک ان مین سے ہمراہ اپنے مقابل کے جب بولا جاے وہی معنے مقابلہ کے سمجھے جائینگے مقطع کی یہ شرط نہین ہے کہ قوام خلط کے انفصال مین کوئی اثر پیدا کرے اسلیے کہ اکثر تفرقہ اجزا کا پیدا ہو جاتا ہی اور ہر ایک نے قوام اصلی پر باقی رہتا ہی دو قوام اولی مین کچھ تبدل بہ نسبت اجزا کے نہین ہوتا-
جاذب[۱۱] وہ دوا ہی جو رطوبات کو حرکت دے کر اوس مقام پر پہونچا دے جہان وہ رطوبات اس دوا سے آکر ملاقی ہون اور یہ فعل بوجہ حرارت اور لطافت ادویہ کے پیدا ہوتا ہی جیسے جند بیدستر دواے شدید الجذب وہ ہی جو رطوبت عمق بدن سے جذب کرلاے اور عرق النسا خواہ اوجاع مفاصل اندرونی مین اسی قسم کی دوا نافع ہوتی ہی اگر بطور ضماد کے لگائی جاے مگر اسکا استعمال بعد تنقیہ خاص کے مناسب ہی ورنہ مضر ہوتی ہی اور اگر کسی قسم کا کانٹا خواہ کوئی کرچ وغیرہ اندر جلد کے گڑ جاے اور گھس جاے اسے بھی ایسی دواے شدید الجذب وہ باہر لاتی ہی -
لاذع[۱۲] وہ دوا ہی کہ اوس مین ایک کیفیت نفوذ کی زیادہ ہوتی ہے اور لطیف نفوذ اس مین ہوتا ہی اتصال مین زیادہ تفرق پیدا کرتی ہی کہ عدد مین اجزا کی کثرت ہوتی ہی اور قریب قریب وہ اجزا اس طرح پر ہوتے ہین کہ ہر واحد کو حس جداگانہ نہین دریافت کرسکتی اور مجموع اجزا کو حس وضع واحد مین

دریافت کرتی ہے جیسے رائی اور سرکہ سے ضماد کرین اور محض سرکہ سے ضماد کرین یا سُنی کی کرو۔

محمر وہ دوا ہے کہ جس عضو پر ملے اس مین ایسی قوی گرمی پیدا کرے کہ خون اُس عضو تک بخوبی کھنچ آئے اور ظاہر حس مین محسوس ہو جائے اُس جہت سے وہ عضو سرخ ہو جائے جیسے رائی اور انجیر اور فودنج ادویہ محمرہ کا فعل قریب فعل کی لینے داغ دینے کے ہوتا ہے اور یہ تدبیر بعد سستی بیرات کے کرنی چاہئیے۔

ملذع وہ دوا ہے جو بوجہ اپنی حدا ور سخونت کے مسامات سے اخلاط لذاع کو جن سے خراش پیدا ہو رہی ہے کھینچ لائے اور اس درجہ تک پہونچے کہ قرحہ پڑ جائے۔ کبھی اس فعل کی اعانت ایسے کانٹے گنجان اور سخت سے ہوتی ہے جنکے جرم نوکدار ہون جیسے کبیکج یعنے ڈوری مین ہوتے ہین۔

مقرح وہ دوا ہے جو فنا اور تحلیل اُن رطوبات کی کرے جو اجزاے جلد مین داخل ہو رہے ہین اور برے مادہ کو اُس عضو تک کھینچ لائے تا اینکہ قرحہ پڑ جائے جیسے بلادر یعنے بھلانوان۔

محرق وہ دوا ہے کہ لطیف اخلاط کی اعضا سے تحلیل کرے اور کثیف کو جو بطور خاکستر اخلاط کے ہون ویسا ہی چھوڑ دے جیسے فرفیون ور لطافت پیدا کرو۔

اکال وہ دوا ہے کہ جسکی تحلیل و رقرحہ ڈالنا اس درد کو پہونچے کہ جو ہر لحم سے بھی کسی قدر کم ہو جائے۔ جیسے زنگار۔

مفتت وہ دوا ہے کہ جو کسی خلط متحجر کو بدن مین پائے اوس کو ریزہ ریزہ اور پاش پاش کردے جیسے حجر الیہود اور تیھری۔

معفن[۱۹] وہ دوا ہے کہ مزاج کو اس درجے کے جو عضو مین ایسا فاسد کرے اور مزاج کو ان رطوبات کے جو عضو مین ہین بوجہ تحلیل کے ایسا خراب کرے کہ وہ رطوبات وغیرہ اس عضو کے جز و نہو سکین مگر اُسکا فساد اس درجہ نہو جتنا محرق یا اکال ہوتا ہے اور محلل بھی اسقدر نہو بلکہ وہ رطوبت فاسد ہو کر باقی رہجائے کہ رطوبت علاوہ حرارت غریزی کے کوئی اور حرارت اُسمین اثر کر کے عفونت پیدا کرے جیسے زرنیخ اور شافیفنا اور جب ان دونون مین کوئی حرارت اثر کرے گی۔

کاوی وہ دوا ہے جو جلد مین احراق تجفف پیدا کر کے اُسکو سخت کر دے جیسے کوئی جلی ہوئی چیز بس جو ہر اُس جلد کا خلط سیال کی روانی کو روکے بلکہ جو خلط اُس عضو مین ٹھیری ہوئی ہے اُسکی روانی کو بھی منع کرے۔

ایسی خشکی کو خشک ریشہ کہتے ہین ور ایسی دوا کا استعمال وسوقت ہوتا ہے جب نشتر فصاد کا وہو کے سے شریان تک پہونچ جاے جیسے زاج اور قلقطار۔

قاشر وہ دوا ہے جو بوجہ زیادتی جلا کے جلد کے اجزاے فاسد کو صاف کردے جیسے قسط اور زراوند اور ہیزبھق اور برص اور کلف وغیرہ مین نافع ہوتی ہے اُسے قاشر کہتے ہین۔

مبرد مشہور ہے اور ناظر کتاب ہذا اثر تبرید سے بخوبی واقف ہے۔

مقوی وہ دوا ہے کہ قوام عضو اور اوسکے مزاج کو ایسا معتدل کرے کہ فضول جو اس عضو کی طرف گرنے ہوں اون کے انصباب کو روکے خواہ جو آئیت اوس عضو پر آتے ہون اون کی آمد کو بند کردے اور یہ اثر اوس دوا مین یا بنظر خاصیت کے ہو جیسے گل مختوم خواہ تریاق خواہ مزاج اوسکا ایسا معتدل ہو کہ اوس اعتدال کی وجہ سے عضو کی تسخین مین تبرید پیدا کرے اور تبرید مین تسخین پیدا کرے جیسے جالینوس نے بہ نسبت روغن گل کے یہی کہا ہے۔

رادع جاذب کی ضد ہے وہ دوا ایسی ہے کہ جو بوجہ اپنی برودت کے عضو مین بھی ایک برودت پیدا کرتی ہے کہ اوس برودت سے عضو مین تکثیف پیدا ہوتی ہے اور مسام اوس عضو کے بوجہ تکثیف کے بند ہو جاتے ہین جو حرارت جاذبہ اوس عضو مین ہے گھٹ جاتی ہے اور پھر جو شے روان اور سیال ہے وہ منجمد ہو جاتی ہے خواہ گاڑھی اور لسدار ہوتی ہے اور جب یہ کیفیت بہم پہونچتی ہے پھر اوس خلط کا سیلان عضو مذکور تک نہین ہونے پاتا ہے اور نہ اس عضو مین اوس خلط کے قبول کی گنجائش رہتی ہے جس طرح عنب الثعلب کا حال بہ نسبت اورام شکم کے ہے اسی طرح بہ نسبت اورام جگر کے ہے۔

مغلظ ملطف کی ضد ہے اور وہ دوا ایسی ہے کہ قوام رطوبت کو اغلظ کردے خواہ انجماد پیدا کر کے یا گاڑھا کر کے خواہ اس قوام مین خود داخل ہو کر اور آمیختہ ہو جائے اور انجماد اُس مین پیدا کرے۔

منفج بر خلاف ہاضم کے ہے اور وہ ایسی دوا ہے کہ بوجہ اپنی برودت کے فعل حار غریزی کا و نیز فعل حار غریب کا جو ہضم غذا مین ہوتا ہے باطل کردے اور خلط کی نسبت بھی اوسکا فعل ایسا ہی ہو کہ اوسے غیر منہضم خواہ ناپختہ رہنے دے اور ہضم اور نضج دونون کا نہین ہو سکتا خواہ ہضم ہو گا خواہ نضج۔

مخدر وہ دوائے سرد ہے کہ اسکی تبرید کسی عضو کے اوس جوہر کو جو حامل قوت حس ور حرکت کی ہے سرد کردے اور مزاج مین غلاظت پیدا کرے

اور بوجہ برودت اور غلظ روح کے قواے نفسانی اوس روح کا استعمال کرین اور خاص اوس عضو کا مزاج اوس دوا کی وجہ سے ایسا ہو جاے کہ تاثیر قواے نفسانی کی قبول نکر سکے جیسے افیون اور بنگ وغیرہ۔

**مرطب** وہ دواے سرد ہے۔

**منفخ** وہ دوا ہی جسکے جوہر مین رطوبت غلیظہ ایسی غریبہ نا ملائم طبع ہو کہ جب اوسمین حار غریزی کوئی فعل یا اثر کرنا چاہے بسرعت اوس دوا کا تحلل نہو سکے۔ اور اگر کسی طرحکا تحلل ہو ریح بن جاے جیسے لوبیا۔ کل ایسی چیزین جن مین نفخ ہی درد سر بھی ضرور پیدا کرتی ہین اور آنکھ کو مضر ہین مگر بعض ادویہ اور غذائین ایسی ہین جو ہضم اول مین اونکی رطوبت ریح پیدا کرتی ہین اون کا نفخ معدہ مین ہوتا ہی اور اُسی جگہ خواہ معا مین اونکا نفخ باطل بھی ہو جاتا ہی۔ اور بعض ادویہ خواہ غذا اون کا مادہ نفخ اونکی رطوبت فضلیہ ایسی ہوتی ہے کہ اوس کا بطلان معدہ وغیرہ مین نہین ہوتا بلکہ رگون مین پہونچکر وہ نفخ زائل ہوتا ہی خواہ تھوڑا سا نفخ معدہ مین جاتا رہتا ہی اور باقی ماندہ کا ازالہ رگون مین ہوتا ہی اور بعض کا نفخ بالکل معدہ مین مستحیل ہو جاتا ہی بطرف ریح کے مگر عضلہ مین اونمین سے کسی قدر تحلل نہین ہوتا ہی اور جب رگون مین اون چیزون کا نفوذ ہوتا ہی ریاح باقی رہتے ہین حاصل یہ ہی کہ سب چیزین جنمین رطوبت زائدہ غریبہ آمیختہ ہی اوس کے ہمراہ نفخ بھی ضرور ہوتا ہی۔ جیسے زنجبیل خواہ تخم جرجیر۔ اور جو دوا منفخ ہی رگون مین وہ مغلظ بھی ضرور ہے اور جو منفخ نہین وہ مغلظ بھی نہین ہی۔

**غسال** وہ دوا ہی کہ اپنی قوت جلا کی وجہ سے جلا پیدا نکرے بلکہ اوسمین ایک قوت منفعلہ ایسی ہو یعنے ایک رطوبت ایسی ہو کہ اوس رطوبت کی حرکت خواہ سیلان اور بہنا ذریعہ جلا اور صفائی کسی عضو ملاقی دواے مذکور کا ہو۔ اسلیے کہ جو شی سائل اور لطیف ہے اور جب نہ روان ہوتی ہی اور رگون کے منھ مین اوس کا سیلان پہونچتا ہی بوجہ اپنی رطوبت کے فضول کو نرم کرتی ہی اور اپنے سیلان خواہ بہتے وقت فضول کو بھی بہا لیجاتی ہی جیسے ماء الشعیر خواہ ماء القرع یعنے آب کدو اور آب خیارین آور آب پیٹھہ وغیرہ۔

**متوسخ** خواہ چرک پیدا کرنیوالے قروح مین وہ دوا ہی کہ خود رطب ہوتی ہے اور قروح کے رطوبات سے آمیختہ ہو کر قروح کی رطوبت زیادہ کرتی ہی اور قروح کی خشکی اور اندمال کو منع کرتی ہی۔

**مزلق** وہ دوا ہی جو سطح جسم متصل کو تر کر دیتی ہی اور جو کوئی چیز سخت مثل حجر کے اوس مین محتبس ہو اوسے یہان تک بھگوتی ہی کہ آخر مین وہ شے حجری گھل جاتی ہی اور اوسکے اجزا بہنے کے قابل ہو جاتے ہین بوجہ اوس نرمی کے جو اس دواسے اون اجزا کو حاصل ہوتی ہی بعد نرمی کے اوسی جگہہ سے بوجہ ثقل طبعی کے سرک جاتے ہین اور جدا ہو جاتے ہین خواہ قوت دافعہ اونکو ہٹا دیتی ہی جیسے آلو بخارا وغیرہ بروقت سہال پیدا کرنیکے یہی اثر پیدا کرتے ہین اور مزلق کر دیتے ہین۔

**مملس** وہ دواے لزج اور چسپندہ ہی جو سطح پر عضو با خشونت کے پھیلکر اسقدر انبساط اوسے ہوتا ہی کہ ظاہری سطح اوس جسم کی چکنی ہو جاتی ہی اور اوسکی خشونت مخفی ہو جاتی ہی خواہ بطرف اوسکے کوئی رطوبت روان ہو کر ایسی پہونچتی ہی کہ اوسکا انبساط اسیطرحکا ہوتا ہی اور خشونت عضو کی پوشیدہ ہو جاتی ہی

**مجفف** وہ دوا ہی کہ رطوبات کو تحلیل کرکے فنا کرتی ہی اور چونکہ اوسمین قوت تحلیل ہمراہ تلطیف کے ہوتی ہی اس وجہ سے فناے رطوبات جاتا ہی

**قابض** وہ دوا ہی جو اجزاے عضو مین با فراط حرکت اجتماع پیدا کر کے اجزا کے وضع مین تکاثف اور مجاری مین انسداد پیدا کرتی ہی

**عاصر** وہ دوا ہی جسکا قبض اور جمع کرنا اجزا کا اسدرجہ پر پہونچ جاے کہ رطوبات رقیقہ جو اندر اعضا کے ٹھہرے ہوے ہین باضطرار تنگ ہو کر منفصل اور جدا ہو جائین اور سمٹ کر نکل جائین۔

**مسدد** وہ دواے خشک ہی جو بوجہ اپنی کثافت خواہ یبوست کے محتبس ہو جاے خواہ بوجہ تغریہ کے منافذ مین انسداد پیدا کرے۔

**مغری** وہ دواے خشک ہے جسمین تھوڑی سی رطوبت لزوجت دار ہو کہ بوجہ اسی رطوبت کے منھ پر رگون وغیرہ کے لپٹ جاے اور انکو بند کردے اس جہت سے جو شے ان مین روان اور سیال ہی رک جاے جسمین حبس پیدا ہو جو شے بالزوجت ہو اور تلی بھی ہو اور پھیلتی ہو جب آگ کی گرمی اُسے پہونچے گی مغری سادہ اور حابس ہو جاتی ہے جیسے ویسے ہی مذکور ہوا۔

**مدمل** وہ دوا ہی کہ تجفیف پیدا کرے اور جو رطوبت دو سطح مین زخم کے ٹھہری ہو یعنے درمیان دو سطح زخم کے جو رطوبت ٹھہری ہے اس رطوبت مین کثافت پیدا کرے تغریہ اور لزوجت پیدا کرے ایک سطح کو دوسری سے چسپان کر دے جیسے صبر یعنے ایلوہ اور دم الاخوین خواہ ہیوفاریقون وغیرہ

ملحمہ - ملحمہ وہ دوا ہی جسکی خاصیت یہ ہے کہ جو خون زخم تک پہونچے اوسے گوشت بنادے اس طرح کہ اوسکا مزاج معتدل کرے اور بستگی خون مین پیدا کرے اور قوام اوسکا خشک کر ڈالے۔

خاتمہ - خاتمہ وہ دوا ہی جو تجفیف زیادہ پیدا کرے اور زخم کی سطح کو اسقدر سکھا دے کہ خشک ہوکر ایسا پیدا ہو جائے اور پیپڑی پڑنے سے کسی قسم کی آفت پھر زخم تک نہ پہونچ سکے تا اینکہ جلد اصلی پیدا ہو جائے۔ جو دوا حرارت اور برودت مین معتدل ہی اسکی تجفیف مین لذع نہین ہوتی ہی مزاج کو موافق ہونیکے سبب۔

دوائے قاتل - اوسکو کہتے ہین جو مزاج کو افراط فساد کیطرف پھیر دے جیسے افیون اور افربیون۔

سمیہ - سمیہ وہ دوا ہی جو فساد مزاج فقط بوجہ ضدیت کے پیدا نکرے بلکہ خاصیت اوسکی یہی ہو جیسے بیش یعنے سنکھیا خواہ پھیناک۔

فادزہر اور تریاق - یہ دونون ایسی چیزین ہین کہ روح کو اپنی قوت اور صحت پر محافظت کرکے ایسی حفاظت کرتی ہین کہ ضرر سم کا روح اپنے سے دفع کرتی ہی۔ لیکن تریاق کے لفظ کا اطلاق مرکبات صناعی پر جو آدمی تیار کرین بہتر ہے اور فادزہر کا ادویہ مفردہ جو خود بخود پیدا ہوتی ہین اون پر بہتر ہے۔ اور شاید جو نبات خودرو ہی اوسکا نام تریاق رکھنا اولے ہی بہ نسبت معدنیات کے اور معدنیات کو بلقب فادزہر کے موسوم کرنا بہتر ہے۔ اور یہ بھی محتمل ہے کہ فادزہر اور تریاق مین چندان فرق نہو اور دونون یکسان اطلاق کیے جائین۔

مسہل اور مقبض - مشہور ہین جو دوا ایسی ہو جسمین اسہال و قبض بھی ہو جیسے سورنجان مین وہ دوا اوجاع مفاصل مین مفید ہوتی ہی اسلیے کہ اوس دوائی قوت مسہلہ بہت جلد جذب مادہ کا کرکے مفاصل سے مادہ کو نکال لیتی ہے۔ اور ابعد ازان قوت قابضہ مجاری مادہ کو بند کرتی ہی کہ پھر مفاصیل کیطرف مادہ نہین جاسکتا اور نہ کوئی اور مادہ قائم بمقام مادہ اولے کے وہان پر موجود ہوتا ہے۔ جو دوائے مہلک یعنی کہ اسمین باوجود تحلیل قبض معتدل بھی ہو استرخائے مفاصل و تشنج اور اورام مفاصل کے جو بلغمی ہون مفید ہوگی اور اوسکا قبض اور تحلیل ہر واحد تخفیف پر معین ہوگا اور جب قبض اور تحلیل دونون یکجا ہو جاتے ہین نفع شدید پیدا ہوگا۔ ادویہ مسہلہ اور ادویہ مدرہ کے افعال مین تمانع اور خلاف ہے۔ اسلیے کہ ادویہ مدرہ اکثر ایسی ہین کہ ثقل براز کو خشک کردیتی ہین پس خروج اوسکا بذریعہ اسہال کے دشوار ہوگا جن دواؤن مین قوت مسخنہ اور قوت قابضہ مجتمع ہو اورام حارہ کو زمانہ تزید مین اور زمانہ منتہی مین مفید ہون گی۔ اسلیے کہ وہ دوائین بوجہ قبض کے ردع پیدا کرین گی۔ اور بوجہ تسخین کے جن دواؤن مین تریاقیت ہمراہ برودت کے موجود ہو دق کو نفع شدید پہونچائین گی۔ جن دواؤن مین تریاقیت ہمراہ حرارت کے ہو برودت قلب کو مفید ہین زیادہ بہ نسبت اور دواؤن کے۔ طبیعت کو باری تعالیٰ عز اسمہ و لطفت حکمتہ نے یہ طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے کہ ہر ایک دوا کی تقسیم اور توزیع مناسب اس طرح پر کرتی ہے کہ ہر ایک مزاج بارد کو جو اندرون جسم کے ہے وہی اثر اس دوا کے آثار سے پہونچاتی ہے جسکی وہ مستحق ہے حتی کہ قوت محللہ کو اوس مادہ مین نہین چھوڑتی ہی جو بطرف کسی عضو کے گرا ہی اور نہ قوت تبرید کو اوس مادہ مین چھوڑتی ہی جو کسی عضو سے اخراج کیا گیا ہی اور یہ الہام طبیعت پر از طرف صانع حکیم بچون و چرا کے ہی کہ اوس مین عقل بشری دنگ ہی اور قاعدہ حکمت انسانی پاشکستہ و رلنگ ہی فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

## فصل پانچوین اون احکام کا بیان جو ادویہ کو امور خارجی کی جہت سے عارض ہوتے ہین

اب ہم کہتے ہین کہ ادویہ کو کبھی اکثر احکام بنظر امور خارجی کے بھی عارض ہوتے ہین جیسے صناعت کی وجہ سے چند خواص ادویہ مین ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اصل مزاج مین اون کے امور مذکورہ نہین ہوتے مثلاً جوش دینے سے خواہ پیسنے سے خواہ آگ مین جلانے سے خواہ پانی مین دھونے سے خواہ سردی مین انجماد پیدا کرنے سے یا قریب ایسی دواؤن کے رکھنے سے جو مزاج مین کسی قسم کا اثر پیدا کرین۔ پس اکثر ادویہ کا مزاج بوجہ انھین امور کے متغیر ہو جاتا ہی۔ اور کبھی تغیر مزاج بوجہ آمیزش چند اقسام کے ادویہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ اسی تغیر کا بیان مناسب ادویہ مرکبہ خواہ قرابادین کے فن مین اولے اور انسب ہی۔ بہرحال واضح ہو کہ بعض ادویہ کے جرم ایسے کثیف ہوتے ہین۔ کہ جو قوتین اون مین ہوتی ہین بدون طبخ شدید کے

اور بے اس ترکیب کے کہ لگاتی وقت خوب اُلٹ پلٹ اون کو دی جاوے ہوا قوتین اون سے جدا نہین ہوتی ہین جیسے بیخ کبر اور زرنبا و نعنا و زرنباد وغیرہ - اور بعض ادویہ ایسی ہین کہ ہنوز طبخ معتدل کی بھی نوبت نہین پہونچتی اور تھوڑا سا جوش ادہر آیا اور اونکی قوت پانی وغیرہ مین نکل آتی ہی اور اُن کے ثقل مین کسیقدر اثر قوت کا باقی نہین رہتا جیسے افتیمون وغیرہ کہ اگر اس کا طبخ زیادہ کیا جاے قوت اوسکی باطل ہو جاوے - بعض ادویہ ایسی ہین کہ سحق یعنے پیسنے سے اونکی قوت باطل ہو جاتی ہی پس چاہیے کہ بہت نرمی سے اونکو پیسین **مترجم** کہتا ہی کہ شیخ نے رسالہ اکسیر معدنی مین کہا ہی کہ ارسطاطالیس نے برہان سے ثابت کیا ہی کہ تکلیس سے صورت نوعیہ باطل ہو جاتی ہی اور منجملہ وجوہ تکلیس کے سحق بھی ہی چنانچہ ماہرین کیمیا پر مخفی نہین ہی - اور بطلان صورت نوعیہ سے ضرور اثر خاص کا بطلان ہوگا - بعض ایسی دواؤن کے سحق مین خیال رہے کہ حرارت سحق کی اس قدر نہ پہونچے کہ قوت دوا کی فاسد ہو جاوے صموغ یعنے گوند کے قسم کی ادویہ ایسی ہی نازک ہین کہ اون کا پیسنا مناسب نہین بلکہ لائق بحال اون کے یہی ہی کہ پانی وغیرہ مین گھلائی جائین - جتنی دوائین بافراط پیسی جاتی ہین اون کے افعال باطل ہو جاتے ہین اسلیے کہ جو طریقہ ایسا ہی کہ اوس سے جسم کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائین اوس طریقہ مین یہ بات ضرور نہین ہی کہ قوت جسم کی بھی بمقدار چھوٹے ہونے اجزا کے باقی رہے مثلاً اگر کسی جسم کے چار ٹکڑے خواہ دو ٹکڑے کیے جائین تو یہ بات ضرور نہین ہی کہ ہر ایک ٹکڑے مین نصف خواہ چوتھائی قوت بھی باقی رہے - بلکہ ممکن ہی کہ اس تجزیہ اور تقسیم سے جسم مذکور کی قوت مین ایسا نقصان پہونچے کہ وہ فعل جسم کا جو بوقت مسلم ہونے کے تھا اب بالکل باطل ہو جاے جیسے اگر کوئی قوت معین اور زور معلوم ایک جسم کو ایک حرکت معین سے متحرک کرتا ہو ضرور نہین ہی کہ نصف اوس زور کا خواہ نصف اوس جسم کا اوس حرکت سابق کے نصف حرکت پیدا کرے - بلکہ شاید بعد نصف ہونے زور کے اب کسیقدر حرکت اوس جسم کی نہ ہو سکے - مثلاً کسی بوجھ کو دس آدمی ایک دن مین اگر ایک فرسخ یعنے تین میل لے جاتے ہون تو ممکن ہی کہ پانچ آدمی سے وہ بوجھ جنبش بھی نہ کر سکے - چہ جاے کہ نصف فرسخ خواہ ڈیڑھ میل پر پہونچے اور یہ بھی ممکن ہی کہ اُس بوجھ کا نصف پانچ آدمی ایک فرسخ تک دن بھر مین پہونچا دین بلکہ ممکن ہی جو مقدار بوجھ کی قابل نقل کے اور تحویل کے تھی پہلی صورت مین اوس بوجھ کا نصف قابل حرکت اور نقل کے نصف قوت سے کسی قدر نہو اس لیے کہ یہ نصف وزن خواہ نصف زور نصف اول سے متصل ہی - اور نصف اول کی تحریک کا خواہ حرکت کا علت معدی نہین ہی یعنے یہ مجموعہ زوروں کا ایسا نہین ہی کہ اوس کی قسمت مین وہی نسبت محفوظ رہے کسواسطے کہ اجزا ثقیل کے بالفعل جدا نہین ہین اور مجموعہ زوروں کا بھی کسی مقدار معین پر معلوم نہین ہی اور جو ثقیل مین پر نسبت وزن اور زور کے ثابت ہی ہوا ہے کہ نسبت کی حفاظت نہین ہو سکتی) اسیطرح جو جزاجزاے دوا کو چھوٹی چھوٹی کردے اور اوس کی قوت کو کم کرے اوس دوا کے واسطے ایک شے ایسی بھی ضرور ہو سکتی ہی کہ بقدر صغیر ہونے جسم دوا کے اور باقی ماندہ قوت کے برابر اثر قبول کرے - اور نہ یہ بات ضرور ہی کہ بڑے جسم کو یہ چھوٹا جزو اوسی قدر کم اثر کرے جسقدر اس کا حجم صغیر ہو گیا ہی - علاوہ بران ایک قوم اور ایک گروہ (مثلاً مقلدان ارسطاطالیس) کی یہ راے ہی کہ تصغیر اور چھوٹا کرنا اجزا کا صورت نوعیہ کو باطل کر دیتا ہی اور قوت خاص کو بھی باطل کرتا ہی - اور اس قول کا انکار مرکبات ادویہ مین بشدت کرنا ہماری راے مین بھی مناسب نہین ہی - ادویہ اگر کسی فعل خاص سے متصف ہون بعد افراط سحق کے ایک دوسرے قسم کا فعل اونسے صادر ہوتا ہی - مثلاً کسی خلط قوی کے استفراغ خواہ کسی ثقل کے اخراج پر قادر ہون بعد سحق کے اس قوت مین عجز پیدا ہوتا ہی اور استفراغ بائیتہ کی جو طاقت کم ہی پیدا ہو جاتی ہی اسلیے کہ قوت اُنکی ساقط ہو جاتی ہی اور یہ بھی وجہ ہوتی ہی کہ اب چونکہ اونکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہین لہذا اون کا نفوذ بہت جلد ایسے عضو مین ہوتا ہی جہان پہلے اونکا نفوذ ممکن نہ تھا اور اس عضو تک پہونچنے سے یہ فعل جدید پیدا ہوتا ہی - جالینوس نے حکایت کی ہی کہ ایک مرتبہ اتفاقاً معجون کمونی کے اجزا کو زیادہ پیس ڈالا جب تیار ہو چکی فائدہ ادرار بول کا اوس سے ہوتا تھا حالانکہ وہ مسہل ہی اسی واسطے واجب ہی کہ دوا کے سحق مین مبالغہ زیادہ نکرین ہان

جو ادویہ کثیف الجوہر ہین اونھین زیادہ پیسنا ضرور ہی خصوصاً جب اون کا پہونچانا کسی مقام بعید تک منظور ہو اور وہ ادویہ کثیف ہون اور حرکت مین اونکی ثقل اور گرانی ہو جیسے وہ ادویہ جو ریہ اور پھیپھڑے کیواسطے استعمال کرین اور اون مین بسد اور موتی اور شادنج وغیرہ شریک ہون - احراق یعنے جلانا کبھی دوا کی قوت کو کم کردیتا ہی اور کبھی زیادتی قوت کی پیدا کرتا ہی - کل ادویہ حادہ جن کے جوہر لطیف ہون خواہ اون کے جوہر معتدل ہین ایسی ادویہ جب جلائی جائین اون کی حرارت اور حدت کم ہوجاتی ہی اسواسطے کہ جوہر ناری جو اون ادویہ مین پوشیدہ ہی بعد جلانے کے متحلل اور فنا ہوجاتا ہی - جیسے زاج کے جمیع اقسام اور قلقطار - اور جو ادویہ ایسی ہین کہ اون کے جوہر کثیف ہین اور قوت اونکی حاد اور تیز نہین ہی احراق کے ذریعہ سے اونمین قوت حادہ پیدا ہوتی ہی جیسے چونا وغیرہ کہ قبل جلانے کے محض کنکر تھا اور کسی قدر حدت اسمین نہ تھی جب احراق نے اس مین اثر کیا تیزی اور حدت بہم پہونچی - دوا کا احراق پانچ فائدہ مین سے کسی ایک فائدہ کے واسطے ہوتا ہی اوسکی حدت ٹوٹ جائے - خواہ نئی حدت پیدا ہوجائے - یا اوسکا جوہر کثیف لطیف ہوجائے - یا اینکہ آمادہ پس جانے پر ہوجائے - یا اوسکے جوہر کی رداوت باطل ہوجانے - مثال صورت اول کی زاج اور قلقطار - مثال دوسرے کی چونا - مثال تیسرے کی سرطان اور قرن الایل جو سوختہ کرکے استعمال کرتے ہین - مثال چوتھی صورت کی ابریشم کہ اوسکا استعمال واسطے تقویت قلب کے کرتے ہین مگر مقرض کرکے اوسے استعمال کرنا بہتر ہی بہ نسبت سوختہ کرنے کے مگر مقرض کرنے مین اوسکے اجزا اس قدر چھوٹے نہین ہوسکتے جس قدر پسی ہوئی دوا کے اجزا چھوٹے ہوجاتے ہین - ہان اگر بڑی صعوبت اختیار کیجائے شاید قینچی سے ریشم ایسا باریک کٹجائے جیسا درکار ہی - پانچوین صورت کی مثال بچھو کا جلانا ہی اوسکی زہر کیواسطے جب اس کا استعمال کرین غسل یعنے دھونا دوا کا ہر ایک دوا سے جوہر حاد جو اوس مین آمیختہ ہو الگ کردیتا ہی اور اوس مین تسکین اور تعدیل پیدا کرتا ہی اور بعض اقسام کا دھونا دوا مین بعد مفرط حرارت کے تبرید پیدا کرتا ہی اسی واسطے جو دوا ارضی ہو کہ بوجہ احراق کے اوسمین کسی قدر ناریت پیدا ہوئی ہو بعد غسل اور دھوڈالنے کے یہ ناریت اوسکی دور ہوجاتی ہی - جیسے چونا بجھایا ہوا کہ بعد دھونے کے معتدل باقی رہتا ہی اور احراق اوسکا بروقت پانی پڑنیکے زائل ہوجاتا ہی - اور بعض قسم کے دھونے سے غرض اوس شی کی تبرید نہین ہوتی بلکہ غرض یہ ہوتی ہی کہ اجزا اوس کے چھوٹے چھوٹے ہوجائین خواہ بڑے ہوجائین تاکہ جو غایت اور غرض ہی وہ پوری بر آمد ہو جسطرح توتیا کو دھوتے ہین کہ پانی کے ذریعہ یہ سحق کرتے ہین -

ازانجملہ یہ بھی ایک طرح کا غسل ہی کہ اوس دوا سے کوئی اثر خواہ قوت جدا ہوجائے - جسطرح حجر ارمنی خواہ لاجورد کو بخوبی اسواسطے دھوتے ہین کہ اونکی قوت مغثی یعنے متلی پیدا کرنے والی قوت اون سے جدا ہوجائے - بستہ اور منجمد کرنا دوا کا اوس سے نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ ہر ایک دوا کی قوت لطیف بعد منجمد کرنے کے باطل ہوجاتی ہی اور اگر مزاج اوسکا بارد ہو برودت بڑھ جاتی ہی - قریب کسی دوا کے اگر کوئی دوا رکھی جائے اوسکے ذریعہ سے چند کیفیات غریبہ ادویہ مین پیدا ہوتے ہین - یا انکے افعال اور خواص مین انقلاب ہوجاتا ہی اسلیے کہ اکثر افعال اور خواص بدل جاتے ہین مثلاً ادویہ حارہ سرد ہوجاتی ہین خواہ سرد دوائین گرم ہوجاتی ہین جیسے اگر کوئی دوا بارد قریب حلتیت خواہ فربیون کے اور چند بید ستر کے رکھی جائے خواہ قریب مشک کے رکھی جائے اوسمین کیفیت حرارت کی پیدا ہوگی اور اگر کسی دوائے گرم کو ہمراہ صندل اور کافور کے رکھین اوسکی تاثیر بارد ہوجائے گی - یہ بات ادویہ کے اوصاف اور افعال کی جو اوپر مذکور ہوئین اونکا بخوبی لحاظ کرنا چاہیے کہ مختلف اقسام کی دوائین مختلف ادویہ کے قرب اور مجاورت سے خواص ادویہ کے بدل جاتے ہین - احکام ممازجت یعنے آمیختہ کرنے ادویہ کے یہ ہین کہ کبھی ادویہ کے احکام اور آثار بوجہ آمیزش کے قوی ہوجاتے ہین - اور کبھی بوجہ اختلاط اور آمیزش کے احکام دوا اون کے باطل ہوجاتے ہین - کبھی مزاج ادویہ کی بوجہ آمیزش کے اصلاح ہوتی ہے - اور اون کے مضار اور خرابیان زائل

ہوجاتی ہین - اور کبھی عمدہ مزاج کی دوا بوجہ آمیزش کے خراب ہوجاتی ہو- پہلی صورت کی مثال مثلاً بعض ادویہ مین قوت مسہلہ کسی قدر ہوتی ہو لیکن وہ قوت محتاج ایک معین کی ہو اسواسطے کہ فعل دوا کا براہ طبیعت معین قوی متعین نہین ہو- پھر جب اوس کے ہمراہ معین بہم پہونچتا ہے- فعل اسہال کا اوس واسطے بخوبی صادر ہوتا ہو- اور بقوت ظہور اس فعل کا اوس سے ہوجاتا ہو جیسے تربد کہ اسمین قوت مسہلہ ہو مگر ضعیف ہو اور باحدت نہین ہو کہ تحلیل شدید پر قادر ہو اور اوس ضعف کے جہت سے بلغم رقیق کے اسہال پر تنہا تربد کو قدرت نہین ہو جب اس کے ہمراہ زنجبیل بھی شریک ہو اُسکی حدت اور تیزی کی اعانت سے خلط لزج اور چسپندہ زجاجی کو جسمین کثرت ہو بھی اخراج کرتا ہو اور بسرعت اسہال اس خلط کا کردیتا ہو- اسی طرح افتیمون کا حال ہو کہ یہ بطی الاسہال ہو جب فلفل اسکے ہمراہ شریک ہو خواہ اور ادویہ لطیفہ ہمراہ افتیمون کے شریک ہون بسرعت اسہال پیدا کرتی ہو اس لیے کہ یہ ادویہ افتیمون کی قوت مسہلہ کی معین ہوتی ہین - ریوند چینی بھی اسیطرح کہ اوس مین قوت قابضہ قوی ہو مگر قوت تفتیح کی اوسکی قوت قبض مین نقصان پیدا کرتی ہو - اگر ریوند کی آمیزش طین ارمنی خواہ اقاقیا سے کرین قبض شدید پیدا کرتی ہو- کبھی واسطے نفوذ پیدا کرنے اور بدرقہ کے زعفران کا ادویہ مین اختلاط کرتے ہین - جیسے زعفران ہمراہ گل سرخ اور کافور اور بسد کے ملائی جاتی ہو تا کہ قوت تنفیذ کی پیدا کرے اور اثر ادویہ مذکورہ کا قلب تک پہونچا دے اور کبھی آمیزش برعکس اس اثر کے ہوتی ہو یعنے قوت نفوذ کی کم کرنے کے واسطے آمیزش کیجاتی ہو- جیسے تخم ترب کو ملطفات مین اس غرض سے شریک کرتے ہین تاکہ دیر تک اون کا قیام جگر مین رہے اور بہت جلد نفوذ نہ کرجائین اور اتنا ٹھہرین کہ جو غرض ان ادویہ کے استعمال سے ہو وہ اثر نمایان ہوجاے اسلیے کہ اگر یہ ادویہ بسرعت جگر مین نفوذ کرجائین قبل تمام ہونے فعل مقصود کے دفع ہوجائینگی اور تخم ترب کی شرکت سے یہ فائدہ ہوتا ہو کہ اس سے ترب مین تحریک پیدا ہوتی ہو اور جو شے عروق اور رگون مین نفوذ کرنے والی ہو بوجہ اس حرکت مضادہ کے دیر مین نفوذ کرتی ہو- جن دواؤن کی قوت آمیزش کی وجہ سے باطل ہوجاتی ہے

اوس کی مثال یہ ہو کہ مثلاً دو دوائین فعل واحد کو دو قوت متضاد سے کرتی ہین - خواہ اون قوتون مین گو تضاد واقعی نہین ہو مگر بہ تضاد کے ہو جب ایسی دو ادویہ یکجا ہون اور حسب اتفاق ایک دوا کا فعل دوسری دوائے اثر پر سابق ہوجاے اوس وقت تو اوس کا فعل تمام ہوگا اور ظاہر ہوجائے گا اور اگر کسی کا فعل پہلے اثر سے دوسری دوا کے سابق نہو اوس وقت دونون کے اثر مین تمانع اور مزاحمت پیدا ہوگی اور کسی کا فعل بوجہ تعارض کے واقع نہوگا مثلاً بنفشہ کہ بذریعہ تلئین کے اسہال پیدا کرتا ہو اور ہلیلہ کا اسہال بطور عصر اور تنقیہ کے ہوتا ہو جب دونون ملاکر کسی مادہ کے اسہال کے واسطے استعمال کرین اور اگر دونون ساتھ ہی اپنا فعل کرین مزاحمت پیدا ہوگی- اور دونون کا فعل باطل ہوگا اور اگر ہلیلہ کا اثر پہلے ظاہر ہوا اور عصر پیدا کرے بعد ازان بنفشہ اثر کرے جب بھی فعل اسہال دونون سے ظاہر نہوگا- اور اگر بنفشہ پہلے اثر تلئین کا پیدا کردے اوس کے بعد ہلیلہ کا استعمال ہو اور عصر پیدا کرے فعل اسہال کا بقوت ظاہر ہوگا- تیسری صورت کی مثال آمیزش جس مین اصلاح اور رفع مضرت موجبہ کے یہ ہو جیسے صبر اور کتیرا اور مقل پس صبر جو کہ اسہال کرتا ہو اور تنقیہ امعا کا اسی سے پیدا ہوتا ہو مگر سحج اور خراش امعا بھی پیدا کرتا ہو اور رگون کے مُنہ کو کھول دیتا ہو جب اوس کے ہمراہ کتیرا اور مقل بھی شریک ہوا اور کتیرا اوسوقت تغریہ اور لزوجت پیدا کرکے صبر نے جو خراش پیدا کی ہو اوسے برطرف کردے گا اور مقل رگون کے مُنہ کو تقویت دیتی ہو اور ضرر سے صبر کے نجات کا گمان غالب ہوتا ہو یہ قواعد اور امثلہ طبایع ادویہ اور انکے استعمال مین نافع ہین -

## فصل چھٹی دواؤن کے التقاط اور یکجا کرنے کا بیان

التقاط ادویہ سے مراد یہ ہو کہ اون کو توڑنا اور نکالنا خواہ چننا خواہ تراشنا کس طرح کرین اور ادخار سے یہ مقصود ہو کہ بعد حاصل کرنے کسی دوا کے اوسے کیونکر رکھین کہ اوس کے اثر کی حفاظت رہے- چونکہ ادویہ مستعملہ مختلف اقسام کے مستعمل ہین معدنی بھی ہین اور نباتی اور حیوانی پس معدنی مین عمدہ اقسام دواؤن کے وہی ہین جو مشہور معادن سے لیے جائین - جیسے قلقند یعنے پھٹکری قبرسی ہے

اور زراج یعنے سرخ خواہ گلابی پھٹکری کرمان سے بعد اوسکے یہ بھی ضرور
ہے کہ معدنی آمیزش سے پاک ہون اور کوئی اُنثی دوسری سوائے اُس دوا
کے ان مین آمیختہ نہ ہو فقط جوہر اُسی دوا کا لیا جائے اور اُوسکے
رنگ و بو اور مزہ وغیرہ مین کسی طرحکی خرابی نہ واقع ہو۔ اور نبات
کے اقسام مین بھی ادویہ مخصوص چند قسم کی مستعمل ہین۔ کچھ اوراق
یعنے پتیان اور تخم اور جڑین ہین اور کچھ شاخین اور ڈالیان اور کلیان
ہین اور کچھ گوند کی قسم سے ہوتی ہین۔ اور کچھ پھل بھی مستعمل ہین اور
بعض نبات کا مجموع درخت بعینہٖ جسطرح کا ہوتا ہے مع جڑ اور شاخ
وغیرہ کے۔ اوراق خواہ پتیان وہی لینی چاہیے۔ جو اپنی پوری مقدار
کو پہونچ چکی ہون اور بعد پوری مقدار کے پہونچنے کے بوجہ برگ ریزی
کے اُونکا رنگ وغیرہ خراب ہوا ہو خواہ اُونکی قوت مین نقصان نہ آگیا ہو۔
اور اگر ٹوٹ کر گر پڑی ہون جیسے بیت جھاڑ وغیرہ مین گرتی ہین اُنکی
خرابی مین کیا شک ہے۔ بزور اور تخم کا بھی یہی حال ہے کہ اونکو اوسوقت
لینا چاہیے جب اُونمین سختی پیدا ہوا اور اونکی خامی اور تری برطرف ہوجائے
اور اصول یعنے جڑون کو اُوسوقت اُکھیڑین جب پتے گرنے کا وقت
پہونچے۔ اور کلی جب خوب کھل جائے اُوسوقت توڑنی چاہیے مگر بعد کھل
جانے کے پژمردہ نہ ہونے پائے دکھائی ہوئی نہ ہون یا خود بخود
ٹوٹ کر درخت سے نہ گری ہون۔ شاخ اور ڈالیان جو خوب
ہری بھری ہون اور پختہ ہو چکی ہون لیکن ہنوز خشکی اور اینٹھنا اُن
مین شروع نہ ہوا ہو۔ پھلون کا بھی عمدہ وقت توڑنے کا وہ ہے کہ پختہ
ہوجائین اور خود بخود گر پڑنے کا وقت نہ آنے پائے۔ اور جو درخت
مسلم استعمال کیا جاتا ہے اُسکے لینے کا وقت اچھا وہی ہے کہ تر و تازہ ہو
اور بیج اوس مین پڑ چکے ہون اور پختگی بزور مین آ گئی ہو۔ الغرض
جسقدر جڑون مین کجی اور تشنج کم اور شاخین پتلی ہون گی اور بزور
تخم پھوٹے ہوئے اور گندہ ہون گے اور بھرے ہوئے دانے ہون اور
جسقدر فواکہ مین رس زیادہ ہوگا اور وزنی ہون گے وہی بہتر ہونگے۔
جو گٹھلی پتلی ہوگئی ہو اور خشک ہوکر چیپندہ ہوجائے اور تشنج ہوا اوس
سے کچھ اثر نہین مترتب ہوتا ہے بلکہ اگر وزنی ہو اور جسقدر وزنی ہو
وہی بہتر ہے جو دوا بروقت صفائی ہوا کے حاصل کیجائے افضل ہے۔

بہ نسبت اُس دوا کے جو ہوائے مرطوب مین خواہ ایسے وقت لی
جائے کہ پانی برسنے کا زمانہ قریب ہو۔ جتنی ادویہ بری
اور دشتی ہین بہ نسبت بستانی کے قوی تر ہین اور حجم مین بھی چھوٹی
ہوتی ہین۔ اور پہاڑون کی بوٹیان وغیرہ جنگل کی دواؤن سے بھی
زیادہ قوی ہین اور جن دواؤن کے چننے اور توڑنے کے مقامات
ہوا خواہ دھوپ کے رُخ پر ہون وہ بھی بہ نسبت اور قسم کے مقامات
کی دوا کے افضل ہین۔ جہان دھوپ اور ہوا کا گذر نہ ہو۔ اور جس
دوا کے توڑنے کے وقت بارش ہوئی ہو اور جسوقت اُوسے پانی درکار
تھا برس گیا ہو افضل ہے بہ نسبت اوس دوا کے جسے بروقت ضرورت
آب باران نے سیراب نہ کیا ہو اور سب احکام بنا بر اغلب و اکثر
کے صحیح ہین۔ جس دوا کا رنگ پورا اور گہرا اور مزہ بخوبی ظاہر اور بو
اوسکی پاکیزہ ہو وہ دوا قوی تر ہے اپنے اور امثال کی نظر سے۔ گھانس
وغیرہ کا حال یہ ہے کہ دو برس کے بعد تین برس کے اندر اندر اونکی
قوت ساقط ہوجاتی ہے سوائے چند ادویہ معدودہ کے جنھین ہم شمار
کرین گے جیسے خربق سیاہ اور سپید کہ اونکے بقا کا زمانہ طولانی ہے۔
اور صموغ کا چھوڑنا بعد خوب منجمد ہونے کے مناسب ہے اور قبل ازانکہ
گوند مین خشکی پیدا ہوجائے اور قبل ازانکہ ایسی خشکی اوسمین پیدا ہوجائے
کہ مالش دینے مین پس جاتا ہے اور اکثر صمغ کی قوت تین برس کے
بعد باقی نہین رہتی خصوصاً افربیون ہر ایک طبقہ کی دوائے صمغی
خواہ غیر صمغی کے بقائے قوت کا زمانہ بقدر عمدگی دوا کے طولانی
ہوتا ہے۔ اگر دوائے تر و تازہ قوی الاثر کم باقی ہو دوائے کہنہ دوچند
مقدار پر قایم مقام دوائے تازہ کے ہو سکتی ہے کسی قسم کی دوا کیون
نہو۔ حیوانات کی قسم کی ادویہ مین شرط یہ ہے کہ وہ حیوان جوان
ہو اور زمانہ ربیع مین جسکا جسم صحیح ہو اور کسی طرح کا مرض لاحق
اوس کے جسم مین نہ ہوا ور اوس کے اعضا پورے اور درست بے
نقصان ہون اور بعد ذبح اور تذکیہ کے جو جو چیزین پھینک دیجاتی
ہون وہ سب پھینک دی ہون اور جو حیوانات امراض مین مبتلا
ہوکر مر گئے ہون اون مین سے کوئی چیز نہ لین۔ یہ وہی قواعد ہین کہ
طبیب کو ان پر آگہی واجب ہے اب ہم مقالہ دوسرا شروع کرتے ہین

اور اونھین ادویہ کو اس مقام پر درج کرین گے اور اون کے طبائع اور خواص سے بحث کرین گے جو اپنی ولایت خاص مین باسانی ہم پہونچ سکتے ہین اور اگر اونکی علامات صحیحہ کے ذریعہ سے تفقد اور تلاش کرین مل سکین اور جو ادویہ ایسی ہین کہ فقط اونکے نام ہم سنتے ہین اور پہونچنا اونکا دشوار ہے اونھین ہم ذکر نکرین اور الواح مذکورہ بالا کی ترتیب ورا ونکے الوان کو بیان کرتے ہین اور بشمار امراض کے جداول کے الوان مقرر کرتے ہین اور ہر مرض کے خاص رنگ مرض کو جیسا مناسب ہے ہم تجویز کرتے ہین انشاءاللہ تعالے اور خدا اسکے اتمام کی آسانی عطا کرے مقالہ پہلا تمام ہوا۔

**دوسرا مقالہ** اسکی تقسیم ہمنے چند الواح اور ایک قاعدہ پر کی ہے اور قاعدہ میں ادویہ مفردہ کے جزئیات کا بیان ہے پہلے مقالہ مین چونکہ ہمنے تفصیل الواح اور خانہاے نقشہ ادویہ مفردہ کی بیان کی ہے اور جس ترتیب پر یہ نقشہ مرتب ہے اوسے بھی بتوضیح تام بیان کیا ہے اور اب ہمارا یہ ارادہ ہے کہ ہر ایک خانہ مین اس نقشہ کے جو جو امور واقع ہون گے خواہ ہر ایک خانہ کا نام اور پیشانی پر جو لفظ لکھی جائے گی اور جو رنگ خاص ہر ایک خانے سے ہے اسے بھی بیان کرین پہلے چار خانے یعنے نام دوا۔ اور شناخت عمدہ اقسام ۔کیفیت اور طبیعت۔ احوال ورافعال کلیہ۔ کا حال تو ظاہر ہے محتاج بیان نہین ہے رہے بارہ خانے یعنے پانچوین سے سولھوین تک البتہ محتاج مقدر تفصیل کے ہین کہ اون مین کون الفاظ واقع ہونگے اور اوسکا رنگ خواہ علامت کیا ہو گی۔ اور یہ گمان نہو کہ ہمنے بے تکلیف یہ الفاظ معدود کئے ہین بلکہ الفاظ مندرجہ ذیل وہی ہین جو تمام اس نقشہ کے خانون مین جابجا استعمال ونکا آتا ہے اسلیے کہ جو دوا جس فعل ور خاصیت سے متصف ہے اوسکے ذکر مین وہ لفظ ضرور درج ہوگا اور تعرض آثار اور خواص کلیہ کا یہان نہین کیا گیا ہے بلکہ وہی احکام جو ہر دوا کے خاص خاص ہین بیان کیے جاتے ہین

**پہلی لوح** یعنے پانچوین لوح خواہ پانچوان خانہ اس نقشہ کا منجملہ اون الواح اور خانون کے جنمین رنگ خاص بھی مقرر کیا جاتا ہے اور اوسمین بیان افعال وخواص دوا کا ہوگا منجملہ اون افعال کے لطیف کثیف لزج نشاف ملطف مکثف مزلق مخلل جالی مقشر مخشن مملس مفتح کہ رگون کے منہ کھولدے مرخی مقطع۔ کاسر ریاح ۔جاذب۔ لاذع۔ رادع۔ منقی۔ مسکن وجع۔ محمر محلک۔ مقرح۔ اکال۔ معرق۔ مصلح۔ عفونت۔ معفن۔ کاوی۔ مقوی۔ منضج۔ منفج۔ مخدر۔ مسدد۔ رخو یعنے ڈھیلے عضو وغیرہ کو استوار کردے۔ متحلل۔ منفخ۔ غسال۔ مزلق۔ عاصر۔ قابض۔ مصفی خون۔ معرق جو پسینا نکالے۔ محمود الکیموس جسکا کیموس اچھا ہے۔ مذموم کیموس جسکا کیموس برا ہے۔ پانی کے ضرر کو دفع کرنیوالا کثیر الغذا جو کہ جز بدن زیادہ ہو۔ قلیل الغذا جو جز و بدن کم ہو۔ مقوی اعضا مقوی احشا یعنے اعضائے اندرونی۔ ردی الخلط جس سے خلط ردی پیدا ہوکر ہر خلط کی طرف مستحیل ہو جائے۔ نافع امراض سوداوی۔ مولد بلغم مولد سودا۔ مولد صفرا۔ دافع ضرر بلغم۔ موافق مزاج مشائخ۔ افعال اسکے غریب اور دور از طبیعت ہین۔ ہوا مین اثر اسکا ظاہر ہوتا ہے۔ مسہل کا بدرقہ ہے مسہل کی معین ہے۔

**دوسری لوح** یعنے چھٹے خانہ مین ایسے امور کا بیان ہوگا۔ جو متعلق زینت کے ہین مثلاً ہم لکھین گے منقی ہے یعنے صاف کرتی ہے۔ کدورت جلد مین پیدا کرتی ہے جھائین کو دور کرتی ہے بہق اسود۔ اور بہق یعنے سپیدی نمایاں در برص کو نافع ہے۔ برص پیدا کرتی ہے۔ داد ہے۔ کلف ہے۔ نمش سے نجات دیتی ہے۔ کلف کو خواہ نمش کو پیدا کرتی ہے آثار قروح ہے۔ آثار جدری ہے۔ تیر کے شقاق اور پھٹ جانے سے۔ ہونٹ کے پھٹ جانے سے نجات دیتی ہے۔ سلی اور کانٹا اندر سے نکال لیتی ہے دانتون مین جلا دیتی ہے دانت اکھیڑ لیتی ہے۔ ناک کی بو سے گندہ دہنی سے نجات دیتی ہے۔ گندہ دہنی پیدا کرتی ہے۔ بدن کو فربہ کرتی ہے۔ بدن کو لاغر کرتی قمل یعنی جون کو قتل کرتی ہے۔ ورم داحس کو مفید۔ دندان متغیر سے ترچھے ناخون سے ناخون متآکل یعنے سڑے ہوئے سے نقط سپیدسے نجات دیتی ہے۔ پستان اور خصیہ کو محفوظ رکھتی ہے۔ رنگ مین حسن پیدا کرتی ہے۔ نکہت خوشبو کرتی ہے۔ بالون کو سیاہ کرتی ہے۔ خواہ بالون سپید کردیتی ہے بال بڑھا کر لانبے کرتی ہے۔ سرخ کرتی ہے۔ بالونکو مضبوط کرتی ہے۔ اور پیچدار۔ خواہ سیدھے کرتی ہے۔ خواہ بالون کے منہ پھٹ جاتے ہین۔ بالون کے پھٹ جانیکو منع کرتی ہے داء الثعلب یعنے بالخورہ اور داء الحیہ کو منع کرتی ہے انتشار یعنے بال گرنیسے منع کرتی ہے انتشار پیدا کرتی ہے گنج پیدا کرتی ہے۔ بال تراشتی اتی ہے بال اگا دیتی ہے۔

**تیسری لوح** یعنے ساتوان خانہ اورام اور بثور کی نسبت۔ اورام حارہ

خواہ اورام باردہ سے نجات دیتی ہو۔ اورام باطنی سے۔ بلغمونی سے۔ ورم رخو۔ نفخ سرطان۔ ورم سخت۔ خنازیر۔ سلع شہدیہ دبیلات۔ دبیلہ باطنہ سے۔ جمرہ۔ نملہ۔ شری۔ جاورسیہ۔ نفاطات۔ نار فارسی طاعون اورام فرجہ خصف یعنے استحکام اورام عضل۔ شدر لیفہ۔ اورام زیر گوش اورام زیر بغل۔ ورامانی یعنے نتق جو لڑکون کو ہوتا ہے۔ قیلہ یرقی ۔ اورام جگر اورام طحال۔ اورام معدہ۔ اورام قضیب۔ اورام رحم۔ ورم مسانہ ورم پستان۔ ورم انثیین۔ اورام گردہ۔ اورام معدہ سے نجات دیتی ہو۔ خواہ اورام گرم۔ اورام رخو۔ اورام صلب۔ اور سرطان کو پیدا کرتی ہو۔

**چوتھی لوح** یعنے آٹھوان خانہ خراج اور قراح کا ہے اسمین ان امراض کا بیان ہے۔ قروح ناعیہ۔ قروح خبیثہ۔ قروح عفنہ قروح وسخہ سے نجات دیتی ہو۔ قروح مین وسخ یعنے چرک پیدا کرتی ہو۔ نواسیر سے خواہ ورشید سے نجات دیتی ہے۔ مدمل ہے۔ گوشت تازہ پیدا کرتی ہو گوشت زاید کو گرا دیتی ہے۔ پپڑی ڈالتی ہے۔ جرب اور کرب اور حکہ کو مفید ہو۔ آگ سے جلے ہوئے کو نجات دیتی ہے۔ آکلہ سے صحت دیتی ہو تعفن اعضا کو مانع ہو۔ نار فارسی کو مفید ہڈیون مین جو مادہ ہو اسے کھینچ لاتی ہو خشک ریشہ جو سخت ہو جائین انھین نرم کر دیتی ہے۔

**لوح پانچوین** یعنے نوان خانہ آلات مفاصل کے واسطے مقرر ہے اسمین اسطرح لکھون گا وجع مفاصل سے مراد اتنے امور ہین (۱) ہتک اور فسخ جو عیب کے چوٹ اور کوفتگی سے ہو (۲) ماندگی (۳) پٹھے کا درد (۴) پٹھے کا پیچیدہ ہو جانا (۵) مفاصل کا سخت ہو جانا (۶) امراض باردہ عصب کے (۷) پٹھے کا خشک ہو جانا (۸) اعصاب کو قوی کرنا (۹) ورم عصب کا (۱۰) قروح عصب کے (۱۱) درد پشت (۱۲) مفز عصب (۱۳) ضربہ اور سقطہ جو عصب کو پہونچے (۱۴) عرق النسا کے لایق دوا (۱۵) خلع کیوجہ سے جو درد اقسام پیدا ہوتے ہین یعنے پٹھے کے اتر جانے اور چڑھ جانیسے (۱۶) تشنج اور تمدد و فالج اور رعشہ خلع اور قیل و رفتوق (۱۷) نقرس (۱۸) کزاز (۱۹) قدم کے اوجاع (۲۰) ہڈیون کی گرہین جو دو اخلاط کے ہین اتنے امور کا بیان اس لوح مین ہوگا

**چھٹی لوح** سر کے متعلق امور کا بیان اس مین ہوتا ہے جیسے درد سر جو حرارت سے ہو اوسکے مفید ادویہ خواہ درد سر بارد کی دوا اور شقیقہ کی خواہ بیضہ جو ایک شدید قسم درد سر کی ہو اوسکی دوا۔ لقوہ کو مفید یا مضر خواہ سکتہ کو۔ ضعیف دماغ کے مضر ہو کہ درد سر پیدا کرتی ہو خواہ سر کی تقویت کرتی ہو خواہ دماغ یعنے بھیجے کو زیادہ پیدا کرتی ہو۔ خواہ دماغ کو فضول سے پاک کرتی ہو۔ ریاح جو سر مین بھرے ہون اونکی تحلیل کرتی ہو۔ سدہ ہاے دماغی کی تحلیل کرتی ہو۔ سر مین گرانی پیدا کرتی ہو۔ سکر اور مستی کو مفید ہو۔ سبات خواہ جسکی پیدا کرتی ہو۔ نیند پیدا کرتی ہو۔ سر دھونے سے اس دوا کے ایک سوزش پیدا ہوتی ہو کہ ریم اوس سے پاک نہیں ہوتا۔ نشہ اور سکر دیر مین آنے پاتا ہو۔ صرع کو فائدہ کرتی ہو۔ سدر اور دوار کو نافع ہو۔ سبات کو مفید ہو۔ مالیخولیا کو نافع ہے۔ جنون کو نفع کرتی ہو۔ خواب سے لڑکا جو ڈرتا ہو اوسکو مفید ہو۔ نیز غش کو نافع ہو۔ سرسام حار کو مفید ہے۔ سبات سہر یکجا ورجمود کو نافع ہو۔ حافظ کو قوی کرتی ہو۔ نسیان پیدا کرتی ہو۔ خمار کو مفید ہو۔ دوی اور طنین کو نافع ہو۔ گری گوش اور بہرے پن کو مفید ہو۔ درد گوش کو نافع ہو۔ ورم گوش کو مفید ہو۔ قروح اور زخمہاے گوش کو نافع ہو۔ نزلہ کے اقسام اور زکام کو مفید ہے۔ رعاف یعنے نکسیر کو نافع ہو کہ دور کر دیتی ہو۔ چھینک لاتی ہو۔ زیادہ چھینکین اگر آتی ہون انکو دور کر دیتی ہو۔ منھ کے چھالونکو نافع ہو قلاع اور بو شش دہن کو مفید ہو۔ منھ کے امراض کو مفید ہو۔ سیلان لعاب دہن کو روکتی ہو۔ دانتونکی تقویت کرتی ہو۔ آسانی دانت کے اوگنا انمین اس دوا سے ہوتی ہو۔ دانتونکے کند ہونیکو مفید ہو۔ زبان کے اقسام اورام کو نافع ہو۔ ضفدع اللسان جو ایک گرہ زبان پر مینڈک کی شکل پر بستہ ہو جاتی ہو اوسکو مفید ہو۔ مسوڑھے کے قروح اور زخمون کو خون جو مسوڑھے سے اکثر نکلا کرتا ہو اوسکو مفید ہو۔

**ساتوین لوح** مین اعضاے چشم کو جو عوارض ہوتے ہین اونکے مضر اور مفید خواص ادویہ کے درج ہونگے۔ آشوب چشم جو حرارت سے ہو خواہ آشوب چشم کہنہ۔ سبل جو ایک جھلی سی آنکھ مین پڑ جاتی ہو۔ قروح اور زخم جو آنکھ مین خاشاک و تنکے وغیرہ کے پڑ جاتے ہین طرفہ یعنے ایک سرخ نقطہ جو آنکھ مین پیدا ہوتا ہو۔ سبز رنگ کے نشانات کبود ہو جانا آنکھونکا۔ سپیدی جو آنکھ مین بشکل زحدا آ جائے۔ آنکھونکا اوبل پڑنا اور آنکھون کے ڈھیلونکا باہر کیطرف زیادہ برآمد ہونا اور بڑے ہو جانا طبقہ قرنیہ کا موٹا ہو جانا۔ ڈھلکہ کی بیماری جسمین آنسو زیادہ نکلتے ہین۔ مقوی بصارت دوا کا ہونا نزلات چشم خواہ نزول الماء کو روکنا۔ انتشار کو روکنا۔ تقلید سوراخ چشم کی تنگی کو فائدہ دینا۔ پانی جو آنکھ مین اوترتا ہو اور خواہ اوتر آیا ہو اوسکے لیے مفید اور

مفرد دوا - ناصور گوشہ چشم جسکو غرب کہتے ہین - ناخونہ جو آنکھ مین پیدا ہوتا ہے - کیچڑ خواہ چیپڑ جو آنکھ سے نکلتا ہے - آنکھ کے صحت کی حفاظت کرتی ہے جرب و حکہ چشم یعنے تر اور خشک کھجلی آنکھ کی - سلاخ یعنے پلک کا موٹا ہونا اور کھجلی پلک کی اور پلکون کے بالون کا گرجانا کوئی بال ایسا پیدا ہوجائے جس سے آنکھ مین ایذا پہونچے -

**آٹھوین نوع** اعضائے نفس اور سینے کی ادویہ کہ جو مقوی اعضائے نفس ہین خواہ اعضائے نفس کو مضر ہون خواہ اورام لوزتین اور لہات کے مفید اور مفرد دوا اور خوانیق اور ذبح کی دوا - جونک لی چھوڑانیوالی حلق سے - سانس کی آمد وشد کی آفات کی دوا - ربو یعنے تنگی نفس - انتصاب نفس یعنے جس مین بدون سیدھی کرنے گردن کے خواہ اوپر کی طرف کھینچنے کی سانس نہ آسکے - سینہ کی خشونت کو دور کرنیوالی خواہ سینہ مین خشونت اور درد کھانسی کرنیوالی - آواز مین خشونت پیدا کرنی والی دوا - بطلان آواز کو مفید - آواز کی صاف کرنے والی دوا کھانسی کی مفید کھانسی پرانی جو خشک آتی ہو - ذات الجنب کی دوا ذات الریہ کی دوا - قے کی مناسب دوا نفث المدہ یعنے کھنکھار مین پیپ آنیکی دوا سل کی دوا انجاب سینہ کی قروح کی پاک کرنیوالی دوا خون تھوکنے کے مرض کی دوا پہلو کے اعضا کی مناسب دوا پھیپھڑے مین خواہ سینہ مین جو خون بستہ ہوجاتا ہے اُسکی دوا - خفقان یعنے حرکت مضطربہ قلب سردی سے ہو خواہ گرمی سے اُسکی دوا اورام پستان کی دوا دودھ بڑھانیوالی اور زیادہ کرنیوالی دوا - دوائے مقوی قلب - فہم کو پاک کرتی ہے - سوء مزاج گرم قلب اور سوء مزاج بارد قلب کو مفید ہے غشی کو مفید ہے -

**نوین نوع** اعضائے غذا کے متعلق ادویہ وہ ہین جو معدہ کو تقویت دین جو معدہ کو ضعیف کرین - معدہ کو ضعیف کرین - ہضم کو خراب اور بدحال کرین - اشتہا کو نمایان یعنے بھوک کھولدین - اشتہا کو ساقط کردین - بری چیزون کے کھانیکی اشتہا پیدا ہونے کی مٹانے والی دوا - معدہ کے واسطے خراب دوا کونسی ہے - ہچکی دور کردے - متلی کو دفع کرے - قے لانیوالی دوا - کرب معدہ مین پیدا کرے ڈکار کی مفید - ڈکار زیادہ لانیوالی دوا - معدہ کو یہ دوا ڈھیلا کرتی ہے - معدہ کو آراستہ پیراستہ کرتی ہے - سدہ ہائے معدہ کی تنقیح کرتی ہے معدہ مین لذع پیدا کرتی ہے - پیاس بڑھاتی ہے - پیاس مین سکون پیدا کرتی ہے - معدہ کو مفید اور نافع ہے - درد معدہ کو مفید ہے - زلق المعدہ کو نافع ہے - سرطان معدہ کو نافع ہے - ورم معدہ کو مفید ہے - جگر کی مقوی ہے - جگر کو مضر ہے - درد جگر کی مفید ہے - سدہ جگر کو مفید - قروح جگر کو مفید ہے - اورام گرم جگر کی مفید ہے - اورام باردہ جگر کو مفید ہے - جگر کی سختی کو مفید ہے - جگر مین صلابت پیدا کرتی ہے - یرقان زرد کو دور کرتی ہے - یرقان اس دوا سے پیدا ہوتا ہے - استسقا زقی یا استسقا لحمی یا طبلی کو مفید ہے - استسقا کو پیدا کرتی ہے - طحال کے درد کو مفید ہے - ورم طحال کو مفید ہے - طحال کی سختی کو مفید ہے - یرقان سیاہ کو دور کرتی ہے - نفخہ طحال کو مفید یا مضر -

**دسوین نوع** اعضائے نفض فضول کی ہے یعنے جن اعضائے فضول اخلاط خواہ اعضا کے دفع ہوتے ہین اون ادویہ مین وہ دوائین ہین جو براز کو بآسانی دفع کردین - رطوبت اور اخلاط غلیظہ کو باسہال خارج کرین - مائیت کو براہ اسہال خارج کرین ریح کے مسہل - خون کا اسہال کرین طبیعت کو بستہ کردین - یعنے دست رک جائین - اسہال کو نافع ہون ذرب جو تباہ ہے معدہ سے عارض ہوتا ہے اوسکو نفع کرین معدہ مین سحج یا خراش پیدا کرین - ہیضہ کو نافع ہون - ہیضہ پیدا کرین زلق الامعا کو مفید ہون دیر تک معدہ مین ٹھہرائین کسی چیز کو خواہ این کہ خود دیر تک معدہ مین ٹھہرین - سحج کو مفید ہون - قروح معدہ کو نافع ہون مروڑ کو مفید ہون - مروڑ پیدا کرین - پیچش کو مفید ہون - قولنج بارد کو فائدہ کرین - قولنج حار کو مفید ہون - قولنج ریحی کو مفید ہون قولنج ورمی دور کرین - امعا کو ورم کو نافع - ایلاؤس سے نجات دین - دیدان اور کیڑے جو امعا وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین انکو مفید ہون - درد جو امعا مین ہوتے ہین انکو نافع ہون - فضلا براز کی بدبو دور کرین فضلہ براز مین بوئے بد پیدا کرین - ادرار بول کرین - ادرار حیض کرین - بول اور حیض دونوں کا ادرار کرین احتباس بول خواہ دشواری بول اور حرقت بول اور تقطیر البول اور سلسل البول اور بول الدم اور بول قیح کو مفید ہون - گردہ کی تقویت کرین - ذیابیطس کو اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو مفید ہون اورام اور درد گردہ اور قروح گردہ قروح اور جرب مثانہ اور مثانہ کی خارش درد مثانہ استرخائے مثانہ کو مفید ہون - مثانہ کو مضر ہون - رحم کے درد کو مفید ہون - سیلان رطوبت کو روکے رحم کا تنقیہ کردے - خون حیض کو بند کرے - خون حیض کو جاری کردے اورام رحم کو نفع کرے - رحم کا منھ جو ملگیا ہو اُسکو کھولدے - رحم مین سخونت پیدا کرے - رحم کو تنگ کردے - ریاح رحم کو نافع ہو -

شور اور دانہ جو رحم مین پڑتے ہون - انکو اور قروح رحم کو مفید ہو - حمل رہ جانے پر معین ہو عقم یعنے بانجھ کردینے کو عورت کے مؤثر ہو - جنین کو نکال دے - اسقاط حمل کردے - مشیمہ جسکو جھور کہتے ہین بعد ولادت کے رہجاتا ہو اسکو خارج کردے - تسہیل ولادت کرے - نفسا یعنے زچہ کو خون ولادت سے پاک کردے باہ کو برانگیختہ کرے منی بکثرت پیدا کرے - زیادتی منی کو کم کردے - احتلام اگر زیادہ ہو یسل بن واسے نہانے کی حاجت کم ہوجائے - یعنوظ خواہ استادگی ذکر کی پیدا کرے - فریسا موس یعنے بے اندازہ شہوت باہ کو نفع کرے - اورام تغضیب کو اور جراحت ہاے مقعد کو مفید ہو - مقعد کی تقویت دیتے - اورام مقعد کو دور کرے قروح مقعد اور شقاق مقعد اور دردہاے مقعد کو مفید ہو بواسیر مقعد کو اور خون جو مقعد سے جاری ہو اسکو اور استرخاے مقعد کو مفید ہے - مقعد کے باہر نکل آنیکی دوا - بواسیر مقعد کو دور کردے -

**گیارھوین لوح** حمیات کی ہے حمیات حارہ اور باردہ جو کہنہ ہوں اور حمیات مختلطہ از قسم غب درحمی محرقہ سے اور حمی لطیفہ سے نجات دہندہ ادویہ - ربع یعنے چوتھے دن جو تپ آتی ہو اوس سے نجات دے - باری سے جو تپ آتی ہو - اور تپ دق کی نفید - حمیات یومیہ حمی عفنہ کو مفید ہو - لرزہ سے اور شطر الغب سے حمی غشیہ خلطیہ سے نجات دے -

**بارھوین لوح** سموم اور زہر کے اقسام کی ادویہ جیسے تریاق اور فادزہر - گزندہ جانور اور ہوام کے قتل کرنے والی دوا - ہوام کے بھگانے والی - زہر دواے قاتل - بیش کی سمیت کو دور کرنے والی - قرون سنبل جسے سنکھیا بھی کہتے ہین اوسکو مفید - تلخ مارکا زہر دور کرنیوالی - شوکران اور افیون سے اور مرتک سے اور بھنگ سے اور دھتورہ سے فطر ذراریح سے خانق النمر اور خانق الذئب سے - خرگوش دریائی سے نجات دیتی ہے - چوہے کو یہ دوا قتل کرتی ہے اقسام سانپ کے ڈسنے کو مفید ہے - سانپ کے کاٹنے اور بچھو کے ڈنک مارنے سے اور رتیلا سے اور عنکبوت یعنے مکڑی سے - عقرب جرارہ سے - رتیلا النسر سے کتے کے کاٹنے سے - آدمی کے کاٹنے سے کلب الکلب سے دریائی اژدہے سے نیولے سے - سوفالی سے فائدہ دیتی ہے - زہر کے بجھائے ہوئے تیر اور زہر ہلاہل سے جو ارمنی ہے اور چیتے کے پتّے کے زہر سے نجات دیتی ہے -

## حرف الف

حرف الف سے جو دوائین شروع ہوتی ہین اون کا بیان -

**اکلیل الملک** جسکو فارسی مین گیاہ قیصر اور ہندی با مینین پرنگ کہتے ہین **ماہیت** یہ دوا شگوفہ خواہ کلی ایک گیاہ کی ہے رنگ اسکا زرد زرد شکل مین مثل گیاہ خشکیدہ کے ہوتا ہے شکل اسکی ہلالی ہے اس مین اگرچہ تخلخل اور پولا پن ہے مگر اوسکے ہمراہ کسیقدر سختی اور صلابت بھی ہوتی ہے - ایک قسم اسکی سپید ہوتی ہے اور بعض قسم اسکی زرد رنگ ہے **اختیار** اچھا اور عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو زیادہ سخت ورنگ قدرے اوسکا سپیدی مائل ہو مزہ اوسکا تلخ ہو بو اوسکی خوب ظاہر ہو - **دیسقوریدوس** کہتا ہے کہ عمدہ اسکی وہ ہے جسکا رنگ زعفرانی ہو اور خوشبو مین پاکیزہ ہو گوکہ بو اس قسم کی ضعیف ہے اور یہ عمدگی اوسکی یہی ہے کہ بو اور رنگ وسکا میٹھی کا ایسا ہو **طبیعت** گرم خشک درجہ اول کی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ طبیعت اسکی مرکب ہے اور حرارت اسکی برودت پر غالب ہے **افعال و خواص** تھوڑا سا قبض ہمراہ تحلیل کے ہے اور اسی سبب سے نضج کی قوت اسمین ہے - حکیم بدریغورس نے کہا ہے کہ یہ دوا فضول بدنی کو بالخاصہ پگھلا دیتی ہے - اطبا کہتے ہین کہ اکلیل الملک ہمراہ میفختج کے مسکن اوجاع ہے - یہ دوا محلل اور ملطف اور مقوی اعضا ہے ایضاً سپیدی انڈے کی ملاکر اور میتھی کا آٹا داخل کرکے اور السی اور خشخاش بھی بحسب موقع و مقام ورم کے اضافہ کرکے زیادہ مفید ہے -

**قروح و جروح** تر زخم جن مین رطوبت ہو اون کو نافع ہے خصوصاً قروح شہدیہ کو اوسکو پانی مین میسکر طلا کرین - خواہ اور کوئی دوا از قسم مجففات قروح اسمین بڑھالین جیسے مازو خواہ طین خفیف مثلاً گل زمینی وغیرہ اور درد **اعضاے راس** اورام گوش ورکان کے درد کو اسکا ضماد ہمراہ میفختج کے نافع ہے اور اسیطرح ہمراہ اور ادویہ مجففہ کے جو ابھی مذکور ہوچکین - اور کانون مین اُسکے عصارہ کو نچوڑ کر ڈالنا بھی مفید ہے - درد کیواسطے اسکا نفع بہت جلد ظاہر ہوتا ہے - اسی دوا کا نطول بھی تیار کرکے استعمال کیا جاتا ہے پس درد سر مین تسکین پیدا کرتا ہے **اعضاے چشم** ضماد اسکا ہمراہ میفختج کے آنکھون کے ورم کو نافع ہے اور نیز ادویہ دیگر مذکورہ بالا کے ہمراہ اسکا ضماد کرتے ہین اور جو شاندہ اسکا ہمراہ شراب کے ورم چشم کو نافع ہے **اعضاے نفض** اورام مقعد اور انثیین اور رحم کو بطور ضماد کے ہمراہ میفختج کے دنیز ہمراہ اور ادویہ کے مفید ہے اور مطبوخ اسکا شراب مین بنایا جاتا ہے -

**انیسون** جسکو زیرۂ رومی اور ہندی میں رندنی کہتے ہین **ماہیت** اسکی یہ ہو کہ تخم رازیانہ رومی کا ہو اور تیزی اسکی رازیانہ نبطی سے کم ہو اسمین کسیقدر حلاوت بھی ہو اور حرارت اسکی رازیانہ نبطی سے بہت زیادہ ہے **طبیعت** اسکی جالینوس کہتا ہو کہ دوسرے درجہ مین گرم ہو اور تیسرے مین خشک ہو اور درجہ سوم کی حرارت اور یبوست کا بھی قول ہو **اختیار** اچھی وہی قسم ہو جو تازہ ہو اور دانہ بڑے بڑے ہون جنکی بھوسی جدا ہوتی ہو خوشبو تیز ہو۔ انیسون افریطی بہ نسبت مصری کے بہتر ہو **افعال و خواص** مفتح ہو مگر تھوڑا سا قبض اسمین ہو مسکن اوجاع ہو اور محلل ریاح خصوصا بریان کرنے سے۔ حدت اسمین ایسی ہو کہ قریب بادویۂ محرقہ معلوم ہوتی ہو اور جلی ہوئی بو اسمین سے آتی ہو **اورام و بثور** چہرہ کی بھر بھری اور تہیج کو اور ورم اطراف یعنے ہاتھ پاؤن وغیرہ کی سوجن کو سود مند اور نافع ہو **اعضائے سر** اگر اسکی دھونی لین یا اسکی بخارات کا استنشاق کرین دردسر اور گھومنی کو نفع کریگا۔ اور اگر اسکو پیسکر روغن ملاکر کان مین ٹپکائین کان کے اندر جو شگاف صدمہ و چوٹ لگنے سے عارض ہوتا ہو اوسکو اور نیز اقسام دردگوش کو نافع ہو **امراض چشم** سبل مزمن کو مفید ہو **امراض اعضائے نفس و سینہ** سانس کی آمد و شد مین آسانی کرتی ہو اور دودھ کو بڑھاتی ہو **اعضائے غذا** جو تشنگی بسبب رطوبات بورقیہ کے پیدا ہوتی ہو اوسکو دور کرتی ہو۔ سدہائے جگر اور طحال کو جو رطوبات سے پڑین اونکو نافع ہو **اعضائے نفض** بول اور عرق یعنے پسینا اور حیض کی ہو جسکو سپید پیر کہتے ہین۔ رحم کا تنقیہ سیلان رطوبات سپید سے کرتی ہو۔ محرک باہ کی ہو۔ بیشتر قبض شکم پیدا کرتی ہو اور اسکی تریہ قوت ادرار جو اسمین ہو اسکی معین ہوتی ہو اسلیے کہ اکثر مدرات قابض بھی ہین سدہائے گردہ اور مثانہ کی اور رحم کی تفتیح کرتی ہو **حمیات** حمی عتیقہ کو یعنے پرانے بخار کو نافع ہے۔

**افسنتین** جسکو ہندی مین ستادو کہتے ہین **ماہیت** اوسکی ایک لکڑی ہو اوسکی پتی سعتر کی پتی سے مشابہ ہو اور اوسمین کسیقدر تلخی اور قبض یعنے زبان کی گرفت اور تیزی بھی ہو۔ حنین کہتا ہو افسنتین کے چند اقسام ہین۔ مشرقی اور سوسی اور طرسوسی اور ایک وہ قسم ہو جسکو کوہ لکام سے لاتے ہین۔ اور غیر حنین دیگر متقدمین نے کہا ہو کہ افسنتین کی پانچ قسمین ہین۔ طرسوسی اور سوسی اور نبطی اور خراسانی اور رومی۔ افسنتین نبطی مین عطریت ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ اسمین جوہر ارضی ہو کہ اوسکی وجہ سے قابض ہو اور جوہر لطیف ہو جسکی سبب سے مسہل اور مفتح ہو۔ افسنتین منجملہ اقسام شیح یعنے درمنہ کے ہو اسیواسطے بعض علما اسکو شیح رومی کے نام سے یاد کرتے ہین۔ عصارہ اسکا زیادہ قوی ہو بہ نسبت اسکے برگ کے اور بنظر تجربہ کے اوسکا قیاس عصارہ افراسیون سے کیا جاتا ہو **اختیار** سوسی و طرسوسی کی عمدہ قسم وہی ہو جسکا رنگ غبار کا ایسا ہو اور بو اوسکی ملنے سے مثل صبر کے سونگھی جاے **طبیعت** اول مین گرم اور سوم درجہ مین خشک ہو اور عصارہ اوسکا زیادہ تر گرم ہو۔ اور بعض اطبا نے کہا ہو کہ درجہ دوم مین یابس ہو اور یہ قول شاید زیادہ صحیح ہو **افعال و خواص** مفتح اور تابقول در قبض وسکا اوسکی تلخی سے زیادہ تر قوی ہو۔ نبطی مین قبض کی قوت زیادہ ہو اور حرارت کمتر ہے اسیوجہ سے بلغم کا اسہال نہین کرتی اگرچہ معدہ مین بھی بلغم ہو اور نہ بلغم کے اسہال مین اوس سے کچھ نفع پہونچتا ہو۔ اسمین تحلیل کی بھی قوت ہو منجملہ خواص سے اوسکے یہ ہو کہ پارچہ اور لباس کو کیڑے کے کھانے اور دیوچہ لگنے سے محفوظ رکھتا ہو اور جو فساد پارچہ مین ہوام کی وجہ سے آجاتا ہو اوس سے محفوظ رکھتا ہو۔ اور مداد یعنے روشنائی کو فساد و تغیر سے اور کاغذ یعنے کتاب کو جو اسی سیاہی سے لکھی جاے کیڑا لگنے اور چوہے کے کترنے سے بچاتا ہو **زینت** رنگ کو اچھا کرتی ہو کہ خوشنما ہو جاتا ہو اور داء الحیہ اور داء الثعلب کو مفید ہو جو آثار اور نشان زیر چشم خواہ اور بنفشہ گون پڑ جاتے ہین اون کو زائل کردیتی ہو **جراح اور قروح** صلابتہائے اندرونی کو بطور ضماد کے اور شربا نافع ہو **امراض سر** سر مین گرمی پیدا کرتی ہو اور عصارہ افسنتین سے دردسر عارض ہوتا ہو۔ مجھے یہ گمان ہو کہ یہ درد اسلیے عارض ہوتا ہو کہ مضر معدہ کو ہو۔ بخار جوشاندۂ افسنتین کا دردگوش کو نافع ہو۔ اور اگر شراب پینے سے پہلے اسکو پلائین خمار کو نافع ہوگا اگر اسکا ضماد ہمراہ نطرون کے اندر تالو اور حنک کے کرین خناق باطنی اور ورم بیں گوش کو مفید ہو۔ دردگوش کو اور جو رطوبت کان سے بہتی ہو اوسکو بھی مفید ہو اور شہد کے ہمراہ اسکو پلانا سکتہ کو نافع ہے۔ **اعضائے چشم** آشوب چشم کہنہ کو مفید ہو خصوصا نبطی کا ضماد اگر آنکھ کے نیچے کرین۔ غشاوہ یعنے جھلی جو آنکھ مین پڑتی ہو اوسکو بھی

مفید ہے۔ اگر اسکا ضماد مسفنج ملا کر بنایا جائے اور مستعمل ہو ضربان چشم کو فائدہ کرتا ہے اور ورم چشم کو نافع ہے اور جو خون کا نقطہ آنکھ مین منجمد ہو جاتا ہے اوسکو بھی نفع کرتا ہے **اعضاے نفس** شراب افسنتین اوس تدد کو جو سر اشیف کے نیچے عارض ہوتا ہے مفید ہے **اعضاے غذا** اشتہا جو ساقط ہو گئی ہو اوسکو واپس لاتی ہے اور یہ عجیب دوا ہے اگر اسکا جوشاندہ خواہ اوسکا عصارہ دس روز تک پلا جائے اور ہر روز تین قوابوسات یعنے تیرہ تولہ سات ماشہ اور سات رتی پلایا جائے۔ استسقا کو بھی نافع ہے۔ اسیطرح ضماد اسکا ہمراہ طین اور نطرون اور آرد شیلم کے مفید ہے اور یہ ضماد مرض طحال کیواسطے بھی مفید ہے کبھی استسقا اور مرض طحال مین افسنتین کا ضماد ہمراہ طین اور روغن سوسن اور نطرون کے کیا جاتا ہے۔ دیدان یعنے کرم شکم کو بھی قتل کرتا ہے خصوصاً اگر مسورا ور جاول کے ہمراہ پکائی جاوے۔ عصارۂ افسنتین معدہ کے واسطے زبون ہے اور گیاہ اسکی بھی خاص قسم معدہ کو ضرر کرتی ہے بسبب ملوحت اور نمکین ہونے کے سوائے نبطی کے کہ وہ مضر نہیں ہے اور اگر سنبل الطیب اوسمین ملا دیجائے درد معدہ کو نفع کرتی ہے۔ شراب افسنتین مقوی معدہ ہے۔ اور دیگر افعال بھی کرتی ہے۔ یرقان کو بھی مفید ہے خصوصاً اگر اوسکا عصارہ دس روز مین روزانہ بقدر تین اوقیہ کے یعنے نو تولہ پانچ ماشہ دو رتی پلایا جائے افسنتین کا ضماد جگر اور معدہ اور خاصرہ پر کیا جاتا ہے اور ان مقامات کے درد کو نفع کرتا ہے جگر اور خاصرہ پر تو روغن حناسے قیروطی بناکر ضماد ہوتا ہے اور معدہ پر روغن گل ملاکر خواہ گل سرخ ملا کر ضماد کرتے ہین۔ ان اعضاے مذکورہ کی صلابات کو بھی افسنتین سے نفع ہوتا ہے **اعضاے نفض** مدر بول اور حیض کی ہے اور قوی ہے اسکا ادرار بہ نسبت حیض کے خصوصاً اگر بار العسل ملا کر حمول کیا جائے۔ مسہل صفرا ہے بلغم کے اخراج مین اس سے کچھ نفع نہین ہوتا اور اوس خلط کے اخراج مین اسکا فائدہ ہے جو کسی آنت مین ٹھہری ہو۔ مقدار شربت اسکی بھگو کر خواہ جوشاندہ مین پانچ درہم سے سات درہم تک ہے اور جرم سے اسکے دو درہم ہے۔ شراب افسنتین کا پینا بواسیر اور شقاق مقعد کو بھی مفید ہے۔ جسوقت فقط افسنتین کو جوش دین خواہ ہمراہ سرنج کے مطبوخ تیار کرین اور شہد ڈال کر پلائین دیدان کو قتل کریگی اور خفیف سا اسہال شکم بھی ہوگا۔ اسیطرح مسو ملا کر جوشاندہ تیار کرین یہی سب فعال یہ مطبوخ بھی کرے گا۔ عروق کو خلط مراری اور خلط مائی سے پاک کرتی ہے اور اسی خلط کا ادرار کرتی ہے **حمیات** کہنہ یعنے تپون کو نافع ہے خصوصاً عصارۂ افسنتین مثل عصارۂ غافث کے **سموم یعنی زہر** بحری یعنے دریائی اژدہا اور بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتی ہے اور سوغالی کے کاٹنے سے مترجم شاید مراد سوغالی سے اژدہا جنگلی ہو متن شراب کے ہمراہ شوکران کے ضرر سے بچاتی ہے۔ جو خناق کہ فطر یعنے کھمبی چھتر کے پینے سے عارض ہو اوسکو مفید ہے خصوصاً اگر سرکہ ملا کر استعمال کرین۔ طلا کرنا اوسکا بدن پر مچھرون کے پاس آنیکو منع کرتا ہے۔ اگر روشنائی کو افسنتین کے پانی مین تر کرین جس کتاب کو اوس سیاہی سے لکھین چوہا کتاب کو نہ کاٹے گا۔

**بدل** ہموزن افسنتین کے جعدہ اور شیح ارمنی ہے اور تقویت معدہ مین ہموزن اوسکے اسارون اور نصف وزن بلیلہ بھی شریک کرین

**آس** اسکی ماہیت مشہور ہے ہندی مین اوسیرہ کہتے ہیں اسمین تلخی کے ساتھ بکٹھاپن اور شیرنی بھی ہے اور برودت بکٹھاپنے کی ہے اور تیخ اسکی زیادہ قوی ہے۔ اسکی جڑ کا قرص شراب مازو کے ذریعہ سے بناتے ہین آس مین جوہر ارضی ہے اور جوہر لطیف تھوڑا سا ہے جڑ اسکی مع اوس شے کے جو اوسکے ساق پر ہے برنگ ساق ہے اور بصورت اور شکل کف دست کے ہے۔ روغن مین اسکے وہ سب منافع ہین جنکو ہم لکھتے ہین **اختیار** قوی تر آس وہی ہے جو مائل بسیاہی خسروانی ہو خصوصاً گول پتی کی بعد علے الخصوص پہاڑی اون جملہ اقسام مین عمدہ ہے۔ بہت سیاہ کا پھل اوسکی قوت بہ نسبت سپید قسم کے ضعیف ہے۔ اور شگوفہ اوسکا وہی بہتر ہے جو سپید ہو اور اوسکے پھل کا عصارہ اجود ہے۔ عصارہ اوسکا جسوقت بستہ ہو جاتا ہے ضعیف العمل بھی ہوتا ہے اور اوسمین پھپوند بھی لگ جاتی ہے واجب ہے کہ اوسکے قرص بنالین **طبیعت** مین اسکی لطیف سی حرارت ہے اور غالب اوس پر برودت ہے اور قبض اوسکا زیادہ ہے۔ بہ نسبت برودت کے عجیب نہین کہ برودت اوسکی پہلے درجہ کی ہو اور یبوست اوسکی حدود ابتداء درجہ دوم کی کسی حد مین ہو **افعال اور خواص** اسہال کو بند کر دیتا ہے اور پسینہ کو بھی روکتا ہے اور ہر ایک قسم کا نزف اور خروج رطوبت اور ہر ایک شے کا سیلان جو کسی عضو کی طرف ہو اوسکو روک دیتا ہے۔ اگر حمام مین اس

سے بدن کی مالش کیجائے بدن کو قوی کردے اور جو رطوبات زیر جلد ہون
اونکو سوکھا دے نطول اسکے جو شانده کا بایڈیون پر کرنا اونکی شکستگی کی درستی جلد
کر دیتا ہو تیزی اسکی بدل ہو تو تیا کا بدلی خوشبو کرنے مین۔ ہر ایک نزف دم وغیرہ
کو اسکا لطوخ نافع ہو اور ضماد کرنا خواہ پلانا بھی اسی طرح مفید ہو۔ اسیطرح اسکا رب
اور اوسکے پھل کا رب بھی ہو قبض اوسکا بہ نسبت تبرید کے زیادہ ہو۔ تعدیل اوسکا
بہت کم ہو شراب کے اقسام خواہ پینے والی دواؤن مین ایسی کوئی چیز نہین ہو کہ
قبض کے ہمراہ درد ہائے ریہ در کھانسی کو نفع کرے بجز شراب آس کے **زینت**
روغن اسکا اور عصارہ او رطبیخ اسکا بالون کی جڑون کو مضبوط کرتا ہو اور
بالون کے گرجانے کو منع کرتا ہو۔ بالون کو دراز کرتا ہو اور سیاہ بھی کر دیتا ہو خصوصا
حب الآس۔ اگر حب الآس کو روغن زیتون مین جوش دیکر استعمال کرین عرق
کو منع کرتا ہو۔ اور خراش رگ کو منع کرتا ہو۔ سوکھی پتی اسکی بدبوئے بغل اور
اور بھی ران کو منع کرتی ہو خاکستر اوسکی بدل ہو تو تیا کا۔ جھائین کو پاک
صاف کر دیتا ہو اور بہق کو زائل کرتا ہو **اورام اور بثور** اورام اور بثور مین
تسکین دیتا ہو اور حمرہ اور نملہ اور بثور اور قروح اور شری کو اور قروح جو دونوں
کف دست پر ہون اور آگ کے جلنے سے جو چھالا پڑے اوسکو بھی روغن
زیت کے ہمراہ۔ اسی طرح شراب آس کی اور برگ اوسکے جسکا ضماد کیا
جائے بعد اسکے کہ روغن زیت اور شراب ملاکر خوب اوسکو گھیسین جیسے
مسکہ کا پھین اوٹھتا ہو۔ اسیطرح روغن آس کا حال ہو اور جو مرہم
اوسکے روغن سے بنائے جاتے ہین۔ خشک سفوف اسکا اگر داخس یعنے
بسہری پر چھڑکا جائے نافع ہو۔ اسی طرح اوسکی قیروطی جو طیار کیجائے اگر
اسکا پھل شراب مین پختہ کرکے ضماد کرین جو قروح دونوں کف دست اور
دونوں قدم مین ہوتے ہین اچھے ہوجاتے ہین اور آگ سے جلا ہوا مقام
بھی اچھا ہوتا ہو اور آگ کی جلے ہوئی جگہ پر چھالا نہین پڑنے پاتا ہے۔
اسی طرح خاکستر سے اوسکی اگر قیروطی بنائی جائے۔ **آلات مفاصل**
اگر اسکے پھل کو شراب مین پختہ کرکے مفاصل پر ضماد کرین استرخائے
مفاصل کو موافق ہوتا ہو۔ اور اگر ہڈیون کے جوڑ اونکی جگہون پر جا بھی جڑے
نہون اور پیوست نہ ہوئے ہون اونکو بھی نفع کرے گا **اعضائے راس**
جلنے کو روکتا ہو اور زحرا زیعنے سر کی سپید بھوسی جسکو بفا کہتے ہین اوس
کو دور کرتا ہو۔ سر کے قروح اور کان کے زخمون کو اچھا کر دیتا ہو اور پیپ
جو اون قروح مین ہو اوسکو پاک کر دیتا ہو یہ سب فوائد اسکے پانی کے ہین جب اوسکا
قطور کیا جائے۔ شراب آس استرخائے لثہ کو نافع ہو اور برگ آس سے اگر شراب
مین جوش دیکر ضماد کرین درد سر شدید مین سکون پیدا ہوتا ہو بخارات
نبیذ کو منع کرتی ہو شراب آس کی اگر قبل شرب نبیذ کے اوسکو پئین **اعضائے چشم**
رمد اور تحوظ مین سکون پیدا کرتا ہو۔ اگر آس کو جو کے ہمراہ پختہ کرین اور استعمال کرین تو
اورام چشم کو زائل کردے۔ ناخونہ چشم مین ادویہ مین خاکستر آس کی داخل
کیجاتی ہو۔ **اعضائے نفس و صدر** قلب کو تقویت دیتا ہو اور
خفقان قلب کو دور کرتا ہو۔ پھل اسکا بسبب حلاوت کے کھانسی کو مفید
ہے اور کھانسی کے مریض کو دست آتے ہون قبض پیدا کرکے شکم بستہ
کر دیتا ہے۔ پھل اسکا نفث الدم کو مفید ہے اور اسی طرح رب اسکا بھی
اسی طرح کا ہو۔ **اعضائے غذا** تقویت معدہ کی کرتا ہو خصوصا رب
اوسکا اور حب الآس اور فضول کا سیلان جو معدہ کیطرف ہوتا ہو اوسکو
منع کرتا ہو **اعضائے نفض** عصارۂ ثمر اوسکا مدر ہے اور خود ہی آس
پیشاب کی سوزش کو نافع ہو اور مثانہ کی سوزش کو مفید ہو۔ زیادہ حیض
کی آمد کو روکنے کے واسطے بھی یہ دوا عمدہ ہو۔ پانی اسکا طبیعت کو بستہ
کرتا ہو اور اسہال مراری کو بند کرتا ہو اگرچہ باہر یعنے شکم وغیرہ پر طلا اوسکا
کیا جائے اور اسہال سوداوی کو بھی بند کر دیتا ہو۔ اور روغن کنجد کے
ہمراہ بلغم کو توڑ کر بذریعہ اسہال خارج کر دیتا ہو جوشاندہ اوسکے پھل کا
سیلان رطوبات رحم کو نافع ہوتا ہو اوسکے ضماد کرنے سے بواسیر کو نفع ہوتا
ہو۔ ورم خصیہ کو بھی نافع ہو جوشاندہ اوسکا خروج رحم اور مقعد کو نافع ہو
**سموم** رتیلا کے کاٹنے سے نافع ہو۔ اور اسی طرح اسکا پھل اگر شراب کے
ساتھ پیا جائے اسی طرح بچھو کے کاٹنے سے بھی مفید ہوگا۔

**اقاقیا** جسکی ہندی کیکر کا رس ہو۔ **ماہیت** اوسکی یہ ہو کہ عصارہ قرظ
کا ہو۔ جو ایک قسم ببول کی ہو اوسکو نچوڑ کر پہلے کسیقدر خشک کر لیتے ہین پھر
پھر اوسکے قرص اور ٹکیان بنا لیتے ہین۔ اسمین کسیقدر لذع ہو جو دھونے
سے دفع ہوجاتی ہے اسلیئے کہ یہ دوا دراصل مرکب ہو جوہر ارضی سے جو قابض
ہو اور جوہر لطیف سے کہ اوس سے لذع پیدا ہوتی ہو اور دھونے سے باطل
ہوجاتی ہو اور حدت ہی کیوجہ سے زبان کے جرم مین در آتی ہے۔ اور
سردی یا خشکی پیدا کرتی ہو۔ **اختیار** اچھی قسم وہی ہے جو خوشبو ہو اور

سبز مائل بسیاہی اور تلخی نہ ہو اور سخت ہو **طبیعت** مغسول و رشستہ
کی طبیعت بارد اور مجفف درجہ دوم مین اور غیر مغسول پہلے درجہ مین بارد
ہے اور حدود سوم مین یابس ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور سیلان
خون کو روکتا ہے **زینت** بالون کو سیاہ کرتا ہے اور رنگ کو خوشنما کرتا ہے
اور جو شقاق اور پھٹ جانا ہاتھ پاؤن وغیرہ کا سردی کی وجہ سے عارض
ہوتا ہے اوسکو نفع کرتا ہے **اورام اور بثور** جو جو منافع اس کے مذکور
ہوئے سب وس مین بھی بہ نسبت اورام اور بثور کے ہین - اور بھری
کو بھی نافع ہے اور انڈے کی سپیدی کے ہمراہ آگ کے جلے ہوئے عضو کو
بھی نافع ہے اور اورام حارہ کو مفید ہے - **آلات مفاصل** استرخائے
مفاصل کو منع کرتا ہے - **اعضائے سر** منھ کے قروح اور زخمونکو نافع ہے
**اعضائے چشم** مقوی بصر ہے اور قوت باصرہ کی تلطیف کرتا ہے - آنکھ کے
لیے سوائے اقاقیائے مصری کے اور کوئی قسم اچھی نہین ہے - آشوب چشم
مین سکون پیدا کرتا ہے اور حمرہ جو آنکھ مین عارض ہوتا ہے اوسکے اعراض
مین سکون پیدا کرتا ہے - اور ناخونہ چشم کی ادویہ مین داخل ہے -
**اعضائے نفض** طبیعت مین قبض پیدا کرتا ہے اگر شرباً استعمال کیا جائے
خواہ حقنہ اوسکا کیا جائے خواہ ضماد اوسکا تنکمہ وغیرہ بہ کرین - سحج اور
اسہال دموی کو نافع ہے اور سیلان رحم کو قطع کر دیتا ہے نتو ررحم یعنے رحم
کا او نچا ہو جانا خواہ مقعد کا او نچا ہو جانا اور رحم اور مقعد کے استرخائے کو
بھی دور کر دیتا ہے اور اونکو اپنی جگہ پر پھیر لاتا ہے **اسقیل** جسکو ہندی
مین کانڈی اور کندری کہتے ہین - **ماہیت** یہ بصل الفار ہے اسکا نام
بصل الفار اسواسطے رکھا ہے کہ فارہ یعنے چوہے کو قتل کرتا ہے نہایت
تیز اور قوی چیز ہے پکانے سے پانی مین خواہ بریان کرنے سے اسکی قوت
ٹوٹ جاتی ہے - بعد بریان کرنیکے صورت اوسکی مثل قدید شفتالو کے ہو جاتی
ہے - رنگ اوسکا زرد مائل بسپیدی ہے - اسکی زہریلی بھی ہے - بعض اطبا نے گمان
کیا ہے کہ بلبوس بھی ہے اور یہ گمان غلط اس شخص کو یون ہوا کہ تھوڑی سی علامت
قریب قریب بلبوس کے اسمین اوسنے پائی تھی حالانکہ اوس شخص نے خطا
کی ہے **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہ جو سنکھیا کے رنگ پر سیاہی اور سپیدی
مائل ہو اور چمکدار ہو مزہ اوسکا شیرین ہو اور حدت اور تلخی بھی اوسمین ہو
**طبیعت** گرم درجہ سوم اور سرد ہے حدود دوم مین **افعال و خواص**

محلل بھی ہے اور جذاب خون کا ظاہر بدن کی طرف اور فضول کو جلا دیتا
ہے - مقرح ہے اور ملطف زیادہ ہے کیموسات غلیظہ کیواسطے اور مقطع قوی ہے
اور یہ تقویت تقطیع کی اوسمین تسخین کی قوت سے زیادہ ہے - سرکہ اوسکا
بدن ضعیف کو قوی کرتا ہے اور صحت بدنی کو پھیر لاتا ہے **زینت** تنہا اسکو
طلا کرنا اور ہمراہ منقے اور میتا بیج کے مسون کو زائل کرتا ہے - بالخورہ خواہ
داء الحیہ سے جو بال گر گئے ہون اونکو از سرنو اوگالاتا ہے طلا کے طور سے
مستعمل ہو خواہ دلوک یعنے ملنے کے طریقہ سے - شقاق جلد جو سردی
سے عارض ہوا ہو اوسکو نافع ہے اور شقاق عقب کو خصوصاً تخم خام
یا نیم سوختہ کے بیج سے جو مقعد ا رہ ہے وہ زیادہ مفید ہے - سرکہ اوسکا رنگ
مین خوبی پیدا کرتا ہے **جروح اور قروح** خارجی قروح کی تجفیف کرتا
ہے اور اندرونی قروح کو مضر ہے اگر کھانے کے طریقہ سے استعمال کرین
اور مالش کرنے سے قرحہ ڈالتا ہے **آلات مفاصل** درست اور
باسلامت جوڑ ہے اوسکو تھوڑا سا ضرر پہونچاتا ہے باوجودیکہ اردہائے
عصب و مفاصل کو نافع ہے اور فالج اور عرق النسا کو بالخصوص مفید
ہے - اسیطرح اسکا سرکہ اور شربت بھی اثر رکھتا ہے - **اعضائے سر**
صرع اور مالیخولیا کو نافع ہے اور سرکہ اسکا مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے - اور جو
دانت ہل گئے ہون اونکو جما دیتا ہے اور مضبوط کر دیتا ہے اور گندہ دہنی
کو دور کر دیتا ہے **اعضائے چشم** کھانے سے اسکے بصارت مین تیزی ہوتی
ہے **اعضائے نفس اور سینہ** ربو کو زیادہ نافع ہے اور سرفۂ کہنہ اور
خشونت آواز کو مفید ہے - پینے مین اسکا قدر شربت تین ابولوسات یعنے ساڑھے
تیرہ ماشہ ہے ہمراہ شہد کے اور حلق کو قوی کرتا ہے اور آوازمین سختی پیدا کرتا ہے
سرکہ اسکا اگر مستعمل ہو **اعضائے غذا** طحال کی صلابت کو نافع ہے اور
مقوی معدہ ہے اور ہضم کو قوی کرتا ہے اسطرح سے کہ طعام کو طافی ہونے سے باز رکھتا
ہے اور طافی ہونیکے یہ معنے ہین کہ غیر منہضم رہ کر معدہ مین تیرتا رہے اور نیچے کو نہ اوترے
اسیطرح سرکہ اسقیل کا اور سلاقہ اسکا ہے جو نیم پختہ کرکے نچوڑا جائے طحال کے
مرض مین چالیس روز اگر پلایا جائے - بعض کا مقولہ ہے کہ اگر اکتالیس روز مریض
طحال پر اوسکی تعلیق کیجائے تلی کو پگھلا دے - استسقا اور یرقان کو نافع ہے
**اعضائے نفض** ادرار بول بقوت کرتا ہے اور اسیطرح سرکہ اوسکا اور شراب
اسقیل - اور عسر بول کو نافع ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے تا اینکہ جنین کو گرا دیتا ہے

شراب اسقیل اختناق رحم کو نافع ہی اسیطرح سرکہ بھی اور اخلاط غلیظہ کا اسہال کردیتا ہی خصوصاً اسقیل بریان کر اوسکو بیچ کو نمک کے ہمراہ کرکے بقدر دو فنجان یعنے دو چمچے کے اور ملعقہ کے استعمال کرین نہار اوٹھکر۔ اسیطرح اسقیل اوبالا ہوا۔ تخم اسقیل کو نرم نرم کوٹ کر کسی خشک برتن مین رکھین اور شہد ملادین اور ہر روز تناول کرین طبیعت ملین کریگا۔ درد مقعد اور رحم کو نافع ہی اور مغص کو نافع ہی **حمیات** سرکہ اسقیل کا لرزہ کہنہ کو مفید ہی **سموم** اگر دروازہ دن پر اوسکو لٹکائین کہتے ہین کہ ہوام کے دخول کو اوس دروازے سے منع کرتا ہی۔ ہوام کیواسطے اسقیل تریاق ہی۔ اور چوہے کو قتل کرتا ہی۔ سانپ کے کاٹے ہوئے کو نفع کرتا ہی اگر اسکو سرکہ مین پکا کر ضماد کرین۔ **بدل** ہموزن اسقیل کے قرومانا اور ثلث وزن اوسکے فج ترکی اور اسیقدر رحامالا اسقیل کا بدل ہی۔

**اذخر** جسکی ہندی گندھیل اور گندہیل اور کنتون اور سوندھی اور روس اور سوریا ہی **ماہیت** ایک قسم اوسکی اعرابی ہی جو خوشبو ہوتی ہی اور ایک قسم آجامی ہی جو آتشبار اور ترائی کے مقامات مین ہوتی ہی (اوسکی جڑ سے خس کی ٹٹیان بنائی جاتی ہین) اور یہ باریک ہوتی ہی اور پہلی قسم بہت سخت اور موٹی ہوتی ہے۔ اور دوسری نرم اور اوسمین بو نہین ہوتی۔ دیسقوریدوس کہتا ہی کہ اذخر کی دو قسمین ہین ایک وہ کہ جسمین پھل نہین ہوتا اور دوسری قسم وہ ہی جسمین پھل ہوتا ہی مگر سیاہ رنگ کا ہوتا ہی **اختیار** عمدہ قسم وہی ہی جو اعرابی ہو سرخ رنگ اور پاکیزہ بو جسکا شگوفہ مائل بسرخی ہو اور جب اوسکو شگافتہ کرین فرفیری یعنے بنفشئی رنگ پیدا ہو اور زبان پر رکھنے سے لذع کرے اور کشش کرتی ہو **طبیعت** آجامی کی یہ ہی کہ اوسمین قوت مبردہ ہی اور ابن ابی جریج کے نزدیک جملہ اقسام اسکے بارد ہین اور بیخ اذخر مین قبض کی زیادتی ہی اور شگوفہ اوسکا کسیقدر مسخن ہی اور قبض اوس مین بہ نسبت گرمی پیدا کرنیکے کمتر ہی اور عجب نہین کہ اذخر اعرابی اور جو قسم اوسکی مثل طبیعت مین ہی گرم خشک درجہ دوم مین ہو **افعال اور خواص** اسمین قبض کی قوت ہی اسی وجہ سے قفاح اذخر نزف الدم کو نفع کرتا ہی۔ کسی جگہ کا نزف الدم کیون نہ ہو اور اوسکے دہن مین تحلیل ہی اور قبض بھی ہی اور بیخ اوسکی کا قبض قوی ہی اور طبیعت مین قبض پیدا کرتی ہی۔ اذخر مین انضاج اور تلیین ہی اور رگون کے منہ کی تفتیح کرتی ہی اوجاع باطنی مین تسکین دیتی ہی خصوصاً جو درد کہ رحم مین عارض ہوتے ہین اور ریاح کی تحلیل کرتی ہی **جروح اور قروح** روغن اسکا خارش کو نافع ہی یہان تک کہ بہائم کی خارش کو نفع کرتا ہی **اورام اور بثور** جو تازہ اوسکا اورام گرم کو نافع ہی اور صلابات جو اندرونی اعضا مین ہون اونکو پانیسے اور لگانیسے بطور ضماد کے اور جو اورام باطنی احشا اور اوعیہ مین پیدا ہون اون کو مفید ہی **آلات مفاصل** عضل کو مفید ہی اور اگر چار مثقال اوسکا ہمراہ فلفل کے پیا جائے تشنج کو نفع کرتا ہی۔ اور حب اذخر اعیا اور ماندگی کو دور کرتا ہی **اعضائے سر** گرانی سر مین پیدا کرتی ہی خصوصاً قسم آجامی اوسکی۔ مگر جو باریک زیادہ اور پتلی قسم ہی ان دونون مین سے وہ درد سر بھی پیدا کرتی ہی اور جو موٹی اور غلیظ یعنے گندہ ہی وہ نیند لاتی ہی برودت کیوجہ سے اور مخدر ہی۔ اور جملہ اقسام اوسکے گوشت بن دندان کو قوت دیتے ہین اور رطوبات بن دندان کو خشک کردیتے ہین اور شگوفہ اوسکا تنقیہ سر کا کرتا ہی **اعضائے نفس اور سینہ** کے وجع الریہ یعنے پھیپھڑے کے درد کو نافع ہی اور شگوفہ اوسکا نفث الدم کو نافع ہی **اعضائے غذا** بیخ اذخر مقوی معدہ ہی اور اشتہائے طعام زیادہ کرتی ہی اور نیز بیخ اذخر متلی مین سکون پیدا کرتی ہی اگر بقدر ایک مثقال کے تناول کیجائے خصوصاً کہ ہموزن اوسکے فلفل بھی ہو۔ قفاح اذخر واسطے سکون دردہائے معدہ کے ہی اور نیز اورام معدہ اور اورام جگر کو مفید ہی **اعضائے نفض** دردہائے رحم کیواسطے خاص ہی اور اذخر کے جوشاندہ مین بیٹھنا یعنے آبزن کرنا اورام گرم رحم کو مفید ہی اسیطرح اگر اسکی رحم مین تقطیر کیجائے خواہ اسکے پانی سے تبخیر کیجائے اور بول اور حیض کا ادرار کرتا ہی۔ پتھر کو ریزہ ریزہ کردیتا ہی طبیعت کو بستہ کرتا ہی خصوصاً اذخر آجامی کے جملہ اقسام اور دونون قسم اذخر کی عورتونکو جو نزف الدم عارض ہو اوسکو قطع کردیتی ہین۔ اور شگوفہ اذخر دردہائے گردہ کو نافع ہی اور بیخ اذخر بھی بقدر ایک مثقال کے ہمراہ فلفل کے استسقا کو نافع ہی اور قفاح اذخر اورام مقعد کو نافع ہی **سموم** گندہ قسم اسکی اگر اوسکی برگ سے ضماد کیا جائے یعنے اوسی پتی کا ضماد جو تازہ اور ہری ہری اوسکے جڑ کے قریب ہوتی ہی وہ ضماد ہوام کے کاٹنے کو نافع ہی

**آسارون** جسکو ہندی زبان مین تگر کہتے ہین **ماہیت** ایک گیاہ ہے جسمین بہت سے بیخ ہوتے ہین اور جڑین اوسکی گرہ دار اور خمیدہ اور نیل کے مشابہ اوسکی پتی ہی۔ خوشبو اوسکی پاکیزہ زبان پر لذع پیدا کرتی ہے

اور کلی اوسکی ناشگفتہ برگ کے بیچ مین نزدیک جڑون کے اور رنگ ون کلیون کا بنفشی ہی مشابہ ہوتی ہین بھنگ کی کلی سے جڑتین اسکی بس بعضین کا نفع زیادہ تر ہی تمامی اجزاے اس گیاہ کے۔ اور قوت اوسکی مثل قوت دوج ترکی کے ہی اور قوت اسکی وج سے زیادہ ہی **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہی جسکی بو پاکیزہ ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین حار یابس ہی اور کہتے ہین کہ یبوست اسکی بہ نسبت حرارت کے کمتر ہی **افعال و خواص** تفتیح کرتی ہی اور جملہ اوجاع باطنی مین تسکین پیدا کرتی ہی خصوصاً وہ خیسانده اوسکا جسے ہم باب استسقا مین ذکر کرینگے اور ملطف اور محلل ہی اور اعضاء بارده کی تسخین کرتی ہی **اعضاے چشم** قرنیہ کے غلیظ ہو جانیکو نافع ہی **آلات مفاصل** عرق النسا اور دونون زانو کے درد کو جو کہنہ ہو نفع کرتی ہی خصوصاً وہ خیسانده جسکو ہم مرض استسقا کے بیان مین لکھینگے **اعضاے غذا** سدہ ہاے جگر کو زیادہ مفید ہی اور صلابت جگر کو اور یرقان کو استسقا کو نافع ہی تین مثقال اسارون کو بارہ قوطولی یعنے تخمیناً ایک چھٹانک کم دو سیر پانی انگور کا یعنے شیرہ انگور مین بھگوئین اور دو ماہ کے بعد چھان کر طیار کرین تو نفع اسکا استسقاے لحمی مین زیادہ ہی اور صلابت طحال کو خوب نفع کرتا ہی **اعضاے نفض** ادرار کرتا ہی اور مثانہ اور گردہ کی تقویت کرتا ہی اور دست آور ہی مثل خربق سپید کے حکم کھصات کرتیمن مقدار شربت اوسکی سات مثقال کی ہی ہمراہ ماء العسل کے اور منی زیادہ کرتی ہی

**انزروت** جسکو ہندی مین لائی کہتے ہین **ماہیت** ایک درخت خاردار ہی اور اوسمین تلخی ہی **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہ ہی جو زردی مائل ہو اور مشابہ لبان کے ہو **طبیعت** بعض لوگ کہتے ہین کہ دوسرے درجہ مین حار ہی اور اول درجہ مین خشک ہی۔ اور ابن جریج کہتا ہی کہ حرارت اسکی بہت زیادہ ہی **افعال و خواص** مغری ہی اور لذع نہین کرتی اسی سے اندمال کنندہ زخم اور پیدا کنندہ گوشت کی ہی زخمون کے اندر اور مراہم کے نسخون مین استعمال اسکا کیا جاتا ہی۔ اسمین قوت لاجیہ بھی ہی یعنے چپنده اور ایک بات یہ ہی کہ تلخ بھی ہی اسی سبب سے اسمین قوت انضاج کی ہی اور قوت تحلیل کی بھی ہے **زینت** گنجہ سر پیدا کرتا ہی اگر متواتر اوسکا استعمال کیا جاے خصوصاً مشائخ کیواسطے **اورام اور بثور** کل ورام کو اسکا ضماد نافع ہی **جراح اور قروح** گوشت مردار کو سڑا دیتا ہی اور جراحات تازہ کا اندمال کرتا ہی اور ولی یعنے وہ بیکاری ہاتھ کی جس مین ہڈی نہ ٹوٹے اوسے درست کر دیتا ہی سرکہ مین بھگو کر اور نیز اسکی جڑ کو بھگو کر استعمال کرتے ہین **اعضاے سر** اگر ایک فتیلہ خواہ بتی بناکر پہلے اوسمین شہد لگائین اور پھر پیسے ہوے انزروت سے اوسکو آلودہ کرین اور جس کان مین زخم ہو اوسی بتی کو رکھین چند روز مین زخم اچھا ہو جاے **اعضاے چشم** آشوب چشم کہنہ اور زیادہ چیپڑنے کو خاص کر نافع ہی۔ نزلات چشم کو اور خصوصاً وہ انزروت جسکو غلیظ شیر مادہ خر مین پرورده کیا ہو زیادہ مفید ہی۔ تنکا اور خاشاک وغیرہ جو آنکھ مین پڑ جاے اوسکو نکال دیتا ہی **اعضاے نفض** خام اور بلغم غلیظ کا اسہال کرتا ہے خصوصاً ورک سے اور مفاصل سے۔

**ابہل** جسکو ہندی مین ڈھیرا اور ہوبیرا اور دیودار کہتے ہین **ماہیت** اوسکی یہ ہی کہ درخت عرعر کا پھل ہی زعرور کے مشابہ ہی مگر سیاہی اسکی زیادہ ہی اور بو اسکی تیز ہی اور پاکیزہ ہی اور درخت اوسکا دو قسم کا ہوتا ہی۔ ایک قسم کی پتی مثل برگ سرو کے ہوتی ہی اور کانٹے اوس پر زیادہ ہوتے ہین اور چھوٹے ہو کر رہ جاتے ہین لانبے نہین ہوتے دوسری قسم کی پتی جھاؤ کی پتی سے مشابہ ہی اور خشکی و یبوست اوسکی جھاؤ کی پتی سے زیادہ ہی مزہ اوسکا مثل سرو کے ہوتا ہی اور حرارت مین اوس سے کمتر ہی اور دو چند وزن دارچینی قائم مقام ابہل کے ہی **طبیعت** بعض کا قول ہی کہ تیسرے درجہ مین حار یابس ہے **افعال و خواص** تحلیل اسکی شدید ہی اور تجفیف کے ہمراہ نفع بھی ہی اور کسیقدر قبض پوشیدہ بھی اسمین ہی روغنہاے گرم مین داخل کیا جاتا ہی اور خوشبو اودہان کا بھی جز ہی اور اکثر روغن مین اسکا نچوڑا ہوا پانی شریک کیا جاتا ہی **جراح اور قروح** خبیثہ اسکا آکلہ کو نافع ہی اور قروح متعفنہ کو ہمراہ شہد کے اور سڑانے والے مادہ کو سڑانے سے منع کرتا ہی اور سیاہ زخم کی سیاہی کو دور کرتا ہی کبھی اسکا ضماد کرتے ہین اور بسبب لذع کے اندمال قروح نہین کرتا ہی اور بسبب شدت حرارت کے اور شدت یبوست کے فعل اندمال اوس سے ممکن نہین ہی بلکہ تجفیف پیدا کرتا ہی **اعضاے سر** اگر جوز ابہل کو روغن کنجد مین جوش دین لوہے کے کرچھے وغیرہ مین اور اتنا جوش دیا جاے کہ جوز مذکور سیاہ ہو جاے اور پھر روغن کانمین ٹپکائین گری گوش کو زیادہ مفید ہوگا **اعضاے نفض** اگر ابہل کو پلائین تو خون کا پیشاب آئیگا اور اسقاط جنین کر دیگا۔ اور اگر اسکا حمول کیا جاے جب بھی یہی عمل پیدا ہوگا۔

**اشنہ** جسکو ہندی مین چھڑیلہ کہتے ہین **ماہیت** لطیف و باریک چھلکے اور پوست ہی جو درخت بلوط پر لپٹی ہی اور صنوبر اور جوز کے درخت پر اور خوشبو اوسکی پاکیزہ ہی **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہی ہی جو سپید ہو اور سیاہ قسم اسکی خراب ہی **طبیعت** اسمین تھوڑی سی برودت ہی مائل بقبوض یعنے جس برودت سے بیگری پیدا ہوتی ہی اور قبض

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض : 03447227224
سدرہ طاہر : 03340120123
حسنین سیالوی : 03056406067
Imagitor

معتدل ہے اور ایک قوم نے کہا ہو کہ اشنہ درجہ اول مین گرم ہو اور سوم مین یابس ہو۔ اور خوزی مینے ایک طائفہ اور گروہ طبا نے کہا ہو کہ اُشنہ سرد ہو اور یبوست اسکی شدید ہو **افعال و خواص** اشنہ مین قوت قبض کی تحلیل کی بھی قوت ہمراہ قبض کے ہو اور تلئین بھی کرتا ہو خصوصاً اشنۂ صنوبریہ کہ قبض اوسکا معتدل ہو اور اشنہ قطرانیہ تفتیح سدہ بھی کرتا ہو اور ڈھیلے گوشت کے اقسام کو جنمین سستر خا آگیا ہو مضبوط اور استوار اور سخت کردیتا ہو **اورام اور بثور** اورام حارہ پر طلا کرنا انکا مسکن ہو اور صلابات کی تحلیل کرتا ہو اور نرم گوشت کے اورام مین سکون پیدا کرتا ہو **آلات مفاصل** ماندگی اور تھکنے کیواسطے جو روغن بنائے جاتے ہین اونمین پڑتا ہو اور صلابت مفاصل کی تحلیل کردیتا ہو اسیطرح جوشاندہ اشنہ کا **امراض سر** اگر شراب مین اشنہ کو بھگو دین جو اوس شراب کو پیے اوسکو نیند آجاے **اعضاے چشم** ابصارت مین جلا پیدا کرتا ہو **امراض نفض** اور سینہ خفقان کو نافع ہے **اعضاے غذا** قے کو بند کرتا ہو مقوی معدہ ہو اور نفخ معدہ کا دور کرتا ہو خصوصاً خیساندہ اشنہ کا جو کسی شراب قابض مین تیار کیا جاے۔ جگر ضعیف کے درد کو نفع دیتا ہو **امراض نفض** سدہ ہاے رحم کی تفتیح کرتا ہو۔ اگر اسکے آبزن مین بٹھائین درد رحم کو نافع ہو اور ادرار حیض کرتا ہے

**اظفار الطیب** جسکو ہندی زبان مین نکھہ بولتے ہین **ماہیت** یہ گول گول ٹکڑے ہین مثل قطاع سطح دائرہ کے ناخون کے مشابہ شکل مین ہوتے ہین پاکیزہ تو جمین عطریت ہوتی ہو دھونی مین سلگاتے ہین۔ ویسقوریدوس حکیم نے کہا ہو کہ یہ از قسم ٹھیکریون کے ہو صدف کی دریاے ہند کے اوس جزیرہ مین پائی گئی تھی جہان سنبل الطیب پیدا ہوتی ہو۔ ایک قسم اسکی قلزمی ہو اور ایک قسم بابلی ہو جو سیاہ اور چھوٹی ہوتی ہو اور دونو کی بو اچھی ہوتی ہو۔ اور مجھے گمان ہو کہ قلزمی بھی قسم ہو جسکو قرشیہ کہتے ہین انواع اظفار الطیب سے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اظفار الطیب گوشت اور جلد سے چٹی ہوئی ہوتی ہو۔ اور اکثر یہ ہوا ہو کہ کسیقدر عبادان تک پہونچی ہو اور اکثر تو یہ دوا ملی ہوتی ہو کہ جدہ سے اوسکو لاتے ہین اور اسکو صاف اور پاک کرتے ہین پس چرک اور بدبو سے پاک ہو جاتی ہو اور بوے خوش دیتی ہو **اختیار** اجود اور بہتر وہی ہو جو سپیدی مائل ہو اور قلزم تک پہونچی ہو خواہ یمن اور بحرین سے لائی گئی ہو۔ بابلی قسم اس کی سیاہ اور چھوٹی ہوتی ہو اور بہت چھوٹی ہوتی ہو عطار لوگون کا قول یہ ہو کہ اچھی قسم اسکی وہی ہے جو بحرانی ہو اور سکے بعد کی جو جدہ کی طرف سے آئے اور کبھی کسی قدر اوسمین سے عبادان تک آجاتی ہو **طبیعت** اوسکی گرم خشک درجہ دوم کی ہو اور یبوست اوسکی نہایت تیسرے درجہ تک ہو **افعال و خواص** ملطف ہو **اعضاے سر** دھونی اوسکی صرع کو نافع ہوتی ہو **اعضاے نفض** دھونی اوسکی چونکا دیتی ہو اور غشی سے ہوشیار کردیتی ہو اوس عورت کو جسے اختناق رحم کا دورہ ہو۔ اور اگر ہمراہ سرکہ اوسکو تناول کرین شکم رواں کرتی ہو جو قسم اوسکی کیون نہ ہو۔

**انفحہ** جسکو ہندی مین جُبنہ اور جاک کہتے ہین **ماہیت** جبنہ کی بہت سی قسم ہین کہ ہر ایک کو ہم ہر ایک حیوان کے باب مین لکھینگے اسلیے کہ جس حیوان کا یہ معدہ ہو اوسکے خواص اسمین ہونگے **اختیار** عمدہ اقسام اوسکی جبنہ خرگوش کا ہو **طبیعت** اوسکی یہ ہو کہ جمیع اقسام جبنہ کی گرم خشک ناری مزاج ہین **افعال و خواص** ہر ایک خون بستہ کی تحلیل کرتا ہو اور دودھ جو منجمد ہو گیا ہو یعنے پھٹ کر پنیر بن گیا ہو اوسکی بھی تحلیل کرتا ہو اور خلط غلیظ کی بھی تحلیل کرتا ہو۔ اور جو چیز پگھلی ہوئی ہو اوسکو بستہ کردیتا ہو۔ جمیع اقسام جبنہ کے مقطع ہین۔ اور ہر ایک سیلان اور نزف جو عورتون کو ہوتا ہو سب کو روکتا ہو اور جمیع اقسام اسکے ملطف بھی ہین اور کچھ شک اسمین نہین ہو کہ باوجود ان خواص کے وہ مجفف بھی ہو۔ جالینوس کہتا ہو کہ مین کسی جبنہ کو ایسے مقام پر استعمال نہین کرتا ہون جس جگہ احتیاج قبض پیدا کرنیکی ہو **اعضاے سر** جملہ اقسام کے جبنہ جبوقت پلانے مین اوسکا استعمال ہو صرع سے نجات دیتے ہین خصوصاً جبنہ قوقی کا جو حیوان جند بیدستر کا ہے **اعضاے نفس اور صدر** جو خون کہ پھیپھڑے مین بستہ ہو گیا ہو اوس کی تحلیل کردیتا ہو **اعضاے غذا** جو دودھ کہ معدہ مین پھٹ کر بستہ ہو جاے اوسکو تحلیل کردیتا ہو اگر سرکہ کے ہمراہ پیا جائے۔ اور جو خون معدہ مین بستہ ہو جاے اوسکی بھی تحلیل کرتا ہو اور معدہ کیواسطے جبنہ ردی ہو **اعضاے نفض** اگر بعد طہر کے لینے بعد فارغ ہونے عورت کے حیض سے اسکا حمول کیا جاے حاملہ ہونے پر اعانت کرتا ہو اور اگر بعد طہر کے پلایا جاے حمل کا مانع ہوتا ہے۔ اختناق رحم کو نافع ہو خصوصاً جبنہ قوقی کے۔ قروح امعا کو مفید ہو خصوصاً جبنہ جھرنامی حیوانکا **سموم** ہر ایک جبنہ فادزہر ہو اور شوکران کے ضرر سے نفع دیتا ہے اور شوکران کیواسطے جبنہ بچہ ہرغالہ کا ہو اور جبنہ بچہ آہو کا ہو اور جبنہ جو بڑا کا ہو جو کہ سیاہ چشم ہو اور جبنہ برہ خواہ بچہ اسپ ششماہہ۔ زہر کی سمیت دفع کرنیکی غرض سے خواہ لا ترغ اور خلندہ

اشیاء کی دفع مضرت کی غرض سے۔ قدر شربت اسکی تین ابولوسات ہے جو برابر ستائیس قیراط خواہ ساڑھے تیرہ ماشہ کے ہے اگر قیراط چار جو کا ہو اور اگر تین جو کا قیراط ہو اسوقت تین ابولوسات مساوی نو ماشہ اور چھ رتی کے ہوگا۔ مقدار شربت اسکی بوزن ایک قیراط کے ہے مترجم اس مقام پر عبارت شیخ کی مضطرب ہے اور صاحب مخزن نے درہم وزن کہا ہے جو وہ دو ماشہ ہوا واسطے رفع ضرر موم کے کاٹنے کے اور انفخہ کی مقدار ہمراہ سرکہ انگوری کیواسطے صرع بلغمی کے لکھی ہے پس مجھے خیال پیدا ہوتا ہے شیخ نے پہلے فقرے مین جو مقدار شربت ساڑھے تیرہ ماشہ کی لکھی ہے واسطے انسان قوی کے ہے اور دوسری مقدار جو ایک قیراط کی لکھی ہے واسطے طفل خردسال کے ہوگی یا انکہ تیرہ ماشہ انفخہ ادن حیوانات کا مراد ہے جنمین سمیت ہو اور جو حیوان سمی ہے اونکا انفخہ ایک قیراط سے زیادہ نہ کھلانا چاہیے بہرحال اس مقام پر اصل کتاب مین یا غلطی نساخ کی ہے یا خود شیخ کو دھوکھا ہوا ہے چنانچہ اور مقامات مین جا بجا ہمنے اسیطرح کی اصلاح کی ہے اور کرینگے انشاء اللہ تعالے نقرس طلا کرنے مین انفخہ کی مقدار دس قیراط ہے۔ بزغالہ کا انفخہ تریاق افعی ہوتا ہے

آملج جسکو ہندی زبان مین آملہ کہتے ہین ماہیت مشہور پھل ہے اسکا مربا بلیلہ کے مربے سے ضعیف ہے اور طریق پروردگی مین آملہ کے ایسے اہتمام قوی کی حاجت نہین جیسے کہ ہڑ کے مربے مین دقت ہے جب آملہ کو دودھ مین تر کرین اوسکو شیر آملہ کہتے ہین طبیعت آملہ کی یہودی کے نزدیک گرم ہے اور اکثر اطبا اسکو بارد کہتے ہین دوسرے درجہ کا اور شرک ہندی کی رای مین یہ ہے کہ آملہ مین قوت تسخین کی ہے اور مین کہتا ہون شاید حق یہ امر ہے کہ آملہ یابس ہے اور قدرے برودت بھی اسمین ہے مترجم کہتا ہے کہ منشاء اضطراب اقوال کا آملہ کی حرارت اور برودت مین نفع کرنا اسکا عضو قلب کو ہے کہ حرارت اور برودت قلبی دونون کو مفید ہوتا ہے اور ایسے ہی ادویہ کے تعین مزاج مین اطبا بمجبوری بالخاصیت کا ایک مسئلہ تسلیم کرتے ہین اور حق یہ ہے کہ صانع حکیم تعالے مجدہ و عم عطائہ کی قدرت قدرت بیچون وچرا کے ہے جو چاہے سو کرے ادراک بشری کی مجال نہین ہے جو کوئی بات قطعی اور یقینی سمجھ سکے افعال و خواص حرارت خون کا اطفاء کرتا ہے زینت بالون کی استواری کرتا ہے اور بالون کو سیاہ کر دیتا ہے آلات مفاصل جو مفاصل عصبی ہین نہایت قوی کرتا ہے اعضاے چشم آنکھ کا مقوی ہے اعضاے نفس و سینہ قلب کو تقویت دیتا ہے اور تذکیہ قلب کرتا ہے یعنے فہم کو بڑھاتا ہے اعضاے غذا معدہ کو قوی کرتا ہے اور اوسکو مضبوط کرتا ہے کہ جرم معدہ استوار ہو جاتی ہے اور پیاس مین سکون پیدا کرتا ہے اور قے مین سکون پیدا کرتا ہے اور اشتہاے طعام کی پیدا کرتا ہے اعضاے نفض معدہ کی تقویت کرتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ شکم مین قبض پیدا کرتا ہے۔ مگر مربائے آملہ شکم نرم کرتا ہے اور ربیلہ رنج و تعب طمث ہے اور بواسیر کو نافع ہے۔

اقحوان جسکو فارسی مین بابونہ گاؤ چشم کہتے ہین ماہیت بعض قسم کی سپید اور ما خضر یعنے میگون اور سپید قسم اسکی قوی ہے اور یہ پتلی پتلی شاخین ہوتی ہین اون پر شگوفہ سپید رنگ کا ہوتا ہے جو مشابہ شگوفہ مردکے ہے بو اوسکی تیز ہوتی ہے اور مزہ مین بھی تیزی ہوتی ہے طبیعت تیسرے درجہ مین گرم ہے افعال و خواص منضج ہے اور تفتیح سدون کی کرتا ہے اور اخر مین قبض بھی ہے اور اقسام سیلان رطوبات کو روکتا ہے اور اسکے ہمراہ تحلیل کی قوت بھی اوسمین ہے مگر قبض اوسکا بسبب تجفیف کے ہے پسینہ کا ادرار کرتی ہے اسیطرح روغن اوسکا اگر ملا جائے رگون کے منہ کو کھول دیتا ہے محلل ہے اور ملطف بھی ہے۔ اورام اور بثور معدہ کے ورم گرم کی تحلیل کرتا ہے اور خون کہ معدہ مین بستہ ہو جائے اسکی تحلیل کر دیتا ہے اور ضماد ورام باردہ کو نافع ہے جراح قروح نواصیر کو نافع ہے اور خشک ریشہ خواہ پیڑیان جو دانہ وغیرہ پر ہوتی ہین اونکو گرا دیتا ہے اور قروح خبیثہ مین اسکا نفع ہوتا ہے اور پٹھے کے جراحات اور جراحات عضل کو نافع ہے آلات مفاصل التواء عضب کے نافع ہے اسطرح پر کہ اسکے جوشاندہ مین کوئی صوف تر کرکے اوسی پٹھہ پر رکھین جسمین التوا کا ضرر پیدا ہوا ہے اعضاے سر نیند کی پیدا کرتا ہے اور اگر اقحوان تازہ کو سونگھین نیند لاتا ہے اور روغن اس کا درد ہائے گوش کو نافع ہے اعضاے نفس و صدر اگر خشک اقحوان کو مثل افتیمون کے تناول کرین ربو کو مفید ہوتا ہے اعضاے غذا قم معدہ کیواسطے خراب چیز ہے مگر یہ بات ہے کہ محلل ہے اور مجفف ہے اور جو چیز بطرف معدہ کے کھنچ کر آتی ہے اوسکو خشک کر دیتا ہے اور خون بستہ کی تحلیل کرتا ہے جو معدہ مین جم گیا ہو اعضاے نفض ادرار بقوت کرتا ہے اور مثانہ مین جو خون منجمد ہو گیا ہو اوسکی تحلیل کرتا ہے جب ماء العسل کے ہمراہ مستعمل ہو اور پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے جسوقت کہ اسکا شگوفہ ورقی شراب کے ہمراہ پلائی جائے اور ادرار حیض کرتا ہے اسیطرح اوسکے روغن کا حمول کرنا کہ وہ بھی بقوت مدرہ ہے ایضاً اوسکے روغن کا حمول صلابت رحم کی تحلیل کرتا ہے۔ اقحوان خشک سکنجبین کے ہمراہ مثل افتیمون کے مستعمل ہوتا ہے اور خلط سودا اور بلغم کو بذریعہ اسہال دفع کرتا ہے۔ اورام مقعدہ کو جو گرم ہون نافع ہے اور بواسیر کی تفتیح کرتا ہے خود اقحوان اور روغن اوسکا بھی۔ اُدرۃ الماء یعنے جو پانی فوطہ وغیرہ مین اوترتا ہے اوس کے

واسطے شق کرنے اور جاک کر دینے کے بعد مفید ہے۔ درد قولنج اور درد مثانہ اور صلابت طحال کو نافع ہے۔ **آذریونہ** سورج مکھی کو کہتے ہیں **طبیعت** گرم خشک درجہ دوم **زینت** سر کہ میں پیسکر لگانے سے باخورہ کو مفید ہے **آلات مفاصل** خاکستر اوسکی ہمراہ سرکہ بطور نطوخ کے عرق النسا پر مفید ہے **اعضاے نفض** دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ پہاڑی سورج مکھی کو جس وقت عورت حاملہ چھوئے خواہ اوسکا حمول کریں فوراً اسقاط حمل کر دیگی سموم جملہ سموم کو نافع ہے خصوصاً جو زہر کاٹنے سے حیوانات کے پیدا ہوتا ہے۔

**اصطرک** کی ہندی کچھ نہیں **ماہیت** دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ میعہ کی ایک قسم ہے اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ زیتون کا گوند ہے اور دخان اصطرک کا بدل ہے دخان کندر کا ہر ایک اثر میں **اختیار** یہ وہی قسم ہے جسکی بو تیز آتی ہو **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** تلیین زیادہ ہے **آلات مفاصل** ماندگی اور کسل کی ادویہ میں ملایا جاتا ہے **اعضاے سر** سبات اور سر گرانی اور درد سر پیدا کرتا ہے اور زکام اور اقسام نزلہ کو نفع کرتا ہے **اعضاے نفس و صدر** کھانسی کو اور آواز کے بیٹھ جانیکو مفید ہوتا ہے **اعضاے نفض** روغن اوسکا صلابت رحم کو نافع ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے اور زخم کو تنقیہ کرتا ہے۔ اور اگر کسیقدر اوسکو ہمراہ علک البطم کے نگل جائیں تلیین طبیعت کرتا ہے **انکد** جسکو سرملہ اور انجن کہتے ہیں **ماہیت** اوسکی یہ ہے کہ اسرب کشتہ کا جوہر ہے اور قوت اوسکی قلعی کے کشتہ کی قوت سے مشابہ ہے **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہی ہے جسکے پرت اور طبقات ہوں اور ہر پرت کے لیے چمک اور کوئی شے غریب اوس سے ملی نہ ہو اور نہ چرک آلودہ ہو اور زود شکن ہو کہ ادھر دباؤ ادھر ٹوٹ گیا **طبیعت** سرد ہے درجہ اول میں اور خشک درجہ دوم میں وزن تجفیف اوسکی سرخ پھٹکری سے جسکو سوری کہتے ہیں کہیں زیادہ ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور تجفیف بلا لذع ہے اور نزف خون وغیرہ کا قاطع ہے جراح اور قروح کو نفع کرتا ہے اور زائد گوشت کو اوڑا دیتا ہے اور زخم کا اندمال کرتا ہے۔ اگر تازہ چربی کے ہمراہ اوسکو موضع سوختہ پر رکھیں اوس مقام پر قرحہ نہ پڑے گا اور اگر جلے ہوئے مقام پر زخم پڑ چکا ہو موم اور سپیدہ انکد میں ملا کر استعمال کریں تو قرحہ بھر جائے گا **اعضاے سر** نکسیر جو دماغی ہے اوسکو بند کر دیتا ہے اوس قسم کو جو پردہ ہائے دماغی سے خون آتا ہو **امراض چشم** صحت چشم کی حفاظت کرتا ہے اور جو چرک قرح چشم میں ہو اوسکو دور کر دیتا ہے۔

**اعضاے نفض** اگر اوسکا حمول کریں نزف الدم خواہ رطوبت جو رحم سے نکلتی ہو اوسے نفع کرتا ہے **ابدال** بدل اوسکا کشتہ قلعی سیاہ کا ہے۔

**افتیمون** جسکو ہندی زبان میں اکاس بیل اور امل بیل کہتے ہیں **ماہیت** تخم بھی ہے اور کلیاں بھی اور تیلی تیلی شاخیں باریک اور نازک اور تیز اور گرم مزہ میں تیزی ہے تیج اوسکا سرخ ہوتا ہے قوت نباتی اوسکی مثل قوت حاشائی ہے مگر حاشا اوسکی بہ نسبت ضعیف تر ہے اور بعض کا قول ہے کہ افتیمون بھی قسم حاشا سے ہے **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہی ہے جو اقریطی ہو اور مقدسی ہو اور وہ مائل بسرخی ہوتی ہے اور جو قسم کہ اوسکی سرخ تیز تر ہو اور بو اوسکی تند ہو وہی عمدہ و زیادہ ہے **طبیعت** جالینوس کے نزدیک تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور بعضوں کہتے ہیں کہ تیسرے درجہ میں گرم ہے اور آخر درجہ اولی میں خشک ہے **افعال و خواص** نفخ میں تسکین دیتی ہے اور کھول اور مشائخ کو موافق ہے امراض سوداوی کو دور کرتی ہے **آلات مفاصل** تشنج کو نافع ہوتی ہے **اعضاے سر** مالیخولیا اور صرع کو مفید ہے **اعضاے غذا** کرب پیدا کرتی ہے اون لوگوں کو جنکے مزاج پر صفرا غالب ہو گیا ہو اور قے پیدا کرتی ہے ایسے ہی اشخاص میں اور یہ دوا منجملہ ان اشیا کے ہے جو تشنگی پیدا کرنیوالی ہے **اعضاے نفض** مقدار شربت جرم افتیمون سے چار درہم ہے اور مطبوخ کی مقدار شربت دس درخمی جو برابر دس درہم کے ہے شہد کے ہمراہ اور نمک کے پلائی جاتی ہے پس بقوت اسہال سودا کرتی ہے اور بلغم کا بھی مسہل ہے۔ اور بعض اطبا کہتے ہیں کہ جرم سے اوسکے دو درہم تک اور مطبوخ سے چار درخمی تک مقدار شربت ہے۔ اور واجب ہے کہ پلانے کے وقت روغن بادام اور سپر طالدین اور زیادہ اہتمام اوسکے جوش دینے میں نہ کریں۔

**اسطوخودوس** جسکو ہندی میں دہار اور بنگالہ میں تنتنہ کہتے ہیں **ماہیت** ایک پتی ہے جسمیں باریک اور تیلی نوک ہوتی ہے جیسے جَو کے دانہ میں ہوتی ہے مگر اسطوخودوس کی نوک اور اوسکی پتی جَو کی پتی سے لانبی زیادہ ہوتی ہے اور اسمین تیلی تیلی شاخیں سیاہ سیاہ ایسی ہوتی ہیں جیسے افتیمون میں ہوتی ہیں کہ کلیاں اور ثمر نہیں ہوتا ہے۔ مزہ اسطوخودوس کا تیز کسیقدر تلخی لیے ہوئے ہوتا ہے اور مرکب ہے جوہر ارضی بارد سے اور جوہر ناری لطیف سے **طبیعت** اوسکی گرم درجہ اول اور خشک درجہ دوم میں ہے **افعال و خواص** محلل ہے اور بسبب تلخی کے ملطف ہے اور اسی طرح شراب اسطوخودوس بھی محلل اور ملطف ہے تفتیح سددوں کی کرتی ہے اور جلا بھی اسمین ہے اور تھوڑا سا قبض بھی ہے

بدن کی تقویت کرتا ہے اور احشاء اندرونی کا مقوی ہے عفونت کو منع کرتا ہے آلات مفاصل جوشاندہ اسکا دردہائے عصب میں سکون پیدا کرتا ہے اور پسلیوں کے درد کا مسکن ہے اور شراب اوسکی ہمیشہ کے امراض بارد کیواسطے نہایت نافع دوا ہے پس ضرور ہے کہ ایسے بیمار دنکو اوسکے پلانے کی مواظبت کی جائے اور جو شخص ضعیف العصب ہو خواہ مرض بارد عصب مین مبتلا ہو ہمیشہ اوسکا استعمال کیا کرے اعضائے سر مالیخولیا اور صرع کو نافع ہے اعضائے غذا کرب لاتا ہے اون لوگون پر جنکے مزاج پر صفرا غالب ہے اور قے پیدا کرتا ہے اور پیاس بھی اوس سے پیدا ہوتی ہے اعضائے نفض آلات بول کو قوی کرتا ہے اور بلغم اور سودا کا اسہال کرتی ہے جالینوس نے اسطوخودس کی یہ خاصیت بیان نہین کی ہے۔ مقدار شربت زیادہ سے زیادہ اسکی بارہ کسونا جو قریب پانچ درہم کے ہے ہمراہ شراب صاف کے خواہ سکنجبین اور تھوڑے سے نمک کے۔

اشق جسکو ہندی مین کاندر کہتے ہین ماہیت طرسوس کا گوند ہے اور بیشتر نام اوسکا لزاق الزبیب بھی رکھا جاتا ہے یعنے سونے کا چسپان کرنیوالا اسلیے کہ کاغذ اور لوح اور دفتیان وغیرہ سب پر سونا اسی کے ذریعہ سے چڑھایا جاتا ہے اختیار عمدہ قسم اوسکی وہ ہے جو مشابہ لبان کے ہو اور خوشبو اوسکی مثل بوئے جندبیدستر کے ہو اور بشدت ملتا ہو یعنے بھربھرا نہ ہو اور خاشاک وغیرہ سے صاف اور پاک ہو۔ اور بعض کا قول یہ ہے کہ عمدہ قسم اسکی وہ ہے جو کندر کے مشابہ ہو اور کثیف ہو اور بو اوسکی کشنیز کی سی ہو اور مزہ اوسکا تلخ ہو طبیعت آخر دوم مین گرم ہے اور اول درجہ مین خشک ہے افعال اور خواص تحلیل اور تجفیف اسکی قوی ہے اور لذع پیدا کرنا اسکا قوی نہین ہے اور تفتیح اوسکی اس درجہ تک پہونچی ہے کہ رگون کے منہ سے خون جاری کردیتی ہے۔ ادویہ مسہلہ کی اصلاح مین داخل کیجاتی ہے اور تلئین اور جذب کی قوت اسمین ہے اورام اور بثور طلا بھی اسکا کیا جاتا ہے اور لیپ بھی لگایا جاتا ہے پس خنازیر اور صلابات اور سلع یعنے تھوڑی کو بھی نافع ہوتی ہے جراحات اور قروح خراب زخمون کو نافع ہے اور گوشت زائد کو سڑا دیتی ہے جو خبیث ہے اور اچھا گوشت پیدا کرتی ہے آلات مفاصل عرق النساء کے درد کو اور درد تہیگاہ اور مفاصل کو پلانے کے ذریعہ سے نفع کرتی ہے شہد کے ہمراہ خواہ آب جو کیساتھ۔ اور اگر شہد اور زفت ملاکر ضماد کرین تحجر مفاصل کو تحلیل کردیگی۔ اور اگر سرکہ اور شورہ ملاکر اور روغن حنا کے ہمراہ استعمال کرین اعیا اور ماندگی کو نفع کرتی ہے امراض چشم پلکون کی خشونت کو نرم کرتی ہے اور جرب جفانکو بھی نافع ہے اور بیاض چشم کو جلاکرکے دور کرتی ہے اور رطوبت چشم کو نافع ہے اعضائے نفس اور صدر ربو اور عسر نفس اور انتصاب نفس کو مفید ہے اگر اسکا لعوق شہد کے ساتھ چاٹا جائے خواہ آب جو کے ہمراہ اور قروح حجاب کو پاک کرتی ہے اور خوانیق جو بلغم سے پیدا ہون خواہ مرہ سودا سے اونکو نافع ہے اعضائے نفض ادرار بول کرتی ہے اسقدر کہ خون پیشاب آنے لگتا ہے۔ اور کدو دانہ کا اخراج کردیتی ہے اور مسہل ہے جنین زندہ ہو کہ مردہ دونوں کا اخراج کردیتی ہے اور حیض کا ادرار کرتی ہے اور اگر سرکہ ملاکر صلابت انثیین پر لگائی جائے پس نرم کردیتی ہے مقدار شربت اوسکی ایک درہم ہے مصلح اوسکا تخم کرفس ہے اعضائے غذا اگر ایک درمی جو کہ برابر ایک درہم کے ہے مستعمل ہو تو تپ طحال اور جگر کو نافع ہے اسیطرح اگر تخم کیساتھ طلا کرین اوراستسقا کو نافع ہے ابدال اوسکا وہ چیز ہے جو شہد مکھی کے چھتہ مین ہوتی ہے

انجدان جسکو ہندی مین ہینگ کہتے ہین ماہیت بعض قسم اوسکی سپید ہوتی ہے اور وہ مادہ ہے اور ایک قسم اوسکی سیاہ ہے اور یہ قوی تر ہے اور سیاہ غذا کے اقسام مین داخل نہین ہوتی ہے بیخ اوسکی قریب اشترغار کے ہے فرہ مین اور طبیعت اوسکی ہوائی ہے اور اشترغار دیر ہضم ہے اور یہ اوسکی منزلت پر نہین ہے اگرچہ بطئی الہضم زیادہ ہے مگر حلتیت جو اسکا گوند ہے اوسکو ایک باب مین جداگانہ ہم ذکر کرین گے۔ انجدان کا جوشاندہ یا عصیر اگر استعمال کرین بہتر ہے اوسکے جرم سے طبیعت تیسرے درجہ کی گرم خشک ہے افعال اور خواص ملطف ہے اور جڑ اوسکی نفخ پیدا کرتی ہے اور اگر بدن کی مالش انجدان سے کیجائے خصوصاً اوسکے دودھ سے مواد کو بطرف خارج کے بقوت جذب کرے گی زینت بوے بدن کو بدل دیتی ہے اگر اوسکو زیت کے ہمراہ ضماد کرین وہ رنگت سرخ کھجین کی یا خون کی جو آنکھ کے نیچے پیدا ہوجاتی ہے اوسکو دور کردیتی ہے اورام اور بثور دبیلہ کے اقسام جو اندرون جسم مین ہوتے مین اونکو نفع کرتا ہے۔ اور اگر اوسکو خواہ اوسکی جڑ کو مرہم مین ملائین خنازیر کو نفع کریگا آلات مفاصل جب اسکو روغن ایرسا خواہ روغن حنا سے ملاکر استعمال کرین وجع مفاصل کو نفع کریگا خاص کرکے اعضائے غذا بیخ اوسکی ڈکار زیادہ لاتی ہے اور روانی شکم کو بند کرتی ہے۔ اور خود انجدان بطئی الہضم ہے مگر ہاضم اور اشیا کی ہے اور معدہ کو گرم کرتی ہے اور قوی کردیتی ہے اور اشتہا کو زیادہ کردیتی ہے اعضائے نفض انجدان کو پوست انار کے ہمراہ سرکہ مین

بخور کرین اور استعمال کرین اسیر معدہ کو زائل کرتی ہو اور ادرار کرتی ہو۔ براز کو بدبو کرتی اور مخرج براز کو گندہ اور بدبو کردیتی ہو اور مثانہ کو مضر ہو **مسموم** فاد زہر سموم کی ہے

**اشترغار** جسکو ہندی زبان میں اونٹ کٹارہ کہتے ہین **ماہیت** اوسکی مشہور ہو اور اصوب استعمال اوسکے سرکہ کا ہو اور یہ دوا قریب انجدان کے ہو طبیعت مین اور اوس سے زیادہ ردی اور خراب ہو **طبیعت** اوسکی گرم خشک آخر درجہ سوم مین اور معروف ہو **اعضاے غذا** سرکہ اوسکا جید ہو واسطے معدہ کے کہ معدہ کا تنقیہ کرتا ہو اور تقویت دیتا ہو اور اشتہا کھولدیتا ہو اور جرم اوسکا بجہت لذع کے متلی اور ابکائی پیدا کرتا ہو اور معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہے اور دیر کے بعد ہضم اوسکا معدہ مین ہوتا ہو **حمیات** خاصہ اوسکا یہ ہو کہ جو تپ لرزہ اور بخار کو نفع کرتی ہو

**انبرباریس** بھی وہی زرشک ہے ایک قسم اسکی گول ہوتی ہو اور سرخ اور یہ زمین نرم مین پیدا ہوتی ہو دوسری قسم سیاہ اور لانبی اوسکی یہ رنگ مین خواہ پہاڑ زمین پیدا ہوتی ہو اور یہی قسم اقوی ہو **طبیعت** سرد خشک آخر درجہ سوم کی ہو **خواص** قاطع صفرا کی ہو بخوبی قطع کرتی ہو **اورام اور بثور** اسکی خاصیت سے ہو کہ اورام حارہ کو بطور ضماد کے نافع ہوتی ہو **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کی مقوی ہو اور پیاس کو اچھی طرح قطع کرتی ہو **اعضاے نفض** طبیعت کو بستہ کرتی ہو اور سحج اور سیلان خون جو اسفل کیطرف سے ہو اوسکو نافع ہے

**اسفنج** جسکو ابر مردہ کہتے ہین **ماہیت** ایک جسم دریائی ہو نرم نرم اور متخلخل جیسے غدد دبانے سے دبجاتا ہو اور پھر جب ہاتھ اوٹھالو پھول آتا ہو کہتے ہین کہ وہ ایک حیوان ہو جو پانی کے متصل رہتا ہو اور پانی سے جدا نہین ہوتا **اختیار** تازہ قسم اوسکی زیادہ تر قوی ہو اور تجفیف اوسکی زیادہ ہو بسبب نمکینیت اوسکی طبیعت کے جو دریا کی طبیعت قوی سے ماخوذ ہو **طبیعت** اول درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین یابس ہو اور پتھر جو اوسمین سے برآمد ہوتا ہو اوسکی طبیعت بھی قریب اوسی کے ہو اور حرارت اوسمین کم ہو **افعال و خواص** قوی التجفیف ہو خصوصاً تازہ اور نیا اسفنج اگر زیت سے جلایا جاے۔ اسی طرح خاکستر اوسکی بھی خون کے بہنے کو جو بوجہ کٹ جانے خواہ چاک کرنے کسی عضو کے برآمد ہوتا ہو منع کرتا ہو اور آگ کو اوسمین جلا کر کسی موضع خاص پر رکھتے ہین پس داغ دیتا ہو اور بجھکو۔ اور یا اینکہ وہ جوہر نرم ہو مگر خون کو روکتا ہو اور تیز رگون کے منہ کو مفتول کرکے اور درآوردہ کرکے روانی خون کو بند کردیتا ہو پتھر جو اسفنج سے نکلتا ہو بدون سخونت پیدا کرنیکے ملطف ہو اور تجفیف پیدا کرتا ہو اور جلا کرتا ہو **اورام اور بثور** اورام بلغمیہ کی تخفیف کرتا ہو **جراح اور قروح** سرکہ مین ڈبو کر جراحات پر رکھا جاتا ہو پس اندمال ختم کرتا ہو اور شہد کے ہمراہ پکا کر لگانے سے ناسور ہاے کہنہ کو مندمل کرتا ہو اسیطرح خشک اسفنج بھی قروح پر رکھا جاتا ہو اور پانی اور شراب مین تر کرکے بھی رکھتے ہین اور رطوبہ کہنہ کو خشک کردیتا ہو **اعضاے نفس و صدر**۔ اگر اسفنج زیت مین جلایا جاے علاج نفث الدم کے لائق ہوگا **اعضاے نفض** جو سنگ ریزہ اسفنج مین موجود ہو مثانہ کی پتھری کو پارہ پارہ کردیتا ہو اسکا قائل گروہ اطباہے سوای حکیم جالینوس کے وہ کہتا ہو کہ مستبعد اور دور از قیاس ہو کہ اثر قوت اوسکی مثانہ تک پہونچے بلکہ سنگ گردہ کی تفتیت کردے گا۔

**آبار و آنک** **ماہیت** انکی سیاہ قلعی خواہ سیسہ ہو انمین ایک جوہر مائی ہو کثرت سے جسکو برودت نے منجمد کردیا ہو اور ہوائیت و ارضیت ہو جو بہت زیادہ نہین ہو۔ دلیل اسکی رطوبت پر جیسا کہ جالینوس کہتا ہو یہی ہو کہ جلدی پگھلتا ہو اور ہوائیت پر دلیل یہ ہو کہ بشدت بودار اور پھیکا ہو اور یہ بھی دلیل ہو کہ اگر زمین کی تری مین اوسکو رکھیں پھول جاتا ہو اور بڑھتا ہو اورام کیواسطے اسکی تبرید زیادہ ہو **طبیعت** مین سرد اور تر دوسرے درجہ کا ہو **اورام اور بثور** دستہ اوسکھرل اسکا بناکر بعض قسم کی ادہان اور روغن اوسمین ٹپکا کر رگڑنے سے جو تیز غلیظ اور گاڑھی پیدا ہوتی ہو اورام گرم کو مفید ہو اور درد اونکی تبرید کی ہو اور جس اورام مین قیح اور پیپ پڑگئی ہو تا اینکہ سرطان کو بھی مفید ہوتی ہو۔ خنازیر اور غدد اور قروح مفاصل پر سیسہ کا ایک پتھر بنا کر مضبوط باندھتے ہین سب کو پگھلا دیتا ہو **جراح اور قروح** پیسا ہوا اسرب جو ابھی مذکور ہوا ہو اور جلا ہوا کشتہ اسکا اور خصوصاً کہ مغسول ہو چکا ہو جراحات خبیثہ اور سرطانی قروح کو نافع ہوتا ہو اور مفاصل کے قروح کو مفید ہو **آلات مفاصل** دونون چیزین اسرب کی جو ابھی مذکور ہوئین قروح مفاصل کو فائدہ کرتی ہین اور اگر اونکو التواے مفاصل پر خواہ مفاصل پر جو غدد اور گرہیان پیدا ہو جاتی ہین اون پر لگائین اونکو بھی پگھلائین **اعضاے چشم** اسرب سوختہ قروح چشم کو نافع ہو خصوصاً بعد دھو ڈالنے کے اور اسیطرح وہ آشوب چشم جو خشک ہو اور اوسمین آنکھ سے پانی نہ بہتا ہو **اعضاے نفس و صدر** اسرب سوختہ قروح پستانکو نافع ہو اور اسیطرح تیل مین پیسا ہوا اور جلا ہوا اسرب جو اوپر مذکور ہوا ہو **اعضاے نفض** پیسا ہوا اور جلا ہوا اسرب بواسیر کو مفید ہو اور ایک پترا اسرب کا کمر کے نیچے باندھا جاے پس خواب ہاے متواتر خواہ احتلام روزانہ کو برطرف کرتا

ہے اور شہوت باہ مین سکون پیدا کرتا ہے۔ وہی دونون اسرب مغسول محرق اور
احراق کے بعد قروح ذکر اور خصیتین اور اورام ہر دو عضو کو نافع ہین۔

**اشنان** جسکو جلا کر سیاہ سجی بناتے ہین **ماہیت** اوسکی مشہور ہے اور چند قسم
کی ہوتی ہے لطیف تر اوسکی وہی قسم ہے جو سپید ہو اوسکو خرء العصافیر یعنے چڑیا کی بیٹ
بھی کہتے ہین اور نہایت حاد اور تیز وہ قسم ہے جو کہ سبز ہو **افعال و خواص** جلا
کنندہ ہے اور منقی ہے اور مفتح ہے **اعضاے نفض** نصف درہم اوسکا عسر بول
کو دفع کرتا ہے اور پانچ درہم کے استعمال سے اسقاط جنین زندہ خواہ مردہ
کا ہو جاتا ہے۔ اور نصف درہم اشنان فارسی کا ایک درہم نمک دار حیض کرتا ہے
اور تین درہم اوسکا استسقاء کے پانی کو نکال دیتا ہے **سموم** دس درہم اوسکا
زہر قاتل ہے۔ اور سبز اشنان کے دھوئین سے ہوام گریز کرتے ہین۔

**اصابع صفر** جسکو ہندی مین ہنس پدی کہتے ہین **ماہیت** شکل اوسکی مثل ہتیلی
کے ہے اور ابلق ہے سپیدی اور زردی دو رنگ اوسمین ہوتے ہین ایک قسم اوسکی
سخت ہے اوسمین تھوڑی سی شیرینی ہوتی ہے اور بعض قسم اوسکی زرد جسمین کسیقدر
تیزی بدون سپیدی کے ہوتی ہے **طبیعت** تقریباً اول درجہ مین گرم خشک ہے
**افعال و خواص** فضول غلیظ کی خوب محلل ہے **زینت** اوسمین خاصیت
ہے کہ جلد کو چرک وغیرہ سے پاک صاف کرتی ہے **آلات مفاصل** اوسمین خاصیت
ہے کہ اعضاء عصبیہ کو نفع کرتی ہے اور آفات عصب سے نافع ہے **اعضاے سر**
نافع جنون ہے خاص کرکے **ابدال** بدال اوسکا خاص جنون کے لیے ہموزن
اسکا اوسکے ڈیوڑھی ہزار چشان اور ثلث وزن اصابع صفر کے سعد کوفی ہے

**اوعالی ماہیت** اوسکی یہ ہے کہ ایک روغن گرم زیادہ گاڑھا مثل شہد کے بلکہ شہد
سے زیادہ غلیظ جو ایک درخت کی شاخ سے حاصل ہوتا ہے اور شیرین ہوتا ہے اور
اوس سے روغن یون بنایا جاتا ہے کہ اوسکے شگوفہ کا روغن ہے ملا دیا جاتا ہے اور
اسکو اوعالی اور روغن شہد بھی کہتے ہین **اختیار** عمدہ وہی قسم ہے جو زیادہ صاف ہو
اور خوب گاڑھا اور جتنا پرانا اور کہنہ ہو بہتر ہوگا **طبیعت** حار رطب ہے اور
حرارت اوسکی رطوبت سے زیادہ ہے **جراح اور قروح** سب کی خارش کو طلا کرنا
اوسکا نافع ہے **آلات مفاصل** مفاصل کے اقسام درد کو نفع کرتا ہے **اعضاے سر**
اسمین منگی اور کسل پیدا کرنے کی خاصیت ہے **اعضاے چشم** ظلمت کو زائل
کر دیتا ہے جب بطور سرمہ کے اوسکو آنکھ مین لگائین **اعضاے نفض** تین اوقیہ
یہ روغن جو برابر ساڑھے آٹھ تولہ کے ہوا اور فی اوقیہ پانی کے جو چھیق لے کے قریب ہوا

ایکمرتبہ پلانیسے اسہال مرہ اور اخلاط مراری کا کرتی ہے اور کسل پیدا کرتی ہے
اور ارخا یعنے جوڑبند ڈھیلا کر دیتی ہے بس اسکے استعمال میں اسطرح مبالغہ
نہ کرنی چاہیئے اور جو کوئی استعمال کرے اوسکو کچھ خوف کرنا چاہیئے اون دستونکی تکلیف
وغیرہ سے جو اسکے استعمال سے آئین اسلیے کہ اگرچہ خراب طور سے اسہال ہوتا ہے مگر سلامت حال
بھی اوسکے ہمراہ ہے بلکہ واجب ضروری امر یہ ہے کہ اسکا مسہل پی کر سو نہ جاے۔

**اغالوجی** ایک لکڑی ہندی ہے خواہ اعرابی ہے خوشبو نقشی جلد اوسکی یعنے اوسکی پوست
پر نقوش اور خطوط ہوتے ہین عطر مین داخل ہوتی ہے اوسمین قبض ہے اور تھوڑی
سی تلخی بھی ہے **اعضاے سر** جوش کرکے اوس سے کلی کرنا خوشبوی دہن پیدا
کرتا ہے **اعضاے نفس و صدر** درد پہلو کو نافع ہے **اعضاے غذا** درد جگر
کو مفید ہے اور ایک مثقال اوسکا لزوجت معدہ اور ضعف معدہ کو نافع ہے
**اعضاے نفض** اگر پانی کیساتھ پلائی جاے آنتون کے قروح کو نافع ہے
اور مروڑا جو حرارت سے ہو اوسکو مفید ہے۔

**ام غیلان** جسکو ہندی مین ببول و کیکر کہتے ہین **ماہیت** ایک درخت صحرائی
مشہور ہے **طبیعت** اوسکی سرد و خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور اقسام سیلان
خون کو روکتی ہے **اعضاے نفض** نفث الدم کو مانع ہوتی ہے **اعضاے
نفض** سیلان زخم کو نافع ہے۔

**اذاراقی** جسکو ہندی مین کچلا اور زہر کچلہ کہتے ہین وہ اور چیز ہے **ماہیت** ایک قسم
کف دریا کی ہے کہ بستہ ہوتا ہے اور رلا ہوا اور لپٹا ہوا حلقہ نامے گھانس خواہ
قصب سے ہوتا ہے اور یہ دوا تیز بہت ہے اور بسبب حدت کے اوسکے استعمال
پر جسارت نہین کیجاتی ہے مگر بطور طلا کے **زینت** چھائین کو دور کرتی ہے اور ورم
اور شور شور لبینہ کو نافع ہے **جراح اور قروح** خارش جو متقرح ہو اور داد کے جملہ
اقسام کو نافع ہے **آلات مفاصل** ضماد اسکا عرق النسا کو مفید ہے۔

**آزاد درخت** نیب ور بکائن کے علاوہ کوئی اور درخت ہے **ماہیت** اوسکی
مشہور ہے پھل اسکا مشابہ بیر کے اور ملک سے ہین اسکا نام شجرۃ الہلیلج اور کنار ہے اور طبرستان
مین ظاحسک کہتے ہین اور یہ درخت بڑا ہوتا ہے اور بڑے بڑے درختون مین اسکا
شمار ہے **طبیعت** شگوفہ اسکا تیسرے درجہ مین گرم ہے اور اول آخر مین خشک ہے
**افعال و خواص** شگوفہ اسکا مفتح سدون کا ہے **زینت** اسکے پتے کا
پانی قمل یعنے جون کو قتل کرتا ہے اور بالونکو بڑھاتا ہے اور خاص کر عود قرح کے
جب شراب کے ہمراہ استعمال کیے جائین **اعضاے سر** شگوفہ اوس کا

مفتح سدہ دماغی ہی اعضاے نفس اور صدر بھیل اوسکا سینہ کو نہایت مفر ہی کو تقال ہی اعضاے غذا بھیل اوسکا معدہ کیواسطے ردی ہی اور کرب پیدا کرتا ہی حمیات کہتے ہین کہ جوشاندہ اوسکے پون کا جسکو ڈاڑھی کہتے ہین شاہترہ اور ہلیلہ مزوق کے ہمراہ حمیات بلغمیہ کو نافع ہوتا ہی سموم عصارہ اوسکے اطراف کا جملہ سموم کی سمیت کا مقابلہ کرتا ہی یعنے اصلاح کرتا ہی اور بھیل اوسکا بیشتر سم قاتل ہوتا ہی ابدال اوسکے درازکر خمین بدل سادس کا شہد نافع ہے۔

ایرسا جو بنام بیخ بنفشہ مشہور ہی ماہیت یہ جڑ ہی سوسن آسمان گونی کی یہ ایک گھاس ہی جسکی شاخین پھیلتی ہین اور ایسکی طرح طرح کی ہوتی ہین مرکب چند الوان سے سپیدی اور زردی اور آسمانی اور فرفیری یعنے بنفشی اور اسی جہت سے اسکو ایرسا یعنے قوس قزح نام رکھتے ہین اور یہ جڑین اوسکی رنگین کہلاتی ہین تی اوسکی ایک ہوتی ہی اور جب پرانی ہو جاوی بوسیدہ ہوکر گرپڑتی ہی اختیار جید اوسکی وہ قسم ہی جو سخت ہو اور گٹھے ہوئے گروا اندام کر توڑنے ٹکڑے ٹکڑے نہو جاوی اور سطبر ہو اور سرخی مائل پاکیزہ بوکا اوسمین گندہ پانی کی بو نہ آتی ہو جیسے سڑا ہوا پانی تالاب وغیرہ کا ہوتا ہی اور کسیقدر زبان کو چکھنا اوسکا کاٹتا ہو اور گزندہ پہونچاتا ہو اور چھینک بقوت لاے طبیعت دوسرے درجہ مین گرم خشک ہی افعال و خواص منضج ہی مفتح ہی جلا کرتی ہی منقی ہی اور فشردہ اوسکا ماء العسل ملاکر بلغم غلیظ کو پاک کرتا ہی اور اوسکو خارج کر دیتا ہی زینت ہو دن اوسکے خرق ملاکر چھائین اور نمش کو دور کرتا ہی اور تنہا بھی اوسکا یہی فعل ہی اورام اور شبور او بالا ہوا ایرسا جملہ صلابات کو نرم کرتا ہی اور اورام غلیظہ اور خنازیر اور شبور لبنیہ کو بھی نرم کرتا ہی جراح اور قروح جو قروح چرک آلودہ ہون اونکو نفع کرتا ہی اور نواصیر مین گوشت پیدا کرتا ہی اگرچہ بطور ذرور یعنے چھڑکنے کے مستعمل ہو اور ہڈیون پر گوشت اوگا کر اونکو چھپا دیتا ہی آلات مفاصل آیا اصابع کی درد کو دور کر دیتا ہی اور اگر سرکہ کیساتھ خواہ کسی شراب کے ہمراہ اسکو تناول کرین تشنج اور ہتک عضل کو نافع ہی اور حقنہ اسکا عرق النسا کو مفید ہی اعضاے سر خواب آور ہی اور درد سر کو دور کرتا ہی اور روغن اسکا ہمراہ سرکہ کے دوی اذن یعنی کان کے گونجنے کو دور کرتا ہی اور نزلات مزمنہ کو منع کرتا ہے۔ اور روغن اسکا نتھنون کی بدبو کو زائل کر دیتا ہے اور جوشاندہ مین اسکے یہی اثر ہے اور تفضع یعنے خوف اور ڈرنے سے نفع کرتا ہی اعضاے چشم آنسو کو زیادہ نکالتا ہی اعضاے نفس درد پہلو اور ذات الجنب کو نافع ہی اور کھانسی کو خصوصاً جو کھانسی رطوبت غلیظہ سے آتی ہو اور نفخات الریہ اور عسر نفس اور خناق کو مفید ہی اور جو فضول مختبس کہ اونکا دفع دشوار ہو اونکو سینہ سے خارج کر دیتا ہی بسبب تلطیف زائد کے جو اوسمین ہی ہمراہ تفتیح کے اور مِن صدر مین ہمراہ تفتیح کے پایا جاتا ہی مضمضہ کرنا اوسکا لہات یعنے کوے کو لاغر کرتا ہے اعضاے نفض بواسیر کے منہ کھولدیتا ہی اور مغص یعنے مروڑ زائل کرتا ہے اور ندی اور کثرت احتلام کو دور کرتا ہی طمث کا ادرار کرتا ہی شراب کے ہمراہ اگر استعمال کیا جاے۔ صلابت رحم کیواسطے اور جو درد کہ برودت سے رحم مین عارض ہوا ہو اوسکے جوشاندہ مین بیٹھنا مفید ہوتا ہی فرزجہ اسکا شہد ملاکر اسقاط کرتا ہی۔ اور روغن اسکا زخم کو نافع ہی اور زرداب درمرہ اور بلغم کو بآسانی دفع کرتا ہی اگر ایرسا کہنہ اور مفتت کا استعمال کیا جاے اور مقدار شربت اوسکی ایک وقیہ سے لیکر سات درخمی تک ہی جو برابر ڈیڑھ تولے کے ہی تقریباً اعضاے غذا درد جگر اور طحال بارد کو اگر سرکہ ملاکر پلایا جاے مفید ہی خصوصاً واسطے طحال کے اور استسقا کو نافع ہی حمیات نوبتی اور رعشہ اور سردی کو زائل کرتا ہی سموم اگر سرکہ کے ساتھ پلایا جاے جمیع سموم کو نافع ہی

انجرہ جسکو ہندی مین بانبین اونگن کہتے ہین ماہیت رنگ اوسکے تخم کا شبیہ لون تخم کتان کے ہی مگر فرق یہ ہی کہ چھوٹا ہوتا ہی اور چپٹا ہی اور طول اوسکا بھی اوسقدر نہین ہی اور جس چیز سے ملتا ہی اوسمین لذع پیدا کرتا ہی حتے کہ لعاب مین بھی لذع پیدا کرتا ہی طبیعت اونگن تخم اوسکا اوسط درجہ اول سوم مین گرم ہین اور دوسرے درجہ مین یابس ہین اور تخم اونگن مین خشکی کمتر ہی بہ نسبت اونگن کے افعال و خواص جاذب مقرح ہی اور محلل بھی اور محرق ہی اور بعض اطبا نے کہا ہی کہ امتحان اوسکا قوی نہین ہی اور اوسمین قوت منفخہ ہی اور اوسمین جلاے شدید ہی اور اسمین لذع پیدا کرنا قروح کا نہین ہی۔ اور جسوقت انجرہ کو گوشت مین پختہ کرین اوسکے افعال سے گوشت مانع ہو جاتا ہی اور خواص انجرہ کے باقی نہین رہتے اورام اور شبور سرکہ ملاکر اوسکا ضماد کرنا تحلیل کو شگافتہ کرتا ہی نفع بھی کرتا ہی اور تخم اونگن کا ضماد سرطان کو نافع ہی اور اسیطرح خاکستر اوسکی جراح اور قروح خاکستر اوسکی ہمراہ نمک کے اون زخمونکو نافع ہی جو کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور قروح خبیثہ اور قروح سرطانیہ کو مفید ہی آلات مفاصل ضماد اوسکا ہمراہ نمک کے التوا عصب کو مفید ہی اعضاے سر تری اوسکی کو ختم کرکے رعاف کو مفید ہی اور تخم اونگن خشم کو یعنے خوشبو بدبو کے نہ معلوم ہونیکو مفید ہی اور سدہ ہاے مصفات کو جو ہڈی ناک کی ہے بقوت تفتیح کرتا ہے اور تخم اونگن کا ضماد دانت الیٹر یتکو آسانی سے واقع کرتا ہی اور ضماد کرنا اوسکا اورام پس گوش کو جسکو [illegible] کہتے ہین نفع کرتا ہے اعضاے نفس اور صدر حب آب جو کے ہمراہ اسکو استعمال

کرین سینہ کو پاک کریگا۔ اور جوشاندہ اوسکے برگ کا جب آبجو کے ہمراہ استعمال کیا
جاے سینہ مین جو اخلاط غلیظ ہین اونکو خارج کر دیگا اور تخم اوسکا قوی تر ہی
اور ربو اور نفس انتصاب کو اور رفات الجنب بارد کو نافع ہی **اعضاے نفض** باہ کو
برانگیختہ کرتا ہی خصوصاً تخم اوسکا طلا کرنیسے اور فم رحم کی تفتیح کرتا ہی کہ منی کے ٹھہر جانیکی
رحم مین قابلیت ہوتی ہی۔ اسیطرح اگر پیاز اوسکا بیضہ کے ہمراہ کھایا جاے اور اگر ہمراہ
مرمکی کے حمول کیاجاے اورار حیض کریگا اور رحم کو کھولدیتا ہی۔ اسیطرح اگر جوشاندہ
اوسکا ہمراہ مرمکی کے پیاجاے اورار طمث کریگا۔ برگ تازہ اوسکے رحم کی بلندیکو جو بعض
نتو الرحم مین ہوجاتی ہی بٹھادیتا ہی جب بطور ضماد کے لگائی جاے۔ بلغم خام کو بجہت
اپنی جلاکے بذریعہ اسہال کے خارج کر دیتا ہی نہ بوجہ قوت مسہلہ کے جو اوسمین ہی روغن
اوسکا زیادہ تر مسہل ہی بہ نسبت روغن قرطم کے اور جوشاندہ اوسکے برگ کا ہمراہ سویق
کے ملین طبع ہی۔ اگر ارادہ ہو کہ اسہال اسکا رقیق ہوجاے اوسکے دانہ کا لب نکالین اور
سویق کے ہمراہ اوسکو پیسین اور شراب مین اوسے ڈالدین اور بعد اوسکے پیجائین حاجت
ہوتی ہی اوسکے پینے والیکو کہ بعد اسکے تناول کے تھوڑا سا روغن گل بھی پیجاے تاکہ حلق
اوسکا جل نجاے۔ کبھی اسکا شیاف بناکر شہد کے ذریعہ سے حمول کیا جاتا ہی کہ مسہل ہوتا ہی
افیون جسکو ہندی مین افیم کہتے ہین **ماہیت** عصارہ خشخاش کا ہی جو خشخاش کہ
سیاہ ہوتی ہی اور مصری ہی اور دھوپ مین سکھایا جاتا ہی مترجم قدیم زمانہ مین فقط افیون
اسیکو کہتے تھے کہ شیخ لکھ رہا ہی اور خشخاش سپید کی کاشت کا دستور نہ تھا فقس افیون
مذکور کی مقدار شربت دو دانق سے زیادہ جائز نہین ہی۔ کبھی کاہو صحرائی سے بھی افیون
بنائی جاتی ہی اور وہ بھی مخدر ہی مگر ضعیف ہی۔ افیون کو جب لوہے کے پتر پر بریان
کرین کہ پہلے لوہیکو گرم کرلیا ہو تو سرخ ہوجاتی ہی۔ اختیار رحمی نا قسام افیون سے
وہ جو بھاری ہو اور بو اوسکی تیز ہو اور نرم لتین ہو پانی مین جلد گھلجاے اور گھلنے
کیوقت اوسمین بستگی نہ آے دھوپ مین نہ بھی گھل جاے اگر چراغ اوس سے روشن
کرین تاریکی روشنی مین نہ آئے۔ اور زرد رنگ کی جو پانی کو رنگین کر دے اور سبک
ہو بو اوسکی ضعیف ہو رنگ اوسکا صاف ہو مغشوش وہ آمیزش کی افیون ہی کہ اوسمین
ماشا ملا ہوا ہو اور بھی کاہوے صحرائی کے دودھ کو اوسمین میل کیاجاتا ہی اور اوسکی بو ضعیف
ہوتی ہی اور کبھی گوند بھی اوسمین ملایا جاتا ہی پس براق و رصاف زیادہ ہوتی ہی **طبیعت**
سرد خشک بدرجہ چہارم مین ہی **افعال و خواص** مخدر ہی اور مسکن ہر درد کی ہی پلائی
جاے خواہ طلا کیجاے مقدار شربت پلانے مین بڑی مسور کے برابر ہی اورام اور ثبور
اورام گرم کو منع کرتی ہی **جراح اور قروح** افیون مین تجفیف قروح کی قوت

ہی **آلات مفاصل** بہتی ہوئی زردی بیضہ مین ملاکر نقرس پر طلا کرتے ہین
پس درد مین سکون پیدا کرتی ہی خصوصاً ہمراہ دودھ کے **امراض سر** نیند پیدا
کرتی ہی اگرچہ حمول اوسکا فتیلہ سے کیاجاے خواہ بغیر فتیلہ کے اور اگر اوسکو روغن گل
مین گھولکر کان مین ٹپکائین جسمین درد ہوتا ہی اور مر اور زعفران بھی شریک
کردین درد مین سکون پیدا کرتی ہی۔ درد سر کہنہ مین سکون پیدا کرکے زائل کردیتی
ہی۔ افیون بھی اون بعض اشیا مین ہی جو فہم اور ذہن کو باطل کرتی ہین **اعضاے
چشم** آشوب چشم سے جو اقسام درد کے پیدا ہوتے ہین اور جو ورم آنکھوں مین بعد
سے عارض ہوتے ہین اونکو افیون ہمراہ شیر زنان کے مفید ہی اور اکثر قدیم زمانہ
کے اطبا افیون کا استعمال رمد مین جائز نہین کرتے تھے اسلیے کہ بصارت کو مضر ہی
**اعضاے نفس اور صدر** کھانسی جو نہایت آہستہ آتی ہو اوسمین سکون
پیدا کرسکتی ہی اور اکثر اوقات جو کھانسی کھلی ہوئی زور زور سے آتی ہو اوسکو زائل کردیتی
ہی **اعضاے غذا** معدہ کی اکثر اوقات اوس سے دباغت ہوجاتی ہی اور اجزا اوسکے
مجتمع ہوجاتے ہین اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہی جسوقت معدہ مین رطوبت اور
حرارت کیوجہ سے استرخا پیدا ہوا ہو اور اکثر اوقات اگر افیون تنہا پلائی جاے بدون
جندبیدستر کے ہضم کو باطل کر دیتی ہی خواہ نقصان ہضم مین زیادہ کرتی ہے
**اعضاے نفض** اسہال کو بند کرتی ہی اور سحج اور خراش اور قروح امعا کو
نافع ہی **سموم** قوی کو بستہ کرکے قتل کرتی ہی جو اوسکو تناول کرے تریاق افیون کا
جندبیدستر ہی **ابدال** بدلا اوسکا سہ چند اوسکا بزرالبنج اور دو چند اوسکا تخم تفاح ہی
**اترج** جسکو ہندی مین بجوڑا کہتے ہین۔ **ماہیت** اوسکی مشہور ہی اور روغن
اوسکا جو اوسکے پوست سے بنایا جاے قوی ہوتا ہی اور جو روغن اوسکے شگوفہ سے بنایا جاتا
ہی وہ ہر ایک ترین ضعیف ہی **طبیعت** پوست اترج گرم ہی پہلے درجہ مین اور
خشک ہی دوسرے درجہ مین اور مغز اوسکا حار رطب درجہ اول مین ہی اور ایک
قوم نے کہا ہی بلکہ وہ سرد تر ہی درجہ اول مین اور سردی اوسکی زیادہ ہی اور ترشہ
اوسکا سرد اور خشک ہی تیسرے درجہ مین اور تخم اوسکا گرم ہی اول درجہ کا اور
تیسرے درجہ مین مجفف ہی **افعال و خواص** مغز اوسکا منفخ ہی اور
برگ اوسکا مسکن نفخ ہی اور شگوفہ اوسکا زیادہ تر لطیف ہی اور ترشا اوسکا
قابض ہی اور کاسر یعنے تسکین دہندہ صفرا ہی اور تخم اوسکا اور پوست اوسکا محلل ہی
اگر پوست اترج کپڑوں مین رکھا جاے کیڑا لگنے کو منع کرتا ہی بو اوسکی فساد
ہوا اور وبا کی اصلاح کرتی ہی **زینت** ترشا اوسکا جلای رنگ کرتا ہی اور

بجائین کو دور کرتا ہی اور پوست سوختہ اسکی طلا کرنے مین برص کیواسطے جید ہی
اور ضیغ اترج کا نکہت کو طیب کرتا ہی **اعضاے چشم** اترج کے ترشے کو بطور
سرمہ کے لگانیسے یرقان اور زردی آنکھ کی دور ہوتی ہی **اعضاے نفس اور**
**صدر** حامض ترنج خفقان گرم کو ساکن کرتا ہی اور اترج حلق اور ریہ کے
کیواسطے عمدہ ہی مگر حامض اور ترشا اوسکا سینہ کے واسطے ردی ہی۔ لُب ترنج جس
وقت سرکہ مین جوش دیا جای اور نصف اسکا جربیا جائے جو برابر دس ماشے ہوگا
جو نمک نگلی ہوئی کو خارج کرتا ہی **اعضاے غذا** جرم اوسکا بحق معدہ ردی
ہی اور منفخ ہی دیر ہضم واجب ہی کہ ہمراہ مرّی کے تناول کیا جاے اسیطرح ترنج
کا مربا شہد مین اسلم ہی اور قابل ہضم زیادہ ہی مگر اینکہ بکثرت اوسکو کھائین ۔
مگر برگ ترنج مقوی معدہ کی ہی اور مقوی احشا بھی ہی اور خشک غذا اوسکا اور پوست
اترج جسوقت طعام مین مثل ابازیر اور مصالح گرم کے داخل کیجاے ہضم طعام مین
معین ہوتی ہی اور خود چھلکا اسکا ہضم نہین ہوتا ہی بوجہ صلابت اور سختی کے اور
جوشاندہ اوسکا قے کا مسکن ہی اور رب اوسکا اور رب حماض ہی معدہ کا اشتہا
اور زور دار کرنیوالا ہی اور پانی اوسکے ترشہ کا یرقان کو نافع ہی اور قے صفراوی
مین سکون پیدا کرتا ہی اور اشتہاے طعام بڑھاتا ہی ۔ لائق اور سزاوار یہی ہی کہ
اترج کو تنہا کھائین کسی طعام کے ساتھ اسکو نکھائین نہ قبل کسی طعام کے
اور نہ بعد کسی غذا کے **اعضاے نفض** جرم اندرونی اوسکا قولنج پیدا
کرتا ہی اور ترشا اوسکا حبس شکم کرتا ہی اور اسہال صفراوی کو نافع ہی اور تخم
اوسکا بواسیر کو مفید ہی اور تخم اترج مین قوت مسہلہ ہی اور عصارہ حامض
اترج کا غلۃ النسا یعنے فساد جراحت عصب عورات کو مفید ہی **سموم** تخم حامض
بوزن دو درہم ہمراہ شراب کے اور طلا کرنا خاص شرابکے اور آب گرم کے مقابلہ جملہ
سموم کا کرتا ہی خصوصاً بچھو کے زہر کا پلانیسے خواہ طلا کرنیسے اور پوست اترج بھی قریب اسکے
ہی اور عصارہ پوست اترج سانپ کے کاٹنے کو نفع دیتا ہی پلانیکے ذریعہ سے اور پوست اوسکی ضماد کرنیسے
**اسقنقور** کو ہندیمین رو ہو کہتے ہین **ماہیت** اوسکی یہ ہی کہ دریائی حیوان ہی نیل
مصر سے شکار کیا جاتا ہی ۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ از قسم تمساح کے ہی جسوقت اوسکو
پانی سے باہر رکھتے ہین اوسیجگہ نشو نما پاتا ہی **اختیار** بہتر قسم اوسکی وہ ہی جو ربیع
مین پکڑا جاے اور شکار کیجاے اور بروقت ہیجان اور جوش خروش کے اوسکی گرفتاری
ہو اور بہتر اعضاے بدنی مین اوسکی ناف ہی **آلات مفاصل** امراض بارد عصب
کو نافع ہی **اعضاے نفض** نمک اوسکا باہ کو ہیجان مین لاتا ہی پھر گوشت کو اوسکے
کیا پوچھنا خصوصاً گوشت اوسکی ناف کا اور جو قریب گردہ کے ہی اور خصوصاً چربی اسکی

**اجاص** جسکو آلو بخارا کہتے ہین **ماہیت** اوسکی مشہور ہی **اختیار** بہتر
قسم اوسکی قوی ہی بہ نسبت سیاہ کے اور زرد قسم اوسکی قوی ہی سرخ رنگ سے اور سپید بڑے
دانہ کی پہاڑی سے اسہال قلیل ہوتا ہی اور ارمنی مین شیرینی زیادہ ہی سبقسم کے اور
اسہال مین بھی زیادہ ہی اور اوسمین بھی بہتر وہی ہی جو بڑے دانہ کی ہو اور موٹی ہو **طبیعت**
سرد ہی اول دوم مین اور رطب ہی آخر درجہ سوم مین **خواص اور افعال** گو غذا اوسکا
لطیف ہی اور زیادہ تقطیع کرتا ہی اور صفری کرتا ہی اور دمشقی آلو مین قبض ہی دیسقوریدس
کی راے مین سواے جالینوس کے اور جو خام ہی اوسمین قبض تو ضرور ہی اور غذائیت
اوسمین کم ہی لازم ہی کہ قبل طعام کے اوسکو کھائین اور بعد اوس کے کھانیکے اگر فراغ
کھانیوالے کا مرطوب ہی ما العسل اور نبیذ کا استعمال کرین **جراح اور قروح**
گو غذا اوسکا زخمون کو ملا دیتا ہی اور سرکہ کے ساتھ لگانیسے داد کو دور کرتا ہی خصوصاً
اگر اوسکے ساتھ شہد یا شکر ملائی جاے اور خاصکر اونکو زیادہ فائدہ کرتا ہی ۔
**اعضاے سر** برگ آلو بخارا کو جوش دیکر کلی کرین اون تر تونکو روکتا ہی جو
لوزتین اور لہات تک اترے ہون **اعضاے چشم** گوندے اسکا اگر سرمہ
لگایا جاے بصارت کو قوت دیتا ہی **اعضاے نفس** میخوش آلو بخارا
پیاس کی بھڑک مین سکون پیدا کرتا ہی **اعضاے غذا** میخوش آلو بخارا
صفرا کو بہت توڑتا ہی اور میٹھا آلو بخارا معدہ کو ڈھیلا کر دیتا ہی بسبب اپنی
رطوبت کے اور معدہ کو سرد کر دیتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ معدہ کو موافق نہین آتا **اعضاے**
**نفض** میٹھا آلو بخارا صفرا کا اسہال زیادہ کرتا ہی اور ترش آلو بخارا مین اسہال کی قوت
خشک آلو بخارا سے زیادہ ہی مسہل اسکا ہونا بسبب لزوجت کے ہی اور دمشقی آلو بخارا
بعض اطبا کے نزدیک قبض شکم پیدا کرتا ہی ۔ اور خشک آلو بخارا جبتک پختہ نہو جاے اوسمین
کسیقدر قبض ہوتا ہی ۔ جالینوس نے کہا کہ حکیم دیسقوریدوس نے خطا کی ہی اس قول
مین ایکو دمشقی آلو بخارا قابض ہی ۔ حالانکہ وہ مسہل ہی اور گوند اسکا مثانہ کی پتھری کو
ریزہ ریزہ کر دیتا ہی پانی اوسکا ادرار حیض کرتا ہی اور جسقدر میٹھا ہوگا اسہال کم کریگا

**اسفیداج** جسکو ہندیمین سپیدہ کہتے ہین **ماہیت** قلعی کی خاک ہی یا سیسہ
کی خاک ہی اور سیسہ جسوقت زیادہ جلایا جاے سیندور ہو جاتا ہی اور زیادہ لطافت
حاصل کرتا ہی سپیدہ کے اقسام سب بذریعہ سرکہ کے بنائے جاتے ہین اور کبھی
نمک سے بنائے جاتے ہین اور بہت طریقون سے انکی ساخت ہوتی ہی جیسا کہ
کتابون مین ارباب کیمیا کے مشہور ہی **طبیعت** سرد خشک دوسرے درجہ مین ہی

**افعال و خواص** جو سپیدہ سرکہ سے بنایا گیا ہو اوسمین تلطیف زیادہ ہوتی ہے اور خواص بدنمین زیادہ کرتا ہے۔ دوسری قسم کا سپیدہ اوسمین زیادہ تلطیف نہین ہے سپیدہ خزی بھی ہے خمیرا جسکو سپیدہ ور کہتے ہین اورام اور ثبور پر دم اور سخت اورام کو نرم کر دیتا ہے **جراح اور قروح** مرہمون مین داخل کیا جاتا ہے پس قرحون کو بھر لاتا ہے اور اوسمین گوشت پیدا کرتا ہے اور گوشت کو سٹرا دیتا ہے خصوصاً سپیدہ ور کہ خراب گوشت کو سٹرا دیتا ہے اور سپیدہ ور مین تازہ گوشت و گانیکی قوت ہے **امراض چشم** دانے اور پھنسیان جو آنکھ مین نکلتی ہین اونکو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** شقاق مقعد کی دواؤنمین سپیدہ بھی داخل ہے **سموم** سپیدہ بھی بری قسمون مین افیون

**آبنوس** ہندی مین بھی اسکو یہی کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے **اختیار** بہتر آبنوس وہی ہے کہ سیاہ ہو اور برابر ہو لیٹنے چکنا ہو جسمین لکیرین نہ ہون اور چھونے مین ایسا معلوم ہو جیسے سینگ کو خراد ہو اور وہ خشکیدہ ہوتا ہے اور ذائقہ مین کسیقدر لذع پیدا کرتا ہے اور جب اوسکو چنگاری پر ڈالین خوشبو اوسکے دھوئین مین آتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ آبنوس باوجود یکہ اوسمین حرارت ہے خون کی حرارت کو بجھا دیتا ہے **افعال و خواص** پانی مین مثل ادویت سے بخور دنکے رگڑا جاتا ہے اور وہ ملطف ہوتا ہے اور جلا زیادہ کرتا ہے **امراض چشم** باریک جھلی جو آنکھ مین پڑتی ہے اوسکو صاف کر دیتا ہے اور سپیدی جو آنکھ مین پڑ جاتی ہے اسکو دور کر دیتا ہے۔ تراشہ آبنوس سے شیاف بنایا جاتا ہے اور آبنوس کا کھرل دوا چشم کیواسطے بناتے ہین اسلیے کہ آنکھ کو وہ زیادہ موافق ہے اگر برادہ آبنوس کسی توے وغیرہ پر جلایا جائے بعد دھو ڈالا جائے کہنہ قروح کو اور آشوب چشم کو جو خشک ہو اور آنکھ کی کھجلی کو نفع کریگا۔ **اعضائے نفض** ریگ گردہ نے کہا ہے کہ آبنوس گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آبنوس مین نفخ قسم کے تحلیل کی قوت ہے

**آذان الفار** جس کو ہندی مین موسی کرنی کہتے ہین۔

**ماہیت** ایک گھاس ہے جسکی قوت نزدیک جالینوس کے قریب دس گھاس کی قوت کے ہے جس سے آئینہ کو جلا دیتے ہین اور یہ نام دو گھاسون پر بولا جاتا ہے ایک تو وہ جسکو جالینوس نے ذکر کیا ہے اور اوسمین خبازی کی بو آتی ہے اور تختی اوسمین نہین ہے اور دوسری وہ گھاس جسکا دیسقوریدوس نے ذکر کیا ہے اور گمان کیا ہے کہ یہ گھاس مشابہ بلبلاب کے ہوتی ہے لیکن موسی کرنی کی پتی بلبلاب سے چھوٹی ہوتی ہے اور یہ گھاس زمین پر پھیلتی ہے پتلی پتلی شاخین اسمین ہوتی ہین اور باغ مین نہین ہوتی ہے۔ پاکیزہ اور کوئی بو اسمین نہین ہوتی ہے اور نہ کوئی مزہ۔ اسمین چند خوشے ہوتے ہین پھول اسکا لاجوردی ہوتا ہے دھنیہ کے پھول سے مشابہ ہے بلاد خطاف اسکو چرلیتی ہے حدت اوسمین زیادہ ہوتی ہے خصوصاً وہ قسم جو پانی کے قریب پیدا ہوتی ہو سیح کہتا ہے کہ منفعت قریب منفعت افسنتین کے ہے اور یہ بات دونون قسم کی موسی کرنی سے بعید ہے اور اوس سے متوقع نہین ہے **طبیعت** جو قسم موسی کرنی کی مشہور ہے اور اوسکی شناخت ہو چکی ہے اوسکی طبیعت جالینوس کے نزدیک سرد تر ہے اول درجہ مین۔ اور دوسری قسم اسکی ادویہ حادہ سے ہے

**افعال و خواص** پہلی قسم مین اسکی قبض نہین ہے اور دوسری قسم مجفف ہے اور جلد کی سرخ کرنیوالی ہے **جراح اور قروح** جو خاصیت کہ دیسقوریدوس نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ کانٹے کو نکال دیتی ہے اور کیل جو زخمونمین ہوتی ہے اوسکو ابھار لاتی ہے اور زخم کو ملا دیتی ہے **اعضائے سر** اوسکا ملنا مرگی کو فائدہ دیتا ہے اور لقوہ کو نفع کرتا ہے اگر سعوط اوسکا کیا جاوے تو اسکا نفع زیادہ ہوتا ہے اور سعوط اسکا دماغ کو پاک کر دیتا ہے

**ارنب بری** خشکی خرگوش کو کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے جیتہ اوسکا تمام اون افعال کو کرتا ہے جنکا بیان باب نفخ مین ہو چکا ہے اور نہایت لطیف ہے اور بہت خوب ہے اور اوسمین کچھ افعال زیادہ بھی ہین **زینت** خون اوسکا چھائیون کو دور کر دیتا ہے اور خاک اسکی سرکے بالخورہ کی عمدہ دوا ہے خصوصاً دریائی خرگوش کی اور اگر شکم خرگوش کو معا اندرونی اوجھ وغیرہ کے بجنسہ لیکر کسی برتن مین بھون ڈالین سرکے بال اوگانے کی عمدہ دوا ہوگی جب اسکو روغن گل مین پیسکر لگائین **آلات مفاصل** خرگوش کا دماغ بھنا ہوا اوس رعشہ کو فائدہ کرتا ہے جو بعد کسی مرض کے پیدا ہو **اعضائے سر** لڑکونکی داڑھین خواہ دانتونکی جڑونمین اگر خرگوش کا دماغ ملا یا جائے بہت جلدی سے دانت نکل آئین اور ایسی سہولت ہو کہ درد مطلق نہو اور یہ اثر اسکی خاصیت مین ہے۔ اسیطرح اگر اسکو گھی مین یا مسکہ مین یا شہد مین گھول کر استعمال کرین جب جیتہ اوسکا سرکہ ملا کر پیا جائے صرع کو نافع ہوگا **اعضائے نفض** جیتہ اوسکا اگر تین دن سرکہ ملا کردہ عورت پیئے جو حیض سے پاک ہو چکی ہو حمل کو منع کریگا اور رجو رطوبت کہ رحم سے نکلکر بہتی ہے اوسکو پاک کر دیگا خون خرگوش کا بھنا ہوا سحج اور ورم امعا کو اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہے **سموم** جیتہ خرگوش کا سرکہ ملا کر تریاق اور فاد زہر تمام سموم کا ہے اور خون خرگوش کا بھنا ہوا سمام ارمنی کے زہر سے نفع دیتا ہے۔

**انجوسا** کی ماہیت خس الحمار اور شنجار اور شنقا بھی اوسکو کہتے ہین اور یہ جھاڑ اور درخت خواہ جھاڑ ہوتا ہے جسمین سخت سخت کانٹے بہت سے ہوتے ہین پتے اسکے

سیاہ اوسکی جڑ سے ملی ہوئے ہوتے ہین اور جڑ اوسکی ایک انگل موٹی ہوتی ہے رنگ اوسکا بہت سرخ ہوتا ہے ہاتھ کو سرخ کر دیتا ہے اگر گرمیون مین چھوا جائے۔ ایک قسم اوسکی چھوٹی پتی کی ہوتی ہے سرخ رنگ۔ قسمین اسکی چار ہین۔ ابوقلیا انوخلیس لوقابسوسی۔ ابوباسین ہندیمین اسکو رتن جوت کہتے ہین اختیاً سب قسمون مین پہلی دو قسمین زیادہ قوی ہین **طبیعت** جالینوس نے کہا ہے کہ انخوسہ کی ایک قسم گرم خشک ہے **افعال اور خواص** جس قسم کا انخوسہ نام ہے وہ ملطف ہے معہ قبض کے اسیواسطے وہ پھیکی ہے اور تلخ ہے اور باقی اقسام مین قبض ہونا زیادہ تر ظاہر ہے۔ لیکن دو قسمین دوسری وہ بہ نسبت پہلی قسمون کے احراق مین قوی ہین اور حرارت بھی انکی زیادہ ہے اور جڑ کی حرارت بہ نسبت پتی کے زیادہ قوی ہے **زینت** جب سرکہ ملا کر اسکا طلا کرین بہق کو نفع کرتا ہے بلکہ دور کر دیتا ہے اور اس مرض کو جسمین جلد کے چھلکے چھلکے اودھڑتے ہین یہی فائدہ کرتی ہے پتی اوسکی بہ نسبت جڑ کے ضعیف ہے **اورام اور بثور** جڑ ابوقلیا کی آرد جو کے ہمراہ حمرہ کو منع کرتی ہے اور آگی کی جڑ لوقابسوسی کی اور خنازیر کی تحلیل کرتی ہے جسوقت چربی ملا کر خنازیر پر رکھی جائے **جراح اور قروح** چربی ملا کر کل قروح پر رکھی جاتی ہے اور خاصکر اس مقام پر جو آگ سے جل گیا ہو **اعضائے غذا** ابوقلیا کی جڑ معدہ کو مضبوط کرتی ہے اور جوشاندہ اوسکا ہمراہ مائی قراطون کے یرقان کو نفع کرتا ہے اور طحال کے درد کو **اعضائے نفض** اور جوشاندہ اوسکا مائی قراطون کے ساتھ یعنے ماء العسل کیساتھ درد گردہ اور سنگ گردہ کو نفع کرتا ہے۔ اور اگر اوسکی جڑ کا عورت حمول کرے اسقاط حمل کر دیگی۔ پتی اوسکی شراب مین اوٹائی ہوئی قبض شکم پیدا کرتی ہے لیکن ابوقلیا اخلاط صفراوی کی تحلیل کرتی ہے اور زردی کی جڑ ہمراہ زوفا اور حالم کے کیڑونکو قتل کرتی ہے اور نکال دیتی ہے۔ اسیطرح شنجار مطلق زرد ہو یا نہ ہو لیکن زرد رنگ کی سب سے زیادہ قوی ہے **حمیات** جوشاندہ بیخ انخوسہ ماء العسل کے ہمراہ پیانے یتون کو فائدہ کرتا ہے **سموم** جسوقت پھل اس زرد رتن جوت کا جسکی سرخ پتی ہو اور پھل زرد ہو چبا کر کسی گزندہ جانور پر تھوکین اسکو قتل کرڈالیگا اور دو قسمین دوسری سانپ کے کاٹنے سے نفع کرتی ہین پلائی جائین یا طلا کیجائین یا لٹکائی جاوین۔

**الماس** جس کو ہندی مین ہیرا کہتے ہین بعض لوگ ایسا کہتے ہین کہ صحیح لفظ ماس ہے اور صواب یہ ہے کہ باب میم مین ذکر کیا جائے مگر ہمنے باب الف مین اوسکا ذکر کر دیا **ماہیت** یہ ایک پتھر مشہور ہے **طبیعت** ایک قوم نے کہا ہے کہ سرد خشک ہے اور دوسری کہتی ہے کہ گرم خشک بقوت ہے **افعال اور خواص** جلا زیادہ کرتا ہے اور دخو یہ دن کے نزدیک محرق ہے اور عفونت پیدا کرتا ہے **زینت** دانتونمین جلا اور چمک پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** ایک قوم نے کہا ہے کہ جب ہیرے کو منہ مین دبا لین دانت ٹوٹ جاتے ہین کہتے ہین کہ یا تو یہ اثر اسکی خاصیت مین سے ہے اور یا یہ بات ہے کہ سانپ کا زہر جو بیخ مین ہوتا ہے اوسکی کو توڑ دیتا ہے اور یہ کلام اوس شخص کا ہے جو بالکل خرافات دیدہ بکتا ہے اور اوسکو نہین معلوم کہ سانپ کے زہر جسوقت سانپ کے منہ سے باہر نکال لیا جاوے اور چبایا جاوے اوسمین تاثیر نہین باقی رہتا ہے خصوصاً کہ اوسکے نکالنے کو مدت گذر گئی ہو **اعضائے نفض** ایک قوم نے کہا ہے کہ جب ہیرہ کا ایک چھوٹا ٹکڑا پچکاری کے سرے پر لگا کے رکھ دیا جاوے اور مثانہ مین داخل کیا جائے پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیگا اور اس قول کو مین بعید از قیاس سمجھتا ہون **سموم** ہیرہ خود سم قاتل ہے۔

**ارمال** اسکو ارمالی بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ لکڑی غرقد کے مشابہ ہے **زینت** نکہت کو پاکیزہ کر دیتی ہے **اورام اور بثور** اورام گرم کو ضماد سے فائدہ دیتا ہے **جراح اور قروح** قروح کے پھیلنے کو منع کرتا ہے اور انمین گوشت بھر لاتا ہے اور اونکو خشک کر دیتا ہے اور اوسکے خشک کرنے مین لذع نہین ہوتی۔ اور عفونت عضا کو منع کرتا ہے **اعضائے سر** دماغ کو قوت دیتا ہے دانتون کی جڑونکو مضبوط کرتا ہے منہ کے امراض کو موافق ہوتا ہے **اعضائے چشم** کھانا اوسکا آشوب چشم کو نفع کرتا ہے **اعضائے صدر** دل کو قوی کرتا ہے اور احشا کو **اعضائے نفض** تمام اجزا اوسکے قبض طبیعت پیدا کرتے ہین۔

**انبج** **ماہیت** اوسکی کہتے ہین کہ وہ درخت سدر ہے اور مین کہتا ہون کہ وہ انبج تو ہے کہ اوسکی نسبت لائق یہ بات ہو کہ باب اللام مین ذکر کیا جائے۔ تجربہ کرنے والونمین سے یہ بھی ایک درخت ہے اور مصر تک لایا گیا جب مصر مین پہونچا یہان پیدا ہو کر اسکا ذائقہ بدل گیا **اعضائے نفض** نزف کو روکتا ہے اگرچہ کسی عضو پر اسکو رکھدین انسان جسکو آدمی کہتے ہین طبیبون کا قول ہے کہ انسان کی منی بہق کو دور کرتی ہے۔ اسیطرح لڑکون کے پیشاب کا نمک جو تانبے کے برتن مین بنایا جاوے۔ اور چھائین کو جلا دیتا ہے اور دور کر دیتا ہے۔ اور ضع کو نفع کرتا ہے **اورام اور بثور** درد انسان کے پیشاب کا نمک حمرہ کو دفع کرتا ہے بنا بر قول طبیبون کے۔ اور اسیطرح براز اوسکا جبتک اوسمین گرمی باقی ہو۔ آدمی کے بالونکی خاک قبور کو اچھا کر دیتی ہے۔ اور جب گھی مین ملا کر لگائی جائے اورام ساعیہ کو منع کرتی ہے یعنے وہ ورم جو بدن مین پھیلتا ہے **جراح اور قروح**

اوسکا پیشاب ایسی خارشت کو جسمین زخم پڑگئے ہون اور سوکھی خارشت کو دور کردیتا ہے- اور خبیث مادہ کے دوڑنے کو روکتا ہے اور داد کو خصوصاً آدمی کی منی داد کو زیادہ فائدہ کرتی ہے آلات مفاصل کہتے ہین کہ حیض کا خون درد نقرس مین تسکین دیتا ہے- اور اسیطرح آدمی کی منی اور دودھ عورت کا افیون اور زیت ملاکر- اعضائے سر جلے ہوے بال آدمی کے اور روغن گل کان مین ٹپکایا جاتا ہے- اور دانت پر جب کہ ان دونون سے ہو درد تو تسکین پیدا کرتا ہے جیسا کہ اسکا دعوی لوگون نے کیا ہے- لعاب روزہ دار کے منہ کا جو فاقہ سے ہو کانمین ڈالنا کان کے کیڑون کو نکال دیتا ہے- آدمی کی ہڈی جلی ہوئی سے مرگی اچھی ہوتی ہے- آدمی کے کان کا میل درد شقیقہ کو مفید ہے اعضائے چشم پیشاب آدمی کا شہد ملاکر تانبے کے برتن مین پکایا جاے بیاض چشم کو دور کردیتا ہے اور طرفہ جو آنکھ مین پیدا ہوتا ہے اوسکو مفید ہے- جلے ہوے بال آدمی کے مرتک ملاکر تر کھجلی اور خشک کھجلی جو آنکھ مین ہو اوسکو مفید ہین اعضائے نفس اور صدر کہا گیا ہے کہ لڑکون کا پیشاب جسوقت پیا جاے عسر نفس اور انتصاب نفس کو نفع کریگا اور یہ بہت بڑا علاج ہے- عورت کا دودھ سل کی بیماری مین بہت نفع کرتا ہے اور ارنب بحری کا علاج ہے اعضائے غذا طبیبون نے کہا ہے کہ آدمی کا دودھ معدہ کی خراش مین تسکین دیتا ہے- اور ایک سکرجہ یعنے سوا بیس ماشہ آدمی کا پیشاب ہمراہ ماء العسل اور آب کرنب کے یرقان کو خاص کر فائدہ کرتا ہے- اسیطرح اوسکا غلیظا اعضائے نفض کہتے ہین کہ اوسکا پیشاب پلانا ادرار بول کرتا ہے- اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فقط خون حیض کا حمول کرنا عورت کے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہے عورتون کا دودھ رحم کے قروح اور جراحات کو فائدہ کرتا ہے نطول کے طور پر ہو یا حمول کیا جاے- آدمی کا پیشاب پلانا دستون کو بھی بند کردیتا ہے اور رحم کو پاک کرتا ہے- بقدر دو ثلث ایک رطل کے جو برابر اکیس تولے کے ہے اور اوسمین گندنا کو جوش دیکر پلائین حمیات سوکھا غلیظا اوسکا جب ہمراہ شہد اور شراب کے پلایا جاے ان تپون کو فائدہ کرتا ہے جو دورے سے آتی ہین سموم عورت کا دودھ تریاق ہے اوس زہر کا جو ارنب بحری یعنے کاساکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے آدمی کے دانت پیسکر اگر سانپ کے کاٹے ہوئے زخم پر چھڑکین فائدہ کرے گا یا دانت کو جلا کر اوسپر چھڑکین اوسکا غلیظ پیسکر آدمی کے کاٹے کی جو زخم پیدا ہو اوس پر چھڑکا جاتا ہے اور آدمی کا تھوک بچھو اور سانپ کو قتل کرتا ہے اکتمکت جسکو ہندی مین کرنجوا کہتے ہین ماہیت یہ دوا ہندی ہے فادانیا کا فعل کرتی ہے اعضائے سر اسکے بخارات اوڑا کر طلا کرتے ہین تو مرگی کو روکتا ہے

اسفاناخ جسکو ہندی مین پالک کہتے ہین طبیعت سرد تر ہے تخم درجہ اول مین افعال اور خواص لین ہے اور غذا اوسکی عمدہ ہے غذاے سویق سے مین کہتا ہون کہ اسمین قوت جلائی ہے اور غسال بھی ہے اور صفرا کا قلع وقمع کردیتا ہے اکثر معدہ اسکے ساگ سے نفرت کرتا ہے اوسوقت اسکا پانی ٹپکا کر کوئی غذا پکائی جاتی ہے اور کھلائی جاتی ہے آلات مفاصل پیٹھ کا درد جو خون کے مادہ سے ہو اوسکو نفع کرتا ہے اعضائے نفس اور صدر درد صدر اور درد ریہ کو جو حار مادہ سے ہو فائدہ کرتا ہے اعضائے نفض ملین شکم ہے

البتقاد داے عربی ہے مشابہ بیکھرہ کے ہوتی ہے اور ربیع مین پیدا ہوتی ہے یہ مشابہ چیندوی کے ہوتی ہے شاخین بہت ہوتی ہین تخم اوسکا گاجر کے بیج کا سا ہوتا ہے طبیعت اسکی گرم ہے اعضائے غذا طحال کو بہت فائدہ کرتی ہے اعضائے نفض ادرار بول کرتی ہے

افولوسقون گمان کیا گیا ہے کہ یہ دعی الابل ہے اعضائے نفض دونون گردون کا تنقیہ کرتی ہے سموم دیوانے کتے کے کاٹنے کو زیادہ فائدہ کرتی ہے-

الوسمون یہ ایک لکڑی ہے جو پیر کے مشابہ ہوتی ہے اسیواسطے اسکا نام ترسی رکھا گیا ہے طبیعت گرم خشک درجہ اول مین ہے افعال اور خواص مجفف باعتدال ہے اور جلا کرتی ہے زینت جھائین کو نفع کرتی ہے اور ہر ایک دھبہ اور داغ جو اسی قسم کا ہو اوسکو زائل کردیتی ہے- اور یہ فعل اسکا اعتدال کے ہوتا ہے سموم جالینوس کہتا ہے کہ یہ دوا بالخاصیت دیوانے کتے کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے اور خود جالینوس نے ایک جماعت کو اسی دوا سے اچھا کردیا ہے- اور یونانی زبان مین اسکو الوسون کہتے ہین

اسطاروس اور اطیقوس- ماہیت اسکی یہ ہے کہ یہ دوا نبات جالبی مشہور ہے طبیعت اسکی یہ ہے کہ اسمین تھوڑی سی تبرید ہے اور اوسمین قبض نہین ہے افعال اور خواص اسمین کسیقدر قوت محللہ ہے مع کسیقدر تبرید کے اورام اور بثور دونون کو لیکے ورم کو ضماد بھی اسکا فائدہ کرتا ہے اور لٹکانا بھی ہے

ارنوفای ماہیت اسکی درخت ہے مثل کبر کے بو اسکی بہت تیز ہے اور بھاری ہے اسکا پھل ایک غلاف مین ہوتا ہے طبیعت راہب نے بیان کیا ہے کہ یہ دوا اپنی طبیعت مین بکاوا کا کنج سے زیادہ قوی ہے اورام اور بثور اورام باطنی کو نفع کرتی ہے بنا بر قول راہب کے اور مقدار شربت اسکی دو اوقیہ تک ہے جو برابر ساڑھے پانچ تولے کے ہے اور خارجی اورام جو گرم ہون اونپر طلا کیجاتی ہے پس نفع اسکا نہایت عجیب ہوتا ہے کیسا ہی سرد کیون نہو سموم اگر زنبور کے کاٹنے کے مقام پر اسکو طلا کرین- فوراً اچھا کردیتی ہے-

انقر اسیغون یہ دواے فارسی ہے اسکو ذبجہ اور حرم بھی کہتے ہین- خواص حافظہ کے واسطے بہت اچھی دوا ہے-

**ابوطبلون** ماہیت اسکی ایک گھانس ہو کہ کدو کے مشابہ ہوتی ہو اور طائفہ اطبا کا قول ہو کہ یہ اسی نام سے مشہور ہو جراح اور قروح کہتے ہین کہ یہ دوا نہایت نافع ہو واسطے اون زخمونکے جو تازہ ہون کہ انکو ملا دیتی ہو اور گوشت فوراً بھر لاتی ہے۔

**اسیوس** ماہیت اسکی ایک پتھر ہو جسپر وہ نمک پیدا ہوتا ہو جسکا نام زہرہ اسیوس ہو اور شاید یہ چیز ہو کہ اوسکی پیدائش دریا کی تری سے ہوتی ہو اور وہ شبنم جو قریب دریا کے اوسپر گرتی ہو افعال و خواص قوت اوسکی ورقوت اوسکی نمک کی مفتح ہو اور گوشت بھر لانے والی ہو اور کسیقدر عفونت بھی پیدا کرتی ہو اور سڑے ہوے گوشت کو گھلا دیتی ہو بدون لذع کے اورام اور ثبور تحلیل خراجات کی کرتی ہو اگر اسکا ضماد صمغ البطم اور زفت کے ساتھ لگایا جاے جراح اور قروح جو قروح دشواری پیدا کرنیوالے ہین اور پرانے ہین در گھر سے ہین اونکو نفع کرتی ہو آلات مفاصل اردو کے ہمراہ اگر نقرس پر لگایا جاے فائدہ کریگا اور اگر اطراف دست و پا اون بیمار ونکے اسکے جوشاندہ مین رکھین نفع پیدا کریگا اعضاے غذا اگر چونے اور سرکہ کے ہمراہ تلی پر لگایا جاے فائدہ کرے گا

**اطبوط** اوسکی قوت مثل بوزیدان کے ہو طبیعت گرم دوسرے درجہ مین ہو اور تر پہلے درجہ مین دوسرے درجہ کے خواص بڑا جلا کرنیوالا ہو زینت بہق کو بقوت دور کرتا ہے۔

**ارنب بحری** اسکو ہندیین کا سا کہتے ہین ماہیت ایک حیوان ہے صدفی جادی یعنے سیپ کی شکل پر سخت ہوتا ہو سرخی اوسکی کھلی ہوی اوسکے اجزا کے بیچ مین مشابہ برگ شنان کے ہوتی ہو زینت خون اوسکا گرم ہو چھائین اور بہق کو دور کرتا ہے اور سر اوسکا جلایا ہوا یا نورہ کے بال کو اوگا لاتا ہو خصوصاً اگر ریچھ کی چربی ملا کر لگائین اور داء الحیہ مین بھی زیادہ فائدہ کرتا ہو۔ اور اگر بدستور بے جلائے ہوے اوسکا ضماد کرین بال گرا دیتا ہو اعضاے چشم آنکھ مین جلا پیدا کرتا ہو اگر لیپ اسکا لگایا جاے یا بطور سرمہ کے لگایا جاے سموم زہر کی دواؤن مین اسکا بھی شمار ہو اور پھیپھڑے مین زخم پیدا کرکے قتل کرتا ہے۔

**اقسون** دوا ہے اریازی ہے اور فارسی ہے طبیعت ۔۔۔ دردلطیف ہے۔

**اناغالیس** ماہیت اسکی دو قسم ہو ایک کا پھول زرد ہوتا ہو اور دوسری کا آسمانی رنگ کا ہوتا ہو جراح اور قروح دونون قسمین اسکی جراحات کی اصلاح کرتی ہین اور زخم کے ورم کو روکتی ہین اور کیل وغیرہ جو پھوڑون مین ہو اوسکو باہر کھینچ لاتی ہو اور قروح کے پھیلنے کو منع کرتی ہین اعضاے سر اگر اسکا غرغرہ کیا جاے یا بطور ماس کے استعمال ہو بہت سا بلغم سر سے اوتار کر نیچے لاتی ہے اور دانت کے اوس درد کو جو متصل شق کے ہو بٹھا دیتی ہو اعضاے نفض اگر اسکو ہمراہ شراب کے

پلائین درد گردہ کو فائدہ کرتی ہو اور ایک قوم نے کہا ہو کہ جو قسم اسکی کبود یا نیل بر سیاہی ہوتی ہو مقعد کو استوار کرتی ہو اور جو مقدار مقعد کی اونچی ہوگئی ہو اسکو اپنی جگھہ پر ٹھیک بٹھا دیتی ہو اور جو قسم سرخ پھول کی ہو وہ مقعد کو زیادہ اونچا کر دیتی ہو اور بال نکال لاتی ہو سموم شراب کے ہمراہ اسکو پینے سے سانپ کے کاٹنے کی مضرت دفع ہوتی ہو۔

**ابرق** دواے فارسی ہو حافظہ اور عقل کے واسطے بہت اچھی ہو۔

**اوس بید** ماہیت اسکی ایک قسم نیلوفر ہندی کی ہو طبیعت بن مرجو کہتا ہو کہ گرم خشک ہے

**اریدبرید** ماہیت اسکی دوا ہو مثل تراشی ہوی پیاز کے اعضاے نفض سپرز کو فائدہ کرتی ہو

**اوافیلیوشر** ماہیت اسکی او افیوش سدقی ہو یہ ایک چیز ہو جو مشابہ جدقہ کے ہوتی ہو جسکو ہندی نین بھٹ کٹیا کہتے ہین طبیعت جالینوس کہتا ہو کہ دوسرے درجہ مین سرد ہو اور پہلے درجے مین خشک و رپھل اوسکا بہت تیز اور بڑا قبض کرنے والا اول مرتبہ مین پہلے درجے کے اور مجفف دوسرے درجے مین زینت ترکونکے بڑ کی حفاظت کرتی ہو کہ اوس پر کاٹے بال ایک مدت تک نہین نکلتے اعضاے غذا پھل اوسکا یرقان کو فائدہ کرتا ہو

**اینہ وساروان** ماہیت اسکی یہ دوا ہو کہ جسکا نام فارسی رکھا گیا ہو اسلئے کہ اسکے بھی دو کنارے ہین جیسے تیر مین دو یا زعین ہوتی ہین طبیعت گرم ہو اور اسمین تلخی اور بکٹھا پن بھی ہو خواص اندرونی سدون کی تفتیح کرتی ہو آلات مفاصل اوجاع مفاصل کو نفع کرتی ہو

**اصابع ہرمس** ماہیت اسکی سورنجان کا شگوفہ ہے

**اطماط** یہ دوا ہندی ہو بوزیدان کی قوت اور اوسکی ایک سی ہو واجب ہو کہ تامل کر لینا چاہیے ایسا نہو کہ اوسکی جگھہ اطیوط کا استعمال ہو جاے کہ جسکو نوفل کہتے ہین طبیعت گرم تر ہو اعضاے نفض مادہ کو زیادہ کرتی ہے

**ایطاماس** یہ درخت غرب کا ہو جسکو باب الغین مین ہم ذکر کرینگے

**ارز** جسکو ہندی مین چاول کہتے ہین طبیعت گرم خشک ہو مگر خشکی اوسکی بہ نسبت حرارت کے زیادہ ظاہر ہوتی ہو اور ایک قوم نے کہا ہو کہ گیہون کے بہ نسبت اسمین حرارت زیادہ ہو افعال و خواص غذا دینا اسکا بدن کو بہت اچھا ہوتا ہو یبوست کے ساتھ لیکن اگر دودھ مین پکایا جاے اور روغن بادام ملایا جاے تغذیہ بدن زیادہ کریگا اور اچھا کریگا اور جو تجفیف اسمین ہو وہ کمی ہو اور قبض بھی اسکا ساقط ہو جایگا خصوصاً اگر رات بھر اسکو سبوس گندم مین بھگو

رکھین یہ چاول ایسی چیز ہو کہ بسبب تر ہونیکے سردی پیدا کرتا ہی اور اسمین جلا بھی ہے اعضاے نفض بیچ اسکی جو پانی مین پکائی جاے ایک حد معین تک قابض ہی اور کھیر اسکی دودھ مین پکا کر منی زیادہ کرتی ہی اور قبض نہین کرتی ہان اگر مدبر کیا جاے اسطرح پر کہ معہ بھوسی کے اسکو بھون ڈالین اور جو تری اسمین ہی اوسکو نیست و نابود کردین اسوقت تلیین پیدا کریگا خصوصاً چاول جسکو سبوس گندم کے پانی مین بھگوئین اور اس ذریعہ سے اوسکی یبوست باطل کردین۔

ابریشم جسکو ہندی مین ریشم کہتے ہین طبیعت اسکی گرم ہی اعضاے صدر مفرح ہی خصوصاً ابریشم خام زینت پہننا ریشمی کپڑے کا کہتے ہین کہ سپید جون پڑنیکو منع کرتا ہے۔

اطریہ جسکو فارسی مین رودہ رشتہ کہتے ہین ماہیت اسکی بجملہ غذاؤنکے ہی گیہون کے آٹے سے گوشت ملا کر پکائی جاتی ہی اور بے گوشت کے بھی پکتی ہی اور ہماری ملک مین اوسکو رشتہ کہتے ہین طبیعت گرم ہی رطوبت اوسکی زیادہ ہی خواص بیشک ہضم دیر مین ہوتی ہی اور معدہ سے انحدار اوسکا بہت دیر مین ہوتا ہی اسلیے کہ وہ فطیری ہی خمیر نہین اوٹھایا جاتا ہی اور جو قسم اسکی بے گوشت کے پکائی جاتی ہی وہ سبک ہوتی ہی بعضونکے نزدیک اور شاید کہ یہ بات اونکی جیسا کہتے ہین درست نہین ہی۔ پھر جب اسمین مرچ سیاہ ملائین اور روغن بادام شریک کرین تو اوسکا حال صلاحیت پہ آجائیگا۔ اور جب ہضم ہوجاے اوسوقت غذائیت اوسکی بدن کو زیادہ ہوتی ہی اعضاے نفس پھیپھڑے کو نفع دیتی ہی اور کھانسی اور خون تھوکنے کو مفید ہی خصوصاً جب خرفہ کے ساتھ پکائی جاے۔ اعضاے نفض ملین بطن ہی۔ حمد کرتا ہون خدا کا از روے شکر و سپاس

## حرف البا

یعنے جو دوائین حرف بے سے شروع ہین اونکا بیان۔

بان جس درخت سے حب البان لیا جاتا ہی ماہیت دانہ اسکا چنے سے بڑا ہوتا ہے سپیدی مائل ہی اسمین نرمی ہوتی ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تیل بھرا ہوا ہے۔ طبیعت گرم تیسرے درجہ مین اور خشک دوسرے درجہ مین افعال و خواص منقی ہی خصوصاً لب اوسکا اخلاط غلیظ کو قطع کرتا ہی سرکہ اور پانی ملا کر اندرونی سددون کی تفتیح کرتا ہی اور کھلی مین اسکے تلخی زیادہ ہی اور قبض ہی اور اسی سبب سے کھلی مین قوت کاویہ ہی کہ زخم ڈالدیتی ہی۔ اور چھلکا اسکا زیادہ قابض ہی روغن اسکا بھی قبض سے خالی نہین اور تمام اجزا مین اسکے جلا اور تقطیع ہی زینت حب البان برش اور نمش اور کلف اور بہق قروح کے نشانونکو نفع کرتا ہی اسیطرح روغن اسکا اورام اور شبور اور اورام صلبہ داد کی

کے جمیع اقسام کو مفید ہی اور جب مرہم مین ڈالا جاے مسون کو فائدہ کرتا ہی جراح اور قروح سرکہ ملا کر کھال اور دھبے اور خارش تر اور خشک کو مفید ہی اور شبور لبنیہ کو فائدہ کرتا ہی۔ اور سعفہ جو ناخون کی جڑ مین ریشہ ریشہ پیدا ہوتا ہی اوسکو بھی فائدہ کرتا ہی۔ آلات مفاصل پٹھے کو گرم کردیتا ہی اور تشنج مین نرمی پیدا کرتا ہی اور پٹھونکی صلابت اور سختی کو نرم کرتا ہی خصوصاً روغن اسکا اعضاے سر نکسیر کو روک دیتا ہی بسبب قبض کرنیکے جو اسمین ہی اور روغن اسکا جو کان کے درد کو اور کان کو بجنے کو مفید ہوتا ہی خصوصاً بط کی چربی کے ساتھ دانتونکے درد کو کلی اسکی فائدہ کرتی ہی اعضاے غذا اور جوشاندہ اسکی جڑ کا سختی جگر اور سختی طحال کو مفید ہوتا ہی جبکہ سرکہ مین پانی ملا کر بموزن دو درہم کے پیا جاے اور کبھی روٹی مین خواہ فطیر تنیے پنچ کے آٹے مین یا مٹر کے آٹے مین یا سوسن کے آٹے مین ماء العسل ملا کر استعمال کرتے ہین اور تلی پر ضماد بھی اسکا کیا جاتا ہی معدہ کیواسطے یہ خراب چیز ہی کہ متلی پیدا کرتا ہی اور عصارہ اسکا ایک مثقال شہد کے ساتھ پیا جاے تو قے پیدا کریگا بہت قوت سے اور دست لائیگا۔ اور اسیطرح پھل اسکا اعضاے نفض حب البان خاص بلغم کا مسہل ہے جب ہمراہ شہد کے پیا جاے اسیطرح روغن اسکا اور اگر حمول اسکا بتی بنا کر اسی کے روغن مین تر کرکے رکھین وہ بھی یہی اثر کریگا ابدال بدل اوسکا ہموزن اوسکے مجیٹھ ہی اور نصف وزن اوسکا تج اور دسوان حصہ اوسکے وزن کا جاوتری ہے

بابونج اسکو ہندی مین بابونہ کہتے ہین ماہیت اسکی مشہور ہی زرد پھول کا بھی ہوتا ہی اور سپید پھول کا بھی اور بنفشی پھول کا بھی اور یہی زیادہ مشہور ہی۔ پتی اسکی اور پھول اسکا بحفاظت رکھا جاتا ہی اسطرح کہ اوسکی قرص بنالیتے ہین اور جڑ بھی اسکی خشک کرکے رکھی جاتی ہی یہ دوا نزدیک جالینوس کے قوت مین گل سرخ کے قریب لطافت مین ہی مگر یہ کہ گرم ہی مناسبت کے کہ اسکی گرمی مناسب ہی طبیعت گرم خشک دوسرے درجہ مین ہی خواص منفتح ملطف کاثف کی ہی مرخی ہی محلل ہی باوجودیکہ جذب کم کرتی ہی بلکہ بدون جذب کے تحلیل کرتی ہی اور یہ خاصہ اسکا فعل ہی جو دواؤن مین سوائے بابونہ کے نہین ہی اور اورام گرم مادہ جتنے ہین سب مین تسکین پیدا کرتا ہی بسبب رخا کے اور بسبب تحلیل کے۔ اور جو صلابتین ایسی ہین کہ زیادہ سختی اونمین نہین آئی ہی اونکی تحلیل کرتا ہی۔ اندرونی اورام جو متکاثف ہوگئے ہون اون کیواسطے پلایا جاتا ہی۔ آلات مفاصل تمدد مین ڈھیلا پن پیدا کرتا ہی اور کل اعضاے عصبیہ کو قوی کرتا ہی۔ بابونہ ماندگی اور تھکن کیواسطے بہت نافع ہی بہ نسبت اور دوا کے اسلیے کہ حرارت بابونہ کی مشابہ حرارت جسم

حیوانی کے ہو **اعضاے سر** دماغ کا مقوی ہو سردی سے جو درد سر ہو اسکو نفع کرتا ہو۔ سر مین جو مادے ہون اونکو نکال دیتا ہو اسی سبب سے اسکی تحلیل مین جذب نہین ہو اور یہ خاصیت خاص بونہ مین ہو۔ قلاع یعنے جوشش دہن کو مفید ہو **اعضاے چشم** غرب یعنے ناسور گوشہ چشم جو نکا فتہ ہو گیا ہو اسکو اچھا کر دیتا ہو اگر بطور ضماد کے لگایا جاے **اعضاے نفس** سانس کی آمدرفت مین آسانی پیدا کرتا ہو **اعضاے غذا** یرقان کو دور کرتا ہے **اعضاے نفض** ادرار بول کرتا ہو اور پتھری کو نکال دیتا ہو خصوصاً جسکا پھول بنفشی رنگ کا ہو۔ بابونہ کی سینک مثانہ پر کیجاتی ہو سرد قسم کی درد مثانہ کیواسطے۔ اور پلانیکے ذریعہ سے خواہ آبزن کرنیسے ادرار حیض کرتا ہو جنین اور اور جنین مشیمہ کو نکال دیتا ہو سایلاؤس کو فائدہ کرتا ہو **حمیات** روغن بابونہ کی مالش ادن تپون مین کیجاتی ہو جو دورہ سے آتی ہون اور پرانی تپون کے آخری زمانے مین پلایا جاتا ہو اور جس تپ مین زیادہ حدت نہو اسکو نفع کرتا ہو بشرطیکہ اوس تپ مین اندرونی ورم گرم نہو۔ اور یہ استعمال بونہ کا اوسوقت ہوتا ہو جب نضج مادہ بخوبی ہو چکا ہو اور بیشتر حمای ربع کو بھی فائدہ کرتا ہو اگر مادہ نہو اور نضج ہو چکا ہو **ابدال** بدل اسکا تقویت دماغ کیواسطے اور درد سر کو فائدہ دینے مین برنجاسف ہے جسکو قیصوم کہتے ہین

**باد آورد** جسکو ہندی مین جواسہ کہتے ہین **ماہیت** یہ سپید سپید کانٹے مشابہ گوکھرو کے ہوتے ہین لیکن سپیدی زیادہ ہوتی ہو اور کانٹا لانبا ہوتا ہو اور پتی اوسکی مانند برگ حماما کے ہوتی ہو لیکن پتی پتلی ہوتی ہو اور سپید زیادہ ہوتی ہے اور ساق اسکی دو ہاتھ تک لانبی ہوتی ہو پھول اوسکا بنفشی رنگ کا ہوتا ہو بیج اوسکا کسم کے بیج کے برابر ہوتا ہو مگر گول زیادہ ہوتا ہو **طبیعت** جڑ مین اسکے تبرید ہے اور خشکی پیدا کرتی ہو کسیقدر تحلیل بھی ہو اور تخم اوسکا گرم ہو اور لطیف ہو بعض طبیبون نے کہا ہو کہ تمام اجزا اسکے گرم ہین حاد ہین **خواص** اسمین قوت محللہ ہو اور تفتیح بھی کرتا ہو خصوصاً بیج اسکا اور اسمین قبض بھی ہے [illegible] کو دور کرتا ہو اور قبض اسکا معتدل ہو اورام اور [illegible] اورام بلغمی کو فائدہ کرتا ہو اس سبب سے کہ اسمین تحلیل اور قبض ہو پس اسکا ضماد کیا جاتا ہو اور خاص اسکے اجزا کا ضماد کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** تشنج کو فائدہ کرتا ہو اسلیے کہ اسمین قبض معتدل ہو تحلیل کے ہمراہ بیج اسکا فائدہ کرتا ہو لڑکونکو جب پلایا جاے واسطے فساد ادن حرکات کے جو عضل یعنے پٹھو مین پیدا ہوتی ہین **اعضاے سر** کلی کرنا اسکے سلاقہ سے دانتون کے درد مین سکون پیدا کرتا ہو **اعضاے صدر** نفث الدم کو دور کرتا ہو خصوصاً جڑ اوسکی **اعضاے غذا** ضعف معدہ کو فائدہ کرتا ہو معدے کے سدون کی تفتیح کرتا ہو **اعضاے نفض** اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہو خصوصاً معدہ کا اسہال خاصکر جڑ اسکی وزن درم بھی ہو **حمیات بلغمی** جو زمانہ دراز سے لاحق ہون اونکو نفع کرتی ہو اور وہ تپین جو بسبب ضعف معدہ کے پیدا ہوئی ہین اور کل تپین جو پرانی ہین **سموم** بچھو کے زہر سے نافع ہو اسطرح چبا کر منھ مین چبا کر اوسمقام پر لگایا جاے جہان بچھو نے ڈنک مارا ہو پس سمیت کو جذب کر لیتا ہو۔ بیج اوسکا اگر پلایا جاے ہوام کے کاٹنے سے مفید ہوتا ہو **ابدال** تپونکے واسطے شاہترہ اوسکا بدل ہو

**بلسان** **ماہیت** اسکی ایک درخت مصری ہو او سکو بیدا ہوتا ہو جسکا نام عین الشمس یا چشمہ آفتاب ہے لیکن کہین نہین پیدا ہوتا ہو پتی اوسکی اور پودا سداب یعنے تتلی سے مشابہ ہوتی ہے مگر اسکی پتی سپیدی مائل ہے اور قامت اوس درخت کی برابر ہو قامت درخت حضض یعنے رسوت کے۔ اور روغن اسکا افضل ہو اسکے دانہ سے اور دانہ اسکا قوی ہو اسکی لکڑی سے اسطرح پر روغن اسکا اسطرح پر لیا جاتا ہو کہ درخت مین لوہے سے جابجا نشان کر دیتے ہین بعد طلوع شعرے عبور کے جو بھادونکے مہینے مین ہوتا ہو اور رطوبت درخت سے نکلتی ہو اوسکو روئی کے گالے مین نچوڑ لیتے ہین سالبھر مین ایک درخت کا روغن چند رطل سے زیادہ نہین جمع ہوتا ہو یعنے سیر ڈیڑھ سیر سے زیادہ نہین ہوتا **اختبار** امتحان اوسکے عمدہ ہونیکا یہ ہو کہ دودھ مین ٹپکایا جاے اور فوراً دودھ بستہ ہو جاے اور پانی مین اگر ملائین بالکل مل جاے اور پانی کو [illegible] کر دے اور کاڑھا کر دے اور جس کپڑے مین لگایا جاے دھونیسے بالکل الگ ہو جاے۔ اور خوشبو اوسکی پاکیزہ ہونا۔ روغن صنوبر کا اسمین میل کر دیتے ہین اور روغن مصطگی بھی ملا دیتے ہے اور موم کو روغن حنا مین پگھلا کر اسکا بھی میل کرتے ہین عمدہ روغن بلسان وہی ہے جو تازہ ہو اور گاڑھا پڑا ہو روغن اوسمین قوت نہین باقی رہتی **طبیعت** لکڑی اوسکی گرم خشک دوسرے درجہ کی ہو اور حب بلسان لکڑی سے زیادہ گرم ہو اور روغن بلسان دونون سے زیادہ گرم ہو اوسکی گرمی تیسرے درجہ کی اول طبقہ مین ہو لیکن اسمین وہ گرمی جسکا گمان کیا ہو نہین ہو **افعال وخواص** سدون کی تفتیح کرتا ہو۔ احشاے غلیظ کو نافع ہو **قروح** کو پاک کرتا ہو خصوصاً اگر اسے کے ہمراہ استعمال کیا جاے جڑ سے اوسکے پوست اور چھلکون کو نکال دیتا ہو **آلات مفاصل** پلانیسے عرق النسا کو فائدہ کرتا ہو اور جوشاندہ اوسکا تشنج کیواسطے پلایا جاتا ہو **اعضاے سر** سر کے قروح کو پاک کرتا ہو اور خود سر کو مواد سے پاک کرتا ہو۔ مرگی کو نفع کرتا ہو اور دوار یعنے گھومنی کو **اعضاے چشم** آنکھ کی سپید پھلی کو دور کر دیتا ہو عود بلسان اور روغن بلسان **اعضاے صدر** عود بلسان اور حب بلسان دونون جنین کے درد کو نفع کرتی ہین یعنے

دونون طرف کے ذات الجنب کو اور ربو جو غلیظ بلغم سے پیدا ہو۔ اور ضیق النفس کو اور پھیپھڑے کے درد کو مفید ہے۔ جو سردی سے ہو اور کھانسی کو اسیطرح روغن اسکا۔ خلاصہ یہ ہے کہ بلسان اون احشا کو جو مراق سے اوپر ہین نفع کرتا ہے اعضاے غذا ضعف ہضم کو فائدہ کرتا ہے اور جوشاندہ اوسکا بدہضمی کو دور کر دیتا ہے اور پھوڑ کو پاک کر دیتا ہے جگر کی تقویت کرتا ہے اعضاے نفض ادرار کرتا ہے اور گردے کو نفع کرتا ہے اور رطوبت رحم کو نفع کرتا ہے۔ اگر اسکی دھونی دین خون حیض جاری کر دیتا ہے یا رحم کے بال گرا دیتا ہے رحم کی برودت کو بھی فائدہ کرتا ہے درد حسل و مشیمہ کو نکالدیتا ہے۔ جب اسکی دھونی دیجاے تمامی اقسام درد رحم کو نافع ہوتا ہے۔ اور جوشاندہ اسکا رحم کے منھ کو کھولدیتا ہے۔ اور قیروطی اسکی روغن گل اور موم ملاکر برودت رحم کو نفع ہوتی ہے اور دشواری بول کو نفع کرتی ہے حمیات روغن بلسان لرزہ کو کھولدیتا ہے سموم اسمین مقابلہ کی قوت ہر زہر سے ہے سانپ کے کاٹنے کو بھی نفع کرتا ہے روغن بلسان شوکران کی سمیت کو دور کرتا ہے جب دودھ کے ساتھ پیا جاے اور سموم خصوصًا بچھو کے زہر کو بھی نافع ہے

بنفشہ جسکو ہندی مین بنفشہ کہتے ہین ماہیت اسکی مشہور ہے ہے اسکی جڑ کا فعل بھی قریب اسی کے ہے طبیعت سرد تر پہلے درجہ مین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ پہلے درجہ مین گرم ہے اور برگ بنفشہ کے سرد ہونے مین تو کچھ شک نہین ہے خواص کہتے ہین کہ خون معتدل پیدا کرتا ہے اورام اور شبو یا ورام گرم کو ضماد اسکا ہمراہ آرد جو کے ساکن کر دیتا ہے اسیطرح فقط برگ بنفشہ جراح اور قروح روغن بنفشہ طلاے جید ہے واسطے اوس کھجلی کے جو تر ہو اعضاے سر درد سر جو مادہ خون سے ہو بنفشہ کا سونگھنا یا اعضاے سر پر لگانا مفید ہے اعضاے چشم آشوب چشم جو گرم ہو اوسکو مفید ہے اعضاے نفس گرم کھانسی کو مفید ہوتا ہے سینہ کو نرم کر دیتا ہے خصوصًا جو بنفشہ شکر مین پروردہ کیا جاے شربت بنفشہ ذات الجنب و ذات الریہ کو مفید ہے اور یہ شربت جلاب پینے شربت گلاب سے افضل ہے اعضاے غذا التہاب معدہ کو نافع ہے اعضاے نفض شربت بنفشہ درد گردہ کو مفید ہے اور ادرار کرتا ہے اور مسہل صفرا ہے ایضًا شربت بنفشہ طبیعت کو با آسانی نرم کرتا ہے اور مقعد کے اونچے ہونے کو بھی فائدہ کرتا ہے۔

بہمن کی ماہیت یہ ہے کہ لکڑی کے ٹکڑے ہین یہ ٹکڑے وہ جڑین ہین جو خشک کر لی گئین اینٹھی ہوئی اور شاخین نکلی ہوئی اسکی دو قسمین ہین سپید اور سرخ طبیعت گرم خشک دوسرے درجہ مین زینت فربہی پیدا کرتا ہے اعضاے صدر قلب کو زیادہ قوی کرتا ہے خفقان کو زیادہ نفع کرتا ہے اعضاے نفض منی کو زیادہ کرتا ہے ایسی زیادتی کہ جو ظاہر ہو ابدال بدلا اوسکا تودری ہے اور نصف وزن اوسکے لسان العصافیر جسکو اندر جو کہتے ہین

برنجاسف ماہیت اسکی ایک بوٹی ہے جو افسنتین کے مشابہ ہوتی ہے اسمین ایک رطوبت لاسے کی ایسی ہوتی ہے ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ جسکی شاخین چھوٹی ہین اور پتی اوسکی بڑی ہوتی ہے پتی اوسکی چھوٹی اور زرد سپید سپید ہوتی ہے اور گرمیون کی فصل مین پیدا ہوتی ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ وہ گھاس مین ہوتی ہے قریب قریب اون دونون کے ایک ہی نام رکھا گیا ہے طبیعت سرد تر ہے پہلے درجے مین خواص لطف ہے تلطیف زیادہ کرتی ہے ضماد اسکا فضول کو طرف عضو کے کھینچ لاتا ہے اعضاے سر درد سر بارد کو نفع کرتا ہے ضماد اسکا اور نطول اسکا بھی اور اوبالا ہوا پانی اسکا درد سر سے زیادہ امان دیتا ہے۔ ناک کے سدہ کو نفع کرتا ہے اور زکام کو اعضاے نفض گردے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے آبزن اسکے جوشاندہ کا حیض کو جاری کر دیتا ہے ورم رحم کو نفع کرتا ہے مشیمہ اور جنین کو گرا دیتا ہے رحم کا جو منھ مل گیا ہو اوسکو نافع ہے کہ اسکو کھولدیتا ہے صلابت رحم کو پلانے سے اور ضماد کرنے سے زائل کر دیتا ہے مقدار شربت اسکی پانچ درم تک ہے

بلادر اسکو ہندی مین بھلاوان کہتے ہین ماہیت اسکی مشہور ہے یہ ایک پھل ہے کہ جسکی گٹھلی چھوہارے کی گٹھلی کی ایسی ہوتی ہے اور لب اوسکا مثل لب جوز کے شیرین کے ہے۔ اوسمین کچھ مضرت نہین ہے پوست اوسکا متخلخل ہے اوسمین سوراخ شہد کے سے ہوتے ہین بیچ مین اون سوراخون کے شیرہ چیک دار ہے جسکی بو تیز ہوتی ہے بعض آدمی اسکو دانت سے کاٹکر کھا جاتے ہین اور چباتے ہین اور اونکو کچھ ضرر نہین کرتا خصوصًا جوز کے ساتھ یعنی اخروٹ طبیعت چوتھے درجہ مین گرم خشک ہے خواص شیرہ اوسکا زخم ڈالتا ہے اور ورم پیدا کرتا ہے۔ اور خون کو جلا دیتا اور اخلاط کو زینت مسون کا ٹکر گرا دیتا ہے سپید داغ کو اچھا کر دیتا ہے گنج کے داغ کو اچھا کر دیتا ہے بالخورہ جو بلغمی ہو اسکو دور کر دیتا ہے۔ اور ورام گرم کا باطن مین ہیجان کرتا ہے آلات مفاصل پٹھے کی سستی اور استرخا کو اور فالج اور لقوے کو فائدہ کرتا ہے اعضاے سر فساد حافظہ کے مرض کو مفید ہے جسوقت اسکی معجون کھائی جاے جسکا نام انقردیا مشہور ہے لیکن یہ معجون وسواس اور مالیخولیا کو ہیجان مین لاتی ہے اعضاے نفض بواسیر کو اسکی جب دھونی دیجاتی ہے مسون کو خشک کر دیتا ہے سموم خود بھلانوان زہر ہے اخلاط کو جلا دیتا ہے اور قاتل ہے تریاق اوسکا تھما ہے اور دودھ اور روغن اخروٹ اسکی قوت کو توڑ دیتا ہے ابدال بدلا اوسکا پانچ گونہ

وزن اسکا بندق ہے یعنے ربع طاسوج چہارم وزن روغن بلسان سکا دو تہائی وزن دینگے
سپید دال **بورق** یہ معرب ہے بورہ کا جسکو ہندمین لونا کہتے ہین **ماہیت** اسکی
مشہور ہے نمک سے قوت اسکی زیادہ ہے۔ نمک قوی اقسام مین بورہ ہے مگر اسمین قبض
نہین ہے۔ کبھی اسکو ایک ٹھیکرے مین کوئلہ کو سرخ کرکے جلاتے ہین یہانتک کہ
بھن جاتا ہے **اختیار** بہتر بورہ ارمنی ہے جو سبک ہو اور بہتر اوسکے نرم ہون مثل
اسفنج کے اور سپید ہون یا گلابی ہون یا بنفشی رنگ مین لذع کو بہت کرتا ہو۔ بورہ
افریقی کا قیاس بہ نسبت اور اقسام کے بورون کے ایسا ہے جیسا بورہ کا
قیاس طرف نمک کے اور بورق کا کھانے مین استعمال بدون کسی سبب عظیم کے
نہین جائز ہے۔ کف بورق کا بورق سے زیادہ تر لطیف ہے قوت مین اور
بہترین کف بورق وہ ہے جو شیشہ کی مثل شفاف ہو اور زرد رنگ ہو **طبیعت**
آخر درجہ دوم مین گرم خشک ہے اور خشکی اوسکی بیشتر تیسرے درجہ تک پہونچتی ہے
**افعال و خواص** جلا بقوت کرتا ہے اور غسال ہے خصوصاً بورہ افریقی اور جلد
کے پوست اوکھیڑتا ہے اور پاک کرتا ہے اخلاط غلیظ کو قطع کرتا ہے بورق کے جملہ
اقسام مین تھوڑا سا قبض ہمراہ جلائے جید کے ہے بسبب نمکینی کے لیکن بورہ افریقی
مین قبض نہین ہے بلکہ فقط جلائے کثیر اوسمین ہے اور نمک مین قبض ہے اوسمین جلا نہین
ہے مگر تھوڑی سی **زینت** اگر بورہ کو بابون پر تقطیر کین باریک کردیتا ہے اگر بورہ کا
ضماد کرین خون کو طرف ظاہر بدن کے کھینچ لاتا ہے پس رنگ اچھا کردیتا ہے۔
لاغری کو دور کردیتا ہے لیکن اکثر جب یاد کھایا جائے بدن کو سیاہ کردیتا ہے
**اورام** اور بثور لبنی کو فائدہ کرتا ہے اسلئے کہ پیپ کی تحلیل کردیتا ہے خصوصاً بورہ
افریقی ہمراہ سرکہ کے کھجلی کو فائدہ کرتا ہے **آلات مفاصل** اسکی قیروطی بناکر فالج
کیواسطے لگائی جاتی ہے خصوصاً جسکا زمانہ اخیر پہونچا ہو اور خاص کر جسکا زمانہ انحطاط
آگیا ہو۔ التوائے عصب کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضائے سر** خزاز یعنے لیفہ کو فائدہ
کرتا ہے کف دسکا جب کان مین ٹپکایا جائے کان کو پاک کردیتا ہے اور کھولدیتا ہے
اور کری گوش کو دور کردیتا ہے اور شراب انگوری یا شراب دقا مین ملا کر کان کی تخنی
کو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور مفسد اور بورہ افریقی
سے قے کا ہیجان ہوتا ہے اگر بسبب قے نہ لاتا تقطیع اخلاط معدہ کی زیادہ کرتا ہے بہ نسبت
اور سب اقسام بورق کے انجیر ملا کر بورہ سے ضماد کیا جاتا ہے **استسقا** کیواسطے
پس دسکو دور کردیتا ہے۔ **اعضائے نفض** اگر اسکا حمول کیا جائے تو دست
لاتا ہے اور اگر ہمراہ شراب کے اور زیرہ کے یا جوشاندہ سعاب و رشبت یعنے سویا کے

کھلایا جائے مغص یعنے مروڑ مین سکون پیدا کرتا ہے اسی خاصیت سے اوسکی مثل
اسکے اور خاصیتین ایسی ہین کہ اسکو نمک پر فوقیت ہے۔ بعض ادویہ کیڑون کی قتل
کرنے والی کے ہمراہ جب پلایا جاتا ہے کیڑونکو نکالدیتا ہے۔ اسیطرح جسوقت پیٹ
پر اگر اسکو ملین اور ناف پر اور آگ کے پاس بیٹھے کیڑونکو قتل کردیتا ہے اسی
خاصیت سے بھلی ور مثل اسکے اور خاصیتین اسمین ایسی ہین کہ نمک پر اسکو فوقیت
ہے سموم اور ایک قسم بورق کی اور خصوصاً بورق افریقی اس خناق کو نفع کرتا ہے جو فطر یعنے چھتری کے
کھانے سے پیدا ہو جلایا ہوا بورہ ہو یا بے جلا ہوا اسیطرح کف بورہ کا۔ گدھے
کی یا سور کی چربی ملا کر دیوانہ کتے کے کاٹنے سے زخم پر لگایا جاتا ہے۔ پانی کے ہمراہ
ذراریح کو پینے سے زہر کو دفع کرتا ہے اور اوسکو جس کا نام بورا افریطی ہے۔
انجدان کے ہمراہ واسطے دفع زہر بیل کے خون کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔
**بصل** جسکو ہند مین پیاز کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے اسمین ایک سوزش
یا تیزی ایسی ہے جو تقطیع کرتی ہے ہمراہ تلخی اور قبض کے۔ کھانے مین جو پیاز آتی ہے
وہ وہی ہے جو لانبی ہو اور اوسمین تیزی زیادہ ہوتی ہے اور سرخ رنگ کی پیاز
سپید رنگ سے زیادہ تیز ہے اور خشک پیاز تر سے زیادہ تیز ہے اور کچی پیاز بھونی
ہوئی سے زیادہ تیز ہے۔ **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین اور اسمین رطوبت
فضلیہ بھی ہے **افعال و خواص** ملطف ہے تقطیع کرتی ہے خصوصاً جو پیاز
کھانے کے قابل ہے۔ پیاز مین باوجود قبض کے جلا اور تفتیح قوی بھی ہے اور اسمین
تلخی بھی ہے اور خون کو خارج کی طرف کھینچ لاتی ہے اسی جہت سے جلد کی سرخ
کرنیوالی ہے۔ جو پیاز پکائی ہوئی ہو اوس سے غذائے معتدبہ حاصل نہین ہوتی ہے
شوربے اور یخنی کے اقسام جنمین پیاز پڑی ہو۔ نفخ بہت کم پیدا کرتے ہین
بہ نسبت اون شوربے وغیرہ کے جنمین پیاز نہ پڑی ہو۔ غذا اوس پیاز کی جو
پختہ کی گئی ہو بھی خلط غلیظ ہوتی ہے۔ خوردنی پیاز مین ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ
مختلف پانی کے ضرر کو نفع کرتی ہے اور اکثر لوا سکی جاتی رہتی ہے جب شغل اسکا دوام
کردیا جائے **زینت** چہرے کو سرخ کرتی ہے اور تخم پیاز بہق کو دور کرتا ہے پیاز کا
پانی بالخورے کے گرد ملا جاتا ہے پس یادہ نفع کرتا ہے۔ پیاز کا پانی نمک ملا کر مسونکو
اوکھیڑ دیتا ہے **جراح اور قروح** پیاز کا پانی اون قروح کو نفع کرتا ہے جنمین
چرک بھری ہو مرغ کی چربی کے ہمراہ پیاز کا پانی اوس خراش کو نفع کرتا ہے جو خف
یعنے گھوڑلا نامی کیڑے کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے **اعضائے سر** پیاز کے پانی سے اگر
ناس دیا جائے سر کو پاک کرتا ہے۔ پیاز کا پانی کان مین گرانی سر اور طنین یعنے

کان کو گنگے کیواسطے اور اوس بیپ کیواسطے جو دونون کانون مین پڑ گئی ہو اور اوس
پانی کیواسطے جو کان مین بھر گیا ہو ٹپکایا جاتا ہی۔ پیاز کا پانی دردسر پیدا کرتا ہی زیادہ
پیاز کھانے سے سبات کا مرض پیدا ہوتا ہی پیاز کا استعمال عقل کو مضر ہے کہ خلط
خراب پیدا کرتا ہی اور لعاب دہن زیادہ کرتا ہی **اعضائے چشم** خوردنی پیاز کا
پانی اگر نچوڑا جاوے اور آنکھ مین لگایا جائے نزلہ کا پانی جو آنکھ مین اوترتا ہو اوسکو
دور کرتا ہی اور بصارت مین جلا دیتا ہی۔ تخم پیاز کو شہد مین ملاکر سپیدی چشم کو دور
کرتا ہی **اعضائے نفض و صدر** پیاز کا پانی شہد مین ملاکر خناق کو نفع کرتا
ہی **اعضائے غذا** پیاز دشتی بدشواری ہضم ہوتی ہی ایک قسم اوسکی تے کو برانگیختہ
کرتی ہی خوردنی قسم پیاز کی معدہ ضعیف کو قوی کرتی ہی اور بھوک کو بڑھاتی ہے
دو مرتبہ پکائی ہوئی پیاز کی غذائیت زیادہ ہی پیاس لانیوالی ہی یرقان کو مفید ہی
**اعضائے نفض** بواسیر کے منھ کو کھولدیتی ہی تمام اقسام پیاز کے باہ کو ہیجان کرتے ہین آب پیاز
ادرار بول کرتا ہی اور طبیعت کو نرم کرتا ہی **سموم** دیوانے کتے کے کاٹے کی پیاز نافع ہی جسوقت زخم پر پیاز کے پانی
کا نطول کیا جائے نمک اور سداب ملاکر۔ خوردنی پیاز سموم کے گزندہ کا ضرر دفع کرتا ہی
بعض نے کہا ہی اسلیے کہ پیاز معدہ مین ایک خلط رطب بکثرت پیدا کرتا ہی جو سموم کے زہر کو توڑ ڈالتی ہی

**بقلہ یمانیہ** جسکو ہندی مین چولائی کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے دیسقوریدوس
کے نزدیک یہ بات ہی کہ اسمین دوائی کا اثر بالکل نہین ہی چولائی ایک ترکاری
ہی مثل تھوے کے جسمین کچھ مزہ نہین ہی اور یہ ساگ بے مزہ ہوتا ہی کل ترکاریون
سے زیادہ کا ہوا ور کدو سے ترطیب اسکی زیادہ ہی غذا اوسکی بہت کم نفوذ اوس
کا بدن مین جلدی نہین ہوتا اسلیے کہ وہ بورقیت اور نمکینی اسمین ہرگز نہین ہے
**طبیعت** جالینوس کہتا ہی کہ دوسرے درجہ مین سرد تر ہے **اورام اور بثور**
گرم اورام مین اسکا ضماد کیا جاتا ہی **جراح اور قروح** چولائی کی جڑ کا ضماد
اون دانون پر لگایا جاتا ہے جنکا نام شہدیہ ہی **اعضائے سر** نچوڑا ہوا پانی
چولائی کا روغن گل ملاکر اوس دردسر کو فائدہ کرتا ہی جو دھوپ مین چلنے سے پیدا ہوا
ہو **اعضائے نفس** کھانسی کو فائدہ کرتا ہی اور اوسمین تسکین دیتا ہی خصوصا
اگر روغن گل و آب انار ترش مین پکایا گیا ہو اسیطرح اوس پیاس مین تسکین
دیتا ہی جو حرارت سے پیدا ہوئی ہو۔

**بلبوس**۔ **ماہیت** اسکی وہی پیاز ہی جو خوردنی ہی اور چھوٹا ہی مشابہ پیاز نرگس کے
اور پتی اسکی گندنے سے مشابہ ہی اور پھول اسکا بنفشہ کے پھول سے مشابہ ہی اوسکی
ایک قسم ایسی ہی جو تے کو برانگیختہ کرتی ہی ایک قوم نے کہا ہی کہ یہ زہر ہی اور ایک
قوم نے کہا ہی کہ نہین بلکہ وہ از قسم طلع ہی بیان شاید کہ یہ اناغلس ہی پس گر
وہی ٹھہرا تو ہمکو اسکے معانی کا سمجھنا اوسی مقام تک چاہیے **طبیعت**
اوسکی پیاز کے قریب ہی اور شاید کہ یابس ہی پہلے درجہ مین ہمراہ رطوبت فضلیہ
کے **افعال و خواص** نفخ پیدا کرتی ہی اور پسینا لاتی ہی اور زبان پر خشونت
پیدا کرتی ہی **زینت** جھائین پر لگائی جاتی ہی دھوپ مین جھکڑا اور نفع کرتی ہی
اسیطرح جو نشان زخمون کے رہجاتے ہین اون پر طلا کرنے سے نشانون کو دور
کردیتی ہی جبڑے اور زبان مین خشونت پیدا کرتی ہی زردی بیضہ ملاکر سر پر لگائی
جاتی ہی اور سکنجبین ملاکر قروح لینہ پر لگاتے ہین **جراح اور قروح**
اگر اسکو ہمراہ سمک الغبیر کے بریان کرین اور دق کے زخمون پر چھڑکین
اون زخمونکو جڑ سے اوکھاڑدے **آلات مفاصل** سرکہ ملاکر اسکا ضماد بنایا
جائے عضل کے اندرونی اجزا مین جو سستی آجاتی ہی اوسکو فائدہ کریگا
اور نقرس اور دیگر اوجاع مفاصل پر ضماد کیا جاتا ہی اور فقط بلبوس لتوائے عصب
کیواسطے ضماد کیا جاتا ہی اور اسکا ضماد ناخون کو پھاڑ ڈالتا ہی اور کان وغیرہ مین
شگاف پیدا کرتا ہی اور آرد جو کے ہمراہ بھی ضماد کیا جاتا ہی **اعضائے سر** خراز
کی یہ دوا عمدہ ہی سر کے زخمونکی اوس کوفتگی پر جو ٹوٹ نہ گئی ہو اور جلد کو شق نہ
کیا ہو انڈے کی زردی ملاکر لگایا جاتا ہی **اعضائے چشم** تنہا بلبوس اور ہمراہ
انڈے کی زردی کے طرفہ چشم کیواسطے استعمال کیا جاتا ہی اگر اسمین سرکہ ملایا جائے
تو غرب یعنے ناصور گوشہ چشم کی عمدہ دوا ہی اور جو ورم آنکھ کے کوئے مین پیدا ہوتا
ہی اوسکی بھی دوا ہی **اعضائے غذا** سرخ قسم اسکی معدہ کیواسطے اچھی ہے
اور شہد کے ہمراہ معدہ کے درد کیواسطے ضماد کیجاتی ہی اور تلخ بلبوس بہتر ہی
کہ طعام کو ہضم کردیتی ہی اور غذائیت اوسکی زیادہ کردیتی ہی اگرچہ وہ غذا اچھی ہو
خصوصا بلبوس خام اور اگر خود ہضم ہوجائے قرقر پیدا کرتی ہی اور نفخ پیدا کرتی ہی
**اعضائے نفض** باہ کو برانگیختہ کرتی ہی۔

**بزرقطونا** جسکو اسبغول کہتے ہین **ماہیت** دو قسم اور دو رنگ کا ہوتا
ہی۔ ایک قسم جاڑون مین پیدا ہوتی ہی اور ایک گرمیون مین اور مقدار شربت
دونون مین سے کوئی قسم کیون نہو۔ دو درہم ہی **اختیار** بہتر اسبغول وہی ہی جسکا دانہ
بڑا ہو اور بھاری ہو کہ پانی مین ڈوب جائے پھوک نہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین
سرد تر ہی **افعال و خواص** اسبغول بریان جو روغن گل مین لت لیا گیا ہو تو قابض
ہی اقسام درد مین تسکین پیدا کرتا ہی اگر سرکہ کے ساتھ ضماد کیا جائے **اورام اور بثور**

سرکہ میں گھیپ کر اورام گرم پر لگایا جاتا ہے اور نملہ اور حمرہ پر خصوصاً وہ قسم اسکی جو کان کے نیچے ہو اور اورام بلغمی پر لگایا جاتا ہے **آلات مفاصل** التوائے عصب کے واسطے اسکا ضماد کرتے ہیں اور تشنج عصب کیواسطے اور نقرس اور وجع مفاصل گرم کیواسطے سرکہ اور روغن گل ملا کر **اعضائے سر** جو شخص اسکا ضماد کرے درد سر گرمی سے ہو اسکو نفع کریگا **اعضائے صدر** سینہ کو نرم کرتا ہے **اعضائے غذا** لعاب اسبغول جو روغن بادام میں نکالا جائے نہایت سخت پیاس صفراوی کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** اسبغول بریان دو درہم روغن گل میں لت کرکے اگر کھلایا جائے طبیعت کو بستہ کرتا ہے اور زحیر کو نفع کرتا ہے خصوصاً لڑکوں کیواسطے لعاب اسبغول جو اوسی روغن گل میں نکالا جائے۔ لعاب اسبغول کا جو خود اوسمیں ہوتا ہے ہمراہ روغن بنفشہ کے دست لاتا ہے **حمیات** اسبغول پلایا جاتا ہے پس گرم تپوں کی بھڑک میں سکون پیدا کرتا ہے

**لوبانس** اکثر اسکی جڑ استعمال کیجاتی ہے جسمیں گوند بھی ہوتا ہے اور عصارہ بھی ہوتا ہے اور گوند اسکا اسکے عصارہ سے قوی تر ہے کبھی روغن زیت اور تھوڑی تھوڑی سی شراب ملا کر اسکو اسقدر گھسیتے ہیں کہ گاڑھا ہو جائے اور غلاظت میں معتدل ہوجانا بھی اسکی عمدگی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال اور خواص** مخلل قروح ہے فاسد ہڈیوں کے پوست اوتار ڈالتا ہے اسلیئے کہ اسمیں تجفیف شدید ہے قروح کا تنقیہ کرتا ہے **آلات مفاصل** پٹھہ کو موافق ہے **اعضائے نفس** اور صدر سینہ میں جو فضول غلیظ ہوں انکو نفع کرتا ہے اور پھیپھڑے کو مناسب اور اسکے قروح کو مناسب ہے پلانے میں بھی اور بخارات دینے میں بھی **اعضائے غذا** اعضائے طحال کو نفع کرتا ہے۔

**بسر اور بلح** دونوں خرمے کے پھل ہیں۔ **ماہیت** انکی مشہور ہے **طبیعت** تیسرے درجے میں سرد خشک ہے اور بسر یعنے کچا خرمہ بلح سے زیادہ قابض ہے بہ نسبت قسب کے یعنے وہ کچا خرمہ جو سوکھ گیا ہے **افعال و خواص** نفخ پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر بلح اسکے پانی پیا جائے اور بیچ میں اسکے کھانا نہ کھایا جائے قراقر زیادہ پیدا کریگا یہ دونوں پھل اندرونی اعضا میں سدہ پیدا کرتے ہیں اور جوشاندہ بسر کا لعیب اور بھڑک میں سکون پیدا کرتا ہے مگر حرارت غریزی کو محفوظ رکھتا ہے زیادہ کھانا ان دونوں پھلوں کا میں اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** تھوڑی مقدار انکی درد سر پیدا کرتی ہے اور زیادہ مقدار درد سر میں سکون پیدا کرتی ہے یہ دونوں مسوڑھے کی جڑوں کیواسطے عمدہ دوا ہیں **اعضائے صدر** سینہ کے واسطے اور پھیپھڑے کیواسطے یہ دونوں خراب چیزیں ہیں **اعضائے غذا** معدہ کو یہ دونوں مضبوط کرتی ہیں جگر میں سدہ پیدا کرتی ہیں ہضم دیر میں ہوتی ہیں اور جو قسم اندرونکی پھسپھسی اور بودی ہو کمتر ہضم ہوتی ہے اور غذا ان دونوں میں تھوڑی ہے اور خشک اور سوکھی ہوئی میں دیرہضمی کم ہے **اعضائے نفض** ہر ایک ان میں کا قبض شکم پیدا کرتا ہے یہ دو خاصیت ہے جسوقت سرکہ یا شراب انمیں ملائی جائیں اور بلح سے پیشاب زیادہ جاری ہوتا ہے اور جسوقت مازو کے سرکہ کے ساتھ پیا جائے سیلان رحم اور روانی خون کو منع کرتا ہے **حمیات** استعمال ان دونوں کا جو بکثرت ہو لرزہ میں اور ٹھیکری میں مبتلا کرتا ہے

**بنک** عربی میں جڑ کو کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک لکڑی ہے جو یمن سے لائی جاتی ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ببول کی جڑ ہے جب کاٹی جاتی ہے ببول درس سے جھڑ کر گرتے ہیں **اختیار** بہتر وہی ہے جو زرد ہو اور سبک ہو میٹھی میٹھی بو اوسمیں آتی ہو اور جو قسم سپید اور وزنی ہے وہ زبون ہے **طبیعت** گرم خشک پہلے درجہ کی اور بعضوں کے نزدیک پہلے درجہ میں سرد ہے **افعال و خواص** مقوی اعضا ہے **زینت** جلد میں جلا پیدا کرتی ہے اور جلد کے نیچے جو رطوبات ہیں انکو خشک کردیتی ہے بدن کی بو کو پاکیزہ کردیتی ہے اور نورہ کی بو کو دور کردیتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے

**بطیخ** جسکو ہندی میں خربوزہ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے **طبیعت** اول درجہ میں سرد ہے اور آخر دوم میں تر ہے جب اسکا بیج خشک کر لیا جائے مرطب نہیں رہتا بلکہ خشکی اول درجے کی پیدا کرتا ہے جڑ اسکی مجفف ہے **افعال و خواص** پختہ خربوزہ لطیف ہے اور کچا کثیف ہے اور جو خربوزہ اچھی طرح نہ پک گیا ہو کچا ہو وہ کھیرے کی طبیعت میں ہے اور خربوزہ میں تنقیح ہے کیسا ہی کیوں نہ ہو دودھ میں پرورده کیا ہوا خربوزہ دودھ کا سینچا ہوا خربوزہ افضل ہے تمام اقسام خربوزہ سے مغز اسکا منضج ہے اور جالی ہے اور خصوصاً تخم خربوزہ کا اور کچا اور غیر پختہ دونوں جالی ہیں اور بیج میں اسکے جلا ے قوی تر ہے۔ خربوزہ کا استحالہ ردی خلط کی طرف ہوجاتا ہے جو مناسب مزاج معدہ کے ہے اور خود خربوزہ کا میلان بلغم کی طرف بہ نسبت صفرا کے زیادہ ہے پھر سودا بننا اوس سے بہت دور ہے۔ دودھ کا پروردہ خربوزہ جلدی مستحیل کسی خلط کی طرف نہیں ہوتا **زینت** جلد کو پاک کرتا ہے خصوصاً بیج اسکا اور مغز اندرونی خربوزہ میں بھی یہی خاصیت ہے چھائیں اور بہق اور خراز کو بھی نفع کرتا ہے خصوصاً اگر مسلم خربوزہ کے بیج کو یا مغز کو گیہوں کے تیل سے ملائیں اور دھوپ میں خشک کریں **اعضائے چشم** چھلکا اسکا پیشانی پر لپٹا دیا جاتا ہے پس جو نزلے آنکھ کی طرف اوترتے ہیں اون کو روکتا ہے **اعضائے غذا** قی لاتا ہے

خصوصاً خربوزہ کی جڑ کہ دو درہم اوسکے شراب ملا کر پینا بے دشواری کے محرک قے ہے جب بقدر ایک بولوس یعنے ساڑھے چار ماشہ کے پیا جاے۔ خربوزہ جسوقت خوب ہضم ہو ہیضہ پیدا کرتا ہے دودھ مین پرورش کیا ہوا خربوزہ دیر مین ہضم ہوتا ہے مگر جسوقت کہ مع مغز اندرونی کھلایا جاے غذا اوس سے اچھی پیدا ہوتی ہے اور جو خلط اوس سے بنتی ہے وہ مناسب تر ہے عجب ہے کہ اوسکے بعد کچھ اور بھی غذا کھالیں اسلیے کہ خربوزہ کے بعد اگر کچھ نہ کھائیں تو متلی پیدا کریگا اور قے لائیگا۔ گرم مزاج کا آدمی خربوزہ کے اوپر سکنجبین پی لے اور مرطوب مزاج آدمی کندر اور زنجبیل مربے اور کوئی شراب **اعضاے نفض** مدر بول ہے پختہ خربوزہ اور خام اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو نفع کرتا ہے جسوقت چھوٹی پتھری ہو خصوصاً گردہ کی پتھری کا درد دور مین پرورہ خربوزہ اودرار کم کرتا ہے اور بہت میٹھا خربوزہ جلدی ہضم ہوجاتا ہے خصوصاً جو نرم ہو مسموم خربوزہ جسوقت معدہ مین فاسد ہو جاے طبیعت سمیہ کیطرف مستحیل ہوتی ہے پس واجب ہے کہ اگر معدہ مین گرانی پائی جاے جلدی اوسکو نکال ڈالین

**بیض** ہندی مین انڈے کو کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے **اختیار** افضل اسکی وہی قسم ہے جو تازہ ہو مرغی کا انڈا اور سب سے بہتر انڈے مین زردی اوسکی ہے اور بہتر پکانا اوسکا یہ ہے کہ نیم بستہ ہو جاے اور بعد مرغی کے انڈے کے اوس چڑیا کا انڈا ہے جو قائم مقام مرغی کے ہو جیسے تدرو یا دراج یا تیتر وغیرہ۔ بط کا انڈا اور اور دریائی چڑیوں کا انڈا برا ہوتا ہے **طبیعت** اسکی معتدل ہے اور سپیدی انڈے کی مائل برودت کیطرف ہے اور زردی مائل بحرارت ہے مگر دونون رطوبت مین یکسان ہین خصوصاً سپیدی انڈے کی اور زیادہ تر خشک بہت انڈونمین مرغابی کا انڈا ہے اور شتر مرغ کا **افعال و خواص** اسمین قبض ہے خصوصاً زردی مین اسکے جو بھنی ہوئی ہو اور سپیدی اسکی مسکن ہے ایسے درد کی جسمین لذع ہو بہ نسبت اسکے کہ اسمین تخریہ ہے کہ بوجہ لیسے ہونیکے خوب گرفت نہین کرتی اور اتنا ٹھہرتی ہے کہ پھر جلدی دور ہوسکے جیسے دودھ جو انڈا ایسا نہین زیادہ بستہ ہو جاے وہ دیر مین ہضم ہوتا ہے اور غذائیت اوسمین زیادہ ہوتی ہے افضل انڈا وہی ہے کہ جو نیم برشت ہو کہ وہ سریع النفوذ ہے **زینت** سپیدی انڈے کی طلا کیجاتی ہے پس وہ جو رنگ بدن کا خراب کرتی ہے اوسکو منع کرتی ہے۔ اور خراب شدہ رنگ کو بھی درست کر دیتی ہے زردی انڈے کی جسوقت بھون کر شہد سے پیسین اوسکا طلا کرنا کلف اور سواد کو مفید ہوتا ہے اور حبارے کا انڈا خضاب جید ہے جیسا لوگ کہتے ہین اور امتحان اوسکا قابل خضاب کے ہونیکے اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ ایک ڈورا اوسکے اندر ڈال کر دا بار نکال دیتے ہین اور اتنے زمانے تک رہنے دیتے ہین کہ وہ ڈورا سیاہ ہو جاے اسیطرح لق لق کا انڈا جیسا لوگ کہتے ہین **اورام اور بثور** ورم کے منع کرنیوالی دوا مین انڈا پڑتا ہے اور قروح اور اورام کیواسطے جو حقنہ تیار کیے جاتے ہین اوسمین داخل کیا جاتا ہے حمرہ پر روغن زیت ملا کر طلا کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** جراحات مقعد اور پیڑو کے زخمون کو اور آگ سے جل جانیکو مفید ہوتا ہے اسکا استعمال ایک صوف مین لگا کر کیا جاتا ہے پس قرحہ پڑنے کو منع کرتا ہے اسیطرح آگ کے جلنے مین بھی استعمال کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** زردی اور سپیدی انڈے کی یہ دونون پٹھے کو نرم کرتی ہین اور اوجاع مفاصل کو فائدہ دیتی ہین **اعضاے سر** جو خون یا رطوبت دماغ کی جھلی سے آتا ہو اوسکی روکنے والی دوا کے ڈن مین انڈا بھی داخل کیا جاتا ہے زکام کو فائدہ کرتا ہے سپیدی مرغ کے انڈے کی کان مین جو اورام گرم ہون اونکو نفع کرتی ہے۔ کہا گیا ہے صحرائی کچھوے کا انڈا مرگی کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے چشم** سپیدی انڈے کی آنکھ کے درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور زردی اوسکی ہمراہ زعفران اور روغن گل کے ضربان چشم کو بہت مفید ہے اور اگر آرد جو کے ہمراہ ضماد کیا جاے نوازل کو منع کرتا ہے اسیطرح کندر ملا کر نوازل چشم کیواسطے طلا کیا جاتا ہے **اعضاے نفس** خشونت حلق کو نیم برشت انڈا مفید ہوتا ہے اور کھانسی کو اور شوصہ اور سل اور بحوحت صوت یعنے گرفتگی آواز جو حرارت سے ہو اور ضیق النفس اور خون تھوکنے کو خاصکر کہ اوسکی زردی نیم گرم کھلائی جاے۔ صحرائی کچھوے کا انڈا لڑکونکی کھانسی کیواسطے مجرب ہے **اعضاے غذا** مسلم انڈا جو سرکہ مین پکایا جاے اوسکا کھانا معدہ اور آنتون پر ریزش مواد کو منع کرتا ہے اور خشونت مری کو نافع ہے اور خوب بھنا ہوا انڈا دخانیت کیطرف مائل ہو جاتا ہے **اعضاے نفض** مطبوخ مسلم انڈے کا سرکہ مین اسہال و سحج کو منع کرتا ہے اور زردی اوسکی قروح گردہ اور مثانہ کو نافع ہے خصوصاً اگر کچی کھایا جاے۔ اور جو انڈا ایسے خاکستر گرم پر بھونا جاے جسمین جمع ان نہ اوٹھتا ہو رودہ شکم کو فائدہ کریگا اگر ہمراہ بعض قوابض و آب انگور خام کھایا جاے اور خشونت امعا اور مثانہ کو نفع کرتا ہے سپیدی انڈے کی مع اکلیل الملک کے واسطے قروح امعا اور عفونت امعا کے حقنہ دیا جاتا ہے جراحات مقعد اور پیڑو کے زخمونکو بھی نافع ہوتا ہے حول اسکا ایک بتی کو روغن گل اور انڈے مین ڈبو کر اسطے ورم مقعد اور ضربان مقعد کے کراتے ہین

سپیدی سے انڈے کا ایک فرزجہ روغن حنا ملا کر بنایا جاتا ہے اوسکے استعمال
سے قروح رحم کو نفع پہونچتا ہے اور رحم کو نرم کر دیتا ہے اگر کچے انڈے کو پوشین کھائین
نزف الدم اور رعون کے پیشاب کو نفع کرتا ہے جملہ اقسام کے انڈے اور خصوصاً
کنجشک کے انڈے باہ کو زیادہ کرتے ہین کہتے ہین کہ مرغابی کا انڈا روغن زیتون
ملا کر نیم گرم رحم پر ٹپکایا جائے چار دن کے بعد ادرار حیض کرتا ہے۔

**بل** جسکو ہند مین بکھری کہتے ہین **ماہیت** بعض اطبائے کہا ہے کہ یہ ہندی لکڑی ہے جسکو
ہندوستانی لوگ بھوت کہتے ہین اور وہ مثل بڑی لکڑی کے ہوتی ہے اور
تلخ ہوتی ہے مثل سونٹھ کی تلخی کے **طبیعت** گرم خشک دوسرے درجہ مین اور
بعض کہتے ہین تیسرے درجہ مین **افعال و خواص** قابض ہے اور مقوی حشا
ہے **آلات مفاصل** پٹھے کی صلابت اور رطوبت کو اور پٹھے کے سرد امراض
کو جیسے فالج اور لقوے کو نفع کرتی ہے **اعضاے غذا** معدہ کی حرارت ناری کو
روشن کر دیتی ہے [illegible] کو نفع کرتی ہے [illegible] داخل کیجاتی ہے **اعضاے نفض**
قبض شکم پیدا کرتی ہے اور ریاح شکم کو پھیلاتی ہے۔

**بلیلج** جسکو ہند مین بہیڑہ کہتے ہین **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ مزہ مین آملہ کے
قریب ہوتا ہے اور لب اسکا بندق کے قریب ہے مٹھائی مین **طبیعت** سرد اول درجے
مین ہے اور خشک دوسرے درجہ مین **افعال و خواص** اسمین قوت ملطفہ ہے اور
قوت قابضہ بھی ہے **اعضاے غذا** مقوی معدہ ہے کہ اجزاے معدہ کی دباغت
کرتا ہے اور ان اجزا کو جمع کر دیتا ہے اور استرخاے معدہ کو نفع کرتا ہے معدہ کے اجزا
کے ہموار اور استوار کر دینے کیواسطے اس سے بہتر اور کوئی دوا نہین **اعضاے نفض**
کبھی کبھی قبض شکم پیدا کرتا ہے اور بعضونکے نزدیک مطلق ملین ہے اور قابض نہین ہے۔
اور یہی حق معلوم دیتا ہے اور ظاہر یہی ہے کہ بلیلہ امعاے مستقیم اور مقعد کو نافع ہے

**بادرنجبویہ** مشہور دوا ہے **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین ہے **افعال و خواص**
تمام امراض بلغمی اور سوداوی کو نفع کرتی ہے **زینت** نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے
**جراح اور قروح** ترخارش جو سوداوی مادہ سے ہو اوسکو نفع کرتی ہے
**اعضاے سر** سدہ ہاے دماغی کو نفع کرتی ہے اور بخر یعنے بوے دہن کو دور کر دیتی ہے
**اعضاے صدر** مقوی قلب ہے اور خفقان کو دور کرتی ہے۔
**اعضاے غذا** ہضم [illegible] ہے اور ہچکی کو فائدہ کرتی ہے **ابدال** تفریح قلب
مین بدل اسکا ہموزن اسکے ابریشم ہے اور دو ثلث اسکے وزن کا پوست اترج ہے

**بادنجان** جسکو ہند مین بینگن کہتے ہین **ماہیت** پرانا بینگن خراب ہوتا ہے اور
مزہ اوسکا بھی کا ایسا ہوتا ہے اور تازہ اسلم ہے **طبیعت** اسکی ابن ماسویہ کے
نزدیک سرد ہے مگر صحیح یہ ہے کہ قوت غالب دسپہ حرارت کی ہے اور یبوست دوسرے
درجے کی ہے بسبب تلخی اور تیزی کے **افعال و خواص** تمام امراض بلغمی کو منع کرتا
ہے اور سودا کو پیدا کرتا ہے اور سدے ڈالتا ہے **زینت** رنگ خراب کر دیتا ہے اور
جلد سیاہ کرتا ہے اور رنگ مین زردی بھی پیدا کرتا ہے جو بینگن [illegible] ہے نقطہ پوست
ہی پوست اوسمین ہے چھائین پیدا کرتا ہے۔ **اورام اور بثور** اقسام سرطان
اور صلابات کو اور جذام کو پیدا کرتا ہے **اعضاے سر** درد سر پیدا کرتا ہے اور
سدر یعنے آنکھون کے آگے تاریکی آجانی پیدا کرتا ہے اور منہ مین چھالے ڈالتا ہے
**اعضاے غذا** جگر مین سدے پیدا کرتا ہے اور تیل مین اگر وہ بینگن جو سرکہ
مین پکایا جائے کہ وہ تفتیح سدہ جگر کرتا ہے **اعضاے نفض** بواسیر پیدا کرتا ہے
لیکن بینگن کی ٹوپی یا ڈنٹھل کو سایہ مین خشک کرکے جلا کر [illegible] بواسیر کو نفع کرتی ہے
بادنجان قبض شکم یا دست لانے کی کچھ قوت نہین ہے لیکن اگر کسی تیل مین اسکو
پکائین دست لائیگا اور اگر سرکہ مین پکائین دست بند کر دیگا۔

**بہرامج**۔ **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ اقسام پھولون سے ہے **افعال و خواص**
نطول اسکا جوش دیکر ہر مقام کے نفخ کو دور کرتا ہے **اعضاے سر** شگفتہ اسکا
بہتر ہے واسطے اوس ریح غلیظ کے جو سر مین بھری ہو اور اسیطرح برگ اسکا سونگھا
جائے **اعضاے نفض** قبض شکم پیدا کرتا ہے۔

**بوزیدان**۔ **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ ایک لکڑی ہے ہندی اسمین مشابہت
قوت بہمن کی ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو سپید ہو اور موٹی ہو [illegible]
[illegible] زیادہ ہون [illegible] ہو چکنی چکنی اور پتلی لکڑی جسمین سپیدی
کم ہے وہ خراب ہوتی ہین اور بعضے بربریہ نے اسمین میل کر دیتے ہین **طبیعت** دوسرے
درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین خشک **خواص** ملطف ہے **آلات مفاصل**
وجع مفاصل و نقرس کو مفید ہے **اعضاے نفض** باہ کو زیادہ کرتی ہے
سموم ہر ایک زہر کا تریاق ہے۔

**برنگ کابلی** جسکو ہند مین بابڑنگ کہتے ہین **ماہیت** چھوٹے چھوٹے
دانے ہین سندی خواہ ہندی۔ اور دو قسم کی ہوتی ہے ایک قسم کی بہت چھوٹی
جنمین سوراخ نہین ہوتا ہے اور دوسری قسم کے دانے بڑے بڑے سوراخدار
ہوتے ہین۔ اچھی اور عمدہ وہی چھوٹے دانے کی ہے **آلات مفاصل** بلغم
کے اعضاے مفاصل ورم [illegible] سے بدنکی تنقیہ کرتی ہے **اعضاے نفض** بلغم

کو امعاے بذریعہ اسہال کے خارج کردیتی ہے اور دیدان کو یعنے ان کیڑون کو جو چھوٹے
ہوتے ہین اور حب القرع جنکو کدو دانہ کہتے ہین اور کدو دانہ وغیرہ اقسام کرم کے اخراج تونی ہے
**بوقیصا** طبیعت اسکی بارد ہے خواص اسکے جالی ہے اور اسمین کسیقدر قبض ہے اور اسکے
پھل کے غلاف مین رطوبت رہتی ہے لہذا چہرہ کو جلا دیتا ہے اور صاف کردیتا ہے
**جراح اور قروح** تر کھجلی پر جسمین قرحہ پڑ گیا ہو پیسکر لگائی جاتی ہے اور
زخمون سے چمٹ جاتی ہے بوجہ قبض و جلاے اور اسکے درخت کے پوست کی یہی
خاصیت ہے اور مخصوص اسکا یہی اثر ہے اور باوجود چسپیدگی کے۔ اوسکی بیخ اور برگ کے
جوشاندہ کا استخوانہاے شکستہ پر نطول کیا جاتا ہے۔ **اعضاے نفض** پوست و چھلکا
اوسکا جو موٹا ہے اسہال بلغم کرتا ہے جب ایک مثقال اسکو ہمراہ آب سرد خواہ شراب کے پلائین
**بہار** ماہیت اسکی یہ وہی دوا ہے جسکو فارسی مین گاؤ چشم اور عربی مین عین البقر
کہتے ہین پھول اسکا ایسا ہوتا ہے کہ پتیان اوسکی زرد ہوتی ہین اور پھول کے بیچ مین سرخی
اور گنبدہ زیادہ ہوتا ہے کہ گل اونہ سے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ
مین خشک ہے **اعضاے سر** اوسکا سونگھنا سر مین جو ریاح غلیظ ہون انکو فائدہ کرتا ہے
**بو** جسمین خواص اسکے یہ ہین کہ محلل ہے خصوصاً جسکے پھول کا رنگ سنہری ہو اور جلا بقدر
معتدل کرتا ہے **زینت** صحرائی قسم اسکی تحمیر لون کرتی ہے اور سنہری پھول کی قسم
بالونکی زینت کے واسطے مستعمل ہے **اورام اور بثور** جوشاندہ اوسکے برگ کا اورام
کو نافع ہوتا ہے **جراح اور قروح** شہد ملا کر قروح اور جراحات پر استعمال کیا جاتا ہے
**آلات مفاصل** جوشاندہ اوسکا شدخ عضل یعنے پٹے مین جو ضرب پہونچے
اوسکو مفید ہوتا ہے **اعضاے سر** جوشاندہ سے اوسکے دانتون کے درد کو اسکے
کلی کی جاتی ہے **اعضاے چشم** اوسکا جوشاندہ رمد گرم کو نافع ہوتا ہے **اعضاے
نفس** ربو کہنہ کو نافع ہوتا ہے **اعضاے نفض** سپیدی کا اور سیاہ چتا
کا بھی یہ دونون اسہال کہنہ کیواسطے مفید ہین ۔
**بنج** جسکو ہندی مین بھنگ کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے۔ نہایت خراب
اور اخبث اقسام اسکی وہ ہے جو سیاہ ہو اوسکے بعد سرخ اوسکے بعد سپید قسم
اسکی اسلم ہے۔ پہلی دونون قسمین یعنے سیاہ اور سرخ مستعمل نہین ہوتی پھول سپید
ہوتا ہے خواہ زردی مائل۔ جو سپید قسم اسکی کہ مستعمل ہوتی ہے اوسمین رطوبت
دہنیہ موجود ہوتی ہے **اختیار** بہترین اقسام سپید ہے لیکن اگر تریاب تنہا سرخ
ہے اسکا استعمال کرین گے اور سیاہ سے ہمیشہ اجتناب کیا جاتا ہے۔ مگر سیاہ بھنگ کی
شاخون کا عصارہ اکثر ہمراہ افیون کے مستعمل ہوتا ہے **طبیعت** سیاہ کی
سرد خشک آخر درجہ سوم کی ہے اور سپید بھنگ کی طبیعت اول سوم مین سرد
خشک ہے **افعال و خواص** مخدر ہے اور نزف کو قطع کرتی ہے اور اوسکی تخدیر سے
دردون کے اقسام مین سکون پیدا ہوتا ہے اور ضربان اور دھمک جو ورمون مین ہوتی
ہے مٹ جاتی ہے **زینت** فربہ کرنے مین بدن کے جو ادویہ تجویز کیجاتی ہین انمین بھنگ
بھی داخل ہے اسلیے کہ خون کو غلیظ کرتی ہے اور منجمد کرتی ہے **اورام اور بثور** درد ورم
اور پھوڑے مین ہوتے ہین انمین سکون پیدا کرتی ہے اور صلابت خصیہ کی تحلیل
کرتی ہے اور نقرہ کو نافع ہوتی ہے **آلات مفاصل** طلا کرنے سے نقرس کے درد مین
سکون پیدا کرتی ہے اور اگر بمقدار تین قیراط کے ماء العسل کے ساتھ پلائی جائے
جب بھی نقرس کو نفع کریگی۔ کہتے ہین کہ اگر اسکے برگ کو بقدر تین اوقیہ
یعنے تین تیون کے ہمراہ طلا نامی شراب کے پلائین تو استخوان کو بالکل زائل کردیتی ہے
**اعضاے سر** عصارہ بھنگ کا جس قسم کا کیا جاوے درد گوش مین سکون پیدا کرتا
ہے۔ اور صبر کا اور روغن ملا کر عصارہ اسکا درد دندان کو نافع ہے اسیطرح تخم اسکا۔
اور بٹا اسکی مرکہ مین جوش دینے سے۔ اور روغن اوسکا جمیع امراض مذکورہ بالا
مین۔ بھنگ کی خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اگر برگ اور بیج اسکے اتنے کھا جائین جسکا
ایک وزن اور قدر معتدبہ ہو عقل مین تخلیط پیدا کرتی ہے۔ اسیطرح اگر اسکے
جوشاندہ سے احتقان کیا جاوے۔ روغن اسکا جب کان مین ٹپکایا جاوے درد گوش
مین سکون پیدا کریگا **اعضاے چشم** آنکھ پر طلا کیجاتی ہے اسکے تخم کو پیسکر خواہ
اوسکے برگ کے عصارہ کو آنکھ پر طلا کرتے ہین پس جو درد آنکھون مین گرمی
مین پیدا ہوتے ہین سکون پیدا ہوتا ہے بھنگ کا رب خواہ برگ خواہ تخم بطور طلا
کے لگایا جاتا ہے پس نوازل کو اوترنے سے بطرف آنکھ کے روکتا ہے **اعضاے
نفس اور صدر** جسوقت بزر البنج بقدر ادبولوس یعنے چار ماشہ پیا جاوے
نفث الدم جو بحد افراط ہو اسکو نفع کریگا۔ برگ اوسکے ضماد ورم پستان پر کیا
جاتا ہے۔ اکثر اون اودیہ مین بھی اسکو ڈالتے ہین جو مسکن سعال یعنے کھانسی کے ہین
جو اورام پستان مین بعد حاملہ ہونیکے پیدا ہوتے ہین اون پر بھی اسکو طلا کرتے ہین
اونکو روک دیتی ہے **اعضاے نفض** عصارہ اوسکا درد رحم کیواسطے
مستعمل ہوتا ہے اور جو خون کہ رحم سے جاری ہو اوسکو بند کردیتا ہے۔ برگ اسکے
اورام خصیہ پر بطور ضماد کے لگائے جاتے ہین **سموم** بھنگ ایسی ہے کہ
جس سے اختلاط عقل مین پیدا ہوتا ہے اور ذکر یعنے یاد آوری کی قوت
باطل کردیتی ہے پھر اسکے نشہ مین کچھ بھی یاد نہین رہتا ہے اور خناق و جنون پیدا کرتی ہے

بیقیہ۔ **ماہیت** اسکی شبیہ ہر قوت مین مسور کے اور ہضم اسکا مسور سے بھی زیادہ دشوار ہو **طبیعت** معتدل در مائل بہ یبوست ہو **افعال و خواص** تابض اوسیطرح سے ہو جیسے کہ مسور قابض ہو اور سودا کی مولد بھی ہو **آلات مفاصل** جوڑ مفاصل کیواسطے جید ہو اور رفیلا ور اقسام فتوق ہیا سکا ضماد کیا جا تا ہو جو اونکو عارض ہون **اعضاے نفض** قبض طبیعت پیدا کرتی ہے۔

بط پرندہ مشہور ہو اسکی طبیعت جملہ طیور خانگی سے یعنے جو چڑیان پالی جاتی ہین اون سب سے زیادہ گرم ہو بعض طبا کا قول ہو کہ جس شخص کو سردی مزاج ہو اوسکو گرمی کا نفع پہونچاتی ہو اور محرور مزاج مین تپ پیدا کرتی ہو **افعال اور خواص** بط کی چربی عظیم النفع ہو درد کی تسکین کیواسطے اور جو لذع کہ اندر عمق بدن کے ہو اوسکی تسکین کیواسطے اور جملہ طیور کی چربیون سے بط کی چربی افضل ہو۔ اور گوشت اسکا سریع الہضم ہو اور ردیا اسکا کثیر الغذا ہے۔ **زینت** بط کی چربی رنگ کو صاف کرتی ہو اور گوشت اسکا اعضاے بدن مین فربہی پیدا کرتا ہو **اعضاے نفس** اور صدر آواز کو صاف کردیتی ہو **اعضاے غذا** گوشت اسکا دیر ہضم ہو اور معدہ مین گرانی لاتا ہو خصوصاً وہ قسم بط کی جسکو مرغابی کہتے ہین۔ زیادہ تر سبک و نہایت عمدہ بط کے اعضا مین اوسکے پرون کی جڑون کا گوشت ہو۔ اور جسوقت گوشت بط کا کسیقسم کا مضم ہوجاے جملہ طیور کے گوشت سے اوسکا تغذیہ بدن مین زیادہ ہوتا ہو **اعضاے نفض** باہ زیادہ کرتی ہے اور منی مین کثرت پیدا کرتی ہے۔

**پرسیاوشان** جسکو کانی جھانپ کہتے ہین **ماہیت** ایک گیاہ ہو جو باریک ہوتی ہو۔ اوسکے اوگنے کی جگہ پانی جہان بھرا ہو جیسے جھیل اور تالاب وغیرہ خاص اندرون چاہ اور نہرون کے کنارے پر یہ گھانس ہرے دھنیا کے مشابہ ہوتی ہو مگر اسکی شاخین سرخ سیاہی مائل ہوتی ہین اور اسمین ڈنڈیان بھی ہوتی ہین اور پھول ہوتا ہو اور نہ کلی اور قوت اوسکی بہت جلد جاتی رہتی ہو مترجم ہمارے ملک مین دھنیا کے مشابہ بہت سے نباتات پیدا ہوتے ہین کہ بعض او نمین سے زہر قاتل ہین لٹومری جسکو کبیکج کہتے ہین وہ بھی اسیطرح کی ہو جسکی لیدی بدن مین باندھنے سے آبلہ پیدا ہوتا ہو اور نقرا سستی کا علاج اوس سے کرتے ہین۔ از آنجملہ اور بھی بہت سے نباتات ایسی شکل کے ہین جنکو عارفان نباتات مندیم خوب پہچانتے ہین ہماری غرض فقط یہ ہو کہ ناظر کتاب ہذا کو دھوکھا نہ ہو اور وہ سمجھ لے یہ شناخت جو شیخ نے پرسیاوشان کی لکھی ہو ہمارے ملک مین اسیقدر شناخت پر بھروسا نہ کرنا چاہیے یہ اوسی ملک کیواسطے کافی ہو جہان یہ کتاب یعنے قانون یا قانون کا ماخذ تصنیف ہوا ہو۔ **تقلین** جالینوس کہتا ہو کہ طبیعت پرسیاوشان کی معتدل ہو اور مین کہتا ہون کہ بشیتر مائل بحرارت ہوتی ہو اور تھوڑی سی یبوست بھی اسمین ہو **افعال و خواص** محلل ہو اور لطف اور اسمین اسقدر قبض ہو کہ مانع سیلان ہو۔ اور جسوقت اسکو مرغیون کے چارہ مین اور سمانی نام جانور کے چارہ مین آمیختہ کرین اون کو قوی کرتی ہو جو پنج مارنے پر **زینت** خاکستر اسکی ہمراہ سرکہ اور زیت کے داء الثعلب اور داء الحیہ کو مفید ہو۔ روغن آس اور شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بالون کو دراز کرتی ہو اور بالون کے انتشار اور پراگندگی کو منع کرتی ہو **اورام اور بثور** دبیلات کے اقسام کو نافع ہو اور خنازیر کے فراج کو بدل دیتی ہو **جراح اور قروح** نواصیر کو اور قروح خبیثہ اور وہ قروح جو آلات کثیر سے ترہون سب کو نافع ہو **اعضاے سر** اگر اسکے خاکستر کو یا سمن تر کرکے اوس پانی کو غرارہ یعنے بفارہ لگائین بخوبی نفع کریگی **اعضاے چشم** آنکھ کی کھجلی کو دفع کرتی ہو **اعضاے نفس** بول کو ادرار کرتی ہو اور تھوڑی کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے پھیپھڑے کو پاک کردیتی ہو **اعضاے غذا** جو فضول بطرف معدہ اور تلم کے بہ بہ کر آتی ہون اون کیواسطے ہمراہ شراب کے نافع ہو طحال کے درد کو اور یرقان کو مفید ہو۔ **اعضاے نفض** ادرار بول کرتا ہو اور تھوڑی کو ریزہ ریزہ کردیتا ہو حیض کا مدر ہو اور خیمہ کو خارج کرتا ہو اور نفاس یعنے جو عورت بعد بچہ جننے کے خون دیکھتی ہو اوسکو نفاس سے پاک کرتا ہو اور جو زرد خون اور دیگر رطوبات کا ہو اوسکو منقطع کردیتا ہو اور اکثر اطبا کی راے مین قبض شکم پیدا کرتا ہو اور ابن ماسویہ کی راے یہ ہو کہ مسہل ہو قابض نہین ہو **سموم** شراب کے ہمراہ دیوانہ کتے کے کاٹنے کو نافع ہو اور دیگر ہوام کے ضرر سے بھی مفید ہو **ابدال** لاد سکا ربع مین ہمونلن اوسکا بنفشہ اور نصف وزن اسکے ریاسون آیا ہو۔

**بادروج** جسکو جنگلی تلسی کہتے ہین **ماہیت** اوسکی کہ وہ خوشبو چیز ہو جو مشہور چیز ہو اور روغن اوسکا قوت مین روغن مرزنجوش کے ہو مگر اوس سے یہ روغن زیادہ تر ضعیف ہو اور اسمین چند قوتین ایسی ہین جو باہم متضاد ہین۔ **طبع** گرم ہو اول درجہ کی دوسرے درجہ تک اور خشک ہو اول مین درجہ اول کے اور اسمین ایک رطوبت فضلیہ ایسی ہو کہ شاید اسکی ترطیب دوسرے درجہ تک پہونچ جاے اور یہ ترطیب بادروج کے جوہر اور اصل جرم مین نفیس ہو

بلکہ ادسی رطوبت فضلیہ مین ہی **افعال و خواص** اسمین قبض ہی اور اسہال
بھی اور قبض تو اسکا اصلی فعل ہی لیکن اگر کوئی فضلہ مستعد خروج پیا سکو ملے تو اسکو
بذریعہ اسہال کے اخراج بھی کردیتی ہی۔ بادروج مین انفاخ اور تحلیل کی
بھی قوت ہی اور نفخ بھی پیدا کرتی ہی اور بہت جلد عفونت کیطرف آجاتی ہی اور خلط
ردی سوداوی پیدا کرتی ہی۔ تخم بادروج اوس شخص کو نفع کرتا ہی جس کے بدن مین خلط
سوداوی زیادہ پیدا ہوتی ہی **اورام اور بثور** سرکہ اور روغن گل کے ہمراہ جب
وہ گرم پیشانی پر لگائی جائے نفع کرتی ہی **اعضائے سر** قطور اوسکا نکسیر کے لیے
مفید ہی خصوصاً ہمراہ سرکہ شراب و رکافور کے اگر بتی بنا کر ناک مین رکھیں نکسیر کا خون
بند ہوجائیگا اور ضرس یعنے داڑھ کے درد کو دور کردیتی ہے۔ بادروج کسی
شخص کی چھینک کھاتی ہی اور کسیکے مزاج مین تحریک ایسی پیدا کرتا ہی کہ چھینکیں
آنے لگتی ہین **اعضائے چشم** ضربان چشم کو نافع ہی بطور ضماد کے اگر لگائی جائے
اور کھانسی سے بادروج کے تاریکی چشم پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ رطوبت چشم مین غلظت
پیدا کرتی ہی اور تجربہ اسکی خاصیت ہی۔ عصارہ بادروج مقوی بصر ہی اگر بطور سرمہ
کے سلائی سے لگایا جائے **اعضائے صدر** تقویت قلب کی بخوبی کرتی ہی سینہ
اور پھیپھڑے کو خشک کردیتی ہی۔ ایک اسکرجہ اوسکا پانی سو تنفس کو مفید ہے۔
آب بادروج نفث الدم کے واسطے جید ہی اور دودھ کی دھار پیدا کرتا ہے۔
**اعضائے غذا** دشوار سے ہضم ہوتی ہی اور عفونت اسمین جلدی آجاتی ہی معدہ
کیواسطے ازبس خراب چیز ہی خصوصاً برگ بادروج **اعضائے نفض** قبض شکم کرتی
ہی اور اگر کوئی خلط آمادہ خروج ہو ونکلے اوسکا اسہال کردیتی ہی خواہ ادرار سے اوسکو
خارج کردیتی ہی اور رعد کو مضر ہی۔ تخم بادروج عسر البول کو مفید ہی **سموم** زنبور
اور کژدم اور تنین بحری کے مقام گزیدہ پر اسکو رکھتے ہین بس فائدہ کرتی ہے۔
**بوطانیقی** بعض کا قول ہی کہ یہ بستان افروز ہی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ اسکی ہی
شاہ جمیرانی جیکو ترہ خواہ صحرائی کیمون کہتے ہین مگر اسمین سیاہی زیادہ ہی اور خوشبودار ہی
لیکنے وحشی ہے **افعال و خواص** برگ اسکی قابض ہی **جراح اور قروح**
جراحات اور قروح کا اندمال کرتی ہی **اعضائے سر** عصارہ اسکا نہایت ہی اچھی
اون قروح کی جو منھ مین کہنہ ہوجائیں نہ عجب ہی کہ اسکا رب بنالیں کہ قلاع کو نفع کرے
**بابلوان** جسکو فرفخ بھی کہتے ہین یہ بری فرفخ صحرائی ہی اور منجملہ یتوعات کے ہی یعنے جن
درختون کا دودھ زہردار ہوتا ہی اور تخم اوسکا ناسی ہی مثل یتوعات کے پانی اسکا مسہل ہی
**بقلۃ الحمقا** جسکو خرفہ اور عوام ہند قلفہ بھی کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے

**اختیار** عصارہ اسکا تمام اجزائے خرفہ مین اجود اور اقوی ہی کہ یہ فعل قوی اوس
اجزا مین نہین ہی **طبیعت** تیسرے درجہ مین بارد ہی اور تیسرے درجہ کے
آخر مین رطب ہی **خواص** اسمین قبض ہی اور نزف کو منع کرتا ہی اور جملہ سیلان
کے اقسام کو جو کہنہ ہون۔ غذا اسکی تھوڑی ہی زیادہ نہین صفرا کا قمع اور توڑ
ڈالنا یہ دوا بخوبی کرتی ہی **زینت** سے جب اس سے کھجلائے جاتے ہین تو اونکو دور کر دیتا
ہی اور فعل اسکا بالخاصہ ہی براہ کیفیت کے نہین ہی مترجم مراد یہ ہی کہ قیاسی تر برودت اور
رطوبت کا یہ نہین ہی کہ تے کو دکھا دے بلکہ یہ اثر خرفہ کا بالخاصہ ہی جو ظاہری قواعد کے
رو سے اسکا اثبات ممکن نہین ہی کہ حکیم طبعی کر سکے **اورام اور بثور** ضماد کی دوا ہی
اون اورام گرم کیواسطے جنکے فساد کا خوف ہو کہ ایسا نہو کہ فاسد ہوجائین اور حمرہ پر بھی اسکا
ضماد کیا جاتا ہی **اعضائے سر** شراب ملا کر خرفہ سے دھونا سر کا اون بثور اور پھنسیون کو
نفع کرتا ہی جو سر مین اور ضربان نمان کو دور کرتا ہی اسلیے کہ خشونت مین ملاست پیدا کرتا ہی اور
ضربانی درد سر کو جو حار مادہ سے ہو تسکین دیتا ہی **اعضائے چشم** رمد کو مفید ہی اور سرمہ
کے اجزا مین داخل ہی۔ زیادہ خرفہ کا استعمال غشاوہ چشم مین پیدا کرتا ہی **اعضائے نفض**
عصارہ خرفہ کا نفث الدم کو اپنی قوت عفصہ سے منع کرتا ہی یعنے کہ تھما ہوا قابض ہو کر یہ اثر ظاہر
کرتا ہی **اعضائے غذا** خرفہ پلانیسے التہاب معدہ کا دور ہوجاتا ہی اور ضماد کرنیسے خرفہ کے یہی
اثر پیدا ہوتا ہی۔ جگر ملتہب کو جسکی حرارت بڑھی ہوئی ہو بھی خرفہ نفع دیتا ہی اور قے مراری
کو روکتا ہی اور اشتہا کو ضعیف کرتا ہی **اعضائے نفض** خراش امعا کے دور کرنیکے واسطے
اسکا حقنہ کیا جاتا ہی اور اسہال مراری کیواسطے بھی اور درد گردہ اور مثانہ کو اور قروح
کو انھین اعضا کے نافع ہی۔ اور اکثر شہوت باہ کو قطع کرتا ہی ابن ماسرجویہ کہتا ہی کہ خرفہ
باہ کو زیادہ کرتا ہی اور شاید یہ فعل خرفہ کا انھین لوگون میں صحیح ہو جنکے مزاج گرم ہین۔
حیض کے بکثرت آنیکو خرفہ بند کرتا ہی اور حرقت جو خون مین ہو اوسکو نفع کرتا ہے۔
آب خرفہ تازہ وہ اسیر خونی کو نافع ہی اور عصارہ خرفہ کا کدو دانہ کو خارج کردیتا ہی۔ اگر خرفہ کو
بریان کرکے کھلائین اسہال کو قطع کردیتا ہی **حمیات** اقسام حمیات حارہ کو نافع ہی
**بندق** جسکو فندق کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہی ارضیت اسکی اخروٹ کی
ارضیت سے زیادہ ہی اور غذا اوسکی بہ نسبت اخروٹ کی غذا کے زائد ہی اسلیے کہ بندق
مین اکتناز اور گرفت معدہ زیادہ ہی اور دہنیت اسمین کمتر ہی اور ہضم دیر مین ہوتا ہی
**طبیعت** کسیقدر مائل بحرارت ہی اور تھوڑی سی یبوست بھی اسمین ہے۔
**افعال و خواص** مرار اس سے پیدا ہوتا ہی اور قبض اسکا بہ نسبت اخروٹ
کے زیادہ ہی اور اسمین نفخ ہی اور تولید ریاح کرتا ہی شکم کے اسفل مقامات مین

**زینت** فندق سوختہ سے بالون کا خضاب کیا جاتا ہے **اعضائے سر** درد پیدا کرتا ہے اور تخم فندق بریان کرکے تھوڑی سی فلفل ملا کر کھلانیسے زکام پکا دیتا ہے۔ بقراط کہتا ہے کہ بندق کھانیسے سے جوہر دماغ یعنے بھیجا بڑھتا ہے **اعضائے چشم** ایک قوم نے کہا ہے کہ بندق کو اگر پیسین اور اس لڑکے کے یافوخ یعنے سر کے گڑھے پر لگائین جو کبود چشم اور ازرق ہو کبودی چشم کو زائل کردیگا **اعضائے نفس** مع العسل ملا کر بندق کھلانے سے سرفہ کہنہ کو نفع ہوتا ہے اور بلغم وغیرہ کے نکالنے پر معین ہوتا ہے **اعضائے غذا** بطی الہضم ہے اور قے کو ہیجان مین لاتا ہے اور اخروٹ سے اسکی دیر ہضمی زیادہ ہے **اعضائے نفض** پوست بندق کی قابض ہے شکم کی روانی روکتی ہے **سموم** نہشات اور گزیدگی حیوانات کو مفید ہے خصوصاً ہمراہ انجیر اور سداب کے استعمال کیجائے بچھو کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے

**بنجنکشت** ۔ **ماہیت** اسکی گھاس ہے اسقدر بڑی ہوتی ہے کہ شاید اسکو درخت کہنے لگیں جو مقامات پانی کے قریب ہوتے ہین وہان پیدا ہوتی ہے شاخین اسکی سخت ہوتی ہین پتے اسکے مثل زیتون کے ہوتے ہین۔ لکڑیان اسکی علاج طبی مین بکار آمد نہین ہین بلکہ پھول اور پتی اور پھل طبیب کے کام کی ہین پھل مین اسکے اور جو جز اسکا سونگھا جائے ایک بو لطیف اور تیز اور کھٹی آتی ہے جو کہ سداب خشک کی بو سے کمتر ہوتی ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** محلل ولطیف ہے ریاح کو منتشر کردیتی ہے نفخ اسمین یقیناً نہین ہے تفتیح اسکی ہمراہ قبض کے ہے **زینت** زنگ کا تصفیہ کرتی ہے **آلات مفاصل** اسکا ضماد مع اسکی پتی کے التواء العصب کیواسطے کیا جاتا ہے ماندگی کو دور کرتی ہے **اعضائے سر** درد سر پیدا کرتی ہے اور پلانیسے اسکے سبات پیدا ہوتا ہے اور اگر ضماد اسکا کیا جائے درد سر کو نفع کرے۔ اور بریان کرکے اگر اسے کھائین درد سر کم پیدا کریگی **اعضائے صدر** دودھ کو زیادہ کرتی ہے باوجودیکہ منی کو کم کردیتی ہے مقدار شربت اسکی ایک درہم تک ہے **اعضائے غذا** جگر اور طحال کے سدون کی تفتیح کرتی ہے طحال کی سختی کو بہت نفع کرتی ہے جسوقت ہمراہ سکنجبین کے بقدر دو درہم پلائی جائے اور استسقے کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** اسکے جوشاندہ مین آبزن کیا جاتا ہے رحم کے درد اور ورم رحم کواسطے منی کی تجفیف کرتی ہے اگر اسکو ہمراہ قوتنج کے پلائین خواہ دھونی دین۔ اگر پیٹ کے نیچے کسیقدر اسکی نرم نرم پتلی شاخین رکھکر سو جائین احتلام کو اور تندی جو سوتے وقت ہوتی ہے اوسکو منع کرتی ہے عورتون کو جو شہوت زیادہ ہوتی ہے اوسکے کم کرنیکے لیے اسکی دھونی دیجاتی ہے۔ اور ادرار بھی کرتی ہے تشقاق مقعد کو مفید ہے خصوصاً تخم اسکا گھی کے ہمراہ ضماد اسکا خصیہ کی سختی کیواسطے کیا جاتا ہے **سموم** اقسام سانپ کے کاٹنے کو مفید ہے جب یکٹ درہم اسکا پیا جائے اور کتے کے کاٹنے سے اور درندہ جانورون کے کاٹنے سے ضماد اسکا مفید ہوتا ہے۔ اسکی پتی کی دھونی سے ہوام بھاگ جاتے ہین ۔

**بسفائج** ۔ **ماہیت** اسکی ایک لکڑی ہے غبار آلودہ مائل بسیاہی و سرخی مگر سرخی تھوڑی سی ہوتی ہے۔ یہ لکڑی بہت پتلی ہے جسکے شعبہ یا چھوترے ایسے ہوتے ہین جیسے وہ کیڑے جنمین پاؤن بہت ہوتے ہین۔ چکھنے مین اسکی شیرینی مع کسیقدر گرفتگی زبان کے ہوتی ہے۔ بعض طبیب کہتے ہین کہ یہ درخت سے اوپر پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ نہر و نیز پیدا ہوتی ہے اختیار بہتر وہ قسم اسکی ہے جو برابر خنصر کے موٹی ہو اور سرخی مائل ہو زردی لئے ہوئے اور یکجا فراہم ہو یعنے اسکی شاخین زیادہ پھیلی ہوئی نہون بلکہ اسکا گچھا بندھا ہوا ہو اور تازہ ہو اور [illegible] نہو تھوڑی سی تلخی اسمین پوشیدہ ہو اور شیرینی ہو اور کسیقدر بکٹھاپن بھی ہو مزا اسکا لونگ کے مزے قریب ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے تجفیف پوری ہوتی ہے **افعال و خواص** نفخ اور رطوبات کی تحلیل ہے **آلات مفاصل** ضماد اسکا التوائے عصب کو نافع ہے **اعضائے نفض** سودا کا اسہال بدون پیچ کے کرتی ہے اور بلغم کا جو کیموس رقیق اور پتلا ہو اوسکا [illegible] کے شوربے مین یا مچھلی کے شوربے مین خواہ اور ترکاری کے شوربے مین اسکو پکاتے ہین پس قولنج کو فائدہ کرتا ہے اور اگر بیج بسفائج کو پیسکر ماء العسل پر چھڑکیں اور پلائین مرہ اور بلغم کا اسہال کرتا ہے مقدار شربت اسکے جرم سے چھ کرمات مین اور یہ ایک کرمہ چھ قیراط کا ہوتا ہے مترجم اور قیراط برابر چار جو کے جو برابر ایک رتی کے ہے پس ۶×۶=۳۶ ÷ ۸ = ساڑھے چار ماشہ کے ہوا اور یہ وزن چھ کرمات کا نقین بلکہ مقدار شربت اسکی دو درہم یعنے سات ماشہ تک ہے واجب ہے کہ شراب العسل مین یا پانی ملا کر سفوف بسفائج کو چھڑکیں اور پہلے اسکے استعمال طریح یا اسے ایک خاص غذا کا کرلین اور مقدار شربت جوشاندہ بسفائج کی چار درہم تک ہے **ابدال** اسکا ہموزن اوس کے افتیمون اور نصف وزن اوسکے نمک ہندی ہے

**بیش** جسکے اقسام مین سنگھیا اور بچھناگ اور زہر تلیہ وغیرہ سب داخل ہین ۔ **ماہیت** زہر قاتل ہے **طبیعت** نہایت گرم ہے اور یبوست بھی اسکی زائد ہے **زینت** طلا کرنیسے برص کو دور کردیتی ہے اور پلانیسے اوسکے جوارش کے جو بنام برزجلی مشہور ہے۔ اور اسیطرح جذام کو نافع ہے **سموم** ایسا زہر ہے کہ جو اسکے کھانے کا مرتکب ہو بدن اوسکا پاش پاش ہوجائے اور پھٹ

جاے اور مقدار شربت اوسکی جس سے یہ کیفیت ہلاک پیدا ہوتی ہو نصف درہم ہو اور میری راے مین ہو کہ کمتر اس سے بھی کمتر مقدار قاتل ہو اور تریاق اسکا فادزہر ایش ہو یہ ایک قسم جوہر کی ہو کہ بیش اسکی غذا ہو کھاتا ہو اور نہین مرتا ہو اور سمانی بھی اسکو کھاتی ہو اور نہین مرتی ہو۔ تمام معجونات کے دوا المسک بھی بیش کے زہر کی مقاومت کرتی ہو

**بُسد**۔ ماہیت اسکی مشہور ہو سرخ رنگ کا بھی ہوتا ہو اور سیاہ بھی اور سپید بھی۔ طبیعت پہلے درجہ مین سرد ہو اور تیسرے درجہ تک خشک ہو افعال اور خواص قابض ہو نزف کو منع کرتا ہو اور تجفیف اسکی زیادہ ہو جراح اور قروح گوشت زائد کو قطع کر ڈالتا ہو آنکھون کی تقویت جلا دینے سے کرتا ہو اور جو رطوبات آنکھون مین ٹھہرے ہون اونکو سکھا دیتا ہو خصوصاً بسد سوختہ اور آثار داغہاے زخم کو دور کرتا ہو دمعہ یعنے ڈھلکے کی اصلاح کرتا ہے اعضاے صدر نفث الدم کو حبس کرتا ہو اور نفث کے اخراج پر معین ہوتا ہو اسیطرح بسد سیاہ خصوصاً اگر اوسکو جلا کر استعمال کرین بسد بھی مثل اون دواؤن کے ہو جو خفقان کو نافع ہین اعضاے غذا پانی کے ہمراہ زحیر حل کیواسطے پلایا جاتا ہو پس وہ اسکو مفید ہوتا ہو اعضاے نفض قروح امعا کو نافع ہے

**بلوط**۔ ماہیت اوسکی مشہور ہو قابض ہوتا ہو اور شاہبلوط مین بلوط کی نسبت قبض کمتر ہو۔ بلوط کے اجزا مین زیادہ تر قابض جفت بلوط ہو اور جفت پوست اندرونی بلوط کو کہتے ہین طبیعت سرد خشک ہو دوسرے درجہ مین اوسکی یبوست ہو اور پہلے درجہ مین برودت ہو اور شاہ بلوط کی حرارت کمتر ہو بسبب اوسکی شیرینی کے۔ اور برگ بلوط مین قبض بشدت ہو اور تجفیف کمتر ہو افعال و خواص شاہ بلوط مین جلا ہو اور تمامی اجزا مین اسکے نفخ ہو جو اسفل شکم مین پیدا کرتا ہو اور قبض اسقدر ہو کہ نزف کو روکتا ہو خصوصاً جفت بلوط کہ جملہ اعضا کے نزف کو روکتا ہو۔ جملہ اقسام اسکے مقوی اعضا کے ہین۔ شاہ بلوط دیر ہضم ہو اور غذا اسکی اچھی اور خوبتر ہو۔ پھر اگر شکر ملا دیجاے جلد الہضم ہو جاتی ہے۔ جالینوس کہتا ہو کہ بلوط جملہ اقسام کے حبوب و دانہ کے اقسام سے زیادہ غذائیت رکھتا ہو تا اینکہ اسکی غذائیت قریب ہو ان حبوب کے جن کی روٹی پکائی جاتی ہو۔ لیکن شاہ بلوط مین چونکہ شیرینی ہو زیادہ غذا دہندہ ہو علاوہ یہ ہو کہ غذا جملہ اقسام بلوط کی آدمی کیواسطے پسندیدہ نہین ہو (وہ آدمی جسکو انسانیت سے بہرہ ہو گو عام لوگ بہائم سیرت اوسکی روٹی پکا کر بھی کھاتے ہین) بلکہ شاید اوسکی غذا اگر پسند بھی کیجاے تو خنازیر کیواسطے محمود ہو گی اورام اور ثبور بلوط ہمراہ چربی بزغالہ کے اور ہمراہ سور کی چربی کے نمکسود کیا ہوا صلابات کو نافع ہوتا ہو۔ بلوط کا پھل ابتداے اورام مین نافع ہوتا ہو بشرطیکہ ورم گرم ہون جراح اور قروح قلاع اور جو شش ہین کہ پھیلنے کو منع کرتا ہو اور قروح ساعیہ جنکا مادہ دوڑتا ہو اور پھیلتا ہو اونکو نفع کرتا ہو اگر جلا کر استعمال کیا جاے برگ بلوط جراحات مین چپک پیدا کرتا ہو اگر پیسکر اونپر چھڑکا جاے اعضاے سر بسبب بخارات کے محقق کرنیکے چونکہ طبیعت بستہ ہو جاتی ہو لہذا درد سر پیدا کرتا ہو اعضاے نفس نفث الدم روکتا ہو اعضاے غذا رطوبت معدہ کو مفید ہے۔ اعضاے نفض قبض طبیعت کرتا ہو اور سحج اور قروح امعا اور نفث الدم کو نافع ہو پیشاب زیادہ لاتا ہو سموم ہوام کے سموم کو نافع ہو۔ پوست بلوط کا جوشاندہ ہمراہ شیر مادہ گاو کے سہام ارمینیہ کے زہر کو نافع ہو اور مغز شاہ بلوط کا سموم کیواسطے اچھا تریاق ہے

**بسباسہ** جسکو ہندی مین جاوتری کہتے ہین ماہیت اوسکی یہ ہو کہ پتے پر پتے تہ بر تہ جمے ہوئی اور جھریان خواہ سلوٹین پڑی ہوئی اور سوکھی ہوئی سرخی اور زردی لیے ہوے جیسے چھلکے اور لکڑیان اور پتے یکجا ہو کر ایک صورت پیدا ہوتی ہو۔ زبان کو اسکے چرچرے ہونے ایسی تیزی کا اثر معلوم ہوتا ہو جیسے کبابہ کے زبان پر رکھنے سے ایک قسم کی تیزی اور چرچراہٹ پیدا ہوتی ہو۔ ابن ماسویہ کہتا ہو کہ بسباسہ چھلکے جوز بوا کے ہین جو بے مزہ خواہ بد مزہ ہوتے ہین اور قوت مین شبیہ نارمشک کے ہین اور نارمشک سے زیادہ لطیف ہے طبیعت فولس کے نزدیک یبس اسکی معتدل ہو اور سواے اوسکے دوسرے درجہ مین گرم خشک ہو اور اوسکی خشکی اور گرمی مین کچھ شک نہین ہو افعال و خواص نفخ کی تحلیل کرتی ہو اور کسیقدر قبض بھی اوسمین ہو نیز نکہت کو پاکیزہ کرتی ہو اورام و ثبور صلابات غلیظہ کی تحلیل کرتی ہو جب کسی قیروطی مین اسکو داخل کرین اعضاے سر روغن بنفشہ کے ہمراہ اسکا سعوط کیا جاتا ہو اوس درد سر کے علاج مین جو ریاح غلیظہ کے سر مین بھر جانیسے پیدا ہوا ہو اور شقیقہ کیواسطے بھی اسکا سعوط کیا جاتا ہو اعضاے غذا جگر اور معدہ کی تقویت کرتی ہو اعضاے نفض جسکو دست آتے ہون اوسکی طبیعت کو بستہ کردیتی ہو اور سحج یعنے خراش امعا کو مفید ہو اور رحم کیواسطے بھی مفید ہے

**بزرکتان** جسکو ہندی مین السی کہتے ہین ماہیت اسکی مشابہ ہو حلبہ یعنی میتھی کی قوت سے طبیعت درجہ اول مین گرم ہو اور رطوبت یبوست مین معتدل ہو کہتے ہین کہ جوشاندہ تخم کتان کا وہی ہو جو تر و تازہ السی سے بنایا جاے اور اوسمین رطوبت فضلیہ موجود ہو افعال و خواص منفخ ہو اور نفخ پیدا کرتی ہو بسبب جلبت

فضلیہ کے تا اینکہ بریان تخم کتان بھی مگر بریان میں نفخ کے علاوہ بظاہر قبض بھی ہے اور قبض معتدل غیر بریان میں ہے اور تلیین سے یہ قبض ملا ہوا ہے ایسی دردوں کے اقسام میں سکون پیدا کرتی ہے مگر بابونہ سے اسکی تسکین کمتر ہے۔ **زینت** نطرون ملا کر اسکا ضماد انجیر داخل کرکے واسطے کلف یعنی جھائیوں کے اور واسطے بثور لبنیہ کے لگایا جاتا ہے اور ناخنوں کے تشنج کو اور اون کے پھٹ جانیکو اور ناخنوں کے تقشر یعنی چھلکے چھلکے جدا ہونیکو مفید ہے جب اوسکے ہمراہ موم روغنی کے مالش کر اور شہد سے گوندھیں **اورام** ورم اور بثور اور اورام حارہ جو ظاہر بدن میں ہوں خواہ جو ورم پس گوش میں ہوتا ہے اون کی تلیین کرتی ہے جب خاکستر میں جب اسکو حل کریں اور اورام صلبہ سوداویہ کو بھی نرم کرتی ہے **آلات مفاصل** تشنج کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً ناخنوں کے تشنج کو اگر موم اور شہد ملا کر استعمال کیا جاوے **اعضائے سر** دھواں اسکا زکام کو فائدہ کرتا ہے اور اسیطرح السی کا دھواں بھی مفید ہے **اعضائے نفس** کھانسی کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً اگر محض بلغمی کھانسی ہو **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے بدشواری ہضم ہوتی ہے غذائیت اسمین کم ہے **اعضائے نفض** بھونی ہوئی السی قبض پیدا کرتی ہے اور بے بھونی ہوئی قبض تلیین میں معتدل ہے اسواسطے اوسکا ضعیف ہے مگر بھوننے کے بعد قوی ہوجاتی ہے جب شہد اور فلفل کے ہمراہ کھائی جاوے محرک باہ ہے اسکے جوشاندہ سے رحم کو حقنہ دیا جاتا ہے السی کا آبزن جب کیا جاتا ہے قروح اور مثانہ اور گردے کو فائدہ کرتا ہے۔ اور تخم کتان کو جوش دیکر اور روغن گل ملا کر اگر حقنہ کریں امعا کے قروح میں اسکی منفعت زیادہ ہوگی **بردی** جسکو ہندی میں کوندل کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے اسکا کاغذ بنایا جاتا ہے اور اسکی قوت مثل قوت کاغذ کے ہے بھیگے ہوئے کوندل میں تجفیف کی قوت زیادہ ہے **طبیعت** سرد خشک ہے **خواص** نزف کو نفع کرتی ہے اور راکھ اسکی نزف کو روکتی ہے **جراح اور قروح** تازہ زخموں پر اسکو چھڑک دیتے ہیں اونکا اندمال کرتی ہے کبھی اسکو سرکہ میں بھگو کر خشک کرکے بیٹھتے ہیں ناسوروں میں اور دیگر اقسام کے زخم جو پھیلتے ہوں اون میں بھرتے ہیں **اعضائے سر** راکھ اسکی آکلہ فم کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفس** اور صدر خاکستر اسکی نفث الدم کو بند کردیتی ہے **اعضائے نفض** اور تازہ درخت السی کا لیکر خرقہ کتان اوس پر لپیٹ کر رکھدیتے ہیں تا اینکہ خشک ہوجاوے پھر اوسکو بواسیر پر رکھتے ہیں تو فائدہ کرتی ہے

**باقلا** - **ماہیت** اسکی مشہور ہے ایک قسم اسکی مصری ہے اور ایک قسم نبطی ہے اسمین بہ نسبت مصری کے قبض کی قوت زیادہ ہے اور مصری میں رطوبت زیادہ ہے اور غذائیت کم ہے جس باقلے میں رطوبت زیادہ ہے اوسمیں فضلہ رہجاتا ہے اگر باقلا دیر ہضم ہوتا اور نفخ کی زیادتی اسمین نہ ہوتی تغذیہ جید میں گیہوں سے کم ہوتا بلکہ خون جو باقلے سے پیدا ہوتا ہے زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور قوت اسمین زیادہ ہوتی ہے **اختیار** بہتر قسم اوسکی وہی ہے جسکے بڑے بڑے دانے ہوں اور سپید ہوں کرم خوردہ نہوں اور تر باقلہ وہ ہے جو تازہ ہو لیکن ہے **اصلاح** کرنا باقلے کا یہی ہے کہ دیر تک ملا جاوے کہ چھلکا اوتر جاوے اور اچھی طرح سے پکایا جاوے اور فلفل اور نمک اور حلتیت اور سعتر وغیرہ یا اور روغنہائے گرم کے ساتھ کھایا جاتا ہے **طبیعت** اسکی قریب باعتدال ہے اور برودت اور یبوست کیطرف اسکا میلان زیادہ ہے اسمین ایک رطوبت فضلیہ خصوصاً تر و تازہ میں ہے بلکہ تازہ باقلے کو مناسب یہی ہے کہ ہم اسکے برودت اور رطوبت کا حکم کردیں اور جو لوگ باقلے کو درجہ دوم میں سرد کہتے ہیں تو زیادتی کرتے ہیں۔ **افعال و خواص** عموماً یہی جلا کرتا ہے اور نفخ زیادہ کرتا ہے اور اگرچہ پکایا جاوے لیکن اسکا نفخ مثل کشک جو کے قلیل نہیں ہوتا اس لئے کہ زیادہ پکانا اور آبجوش کو پھینکدینا اور پھر یہی عمل کرنا بیشتر اس کے یعنے کشک جو کے نفخ کو زائل کردیتا ہے لیکن باقلے کے چھلکے جسوقت نکال ڈالے جائیں اور مقشر کو پکائیں اور باقی پھینکدیں اور پھر پکائیں بعد اوسکے دیگ میں اوسکو پیسکر آٹا کر ڈالیں بدون اور کسی قسم کی تحریک کے جیسے چکی وغیرہ کے پیسنے کی ہوتی ہے اوسوقت باقلا کا نفخ کم ہوجاتا بھونے ہوئے باقلے میں نفخ کم ہے اور دیر میں ہضم ہوتا ہے۔ اور چھلکے سمیت جو باقلا پکایا گیا ہو تو نفخ زیادہ کرتا ہے۔ شاید آرد باقلا میں نفخ کمتر ہے اور نبطی میں قبض کی زیادتی ہے اور چھلکا اوسکا قبض میں زیادہ قوی ہے اور جلا نہیں کرتا ہے۔ اور مصری میں قبض سب قسموں سے زیادہ ہے اور اوسمیں جلا بھی ہے گوشت نرم اس سے پیدا ہوتا ہے اور اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہے۔ بقراط نے حکم کیا ہے باقلا غذائے جید ہے اور حفظ صحت کرتا ہے۔ جب اسکو مقشر کرکے اوسکی دال بنا ڈالے اور کیسے ہی نزف خون وغیرہ پر اسکو رکھے فوراً اوسکو بند کردیتا ہے۔ اوسکے خواص میں یہ بھی ہے کہ مرغی کا انڈا دینا بند ہوجاتا ہے اگر اسکا چارہ دیا جاوے اور یہ بھی اسکا خاصہ ہے کہ برے برے اور پریشان خواب کھانیوالے کو نظر آتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ خشک خارش پیدا کرتا ہے خصوصاً جبر اما باقلا **زینت** پوست باقلہ کا اگر بالوں پر ضماد کیا جاوے بال پتلے ہوجاوینگے اور اگر لڑکے کے نئے پیڑو پر اسکا ضماد کیا جاوے کالے بال نکلنے کو منع کریگا۔ اور اسیطرح جس

مقام کے بال استرے سے مونڈے جاتے ہین اگر اسکا ضماد مکرر کیا جائے پھر بال نہ اوگینگے۔ بہق جو چہرہ پر ہو اوسمین جلا پیدا کرتا ہو خصوصاً اگر چھلکون سمیت پیسکر لگایا جائے اور چھائین اور بہش کو دور کرتا ہو رنگ مین خوبی پیدا کرتا ہو اور ورم شراب ملاکر ورم خصیہ پر ضماد کیا جاتا ہو جراح اور قروح قروح عضل کو نفع کرتا ہو آلات مفاصل تشنج عضل کو نفع کرتا ہو باقلے کو پکا کر سور کی چربی ملاکر نقرس پر ضماد کرتے ہین اعضاے سر درد سر پیدا کرتا ہو اور جس شخص کو کسی قسم کا درد سر عارض ہوتا ہو اوس کو مضر ہے۔ جو سبز پردہ باقلاے مصری کے دانہ کے اندر ہوتا ہو جسکا مزہ تلخ ہوتا ہو اوس پردہ کو پیسکر روغن گل ملاکر کان مین ٹپکائین درد گوش کو فائدہ کریگا۔ اعضاے چشم میتھی کے ساتھ شہد ملاکر کمودت چشم اور طرفہ پر ضماد کیا جاتا ہو سوکھا گل مینج اور کندر ملاکر باقلے کا ضماد انڈے کی سپیدی کے ساتھ اوس چوٹ کے واسطے خاص کر کیا جاتا ہو جو حدقہ چشم کو عارض ہو۔ اعضاے النفس والصدر سینہ کے واسطے بہت خوب چیز ہو نفث الدم اور کھانسی کیواسطے۔ اگر باقلے کو شہد اور میتھی کے آٹے مین ملاکر ضماد کرین ورم حلق اور لوزتین کو نفع کریگا۔ باقلے کا ضماد ورم پستان کیواسطے بھی عمدہ چیز ہو اور دودھ پھٹکر جو پستان مین ٹھہر جاتا ہو اوسکے واسطے بھی اسکا ضماد مفید ہو اعضاے غذا ہضم ہوتا ہو مگر بدشواری اور انحدار اسکا معدہ سے اور نکلنا بطور براز کے اس مین دیر نہین لگتی سدہ نہین پیدا ہوتا۔ باقلا مع پوست کے جب سرکہ مین پکایا جائے اوس کے پینے سے قے بند ہوجاتی ہو۔ اعضاے نفض سرکہ مین پکایا ہوا باقلا جس مین پانی بھی ملا ہوا ہو اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہو خصوصاً اگر مع پوست کے پکایا جائے اور سحج یعنے خراش کو بھی فائدہ کرتا ہو خصوصاً باقلاے نبطی۔ آرد باقلا بھی نفع کرتا ہو اوسی خشک حالت پر اور ضماد اس کا ورم انثیین کو نافع ہو خصوصاً اگر شراب مین پکایا جائے۔

**بابلس**۔ ماہیت اسکی کہتے ہین کہ یہ خشخاش وتری ہو در خشخاش زبدی ہو اسکا فعل اسہال مین ہی ہو چونکہ ہر دار دودھ کرتا ہو گرم بہت زیادہ ہو افعال خواص مین مثل دیگر یتوعات کے ہو

**بول** سب سے زیادہ مفید پیشاب شتر اعرابی کا ہو جسکو نجیب کہتے ہین اور آدمی کا پیشاب سب کے پیشاب سے ضعیف تر ہو اور اس سے زیادہ ضعیف سور کا پیشاب ہو جو بدھیا ہو اور بدھیا کر ڈالا گیا ہو اور قوی تر پیشاب وحشی جانور کا ہو جو سانڈ ہو آزاد چلتا اور چرتا پھرتا ہو بڈھے کا پیشاب ہر جانور مین ضعیف تر ہوتا ہو اعتدال مین آدمی کا پیشاب سب جانورون کے پیشاب سے زیادہ ہے طبیعت گرم خشک ہے

افعال وخواص ہر ایک پیشاب جلا کرتا ہو آدمی کا پیشاب خاکستر چوب انگور ملاکر مقام نزف پر رکھا جاتا ہو بس بند ہوجاتا ہو۔ اونٹ کا پیشاب خراز یعنی بفا جو سر مین ہوتی ہو اوسکو دھونے مین نفع کرتا ہو اسیطرح بیل کا پیشاب زینت بہق کو دور کرتا ہو جراح اور قروح گدھے کا پیشاب وان قروح کو فائدہ کرتا ہو جنکا مادہ پھیلتا جاتا ہو اور جو قروح کہ تر ہوں اور آدمی کا پیشاب بھی یہی فائدہ کرتا ہو۔ خصوصاً وہ گدھا کہ جو چھٹا ہوا چرا پھرتا ہو اور تقشر جلد اور خارش اور برص کو بھی فائدہ کرتا ہو خصوصاً نوزہ اور آب عیو دیا آب لیمون ملاکر۔ بول بکا درد جو قشین ہو جمرہ پر لگایا جاتا ہو بس نفع کرتا ہو اور خارش اور سعفہ اور وہ قروح جس مین کیڑے پڑ گئے ہین اون پر ملا گیا جاتا ہو اور وہ قروح جو قدم مین ہون اون پر پیشاب کیا جاتا ہو اور بحال خود چھوڑ دیے جاتے ہین یعنے اون کو دھوتے نہین ہین جب تک کہ اچھے نہ ہوجائین۔ آلات مفاصل ٹھیے مین جو درد ہوتے ہین اون کو فائدہ کرتا ہو خصوصاً گوسفند اہلی کا پیشاب اور خاصکر تشنج اور امتداد کو۔ اسیطرح احتداد کے واسطے اسکا سعوط کیا جاتا ہو اعضاے سر بیل کا پیشاب جسوقت اوسمین مرکی گھولکر نیم اتیلا کائین ٹپکائین کان کا درد ٹھہر جاتا ہو۔ اسیطرح بکری کا پیشاب تنہا ہمراہ مرمکی کے۔ نوجوان آدمی کا پیشاب کانون ڈالنے سے کان کی پیپ نکلنے کو منع کرتا ہو اونٹنی کا پیشاب خشم سے یعنے اوس بیماری سے جسمین خوشبو بدبو کچھ نہ معلوم ہوتی ہو نجات دیتا ہو اور مصفات یعنے ناک کی ہڈیون مین جو سدہ پڑ جاتے ہین اون کو بقوت شدید کھول دیتا ہو اعضاے چشم جب پیشاب کو کسی تانبے کے برتن مین جلا کر سوکھائین تو تنگ سپیدی چشم اور خارش کو آنکھ کے فائدہ کرتا ہو خصوصاً لڑکون کا پیشاب۔ اسی طرح گر پیشاب کو گندنا کے ہمراہ پکائین اعضاے نفس اطبانے کہا ہو کہ شیرخوارہ کا پیشاب انتصاب نفس کو مفید ہو اعضاے غذا ایک آدمی جو تلی کے مرض مین گرفتار تھا اوسکی یہ کیفیت دیکھی گئی کسی طبیب نے اوسے حکم دیا کہ اپنا پیشاب ہر روز تین اوقیہ پیا کرے اوسنے ایسا ہی کیا پس اوسکو صحت ہو گئی اور اس تجربہ مین اوسنے اثر اپنے پیشاب کا عجیب پایا آدمی کا پیشاب اور اونٹنی کا پیشاب مرض استسقا اور سختی طحال مین نافع ہوتا ہو خصوصاً ہمراہ شیر تازہ شتر کے۔ اور بکری کا پیشاب تپ کو مفید ہو خصوصاً پہاڑی گوسفند کا علی الخصوص ہمراہ سنبل الطیب کے اسی طرح نوجوان خنزیر کا پیشاب

**اعضاے نفض** خنزیر کا پیشاب سنگ مثانہ اور گردہ کو پارہ پارہ کر دیتا ہے اور ریزہ ریزہ اور اوسکے پتھریون کو خارج کر دیتا ہے گدھے کا پیشاب درد گردہ کو مفید ہے آدمی کا پیشاب گندنا مین پکا کر درد ہاے رحم کو نافع ہے اگر بارہ روز تک آبزن کیا جاے اور ہر روز ایک مرتبہ آبزن ہو **سموم** آدمی کا پیشاب سانپ کے کاٹنے سے بطور پلانے کے مفید ہے اور مقام زخم پر ریختہ بھی کیا جاتا ہے خصوصاً وہ سانپ جو بجا گرہون جنکو صحری کہتے ہین اور اکثر پتھرون کی جگہ اونکی پیدائش ہے اور نطرون ملا کر دیوانہ کتے کے مقام گزیدہ پر لگایا جاتا ہے اور اسیطرح ہر ایک جانور کے کاٹنے کے زخم پر نوجوان اور مجرد آدمی کا پیشاب جملہ سموم کا تریاق ہے اور سارشب بکری کا بھی تریاق ہے

**بزاق** جسکی ہندی تھوک ہے افعال اوسکے یہ ہین کہ قوی اثر کا وہی تھوک ہے جو کہ بھوکے کا نہار منہ اوٹھتے وقت ہوتا ہے خصوصاً اوس کا جو گرم مزاج ہو **جراح** اور قروح داد مین لگانیسے نفع کرتا ہے **اعضاے چشم** طرفہ اور بیاض چشم کو مفید ہے **سموم** جملہ ہوام کو قتل کرتا ہے اور سانپ اور بچھو کو بھی۔

**بعر الحیوان** حیوان کی مینگنی کو کہتے ہین **زینت** سوسمار کی مینگنی برص اور کلف کو نفع کرتی ہے بسبب جلا کے اور اونٹ کی مینگنی چیچک کے نشانات کو باقی نہین رہنے دیتی ہے اور مسون کو فنا کر دیتی ہے **اعضاے سر** سوسمار کی مینگنی خراز یعنے لیقا کو مفید ہے جلا کرنیکی وجہ سے اور بھیڑ کی مینگنی حمرہ کو مفید ہے **آلات مفاصل** گدھے کی مینگنی مفاصل کے درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور مفاصل کے اورام کو مفید ہے **اعضاے نفض** گوسپند کی مینگنی خصوصاً اپنے ہی صورت پر سیلان رحم کو منع کرتی ہے **سموم** گوسپند کی مینگنی سے ایک وقیہ اور پانچ اوقیہ شراب سیاہ ملا کر گاڑھا قوام کرکے اوسکا ضماد سانپ کے کاٹے ہوے زخم پر کیا جاتا ہے خصوصاً اگر سیاہ شراب تازہ ہو اور معطشہ یعنے جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس بہت لگتی ہے اوسکے زخم پر بھی یہی ضماد کیا جاتا ہے اور گوسپند کی مینگنی جلا کر خصوصاً سرکہ مین گوندھ کر دیوانہ کتے کے کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا ہو اوسپر ضماد کیا جاتا ہے

**بصل الزیر** شبیہ بصل الفار کے ہے قوت مین اور مزہ مین اور اوسی کے بدلے اسکا استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے یہ ضعیف ہے **اعضاے نفض** سردی سے جو درد کہ رحم مین پیدا ہوں اونمین سکون پیدا کرتا ہے **سموم** اقسام سموم کو اور بچھو کے کاٹنے سے اور رتیلا کی سمیت کو زائل کرنے مین ضماد کرنیسے نافع ہوتا ہے جبکہ تنہا انجیر سے ملایا جاے

**بنات وردان** جسکو ہندی مین تیل چورہ اور سوگرد کہتے ہین یہ ایک چھوٹا سا جانور ہے **اعضاے نفض** رحم کے درد کو مفید ہے اور گردہ کے درد کو بھی جسوقت کہ اسکی قوت محللہ کو زیت اور موم اور زردی بیضہ ملانے سے توڑ ڈالین تاکہ صلابت نہ پیدا کرے **بول** اور حیقلی اوبار کرتا ہے اور نیز اسقاط جنین کر دیتا ہے اور قروحات کے ہمراہ بواسیر کو نفع کرتا ہے **حمیات** لرزہ کو مفید ہے **سموم** ہوام کے سموم کو مفید ہے **ابدال** اسکا قیشوما ہے جسکا بیان آگے آتا ہے

**بدلیشعان** یہ وہی کشت برکشت ہے اور وہی گھاس ہے جس سے جنتی اور زنگبار کے رہنے والے دست برنجن خواہ لنگن بناکر پہنتے ہین

**بقلہ یہودیہ** اسکی حرارت اعتدال سے بڑھکر ہے۔

**بوکا بیش موش** بوکا تو وہ لکڑی ہے جو بیش کے ہمراہ پیدا ہوتی ہے اور جو قسم زہر کا کے قریب ہوتی ہے اوسکے درخت مین پھل نہین آتا اور یہ اعظم تریاق ہے بیش کا اور اس مین وہی سب فوائد ہین جو بیش مین مذکور ہوے کہ برص اور جذام کو مفید ہے اور بیش موش ایک حیوان خواہ کیڑا ہے جو بیش کی جڑ مین رہتا ہے بشکل چوہے کے **زینت** برص کو نفع کرتا ہے **افعال و خواص** جذام کو مفید ہے **سموم** تریاق ہر ایک زہر کا اور اقسام کے سانپ کا تریاق ہے۔

**بطباط** عصی الراعی کو کہتے ہین و عصی الراعی کے خواص کو ہم حرف عین مہملہ مین بیان کرینگے

**بوش** زرد ہندی میں قرصل و ٹکیا ان بنی ہوئی اونسپہ ہوتی ہین **اورام** اور ٹیوبہ اور ورم اور قروح گرم پر اسکا استعمال کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** نقرس حار پر بطور ضماد کے رکھی جاتی ہے۔

**بطم** جسکو ہندی مین بن کہتے ہین اسکا بیان حرف الخاء مین کیا جاتا ہے۔

## حرف جیم

حرف جیم سے جو دوائین شروع ہین انکا بیان۔

**جوز** جسکو ہندی مین اخروٹ کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے اور وہ گرم ہے گرم مزاج کیواسطے تریاق اسکی حرارت کا سکنجبین ہے اور جو لوگ ضعیف المعدہ ہین اونکے واسطے قرنی سرکہ ملا کر دینی چاہیے **طبیعت** گرم تیسرے درجہ مین ہے اور خشک ہے اول دوم مین اور خشکی اوس کی کمتر ہے اور اسکی حرارت سے اخروٹ مین ایک رطوبت غلیظہ ہے جو بعد کہنہ ہو جانیکے جاتی رہتی ہے **افعال و خواص** بریان اخروٹ مین زیادہ قبض ہے اور برگ اوسکا اور پوست یہ سب نزف کے قابض ہین اور پوست اوس کا جلا ہوا مجفف بلا لذع کے ہے۔ اور یہ انار روغن اخروٹ کا مثل زیت کہنہ کے قوی ہے **زینت** تازہ اخروٹ کا ضماد چوٹ کے نشان پر لگایا جاتا ہے **اورام** اور ٹیوبہ لب خروٹ کا چبا کر ورم سوداوی پر جو متقرح

ہوگیا ہو رکھا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے جراح اور قروح گوندا خروٹ کا قروح حارہ کو مفید ہے بطور ریفر کنے کے جب بدن پر مستعمل ہو اور مراہم مین بھی ایسے ہی قروح کے داخل کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** شہد اور سعاب کے ہمراہ التوائے عصب کیواسطے مستعمل ہوتا ہے **اعضائے سر** درد سر پیدا کرتا ہے اور عصارہ برگ جوز کا بینی نیم گرم ٹپکایا جاتا ہے پس اوس مدہ کو نفع کرتا ہے جو کہ بینی ہو - گروہ اطبا نے کہا ہے کہ اخروٹ ثقل زبان پیدا کرتا ہے اور منھ مین اسکے کھانے سے دانہ خواہ چھالے پڑجاتے ہین **اعضائے چشم** روغن اخروٹ کا آنکلا اور رمد اور نواصیر کو جو اطراف چشم مین ہو مفید ہے **اعضائے حلق** عصارہ پوست اخروٹ کا خناق کو منع کرتا ہے اور کھانسی کو مضر ہے - اور روغن اخروٹ کا جو کہنہ ہو جاے اوس سے حلق مین درد پیدا ہوتا ہے اور جمیع اصناف سے اخروٹ کے ورم پستان پر ضماد لیا جاتا ہے خصوصاً وہ قسم اخروٹ کی جو بنام خوش کے مشہور ہے اور بڑھی ہوتی ہے **اعضائے غذا** ہضم دشواری سے ہوتا ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے - اخروٹ پروردہ خواہ تر و تازہ معدہ کیواسطے بہتر ہے اور ضرر اوسکا کمتر ہے اور یہ بھی ضرر کی وسوقت ہے جب مقشر کیجاے اور پوست نازک بھی اوسکا دور کردیا جاوے اخروٹ جو شہد مین پروردہ کیا جاے معدہ بارد کو نافع ہوتا ہے مین کہتا ہون کہ اخروٹ فقط معدہ گرم ہی کو موافق ہوتا ہے پس **اعضائے نفض** بعض مڑوڑ مین سکون پیدا کرتا ہے اور حابس بھی ہے خصوصاً بھنا ہوا اور پوست اخروٹ نزف طمث کو بند کردیتی ہے - اخروٹ پروردہ گردہ سرد کو زیادہ نافع ہے اور خاکستر اسکی پوست کی حیض کو شرباً منع کرتی ہے جب کسی شراب کے ہمراہ پلائی جاے اور بطور حمول کے بھی مفید ہے - اخروٹ پروردہ کے کھلانیسے دست آتے ہین اور زیادہ کھانا اوسکا دیدان خواہ کیڑون کو خارج کردیتا ہے اور کدو دانہ بھی گرادیتا ہے اور مواے اعوا کو بھی مفید ہے سموم انجیر اور سداب کے ساتھ جمیع سموم کی دوا ہے اور پیاز اور نمک کے ساتھ دیوانے کتے وغیرہ کے کاٹنے کے مقام پر ضماد کیا جاتا ہے

**جوز بوا** جسکو ہندی مین جائے پھل کہتے ہین **ماہیت** وہ ایک پھل بقدر مازو کے ہوتا ہے آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے پوست اسکا پتلا اور نازک ہوتا ہے بو پاکیزہ دیتا ہے گرم طبیعت اور بے مزہ ہوتا ہے **طبیعت** گرم خشک آخر دوم سے درجہ سوم تک ہے **افعال و خواص** اسمین قبض ہے **زینت** کلف کو دور کردیتا ہے اور نکہت کو پاکیزہ کرتا ہے **اعضائے چشم** سبل کو نافع ہے اور آنکھ کی تقویت کرتا ہے **اعضائے غذا** جگر کی اور طحال کی اور معدہ خصوصاً فم معدہ کی تقویت کرتا ہے **اعضائے نفض** قبض پیدا کرتا ہے اور ادرار کرتا ہے اور عسر البول کو نافع ہے اور جسوقت ادہان مین داخل کیا جاے درد ہاے اعضائے نفض کو مفید ہوتا ہے اسیطرح جب فرزجہ کی دوا مین داخل کیا جاے اور بخور دیتا ہے ابدال ہے اسکا سنبل [illegible]

**جند بیدستر** - **ماہیت** اوسکی خصیہ ہے کسی حیوان دریائی کا اور جوڑا باہم متعلق پایا جاتا ہے کہ جڑے دونون لگے ہوے ہوتے ہین جیسے پیٹ کے کالے کے سوکھ گئے ہون - اوس پر ایک جھلی پتلی سی لپٹی ہوئی ہوتی ہے جو بہت آہستہ چھونے سے ٹوٹ جاتی ہے اختیار مختار اور پسندیدہ وہی قسم ہے جو کہ دو خصیہ باہم بندھے ہون اور جو ٹوٹے جڑے سے نظر آئین اسلیے کہ ایسا جند بیدستر خالص اور بے میل ہوتا ہے میل سمین جاوشیر اور گوند کا خون مین گوند حل کرکے تھوڑا سا جند بیدستر خالص اور بے میل درختانہ مین رکھکر اسی مصنوعی جند بیدستر کو سکھاتے ہین - جو شخص ہو دریا سے اس عضو کو نکالنے جاے اور وہ حیوان جسکا یہ خصیہ ہے اوسکو دستیاب ہو لازم ہے کہ جب جلد کو اوس حیوان سے پھاڑے تو وہ رطوبت بھی نکال لے اور جو کچھ اوسکے ہمراہ محتبس ہو کو آلائش رہجاتی ہے وہ بھی نرہنے پاے اور یہ آلائش یکت خوبت کی ہوتی ہے مثل شہد کے اور پھر اس عضو کو خشک کرے **طبیعت** جند بیدستر منجملہ اون ادویہ کے ہے جو تسخین پیدا کرنیوالی ہین اور لائق بلکہ واجب یہ ہے کہ آخر درجہ سوم تا اول چہارم گرم ہو اور یابس درجہ دوم مین ہے **افعال و خواص** نفخ کو تحلیل کرتا ہے - اور جسوقت اسکا دھوا کیا جاے اور خشک سفوف اسکا بدن پر ملا جاے بدن کو گرم کردیتا ہے - وہ ایک چیز مثل موم کے جو اسکے اندر ہے تسخین پیدا کرتی ہے اور تسخین اوسکی شدید ہے اور اورام اور تھوڑ گرم اورام کو مفید ہے **جراح اور قروح** یہ دوا جو قروح قتال ہین اونکو نفع کرتی ہے **آلات مفاصل** پٹھہ کو نفع کرتی ہے پٹھہ کی تسخین کرتی ہے اور رعشہ اور تشنج رطب کو اور کزاز جو رطوبت سے عارض ہو اوسکو اور فالج کو نفع کرتی ہے **اعضائے سر** نسیان اور لیثارغوس کو سرکہ اور روغن گل ملاکر مفید ہے اور سبات کو نافع ہے - اور اگر سبات کے ہمراہ تپ بھی ہو جند بیدستر سفوف کیا ہوا سیاہ مرچ اور شہد ملاکر استعمال کیا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے اور ضرر نہین کرتا ہے مقدار شربت ایک [illegible] ہے - درد سر بارد کے اصناف کی تحلیل کرتا ہے اور ریحی درد سر کو بھی زائل کردیتا ہے ضماد کیا جاے خواہ دھونی اسکی دیجاے - صمم یعنے کری گوش جو بعد

کے سبب سے عارض ہوا وسکو نفع کرتا ہی۔ اور کان کی سرخی کیواسطے جندبیدستر
سے زیادہ نافع کوئی دوا نہین ہی کہ مسور کے برابر جندبیدستر لیکر روغن
ناردین مین گھول کر کان مین ٹپکایا جاے **اعضاے نفس** اور صدر
جندبیدستر کے دھوئین کا سونگھنا اورام ریہ کو مفید ہوتا ہی اور جو اعضا
دردریہ کے اوپر کیطرف ہین اون کے اورام کو بھی اسی طرح مفید ہے
**اعضاے غذا** ہچکی کے روکنے اور بند کرنیکے واسطے ہمراہ سرکہ کے
پلایا جاتا ہی اور پیاس کو بڑھاتا ہی **اعضاے نفض** مغص یعنے مروڑ
کو دور کرتا ہی سرکہ کے ہمراہ اگر پلایا جاے اور نفخ کی تحلیل کر دیتا ہی اور حیض
کا ادرار کرتا ہی اور مشیمہ کو خارج کرتا ہی جب دو درہم جندبیدستر ہمراہ
فودنج کے شہد ملاکر پلایا جاے بعد فصد کرنے صافن کے اور اسوقت
اسکا استعمال بلا ضرر ہی اور جنین کا اخراج کرتا ہی اور رحم کو اپنی جگہ پر لوٹا لاتا ہی
اگر کسی طرف ہٹ گیا ہو اور خصیہ کو بھی اپنی جگہ پھیر لاتا ہی **سموم** ہوام کے کاٹے
کو نفع کرتا ہے۔ اور جو خناق کہ خربق کے استعمال سے پیدا ہوتا ہی اوسکا تریاق ہی
وہ قسم جندبیدستر کی جو انجر مائل بسیاہی ہو سم قاتل ہی اور اکثر ہمروزہ قتل کرتی ہی
اور اگر کوئی شخص بچ بھی جاے تو اوسکو سرسام مین مبتلا کرتی ہی فاد زہر اسکی سمیت کا
حامض ترنج ہی اور سرکہ شراب انگوری بھی اور شیر مادہ خر بھی اسکا فاد زہر ہی [illegible]
**جاوشیر۔ ماہیت** اسکی یہ ہی کہ ایک درخت کی برگ ہی اور شاید وہ درخت
زمین ہی پر اگتا ہی دریائی وغیرہ نہ ہو۔ انجیر کے برگ سے اسکے پتے مشابہ مگر مائل بزردی
یعنے مدور ہوتے ہین کچھ اسکو زیادتی ہی اور بلندی اسکی پانچ بالشت سے ہوتی ہے
ساق اسکے مثل نیزہ طویل اور اوس پر چھوٹے چھوٹے روئین خواہ بال کے مانند ہوتے ہین
بزرنگ غبار کے ہوتے ہین پتی اسکی چھوٹی زیادہ ہوتی ہی اور کنارہ پتی کے قبہ خواہ کرا ایسی
نکلی ہوتی ہی جیسے کہ شبت خواہ سونف کی ہوتی ہی پھول اوسکا زرد ہوتا ہی اور تخم اوسکا پاکیزہ بو
رکھتی اوپر شاخین اسکی بہت سی جنکے پھیلاؤ کا مقام ایک ہی جڑ سے ہی چھلکا موٹا ہوتا ہے مزہ
اسکا تلخ اور بو مین اوسکے ثقل اور گرانی سی ہوتی ہی گوند اوسکا اوسکی جڑ کے شق کرنے سے
اسطرح نکالا جاتا ہی اور اوسکے ہر کونپل پھوٹی اور شاخ کے نکلنے کے آثار نمایان ہوے
اور شق کر دیا جسکو باغبان چھولگانا کہتے ہین) گوند کا رنگ سپید ہوتا ہی اور
جب سوکھ جاے جس جگہ چاک کیا تھا سپید ہو جاتا ہی۔ اور ظاہری رنگ
گوند کا مائل بلون زعفران ہوتا ہی مترجم شاید مراد شیخ کی اس جگہ گوند کی رنگت
کے سپید ہونیسے یہی ہی کہ اگرچہ بظاہر اسکا رنگ زعفرانی ہی مگر جب اسکو پیسین

اور چھوٹے چھوٹے ریزہ بذریعہ سحق کے ہوجائین اون ریزون کا رنگ سپید ہوگا
بس یہ تناقض عبارت کا نزہا **متن** جاوشیر کی اس قسم سے مشابہ ایک
وہ نبات بھی ہی اور اصناف جاوشیر مین اوسکا شمار بھی کیا جاتا ہی جسکو فافاس
اسقلقیون کہتے ہین اسکی ساق خواہ ڈنڈی پتلی ہوتی ہی اور باریک ہو رہ کر
بقدر ایک ہاتھ کے اونچی ہو کر پھر اسکی شاخین اور شعبہ اسپے نکلتے ہین جیسے
برگہاے رازیانہ کی کولین کھنچتی ہین اور یہ پتی زیادہ ترضعیف ہو۔ ایضاً
ایک نبات جسکا نام فافاس چیرزبیون ہی کہ جسکا برگ مثل برگ رازیانہ کے
سپید سپید ہوتی ہی اور شگوفہ سنہری ہوتا ہی **اختیار** بہترین گوند جاوشیر
وہی ہی جو سپید ہو اور زبان کو جھیلتی ہو مگر اوسکے چکھنے سے زبان اینٹھ نجاے
یا اینکہ خود وضع انیخطی کو نقطی نہ ہو بوا اوسکی معطر ہو۔ اور بہترین ثمر اور عمدہ
پھل اوسکا وہی ہی جو ساق پر لگا ہوا ہو اور حد اوسط پر۔ اور گوند اسکا عمدہ
وہی ہی جو خوب تلخ ہو اور باطن مین رنگ اوسکا سپید ہو اور ظاہر عفرانی اور
نرم ہو کر ذرا سے دبانیسے اجزا اوسکے جدا جدا ہو جائین اور پانی مین گھل جاے
سیاہ رنگ کا نرم گوند خراب ہوتا ہی اور اوسمین اشق اور موم کا میل ہے۔
**طبیعت** گرم خشک ہی تیسرے درجہ کا **افعال و خواص** محلل ریاح
کا ہی اور ملین ہی اور جالی ہی اورام اور نشو تلیین صلابات کی کرتا ہی اور تشنج کو
اوسکا شربت کا ملین ہے **جراح اور قروح** زخم اوسکی صلاحیت رکھتی ہی ملا کر اوسکے
کی اور ہڈیون کے جو گوشت سے خالی ہون خواہ سامنے کی ہڈیان جو نمایان
ہین اور ان ہڈیون کے علاج مین جاوشیر شہد ملاکر مستعمل ہوتی ہی۔ اور قروح
خزمنہ اور ناز فارسی کی دوا بھی ہی۔ اور شگوفہ اوسکا بھی جراحات اور شورکی دوا ہی
خلاصہ یہ ہی کہ جاوشیر کے سب اجزا قروح خبیثہ کو نافع ہین **آلات مفاصل** ماء العسل کے
ہمراہ خواہ اور کسی شربت کے ساتھ جاوشیر پلائی جاتی ہی عضل کی سستی کے
واسطے جو کہ چوٹ لگنے سے پیدا ہوئی ہو۔ بعض کا قول ہی کہ شیخ کیواسطے خراب چیز ہی
اور شاید یہ خرابی جاوشیر کی بہ نسبت عصب صحیح کے ہی ہو نہ کہ عصب مرطوب
کو مضر ہو۔ عرق النسا کو بھی نافع ہی۔ اور عرق النسا کیواسطے حقنہ جاوشیر بھی
پلایا جاتا ہی۔ اور ماندگی کو دور کرتا ہی اور اوجاع مفاصل کے جملہ اقسام کو
نافع ہی اور نقرس کو بھی مفید ہی بطور ضماد کے۔ **اعضاے سر** جسوقت
جاوشیر کو منھ مین رکھین اکال دندان کو نفع کرتی ہی اور دانتون کے درد مین سکون
پیدا کرتی ہی اور درد سر کو نافع ہی اور صرع اور ام الصبیان کو مفید ہی **اعضاے چشم**

سرمہ کے طور پر آنکھ مین لگانیسے نگاہ تیز کرتا ہو اور بصارت کو بڑھاتا ہو اعضاے صدر برگ جاوشیر کا ضماد ذات الجنب کے درد مین کیا جاتا ہو۔ اور جاوشیر دونون جنب کے درد کو بھی نفع کرتی ہو اور کھانسی کو بھی مفید ہو بشرطیکہ درد جنبین اور کھانسی دونون سردی سے عارض ہون اعضاے غذا عصیر جاوشیر کا ضماد کرنیسے اور پلانیسے دونون طرح صلابت طحال کو مفید ہو اسطرح کہ سرکہ بوزن دس درم مین اسمین دو درم عصیر ملاکر دو مہینہ تک بھیگا رہنے دین بعد اسکے صاف کرین اور چھان ڈالین کہ اسطرح سے اسکو پنانا طحال کو زیادہ مفید ہو اور بھی عصیر مذکور استسقا کو بھی فائدہ کرتا ہو اعضاے نفض صلابت رحم کو نرم کردیتی ہو اور تقطیر البول کو مفید ہو اور بوزن ایک بندقہ واسطے ادرار بول اور ادرار حیض کے پلائی جاتی ہو اور رحم بارد کی برودت کو دور کرنے کیواسطے بھی اسیقدر پلائی جاتی ہو۔ پھل جاوشیر کا بھی حیض کا ادرار کرتا ہو خصوصاً افسنتین کے ہمراہ اور جنین کو قتل کرتا ہو۔ خصوصاً بیخ جاوشیر کہ حمول کرنیسے اور پلانیسے اسقاط جنین کردیتی ہو یہی جڑ اختناق رحم کو بھی مفید ہو۔ اور نفخ رحم اور اوسکی صلابت کو بھی متفرق اور دور کردیتی ہو اور قولنج کو نفع کرتی ہو اور رخام کی مسہل ہو مثانہ کی کھجلی کو مفید ہو حمیات ماء العسل کے ہمراہ لرزہ کیواسطے پلائی جاتی ہو اور اون بچون کیواسطے جو دورہ سے آتی ہون سموم زفت ملاکر جاوشیر کا مرہم اور لعوق تیار کیا جاتا ہے اور دیوانے کتے کے زخم پر لگایا جاتا ہو اور زراوند ملاکر ہوام کے کاٹنے مین پلائی جاتی ہو اور اسیطرح عصیر جاوشیر کا ابدال بدل اوسکا انجیر ہو اور مجھے ایسا گمان ہو کہ اشق بھی قریب جاوشیر کے ہے۔

جلوز۔ ماہیت اسکی حب صنوبر کبار ہو اور اخروٹ کی بہ نسبت یہ غذا اعلیٰ ہو مگر دیر ہضم زیادہ ہو۔ یہ پھل مرکب ہو جوہر مادی اور دہنی سے اور جوہر ملائی اوسمین بہت کم ہو۔ مناسب ہو کہ اسکی ماہیت کا پورا ذکر جو ہم کرینگے اوسکو صنوبر کی بحث مین تلاش کرکے ملاحظہ کیا جاے طبیعت اسکی معتدل ہو اور اسمین تھوڑی سی حرارت ہو افعال و خواص غذاے قوی اور غلیظ اس سے حاصل ہوتی ہو جو ردی اور خراب غذا نہین ہوتی۔ اور جو رطوبات فاسدہ امعا مین ہوتی ہین اونکی اصلاح کردیتا ہو اور خود بطی الہضم ہو۔ اسکے ہضم کی اصلاح سرد مزاج والون کیواسطے شہد کیجاتی ہو اور حار مزاج کے لوگون کیواسطے شکر طبرزد سے اور اوسی اصلاح سے اوسکی غذائیت عمدہ ہوجاتی ہو۔ پانی مین بھگونیسے اوسکی حدت اور تیزی اور لذع سب مٹ جاتی ہو اور نہایت درجہ تغذیہ مین پہونچ جاتی ہو یہان تک کہ چھوٹے چھوٹے دانے جن کو حب صنوبر کہتے ہین وہ بھی اسی بھگونے کی وجہ سے مرتبہ غذائیت سے نکل کر درجہ دوائیت کو پہونچ جاتے ہین یہ چھوٹے دانے وہی ہین جن کو حب صنوبر صغار کہتے ہین اور جو تمام شہرون مین پائے جاتے ہین آلات مفاصل درد ہاے عصب کو اچھا کردیتا ہو اور درد پشت کو اور عرق النسا کو۔ اور استرخا کو بھی نافع ہو اعضاے نفس اور صدر و ریہ کا اچھی طرح تنقیہ کرتا ہو اور جو کچھ ریہ مین ہو مثل قیح کے اور اخلاط غلیظ کے سب کو خارج کردیتا ہو اعضاے نفض باہ کو ہیجان مین لاتا ہو خصوصاً جو پروردہ کیا گیا ہو اور مثانہ مین جو ریم اور پتھری پڑی ہو اوسکو نفع کرتا ہو سموم انجیر اور چھوہارے کے ساتھ بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے۔

جنطیانا جسکو ہندوستان مین پکھان بید کہتے ہین ماہیت ایک نبات ہے جسکی وہ پتی جو کہ جڑ کے قریب اور متصل ہوتی ہو مثل اخروٹ کی پتی کے خواہ بارتنگ کی پتی کے ہوتی ہو اور رنگ اوسکا سرخ ہوتا ہو اور بالائی اوسکی اور پیٹ اوسی پتی کا اونچا اور ابھرا ہوا ہوتا ہو۔ ساق اور ڈانڈا اوسکی جوف مینے بھر تو اور ٹھوس اور چکنی ایک انگل موٹی اور دو ہاتھ لانبی پتیان اوسکی دور دور ہوتی ہین کہ ایک پتی سے دوسری چھو نہین جاتی اور پھل اوسکا ایک ٹوپی خواہ غلاف مین ہوتا ہو۔ جڑ اوسکی لانبی شبیہ زراوند کی جڑ کے۔ پہاڑون اور ٹیلون پر اور جو مقامات تری کے ہین اونمین اوسی جگہ پیدا ہوتی ہو۔ کہتے ہین نام اسکا جنطیانا اسی سبب سے رکھا گیا ہو کہ سب سے پہلے اسکو جانطیس نامی بادشاہ نے پہچانا تھا۔ مقام روئیدگی اوسکا پہاڑ کی چوٹیان جو بہت اونچی ہین اور بلند ہین۔ عصارہ اسکا اسطور سے بنایا جاتا ہو کہ پانچ روز تک پانی مین بھگو کر اسکو پکاتے ہین بعد اوسکے مردق کرکے بستہ کرلیتے ہین کہ پھر وہ گاڑھا اور لس دار مثل شہد کے ہوجاتا ہو اختیار بہترین اقسام اسکی جنطیانا رومی ہو کہ وہ خوب سرخ ہوتا ہو اور سخت زیادہ ہوتا ہو۔ یہ دوا درحقیقت لکڑی ہو اور مثل رگون کے ایک دو انگل موٹی بڑی اور چھوٹی ہوتی ہو رنگ اوسکا سیاہی مائل اور توڑنے سے جو ٹکڑا ہوجاتا ہو اوسکا رنگ نہایت پیلا یا زرد ہوتا ہو قریب زراوند کے اور تلخ ہوتا ہو طبیعت تیسرے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے مین خشک ہو افعال و خواص۔ مفتح ہو اور اوسمین قبض بھی ہے اور جڑ اسکی تفتیح مین پوری ہے اور تلطیف اور جلا کی قوت بھی اسکی پوری ہو زینت۔ بیخ اسکی بہق کو دور کرتی ہو خصوصاً وہ عصارہ جو ابھی مذکور ہوچکا ہو جراح اور قروح جراحات اور قروح متاکل کو اچھا کرتا ہو عصارہ اسکا

**آلات مفاصل** دو درہم جنطیانا ہمراہ شراب کے التوا عصب مین پلایا جاتا ہے۔ ایضاً جنطیانا اوس شخص کو مفید ہے جو کسی بلندی سے گر پڑا ہو **اعضاے چشم** آشوب چشم کے واسطے اسکا لطوخ بنا کر آنکھ پر لگایا جاتا ہے **اعضاے نفس** دو درہم عصارہ جنطیانا کا ذات الجنب کیواسطے جید ہے **اعضاے غذا** مفتح سدون کا ہے جگر اور طحال کے اور دو درہم جنطیانا شراب کے ہمراہ طحال اور جگر کے درد اور دونوں کی برودت اور درد دونوں کے ورم کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ اور بیخ جنطیانا کی اوس معدہ کی اصلاح کرتی ہے جو برودت سے علیل ہو گیا ہو **اعضاے نفض** ادرار بول و ادرار حیض کرتا ہے اور بیخ جنطیانا بطور شیاف کے رحم مین رکھی جاتی ہے پس جنین کو خارج کر دیتی ہے اور اوسکا اسقاط کر دیتی ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے کی بہت اچھی اور کامل دوا ہے اور دو درہم ہمراہ شراب کے تمام ہوام کے کاٹنے سے نافع ہوتا ہے۔ اور دیوانہ کتے کے کاٹنے سے اور جملہ درندہ جانورون کے کاٹنے سے مفید ہے **ابدال** ڈیوڑھا وزن اوسکا اسارون اور نصف وزن اسکے پوست بیخ کبر اوسکا بدل ہے **جوز جندم** کی طبیعت یہ ہے کہ اوسمین قوت مبردہ ہے جو اطفاے حرارت کرتی ہے اور تھوڑی سی تخفیف بھی ہے **افعال و خواص** قاطع نزف کی ہے **زینت** فربہی لاتی ہے **جراح اور قروح** داد کو دور کر دیتی ہے **اعضاے غذا** باہ کو برانگیختہ کرتی ہے

**جوز السرو** **جراح اور قروح** مین اسکا فائدہ یہ ہے کہ فتق پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے

**جیلاہنگ** - **ماہیت** اسکی ایک قوم نے کہا ہے کہ تربد سیاہ کا بیج اور تخم ہے اور اسکی جڑ کے چھلکے وہی تربد زرد ہے اور صغد نام جو ایک شہر ہے سمرقند خواہ بخارا کی طرف وہان اوگتی ہے مگر بہتر وہ ہے جو ہندی ہے اور وہ تودری کے مشابہ ہوتی ہے فعل اوسکا قریب خربق کے فعل کے ہے **آلات مفاصل** پچھلے زمانہ میں بعض اطبا مفلوج کو بقدر دو درہم جیلاہنگ پلاتے تھے پس مریض کو قے آ جاتی تھی۔ **اعضاے غذا** قے لاتی ہے اور بیشتر لوگ کہتے ہین کہ قے بقوت لاتی ہے **اعضاے نفض** اسہال کرتی ہے یعنے دست لاتی ہے۔ مقدار شربت اوسکی نصف درہم ہے اور ایک درہم دینے مین خطرہ و اندیشہ ہے **سموم** خود یہ قوت سمیہ ہے

**جوز ہندی** یہ ناریل ہے **اختیار** عمدہ ناریل وہی ہے جو تازہ ہو اور سپیدی اس کی زیادہ ہو اور پانی جو اوسمین سے برآمد ہو میٹھا ہو اور جب اوسمین سے پانی نہ خارج ہو معلوم ہو کہ پرانا ہو کر سوکھ گیا ہے۔ واجب ہے کہ اوس کا اندرونی چھلکہ جو سیاہ اور سخت ہوتا ہے دور کر دیا جاے **طبیعت** اول دوم مین گرم ہے اور خشک ہے درجہ دوم مین اور اوسمین رطوبت فضلیہ ہے بلکہ تر و تازہ جوز ہندی پہلے درجہ مین رطب ہے **خواص** ناریل ثقیل ہوتا ہے مگر غذاے ردی نہین ہے **آلات مفاصل** روغن کہنہ ناریل کا درد ہاے پشت اور دونوں کنپٹیون کے درد کو نفع کرتا ہے **آلات غذا** معدہ پر ثقیل ہے مگر ضرر ایسی کمتر ہے غذائیت اسکی جید ہے۔ اور پوست سیاہ مغز ناریل کی ہضم نہین ہوتی ہے پس لازم ہے کہ اوسکو چھیل ڈالا کرین۔ واجب ہے کہ ناریل کھا کر اوس پر کھانا بدون ایک گھنٹہ کے فاصلہ کے نہ کھائین۔ تازہ روغن اسکا گھی سے کیموس مین افضل ہے نہ تو معدہ مین لزوجت پیدا کرتا ہے اور نہ معدہ مین ارخا یعنے ڈھیلا پن پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** قوت باہ زیادہ کرتا ہے اور روغن اسکا بواسیر کے لیے عمدہ ہے خصوصاً جو پرانے روغن کشمش کے جبکہ ہر واحد روغن کو ایک مثقال تناول کرین۔ یہی روغن نارجیل پرانا ہونے سے کھلانیکے طریقہ سے کدو دانہ اور چھوٹے چھوٹے پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہے اور اسہال کے ذریعہ سے انکو نکالدیتا ہے۔

**جوز رومی** اور اسکو اکروٹ اور اکروفس بھی کہتے ہین **طبیعت** تسخین شدید تیسرے درجہ تک کی پیدا کرتا ہے اور خشکی اول درجہ کی پیدا کرتا ہے اور گو تند اسکا تسخین مین درجہ انتہا کو پہونچا ہوا ہے اور پھول اوسکا بھی نہایت ہی تسخین **اعضاے سر** تیل اسکا ہمراہ سرکہ کے صرع کو مفید ہے۔

**جوز الطرفا** - **ماہیت** اوسکی وہی کزمازک ہے **طبیعت** حرارت مین گو نہ معتدل ہے کہ درجہ اول کے اوائل مین گرم ہے اور یبوست اوسکی آخر درجہ اول مین ہے خواہ اوس سے بھی زیادہ کہ اوائل دوم تک پہونچی ہے۔ اور ایک قوم کے نزدیک جزو اول مین سرد ہے **افعال و خواص** حبس دافع ہے واسطے قطع کرنے نزف کے **اعضاے سر** دانتون کے درد کیواسطے سرکہ کے ساتھ اسکی کلی کیجاتی ہے **اعضاے غذا** جوشاندہ اوسکا سرکہ پانی ملا کر صلابت طحال کیواسطے تجویز کیا گیا ہے

**جلنار** - **ماہیت** اسکی انار صحرائی کا پھول ہے فارسی ہوتا ہے یا مصری کبھی سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور کبھی سپید رنگ کا ہوتا ہے۔ رنگت اسکی کبھی گلابی یعنی سرخی لیے ہوتی ہے۔ اسکے عصارہ کی طبیعت مثل عصارہ لحیۃ التیس کے ہوتی ہے اور قوت اسکی مثل قوت شحم رمان خواہ اندرونی اشیاے انار کے ہے **طبیعت** درجہ اول کے آخر مین سرد ہے اور درجہ دوم مین خشک ہے **افعال و خواص** مغری ہے ہر ایک سیلان کو حبس کرتا ہے اور سودا کی تولید کرتا ہے **زینت** جس مسوڑھے سے خون

نکلتا ہوا اوسکے واسطے عمدہ دوا ہی جراح اور قروح پرانے قروح مندمل کرتا ہی اسیطرح جو رطوبات کہ عورتون کے عضو نہانی کیطرف سے کسی قرحہ وغیرہ کے سبب سے برآمد ہوتے ہین اونکا اور خراش امعا وغیرہ کا اندمال کرتا ہی جب بطور ذرور کے اون مقامات تک پہونچایا جاے۔ آلات مفاصل کلنار کا ایک لزوق چسپندہ واسطے فتق کے تیار کیا جاتا ہی اعضاے سر ہلتے ہوے دانت کی تقویت کرتا ہی اعضاے نفس نفث الدم کو روکتا ہی اعضاے نفض قبض کرتا ہی اور قروح امعا کو مفید ہی اور سیلان رحم اور نزف رحم کو فائدہ کرتا ہی ابدال اوسکا جفت بلوط ہی اور انار کی چھال۔

جفت آفرید۔ ماہیت اوسکی صنوبری شکل کی ایک گھانس ہی سر پر اوسکے ایک چیز مثل کانٹون کے ہوتی ہی اور یہ بھی کہا گیا ہی کہ بادام کے مشابہ ہوتی ہی اور بیشتر شگفتہ ہونے سے جدا جدا اوسکے ٹکڑے ہو جاتے ہین اعضاے نفض باہ کی زیادتی بخوبی کرتی ہی۔

جبسین بفتح جیم و سکون باء موحدہ و فتح سین مہملہ در آخر مین نون ہے فارسی مین سنگ گچ یعنے چونہ کا پتھر اسکو کہتے ہین ماہیت یہ چونہ کا پتھر ہی جسکے پرت پرت ہوتے ہین سپید اور شفاف اور جب اسکو جلا لین اسکی لطافت زیادہ بڑھ جاتی ہی طبیعت اسکی سرد و خشک ہی افعال و خواص مغری ہی نزف جس عضو سے ہوتا ہوا اوسکے اطراف پر رکھا جاتا ہی بس روک دیتا ہی جیسا کہ اسکے بارہ مین لوگ بیان کرتے ہین اسلیے کہ اسمین تغریہ کے ہمراہ قوت کے لاصقہ بھی اور قبض کے ہمراہ لزوجت بھی ہی اور جلانے کے بعد زیادہ لطیف ہو جاتا ہی اعضاے سر پیشانی پر اسکو طلا کرتے ہین خواہ سر سے اسکی تعلیق کرتے ہین یعنے اسکو لٹکا دیتے ہین بس نکسیر کے خون کو بند کر دیتا ہے اور جب اسکا چونہ بنا لین وہ چونا بھی یہی اثر کرتا ہی خصوصاً ہمراہ گل رمنی کے اور مسورا اور ہو فسطیداس کے آب آس ملا کر اور تھوڑا سرکہ بھی شریک کر دیا جاے اعضاے چشم سپیدی بیضہ اس قدر ملا کر کہ سخت او متحجر نہو جاے بلکہ گیلا رہے آشوب چشم دموی پر رکھا جاتا ہی مترجم انڈے کی سپیدی جب آہک آب نا دیدہ مین ملاتے ہین تو اوسکی حرارت سے چونا اوسکو خشک کر دیتا ہی اور مثل خاگینہ کے بھر بھرا ہو جاتا ہی لہذا شیخ نے قید لگائی ہی کہ اتنی مقدار ملائین کہ سخت نہ کر دے تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ زیادہ سے زیادہ چہارم وزن چونہ کا سپیدی مین ملانے سے سخت نہین ہوتا سموم یہ دوا منجملہ اون سموم کے ہی جسکے کھانے والے کو خناق عارض ہوتا ہی۔

جعدہ بضم جیم و سکون عین مہملہ و فتح دال جسکی بڑی قسم کو فارسی مین عنبر بید کہتے ہین ماہیت ایک قسم کی شیح ہی اسمین فقط حرارت اور تھوڑی سی تلخی ہی اور چھوٹی قسم مین اسکی حدت زیادہ ہی اور تلخی بھی اوسکی مانند ہی پتلی پتلی شاخین اور گچھے دار پھول ہوتے ہین سپیدی مائل بزردی ایک بالشت تک لانبے اور تخم سے بھرے ہوے سرا اسکا شکل کرہ کے گول ہوتا ہی جسمین جیسے بالون کے سپید سپید ہوتے ہین بو اسکی ثقیل اور بھاری ہی تھوڑی سی خوشبو بھی ہوتی ہی۔ اور بڑی قسم اسکی بہت کم زور اور ضعیف ہی اور وہ تلخ بھی ہی اور اسی بڑی قسم مین تیزی بھی ہی۔ ہمارے نزدیک جعدہ وہی چھوٹی قسم اسکی ہی طبیعت چھوٹی قسم کی تیسرے درجہ مین گرم ہی اور دوسرے درجہ مین خشک ہی اور بڑی قسم کی طبیعت دوسرے درجہ مین گرم اور خشک ہی۔ افعال و خواص منفتح ہی اور ملطف خصوصاً چھوٹی قسم کہ تمیع اقسام کے سددن کی تفتیح کرتی ہی جو باطن اور اندرون جسم مین ہون جراح اور قروح تازہ جعدہ زخمہاے تازہ کا اندمال کرتی ہی خصوصاً بڑی قسم اسکی اور سوکھی ہوئی قروح کا اندمال کرتی ہی خصوصاً چھوٹی قسم جعدہ کی جو سوکھی ہو اعضاے سر درد سر پیدا کرتی ہی اعضاے غذا اسرکہ مین پیسکر ورم طحال پر لگائی جاتی ہی۔ جعدہ کو مغزی یرقان سیاہ کو نافع ہی خصوصاً جوشاندہ بڑی قسم کا استسقا کو مفید ہی اور معدہ کیواسطے فی الجملہ خراب چیز ہی اعضاے نفض۔ ادرار بول و حیض کا کرتی ہی اور دست آور ہی کدو دانہ کو نافع ہی اچھی طرح سے حمیات تپہاے کہنہ کو نفع کرتی ہی سموم بچھو کے کاٹنے کو مفید ہی اور جوشاندہ بڑی قسم کا جملہ ہوام کے کاٹنے کو نافع ہی۔ ہکی دھونی دینے اور اسکا بچھونا اور فرش کرنے سے ہوام گریز کر جاتے ہین۔

جمار بضم جیم و فتح میم مشدد اور آخر مین راے مہملہ فارسی اسکی پنیر نخل ہے طبیعت اسکی سرد ہی دوسرے درجہ مین اور خشک ہی اول درجہ مین افعال و خواص قابض ہے اور خشونت حلق کو مفید ہی اسہال کو روکتا ہی اور نزف کو زنبور کے کاٹنے سے اسکا ضماد مفید ہوتا ہی۔

جمیز (بفتح جیم اور ضمہ میم مشدد اور یاے ساکنہ آخر مین زاے معجمہ ہی) اسکا ذکر انجیر کے باب مین کیا جاے گا۔

جنص بفتح جیم اور صاد مہملہ مشدد ہی معرب گچ کا جسکو ہندی مین چونہ کہتے ہین اسکی ماہیت مثل جبسین کے ہی جو مذکور ہو چکی۔

جلد کھال کو کہتے ہین اختیار رکھاون مین عمدہ ہر ایک شیرخوارہ بچہ حیوان کی

کھال ہے کہ اس مین رطوبت زیادہ ہوتی ہے **افعال و خواص غذا** اوسکی شل حیوانات کے ہے کہ قلیل و ربا لزوجت ہوتی ہے۔ تماشہ گوشت گوسپند جو کہ بیابانی ہے چار لوگ باریک چھیل کر اوتارتے ہین جب وسکو کسی سیلان خون پر رکھین فوراً خون کو بند کر دیتا ہے **زینت** پوست مار سوختہ کرکے بالخورہ پر طلا کیجاتی ہے اور راہم و شبور کہتے ہین کہ دریائی گھوڑے کی کھال جب کسی پھنسی پر رکھین تو وسکو توڑ دیتی ہے **جراح اور قروح** خاکستر پوست خچر وغیرہ سوختگی آتش پر رکھی جاتی ہے اور قروح حادہ پر بشرطیکہ ورم نہو بھی رکھتے ہین اور سجج کی بھی دوا ہے یعنے جو خراش موزے کی رگڑ سے پاؤن مین آجائے خواہ رانون مین رگڑنے سے چھلجائین اسکی بھی دوا ہے۔ بکری کی کھال اودھیڑی ہوئی فوراً جسوقت چوٹ لگی ہو رکھنے سے آرام ہوجاتا ہے اور جو آفات چوٹ لگنے سے پیدا ہونیکا مظنہ ہوتا ہے اوسنے امان ہوجاتا ہے۔ اور قروح خبیثہ یا در خشکہ اور ترکھجلی پر بھی رکھنے کے لائق ہے **اعضاے غذا** طائرون کے پوٹہ کی اندرونی کھال اور اسیطرح قانصہ طیور کی کھال خصوصاً مرغ کی بھی کھال اگر سوکھا کر پیسین اور کسی شراب غلیظ کے ہمراہ تناول کرین درد معدہ کو نفع کرتی ہے **سموم** کہتے ہین کہ اگر پوست گوسپند اودھیڑ کے گرما گرم سانپ کے کاٹنے کے زخم پر رکھین سمیت کو جذب بخوبی کرلیتی ہے برخلاف اور کھالون کے۔

**جناح** جیم مفتوح اور فتحہ نون اخیر مین حاء حطی بازو کو کہتے ہین **اختیار** بہتر سب بازوؤن سے مرغ کے بازو ہین اور مرغابی کے بازو کا ہضم اچھا اور غذا اوسکی عمدہ ہوتی ہے خشکی جو بازو مین آجاتی ہے اسکی وجہ کثرت حرکت اور ریاضت ہے پرندجانور اونھین کے زور سے اوڑتے ہین اور غیر پرند بھی حرکت بازو ہی کے ذریعہ سے کرتے ہین **مترجم** مراد شیخ کی شاید یہ ہے کہ یبوست عارضی جو اجنحہ حیوانات اور طیور مین ہوتی ہے اوسکا سبب یہ نہین ہے کہ در اصل خلقت ان پر یبوست غالب ہے کہ اوس کے وجہ سے ان کی غذائیت اور اسکی ہضم مین فرق آجائے بلکہ وہ یبوست اور خشکی عارضی ہے اور طبیعت مدبرہ بدن زیادہ رطوبت کو بازو تک پہونچا کر اسلیے اونکو نرم نہین کر دیتی ہے کہ جو غرض اونکی خلقت سے ہے یعنے زور دار اور سبک ہونا وہ بدون خشکی اور سکی کے پوری نہین ہوسکتی ہے پس انکا خشک ہونا عارضی طور پر جو ہے انکی یبوست مزاج پر دلیل نہوگا لہذا انکی غذائیت جید رہے گی **قلیل غذا** ان کی زیادہ اور کثیر اسواسطے ہے کہ گوشت کی اینمین کثرت ہے اور راہم اور شبور جان اور باقین لوگ کہتے ہین یہ بھی کہتے ہین کہ پر بازو ے درشان کے جو ایک قسم کبوتر صحرائی کی ہے جب اوسکے ہموزن بھنگ ملاکر جلائین اور پیس لیوین اور روئی مین بجاے نمک کے چھوڑین اون خنازیر کو تحلیل کردین گے جو گردن مین نکلتے ہین اور لوہا لگانیکی کچھ حاجت نہوگی یعنے کاٹنے اور چاک کرنیکی اور اسیطرح اگر روئی یا اوس خاکستر کو چھڑکیں **اعضاے نفض** کہتے ہین کہ دبی روئی جسکا ابھی بنانے کا طریقہ مذکور ہوا ہے خوب دست لاتی ہے۔

**جار الانہار** کے معنے ہمسایہ نہر کے ہین **ماہیت** ایک نبات پھول کی قسم کی ہے شبیہ نیلوفر کی پانی مین ڈوبی ہوئی رہتی ہے اور تھوڑی مقدار اسکی پانی کے اوپر نظر آتی ہے اور قوت اوسکی قریب قوت بطباط کے ہے **طبیعت** اوسکی بارد اور قابض ہے **جراح اور قروح** قروح خبیثہ اور خشک کھجلی کے لیے اچھی دوا ہے **مترجم** ہماری زبان مین ایک سیطرح کی گیاہ ہے جسکو جل کھنبی کہتے ہین اسمین بھی ایسے علامات ہوتے ہین جیسے کہ شیخ نے لکھے ہین مگر ذیابیطس کی ادرار اور پیاس کا قطع کرنا جو اوسکا خاصہ مجربہ ہمارا بھی ہے اور بعض اطبا نامی گرامی لشکر گوالیار کا تجربہ خاندانی ہے کہ دعوی کرکے مرض مذکور کا علاج اوسی سے کرتے ہین اور سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین بمقام گوالیار جب مہاراجہ جیواجی راؤ بہادر کو یہ مرض ہوا تھا اس نبات کی نسبت ایسی تقدیراتھی دیکھی گئی کہ ہرچند خاص گوالیار قدیم کے تالاب مین بکثرت تھی مگر جبتک مہاراجہ صاحب ڈاکٹری علاج سے اچھے نہوگئے کسیکو نظر نہ آئی۔ اور بعد صحت کے پھر بکثرت دستیاب ہوئی ذلک تقدیر العزیز العلیم۔ بہر حال مجھے ایسا گمان ہے کہ جار الانہار سے شاید وہی گھاس مراد ہو جسکو ہم جل کھنبی کہتے ہین۔

**جراد** بفتح جیم و راے مہملہ اور آخر مین دال ابجد ہے ہندی مین ٹڈی کو کہتے ہین **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہی ہے جو فربہ ہو اور بازو اسکے نہون **زینت** پاؤن اوسکے مسون کو کاٹکر گرا دیتے ہین جیسا کہ لوگ کہتے ہین **اعضاے غذا** گول گول ٹڈیان بارہ عدد پکڑکے اون کے سرون کو دور کردین اور اطراف یعنے پاؤن وغیرہ کاٹ ڈالین اور تھوڑی سی آس خشک بھی اوسکے ہمراہ لیکر استسقا کے واسطے پلائین۔ بدون کچھ تصرف کے یعنے بجنسہ مسلم اونکو کھاجاے **اعضاے نفض** تقطیر البول کو مفید ہے اور جب اسکی دھونی دیجاے عسر بول کو مفید ہوگی خصوصاً عورتونکو اور بواسیر کو اسکی دھونی دیجاتی ہے **سموم** فربہ ملخ جن کے بازو نہون بھونکر بچھو کے کاٹنے مین کھلائی جاتی ہے

جمسفرم جسکو ریحان سلیمانی کہتے ہین **ماہیت** قوت اوسکی قریب بقوت شیح کے ہی ہمراہ مکوہ کے **افعال و خواص** تنقیہ فضول کرتی ہو اور تسریح تفتیح کرتی ہو اور نفخ اور ریاح کی مسکن ہو خاص کر **اعضاے غذا** رطوبات لزج جو معدہ مین ہون اونکی تفتیح کردیتی ہو۔ نزلہ کو نیز معدہ کو نافع ہو **اعضاے نفض** رحم کی ایلاج کو نافع ہو **جُبُن** بضم جیم و ضمہ بار موحدہ مضموم اور نون مشدد ہو پنیر کو کہتے ہین **ماہیت** پنیر کبھی شیر دوشیدہ سے بنایا جاتا ہو اور کبھی رائب یعنی دوغ سے بنایا جاتا ہو اسکا نام ألوان ہو **طبیعت** تازہ پنیر کی سرد تر درجہ دوم مین ہو اور نمک پایا ہوا پنیر کہنہ گرم خشک ہو اور ماء الجبن یعنی جو پانی کہ پنیر بنانے سے جدا ہوکر نکل آتا ہی با این سبب کہ اوسمین بورقیت جو خونسے پیلے دودھ کو حاصل ہوتی ہو اور جزو صفراوی بھی اسمین آگئی ہی اور اوسمین حرارت ہو **اختیار** افضل پنیر وہی ہو جو لس دار اور بھر بھر ہونے مین متوسط ہو اسلیے کہ وہ دونون قسم یعنی زیادہ لسدار اور زیادہ بھر بھرے ردی اور خراب ہوتے ہین۔ ایضاً عمدہ ہونے پر اسکے یہ بھی لیل ہے کہ اوسمین کچھ مزہ ہو اور ہو تو بھی مائل بحلاوت ہو اور لذت معتدلہ رکھتا ہو اور ایسا سبک ہو کہ ڈکارین اوسکی بو زیادہ دیر تک آئے۔ جو پنیر ترش دودھ سے خواہ ترشی کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہو وہ افضل اقسام پنیر کی ہو۔ اور ملطفات کے ملانیسے خرابی پنیر کی بڑھ جاتی ہو اسلیے کہ ملطفات اوسمین نافذ ہو جاتے ہین خواہ پنیر کا نفوذ معدہ وغیرہ مین کرادیتی ہین اور اوسکا بد رقہ بڑھا دیتی ہین۔ گوسپند کے دودھ کا پنیر جو ملطفات چرتے ہون بہتر ہو اوس گوسپند کے پنیر سے جسکا چارہ شیل اور کابل مثل کی زراعت سے ہو **افعال و خواص** اسمین جلا ہے اور تازہ پنیر اچھی غذا دیتا ہو اور بدنکو فربہ کرتا ہو اور بعد شہد کے کھایا جاتا ہے اور پرانا پنیر تیز ہو اور جلا زیادہ کرتا ہو اور منقی ہو اور غذا اخلاط مراری کی بناتا ہو اور نمک پڑا ہوا پنیر جو پرانا ہو درمیانی کیفیت پر ہوتا ہو بہ نسبت پنیر تازہ کے جو بے نمک ہو اور کہنہ نمکین کے۔ پنیر کا پانی لاغرون کو زیادہ فربہ کردیتا ہو اور اونکو غذا پوری دیتا ہو۔ جو پنیر گوسپند کے دوغ سے بناتے ہین اوسمین قوت غلظ بہ نسبت دیگر اقسام پنیر کے کسیقدر ہوتی ہو **زینت** آب پنیر کو ہمراہ ادویہ منقیہ سودا کے پینا کلف کو نفع کرتا ہو۔ پنیر تازہ ہموزن طلا نامے شراب مین انار کے چھلکے ملاکر جوش دینا اسقدر کہ نصف رطوبت جل جاے اوسکا استعمال چہرے کے تشنج کو منع کرتا ہو۔ پنیر کہنہ جو نمکین ہو لاغری پیدا کرتا ہے **اورام اور بثور** تازہ پنیر جو بے نمک ہو زخم کے ورم کو منع کرتا ہے۔

**جراح اور قروح** زیادہ پرانا پنیر قروح ردی کیواسطے اور جراحات کو مفید ہو اور تازہ پنیر اون زخمون کے لیے مناسب ہے جو تازہ ہون اور ابھی کسی قسم کی رداوت اونمین نہ آئی ہو اسلیے کہ ایسے زخمون کو پنیر تازہ ہی مفید ہوتا ہو اور اون کے متورم ہونے اور سوجنے کو منع کرتا ہو خصوصاً اگر برگ غار اور برگ جکوترہ صحرائی کے ہمراہ اسکو تناول کرین۔ آب پنیر تر خارش کیواسطے پیا جاتا ہو **آلات مفاصل** پنیر کہنہ کا زیت اور آب پاچہ گاؤ مین جسمین نمک ملا ہوا ہو خوب پیسکر تحجر مفاصل پر ضماد کیا جاتا ہو پس مفاصل سے ایک مادہ منجمد مثل تپھر کے خارج کر دیتا ہو اور کچھ ایذا اوسکے نکلنے سے نہین ہوتی ہو اور یہ ضماد بہت بڑا نافع ہو تحجر مفاصل کیواسطے **اعضاے چشم** نمکین پنیر اور پھیکا دونون کا ضماد آشوب چشم کیواسطے مفید ہو اور طرفہ کو بھی مفید ہے **اعضاے صدر** پنیر کو پانی مین جوش دیکر اگر مرضعہ یعنی دایہ دودھ پلانے والی تناول کرے دودھ زیادہ ہو جاتا ہو **اعضاے غذا** نمکین پنیر معدہ کے لیے ردی ہو اور اسیطرح پھیکا پنیر اور نمکین پنیر مین کسیقدر دباغت جرم معدہ کی قوت ہو کہ معدہ کے جرم کو سخت اور زور دار کردیتا ہے دیسقوریدوس نے کہا ہو کہ تازہ پنیر معدہ کے لیے جید ہو اور یہ قول دیسقوریدوس کا ایسا ہے جسمین ہمکو کلام ہو اور محلل نظر ہے۔ نمکین پنیر جو کہنہ ہو بہ نسبت معدہ کے بھی فعال و خواص مین درمیانی ہو جیسا اوپر مذکور ہوا بطور عموم کے اور یہی پنیر انحدار مین اسفل کیطرف سے سریع ہو اور استمرا یعنی بخوبی منہضم ہو جانے مین بھی سریع ہو بہ نسبت تازہ پنیر کے جو پھیکا ہو۔ اور اقط یعنی جو پنیر گوسپند کے دوغ سے بنایا ہو معدہ کو ضرر بہت کم کرتا ہو بہ نسبت پنیر مشہور کے جو عموماً بنایا جاتا ہو **اعضاے نفض** سنگ مثانہ پیدا کرتا ہو اور گردہ مین بھی پتھری پیدا کرتا ہو خصوصاً پنیر تازہ جو تر ہو۔ اور خاص کر اگر اسکو ساتھ ابازیر منفذہ کے تناول کرین یعنی جن چیزون سے نفوذ اسکا اعضا مین زیادہ ہو جاتا ہو پھیکا پنیر ملین طبع ہو۔ آب پنیر سے اسہال صفرا کا ہوتا ہو اور اس قوت کی اعانت کرتی ہو قوت جلا جو آب پنیر مین ہو بسبب بورقیت مذکورہ کے اور جب اس مین شہد ملایا جاتا ہو زیادہ نافع ہوتا ہو۔ دوا کی غرض سے جو پنیر تجویز کیا جاتا ہو وہ یہ ہو کہ بھیڑ خواہ بکری کے دودھ سے تیار کیا جاے قروح امعا کو بھی پنیر نافع ہو خصوصاً پنیر بریان اور اسہال کو منع کرتا ہو کبھی پنیر بریان کو پیسکر اور زیت اور روغن گل ملاکر حقنہ کیا جاتا ہو پس قیام اعراس کو مفید

ہوتا ہو سموم بیان کیا جاتا ہو کہ بنیر ہمراہ فودنج کوہی کے سموم پر طلا کیا جاتا ہے
**جدوار** بفتح جیم جسکو ہندمین نربسی کہتے ہین **ماہیت** ایک ثمرہ خواہ بیخ ہے
زراوند کے مشابہ ہوتی ہو مگر اوس سے باریک ہوتی ہو اوسکی قوت مین ہوتی ہو بلکہ
افضل ہو اور بیش کے ہمراہ اوگتی ہو اور بیش کے اوگنے کو یعنے اوسکی قوت
روئیدگی کو ضعیف کر دیتی ہو۔ ابن ماسرجویہ سے مروی ہو وہ کہتا ہو کہ فعل جدوار
کا مثل فعل درونج کے ہو مگر اینکہ یہ ضعیف ہو۔ اور مین کہتا ہون اگر مراد ماسرجویہ
کی یہ ہو کہ جدوار بہ نسبت درونج کے ضعیف تر ہو تو برا گمان اور خراب تجویز
ماسرجویہ کی ہو۔ اور یہ اگر مراد اوسکی ہو کہ درونج بہ نسبت جدوار کے ضعیف ہو
پس کچھ بعید نہین کہ ایسا ہی کچھ ہو یعنے قول ماسرجویہ کا صحیح ہو مجھے باور نہین آتا
ہو کہ ماسرجویہ کا تجربہ اور اوسکی واقفیت اسدرجہ تک پہونچی ہو کہ ایسی تمیز اور
تفرقہ اوسکو جدوار اور درونج کے افعال مین بہم پہونچا ہو۔ پھر اوسکے بعد یہ بات
ایک تو یہ کہ اس قول کی روایت ماسرجویہ سے کسی ایسے صدر اور موثق راوی
اول تک نہین پہونچی ہو یعنے جس شخص نے ماسرجویہ سے اس قول کو نقل کیا ہے
وہ موثق اور معتمد ایسا ہو کہ اوسکے قول پر اعتماد کیا جاے۔ حالانکہ خود ماسرجویہ نے
خواہ جسنے ماسرجویہ سے روایت کی ہو اُسنے اُس سے جدوار کی تعریف یہ بھی کی
ہو کہ جدوار مقاومت بیش کی سمیت کی کرتی ہو پھر درونج سے کیونکر اوسکا فعل
ضعیف ہو سکتا ہو **مترجم** میری سمجھ مین کچھ نہ آیا کہ غرض شیخ کی اس عبارت
متناقضہ سے تخطیہ ماسرجویہ ہے یا اینکہ اوس راوی کی جھاڑ منظور ہو جسنے ماسرجویہ
سے اس قول کو نقل کیا ہو اور شاید بخوبی سمجھنا اسمقام کا جب ہو سکے کہ اصل
عبارت اوس روایت کی دیکھی جاے جو سرماجویہ سے منقول ہو ورنہ مترجم
کچھ اس سے زیادہ نہین کہہ سکتا ہو فقط سموم جملہ اقسام زہر کی تریاق ہے
جو سانپ کے اقسام سے پہیلتے ہین خواہ بیش وغیرہ اور اقسام کے سموم خوردنی
کا تریاق ہو **ابدال** بدل اوسکا تریاق ہو اور سہ چند وزن اوسکے زرنباد بھی
اوسکا بدل ہو **مترجم** واضح ہو کہ نربسی ایک اور قسم کی جڑ ہو جو ایک درخت
سے نکلتی ہو وہ جدوار نہین ہو اکثر دوا فروش جو ہندی ادویہ کے بیچنے والے ہین
بجاے جدوار کے اوسکو دیتے ہین اوسمین کسیطرحکا اثر ایسا نہین ہو جیسے کہ
جدوار کے افعال ہین مجھے بارہا اسکا تجربہ ہوا ہے کہ اکثر بیمارونکو جب جدوار تجویز
کی پنساریون نے بجاے اوسکے وہی نربسی دیدی تھی جسکو مین نے ابھی ذکر کیا ہے
**جرجیر** بفتح جیم و فتح راے مہملہ آخر مین راے مہملہ ہو ہندی مین اسکو گاجر کہتے ہین
**ماہیت** مشہور ہو قوی تر بیخ اور تخم اوسکا وہی ہو جو صحرائی گاجر سے لیا جاے۔
دیسقوریدوس کہتا ہو کہ ایک قسم گاجر کی ایسی ہوتی ہو جسکا پتا چھوٹا ہوتا ہو ارزیانہ
کے پتے سے اور وہ قسم اوسی رازیانہ کی صورت پر ہوتی ہو اور ساق اوسکی ایک
بالشت کے طول مین ہوتی ہو اور شگوفہ اسکا زرد ہوتا ہو اور چھتر اوسمین اوسی
اتنا ہوتا ہو جیسا کہ دھنیا خواہ سویہ کی شاخ چھتری ہوتی ہو یعنے جھکانے کے بعد جب
چھوڑ دین پھر سیدھی ہو جاتی ہو ٹوٹ نہین جاتی پھل اوسکا سپید اور تیز تخم
اور بو اوسکی پاکیزہ ہو اور چبانے مین بھی خوشبو آتی ہو۔ اور جن مقامات مین
دھوپ زیادہ رہتی ہو خصوصًا چاشت کے وقت اوتین آفتاب کا سامنا
ہو اور سخت پتھریلی جگہ ہو وہان اوگتی ہو۔ دوسری قسم مشابہ کرفس دشتی
کے ہو تیز اور محرق یعنے سوزش پیدا کرنی والی پاکیزہ بو۔ اور تیسری قسم اوسکی
پتی مثل برگ کشنیز کے ہوتی ہین اور شگوفہ اوسکا سپید اور چھتر دار مثل سویہ کے
اور پھل بھی اوسکا ایسا ہی ہوتا ہو۔ بعضیان اوسمین اخروٹ کی طرح کی ہوتی
ہین اور اوس مین تخم بھرے ہوے جیسے مرکی در ہیئت اور تیزی مین اسکے
اور مرکی کے فرق ہو **طبیعت** آخر دوم مین گرم ہو اور پہلے درجہ مین تر ہو
**جراح اور قروح** تخم اوسکا اور پتے گاجر کے جب کوٹ کر قروح متاکلہ پر
رکھے جاین نفع کریگا **اعضاے نفس و صدر** نافع ہو ذات الجنب کو
اور کھانسی کو جو کہنہ ہو **اعضاے غذا** دشواری سے ہضم ہوتی ہو اور یہ دردہ گاجر آسانی ہضم
ہو جاتی ہو اور استسقا کو مفید ہو **اعضاے نفض** منفخ اور فرو ذطین سکون پیدا کرتی ہے
خصوصًا وہ جسکو کہتے ہین اور ادرار شدید کرتی ہو صحرائی گاجر اور دشتی کا تخم اوسیطرح بیکی اور باہ
کو برانگیختہ کرتی ہو خصوصًا تخم گذر۔ بستانی گاجر مین نفخ کی شدت سے اور یہ فعل
صحرائی گاجر مین نہین ہو شیخ کا قول در صحرائی گاجر اگر اسکو گاجر کے اقسام مین
شمار کرین پھر تو وہ باہ کی برانگیختہ کرنیوالی زیادہ ہو بہ نسبت بستانی کے۔
حیض اور بول کا ادرار کرتی ہو خصوصًا کہ صحرائی گاجر بلانے سے بھی در
حمول کرنے سے۔ گاجر کا تخم اور اوسکی جڑ عسر حبل کو مفید ہو یعنے جسکو حمل نہ
رہتا ہو خواہ بدشواری وہ عورت حاملہ ہوتی ہو اوسکو فائدہ کرتا ہو۔
**جرجیر** بجیم مکسور اور راے مہملہ ساکن پھر جیم مکسور اور یاے حطی آخر مین راے
مہملہ پھر بھی ہو ہندمین اسکو ترمرا اور اسکے بیج اور تخم کو عوام ہالم اور چندسر
کہتے ہیں **ماہیت** صحرائی بھی ہوتی ہو اور بستانی بھی اور تخم جرجیر دی ہو جو
بدلے خردل کے مستعمل ہوتا ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہو اور پہلے درجہ

یین خشک ہے اور تر و تازہ اوسکا درجہ اول مین تر ہے **افعال و خواص** نفخ پیدا کرتا ہے اور ملین ہے **زینت** آب جرجیر تختہ کاؤ کے ہمراہ قروح کے نشانات کیواسطے اور تخم اوسکا خواہ اسکا پانی شہد کے ہمراہ نمش کیواسطے مفید ہے **اعضاے سر** درد سر پیدا کرتا ہے اور خصوصاً اگر تنہا اسکو تناول کرین۔ اور کاہو اس ضرر کو جرجیر سے دور کردیتا ہے اسیطرح کاسنی بھی اور خرفہ بھی **اعضاے صدر** دودھ کا ادرار کرتا ہے یعنے کثرت سے پیدا کرکے جاری کردیتا ہے **اعضاے غذا** غذا کے ہضم کردینے کی اسمین قوت ہے **اعضاے نفض** جرجیر جھرائی ادرار بول کرتا ہے اور محرک باہ کا ہے اور نوظ خواہ تندی کا محرک ہے خصوصاً تخم جرجیر **سموم** جسوقت جرجیر کو کھاکر اوپر شراب ریحانی پلائی جاے نیوے کے کاٹنے کے زہر کا تریاق ہے

**جاورس** جسکو ہندی مین باجرا کہتے ہین **ماہیت** اسکی تین قسمین ہوتی ہین اور وہ چاول کے مشابہ قوت مین ہے۔ مگر چاول مین غذائیت زیادہ ہے باجرا اپنے جمیع افعال مین دخن یعنے کنگنی سے بہتر ہے لیکن یہی اک بات اسمین ہے کہ قبض تمکم زیادہ تر پیدا کرتا ہے **طبیعت** سرد خشک آخر درجہ سوم مین اور بعض کا قول ہے کہ اول درجہ مین گرم ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے **افعال و خواص** اسمین قبض ہے اور تجفیف بدون لذع کے۔ باجرے مین ایک قوت ہے اور وہ کادی ہے اسلیے کہ درد کے اقسام مین تسکین پیدا کرتا ہے اور اگر مدبر نہ کیا جاے برا اور خراب خون پیدا کریگا غذائیت اسکی اور حبوب و ردانہ کے اقسام غلہ سے کمتر ہے جسکی روٹی پکتی ہے اور غذا اسکی تھوڑی اور بالزوجت ہوتی ہے اور اوسمین لطافت ہے جیساکہ بعض اطبانے کہا ہے لیکن اگر باجرا دودھ مین پکایا جاے خواہ گیہون کے آٹے کے جو کرکے پانی مین اسکو پکائین غذائے جید ہوجاتا ہے خصوصاً روغن زرد یا روغن بادام ملاکر **اعضاے غذا** معدہ مین جو ہے اسکا خواہ اسکی روٹی دیرتک ٹھیرتی ہے **اعضاے نفض** مروڑ کے واسطے اسکی تکمید یعنے سینک کرتے ہین اور مدر بھی ہے۔

**جوز ماثل** جسکی ہندی دھتورہ ہے **ماہیت** سم قاتل ہے مخدر ہے اخروٹ کے مشابہ اسکا پھل ہوتا ہے اوسپر چھوٹے چھوٹے کانٹے موٹے موٹے ہوتے ہین اور جوز القی کے مشابہ بھی ہوتا ہے۔ دانے اس پھل مین نیبو خواہ چکوترے کے سے ہوتے ہین **افعال و خواص** مخدر ہے **اعضاے سر** سبات پیدا کرتا ہے دماغ کیواسطے خراب چیز ہے ایک انگل اسکی سکر ہے اور نشہ پیدا کرتی ہے **سموم** قلب کا دشمن ہے ایک سم اوسکا ہم وزن قاتل ہے **جاسوس** قوت مین قریب جیسا ہنگ کے ہے اور طبیعت بھی وہی ہے **مقدار شربت** اوسکی نصف درہم ہے۔

# حرف دال مہملہ

حرف دال سے جو دوائین شروع ہوتی ہین اونکا بیان ہے

**دارصینی** جسکو دارچینی کہتے ہین **ماہیت** اسکی معروف ہے۔ ایک قسم اسکی عمدہ ہے سیاہی مائل اور وہ پہاڑی ہوتی ہے موٹی اور چھوٹی۔ ایک قسم اسکی سپید اور نرم خواہ پھولی ہوئی اور جڑ اوسکی ٹوٹی ہوئی متفرق یا ملی ہوئی بوسیدہ اور ایک قسم سیاہ ہوتی ہے چکنی اوسمین گرہین کم ہوتی ہین۔ اسکی ایک قسم کی بو سلیخہ کے مثل ہوتی ہے سبزی مائل اور پوست اوسکے بھی سرخ مثل تج کے ہوتے ہین۔ اور یہی قسم ایسی ہے کہ اسکی قوت زمانہ دراز تک رہتی ہے خصوصاً اگر کوٹ کر اسکے قرص تیار کرلیے جائین شراب مین گوندھ کر۔ ایک قسم دارچینی کی وہ بھی ہے جسکو دارچینی کاذب کہتے ہین اور اسمین کسیطرح کی بو بھی ہوتی ہے اور وہ سخت باخشونت ہوتی ہے اور قوت اوسکی ضعیف ہوتی ہے اسی کا روغن بھی نکالا جاتا ہے **اختیار** بہترین قسم دارچینی کی وہی ہے جسکی بو پاکیزہ ہو اور چکھنے سے اوسکی تیزی معلوم ہو اور لذع زبان پر پیدا کرے رنگ اوسکا خالص ہو دو رنگی نہ ہو یعنے کوئی ٹکڑا کسی رنگ کا اور کوئی کسی رنگ کا یا یہ مراد ہے کہ ایک ہی ٹکڑے مین رنگت کئی طرح کی نہ ہو۔ دیسقوریدوس نے کہا ہے اچھی قسم اسکی وہ ہے جو سیاہ مائل برنگ خاکستری ہو اور سرخی بھی لیے ہوے ہو چکنی ہو اجزا خواہ ریشہ اوسکے باہم ملے ہوے پتلے پتلے اوسمین شیرینی کے ساتھ کسیقدر نمکینی بھی ہو تھوڑی سی لذع بھی زبان پر رکھنے سے پیدا کرے اور بھس بھسی نہ ہو کہ جلدی ٹوٹ جاے۔ اوسکے عمدہ علامات مین سے یہ بھی ہے کہ ہر ایک چیز کی بو پر اوسکی بو غالب ہے اور سوائے اپنی بو کے اور کسی کی بو کا احساس نکرنے دے۔ خراب قسم دارچینی کی یا تو مثل اشنہ کے ہوتی ہے خواہ مثل کندر کے بو مین ہوتی ہے خواہ تج کی سی بو اوسکی ہوتی ہے خواہ چند رنگ کی جو ہو یا دارچینی کاذب جو اوپر مذکور ہو چکی خواہ سپید رنگ جسکی جڑ متفرق اور پاشان ہو چکی ہو۔ ایضاً جو دارچینی کہ اینٹھے ہوے پتر کی ہو یعنے پوست اسکی اینٹھ گئی ہو خواہ چکنی ہو مگر جڑ اوسکی سخت ہو وہ بھی خراب ہے دارچینی کی قوت کی حفاظت اسطور سے کیجاتی ہے کہ کوٹنے کے بعد اوسکی ٹکیان بنالیتے ہین مگر پندرہ برس کے بعد اوسکی قوت ضعیف ہوجاتی ہے خواہ اس سے کم مدت مین۔ واجب ہے کہ دارچینی کو یعنے پوست کو ایک ہی جڑ پیڑ سے اتارین جو دارچینی

زود شکن ہو وہ سیل کی ہر بار ہر اور کہ چند میخ کے پوست کو طلا دیا دارچینی کیواسطے غش ورسیل کی بات ہے **طبیعت** اسکی گرم خشک درجہ سوم میں ہے **افعال و خواص** لطافت اسکی درجہ غایت پر ہے جاذب ہے مفتح ہے ہر ایک عفونت کی اصلاح کرتی ہے اور ہر ایک قوت فاسدہ کی اور ہر ایک رطوبت صدید یہ جو اخلاط کی ہو خواہ سد ہو خواہ قریب انفساد ہو اوسکی بھی اصلاح کر دیتی ہے۔ **روغن** اسکا زیادہ گرم ہے اور محلل ہے اور پگھلانے والا ہے **زینت** کاف اور نمش عدسی پر لگائی جاتی ہے اور ہمراہ سرکہ کے بثور لبنیہ پر **جراح اور قروح** داد کے اقسام کیواسطے صلاحیت اسکو فائدہ کرتی ہے اور قروح کے علاج میں بھی بکار آمد ہے **آلات مفاصل** روغن دارچینی کا رعشہ کیواسطے عجیب دوا ہے **اعضائے سر** زکام کو مفید ہے اور روغن اسکا گرانی سر پیدا کرتا ہے اور یہی روغن دماغ کا تنقیہ کرتا ہے کہ رطوبات دماغی کو کھینچ کر نکال دیتا ہے خواہ جذب کر لیتا ہے۔ کان کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے کان کے ادویہ میں داخل ہے **اعضائے چشم** غشاوہ چشم اور ظلمت چشم کو کھلانے سے بھی اور سرمہ کے طور سے لگانے سے بھی فائدہ کرتا ہے اور رطوبت غلیظ جو آنکھ میں ہو اوسکو دور کر دیتا ہے۔ **اعضائے صدر** تفریح پیدا کرتا ہے کھانسی کو مفید ہے اور سینہ میں جو آلائش ہو اوسکو پاک کر دیتی ہے **اعضائے غذا** سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتی ہے اور تقویت جگر کی بھی کرتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے رطوبت معدہ کو خشک کرتی ہے استسقا کو نافع ہے **اعضائے نفض** رحم کے اقسام درد کو مفید ہے اور درد گردہ اور ورم ہائے گردہ کو نفع کرتی ہے مگر پہلے دارچینی کی سورت اور تیزی کو تھوڑا سا روغن زیتون اور موم ملا کر توڑ ڈالیں تاکہ بافراط تحلیل کیوجہ سے ورم گردہ میں صلاحیت پیدا نہ کرے۔ اور ادرار بول اور ادرار حیض کرتی ہے اور اسقاط بھی کر دیتی ہے اور مقرو ما نا ملا کر بواسیر کو بھی مفید ہے **حمیات** لرزہ کو نافع ہے خصوصاً دارچینی کا روغن بطور ملنے کے **سموم** ہوام کے سموم کو نافع ہے اور مرکی کے ساتھ اسکا ضماد کیا جاتا ہے بچھو کے کاٹنے میں **ابدال** بدل اسکا پوست بلیلہ ہے لیکن تج کردہ بھی قابض ہے (اور یہ بدل اوسی مقام پر جب قبض مطلوب ہو) یا دو چند وزن دارچینی کے اجبل بھی عام بدل اوسکا ہے۔

**درونج** بفتح دال مہملہ و راء مہملہ مضموم و نون مفتوح **ماہیت** اسکی لکڑی کی جڑ ہے کھڑے گرہ دار ہوتے ہیں بقدر انگلیوں کی پوروں کے خواہ اس سے بھی چھوٹے اندر سے تو سپید اور باہر سے اغبر مائل بہ زردی اور سنگین بھاری وزنی **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ میں **افعال و خواص** ریاح کو خارج کر دیتی ہے **اعضائے نفس و صدر** قلب کی تقویت کرتی ہے اور خفقان قلب کو زیادہ نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** ریاح رحم کو خارج کر دیتی ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے کو مفید ہے اور رتیلا کے کاٹنے کو پلانے سے بھی اور ضماد کرنے سے انجیر کے ہمراہ **ابدال** بدل اوسکا زرنباد ہے اور دو ثلث اوس کے لونگ ہے۔

**دارشیشعان** جسکو ہندی میں کالے پھل کہتے ہیں **ماہیت** ایک درخت ہے موٹا جسمیں بہت سے کانٹے ہوتے ہیں اور اون کانٹوں سے عطار خواہ گندھی بھی تیل اور روغنہائے خراب کی اصلاح کرتے ہیں اور روغن کی خرابی کو دور کر دیتے ہیں یہ دوا مرکب ہے اجزائے مختلف المتشابہ سے اور چھلکا اوسکا تیز ہے اور پھول اسکا باعتبار لکڑی اوسکی کے میٹھی مزہ کی ہے اور اوسمیں کسی قدر برودت ہے کہ مرکب القوہ بھی ہے اور اوسمیں تیزی اور قبض ہے حرافت اور تیزی کی وجہ سے سخونت کرتا ہے اور قبض کیوجہ سے تبرید کرتا ہے۔ بعض کا گمان یہ بھی ہے کہ سنبل ہندی کی جڑ ہے اور یہ امر ثابت اور تحقیق نہیں ہوا ہے **اختیار** بہتر وہی ہے جو بھاری ہو اور اوسکے چھلکے کے نیچے لکڑی کا رنگ سرخ بنفشی مائل بہ سیاہی ہو اور مزہ اوسکا پاکیزہ ہو سپید کالے پھل جسمیں بو کسی قسم کی نہ ہو خراب ہے **طبیعت** گرم اول درجہ کا ہے اور یبوست کی نسبت ایک قول تو یہ ہے کہ دوسرے درجہ سے اول سوم تک ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ درجہ اول میں یابس ہے حالانکہ اسکی یبوست درجہ اول سے زیادہ تر قوی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بارد ہے حار نہیں ہے **افعال و خواص** اسمیں تحلیل ہے اور قبض ہے ریاح کی تحلیل کر دیتا ہے اور قبض کیوجہ سے اقسام سیلانات کا حبس کرتا ہے اور نزف کے اقسام کو بھی روکتا ہے عفونت کی اصلاح کرتا ہے **جراح اور قروح** جن قروح کا مادہ دوڑتا اور پھیلتا ہو اور جو قروح متعفن ہو گئے ہوں اونکو نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** براہ خاصیت کے استرخائے عصب کو مفید ہے **اعضائے سر** کالے پھل ناک کی بدبو کو دینے کی عمدہ دوا ہے کہ اسکی بتی بنا کر ناک میں رکھی جاتی ہے اور اسکے جوشاندہ سے قلاع اور جوشش دہان کیواسطے کلی کیجاتی ہے اور دانت کی حفاظت کی غرض سے بھی اسکا مضمضہ کرنا زیادہ نفع کرتا ہے **اعضائے نفس و صدر** کالے پھل کے جوشاندہ کا تھوڑا ہوا پانی اوس نفث الدم کو نفع کرتا ہے جو سینہ سے خون آتا ہو **اعضائے غذا** النفخ معدہ کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفض** جوشاندہ اوسکا شکم کی ہوا کو روکتا ہے سا معا کے نفخ کو اور عسر بول کو دور کر دیتا ہے۔ حمول اسکا اخراج جنین

کر دیتا ہے اور روزمرہ اسکا قروح عجان پر یعنے ان قروح پر جو درمیان خصیہ اور مقعد کے جگہ ہے جسکو نیچے کی سیون بھی عوام اہل ہند کہتے ہیں اکر نیسے ان قروح کے پھیلنے والے مادہ اور سادگی صلابت کو اور قروح مذاکیر یعنے آلہ رجولیت کے قروح کے خبث مادہ اور صلابت کو نافع ہوتا ہے **ابدال** بدال اسکا دو ثلث وزن اسکے ترمس یعنے زرا وند مدحرج ہے اور عصب کے نافع میں ہموزن اسکے اسارون اور نصف وزن اسکے درونج ہے۔

**دبق** بکسر دال مہملہ وسکون بائے ابجد آخر مین قاف ہے جسکو مویزک عسلی بھی کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے پھل مثل نخود سیاہ کے مگر پوری گولائی اور استدارت اسمین نہیں ہے جب با کر دھرا کرتے ہیں دب جاتا ہے اور ٹوٹنے سے اسکے ایک رطوبت خواہ چیپ ایسی برآمد ہوتی ہے جس سے ہاتھ چپ چپا اٹھتا ہے بلوط کے درخت خواہ سیب خواہ امرود کے درخت مین پیدا ہوتے ہین زیادہ اسمین قوت مائی اور ہوائی ہے **اختیار** عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور چکنی کرانی رنگ اندرونی اسکا اور ظاہری رنگ سبز ہو کوٹی جاتی ہے اور پھر دھو کر اسکو رکھ چھوڑتے ہین اور اسکے بعد اسے پکاتے ہین **طبیعت** گرمی نہیں پیدا کرتی ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد جیسے نافیسا کا بھی ایسا ہی حال ہے اور اس سے زیادہ تر ضعیف ہے تسخین کے بارہ مین اسمین رطوبت فضلیہ ہے نا پختہ گرم خشک ہے درجہ سوم مین **افعال و خواص** محلل ہے کہ رطوبات غلیظہ کی تحلیل عمق جسم مین کر دیتی ہے بوجہ شدت قوت جذب کے جو اسمین ہے اور تلئین کرتی ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ رطوبات رقیقہ مین اسکا کوئی اثر نہیں پہونچتا ہے **زینت** خراب شدہ ناخون کو اکھیڑ دیتی ہے جب کہ ہرتال طبقی مین ملا کر اسکو ناخون پر رکھیں **اورام اور بثور** اورام باردہ کی تحلیل کر دیتی ہے خصوصاً چونہ ملا کر اور پتی اور چھلنے سے نافع ہے اندھوریان جو بدن مین پڑتی ہین انکو مفید ہے **جراح اور قروح** پرانے قروح اور زخمہائے ردی اور خراب کی ملین ہے **آلات مفاصل** نرمی مفاصل مین پیدا کرتی ہے جب ہموزن اسکے راتینج اور اسی قدر موم ملا کر استعمال کرین **اعضائے سر** جو ورم بار دیس گوشت ہوتے ہین انکو نافع ہے راتینج اور موم شریک کرکے **اعضائے غذا** طحال کو گھلا دیتی ہے جبکہ طحال پر اور گیلی چیزین مثل چونہ وغیرہ کے اسمین بڑھا کر ضماد کیجائین۔

**دود** بضم دال مہملہ کیڑے کو کہتے ہین یہان مراد اس سے قرمز کا کیڑا ہے۔ جو کہ صنعت رنگسازی مین صباغ یعنے رنگریزون کے بکار آمد ہے قوت اسکی مثل قوت اسفیداج خواہ سپیدے کے ہے مگر یہ کیڑا اسفیداج سے زیادہ لطیف ہے اور زیادہ خواصی کرکے رنگت اسکی پائدار زیادہ ہوتی ہے۔ بعض مجربین نے کہا ہے کہ یہ کیڑا بہت سے درختون سے جدا جاتا ہے تا اینکہ بلوط پر سے بھی اسکو چنتے ہین **طبیعت** قرمز کا کیڑا جو تازہ ہو برودت پیدا کرتا ہے اور اسمین کسیقدر یبوست ایسی ہے کہ اسکی ایک مقدار بھی ہے **افعال و خواص** قرمز کا کیڑا مجفف بدون لذع کے ہے۔ اور جالینوس نے کہا ہے کہ اسمین قبض معتدل ہے **جراح اور قروح** قرمز کا کیڑا عصب کے جراحات کو نافع ہے اسی طرح سے کہ اسکو خواہ سرکہ مین پیسکر شہد ملا کر استعمال کرین۔ یہ بھی کہتے ہین کہ جس کیڑے کے پاؤن بہت سے ہون اور بشکل ملخ ہو بنا بر مقولہ مجربین کے اگر ایک مثقال اسکی پلائی جائے تشنج اور کزاز سے جو زیادہ موذی ہون نجات دیتا ہے **اعضائے سر** جو کیڑا کہ اسکے پاؤن زیادہ ہون اور عقرب جرارہ کے نیچے سے برآمد ہو جب اسکو پوست انار اور روغن گل کے ہمراہ پیسکر کان مین ٹپکائین درد گوش مین سکون پیدا کرتا ہے۔ **اعضائے نفس** سرخ کیڑا جو جرار الماء کے نیچے نکلتا ہے اور اسکے پاؤن زیادہ ہوتے ہین اور چلتے وقت بدن سمیٹ کر گول ہو جاتا ہے اسکا لیپ شہد مین پیسکر اگر حلق پر لگایا جائے خوانیق کو نفع کرتا ہے۔ اسیطرح اگر اسکو کھائے۔ اور تیز ربو کو اور نفس انتصاب کو جیسا کہ دعوی کیا گیا ہے **اعضائے غذا** وہی کیڑا جسکے پاؤن زیادہ ہون ہمراہ شراب کے پلانیسے یرقان کو بھی نافع ہے۔

**اعضائے نفض** بہت سے پاؤن والا کیڑا جو مذکور ہو چکا ہے جو نیچے جرار اور جرارہ مذکور کے ہوتا ہے پینا اسکا ہمراہ شراب کے عمدہ ہے واسطے عسر بول کے **سموم** دود البقل جو ترکاری اور ساگ وغیرہ ہری چیزون مین پیدا ہوتا ہے اسکو پیسکر جب بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر رکھین نافع ہے۔

**دادی** اور دازی یعنے دال دوم کی جگہ ذال معجمہ بھی آیا ہے **ماہیت** وہ دانہ جو کے برابر ہوتا ہے اور پھول اسکا زیادہ لانبا اور باریک زیادہ اور رنگ اسکا دھوان کھائے ہوئے کپڑے کا ہوتا ہے **طبیعت** ابن ماسویہ کہتا ہے کہ سرد ہے اور صحیح یہ ہے کہ مائل بحرارت ہے اور خشک درجہ دوم مین ہے **افعال و خواص** قابض ہے کہ طبیعت کو بستہ کرتا ہے اور چونکہ اسمین قبض ہے لہذا نبیذ عرق ترش ہو جانیسے منع کرتا ہے **اورام و بثور** صلابات کو بخوبی نرم کر دیتا ہے **اعضائے سر** سدر خواہ دوار پیدا کرتا ہے یعنے گھومنی خواہ آنکھون کے سامنے تیرگی پیدا کرتا ہے **اعضائے نفض** قبض کرتا ہے اور

درد ہائے مقعد کو اور اوس کے استرخا کو اسکا آبزن مفید ہے جب دو درم اسکو زیت مین لت کرکے شافہ لیا جائے بواسیر کو نفع کرتا ہے **سموم** زہر کے اقسام کو نافع ہے **ابدال** تحلیل صلابات مین اسکا بدل دو ثلث وزن اسکے کور ہے جسکو کرنوب شامی کہتے ہین۔ یا کوزبرا ے معجمہ یعنے مقل الیہود اور نصف وزن اوسکے ابہل ہے مگر حاملہ عورت کیواسطے ابہل کا استعمال کیا جاتا ہے۔

**دیک و دجاج** ہندی مین مرغ اور مرغی کو کہتے ہین۔ بڈھے مرغ کے شوربے مین بہت سی خاصیتین ہین جنکو ہم عنقریب بیان کرین گے طریقہ اوسکے پکانے کا جو کہ جالینوس نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ مرغ کو چارہ کھلانیکے بعد ذبح کرین اور بعد اسقدر غذا دینے کے اوسکو بیان تک دوڑائین کہ دوڑتے دوڑتے ایک مرتبہ وہ اچک کر پھاندے اور گر پڑے گر پڑنے کے بعد فوراً اسکو ذبح کرین اور پیٹ اوسکا چاک کرکے اندرونی آلائش کو نکال ڈالین بعد اوسکے اوسکے پیٹ مین نمک بھرکے ٹانکے لگادین اور بیس قسط پانی مین جو تخمیناً بیس سیر پختہ کے ہوا اوسکو پکائین جب پانی جلتے جلتے تین قوطولی جو قریب ڈیڑھ سیر کے ہو رہ جائے سب پانی یا شوربا ایک ہی جگہہ تناول کرین اوسکے بعد بعید اوس جو تدبیر ہر مقام کے مناسب ذکر کیجائیگی کرنی چاہیے **اختیار** بموجب قول حکیم روفس کے دیکچے ہی عمدہ ہے جسکی ابھی چوٹی ڈنکلی ہو یا اوسنے ابھی سر اوٹھا کر بانگ دی ہو اور مرغی عمدہ وہی ہے جسنے ابھی انڈا نہ دیا ہو اور زیادہ سن کا مرغ اور مرغی دونون خراب ہین **طبیعت** چوزہ ہائے مرغ کی چربی زیادہ گرم ہے مرغی کی چربی سے **افعال و خواص** بدھیا کیئے ہوئے مرغ کا کیموس زود ہضم ہے۔

**آلات مفاصل** شوربا اوسی مرغ کا جسکی صفت ابھی بیان ہو چکی ہے اور جسکے پکانے کا طریقہ بھی اوپر مذکور ہو چکا ہے رعشہ اور وجع مفاصل کو مفید ہے۔ واجب ہے کہ اس شوربے کو بسفائج اور شبت اور نمک ملا کر بیس قوطولی پانی مین اسقدر پکائین کہ تہائی یا چوتہائی وزن پانی کا رہ جائے **اعضاے صدر** مرغی کا شوربا آواز کو صاف کرتا ہے۔ بڈھے مرغ کا شوربا شبت اور قرطم ملا کر حلق کے تمام امراض کو فائدہ کرتا ہے۔ چوزون کی یخنی التہاب معدہ مین سکون پیدا کرتی ہے **اعضاے غذا** مرغ کا شوربا معدہ کے درد ریحی کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** مرغ کا شوربا بسفائج اور شبت ملا کر قولنج کو بہت نفع کرتا ہے۔ جوان مرغی کا شوربا منی زیادہ کرتا ہے۔ وہ شوربا جو اوپر مذکور ہو چکا بسفائج کے ہمراہ مسہل سودا ہے قرطم کے ہمراہ مسہل بلغم ہے۔ کبھی یہ شوربا ادویہ قابضہ جیسے خراش امعا کے لیے پکایا جاتا ہے اور دودھ مین یہ شوربا قروح مثانہ کیواسطے بنایا جاتا ہے **حمیات** مرغ کا شوربا تپ ہائے کہنہ کو مفید ہے **سموم** مرغی جسکا پیٹ چاک کیا گیا ہو اسیطرح مرغ بھی کہ ان دونون کا دل نکالڈالین اور گرما گرم مقام گزیدہ ہوام پر رکھین اور بدلا کرین زہر کے پھیلنے سے اور جسم کو سڑا دینے سے منع کرتا ہے۔ جو زہر پلائے گئے ہون اونکے علاج مین بھی جوشاندہ مرغ کا ستو اور نمک ملا کر پلاتے ہین اور قے کراتے ہین۔

**دماغ** بکسر دال مہملہ جسکو ہندی مین بھیجا کہتے ہین **اختیار** بھیجون مین افضل اقسام پرندون کا بھیجا ہے خصوصاً پہاڑی چڑیان اور چوپایے جانورون مین سب سے بہتر بچہ گاؤ کا ہے جو دودھ پیتا ہو اوسکے بعد وہ بچہ گاؤ جو چرنے لگا ہو مگر ابھی جوان نہ ہوا ہو **طبیعت** سرد تر ہے **افعال و خواص** بلغم اور اخلاط غلیظہ پیدا کرتا ہے **اعضاے سر** مرغیونکا بھیجا اوس نکسیر کو مفید ہے جسمین خون جھلی دماغ سے آتا ہو۔ اور اونٹ کا بھیجا اگر سکھا کر سرکہ انگوری کے ہمراہ پیا جائے مرگی کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے غذا** بھیجے کے ہضم ہوتے وقت متلی پیدا ہوتی ہے اور اشتہا جاتی رہتی ہے۔ واجب ہے کہ بھیجے کو اباز یرتیخ گرم مصالحے ملا کر کھایا کرین۔ جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ کھانا کھا کر قے کرے اسکو لازم ہے کہ کھانا کھا کر بھیجا کھائے تو قے باسانی ہوجاتی ہے بھیجا دیر مین ہضم ہوتا ہے اور معدہ کو بہت گندہ اور آلودہ کردیتا ہے اور اسمین لپٹ جاتا ہے۔ **اعضاے نفض** طبیعت کو نرم کرتا ہے اور بط کا بھیجا اورام مقعد کی دوا ہے **سموم** جملہ اقسام بھیجونکے سموم اور حیوانات کے کاٹنے کے علاج مین صلاحیت کہتے ہین اس بات کی کہ کھائے جائین

**دُلب** بضم دال وسکون لام اور آخر مین باے ابجد ہے جسکو چنار کہتے ہین۔ **طبیعت** چھلکہ اوسکا اور پھل اوسکا زیادہ یابس ہے اور جرم اوسکا اول درجہ مین سرد ہے اور پھل اوسکا اور کچا پھل اوسکا اور چھلکہ جلا مین شدید ہے۔ اور تجفیف بھی زیادہ کرتا ہے **افعال و خواص** خنافس جسکو ہندی مین گبروله کہتے ہین اسکی پتی کی بو سے مرجاتے ہین اور اسکے پھل اور چھلکہ سے بھی اور اسمین تجفیف زیادہ ہے۔ اسکی پتی کا غبار حواس وغیرہ کیواسطے خراب چیز ہے اور نہایت زیادہ تجفیف کرتا ہے۔ **زینت** اسکے چھلکہ مین قوت جلا اور تجفیف کی ہے اور بیشتر برص کو بھی فائدہ کرتا ہے **اورام** اور بثور رطبہ اوسکا اورام بلغمیہ اور اورام مفاصل اور دونون گھٹنون کے ورم کو مفید ہے۔

جراح اور قروح راکھ اسکی تقشر جلد کے اوپر چھڑکی جاتی ہے اور ادنی خون پر جو چرک آلودہ ہون لیپ جیا کر دیتی ہے اور چھلکا اسکا سرکہ مین پکاکر آگ سے جلے ہوئے مقام کو فائدہ کرتا ہے - **آلات مفاصل** وجع مفاصل ورد ورم گرم جو مفاصل مین ہون اونکو خصوصاً گھٹنون کے ورم اور درد کو تپا اسکا فائدہ کرتا ہے **اعضائے سر** تھلکے اسکے سرکہ مین جوش دیکر دانتون کے درد کے واسطے اچھی دوا ہین اور غبار اسکا سماعت کو اور کان کو مضر ہے - **اعضائے چشم** غبار اسکی پتی کا آنکھ کو مضر ہے لیکن برگ تازہ اسکے جب جوکر پکائی جاے اور آنکھ پر اوسکا ضماد کیا جاے جو نوازل آنکھ سے نکلتے ہون اونکو بند کر دیتی ہے اور ہیجان اور رمد کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفس** غبار اسکا پھیپھڑے کو اور آواز کو مفید ہے - **سموم** تازہ پھل اسکا شراب ملاکر ہوام کے کاٹنے کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے - اور پھل اسکا چربی کے ساتھ ڈنک مارنے پر اور کاٹنے پر مفید ہوتا ہے - ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خنافس کیواسطے یہ خود زہر ہے اور خنافس اسکی پتی سے مرجاتے ہین اور اسکے چھلکے سے -

**دفلی** بکسر دال مہملہ وسکون فا و فتح لام جسکو ہندی مین کنیر کہتے ہین اور فارسی مین نیر کہتے ہین صحرائی بھی ہوتی ہے اور نہری بھی صحرائی کی پتی خرفہ کی پتی سے مشابہ ہوتی ہے بلکہ اوس سے زیادہ باریک ہوتی ہے اور پتلی پتلی شاخین اسکی لانبی زمین پر پھیلتی ہین اور پتی کے نزدیک کانٹے ہوتے ہین نہرون کے کنارے اوگتی ہے اور شاخین اسکی زمین کو چھوڑکر کسیقدر اونچی جاتی ہین کانٹا اسکا چھپا ہوا اور پوشیدہ ہوتا ہے اسکا پتا بید سادہ کے پتے سے مشابہ ہوتا ہے اور بادام سے اور چوڑا ہوتا ہے - چکھنے مین بہت تلخ بعضی اوسکی اوپر موٹی ہوتی ہے اور نیچے جسقدر زمین کے قریب ہو وہ پتلی ہوتی ہے - شگوفہ اسکا مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور اور بہت سخت - اوسپر کوئی چیز جمع ہوجاتی ہے مثل روئین کے - پھل اسکا سخت ہوتا ہے منہ اوسکا کھلا ہوا - اندر پھل کے کوئی چیز بھری ہوئی مثل صوف کے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم و خشک ہے - **افعال و خواص** یہ محلل ہے اور اسکے جوشاندہ کو گھرون کی دیوارون پر خواہ زمین پر چھڑکتے ہین تو پسو اور دیمک کو قتل کرتا ہے **اورام اور بثور** پتی اسکی سخت اورام سوداوی پر رکھی جاتی ہے - ان اورام کو بہت فائدہ کرتی ہے **جراح اور قروح** خشک و تر کھجلی کو اور تقشر جلد کیواسطے اچھی دوا ہے خصوصاً رانگ اسکی پتی کا **آلات مفاصل** ورد پشت جو کہنہ ہوچکا ہو اور زانو کے درد پر ضماد اسکا لگایا جاتا ہے **اعضائے سر** شگوفہ اسکا جب ناس اوس سے لیجاے چھینک لاتا ہے اور ملاکر نیسے درد سر کو مفید ہوتا ہے **سموم** یہ خود زہر ہے - اور کبھی سداب اور شراب ملاکر اسکی پتی سے ہوام کے زہر سے نجات حاصل ہوتی ہے - مین کہتا ہون کہ یہ دوا خود زہر ہے اور سق نفسہ اسکی پتی مین اندیشہ ہے اور اسکے شگوفہ مین آدمیون کیواسطے بھی اور دواب یعنے چرند کو اور کتون کو - لیکن جب شراب مین سداب ملاکر جوش دیجاوے بنابر قول بعض لوگون کے نفع بھی کرتا ہے -

**دار فلفل** جسکو ہندی مین پیپل کہتے ہین **ماہیت** یہ چھوٹے چھوٹے پھل شہتوت کی شکل پر خواہ شگوفہ بید سادہ کی شکل پر ہوتے ہین وہ شگوفہ جسکی نوکین مثل سوئیون کے اوبھر آئی ہون مگر شہتوت سے یا شگوفہ بید سے چھوٹی ہوتی ہے اور سخت کہ اوسکے خار دبانے سے اونگلی مین گڑتے ہین - مزہ مین تیزی اسکی سیاہ مرچ کے قریب ہوتی ہے - دار فلفل پہلا پھل ہے جو فلفل کے درخت مین لگتا ہے اسیواسطے رطوبت اسکی زیادہ ہے - زبان مین چبھ جاتا ہے - مگر لذع نہین پیدا کرتا ہے - ابتدائے چکھنے مین - **اختیار** بہتر وہی ہے جو پرانی ہوئی نہو اور گرم پانی مین گھل نہ جاے اگرچہ دن بھر اوسکو پانی مین بھگو رکھین - اور مزہ مین سیاہ مرچ کے مشابہ ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** محلل ہے اور امراض بارد کو زائل کرتی **اعضائے چشم** جگر گوسفند کو بھون کر جو پانی ٹپکے اوس مین دار فلفل ملاکر آنکھ مین لگانے سے شبکوری کو نفع کرتی ہے **اعضائے غذا** ہضم کراتی ہے اور استمرا یعنے بخوبی غذا پچ جانا بھی اس سے پیدا ہوتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتی ہے **اعضائے نفض** باہ کو زیادہ کرتی ہے اور زنجبیل کے قائم مقام ہے

**دوقشت** یہ لفظ فارسی ہے **ماہیت** یہ درخت غار ہے اسکا دانہ جسکو حب الغار کہتے ہین اور اسکا پتا دوا کے بکار آمد ہے حب الغار مین قوت بہت زیادہ ہے اوسکے بعد اس درخت کی جڑ کے چھلکون مین یہان ہم بعض افعال ذکر کرتے ہین اور تمام افعال کا ذکر باب غین مین جہان ہم غار کو لکھینگے کیا جائیگا **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **آلات مفاصل** استرخائے عصب کیواسطے اچھی دوا ہے اور فالج اور لقوہ کیواسطے **اعضائے سر** پیسکر اسکی ناس لینے سے چھینکین بہت آتی ہین **اعضائے غذا** ورم جگر اور ورم طحال کو مفید ہے **اعضائے نفض** قوت باہ کو فائدہ کرتا ہے

**دوسر** بضم دال مہملہ وسکون واو و بفتح سین مہملہ آخر مین راے مہملہ ہے **ماہیت**

یہ ایک نبات ہے جسکی پتی گیہون کی پتی سے مشابہ ہوتی ہے۔ اور گیہون کے کھیت مین پیدا ہوتی ہے مگر اسکی پتی گیہون کی پتی سے نرم زیادہ ہوتی ہے اسکے پھل مین دو پردہ خواہ تین پردہ ہوتے ہین اور ان پردون پر روئین مثل بالون کے ہوتے ہین مگر کبھی اسکی پتی کا عرق نچوڑ کر بحفاظت رکھ لیتے ہین اور یہ عصارہ پتی کے جرم سے افضل ہے **طبیعت** اول درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال وخواص** اسمین تخفیف اور تحلیل دونون قوتین ہین **اورام اور بثور** جو ورم کہ ادن مین سختی آنے لگی ہو اوسکو اور جو سختی ورم مین آچکی ہو اوسکو بھی نرم کردیتی ہے **زینت** ناخونہ کو بالکل زائل کردیتی ہے **اعضاے چشم** ناصور گوشۂ چشم جسکو غرب کہتے ہین اوسکو مفید ہے

**دردار** - **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ اسکو شجرۃ البق کہتے ہین اس درخت مین سے پھلیان ایسی پیدا ہوتی ہین جیسے انار کی پھٹکی - اون پھٹکیونمین ایک رطوبت ہوتی ہے جو مچھر بن جاتی ہے جب وہ پھٹکی پھٹتی ہے اوسمین سے نکل آتا ہے۔ یہ ساگ اس درخت کا تازہ کھایا جاتا ہے مثل ورتیم کے ساگ کے **افعال وخواص** اسمین قبض ہے اور جلا ہے اور چھلکا اسکا قابض ہے اور جڑ کا فعل قریب چھلکے کے ہے **زینت** وہ رطوبت جو اسکی پھٹکی مین پیدا ہوتی ہے چہرہ کو جلا دیتی ہے اور چھلکا اوسکا ہمراہ سرکہ کے کہ ابھی وہ تر و تازہ چھلکہ ہو برص کو دور کردیتا ہے **جراح اور قروح** چوٹ لگنے کے مقامون پر اور منہ کھلے ہوئے پھوڑون پر اسکا چھلکہ مثل پتی کے لپیٹ دیا جاتا ہے پس اندمال ختم کرتا ہے اور اسیطرح چھلکا اور پتا اور شگوفہ اسکا جراحات کے لیے صلاحیت رکھتا ہے اور اسیطرح وہ جڑ اسکی جسکو چھلکا کا اثر پہونچا ہو اور وہ چیز جو مثل آلے کے اس سے جھڑتی ہے یہ دونون مادۂ خبیثہ کے دوڑنے اور پھیلنے کو منع کرتے ہین خصوصا جب ہموزن انیسون ملا کر جوشاندہ تیار کیا جاے **آلات مفاصل** جوشاندہ اسکی جڑ کا اور پتی کا ٹوٹی ہوئی ہڈی پر بطور نطول کے استعمال کیا جاتا ہے **اعضاے نفض** شوما چھلکا اسکا جب اوسکو ایک مثقال کیمقدار جوشاندہ خواہ سرو پانی کیساتھ پئین بلغم کو نکال دیتا ہے

**دیودار** جسکو ہندی مین چیڑ کا درخت کہتے ہین **ماہیت** جنس ابہل سے ہے اسکو صنوبر ہندی کہتے ہین اسکی لکڑیان زرنباد کی لکڑیون سے مشابہ ہوتی ہین اسمین تھوڑی سی حدت بھی ہوتی ہے۔ شیر دیودار وہ اسکا دودھ ہے حلق اوسمین ہوتی ہے تیزی اور تشنگی پیدا کرتا ہے **طبیعت** یبوست اوسکی تیسرے درجہ مین اسکی حرارت سے زیادہ ہے **افعال وخواص** دودھ اسکا تیز ہے سوزش پیدا کرتا ہے جوہر مین اسکے قبض ہے **آلات مفاصل** استرخاء عصب اور فالج اور لقوہ کیواسطے اعلے درجہ کی دوا ہے کہ اوس سے افضل کوئی دوا نہین - **اعضاے سر** دماغ کے امراض باردہ کو اور سکتہ کو اور صرع کو نفع کرتی ہے **اعضاے غذا** دودھ اسکا پیاس پیدا کرتا ہے۔
**اعضاے نفض** سنگ گردہ و مثانہ کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے طبیعت مین قبض پیدا کرتا ہے استرخاء عضل اسکے آبزن مین بیٹھانیسے زائل ہوجاتا ہے۔

**دردی** جسکو ہندی مین تلچھٹ کہتے ہین **اختیار** افضل ترین دردی کے اقسام مین اور اسلم ہر ضرر سے دردی شراب کہنہ ہے پھر اسکے مشابہ اوس سرکہ کی تلچھٹ ہے جو زیادہ قوی ہو کہ بعد خشک کرنیکے تلچھٹ کو جلانیکی بھی حاجت ہوتی ہے اسطرح جسطرح سمندر پھین کو کسی کپڑے مین لپیٹ کر یا کسی برتن مین رکھکر گل حکمت کرکے جلاتے ہین اسطرح دردی کو بھی جلانا چاہیئے اور نہایت درجہ جلانے کا یہ ہے سپید ہو جاے - اور باریک ریگ ہو کر اجزا اوسکے الگ الگ ہو جائین اسیطرح ہر ایک دردی کی یہی صورت کرنی چاہیے پس واجب ہے کہ جبتک دردی تر و تازہ ہو اوسکے ساتھ وہی طریقہ جاری کرین کہ جو اوسکے جلانے اور استعمال کرنے کیواسطے ضروری ہے مراد یہ ہے کہ دردی تازہ کو خشک کرکے جلانا چاہیے اسلیے کہ پرانی دردی کی قوت ضعیف ہوجاتی ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ اوسکو بند برتن مین رکھکر ہوا سے محفوظ رکھین اور کھلی ہوا مین اوسکو نہ ڈالین - کبھی دردی کو اسطرح پر دھوتے ہین جسطرح طوطیا دھویا جاتا ہے **افعال وخواص** سرکہ کی تلچھٹ سب قسم کی تلچھٹ سے قوی زیادہ ہے اسکی جلائی قوت کے ساتھ قبض ہے اور جلا دینے والی - اور جلانے کی قوت مین یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے قوت سے عفونت پیدا کرتی ہے وہی دردی جو بطریق مذکورہ بالا جلائی گئی ہو- **زینت** جلی ہوئی دردی راتینج ملا کر اون ناخونون پر لگائی جاتی ہے جو سفید ہو گئے ہون پس اونکے رنگ کو درست کردیتی ہے **اورام و بثور** دردی ناسوختہ اوس گرمی اور بھڑک کو بدن کی دور کرتی ہے جہان خون آکر بہت سا فراہم ہو گیا ہو اور ٹھیک رہا ہو **اعضاے غذا** دردی ناسوختہ جب تنہا استعمال کیجاے تہیج کیواسطے مفید ہے اور آس کے ہمراہ بھی اسیطرح فائدہ کرتی ہے اور جو پھنسیان کہ اوسمین قرحہ پڑا ہوا اونکو شگافتہ کردیتی ہے **اعضاے صدر** دردی ناسوختہ اوس دم کے سیلان کو روکتی ہے جو بطرف معدہ کے آتا ہو **اعضاے نفض**

جسوقت رحم کے باہر دردی ناسوختہ کا ضماد کیا جائے اجابت حیض کو نفع کرتی ہے-
**دخان** جسکو ہندی مین دھوان کہتے ہین **ماہیت** اسمین جوہر ارضی ہے اور لطیف ہے اور جس چیز کا دھوان ہوتا ہے اوسی کے اختلاف جوہر سے دھوئین کے افعال مین بھی اختلاف ہوتا ہے- تمام اقسام دھوئین کے بنظر اپنے جوہر ارضی کے مجفف ہین یعنے خشکی پیدا کرنیوالے اور تھوڑی سی حرارت بھی دھوئین مین ہوتی ہے **اختیار** سب سے زیادہ تر قوت مین قطران کا دھوان ہے اوسکے بعد زفت تر کا دھوان اوسکے بعد میعہ کا دھوان اوسکے بعد مر مکی کا دھوان اوسکے بعد کندر کا دھوان اوسکے بعد بطم کا دھوان شاید کہ رال کا دھوان سبسے زیادہ قوی ہے **افعال وخواص** لطیف ہے مفتح ہے محلل ہے **اعضائے سر** کندر کا دھوان اور بطم کا دھوان سر کی دواؤنمین اور آنکھ کے قروح کی دواؤنمین داخل کیا جاتا ہے اور زیادہ بال جو آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اور سلاق کو منع کرتا ہے اور تاکل جو کسی مادہ خبیثہ کے سبب سے عارض ہو- اسکو اور وہ رطوبات آنکھ کے جنکے ہمراہ آشوب چشم ہو اور گوشہ ہائے چشم کے قروح کو بھی منع کرتا ہے

**دوقو** بضم دال مہملہ وسکون واو وضم قاف آخرمین واو ہے **ماہیت** جنگلی گاجر کا بیج ہے جسکا تفصیلی بیان حرف جیم مین جزر بری کے بیانمین ہو چکا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین خشک ہے **افعال وخواص** نہایت درجہ کا مفتح ہے **اعضائے نفض** بول اور حیض کا ادرار کرتا ہے بہت نافع ہے-

**دم الاخوین** میم مخفف ہے اور کم علم آدمی میم کو مشدد پڑھتے ہین ہندی مین اسکو ہیرا دکھی اور رنگ برت کہتے ہین **ماہیت** یہ عصارہ سرخ رنگ کا ہے مثل گوند کے اور مشہور ہے **طبیعت** حرارت اسکی کچھ زیادہ نہین ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ سرد ہے لیکن خشکی اسکی دوسرے درجہ کی ہے **افعال وخواص** حبس کرتا ہے اور نزف خون کو منع کرتا ہے کسی مقام کا نزف کیون نہو **جراح اور قروح** قروح کو اور زخمہائے تازہ کو ملا دیتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کو قوت دیتا ہے **اعضائے نفض** قبض پیدا کرتا ہے اور سحج یعنے خراش امعا اور شقاق مقعد کو نفع کرتا ہے **ابدال** بدل اسکا جیسا بعض لوگ گمان کرتے ہین جملہ احوال مین کاہو ہے-

**دند** بفتح دال مہملہ وسکون نون جسکو ہندیمین جالگوٹہ کہتے ہین **ماہیت** چین کا جالگوٹہ اوسکے دانہ چھوٹے پستہ کے برابر ہوتے ہین اور سنجبری کے دانہ سرخ رینڈی کے برابر ہوتے ہین جنکے سرون پر چتیان پڑی ہوتی ہین اور ہندی جالگوٹہ چین کے جالگوٹہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور سنجبری سے بڑا ہوتا ہے اور مغز جالگوٹہ اغبر مائل بزردی ہوتا ہے مغز جالگوٹہ کی خاصیت یہ ہے کہ پرانا ہونیکے بعد اوسمین سمیت آجاتی ہے اور بہت کم ہوتے ہوتے بالکل نیست ونابود ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اوسی ملک مین ہے جہان پیدا ہوا ہے **اختیار** چینی جالگوٹہ بہت اچھا ہے اور قوت بھی اوسکی زیادہ ہے اسکے بعد ہندی اور سنجبری بہت خراب ہوتا ہے کہ دیر مین عمل کرتا ہے اور کرب پیدا کرتا ہے ضرور پیٹ مین اوسکے کھانیسے ہوتی ہے- واجب ہے کہ چینی جالگوٹہ کے چھلکے لوہے سے چھیلے جائین اور ہونٹھ اوسکو نہ چھوئین اسلیے کہ ہونٹھ کی سرخی رنگ کو اوڑا دیتا ہے اور ہونٹھ پر سپیدی ایسی پیدا کرتا ہے جیسے برص کی جب چھلکا اسکا اوتار لیا جائے اوس چھلکے مین سے ایک چیز مثل زبان کے باریک نکلتی ہے جسکا وزن قریب نصف حبہ کے ہوتا ہے پس واجب ہے کہ اوس زبان کو پھینکدین وہ زہر جالگوٹہ کا ہے **طبیعت** چوتھے درجہ کی گرم خشک ہے **زینت** جالگوٹہ کا جلاب لینا ایسی دوائین ملاکر جو ملین ہون اور اوسکی تیزی کو نرم کردین بالون کی سیاہی کو محفوظ رکھتا ہے **اعضائے نفض** مسہل بافراط ہے مقدار شربت اوسکی ڈیڑھ سرخ تک ہے- اوسمین رطوبات کو اور سودا اور بلغم کو جو فاصلی مین ہون نکالتا ہے- اور سوائے سرد مقام کے اور سوائے سرد مزاج کے اوسکی کو اسکا پلانا جائز نہین- بیشتر لوگ بر جالگوٹہ کے پلانے پر بقدر دو دانگ کے جرات کرچکے ہین مگر اوس شخص کیواسطے جسکا مزاج قوی ہو اور برداشت مسہل کی کرسکتا ہو- واجب ہے کہ جالگوٹہ کو خوب کوٹ کر اور چھان کر نشاستہ اور تھوڑی سی زعفران ملاکر استعمال کرین- اور اگر اور قسم کی ادویہ مسہلہ ملانے کا ارادہ ہو پس مناسب نہین ہے کہ اوسمین افتیمون کو ملائین اور ہر ایک دوائے مسہل کو بلکہ واجب ہے کہ اوسمین ایسی دوائین ملائین- جیسے تربد یا شیر انجیر یا عصارہ افسنتین یا حب النیل یا کم بقدر دو خمس کے یا کم اس سے-

**دم** جسکو ہندیمین خون کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے- آدمی کا خون اور سور کا خون ہر خاصیت مین مشابہ ہے اور اسیطرح گوشت بھی دونوکا ہر ایک ترین قریب قریب ہے یہانتک کہ ایک آدمی انسان کا گوشت برسر بازار فروخت کرتا تھا اور بیان یہ کرتا تھا کہ سور کا گوشت ہے اور یہ بات مدت تک مخفی رہی اور کسی کو معلوم نہوا جبتک کہ اوس گوشت مین آدمی کی اونگلیان پائی گئین- اطبا کہتے ہین جس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ آدمی کے خون پر کسی نفع اور ضرر کا تجربہ کرے اوسکو لازم ہے کہ سور کے خون پر تجربہ کرے اسلیے کہ اگرچہ سور کا خون قوت مین آدمی کے خون سے زیادہ ضعیف ہے مگر شبیہ

شبیہ آدمی کے خون کی ہی- ہم چند باتین جو خون کے بارہ مین لکھتے ہین کہ اکثر اونمین سے معتمد نہین ہین اور اونمین مین وہ باتین بھی ہین جو معتمد ہین **اختیار** جس خون کا دوا مین استعمال کیا جاے لازم ہی کہ ایسے جانور کا وہ خون ہو جو صحیح و سالم ہوا اور ہر طرح کی آفات جسمانی سے خالی ہو کوئی خلط اوسکے رنگ پر غالب نہو اور نہ عفونت کسی قسم کی اوسکے بدن مین ہو **افعال و خواص** گھوڑے کا خون اخلاط کو جلا دیتا ہی اور عفونت پیدا کرتا ہی اور ہر قسم کا خون بدشواری ہضم ہوتا ہی خصوصاً گاڑھا خون کسی جانور کا کیون نہو **زینت** خرگوش کا خون گرما گرم بہق پر اور چھائین پر لگانیسے نفع کرتا ہی- اور شپرک کا خون جیسا کہ لوگ کہتے ہین بال اوگنے کو منع کرتا ہی- اور میرے نزدیک یہ قول صحیح نہین ہے اور لیکن سبز مینڈک کا خون اور کنہ کا خون البتہ بالون کے اوگنے کو زیادہ منع کرتا ہی- خشاف کا خون جیسا لوگ کہتے ہین پستان کو اپنی حالت پر سخت اور گول ور اونچی محفوظ رکھتا ہی اور ڈھلنے نہین دیتا ہی یہ بھی خاصیت ہمکو تحقیق نہین ہوئی **اورام اور بثور** ریچھ کا خون اورام گرم کو بہت جلد پختہ کر دیتا ہی- اسیطرح پر بکری کا خون اور بعد بستہ ہوجانے خون کے استعمال کیا جاتا ہی- اور حیض کا خون جیسا کہ لوگ کہتے ہین ورم حمرہ پر لگایا جاتا ہی- اور بیل کا خون گرما گرم اورام سخت سوداوی پر لگایا جاتا ہی خرگوش کا خون گرم گرم بثور لبنیہ پر رکھا جاتا ہی **آلات مفاصل** حیض کا خون نقرس پر ٹپکایا جاتا ہی پس نفع کرتا ہی **اعضاے سر** کبوتر کا خون اور ورشان یعنے کبوتر صحرائی کا اور باز کا خون گرم گرم اوس زخم اور چھل جانے پر جلد کے لگایا جاتا ہی جو ہاشمہ اور آمّہ کہلاتی ہی جسمین ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور درد زیادہ ہو پس جو ورم کہ چوٹ لگنے اور گرنے سے پیدا ہوتا ہی اوسکو منع کرتا ہی مگر اس خون کو نیم گرم روغن گل ملاکر لگاتے ہین- جالینوس کہتا ہی کہ یہ فائدہ فقط اوسکے نیم گرم ہونیسے پیدا ہوتا ہی خون کا کچھ اثر اسمین نہین ہے اگر خون نہ ملایا جاے اور فقط روغن گل کا نیم گرم استعمال کیا جاے جب بھی یہی فعل کریگا- اسیطرح وہ بھی اثر ہی جو مرغی کے خون کا لوگون نے بیان کیا ہے- گدھے کا خون حجابی نکسیر کو روکتا ہے- اور صحرائی کچھوے کا خون شراب ملاکر مرگی کو فائدہ کرتا ہی- اسیطرح خروف یعنے بھیڑے کا خون- کہتے ہین کہ بزغالہ کا خون مرگی کو نفع کرتا ہی اور یہ بھی صحیح نہین ہے جالینوس نے کہا ہی کہ یہ اثر اس خون مین اس سبب سے نہین ہی- کہ اسمین تقطیع قوی نہین ہی- اور مین کہتا ہون شاید اگر یہ بات تجربہ مین صحیح بھی ہوئی تو اوسکی قوت ظاہری کی طرف منسوب نہوگی بلکہ کسی خاصیت کیطرف نسبت دیجاے گی جو اس خون مین ہے **اعضاے چشم** گوہ اور سانپ کا خون خواہ اور جانور جو مشابہ چھپکلی کے ہوتا ہی بصارت کو قوت دیتا ہے گرگٹ کا خون زیادہ بال جمنے کو منع کرتا ہی اور اسیطرح سبز مینڈک کا خون جیسا لوگ کہتے ہین مگر تجربہ سے نہین ثابت ہوا- اور کبوتر کا خون اور ورشان اور باز کا خون خصوصاً اون پرندونکی اون رگونکا خون جو بازوون پر ہین طرفہ چشم پر ٹپکایا جاتا ہی اسیطرح فاختہ کے اقسام کا خون- اسیطرح اگر ان پرندونکے پرون کی جڑ مین جو خون آلودہ ہون دباکر اون کی رطوبت ٹپکائی جاے طرفہ کو زائل کر دیگی جالینوس کہتا ہی کہ اس دوا کے علاوہ اور دوا ایسی ہی کہ اسکی ہمکو حاجت نہین **اعضاے نفس و صدر** بوم کا خون ربو کو مفید ہی اسیطرح گوشت اوسکا کہتے ہین کہ خفاش کا خون- پستان کو سخت اور اونچی حالت پر محفوظ رکھتا ہی اور اس قول کی کچھ اصل نہین معلوم ہوتی- لیکن جدی یعنے بزغالہ کا خون جو تازہ ہو اور ابھی بستہ نہو ہوا اگر ایک وقیہ اوسمین سے لیکر اور سرکہ ملاکر گرم کرکے تین دن برابر پیا جاے پس ایک قوم نے گواہی دی ہی کہ یہ نفع اوسمین ہی **اعضاے نفض** حائض کے خون کا اگر عورت کو حمول کیا جاے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہی جیسا لوگ خیال کرتے ہین اور بکرون کا خون اور گوسپند خواہ بھیڑ کا خون اور بارہ سنگھا کا خون خشک کرکے اور بریان کرکے اگر استعمال کیا جاے اسہال کو بند کر دیتا ہی- گوسفند کا خون شہد ملاکر پلانیسے ذوسنطاریا کو نفع کرتا ہی- اور بکرے کا خون خشک کیا ہوا گردون کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہی- **سموم** بھیڑ کا خون اور اونٹ کا خون اور خرگوش کا خون بھنا ہوا سہام ارمینہ کی مضرت سے نفع کرتا ہی جسوقت کسی شراب مین ملاکر پلایا جاے- اسیطرح دیوانے کتے کا خون- ایضاً کتے کا خون دیوانے کتے کے کاٹنے کو مفید ہی جیسا کہ جھوٹی باتین کرنیوالے بیان کرتے ہین جو خفا و ستور ہو دس دنبہ روبیہ یہ وہی خبر اُزرو فرا ہے جسکا بیان زاے ہوز مین کیا جاے گا-

**دہن** جسکو ہندی مین تیل کہتے ہین **ماہیت** مشہور ہی روغن بلسان کا ذکر اوپر ہو چکا ہی- رینڈی کا تیل اور مولی کا تیل گرم زیادہ ہی اور یہ تیل نیت کہنہ کے مشابہ ہی **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہی اور سوسن کا تیل

اور یاسمین کا تیل دونون گرم خشک تیسرے درجہ مین ہین۔ اوٹنگن کا تیل اور
قرطم کا تیل دونون پہلے درجہ مین گرم ہین اور دوسرے درجہ مین تر ہین۔
نرگس کا تیل دوسرے درجہ مین گرم ہو اور پہلے درجہ مین تر ہو اسیطرح روغن
بان اور روغن خیری اور روغن بادام تلخ اور روغن انگور کی تیلی تیلی نشاخونکا۔
روغن گل اور روغن سیب تبرید مین قریب قریب ہین اور قبض مین بھی اور بہی کا روغن
بھی اسیطرح کا ہو اور بابونہ کے روغن مین حرارت اعتدال کے ساتھ ہو اور
سویا کا روغن بھی مشابہ روغن بابونہ کے ہو مگر اوس سے گرم زیادہ ہو اور نرگس
کا روغن قوت مین قریب اسی کے ہو افعال وخواص مین مثل سویا کے
روغن کے ہو لیکن بو اسکی اوس سے تیز ہو پس سر مین لگانیکے قابل نہین ہے
جیسا سویا کا روغن اس قابل ہو۔ بنفشہ کے روغن مین قبض نہین ہو مگر
کسی قدر تبرید ہو۔ سداب کا روغن محلل ہو ہم اس مقام پر روغن بنانے
کی ترکیب نہ بیان کرینگے بلکہ اوسکو قرابادین مین بیان کرینگے اور نہ اون
روغنون کا ذکر کرینگے جو بہت سی دواؤن سے مرکب ہوتے ہین جیسے روغن
قسط اور روغن دارشیشعان اور نہ اُن مرکب دہنون کے بنانیکی ترکیب
اور نہ ان کے منافع کا ذکر سوائے قرابادین کے اور کسی جگہہ کرین گے۔

**افعال وخواص** روغن بادام۔ خصوصاً روغن بادام تلخ مفتح ہو اور بہی
کے اور سیب کے روغن مین قبض و تبرید کی خاصیت ہو بابونہ کا روغن درد کے
اقسام مین سکون پیدا کرتا ہو تکاثف کو دور کر دیتا ہو بخارات کی تحلیل کر دیتا ہو۔
روغن سوسن ملین ہو اعضا کی تقویت کرتا ہو منضج ہو درد دن مین سکون پیدا
کرتا ہو۔ آس کا روغن اعضا کو مضبوط اور قوی کر دیتا ہو تبرید اسکی بہی کے روغن
سے زیادہ ہو اور جو مادہ کھنچ کھنچ کر کسی طرف آتے ہون اونکو روک دیتا ہے
سداب کا روغن زیادہ محلل و مفتح ہو اور یہ روغن مثل دہن الغار کے
ہو گرم اوس سے زیادہ ہو یہ دونون روغن پرانے درد مین سکون پیدا کرتے
ہین ریاح کی تحلیل کرتے ہین روغن قسط اختلاف احوال با مین نفع خوشبو
کے سبب سے یہ نفع کرتا ہو کہ ہوا کی بو کو پاکیزہ کر دیتا ہو اور تفا ذورات
کی بدبو کو دور کر دیتا ہو زینت دہن الغار بالخورہ کو مفید ہو۔ روغن آس
بالون کی جڑون کو مستحکم کرتا ہو اور تقویت دیتا ہو اور بالون کو سیاہ کرتا
ہو۔ روغن قسط جوانی کے آثار کو بالون مین محفوظ رکھتا ہو روغن بادام
خصوصاً بادام تلخ کا روغن ہمراہ شہد اور اصل السوس کے موم کو پگھلا
کر اگر لگایا جاے چہرہ کی چھائین اور نشانات وغیرہ کو نفع کرتا ہو اور اگر کسی
مطبوخ مین پکا کر بفا اور بھوسی جو سر مین ہوتی ہو اوسپر لگایا جاے نفع کریگا۔
رینڈی کا تیل برش اور کلف کیواسطے بہتر ہو۔ میتھی کا تیل جو رنگ جلد کا
فاسد ہو گیا ہو اوسکے واسطے اچھا ہے خصوصاً آنکھ کے گردے مین اورام و
بثور روغن بادام اون اورام کو مفید ہو جو کو فتگی عضو سے پیدا ہوئے ہون
روغن سوسن پرانے صلابت کی تحلیل کر دیتا ہو **جراح وقروح**
رینڈی کا تیل بثور غلیظ اور تر کھجلی کو مفید ہو اور میتھی کا تیل سعفہ کو نفع کرتا
ہو روغن آس قروح کو مفید ہو روغن قسط بہت جلد خشک تر کھجلی کو
دور کر دیتا ہو **آلات مفاصل** روغن بادام دبی پینے کو فتگی اعضا کو مفید
ہو۔ روغن بابونہ ماندگی کو دور کر دیتا ہو روغن سوسن ونیز روغن شبت بھی
یہی نفع کرتا ہو ایضاً جسکو سردی نے ستایا ہو اوسے بھی مفید ہو **اعضائے سر**
روغن بادام درد سر کو مفید ہو اور کان کی دھمک اور کان کا گونجنا جسکو
طنین کہتے ہین اور کان کے صفیر کو فائدہ کرتا ہو روغن بادام تلخ کا نفع
زیادہ ہو کہ لطیف ہو اور اکثر اسکا نفع کا نین اور جو سدے کان مین
پڑتے ہین اور طنین گوش اور وہ کیڑے جو کانین پیدا ہوتے ہین اُن
سب کو مفید ہو۔ روغن گل التہاب دماغ کیواسطے بہت عمدہ ہو اور شروع
ظہور ورم کا جب ہو اوس وقت خوب فائدہ کرتا ہو اور دماغ کی قوتون
کو اور فہم کو مفید ہو اور مائل باعتدال ہو اسیواسطے جالینوس مدعی ہے
کہ جس بدن کو زیادہ سردی پہونچ گئی ہو اوسکو گرم کر دیتا ہو اور جس بدن
کو گرمی کا اثر پہونچا ہو اوسکو سرد کر دیتا ہو۔ میرا ظن غالب جالینوس کے اس
حکم مین یہ ہو کہ روغن گل ابدان گرم کی تعدیل زیادہ کرتا ہو بہ نسبت
سرد بدن کے گرم کرنیکی دہن الغار روغن سداب یہ دونون پرانے درد
سر کیواسطے عمدہ ہین۔ میتھی کا روغن بفا کو مفید ہو رینڈی کا تیل قروح
سر کیواسطے مفید ہو اور اون اورام کو جو سر مین پیدا ہوتے ہین اور کان کے
درد کو **اعضائے غذا** روغن بادام طحال کیواسطے عمدہ چیز ہو معدہ پر
گرانباری کرتا ہو **اعضائے نفض** اوٹنگن کا تیل اور روغن قرطم
دونون دست آور ہین۔ روغن گل کبھی دست لاتا ہو جسوقت کوئی مادہ
ایسا پاسے جو محتاج پھسلانے کا ہو اور کبھی صفراوی دستون کو بند کر دیتا ہو
رینڈی کا تیل مسہل ہو اور کدو دانہ کو نکال دیتا ہو روغن بادام گردہ کے

درد کو اور پیشاب کے رک رک کر آنے کو اور تھیری کو مثانہ کے درد کو اور رحم کے درد کو اختناق رحم کو مفید ہے روغن سوسن تسہیل ولادت کرتا ہے اور درد ہائے رحم میں تسکین دیتا ہے پلایا جائے یا حقنہ کیا جائے اور ان سب چیزون کیواسطے میتھی کا تیل بھی نافع ہے اور صلابت رحم اور رحم کے دبیلہ کو اور دشواری ولادت کو بھی مفید ہے رینڈی کا تیل ورم مقعد اور رحم کے منہ مل جانے کو رحم کے اولٹ جانے کو اور دشواری ولادت کو نفع کرتا ہے **حمیات** بلغمیہ کا تیل اون تپوں مین بہتر ہے جو زمانہ دراز سے آتے ہین یا جنکی نوبت دیر تک ٹھہرتی ہو بہ نسبت روغن گل کے اور سویا کا تیل لرزہ کیواسطے بہتر ہے **ابدال** بدل روغن بلسان کا مرتازہ ہے تر چیزدان مین یا ہموزن اوسکے روغن داذی ہے مع نصف وزن اوسکے روغن نارجیل درچہارم وزن اسکے روغن زیت جو کہنہ ہو - اور بدل دہن الغار کا زفت طبخ اور بدل روغن سوسن کا دہن الغار ہے اور بدل روغن اونٹنگن کا روغن قرطم ہے جو اونٹنگن کے تیل سے ضعیف ہے اور بدل روغن حنا کا مرزنجوش ہے - اور بدل روغن نیلوفر کا روغن گل ہے اور روغن بنفشہ اور بدل روغن بیدانجیر کا روغن ترب ہے یا روغن کتان مگر روغن کتان مین عکس پہنچ یعنے اسکا بدلہ رینڈی کا تیل نہین ہوسکتا -

**دراج** بضم دال مہملہ و فتح راے مہملہ مشدد آخر مین جیم جسکو ہندی مین تیتر کہتے ہین **اختیار** تیتر کا گوشت کبک و فاختہ کے گوشت سے اچھا ہے اور نہایت معتدل و زیادہ لطیف ہے اور خشکی مین اسکے تدرو کے گوشت سے زیادتی ہے اور حرارت اسکی اوسکے گوشت سے کم ہے **اعضاے سر** تیتر کا گوشت دماغ کو بڑھاتا ہے اور فہم کو زیادہ کرتا ہے **اعضاے نفض** تیتر کا گوشت منی زیادہ کرتا ہے

**دار کیسر** شاید یہ وہی دوا ہے جسکو بعض لوگ ہندی زبان مین تالیسیر کہتے ہین اور بعضے جاوتری کہتے ہین اور اصل کتاب قانون مین دارکیسر لکھا ہے **ماہیت** یہ ایک چھلکا ہے جو ہند سے آتا ہے زبان کو زیادہ سمیٹتا ہے **افعال و خواص** قابض ہے **اعضاے نفس** نفث الدم کو اور ذات الجنب کو مفید ہے آواز کو صاف کرتا ہے **اعضاے نفض** آنتوں کے قرحہ کو مفید ہے

**درو فسطارنس** - **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ ایک چیز پرانے درخت بلوط کے لپٹتی ہے نرگس کے مشابہ ہوتی ہے اور اوس سے چھوٹی ہوتی ہے اور تو کے دانہ بھی اوس سے کمتر ہوتی ہے اسکی جڑمین مشبک سوراخ جا بجا ہوتی ہین جسکے مزہ مین شیرینی تیزی اور تلخی قبض کے ہمراہ ہوتی ہے یعنے زبان کو کسیقدر کاٹتی ہے اور اوسمین ایک قوت عفونت پیدا کرنے کی بھی ہے - **طبیعت** گرم ہے اور حرارت اسکی قوی ہے اور خشک ہے **زینت** بالون کو تپلا کردیتی ہے اور بالون کو تراشش ڈالتی ہے اور اوڑا دیتی ہے بسبب اپنی رطوبت کے اور تیزی کے **آلات مفاصل** لقوہ کو اور فالج کو مفید ہے -

## حرف الہاء

یعنے جن دواؤن کے شروع مین ہاے ہوز آئی ہے اونکا بیان -

**ہیوفاریقون** - **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ پتلی پتلی شاخین اور کلیان ملی ہوئی کملائی ہوئی ہوتی ہین اور دانہ زرد زرد سرخی مائل بشکل سماق کے ہوتے ہین مگر اوتنی سرخ نہین ہوتی **اختیار** جالینوس کہتا ہے کہ اسکے درخت کے جرم کو پلاتے ہین اور فقط اوسکے پھول کے پلانے پر اقتصار کرتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور آخر دوم مین خشک ہے **افعال و خواص** ملطف ہے اور مفتح ہے اور منذیب یعنے پگھلانے والی اور محلل اورام و بثور سرد ورم اور سخت سوداوی ورم جو بڑے خوفناک ہون اون کو مفید ہے **جراح اور قروح** اسکی پتی کا ضماد آگ کے جلے ہوے کو نفع کرتا ہے اور بڑے بڑے زخم اور خراب قروح کی دواؤن مین داخل کیا جاتا ہے جب اسکو کوٹ کر سفوف اسکا ان قروح پر جو پھیلے ہون اور متعفن ہون چھڑکا جاے نفع کرے گا **آلات مفاصل** وجع الورک و عرق النسا کو کسی شراب مین پکا کر فائدہ کرتا ہے خصوصاً اگر چالیس روز برابر پیا جاے کہ عرق النسا کو بالکل دور کردیتا ہے **اعضاے نفض** ادرار بول کرتا ہے اور حیض کا ادرار بنظر اپنی خاصیت کے کرتا ہے اور پھل اسکا مسہل سودا ہے **ابدال** بدل اسکا ہموزن اوسکے اذخر ہے اور ہموزن اوسکے تخم کرفس ہے

**ہلیلج** جسکو ہندی مین ہڑ کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے ایک قسم اسکی زردگی ہوتی ہے ایک قسم اسکی سیاہ ہے جو ہندی ہوتی ہے اور یہ قسم ہلیلہ کی خوب پختہ ہوتی ہے اور ہلیلہ زرد سے اسکے دانے بڑے بڑے اور موٹے موٹے ہین اور ایک قسم اسکی کابلی ہوتی ہے وہ سب سے بڑی ہے ایک قسم اسکی چینی ہوتی ہے وہ پتلی اور سبک ہوتی ہے **اختیار** بہتر قسم اسکی وہی ہے جو چھوٹی ہو اور زرد ہو اور مائل بسبزی ہو وزنی ہو اندر سے بھرتو ہو سخت ہو اور کابلی

کی عمدہ قسم وہ ہی جسکے دانہ موٹے ہون اور اتنی بھاری ہو کہ پانی مین ڈوب جاے اور مائل بسرخی ہو اور چینی کی عمدہ قسم وہ ہو جس مین نوک نکلی ہو۔ **طبیعت** کہتے ہین کہ زرد ہلیلہ سیاہ سے زیادہ گرم ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ ہلیلہ ہندی کی برودت کابلی سے کمتر ہے اور سب قسمین اسکی سرد ہین پہلے درجہ مین اور خشک ہین دوسرے درجہ مین **افعال و خواص** سب قسمین ہلیلہ کی صفرا کی حدت کو بجھا دیتی ہین اور صفرا کے ضرر سے نفع کرتی ہین **زینت** ہلیلہ سیاہ رنگ کو صاف کرتا ہے **اورام اور بثور** کل ہلیلہ کے اقسام جذام کو نفع کرتے ہین **اعضاے سر** ہلیلہ کابلی حواس کو نفع کرتا ہے اور حافظہ کو اور عقل کو اور درد سر کو بھی فائدہ کرتا ہے۔ **اعضاے چشم** ہلیلہ زرد اوس آنکھ کو فائدہ کرتا ہے جسمین استرخا آگیا ہو اور اون مواد کو دفع کرتا ہے جو آنکھ کی طرف بہکر آتے ہون جب بطور سرمہ کے لگایا جاے **اعضاے نفس و صدر** خفقان کو اور توحش کو پلانے سے نفع کرتا ہے **اعضاے غذا** اطحال کے درد کو رفع کرتا ہے اور جملہ آلات غذا کو مفید ہے خصوصاً دونون قسمین ہلیلہ کی جو سیاہ ہین یہ دونون معدہ کی تقویت کرتی ہین خصوصاً ان دونون کا مربی اور غذا کو ہضم کردیتی ہین اور جودہ کی برداشت غذا وغیرہ کو قوی کردیتی ہین اس سبب سے کہ معدہ کی جلد کو مضبوط کرکے اور جو کچھ فضول معدہ مین ہون اون کا تنقیہ کرکے اور باقی ماندہ رطوبات کو خشک کرکے معدہ کے اندرونی مقامات اور اجزا کو قوت دیتی ہین۔ ہلیلہ زرد دباغت معدہ کی خوب کرتا ہے اور ہلیلہ سیاہ بھی اسیطرح کا ہے اور ہلیلہ چینی جو فعل کرتا ہے ضعیف ہوتا ہے۔ ہلیلہ کابلی استسقا کو نفع کرتا ہے **اعضاے نفض** ہلیلہ کابلی و ہلیلہ ہندی اگر زیت مین بھونے جائین قبض پیدا کرتے ہین اور ہلیلہ زرد صفرا کا مسہل ہے اور تھوڑے سے بلغم کو بھی نکالتا ہے۔ اور ہلیلہ سیاہ مسہل سودا ہے اور بواسیر کو نفع کرتا ہے اور ہلیلہ کابلی سے بلغم اور سودا کا مسہل ہوتا ہے۔ کہتے ہین کہ ہلیلہ کابلی قولنج کو نفع کرتا ہے۔ مقدار شربت ہلیلہ کابلی کی مسہل کیواسطے جو بھگوتے ہین پانچ سے گیارہ درم تک اور خشک ہلیلہ کابلی کی مقدار شربت دو درم تک ہے مین کہتا ہون کہ اس سے زیادہ بھی دے سکتے ہین۔ اور ہلیلہ زرد کے بارہ مین مین کہتا ہون کہ دس درم تک دینا چاہیے اور زیادہ بھی کوٹکر پانی مین بھگوکر دیا جاتا ہے **حمیات** ہلیلہ کابلی پرانی تپون کو مفید ہے۔

**ہیل بوا** جسکو ہندی الائچی کہتے ہین **ماہیت** یہ وہی خیر بوا ہے اور قاقلہ یعنے بڑی الائچی سے اسمین لطافت زیادہ ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے۔ **خواص** لطیف ہے۔ **اعضاے غذا** جگر اور معدہ بارد کو قوی کرتا ہے اور طعام کو ہضم کرتا ہے۔

**ہزار چشان** جسکو فارسی مین کبابہ دہن کشاد کہتے ہین **ماہیت** پھل اسکا مشابہ جاقیلہ کے جوزی رنگ کا ہوتا ہے اور دباغت کرنیوالے چمڑے کے اسکا استعمال کرتے ہین اور جو چیز صیادلہ کے پاس ہوتی ہے لکڑی کے ٹکڑے ہوتے ہین مشابہ شفتالو کے چباتے وقت پہلے تو اسکا کچھ مزہ معلوم نہین ہوتا اوسکے بعد کسیقدر تلخی ظاہر ہوتی ہے عنقریب ہم اسکا بیان باب فا شرا مین پورا پورا کرین گے۔

**ہندبا** جسکو ہندی مین کاسنی کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے صحرائی بھی ہوتی ہے اور بستانی بھی۔ کاسنی کی دو صنفین ہین چوڑی پتی کی اور باریک پتی کی اور یہ دوسری قسم کاہو کی قائم مقام ہے مگر حال یہ ہے کہ جیسا قول اطبا یہ کاسنی اپنے خصائل و افعال مین اوس سے جدا ہے۔ اور میرے نزدیک یہ بات ہے کہ یہ کاسنی تفتیح مین کاہو پر فوقیت رکھتی ہے اور سدہ ہاے جگر کی تفتیح مین اسکی منفعت کاہو سے زیادہ ہے اگرچہ حرارت کے بجھانے مین اور غذا دینے مین کاسنی کاہو سے کم ہے **اختیار** جگر کیواسطے زیادہ تر نافع وہی کاسنی ہے جو تلخ زیادہ ہو **طبیعت** کاسنی اول درجہ مین سرد ہے اور خشک کاسنی اول درجہ مین یابس ہے اور تر و تازہ کاسنی آخر درجہ اول مین تر ہے اور بستانی کاسنی کی برودت اور رطوبت زیادہ ہے۔ کبھی گرمیون مین کاسنی کی تلخی بڑھ جاتی ہے پس مائل بحرارت ہوجاتی ہے بوجہ بے اثر ہونیکے اسکو اختیار نہ کرنا چاہیے یعنے جب اسکی تلخی زیادہ ہوجاے تفتیح سدہ جگر مین اسکو نہ دینا چاہیے صحرائی کاسنی مین رطوبت بہت کم ہے اور ترخشقوق بھی اسی کو کہتے ہین **افعال و خواص** سدہ ہاے احشائی سدہ ہاے عروق کی تفتیح کرتی ہے اور اوسمین قبض مناسب بھی ہے اور کچھ زیادہ قبض نہین ہے۔ آب کاسنی سپیدہ اور سرکہ ملاکر طلا کرنا عجیب شدائد سرد کرتی ہین اوس عضو کو جسکی تبرید منظور ہو **آلات مفاصل** نقرس مین اسکا ضماد کیا جاتا ہے **اعضاے چشم** گرمی سے جو آنکھ مین آشوب ہو اوسکو فائدہ کرتی ہے۔ صحرائی کاسنی کا دودھ بیاض چشم کا جلی ہے **اعضاے نفس و صدر** آرد جو کے ہمراہ خفقان کیواسطے اسکا ضماد کیا جاتا ہے قلب کی تقویت کرتی ہے

جب کاسنی کے پانی مین املتاس کو گھول کر غرغرہ کرین ورم حلق کو فائدہ کریگا
**اعضاے غذا** استلی مین اور صفرا کے ہیجان مین سکون پیدا کرتی ہی اور معدہ کی تقویت
کا فعل بھی اس سے ہوتا ہی کاسنی بہت اچھی دوا ہی اوس کیواسطے جسکا مزاج گرم ہوگیا ہو
خشکی کاسنی معدہ کیواسطے بستانی سے اچھی ہی- کہتے ہین کہ کاسنی ہر مزاج کے جگر کو مناسب ہی
جگر گرم کو تو نہایت موافق ہوتی ہی اور جگر سرد کو بھی مضر نہین جسطرح اور سرد طبیعت کے
ساگ ضرر کرتے ہین **اعضاے نفض** جب سرکہ کے ساتھ استعمال کیا جاے روانی شکم
کو بند کرتی ہی خصوصاً اگر خشکی کاسنی کا ساگ سرکہ کے ساتھ کھایا جاے-
**حمیات** چھیتھے لرزہ کو یا چوتھے دن جو تپ آتی ہو اوسکو مفید ہی اور جتنی سرد تپین ہین
اونکو بھی مفید ہی **سموم** جبکہ کاسنی کا ضماد اوسکی جڑ سمیت پیسکر بچھو اور ہوام اور زنبور
اور سانپ و رسام ابرص کے کاٹنے پر لگائین نفع کریگا اور اسیطرح سویق جو کے ہمراہ-
**ہلیون** بفتح ہا و سکون لام وضم یا جسکو ہندی مین ناگردن کہتے ہین **طبیعت**
اسکی جالینوس کے نزدیک معتدل ہی اونے کہا ہی کہ ہلیون مین اسخان اور
تبرید دونون مین سے کوئی فعل ظاہر نہین ہوتا مگر صحرائی ہلیون مین مین
کہتا ہون کہ ہلیون سے حرارت جدا نہین ہوتی اور جسقدر اسمین تلخی
آجاتی ہی اوسکی حرارت بڑھتی جاتی ہی- ہلیون پر ایک دھوم دار نمایان
ہوتا ہی جسمین بڑی لذع ہوتی ہی **افعال و خواص** قوت اسکی جلا کرنیوالی ہی
جلا اندرونی اعضا کے سدون کی تفتیح کرتی ہی خصوصاً جگر اور گردہ کی اور
اسمین تحلیل بھی ہی خصوصاً وہ ہلیون جو سنگلاخ زمین مین پیدا ہو-
**آلات مفاصل** ہلیون کا جوشاندہ درد پشت اور عرق النسا کیواسطے
پیا جاتا ہی **اعضاے سر** ہلیون کی جڑ کو جسوقت سرکہ مین جوش دین
اور اسیطرح خود ہلیون کی جڑ اور اوسکا تخم یہ سب دانت کے درد کیواسطے
جید ہی **اعضاے غذا** سدہ ہاے جگر کی تفتیح کرتی ہی یرقان کو فائدہ
کرتی ہی اور اسمین کسیقدر مثلی پیدا کرنیکی قوت ہی **اعضاے نفض** روفس
نے خیال کیا ہی کہ ہلیون قبض پیدا کرتی ہی اور شاید گمان روفس کا اس سبب
سے ہو کہ ہلیون سے ادرار ہوتا ہی اور سواے روفس کے ایک اور شخص کہتا ہی کہ
ہلیون کو اوبال کر جب پلائین تلئین پیدا کرتی ہی اور اکثر اطبا کا یہ قول ہی کہ
ہلیون قولنج بلغمی و ریحی کو دفع کرتی ہی- ہلیون کی جڑ اونکا جوشاندہ ادرار بول
کرتا ہی اور دشواری سے جو پیشاب آتا ہو اوسکو نفع کرتا ہی اور منی کو زیادہ
کرتا ہی اور باہ کو بڑھاتا ہی اور حاملہ ہو تمین جو دشواری ہو اوسکو نفع کرتا
ہی اسیطرح تخم ہلیون کا جسوقت حمول کیا جاے ادرار حیض کرتا ہی
اور سدہ ہاے گردہ کی تفتیح کرتا ہی **سموم** ہلیون کو جسوقت شراب مین جوش
دیکر پلائین رتیلا کے کاٹنے سے نفع کریگا ہلیون کا جوشاندہ کتون کا قاتل
ہی جیسا لوگ کہتے ہین بہت فائدہ کرتی ہے-
**ہرطمان** بضم ہا و سکون راے مہملہ و فتح طاے حطی **ماہیت** یہ ایک
دانہ ہی قوت اسکی مثل جو کی قوت کے ہی بلکہ یہ دانہ بیچ مین جو اور گیہون کے
دانہ کے قد و قامت مین ہوتا ہی اور ستو اسکا اور دلیا اسکا جو کے ستو او
جو کے دلیا سے زیادہ قابض ہی مترجم نے ایسا گمان کیا ہی کہ یہ وہی دانہ ہے
جسکو ہماری زبان مین اندر جو کہتے ہین **طبیعت** معتدل ہی مائل برطوبت
**افعال و خواص** تخفیف بدون لذع کے کرتا ہی اور اسمین تحلیل کے ہمراہ قبض بھی ہی
**ہیوفاسطنداس** یہ عصارہ اوس نبات کا ہی جسکو لحیۃ التیس کہتے ہین
یہ عصارہ بارد اور قابض ہوتا ہی اسکا ذکر ہم لغت لحیۃ التیس مین کرینگے
**طبیعت** اسکی سرد مائل بہ یبوست ہے-
**ہرنوہ- ماہیت** اسکی یہ ہی کہ مرزنجوش کے مشابہ ہوتی ہی مگر زرد گل خوشبو اسکی
مشابہ عود کی خوشبو کے ہوتی ہی بلاد سقالیہ سے لائی جاتی ہی **طبیعت** معتدل ہے
**ہوفیلوس** خس الحمار ہی اسکا ذکر باب الخا مین کیا جائیگا یہ ایک قسم کا جنگلی ساگ ہی
**طبیعت** اسکی سرد تر ہی اور اسمین تخفیف اور تھوڑی سی تسخین ہے **افعال و خواص** اسمین قبض ہی
**ہشت وہان** یہ ایک قسم عود ہندی کی مشہور ہی اسکی خاصیت یہ ہے کہ
نقرس کو فائدہ کرتی ہے-

## حرف واؤ

ے جن دواؤن کا شروع ہی اوس کا بیان-
**وسمہ** یہ نیل کی پتی ہی **طبیعت** آخر درجہ اول مین گرم ہی اور دوسرے درجہ مین
خشک ہی **افعال و خواص** اسمین قبض ہی اور جلا کی قوت اسمین ہے-
**زینت** بالون کا خضاب اس سے کیا جاتا ہے-
**ورد** جسکو ہندی گلاب کہتے ہین **ماہیت** یہ مرکب جوہر مادی اور جوہر
ارضی سے ہی اور مادہ مین تیزی اور قبض لینے کر کچھ زبان اور تلخی اور تھوڑی
سی شیرینی ہی اور اوسکی ماہیت مین حرارت کے توڑ ڈالنے کی قوت ہے
اوس چیز کے سبب سے جسکے پاے جانے سے اسمین شیرینی اور تلخی پیدا ہوئی

ہو مراد یہ ہو کہ ادسی چیز نے اسکو شیرین اور تلخ کیا ہو اور اسکی حرارت بھی تو رتی ہو گلاب مین ایسی لطافت ہو جو اسکے قبض کو نافذ کر دیتی ہو۔ اکثر گلاب زکام پیدا کرتا ہو۔ تلخی کی قوت اسمین اوسیوقت تک رہتی ہو جب تک پھول تازہ ہو اور خشک نہو جاے پھر جب خشک ہوجاے اسکی تلخی کم ہوجاتی ہو اسیواسطے تازہ پھول اسکا دست آور ہو جب بمقدار دس درہم کے پیا جاے۔ جبن گلاب کا نام۔ وردمنتن ہو وہ گرم ہو اور تخم اوسکی مثل عاقرقرحا کے محرق ہوتی ہے **طبیعت** جالینوس کہتا ہو کہ ورد مین زیادہ برودت بہ نسبت ہمارے نہین ہے یعنے انسان کے بدن مین زیادہ برودت نہین پیدا کرتا ہو اور یہ بھی جالینوس کا قول ہو کہ مناسب ہو کہ درجہ اول مین گلاب کی برودت ہو۔ اور مین کہتا ہون کہ پوست اوسکی اول دوم مین ہو خصوصًا سوکھے ہوے گلاب کی **افعال وخواص** گلاب کی تجفیف اوسکے قبض سے زیادہ تر قوی ہے اسلیے کہ اوسکی تلخی مین زیادتی ہو بہ نسبت قبض طعم کے۔ گلاب مفتح ہو اور زیادہ جلا کرنیوالا ہو اور زیادہ تر قابض گلاب خشک ہے اور حرکت صفرا کو ٹھہرا دیتا ہو گلاب کا تخم قبض کرنے مین جملہ اجزاے گلاب سے قوی تر ہو اور اسیطرح زیرہ جو گلاب کے پھول مین نکلتا ہو اور تمام اجزاے گلاب مین اجزاے اندرونی کی تقویت دینے کا اثر ہو قبض گلاب کا اسقدر نہین بڑھتا کہ تحلیل کو منع کرے سوکھا پھول گلاب کا زیادہ قابض ہو اور برودت بھی اسکی زیادہ ہو۔ کبھی یہ بھی دعوی کیا جاتا ہو کہ اسمین تکلہ کی نوک ور کانٹے کی کھینچ لینے کی قوت ہو اگر بدنمین گڑ گیا ہو عصارہ گلاب کا عمدہ وہی ہو جو فقط پھول کی اون پتیون کا ہو جنکو پنکھڑی کہتے ہین اور سبز پتیان جو پھول مین ہوتی ہین اونکو کاٹ ڈالا ہو اور رنگ عصارہ کا سیدی مائل ہو ورد مربی کو سایہ مین خشک کرنا چاہیے **زینت** پسینہ کی بدبو کو دور کر دیتا ہو جسوقت حمام مین استعمال کیا جاے گلاب سے ایک غسول تیار کیا جاتا ہو جسکا نسخہ یہ ہو گل سرخ جسکو تری نہ پہونچی ہو تو وکرتی دیر تک رکھتے ہین کہ کمھلا جاے بعد اسکے اسمین سے چالیس مثقال لیکر پانچ مثقال سنبل الطیب ملا کر چھوٹے چھوٹے قرص تیار کرتے ہین بیشتر اس میں دو درہم قسط اور سوسن بھی اضافہ کرتے ہین اور اکثر عورتین اسکو اوبٹنہ مین پسینہ کی بدبو دور کرنے کیواسطے ملاتی ہین اور وام اور شوراکیم

نے کہا ہو کہ جسوقت اسکو پیسکر استعمال کرین گل مسون کو کاٹ کر گرا دیتا ہو اور جسوقت جوش دیکر اسکو کوٹ ڈالین اور بے نچوڑے ہوے ضماد کرین گرم ورم کی تحلیل کر دیتا ہو **جراح وقروح** قروح کو فائدہ کرتا ہو خصوصًا جو رانون کے چھل جانیسے قروح پیدا ہوتے ہین اور جو قروح گہرے اور پرانے ہوگئے ہون اونمین گوشت پیدا کرلاتا ہو۔ اور ایک قوم نے دعوے کیا ہو کہ تکلہ کی نوک اور کانٹے کو جو بدنمین گڑ گئے ہون اوسکو کھینچ لیتا ہو **اعضاے سر** تر پھول گلاب کا درد سر مین سکون پیدا کرتا ہو اور اسکے پانی کا جوشاندہ بھی یہی اثر رکھتا ہو روغن گل کے سونگھنیسے چھینک آتی ہو اور ایک قوم نے کہا ہو کہ چھینک لانا اسکا اس سبب سے ہو کہ بخار کو بند کر دیتا ہو اور شاید یہ فعل اسکا اس سبب سے ہو کہ اسمین دو قوتین متضاد جمع ہوئی ہین یعنے جلا کرنیکی قوت اور وہ قوت جو پتلی دماغوں کے فضول کو منع کرنیوالی ہو مراد یہ ہو کہ رقیق اور پتلے فضول دماغ مین بھرے ہون اونکے روکنے سے کہ نکلنے نہ پائین اور جلا کرنے سے خشکی کیوجہ سے اون پتلے فضول مین جنبش پیدا ہوتی ہو چھینک آتی ہے۔ خود گلاب چھینک اوس شخص کو لاتا ہو جسکا دماغ گرم ہو۔ تخم گل مسوڑھے کو مضبوط کر دیتا ہو اسی طرح سلاقہ اوسکا کسی مطبوخ کے ہمراہ دونون کانون کے درد کے اقسام کو بھی فائدہ کرتا ہو **اعضاے چشم** آنکھ کا درد جو حرارت سے ہو اوسمین سکون پیدا کرتا ہو۔ اسی طرح جوشاندہ خشک گل سرخ کا صلاحیت اس بات کی رکھتا ہو کہ اوسکو بطور سرمہ کے لگائین پس پلکون کے موٹے ہونے کی دوا ہو اور اسیطرح تخم گل اور عصارہ گل سرخ کا آشوب چشم کو اوسی وقت فائدہ کرتا ہو جب دس سے زیرہ پیدا اوسکا نکال لیا جاے **اعضاے نفس** عرق گلاب اگر گھونٹ گھونٹ پیا جاے غشی کو فائدہ کرتا ہو اور عصارہ اسکا اور پانی اسکا شاخون کا نفث الدم کیواسطے جید ہو اسیطرح بٹھنیان اسکے پھول کی **اعضاے غذا** گل سرخ جگر اور معدہ کیواسطے جید غذا ہو پروردہ گل سرخ شہد مین جسکو گلنجبین کہتے ہین مقوی معدہ ہو اور ہضم پر اعانت کرتا ہو گل سرخ اور اسکا عصارہ یہ دونون بلادت معدہ کو نافع ہین اور روغن گل التہاب معدہ کو بجھا دیتا ہو اسیطرح معدہ پر گل سرخ طلا کرنا۔ شربت ورد اوس شخص کو مفید ہو جسکے معدہ مین استرخا آگیا ہو اور ڈھیلا ہوگیا ہو۔

**اعضاے نفض** درد مقعد کو ٹھہرا دیتا ہی اگر گلسرخ کو کسی پر کے ذریعہ مقعد پر طلا کرین اور درد رحم جو حرارت سے ہو اوسمین بھی سکون پیدا کرتا ہے۔ خشک پھول کا جوشاندہ بھی یہی فائدہ کرتا ہی۔ اور معاے مستقیم کے درد کو بھی یہی جوشاندہ مفید ہی۔ اسکی جوشاندہ سے قرحہ امعا کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہی اسیطرح شربت ورد بھی اسی غرض کیواسطے پلایا جاتا ہی جو شخص گلاب کے پھول کا بچھونا بچھا کر سویا کرے اوسکی باہ کو قطع کر دیتا ہی تازہ گلسرخ بیشتر دست لاتا ہی اگر دس درہم کا استعمال کرین اور دس ہی مرتبا جاجت ہوگی خشک پھول دست آور نہین ہی روغن گل اسہال کو مستحکم کرتا ہی۔

**ورج** جسکو ہندی مین بچھ کہتے ہین **ماہیت** یہ جڑین ہین ایک نبات کی مثل بلردے کے ہین جو اکثر تالابوں اور پانی کے مقامات مین پیدا ہوتی ہی ان جڑون پر گرہین سپید سپید ہوتی ہین جنمین ناگوار بو آتی ہی اور تھوڑی سی خوشبو بھی ہوتی ہی یہ جڑ باحدت اور تیز ہوتی ہی جالینوس کہتا ہی کہ اسکی جڑ کے سوا اور کوئی جز اسکی مستعمل نہین اور قوت اس کی زراوند اور ایرسا کے قریب قریب ہی **اختیار** وج کی عمدہ وہی قسم ہی جو زیادہ کثیف ہو اور بھری ہوئی یعنے پر گوشت ہو خوشبو اوسکی پاکیزہ ہو **طبیعت** اول دوم سے لیکر وسط دوم تک گرم ہے **افعال خواص** نفخ اور ریاح کی محلل ہی اور ملطف ہی بدن لذع کے جلا کرتی ہی مفتح ہی جالینوس کے نزدیک یہ بات ہی کہ اسکی بو ناگوار اور خراب نہین ہی اور ہمارے حس مین تو یہ بات ضرور ناگوار معلوم ہوتی ہی **زینت** رنگ کو صاف کر دیتی ہی اور بہق اور برص کو نفع کرتی ہی **آلات مفاصل** تشنج کو نافع ہی اور عضل کے کوفتہ ہو جانیکو مفید ہی اور جوشاندہ اسکا بھی نطول کرنے سے اور پلانیسے **اعضاے سر** دانت کے درد کے لیے مفید ہی اور ثقل زبانکو دور کرتی ہی **اعضاے چشم** طبقہ قرنیہ کے موٹے ہو جانیکو فائدہ کرتی ہی اور سپیدی چشم کو بھی مفید ہی خصوصاً عصارہ اسکا ان دونون بیماریون مین۔ **اعضاے نفض** جوشاندہ اسکا درد پہلو اور درد سینہ کو مفید ہی **اعضاے غذا** درد جگر جو سردی سے پیدا ہوا ہو اوسکو نفع کرتی ہی اور جس جگہ پر برودت غالب ہو اوسکی تقویت کرتی ہی معدہ کو فائدہ کرتی ہی صلابت طحال کو مفید ہی بلکہ تلی کو خوب لاغر کر دیتی ہی معدہ کو پاک کرتی ہی۔ **اعضاے نفض** منفض یعنے مروڑ کو مفید ہی اور فتق کو جوشاندہ اوسکا درد رحم کو نافع ہی۔ اور بول و حیض کا ادرار کرتی ہی تقطیر البول کو نفع کرتی ہی جیسا کہ ایک قوم نے بیان کیا ہی باہ کو زیادہ کرتی ہی اور شہوت باہ برانگیختہ کرتی ہی آنتون کا درد اور اونکی خراش کو جو برودت سے پیدا ہوا ہو نفع کرتی ہی **سموم** ہوام کے کلٹے کو نفع کرتی ہی **ابدال** ریاح کے نکالنے اور درد دور کرنے مین اور جگر اور طحال کے منفعت مین ہموزن اوسکے زیرہ اور تہائی وزن اوسکے ریوند اوسکا بدل ہے۔

**ورس** بفتح داو و سکون راے مہملہ **ماہیت** ایک پھل ہی جسکا رنگ زرد مائل بسرخی ہوتا ہی جیسے پسی ہوئی زعفران اور یمین کی طرف سے لایا جاتا ہی کہتے ہین کہ یہ بیادہ اسی کے درخت کے چیرنے سے گرتا ہی **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہی **خواص** قابض ہی **زینت** کلف اور نمش کو نفع کرتا ہی اور جب پلایا جاے وضع یعنے بہق ابیض کو جس کو پھیپ کہتے ہین مفید ہوتا ہی **اورام و بثور** پھنسیون کو فائدہ کرتا ہے **جراح و قروح** خشک و تر کھجلی اور سعفہ اور داد کو مفید ہے۔

**وسخ** جسکو چرک اور میل کہتے ہین **طبیعت** بھٹی کا میل خرد دم مین گرم ہی اور بہتر وہی ہی جو سبز رنگ ہو چرک حمام کا جو اوسکے دیوارون پر ہوتا ہی گرمی باعتدال پیدا کرتا ہی۔ اور چرک کشتی گیرون کی دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو وہ جو اون کے بدن مین پیدا ہوتی ہی بشرطیکہ اونھون نے اپنے بدن مین روغن زیتون کی مالش کی ہو اور اس چرک مین غبار کی بھی آمیزش ہوتی ہی اور دوسری وہ قسم ہی جو دیوارون پر بخارات سے اور اونکے پسینے سے فراہم ہوتی ہی اور وہ چرک جو اکھاڑے کی زمین پر جہان کشتی کرتے ہین وہان فراہم ہوتی ہی **افعال خواص** دونون قسم کی چرک محلل ہی اور نضج باعتدال کرتی ہی بھٹی کی چرک جلا باعتدال کرتی ہی اور جذب قوی کرتی ہی اور ہر ایک قسم چرک کی تکلہ کی نوک اور کانٹے کو کھینچ لیتی ہی **زینت** کان کا میل بسہری کو نفع کرتا ہی اور ہونٹھ کے پھٹ جانے پر طلا کیا جاتا ہے۔ **اورام و بثور** جراحات کو تحلیل کرتا ہی کشتی گیرون کا میل ورم پستان کو مفید ہی چرک حمام تنفط کو مفید ہی **جراح و قروح** اکھاڑے کی دیوارون کا میل قروح مشانح کو فائدہ کرتا ہی اور اون چوٹون کو جو ہڈیون کو بدنین لگین بھٹی کا میل داد کو خوب صاف کرتا ہی **آلات مفاصل** کشتی گیرون کے بدن کا میل عرق النسا کو مفید ہی جبکہ گرم گرم مثل مرہم کے لگایا جاے اور بواجیر یعنے اونگلیون کے جوڑون کے ٹھہرا جانے کو مفید ہے۔

**ورشان** اسکا خون آنکھون کے زخم کو مفید ہی گوشت اسکا دشواری ہضم کو دور کر دیتا ہی اور شکم مین قبض پیدا کر دیتا ہے۔

ورم پیدا کرتی اور سام ابرص جسکی دم لانبی ہو اور سر چھوٹا ہو اور اسکی صورت بری ہو اور سوسمار نہیں ہو سوسمار سوائے جنگل کے اور کہین نہین ہوتا ہو یا کم ہوتا ہو سوسمار کا سر کہا اور اوسکی دم اور اوسکا بدن درل کے مخالف اور کبھی اسکی طبیعت مین قریب ہوتا ہو **طبیعت** گوشت اسکا بہت گرم ہو زینت کلف اور بہق کو فائدہ کرتا ہو اور فربہی بقوت لاتا ہو اقا چربی اور گوشت اسکا کچھ طبقات عورتون کے ایسے ہین جو اسکو کھاتی ہین جیسے کنجڑون کی عورتین **افعال و خواص** کانٹے اور تکلے کی نوک کے کھینچ لینے کی اسمین قوت ہو اور **اورام** و تبور پسی ہوئی مینگنی اسکی مسون کو اکھیڑ دیتی ہے **اعضائے چشم** مینگنی اسکی سپیدی چشم کو وہی فائدہ کرتی ہو جو سوسمار کی مینگنی کرتی ہو **ودع** جسکی ایک قسم کو گھونگھا اور سنکھ بھی کہتے ہین یہ سیپی کی قسم ہو **خواص** تکلہ وغیرہ کی نوک اور کانٹے کو کھینچ لیتی ہو پسا ہوا گھونگھا مسہ کو اوکھاڑ دیتا ہے جلد سے ابھرا ہوا ہو یا جلد مین پیوست ہو

## حرف زائے معجمہ

سے جن دواؤن کا نام شروع کیا جاتا ہو اونکا بیان

**زنجبیل** جسکو ہندی مین سونٹھ اور ادرک کہتے ہین **طبیعت** مین فلفل کے مشابہ ہو لیکن اسمین ویسی لطافت نہین ہو یہ سڑ بھی جاتی ہو بسبب رطوبت فضلیہ کے اور اسی سبب سے اسکے گرم کرنے کی قوت بہ نسبت مزاج کی قوت کے دیر تک باقی رہتی ہو اور یہ بات اسکی کثافت کے سبب سے بھی پیدا ہوتی ہے جسطرح حرف و خردل و ثافسیا مین ہو **طبیعت** آخر سوم مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہو اور اس مین رطوبت فضلیہ بھی ہو زنجبیل کا مربے گرم خشک ہو اور اسمین زیادہ رطوبت فضلیہ نہین ہو **افعال و خواص** حرارت اسکی قوی ہو بعد تھوڑی دیر کے گرمی پیدا کرتی ہو اسلیے کہ اسمین رطوبت فضلیہ ہو مگر اسکا گرمی پیدا کرنا بقوت ہوتا ہو محلل نفخ کی ہے اور تلئین ہے اور جب شہد مین پرورده کی جاے تھوڑی سی رطوبت کو اس کی شہد جذب کر لیتا ہے پس تجفیف کی قوت اسمین زیادہ آجاتی ہے **اعضائے سر** حافظہ کو زیادہ کرتی ہو سر اور حلق کے اطراف مین جو رطوبت جمع ہو اوسکو دور کردیتی ہو **اعضائے چشم** ظلمت چشم جو رطوبت کے سبب سے ہو اوسکو دور کردیتی ہو سرمے کے طور سے لگائی جاے یا پلائی جاے۔

**اعضائے غذا** ہضم غذا کرتی ہو اور سردی جگر کو مفید ہو معدہ کی برودت کو فائدہ کرتی ہو اور بے شوری معدہ کو جو رطوبت سے ہو خشکی پیدا کرکے دور کردیتی ہو اور فواکہ کے کھانے سے جو رطوبت معدہ مین پیدا ہو اوسکو خشک کردیتی ہو۔ زنجبیل مرب باہ کو ہیجان مین لاتی ہو اور جو زنجبیل پروردہ ہو وہ بھی اور شکم کو نرم کرتی ہو خفیف تلئین کے ساتھ گروہ اطبا نے کہا ہو کہ قبض شکم پیدا کرتی ہے اور مین کہتا ہون کہ یہ بات اوس وقت ہو جس وقت بدہضمی سے دست آتے ہون یا کوئی خلط بالزوجت معدہ مین ازلاق پیدا کررہی ہو۔ **سموم** ہوام کے سموم سے نفع کرتی ہے۔

**زوفا رطب - ماہیت** اسکی یہ ہو کہ ایک میل کی قسم ڈنبہ اور بھیڑ کے بالون پر جمع ہوجاتی ہو اور رانون کی جڑ مین بعض جانورون کے ارمینیہ کے مقام پر جبکہ یہ جانور ایسی گھاسون کو چرتے ہین جنکے دودھ مین تیزی ہے اونھین گھاسون کی قوت اور اونھین گھاسون کے دودھ کی قوت اس چرک مین آجاتی ہو اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ ان گھاسون مین سے وہ دودھ نکل کر ان جانورنکے بالون وغیرہ مین بھر جاتا ہو اس صورت مین اوس دودھ کا جرم بھی اس چرک مین شریک ہوجاتا ہو اور اس چرک کے قوام مین داخل ہوجاتا ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہو اور پہلے درجہ مین تر ہو **افعال و خواص** منضج ہو محلل ہو اور **اورام** و ثبور اورام سخت سوداوی کی تحلیل کردیتا ہو اور دشبہ یعنی لختہ کو مفید ہو جس وقت اسکا ضماد کیا جاے **اعضائے غذا** برودت جگر کو طلا کرنیسے اور پلانیسے فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** اون صلابات کی تحلیل کرتا ہو جو اطراف مثانہ اور رحم مین ہون اور ان اعضا کی برودت کو اور گردہ کی برودت کو نفع کرتا ہی

**زوفائے یابس** ایک نبات ہو پہاڑی بھی ہوتی ہو اور بستانی بھی **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین ہو **خواص** لطیف ہو مثل سعتر کے **زینت** رنگ کو اچھا کردیتی ہو کلی اور اسکی جو نشان چہرہ پر ہون اونکو دور کردیتی ہے **اورام** و بثور اورام سخت کی تحلیل کردیتی ہو جب شراب کے ساتھ پلائی جاے **اعضائے سر** جوشاندہ اوسکا سرکہ مین کہ کر دانت کے درد مین سکون پیدا کرتا ہو۔ بخارات اسکے جوشاندہ کے جسمین انجیر بھی ملا ہو کان کے گونجنے کی آواز کو مفید ہو جب کسی ٹونٹی دار برتن سے بپھارہ دیا جاے **اعضائے چشم** زوفا کو پکا کر آنکھ پر ضماد کرتے ہین اس سے

طرفہ کو اور اوس خون مردہ کو جو آنکھ کے نیچے جم گیا ہو فائدہ پہونچاتا ہے۔ **اعضاے نفس و صدر** سینہ کو اور پھیپھڑے کو نفع کرتا ہے اور ربو اور پرانی کھانسی کو جوشاندہ اوسکا انجیر اور شہد ملا کر بھی اسیطرح کا فائدہ کرتا ہے اور ورام صلبہ جو سوداوی ہین اون کو اور نفس انتصاب کو بھی فائدہ کرتا ہے غرغرہ اسکا اوس خناق سے جو اندرونی ہو مفید ہے **اعضاے غذا** ازوفا ہمراہ انجیر اور بورہ کے تلی کا ضماد ہے اور پیٹ سے بھی نفع کرتا ہے اور استسقا کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** بلغم کا اسہال کرتا ہے اور کدو دانہ اور چھوٹے کیڑے جو پیٹ مین ہین اونکو نکال دیتا ہے جسوقت اسکو قردمانا اور پرسیاوشان ملا کر استعمال کرین قوی تر ہوگا

**زرنباد** جسکو زرنجور کہتے ہین **ماہیت** ایک لکڑی ہے جو مشابہ موتھا کے ہوتی ہے لیکن یہ لکڑی ناگرموتھا سے بڑی ہوتی ہے اور خوشبو بھی اسمین کم ہوتی ہے **طبیعت** گرم خشک ہے تیسرے درجہ تک **افعال و خواص** ریاح کی تحلیل کر دیتی ہے **زینت** قرہی پیدا کرتی ہے اور شراب و لہسن و پیاز کی بو کو دور کرتی ہے **اعضاے نفس و صدر** قلب کی تفریح کرتی ہے **اعضاے غذا** قے کو بند کر دیتی ہے **اعضاے نفض** روانی شکم کو روک دیتی ہے اور رحم مین جو ریاح پیدا ہون اونکو نفع کرتی ہے **سموم** ہوام کے کاٹے سے بہت نفع کرتی ہے یہان تک کہ اسکا نفع جدوار کے قریب ہے **ابدال** بدل اسکا ہوام کے کاٹنے مین ڈیوڑھا وزن درونج کا اور دو تہائی وزن اوسکے طرخشقوق صحرائی ہے اور نصف وزن اوسکے حب اترج۔

**زنجبیل الکلاب** یہ ایک گھاس ہے بہت مشہور اسکو قلقلان کہتے ہین پتی اسکی بید کی پتی سے مشابہ ہے مگر زردی اسمین بید کی پتی سے زیادہ ہے۔ پتلی شاخون کا اسکی مزہ زنجبیل کا ایسا ہوتا ہے کتون کو مار ڈالتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین خشک ہے **زینت** تر و تازہ جب اسکو مع اسکے تخم کے پیسکر ضماد کرین چہرہ کے نشانات کو اور جھائین کو اور پرانا داغ جو کسی جانور کے ڈنک رہنے سے رہ گیا ہو سبکو دور کر دیتا ہے **اورام و بثور** تر و تازہ جب اسکو مع تخم کے پیسکر ضماد کرین ورم سوداوی کی تحلیل کر دیتا ہے

**زیبق** جسکو ہندی مین پارہ کہتے ہین **ماہیت** پارہ کی ایک قسم اپنے معدن سے صاف شدہ نکلتی ہے اور ایک قسم اسکی معدنی پتھر سے بذریعہ آگ کے نکالی جاتی ہے جسطرح سونے چاندی کو آگ کے ذریعہ سے نکالتے ہین۔ معدنی پتھر پارہ کا اگر صاف ہو اور اوسمین کوئی پتھر کے ریزے یا مٹی نہ ملی ہو تو وہ پھر شنجرف کے رنگ مین ہوتا ہے اور شنجرف سے ملحق نہین ہے جالینوس وغیرہ نے گمان کیا ہے کہ پارہ بھی مثل مرتک کے مصنوعی چیز ہے اسلیے کہ آگ کے ذریعہ سے پارہ بھی نکالا جاتا ہے اگر یہ قول جالینوس وغیرہ کا صحیح مانا جائے (یعنے کبری اس قیاس کا اگر مسلم ہو جائے کہ جو چیز آگ کے ذریعہ سے نکالی جائے وہ مصنوعی ہوگی (پس اس سے یہ بھی نتیجہ نکلے گا اور واجب ہوگا کہ اب سونے کو بھی ہم مصنوعی کہین (جیسے مرتک مصنوعی ہے) دیگر وجہ اشتباہ جالینوس وغیرہ کی یہ ہے کہ حجر زیبق چونکہ مشابہ رنگ مین شنجرف ہوتا ہے لہذا گمان کیا جاتا ہے کہ پارہ کی ساخت شنجرف سے اس طریقے سے ہوتی ہے کہ اوس پتھر کو ایک تنگ مین گل حکمت کر کے چھوٹے پر چڑھا کے آگ روشن کرتے ہین اوسوقت پارہ صعود کر کے اوپر چڑھ آتا ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہین ہے بلکہ شنجرف پارہ مین گندھک ملا کر بنایا جاتا ہے اور بعد شنجرف تیار ہونے کے پھر بھی ممکن ہے کہ پارہ اوس سے نکال لیا جائے جیسے شنجرف معدنی سے پارہ کا نکالنا ممکن ہے۔ شنجرف کا معدن وہی ہے جو پارہ کا معدن ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد اور تر ہے **افعال و خواص** اڑایا ہوا پارہ جسکو مصعد کہتے ہین قابض ہے **زینت** کشتہ سیماب سپید جون اور قمقام جسکو بھی ایک جون کی قسم مین شمار کیا ہے اور اونکے چیز وغیرہ انڈون کے دور کرنے کے واسطے روغن گل کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** سیماب مقتول ترکھجلی کے واسطے روغن گل کے ساتھ یا اور کھجلی کی دواؤن کے ہمراہ لگایا جاتا ہے اور جو قروح کہ ردی اور خراب ہون اون کی بھی دوا ہے **آلات مفاصل** بخار جو پارہ سے اوٹھتا ہے اوسکے بدن مین لگنے سے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور سکتہ پیدا ہوتا ہے **اعضاے سر** دخان زیبق سے سماعت جاتی رہتی ہے اور اگر منھ مین چلا جائے گندہ دہنی پیدا کرتا ہے **اعضاے چشم** دخان سے اسکے اگر آنکھ مین لگ جائے بصارت جاتی رہتی ہے **اعضاے نفض** حکیم قولس نے بیان کیا ہے کہ بعض آدمیون نے سیماب مقتول کو ایلاوس مین استعمال کیا ہے **سموم** زیبق مصعد سم قاتل ہے بسبب اسکے کہ اوسمین تقطیع زیادہ ہوتی ہے اور قوی علاج اسکا یہ ہے کہ دودھ پلائین اور قے کرائین۔ جالینوس کہتا ہے کہ اوسکو زیبق مقتول کی سمیت کے علاج

مین تجربہ نہین ہی۔ بعض طبیبون نے کہا ہی کہ زیبق مقتول اس سبب سے قتل کرتا ہی کہ بھاری زیادہ ہوجاتا ہی اور جس عضو اندرونی جلد سے کھانیکے بعد ملتا ہی اپنی گرانی کی وجہ سے اوسکو سڑا دیتا ہی۔ یہ کلام اس شخص کا ایسا ہی کہ اسکا محصل کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ کشتہ سیماب سے جوہا مرجاتا ہی بلکہ زندہ پارہ سے بھی۔ اور دخان زیبق سے گزندہ حیوانات اور سانپ کے اقسام سب بھاگ جاتے ہین مترجم یہی امور باعث اسکے ہین کہ طبیب لوگ پارہ کے کشتہ سے ڈرتے ہین اور بے سمجھے بوجھے جو جی مین آتا ہی کہہ دیتے ہین اور جو لوگ علم کیمیاے عام یا فن خاص علم اکسیر کو جانتے ہین اون کا سبب مضحکہ ہوتا ہی میرے پاس اسوقت قلمی کتاب تصحیحات افلاطون بزبان عربی موجود ہی جسمین زیبق مقتول کے کھلانے کی مقدار شربت تک لکھی ہوئی ہی اور ہندی نباتات سے پارہ جو کشتہ کیا جاتا ہی سمیت تو کیسی تریاق ہوجاتا ہی اگر خدانے چاہا تو ایک جداگانہ کتاب تصنیف کرکے ان شبہات کو عام طبائع سے دور کرونگا

**زاج** جسکو ہندمین پھٹکری کہتے ہین **ماہیت** پھٹکری کے اقسام تفرقہ او سپید اور سرخ اور زرد اور سبز پھٹکری ہین او قلقدیس ور قلقند او ر قلقطار اور سوری مین یہ ہی کہ پھٹکری کے جملہ اقسام جواہر معدنی ہین اور محلول ہونیکو قبول کرتے ہین جو پتھران مین ملے ہوے ہین وہ محلول نہین ہوتے اور خاص جوہر زاجی حل کو قبول کرتا ہی پہلے یہ اپنے معدن مین سیال تھا اور پھر بستہ ہوگیا۔ مترجم یہ بیان بھی شیخ کا میرے نزدیک کوئی صحیح معنے نہین رکھتا ہی اسلیے کہ حل کے آٹھ طریقون مین جملہ احجار کا حل کرنا ممکن ہی۔ اسی پھٹکری کو مثانہ تو مین بند کرکے دوپہر کی آنچ سے گرم پانی مین ہمنے حل کیا ہی اور جو میل اور پتھرون کا تھین تھا وہ بھی محلول ہوا پس اگر اس کلام کے یہ معنے ہین کہ جتنی دیر مین پھٹکری حل ہوتی ہی اوتنی دیر مین وہ پتھر حل نہین ہوتا ہی تو شاید اس کلام کے معنے کچھ درست ہوجائین قلقطار زرد پھٹکری کو کہتے ہین اور قلقدیس سپید پھٹکری کو کہتے ہین اور قلقند سبز پھٹکری کو کہتے ہین اور سوری سرخ پھٹکری ہی اور یہ سب قسم کی پھٹکریان پانی مین اور پگھلانے مین حل ہوجاتی ہین سواے سرخ پھٹکری کے کہ اسکا تجسد اور بستگی زیادہ ہی اور سبز پھٹکری کی بستگی زرد پھٹکری یعنے کسیس سے زیادہ ہی اور اسکا انطباق یعنے طبقات کا باہم چسپیدہ ہونا زیادہ ہی۔ ہر ایک قسم پھٹکری کی طبیعت مین اپنے رنگ کی طرف مائل ہی جالینوس نے توہم اس بات کا کیا ہے کہ سرخ پھٹکری کی پیدائش زرد پھٹکری سے ہی اسلیے کہ جالینوس نے ایک مرتبہ دیکھا کہ زرد پھٹکری مین سرخ پھٹکری تھوڑی سی ملی ہوئی تھی تب اوس سے سرخ پھٹکری جدا ہوکر نکال لی اور اس توہم مین جالینوس کے نظر کی **اختیار** سبز پھٹکری جو مصر کی ہوتی ہی وہ قبرسی سے زیادہ قوی ہی لیکن امراض چشم مین قبرسی کی قوت زیادہ ہی۔ بے جلاے ہوئی پھٹکری کی قوت زیادہ ہی اور جلائی ہوئی کی لطافت زیادہ ہی اور زیادہ لطیف سپید پھٹکری اور سبز پھٹکری ہی اور معتدل زرد پھٹکری ہی اور غلاظت سب سے زیادہ سرخ پھٹکری مین ہی یہی سبب ہی کہ پانی مین نہین گھلتی ہی جس پھٹکری مین زرد زرد سونے کی سی لکیرین یا چتیان ہون اوسکی قوت قریب بقوت زرد پھٹکری کے ہوگی۔ قلقطار کی عمدہ وہی قسم ہی جو بسرعت ریزہ ریزہ ہوجاے رنگ اسکا کاسی ہو اور پاکیزہ ہو یعنے میلی نہو اور پرانی نہو۔ اور زاج الحمر جسکو شحرا کہتے ہین عمدہ قسم اوسکی وہی ہی جو سخت ہو اور ایسی ہو کہ اوسمین سنہری چتیان یا لکیرین چمکتی ہون اور اوسکی قوت مثل قلقطار کے ہی۔ سوری کی عمدہ وہی قسم ہے جو مصر سے آتی ہی اور سیاہ سیاہ ریزے اوس سے جھڑتے ہین اور اوسکے اندر بہت سی تجویفین ہون یعنے سوراخ سوراخ ہون اور مزہ مین اوسکے زبونت ہو اور زبان اوسکے چکھنے سے سمٹتی ہو اسیطرح اوسکے سونگھنے سے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی **افعال و خواص** ہر قسم پھٹکری کی محرق ہی اور خشکریشہ یعنے پپڑی پیدا کرتی ہی اور قابض ہی۔ سرخ پھٹکری مین لذع بہ نسبت زرد پھٹکری کے کم ہی اور کسیس مین قبض جملہ اقسام سے زیادہ ہی اور زرد پھٹکری مین قبض معتدل ہی **اورام و بثور** قلقطار حمرہ کو نفع کرتی ہی اور اون اورام کو جو دور دور تک اور پھیلتے ہون **جراح و قروح** جملہ اقسام پھٹکری کے ترخارشت کو اور سعفہ کو مفید ہین اور قلقطار اور تمام اقسام کی پھٹکریون سے جو ناصور کیواسطے بتی بنائی جاتی ہی اوسکے رکھنے سے ناصورمین جو گوشت جلا کرتا ہی اوس جلن کو موقوف کردیتی ہے **آلات مفاصل** سورے کا شراب ملاکر حقنہ کیا جاتا ہی پس عرق النسا کو نافع کرتا ہی **اعضاے سر** نکسیر بند کرنے کیواسطے ناک مین اسکو پھونک کر پہونچاتے ہین خصوصاً زرد پھٹکری کو۔ ہر ایک پھٹکری آکلہ اور اون اورام کو جو مسوڑھے مین پیدا ہون اور ردی ہون فائدہ کرتی ہی۔ جب پھٹکری کو شہد مین پیسکر ایک بتی بنائین اور کان مین رکھین کان کے قرحہ کو اور اوس مدہ کو جو کان مین پڑگیا ہو فائدہ کریگی اور اسیطرح اگر اسکو پھونک کر کان مین کسی نے وغیرہ کے ذریعہ سے پہونچائین۔ دانتون مین جو آکلہ پیدا ہو اوسکو بھی مفید ہے

سرخ پھٹکری جسکا نام سوری مشہور ہے دانتون کو مضبوط کرتی ہے اور ڈاڑھیں جو ہل گئی ہون اونکو جما دیتی ہے۔ زاج سوختہ میں سورنجان ملاکر جب زبان کے نیچے رکھیں ضفدع اللسان کو فائدہ کرتی ہے جو قیروطی پھٹکری سے بنائی جائے خصوصاً سرخ پھٹکری کی قیروطی آکلہ دہن اور آکلہ بینی اور دونون کے قروح کو فائدہ کریگی **اعضاے چشم** زرد پھٹکری خصوصاً اور عموماً ہر ایک پھٹکری پلکون کی صلابت اور خشونت کو فائدہ کرتی ہے **اعضاے نفس** پھیپھڑے کو خشک کردیتی ہے تا اینکہ اکثر قتل کرتی ہے **سموم** ایمن قیت سمی ہے جو پھیپھڑے کو خشک کرتی ہے

**زرنیخ** جسکو ہندی مین ہرتال کہتے ہین اسکی ایک قسم سپید ہوتی ہے اوسکو گودتی کہتے ہین اور ایک قسم سرخ ہوتی ہے اور ایک قسم زرد ہوتی ہے۔ **اختیار** عمدہ ہرتال کی وہی ہے جو سرخ ہو رنگ گہرا ہو ریزہ ریزہ ہو اور پس جائے گندھک کی بو اوسمین آتی ہو اور زرد ہرتال کی عمدہ قسم وہی ہے جو سرخ ارمنی ہو سنہری رنگ کے پرت اوسمین ہون اور وہ پرت پتلے پتلے ہون جیسے زرد ابرک کی پرت ہوتی ہین **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** کل اقسام ہرتال کی عفونت پیدا کرتی ہے نفع بہت کرتی ہے اور سرخ ہرتال تحلیل قوت سے بہتر ہے **زینت** بالون کو تراش ڈالتی ہے اور زرنیخ کے ہمراہ بالخورہ پر لگائی جاتی ہے۔

**جراح و قروح** چربی ملاکر زخمون پر لگائی جاتی ہے **اورام و بثور** چربی اور تیل ملاکر تر کھجلی پر اور سعفہ تر پر اور سڑے ہوئے مقام پر لگائی جاتی ہے اور جلد کو جلا دیتی ہے اور رغن ملاکر جون کے قتل کرنے کیواسطے اور جون کے جو نشان رہجائین اونکے دور کرنے کیواسطے لگائی جاتی ہے۔ اور زرنیخ ملاکر خون کے داغ مٹانے کیواسطے طلا کیجاتی ہے اور کبھی زفت ملاکر جون کے مارنے کیواسطے لگاتے ہین **اعضاے سر** قیروطی جو ہرتال سے بنائی جائے خصوصاً سرخ ہرتال سے وہ قیروطی آکلہ دہن اور آکلہ بینی کو نفع کرتی ہے اور دونون کے قروح کو بھی فائدہ کرتی ہے **اعضاے نفس** جو لوگ کہ اونکے سینہ وغیرہ سے قیح نکلتی ہو اونکو مائی اور ماء العسل ملاکر پلائی جاتی ہے اور زرنیخ ملاکر پرانی کھانسی کیواسطے اسکی دھونی دیجاتی ہے اسیطرح جو شخص کہ اوسکی کھنکھار مین پیپ آتی ہو اوسکو بھی اسی کی دھونی دیجاتی ہے۔ کبھی ربوب کی گولیون مین بھی ہرتال کو داخل کرتے ہین **اعضاے نفض** روغن گل مین اسکو آلودہ کرکے پھنسیون پر اور

اور بواسیر کے مسون پر لگاتے ہین **سموم** ہرتال او اوڑائی ہوئی سم قاتل ہے

**زبد البحر** جسکو ہندی مین سمندر پھین کہتے ہین **ماہیت** اسکی پانچ قسمین ہین ایک اسفنجی جو ابر مردہ کے مشابہ ہے زرد رنگ و در سطبر با زہومت ہوتا ہے بو اسکی بری ہوتی ہے جیسے مچھلی مین سڑاندہ آتی ہے دوسری قسم سپیدی مائل اور بہت متخلخل جسمین سوراخ زیادہ ہوتے ہین یہ سبک ہوتی ہے اور لانبا لکڑا زم بو اوسکی بری جیسے کائی کی بو تیسری قسم کیڑون کی شکل پہ ہوتی ہے بنفشی رنگ اور شکل اسکی ایسی ہی ہوتی ہے چوتھی قسم مشابہ اون صوف کے ہوتی ہے جو میلا ہو یہ سبک ہوتی ہے اور سوراخ دار پانچوین قسم قفطری ہے جو سپید رنگ ہوتی ہے ظاہر اسکا چکنا ہوتا ہے اور باندر سے کھردری با خشونت ہو اسمین کچھ بو نہین ہوتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** جملہ اقسام سے چرک کو پاک کردیتی ہے جالی اور محرق ہے اور تیسرے قسم کی لطافت جملہ اقسام سے زیادہ ہے **زینت** جلا ہوا سمندر پھین خصوصاً تیسری قسم کا بالخورہ کیواسطے مفید ہے۔ اور قفطری یعنے پانچوین قسم کا نورہ کا جز ہے کہ بال گرا دیتا ہے اور بہق کو فائدہ کرتا ہے۔ وہ دونون قسم جو اسفنج کی شکل پر ہین اوبٹنے کی دواؤن مین داخل کیجاتی ہین اور بثور لبینہ اور چہرہ کے داغ کی دوا مین پڑتی ہے۔ باقیماندہ اقسام بال تراشنے مین بکار آمد ہین اور پانچوین قسم جو چکنی ہے دانتون کی جلا کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ دانتون کے جلا کرنیکی قوت اسمین پوری ہے **اورام و بثور** سماری ورم پر پانچوین قسم جو چکنی ہوتی ہے لگائی جاتی ہے اور گلابی رنگ کا سمندر پھین خنازیر کی دوا ہے **جراح و قروح** خارش جسمین گرجھے پڑگئے ہون اور داد کے اقسام کو مفید ہے خصوصاً وہ دو قسمین جو اسفنجی ہوتی ہین **آلات مفاصل** گلابی رنگ کا سمندر پھین موم اور روغن گل ملاکر نقرس پر لگایا جاتا ہے **اعضاے غذا** گلابی رنگ کا سمندر پھین تلی کے مرض کو مفید ہے اور استسقا کو **اعضاے نفض** گلابی رنگ کا سمندر پھین دشواری سے پیشاب آنے کو نفع کرتا ہے اور ریگ مثانہ و درد گردہ کو نافع ہے

**زنجفر** جسکو ہندی مین شنجرف کہتے ہین **ماہیت** ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکی قوت سپیدہ کی ایسی ہے اور دوسری قوم نے کہا ہے کہ اسکی قوت مثل قوت شادنج کے ہے **طبیعت** صحیح تر یہی مذہب ہے کہ شنجرف گرم خشک ہے اور شاید کہ اسکی گرمی اور خشکی آخر درجہ دوم کی ہے۔ اسکے سوا اور جو کچھ لوگون نے

کہا ہو اونکو شناخت اچھی طور پر نہین تھی **افعال و خواص** بعضون کے نزدیک اسکا قبض بہ نسبت اسکی جذب کے زیادہ قوی ہو اور بعضون نزدیک جذب اسکا اسکے قبض سے زیادہ ہو **جراح و قروح** زخمون کو مندمل کرتی ہو اور قروح مین گوشت بھر لاتی ہو سوختگی آتش کو مفید ہو اور زحصف کو یعنے اندھوریون کو **اعضاے سر** دانتون کے کرم خوردہ ہونے اور سڑ جانے کو منع کرتی ہو۔

**زجاج** آبگینہ کو کہتے ہین جسکی ہندی کانچ ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہو **زینت** دانتون مین جلا دیتی ہو اور اگر روغن زیتی کے ساتھ طلا کیجاے بال اوگا لاتی ہو **افعال و خواص** اسمین قبض ہو اور لطافت ہو **اعضاے سر** یعنے بالونکی کھوپڑی مین جو میل یا جون وغیرہ کسی ہون ہوتی ہین انکو صاف کردیتی ہو جسوقت سرکو اس سے دھوئین دانتونمین جلا پیدا کرتی ہو **اعضاے چشم** آنکھونمین جلا کرتی ہو اور سفیدی چشم کو دور کردیتی ہو زجاج سوختہ مین قوت زیادہ ہو **اعضاے نفض** پسی ہوئی کانچ اور جلی ہوئی سنگ مثانہ اور سنگ گردہ کو زیادہ مفید ہو جب کسی شراب کے ساتھ ملائی جاے۔

**زرنب** جسکو ہندی مین برتھی کہتے ہین **ماہیت** چھوٹی چھوٹی شاخین تکی تیلی اور گول ہوتی ہین تنکے سے لیکر قلم کی حد تک موٹی ہوتی ہین سیاہ زردی مائل مزہ کچھ نہین اور نہ بو اور جو تھوڑی سی بو آتی ہو تو خوشبو جیسے اترج کی بو اور قوت اوسکی جوز بویہ کی قوت ہو لیکن اسکی لطافت جوز بویہ سے کچھ کم ہو اور کبھی دارچینی کے بدلے قرار دیجاتی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک **خواص** اسمین قبض ہو اور ریاح کی تحلیل کرتی ہو **اعضاے سر** پانی ملا کر اسکی ناس لیجاتی ہو روغن گل بھی اسمین شریک ہوتا ہو سردی سے جو درد سر ہو اوسکے واسطے **اعضاے غذا** معدہ اور جگر بارد کو نفع کرتی ہو **اعضاے نفض** شکم کو بستہ کرتی ہے۔

**زبد** جسکو ہندی مین مکھن کہتے ہین **طبیعت** درجہ اول مین گرم تر ہو اور رطوبت اسکی حرارت پر فوقیت رکھتی ہو **افعال و خواص** منضج ہو اور محلل ہے مرخی ہے۔ تحلیل اسکی ایسے بدن مین جو سختی نرمی مین متوسط ہو سخت بدن مین نہین ہوتی ہے اور نرم بدن مین اسکی تحلیل بسہولت ہوتی ہو۔ دخان اسکا مجفف ہو اور قبض بہ نرمی پیدا کرتا ہو درد مین جو مادہ اعضا کی طرف گر رہا ہو۔ سکون پیدا کرتا ہو **زینت** بدن پر اسکا طلا کیا جاتا ہو پس غذا کو اچھی طرح قبول کرتا ہو فربہی لاتا ہو **جراح و قروح** پٹھے کی جراحت کو نفع کرتا ہو اور قرحہ کو بھر لاتا ہو اور چرک وغیرہ سے پاک کردیتا ہو **اعضاے سر** بعض اور دوائین ایسی ملائی جاتی ہین جو جراحات حجاب مانع کو مفید ہون او اون جراحات کو جو کان کی جڑون مین ہون خواہ پٹہ بنیچی مین اوگنجھ مین او اون دواؤن مین جو مسوڑھیکے ورم کی ہون اور قلاع کی دواؤنمین بھی اسکو ملاتے ہین۔ لڑکونکے دانتون کی جڑونمین جب اسکا طلا کرتے ہین بہ آسانی دانت نکل آتے ہین **اعضاے نفس** سردی اور خشکی سے جو کھانسی آتی ہو اوسکو نفع کرتا ہو خصوصاً با دام و شکر ملا کر۔ اسیطرح ذات الجنب و رذات الریہ کو فائدہ کرتا ہو نفث یعنے کھنکھار وغیرہ کی طرف سے جو چیز نکلتی ہو اوسکے نکلنے مین آسانی کردیتا ہو اور اوسمین نضج پیدا کرتا ہو اسیطرح ہمراہ روغن بادام کے نضج پیدا کرنا اسکا زیادہ ہو لیکن تنہا زبد مین تنقیہ کی قوت کمتر ہو بہ نسبت نضج پیدا کرنے کے اور شکر کے ہمراہ معاملہ برعکس ہو یعنے نضج پیدا کرنیکی قوت زیادہ تنقیہ سے ہو۔ نفث الدم کو منع کرتا ہو اور مدہ جسکی کھنکھار مین آتا ہو جب اسکا لعوق بقدر ڈیڑھ اوقیہ کے ہمراہ شہد کے چاٹا جائے مفید ہوگا **اعضاے نفض** ملین ہو اور بکثرت اسکا استعمال کرنا مسہل ہو۔ اورام گرم اور صلب اوی جو آنتون مین اور رحم مین و انثیین مین ہون اون کیواسطے اسکا حقنہ دیا جاتا ہے مثانہ کے منہ مین جو پھوڑے ہون اونکے ادویہ مین داخل کیا جاتا ہو۔ **سموم** اقسام زہر کی مقاومت کرتا ہو اور سانپ کے کاٹنے پر اسکو طلا کرتے ہین۔

**زفت** جسکو ہندی مین رال بھی کہتے ہین **ماہیت** مشہور ہو اور دو قسم کی ہوتی ہو دریائی سیاہ رنگ گیلی ہوتی ہو معجونون مین داخل کیجاتی ہو اور یہ از قبیل قار ہو۔ اور پہاڑی خشک ہوتی ہو خشکی ایک قسم درخت تینوب سے بہ کر برآمد ہوتی ہو۔ اور بہت سی قسمین ہین جو صنوبر کے درخت سے نکلتی ہین پہلے پہلے تو گیلی ہوتی ہین بعد اسکے پکا کر خشک کرلیجاتی ہین۔ اکثر جو زفت پائیجاتی ہو وہ تینوب کے درخت سے نکلی ہوئی ہو اور وہ درخت چھوٹی قسم صنوبر کی ہو روغن زفت قریب قریب قطران کے ہو طریقہ اوسکے بنانے کا یہ ہو کہ جسوقت زفت کو پکانے لگین روغن کو ٹپکا دین یا جس برتن مین اوسکو پکاتے ہون اوسکے منہ پر تھوڑا سا صوف لٹکا دین تاکہ اسکے بخارات سے تر ہو جاے جب تر ہو جاے کسی دوسرے برتن مین اوسکو نچوڑ لین بس یہی روغن ہے۔ علاوہ بران یہ بھی ممکن ہو کہ اوس روغن کو قرع انبیق مین ٹپکا ئین کہ یہ ٹپکانا اوس طریقہ سے بہتر ہو جو اوپر لکھا گیا اور جو میل وغیرہ پکاتے وقت اوپر

چڑھتا ہے اور روغن مین حل جاتا ہے اوس سے بھی حفاظت ہو جاتی ہے **افعال و**
**خواص** منضج ہے اخلاط غلیظہ کا اور خوب جلا کرتا ہے مسخن ہے اور زفت تازہ و
تر مین نضج دینے کی قوت زیادہ ہے اور زفت یابس مین تجفیف کی شدت ہے
اور مرہم کی دواؤن مین پڑتا ہے **زینت** ناخون کی سپیدی کو دور کرتا ہے -
خون کو بطرف اعضاے کھینچ لاتا ہے پس اعضا کو فربہ کر دیتی ہے خصوصاً اگر
بار بار بدن پر پسی جاے اور دفعۃً بہت درشتی سے چھوڑائی جاے قدم کے
پھٹ جانیکے مقام پر اسکو طلا کرتے ہین اور دیگر اعضاے شقاق پیٹھ کا زخم ناف
کو دور کر دے - بخور رہ پر جب اسکا ضماد کرین بال دکالاتی ہے اورام و ثوم
اورام صلبہ کو نرم کرتی ہے خصوصاً زفت رطب - آرد جو ملا کر خنازیر پر لگائی جاتی
ہے - اگر گندھک یا پوست درخت تینوب زفت مین ملا کر طلا کرین نملہ کے پھیلنے
کو منع کرتی ہے - نیز جن زخم ہون اونکو دفع کرتی ہے **جراح و قروح** واد کے جملہ
اقسام کو دور کر دیتی ہے - جو قروح بہت گہرے ہون اونمین گوشت دکالاتی ہے
خصوصاً دقاق کندر اور شہد کے ہمراہ - اور جو قروح ایسے ہون کہ اونمین
رطوبات فاسدہ بھرے ہون اونکا تنقیہ کر دیتی ہے - زفت یابس مین
زخمون کے خشک کرنیکی قوت زیادہ ہے اور اسیطرح زفت یابس پھوڑون مین
خشکی پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** اورام عضل کو نفع کرتی ہے —
**اعضاے سر** خشک اور تر دونون قسم کی زفت سر کے قروح کیواسطے
اچھی دوا ہے **اعضاے چشم** زفت کا دھوان ہدب العین یعنے بھوؤن کی
درازی مو کو درست کر دیتا ہے اور پلکون کے بال دکالاتا ہے اور ڈھلکے کو روک
دیتا ہے اور جو قرحہ آنکھ مین پڑے ہون اونکو بھر لاتا ہے بصارت مین تیزی
پیدا کرتا ہے **اعضاے نفس** کھانسی جو سرد خشک ہو اوسکو نفع کرتی ہے
خصوصاً بادام اور شکر ملا کر اسیطرح ذات الجنب اور ذات الریہ کو مفید ہے
اور نفث کے نکلنے مین آسانی کر دیتی ہے اور اوسمین نضج پیدا کر دیتی ہے اسیطرح
روغن بادام کے ہمراہ - اور نضج دینا اسکا زیادہ ہے مگر تنہا زفت مین تنقیہ
کمتر ہے بہ نسبت نضج دینے کے اور شکر کے ہمراہ معاملہ بالعکس ہے اور نفث الدم
کو منع کرتی ہے اور دررہ کے تھوکنے کو روکتی ہے جسوقت بقدر ڈیڑھ اوقیہ کے
زفت کو شہد ملا کر تناول کرین مترجم بیانتک جو عبارت اعضاے نفس
کی سرخی سے لکھی گئی بالکل مکرر معلوم ہوتی ہے اور سادسی عبارت سے ملتی ہے جو
زبدہ کے اعضاے نفس کے بیان مین گذر چکی ہے اور تکرار عبارت کا سبب

معلوم نہین کاتب کی غلطی تو معلوم نہین ہوتی شاید اصل نسخہ مین کوئی
خلل آ گیا ہو **متن** زفت رطب کو جسوقت خشک پیلنگا ملین تو فائدہ
کریگا **اعضاے نفض** ملین ہے اور بہت استعمال کرنا اسکا بقدر کثیر دست لاتا ہے
اورام گرم اور اورام صلب سوداوی کیواسطے جو امعا اور رحم اور مثانہ مین
ہون اسکا حقنہ دیا جاتا ہے - مرض خانہ کی جراحات کی دوا ہے اسمین بھی نفع ہے
زفت کو شقاق مقعد پر کسی چیز مین پیسکر لگاوین شقاق مقعد کو نفع کرتا ہے معلوم
زہرون کی سمیت کا مقابلہ کرتا ہے اور سانپ کا ٹے کا اپر اگر اسکا طلا کرین تو نفع ہے
**زعفران** اسکو ہندی مین کیسر کہتے ہین **ماہیت** اچھی زعفران وہی ہے جو
تازی اور خوش رنگ خوشبو ہو اور اوسکے ریشہ پر جو فصل بال کے ہوتا ہے وہ تھوڑی سی
سپیدی ہو مگر بہت سپیدی نہو ریشہ اوسکا بھرا ہوا ہو یعنے کھوکلا نہو اور ریشہ
پورا ہو اوسکے ٹکڑے نہوگئے ہون یا نمی مین اسکے رنگ اوسکا جلد نہ چھوٹے
اور سپید رنگ کی ہو جسمین بو اور رنگ نہو خراب ہو جاتے ہین ہو ریزہ ریزہ
ہوکر ٹوٹ نہ جاے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم اور پہلے درجہ مین خشک ہے
**افعال و خواص** بعض ہے محلل ہے منضج ہے اسلیے کہ اسمین قبض موجود ہے
حرارت اسکی معتدل ہے مفتح ہے - جالینوس نے دعا ہے کہ حرارت اوسکی قوی ہے
اوسکے قبض سے اور روغنی اوسکے مسخن ہے اور زردا فیلات ہے کیونکہ زعفران کسی
کی اعانت یقیناً نہین کرتی بلکہ اخلاط کو اونکے مقدار موجودگی برابری پر محفوظ رکھتی
ہے اور عفونت کی اصلاح کرتی ہے اور احشا یعنے اعضاے اندرونی کی تقویت کرتی ہے
**زینت** رنگ کو خوشنما کر دیتی ہے جب پلانے مین اسکا استعمال کیا جاے
اورام و ثبورادام کی تحلیل کر دیتی ہے ورم حمرہ پر اسکا طلا کیا جاتا ہے -
**اعضاے سر** درد سر پیدا کرتی ہے اور سر کو مضر ہے خمار کیواسطے منضج ہے سبات
پیدا کرتی ہے اور نیند بھی پیدا کرتی ہے حواس مین کدورت پیدا کرتی ہے -
جسوقت شراب مین اسکو ملا کر پلائین اسقدر نشہ کرے گی کہ آدمی آپے
سے جاتا رہے - اور رعونت مین پڑ جاے کان مین جو ورم گرم ہو
اوسکو نفع کرتی ہے **اعضاے چشم** آنکھ مین جلا کرتی ہے جو نزلہ آنکھ مین اوترتا
ہو اوسکے اوترنے کو منع کرتی ہے - غشاوہ یعنے جھلی آنکھ مین نہین پڑنے دیتی ہے
زرقت یعنے کبودی جو بیماریون کے سبب سے آنکھ مین آ جاتی ہے اوسکے دور
کرنے کیواسطے بطور سرمہ کے اسکو لگاتے ہین **اعضاے نفس و صدر**
مقوی قلب ہے مفرح ہے - جس شخص کو برسام کا مرض ہو یا خصوصاً مین

گرفتار ہو اور اوسکے سُلانے کیواسطے سونگھائی جاتی ہی خصوصاً روغن زعفران
کہ موم قوی ہی۔ سانس کی آمدرفت مین آسانی پیدا کرتی ہی آلات نفس کی
تقویت کرتی ہی **اعضاے غذا** امتلی پیدا کرتی ہی اشتہا کو ساقط کردیتی ہی
اسلیے کہ زعفران کو اوس ترشی سے سودا کی جو بروقت اشتہا کے ہوتی ہی مخالفت
اور ضد ہی لیکن زعفران معدہ اور جگر کی تقویت کرتی ہی بسبب اپنی حرارت
کے اور اوس قوت کے جس سے دباغت معدہ کی کرتی ہی اور بسبب قبض کے
جو اسمین ہی اور ایک قوم نے کہا ہی کہ زعفران طحال کیواسطے اچھی چیز ہی **اعضاے**
**نفض** باہ کو برانگیختہ کرتی ہی ادرار بول کرتی ہی صلابت رحم کو اور رحم کے
ملجانے کو اور قروح خبیثہ جو رحم مین ہون اونکو نفع کرتی ہی جسوقت ہمراہ موم
اور زردی بیضہ کے زعفران مع دو چند وزن اوسکے روغن زیت کے استعمال
کیا جاے بعض طبیبون نے کہا ہی کہ اگر زعفران کو وہ عورت پی لے جسکو بڑی مد
سے دردزہ کی تکلیف ہو فوراً لڑکا پیدا ہو جاے گا سموم کہتے ہین کہ تین مثقال
زعفران کو جو شخص تناول کرے اسقدر تفریح زیادہ کریگی کہ آخر وہ شخص مرجائیگا
جیسے شادی مرگ سے آدمی مرجاتا ہی **ابدال** بدل اسکا ہموزن اوسکے قسط
شیرین ہی اور چہارم وزن اوسکے پوست سلیخہ لیتے بیخ سب ہے۔
**زنجار** جسکو ہندی مین زنگار کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہی طریقے
اسکے بنانے کے بہت سے ہین اور خلاصہ سب کا یہی کہ تانبے پر کائی یا
سبز رطوبت جم جاے سرکہ کے ذریعے یا تانبے کے برادہ پر سرکہ چھڑکنے سے
کہ اوسکے بعد اوس برادہ کو تری کے مقام مین دفن کردین خواہ جس برتن مین
سرکہ بھرا ہو اوسکے منھ پر تانبے کا برتن اوندھا کرکے رکھیں اور اتنے دنون
تک رہنے دین کہ زنگار پیدا ہو جاے بعد اوسکے زنگار کو اوس برتن سے چھیلکر
جھڑا لین یا تانبے کے برادہ مین نوسادر ملاکر تری مین دفن کردین بس یہی
سب طریقے زنگار بنانے کے مشہور ہین۔ ایک اور طریقے سے بہت لطیف زنگار
بنایا جاتا ہی وہ یہ ہی کہ سرکہ کشید کیا ہوا (جیسے عرق نعناع) کو تانبے کے برتن
خواہ دیگچے وغیرہ مین رکھکر تانبے کے دستہ سے کہ لکڑی چوب مین پیسنا شروع کرین
تاکہ پیستے پیستے اوسمین سبزی آجاے پھر اسمین پھٹکری اور نمک تھوڑا سا
ڈالکر دوبارا پیسنا شروع کرین جب گاڑھا ہو جاے اور یکجا ہو جاے خواہ
یکجا کرکے اوسکو سکھا لین بعد اسکے پھر اوسپر سرکہ مقطر اور لڑکون کا پیشاب چھڑک
کر تھوڑی دیر چھپین اور تری کی جگہہ پر رکھدین بعد اسکے اوسکو یکجا کرکے سکھا لین

کبھی اون سخت پتھرون پر جو تانبے کے معدن مین ہوتا ہی زنگار خودبخود پیدا
ہوا کرتا ہی اور کبھی معدن مس مین زنگار بھی پایا جاتا ہی **اختیار** بہتر قسم زنگار
کی وہی ہی جو معدنی ہو اور قوی زیادہ وہ زنگار ہی جو توبال یعنے دیگ سے او
سنگ اسخ سے بنایا جاے۔ سرکہ سے بنایا ہوا زنگار زیادہ نرم ہوتا ہی بہ نسبت
اوس زنگار کے جو نوسادر سے بنایا جاے **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک
ہی **افعال و خواص** بڑا جلا کرنیوالا ہی اور سخت اور نرم دونون طرح کے
گوشت کو گلا دیتا ہی قیروطی بنانیسے اسکی تیزی مین تعدیل ہو جاتی ہی پھر اسمین
تخفیف رہجاتی ہی اور لذع نہین کرتا **جراح و قروح** جو قروح کہ زیادہ اونکا
پھیلتا ہو اوسکے پھیلنے کو منع کرتا ہی گوشت کو زخم سے بھرلاتا ہی جب قروح مین
پڑے۔ جو قروح چرکین ہوں اونکا چرک دور کردیتا ہی۔ زنگار ہمراہ ظروف
اور علک الانباط کے اوس کھجلی کی دوا ہی جسمین نخار پڑگئے ہون اور برص او
بہق کی بھی دوا ہی **اعضاے سر** جو زنگار نوسادر اور پھٹکری اور سرکہ
سے بنایا گیا ہو جب اوسکو پیسکر ناک مین پھونکنے کے ذریعہ سے پہونچائین
اور منھ مین پانی بھرلین تاکہ حلق تک زنگار نہ پہونچنے پاے اس ترکیب سے ناک
کی بدبو اور جو خراب زخم ناک مین ہون سب دفع ہو جائینگے۔ اوس کا زنگار
جو سرکہ سے بنایا جاے مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہی اور اسی زنگار کی قیروطی مسوڑھے
کے ورم کو فائدہ کرتی ہی اور اسیطرح تانبے کا زنگار **اعضاے چشم**۔
پلکون کے موٹے ہونے کو اور پلکون کے بعد، اور بھاری ہونیکو کہ اٹھانے کے
اونکو نہ سکین فائدہ کرتا ہی۔ اور آنکھ مین جلا دیتا ہی قروح چشم کی دواؤنمین داخل
کیا جاتا ہی آنسو بہ کثرت بہاتا ہی۔ جب زنگار سرمہ مین داخل کرکے آنکھ مین لگایا جاے
تدبیر صائب یہ ہی کہ پہلے آنکھ کو اسفنج سے گرم پانی مین ڈبو کر سینک دین **اعضاے النفض**
بواسیر کی دوا مین داخل کیا جاتا ہی اور اسکی بتی اشق ملاکر بواسیر مین رکھی جاتی ہے
**زبرۃ النحاس** یہ ایک چیز ہی جیسے نمک یا کف وانہ وانہ اسکے تانبے کو گرم
کرنیسے پیدا ہوتے ہین **افعال و خواص** بعض ہی اکال ہی لذاع ہے۔
**جراح و قروح** گوشت زائد کو سڑا دیتی ہی **اعضاے سر** قروح گوشت
کی خشک کرنیوالی دواؤنمین داخل کیجاتی ہی سپید قسم اسکی جب اوسکو پیسکر کان
مین پھونکنے کے ذریعہ سے پہونچائین کری گوش کا جو مرض پرانا ہو اوسکو دور
کردیتی ہی خشک پر اسکو شہد ملاکر لگاتے ہین بیل دن اور اورام کو جو نرم گوشت مین
حلق کے ہون اور ورم لہات کو دور کردیتی ہی **اعضاے نفض** چار بواسیر

جو برابر ڈیڑھ ماشہ کے ہیں اگر پلائی جائے خلط غلیظ کا اسہال کرتی ہے اور زرداب کو نکال دیتی ہے بواسیر کو خشک کرنے والی دواؤں میں اور قروح مقعد کے ادویہ میں داخل کیجاتی ہے

**زوفرا** ایک درخت ہے جسکے دانے انجدان کے مشابہ ہوتے ہیں انکو جرا کہتے ہیں مشابہ سداب کے ہوتا ہے اور اس درخت کو دنیا رو کہتے ہیں طبیعت گرم خشک ہے **افعال وخواص** نفخ کی تحلیل کرتی ہے **اعضائے نفض** بیخ اوسکی اور تخم اوسکا منی کے خشک کرنے میں سداب کی قوت سے مشابہ ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے میں اسکا پلانا اور لگانا دونوں مفید ہیں۔

**زرین درخت** بعض آدمی اسکو آزاد درخت بھی کہتے ہیں **آلات مفاصل** عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** اسکی پتی کا عرق میفختج ملا کر اگر دشواری سے پیشاب آتا ہو یا حیض کے آنے میں دشواری ہو اور پلایا جائے فائدہ کریگا۔ جو خون مثانہ میں بستہ ہو گیا ہو اوسکو نکال دیتا ہے **سموم** ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتا ہے۔

**زعرور** بفتح زائے معجمہ وسکون عین مہملہ مشہور پھل ہے ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے جسکی گٹھلی تین تکی ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی وہ ہے جسکو یونانی زبان میں انفیلس اور سطافیون کہتے ہیں اور اکثر اسکا نام خبگی سیب بھی کہتے ہیں اسکا درخت سیب کے درخت سے پتوں میں مشابہ ہوتا ہے مگر اوس سے چھوٹا ہوتا ہے مزہ پھیکا **خواص** قابض ہے اور تخمہ سے قبض اسکا زیادہ ہے صفرا کو تسکین دیتا ہے سیلان رطوبات جمیع اقسام کو ہر ایک پھل سے زیادہ بند کر دیتا ہے **اعضائے صدر** انفیلس سے درد سر پیدا ہوتا ہے **اعضائے غذا** انفیلس معدہ کیواسطے خراب چیز ہے **اعضائے نفض** حبس طبیعت کرتا ہے مگر پیشاب کو بند نہیں کرتا ہے

**زبل** جسکو ہندی میں مینگنی یا گوبر وغیرہ کہتے ہیں **ماہیت** مختلف قسم کی ہوتی ہے جس حیوان کا فضلہ ہو اوسی کا اوسمیں اثر ہوتا ہے بلکہ ایک ہی قسم کے حیوان کے اشخاص کا فضلہ بھی طرح طرح کا ہوتا ہے خصوصاً آدمی کا فضلہ اختیار بطح کی بیٹ کا استعمال جائز نہیں ہے کہ اسمیں حرارت بافراط ہے باز اور جرہ اور باشہ اور اسیطرح سب شکاری چڑیوں کی بیٹ کا بھی استعمال نہیں ہوتا ہے اسلیئے کہ حرارت اسکی بافراط ہے طبیعت کسی قسم کی زبل تبرید اور ترطیب نہیں پیدا کرتی ہے کبوتر کی بیٹ بہت زیادہ گرم ہے بنسبت اور جانوروں کی بیٹ کے جنکا استعمال ادویہ میں کیا جاتا ہے صحرائی چڑیاں

اونکی بیٹ نقصان اور کمی رکھتی ہے بہ نسبت پالی ہوئی چڑیوں کے اور بار کش جانوروں کے فضلات کمزور ہیں جیسے چرنیوالونکے **افعال وخواص** بکری کی مینگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی ہر ایک سیلان خون پر لگائی جاتی ہے پنجال کبوتر کو جلا کر اور بے جلائے ہوئے یہ بھی ہر ایک سیلان خون پر لگائی جاتی ہے پنجال کبوتر جلد کی سرخ کرنیوالی دواؤں میں داخل ہے اور آردجو ملا کر محلل ہے بھیڑ کی مینگنی جلانے سے لطیف زیادہ ہو جاتی ہے اور گرمی اسکی نہیں بڑھتی **زینت** بھیڑ کی مینگنی سرکہ ملا کر مسوں پر لگائی جاتی ہے ثالیل ہوں یا مسری ہوں یا توتی ہوں۔ ٹڈی کی بیٹ کلف اور بہق پر لگائی جاتی ہے زرزور کی مینگنی جسکو سفر چین کہتے ہیں بشرطیکہ دھان کے کھیت میں چری ہو وہ بھی یہی فائدہ کرتی ہے اسیطرح فردون ایک جانور ہے اوسکی مینگنی اور گوہ کی مینگنی رنگ کو خوشنما کر دیتی ہے خصوصاً پہاڑی گوسفند کی مینگنی کو جلا کر بالخورہ پر رکھتے ہیں اسیطرح چوہے کی مینگنی وہ چوہا جو بہت بڑا ہو کبوتر کی بیٹ رنگ کو خوشنما کرنیوالی دواؤں میں داخل ہے۔ گوہ کا فضلہ چھائیں کو دور کر دیتا ہے اسکو ہمنے بھی تجربہ کیا ہے اور اورام و ثبور کاسے بیل کا گوبر سرکہ ملا کر اون پھوڑوں پر رکھا جاتا ہے جنکا مادہ گرم ہو پس اوس حرارت میں سکون پیدا کرتا ہے بھیڑ کی مینگنی اور بکری کی مینگنی سرکہ ملا کر آگ سے جلے ہوئے مقام پر بھی جاتی ہے اور موم اور روغن گل بھی اوسمیں ملانا چاہیے۔ کبوتر کی بیٹ شہد اور السی ملا کر آتشک کے دانوں پر پیپڑی ڈالنے کیواسطے اور آگ کے جلے ہوئے مقام پر لگائی جاتی ہے۔ گوسپند کی مینگنی نفس جلد کیواسطے مفید ہے کبوتر کی بیٹ و چوزکی بیٹ داد پر لگائی جاتی ہے اور اسیطرح زرزور کی بیٹ جو دھان کے کھیت میں چرتا ہو **جراح قروح** کتے کی بیٹ جو ہڈیوں کے کھانیکے بعد برآمد ہو پرانے قروح کو نفع کرتی ہے **آلات مفاصل** گائے کا گوبر عرق النسا پر ضماد کیا جاتا ہے بکری کی مینگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی مینگنی سور کی چربی ملا کر نقرس پر اور عرق النسا پر لگائی جاتی ہے۔ سور کی بیٹ جو خشک ہو گئی ہو سرکہ ملا کر عضل کی سستی اور کمزوری کیواسطے لگائی جاتی ہے اور قیروطی ملا کر التوائے عصب پر اور صلابات کے جملہ اقسام پر لگائی جاتی ہے کبوتر کی بیٹ وجع مفاصل پر۔ بکری کی مینگنی بھی صلابات مفاصل پر اور مفاصل کے ورم پر منجملہ مجربات کے ہے خصوصاً گرم پانی ملا کر جب مینگنی کو اسمیں جیسیں اور لگائیں اور یہ دوا مجربات جالینوس سے ہے اسیطرح آردجو کے ہمراہ اور یہ دوا استسقا کے

واسطے مناسب ہے جسکا گوشت سخت ہو اور جلد کے نیچے مخفی ہو اور پتلا ہو گیا ہو **اعضاے سر** سرگین خر تازہ نکسیر قوی مین سونگھایا جاتا ہے پس رک جاتی ہے یا اسکو نچوڑ کر ایک قطرہ ناک مین ڈال دیتے ہین جب بھی نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ کبوتر کی بیٹ سعفہ کو مفید ہے۔ جالینوس کہتا ہے مین چرنے والے کبوتر کی بیٹ کو تخم بالم ملا کر اس درد سر مین استعمال کرتا ہون جسکا نام بیضہ ہے پس درد سر زائل ہو جاتا ہے۔ گائے کا گوبر ان اورام پر لگایا جاتا ہے جو پس گوش پیدا ہون **اعضاے چشم** فضلہ گوہ اور سوسمار اور تماح یعنے بجو کا سپیدی چشم پر لگایا جاتا ہے فضلہ خطاف یعنے شپرہ بیاض چشم کیواسطے عجیب اثر کرتا ہے اسکا تجربہ خود مین نے کیا ہے **اعضاے تنفس و صدر** سور کی مینگنی پانی یا شراب ملا کر نفث الدم کو مفید ہے اور پہلو کے درد کو کتے کی بیٹ جسنے ہڈیان کھائی ہون جبڑے پر خناق کیواسطے لگائی جاتی ہے اسیطرح چھوٹے لڑکون کا فضلہ اور اتنا فائدہ کرتی ہے کہ بیشتر اوقات فصد کی حاجت نہین رہتی جب کسی لڑکے کے فضلہ کا اسطرح پر ضماد کرنا مطلوب ہو واجب ہے کہ اسکو ردی ترمس کے ہمراہ کھلائین تاکہ بدبو کم ہو جائے۔ گائے کا گوبر سل کے مرض مین پھیپھڑے وغیرہ پر اسکی دھونی دیجاتی ہے۔ **اعضاے غذا** بکری کی مینگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی بعض ادویہ ملا کر یرقان کیواسطے مجرب ہے اور استسقا کیواسطے ضماد کرنے اور پلانے دونون طرح سے مگر اسکا ضماد کرنا خواہ اور طرح سے لگانا جب چاہیے تو دھوپ مین بٹھلا کر کیا جائے **اعضاے نفض** بیل کا گوبر رحم کے اونچے ہو جانیکے واسطے اسکی دھونی دیجاتی ہے بکری کی مینگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی بعض ادویہ کے ہمراہ پلانے سے ادرار حیض کرتی اور اسقاط بھی کر دیتی ہے اور تلی کی سختی کی تحلیل بھی کر دیتی ہے۔ اور خشک بھی مینگنی پیس کر رحم سے جو رطوبات جاری ہون اسکے بند کرنے کیواسطے اسکا حمول کیا جاتا ہے خصوصاً ہمراہ کندر کے اور یہ بھی مجرب ہو چکا ہے۔ مرغی کی بیٹ قولنج کو مفید ہے بھیڑیے کی بیٹ یہ بھی اس قولنج کو مفید ہے جو ورم سے نہ عارض ہو کہ اسکو پانی مین گھول کر یا کسی جوشاندہ مین ملا کر پلائین یا سلاقہ ادویہ مین داخل کر دین خصوصاً وہ بیٹ جو کانٹون کے کھانے سے یا مقل کے درخت کو جڑ سے چرنے کے بعد برآمد ہوئی ہو اور سپید ہو اس مین ہڈیان ہون کہ ایسی بیٹ قولنج کو بہت مفید ہوتی ہے کہ اگر ایسی بیٹ کو بھیڑیے کی کھال مین لپیٹ کر خواہ اپنے فتیلہ مین اسکو داخل کرے جو بکری کی دم کے بالون سے بنایا گیا ہو یا اونٹ کی کھال مین اس بیٹ کو لپیٹ کر مریض کے بدن پر لٹکائین جب بھی قولنج کو دور کر دیتی ہے۔ یا ایسی تدبیر کرین جسطرح جالینوس نے کیا تھا کہ اس بیٹ کو ایک چاندی کی ڈبیا مین بند کر کے مریض کے بدن پر سے لٹکایا تھا واجب ہے کہ اس بیٹ کی تعلیق تمام تہیگاہ پر کیجائے پس درد قولنج کو فائدہ کرے گی اگر اس بیٹ کو بروقت سکون درد کے پلائین خواہ اور طرح استعمال کرین دوبارہ درد ہونے کو منع کرے گی بموجب مشاہدہ جالینوس کے اور ہرگز پھر درد نہوگا یا رفتہ رفتہ اس مین کمی ہوتے ہوتے اخیر کو مٹ جائے گا۔ گدھے کے لید کی دھونی سے اسقاط ہو جاتا ہے۔ چوہے کی مینگنی کندر اور شراب مین ملا کر پلانے سے پتھری ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور حمول کرنیسے اسکے بچونکو دست آتے ہین کبوتر کی بیٹ درد قولنج کو دفع کرتی ہے جب حقنہ مین داخل کیجائے۔ جس کتے نے ہڈیان کھائی ہون اسکی بیٹ قرح امعا پر اور اسہال کو فائدہ کرتی ہے حقنہ مین پڑے یا پلائی جائے اسطرح پر کہ دودھ کو لوہے کے ٹکڑے خواہ سنگریزہ پر ڈالکر جوش دین اور اسی دودھ مین اس بیٹ کو ملا کر پلائین۔ ہاتھی کی لید اگر مست ہو تو ذرا تھوڑی سی مقدار اسکی لیکر حمول کیا جائے۔ عورت کو حاملہ ہونے دے گا جیسا لوگ کہتے ہین سموم بکری کی مینگنی خصوصاً سرکہ مین پکا کر یا شراب مین جوش دے کر ہوام کے کاٹنے پر لگائی جاتی ہے بلکہ بموجب شہادت جالینوس کے کبھی سانپ کے کاٹنے کو بھی فائدہ کرتی ہے۔ جنگل کا چرنے والا گدھا اسکا فضلہ جو خشک ہو گیا ہو بچھو کے کاٹنے کے واسطے اچھی دوا ہے مرغی کی بیٹ تریاق ہے فطر کے کاٹنے کے خناق سے اسکا تجربہ بھی ہم کر چکے ہین کہ بعد اسکے استعمال کے ایک خلط بالزوجت اور غلیظ تھوکتے تھوکتے صحت ہو جاتی ہے۔ بکری کی مینگنی مین قوت جاذبہ ہے کہ زنبور کے زہر کو کھینچ لیتی ہے۔ گائے کے گوبر سلگانے سے پسو اور مچھر بھاگ جاتے ہین۔

**زیتون۔ ماہیت** اسکی مشہور ہے زیت کبھی تو زیتون خام سے نچوڑا جاتا ہے اور کبھی اس زیتون سے جو پختگی مین اپنی مراد پر پہونچ گیا ہو۔ زیت انفاق وہی ہے جو خام زیتون سے نچوڑا گیا ہو اور کبھی زیتون سرخ سے جو گدر ہو یعنے خامی اور پختگی کے بیچ مین ہو اس سے نچوڑا جاتا ہے اور اسکا فعل متوسط ہے

نچ میں دو چیزوں کے یا نچ میں دونوں قسم کے زیت کی جو خام اور پختہ سے بنتی ہی جائین زیت کی ساخت کبھی زیتون بستانی سے ہوتی ہی اور کبھی جنگلی زیتون سے پرانے زیت کی قوت ضماد مین مثل روغن بید انجیر کے ہی یا روغن تخم روغن غوہنز کے مگر یہ تیل زیادہ گرم ہی اور انکا فعل قریب زیت کے فعل کے ہی۔ اگر زیتون کی شاخون کا اور پتون کا جلانا منظور ہو لازم ہی کہ اُسپر شہد لگا دین اختیار بہترین زیت صحیح اور تندرست آدمیون کے واسطے زیت انفاق ہی جنگلی زیتون کا گوندہ بھی اچھا ہی جو زبان پر لذع پیدا کرے اور اگر زبان کو نہ چھیلے تو اسمین کچھ فائدہ نہین طبیعت زیت انفاق پہلے درجہ مین سرد خشک ہی اور روفس حکیم کہتا ہی کہ اس مین رطوبت فضلیہ ہی۔ اور زیت پختہ زیتون کا اسمین گرمی باعتدال ہی اور مائل برطوبت ہی پھر اگر دھو ڈالا جاے پس رطوبت اور یبوست مین معتدل ہوگا اور حرارت اُسکی معتدل ہو جائیگی۔ خلاصہ یہ ہی کہ پختہ زیتون گرم ہی اور زیت جو اُس سے نکالا جاتا ہی اُسکی رطوبت معتدل ہی اور کچا زیتون سرد ہی اور لکڑی اُسکی اور برگ زیتون خام دونون سرد ہین۔ جب زیت انفاق بہت پرانا ہو جاے زیتون شیرین کی طبیعت مین آجاے گا افعال و خواص زیت کے جملہ اقسام مقوی بدن ہین حرکات جسم مین نشاط پیدا کرتے ہین حرارت کو بجھا دیتے ہین۔ زیت صحرائی زیتون کا تانبے کے برتن مین اتنا پکایا جاے کہ بستہ ہو کر جم جاے اب طبیعت مین قریب عفص کے ہو جاتا ہی۔ پانی زیتون ملح کا آب نمک سے زیادہ قوی تنقیہ مین ہی۔ بہترین زیت صحیح اور تندرست آدمیون کے واسطے زیت انفاق ہے۔ پرانے زیت کی حدت لذع کی حد تک نہین پہونچتی ہی۔ زیتون بھی اُس قسم کی چیز ہی جو غذا بدن مین کم بنتی ہی زیت صحرائی زیتون کا تپ بلسہری کیواسطے اچھی دوا ہی اور بدن میں ملنے سے زیادہ پسینہ نکلنے کو منع کرتا ہے۔ صحرائی زیتون کا زیت مثل روغن گل کے اکثر بالون کو گرنے سے محفوظ رکھتا ہی اور جلدی بالون کو سپید ہونے نہین دیتا ہی بشرطیکہ برابر اُسکا استعمال برابر چلا جاے۔ برگ زیتون کو کچے انگور کے پانی مین یہانتک پکائین کہ مثل شہد کے گاڑھا ہو جاے پھر اسکو اُس دانت پر لگائین جسکو کیڑے نے کھا لیا ہو جلدی اُکھیڑ دیتا ہی اور اورام و بثور حمرہ اور نملہ اور خمری یعنے پتی اور اورام گرم ان سبکو فائدہ کرتا ہی اور انکی تحلیل کر دیتا ہی جو رطوبت

زیتون کی لکڑی سے بروقت جلنے کے ٹپکتی ہی وہ رطوبت تر کھجلی اور داد کو مفید ہی زیت کی تلچھٹ آن اورام گرم کی دوا ہی جو نمدی ہون خصوصاً برگ زیتون کے ہمراہ زیت زیتون صحرائی خام کا قروح تر اور خشک کو فائدہ کرتی ہی اور جرب یعنے تر کھجلی کو بھی۔ برگ زیتون صحرائی اُس حمرہ کو مفید ہی جسکا مادہ پھیلتا ہوا ہو اور خبیث ہو اور اُن قروح کو جن مین حرکت بھری ہو اور نملہ کو اور شری یعنے پتی کو جب بیت کے درد کو نمالا دن یعنے کرگٹ مین ملا کر لگائین تر کھجلی کو دور کر دیتا ہی یہانتک کہ دوا لب اور چوپایون کی کھجلی کو خصوصاً ترمس کے خیسا ندہ مین جیسکہ زیتون آبی جو آب نمک مین پرورده کیا جاے جب آگ کے جلے ہوئے مقام پر اسکو لگائین آبلہ نہ پڑے گا اور جب کہ آئے تو وہ قروح کو صاف کر دیتا ہی صحرائی زیتون کا گوندہ اُس تر کھجلی کو نفع کرتا ہی جسمین نمار پڑ گئے ہون اور داد کو اچھا کر دیتا ہی اور زیتون کے مرہم مین داخل کیا جاتا ہی آلات مفاصل پانی زیتون ملح کا حقنہ عرق النسا کیواسطے دیا جاتا ہی۔ زیت مغسول پٹھے کے اقسام درد کو مفید ہی اور عرق النسا کو۔ زیت کہنہ بیماران نقرس کو فائدہ کرتا ہی جسوقت اُنکے مقام درد پر طلا کیا جاے اعضاے سر انگور خام کے پانی مین برگ زیتون کو اسقدر پکائین کہ مثل شہد کے غلیظ ہو جاے اور جس دانت کو کیڑے نے کھا لیا ہو اُسپر لگایا جاے فوراً دانت کو اُکھاڑ دیتا ہی۔ زیتون صحرائی کا زیت مثل روغن گل کے ہی درد سر کے نفع کرنے مین۔ صحرائی زیتون کا عصارہ خشک کرکے قرص بنا لیا جاتا ہی اور بحفاظت اُسکو رکھ چھوڑتے ہین تا کہ علاج مین کان کے بکار آمد ہو۔ زیتون صحرائی کی کلی کرنے سے ہلتے ہوئے دانتو کو جما دیتے اور مضبوط کرنے کا فائدہ ہوتا ہی جب اُن دانتون کی ریخون مین بھر دیا جاے۔ زیت العقارب نہایت شریف دوا ہی کانون کے درد کی بطور ٹپکانے کے۔ برگ زیتون قلاع کے واسطے اچھی دوا ہی اعضاے چشم پرانے زیت سے ظلمت چشم کیواسطے سلائی مین لگا کر آنکھ مین استعمال کیا جاتا ہی۔ درد اُسکا ادویہ چشم مین داخل کیا جاتا ہی اور برگ زیتون کو جلا کر طوطیا کے بدلے آنکھ مین لگاتے ہین پس جھلی اور سپیدی چشم کی کٹ جاتی ہی اور طبقہ قرنیہ کی گندگی دور ہو جاتی ہی نچوڑا ہوا اتنی کا رنگ ہجوو کو فائدہ کرتا ہی اور قرنیہ کے قروح کو اور ورم زل چشم کو زیتون بستانی زیادہ موافق ہی آنکھ کے لیے بہ نسبت صحرائی زیتون کے

گوند اسکا بھی آنکھ مین جلا دیتا ہے اور قروح چشم کے چرک دور کرنے مین نافع کرتا ہے اور آب نزول کو اور سپیدی چشم کو جلا کر کے ہٹا دیتا ہے **اعضائے نفس** سیاہ پھل زیتون کا مع گٹھلی کے جلا کر یہ بھی ایک قسم کی دھونی زبو کیواسطے ہے اور پھیپھڑے کی بیماریون کیواسطے **اعضائے غذا** زیت کے درد کا ضماد مستسقی کے شکم پر کیا جاتا ہے۔ زیتون سلم کا نضج دشواری سے ہوتا ہے اور مملوح زیت جو غلیظ ہو اشتہا کو برانگیختہ کرتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور کیموس قابض پیدا کرتا ہے اور سرکہ مین ربر کیا ہوا زیت جملہ اقسام زیت سے قابلیت ہضم کی زیادہ رکھتا ہے اور بہت ہی زود ہضم ہے اور زیت انفاق معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے **اعضائے نفض** مری کے ہمراہ قبل طعام کے جب کھایا جاتا ہے تلئین کرتا ہے۔ اور نوا وقیہ جو بابونج پانی تک تخمیناً ہے گرم پانی مین خواہ آب جو ملا کر پلانے سے وسعت لاتا ہے سداب کو اسمین پکا کر مروڑ اور چھوٹے چھوٹے کیڑون کے واسطے پلاتے ہین اور قولنج ورمی کو بھی فائدہ کرتا ہے اور قولنج ثقلی جو سدہ اڑ جانے سے عارض ہوتا ہے اسکے واسطے اسیکا حقنہ کرتے ہین عصارہ زیتون کا حمول سیلان رحم اور نزف رحم کیواسطے کیا جاتا ہے۔ آرد جو ملا کر اسکا ضماد اسہال کہنہ کو مفید ہے۔ آب انگور خام سے پرانے زیت کو گاڑھا کر کے جب حقنہ کیا جاے اندرونی قروح متعفنہ کو فائدہ کرتا ہے اور اسیطرح رحم کے قروح کو گوند اسکا حیض اور بول دونون کا ادرار کرتا ہے اور جنین کو نکال دیتا ہے **سموم** زیت مین گرم پانی ملا کر پلانے سے جیسا کہ قی آتی ہے زہر کی قوت ٹوٹ جاتی ہے یعنے جو زہر کھانے پینے مین آیا ہو اسکی سمیت ٹوٹ جاتی ہے۔ زیتون صحرائی کا گوند خود زہر ہے ادویہ قتالہ مین شمار کیا گیا ہے۔

**زدوار** میرے گمان مین وہی جدوار ہے۔

**زراوند** بفتح زاے معجمہ وسکون رائے مہملہ وفتح واو وسکون نون اور آخر مین دال مہملہ ہے **ماہیت** دیسقوریدوس کہتا ہے کہ یہ لانبی بھی ہوتی ہے اور گول بھی ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی لکڑی سے چوب انگور کے مشابہ ہوتی ہے اور یہ بھی لانبی ہوتی ہے زراوند مدحرج کو انثی یعنے مادہ کہتے ہین اسکی پتی مشابہ لبلاب نبات کے ہوتی ہے جسکو حسوس کہتے ہین یہ ایک قسم کی لبلاب کی ہے پاکیزہ بو مین کسی قدر تیزی اور حدت ہوتی ہے مائل باستدارت نرم بہت سی نوکین نکلی ہوئیں اور بہت سی شاخین ایک ہی جڑ سے پھوٹتی ہین جو لانبی ہوتی ہین اور اسکے غنچہ کے اندر سرخ رنگ ہوتا ہے بدبو اور گول شکل اسکی مثل فلس ماہی کے زراوند طویل اسکو ذکر کہتے ہین پتی اسکی لانبی اور ہر ایک شاخ اسکی ایک بالشت لانبی بنفشی رنگ اور پھول اسپر سفید نمایان ہوتی ہین جیسے امرود کے پھول اور جڑ اسکی ایک بالشت لانبی اور ایک انگل موٹی ہوتی ہے زراوند طویل کی وہ قسم جسکو زرنوفی کہتے ہین اس کی شاخین پتلی پتلی اور برگ اس کے مثل برگ حی العالم اور پھول اسکا مثل پھول سداب کے اور جڑ اسکی بہت لانبی چھلکا جڑ کا موٹا جسکو عطار لوگ نیل کے بنانے مین اور پرورده کرنے مین استعمال کرتے ہین **طبیعت** جملہ اقسام زراوند کی طبیعت دوسرے درجہ تک گرم ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** بڑی جلا کرنیوالی ہے اور ملطف ہے مفتح ہے غلیظ مواد کو رقیق کرتی ہے جذب کی قوت اسمین اتنی زیادہ ہے کہ تکلے کی نوک اور کانٹے وغیرہ کو باہر کھینچ لاتی ہے زراوند طویل زیادہ مناسب ہے انبات کے واسطے یعنے دانتون کے قروح کیواسطے اسلیے کہ اسمین جلا اور تسخین زیادہ ہے اور سب فعال کیواسطے مدحرج بہتر ہے اسلیے کہ اسمین تفتیح اور تلطیف زیادہ ہے اور زراوند طویل کی قوت مثل قوت مدحرج کے ہے گرمی پیدا کرنے مین بلکہ شاید مدحرج سے اسکی گرمی بڑھی ہوئی ہے مگر لطافت مین طویل مدحرج سے کم ہے اسلیے کہ مدحرج مین لطافت زیادہ ہے اسی سبب سے ریحی درد مین سکون زیادہ پیدا کرتی ہے اور تیسری قسم جو اوپر لکھی گئی ان دونون سے ضعیف ہے **زینت** بہق کو دور کرتی ہے دانتونمین جلا دیتی ہے دانتونکے میل کو دور کردیتی ہے خصوصاً مدحرج اور زنگ کو صاف کردیتی ہے **جراحات و قروح** جو قروح چرک آلودہ اور خبیث ہون انکا تنقیہ کردیتی ہے اور تقشر جلد کو فائدہ کرتی ہے قروح مین گوشت پیدا کردیتی ہے خصوصاً زراوند طویل قروح متعفنہ جو پرانے ہون انکے خبث مادہ کو منع کرتی ہے اور جسوقت ایرسا ملا کر استعمال کیجاے قروح مین گوشت بھر لاتی ہے **آلات مفاصل** فسخ عضل کو مفید ہے نقرس پر طلا کیجاتی ہے خصوصاً مدحرج اور اسکا نقرس کو پلائی بھی جاتی ہے پس نفع ہوتا ہے **اعضائے سر** کان کے چرک کو صاف کردیتی ہے اور جب شہد ملا کر کان مین ڈالی جاے سماعت کو قوی کرتی ہے وہ مدہ جو کان مین پیدا ہو اسکے پیدا ہونیکو منع کرتی ہے جب فلفل کے ساتھ استعمال کیجاے فضول دماغ کا تنقیہ کرتی ہے مرگی کو فائدہ کرتی ہے اور مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے **اعضائے نفس** بڑی اچھی دوا ہے خصوصاً مدحرج سینہ کا تنقیہ کرتی ہے پانی کے ہمراہ پہلو کے درد کو فائدہ کرتی ہے اور

مدحرج ان سب افعال مین زیادہ قوی ہی **اعضاے نفض** گر ایک درمی
جو برابر ایک درہم یا ایک مثقال کے میسکر پلائی جاے اخلاط بلغمی اور مراری کو
باسہال دفع کرتی ہی اور معدہ کو نافع ہی جب طویل ور مدحرج کو مرمکی و فلفل کے
ہمراہ پلائین فضول رحم کو نفسا کے لیئے اُس عورت کے جسکو خون ولادت
آتا ہو پاک کردے گی اور ادرار حیض کا کریگی اور جنین کو نکال دے گی
**حمیات** جن تپون مین لرزہ آتا ہی انکو مفید ہی سموم بچھو کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہی
خصوصًا زراوند طویل کہتے ہین کہ اگر زراوند طویل دو درہم شراب کیساتھ
پلائی جاے خواہ ضماد اسکا کیا جاے ہوام کے کاٹنے سے اور جملہ سموم سے
نفع کریگی **ابدال** زراوند مدحرج کا بدل ہموزن اُسکے زرنباد اور
تہائی وزن اُسکے بسباسہ اور نصف وزن اُسکے قسط شیرین ہے اور زراوند طویل
کا بدل ہموزن اُسکے زرنباد اور نصف وزن اُسکے فلفل ہے۔

**زمادۃ الراعی** جسکو زمات الراعی بھی کہتے **طبیعت** شاید اول دوم مین گرم خشک ہے
**خواص** کہتے ہین کہ تہیج کی تحلیل کردیتا ہی **اعضاے نفض** جالینوس
نے تجربہ کیا ہی کہ سلاقہ اسکا گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہی اور ایک قوم
نے کہا ہی کہ امعاء کے قروح کو اور مروڑ کو اور آلام رحم کو نفع کرتا ہی اور حبس ادرار
بول دو دلان کا ادرار کرتا ہی خنق کے جملہ اقسام کو دفع کرتا ہی **سموم** ایک
مثقال یا دو مثقال اسکے پلانیسے ارنب بحری کے کھانیسے جو زہر بدن مین
پھیلتا ہی اور افیون وغیرہ کے زہر کو نفع کرتا ہی۔

**زبیب** جسکو ہندی مین منقہ کہتے ہین عنب یعنی انگور کے بیان مین مذکور ہوگا۔

**زہرہ** بفتح زاے معجمہ قرنفل شامی کو کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک نبات ہی ایک
قسم اسکی ایسی ہوتی ہی کہ جسکی پتی مسور کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی شاخین اسکی
سیدھی کھڑی بقدر ایک بالشت کے اور پتی اسکی نرم جڑ بہت پتلی ایسی مین
مین پیدا ہوتی ہی جو شورہ ہی اور دھوپ اس پر زیادہ پڑتی ہو مزہ مین اسکے
شوریت ہوتی ہی اور دوسرے قسم مثل کما فیطوس یعنے گکروندہ کے ہوتی ہی
رنگ اچھا زعفرانی ہوتا ہی قروح کا اندمال کرتی ہی فضول کی تلطیف کرتی
ہی تیا اُسکے دوسری قسم اسکی پلانیسے مرگی کو نفع کرتی ہی جب سکنجبین میں ملاکر پلائی جاے

**زوان** زاے بفتح معجمہ واؤ و الف و نون **ماہیت** مین کہتا ہون کہ زوان
کی لفظ کا اطلاق آدمی دو چیز دیگر کرتے ہین ایک تو دانہ ہی جو گیہون کے
مشابہ ہی اور اسکی روٹی ٹھیکانی لگجاتی ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ زوان کنیت ہی
اور ایک قوم زوان ایک مسکر اور خراب چیز کا نام رکھتے ہین جو گیہون
وغیرہ مین پڑجاتا ہی اور اس قسم مین کلام کرنا ہماری بحث طب سے خارج ہی
**اختیار** بہتر وہی زوان ہی جو سبک ہو ونق نہو اور بدبو کی بخارات اُس سے
نہ اٹھیں اور چھونے سے ٹکڑے ٹکڑے نہو جاے بلکہ چپکتا ہوا بالزوجت ہو ہر وقت چبانیکے
دانت چپک جائین رنگ اسکا سرخی مائل ہو۔ اسمین تھوڑا سا بگھار بھی ہو

## حرف حاے مہملہ

جو دوائین شروع ہین حرف حاے اُنکا بیان۔

**حضض** جسکو رسوت بھی کہتے ہین **ماہیت** گمان غالب یہ ہو کہ حضض
ہندی عصارہ فیلزہرج کا ہی اور میل اسمین ایسا کیا جاتا ہی جسکو بڑے
بڑے ماہر اور شناسا لوگ نہین پہچان سکتے کہ اُن پر بھی مخفی ہوجاتا ہی اور
اس طور پر ہوتا ہی کہ عصارہ زرشک کو پانی مین اسقدر پکاتے ہین کہ بستہ
ہوجاتا ہی۔ قوت اُسکی قریب ہی جوہر ناری لطیف اور جوہر ارضی بارد سے۔
حضض مکی ایک بنی ہوئی چیز ہی **اختیار** حضض ہندی حضض مکی سے زیادہ
قوی ہی بالونکے واسطے بالون کو مضبوط کرتی ہی حضض مکی اور اسکے واسطے
زیادہ قوی ہی **طبیعت** حرارت اور برودت مین معتدل ہی اور یبوست
دوسرے درجہ کی ہی **افعال وخواص** ہندیہ مین تحلیل اور تھوڑا سا قبض ہی مگر تحلیل
اسکی بہ نسبت قبض کے زیادہ ہی ہر ایک نزف کو فائدہ کرتی ہی اور تحلیل اسکی قوت سے زیادہ
ہی تحلیل مین اُسکا دوسرا درجہ ہی اور قبض اسکا تجفیف سے بھی کم ہی اسمین ایک
قوت لطیفہ ہی **زینت** بالونکو سرخ کردیتی ہی اور قوت دیتی ہی خصوصًا حضض ہندی
اور چھائین کو دور کردیتی ہی مہرا ایک قسم حضض کی بسہری کو فائدہ کرتی ہی اور اورام وخبوث
اورام نرم کو اور نملہ کو فائدہ کرتی ہی **جراح وقروح** دونون قسم حضض کی قروح
خبیثہ کو نفع کرتی ہین **آلات مفاصل** گھٹنون کو مضبوط کرتی ہے۔
**اعضاے سر** حضض ہندی کان سے جو مدہ بہتا ہو اور کان کے قروح
کو مفید ہی۔ قلاع کے مرض مین جبڑے پر اسکا ضماد کیا جاتا ہی پس قلاع کو دور
کردیتی ہی مسوڑھے کے قروح اور دیگر امراض جو مسوڑھے مین پیدا ہون انکو
بھی دور کردیتی ہی **اعضاے چشم** آشوب چشم کو نفع کرتی ہی طبقہ قرنیہ کو
جلا دیتی ہی جالی جو اس طبقہ مین پڑ جاے اسکو دور کرتی ہی جرب العین کو
دفع کرتی ہی **اعضاے صدر** حضض ہندی نفث الدم اور کھانسی کے

واسطے پلائی جاتی ہے اعضائے غذا یرقان سیاہ کو اور تلی کے بڑھ جانیکو
حضض ہندی پلانے سے فائدہ کرتی ہے اور اسیطرح طلا کرنیسے اور درخت
اسکا بھی یہی فعل کرتا ہے معدہ کی خرابی سے جو اسہال عارض ہو اسکو نفع کرتی
ہے اعضائے نفض شقاق معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور پلانیسے خواہ حمول
کرنیسے اسہال کہنہ کو اور اسہال کو جو ضعف معدہ سے عارض ہو
اور دوسنطاریا کو فائدہ کرتی ہے حیض کا ادرار کرتی ہے۔ تازہ پھل اسکا بلغمی
مائی کا اسہال کرتا ہے جو قروح دبر مین ہون انکو فائدہ کرتی ہے عورتونکے
مقام نہانی سے جو رطوبت جاری ہو اسکو منع کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہے
سموم پھل اسکا قتال دواؤن کے ضرر سے نفع کرتا ہے اور حضض ہندی پوانے کتے
کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے ابدال بدل اسکا ہموزن اسکے فیلزہرج ہے اور
ہموزن اسکے فوفل اور صندل دونون نصف نصف ملاکر۔

حنا بکسر حائے حطی و نون مشدد جسکو ہندی مین مہدی کہتے ہین طبیعت
اول درجہ مین سرد ہے اور دوسرے مین خشک ہے افعال و خواص اسمین
تحلیل ہے اور قبض ہے اور تخفیف بدون اذیت کے کرتی ہے محلل ہے ریاح کو
پھیلادیتی ہے مفتح ہے کہ رگون کے منھ کھولدیتی ہے روغن حنا مین قوت سخنہ ہے
اسی ذریعہ سے تلیین پیدا کرتی ہے اورام و بثور جوشاندہ اسکا ورم حارہ
اور بلغیہ کو مفید ہے بلغمی اورام کو بسبب تخفیف کے فائدہ کرتی ہے اور اورام
اربیہ یعنے کش ران کو جسکو ہندی مین بد کہتے ہین جراح و قروح آگ سے
جل جانیکو اسکا نطول فائدہ کرتا ہے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اسکا فعل جراحات مین
مثل فعل دم الاخوین کے ہے۔ ہڈیون کے ٹوٹ جانے پر فقط مہدی یا کسی قیروطی
مین ملاکر لگائی جاتی ہے اعضائے سر سرکہ مین پیسکر پیشانی پر صداع سر کیواسطے
لگائی جاتی ہے اسی ترکیب سے اسکا لگانا قروح دہن کو فائدہ کرتا ہے آلات مفاصل
پٹھے کے درد کو اسکا پھول مفید ہے فالج کے مرہم مین داخل کیجاتی ہے اور تمدد کے
مرہم مین روغن حنا ماندگی کی تحلیل کردیتا ہے اعصاب کو نرم کردیتا ہے شکست
استخوان کو درست کردیتا ہے اعضائے صدر شوصہ کو مناسب ہے اور خناق کے
مرہم مین داخل کیجاتی ہے اعضائے نفض رحم کے ہر قسم کے درد کو مفید ہے۔

حماما بفتح حائے مہملہ ماہیت ایک درخت ہے بلیدار اسکی لکڑی بور انحلال
ہوتی ہے شگوفہ اسکا چھوٹا ہوتا ہے رنگ مین بھوج پتر کے مشابہ ہے پتیان
اسکی ناشرا کی پتی سے مشابہ ہوتی ہین رنگ ان کا سنہری ہوتا ہے اور
لکڑی کا رنگ مثل یاقوت کے سرخ ہوتا ہے بو اسکی پاکیزہ ہوتی ہے ایک
قسم ہے جو سبز اور غلیظ یعنے گندہ ہوتی ہے تری کی جگہ پر پیدا ہوتی ہے اسکی بو
مثل سداب کے ہوتی ہے۔ ایک قسم اسکی چھوٹی ہے نہ زیادہ لانبی نہ چوڑی ہوتی
اور نہ دشواری سے ٹوٹتی ہے اختیار سیپے قسم جسکا رنگ سنہری ہوتا ہے وہی اچھی ہے
جو تازہ ہو اور سارمنی ہو تلخ ہو پاکیزہ بو ہو۔ اور دوسری قسم جو سرد ہوتی ہے
خراب ہے بو بھی اسکی ضعیف ہے بعض مقامات مین اگتی ہے جو تائی یا کھبار
کہلاتے ہین۔ تیسری قسم مین بہتر وہی ہے جو نئی ہو مائل بسپیدی سرخی
لیے ہوے کثیف ہو یا گھٹی تی اور چکنے اور پھیلنے مین پیچیدگی نہو بلکہ سمٹی ہوئی
کہ اسکا گچھا بندھجاے اور لذع پیدا کرتی ہو۔ تفات یعنے اس قسم سے جو زود شکن ہو
اجتناب کرنا چاہیے اور اسکو پسند کرنا چاہیے جسکی شاخین ایک ہی جڑ سے نکلی
ہون تاکہ غش اور میل سے اطمینان رہے۔ دیسقوریدوس کہتا ہے کہ عمدہ وہی ہے
جو سپید ہو یا سرخی مائل ہو بیج اسمین بھرے ہون جیسے خوشہ انگور مین بھرے ہوتے ہین
بو اسکی بھاری ہو اور ایسی بد بو نہو جو ناگوار ہو رنگ یک ہی طرحکا ہو مختلف نہو
زبان کو لذع کرتی ہو اور ایسی ہو کہ اسپر پھپھوند نہ لگی ہو طبیعت دوسرے
درجہ مین گرم خشک ہے افعال و خواص ترقیق مادہ غلیظ کی کرتی ہے اور ایسے
مادہ کا نضج کردیتی ہے اس مین قبض کی قوت بھی ہے قوت اسکی مثل قوت تخم
ترکی کے ہے اورام و بثور اورام حارہ مین نضج دیتی ہے۔ آلات مفاصل
اسکا جوشاندہ پینا نقرس کو فائدہ کرتا ہے اور آبزن اسکا بھی یہی فائدہ کرتا ہے
اعضائے سر سر مین گرانی پیدا کرتا ہے اور درد سر پیدا کرتا ہے نیند لاتا ہے
بعض کا قول ہے کہ جب پیشانی پر اسکا طلا کیا جائے درد سر کو دور کردیتا
مسکرات اور منومات یعنے نیند پیدا کرنیوالی چیزونمین داخل ہے۔
اعضائے چشم گرمی سے جو آشوب چشم ہو اسکے واسطے اسکا نطول کیا
جاتا ہے اعضائے صدر شوصہ بارد کو نفع کرتا ہے اعضائے غذا سدہ کے
جگر کی تفتیح کرتا ہے جوشاندہ اسکا امراض جگر کیواسطے پلایا جاتا ہے وج
ترکی سے ہضم مین زیادہ ہوتا ہے اعضائے نفض حیض اور بول کا ادرار
کرتا ہے درد ہائے رحم کو نافع ہے فرزجہ ہائے رحم مین داخل کیا جاتا ہے
درد گردہ کیواسطے اسکے جوشاندہ مین بیٹھا کر آبزن کرتے مین رحم کے درد
کیواسطے پلایا جاتا ہے سموم بادروج کے ہمراہ بچھو کے کاٹنے پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے

حرف جسکو حالم کہتے ہین ماہیت اسکی مشہور ہے قوت اسکی مثل انی

کے قوت اور مولی کے بیج کے ہے جب دونوں کو ملائیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ قوت اسکی رائی اور تخم جرجیر کے مثل ہے جب دونوں کو ملائیں تو اسکی جملہ افعال میں اسکے دانہ سے کم ہے اسلیے کہ رطوبت اُس میں زیادہ ہوتی ہے اور جب خشک ہوجائے تب اسکی قوت بیج کے قریب ہوجائیگی اور شاید اسی کی قوت سے ملجائے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** علل ہے منضج ہے ہمراہ تلئین کے اندرونی اعضا میں جو قیح پڑگئی ہو اسکو خشک کردیتی ہے **زینت** بالوں کے جھڑنے کو پلانیسے اور طلا کرنیسے روک دیتی ہے **اورام و بثور** ورم بلغمی کیواسطے اچھی دوا ہے اور نمک پانی ملاکر ہر قسم کے دنبل پر اسکا ضماد کیاجاتا ہے **جراح و قروح** جب خارش میں گڑھے پڑگئے ہوں اسکو اور دوا کے جملہ اقسام کو مفید ہے۔ اور شہد ملاکر قروح شہدیہ کو مفید ہے نار فارسی کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے **آلات مفاصل** عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے پلائی جائے خواہ ضماد کی جائے سرکہ اور آرد جو کے ہمراہ عرق النسا میں کبھی اسکا حقنہ دیاجاتا ہے پس نفع کرتا ہے خصوصاً اگر دست کی راہ سے کوئی ایسا مادہ نکلے جسمیں خون ملاہو حرف جمیع اعصاب کے استرخا کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفس** پھیپھڑے کو پاک کردیتی ہے ربو کو نفع کرتی ہے ربو کی دواؤں میں داخل ہے اور جو حریرہ ربو کے واسطے بنائے جاتے ہیں اُن میں داخل ہوتی ہے اسواسطے کہ اس میں تقطیع ہے اور تلطیف ہے **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو گرم کردیتی ہے اور طحال کے موٹے ہوجانیکو دور کردیتی ہے خصوصاً جب سرکہ ملاکر اسکا ضماد کیاجائے۔ معدہ کیواسطے بری ہے اور شاید یہ برائی اسکی معدہ کیواسطے اسلیے ہو کہ لذع شدید پیدا کرتی ہے اشتہاے طعام بڑھاتی ہے جب بقدر ایک سوناقین پلائی جائے مروڑی کو براہ قے یا براہ اسہال دفع کردیتی ہے اور یہ فعل اسکا اگر تین ربع درہم سے پلایا جائے ہوتا ہے **اعضاے نفض** باہ کو قوی کرتی ہے گردوں کی اصلاح کرتی ہے حیض کا ادرار کرتی ہے اسقاط جنین کرتی ہے یعنی ہوئی الم حبس طبیعت کرتی ہے خصوصاً اگر پیسی نجائے کہ اسکی لزوجت پینے سے باطل ہوجائے تو قولنج کو نفع کرتی ہے۔ اگر چار درہم یا پانچ درہم اسکو پیسکر ہمراہ آب گرم کے پلائیں اسہال طبیعت کرتی ہے اور ریاح امعا کی تحلیل کردیتی ہے بعضوں نے کہا ہے کہ حرف بابلی اگر ایک سوناقین پلائی جائے اسہال جرد کریگی اور قے مراری آجائے گی اور تین ربع درہم کا بھی یہی فعل ہے مترجم ابھی اعضاے غذا میں یہی فقرہ بلفظہ گذر چکا ہے پس یہ بھی مکرر معلوم ہوتا ہے مسموم ہوام کے کاٹنے کو پلانیسے اور شہد ملاکر ضماد کرنیسے فائدہ کرتی ہے اور اگر اس کی دھونی دیجائے تو ہوام بھاگ جاینگے۔

**حاشا** یہ ایک پہاڑی پودینہ ہے **ماہیت** ایک گیاہ ہے جسمیں سپید پھول سرخی مائل ہوتا ہے شاخیں اسکی تیلی تیلی مشابہ اذخر کے کنتول کے ہوتی ہیں پھول اسکا گول پتیاں چھوٹی چھوٹی باریک اور بہت سی ہوتی ہیں کناروں پر اسکے چھوٹی چھوٹی نوکیں یا سرے بنفشی رنگ کے ہوتے ہیں دیسقوریدوس کہتا ہے کہ یہ ایک کٹیلہ درخت ہے چھوٹا اسکے گرد بہت سی چھوٹی چھوٹی پتیاں باریک باریک ہوتی ہیں اکثر سنگلاخ زمین میں پیدا ہوتا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے روفس حکیم کہتا ہے پودینہ سے زیادہ اسمیں خشکی ہے **افعال و خواص** محلل ہے مقطع ہے یہانتک کہ خون بستہ کی تقطیع کردیتا ہے مسخن ہے یہانتک اسکی گرمی ہے کہ جاڑوں میں جنہیں زیادہ سردی ہونیسے بدن کے بال کھڑے ہوجاتے ہیں اگر اسکو پلے پھریری کو منع کرتا ہے **زینت** مسوں کی تحلیل کردیتا ہے **اورام و بثور** سرکہ ملاکر اسکا ضماد اورام بلغمیہ تازہ پر کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** ضعف عصب کے واسطے پلایاجاتا ہے اور سویق یعنے جو کا ستو اور شراب ملاکر عرق النسا پر ضماد کیاجاتا ہے شراب اسکی اُن دردوں کو فائدہ کرتی ہے جو شراسیف کے نیچے ہوں **اعضاے چشم** کھانے میں ملاکر اسکے کھانیسے قوت بصر کی حفاظت ہوتی ہے اور ضعف بصارت دور ہوجاتا ہے **اعضاے صدر** سینہ اور پھیپھڑے کو پاک کردیتا ہے نفث دم میں ہوتا ہے یعنے تھوکنے اور کھنکھارنے میں جو چیز دشواری سے نکلتی ہو اسکو بآسانی نکالدیتا ہے سراشیف کے دردمیں تسکین دیتا ہے جو شاندہ پلایاجائے یا شہد ملاکر لعوق چٹایاجائے۔ چونکہ اسمیں تجفیف زیادہ ہے لہذا انفث الدم کو روکتا ہے **اعضاے غذا** ہضم پر اعانت کرتا ہے اور شراب اسکی بدہضمی کو اور کمی اشتہا کو دور کردیتی ہے **اعضاے نفض** بول و حیض کا ادرار کردیتا ہے کیڑوں کو براہ اسہال دفع کرتا ہے۔ جب اسکو ایک درہم سے لیکر چار درہم کے درمیان تک پئیں بلغم کا اسہال کافی طور پر بلا اذیت کرتا ہے۔

**حسک** جسکو ہندی میں گوکھرو کہتے ہیں **ماہیت** صحرائی گوکھرو میں ارضیت زیادہ ہے اور بستانی گوکھرو میں جزو مائی کی زیادتی ہے خلاصہ یہ کہ گوکھرو کی ترکیب جوہر رطب سے ہے کہ اُس میں ہر کی برودت زیادہ نہیں ہے اور دوسرا اجزا اسکا ایسے

جوہر مین یابس ہے جسکی برودت کچھ کم نہین ہے طبیعت گوکھرو کی دونون
قسمین دیسقوریدوس کے نزدیک سرد خشک ہین اور سوائے اُسکے اور لوگون نے
اسکو اول درجہ کے اوائل مین گرم اور خشک جاول کا کہا ہے اور یہ طبیعت بہ نسبت
اس گوکھرو کے ہے جو ہمارے ملکون مین ہوتا ہے **افعال وخواص** گوکھرو مین
بوجہ قبض کے مواد کی ریزش کو منع کرنیکی قوت ہے اور انضاج اور تلئین بھی ہے
**اورام وبثور** اورام گرم کے پیدا ہونیکو منع کرتا ہے اور مواد کی ریزش کو روکتا
ہے اورام حلق کیواسطے اچھی دوا ہے **جراح وقروح** گوشت مین جو قروح متعفن
ہون انکو شہد کے ساتھ استعمال کرنیسے نفع کرتا ہے **اعضاے سر** سوڑھے کے
قروح جن مین بدبو آتی ہو انکے واسطے اچھی دوا ہے **اعضاے چشم** گوکھرو کا
عصارہ آنکھ مین سرمہ کے طور پر لگایا جاتا ہے یا سرمہ کے اجزا مین داخل کیا جاتا ہے
**اعضاے صدر** جن ورام سے حلق کے نلے بند ہوجاتے ہین انکو نفع کرتا ہے
**اعضاے نفض** بول کو زیادہ کرتا ہے گردہ اور مثانہ کی پتھری کو پارہ پارہ کردیتا ہے
اسیطرح گوکھرو کا عصارہ دشواری سے جو پیشاب آتا ہو اسکو اور قولنج کو نفع کرتا ہے
**سموم** دودہ و ہوام صحرائی گوکھرو کا پھل سانپ کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہے اور دو درہم اسکا شراب
ملاکر سموم قتالہ کا تریاق ہے گوکھرو کو جوش دیکر مکانین چھڑکتے ہین سکا کٹے پسو وغیرہ بھاگ جاتے ہین

**حرمل** جاے حطہ مضموم اور راے مہملہ ساکن اور میم مفتوح اسپند کو کہتے ہین تیسرے
درجہ مین گرم خشک ہے **افعال وخواص** مقطع ہے ملطف ہے **آلات مفاصل**
وجع مفاصل کیواسطے اچھی دوا ہے پلانیکے ذریعہ سے اور کبھی اسکا طلا بھی کیا
جاتا ہے **اعضاے سر** اسمین نشہ لانیکی قوت ہے مثلاً جیسے شراب مین ہے **اعضاے چشم**
دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اگر حرمل شہد اور شراب اور چکور کے پتہ یا مرغی کے پتہ اور
رازیانہ کے پانی مین پیسکر آنکھ پر لگائین ضعف بصر کو فائدہ کریگی **اعضاے غذا**
متلی بقوت پیدا کرتی ہے **اعضاے نفض** حیض وبول کا بقوت ادرار کرتی ہے
پلائی جاے خواہ طلا کیجاے ایضاً قولنج کو بھی پلانیسے اور طلا کرنیسے نفع کرتی ہے

**حلتیت** بکسر حاے حطہ وسکون لام ہندی مین اسے ہینگ کہتے ہین **ماہیت**
دو قسم کی ہوتی ہے خوشبو اور بدبو خوشبو کی بو قوی ہوتی ہے دونون قسم مین زیادہ
تر گرم وہی ہے جسکی بدبو زیادہ ہو اور ناریت اسکی جملہ اقسام مین ہے اکثر یہ
قسم قیروانی ہوتی ہے یعنے حلتیت محروث کا گوند ہے **طبیعت** دل چہارم مین
گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** ریاح کو نکالڈالتی ہے
اور توڑ ڈالتی ہے بسبب اپنی تحلیل کے اور باوجود اسکے خود حلتیت نفاخ ہے

تقطیع کرتی ہے اور اندرون بدن مین جو خون بستہ ہوگیا ہو اسکی تحلیل کرتی
ہے **زینت** بالخورہ کو سرکہ اور سیاہ مرچ ملاکر جب اسکا لطوخ لگایا جاے
فائدہ کرتی ہے جب کھانیوالی چیزون مین اسکا استعمال کیا جاے رنگ انکو
خوشنما کردیتی ہے مسون کے مساری قسم کو کھا ڈالتی ہے **اورام وبثور** جب
ان اورام مین جو عضو کی حیات کو فنا کرنیوالے ہین یعنے ان اورام کے
سبب سے وہ جگہ مردار ہوجاتی ہے ایسے ورم پر پچھنے لگاکر ہینگ لگائی
جاے نفع کریگی۔ دبیلہ ظاہر بدن مین ہو یا اندرون جسم کے دونون کیواسطے
اچھی دوا ہے **جراح وقروح** داد کے جملہ اقسام کو فائدہ کرتی ہے **آلات مفاصل**
آب انار کے ساتھ جب ہینگ پلائی جاے تشنج عضل کو مفید ہے پٹھے کے
دردونکو بھی فائدہ کرتی ہے جیسے وہ درد جو مقعد اور زنابج مین ہوتا ہے
اسطرح ہے کہ ایک بودوس جو برابر نوقی کے ہو اسکو موم مین ملاکر نگل جائین نزلہ کے
ہمراہ حیچ اور سداب ملاکر پی جائین جیسا بعض لوگون نے کہا ہے۔
**اعضاے سر** سڑے ہوئے دانتون مین جو گڑھے پڑگئے ہون انمین بھردینے سے
فائدہ کرتی ہے یا کندر ملاکر دانتون مین جنکا دیکھاتی ہے مرگی مین بہی تر کرتی ہے جو
فائدہ کرتی ہے جبکہ اسکا غرغرہ کیا جاے جونک جو حلق مین پھنسی ہوئی ہو اسکو چھڑا دیتی
ہے **اعضاے چشم** ابتداے نزول الماء مین اگر اسکا سرمہ لگایا جاے بہت
فائدہ کریگا مگر شہد تھوڑا سا ملالین **اعضاے صدر** پانی مین گھولکر جب
اسکو گھونٹ گھونٹ پئین آواز کو اسیوقت صاف کردیگی اسطرح پر کہ ابھی
پینے والا اسی جگہ پر ہوگا اور آواز صاف ہوجائیگی خشونت حلق کو فائدہ
کرتی ہے کیسی ہی پرانی ہوگئی ہو اگر انڈے کے ساتھ اسکو چاٹین پرانی کھانسی
اور شوصہ بارد کو نفع کریگی۔ ورم لہاۃ مین اسکا فعل وہی ہے جو گوکھرو کا فعل
ہے **اعضاے غذا** اگر انجیر خشک کے ہمراہ اسکو کھلائین یرقان کو نفع کریگی
جگر اور معدہ کو مضر ہے **اعضاے نفض** ولی اسیر کو نفع کرتی ہے یا دیر قادر
کرتی ہے بول و حیض کا ادرار کرتی ہے مرقوڑے اور قروح امعا کو مفید ہے جالینوس
حکیم نے کہا ہے کہ اسمین قوت مسہلہ ہے مگر تھوڑی سی ہے اور تھوڑا سا قبض
بھی ہے یہ بات جماعت طبیبون کو معلوم ہے کہ ہینگ اسہال کہنہ کو
نفع کرتی ہے جو برودت سے ہو **حمیات** ربع سے بہت فائدہ کرتی ہے **سموم**
دیوانے کتے کے کاٹنے پر اور ہوام کے کاٹنے پر اسکو لگاتے ہین خصوصاً بچھو اور رتیلا
کے کاٹنے پر اور سب قسم کے زہرون فائدہ کرتی ہے پلائی جاے یا زیت ملاکر

طلا کیجائے زہر مین بجھے ہوئے تیر کے زہر کو بھی فائدہ کرتی ہے ۔
**حنظل** بفتح حاے مہملہ و سکون نون و فتح ظاے معجمہ جسکو ہندی مین
اندرائن کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہو تریکی ہوتا ہو اور مادہ بھی ہوتا ہو
نر ریشہ دار ہوتا ہو اور مادہ نرم سپید چھیلا چمڑا ہوتا ہوا اختیار دوا کو بہی سپید
وہی ہو اور اسیکو اختیار کرتے ہین جو سپید ہو اور سپیدی اسکی زیادہ ملائم
نرم ہو اسلیے کہ سیاہ قسم اسکی ردی ہو اور خراب ہو اور سخت قسم بھی خراب ہو
جب شحم حنظل یعنے مغز اندرائن کے پھل کا نکالنے کا قصد ہو مناسب نہین
کہ درخت سے توڑ کر اسکا مغز نکالین اسلیے کہ توڑنے کے بعد اسکا اثر ضعیف
ہوجاتا ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ جب تک پھل مین زردی نہ آجائے اور
سبزی بالکل جاتی نہ رہے جب تک نہ نکالین ورنہ سبزی کی حالت مین نکالا
ہوا مغز مضر ہوتا ہو اور خراب ہوتا ہو جس شخص کا یہ قول ہو جو اوپر لکھا گیا
ہو وہی کہتا ہو واجب ہے کہ اس پھل سے چھلکے اور دانہ سے اجتناب کیا جائے اور
اگر درخت پر سوا ایک کے دوسرا نہو تو زہر قاتل ہو نر قسم اسکی جو ریشہ دار
اوپر لکھی گئی وہ زیادہ قوی ہو بہ نسبت مادہ قسم کے جو دیوی اور جس میں پانی
ہوتی ہو ۔ واجب ہے کہ اسکے پیسنے مین زیادہ مبالغہ کیا جائے اور اس خوب کیئین
نہ آجائیں کہ اب خوب پس چکا ہو اسلیے کہ بہت چھوٹا ٹکڑا اسکا جسوقت
رطوبت پاتا ہو پھول کر بڑا ہوجاتا ہو خواہ معدہ کے ارد گرد جو مقامات ہین
نہ لپٹ جاتا ہو یا آنتوں کے لپیٹ اور گھماؤ کے جو مقامات ہین انمین چپٹ جاتا ہو
اور ورم پیدا کرتا ہو اسیواسطے واجب ہے کہ اسکو پیسنا چاہین پہلے عرق اصل مین
بھگو لین اور خشک ہو جانیکے بعد پھر پیسین شحم حنظل کی اصلاح اور اسکے
ضرر کا دفع کرنا کتیرا سے بہتر ہو بہ نسبت گوند کے اسلیے کہ گوند بہت زیادہ قوت
دوا کو توڑ دیتا ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہو اور کندی حکیم
نے کہا ہو کہ سرد تر ہو اور اس قول مین یہ حکیم راستی اور حق سے بہت دور
ہوگیا **افعال و خواص** محلل ہو مقطع ہو جاذب ہو کہ دور سے مادہ
کو کھینچ لاتی ہو ۔ برگ تازہ اسکا نزف الدم کو قطع کرتا ہو **زینت** جذام اور
داء الفیل پر اسکی مالش کیجاتی ہو اور اورام و بثور تحلیل اورام کرتا ہو اور اسمین
نضج پیدا کرتا ہو **آلات مفاصل** دردہاے عصب و مفاصل کو اور
عرق النسا اور نقرس بارد کو نفع کرتا ہو **اعضاے سر** دماغ کا تنقیہ کرتا ہو
اندرائن کی جڑ سرکہ مین جوش دیکر کلی کیجاتی ہو دانتوں کے درد کو فائدہ کرتی ہو
جب اندرائن کی جڑ کو اندر سے خالی کرکے جو کچھ اندر ہو اسکو پھینک دین اور
سرکہ اسمین ڈالکر جوش خفیف اس طرح دین کہ بھوبل خواہ راکھ پر اسکو رکھدین
اور اسکی کلی کرین دانتوں کے درد کو فائدہ کریگی اور دسوڑھے کو مضبوط
کریگی ۔ جب اسکو زیت مین پکائین یہ زیت ودی گوش کو نافع ہوگا ۔
دانتوں کا کھاڑنے مین اسکے ذریعہ سے سہولت ہوتی ہو **اعضاے نفس و صدر**
حنظل سے استفراغ کرنا اس شخص کو مفید ہوتا ہو جسکو انتصاب نفس کی
شدت ہو **اعضاے غذا** اندرائن کی جڑ استسقا کو مفید ہو معدہ
کیواسطے ردی اور خراب ہے **اعضاے نفض** بلغم غلیظ کو مفاصل سے
دستوں کی راہ نکالدیتا ہو خصوصاً پٹھے کے بلغم کو اور مرارہ کا بھی مسہل ہے
امراض گردہ اور مثانہ کو مفید ہو مقدار شربت اسکی بوزن دو کرمہ یعنے بارہ
قیراط ہو برابر چھ رتی کے ہو واجب ہو کہ بہت نرم نرم اسکو پیسین کبھی اسکے
اندرونی مغز کو پھل کے اوپر سوراخ کرکے نکال لیتے ہین اور اسمین سب
انگوریا کوئی اور میٹھی شراب یا پانی بھر کر ایک شبانہ روز اسیطرح چھوڑ دیتے ہین اور
اکثر اسکو خاکستر گرم پر اتنی دیر تک رکھتے ہین تا انکا اچھی طرح سے پس جائے پھر
پھل کا مغز بافراط اسہال کرتا ہو اور قوت زیادہ لاتا ہو اور کرب پیدا کرتا ہے
تا انیکہ قتل کر ڈالتا ہو اور اکیلا پھل جو اپنی جڑ پر ہو وہ ایسا زہر قاتل
ہو کہ بیشتر دو دانگ سکا قتل کرتا ہو اور چھلکا اسکا اور بیج ایسے انمین
بلکہ ایک دانگ بھی قاتل ہو **سموم** سانپ کے کاٹنے کو نفع کرتا ہو اور بچھو کے
کاٹنے کی بہت نافع دوا ہو ۔ ایک شخص نے مجھسے یہ حکایت بیان کی کہ کسی عرب
کے بدن پر چار جگہہ پر بچھو کے ڈنک مارا تھا اسکو اسنے وہی نے ایک درہم
شحم حنظل پلایا فوراً اسی جگہ اچھا ہوگیا ۔ طلا کرنے سے بھی اسیطرح نفع کرتا ہے
**حمص** بکسر حاے حطی و فتح میم آخرین صاد مہملہ ہو جسکو ہندی مین چنا کہتے ہین
**ماہیت** سفید ہوتا ہو اور سرخ اور سیاہ اور مٹرے رنگ کا جسمین سیاہی اور
سبزی ملی ہوئی ۔ **اصناف** اسکی جنگلی ہو اور بستانی ہو جنگلی مین حدت اور تلخی
زیادہ ہوتی ہو اور گرمی بھی زیادہ پیدا کرتا ہو اور قوت مین اسکا فعل وہی ہو جو
بستانی کا ہو لیکن بستانی کی غذا صحرائی چنے کی غذا سے اچھی ہو **طبیعت** سفید
چنا پہلے درجہ مین گرم خشک ہو اور سیاہ کی قوت زیادہ ہو **خواص** دونون
قسم اور سفید اور سیاہ نفخ پیدا کرتی ہین اور ملین ہو اور اسمین تقطیع بھی ہو اور نفع
دیگی اسکی باقلہ سے زیادہ ہو اور پکتا خوب ہے اور کوئی دانہ جو چنے کی صورت میں ہو

چنے سے زیادہ پھیپھڑے کی غذا نہین کرتا۔ گیلا چنا فضول کو زیادہ پیدا کرتا ہے بہ نسبت سوکھے چنے کے **زینت** نمش کو صاف کردیتا ہے طلا کرنے سے اور کھلانے سے رنگ کو خوشنما کردیتا ہے **اورام و بثور** اورام گرم صفراوی و اورام صلب سوداوی درتمام اقسام اورسام کو اور جو اورام کے اقسام غدد مین ہون انکو فائدہ کرتا ہے **جراح و قروح** چنے کا تیل داد کو دور کردیتا اور بہن قروح خبیثہ اور قروح سرطانیہ اور کھجلی خارش کو مفید ہے **آلات مفاصل** درد پشت کو نفع کرتا ہے **اعضاے سر** سر مین جو کھلی پھنسیاں ہوتی ہین انکو فائدہ کرتا ہے جس پانی مین چنے کو بھگوئین وہ پانی دانتونکے درد کی کلی ہے اور خصیتین کے ورم گرم صفراوی خواہ ورم سوداوی کو بھی مفید ہے اور ان اورام کو جو کانونکے نیچے ہوتے ہین **اعضاے نفس** آواز کو صاف کردیتا ہے پھیپھڑے کی غذا اس سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اسیواسطے اسکا حریرہ خواہ لپٹا بنایا جاتا ہے یعنے اسکے آٹے کا **اعضاے غذا** جوشاندہ اسکا استسقا اور یرقان کو مفید ہے تنقیح کرتا ہے خصوصًا وہ قسم جو ارزنی یعنے مٹر کی شکل پر ہو۔ سیاہ چنا جگر اور طحال کے سدون کو مفید ہے۔ چنے کو جب کھائین چاہیے نہ اول طعام مین ہو نہ آخر مین بلکہ بیچ مین کھانا چاہیے **اعضاے نفض** سیاہ چنے کا جوشاندہ ہمراہ روغن بادام اور مولی و کرفس کے مثانہ اور گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کردیتا ہے اور جنین کو بالکل نکالدیتا ہے قروح مثانہ کیواسطے زبون ہے باہ کو خوب زیادہ کرتا ہے اور اسیواسطے سانڈ کی چربی مین چنے کا کھیت خواہ چنے کا دانہ کھلانے مین تجویز کیا جاتا ہے نہار منھ چنے کے پانی پینے سے نعوظ بقوت ہوتا ہے ہر ایک چنا شکم کو نرم کرتا ہے اور سدہاے گردہ اور مثانہ کی تنقیح کرتا ہے خصوصًا سیاہ چنا اور کرسنی جو مٹر کی صورت ہوتا ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ اگر چنے کو سرکہ مین بھگو کر نہار منہ بطلوع اسکو کھائین اور آدھے دن تک صبر کرین یعنے پھر کچھ نہ کھائین اور نہ کچھ پئین جتنے کیڑے پیٹ مین ہون سب کو قتل کردیگا۔ بقراط نے کہا ہے کہ چنے مین دو جز جوہری ہین دونون بالطبع ایکدوسرے سے جدا ہوجاتے ہین ایک جز مالح ہے نمکین جو طبیعت کو نرم کرتا ہے اور دوسرا جز حاد ہے یعنے تیز ہے اور ادرار بول کرتا ہے اور یہی جز حلوا ایسا ہے جسمین نفخ ہے کہ باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور مفید ہے

**حنطہ** بکسر حاے حطی و سکون نون جسکو ہندی مین گیہون کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے **اختیار** بہتر وہی گیہون ہے جو سختی اور نرمی مین متوسط ہو اور توڑنے مین غبار ہو نہ بہت سخت دانہ بڑا بڑا اور موٹا اور نیا گیہون چکنا اور سرخی اور سیاہی کے بین بین رنگ رکھتا ہو اور سیاہ گیہون خراب چیز ہے یعنے غذائیت اسکی بری ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور رطوبت اور یبوست مین معتدل ہے آٹا اسکا مائل بہ یبوست ہے **خواص** بڑے دانہ کا گیہون جو سرخ رنگ ہو اس مین غذائیت زیادہ ہے اور ابالا ہوا گیہون اگر کھایا جاے دیر مین ہضم ہوگا اور نفخ بھی کریگا لیکن اگر خوب ہضم ہوجاے غذائیت کثیر ایکی ہے اور جواری جسکو میدہ کہتے ہین نشاستہ کے قریب ہے جو آٹا کہ منقطع اپنی طبیعت کے آمیزش چیکا ہے رس زیادہ ہو وہ اور بہتر ہے اور جس آٹے مین صنعت اور کارشانی سے لس پیدا ہوجاے وہ اور بہتر اور بہتر ہے اصلی لس ذرا آٹے مین ہے وہ مصنوعی لس آٹے مین نہین ہے گیہون کا آٹا معدہ سے دیر مین اترتا ہے اور نفخ زیادہ کرتا ہے ضرور ہے کہ اسکے ہمراہ کسی قدر مٹھائی کھائی جاے تاکہ اسکو جلدی معدہ سے اتارے اور گرم پانیسے دھونا اسکا بھی ضرور ہے اور تھوڑا سا جو کا آٹا بھی شامل کیا جاے نشاستہ سرد تر ہے بالزوجت ہے **زینت** گیہونکی خورش چہرہ کو صاف کردیتی ہے اور گیہون کا آٹا خصوصًا نشاستہ زعفران ملاکر چھائین کی دوا ہے **اعضاے غذا** گیہون اور جو کا آٹا دونون ثقیل چیزین ہین **اعضاے نفض** کچا گیہون ونیز ابالا ہوا گیہون جسکو گھنگری کہتے ہین اور دیہاتی زبان مین گھنگنی کہتے ہین جو نے دلا اور پیسا ہوا گیہون ابالا جاے اور ابالنے کے بعد گھوٹا نجاے اور مثل ہریسہ کے یا لپٹہ وغیرہ کے ہوجاے جیسے حلیم پکائی جاتی ہے الغرض ابالا ہوا مسلم گیہون اگر کھایا جاے پیٹ مین کیڑے پیدا کرتا ہے **سموم** کٹا ہوا گیہون دیوانے کتے کے کاٹنے کے زخم پر چھڑکا جاے فائدہ کریگا

**حلبیب** جسکو سورنجان ہندی کہتے ہین سپید سورنجان کے مشابہ ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **آلات مفاصل** اسکا چینا نقرس دیگر اقسام وجع مفاصل کو مفید ہے **اعضاے نفض** بلغم خام اور چھوٹے کیڑے اور گندہ دانہ اور اخلاط غلیظ کو براہ اسہال دفع کردیتا ہے

**حماض** بفتح حاے حطی و میم مشدد آخر مین ضاد ہے **ماہیت** بستانی بھی ہوتی ہے اور صحرائی بھی صحرائی کو سلق بری بھی کہتے ہین اور صحرائی حماض کے جملہ اقسام مین ترشی نہین ہوتی ہے جیسا لوگ کہتے ہین بلکہ بعض مین ترشی ہوتی ہے صحرائی تخم اسکی ہر ایک قسم مین زیادہ قوی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد خشک ہے اور تخم حماض پہلے درجہ مین سرد ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** اسمین کسی قدر قبض ہے اور جنگلی قسم اسکی تھوڑی سی تحلیل بھی ہے اور ترش قسم مین قبض بہت ہے اور جس قسم مین زیادہ ترشی نہین اسمین

مین غذائیت زیادہ ہی اور یہ وہی ہی جو کاسنی کے مشابہ ہی۔ ہر ایک قسم اسکی
صفرا کو توڑ دیتی ہی اور جو خلط اس سے پیدا ہوتی ہی وہ اچھی ہوتی **خواص** اسمین
قبض ہی اور پہلی قسم مین تھوڑی سی تحلیل ہی اور ترش مین زیادہ قبض ہے۔
جڑ مین اسکی سرکہ کے ہمراہ **تقشر اظفار** یعنے ناخون کے چھلکے چھلکے اترنے کا علاج
ہی جب شراب مین جوش دیکر اسکا ضماد جرب اور داد پر لگایا جائے فائدہ کریگا۔
**اورام و بثور** خنازیر پر اسکا ضماد کیا جاتا ہی اور بہت فائدہ کرتا ہی بیان کیا
گیا ہی کہ اگر اسکی جڑ صاحب خنازیر کی گردن مین لٹکائی جائی نفع کریگی **جراح و قروح**
جڑ مین اسکی ہمراہ سرکہ کے اس خارشت پر جسمین قرحہ پڑ گیا ہو اور داد پر لگائی
جاتی ہی اسی طرح اسکا جوشاندہ آب گرم مین سوکھی کھجلی پر لگایا جاتا ہی اور
خود جرم اسکا آب حمام مین یعنے اسکے پانی مین ملا کر مستعمل ہوتا ہی **اعضاے سر**
اسکے عصارہ سے یا اسکے جوشاندہ سے اٹھن انت کے علاج مین کلی کرائی
جاتی ہی جسمین درد ہو اور اسیطرح اسکو شراب مین جوش دیکر دانت کے درد مین کلی
کلی کرائی جاتی ہی۔ جو اورام کانون کے نیچے ہوتے ہین انکو بھی فائدہ کرتی ہے
**اعضاے غذا** یرقان سیاہ کو شراب ملا کر مفید ہی متلی مین سکون پیدا کرتی ہی
مٹی کھانیکی جو اشتہا پیدا ہو جاتی ہی اُسکے دور کرنیکے واسطے بھی مفید ہی **اعضاے**
**نفض** جرم حماض اور تخم اسکا دونون قابض ہین خصوصا بڑے حماض کا بیج یعنی
کہا گیا ہی کہ برگ حماض مین کسی قدر تلیین ہی اور تخم حماض مین قبض مطلق ہی اور بعض
نے کہا ہی کہ تخم حماض بے بھنا ہوا ازلاق اور تلیین کرتا ہی اور بڑا اسکی سیلان رحم
کو مفید ہی اور گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کرتی ہی جب کسی شراب کے ہمراہ پلائی
جائے۔ جو لزوجت اسمین ہی اُس خارش کو مفید ہی جو ثقل براز کی خشکی سے
آنتون وغیرہ مین آگئی ہو اسلیے کہ تخم حماض با اینہمہ کہ سنج یعنے خارش کو نفع کرتا
ہی مزلق بھی ہی **سموم** بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتا ہی خصوصا حماض صحرائی اور اگر
تخم حماض کو قبل بچھو کے کاٹنے کے استعمال کیا ہو پھر اگر اسکو بچھو کاٹے زہر نہ چڑھیگا
**حرشف** بفتح حاے حطی و سکون راے مہملہ و فتح شین معجمہ آخر مین فاے معجمہ ہی **ماہیت**
بستانی اور صحرائی دونون طرح کی ہوتی ہی ایک قسم اسکی ہی جسے فارسی مین کنگر کہتے
ہین **طبیعت** حرارت مین معتدل ہی یا حرارت کی طرف مائل ہی باعتدال۔
اور رطوبت اسکی دوسرے درجہ تک ہی خوزی نے کہا ہی کہ سرد تر ہی مسیح کہتا ہی
کہ افعال مین مثل بلیون کے پہلے درجہ مین گرم تر ہی اور غیر مسیح کا قول ہے
کہ پہلے درجہ مین گرم ہی اور دوسرے درجہ مین تر ہی اور جالینوس کی طرف

ایسی نسبت دیگئی ہی کہ وہ حرشف کو دوسرے درجہ مین گرم کہتا ہی اور مجھے
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسکے اقسام بہت سے ہین اور ہر ایک کی طبیعت
جداگانہ ہی۔ **افعال و خواص** تھوڑا سا تنقیہ کرتی ہی اور تجفیف پیدا کرتی ہے
اسمین کسیقدر لطافت ہی۔ خوزی نے کہا ہی کہ سودا کو پیدا کرتی ہی اور یہ قول
اسکا راستی سے دور ہی **زینت** طلا کرنا اسکا بالخورہ کو نفع کرتا ہی اور پانی سے اسکے
اگر سر کو دھوئین سر کی جون کو قتل کرتا ہی۔ گندہ بغلی کھا دار بول کرکے دور
کر دیتی ہی اور جب تک بغل کی بو دور نہو جائے پیشاب بدبو ہوا کرتا ہے۔
**اورام و بثور** پانی اسکا اورام کی تحلیل کرتا ہی اور جرم اسکا بھی **جراح و قروح**
پانی اسکا بھی اُس خشک کھجلی کو مفید ہی جو مادہ سوداوی سے عارض ہو اور سخت ہو
**اعضاے سر** پانی اسکا خراز یعنے بفا کو اُڑا دیتا ہی **اعضاے غذا** اشتہا
پیدا کرتی ہی خصوصا پہاڑی قسم اسکی اور جڑ پہاڑی قسم کی متلی پیدا کرنے مین زیادہ
خصوصیت رکھتی ہی۔ اور گوند اسکا وہی ہی جسکا نام کنگر زد ہی اور باب کاف مین ہم اسکا
بیان کرینگے **اعضاے نفض** باہ کو زیادہ کرتی ہی بول کا ادرار کرتی ہی جو گندہ بغل
مین بوجہ کسی سبب کے پیدا ہو گئی ہو اُسکا اخراج کر دیتی ہی طبیعت کو نرم کرتی ہی بلغم کا
اخراج کرتی ہی۔ اکثر قبض شکم پیدا کرتی ہی جب کسی شراب کے ہمراہ پلائی جائے
**حندقوقی** بفتح حاے مہملہ و سکون نون و فتح دال مہملہ و ضم قاف و واو و سکون
واو اور دوسرے قاف کو کھڑا زیر ہی ہندی مین سینجی اور تیجہ چھیا اور ساتھی
اور گدا لورنیا کہتے ہین ہر ایک قسم کا الگ نام ہی **ماہیت** یہ ایک گیاہ ہی
صحرائی بھی ہوتی ہی اور بستانی بھی اور ایک قسم اسکی مصری بھی ہوتی ہی بیج کو
پیسکر روٹی پکاتے ہین **طبیعت** ابن جریج کہتا ہی کہ دوسرے درجہ مین
گرم خشک ہی۔ ابن ماسویہ کہتا ہی کہ وسط دوم مین گرم ہی اور بستانی قسم
اسکی عجب نہین کہ حرارت اسکی آخر درجہ اول مین ہی **خواص** بستانی مین اعتدال
معتدل اور تجفیف ہی اور صحرائی مین ہمراہ قبض کے تسخین ہی روغن اسکا
کا سر یاج غلیظ ہی **زینت** صحرائی اور اسیطرح بستانی کلف یعنے چھائین کو مفید
**قروح** بستانی کا عصارہ شہد ملا کر قروح کو صاف کر دیتا ہی **آلات مفاصل**
روغن اسکا ایسے درد مفاصل کو مفید ہی جو پکی ہو اور برد خوف زمانت یعنے لنگ
ہو جانے عضو کے لگایا جاتا ہی اور ایک گروہ بیمار دنکا اس سے اچھا بھی ہو گیا
**اعضاے سر** جب اسکے عصارہ کا سعوط کیا جائے اور ناس لیا جائے
درد سر پیدا کرتا ہی اور جسکو مرگی آتی ہو اسے فائدہ کرتا ہی **اعضاے چشم** عصارہ بستانی

کا بیاض چشم اور غشاوہ یعنے جھلی کو جو آنکھ میں پڑجاتی ہو مفید ہو خصوصاً شہد ملاکر اعضائے نفس و صدر پسلیون کا درد جو بلغمی ہو خصوصاً صحرائی قسم اسکی درد کو بہت مفید ہو۔ حلق میں درد اور خراش پیدا کرتی ہو اور اسکے ضرر کی تلافی کشنیز اور کاہو اور کاسنی سے کیجاتی ہو اعضائے غذا درد معدہ جو برودت سے ہو خواہ ریحی درد معدہ کا اسکو مفید ہو۔ روغن اسکا آغاز استسقا میں فائدہ کرتا ہے مترجم سونٹھ اور مصر کی میں اسکی پتی کو ملاکر ضماد کرنیسے یہانتک اثر دیکھا ہو کہ استسقا کا ورم کیسا ہی زیادہ کیوں نہو دور ہو جاتا ہو یہ دوا خاص ہمارے تجربہ کی ہو مگر ہمیں اسی قسم کی پتی وغیرہ داخل کیجاتی ہو جسکو گندا اور رتیہ یعنے لکھا ہو اور جو بسکھپرا کی جسکو سانٹھی بھی کہتے ہیں قریب چار رتی کے مفید بالی ہیں ہماری مجربات اعضائے نفض بول اور حیض کا ادرار کرتا ہو اور صحرائی قسم اسکی کم شراب تخم ملوخیا کے درد مثانہ کیواسطے عمدہ دوا ہے روغن اسکا نشتین اور درد رحم کو مفید ہو اور صحرائی قسم اسکی حیض کو مفید ہو اور شکم کو مضبوط کرتی ہے بزرم اسکا اور تخم اسکا دونون باہ کو برانگیختہ کرتے ہیں حمیات لوگ کہتے ہیں کہ جسکو ایکدن درمیان دیکر تپ آتی ہو اسکی تین پتی خواہ تین بیج بیسکر بلکے تپ کے وقت میں تشویش پیدا ہو جاتی ہے یعنے دورہ تپ کے محفوظ رہینگے اور وقت چھوٹ جائیگا اسیطرح تپ ربع میں بھی پتی یا بیج کے استعمال سے یہی اثر ہوگا سموم اگر اسکا عرق نچوڑ کر بچھو کے کاٹے ہوے مقام پر چھڑکا جائے سوزش اور درد فوراً جاتا رہیگا اور اگر عضو صحیح پر اسکو چھڑکیں سوزش اور لذع پیدا کریگا تخم اسکا بچھو کے کاٹنے کا علاج میں اسکے جرم سے زیادہ قوی ہو مترجم میرے تجربہ میں بسکھپرہ کی جڑ اکثر سموم کا تریاق ہو خصوصاً افیون کا یہانتک کہ بعض معتمد معاصرین کا تجربہ ہو کہ افیونیکو اگر اسکی جڑ کی مسواک کرائیں نشہ اتر جاتا ہو

حلبہ بضم حائے مہملہ وسکون لام و فتح بائے موحدہ آخر میں ہائے ہوز ہو جسکو ہندی میں میتھی کہتے ہیں طبیعت آخر درجہ اول میں گرم ہو اور خشک اول درجہ میں ہو اور رطوبت فضلیہ سے خالی نہیں ہو افعال و خواص منضج ہو ملین ہو اور یہ بات اسمیں اسلیے ہو کہ اسمیں حرارت ہمراہ لزوجت کے جمع ہوئی ہے اور لزوجت اسکی حرارت کی زیادگی کے غلبہ کو منع کرتی ہو۔ اور حرارت اسکی بہ نرمی اثر کرتی ہو کیونکہ اسکا خضاب بنتا ہو اگرچہ تھوڑا ہی نفع ہوتا ہے زینت روغن اسکا جو ہمراہ آس کے بنایا جائے بالونکو مفید ہو اور ان نشانوں کو جو قروح کے مندمل ہونیکے بعد رہجاتے ہیں اور داء الشقاق کو جسمیں بوجہ برودت کے اعضا پھٹ جاتے ہیں خصوصاً ہمراہ روغن گل کے کلف کی دوا ہو نیز

بھی میتھی داخل کیجاتی ہو اور رنگت خوشنما کرنیکی دواؤنمیں اور نکہت کی بدل دینے والی دواؤنمیں اور بدن کی بدبو اور جو بدبو پسینے میں آتی ہو اسکی بدبو دور کرنیوالی دواؤنمیں بھی داخل ہو اورام و بثور بلغمی اورام کی تحلیل کردیتی ہے اور سوداوی اورام جو سخت ہوں یہی ہوئی میتھی اُن اورام گرم کو مفید ہو جو اندرونی ہوں خواہ بیرونی کہ جنمیں التہاب نہو یعنے کسیقدر صفراویت نہو بلکہ مائل بصلابت ہوں یعنے کسیقدر سوداویت انمیں آگئی ہو دبیلوں کو نرم کرتی ہو اور انکے مادہ میں نضج پیدا کردیتی ہو جراح و قروح روغن گل ملاکر آگ سے جلنے کو فائدہ کرتی ہو اعضائے سر اگر میتھی کے لعاب سے سر کو دھویا کریں حزاز یعنے بفا کو زائل کردیتی ہو سر میں درد پیدا کرتی ہو اگر کھجوری کے ہمراہ تناول کیجائے مربے کے ہمراہ اسکے تناول کرنیسے معدہ کی مضرت بہت کم ہوجاتی ہو اعضائے چشم جوشاندہ میتھی کا طرفہ چشم کو دور کردیتا ہو اعضائے نفس آواز کو صاف کرتی ہو اور پھیپھڑے کو تھوڑی سی غذا پہونچاتی ہو سینہ اور حلق کو نرم کردیتی ہو کھانسی میں اور ربو میں سکون پیدا کرتی ہو خصوصاً اگر شہد یا چھوہارا یا انجیر میں جوش دیجائے اور بہتر یہ ہو کہ جرم میتھی اور ادویہ مذکورہ کو ملاکر پانی میں جوش دیں یہانتک کہ صاف کرکے بہت سا شہد ملاکر کوئلہ کی آنچ پر کہ نرم نرم آنچ رہے پکائیں اور جب قوام کا گاڑھا ہوجائے طعام سے بہت دیر پہلے اسکو تناول کریں اعضائے غذا انطرون ملاکر ورم طحال پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے اور جوشاندہ اسکا ضعف معدہ کو مفید ہو خصوصاً اگر تازہ میتھی ہو اور قروح معدہ کو بھی یہی جوشاندہ فائدہ کرتا ہو متلی پیدا کرتی ہو اور سرکہ اور مری میتھی کے کھانیکے اُس ضرر کو دفع کردیتا ہو اعضائے نفض اسکے جوشاندہ میں قروح رحم اور درد رحم اور رحم کے منہ بند ہوجانے کیواسطے آبزن کیا جاتا ہو جوشاندہ اسکا تنگی میں قروح امعا کو مفید ہو اسیطرح تازہ میتھی کا ساگ اگر دانتوں سے کاٹ کاٹ کر سرکہ میں ڈبو ڈبو کر کھایا جائے میتھی کو پانی میں جوش دیکر زحیر و اسہال کیواسطے پلاتے ہیں میتھی کا روغن مقعد کے ورم کو مفید ہو اور زحیر اور خوڑے کیواسطے اسکا حقنہ بھی دیا جاتا ہو خصوصاً مری ملاکر قبل طعام کے ثقل کے دفع کرنیکے واسطے اسکی تحریک اسی سبب سے ہو کہ اسمیں حرارت اور تیزی ہو خصوصاً تھوڑا سا شہد ملاکر تاکہ بقوت نفع کرے جوشاندہ اسکا شہد ملاکر رطوبات غلیظہ کا انحدار کردیتا ہو یعنے معدہ کے نیچے اتار لاتا ہو اصحاب اسہال کیواسطے میتھی عمدہ چیز ہو فضلہ کو بدبو سے پاک کردیتی ہو اور پسینہ اور سینہ کو بدبو کردیتی ہو مگر غسل جرم کے اسکا حال نہیں ہے کہ ان دونو کے نکلنے میں دشواری پیدا کرے

**خردوم** بکسر حاے مہملہ وسکون راو ضمہ دال وسکون واؤ جس کو ہندی مین باہمنی کہتے ہین **ماہیت** ایک جانور مشابہ گوسے کے ہوتا ہی اور **طبیعت** اسکی بھی اسی کے مشابہ ہی غذا دینے مین اعضاے بدنی کے **اعضاے چشم** پنجال اسکی بیاض ور آنکھ کی کھجلی کو مفید ہی اور بصارت کو تیز کرتا ہی۔

**جوز رومی** جسکو اکبردس کہتے ہین **طبیعت** تسخین زیادہ پیدا کرتی ہی تیسرے درجہ تک گرم ہی اور پہلے درجہ مین خشک ہے۔ اور پھول مین اسکے تسخین زیادہ ہی اور گودا اسکا نہایت درجہ تسخین تک پہونچا ہوا ہی **اعضاے سر** پھول اسکا مرگی مین ملا کر مرگی کو نہایت ہی نفع کرتا ہے۔

**حلزوم** بفتح حاے مہملہ وسکون لام وضم راے معجمہ وسکون واؤ نون گھونگھے کے جمیع اقسام کو کہتے ہین **ماہیت** سیپی کی اقسام سے ہی **افعال و خواص** ان کی حرارت بجھا دیتی ہی **اعضاے چشم** اسکو جلا کر آنکھو کے قروح کو مفید ہے

**حد۔ ماہیت** اسکی بعض لوگون نے کہی ہے کیوڑی گلنار جودی ہی **آلات مفاصل** بیٹھے کو مضر ہی اور تشنج پیدا کرتا ہی۔

**حشیشۃ الزجاج** جسکو فارسی مین گیاہ آبگینہ کہتے ہین **ماہیت** ایک لکڑی جس سے آئینہ پر جلا کرتے ہین **خواص** اسمین قبض ہمراہ رطوبت کے ہی اور الصاق بھی ہی اور منقی ہی طیتن ہی اور اورام دبیلوں اورام باطن پیدا کرتی ہی چکی اسکی حمرہ کو اور آگ سے جل جانیکو اورام بلغمیہ کو شفا دیتی ہی عصارہ اسکا سپیدہ قلعی کے ہمراہ نملہ اور حمرہ پر لگایا جاتا ہی اور ورم نوزتین کے واسطے اسی عصارہ کا غرغرہ کیا جاتا ہی **آلات مفاصل** قیروطی کے ہمراہ نقرس پر لگایا جاتا ہے **اعضاے سر** عصارہ اسکا روغن گل ملا کر کان کے درد کو مفید ہی اور ورم نوزتین کے واسطے اسکا عصارہ جبڑہ پر لگایا جاتا ہی **اعضاے نفس** عصارہ اسکا پرانی کھانسی کیواسطے مثل حریرہ کے پیا جاتا ہی **اعضاے نفض** بواسیر کو دور کرتی ہی

خربلہ ور اسکو بخنیطش کہتے ہین تخم اسکا مثل خربہ کے ہوتا ہی اور پتی اسکی بھی قلعت مشابہ برگ سقولوقندریون کے ہوتی ہی **طبیعت** بستانی کی حرارت کمتر ہی اور صحرائی کی حرارت دوسرے درجے مین ہی **جراح و قروح** تازہ زخمون کا اندمال کرتی ہی **اعضاے غذا** پوست اسکے سہ کہ ملا کر طحال پر لگائی جاتی ہی تب اسکی سکھا کر پیجاوے ورم طحال کو دور کردیتی ہی **اعضاے نفض** بول کا ادرار کرتی ہی خصوصاً وہ قسم اسکی مشابہ برگ سقولوقندریون سے ہے۔

**حالبی** جسکو اسطراطیقوس بھی کہتے ہین جسکے معنے یہ ہین کہ ستارون کے مشابہ **ماہیت** ایک نبات ہی اسکا نام حالبی اس واسطے رکھا گیا ہی کہ تعضے ورم حالب تنج چند جسے کے ہوتے ہین سکو شفا دیتی ہی ضماد اسکا کیا جاے یا اسکا پی جاے اور یہ بھی مثل گل سرخ کے مرکب القوی ہی **طبیعت** اسمین قوت مبرد ہمراہ حرارت کے ہی **خواص** محلل ہی اور اس مین قوت مبردہ ہی جو ورم کو دافع کرتی ہی **اورام** جو بیماری ورم کہ حالب مین پیدا ہوا سکو بطور تعلیق کے دور کردیتی ہی جیجالہ اسکا ضماد کیا جاوے اور ایسکا نام اسطراطیقوس جسکا بیان حرف الف مین ہو چکا ہی

**حرا** یہ وہی نرو فرا ہی اور اسی کو دینارونہ بھی کہتے ہین اسکا بھی بیان ہو گیا ہی

**حاشیس** ۔ **ماہیت** ایک دوا سے ارمنی ہی اسکو فارسی بھی کہتے ہین مراد یہ ہی کہ فارس سے نکلتی ہی ۔ گروہ اطبانے کہا ہی کہ یہ فربیون سے زیادہ قوی ہی اور اگر مقدار شربت اسکی ایک درہم سے زیادہ تجویز کیجاوے قاتل ہوگی **طبیعت** چوتھے درجہ مین گرم خشک ہی **خواص** محرق ہی اور بد مزہ ایسی ہی کہ منہ کو بھی بد مزہ کردیتی ہی **اعضاے غذا** معدہ مین سوزش پیدا کردیتی ہی اور قاتل ہی

**حب البان** اسکا بیان حرف باے موحدہ مین ہم کر چکے ہین

**حب الغاریہ** درخت کا تخم ہی چھوٹے بندوق کے مشابہ ہوتا ہی چھلکا اسکا سیاہی مائل تیلا جسوقت کہ دباو انگلی سے ٹوٹ ٹوٹے سخت سخت ہوجاتے ہین اندر سے اسکی زردی مائل سطح روغن دار ہوتی ہی جسمین خوشبو آتی ہی اسکو مغاربت سے لختے ہین لکھینگے

**حب الزلم** یہ ایک دانہ ہی جسکا مزہ بہت پاکیزہ ہی اور شہرزور مین پیدا ہوتا ہی **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم تر ہی **زینت** فربہی لاتا ہی **اعضاے نفض** منی کو زیادہ کرتا ہی

**حب النیل** جسکو ہندی مین مرچ سے کہتے ہین **ماہیت** یہ وہی قرطم ہندی ہی **اختیار** عمدہ وہی ہی جو وزنی ہو سرخ اور چکنا اور تازہ **طبیعت** بعضون نے کہا ہی کہ پہلے درجہ مین گرم خشک ہی اور صحیح یہ ہی کہ یہ تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **زینت** بدن اور بہق سپید کو فائدہ کرتا ہی **اعضاے غذا** کرب لاتا ہی اور متلی بہت پیدا کرتا ہی **اعضاے نفض** اخلاط غلیظ اور سودا اور بلغم کو بقوت نکالدیتا ہی اور چھوٹے کیڑے اور کدودانہ کو بھی خارج کردیتا ہی **ابدال** اسہال مین اخلاط سوداوی کے نفع کرنے مین بدل اسکا افسنتین اسکے تخم حنظل سے جسکے ہمراہ چھٹا حصہ اس کا حجر ارمنی ہو۔

**حب المنفسم** بکسر میم اور سکون نون و فتح سین مہملہ **ماہیت** پیمانہ مزج کے برابر ہوتا ہی اور رنگ بھی اسیکا سا مگر آسانی سے ٹوٹ جاتا ہی پوست اسکی ایسے مغز سے چسپیدہ ہی جسکی سپیدی زیادہ ہی اور خوشبو ہی **طبیعت** دوسرے

درجہ مین خشک ہے **اعضاے غذا** معدہ جو سست اور ڈھیلا ہوگیا ہو اُسکو مفید ہے

**حب السمنہ** بکسر سین مہملہ و سکون میم و فتح نون جسکو فارسی مین نقل کہتے ہین یہ ایک سخت اُجالا زمین کا ہے جہان آبادی نہو ہاتھ بھر کا اونچا ہوتا ہے پتی اسکی سپید مگر زیادہ سپید نہین ہوتا ہے پھل اسکا مرچ کے برابر ہوتا ہے اندر اسکے تیل بھرا ہوا اور نرم بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ تخم مامر یوبا کا ہے **طبیعت** گرم ہے مائل برطوبت **زینت** فربہی پیدا کرتا ہے **اعضاے غذا** دیر مین ہضم ہوتا ہے پھر جسوقت ہضم ہوجاے غذا اسکی زیادہ ہوتی ہے **اعضاے نفض** منی اور باہ کو زیادہ کرتا ہے۔

**حب الصنوبر** پستہ سے یہ دانہ چھوٹا ہوتا ہے چھلکا اسکا نیلا اور نازک سرخ رنگ جسکے اندر سے مغز لانبا اور سپید روغن بھرا ہوا لذیذ نکلتا ہے اور یہ دانہ وہی ہے جسکو حب صنوبر کبار کہتے ہین اور ہندی مین چرونجی کہتے ہین یہ اُس صنوبر سے پیدا ہوتا ہے جسکا نام شیرین ہے صنوبر انار کا دانہ چھوٹا ہوتا ہے اسمین تین کونے ہوتے ہین چھلکا سخت اور مغز مین اسکی حدت اور تیزی اور کڑواپن ہوتا ہے اور یہ چھوٹا دانہ دوا کیواسطے بہ نسبت غذا کے زیادہ بکار آمد ہے **طبیعت** بڑا دانہ جسکو چرونجی کہتے ہین اسکی طبیعت معتدل ہے یا شاید مائل بحرارت ہو اور رطوبت اسکی زیادہ ہے اور چھوٹا دانہ دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** اسمین نفخ دینے کی قوت اور تلئین اور تحلیل کی ہے اور لذع بھی پیدا کرتا ہے خصوصاً تازہ دانہ مین اگر اسکو پانی مین بھگو دین لذع اسکی جاتی ہے اور اسوقت اسکی تلئین یعنے خشونت کو دور کرنا اور تغریہ پورا ہوتا ہے اگرچہ یہ دونون خواص قبل بھگونیکے بھی اسمین موجود ہین۔ جوہر اسکا ارضی مائی ہے جسمین تھوڑی سی ہوائیت ہے **زینت** فربہی پیدا کرتا ہے **آلات مفاصل** چرونجی کھانیسے استرخا اور ضعف بدن کو فائدہ ہوتا ہے اور رطوبت فاسدہ کو خشک کردیتا ہے **اعضاے صدر** چھوٹی اور بڑی دونون قسم اسکی پھیپھڑے کے رطوبات متعفنہ اور قیح اور نزف الدم اور کھانسی کو مفید ہین خصوصاً ہمراہ میفیخج کے اس سبب سے کہ تھوڑی سی تلخی اسمین ہے۔ اور جب کسی شراب شیرین مین اسکو جوش دین تنقیہ قیح کا پھیپھڑے سے بخوبی کریگی۔ اسیطرح چھلکے اسکے اور دانہ اسکے اور لکڑی اسکی جب لعوق مین داخل کیجاے **اعضاے غذا** افسنتین کے ہمراہ جب اسکا معدہ پر ضماد کرین معدہ کو قوی کریگی۔ خود یہ دشواری سے ہضم ہوتی ہے غذائیت اسکی زیادہ ہے اور قوی ہے معدہ مین لذع پیدا کرتی ہے مگر یہ کہ آب گرم مین بھگو دیجاے۔ گرم مزاج آدمی اسکو شکر کے ساتھ کھاے اور سرد مزاج کے آدمی شہد کے ساتھ پس اچھی طور پر ہضم ہوگی اور معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور تحلیل ایسی نہوگی مگر جسوقت کہ جلا دیجاے اور اسکے چھلکے دور کردینے چاہئین۔ پانی مین بھیگی ہوئی جید ہوتی ہے اور اسکے فساد کی اصلاح ہوجاتی ہے اور اسکے ریاح کی قوت ٹوٹ جاتی ہے جب خرفہ کے ساتھ کھائی جاے اسکی لذع معدہ ہے لذع کا نکرنا کیسا **اعضاے نفض** منی کو زیادہ کرتی ہے جب ہمراہ کنجد اور شکر سپید اور شہد اور قند کے کھائی جاے بہت کھانا چھوٹی اور بڑی دونون قسمونکا مروڑہ پیدا کرتا ہے اور تریاق مصلح اس ضرر کا انار دانہ میخوش ہے کہ بعد اسکے کھانیکے جو یا اجا۔ رطوبات گردہ اور مثانہ کی جلاے شدید کرتی ہے اور دونون گردہ اور مثانہ کو پیشاب کے روکنے پر قوی کرتی ہے اور دونون قسم کی کثرت بول مثانہ کی جہت سے ہو یا گردہ کی دور کردیتی ہے تقطیر البول کو منع کرتی ہے قروح مثانہ اور سنگ مثانہ پیدا ہونے سے منع کرتی ہے اور ادرار کرتی ہے ضماد اسکا افسنتین کے ساتھ بھی مفید ہے اور تنہا بھی۔

**حب القلقل** دونون قاف مکسور اور مضموم بھی پڑھے گئے ہین اور ہندی مین اسکو کوار جکنا کہتے ہین **ماہیت** مرچ کا سا دانہ سپید ہوتا ہے اور کسیم بیچ سے بڑا خوب گول نہین ہے توڑنے سے مغز اندر وہی تیل بھرا ہوا خوش مزہ نکلتا ہے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ بیج انار صحرائی کا ہے اسی شخص کا قول بھی ہے کہ اسکی جڑ کا نام مغاث ہے **آلات مفاصل** جو بدن ڈھیلے ہوگئے ہون اور استرخا انکو عارض ہوا انکو قوی کردیتا ہے **افعال و خواص** کوار جکنا بھونا ہوا زیادہ سبک ہے **زینت** فربہی زیادہ پیدا کرتا ہے **اعضاے سر** درد سر پیدا کردیتا ہے خصوصاً جب شراب پینے کے بعد اسکے دانہ سے تنقل کرین **اعضاے نفس** بڑا دانہ اسکا جو رطوبت وغیرہ پھیپھڑے سے نکلتی ہو اسکو نفع کرتا ہے **اعضاے غذا** ہیضہ اور تخمہ اسکی زیادہ کھانے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر شکر سپید یا شہد کے ہمراہ کھایا جاے بخوبی ہضم ہوجاتا ہے بھونا ہوا بیج غذاے جید ہے اور جو خلط اُس سے پیدا ہوتی ہے وہ خراب نہین ہوتی اور چھوٹی قسم اسکی لذع معدہ مین شدید پیدا کرتی ہے۔

**حدید** جسکو ہندی مین لوہا کہتے ہین **ماہیت** لوہے کی تین قسمین ہین شابورقان اور نرم آہن اور فولاد مصنوع شابورقان فولاد اصلی ہے یہ معدن سے نکلتا ہے اور فولاد مصنوعی نرم آہن اور توبال سے بنایا جاتا ہے اسلیے

کہ یہ میل شابورقان کا تانبے کے میل سے قریب ہی اور ہمنے میل اور حرک کے بیان کرنیکے واسطے باب خاے معجمہ مین ایک باب جدا نکالنے کر دیا ہی **افعال و خواص** لوہے کا زنگار قابض ہی اور اکال ہی اور میل اسکا اسکے زنگار سے بہت زیادہ ضعیف ہی مگر بہ نسبت اور دھاتونکے میل کے لوہے کے میل مین تجفیف کی قوت زیادہ ہی **زینت** لوہے کا زنگ سیاہی پر شراب ملا کر لگایا جاتا ہی پس نفع کرتا ہی **اعضاے سر** جب پرانے سرکہ مین اسکو بھیگو کر سرکہ کو چھان لے جو چرک کان سے جاری ہی اسکو بہت فائدہ کریگا **اعضاے چشم** لوہے کا زنگ پلکون کی سختی اور ظفرۂ چشم کو مفید ہی **اورام و بثور** زنگ اسکا شراب ملا کر حمرہ اور بثور پر لگایا جاتا ہی **آلات مفاصل** زنگ آہن شراب ملا کر نقرس پر لگایا جاتا ہی **اعضاے غذا** شراب یا پانی جس مین لوہا بجھایا جاے ورم طحال اور استرخاء معدہ اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتا ہی **اعضاے نفض** توبال آہن مین جو قوت اخراج زرد آب کی ہی وہ بہت ضعیف ہی بہ نسبت توبال نحاس کے - اور زنگ آہن قابض ہی اسکا حمول کیا جاتا ہی پس رحم کے نزف الدم کو قطع کرتا ہی - زنگ اسکا بواسیر کو خشک کر دیتا ہی شراب جس مین لوہا بجھا کر اسہال کہنہ اور ذوسنطاریا کو بند کر دیتا ہی - وہ استرخاء مقعد کو نفع کرتا ہی اور سلسل البول اور زیادہ حیض جاری ہونیکو روکتا ہی اور باہ پر بہت قوت دیتا ہی

**حمام** بفتح حاے حطی کبوتر کو کہتے ہین **طبیعت** بچہ کبوتر مین حرارت و رطوبت فضلیہ ہے اور جب پر و بال اس بچے کے سب نکل آئین اور اڑنے کے قریب ہو جاوے تب اسکا گوشت زیادہ سبک ہوتا ہی کبوتر کے انڈے مین گرمی زیادہ ہی **افعال و خواص** چھوٹا بچہ کبوتر کا اسکے گوشت مین غلاظت زیادہ ہی بسبب اسکی رطوبت فضلیہ کے **اعضاے سر** کبوتر کا خون آسمانی نکسیر کو فائدہ کرتا ہی جو حجاب دماغ سے پیدا ہوئی ہو **اعضاے غذا** جو بچہ کبوتر کا بالغ ہونیکا ہو وہ سبکی سے ہضم ہو جاتا ہی اور غذا بھی اسکی عمدہ بنتی ہی بہ نسبت اس بچے کے جسکے پر ابھی نہ نکلے ہوں - واجب ہے کہ محرور مزاج آدمی اسکو انگور خام اور کشنیز کے ہمراہ تناول کرے اور زعفران خیار بھی اسکے ساتھ کھاے انڈے مین اسکی زیادہ بہتر ہی

**حوز** بفتح حاء حطی اور آخر مین زاے معجمہ ہی **ماہیت** یہ ایک درخت ہی اسکے گوند کو کہربا کہتے ہین اور ہم کہربا کو ایک باب جدا گانہ مین بیان کرینگے **طبیعت** معتدل ہی مائل بہ یبوست ہی مگر بہت تھوڑی سی ہی **خواص** لطیف ہی اور تخم اسکا بہت زیادہ لطیف ہی اور زیادہ گرمی اسمین نہین ہی **آلات مفاصل** ایک مثقال اس درخت کا پھل عرق النسا کو نافع ہی اور قسم رومی کا برگ سرکہ ملا کر نقرس کے درد پر ضماد کیا جاتا ہی **اعضاے سر** کچی تری کا عصارہ نیم گرم کر کے کان مین ٹپکاتے ہین پس کان کے درد کو فائدہ کرتا ہی اور پھل اسکا سر کی گنج کو مفید ہے **اعضاے چشم** شہد ملا کر اسکے پھل کو بطور سرمہ کے آنکھ مین لگاتے ہین پس آنکھ کو قوت دیتا ہی **اعضاے نفض** پھل اسکا ایک مثقال تقطیر البول کو مفید ہی اور ایک مثقال اسکا پھل سرکہ ملا کر بعد طہر کے پینے جب رت حیض سے پاک ہو جاوے اگر استعمال کیا جاے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہی اور اسی طرح تیار اس کا -

**حبۃ الخضراء** جسکو ہندی مین بن کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہی پھل مین اسکے قبض ہی - منفعت اسکی مصطگی سے مشابہ ہی - گوند اسکا بعد مصطگی کے سب گوند کے اقسام سے بہتر ہی - بڑے دانہ سے اسکے وہی ہین جسکو ضرور کہتے ہین یہ اسکا بطم کے نام سے مشہور ہی **طبیعت** بعض لوگون نے کہا ہی کہ اسکی طبیعت مین قبض اور تلیین دونون ہین جیسے روغن گل مین - اور حق یہ ہی کہ تسخین اسکی ایسی نہین ہی جو کم ہو لیکن بحقیقت اسکی جب تک تر و تازہ ہو بہت گرم اور خشک ہو جانیکے بعد تیسرے درجہ کو پہونچ جاتی ہی - گوند اسکا گرم ہی اور تھوڑی سی یبوست ہی **افعال و خواص** سخت ہے اور تلیین و تنقیہ بھی کسیقدر قبض بھی اسمین اور گوند مین اسکے تحلیل زیادہ ہی بہ نسبت مصطگی کے دھوان بطم کا اسلیے تلطیف دینے سے دور ہی مثل کندر کے دھوئین کے روغن اسکا اسمین قوت ملینہ ہی اور قبض ہے ہی اور گوند اسکا مصطگی سے محلل زیادہ ہی کیونکہ اسمین تلخی بہت ہی - اور اسمین تھوڑا سا قبض بھی ہی جلا اسمین قوی ہی تنقیہ اسمین بہت ہی انضاج اور تلیین کرتا ہی اور اندرون بدن سے مواد کو کھینچ لاتا ہی اور اکثر اوقات مصطگی کے قائم مقام ہوتا ہی بعضون نے گمان کیا ہی کہ اسکے روغن مین تبریدکی قوت تھوڑی سی ہی **زینت** چہرے کو جلا دیتا ہی اور چھائین کو دور کر دیتا ہے علک الانباط چہرے کے پھٹ جانیکو مفید ہی **اورام و بثور** گوند اس کا جلاجات سوداوی پر نفع پیدا کرتا ہی **جراح و قروح** خارشت خشک کو اور دوسرے اقسام کو جلا کرنے سے دور کرتا ہی اور گوند اسکا مرہم کے اقسام مین زخمون کو پاک کرنیکے واسطے داخل کیا جاتا ہی اور مدہ کے خشک کرنیکے واسطے ظاہر ہی نہین جو قروح ہون انکو اچھا کر دیتا ہی جو گہرے قروح مین اگتی ہو اسکو مفید ہی جسکی ابتدا مین قرحہ پڑ گئے ہون اور جو کھجلی مادہ بلغمی سے پیدا ہوئی ہو اور بثور بلغمیہ کو مفید ہی **آلات مفاصل** ماندگی بدن کے واسطے جو روغن تجویز کیے جاتے ہین انمین داخل ہوتا ہی اور جو مرہم اسکا اسکے اور فالج اور ستر...

کے واسطے بنائے جائیں انہیں بھی اعضاے صدر گوندا سکا شہد و زیت ملاکر جو رطوبت کان سے نکلتی ہو اسکو بہت مفید ہو اعضاے چشم دھواں اسکا ان کا جلون مین داخل کیا جاتا ہو جو موئے مژہ کے گرنے کی حفاظت کریں اور پلکوں کے مٹر جانیکے کا علاج بھی ہوتا ہو اعضاے نفس و صدر پہلو کے درد مین ضماد کرنے سے اور ملنے سے فائدہ کرتا ہو۔ گوندا سکا پھیپھڑے کے قروح پیاور پرانی کھانسی کی اچھی دوا ہو تنہا اسی کو چاٹیں یا کوئی مٹھائی ملالیں اعضاے غذا تلی کے مرض کو نافع ہو خصوصاً دانہ اسکا جسکو بن کہتے ہیں مگر اس سے اشتہاے طعام جاتی رہتی ہو اسیطرح جگر کا بھی تنقیہ کرتی ہو اعضاے نفض ادرار کرتا ہو اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہو اور گوندا سکا بھی ادرار کرتا ہو اور شکم کو نرم کرتا ہو جب یکدانہ بقدر بندق کے یا بقدر ایک چوزہ کے نہار منہ کھایا جاے اور تخمین شکم اسکی بدون اذیت ہو۔ احشاء اندرونی کا تنقیہ کرتا ہو اور گردے کو جلا دیتا ہو سموم گوندا سکا اور پھل اسکا رتیلا کے کاٹنے کیواسطے ہمراہ شراب کے پلایا جاتا ہے۔

حرباء جسکو ہندی مین گرگٹ کہتے ہیں اسکا خون جو بال کہ آنکھ سے بوجہ تکلیف دہی کے اکھاڑ لیا جاے اسکے دوبارہ اگنے کو منع کرتا ہو سموم کہتے ہیں کہ اسکا انڈا زہر قاتل ہو اور اسکا بیان ہم کتاب چہارم کے حیوانی سموم مین کرینگے

حیہ۔ جسکو ہندی مین سانپ کہتے ہیں اسکو پانی مین پکا کر نمک اور پھٹکری ملاکر اور کبھی سیر زیت بڑھا کر استعمال کرتے ہیں اور نمک اسکا وہی قوت رکھتا ہو جو اسکے گوشت مین قوت ہو۔ سانپ کے کینچلی کا بھی استعمال کیا جاتا ہو ہم سانپ کے اقسام کتاب چہارم مین بہ تفصیل لکھینگے اختیار گوشت بہتر سانپ کی مادہ کا ہو اور کینچلی بہتر نر سانپ کی طبیعت تجفیف کی قوت اسکے گوشت مین زیادہ ہو اور تسخین زیادہ نہیں اور کینچلی مین تجفیف بھی زیادہ ہو خواص سانپ کے گوشت مین یہ خاصیت ہو کہ فضول کو بطرف جلد کے نافذ کردیتا ہو خصوصاً جب انسان کا بدن پاک نہو ایک شخص کو سانپ کھانے سے یہ ہوا کہ اسکی گردن مین ایک بڑا پھوڑا نکل آیا جب پھوڑا چاک کیا گیا بجاے پیپ کے لوہو کے اسمین سے بڑی بڑی جوئیں نکلیں سانپ کا گوشت اگر کھایا جاے عمر دراز کرتا ہو اور قوت بڑھاتا ہو اور حواس کی حفاظت کرتا ہو اور جوانی کو دیرپا کرتا ہو زینت سانپ کے گوشت کھانے سے جوئیں بہت پڑتی ہیں اور چونکہ یہ گوشت فضول کو بطرف جلد کے دفع کرتا ہو لہذا کھال اترنے لگتی ہو۔ جذام کو سانپ کا گوشت بہت فائدہ کرتا ہو اگر یہ بالخورہ پر لگایا جاے جب بھی بہت فائدہ کریگا اورام و ثبور سانپ کا گوشت اور اسی کا شوربا جب سر و دم کاٹ کر پکایا جاے خنازیر کے بڑھنے کو منع کرتا ہو اور اسیطرح سانپ کی کینچلی کا بھی یہی اثر ہو آلات مفاصل سانپ کے گوشت کا شوربا جب اسکو سر اور دم کی طرف سے چار چار انگل کاٹ کر پکایا جاے جب اسکو کھائیں اور اسیطرح سانپ کے گوشت کو اگر کھائیں تو پٹھے کے اقسام درد کو مفید ہو اسیطرح نمک اسکا اعضاے صدر سانپ کی کینچلی اگر شراب مین پکا کر کانمین ٹپکائی جاے کان کے درد کو ٹھہرا دیتی ہو اور سرکہ مین جوش دیکر اسکی کلی دانت کے درد کیواسطے کیجاتی ہو۔ بہت اچھی کینچلی نر سانپ کی ہو جالینوس کا قول ہو کہ اگر بہت سے ڈورے لیکر خصوصاً ارجوان مین انکو رنگ کر سانپ کی گردنمین کسکر باندھ دیں اور پھر اس ڈورے کو کھولکر اس مریض کی گردن پر لپیٹیں جو ورم لہات اور ورم حلق مین مبتلا ہو عجب نفع ہوگا اعضاے چشم سانپ کا شوربا اور گوشت مذکورہ بالا دونوں بصارت کو قوی کردیتے ہیں طبیبوں نے اس بات پر کہا ہو کہ سانپ کی چربی آنکھ مین پانی اترنے کو منع کرتی ہو مگر آدمی جو انسانیت سے موصوف ہو اسکے لگانے پر جسارت نہیں کرسکتا سموم سانپ کا پیٹ چاک کرکے اسی مقام پر رکھدینے سے جہاں پر سانپ نے کاٹا ہو فوراً درد مین سکون پیدا کرتا ہو

حمار بکسر حاے حطی اور آخر مین راے مہملہ ہو جسکو ہندی مین گدھا کہتے ہیں ماہیت خاکستر حمار کی اور خصوصاً گدھے کے گوشت کی راکھ اور گدھے کا جگر جلا کر اسکی راکھ و زیت ملاکر سردی کے سبب سے جو بدن پھٹ گیا ہو اسپر لگائی جاتی ہو اورام و ثبور گدھے کے جگر کی راکھ زیت ملاکر خنازیر پر لگائی جاتی ہو جراح و قروح اورام کو اچھا کردیتی ہو آلات مفاصل جس شخص کو سستی کیوجہ سے کزاز کا مرض عارض ہوا ہو گدھے کے گوشت کے شوربے سے اسکا آبزن کیا جاتا ہو اعضاے سر گدھے کا جگر بھون کر نہار منہ اگر کھایا جاے مرگی کو فائدہ کرتا ہو اسیطرح گدھے کا سم سوختہ اور مقدار شربت دو فلنجار جو قریب ڈیڑھ تولہ کے ہو اعضاے نفض کہتے ہیں کہ گدھے کا پیشاب درد گردہ کو مفید ہے اور جنگلی گدھے کا پیشاب سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کردیتا ہو جیسا کہ کہا گیا ہے۔

حجر الیہود اسکو فارسی مین سنگ جہودان کہتے ہیں ماہیت چھوٹا سا پتھر ہو چھوٹے جوز کے برابر کسیقدر لانبا ہوتا ہو اسمین ڈورے سے اور لکیریں ہوتی ہیں جو اسکے کنارے سے آتی ہیں یہ ایک رخ کی لکیریں ہوتی ہیں اور دوسری طرف بھی لکیریں جو مقابل اسکے ہوتی ہیں وہ ان لکیروں پر تقاطع کرتی ہیں اور یہ خطوط متوازی ہوتے ہیں اب جو لکیروں کے تقاطع سے خانے

نجاتے ہیں وہ مثل قتالیس یعنے دڑوروں اور لکیروں کے چھوٹے چھوٹے چمکدار ہوتے ہیں اعضائے غذا معدہ کو ضعیف کر دیتا ہے اور معدہ کو موافق نہیں ہوتا اشتہا کو ساقط کر دیتا ہے اعضائے نفض سنگ گردہ کو مفید ہے کہ اسکو نکال دیتا ہے مقدار شربت دو مثقال ہمراہ آب گرم کے ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ سنگ گردہ کو مفید ہے مگر صحیح نہیں ہے مقعد سے جو خون آتا ہے اسکو بند کر دیتا ہے

حجر المثانہ یہ پتھر جو مثانہ میں پیدا ہوتا ہے اعضائے نفض کہتے ہیں کہ مثانہ اور گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ یہ کوئی بات قابل یقین کرنے کی نہیں ہے

حجر الاسفنج یہ پتھر اسفنج کے اندر پایا جاتا ہے اور گردے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے

حجر لبنی یہ پتھر ایسا ہے کہ جب پانی کے ذریعے اسکو تراشیں جیسے سنگ تراشی کا طریقہ ہے اسکے اندر سے ایک چیز مثل دودھ کے نکلتی ہے اس پتھر کا رنگ خاکی ہے مزہ اسکا شیریں ہے پانیسے پیسکر جسقدر پانی میں گھل جاتا ہے اسکو رانگے کے ڈبے میں بند کرکے رکھتے ہیں طبیعت بہت معتدل ہے اورام و بثور ابتدائی اور اورام حارہ میں نفع کرتا ہے اور زمانہ انتہا میں اسکا نفع اتنا نہیں ہوتا کہ ورم جاتا رہے اعضائے چشم پانی میں ملکر اسکے ریزہ جو بوقت تراشنے کے جدا ہوتے ہیں آنکھ میں لگانے سے جو فضول آنکھ کیطرف سیلان کرتے ہیں اور جو قروح آنکھ میں عارض ہوتے ہیں اسکو فائدہ ہوتا ہے یعنے فضول کے سیلان کو منع کرتا ہے اور قروح کو اچھا کر دیتا ہے۔

حجر الرحی جسکو سنگ آسیا کہتے ہیں ورم و بثور اس پتھر کو گرم کرکے سرکہ ڈالنے سے جو بخارات اٹھیں انکے سونگھنے سے ناک کی طرف سے جو خون جاری ہو بند ہو جاتا ہے اسیطرح جس عضو سے خون جاری ہو اسکی دھونی دینے سے رک جائیگا اورام گرم کے بڑھنے کو روکتا ہے

حجر المسن کہ اسکو ہندی میں کرنڈ کہتے ہیں جس پر چاقو وغیرہ پر باڑھ رکھی جاتی ہے زینت تراشہ اسکا پستان اور خصیہ پر اسواسطے لگایا جاتا ہے کہ بڑھ نجاے۔

اورام تراشہ اسکا اورام گرم پستان کو مفید ہے۔

حجر عاجی سنگ مرمر کو کہتے ہیں افعال و خواص مجفف ہے جلا کرتا ہے خون کو بند کر دیتا ہے جراح و قروح زخموں سے اور قروح سے جو خون جاری ہو اسکو روکتا ہے

حجر اصلی یہ پتھر وہی ہے جسکے تراشہ میں حلاوت زیادہ ہوتی ہے مگر اور باقی تمام احوال میں مثل حجر لبنی کے ہوتا ہے اور قوت اسکی شادنج کی سی ہے طبیعت میں اس کے کسیقدر حرارت ہے۔

حجر القمر جسکو ہندی میں چندر کانت کہتے ہیں ماہیت کہتے ہیں کہ یہ ماہتاب کا تھوک ہے اور کف ماہتاب بھی کہلاتا ہے اور جن تاریخوں میں چاند پورا ہوتا ہے اور اس کا نور بڑھتا ہے انہیں دنوں میں ملتا ہے اور بلاد عرب میں پایا جاتا ہے سبک ہوتا ہے بھاری نہیں ہوتا افعال و خواص کہتے ہیں کہ درخت بے ثمر پر اس کو لٹکاتے ہیں اس درخت میں پھل آجاتے ہیں اعضائے سر مرگی کو شفا دیتا اور جس کو مرگی آتی ہو اسکے گلے وغیرہ میں تعویذ بنا کر اسکو لٹکاتے ہیں

حجر سمسیطوس۔ ماہیت اس کی افعال و خواص میں مثل شادنج کے ہے لیکن یہ ضعیف تر ہے۔

حجر حبشی جس کو حجر فلفل بھی کہتے ہیں یہ پتھر بلاد حبش سے لایا جاتا ہے زردی مائل اس کا برادہ اگر زبان پر رکھا جائے لذع پیدا کرتا ہے رنگ اس کا مشابہ دودھ کے سپید ہو جاتا ہے پینے کے بعد اعضائے چشم غشاوہ چشم کو اگر اسکے ساتھ آشوب و ورم و ورم ہو دور کر دیتا ہے اور جو نشان قروح کے آنکھ میں ہوں انکو نفع کرتا ہے ناخونہ اگر آنکھ میں بہت سخت ہو گیا ہو اسکو دور کر دیتا ہے

حجر افروحی خواص اسکے یہ ہیں مجفف ہے ہمراہ کسی قدر قبض اور تحلیل کے اور لذع بھی پیدا کرتا ہے مگر تھوڑا سا۔

حجر الحیۃ جسکو فارسی میں سنگ مار کہنا چاہیے اعضائے نفض کہتے ہیں کہ سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کر دیتا ہے اور جالینوس اسکا منکر ہے سموم کہتے ہیں کہ اسکی تعلیق مار گزیدہ پر اگر کیجائے نفع کرتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ مجھے اس اثر کی خبر ایک بڑے سچے آدمی نے دی ہے۔

حجر نطفا بالزیت یہ پتھر زیت میں بجھایا جاتا ہے اور پانی میں ڈالنے سے اس سے شعلہ پیدا ہوتا ہے سموم ہوام اس سے گریز کرتے ہیں۔

حجر الیشب جسکو سنگ یشب کہتے ہیں اعضائے غذا معدہ کو بہت نافع ہے جالینوس نے کہا ہے کہ اگر سنگ یشب کی ایک تختی معدہ کے برابر تراش کر لٹکائی جائے جسطرح تعویذ گلے میں لٹکاتے ہیں معدہ اور مری دونوں کو فائدہ ہوگا

حجر الاساکفہ یہ پتھر اورام اور قروح لہات کو فائدہ کرتا ہے۔

حجر ارمنی اسکی ماہیت یہ ہے کہ یہ پتھر ایسا ہوتا ہے کہ اس میں تھوڑا سا لاجوردی رنگ ہوتا ہے اور یہ رنگ لاجوردی خاص اس کا نہیں ہے کہ سطح ظاہر پر محسوس ہو اور نہ اسکے گرد اطراف میں کسی خاص جگہ پر یہ رنگ ہوتا ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اسمیں کسی قدر رنگ لاجوردی رنگ کی ابھر گئی ہے پیشتر اسکو رنگریز اور نقاش لوگ بجائے لاجورد کے استعمال کرتے ہیں چھونے میں یہ پتھر نرم معلوم ہوتا ہے اعضائے غذا معدہ کیواسطے خراب ہے دھویا ہوا یہ پتھر

تسلی نہین پیدا کرتا ہے اور بے دھویا ہوا تسلی پیدا کرتا ہے اور جملہ احوال مین یہ معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اعضائے نفض سودا کے مسہل مین لاجورد کے پتھر سے زیادہ قوی ہے۔ اب پتھر کے استعمال کرنیسے خربق سیاہ کا استعمال متروک ہو گیا اسلیے کہ امراض سوداوی کے علاج مین تنہا اسکے استعمال سے کامیابی ہوتی ہے

## حرف طاے مہملہ

بیان اُن دواؤن کا جو حرف طا سے شروع ہین۔

**طباشیر** جسکو ہندی مین بنسلوچن کہتے ہین اور تباکھیر بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ دوا ترباانس کی جڑونکو جلا کر یا خود بخود جلنے سے پیدا ہوتی ہے کہ جسوقت ہوا چلتی ہے اور جڑین اسکی آپسمین ٹکراتی ہین آگ لگ جاتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** اسمین قبض ہے اور دباغت بھی کرتی ہے کہ اگر معدہ ڈھیلا ہو گیا ہو اسکے ڈھیلاپن کو دور کر دیتی ہے تھوڑی سی تحلیل بھی اسمین ہے اور تبرید اسکی تحلیل سے زیادہ ہے بسبب تھوڑی تلخی کے جو اسمین ہے اور اسی تحلیل اور قبض کیوجہ سے اسکی تجفیف مین شدت ہے طباشیر بھی مثل گل سرخ کے مرکب القوی ہے **اعضائے سر** قلاع کو نفع کرتی ہے اور توحش کو مفید ہے **اعضائے چشم** ورم گرم یا تر جو آنکھ مین ہون انکو نفع کرتی ہے **اعضائے صدر** قلب کی تقویت کرتی ہے اور خفقان گرم کو اور اس غشی کو جو معدہ پر صفراوی خلط گرنیسے عارض ہوئی ہو اسکو بھی پلانے سے اور طلا کرنیسے فائدہ کرتی ہے توحش اور غم کو بھی مفید ہے **اعضائے غذا** پیاس اور التہاب معدہ اور ضعف معدہ کو مفید ہے اور ریزش خلط صفراوی کو بطرف معدہ منع کرتی ہے اور کرب معدہ کو منع کرتی ہے **اعضائے نفض** خلفہ صفراوی کو بند کر دیتی ہے **حمیات** گرم تیز کو مفید ہے

**طرخون** بضم طاے مہملہ بفتح طا بھی آیا ہے اور راے مہملہ ساکن اور خاے معجمہ مضموم **ماہیت** مشہور ہے کہتے ہین عاقرقرحا ترخون پہاڑ کی جڑ ہے۔ **طبیعت** ظاہر یہ ہے کہ تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے اسمین تحدید کی قوت بھی ہے۔ اور بعض غیر معتمد کا قول ہے کہ یہ بارد یابس ہے **افعال و خواص** رطوبات کو خشک کر دیتی ہے اور پچھلتی ہے اور اسمین کسیقدر تبرید بھی ہے **اعضائے منہ** جب اسکو چبا کر منہ مین رہنے دین اور نگل جائین قلاع کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے حلق** مین درد پیدا کرتی ہے **اعضائے غذا** دشواری سے ہضم ہوتی ہے **اعضائے نفض** شہوت باہ کو قطع کر دیتی ہے۔

**طرخشقوق** ۔ **ماہیت** اسکی مشہور ہے وہ ایک قسم کاسنی کی ہے **طبیعت** اسکی برودت رطوبت سے زیادہ ہے اگرچہ اسمین رطوبت بھی ہے **خواص** مبرد مفتح ہے **اعضائے چشم** دودھ اسکا آنکھ کی سپیدی کو جلا کر دیتا ہے **اعضائے غذا** عصارہ اسکا استسقا کو بہت فائدہ کرتا ہے جگر کے سدوں کی تفتیح کرتی ہے **سموم** اکثر اقسام کے زہر کی سمیت کا مقابلہ کرتی ہے۔ اگر بطور ضماد کے لگائی جائے جس شخص کے بدن مین کسی جانور نے ڈنک مارا ہو خصوصاً بچھو نے اسکو فائدہ کرتی ہے

**طرفا** بفتح طاے مہملہ وسکون راے مہملہ و فتح فا ہے جسکو ہندی مین جھاؤ کہتے ہین **خواص** اسمین قبض اور جلا اور تقطیع ہے بدون تجفیف شدید کے پتی اسکا جلا بھی کرتا ہے اور تجفیف جلا اسکی تجفیف زیادہ ہے اور تجفیف اسکی ہمراہ قبض کے ہے پھل اسکا بہت قبض پیدا کرتا ہے اور چھال مین تھوڑی سی لطافت ایسی ہے جو مازو سبز مین نہین ہے اور تمام افعال کیواسطے بجائے مازو سبز کے اسکا استعمال کیا جاتا ہے **زینت** جوشاندہ اسکا بطور نطول کے یا بطور لطوخ کے استعمال کیا جاتا ہے پس قمل یعنے جونکو قتل کر دیتا ہے اورام شور جھاؤ کی پتی اورام پر ضماد کر کے لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** دخان اسکا قروح ترکو اور جدری یعنے چیچک کے دانونکو خشک کر دیتا ہے۔ پسی ہوئی پتی اور راکھ اسکی آگ سے جلے ہوے مقام پر چھڑکی جاتی ہے اور ان قروح پر جو تر ہون پھل اسکا اور خاکستر پھل کی دونون ایسے قروح کو خشک کرتی ہے جنکا علاج دشوار ہے اور گوشت زائد کو سڑاتی ہے **اعضائے سر** جوشاندہ جھاؤ کی پتی کا شراب مین بطور مضمضہ کے دانت کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور دانتونمین کیڑا لگنے اور سڑ جانے کو منع کرتا ہے خصوصاً جھاؤ کا پھل **اعضائے چشم** جھاؤ کا پھل قائم مقام مازو اور پہوت کے امراض چشم مین ہے **اعضائے نفس و صدر** نفث الدم یعنے تھوک اور کھنکھار کی طرف سے جو چیز بدن سے نکلتی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے خصوصاً جھاؤ کا پھل **اعضائے غذا** تلی کی سختی شاخین جھاؤ کی جو سرکہ مین گل گئی ہون انکا لیپ تلی پر لگانا بہت نافع ہے تلی کے مرض مین کسی شراب مین اسکی پتی یا پتلی پتلی شاخین استعمال کی جاتی ہین تلی کے بیمارونکے واسطے اسکے شربت طرح طرح کے بنائے جاتے ہین **اعضائے نفض** اسہال کہنہ کو مفید ہے۔ اسکے جوشاندہ مین سیلان رحم کا آبزن کیا جاتا ہے۔ اور اسکے مغز کا حمول بھی اسی مرض کو مفید ہے جھاؤ کا پھل بھی اسی واسطے پلایا جاتا ہے **سموم** پھل اسکا رتیلا کے کاٹنے کو مفید ہے

**طراثیث** بفتح طاے مہملہ و را و الف و کسرہ ثاے مثلثہ اول و سکون یاے تحتانی اور آخر مین پھر ثاے مثلثہ ہے **ماہیت** یہ ایک اگرمسی ہے جس کے

ٹکڑے ٹکڑے بیچیدہ ایک انگل موٹے ہوتے ہین طول مین کم و بیش مزہ مین حامض رنگ اغبر قوت اسکی مثل گلنار کے ہی کہتے ہین کہ بلاد بادیہ سے لائی جاتی ہے **خواص** قابض ہی تمام اعضا مین حرکت خون کو منع کرتی ہی **آلات مفاصل** جو مفاصل بسبب استرخا کے ڈھیلے ہوگئے ہون اُنکو قوی کردیتی ہی **اعضائے غذا** استرخائے معدہ اور جگر کو مفید ہی **اعضائے نفض** طبیعت کو بستہ کرتی ہی نزف دم کو بند کرتی ہی اور خون کی آمد جو بدر پے ہو اور اعراض یعنے وہ رطوبت جو ہمراہ بچہ کے رحم سے نکلتی ہی پس اسکو شیر گوسفند مین پکا کر پلانیسے بند کردیتی ہے **ابدال** بدل اسکا نصف وزن اُسکے پوست بیضہ سوختہ جو دھلی ہوئی ہو اور چھٹا حصہ اسکے وزن کا مازو اور دسوان حصہ اسکے وزن کا گوند۔

**طلق** بفتح طا و لام آخر مین قاف ہی اور جو لوگ لام کو ساکن پڑھتے ہین غلطی کرتے ہین ہان بکسر طا بھی ہوسکتا ہی ہندی مین اسکو ابرک کہتے ہین **بعض** لوگون نے کہا ہی کہ اسکے پلانے مین خطرہ ہے اسلیے کہ معدہ مین کنارے کنارے یا معدہ کے سلوٹون مین چمٹ جاتا ہی اور حلق اور مری مین بھی لپٹ جاتا ہی جب اسکے حل یعنے پسیدہ کرنیکی حاجت ہو ایک کپڑے مین لپیٹ کر اسکے ساتھ بعض کے ٹکڑے خواہ سنگریزہ رکھکر اتنا کوٹین کہ محلول ہوجائے اور اگر سنگریزہ رکھنا چاہین چارہ ہوگا کہ اسے پانی مین بھگولین۔ اگر کوئی آدمی اسکا کپڑے مین ملنا چاہے لازم ہی کہ کسی ظرف مین رکھکر کسی شیشے مین رکھدین اور جو خاک اُس سے جھڑے اسکو گوندے پانی وغیرہ کے ہمراہ استعمال کرے یہ طریقہ اسکے عرض کیواسطے اچھا ہی مترجم ابرک کے محلول کرنیکا طریقہ کتاب قرابادین مین لکھا جائیگا اور اسکے محلول کرنیکے طریقے بھی بہت بکار آمد ہین ہمارے ملک مین ککروندے کا ایک ایسا قوی پانی ہی جو بالخاصہ ابرک کو فوراً محلول کردیتا ہی کہ پانی ہوجاتا ہی عبیر کے بنانیوالے اچھی طرح اسکو جانتے ہین **اختیار** بنگلہ ابرک کی قوت زیادہ ہی اور لطیف بھی زیادہ ہی اور طریقہ تکلیس یعنے خاک کرنے کا اوپر مذکور ہوچکا ہی **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد ہی اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے خون کو بند کردیتا ہی لوزہ مین استعمال کیا جاتا ہی جیسا فولس وغیرہ نے کہا ہی تاکہ تجفیف لوزہ کی زیادہ ہوجائے۔ آگ ابرک کو نہین جلاسکتی ہی بدون اُن تدبیرونکے جو علم کیمیا مین اور خصوصاً فن اکسیر مین بنائی جاتی ہین **اورام** و خصوصاً پستانکے ورم اور رفدا کیر یعنے آلات مردی کے ورم جو ورم اسفنجی گوشت ہوتے ہین یا تمام جو ورم گوشت نرم کے مقامات پر ہوتے ہین ان سکو ابتدا مین فائدہ کرتا ہے

**اعضائے نفض** نفث الدم کو آب بارتنگ ہمراہ پلانے سے بند کردیتا ہی **اعضائے نفض** خون کی آمد جو رحم اور مقعد سے ہو اسکو ابرک مغسول پلانے اور طلا کرنیسے بند کردیتا ہی اور ذوسنطاریا کو نفع کرتا ہی

**طحلب** بضم طائے مہملہ و سکون حا و ضم لام جسکو ہندی مین کائی کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہی تالابون مین پانی کے اوپر بھی جمتی ہی اور زمین پر تالابونکے بھی جب پانی خشک ہوجاتا ہی تو کائی پڑجاتی ہی اور دریا کی کائی مین بعض زیادہ تیز ہی جو کائی جمتی ہی جسکو خز البحر کہتے ہین اسکا ہم ذکر کرینگے **طبیعت** اسکی سرد ہی **خواص** طلا کرنیسے ہر مقام کا خون بند کردیتی ہی اور دریا کی کائی مین یہ قوت زیادہ ہی **اورام** ورم گرم اور حمرہ اور نملہ پر لگائی جاتی ہی اسیطرح وہ کائی جسکے دانے گول گول مسور کے برابر ہوتے ہین آرد جو کے ہمراہ اور اورام مذکورہ پر لگائی جاتی ہی **آلات مفاصل** نقرس گرم اور اوجاع مفاصل جو گرم ہون انپر لگائی جاتی ہی اور جب زیت کہنہ مین اسکو جوش دین اور مالش کرین اعصاب کو نرم کردیتی ہی **اعضائے نفض** قیلۃ الامعا جسمین آنتین کھول جاتی ہین کائی کے ضماد کرنے سے انکو لاغر کردیتی ہے۔

**طحال** بکسر طائے مہملہ جسکو ہندی مین تلی کہتے ہین **اختیار** ہر ایک جانور کی تلی سے بہتر سور کی تلی ہی لیکن یہ بھی ردی لکھموس ہی **خواص** اسمین کسیقدر قبض ہی اور خون سوداوی پیدا کرتی ہی **اعضائے غذا** چونکہ کثیف ہی لہذا دیر مین ہضم ہوتی ہی۔

**طالیسفر** بفتح طائے مہملہ و کسر لام و سکون یائے تحتانیہ و سین مہملہ و فتح فا و رائے مہملہ جسکو ہندی مین تالیسپتر کہتے ہین **ماہیت** یہ چھلکے ہین ہندوستان سے آتے ہین انمین بعض ایسا ہوتا ہی کہ زبان کی گرفت کرتے ہین اور تیزی اور خوشبوئی بھی ہوتی ہی۔ جوہر ارضی اسمین زیادہ ہی اور جوہر لطیف کم ہی **طبیعت** جالینوس کے نزدیک ظاہر نہین ہوا کہ اسمین حرارت ہی یا برودت ایسی جو معتد بہ ہو بعضون نے کہا ہی کہ دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** تجفیف اور قبض اسمین دونون بشدت ہین اور تحلیل بھی ہی اور یہ دو امر کیجہت جوہر سے اور ارضیت اسمین زیادہ ہی **اعضائے نفض** ذرب یعنے اسہال کہنہ اور قروح امعا اور نزف الدم جو رحم اور مقعد سے ہو اسکو مفید ہی اور بواسیر کو بھی نفع کرتی ہی اور قروح بھرلاتی ہی

**طریفان** ایک گھاس ہی جو ربیع مین پیدا ہوتی ہی تخم اسکا کسم کے بیج کے مشابہ ہوتا ہی جوشاندہ اسکا سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر جسوقت ٹپکایا جائے درد ٹھہر

جاتا ہے اور اگر کسی جوشاندہ کو عضو سلیم پر ٹپکائیں ایسا درد پیدا کرتا ہے جو سانپ کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔

**طین مختوم** بفتح میم و سکون خاے معجمہ و ضم تاے فوقانی یہ ایک لاتی مٹی ہے جس پر مہر کی ہوئی ہوتی ہے **ماہیت** یہ مٹی تل احمر کی ایک مقام سے جسکا نام بحیرہ ہے لائی جاتی ہے بحیرہ اس مقام کا نام اسواسطے رکھا گیا ہے کہ وہ زمین چکنی بے گیاہ صاف سپاٹ ہے جسمین کسی قسم کی گھاس نہ پتھر ہے مجھے اس زمین کا حال اسی شخص نے بیان کیا ہے جسنے بچشم خود دیکھا ہے۔ اس مٹی کو طین کاہنی بھی کہتے ہین یہ نام اسکا اسیواسطے رکھا گیا ہے کہ پچھلے دنون مین سواے ایک عورت کے جو کاہنہ تھی اور کوئی اسے نہ لاتا تھا۔ اور اسکو خیرہ کاہنہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ یہ سرخ مٹی وہی ہے جسکو ارطمس خادم ارطامیس نامے زن کاہنہ اسکو لاتی تھی اور شہر مین لاکر اسکو پانی مین مثل ستو کے گھولتی تھی اور خوب ملا کر چھوڑ دیتی تھی کہ ریگ وغیرہ پانی مین رہجاتا تھا اور خالص مٹی نیچے بیٹھ جاتی تھی پھر اس پانی کو مع خس و خاشاک وغیرہ کے پھینک دیتی تھی اور جو چیز کہ شیرہ کی طرح گاڑھی ہوتی ہے اسمین سے بھی جو کچھ زیادہ چکنی چکنی ہوتی تھی اسکو لیکر باقیماندہ کو الگ کر دیتی تھی اور اس مٹی سے ایک گونہ مثل موم کے بنا کر اسپر مہر کر دیتی تھی دیسقوریدوس کے نزدیک یہ مٹی بحیرہ کے ایک غار سے نکالی جاتی ہے اور بعد دھونے کے اسکو خون بز کوہی مین گوندھ کر قرص بنالیتے ہین۔ کبھی اسمین آمیزش اور میل بھی ایسا کر دیتے ہین جو کسیطرح نہین پہچانا جاتا **اختیار** بہتر وہی قسم ہے جسکی بو سوبائی سی ہو اور جب لعاب دہن سے اسکو بھگو کر ایسے مقام پر رکھین جہانسے خون نکلتا ہو فوراً بند کر دے اور زبان جب اسکو رکھین چپٹ جاے اور اگر کوئی ٹکڑا اسکا زبان پر رکھا جاے بے چھڑاے نہ چھوٹے۔ روفس حکیم کہتا ہے کہ کوئی دوا خون کی روکنے والی اس سے زیادہ قوی تر نہین ہے طین شاموسی بھی زیادہ اسمین قوت ہے یہانتک اسکی قوت زیادہ ہے کہ اگر اعضا مین ورم گرم ہو خصوصاً وہ اعضا کہ جو نرم ہین تو اس مٹی کی قوت کو برداشت نہین کر سکتے اور ایک قسم کی خشونت ان اعضا کو اس سبب محسوس ہوتی ہے یہ مٹی برودت پیدا کر دیتی ہے مخدری ہے اور **اورام و بثور** ابتداے ورم گرم مین نفع کرتی ہے **جراح و قروح** تازہ جراحات کو مندمل کر دیتی ہے اور جو قروح دشواری سے مندمل ہونیوالی ہون انمین گوشت بھر لاتی ہے جلے ہوئے مقام کو قرحہ پڑنے سے منع کرتی ہے اور اگر قرحہ پڑ گیا ہو تو اسکو اچھا کر دیتی ہے **آلات مفاصل** احشاء اندرونی کے پھٹ جانے سے بر وقت گر پڑنے کے اونچے مقام سے حفاظت کرتی ہے اور اگر شکستگی اعضا مین پہونچی ہو اسکو درست کر دیتی ہے۔ مواد کی ریزش کو دونون ہاتھ اور پاؤن کی طرف روکتی ہے۔ **اعضاے سر** رعاف کو منع کرتی ہے **اعضاے سر** نزلہ کو منع کرتی ہے منہ سے جو رطوبت بہتی ہے اور مسوڑھے سے اسکو روکتی ہے **اعضاے صدر** اندرونی احشا کو گر پڑنے سے جو صدمہ پہونچے اسکی حفاظت کرتی ہے اور سل کو نفع کرتی ہے نفث الدم کو مفید ہے اسلیے کہ قرحہ خراب کو خشک کر دیتی ہے **اعضاے نفض** نیچے معا جو خبیث ہوئے کسی دوا کی خبیث کے جہت سے خراش پیدا ہو گیا ہو اسکو پلانے اور حقنہ کرنے سے دونون طرح سے مفید ہے خصوصاً اگر پہلے ماء العسل سے حقنہ کیا جاے جسمین فقط ماء العسل ہو بعد اسکے نمک پانی سے حقنہ کرین اسکے بعد طین مختوم کا حقنہ کیا جاے **سموم** تمام سموم کا مقابلہ کرتی ہے اور تمام جانورون کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کی سمیت کا شراب ملا کر پلائی جاے یا سرکہ ملا کر لگائی جاے۔ خالص طین مختوم اگر پلائی جاے متلی ہوتے ہوتے قے ہوجائیگی اور زہر نکل آئیگا خصوصاً اگر پہلے سے پلائی گئی ہو۔ جالینوس کہتا ہے دواے مرکب جو طین مختوم ملا کر بنائی جاتی ہے اسکا تجربہ ارنب بحری اور ذراریح کے زہر مین ہمنے کیا ہے بار بار دیکھا کہ فوراً اسکو نکالدیتی ہے اور دیوانے کتے کے کاٹنے مین شراب ملا کر اسکا تجربہ کیا ہے اور سانپ کے کاٹنے مین سرکہ ملا کر طین مختوم کو طلا کرکے اسپر برگ سقوردیون یا قنطوریون کو رکھا ہے۔

**طین مطلق** ہر قسم کی مٹی کی طبیعت یہ ہے کہ برودت پیدا کرتی ہے **خواص** تخفیف ہے اور جلا پیدا کرتی ہے اور پھنڈال دیتی ہے مگر جسپر دھوپ زیادہ رہتی ہے ایسے ابدان کو جو ڈھیلے ہوگئے ہون خشک کر دیتا ہے اور اسکی تجفیف مین لذع نہین ہے اسلیے کہ اسمین تحریق ہے اور اگر اسمین کوئی چیز نہ ملی ہو سواے جلائی ہوئی مٹی کے جیسے اینٹ یا ان دیوارون کی مٹی جو دھوپ کی تیزی سے جل گئی ہون ایسی مٹی مین قوت محللہ بھی ہوتی ہے پھر اگر ایک مرتبہ دھو ڈالی جاے تجفیف معتدل پیدا کریگی جو حرارت اور برودت مین لطیف ہے زینت کے ڈھیلے گوشت کو سخت کر دیگی **اورام و بثور** قیروطی ملا کر ادرام اور صلابات پر لگائی جاتی ہے **اعضاے غذا** جلی ہوئی دھوپ کی مٹی استسقا اور تلی کے بیمارون کو پلائی جاتی ہے تجربہ کی نفع کرتی ہے اور استسقا لحمی کو بالکل دور کر دیتی ہے

**طین ارمنی** یہ مٹی سرخی مائل بہ غبرت ہوتی ہے بہت مشہور ہے اور لاتی ہے جو ایک قسم مٹی کی ہے مثل ہین طین ارمنی کے قریب ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** خون کی آمد کو بند کر دیتی ہے اسلیے کہ تجفیف

اسمین نہایت درجہ کی ہے اور اورام و بثور طاعون کے اقسام کو پلانے اور طلا کرنے سے نفع کرتی ہے اور عفونت اعضا کے دوڑنے اور پھیلنے کو روکتی ہے **جراح و قروح** جراحات مین اسکا فائدہ عجیب ہے **اعضاء سر** نزلہ کو منع کرتی ہے اور قلاع کو نفع کرتی ہے **اعضاء نفس** نفث الدم کیواسطے بہت عمدہ دوا ہے اور سل کو نفع کرتی ہے اسلیے کہ پھیپھڑے کے قرحہ کو خشک کر دیتی ہے جو ضیق النفس نزلہ سے پیدا ہو اسکی بھی اچھی دوا ہے - **اعضاء نفض** قروح امعا اور اسہال اور نزف دم کیواسطے دوا جید ہے **حمیات** سل کے مرض مین جو تپین آتی ہین اور وبائی تپین ان سبکو مفید ہے ایک قوم نے جنکو عادت گل رنی پینے کی تھی کہ وہ اسکو کسی شراب رقیق کے ہمراہ پیا کرتے تھے فقط اسی کے پینے سے وبا کے خطرہ سے نجات پائی اگر اسکو حماے وبائی مین استعمال کرین مناسب ہے کہ اسمین کوئی شراب شیرین بھی ملا لیں تا کہ اسکا اثر قلب تک پہونچے اور اس میٹھے شربت مین گلاب کی بھی شرکت ہونی چاہیے -

**طین شاموس** جسکو فارسی مین گل فیہ کہتے ہین اور ہندی مین کھریا مٹی بھی اسکا ایک قسم ہے **ماہیت** جالینوس کہتا ہے کہ ہم سپید مٹی کی اس قسم استعمال کرتے ہین جسکا نام کوکب شاموس ہے اور مین کہتا ہون کہ بہت سے آدمی خیال کرتے ہین کہ کوکب شاموس ہی طلق ہے مگر طلق کا تذکرہ ایسے لوگ جنکو بہرہ تحقیق سے ہے آخر میں کرتے ہیں کہ جزیرہ قبرص سے بلاد یونان تک پہونچتا ہے **افعال و خواص** طین شاموس کو جالینوس کہتا ہے کہ خون کے بند کرنے مین مثل گل مختوم کے ہے اور بہت سے فوائد مین بھی اسی کے مثل ہے طین شاموس مین ہوائیت گل مختوم سے زیادہ ہے دونون پستان کے ورم کو بھی فائدہ کرتی ہے اسلیے کہ یہ سب سے زیادہ ہے بلکہ سبکی اسکی بہت بڑھی ہوئی ہے اور چسپیدگی اور لزوجت اسکی گل مختوم سے زیادہ ہے اور گل مختوم قوت مین اس سے بڑھی ہوئی ہے **طبیعت** طین شاموس مین چسپیدگی اور لزوجت ہے اور مغری ہے دھونے کی محتاج نہین ہے تبرید اسمین تھوڑی ہے اور تسکین زیادہ کرتی ہے **اورام و بثور** ابتدا مین اورام گرم کو بہ نسبت اور اقسام درد کے زیادہ روکتی ہے اور جب نفع کرتی ہے تو اسمین خشونت ایسی نہین محسوس ہوتی جس سے تشنج پیدا ہو جیسے گل مختوم مین محسوس ہوتی ہے **جراح و قروح** چونکہ اس مین چیپ زیادہ ہے لہذا قروح کو نفع نہین کرتی ہے خصوصا ان قروح کو جو آگ کے جلنے سے پڑ گئے ہون جیسا گل مختوم کا فائدہ ہے **آلات مفاصل** ابتدائے نقرس مین طلا کرنے سے نفع کرتی ہے **اورام و بثور** دونون پستان کے ورم کو اور جو ورم پس گوش ہوتے ہین انکو مفید ہے **اعضاے نفض** شگافتہ ہونیسے زخم کے جو خون جاری ہو خواہ اور قسم کی آمد خون کی ہو اسکو نفع کرتی ہے -

**طین باکول** جسکو طین خراسانی کہتے ہین اور نیشاپوری بھی اسیکا نام ہے **افعال و خواص** سدہ ڈالتی ہے مزاج کو فاسد کرتی ہے مگر فم معدہ کو قوی کر دیتی ہے اور بد مزگی اور خرابی طعام کو دفع کرتی ہے باینہمہ مجھے پسند نہین ہے کہ یہ مٹی کھائی جائے قے کے روکنے مین اسکی خاصیت عجیب ہے لیکن جو شخص مدعی اسکا ہے کہ طیب نفس پیدا کرتی ہے یہ دعوی بہ نسبت ان لوگون کے صحیح ہو سکتا ہے جو اسکے مشتاق ہون اور جنکو اس مٹی کے کھانیکی خواہش ہو جسطرح طیب نفس ان لوگونکو حاصل ہوتی ہے جو اپنی شہوت اور خواہش مین کامیاب ہو کر فرحت حاصل کرین

**طین بلد المصطکی** خواص اسکے یہ ہین کہ جالی ہے اور غسال ہے گوشت کو اوگا دیتی ہے جیسا لوگون نے کہا ہے -

**طین قریطی** اسکے افعال خواص یہ ہین کہ ہوائیت اسمین زیادہ ہے اور جتنے اقسام مٹی کے اوپر مذکور ہوچکے ہین انکے مشابہ ہے مگر قوت اسکی سب سے زیادہ ضعیف ہے اور جالی بدون لذع کے کرتی ہے اور حواس مین ضعف پیدا کرتی ہے **اعضاے چشم** قروح چشم کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** تسہیل ولادت کرتی ہے بنا بر قول بعض لوگون کے اور حاملہ عورتون کو اسقاط سے بچاتی ہے جب کہ بدن پر اسکی تعلیق کیجاوے -

**طین قیمولیا** بکسر قاف یہ بھی کھریا مٹی ہے **خواص** یہ خالص مٹی اگر ملے تو اسکے منافع بہت ہین اسمین تبرید اور تحلیل ہے اور دھونے کے بعد تحلیل کی قوت اسکی باطل ہو جاتی ہے **اورام و بثور** سرکہ ملا کے معدہ کے نیچے جو ورم ہوتے ہین پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** ابتدائے سوختگی آتش پر اگر لگائی جائے قرحہ پڑنے سے منع کرتی ہے -

**طین الکرم** یہ مٹی سیاہ مثل کوئلہ کے ہوتی ہے **خواص** تجفیف ہے اور اسکی تجفیف مین کچھ دو نہین کہ لذع پیدا ہو اور باینہمہ اسمین تھوڑی سی تحلیل بھی ہے

**طین المغرہ** وہی سرخ مٹی ہے جسکا بیان طین مختوم مین بھی ہوا ہے **اختیار** بہتر وہی ہے جو بغداد سے آتی ہے اور صاف و پاک ہو کسی چیز کی آمیزش نہو سرخی رنگ کی گہری ہو **خواص** فولس نے کہا ہے کہ یہ مٹی افعال قبض و تجفیف مین گل مختوم سے بہتر ہے **جراح و قروح** زخمون کو مندمل کر دیتی ہے **اعضاے نفض** پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتی ہے - نیم برشت انڈا کھا کر جو اسکو تناول کرین حبس اسہال کرتی ہے اور بہت فائدہ کرتی ہے -

# حرف یا

## جو دوائیں شروع ہوتی ہیں حرف یا سے انکا بیان

**یبروج** بفتح یا و سکون بائے موحدہ و ضمہ رائے مہملہ و سکون واو آخر میں جیم ہے **ماہیت** لفاح بری کی جڑ ہے اور یہ یبروج اور ہر ایک لفاح کی جڑ جو بڑی ہو مشابہ صورت میں آدمی کے ہوتی ہے اور اسیواسطے اسکا نام یبروج رکھا گیا ہے اسلیے کہ یبروج نام ایک بت کا ہے یعنے نام اس نبات کا ہے جو آدمی کی صورت ہو عام اس بات سے کہ جس معنے پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے اس شی کا وجود ہو یا نہو اور بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو معانی غیر موجودہ پر دلالت کرتے ہیں صورت اس یبروج کی جو پائی جاتی ہے یہ ہے کہ ایک لکڑی برنگ غبرہ ہوتی ہے جسکے ریشے جدا جدا اور بڑے بڑے مثل قسط کبیر کے ہوتے ہیں اور توڑنے میں انکے دو ٹکڑے نہیں ہوتی **طبیعت** تیسرے درجہ میں سرد ہے اور یبوست اسکی بھی تیسرے ہی درجہ تک پہونچتی ہے اور اسمین تھوڑی سی حرارت بھی ہے جیسا بعض لوگ گمان کرتے ہیں مگر جڑ اسکی مجفف قوی ہے جڑ کا چھلکا ضعیف الاثر ہے اور پتی خشک و تر دونوں طرح مستعمل ہوتی ہے پس نفع کرتی ہے اور خود لفاح میں رطوبت ہے خواص و منافع ہے اور رطوبت اسمین دو طرح سے نکلتی ہے ایک تو وہ جو بطور آنسو کے خود بخود ٹپکتی ہے اور دوسری رطوبت وہ ہے جو نچوڑنے سے نکلتی ہے اور یہ دوسری رطوبت یعنے عصارہ اسکا پہلی رطوبت یعنے آنسو سے قوی ہے جس شخص کے کسی عضو خاص کا قطع کا قصد ہو تین ابولوسات اس دوا کا کسی شربت مین ملا کر اسکو پلا دیں تاکہ اسکو سبات عارض ہو اور بے حس ہو جاے پس عضو کاٹ ڈالیں یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اسکی جڑ میں چھ گھنٹے ہاتھی دانت کو جوش دین نرم ہو جائیگا اور اس سے ہر چیز کا بنانا آسان ہو جائیگا **زینت** اسکے پتے سے ایک ہفتہ برش کی مالش کیجاتی ہے پس زائل ہو جاتا ہے اور قرحہ نہیں پڑتا خصوصاً اگر پھر اسپر ملجاے لفاح کا دودھ نمش اور کلف کو بدون لذع کے قلع کرتا ہے **اورام و قروح** اورام صلبہ و بیلیہ اور خنازیر پر اسکا استعمال کیا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے۔ اور جب اسکی جڑ کو آہستہ آہستہ کوٹ کر سرکہ ملا کر حمرہ پر لگائیں اسکو دور کر دے گی **آلات مفاصل** آب وجع کے ہمراہ درد ہاے مفاصل کیواسطے مفید ہے **اعضائے سر** ونکی پیدا کرتی ہے نیند لاتی ہے شراب مین اگر اس کو ڈالدیں نشہ تیز کر دیتی ہے کبھی اس کا حمول مقعد میں کرنے سے بھی سبات پیدا ہوتا ہے سونگھنے سے بھی اس کے ونگھی پیدا ہوتی ہے یہ اثر اسی لفاح کا ہے جسکا سپید پتا ہوتا ہے اور جسمین ساق یا ڈالیان نہین ہوتی ہین اور اسی کو قسم نر کہتے ہین اور مادہ قسم دوسرے طرح کی ہے بہت استعمال کرنا لفاح کا اور بہت سونگھنا اسکا سکتہ پیدا کرتا ہے خصوصاً اس لفاح کا جو سپید ہو بیداری مفرط کے مرض کے دور کرنیکے واسطے لفاح کا شربت بنایا جاتا ہے تاکہ یہ مرض دور ہو جاے اور اس شربت بنانیکی ترکیب یہ ہے کہ پوست بیخ لفاح تین من جو برابر ڈیڑھ سیر کے ہے اسکو ایک مطریطس شراب شیرین مین جو برابر خم اوسط کے ہے بھگو کر شربت تیار کرتے ہین اور بقدر تین تو انسات جو برابر ساڑھے بارہ تولہ کے ہوتے ہین پیتے ہین۔ کبھی اسطرح بھی یہ شربت بناتے ہین کہ پوست بیخ لفاح کو کسی شربت مین اسقدر جوش دیتے ہین کہ قوت لفاح کی اسمین آجاے پس بیہوش کرنے کیواسطے زیادہ مقدار اور سلانے کیواسطے کم مقدار پلاتے ہین ایک قوم اطبا نے ایسے بیہوش کے ہوش مین لانے کیواسطے یہ تدبیر تجویز کی ہے کہ بہت زیادہ ٹھنڈھے پانی مین اسکو بٹھاتے ہین تاکہ اسکو افاقہ ہو جاے اور مجھے گمان ایسا ہے کہ یہ تدبیر اسواسطے تجویز کی گئی ہے تاکہ حرارت یکجا ہو جاے مترجم ابن ابی صادق نے لکھا ہے کہ برف کے حوض مین مفلوج کو ڈبو دیا حرارت باہر نکلنے سے سدہ کی تحلیل ہوگئی اور فالج کا مرض جاتا رہا **اعضائے چشم** آنسو اسکا درد شدید مین آنکھ کے سکون پیدا کرتا ہے اور پتا اسکا بھی بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے **اعضائے غذا** آنسو اسکا ایک اوقیہ ماء العسل مین ملا کر پلانے سے قی کی راہ سے مرہ اور بلغم کا اخراج کرایا جاتا ہے جسطرح خربق کے پلانیسے بھی یہی اثر ہوتا ہے **اعضائے نفض** نصف ابولوس جو برابر جو کے ہے اسکا آنسو حمول کیا جاے پس ادرار کرتا ہے اور جنین کو نکالدیتا ہے۔ تخم لفاح رحم کو پاک کر دیتا ہے جبوقت پلایا جاے۔ اور گندھک مین اسکو بے آگ کھائے ہوے عورت کو حمول کرائین نزف رحم کو قطع کر دیگا لفاح کا دودھ بلغم اور مرہ کا مسہل ہے۔ اگر لڑکا غلطی سے لفاح کو تناول کر جاوے قی اور دست اوسپر طاری ہونگے اور بسا اوقات اس سے لڑکا مر جاتا ہے **سموم** شہد اور زیت ملا کر نیش کے مقامات پر لگایا جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یبروج اور خصوصاً دہ قسم اسکی جو اس یبروج کی جو جسکا پتا سپید ہوتا ہے فرق اسیقدر ہے کہ یہ پتا چھوٹا ہے پس یہی یبروج فادزہر اس مادہ کا ہے جو سم قاتل ہے اور جو یبروج ایسی قاتل ہے اس کے قاتل ہونیسے پہلے اور بعد تناول کے یہ اعراض پیدا ہوتے ہین اختناق رحم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھین

پتھرا جاتی ہین اور بدن پھول جاتا ہو جیسے مست آدمی کا حال ہو علاج اسکا گھی اور شہد کھلانا اور قے کرانی۔

**یبون** شافیسا کو کہتے ہین جو سداب کوہی کا گوند ہے۔

**یتبوت** بفتح یا و سکون نون و ضم باے ابجد و سکون واو آخر مین تاے قرشت ہے **ماہیت** یہ خرنوب نبطی ہو اور بانخلے معجمہ مین اسکا حال لکھا گیا ہو **طبیعت** بدرجۂ دوم سرد اور حرارت دونون کی اسمین کمی ہو اور بعضے دوسرے درجہ کی **خواص** قوت اسکی یہ ہے کہ قبض دیتی ہے اور کیبارگی **اعضاے نفخ** خلط کو منع کرتی ہو مسموم جو شاندہ اسکا مجمد دہنو کو قتل کرتا ہے۔

**یاسمین** جسکو ہندی مین چنبیلی کہتے ہین **طبیعت** سپید چنبیلی زرد چنبیلی سے زیادہ گرم ہو اور زرد چنبیلی زعفرانی سے حرارت مین زیادہ ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ جملہ اقسام اسکے دوسرے درجہ مین گرم خشک ہین **خواص** رطوبات تلطیف کرتی ہو اور مشائخ کو تیل اسکا نفع کرتا ہو **زینت** کلف کو دور کرتی ہو تازہ ہو یا خشک اور صفار یعنے پیلیا اسکے زیادہ سونگھنے سے پیدا ہوتا ہو **آلات مفاصل** روغن اسکا امراض بارده کو مفید ہو پٹھے مین ہو اور شیوخ کو فائدہ کم کرتا ہو **اختصاص** بو اسکی درد سر پیدا کرتی ہو اور عجیب طرفہ یہ بات ہو کہ جو درد سر بلغم لزج سے پیدا ہو ہو اسکو سونگھنے سے چنبیلی کی خوشبو دور بھی کر دیتی ہو خالص روغن چنبیلی کو اوس گرم مزاج آدمی سونگھے اور فوراً نکسیر جاری ہو جاتی ہے۔

**یتوع** بفتح یا و ضمہ تاے قرشت و سکون واو آخر مین عین مہملہ ہو **ماہیت** جو نبات اور بوٹی شیر دار ہو اور دودھ اسکا گرم اور دست آور اور مقطع اور محرق ہو اسکو یتوع کہتے ہین۔ اور مشہور سات نام کے یتوعات ہین عشر اور شبرم اور لاغیہ اور عرطنیثا اور ماہودانہ اور مازریون اور قنطافلون جسکی پانچ پتیان ہوتی ہین یہ ساتون یتوعات زہر قاتل ہین بیشتر غرض طبیب کی متعلق انکے دودھ سے ہوتی ہے کبھی اور اقسام یتوع کے بھی ایسے دستیاب ہوتے ہین جو ان ساتون مین داخل نہین ہین جیسے ایک قسم اذان الفار کی اور ایک قسم لباب کی اور ایک قسم فرفیون صحرائی وغیرہ کی جب لبن یتوع بلا قید بولا جاے مراد اس سے شیر لاغیہ کی اور شبرم کہ یہ بھی مراد ہو جسکو تریاق فرادی اور بوزنجی کہتے ہین یہ بھی کہتے ہین کہ یتوع کی سات قسمین ہین سب سے زیادہ تیز وہ یتوع ہو جو نر ہے اور اسکا نام خارا فلیس لکھا گیا ہو اسکے بعد یتوع کی اور قسم ہو سب سے وہ کھلاتی ہین سب یتوعات سے قوی تر وہ قسم ہو جو اسکے مشابہ ہو اور اسکو موسنطیس کہتے ہین اسکے بعد یتوع صخری ہے جو پتھرون کے بیچ مین پیدا ہوتا ہو اسکے بعد وہ یتوع ہو جو مشابہ نواسیر کے ہوتا ہو اور یہ چوڑی پتی کے نام سے مشہور ہو اسکے بعد وہ یتوع ہو جو کھیرے کے تخم ہوتا ہو اور اسکا نام تو قاریسیاس رکھا جاتا ہو یعنے مذبح شکل ہو اسکے بعد توس ساحلی جسکو بحری کہتے ہین اسلیے کہ وہ انھین مقامات مین پیدا ہوتا ہے جو دریا سے قریب ہین دوبارہ پھر اسی حکیم نے کہا ہو کہ یتوع قوی تر وہی ہو جو نر ہو اور اوپر اسکا ذکر ہو چکا ہو اور یتوع اسکی موٹی شاخین ہوتی ہین ایک ہاتھ تک لمبی مائل بسرخی ایسے دودھ سے بھری ہوتی ہین جسمین نہایت تیزی اور حدت ہو یہی شاخین زیتون کی ٹہنیون سے مشابہ ہوتی ہین طولانی زیادہ اور باریک ہوتی ہین اور ایسی ہی مین پیدا ہوتی ہین جو سخت اور کھردری اور پہاڑی زمین ہو مادہ قسم یتوع کی وہی ہو جسکا نام افتی رکھا گیا ہے اور جوزی بھی اسکو کہتے ہین اور یہ بھی ہے کہ یہ بوٹی مشابہ اس گیاہ کے ہوتے ہو جسکو غار اکبر کہتے ہین سرے اسکی پتیون کے خاردار ہوتی ہین اور جڑ سے نکلی شاخین بالشت بالشت بھر لانبی نکلتی ہین ایک سال اسمین پھل آتا ہو اور ایک سال نہین آتا ہو یہ پھل بھی ایسا ہوتا ہو کہ اسمین نفع ہو اور مازریون کے مشابہ ہو مگر یہ قسم پہلی قسم سے قولانے مین کمتر قوت رکھتی ہو مقام روئیدگی اسکا بھی وہی ہو جہان وہ قسم نر پیدا ہوتی ہو۔ دریائی قسم یتوع کی جسکو خشخاشی بھی کہتے ہین اسکی شاخین ایک بالشت طولانی مائل بسرخی اور سپید ہوتی ہین شمار مین پانچ یا چھ ہوتی ہین ان شاخون پر چھوٹی چھوٹی پتیان باریک لمبی مشابہ السی کی پتیون کے ہوتی ہین اور پھل اسکا ستر کی صورت پر ہوتا ہو اور بیچ اسکے سرے کی ڈھیری اور گول ہوتی ہین پھول اسکا سپید ہوتا ہو۔ اسی حکیم نے کہا ہو کہ ازین قبیل ایک یتوع اور بھی ہو جسکو مشمش کہتے ہین وہ مثل خرفہ کے ہوتا ہو مگر اسکی پتی زیادہ باریک اور گول ہوتی ہو اس کی جڑون سے بہت سی شاخین سرخ سرخ دودھ بھری ہوئی نکلتی ہین اگر شمار کیجائین تو چار یا پانچ ہونگی اسکی شاخونکا حجم سویے کی شاخون کا سا ہوتا ہو انھین شاخونمین اسکا پھل بھی چنا ہو مقام روئیدگی اس یتوع کا ویرانہ اور گرد اگرد شہرون کے جو زمین ہو اکثر ایسے ہی مقام مین اگتی ہو۔ یتوع کی وہ قسم جسکا نام سروی رکھا ہو اسکی شاخ بقدر ایک بالشت خواہ اس سے کچھ طول مین ہوتی ہو اور برگ اسکے مشابہ برگ سرو اور صنوبر کے ہو مگر پتلی زیادہ ہوتی ہو اور رطوبت بھی اسمین زیادہ ہو۔ صحرائی یتوع جسکا نام شجری رکھا گیا ہو اسکی پتی چھوٹی آس کی پتی کے مشابہ ہوتی ہو اور مشابہ یتوع ذکر کے اور یہ قسم ایسی ہو کہ اوپر کی طرف اس مین شاخ زیادہ ہوتی ہین حجم اسکا بڑا

ہوتا ہے یہان ایک دیگر یتوع کا بیان کیا جاتا ہے جو مشابہ کھیرے کے ہے اسکی جڑ اور پتی دونون مائیت کی مسہل ہین اختیار سب سے زیادہ قوی چیز جو یتوع مین ہے دودھ اسکا پھر اسکا بیج پھر اسکی جڑ پھر اسکی پتی - اور جب کہین یتوع بلا قید بولا جاوے اُس سے لاعیہ کا دودھ سمجھنا چاہیے **طبیعت** چوتھے درجہ مین گرم خشک ہے یہ طبیعت دودھ کی ہے اور سوائے دودھ کے اور اجزا یتوع کے دوسرے درجہ سے تیسرے درجہ تک گرم خشک ہین **خواص** قرحہ ڈالتی ہے قتال ہے - جب اسکا دودھ کسی حوض مین ڈال دیا جاوے جتنی مچھلیان اُسمین ہون سب مرکر اوپر تیرنے لگین **زینت** توث اور مسے اور خیلان اور جتنے اقسام کے گوشت زائد ناخون کی طرف ہوتے ہین سب کو اڑا دیتا ہے دودھ اسکا ایسا تیز ہے کہ اگر بالون پر لگایا جاوے بالونکو تراش ڈالتا ہے خصوصاً اگر دودھ کو لگا کر دھوپ مین بیٹھین اور بعد گر جانے بالون کے جو اور بال نکلینگے کمزور ہونگے اور اگر مکرر یہی دودھ اسیطرح بالون پر لگایا جاوے پھر اس مقام پر بال نہ جمینگے - کبھی اس دودھ کو زیت مین ملاتے ہین تاکہ اسکا ضرر کم ہو جاوے اور اسکی سمیت کی تیزی ٹوٹ جاوے اور بعد زیت ملانیکے بال مونڈنیکے واسطے استعمال کرتے ہین **اورام و ثبور** اسکی جڑین سرکہ ملا کر ضماد کرنیسے اُن صلابات کی تحلیل کرتی ہے جو نواصیر کے گرد ہوتے ہین اور داحس کو اکھیڑ کر دور کر دیتی ہین اور قروح متعفنہ اور ان قروح کی جو سڑ گئے ہون اصلاح کرتی ہین جب ان جڑون کو قروح [illegible] مین داخل کرین اور سوکھی کھجلی جو مادہ سوداوی سے ہو اور نار فارسی اور آکلہ اور عنقرانا جو ایک ورم خاص ہے ان سب کو دور کر دیتی ہین **اعضاے سر** دودھ اسکا اس دانت پر ٹپکایا جاتا ہے جو سڑ گیا ہو تو اس دانت کو ریزہ ریزہ کرکے گرا دیتا ہے اور بعض اس دودھ کے ساتھ قطران بھی ملا دیتے ہین تاکہ قوت اس دودھ کی [illegible] جاوے اور بہتر یہ تدبیر ہے کہ جو مقام صحیح ہو اسپر موم لگا دیا جاوے تاکہ اس دودھ کے ضرر سے بچا رہے بعد اسکے پھر یہ دودھ اس دانت مین ٹپکایا جاوے اگر اسکی جڑ سرکہ مین جوش دیکر کلی کیجاوے دانتون کا درد ٹھہر جاتا ہے **اعضاے چشم** دودھ اسکا ناخونہ کو نکالدیتا ہے اور دور کر دیتا ہے **اعضاے نفض** [illegible] کو گرا دیتا ہے اور بلغم اور مائیت کا اسہال کرتا ہے - اگر اسکے دودھ کے دو یا تین قطرے انجیر پر ٹپکا کر اسکو سکھا لین پھر اس انجیر کو تناول کرین پورا مسہل ہو جاویگا اسیطرح اگر آرد جو مین یا ردی مین اس دودھ کو ملا کر کھلائین اگرچہ تنہا یہ دودھ پیا جاوے اور کچھ اسمین ملانیکو مناسب ہے کہ قیروطی یا موم اور شہد مین رکھکر اسکو تناول کرین تاکہ منھ اور حلق مین زخم نہ ڈالے کبھی پتلی پتلی شاخین تازہ یتوع کی لیکر کسی ٹھیکرے پر تھوڑا تھوڑا اُسے بریان کرکے پیتے ہین اور بقدر دو کرم آرد جو ملا کر اس پر تھوڑا سا پانی ڈالکر پلاتے ہین اور ہری شاخین اسواسطے لیتے ہین کہ سوکھنے کے بعد ضعیف ہو جاتی ہین - جو قسم اسکی بنام قنون مشہور ہے اسکی شاخین سایہ مین سکھا کر اسکے چھلکے اتار لیتے ہین اور بوزن نو تولہ شراب کہنہ مین شبانہ روز بھگو کر پھر صاف کرتے ہین اور نیمگرم پلاتے ہین پس بدون اذیت کے دست آتے ہین **بدل** بدل اسکا مائیت اور بلغم کے نکالنے مین چند وزن اُسکے ایرسا اور دو ثلث وزن اسکا سکبینج ہے

## حرف کاف

### جن دواؤن کا شروع حرف کاف سے ہے اُنکا بیان

**کافور** - **ماہیت** اسکی مشہور ہے اور چند اصناف کا ہوتا ہے قیصوری اور ریاحی اُسکے بعد آزاد اور اسفرک جو پتلا پتلا ہوتا ہے یا کبود ہوتا ہے یہ وہی ہے جسمین اسکی لکڑی کے ٹکڑے ملے ہوتے ہین بعض آدمیون نے کہا ہے کہ اسکا درخت بہت بڑا ہوتا ہے جسکے سایہ مین بہت سی خلقت آرام پاتی ہے پس اسکی طرف سوائے ایک مدت معلومہ کے سال بھر مین اور کسی وقت نہین پہونچتا ہے اور یہ درخت اسفنجی اور دریائی ہوتا ہے یہ بات بنا بر زعم اُسی شخص کے ہے جسکا قول ابھی لکھا گیا ہے - لکڑی کو اسکی تختے بھی اکثر دیکھا ہے کہ سپید اور بودی بہت ہوتی ہے اور خشک بھی ہوتی ہے اکثر اُسکے اندر کے شگافون مین کسیقدر نشان جرم کافور کا پایا جاتا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین خشک سرد ہے **خاصیت** کافور کے استعمال سے پیری کے آثار بہت جلد نمایان ہو جاتے ہین **اورام و ثبور** اورام گرم کے پیدا ہونیکو منع کرتا ہے **اعضاے سر** سرکہ ملا کر ناس لینے سے نکسیر کو بند کر دیتا ہے خواہ کچے چھوہارے کا پانی [illegible] یا آس [illegible] کا پانی یا بادروج کا پانی ملا کر - اور درد سر جو گرمی سے ہو اسکو بھی نفع کرتا ہے کہ جسکے ہمراہ تپ بھی ہو - بیداری مفرط پیدا کرتا ہے گرم مزاج آدمی کے حواس کو قوی کرتا ہے قلاع کو بہت مفید ہے **اعضاے چشم** آشوب چشم جو گرمی سے ہو اسکی دواؤن مین داخل کیا جاتا ہے **اعضاے نفض** قاطع باہ ہے اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ پیدا کرتا ہے - خلفہ صفراوی کو بند کر دیتا ہے -

**کُندر** بضم کاف و سکون نون و ضم دال مہملہ آخر مین را سے مہملہ ہو **ماہیت** اسکی گوند

مشہور ہے اور اقسام کے گوند سے اسمین میل کر دیتے ہین اور راتینج بھی اسمین ملا دیتے ہین - کندر کی خاصیت یہ ہے کہ لکڑی لگانے سے شعلہ دیتا ہے اور راتینج کو آگ پر ڈالنے سے دھوان اٹھتا ہے شعلہ نہیں اٹھتا ہے اسیطرح جس چیز کا میل کندر مین ہو شعلہ نہیں دیتی ہے - ایک قسم کندر کی ہندی مائل بسبزی ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی گول ہوتی ہے جو بہت جلد دیجاتی ہے یعنی اسکو کسی سانچے مین بٹھلا دیتے ہین کہ گول ہو کر ڈھلکے لگتی ہے اسیطور سے جسوقت پرانا ہو جاتا ہے رنگ اسکا سرخ ہو جاتا ہے ایک قسم اسکی سپید ہوتی ہے جو طلیون کے تکم مثل مصطگی کے ہے کندر کی کئی چیزین مستعمل ہین لیکن جو مثل گوند کے ہوتا ہے اور دقاق جو خلال ٹے کے ہے اور قشار جو چھلکے اور تراشے کی شکل پہ ہوتا ہے اور دخان - اور اسکے درخت کے کل اجزا کا بھی استعمال ہوتا ہے خصوصاً اس درخت کے پتون کا اور ہر ایک چیز میل کرکے اسکو خراب بھی کر دیتے ہین اختیار بہتر وہی ہے جو کندر نر ہو سپید اور مدحرج اندر کی دبق کی صورت ہو اور توڑنے سے اندر کا رنگ سنہری برآمد ہو طبیعت قشار کندر جفف دوسرے درجہ مین ہے اور برودت اسکی کندر سے کسی قدر زیادہ محسوس ہوتی ہے اور دوسرے درجہ مین گرم تر ہے اور پہلے درجہ مین مجفف ہے اور پوست اسکی مجفف ہے تیسرے درجہ تک افعال و خواص کندر کی تخفیف قوی نہیں ہے اور اسمین قبض ہے اور اگرچہ بھی تو ضعیف قبض ہے اور تجفیف قشار کندر مین ہے کندر مین انضاج کی بھی قوت ہے اور یہ قوت انضاج قشار کندر مین نہین ہے حدت اور تنقیہ بھی قشار کندر مین نہین ہے اور تلزیج ہے ایسی جو گوشت مین محسوس ہو خون کو بند کرتا ہے استعمال اسکا بھی جلا دیتا ہے اور دخان کندر مین قبض اور تجفیف زیادہ ہے عمدہ سرمہ لوگون نے کہا ہے کہ زنگ کا کندر جلا زیادہ کرتا ہے بہ نسبت سپید کندر کے اور دقاق کندر کی کیفیت کندر کی قوت سے زیادہ ضعیف ہے زینت شہد ملا کر بہری پر رکھا جاتا ہے اسکو دور کر دیتا ہے - قشور کندر یعنی اسکے چھلکے عمدہ اور بہتر علاج ہین واسطے ان نشانات کے جو قروح کے اچھے ہونیکے بعد رہجاتے ہین - سرکا اور زیت ملا کے اسکا طلوخ اس درد کو فائدہ کرتا ہے جسکا نام مرکبنج ہے وہ درد ہے کہ جسکے عارض ہونے سے بدن مین دانہ مثل مسونکے پڑجاتے ہین اور اس مادہ کی حرکت جسوقت اندرون بدن ہوتی ہے ایک دانہ چلنے چیونٹی کی محسوس ہوتی ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے چیونٹی چل رہی ہے بدن پر اور شہد شور قیمولیا اور روغن گل ملا کر کندر اورام گرم پستان پر رکھا جاتا ہے اور اورام احشا کی تحلیل کیواسطے جو ضمادات بنائے جاتے ہین انمین بھی داخل کیا جاتا ہے جیلطرح قروح رخو کا

اندمال اچھی طرح کرتا ہے خصوصاً جو زخم تازہ ہون اور جراحات خبیثہ کی جا کے پھیلنے کو روکتا ہے - حاو ربطالی چربی ملا کر لگایا جاتا ہے آگ کے جلنے سے جو قروح پڑ گئے ہون انپر اور سردی کی وجہ سے جو بدن کے مقامات پھٹ گئے ہون ان پر سور کی چربی ملا کر لگایا جاتا ہے جو قروح آگ کے جلنے سے پڑ گئے ہون ان کی اصلاح کر دیتا ہے اعضائے سر و ذہن کو نفع کرتا ہے اور قوت دیتا ہے اور بعضے دماغ ایسے بھی ہین جو کندر کے نقصان دہ کو ہنا ر نمیدا کہا ہے کا بعضہ حکم دیتے ہین - زیادہ استعمال کرنا اسکا درد سر پیدا کرتا ہے سرکہ اس سے دھوتے ہین چقندر کے نطرون ملا کر جب سر کو دھوتے ہین بس خراز یعنی بفا کو دور کر دیتا ہے سر کے قروح کو خشک کر دیتا ہے - کان کے درد کیواسطے شراب ملا کر کان مین ٹپکایا جاتا ہے جب نفت یا زیت یا دودھ مین ملا کر اسکا استعمال کرین کان کی نرم ہڈی کے ٹوٹ جانے کو فائدہ کرتا ہے جو خون حجابی نکسیر کا جاری ہو اسکو روکتا ہے کندر منجملہ ادویہ نافعہ کے ہے ناک کے کو ختم ہو جانے کیواسطے جس سے ناک کی ہڈی ہوا ہو جا اعضائے چشم قروح چشم کو مندمل کر دیتا ہے اور انمین گوشت بھر لاتا ہے اور جو ورم کہنہ آنکھون مین ہوا انمین نضج پیدا کرتا ہے - دخان کندر ورم گرم چشم کو نفع کرتا ہے اور آنکھ سے جو رطوبتین بہتی ہین انکو بند کر دیتا ہے اور قروح ردیہ کو مندمل کر دیتا ہے اور سرطان چشم کو زائل کر دیتا ہے اعضائے صدر جب قیمولیا اور روغن بادام ملا کر استعمال کیا جائے ان اورام گرم کو مفید ہوگا جو پستانون میں عورت کے پیدا ہوتے ہین جسکو ابھی خون ولادت آرہا ہے قصبۂ ریہ کی دواؤن مین بھی داخل کیا جاتا ہے اعضائے غذائی کو بند کر دیتا ہے اور قشار کندر معدہ کو قوی کرتا ہے اور مضبوط اسکو کرتا ہے - کندر سے معدہ کی تسخین بہت زیادہ ہوتی ہے اور ہضم مین بھی اسکا نفع زیادہ تر ہے قشار کندر ساس معدہ کے اجزا کو خوام کر دیتا ہے جو بوجہ استرخا کے ڈھیلا ہو گیا ہو اعضائے النفض خلف کو بند کر دیتا ہے اور ذرب یعنی اسہال کہنہ کو اور رحم سے جو خون جاری ہو اور مقعد سے اسکو روک دیتا ہے خود سنطاریا کو نفع کرتا ہے - جب سکی تتی بنا کر مقعد مین رکھی جا قروح خبیثہ جو مقعد مین ہون انکے پھیلنے کو منع کرتا ہے حمیات بلغمی کو نفع کرتا ہے سموم اگر شراب کے ہمراہ اسکو زیادہ پیا کرین قاتل ہوگا اسیطرح اگر سرکہ کے ساتھ کہربا ایک گوند ہے مثل سندروس کے اسکا توڑ زردی اور سپیدی مائل ہوتا ہے اور شفافی بھی اسکی توڑ مین ہوتی ہے اور کبھی اسکا توڑ سرخی مائل ہوتا ہے سو گھی گھاس اور تنکے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اسکا لقب ہے اسیواسطے زبان فارسی

مین اسکا نام کاہ ربا رکھا ہو یعنے سوکھی گھاس کو کھینچ لیتا ہو۔ کہربا مرکب ہی بہت سے جو ناتر میں گرم ہی اور ارضیت سے اسمین خوب لطافت آگئی ہو کہربا گوند اس درخت کا ہو جسکو زرومی کہتے ہین اور وہ درخت مرکب ہی جوہر ارضی لطیف اور جوہر مائی سے جو طبیعت مین یابس ہی کہربا مین حرارت بعض دنیسی ہی اور خشکی دوسرے درجہ کی ہی افعال و خواص قابض ہی خصوصا خون کو بہت سمیٹتا ہی کسی مقام کا خون کیون نہو۔ کہربا کی قوت مشابہ شگوفہ جوز کے ہو لیکن کہربا مین قوت اس سے زیادہ ہی اورام و بثور بعض لوگون نے کہا ہی کہ اورام گرم پر اسکی تعلیق کیجاتی ہی سبب نفع کرتا ہی اعضائے سر نکسیر کو بند کردیتا ہی اور جو چیزین سر سے پھیپھڑے پر گرتی ہین انکو روکتا ہی اعضائے نفس خفقان کو قطع کرتا ہی اگر نصف مثقال کہربا ہمراہ آب سرد کے پیا جاوے اور نفث الدم کو خوب روکتا ہی اعضائے غذا قی کو بند کردیتا ہی اور جو مواد خراب معدہ مین آتے ہوئے انکو منع کرتا ہی اور مصطگی ملا کر اگر کھایا جاوے معدہ کو قوی کردیتا ہی اعضائے نفض رحم سے اور مقعد سے جو خون جاری ہو اسکو بند کر دیتا ہی اور جلغوزہ کو بند کرتا ہی اور پیچش کو فائدہ کرتا ہی

کما فیطوس جسکو ہندی مین گکروندھا کہتے ہین ماہیت تلخی تیکھی شاخین اور شگوفے سرخ رنگ سیاہی مائل ہوتے ہین اور سبز مائل باریک شگوفہ اسکا مزہ مین تلخ ہوتا ہی اور تھوڑا سا قبض یعنے گرفتگی زبان بھی اسمین ہوتی ہی اور تیزی اتنی ہوتی ہی کہ تلخی سے کم ہی اتنا گکروندھے کا زمین پر پھیلا ہوتا ہی اور بہار کی پتی سے مشابہ ہوتا ہی مگر باریک نیلا وہ ہوتا ہی روغن دار چکنا زیادہ اور شگوفے بھی اسکے بہار سے زیادہ ہوتے ہین اور بہار کی فصل مین پتا اسکا زرد ہوتا ہی طبیعت دوسرے درجہ مین گرم ہی اور تیسرے درجہ مین مجفف ہے خواص مفتح ہی اور جلا بہت کرتا ہی جلا کرنا اعضائے باطنی کا اسمین زیادہ ہے بہ نسبت سخونت پیدا کرنیکے اسمین قوت مسہلہ بھی ہی اورام و بثور صلابات پر لگایا جاتا ہی خصوصا پستان کی سختی پر اور نملہ کے پھیلنے کو روکتا ہی جراح و قروح شہد مین پیسکر اسکا ضماد جراحات اور قروح متعفن کو مندمل کردیتا ہی آلات مفاصل عرق النسا کو مفید ہی بعض طبا کہتے ہین خصوصا جب ہر ماء العسل کے ساتھ پیا جاوے اور بعض کا قول ہی کہ اگر ہمراہ دردمالی جو ایک قسم کی شراب گل سرخ اور شہد سے بنائی جاتی ہی اسکے ہمراہ گکروندھا چالیس روز استعمال کیا جاوے عرق النسا کو زائل کردیگا صلابت نقرس کی تحلیل کردیتا ہی اعضائے غذا جگر کے سدہ کی تفتیح کرتا ہی اور امراض جگر اور طحال کو نفع کرتا ہی اور یرقان سوداوی کو نافع ہی

اگر سات دن برابر ز دریہ پیا جاوے اعضائے نفض سدہ ہائے رحم کی تفتیح ہی اور ادرار بول کرتا ہی اگر بیتا ب دشواری سے آتا ہو اس دشواری کو دور کردیتا ہی دردہائے گردہ کو نفع کرتا ہی شہد ملا کر اسکا حمول کرنیسے رحم کو پاک کردیتا ہی اگر دو مثقال گکروندھے کو لیکر انجیر یا شہد ملا کر شیاف طیار کرین اس شیاف کے رکھنے سے بلغم کا اخراج کافی طور پر ہو جاویگا سموم جنبہ ہر کا او فسطون نام ہی اسکے ضرر سے نفع کرتا ہی ابدال بدل اسکا نصف وزن اسکے سیسالیوس اور چہارم وزن اسکے سلیخہ ہی مترجم میرے تجربہ مین یہ تین چند امراض کیواسطے مکرر آچکی ہی آتشک کا مریض جسکا تمام بدن پھوڑے اور پھنسیونسے آلودہ ہو اور اتنے زخم پڑگئے ہون کہ جنبش نہ کرسکتا ہو تین دن سے لیکر ایک ہفتہ تک کے استعمال سے تندرست ہو جاتا ہی اسطرحپر کہ ایک تولہ عصارہ برگ کمافیطوس اور دو تولہ شہد یا بورہ دودھ ملا کر پلایا ہی اسیطرح استسقا کا مریض بھی اس سے اچھا ہو جاتا ہی اور ابتدائے جذام مین تنقیہ کے بعد بھی اس کا اثر بہت قوی پایا ہے۔

کمادریوس جسکو ہندی مین منڈی کہتے ہین ماہیت تلخی تیکھی شاخین اور پتیان پراگندہ ہوتی ہین جنکی گندگی ریحانکے برابر ہوتی ہی اس سے قرطبی بھی مائل بسبزی ہوتی ہین شاخ تازہ اسکی جسکا نام یونانیونکے نزدیک بلوطالارض ہی اسلیے کہ اسکی پتیان چھوٹی ہین کبھی برگ بلوط کے مشابہ ہوتی ہین جڑ اسکی مائل برنگ آب خوبانی ہوتی ہی اختیار واجب ہی کہ منڈی کے دانے دھر بر آمد ہون اور چن لیے جائین طبیعت جالینوس کہتا ہو کہ تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی اور گرمی پیدا کرنیکی قوت اسمین خشکی پیدا کرنیسے زیادہ افعال و خواص مفتح ہی مقطع ہی ملطف ہی اور اسمین تیکھی بدبو کی ہی جراح و قروح شہد ملا کر اگر اسکو تناول کرین قروح فرمنہ کا تنقیہ کرتی ہی آلات مفاصل تازہ منڈی یا اسکا جوشاندہ اگر پیا جاوے کو فتگی عضل کو مفید ہی۔ منڈی کا شربت تشنج کو نفع کرتا ہی اور جسقدر پرانا ہو عمدہ ہو جائیگا اعضائے چشم منڈی کو پیسکر گولیان بنا کر خشک کرلیں اور قروح چشم مین استعمال کرین اسیطرح جوشاندہ اسکا زیت مین طیار کرکے منڈی کو پیسکر ناصور کو جو چشم مین ہو جسکو غرب کہتے ہین اسمین لگایا جاتا ہی اعضائے نفس پرانی کھانسی کو نفع کرتی ہی اعضائے غذا تلی کے ورم کو مٹا دیتی ہی اور یرقان سوداوی کو نفع کرتی ہی منڈی کا شربت بدہضمی کو زیادہ نفع کرتا ہی اور جسقدر پرانا ہو عمدہ ہو جاتا ہی اور ابتدائے استسقا مین بھی نفع کرتا ہی اعضائے نفض ادرار بول و حیض کرتا ہی اور جنین کو رحم سے نیچے اتار لاتا ہی یعنے باسانی جنین کا اخراج ہو جاتا ہی سموم ہوام کے ڈنک

مارنے پر منقّی کا ضماد کیا جاتا ہی ابدال مین اسکا عوض فیسیا اور اسقو قندریون بھی ہے

**کرنانج** جسکو ہندی مین مائین کہتے ہین **ماہیت** یہ جھاؤ کا پھل ہی اسکو بعضے ظرفا کے لغت مین لکھا ہی **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد دوسرے درجہ مین خشک ہی

**کندش** بضم کاف و سکون نون و ضم دال مہملہ آخر مین شین معجمہ یعنی اور سین مہملہ بھی جائز ہی ہندی مین اسکو نکچھکنی کہتے ہین **ماہیت** اکثر استعمال اسکی جڑ کا ہوتا ہی اور یہ مشہور دوا ہی **طبیعت** تیسرے درجہ سے چوتھے درجہ تک گرم خشک ہی **افعال و خواص** جالی ہی منقّی ہی قرحہ ڈالتی ہی تیز ہی لذع پیدا کرتی ہی دق کا ہیجان کرتی ہی بلغم اور مرہ سودا کو قطع کر دیتی ہی **زینت** برص کے داغ کو اور بہق کو خصوصاً بہق اسود کو دور کر دیتی ہی اورام و ثبور سوختی کھجلی کو فائدہ کرتی ہی **اعضائے سر** نکچھکنی اُن دواؤن مین داخل کیجاتی ہی جو کان کو صاف کر دیتی ہی جرک گوش کو نکالدیتی ہی۔ نکچھکنی کے خواص مین یہ بات داخل ہی کہ دونون نتھنون کے ریح کی تحلیل کر دیتی ہی خشم یعنے وہ بیماری ناک کی جسمین بدبو خوشبو کا امتیاز نہین ہوتا اسکو نفع کرتی ہی۔ ناک کی ہڈی جسکا مصفاة نام ہی اسکے سددون کی تفتیح بقوت کرتی ہی **اعضائے غذا** امتلی بقوت پیدا کرتی ہی تلی کی سختی کو دور کر دیتی ہی **اعضائے نفض** مسہل ہی اور ادرار بول کرتی ہی اور حمول اسکا ادرار حیض کرتا ہی جنین کو نکالدیتی ہی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہی **ابدال** بدل اسکا ذکر کرانیکے واسطے ہمون اسکے جوز القی اور ثلث وزن اسکا فرنفل ہی **مترجم** ہمارے ملک مین نکچھکنی اکثر ترائی کی جگہہ پیدا ہوتی ہی اور چھینک لانیکے واسطے جن امراض مین حاجت پڑتی ہی اسکا استعمال بہت مجرب ہی قوت باہ کیواسطے بھی دودھ مین جوش دیکر استعمال اسکا مجرب ہو چکا ہی اور ضعف معدہ جو بسبب رطوبت اور برودت کے ہوا اُسمین بھی اسکا استعمال ہمارے خاص تجربہ مین ہے۔

**کبابہ** بفتح کاف و ہر دو بائے مفتوح جسکو ہندی مین کباب چینی کہتے ہین اور قوت اسکی مجیٹھ کی قوت سے مشابہ ہی لیکن لطافت اسمین زیادہ ہی **طبیعت** طبیبون نے کہا ہی اسمین ہمراہ حرارت کے قوت مبردہ بھی ہی اور در حقیقت کبابہ گرم خشک دوسرے درجہ تک ہی **خواص** مفتح ہی اور لطیف ہی اور یہانتک اسکی لطافت نہین پہونچی ہی کہ دار چینی کا بدل ہو سکے **جراح و قروح** منہ مین جو قروح متعفن ہو گئے ہون ان کیواسطے اچھی دوا ہی **اعضائے سر** قلاع متعفن جو منہ مین ہو اسکی اچھی دوا ہی **اعضائے نفس** کبابہ کو اگر منہ مین رکھکر چوسین آواز کو صاف کرتا ہی **اعضائے غذا** تفتیح سدہ جگر کی بقوت کرتا ہی **اعضائے نفض** مجاری بول کو پاک کر دیتا ہی اور ریگ مثانہ وغیرہ کو بذریعہ ادرار کے نکالدیتا ہی اور گردے کی پتھری اور مثانہ کی خارج کر دیتا ہی۔ کبابہ چوسنے والے کا تھوک اگر مرد اپنے مقام خاص پر لگا کر مشغول جماع ہو عورت کو لذت ملتی ہی۔

**کبریت** بکسر کاف و سکون بائے موحدہ جسکو ہندی مین گندھک کہتے ہین **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہی **افعال و خواص** ملطف ہی اور جاذب ہی **زینت** برص کی دواؤن مین ہی خصوصاً جب تک اسکو آگ کی گرمی نہ پہونچے جبوقت صمغ البطم سے ملا کر گندھک کا استعمال کیا جائے بدن کے نشانات ناخون پر جو ہین انکو دور کر دیتی ہی اور سرکہ مین پیسکر بہق پر لگائی جاتی ہی اور ورم و ثبور وہ کھجلی جسمین قرحہ پڑ گئے ہون اسپر لگائی جاتی ہی اور داد کو صاف کر دیتی ہی خصوصاً اگر ہمراہ علک البطم کے لگائی جائے اور زیادہ تر سوزش خشک کھجلی کو مفید ہی جب سرکہ و نطرون کے ہمراہ بدن کو اس سے دھوئین **آلات مفاصل** نطرون اور پانی ملا کر گندھک کو نقرس پر لگاتے ہین گندھک کی دھونی دینے سے زکام نیلہ ہو جاتا ہی سرکہ اور شہد ملا کر کانمین اسوقت ٹپکائی جاتی ہی جب چوٹ کے صدمے سے کان کی ہڈی کو خستگی پہونچی ہو۔

**کیسلا** بفتح کاف و کسر سین مہملہ و سکون یائے تحتانیہ **ماہیت** یہ لکڑیان پتلی پتلی مثل نیم چٹکے ہوتی ہین جنکا پیرسیا بنی جاتی ہی **طبیعت** گرم تر پہلے درجہ تک **خواص** مغری ہی تیز دواؤن کی قوت کو مثل گوند کے توڑ دیتی ہی **زینت** فربہی پیدا کرتی ہے۔

**کثیرا** جسکو ہندی مین کتیرا کہتے ہین **ماہیت** یہ گوند ہی ایک درخت کا جسکو قتاد کہتے ہین **طبیعت** بارد مائل بہ یبوست ہی **خواص** اسکی قوت مثل گوند کی قوت کے ہی اور تجفیف ہی قریب گوند کی تخفیف سے **اعضائے چشم** سرمہ کے اقسام مین مثل گوند کے یہ بھی داخل کیا جاتا ہے۔

**کمالیون** یہ ایک قسم مازریون سیاہ کی ہی قتال ہی اسکو خامالیون بھی کہتے ہین اسکو ہمنے باب خائے معجمہ مین ذکر کیا ہے۔

**کاکنج** دوسرے کاف کو کسرہ بھی پڑھا جاتا ہی اور آخر مین جیم ہی ہندی مین اسکو زراج پوتگہ کہتے ہین **ماہیت** ایک گھانس ہی جسکی قوت مکوے کی قریب ہے خصوصاً اسکی تیتی کی قوت **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد خشک ہی **جراح و قروح** اسکے عصارہ سے قروح کے ہر قسم کی خرابی کی

حفاظت کیجاتی ہے اور نواصیر کی صلابت دور کر دیتی ہے اور رکابیچے قروح
جو پرانے ہوں انکو زائل کر دیتی ہے **اعضائے نفس** ربو کو نفع کرتی ہے اور
شدت تشنگی سے جو زبان باہر نکل آتی ہو اسکو مفید ہے اور سانس کی
آمد میں جو دشواری ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** یرقان کو
فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** قروح مجاری بول کو اور حیض کو نفع کرتا ہے
**کبیلج** بفتح کاف وکسر بائے ابجد آخر میں جیم ہے جسکو ہندی میں جل پیل کہتے ہیں
چار قسم کی ہوتی ہے دیسقوریدوس کہتا ہے ایک قسم کی پتی دھنیا کی پتی کے
مشابہ ہوتی ہے مگر چوڑی زیادہ ہوتی ہے اور پتی مائل بسپیدی ہوتی ہے پھول
اسکا زرد ہوتا ہے بنفشئی بھی ہوتا ہے بلندی اسکے جھاڑ کی دو ہاتھ تک ہوتی ہے شاخیں
بیچ میں موصلہ ہوتا نہیں ہے دمار رنگ اسکی جڑ کا سپید اور اسمیں پتلی پتلی جڑیں خربق کے
مشابہ ہوتی ہیں آب جاری کے کنارے اوگتی ہے ایک قسم اسکی خربق کی ہے اسکا
وسلا بہت لانبا ہوتا ہے پتیاں اسکی لانبی ہوتی ہیں اور پھول میں کٹی ہوئی اسکا نام
کرفس دشتی ہے تیسری قسم بہت چھوٹی جسکا رنگ سنہری ہوتا ہے چوتھی قسم تیزی
کے مشابہ ہے مگر اسکا پھول سپید دودھ کے رنگ ہوتا ہے **افعال وخواص**
چاروں قسم گرم ہیں اور تیز قرحہ ڈالنے والی جلا بہت کرتی ہیں قشارا اسکا
جلد میں لذع پیدا کرتا ہے اور پھلی اسکے لگنے سے اٹھتی ہے تیسرے درجہ تک گرم
خشک ہے **زینت** پتی اور شاخیں اسکی جب تک ہری رہیں اگر برص پر لگائی
جائیں اور ناخونکی سپیدی پر اور با لخورہ پر سکو دور کر دیتی ہیں **اورام وبثور**
تر کھجلی کو دور کر دیتی ہے اور مسوں کی سماری قسم اور گلٹیاں جنکے نکلنے سے ایذا
ہوتی ہے انکو اکھاڑ دیتی ہے **جراح وقروح** اسکو جوتر و یکر گرم جوشاندہ کا
سعفہ پر طول کیا جاتا ہے بس نفع کرتا ہے **اعضائے سر** جل پیل کی جڑ خشک
کرکے تعفن نکلانے کیواسطے ناس طیار کیا جاتا ہے اور دانت میں جو ٹیس
ہوتی ہے اسکو بھی نفع کرتی ہے اگر اسکی جڑ پیسکر دانتوں پر لگائی جائے
**کنکرزد** بفتح ہر دو کاف اور زائے معجمہ مکسور ہے آخر میں دال مہملہ یہ حرشف
کا گوند ہے جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔

**کوکو** ہیں طبیعت اسکی تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔

**کشنت برکشنت** بفتح ہر دو کاف جسکو ہندی میں مڑوڑ پھلی کہتے ہیں
**ماہیت** یہ لپٹے ہوئے ڈوروں کے مثل چند ریشہ لکڑی کے ہوتے ہیں
جو گنتی میں اکثر پانچ ہوتے ہیں اور ایک ہی جڑ پر لپٹے رہتے ہیں رنگ اسکا سیاہی
مائل ہوتا ہے زردی لئے ہوئے مزہ کچھ ایسا زیادہ اسمیں نہیں ہے بعض لوگوں
نے کہا ہے کہ یہ وہی چیز ہے جسکو بدشکان کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ
اسکی قوت مثل قوت بدشکان کے ہے اور یہی قول صحیح ہے **طبیعت** دوسرے درجہ
میں گرم خشک ہے **خواص** لطیف ہے۔

**کیبل** دارو یہ وہی سرخس ہے جسکو ہم آگے بیان کرینگے۔

**کشوث** بضم کاف وضم شین معجمہ آخر میں تائے مثلثہ ہے جسکو ہندی میں
امر بیل اور اکاس بیل کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک پتلی پتلی بیل ہے جو کانٹوں پر
اور درختوں پر لپٹتی ہے اور لیف کی کے مشابہ ہوتی ہے پتی اسمیں نہیں
ہوتی پھول اسکے چھوٹے چھوٹے سپید رنگ کے ہوتے ہیں اسمیں تخم اور تھیلی میں
ہوتا ہے اور غالب اسپر جوہر تلخ ہے **طبیعت** تھوڑی سی اسمیں گرمی ہے اور اول
درجہ اول کی اور آخر دوم میں **خشک ہے** علاوہ بران یہ ہے کہ اسمیں متضاد
قوتیں بھی ہیں **خواص** جو فضول کہ لطیف ہیں انکو رگوں سے نکالدیتی ہے اور
معدہ پر گرانی پیدا کرتی ہے بسبب اسکے کہ قابض ہے اور فضول کو رگوں کے بیرونی
خارج کر دیتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کو قوی کرتی ہے خصوصاً اگر بریان
کرکے استعمال کیجائے ماء ساگر سرکہ ملا کر پلائی جائے ہچکی کو ٹھہرا دیتی ہے سدہائے
جگر اور معدہ کی تنقیہ کرتی ہے معدہ اور جگر دونوں کو قوت دیتی ہے یرقان اسکا یرقان
کیواسطے عجیب دوا ہے عصارہ کشوث دشتی کا اگر پیسکر شراب پر چھڑکا جائے پھر
اسکو پئیں معدہ ضعیف کو قوی کرتا ہے **اعضائے نفض** جنین جو اپنی تکمیل مادر میں
ہے اسکے پیٹ سے حرکت مع آلایش کو پاک کر دیتی ہے اسلیئے کہ رحمونکا تنقیہ کرتی ہے
اور بول اور حیض کا ادرار کرتی ہے مروڑ سے کو مفید ہے جو ان سے نزف الدم کو رد کرتا ہے
کشوث بریان قبض پیدا کرتی ہے اور جو رطوبت رحم سے بہتی ہے اسکو روک
دیتی ہے **حمیات** پرانے تپوں کو تخم کشوث اور آب کشوث فائدہ کرتا ہے
**کمون** بفتح کاف وضم میم مشدد جسکو ہندی میں زیرہ کہتے ہیں **ماہیت** مشہور ہے کرمانی
بھی ہوتا ہے اور فارسی بھی اور شامی اور نبطی زیرہ کرمانی کا رنگ سیاہ ہوتا ہے
اور زیرہ فارسی زرد رنگ کا ہوتا ہے زیرہ فارسی کی قوت زیرہ شامی سے زیادہ ہے
اور زیرہ نبطی ہر ایک مقام پر بآسانی پایا جاتا ہے جملہ اقسام زیرہ کے صحرائی اور
بستانی ہوتے ہیں اور صحرائی زیرہ کی تیزی زیادہ ہوتی ہے صحرائی زیرہ ایک قسم
وہ بھی ہے جسکا بیج مشابہ سوسن کے بیج کے ہوتا ہے اختصار زیرہ کرمانی کی قوت
زیرہ فارسی سے زیادہ ہے اور زیرہ فارسی سوائے کرمانیکے سب سے زیادہ قوی ہے

**طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** ریاح کو دفع کردیتا ہے اور ریاح کی تحلیل کردیتا ہے زیرہ مین تقطیع اور تجفیف اور قبض بھی ہے **زینت** جب زیرہ کے پانی سے منھ دھوئین چہرہ کو صاف کردیتا ہے اسیطرح زیرہ کا چہرہ پر ملنا خواہ اور طرح استعمال کرنا ایک اندازہ معین تک یہی فعل کرتا ہے پھر اگر اسکا استعمال بکثرت کیا جاے رنگت بدنکی زرد کردیتا ہے **اورام و بثور** قیروطی یا زیت و رقاقلہ کا آٹا ملاکر ورم انثیین پر لگایا جاتا ہے بلکہ فقط زیت یا زیت اور شہد ملاکر **جراح و قروح** جراحات کا اندمال کرتا ہے خصوصا وہ زیرہ صحرائی جو مشابہ تخم سوسن کے ہوتا ہے اور طریقہ استعمال اسکا جراحات پر یہ ہے کہ اسکو زخمون کے اندر بھر دیتے ہین **اعضائے سر** جب زیرہ کو سرکہ کیساتھ پیسکر سونگھین نکسیر کو جذب کردیتا ہے اور اسیطرح اسکی بتی بناکر ناک مین رکھین **اعضائے چشم** بھی زیرہ کو چباکر اسمین زیت ملاکر طرف چشم پر ٹپکاتے ہین وہ اس خون کی بستگی سرخی پر جو آنکھ کے نیچے جلد مین ہوتی ہے پس نفع کرتا ہے۔ جب زیرہ کو مع نمک چباکر لعاب ہتھیلی پر لگائین خواہ سبل اور ناخونہ پر مگر پہلے کسی ناخون گیر وغیرہ سے دونون کو چھیل ڈالا ہو تو آنکھون کی پلکون کے چپکنے کو منع کریگا۔ صحرائی زیرہ کا عصارہ بصارت مین جلا دیتا ہے اور ڈھلکے کو روک دیتا ہے یونانی زبان مین اسکا نام قاقنوس ہے یعنے دخان قبرس اُن ادویہ کا وہم مین بھی پڑتا ہے جو آنکھون کے بال اکھڑنے کیواسطے بنائی جاتی ہے کہ پھر دوبارہ اُکھاڑا ہوا بال نہ جمے **اعضائے نفس** پانی ملے ہوئے سرکہ مین زیرہ ڈالکر اگر پلائین عسر نفس کو فائدہ کریگا بموجب قول جالینوس کے اور نفس انتصاب و خفقان بارد کو بھی مفید ہے **اعضائے نفض** زیت ملاکر ورم خصیہ پر لگایا جاتا ہے اور بیشتر قیروطی ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اور بیشتر زیت اور آرد باقلا کے ہمراہ اگر استعمال کیا جاے پتھر کو پارہ پارہ کردیتا ہے خصوصا زیرہ صحرائی تقطیر البول کو مفید ہے اور خون کا پیشاب گرتا ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے اور قطرہ قطرہ اور نفخ کو بھی۔ صحرائی زیرہ کا عصارہ اگر بار اصل مین ملکر استعمال کرین دست لائیگا۔ روفس حکیم کہتا ہے کہ زیرہ نبطی اسہال قائم کرتا ہے اگر زیرہ کرمانی مین قوت اسہال کی نہین ہے بلکہ قبض پیدا کرتا ہے لکڑی زیرہ صحرائی کی پیشاب مین صفرت کو اتار لاتی ہے **سموم** شراب کے ہمراہ ہوام کے نیش کے زہر کی دوا ہے خصوصا زیرہ صحرائی جو مشابہ تخم سوسن کے ہوتا ہے

**کردیا** بضم کاف وضم راے مہملہ و سکون واو و یاے مفتوح جسکو شاہ زیرہ بھی کہتے ہین **ماہیت** مشہور ہے اسکے افعال انیسون کے قریب ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** ریاح کو ہٹا دیتا ہے اور خشکی پیدا کرتا ہے لطافت اسمین زیرہ کی سی ہے **اعضائے نفس** خفقان کو نفع کرتا ہے۔ **اعضائے نفض** کیڑون کو قتل کرتا ہے۔

**کرسنہ** بفتح کاف و راے مہملہ و سکون سین جسکو ہندی مین مٹر کہتے ہین **ماہیت** بعضون نے کہا ہے کہ چھوٹا دانہ ہے چنے سے چھوٹا ہوتا ہے مسور کے برابر چپٹا سفید ہے نا ملک پہلدار ہوتا ہے رنگ اسکا غبرت اور زردی کے بیچ مین ہے اسکے مونگ و مسور کے قریب سے مرکب ہے اسکے کھیت کو گائے چرلیتی ہے یا مزدایہ ہے اسکا کچھ سے گائے کو کھلایا جاتا ہے اور خوزی نے گمان کیا ہے کہ اسکا دانہ مشابہ بہدانہ کے ہوتا ہے اور میرے نزدیک بات ہے کہ دانہ وہی ہے جسکو ملک کہتے ہین خشکی مٹر مین بالخصوص یہ بات ہے کہ کبھی سپید مائل بزردی ہوتا ہے جیسا کہا گیا ہے اور کبھی سرخ ہوتا ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اسکا درخت چھوٹا ہوتا ہے پتیان اسکی باریک ہوتی ہین اور سرخ پر اسکے ایک پتلی سی جڑ بھی ہوتی ہے **طبیعت** گرم یعنے درجہ دوسرے درجہ تک اور خشک تیسرے درجہ مین ہے **خواص** جالی ہے مفتح ہے اور خلط خراب پیدا کرتی ہے اصلاح اسکی اسیطرح پر کیجاتی ہے جیسے ترمس کی کیجاتی ہے جو مٹر سپیدی مائل ہے اسکی ردائت سرخ مٹر سے کم ہے جب وہ مرتبہ جوش دیا جاے اسکی قوت جلا باطل ہوجاتی ہے اور نارضیت باقی رہتی ہے اسوقت جسقدر غذائیت اسمین رہتی ہے اسمین یبوست ہوتی ہے **زینت** بہق پر اسکا طلا کرنا بہت اچھا ہوتا ہے اور کلف و برش پر اور جو نشانات زخم وغیرہ سے ہوتے ہین خصوصا چیچک کے داغ رنگ کو خوشنما کرتا ہے مٹر کا ستو بناکر جو لوگ بلے ہوگئے ہین انکو بقدر ایک جوزہ کے کھلایا جاتا ہے پس لاغری کو دور کردیتا ہے جو شامل ہے اسکا اس شقاق پر جو سردی سے مقامات بدن پھٹ گئے ہون گرایا جاتا ہے اور کھجلی اسی شقاق مین اٹھتی ہے اسکو مٹا دیتا ہے اندھوریونکو بھی نفع کرتا ہے **اورام و بثور** عموما صلابات کو نرم کرتا ہے اور خاص کر صلابت پستانکو **جراح و قروح** شہد ملاکر قروح کو پاک کرتا ہے اور سعفہ کو نفع کرتا ہے قروح کے ان صلابات کو نرم کرتا ہے جنسے گوشت مردار ہوجاتا ہے اور جن قروح سے عضو بیکار ہوجاتا ہے ناز خاری اور بثور شہدیہ کو بھی نفع کرتا ہے **اعضائے صدر** صلابت پستانکو نفع کرتا ہے اور نفث غلیظ کے نکلنے مین سہولت پیدا کرتا ہے **اعضائے نفض** مٹر کے زیادہ کھانے سے خون کا پیشاب آنے لگتا ہے اسلئے کہ مدر اسکا قوی ہے اور طبیعت مین لینت ثانی پیدا کرتا ہے کہ دست

آنے لگتے ہین جب مٹر کو پیسکر سرکہ ملا کر ضماد کرین دشواری بول کو نفع کرتا ہے اور تحجیل اور پھوڑے مین سکون پیدا کرتا ہے **سموم** سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر شراب مین پیسکر اسکا ضماد کرتے ہین اور دیوانے کتے کے کاٹنے کے زخم پر دو روز دور یا فاقہ سے جو آدمی ہو اور کسیکو کاٹے اسکے زخم پر۔

**کماشیر** بضم کاف **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ اسکے احوال مثل جاوشیر یا بلجرا کے ہین مگر اس سے بہت زیادہ قوی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** مذیب ہے اور محلل ہے **اعضائے نفض** ادرار بول و حیض کرتی ہے اور جنین کا اسقاط کرتی ہے ایسی قوت سے جسکا نظیر نہین اور نہ اخراج اور اسہال ماہیت مین اس کا عدیل و نظیر ہے۔

**کرم دانہ** بکسر کاف و سکون رائے مہملہ **ماہیت** یہ ایک دانہ ہے جسکی طبیب بہت مدح کرتے ہین **اعضائے نفض** مقام نہانی بدنکو گرم کر دیتا ہے اور پانی جو استسقا مین پیدا ہوتا ہے اور مرہ صفرا کا مسہل ہے۔

**کوز گندم** یہ وہی جوز جندم ہے **ماہیت** ایک چیز سبک ہے مثل اشنہ طبیعی کے ہو رقیق ہوتا ہے اسکا نام خرء الحمام یعنے کبوتر کی بیٹ ہے اور بغداد مین اسکا نام جوز جندم رکھا جاتا ہے **اختیار** بہتر وہی ہے جو بری ہو اور رقیق ضعیف ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم تر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تھوڑی سی تبرید بھی کرتی ہے مگر یہ بات ثابت نہین **خواص** مجفف ہے اور حرارت کے کھانیکی قوت اسمین ہے اور یہ بھی دعوی کیا گیا ہے کہ خون کی آمد کو بند کر دیتا ہے اسکے خواص سے یہ بھی ہے کہ اگر دس رطل شہد جو تخمیناً پانچ سیر ہوا اور تیس رطل یعنے پندرہ سیر پانی اور ایک رطل گندم جو برابر آدھ سیر کر دو سیر کے ہو اسکو لیکر خوب ملائین اور برتن کا سر بند کر کے تھوڑی دیر صبر کرین فوراً شراب طیار ہو جائیگی **زینت** قوبہی پیدا کرتی ہے **اعضائے نفض** منی کی زیادہ کرتی ہے

**کاوزبان** ایک لکڑی کا نام ہے اور مجھے گمان ہے کہ یہ وہی لسان الثور ہے جسکو فارسی مین گاوزبان کہتے ہین **افعال و خواص** تفریح پیدا کرتی ہے اور غمکو دور کرتی ہے

**کلز** بکسر کاف و سکون لام و زائے معجمہ ہندی مین سیدہ لکڑی کہتے ہین **طبیعت** ایک ہندی لکڑی ہے جو ہمارے ملکو نین لاکر لائی جاتی ہے عجب نہین کہ صفات ہندی ہی ہو۔ **آلات مفاصل** بہت بڑا نفع اسکا ہے عضو کے ٹوٹ جانے اور کوفتہ ہونے اور اتر جانے مین

**کاشم** **طبیعت** اسکے بیج کی اور جڑ کی گرم ہے اور بیج اسکا گرمی و خشکی مین تیسرے درجہ کی رکھتا ہے **خواص** ریاح کو ہٹا دیتا ہے اور تفتیح پیدا کرتا ہے **اعضائے غذا** منفخ ہے اور ہاضم ہے نفخ کی تحلیل کر دیتی ہے خصوصاً جو معدہ مین نفخ ہو اور معدہ کو قوی کر دیتی ہے **اعضائے نفض** ایک درہم اسکا پلانیسے کیڑوں کا اخراج بذریعہ اسہال کے ہو جاتا ہے اور کدو دانے بھی خارج ہو جاتے ہین تخم اسکا بقوت ادرار حیض کرتا ہے **سموم** نیش دار جانورونکے نیش کا زہر دور کر دیتی ہے

**کماۃ** بفتح کاف و میم جسکو ہندی مین کھمبی کہتے ہین **ماہیت** اسمین جوہر ارضی زیادہ ہے اور جوہر مائی کم ہے اور دونون مین اجزائے ہوائی کی شرکت ہے تھوڑی سی لطافت ہے مزہ اسمین کچھ نہین ہے **اختیار** بہتر وہی قسم ہے جو ریتلی ہو سپید رنگ اور خراب ہو اسمین نم آتی ہو اور خشک ہو جانیکے بعد اسکی خرابی تازہ کماۃ سے بڑھ جاتی ہے جب کماۃ پہلے چھلکے اتار کر نمک پانی مین پانی جائے اور دوبارہ زیت اور مری اور مصالح گرم اور حلتیت جوش دیا جائے بہت عمدہ ہوتی ہے بہت خراب اسکے اقسام سے وہی ہے جسکا قطر تام ہے خصوصاً جو درختونکے نیچے یا خراب زمین مین اگتی ہے **خواص** غلیظ غذا زیادہ ہے غذائے غلیظ سوداوی اس سے بنتی ہے اخلاط صحیح مین کوئی چیز اسکے برابر نہین یا ذا سکا ضرر اخلاط معالج گرم اور یہ بھی ہے کہ اسکو بالکل کرتے ہین تیز و بعض جوش دینا بس ہے جو غذا پیدا ہوگی غلیظ ہوگی مگر ردی اور خراب نہ ہوگی مگر مزہ اس مین کچھ نہین ہے **آلات مفاصل** اسکے کھانیسے فالج اور سکتہ کا خوف ہوتا ہے **اعضائے نفس** اسکے کھانیسے سکتہ پڑنیکا خوف ہے **اعضائے چشم** سلم کماۃ کا پانی نچوڑا ہوا آنکھ مین جلا کرتا ہے یہ اثر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے اور زمانۂ اسلام سے پیشتر کے طبیب مسیح وغیرہ نے بھی اسکا اعتراف کیا ہے **اعضائے غذا** دیر ہضم ہے اور ثقیل ہے معدہ کو ایذا دیتی ہے کیونکہ اسکا غلیظ بنتا ہے جالینوس نے ایک مقام پر کہا ہے کہ اسکا کیموس خراب نہین ہوتا ہے **اعضائے نفض** قولنج اور دشواری ادرار پیدا کرتی ہے

**کبر** بفتح کاف و سکون با و رائے مہملہ **ماہیت** ایک پھل ہے اور اسکی جڑ بھی ہے اور ایک پھل ہے مثل کھیرے کے ہوتا ہے جسکو کبر نہین کہتے ہین اور یہ پھل تند اور تیز ایسا ہوتا ہے کہ اسکو دوشاب انگور مین چھوڑ دیتے ہین پس غلیان اور جوش سے اسکو بچاتا ہے مثل رائی کے جڑ اسکی تلخ اور تیز ہوتی ہے ایک قسم اسکی قلزمی ہے جسکے استعمال سے منہ مین چھالے پڑ جاتے ہین اور آبلہ اٹھا دیتی ہے اور مسوڑھے مین ورم پیدا کر دیتی ہے **اختیار** نہایت نافع جز اسمین پوست بیخ کبر ہے **طبیعت** جو کبر گرم ملکو نمین پیدا ہوتا ہے اسکی حرارت بہت بڑھی ہوئی ہے اور جملہ اقسام کی طبیعت مین حرارت اور یبوست دوسرے درجہ کی ہے **خواص** محلل ہے اور جلا زیادہ کرتی ہے اور مفتح ہے جڑ اسکی تقطیع اور تلطیف کرتی ہے اور تنقیہ و تفتیح کرتی ہے اور پوست بیخ پھر مین تلخی اور تیزی ہے جو کسیقدر زبان کی گرفت کر دیتی ہے اسکے پھل کی غذا

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض : 03447227224
سدرہ طاہر : 03340120123
حسنین سیالوی : 03056406067
Imagitor

کم ہے خصوصاً جبکہ اسکو نمک دیں اور تازہ پھل غذا دینے میں خشک پھل سے زیادہ ہے
اور **اورام و ثبور** میں بیخ کبر صلابات اور خنازیر کی تحلیل کر دیتی ہے اور اسمیں ایسی
چیز ملا دیتے ہیں جو اسکی قوت کو توڑ ڈالے اسکا پتا بھی اسی خاصیت میں مجرب
ہو چکا ہے اور اسکا پھول بھی یہی اثر رکھتا ہے **جراح و قروح** پوست بیخ کبر قروح خبیثہ
اور چرک آلودہ پر استعمال کیجاتی ہے **آلات مفاصل** پوست بیخ کبر عرق النسا
کو مفید ہے اور درد ورک کے بھی فائدہ کرتی ہے اور کبھی اسکے عصیر یعنی نچوڑے ہوئے
پانی سے حقنہ کیا جاتا ہے وہ زیادہ نفع کرتا ہے فالج اور خدر کو فائدہ کرتی ہے اور
اعضا کو مضبوط کرتی ہے بسبب اسکے کہ اسمیں قبض بھی ہے اور اسی سبب سے جنکے
جو عضل کے سرے اور بیچ میں عارض ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اعضائے سر** پوست
بیخ کبر چبانے سے سر کی رطوبات کھنچ آتی ہیں اور درد جو سردی سے اعضائے سر
میں پیدا ہو اسمیں سکون آجاتا ہے عصارہ اسکا کان کے کیڑے نکالنے کے
واسطے ٹپکایا جاتا ہے کبھی جس دانت میں درد ہو اسی دانت سے پوست بیخ کبر
کو کترتے ہیں بس دہن میں نفع پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر تازہ جڑ ہو یا چھال اسکی تازہ
ہو اسیطرح پوست بیخ کبر کو سرکہ میں جوش دیکر کلی کراتے ہیں اور ایک مرتبہ شراب
میں جوش دیکر اور ایک مرتبہ سرکہ میں **اعضائے نفس** نمک سے پروردہ کیا
ہوا کبر اصحاب ربو کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے غذا** طحال کیواسطے اور اسکی صلابت
کیواسطے چبانے اور ضماد کرنے سے آرد جو وغیرہ ملا کر بہت مفید ہے اور پوست
بیخ کبر اس نفع میں خاص ہے اکثر طحال سے جب کہ غلیظ سوداوی کا استفراغ
کر دیتی ہے اسکے بعد عافیت اور صحت پیدا ہوتی ہے **اعضائے نفض** خلط خام غلیظ کا
اسہال کرتی ہے حیض کا ادرار کرتی ہے بڑے کیڑے اور چھوٹے جو آنتوں میں ہوں
انکو قتل کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے نمک میں جو پروردہ
کی ہو اگر قبل طعام کھائی جائے دست لاتی ہے **سموم** یہ خود تریاق ہے

**کشنیز** یہ ایک جنس کماۃ سے گرد اندام سمٹے ہوئے حبہ میں گردہ کے برابر مگر
مجذر زیادہ ہوتی ہے اور جس فصل میں کماۃ پیدا ہوتی ہے اور فطر کے اوگنے کا موسم
ہے اسمیں یہ بھی پیدا ہوتی ہے نہایت لذیذ ہوتی ہے ہمارے ملک میں ماوراء النہر
اور خراسان میں بھی اسکی کثرت ہوتی ہے کبھی یہ شکایت نہیں سنی گئی کہ اسنے
کسیکو وہ مضرت پہونچائی ہو جو فطر اور کماۃ سے پہونچتی ہے جب اسکے مزہ کو کماۃ
کے مزہ سے قیاس کریں اسمیں کسیقدر شیرینی پائی جاتی ہے **طبیعت** تمام اقسام
کماۃ اور فطر سے اسمیں برودت کم ہے اور رطوبت غریبہ سے مع یبوست کے اسکو ہم
خالی نہیں ہے **خواص** حرارت کو بجھا دیتی ہے۔ اور ملینہ ہے۔

**کرفس** بفتح کاف و سکون فا آخر میں سین مہملہ ہے جسکو ہندی میں اجمود کہتے ہیں
**ماہیت** پہاڑی بھی ہوتی ہے اور صحرائی بھی ہے اور بستانی بھی اور ایک قسم وہ ہے جو پانی کے
اندر اوگتی ہے اور پانی کے قریب بھی پیدا ہوتی ہے اور قسم بستانی سے بڑی ہوتی ہے اور اسکی
قوت بستانی کے قریب ہے۔ ایک قسم اسکی وہ ہے جسکا نام سمرنیون ہے اور یہ بستانی
سے بڑی ہوتی ہے ساق اسکی مجوف یعنی اندر سے خالی مائل بہ سپیدی ہوتی ہے
کبھی بلاد کے اختلاف سے بھی اسمیں اختلاف پیدا ہوتا ہے بس ایک قسم رومی ہوتی
ہے اور اسی کی ایک قسم وہ ہے جو رومی نہیں ہوتی ہے۔ ہر ایک پہاڑی کرفس
فطراسالیون نہیں ہے بلکہ جو پتھر میں پیدا ہوتی ہے اسکو فطراسالیون کہتے ہیں **انتخاب**
زیادہ تر قوی کرفس رومی اور کرفس جبلی ہے **طبیعت** اول درجہ میں اسکی حرارت
ہے اور دوسرے درجہ میں یبوست اور روفس حکیم کہتا ہے بستانی میں رطوبت زیادہ ہے
مگر بیج کرفس کی یبوست میں سبکو اتفاق ہے **افعال و خواص** نفخ کی محلل ہے سدوں
کی تفتیح کرتی ہے مفری ہے دردوں کے اقسام میں تسکین پیدا کرتی ہے اور کرفس دشتی
قرحہ ڈالتی ہے اور ایذا دیتی ہے اور مربی اسکا گرم مزاج والوں کے بہت موافق ہے
**زینت** صحرائی کرفس بالخزہ اور ناخون کے پھٹ جانیکو مفید ہے اور پسوں پر
لگائی جاتی ہے اور شقاق یعنی بدن کا پھٹ جانا جو سردی سے ہوا سیر اور کرفس
بستانی نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **اورام** اورام بلغمی و سام کی ابتدا میں تحلیل کر دیتی ہے
اور سوداوی ورام سخت اور گرم کو خصوصاً وہ کرفس جسکا سمرنیون نام ہے **آلات
مفاصل** سمرنیون کے تمام اجزا عرق النسا کو مفید ہیں **جراح و قروح** بحری
کرفس جسوقت اسکا ضماد کیا جا قرحہ ڈالدیتی ہے اور اسیواسطے ترکھجلی اور داد و جراحات
کو فائدہ کرتی ہے یہانتک کہ بیڑی ڈالدیتی ہے خصوصاً جسکا نام سمرنیون ہے
**اعضائے سر** مرگی کیواسطے خراب چیز ہے اور مرگی والوں کی مرگی کا ہیجان اس سے
ہوتا ہے کہا گیا ہے کہ اسکی جڑ کا لٹکانا گردن میں دانت کے درد کو نفع کرتا ہے مگر اسکے
لٹکانے سے دانت ٹوٹ جاتا ہے **اعضائے چشم** کرفس بستانی آنکھ کے درد کے
ضماد میں داخل کیجاتی ہے **اعضائے نفس** کھانسی کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً
جسکا نام سمرنیون ہے اسیطرح ربو اور ضیق النفس اور عسر بول کو مفید ہے کرفس
اورام پستان جو گرم ہوں انکے ضماد میں داخل کیجاتی ہے **اعضائے غذا** جگر کے
طحال کو نفع کرتی ہے اور ڈکار زیادہ لاتی ہے اس سبب سے کہ اسمیں قوت تحلیل
ریاح کی ہے اور خود نہ ودد ہضم اور سریع الانحدار نہیں ہے تخم کرفس متلی پیدا کرتا ہے

اور قے لاتا ہے لیکن اگر بھون لیا جائے اُسوقت اسمین یہ ضرر باقی نہین رہتا ہے بعضون نے کہا ہے کہ جملہ اقسام کرفس کے معدہ کو مفید ہین اور بعض حکیم کہتا ہے کہ ایسا نہین بلکہ یہ کرفس بطرف معدہ کے اُن رطوبات کو کھینچ لاتی ہے جو ردی و تیز ہین اور اُن رطوبات کو جنکی جہت سے کرفس معدہ مین دیر تک ٹھہرتی ہے اور تلی پیدا کرتی ہے لیکن کرفس رومی معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ اسکی صلاح یہ بھی تدبیر ہے کہ اسکو کاہو کے ساتھ کھائین اسلیے کہ کرفس کاہو کی برودت تعدیل کردیتی ہے اور یہ بھی اسکی اصلاح کا طریقہ ہے کہ بعد اصلاح کے اگر اسکو کھائین تو ضرر نہوگی تخم کرفس استسقا کو نفع کرتی ہے اور جگر کا تنقیہ کرتی ہے اور جگر کو گرم کردیتی ہے **اعضائے نفض** بول اور حیض کا ادرار کرتی ہے حاملہ عورتون کیواسطے زبون ہے گردہ اور مثانہ اور رحم کا تمام اقسام کرفس کے تنقیہ کرتے ہین اور تمام اجزا کرفس کا یعنی بیج اور جڑ تخم کرفس اور برگ کرفس مین قوت اسہال کی نہین ہے جبلی تھیری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے اور کرفس عسر بول کو نافع ہے اور رشیمہ کو خارج کردیتی ہے خصوصاً تخم جسکا نام سیمرنیون ہے اور اگر ہمیشہ کھائی جاے رحم مین رطوبت جری لیجے تیز کو بھردیتی ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ کرفس باہ کو ہیجان مین لاتی ہے تا ایکاس شخص کا قول یہ ہے کہ دودھ پلانیوالی عورت کو اسکے کھانیسے منع کرین تاکہ دودھ اسکا بجہت ہیجان شہوت باہ کے بگڑ نہ جاے کرفس رومی تو بول اور مثانہ اور گردہ کیواسطے اچھی دوا ہے **سموم** کرفس اور مسور کو جوش دیکر اس شخص کو پلائی جاتی ہے جسنے زہر تناول کیا ہو اور سیمرنیون جملہ اقسام کرفس سے اسواسطے زیادہ مناسب ہے اگر کرفس کھانیوالے کو عقرب ڈنک مارے اسپر بڑی شدت گذرتی ہے کہ جانبری دشوار ہے۔

**کلیہ** اسکو گردہ کہتے ہین **اختیار** بہتر سب جانورون کے گردہ مین گردہ بچہ بز کا ہے **طبیعت** گردہ کی مائل بیبوست ہے **خواص** خلط جو گردہ سے پیدا ہوتی ہے خراب ہوتی ہے سبب گردہ ہین پسندیدہ تر بچہ بز کا گردہ ہے **اعضائے غذا** دیر مین ہضم ہوتا ہے اور باعث یبوست ہوتا ہے۔

**کرشن** بفتح کاف و کسر را و شین معجمہ اور کاف مکسور و رائے ساکن بھی آئی ہے ہندی مین اوجھڑی کہتے ہین **خواص** غذا اسکی قلیل ہے کیموس خراب بنتا ہے اسی طرح اور جو چیزین احشا اور اوجھڑی مین اگرچہ ہضم انکا اچھی طرح ہوتا ہے۔ اوجھڑی کی غذائیت بہ نسبت پھیپھڑے کے زیادہ ہے پر معدے کے پیٹ کی چیزین اگر ہضم ہوجائین تو انکی غذا افضل اور زیادہ ہوگی خصوصاً مرغابی اور مرغ خانگی کے شکم کی اوجھڑی وغیرہ **اعضائے غذا** دیر ہضم ہے۔

**کبد** جسکو جگر اور کلیجی کہتے ہین **خواص** جو خلط جگر کے کھانیسے پیدا ہوتی ہے وہ غلیظ ہے بہت اچھی غذا اُس بط کی جگر کی ہے جو فربہ ہو اور اس مرغ کی جو خوب تیار ہو **اعضائے سر** گوسفند کا جگر اور خصوصاً پہاڑی بکری کا مرگی والے آدمی کی حقیقت کو ظاہر کردیتا ہے کہ جسوقت اسکو مرگی کا مریض کھاتا ہے مرگی کا دورہ پڑتا ہے تھیکلی کا جگر اگر اُن دانتون پر لگایا جاے جو سڑ گئے ہون درد مین سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے چشم** بکری کی کلیجی شبکوری کیواسطے کھلانیکے طور سے بھی فائدہ کرتی ہے اور آنکھ مین لگانیسے بھی اسکے بخارات جو بھوننے کے وقت اٹھین اسپر آنکھون کو جھکانے سے بھی فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** بھیڑیے کی کلیجی ہر قسم کے درد کو فائدہ کرتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ مجھے تو بھیڑیے کی کلیجی والے اغافث مین داخل کی ہے اسکا فائدہ کچھ زیادہ نہ پایا بہ نسبت اسکے کہ جب اسی دوا کو اس کلیجی سے خالی بنایا تھا اور اسکو داخل نہین کیا تھا کلیجی بعد ہضم کے رگون مین بدیر پہونچتی ہے سوائے فربہ بط کے جگر کے **سموم** دیوانے کتے کی کلیجی اسکے کاٹنے کے علاج مین کھلائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسکے کھلانیکے بعد دیکھنے ڈرنے کی جو کیفیت مریض پر طاری ہوتی ہے جاتی رہتی ہے بہت سے ایسے لوگ جنکو ایسے کتے نے کاٹا ہو جب کھلانے ایسی کلیجی کے زندہ ہے مگر اور بھی چند اقسام کے علاج کئے گئے تھے

**کرنب** بضم کاف و رائے ساکن و ضم نون و با اور بفتح اول و دوم و سکون نون بھی پڑھا گیا ہے **طبیعت** سپید قسم کی کرنب کی رطوبت بہتی سے زیادہ ہے اور صحرائی مین گرمی اور خشکی کی زیادتی ہے اور جملہ اقسام اسکے اول درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک ہین کرنب کی ایک قسم بستانی ہے اور ایک قسم دریائی ہے اور ایک قسم صحرائی ہے اور ایک قسم کرنب آبی کہلاتی ہے صحرائی کرنب مین تلخی اور حرارت زیادہ ہے اور غذا جسم ہونا اسکی نہایت بعید ہے جوشاندہ کرنب کی جڑ کا آب انار مین تیار کرکے پاکیزہ اور بطور حلوا کے درست ہوجاتا ہے جسکی غذا غلیظ ہوتی ہے خون کو غلیظ کردیتا ہے اور جب متخل ہنو ناف اور پہلو کے گرد مین ٹھہر جاتا ہے اور درد پیدا کرتا ہے اور یہ درد مستقل ہوکر ادھر ادھر منتقل ہو کر دیر تک نہین ہٹتا ہے

**افعال و خواص** منضج ہے لیکن یہ مجفف ہے خصوصاً جب اسکو جوش دیکر پہلا پانی پھینکدین خاکستر مین اسکے چوب کی تجفیف قوی ہے اور اسمین ایک خاصیت اقسام درد کے تسکین دینے کی ہے اور غذا اسکی تھوڑی بنتی ہے جو سوکھی غذا سے رطوبت زیادہ رکھتی ہے اور جو خون اسکا بنتا ہے خراب ہوتا ہے اگر کسی گوشت فربہ کے ساتھ پکائی جاے یا مرغی کے گوشت مین اسکو پکائین تو تھوڑی سی جودت

اسکی غذا میں آجاتی ہے اورام و بثور صحرائی اور دریائی اور بستانی تمام
کرنب کی صلابات کا نضج کرتی ہیں۔ **جراح و قروح** اندمال پیدا
کرتی ہے اور مادہ خبیثہ کے پھیلنے کو منع کرتی ہے سپیدی بیضہ ملا کر جلے ہوئے مقام پر
لگائی جاتی ہے **آلات مفاصل** عشہ کو نفع کرتی ہے اور کبھی میتھی ملا کر نقرس
پر لگائی جاتی ہے جوشاندہ کا اسکے نطول دردہائے مفاصل پر کیا جاتا ہے
**اعضائے سر** جوشاندہ اسکا اور بیج اسکا اگر کھلایا یا پلایا جاتا ہے تو نشلی اور سکر دیر میں پیدا
ہوگی۔ خراز یعنے نفا کو نفع کرتی ہے جب سلے عصارہ کا ناس لیا جائے سر کو پاک
صاف کر دیتی ہے اسکے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ زبان کو خشک کر دیتی ہے
نیند بھی پیدا کرتی ہے **اعضائے چشم** تاریکی بصارت میں پیدا کرتی ہے اور
اسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ سر مونکے اجزا میں داخل کیجاتی ہے **اعضائے نفس**
غرغرہ اسکے بیج ڈالے ہوئے پانی سے یا اسکے جوشاندہ سے روغن کنجد ملا کر
خوانیق کیواسطے کیا جاتا ہے کھانا اسکا آواز کو صاف کر دیتا ہے **اعضائے غذا**
معدہ کیواسطے خراب چیز ہے تھوڑا پانی اسکا ہمراہ نبیذ کے طحال اور یرقان
کو مفید ہے سپید قسم اسکی زیر ہضم ہے **اعضائے نفض** ادرار بول و حیض کرتی ہے اور تخم کرنب
آب عسل کے ہمراہ کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور شگوفہ اسکا بھی ادرار حیض کرتا ہے ایضاً اگر
اسکا حمول کیا جاتا یا اسکے عصارہ کا حمول آرد شیلم کے ہمراہ یا اسکے پھول کا حمول کیا جائے جنین کو نکال دیگا
اور اگر اسکے تخم کا حمول بعد جماع کے کیا جاوے بکار دیگا تو اسکا نطفہ نہ پیدا کا خاکستر اسکے تخم کی تیز ہو زنرہ
ریزہ کر دیتی ہے دریائی کرنب مالش سے کفنیتی اور تلخی ہے اسیواسطے طبیعت کو نرم کرتی ہے اور دست لاتی
ہے خصوصاً فربہ گوشت کے ہمراہ اگر کھائی جائے برگ اسکا شل ہے کرنب امید کا ایک ہی گنجی کرتا ہے
**سموم** عصارہ اسکا شراب ملا کر نیش کے زہر کو دور کر دیتا اور دیوانے کتے کے کاٹنے کو بھی مفید ہے
**کراث** بضم کاف وفتح رائے والف و ثائے مثلثہ اور کاف کو فتحہ بھی ہے ہندی میں
گندنا کہتے ہیں ماہیت شامی بھی ہوتا ہے اور نبطی بھی اور ایک قسم اسکی جسکو کراث
دشتی کہتے ہیں وہ درمیان گندنا اور لہسن کے ہے۔ گندنا کا دوا ہونا اور دوا کے طور
پر اسکا استعمال کرنا اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ اسکو داخل طعام کریں اور قسم
نبطی معالجات میں زیادہ داخل کیجاتی ہے بہ نسبت شامی کے طبیعت تیسرے
درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے یہ طبیعت نبطی کی ہے اور صحرائی گندنا
میں حرارت اور یبوست زیادہ ہے اسیواسطے وہ سب سے زیادہ زبون ہے
**زینت** شامی گندنا سماق ملا کر مسون پر لگایا جاتا ہے اور تیتی کو زائل کر دیتا ہے
**جراح و قروح** گندنا شامی نمک ملا کر قروح خبیثہ کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے

اور صحرائی گندنا سے بدن میں قرحے پڑ جاتے ہیں **اعضائے سر** کمیز کو نیند کر دیتا ہے
تخم گندنا قطران ملا کر اسکی دھونی دانتونکو دیجاتی ہے جسمیں کیڑا لگ گیا ہو بس
کیڑونکو قتل کر دیتا ہے اور گرا دیتا ہے گندنا کھانے سے درد سر پیدا ہوتا ہے اور بُرے بُرے
خواب نظر آتے ہیں خاکستر کا اسکی روغن گل و سرکہ تیز ملا کر کانکے درد کیواسطے
استعمال کیا جاتا ہے اور گرانی گوش کی بھی دوا ہے۔ گندنا مسوڑھے اور دانت
کو خراب کرتا ہے اور اس سے ہل کر اکھڑ جاتا ہے خصوصاً گندنا شامی **اعضائے چشم**
بصارت کو مضر ہے **اعضائے نفس** گندنا آب جو ملا کر اس لو کو مفید ہے جو مادہ
غلیظ سے پیدا ہوا ہو خصوصاً نبطی خصوصاً ہمراہ شہد کے پھیپھڑے کے اورام
کو بھی مفید ہے اور ران میں نضج پیدا کرتا ہے تخم گندنا دو درم اور اسکے ہموزن
حب للاس ملا کر نفث الدم کیواسطے دیا جاتا ہے **اعضائے غذا** صحرائی
گندنا معدہ کیواسطے ردی ہے اور بہ نسبت بستانی کے زیادہ خراب ہے اسلیے کہ اسمیں
تلخی اور تیزی اور لذع اسمیں زیادہ ہے گندنا کے جملہ اقسام نفاخ ہیں سواسطے
دو مرتبہ پانی میں ابال کر پانی کو پھینک دیتے ہیں تاکہ نفخ میں اسکے سکی آجائے
اور ایذا اسکی کم ہو جائے۔ روفس حکیم نے کہا ہے کہ کھٹی ڈکار کو گندنا بند کرتا ہے
اور خلاصہ یہ ہے کہ گندنا دیر ہضم ہے۔ **اعضائے نفض** بول اور حیض کا ادرار کرتا
ہے خصوصاً نبطی صحرائی اور مثانہ اور گردہ جنمیں قرحہ پڑا ہوا نکو یہ دونوں قسم مضر
ہیں بواسیر کو ابالے ہوئے گندنا کھانے سے اور ضماد کرنے سے نفع ہوتا ہے مجرب ہے
اسیطرح تخم گندنا جب بیان کیا جاتا ہے تخم گندنا مع حب الآس کے بریان کر کے
بحش کیواسطے دیا جاتا ہے اور وہ خون جو مقعد سے آتا ہو اسکے واسطے گندنا کے
ساگ کو پانی میں پکا کے اسکا آبزن بھی اسیواسطے کیا جائے۔ گندنا رحم کے مجلنے
کو بھی نفع کرتا ہے رحم کی صلابت کو مفید ہے جوشاندہ بیج گندنا کا جسکو بطور تخنی
کے دغن خرم یا روغن کنجد کو بجھا دیا ہو قولنج کو نفع کرتا ہے عصارہ خشک کیا ہوا
اسی گندنا کا منجملہ ان چیزوں کے ہے جو خون کے دست لاتی ہیں **سموم** عصارہ اسکا
مار العسل کے ہمراہ ڈنک مارنے کے زہر کو فائدہ کرتا ہے۔
**کرفرہ** بضم کاف و سکون زائے معجمہ و ضم بائے موحدہ و فتح رائے مہملہ آخرمیں
ہائے ہوز ہے اور کاف بھی پڑھا گیا ہے ہندی میں اسکو دھنیان کہتے ہیں دھنیان
تر و تازہ بھی ہوتی ہے اور خشک بھی ہوتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ قوت اسکی مرکب
ہے اور غالب قوت اسمیں رطوبت کی ہے اور کبھی ماہیت قاترہ بھی اسمیں غالب
ہو جاتی ہے اسمیں کسیقدر بکٹھا پن بسبب قبض کے ہے میرے نزدیک اسکی طبیعت

یقیناً فاز نہیں ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ بسبب آمیزش جوہر حار لطیف کے کسیقدر حرارت
اس ماہیت سے اسطرح ملتی ہو کہ بہت جلد اس سے جدا بھی ہو جائے حنین کہتا ہے
کہ جالینوس نے دھنیاں کی برودت سے نفی کی ہے یعنے کہا ہے کہ اسمیں برودت نہیں ہے
اور یہ قول فقط براہ عناد حکیم دیسقوریدوس کے صادر ہوا ہے اور میں کہتا ہوں
کہ اسکی برودت پر روفس حکیم اور کافاشن وغیرہ حکیم نے شہادت دی ہے **طبیعت**
آخر درجہ اول میں سرد ہے تا اول درجہ دوم اور ریاس دوسرے درجہ کی ہے اور ابن جریج
کے نزدیک خشکی اسکی تیسرے درجہ تک کی ہے اور میرے نزدیک یبوست اسکی مائل
باندک سخونت ہے اور جالینوس کے نزدیک تمام اجزا اسکے مائل بسخونت ہیں پس شاید
یہ تجویز جالینوس کی اس لحاظ سے ہو کہ اسکا جوہر ایسا ہے جو لطیف ہے اور تحلل ہو جاتا
ہے اور بر وقت کھانے پینے کے باقی نہیں رہتا ہو تو یہ بات درست نہوگی کہ اسکے عصارہ
کو جو شخص بکثرت پیے بوجہ شدت تبرید کے قتل کرتا ہے اصل تو یہی بات ہے کہ جزو گرم
اسمیں ہے بر وقت کھانے اور پینے کے جلدی تحلل ہو جاتا ہے اور جزو بارد رہجاتا ہے
وہی قاتل ہوتا ہے **افعال و خواص** اسمیں قبض اور تخدیر ہے اور عصارہ اسکا دودھ
کے ہمراہ استعمال کرنے سے ہر ایک ضربان شدید میں تسکین پیدا کرتا ہے **اورام و خنوس**
اورام گرم کو سپیدہ اور سرکہ اور روغن گل ملا کر نفع کرتا ہے اور شہد اور منقی کلان
ملا کر چیپ جھیلنے اور نار فارسی کو مفید ہوتا ہے آرد باقلا ملا کر خواہ آرد جو آرد نخود ملا کر عصارہ
اسکا خنازیر پر لگایا جاتا ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ جب کشنیز کا عصارہ خنازیر کی تحلیل
کر دیتا ہے پھر سرد کیونکر ہو سکتا ہے اور ممکن ہے کہ جالینوس کے اس اعتراض کا یہ جواب
دیا جائے کہ تحلیل خنازیر دھنیاں بالخاصہ کرتی ہے یا یہ جواب دیا جائے کہ چونکہ دھنیاں
میں ایک جوہر لطیف ہے جو خنازیر میں نفوذ کر جاتا ہے اور وہ اور آتا ہے اور جو جزو بسکا سرد
ہے وہ بغیر کثافت کے نفوذ نہیں کرتا لہذا ضماد کرنے میں جزو حار سے تحلیل پیدا ہوتی
ہے اور پلانے میں قضیہ بر عکس ہے پینے کے بعد جزو حار کی تحلیل بسرعت ہو جاتی ہے
تو اسکا اثر بھی مٹ جاتا ہے اور جزو بارد بوجہ غلاظت کے دیر تک غیر منہضم باقی
رہ کر اپنا فعل کرتا ہے اور یہ بھی کہا ہے جواب میں قول جالینوس کے کہ اگر کشنیز سرد
نہوتی تو حمرہ جو ورم گرم ہے اسکو فائدہ نکرتی اسلیے کہ حمرہ کی شفا اسی چیز سے ہوتی ہے جو
سرد ہو یا خلط سوداوی یا بلغمی کی اس میں آمیزش ہو **اعضاے سر** جو دوار کہ
گھومنی بخار صفراوی یا بلغمی سے ہو اسکو اور جو مرگی اسی خلط سے پڑتی ہو اسکو نفع
کرتی ہے دھنیاں کی خاصیت ہے کہ سر کی طرف بخارات چڑھنے کو روکتی ہے
اسلیے مرگی کے بیماروں کے طعام میں داخل کیجاتی ہے۔ اور معدہ کے بخار

کو بھی روکتی ہے کثرت استعمال اسکا جری ہو یا خشک شدہ ہو اختلاط ذہن
پیدا کرتا ہے اور تازہ دھنیاں نیند پیدا کرتی ہے اور نکسیر کو روکتی ہے سوکھے
دھنیاں کا ذرور اور عصارہ کشنیز تر کا مضمضہ قلاع کو نفع کرتا ہے **اعضاے چشم**
ظلمت لیے پیدا کرتی ہے عصارہ کشنیز کے ٹپکانے سے کان میں جو ضربان ہوا ہے اس میں
سکون پیدا کرتا ہے خصوصاً عورت کا دودھ ڈال کر اگر ٹپکایا جائے برگ کشنیز کا اگر
ضماد کیا جائے سیلان مواد کو بطرف آنکھ کے روکتا ہے **اعضاے نفس** خفقان گرم
کو نفع کرتی ہے دو درہم کشنیز جلاب بارتنگ ملا کر پلائی جائے نفث الدم کو
بند کرتی ہے **اعضاے غذا** خود دیر میں ہضم ہوتی ہے اور معدہ محرور کی تقویت
کرتی ہے کشنیز بریان قے کو منع کرتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعد طعام کے جو کھٹی
ڈکار آتی ہے اس میں سکون پیدا کرتی ہے اگر یہ بات صحیح ہے تو اسکا سبب یہی
ہوگا کہ دھنیاں بخار گرم کے اوٹھنے کو اور اسکی حرکت کو منع کرتی ہے **اعضاے نفض**
تخم کشنیز بریان قبض پیدا کرتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ تخم کشنیز ہمراہ منقی کے چبانے سے
بڑے بڑے کیڑے جو پیٹ میں ہیں انکو قتل کرتا ہے کشنیز تر شہد اور زبیب کے ہمراہ
ورم گرم انثیین کو نفع کرتی ہے اور کشنیز تر اور خشک دونوں قوت باہ کو کند کرتی ہیں
اور نعوظ بھی کم ہو جاتا ہے اور منی میں خشکی پیدا کرتی ہے **سموم** عصارہ کشنیز تر
اگر چار اوقیہ جو برابر گیارہ تولہ تین ماشہ کے ہو پلایا جائے سم قاتل ہے اسطرح قتل کرتا ہے کہ غم
اور غشی پیدا کرتا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ زیادہ استعمال اسکا کسی کو مناسب نہیں بلکہ ممنوع ہے
**کمثرے** بضم کاف و فتح میم مشدد و سکون ثاے مثلثہ و فتح راے مہملہ جسکو
فارسی میں امرود اور ہندی میں ناشپاتی کہتے ہیں **ماہیت** اسمیں اجناس ہیں اور
ہے اور ہمارے شہروں میں ایک قسم ایسی ہوتی ہے جسکو شاہ امرود کہتے ہیں یہ
بڑا ہوتا ہے اور خوب گول ہوتا ہے چھلکا اسکا باریک تنگ بہت اچھا جیسے
چمکتا ہے اور گویا کہ شراب قند یا شکر کو جما کر بستہ کر لیا ہے اسکے اجزا کی فراہمی
فقط پختگی کیوجہ سے ہے غلاظت جوہر اسمیں نہیں ہے بو اسکی نہایت پاکیزہ
ہوتی ہے درخت سے جسوقت ٹپکتا ہے یا زمین پر گرتا ہے مضمحل اور بے رونق
ہو جاتا ہے نزاکت جوہر کیوجہ سے یہ قسم امرود کی ہوتی ہے جسمیں کسی طرح کی مضرت
نہیں ہے جیسا اور اقسام میں امرود کے ہوتی ہے **طبیعت** وہ امرود جو بنام کرتی
چینی مشہور ہے پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے اور شاہ امرود معتدل
ہے مگر رطوبت بھی اسمیں ہے **افعال و خواص** جملہ اقسام امرود کے قابض ہیں اور
جنس مواد کے ضمادات میں داخل ہیں امرود کبھی تھوڑی سی جلا بھی کرتا ہے اور خلط جو

اُس سے پیدا ہوتی ہے زیادہ ہوتی ہے اور بستگی اسمین نہایت ہوتی ہے
یا اسلئے کہ خلط محمود پیدا ہوتا ہے بہ نسبت اس خلط کے جو سیب سے پیدا ہوتا ہے
بنا بر قول حکیم روفس کے لیکن جو قسم شاہ امرود کی بلاد خراسان مین سوائے
اور بلاد کے مشہور ہے وہ بہتین طبیعت ہے کیموس اسکا نہایت اچھا بنتا ہے زخم جراح و قروح
زخمون کا اندمال کرتا ہے خصوصاً امرود صحرائی جو خشک کیا گیا ہو اعضائے غذا
معدہ کی دباغت کرتا ہے اور امرود چینی خاص کر مقوی معدہ ہے قاطع عطش ہے
مسکن صفرا ہے اعضائے نفض قبض شکم پیدا کرتا ہے خصوصاً خشک کیا ہوا
امرود سا امرود مین قولنج پیدا کرنیکی خاصیت ہے لہذا واجب ہے کہ امرود کھانیکے بعد
ماء العسل مصالح گرم ملا کر پیا کرین امرود کا رب خلط صفراوی کو نافع ہے
سموم خاکستر اس امرود کی جو زیادہ قابض ہے اور دیر مین پکتا ہے قطع کا
علاج ہے اور اگر اسی قطع کو امرود کے ساتھ جوش دین اسکا ضرر کم ہو جاتا ہے
کراع بضم کاف و فتح راے مہملہ و الف آخرین عین مہملہ ہے ہندی مین پاے
پایہ کہتے ہین یعنے جانورون کے ہاتھ پاؤن افعال و خواص کیموس پایہ سے پیدا
ہوتا ہے اسمین لزوجت ہوتی ہے مگر غلیظ نہین ہوتا لیکن یہ کیموس خوب ہوتا ہے
فضول اسمین کم ہوتے ہین اعضائے صدر گرم کھانسی کو خصوصاً کشک سے
جو ملا کر نفع کرتا ہے اعضائے غذا صالح الہضم ہے جید الکیموس مگر کیموس مین لزوجت
ہوتی ہے غلاظت نہین ہوتی دلیل اسکی جودت ہضم پر یہ ہے کہ جب اسکو پکاتے ہین
جلدی پھول جاتا ہے اور بہت جلدی پکانے مین گھل مل جاتا ہے مگر غذائیت اسمین زیادہ
نہین ہے اعضائے نفض شکم کو نرم کر دیتا ہے اسی لزوجت کے سبب سے جو اسمین ہے
کلب جسکو ہندی مین کتا کہتے ہین زینت کتے کا پیشاب مسون پر استعمال
کیا جاتا ہے جو لوگ اسکا دعوی کرتے ہین کہ اسکے دودھ سے بال منڈ جاتے ہین
یا جو بال اکھاڑ ڈالا جاے اور اس جگہ پر اسکو لگائین تو وہ بال نہین جمتا ہے
یہ دعوی بنا بر قول جالینوس کے باطل ہے اسلئے کہ جالینوس نے چند علامات
پر اس شخص کے قول کی تکذیب کی ہے جو کہتا ہے کہ کتے کا خون اکھاڑے ہوئے بال
کے دوبارہ جمنے کو منع کرتا ہے اعضائے نفض جالینوس تکذیب کرتا ہے اس شخص کے
قول کی جو کہتا ہے کہ خون کتے کا جنین کا اخراج کر دیتا ہے سموم دیوانے کتے کا خون
اسی کے کاٹنے سے جو زہر پیدا ہوتا ہے اسکا تریاق ہے اور سموم ارمنیہ کا بھی
کرم بفتح کاف و سکون را و میم فارسی مین تاک ہندی مین انگور کا جھاڑ کہتے ہین انگور
اسی کا پھل ہے ماہیت دیسقوریدوس کہتا ہے کہ انگور صحرائی اور پہاڑی کی

بھی تیلی تیلی ڈالیان ہوتی ہین مثل جملہ اقسام کرم کے اور پتی اسکی بستانی کی
پتی کے مشابہ بلکہ اس سے زیادہ چوڑی ہوتی ہے اور پھول اسکا شعری یعنے
بالدار ایسے گچھے پھول ہین ہوتے ہین اور پھل اسکے مثل شاخ ہاے انگور کے جو پختگی
پختگی کے سرخ ہو جاتے ہین دانہ اسکا گول ہوتا ہے پتی اسکی ابتدائی برآمد ہونے
مین کھائی جاتی ہے خواص خاکستر چوب انگور کی ادویہ کاویہ مین شریک روغن
مثل روغن گل کے ہے لیکن طبیعت کے نرم کرنیکی قوت چوب انگور کے روغن مین
مثل روغن گل کے نہین ہے عصیر کرم کا روغن مسکن ہے اور گرمی پیدا کرتا ہے شگوفہ کرم
دشتی کا بشدت قبض پیدا کرتا ہے زینت آنسو کے طور پر جو پانی اس درخت سے ٹپکے
ہے ان مسون پر لگایا جاتا ہے جنکا نام ہے کرم دشتی کلف اور نمش مین جلا کرتا ہے
چوب انگور خانگی ضعیف العمل ہے اور صحرائی درخت انگور کا آنسو زیت ملا کر بیشتر
مثل نورہ کے بال تراش اتا ہے خصوصاً وہ آنسو اور رطوبت جو اسکے چوب تر کے
جلاتے وقت ٹپکے روغن چوب انگور جملہ دہان سے قوی زیادہ ہے جراح و قروح
آنسو چوب انگور صحرائی کا خارش کھجلی درد و کیواسطے اچھی دوا ہے پتی انگور دشتی کی زخموں کے دم
کو منع کرتا ہے آلات مفاصل خاکستر جلی ہوئی اسکی لکڑی کی یا پوست انگور کی جو سرکے
ملا کر التواے عصب کو مفید ہے خاکستر اسکی بتلی شاخون کی زیت ملا کر اعضا کے چھٹ
جانے پر اور مفاصل کے استرخا پر لگائی جاتی ہے کبھی اسکی راکھ کا پانی سعوط مین
استعمال کیا جاتا ہے روغن اسکے عصیر کا درد ہاے مفاصل و اعصاب اور چھیچے کے درد کے
کیواسطے اچھی دوا ہے اعضائے صدر پتیان اسکی اور تیلی تیلی ریشہ درد سر حار کی دوا
ہے انگور سیاہ کی جڑ اور انگور صحرائی کی جڑ منجملہ ادویہ جالیہ حرکت کے ہے اور منجملہ
ان دواؤن کے ہے جو کری گوش کو مفید مین منجملہ چوب انگور صحرائی کا مسوڑھے کی
خون کی آمد کو بند کر دیتا ہے اعضائے چشم پتیان انگور کی آرد جو ملا کر آنکھ پر بطور ضماد
کے لگائی جاتی ہے نزلہ کی آمد کو آنکھ مین بند کر دیتا ہے اعضائے نفض عصارہ برگ
انگور بستانی کا نفث الدم کو مفید ہے اسیطرح پھل انگور صحرائی کا پلانے سے فائدہ
کرتا ہے اعضائے غذا پتی اسکی اور ریشہ اسکے آرد جو کے ہمراہ ورم معدہ پر لیپ
کیے جاتے ہین اور التہاب معدہ کی بھی اچھی دوا ہے عصارہ اسکی پتی کا معدہ کے
اس درد کو مفید ہے جو حرارت سے ہو کبھی انگور صحرائی کی جڑ پانی مین یا شراب ملا کر
پلائی جاتی ہے تو استسقا کو نفع کرتی ہے اور پانی جو استسقا کا پیٹ مین بھر جاتا ہے
اسکو براہ دستون کے نکال دیتا ہے صحرائی انگور کا پھل معدہ کیواسطے اچھی
دوا ہے متلی اور کرب معدہ اور خمار جو ترشی سے ہو جاتا ہے ان سبکو مفید ہے اعضائے نفض

عصارہ برگ انگور زود سنطاریا کو مفید ہو اور اس دکو جو حرارت سے ہو مفید ہو دھواں انگور
کا جو شاخ آنسو کے نکل جاتا ہو اور مثل گوند کے چپکتا ہو کسی شربت میں ملا کر پلایا جاتا ہے
پس پتھری کو ریزہ ریزہ کرتا ہو جلی ہوئی اسکی لکڑی کی راکھ سرکہ ملا کر بواسیر پر
اور توتہ پر لگائی جاتی ہو پھل اسکا معدہ کیواسطے اچھی دوا ہو اور ادرار کرتا ہو
اور قابض ہو مسموم جلی ہوئی اسکی لکڑی کی راکھ سانپ کے کاٹے کا تریاق ہے -

## حرف لام

جن دواؤن کی ابتدا حرف لام سے ہو انکا بیان -

**لاذن** بفتح ذال معجمہ آخر مین نون ہو **ماہیت** یہ ایک رطوبت غلیظ ہو جو گوسفند وغیرہ کے بالون مین بر وقت چرنے کے لپٹتی ہو جسوقت یہ جانور اس درخت کے پاس جاتے ہین جسکا نام قلیوس ہو اس درخت پر شبنم جب گرتی ہو اس سے یہ رطوبت اس پر جم جاتی ہو اس رطوبت مین وہ تری بھی ملی ہوئی ہوتی ہو جو قلیوس کی نہنیون سے مترشح ہوتی ہو پھر جسوقت ان چرنیوالے جانورونکے بال اس درخت مین لگتے ہین تو یہ رطوبت ان بالونمین لپٹ جاتی ہو شاید لاذن صاف اور پاکیزہ وہی ہو جو ان جانورون کی ڈاڑھی اور منھ کے قریب کے بالونمین لپٹتی ہو اور ان بالونمین ان جانورونکے جو زمین سے اونچے رہتے ہین اور خراب قسم اسکی وہ ہو جو ان جانورونکے سم سے لگجاتی ہو جسمین بیگانی مٹی سے آمیزش ان جانورونکے چلنے پھرنے سے ہوجاتی ہو **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہو جو چکنی اور وزنی اور قبرسی ہو بو اسکی پاکیزہ ہو رنگ اسکا مائل بہ زردی ہو ریت وغیرہ کی آمیزش اسمین کچھ نہو تیل مین بالکل گھل جائے اور گھلنے کے بعد کچھ تفل باقی نہ بچے سیاہ رنگ کی لاذن جو مثل تار کے ہو اچھی نہین ہو **طبیعت** آخر اول مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہے جو لاذن بلاد جنوبی مین ہوتی ہو وہ بہت گرم ہو خوزی کا قول ہو کہ لاذن بارد اور قابض ہو اور یہ قول ٹھیک نہین ہو **خواص** لطافت اسمین زیادہ ہو تھوڑا سا قبض ہو جو رطوبت غلیظ اور با لزوجت ہین اسمین نفخ پیدا کرتی ہو اور باعتدال انکی تحلیل پیدا کردیتی ہو - اسمین ایک قوت جاذبہ ایسی ہو جس سے تسخین بھی کرتی ہو اور رگون کے منھ کو کھولدیتی ہو - درد کی تسکین دینیوالی دواؤنمین داخل ہو **زینت** بالون کو اگاتی ہو اور انکو گھنا کردیتی ہو اور بالونمین کثرت پیدا کرتی ہو اور بالونکی حفاظت کرتی ہو خصوصاً ہمراہ روغن آس اور ہمراہ شراب کے یہ تاثیر اسمین بجہت اسی کے ہو کہ لاذن مین لطافت ہے اندر جلد کے نفوذ کرجاتی ہو اور تحلیل کرتی ہو اور جو فساد کی چیز گوشت یا شرنوی اور خراب کرنیوالی ہو اس سے جلد کو پاک کردیتی ہو اور یہی سبب ہے کہ لاذن جذاب ہے یعنی مادہ لایق بالونکے بننے کے ہو انکو اندر سے جذب کرلاتی ہو لیکن لاذن کی قوت قابضہ ہو کہ ابتداے صلع یعنی گنجہ سر کو نفع کرتی ہو اور ابتداے مرض داء الحیہ کا اور بالونکی پراگندہ ہونیکا علاج اس سے کیا جاتا ہو اتنی قوت لاذن مین نہین ہے کہ بالخورہ مین اسکا استعمال کیا جاے اسلیے کہ داء الثعلب کا مادہ بہت حرّاف ہوتا ہو اسواسطے دوا کی تحلیل کی قوت دواے محلل سے بڑھکر درکار ہو اور لطافت اور جلا کی قوت بھی اتنی قوت زیادہ چاہیے جو قبض کی قوت سے زیادہ ہو **جراح و قروح** قاطاجانس مین بیان کیا گیا ہو کہ لاذن ان زخمونکا اندمال کرتی ہو جنکا اندمال دشوار ہو - **اعضاے سر** روغن گل ملا کر کان کے درد کیواسطے ٹپکائی جاتی ہو درد سر اور ضربان کے علاج مین داخل کیجاتی ہو **اعضاے صدر** کھانسی کو مفید ہو **اعضاے نفض** ورام رحم کی تحلیل کرتی ہو جب کسی فرزجہ مین ملکر اسکا حمول کیا جاے مرے ہوئے بچہ کو اور مشیمہ کو نکالدیتی ہو جب اسکی دھونی لونٹی دار برتن کے ذریعہ سے دیجائے اور جب کسی شربت مین ملا کر پلائی جاے قبض شکم دیتا ہو اور ادرار بول کرتی ہو اور حیض بھی **لفاح** بضم لام و فتح فا آخر مین حاے حطی ہو **ماہیت** اسکی مشہور ہو اور یبروج کے بیان مین اسکو ہمنے بخوبی لکھدیا ہو **طبیعت** میرے نزدیک تیسرے درجہ تک سرد ہے اور با رطوبت ہے **لبنی** یہ وہی میعہ ہو جسکو میعہ سائلہ کہتے ہین اور عسل لبنی عصطرک آسنوبک درخت کا ہو جو مثل بہی کے ہوتا ہو اور باب عصطرک مین جو کچھ ہمکو لکھنا تھا لکھچکے مگر اب بار پھر ہم کچھ لکھتے ہین اگرچہ خالی تکرار سے نہین ہے یہ بھی کہا گیا ہو کہ یہ روغن ایک درخت دوسرے کا ہو جو رومی ہوتا ہو **اختیار** بہترین اقسام اس میعہ کی جو بذات خود سیلان رکھتا ہو یعنے کوئی تر چیز ملنے سے اسمین سیلان نہوا ہو وہی قسم ہو جو مثل شہد کے اور چپکدار مثل گوند کے اور خوشبو ہو رنگ اسکا مائل بزردی ہو اور مثل سبوس کے سیاہ نہو کبھی اسی میعہ سائلہ کی ایک چیز مثل مرکی کے بنائی جاتی ہو اور اسمین اور قسم کا تیل اور شہد ملا کر دھوپ مین اسکو پرورده کرتے ہین پھر نچوڑ کر خشک کرلیتے ہین **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** اسمین قوت منضجہ ہو اور قوت ملینہ زیادہ ہو اور تسخین اور تحلیل بھی کرتی ہو دھواں اسکا مثل خان کندر کے ہو اور اس مین تجذیر بھی کسیقدر ہو بنظر طبیعت کے روغن اسکا جو شام مین بنالیجاتا ہو تلیین شدید کرتا ہو اور ورم و ثبور گوشت مین جو صلابات عارض ہون انکو نفع کرتی ہو بعضیان تر ہون یا خشک ہون سبکو نفع کرتی ہو جب ہمراہ روغنہاے مناسب کے لگائی جائے

**جراح و قروح** تر کھجلی اور خشک کھجلی پر طلا کیجاتی ہو نیز کھجلی پر اسکا طلا کرنا مفید **آلات مفاصل** اعصاب کو قوی کرتی ہو مفاصل جو آپس مین درد آوردہ ہو گئے ہون انکو پلانے اور طلا کرنے دونون طرح سے فائدہ کرتی ہو ماندگی کیواسطے جو درد تن بنائے جاتے ہین انمین پڑتی ہو **اعضاے سر** سعیہ خشک ہو یا تر نزلہ کو بند کرتی ہو بطور دھونی کے جب استعمال اسکا کیا جاتا ہو زکام کیواسطے نہایت درجہ کی دوا ہو اسمین ایک ایسی بھی قوت ہو جو سبات یعنے نیند کی پیدا کرتی ہو خصوصًا اسکے روغن مین **اعضاے نفض** پرانی کھانسی اور بلغم کو نفع کرتی ہو اور حلق کے درد کو مفید ہو آواز گرفتہ کو صاف کر دیتی ہو کہ وہ آواز کھلجاتی ہو اسکے ہمراہ تلین شدید کی بھی اسمین قوت ہو یعنے حلق وغیرہ مین نرمی بھی پیدا کرتی ہو **اعضاے غذا** ہاضم ہو **اعضاے نفض** طبیعت کو نرم کرتی ہو اور ادرار بول کرتی ہو حیض کو ایسا ادرار کرتی ہو جو عمدہ قسم ادرار کی ہو یا جو قسم ادرار کی لائق اس مریض کے ہو جسکو یہ پلائی یا بطور حمول کے استعمال کیجاے صلابت رحم کو نرم کرتی ہو اور میوہ خشک قبض تخم پیدا کرتی ہو اگر میوہ خشک یا میوہ تر سے بقدر ایک مثقال کے ہمراہ بادام کے گوند کے استعمال کیا جاے اسہال بلغم بلا اذیت کریگی **ابدال** اسکا چند بید ستر ہی اور دو چند میوہ کے چنبلی کا تیل ہے۔

**لازورد** اسکو لاجورد کہتے ہین **ماہیت** اسکی قوت مثل زراق الذہب کے ہے اور کسیقدر اس سے ضعیف ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** اسمین ایک قوت ہو جسکے ذریعے سے اکھاڑنا اور دور کرنا اشیا کا اس سے ظاہر ہوتا ہو اور ایک قوت عفونت پیدا کرنیکی بھی اسمین ہو اور جلا کی قوت اسمین تیزی کے ساتھ ہو اور تھوڑا سا قبض بھی اسمین ہو احراق کی بھی قوت ہو اور قرحہ بھی ڈالتی ہو **زینت** مسون کو گرا دیتی ہو **اعضاے چشم** مقام روئیدگی پلکون کو خوشنما کر دیتی ہو پلکون کے بال گھنے کر دیتی ہو اور اس تجربہ مین یہ اعلی درجہ کی دوا ہو بنظر اس خاصیت کے جو اسمین ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اس اثر کا سبب یہ ہو کہ جو اخلاط خراب کہ مانع بالونکے اوگنے کے ہوتے ہین انکا استفراغ کر دیتی ہو **اعضاے صدر** دمہ کو فائدہ کرتی ہو **اعضاے نفض** حیض کا ادرار اچھی طرح پر کرتی ہو پلائی جاے خواہ حمول کیجاے صلابت رحم کو نرم کرتی ہو سوداکی مسہل ہو اور جو چیز خون مین ایسی مل گئی ہو جسمین غلظت ہو اسکی بھی مسہل ہو گردہ کو نفع کرتی ہو **مقدار شربت** اسکی چار کرمات سے ایکدرہم تک ہو ادویہ مین ملاکر لے

**لک** جسکو ہندی مین لاکھ کہتے ہین **ماہیت** بعض طبیبون نے جسکا نام تو ... ہے کہا ہو کہ لاکھ ایک لکڑی کا گوند ہو مشابہ مرکی کے بو اسکی پاکیزہ ہوتی ہو اور حنا ہو کہ اسکو استعمال باحتیاط کرین اور اس حکیم کے قول کی لوگون نے تکذیب کی ہو وہ کہتے ہین کہ یہ کہربا ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ یہ ردی لاکھ ہو مگر اکثر خصال مین کہربا کی قوت رکھتا ہو **زینت** لاغری پیدا کرتی ہین انکی قوت شدید ہو **اعضاے نفض** خفقان کو نفع کرتی ہو **اعضاے غذا** جگر کو نفع کرتی ہو اور قوت دیتی ہو یرقان اور استسقا اور درد ہاے جگر اور مثانہ کو نافع ہے۔

**لاغیہ** اسکا بیان کسیقدر لفظ یتوع مین ہو چکا ہو **ماہیت** یہ ایک درخت ہو جسکے پھول خوشبو کم دیتے ہین شہد کی مکھی اسکو کھاتی ہو اور شاید یہ وہی درخت ہو جسکا نام غراوہ قوبنج ہو علاوہ بیان مجھے اب تک اسکی کچھ تحقیق نہین ہوئی اور جو اسکی مناسبت قوت فراسیون کے ہو مگر یہ فراسیون سے ضعیف ہے لاغیہ بھی یتوعات مین سے ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور بعضون نے کہا ہو کہ چوتھے درجہ تک خشک ہے **خواص** گر اسکا دودھ تھوڑا سا کسی تالاب مین ڈالدین جسمین مچھلیان بھری ہون سب مچھلیان پانی کے اوپر آجاتی ہین **اعضاے غذا** قے بقوت لاتی ہو **اعضاے نفض** استسقا کا پانی نکالتی ہے

**لیخماطیس** لغت عربی ہو **طبیعت** اسمین تھوڑی سی حرارت اور برودت ہے کہ اسکی حرارت کو کم کر دیتی ہو شاید کہ یہ زیادہ سرد نہین ہو بلکہ برودت اسکی آخر درجہ اول کی ہو اور یبوست اسکی زیادہ تیسرے درجہ تک پہنچی ہو **خواص** ایک حد تک قابض ہو اور جڑ اسکی زیادہ قابض ہو تریاق مین اس واسطے ملائی جاتی ہو کہ اعضا کو مضبوط کر دے عصارہ لیخماطیس کا قبض مین تخم گل کے برابر ہے **جراح و قروح** پتی اسکی خشک کی ہوئی اندمال کرتی ہو اور یہ نودان قروح کو فائدہ کرتا ہو جو پرانے ہون اور کلی اسکی ناشگفتہ ان سب سے زیادہ قوی ہے **اعضاے سر** یہ بھی منجملہ انہین دواؤن کے ہو جو کانکے میل کو صاف کر دیتی ہو اور قروح کو خشک کر دیتی ہو اور کری گوش کو مفید ہے **اعضاے صدر** کلی ناشگفتہ اسکی اور پتی اور جڑ دونون سے جو چیز آب کے ہمراہ پلائی جاے پھیپھڑے کے قروح کو نفع کرتی ہو عصارہ اسکا نفث الدم کو مفید ہو **اعضاے غذا** معدہ کو قوی کرتی ہو معدہ پر رقیق مواد کو منع کرتی ہو خصوصًا اسکا عصارہ **اعضاے نفض** قروح امعا کیواسطے بہت قوی دوا ہو بطور پلانے کے اور کلی ناشگفتہ اسکی خواہ اسکا عصارہ کہ وہ بھی یہی اثر رکھتا ہو اور رحم سے جو خون جاری ہو اسکو بھی لگانے سے اور پلانے سے بند کرتی ہے

**لوف** بضم لام و سکون واو و آخر فاے سعفص ہو جسکو فارسی مین فیل گوش کہتے

ہیں **ماہیت** ایک قسم سیدھی سپاٹ ہوتی ہے اور ایک قسم پیچیدہ اور جو قسم پیچیدہ ہے
اسمیں گرمی اُس لوف سے زیادہ ہے جسکو لوف الحیۃ کہتے ہیں اور سیدھی قسم میں حرافت
زیادہ ہے اسیواسطے اسمیں جلا گرہ دار لوف سے کم ہے اگرچہ دونوں میں قوت جلا کی ہے
ویسقوریدوس کہتا ہے کہ پتے اسکے مشابہ برگ اقیطون کے ہوتے ہیں اور اسکے چھوٹی
بھی ہوتی ہے بسبب اختلاف آثار کے جو اسمیں ہیں مرصلہ اسکی جڑ کا بقدر ایک بالشت
کے ہوتا ہے جڑ اسکی شکل بیخ دوائے مذکور کے ہے مترجم ظاہراً دوائے مذکور سے مراد
دراقیطون ہے اسلیے کہ اس جگہ اور کسی دوا کا ذکر نہیں ہے ممکن ہے کہ شیخ نے جو تصریح دراقیطون کی نہیں
کی اس سے مترجم کو اشتباہ ہوتا ہے کہ اصل مترجم یونانی جنے ویسقوریدوس کے کلام کا
ترجمہ کیا ہے اسی کی عبارت میں یہ اضطراب واقع ہوا ہو فقط جڑ اسکی ہاون کے دستہ
سے مشابہ ہوتی ہے پھل اسکا زرد ہوتا ہے اور گرہ دار لوف خود زرد رنگت کی ہے گویا
زیتونی رنگ کی ہے **طبیعت** سیدھی سپاٹ لوف کی طبیعت آخر اول میں گرم خشک ہے
اور گرہ دار کی طبیعت آخر دوم میں گرم ہے زیادہ تر قوی اسکے بیج میں اور زیادہ تر نفع
اسکی جڑ میں ہے **خواص** مفتح سدد ہے اخلاط بالزوجت اور غلیظ کی تقطیع معتدل
کرتی ہے اور گرہ دار لوف ان سب خواص میں اقوی ہے اور سب سے زیادہ تر قوی ...
ہے ان دونوں میں ہے خصوصاً سیدھی سپاٹ لوف میں وہ قوت ارضیہ ہے ...
گرہ دار لوف کی جڑ کلف اور بہق و بہق اور نمش کو جلا دیتی ہے خصوصاً شہد کے
ہمراہ اور شراب میں آلودہ کر کے اس مقام پر لگائی جاتی ہے جو سردی سے پھٹ
گیا ہو اور اورام و بثوران اورام کو نفع کرتی ہے جو جلا کے محتاج ہیں۔

**جراح و قروح** جڑ اسکی اور خصوصاً لوف گرہ دار کی جڑ فتیلہ ملا کر ان زخموں میں
پڑتی ہے جو قروح خبیثہ کیواسطے بنائے جاتے ہیں لوف کی جڑ جس میں ابھی تری باقی ہے
جراحات کی مصلح زیادہ تر بہ نسبت سوکھی ہوئی جڑ کے کہ جس میں تیزی اس حالت
سے زیادہ ہوتی ہے جو جراحات کو درکار ہے پھلی اس جڑ کو کوٹ کر بجائے فتیلہ
کے قروح اور نواصیر کیواسطے مرہم بنایا جاتا ہے اور اسکی جڑ کوٹ کر بتیاں نواصیر
کیواسطے بنائی جاتی ہیں اور پتی اسکی بھیڑیے کی جراحت کیواسطے اچھی دوا ہے
**آلات مفاصل** بیخ لوف گائے کا گوبر ملا کر نقرس اور عرق النسا اور عضل کے شکستہ ہو جانے کے مقام
پر لگائی جاتی ہے **اعضائے سر** عصیر خوشہ لوف بستانی کا کان کے درد کو مفید ہے
اور اگر ناک میں ڈالا جائے روغن گل ملا کر ناک کے سڑنے کو اور قروح سرطانی کو
جو ناک میں ہوتے ہیں مفید ہے بلکہ خود سرطان کو بھی جو ناک میں ہوتا ہے فائدہ
کرتا ہے اور اسکے مناسب استعمال میں یہ ہے کہ کسی صوف کے ذریعے دونوں
نتھنوں میں اسطرح پر رکھا جائے کہ جلد سے نتھنوں کے الگ ہے **اعضائے چشم**
لوف کی جڑ قروح چشم کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفس** ربو اور انتصاب نفس کو نفع کرتی
ہے اسطرح پر کہ چند مرتبہ پانی بدلا جائے تاکہ اسکی دوائیت زائل ہو جائے اور بعد اسکے خرخرا نفث
انقباض اور ربو کی نفث میں کھلائی جائے۔ لوف کی جڑ بھی یہی فعل کرتی ہے لیکن گرہ دار کی
جڑ میں یہ فعل قوی ہے **اعضائے غذا** اسکے کھانے سے خلط غلیظ پیدا ہوتی ہے **اعضائے
نفض** گرہ دار لوف ہمراہ شراب کے شرب کیا ہے اور گردہ کو پاک دیتی ہے اور بواسیر کو نفع
کرتی ہے اور کہا گیا ہے کہ گرہ دار لوف کا پھل اگر تیس عدد لیکر ہمراہ سرکہ کے پانی ملا کر
یا ہمراہ شراب کے استعمال کریں اسقاط جنین کر دیتا ہے اکثر اوقات معمول اسی کا
بشکل بلوط بنا کر مقام نہانی میں عورت کے رکھا جاتا ہے پس اسقاط کر دیتا ہے اور شیخ اسقاط
لوف بھی ہو جاتا ہے کہ لوف کو اُس وقت سونگھائیں جب اسکے پھول میں تیز مردگی آگئی ہو کبھی
لوف دار بول بھی کرتی ہے **سموم** اگر لوف کی جڑ کی بدن پر مالش کریں سانپ کے کاٹنے سے امان ہو جاتی

**لعبۂ بربریہ** یہ ایک جڑ مثل سورنجان کے ہے اطراف افریقیہ سے لائی جاتی ہے سورنجان
میں اسکا میل کرتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے **اعضائے نفض** باہ کی تحریک کرتی ہے

**لسان العصافیر** جسکو ہندی میں اندرجو کہتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ میں
گرم ہے اور پہلے درجہ میں تر ہے **خواص** پتی میں اسکے قبض ہے اور تنقیہ کی قوت ہے
اور الحام یعنے گوشت پیدا کرنے کی قوت ہے **جراح و قروح** پتی اسکی اندمال قروح
کرتی ہے اور قروح رطب میں گوشت پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** چھلکے اسکے سرکہ
ملا کر عقل کے پاش پاش ہو جانے پر لگائے جاتے ہیں **اعضائے نفس** خفقان کو
نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** باہ کی زیادتی کرتی ہے **ابدال** اسکا تخم بیاہ ...
میں ہموزن اسکے اخروٹ مقشر اور نیز اسی کے ہموزن تودری سرخ ہے

**لسان الثور** بکسر لام و فتح تائے مثلثہ آخر میں رائے مہملہ ہے جسکو ہندی میں ...
کہتے ہیں **ماہیت** اس گھاس کی پتی چوڑی ہوتی ہیں خشل مرکے اور لکڑی اسکی چکنی
اور پتلی شاخیں اس لکڑی کی ایسی ہوتی ہیں جیسے ٹہنی کا نون رنگ اسکا
سبزی اور زردی لیئے ہوئے ہوتا ہے **اختیار** واجب ہے کہ اسکی وہ قسم اختیار کیجائے
جو خراسانی ہوتی ہے جسکی پتی موٹی اور اس پتی کی ایک رخ پر چتیاں پڑی
ہوں جو کانٹوں کی جڑ سے معلوم ہوں یا یہ معلوم ہو کہ روئیں اسکے اکھاڑ لیے
گئے ہیں جو قسم ہمارے بلاد میں موجود ہے جسکا طبیب لوگ اکثر استعمال کرتے ہیں
وہ جنس سے مرکی ہے وہ لسان الثور نہیں ہے اور نہ ویسا نفع اسمیں ہے **طبیعت** حرارت
میں قریب معتدل کے ہے مائل بہ برودت اور آخر درجہ اول میں اسکی برودت ہے ...

بتی مین اسکی رطوبت کم ہے خوزی کا قول ہے کہ دوسرے درجہ مین گرم تر ہے مگر یہ قول تحقیق سے بعید ہے خواص گلو و زبان سوختہ رطوبتون کے قلاع کو دور کرتی ہے اور جو بخار کہ منھ مین لگتی ہو اسمین تسکین کردیتی ہے اور خود لسان الثور بھی یہی اثر رکھتی ہے مگر ضعیف ہے اعضاے نفس و صدر مفرح اور مقوی قلب زیادہ ہے توحش و خفقان کو ہمراہ شراب کے مفید ہے امراض سوداوی کو بھی فائدہ کرتی ہے اور ایک قوم اسکو ہمراہ طین ارمنی کے بوزن دو درہم بسبب خفقان گرم کے پلاتے ہین کھانسی کو بھی فائدہ کرتی ہے اور قصبۂ ریہ کی خشونت کو بھی زائل کرتی ہے خصوصاً جبکہ ماء العسل یا شکر مین جوش دیجاے اعضاے نفض خلط سوداوی کا اسہال لطیف کرتی ہے

**لسان الحمل** جسکو بارتنگ کہتے ہین ماہیت اسکی دو قسمین ہین چھوٹی اور بڑی و دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اسکے اضلاع بہت سے ہوتے ہین سات تک اور کم کی بھی بتی ہوتی ہے اور بڑی قسم کی بتی بڑی ہوتی ہے اور چھوٹی قسم کی چھوٹی جوہر اسکا مائیت اور ارضیت سے مرکب ہے مائیت سے تبرید پیدا کرتی ہے اور ارضیت سے قبض اختیار ان دونون قسمون مین زیادہ تر نافع وہی ہے جو بڑی ہے اور بعلا و رجہ کی طبیعت بھی قریب قریب بتی کے ہے مگر یہ دونون خشکی مین زیادہ ہین اور برودت مین کم طبیعت جڑ اسکی خشکی اور یبوست مین زیادہ ہو اور رطوبت مین کم اور برودت اوسکی اتنی نہین ہے کہ تخدیر تک پہونچے اور خشکی اتنی نہین ہے کہ لذع کے حد تک پہونچے اسیواسطے قروح کیواسطے یہ نہایت درجہ کی دوا ہے اس مین لطافت بھی ہے اور خصوصاً جب خشک کیجاے جالینوس کی راے مین یہ سرد و خشک دوسرے درجہ کی ہے خواص بتی اسکی قابض ہے اور رادع ہے اور اسمین جو مائیت ہے جسکی برودت سے سیلان خون کو منع کرتی ہے خشکی اسکی اتنی نہین ہے کہ لذع پیدا کرے اسی وجہ سے نئے اور پرانے زخمونکے مندمل کرنیکے لائق ہے اور اس سے بہتر اس کام کیواسطے کوئی دوا نہین ہے اسمین تفتیح اسلیے ہے کہ جلا کی قوت رکھتی ہے اسکی جڑ ہمراہ خنازیر کے گردن مین لٹکائی جاتی ہے اورام و بثور اور اورام گرم کیواسطے جید ہے اور آگ سے جلنے ہوے مقام کیواسطے اور نملہ اور شری و حمرہ کو بھی فائدہ کرتی ہے اور جو ورم کانکی جڑ مین ہون انکو اور خنازیر کو جراحات و قروح متعفنہ خبیثہ اور ناصور کو ان کیواسطے اچھی ہے اور جو قروح کہ انکا مادہ پھیلتا ہو انکی دوا ہے اور پرانے قروح اور گہرے زخمونکی اور یہ دوا ان تمام بیماریون مین سب سے پہلے استعمال کیجاتی ہے اور سب پر مقدم ہے اور قیمولیا اور سپیدہ کے ہمراہ بھی نفع کرتی ہے اگر جمرہ پر لگائی جاے آلات مفاصل و اعصاب فیل پا اسکا ضماد کیا جاتا ہے پس یہ اسکے بعض کو نفع کرتی ہے اور اسکو تیلا کردیتی ہے اعضاے سر کانکے درد جو حرارت سے ہون اسکو نفع کرتی ہے اسکی جڑ کا جوشاندہ مضمضہ کرنیسے دانت کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور وہ شوربا یا عدسی جو اسکا بنتا ہے اسمین لسان الحمل بدلے چقندر کا ہے جو مرگی کو نفع کرتا ہے جب اسکی پتیون کا عصارہ کانمین ٹپکایا جاتا ہے کانکے درد مین سکون پیدا کرتا ہے جب اسکی جڑ کو چبائین یا اسکے ابلے ہوے پانیسے کلی کرین دانتون کے درد مین سکون پیدا کرے گا اسیطرح اسکی بتی کا پانی قلاع کو دور کردیتا ہے اعضاے چشم آشوب چشم کو فائدہ کرتا ہے جو شیاف کہ آشوب چشم کیواسطے بنائے جاتے ہین وہ اسی پانی مین گھولے جاتے ہین تب فائدہ کرتا ہے اعضاے نفس بیج اسکا نفث خونی کو فائدہ کرتا ہے اور سدے غذا مین جب چقندر کے بدلے داخل کیا جاتا ہے ربو کو فائدہ کرتا ہے اعضاے غذا جڑ اسکی اور تخم اسکا اور بتی اسکی جگر اور گردہ کے سدون کے علاج مین داخل ہوتی ہے غذا ئی پکائی جاتی ہے تو چقندر کے بدلے اسکو داخل کرتے ہین پس استسقا کو نفع کرتا ہے اعضاے نفض قروح امعا کو نفع کرتا ہے اور اسہال مرگی جب اسکے بیج کو بھاڑ مین بھونکر اسکا عصارہ حقنہ کرین یہ سے خونکو روکتا ہے درد دیکو اسطے اسکی بتی کا شوربا ہمراہ طلا یا شراب کے پلایا جاتا ہے **حمیات** جو تپ تیسرے دن آے جسکو غب کہتے ہین سے مفید ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ غب کیواسطے اسکی تین جڑ ساتھ چہار اوقیہ شراب مین پانی ملا کر پلائین اور ربع یعنے چوتھے لرزہ اور بخار کیواسطے اسکی چار جڑین اسیطرح پلائی جائین سموم دیوانے کتے کے کاٹنے کے مقام پر اسکو نمک ملا کر رکھتے ہین۔

**لسان** جسکو فارسی مین زبان کہتے ہین ماہیت یہ ایک جوہر مرکب ہے نرم گوشت سے جسمین رگین اور پٹھے اور عضل سمائے ہین اور جو غلط اسکے کھانیسے پیدا ہوتی ہین اسمین رطوبت ہے۔

**لوفوغرافیس** ایک مصر کا پتھر ہے جسکو دھوبی لوگ کپڑے کے سپید کرنے کیواسطے استعمال کرتے ہین پانی مین جلدی گھل جاتا ہے خواص منغری ہے مجفف بدون لذع کے ہے قابض ہے سیلان مادہ کو بطرف عضو کے منع کرتا ہے جراح و قروح جراحات کو نفع کرتا ہے خصوصاً انکو جو نرم اعضا مین ہون اعضاے چشم ناصور گوشہ چشم کو فائدہ کرتا ہے آنکھون کے قروح کی دواؤن مین داخل ہے اعضاے نفس نفث الدم کی اچھی دوا ہے اعضاے نفض اسہال کہنہ کو مفید ہے اور مثانہ کے

درد کو اور نزف کے روکنے کیواسطے اسکا حمول کیا جاتا ہے بہت نافع ہوتا ہے
لوبیا بضم لام و سکون باے موحدہ طبیعت سرخ لوبیا کی طبیعت مین
زیادہ گرمی ہے ابن ماسویہ اور اجیجانس حکیم نے کہا ہے کہ سرد خشک ہے اور میرے نزدیک
یہ بات ہے کہ جرم اسکا یابس ہے اسمین رطوبت فضلیہ ہے اور مائل بحرارت ہے اور سرخ
لوبیا مین گرمی زیادہ ہے افعال و خواص نمک کے بنسبت ہضم بھی جلدی ہوتی
ہے اور فضلہ اسکا نکل بھی جلدی جاتا ہے اور اس سے غذائیت مین کمتر نہین ہے
یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمین نفخ کم ہوتا ہے اور اس قول مین نظر ہے صحیح بات ہے کہ
مونگ سے اسمین نفخ زیادہ ہے اور غذائیت مین اس سے کم نہین ہے مگر باقلا مین نفخ
لوبیا سے زیادہ ہے خلط جو لوبیا سے بنتی ہے بارطوبت و بلغمی ہوتی ہے خوابہاے
پریشان دکھاتی ہے اعضائے نفس سینہ اور پھیپھڑے کیواسطے عمدہ چیز ہے
اعضائے غذا خلط غلیظ پیدا کرتی ہے اور رائی ملانیسے اسکا یہ ضرر دفع
ہوجاتا ہے اسی طرح سرکہ نمک و زنجبیل و صعتر ملا کر اسکی اصلاح ہوتی ہے اور
یہ بھی طریقہ اصلاح ہے کہ نبید حلب و مری کو ہمراہ سرکہ کے لوبیا کے کھانیکے
بعد تناول کرین جسمین رطوبت کم ہو اعضائے نفض ادرار حیض کرتی
ہے خصوصاً لوبیا سرخ علی الخصوص روغن ناردین ملا کر۔

لوز بفتح لام و سکون واو آخر مین زا ہے ترجمہ ہے جسکو بادام کہتے ہین ماہیت
بادام کی دہنیت اخروٹ کی دہنیت سے کم ہے علاوہ برآن یہ کھلی سی ہوتی
دہنیت بادام ہے کہ اسکی دہنیت کیوجہ سے اسکا فرق نہ بگڑتے ہونے تیل کا سا
ہوجاتا ہے اخروٹ بادام سے جلد ہضم ہوجاتا ہے اور بہت جلد اخروٹ کا استحالہ
بطرف صفرا کے ہوجاتا ہے گوند بادام شیرین کا بحسب قول بعضون طبیبون کے اعتدال
مین قریب صمغ عربی کے ہے طبیعت حرارت اور برودت مین معتدل ہے مگر تھوڑی سی
رطوبت کی طرف اسکا میلان ہے اور بادام تلخ دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے خواص
بادام تلخ کا گوند قابض ہے اور سخونت پیدا کرتا ہے اور تمام اقسام مین بادام کی جلا
اور تنقیہ کی قوت ہے اور تفتیح بھی ہے مگر بادام شیرین مین یہ قوتین بہ نسبت بادام
تلخ کے ضعیف ہین اسلیے کہ بادام تلخ لطیف ہے اور بہت جلا پیدا کرنیوالا ہے مس دیگر
جسل بادام تلخ مفتح بار دا مراض ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمین قبض یقیناً نہین ہے
اور غذائیت اسمین کم ہے بادام تلخ کے خواص سے یہ ہے کہ لومڑی کو قتل کردیتا ہے
بادام تلخ فقط دوا ہے غذا نہین ہے اور بادام شیرین کی غذائیت بہت اچھی ہے
مگر تھوڑی سی۔ روغن بادام جرم بادام سے زیادہ تر سبک ہے زینت بادام

تلخ کلف اور نمش پر اور نشانات پر لگایا جاتا ہے اور سرخ بادہ وغیرہ پر
اور چہرہ کی بھربھری کو دور کرتا ہے۔ بادام تلخ کی جڑ کو اگر جوش دیکر کلف پر
استعمال کرین دواے قوی ہے بادام شیرین کے کھانیسے فربہی پیدا ہوتی ہے
اورام و بثور بادام تلخ ہمراہ کسی شربت کے تپ کیواسطے اچھی دوا ہے جراح و
قروح شہد ملا کر پھیلنے والے مادہ کے قروح پر اور نملہ پر لگایا جاتا ہے۔
اور شراب ملا کر معہ سرکہ داد پر لگایا جاتا ہے۔ بادام تلخ ان سب امراض کے علاج مین
زیادہ نفع کرتا ہے اعضائے سر کانکے درد کیواسطے اور کانکے گونجنے کیواسطے اچھی
دوا ہے خصوصاً روغن بادام تلخ یا بادام تلخ کو مسیح مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ
روغن بادام تلخ مین اسکا آٹھوان حصہ جند بیدستر ملا کر جو گوش اور
دوی و طنین کو فوراً فائدہ ہوتا ہے بلکہ مرض بالکل دور ہوجاتا ہے قبض جب
سر کو بادام اور شراب سے دھوئین تو طبلہ و خزاز کو پاک کردیتا ہے اور نیند پیدا کرتا
ہے اور اگر بادام تلخ کو شراب پینے کے کھائین بیہوشی کو منع کریگا خصوصاً پانچ عدد
بادام تلخ کے درخت بادام تلخ کا نرم نرم کوٹ کر اسمین سرکہ اور روغن گل
ملا کر جبین پر اسکا ضماد کیا جاے درد سر کے پیدا ہونے کو نفع کریگا اسیطرح روغن
بادام تلخ بھی یہی فائدہ کرتا ہے اعضائے چشم بصارت کو قوت دیتا ہے اعضائے
نفس بادام تلخ نشاستہ ملا کر نفث الدم کیواسطے اچھی دوا ہے اور پرانی کھانسی
اور ربو و ذات الجنب کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً روغن بادام شیرین بادام
کا آٹا پیسا ہوا کھانسی اور نفث الدم کو مفید ہے اعضائے غذا معدہ اور جگر
اور طحال کی تفتیح کرتا ہے اور خصوصاً بادام تلخ کہ یہ ان سدوں کی تفتیح کرتا ہے جو رگوں کے
سرونمین پیدا ہوئی ہون اگر تازہ بادام معہ پوست کے کھایا جاے معدہ کی تری
کو بہت کچھ خشک کردیتا ہے بادام بدشواری ہضم ہوتا ہے جو خلط اس سے پیدا
ہوتی ہے غذائیت اسکی قلیل ہے شکر ملا کے جب کھایا جاے جلد ہی ہضم ہوجاتا ہے
اور جلد ہی معدہ سے اتر جاتا ہے پیسا ہوا سفوف بادام کا ثقیل ہے صفرا کا
ہیجان کردیتا ہے بسبب اپنی حلاوت کے اعضائے نفض سدہاے گردہ کی تحلیل
کرتا ہے اور روغن بادام تلخ گردہ اور مثانہ کو پاک کردیتا ہے پتھر کو ریزہ ریزہ
کردیتا ہے خصوصاً جبکہ پرسیاوشان کے ساتھ ملایا جاے اور چنبیلی اگر ایرسا اور روغن گل
ملا کر ضماد کرین جب بھی نفع کرتا ہے۔ دردہاے رحم کو اور رحم کے اورام گرم کو اور
صلابت رحم اور اختناق رحم اور دشواری بول اور درد گردہ کو نفع کرتا ہے بطور
حمول کے اسکے استعمال سے حیض کا ادرار ہوجاتا ہے۔ بادام شیرین بسبب جلا کرنیکے

قولنج کو نفع کرتا ہے اور بادام تلخ کا نفع اس سے زیادہ ہے روغن بادام حرم بادام
سے زیادہ سبک ہے۔ سموم دیوانے کتے کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے۔

**لیموں** نیموں بڑے پتے کے نیمو کو کہتے ہیں **خواص** پھل اسکا قابض اور یابس ہے
**اعضائے نفض** روانی خشک اور خونکی آمد کو نفع کرتا ہے کسی شراب میں ملا کر پلانا نفع
اور اسیطرح حیض کی روانی کو بھی مقدار شربت اسکی ایک مثقال ہے کسی شراب میں ملا کر

**لزاق الذہب** شامل ہے بحاق الذہب **ہیئت** یہ نام اشق پر بھی بولا جاتا ہے
اور اسپر ہم کلام کر چکے ہیں اور کبھی اس چیز پر اسکا اطلاق کرتے ہیں جو لڑکوں کے
پیشاب کو تانبے کے ہاون دستہ سے دھوپ میں اتنا رگڑیں یہاں تک بستہ
ہو جائے اور کبھی ایک قسم اسکی معدنی ہوتی ہے جو معدن میں اس بخار
سے پیدا ہوتی ہے جو گرم مزاج کے پانی سے متحلل ہو کر پھر بستہ ہو جاتا
ہے اور یہ وہی قسم ہے جس کو اسوقت بیان کرتے ہیں۔

**اختیار** بہتر وہی ہے جو صاف اور پاکیزہ ہو خصوصاً معدنی ہو اور بنا ہوا
مصنوعی زیادہ قوی اور زیادہ **لطیف** ہوتا ہے اسکے بعد معدنی جسکو جلا ڈالا
ہو **طبیعت** بہت گرم ہے اور با حدت ہے **خواص** جزلی ہے قابض ہے گوشت بہم
کرتا ہے عفونت پیدا کرتا ہے تھوڑی سی لذع بھی اسمیں ہے محلل ہے تجفیف بقوت
کرتا ہے تحلیل اسکی بہ نسبت لذع کے شدید تر ہے اسیطرح تجفیف اسکی خراب
گوشت وغیرہ کو بوجہ لذع تیز کے گھلا دیتا ہے مصنوعی میں تجفیف زیادہ ہے اور
لذع کمتر ہے اسلیے کہ لطافت اسکی زیادہ ہے جب معدنی کو جلا ڈالیں اسکی طاقت بڑھ جاتی ہے
اور الی بواب میں نفع اسکا درجہ نہایت پر پہونچ جاتا ہے **جراح وقروح** گوشت کو گھلا
دیتا ہے جن زخموں کا اندمال دشوار ہو انکی دواے جید ہے اعضائے غذا دق الات ہے اور تعفن پیدا کرتا ہے

**لبلاب** بفتح لام و سکون باے موحدہ آخر میں بھی باے موحدہ ہے جسکو عشق پیچاں
کہتے ہیں **طبیعت** معتدل ہے مائل بہ قلیل حرارت و یبوست و بخوری کے
نزدیک یہ بات ہے کہ یہ سرد ہے **خواص** محلل ہے تفتیح پیدا کرتا ہے جو قسم اسکی بنام
حبل المساکین مشہور ہے اسمیں ارضیت ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے اور مائیت ہے
جو لیس اور حرافت ناری ہے اور خشکی ایسی ہے جو اسکی مائیت کو باطل کر دیتی
ہے اور تنقیہ کی بھی قوت اسمیں ہے ارضیت جزی قسم لبلاب کا دودھ بالوں کو تراش
ڈالتا ہے اور جوں کو قتل کرتا ہے **جراح وقروح** تازہ تری حبل المساکین کی بڑے
بڑے زخموں کی دوا ہے کہ انکا اندمال کر دیتی ہے جب بطور مطبوخ کے کسی شراب میں
جوش دیکر پلائی جائے اور اسکا ضماد خصوصاً ہمراہ قیروطی کے آگ سے جلے ہوئے مقام

پر لگایا جاتا ہے اسیواسطے یہ دوا بے نظیر ہے **اعضائے سر** نچوڑے ہوئے پانی
سے اسکے کسیقدر روئی کو بھگو کر اس کان میں ٹپکاتے ہیں جسمیں درد ہو
ہمراہ روغن گل کے علی الخصوص اگر ورم گرم بھی کان میں ہو۔ اور پرانے
درد سر کو بھی نفع کرتا ہے عصارہ اسکا اس مادہ کو نفع کرتا ہے جو کان کی طرف
کھنچکر آیا ہو اور زمانہ دراز اس پر گذر گیا ہو اور کانوں کے ان قروح کو
مفید ہے جو پرانے ہو گئے ہوں **اعضائے نفس** سینہ اور پھیپھڑے میں
جو صدمہ یعنے شگافتہ ہونے کا صدمہ پہونچا ہو اسکی دوائے جید ہے اور ربو
کو پاک صاف کر دیتا ہے **اعضائے غذا** سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے اور دم
پتی اسکی سرکہ ملا کر طحال کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضائے نفض** آب لبلاب مقدار
حشرتہ کا مسہل ہے اور اگر جوشاندہ دیا جائے قوت اسکی زیادہ ہوگی اور ایک قسم لبلاب
کی بہت خراب ہے جسکے استعمال سے خون کے دست آنے لگتے ہیں مترجم کہتا ہے
تجربہ میں عشق پیچاں کو ذات الجنب کے مرض میں نہایت مفید ہے اوقات اکثر میں ہم
استعمال کرتے ہیں اور ترک ذات الجنب میں جسکو طبیب پسلی کا مرض کہتے ہیں
اسی کے استعمال کے بعد کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مرض کا مریض
ہلاک ہوا ہو اور جیسے کہ یہ دوا ایک فقیر پنجابی سے ملی ہے بقصد تبرک علاج کرتے ہیں

**لعاب** جسکو ہندی میں تھوک کہتے ہیں **خواص** اسکے مختلف ہیں بسبب اختلاف
امزجہ ان اشخاص کے جنکا تھوک ہے مگر خاصیت اسکی یہ ہے کہ اسمیں قوت منضجہ
**زینت** کلف و رنگ کو دور کر دیتا ہے اور جو خون مردار کسی جگہ جم گیا ہو اسکو
بہتی اصل کر دیتا ہے **جراح وقروح** روزہ دار آدمی اور جو آدمی فاقہ سے ہو اسکا لعاب
دہن نہار منہ کا کافور ملا کر داد کے اقسام پر لگایا جاتا ہے **اعضائے سر** روزہ دار کا لعاب
جسوقت اسکو کان میں ٹپکایا جائے جسمیں کیڑے کی ایذا ہو کیڑوں کو قتل کر دیتا ہے
اور اسی وقت نکال دیتا ہے **سموم** لعاب جملہ سموم کا مقابلہ کرتا ہے اور جسوقت
روزہ دار آدمی جو فاقہ سے ہو بچھو پر چند مرتبہ تھوکے بچھو بالضرور مر جاتا ہے

**لبن** بفتح لام و باے موحدہ جسکو ہندی میں دودھ کہتے ہیں **طبیعت** اسکی
مرکب ہیں جوہر سے ہے مائی ہے اور جبن جسکو پنیر کہتے ہیں اور چکنائی یہ چکنائی
گائے کے دودھ میں بکثرت ہوتی ہے اور اونٹنیوں کے دودھ میں چکنائی اور
جبن یعنے پھوک کم ہوتا ہے اور دودھ پتلا بھی زیادہ ہوتا ہے اور مادہ خر کے دودھ
میں بھی چکنائی کم ہے اور پتلا ہے اور گوسفند کا دودھ معتدل ہے اور بکری کا
دودھ گاڑھا اور چکنا زیادہ ہوتا ہے اور گائے کا دودھ بہت چکنا اور بہت

کاڑھا ہوتا ہے اور رماک جو ایک قسم خاص اونٹنیوں کی براہ رنگ کے ہے اُسکا
دودھ مثل عام قسم اونٹنیوں کے پتلا پانی ایسا ہوتا ہے اختیار آدمی کیواسطے جلا قسام
کے دودھ مین بہتر عورت کا دودھ ہے اور اوسمین بھی بہتر یہ ہے کہ پستان سے پیا جائے
یا دوہ کر دوھا ہے اور گرمی سکی نہ ہو تب ہوا اور پی لیا جائے اسمین بھی بہتر وہی دودھ ہے کہ نسبت
سپید ہو اور قوام مین برابر اور یکسان ہو نا خون سے جو اسکا ایک قطرہ ناخن پر
ٹھہرا رہے بہ نجائے چراگاہ اس حیوان کی جسکا یہ دودھ ہے اچھے مقام پر ہو
اور اسکے دودھ مین کوئی مزہ اور قسم کا نہو ترشی مائل یا تلخی لیے ہوئے یا تیز
تر جیسے مرچ کی تیزی ہوتی ہے اور کوئی بو خراب اور ناگوار اس سے آتی ہو دوا جب
ہو کہ دھر دو ہا جا دودھ اور فوراً اسکا استعمال کیا جائے قبل از ان کہ کچھ استحالہ یا
فساد اسمین آنے پائے جس حیوان کے گابھ رہنے کا زمانہ آدمی کے حمل رہنے کے
زمانہ سے زیادہ ہوتا ہے اسکا دودھ خراب ہے اسیواسطے مناسب ہے کہ جس حیوان کا
گابھ انسان کے حمل کے زمانے سے قریب ہے جیسے گائے اسکا دودھ آدمی کو پینا
چاہئے ماہیت ماہیت جو دودھ میں ہے معتدل گرم ہے اور زبدیت جسکا مسکہ بنتا ہے مائل باعتدال
ہے اگرچہ کسیقدر حرارت بھی لیے ہوئے ہے اور دودھ جو ترش ہو جا وہ سرد خشک
ہوتا ہے خواص ماہیت اسکی ملطف ہے اور آلائش وغیرہ کے دھو ڈالنے کی بھی اسمین قوت
ہے اور حرارت بجھانے کی بھی اسمین قوت ہے اور لذع بھی اسمین نہین ہے دودھ
اقسام کیموس کی تعدیل کر دیتا ہے اور بدن کو قوی کر دیتا ہے اور بدنکو فربہ کرکے
اطراف مین بڑھا دیتا ہے جب شہد کے ساتھ دودھ پیا جائے باطنی قروح کو اخلاط
غلیظ سے پاک کر دیتا ہے اور اسمین نفخ پیدا کرتا ہے اور آلائش سے انکو دھو ڈالتا ہے
کیموس دودھ سے اچھا بنتا ہے غذا دہی اسکی پوری ہے بچے کو بڑھا دیتا ہے خصوصاً عورت کا
دودھ خود ایسی چیز ہے جو قریب ہضم کے ہے مراد یہ ہے کہ اسمین خامی نہین ہے اور کیونکر اسمین
خامی ہو حالانکہ دودھ کی پیدائش خون سے ہے نہایت درجہ ہضم ہونیکے بعد کہ اسپر ایک قسم
کا ہضم طاری ہو چکا ہے اور اس خون کے تصفیہ کے بعد دوبارہ تصفیہ ہو کر دودھ
پیدا ہوا ہے بلکہ اب جسوقت اسپر حرارت اچھی طور پر پہونچے گی اور معدہ کی گرمی
دودھ کو ہضم کرنا چاہیگی بہت جلد اسکو خون معتدل کی طرف پھیر لائیگی پس کیا
اچھی بات ہے جو حکیم روفس نے کہی ہے بعد اسکے کہ اسپر اعتراض کیا گیا تھا کہ دودھ
چونکہ دودھ کسیقدر مائل بطرف برودت کے ہے لہذا بلغمی مزاج والونکو ضرر
کرتا ہے اسلیے کہ ان کی حرارت دودھ کو خون صحیح کی طرف پھیر لانیکی طاقت کما ینبغی
نہین رکھتی قوت بدنی قبل استحالہ یافتن دودھ کے اسکو اپنی طرف مین لاتی ہے

اسلیے کہ دودھ کی کیفیت خون کی قریب ہے اور اسی سبب سے جن لوگونکا مزاج گرم
خشک ہے انکو دودھ فائدہ کرتا ہے بشرطیکہ انکے معدہ مین صفرا موجود نہو۔ دودھ
کے اقسام کیواسطے ابدان انسان کو ایسی مناسبتیں ہین جنکے اسباب یافت
نہین ہو سکتے جو شخص دودھ پیئے اسکو واجب ہے کہ تھوڑی دیر سکون اور آرام مین
بسر کرے تاکہ دودھ اسکے معدہ مین خراب نہو جائے اور حرکت اور تعب کی گرمی
سے ترش نہو جائے مگر سونے کی اجازت دودھ پینے کے بعد نہین دیجاتی ہے اور نہ
اور غذا انکے تناول کی جب تک دودھ معدہ سے اتر جائے دودھ کو صلاحیت
سن رسیدہ آدمیونکے مزاج سے زیادہ ہے بہ نسبت جوان آدمیونکے کہ جنکا مزاج
گرم ہے اسلیے کہ جوانان گرم مزاج کے معدہ مین دودھ کا استحالہ صفرا کی طرف ہو جاتا
ہے دودھ مشائخ کو بھی فائدہ کرتا ہے بسبب ترطیب پیدا کرنیکے اور سوکھی کھلی بوجہ
خشکی کے جو خاصکر مشائخ کے ابدان مین پیدا ہوتی ہے اسکو دور کر دیتا ہے مگر واجب
ہے کہ مشائخ کو شہد ملا کر دودھ پلایا جائے تاکہ اسکے ہضم ہونے پر اعانت ہو جائے
اکثر دودھ کا استعمال جب شروع کیا جاتا ہے پہلے پہلے دست آتے ہین اور جو فضول
اطراف امعا مین ہین انکو نکالدیتا ہے بعد اسکے پھر بدن کی غذا دہی شروع کرتا
ہے اور بدن مین پھیلتا ہے اور قبض پیدا کرتا ہے دودھ نفاخ بھی ہے مگر یہ کہ جوش
دے لیا جائے دودھ مرکب جز سے ہے ایک دست آور ہے وہ اسکی ماہیت ہے اور
دوسرا جز قبض پیدا کرنیوالا وہ اسکی جبنیت ہے دودھ دیر ہضم ہے خلط غلیظ پیدا
کرتا ہے معدہ کو دیر مین اترتا ہے شہد اسکی اصلاح کر دیتا ہے اور غذائے کثیر دودھ
سے بدن کی بنتا ہے۔ کھٹا دودھ خلط خام ہے پکایا ہوا دودھ خصوصاً جو پکاتے پکاتے
گاڑھا ہو جاتا ہے زیادہ قابض ہے دودھ کی ہر ایک قسم سدہ پیدا کرتی ہے
خصوصاً جگر مین مگر اونٹنی کا دودھ یا اور جانور جنکا دودھ مثل اونٹنی کے ہے چونکہ
اسمین جبنیت کم ہے اور ماہیت مین اونٹنی وغیرہ کے دودھ کی جلا کی قوت ہے
لہذا سدہ نہین پیدا کرتا اور دودھ ان مواد کو جو اعضاے باطنہ پر گرتے ہین
اور بسبب نیم تیزی اور لذع کے ان اعضا کو ایذا دیتے ہین نفع کرتا ہے
اسلیے کہ یہ دودھ ان مواد کو ضعیف کر دیتا ہے اس طرح پر کہ ان مواد کو دھو
ڈالتا ہے اور اسکا دھونا پانی کے دھونیسے فوقیت رکھتا ہے بسبب اسکے کہ دودھ
کی ماہیت مین جلا کی قوت ہے وہ قوت پانی مین نہین ہے اور ان مواد کے
کیفیت کی تعدیل کر دیتا ہے اس طرح پر کہ ان مواد کو ایسی کیفیت کی طرف
پھیر لاتا ہے جو عضو کی کیفیت کے مناسب ہون بعد اسکے جو تغذیہ کی قوت

اسمین ہی اسکے ذریعہ سے درمیان عضو اندرونی اور خلط خراب کے ایسی پھسلن اس عضو مین پیدا کرتا ہی کہ اب وہ خلط اس عضو کو خالی ملاقات نہین کرتی ہی تاکہ اسمین سرایت کرے جیسے چکنے برتن مین تر چیزین خراب شدہ کچھ اثر نہین کرتی ہین۔ جن لوگونکے بدنسے خون کا سیلان کسی عضو ان سے ہوتا ہے انکو دودھ ضرر کرتا ہی احشاے باطنی کو دودھ موافق نہین ہی اور بکری کا دودھ بہ نسبت اور جانورونکے دودھ کے احشا کو زیادہ ضرر کرتا ہی اسلیے کہ بکری اکثر وہی چرتی ہی جو قابض ہین بھیڑ کا دودھ بکری کے دودھ کے مخالف ہی اور معدہ کو پسندیدہ نہین ہی اور التہاب پیدا کرنیکی قوت اسمین ہی۔ دودھ اپنے جوہر اصلی مین بہت جلد استحالہ پانے والا ہی خصوصاً بطرف حرارت کے اسکا استحالہ جلد ہوجاتا ہی۔ خراب دودھ سے بدتر بدن کیواسطے کوئی چیز مضر نہین مادہ خر کا دودھ مائیت زیادہ رکھتا ہی اور سور کا دودھ مائی بھی ہی اور ناپختہ فصل ربیع مین جو دودھ پیدا ہوتا ہی اسکی مائیت زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت اس دودھ کے جو فصل صیف مین پیدا ہو اسی طرح ان جانورون کا دودھ جو کشت زار اور ان مقامون کی گھاس وغیرہ چرتے ہین جہان پانی بھرا ہو اسلیے کہ ربیع کی نباتات مین مائیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت صیف کی نباتات کے ہی اور جسقدر صیف خریف کی طرف قریب ہوتی جاتی ہی دودھ مین غلظت بڑھتی جاتی ہی۔ بہت بہتر وہی دودھ ہی جو درمیان ایام فصل صیف کے پیدا ہو مگر اسپر خوف سکا ہوتا ہی کہ پینے کے بعد حرارت کی طرف مستحیل ہوجائے اور ربیع مین اسبات کا خوف نہین ہوتا ہی گاے کے دودھ مین گھی کی زیادتی ہوتی ہی اور بھیڑ کے دودھ مین پنیر بھی زیادہ ہوتا ہی اور گھی بھی اور اونٹنیون کے دودھ مین جبنیت کم ہی اسکے بعد مادہ اسپ کے دودھ مین اسکے بعد مادہ خر کے دودھ مین اسیواسطے مادہ خر کا دودھ معدہ مین بہت کم پنیر نہین بنجاتا ہی اور اونٹنی کے دودھ مین نمکینی ہی اسلیے کہ وہ ترشی کو دوست رکھتی ہی اور اسکا دودھ سب دودھ کے اقسام سے بہتر ہی جو چارپایون مین اور ربو النسمہ مین بھی کہا گیا ہی کہ اونٹنی کا دودھ معدہ مین اور بادبر کے اجزاے شکم مین زیادہ ٹھہرتا ہی بہ نسبت اور جانورونکے دودھ کے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ دودھ مین اختلاف بسبب اختلاف نوع حیوانکے ہوتا ہی اور بسبب اختلاف سن حیوان کے بھی اختلاف ہوتا ہی کہ چھوٹے سن کا جانور ہو یا سخت گوشت کا۔ فربہ جانور کا دودھ ہو یا دبلے کا سپید رنگ کا جانور ہے یا اور کسی رنگ کا زیادہ ضعیف و کمزور دودھ ہی بنابر قول اطبا کے جو سپید رنگ جانور کا ہی اور معدہ سے انحدار اس دودھ کا بہت جلد ہوتا ہی [illegible] دودھ کا زیادہ استعمال کرنا بنابر قول بعض طبیبونکے بدنمین جوئین پیدا کرتا ہی اور کچھ بعید نہین ہی کہ ایسا ہی ہو مگر بڑے بڑے داغ اور نشان جو جلد مین ہین انکو دودھ کا طلا کرنا صاف کر دیتا ہی اور دودھ پینے سے رنگ کی خوبی پیدا ہوتی ہی لیکن اکثر اوقات ریح نفخ چھیپ پیدا کرتا ہی سواے اونٹنیون کے دودھ کے کہ اسمین چھیپ پیدا ہونے کا خوف کم ہی اور جبکہ دودھ شکر ملا کر پیا جاے خوبی رنگ کی پیدا کریگا خصوصاً عورتونکے رنگ مین اور فربہی بھی پیدا کرتا ہی تاانکہ مارالجبن نرم خشک مزاج والے کو بھی فربہ کرتا ہی اگر ایسے آدمی بسبب اپنے مزاج حار یابس کے لاغر ہوگئے ہون ان لوگونکے بدنمین فربہی پیدا کرنیکا سبب یہ ہی کہ جلیب پیدا کرتا ہی پس پیشتر خلط خراب کو نکالدیتا ہی پس غذا اس بدنکی درست ہوجاتی ہی اور جو دودھ بوجہ خباثت کے چکنا ہی بن گیا ہو وہ بہت جلد ان لوگون کو فربہ کر دیتا ہی۔ مارالجبن کلف اور نشانات کو طلا کرنیسے زائل کر دیتا ہی اور کبھی پلانیسے بھی یہی نفع کرتا ہی۔ اورام و بثور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو بیچ بدنمین اورام ردی اور دنبل اور ماشرا اور ترکھجلی اور سوکھی کھجلی ہو دودھ پینے سے انکو آرام ہوجاتا ہی۔ بشرطیکہ انکے مزاج مین کوئی ایسی چیز نہو جو دودھ کو [illegible] کر دے اور اسکو صفرا بنا دے جن لوگونکے بدنمین اورام باطنی ہین انکو دودھ مضر ہی

**جراح و قروح** دودھ قروح باطنی کی اصلاح کرتا ہی کہ ان کی چرک رطوبتین کو دھو ڈالتا ہی اور صاف کر دیتا ہی اور ان کا تغریہ کرتا ہی اور اگر انکے مزاج مین کوئی مفسد چیز دودھ کی نہو اور نہ ایسی چیز ہو کہ جو دودھ کا استحالہ صفرا کی طرف کرے اسوقت صاحبان قروح دودھ سے نفع پائینگے۔ ماءالجبن جلیب کے ہمراہ ترکھجلی کو مفید ہے **آلات مفاصل** تمام اقسام کے دودھ جوڑونکو مضر ہین اور ان لوگون کو جنکو پٹھے کے امراض لاحق ہین خصوصاً صرع و امراض پٹھے کے اگر ہون **اعضاے صدر** شیر تر نوازل کو نفع کرتا ہی انکو منضج کر دیتا ہی اور نزلہ کی تیزی کو دور کر دیتا ہی حلق کے قروح کو مفید ہی۔ دودھ اس نسیان کی اچھی دوا ہی جو خشکی سے پیدا ہو اور غم اور وسواس کی بھی دواے جید ہی دانتون کو دودھ ضرر پہونچاتا ہی اور ان کی جڑون کو کھا لیتا ہی اور دانتونکو گلا ڈالدیتا ہی اور انکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہی خصوصاً اگر سرد مزاج کا دانت ہو اور مسوڑھے کو ڈھیلا کر دیتا ہی بلکہ واجب ہی بعد دودھ پینے کے شہد اور شراب سکنجبین کی کلی کیجاے مگر مادہ خر کا دودھ بنابر قول اطبا کے اگر اس سے کلی کیجاے

دانتوں اور مسوڑھے کو مضبوط کر دیتا ہے۔ جن لوگون کے سر مین درد ہو اور جنکو
دوار یعنے گھمنی کا مرض ہو اور جنکو طنین کا مرض ہو یعنے کان گونجتا ہو ایسے بیمار کو
دودھ موافق نہین آتا ہے خصوصاً دودھ پیکر سونا ان لوگون کو زیادہ مضر ہے خلاصہ
یہ ہے کہ جتنے آدمی ایسے ہین کہ جنکے اعضاے سر مین ضعف ہے انکو دودھ ضرر کرتا ہے
اعضاے چشم ظلمت بصر اور شبکوری پیدا کرتا ہے لیکن اگر دودھ آنکھ مین ڈالا جاے
آشوب چشم کو نفع کریگا اور ان تیز مواد کو جنکی ریزش آنکھ کی طرف ہے بھی مفید
ہوگا اور خشونت یا دکھاپن جو آنکھ مین ہو اسکو بھی دور کر دیگا اسیطرح اگر سپیدی
بیضہ اور روغن گل خام مین دودھ ملا کر آنکھ پر ڈالین دودھ کا دھونا آنکھ پر ضربہ
چشم کو فائدہ کرتا ہے اعضاے نفس مادہ خر کا دودھ کھانسی سل اور نفث الدم
کو اسیطرح سے مفید ہے جسطرح ہر ایک مرض کے بیان مین لکھا جائیگا بھیڑ کا دودھ نفث الدم کو زیادہ نفع
کرتا ہے پھیپھڑے کے قروح کی دواؤن مین اور سل کی دواؤن مین دودھ داخل ہے دودھ کا مضمضہ اور غرغرہ
خوانیق اور ذبحہ اور اورام لہات اور لوزتین کو مفید ہے مگر جسکو خفقان رطوبت سے ہو اوسکو ضرر دے
خونکی رطوبت سے اونٹنیون کا دودھ ربو اور بہر کو فائدہ کرتا ہے سینہ کو بہ نسبت
سر اور معدہ کے دودھ زیادہ موافق ہے اعضاے غذا دودھ جگر مین سدہ
پیدا کرتا ہے ماء الجبن یرقان کو فائدہ کرتا ہے شیر بز اور اونٹنی کا دودھ ہر طرح اور
شیر مادہ خر استسقا کو فائدہ کرتا ہے اور یہی سب دودھ طحال کی سختی کو مفید ہین
شیر بز ہمراہ روغن بید انجیر کے اندرونی صلابات کی دوا ہے معدہ مین نفخ پیدا کرتا
ہے اور خصوصاً وہ دودھ جو بعد بچہ جننے کے فوراً دوہا جاے جسکو پیوسی کہتے ہین اور
دونون قسم دودھ کی ہچکی اور دخانی ڈکار کو ہیجان مین لاتی ہے خصوصاً پیوسی جس
شخص کے طحال مین یا جگر مین کچھ مرض ہو کہ جس مین تدبیر لطیف یعنے کم غذا کی
حاجت ہے اسکو دودھ ضرر کرتا ہے سواے اونٹنی کے دودھ کے جو بہت سے امراض
طحال اور جگر کو مفید ہے اونٹنی کا دودھ استسقا کو بہت فائدہ کرتا ہے خصوصاً اگر نمک
عجری کے ہمراہ پیا جاے اور غذا کی خواہش کو بڑھاتا ہے اور پیاس پیدا کرتا ہے
گھٹا دودھ بہت دیر مین ہضم ہوتا ہے اور خلط خام اس سے پیدا ہوتی ہے مگر جو
معدہ براہ طبیعت اصلی گرم ہو یا کسی سبب عارضی سے اسمین حرارت آگئی ہو
گھٹے دودھ کو ہضم بھی کر لیتا ہے اور نفع بھی پاتا ہے دخانی ڈکار مسکہ نکالنے کے بعد
دودھ سے نہین آتی اعضاے نفض ماء الجبن صفراے محترقہ کا مسہل
ہے اور افتیمون کے ساتھ سوداے محترقہ کا مسہل ہے دودھ سے پتھری پیدا
ہوتی ہے دودھ جوش دیا ہوا اسقدر کہ اسکی مائیت جاتی رہے قبض شکم پیدا کرتا

ہے خونکی آمد جو دستون مین ہو اسکو بند کرتا ہے اونٹنی کا دودھ ادرار حیض
کرتا ہے۔ جنکا دہی نکالے کا اسہال صفراوی کیواسطے اچھی چیز ہے شیر تازہ
دوشیدہ کا زخم کے قروح کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہے شیر گوسپند قروح مثانہ کو مفید ہے
دودھ سے تدارک جماع کے ضرر کا کیا جاتا ہے اور باہ کی قوت بڑھاتا ہے اعضامین
نفخ پیدا کرتا ہے ہر ایک دودھ جو غلیظ القوام ہو قولنج کو برانگیختہ کرتا ہے اور پتھری پیدا
ہے خصوصاً دہی یعنی پیوسی دودھ سے ہیجان قوت جماع کا ہوتا ہے پیاز کے ترش
دودھ بھی یہی اثر رکھتا ہے اور مائیت یعنے جغرات اُن ابدان مین جو گرم
مزاج ہین اس سبب سے کہ ترطیب پیدا کرتا ہے اور نفخ بھی کرتا ہے اور اکثر اوقات
شکم کو نرم کر دیتا ہے خصوصاً مادہ اسپ کا دودھ اور اونٹنی کا اور مادہ خر کا
پھر اسکے بعد گاے کا دودھ پھر اسکے بعد گوسپند کا دودھ اور جو دودھ کہ
اسکی مائیت کم ہو دودھ کبھی دست لاتا ہے اگر بکثرت پیا جاے کہ ہضم نہو اور نمک
اسکی دست آور ہونے پر معین ہوتا ہے اور ماء الجبن کے مسہل ہونے پر بھی
نمک اعانت کرتا ہے لیکن جوش کیا ہوا دودھ اور وہ دودھ کہ جس مین ٹھیکریان
خواہ کنکریون وغیرہ کو خوب تپا کر بجھایا ہو یا جو دودھ سنگ ریزہ اور لوہے کے ٹکڑے گرم
کرکے بجھانے سے گرم کیا ہو ایسا دودھ لامحالہ قبض پیدا کرتا ہے دودھ خراش
امعا کو نفع کرتا ہے کھٹا دودھ پکانے کے بعد اسہال صفراوی و دردوی کو نفع کرتا ہے
اونٹنی کا دودھ بواسیر کو فائدہ کرتا ہے جسوقت دودھ کو مقعد کے ورم پر اسکے
قروح پر اور پیڑو کے ورم اور قروح کو اسیطرح استعمال کرین نفع کریگا اور
اور جو لذع ان اعضا مین پیدا ہوتی ہے اسمین سکون پیدا کریگا حمیات
شیر گوسپند اور شیر مادہ خر دق کی اچھی دوا ہے جیسا اپنے مقام مین بیان
کیا جائیگا کھٹا دودھ اکثر حمیات دق کو دور کر دیتا ہے اگر بخوبی اسکا گھی
نکال لیا جاے اور ایسا ہو کہ بخوبی ہضم ہو جاے تازہ دوہا ہوا دودھ اُن حیوانات
کا جنکا دودھ گاڑھا ہوتا ہے اکثر حمیات مین اس سے پرہیز کیا جاتا ہے اور مناسب
نہین ہے کہ تپ کا مریض اسکے گرد و پیش جاے سموم دودھ فائدہ کرتا ہے اور دوا
کے پینے کے بعد اور تناول کرنے بجری اور شوکران اور بھنگ اور خصوصاً اس
شخص کو جسنے ذراریح اور خربق اور تافسیا اور خانق النمر اور خانق الذئب کو کھا لیا
ہو اور زہریلی دوائین جو اکال ہین اور اندرونی اعضا مین عفونت پیدا
کرنیوالی ہین ان سب کو مفید ہے۔ جو شخص بھنگ پیکر مست ہو گیا ہو
دودھ پلانے سے اس کی عقل درست ہو جاتی ہے۔

لحم بفتح لام وسکون حا حطی گوشت کو کہتے ہیں اختیار اچھی قسم گوشت کی بھیڑ
کا گوشت ہے اور اس سے مراد یہ ہو کہ اسمیں حرارت لطیف ہے اور جوان بچھڑے
بکری کا اور چھوٹے چھوٹے بچہاے گاؤ کہ ہضم بہت جلد ہوتے ہیں اور غذا
لطیف ہیں اور گوشت بزغالہ میں فضول بہ نسبت حمل کے کم ہے اور جو بکری
جانور کا دودھ پیتا رہا ہو اور وہ دودھ اچھا بھی ہو اسکا گوشت بھی عمدہ ہوتا
لیکن اگر خراب دودھ پیتا ہو اسکا گوشت خراب ہو بلکہ بھیڑ کا گوشت اور اسیطرح
دبلی بھیڑ کا بھی خراب ہے اور سیاہ بکری کا گوشت سبک ہے اور زیادہ لذیذ ہے
اسیطرح اسکے نر کا گوشت اور نیز سرخ رنگ کوئی حیوان جو زیادہ فربہ ہو اور
چھٹا ہوا چر رہا ہو اسکا گوشت بھی سبک ہوتا ہے اور گوسفند یکسالہ کا گوشت غذائیت
میں کمی رکھتا ہے اور معدہ کے اوپر ٹھہرا رہتا ہے۔ افضل گوشت کی وہی قسم ہے
اور ہضم بھی ویسی ہی اچھی طرح ہوتی ہے جو ہڈی سے چھڑائی گئی ہو اور داہنے جانب کا گوشت
بائیں طرف کے گوشت سے زیادہ سبک ہے اور افضل ہے اور عضل کا اوسط اور میانہ
وہی جز ہے جو گوشت اور پٹھے سے پاک ہو۔ نرم گوشت کوئی جز پٹھا نہیں ہو وہ
بھی کبھی لذیذ ہوتا ہے خصوصاً وہ گوشت نرم جسکی ترویج دودھ کی پیدائش کیواسطے
کی گئی ہو جیسے پستان کا گوشت یا اسکی نرمی لعاب کے پیدا کرنیکیواسطے جیسے بیخ زبان کا
گوشت ایسے گوشت کی غذا اگر ہضم ہو جائے جید ہوتی ہے لیکن اکثر اوقات غذا
بلغمی اس سے بنتی ہے لیکن زیادہ غذائیت اسکی مثل کثرت غذائیت اور تمام
گوشت کے نہیں ہے بہ نسبت گوشت عضل کے بہاں پستان کا گوشت اور جسم
مرغہای خانگی کا گوشت کہ اسکی غذائیت زیادہ ہے جودت میں کم وہ گوشت ہوتا ہے
جسکی خلقت مثل جلد یعنی اڑانے کے ہو جس سے کسی عضو کے بوجھ سنبھالنے کا کام
لیا جاتا ہو جیسے وہ گوشت جو درمیان رگہاے جگر وغیرہ کے بنا جاتا ہے دل کا
گوشت اور اسکی جڑ کا گوشت جو مثل توند کے ہوتا ہے اسی قسم کا ہے پستانکا گوشت
بہت اچھا ہے اور اگر دودھ بھی نہیں اترتا ہو زیادہ غلیظ ہو جائیگا خصیوں کا گوشت
اور اعضا کے گوشت سے بہت فضیلت رکھتا ہے چڑیوں کے گوشت میں تیتر کا گوشت
فضیلت رکھتا ہے اور مرغونکا گوشت لطیف زیادہ ہوتا ہے اور اسمیں زیادہ غذائیت
گوشت کبک دری تیھو اور تیتر کے گوشت سے نہیں ہوتی ہے جس حیوان کے
مزاج میں یبوست ہے جبتک وہ چھوٹا رہے اسکا گوشت اچھا ہے بعد اسکے
بڑے ہو جانیکے مترجم کہتا ہے یا مراد اس فقرہ سے یہ ہو کہ خشک مزاج حیوانات
سے چھوٹے قد کے حیوان کا گوشت بڑے قد کے حیوان کے گوشت سے اچھا ہوتا ہے

یعنی بزغالہ کا گوشت عمدہ ہے اور گوسفند کا گوشت بہت اچھا نہیں ہے اور خلط جو
گوسپند کے گوشت سے پیدا ہوتی ہے بسبب اوقات زیادہ خراب ہوتی ہے بجائے اسی
بکرا کسی طرح کا ہو اسکا گوشت خراب ہوتا ہے درندہ جانوروں کا گوشت اور
جتنی آبی چڑیاں بڑے قسمکی ہیں اور جن چڑیوں کی گردنیں بڑی ہیں اور بور
کے اقسام کا گوشت اور خرگوش کا گوشت اور گائے وغیرہ ان اقسام کا گوشت
جو سخت جسم ہوتے ہیں اور لوبے کا گوشت اکثر تو یہی ہے کہ خلط غلیظ سوداکی
پیدائش ان گوشتوں سے ہوتی ہے یا ایسے خلط غلیظ کے مشابہ سوداکے ہیں۔
کنجشک کے جملہ اقسام کا گوشت خراب ہے اور چڑیونکے ان بازو بکا گوشت جو جہت
ریاضت کے گنندہ ہو گئی ہیں انکا کیموس اچھا ہوتا ہے وحشی جانوروں میں ہرن
کا گوشت اچھا ہے مگر کسی قدر مائل بسوداویت ہوتا ہے نصاری و جو لوگ انکے
ہم مشرب ہیں وہ کہتے ہیں کہ جنگلی سور کا گوشت جملہ اقسام صحرائی جانوروں کے
گوشت سے اچھا ہوتا ہے اسلئے کہ یہ گوشت باوجود سبک ہونیکے پلے ہوئے
سور کے گوشت سے قوی غذا دیتا ہے اور غذائیت اسکی زیادہ بھی ہے
اور زود ہضم ہے اور خلط جاڑوں میں ایسی پیدا کرتا ہے جو اچھی ہوتی ہے اور واجب ہے کہ حیوان
کے حالات پر بھی نظر کیجائے کہ اسکا سن اور چراگاہ اور ریاضت وغیرہ جن
چیزونکا لحاظ دودھ میں کیا جاتا ہے اور مذکور ہو چکا ہے انکا لحاظ گوشت میں
بھی کرنا چاہیے طبیعت پرندے کا گوشت سب چوپایہ جانوروں کے گوشت سے
خشکی میں زیادہ ہے گاؤ کا گوشت گوسپند کے گوشت سے زیادہ یبوست رکھتا ہے
اور گوسپند کا گوشت بھیڑ کے گوشت سے خشکی زیادہ ہے اور دیر ہضم ہے اور بچہ شتر کا گوشت کسی قدر
غلیظ ہے اور گرمی زیادہ پیدا کرتا ہے خرگوش کا گوشت گرم ہے منجملہ بڑی چڑیوں کا گوشت اور غلیل کا گوشت
خربان یعنی سواد نر کا گوشت غلیظ ہوتا ہے بط کے گوشت اور آبی چڑیونکے گوشت میں رطوبت
زیادہ ہوتی ہے اور اسکے قریب بھیڑ کا گوشت رطوبت میں ہے بعضوں نے کہا ہے
کہ ماہی کا گوشت رطوبت پیدا کرنیوالا ہے گوشت اس مقام کا جہاں سخت چربی
ہوتی ہے جیسے پیٹ کے اوپر کا گوشت اور چڈھے کا گوشت گرم تر ہے افعال و
خواص گوشت کی غذا مقوی بدن ہے اور بہت قریب ہے اسبات کے کہ اسکا استحالہ
خون کی طرف ہو پکایا ہوا گوشت اور بھنا ہوا گوشت اسکی غذا ابالی ہوئے گوشت
سے خشک زیادہ ہوتی ہے اور ابالے ہوئے گوشت کی غذا مرطوب تر ہوتی ہے جو گوشت
مصالح گرم اور مرزنجوش وغیرہ کے ہمراہ پکایا جائے اسکی قوت وہی ہے جو اس مصالح کی
قوت ہے پتلی چربی جسکو ہیں کہتے ہیں اور عام چربی تمام بدنکے ردی الغذا

ہی اور غذائیت بھی اسمیں کم ہی طعام کو معدہ کے اوپر طافی کرتی ہی یعنے معدہ کے
اوپر تیرتی رہتی ہی اور نیچے نہیں اترجاتی ہی چربی کی اتنی ہی مقدار طلائی مناسب
ہی جس سے لذت پیدا ہو۔ نمک آلودہ گوشت اگرچہ اصلی گوشت کی رو سے رطوبت
پیدا کرنیوالا ہو مگر آخر کو پھر اسکی تخفیف میں ہر قسم کے گوشت سے زیادہ دخل
ہی اور غذائیت اسکی قلیل ہوتی ہی جس گوشت میں تیلی چربی ہو جسکو پیہ
کہتے ہیں وہ شکم کو نرم کر دیتا ہی اور غذائیت بھی اسمیں کم ہوتی ہی اور جلدی استحالہ
اسکا دخانیت اور صفرا کی طرف ہوجاتا ہی اور جلدی ہضم ہوجاتا ہی اور عنقریب
گوشت ہر ایک عضو کے گوشت سے زیادہ خراب ہی جس میں رقیق چربی کی قسم ہوتی
ہی ہضم بھی اچھی طرح نہیں ہوتا غذائیت بھی اسکی بری ہی اور یہ قسم چربی کی عام
چربی سے گرم بھی زیادہ ہی اور گوشت اسکی چربی سے غلیظ بھی زیادہ ہو گا گایکا گوشت اسکی
غذائیت زیادہ ہی اور غلیظ ہی اور سیاہ رنگ گوشت جیسے نیل گاؤ کا امراض سوداوی
پیدا کرتا ہی بہتر گوشت عجل یعنے گوسالہ کا ہی۔ خربوزہ کے چھلکے یا تربوز کا گادا
گوشت کو گلا دیتے ہیں بہتر زمانہ اسکے کھانیکا فصل ربیع اور گرمیوں کی آمد کا زمانہ
افسانے اور جو لوگ انکے ہم مشرب ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس گوشت میں باوجود غلاظت
کے ایسی لزوجت نہیں ہی جیسے سور کے گوشت میں ہی اور نہ متانت یعنے استواری
قوام ہی سور کے بچونکا گوشت غذائیت اسکی کم ہی اسلیے کہ تحلیل اسمیں زیادہ ہوتا
اور رطوبت بھی اسکی شدید ہی۔ بط کا گوشت غذائیت زیادہ رکھتا ہی اور حرارت
غذا میں مثل غذائے مرغ وغیرہ کے نہیں ہی اور بط کے پوٹے کا گوشت لذیذ ہوتا ہی
اور اسکے جگر کا گوشت اچھا ہی اور کھانیمیں بھی لذیذ ہی اور غذا اسکی اچھی بنتی ہے۔
اشتر دہ کا گوشت کاسر ریاح ہی۔ بہت دور تک جانیسے یہی گوشت ہی جسمیں چربی
کم ہو اور خشکی اسپر غالب ہو بنظر اصلی خلقت کے زرنیخت گاؤ کا گوشت بہق پیدا
کرتا ہی چربی جنگلی گدھے کی اچھی چیز ہی کلف پر طلا کرنیکے واسطے اور چربی طیار
بط کی بھی یہی اثر رکھتی ہی جلانیسے جو رطوبت حلزون کے گوشت کی ٹپکے بہق
پر طلا کیجاتی ہی اور مینڈک کے گوشت کی رطوبت بالخورہ پر لگائی جاتی ہی
اورام و بثور گاؤ کا گوشت سرطان پیدا کرتا ہی اسیطرح اقسام گوشت کے جو
غلیظ ہوں ورام صلابت دادی کی تحلیل کر دیتی ہی جراح و قروح گاؤ کا گوشت کھجلی اور داد
خراب پیدا کرتا ہی اسیطرح جو گوشت غلیظ ہو جلانیسے جو بالی گوشت حل کا ٹپکے داد پر لگایا
جاتا ہی گاؤ کا گوشت جذام پیدا کرتا ہی اور داء الفیل اور دوالی کی بیماری اسکے کثرت ہوتی ہی اسیطرح
اور گوشت جو غلیظ ہوں اور سیاہ بھی اور چڑھو کا گوشت فساد اسکے ٹپکے کا جو سخت ہوگیا ہو خوب ہی

گوشت خرگوش میں جو بعض نقرس والے زردہ مفاصل کا ٹھہ یا جاتا ہی پیشی ہی تحلیل کرتا ہی جو شخص باخوری کا
کرتا ہی۔ نیولے کا گوشت دردہائے مفاصل پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہی جنگلی
گدھے کا گوشت روغن قسط ملا کر اچھی دوا مالش کی ہی پٹھے کے درد کیواسطے اور
جو ریح غلیظ ایسے مقام پر ہوں سانپ کے گوشت جذام کیواسطے ویسا ہی
مفید ہی جیسا باب جذام میں بتفصیل لکھا جائیگا اور ساہی کا گوشت جذام کیواسطے
اچھی چیز ہی **اعضائے سر** گاؤ کا گوشت اور جملہ اقسام گوشت کے جو غلیظ ہوں
وسواس پیدا کرتا ہی بسبب اس تجفیف کے جو انمیں ہی۔ نیولے کا گوشت شراب بنا کر
مرگی کے مریض کو دیا جاتا ہی جسکا نفع ظاہر ہوتا ہی **اعضائے چشم** زغالہ کا
گوشت جلا کر اسکی راکھ سیسیکی چشم پر لگائی جاتی ہی درندہ جانوروں کا گوشت
اور جن جانوروں کے پنجے میں گرفت کر کے شکار کرتے ہیں انکا گوشت آنکھ کو مفید
ہی اور آنکھ کو قوت دیتا ہی **اعضائے صدر** سرطان نہری کا گوشت سل
کے بیماروں کو بہت مفید ہی بچہ پرندوں کا گوشت خوانیق کا ہیجان کر دیتا ہی مگر
اسکا بطور مخصوص کے ہی (مضمون یک غذائے خاص ہی) **اعضائے غذا** جتنے گوشت
غلیظ اور پر غذا ہو چکے سب طحال کو گندہ کر دیتے ہیں مگر سختی کاوے گوشت کی
سوکھے دھنیان اور زعفران ڈال کر کے سیلان مواد کو بطرف معدہ کے روکتی
ہی بوے کا گوشت اکثر مذکور اسکا ان چیزوں نہیں ہوتا ہی جنکی منفعت فساد مزاج
اور استسقا اور سدہ کے طحال جگر میں ہی اور بہتر یہ ہی کہ استسقا کیواسطے بطور قرص
کے بنایا جاوے تاکہ پیاس بڑھا دے بعض آدمیوں نے درندہ جانوروں کے گوشت
کی مدح کی ہی اس معدہ کیواسطے کہ جس میں برودت اور رطوبت ہو اور ضعف اس معدہ
میں ہو پس ان کیفیات میں درندہ جانوروں کا گوشت فائدہ کریگا اور جلد ہضم
ہوجانا اور معدہ سے اتر جانا اور روے میں ان دونوں اوصاف کا ہونا یہ دونوں
بحسب غلاظت اور رقت غذا کے نہیں ہوتے اسلیے کہ صحرائی سور اور خانگی سور
کا گوشت بنا بر قول انھیں لوگوں کے جنکو اسکا تجربہ ہوا ہی بہت جلد ہضم ہوتا ہی اور معدہ
سے اتر جاتا ہی اور غذائے قوی بالزوجت اور غلیظ ہی گوشت بارہ سنگے کا باوجودیکہ
غلیظ ہی مگر بہت جلد معدہ سے اتر جاتا ہی ساہی کا گوشت سکنجبین ملا کر استسقے
کو نافع ہی۔ بوے کا گوشت سدہ ہائے جگر اور ضعف جگر اور فساد مزاج کو اسی جگر کے
نفع کرتا ہی اور استسقا کو بھی مفید ہی درندوں کا گوشت اور جنگل والے جانوروں
کا گوشت معدہ کو قبول نہیں ہوتا **اعضائے نفس** گاؤ کا گوشت صفراوی کو نفث
کو بطرف اسہال کے منع کرتا ہی خرگوش کا گوشت بھنا ہوا قروح امعا کو مفید ہی

ساہی کا گوشت سکھایا ہوا ہمراہ سکنجبین کے درد گردہ کو مفید ہے بطے مرغ کا
شوربا قولنج اور امراض سوداوی کو مفید ہے بحرائی گدھے کی چربی روغن قسط
ملا کر اس درد گردہ کو فائدہ کرتی ہے جو ریح غلیظ سے عارض ہوا ہو درندے
جانور اور پنجہ مارنے والے جانوروں کا گوشت بواسیر کو مفید ہے شوربا گاوگوشت
کا بطور یخنی کے اسہال صفراوی کی اچھی غذا ہے کہ اسکو بند کردیتا ہے اسیطرح
اسکا قلیہ دغیبا اور سرکا اور دیگر اقسام کی ترشی جو مشابہ سرکہ کے
ہو اور تھوڑی سی زعفران ملا کر اسیطرح چڑیوں کا گوشت بھنا ہوا اور بے بھنا
ہوا قبض پیدا کرتا ہے خصوصاً کبک اور تیہو کا گوشت اور ان سے زیادہ قوی
لوا اور چکاوک کا گوشت خصوصاً جبکہ ابالے جائیں اور یخنی انکی پیجائے
اونٹ کا گوشت ادرار بول کرتا ہے فربہ گوشت ملین شکم ہے بنسبت غیر فربہ کے
زیادہ تر ہے حمیات گاو گوشت اور بارہ سنگھا اور نرگوی اور بڑی بڑی چڑیوں کا گوشت
جو تھیا بخار اور لرزہ پیدا کرتا ہے سموم نیولے کا گوشت سکھایا ہوا شراب میں ڈالکر
سموم کو فائدہ کرتا ہے اور حلزان کا گوشت جلایا ہوا سانپ و بچھو و عقرب اور
کے کاٹنے کو مفید ہے اور شراب ملا کر دلوانے کتے کے کاٹنے کو اور بلنڈ کا گوشت
ڈنک مارنے کے زہر کو مفید ہے۔

## حرف میم

جن دواؤن کا نام حرف میم سے شروع ہے انکا بیان۔
**مسک** بکسر میم و سکون سین مہملہ جسکو ہندی میں کستوری کہتے ہیں **ماہیت**
یہ ناف ایک جانور کی ہے جو مثل ہرن کے ہوتا ہے بعینہ جسکے دو دانت سپید باریک
بلند اوپر کی طرف اٹھے ہوئے مثل سینگ کے ہوتے ہیں **اختیار** بہترین قسم مسک
کی معدن کے لحاظ سے تبت کی مسک ہے بعضوں نے کہا ہے بلکہ چین کی مسک
بہتر ہوتی ہے اسکے بعد جرجیر کی اسکے بعد ہندوستان کی اسکے بعد دریائی مشک
اور اس جانور کی چراگاہ کے لحاظ سے وہ اچھی ہے جو حنیس کو چرتا ہوا اسکے بعد
سنبل الطیب کو اسکے بعد مرہا اور رنگ کے لحاظ سے اچھی وہ مشک ہے جسکا
رنگ مثل بہی کے زرد ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور
بعضوں کے نزدیک یبوست اسکی زیادہ ہے **افعال و خواص** لطیف ہے اور تقوی
بھی ہے **زینت** تبخیر پیدا کرتی ہے جس وقت کسی جوشاندہ میں پڑے **اعضائے سر**
مشک اور زعفران اور تھوڑا سا کافور ملا کر اگر ناس لیا جائے درد سر بارد کو
فائدہ کریگا اور تنہا مشک کی ناس بھی مفید ہے اس لیے کہ اس میں تحلیل کی قوت
ہے دماغ معتدل کیواسطے تقویت دیتی ہے **اعضائے چشم** آنکھ کو قوی کرتی ہے
اور رطوبت چشم کو خشک کردیتی اور تیلی تھا سپید آنکھوں میں ہو اسکو دور کردیتی ہے
**اعضائے صدر** قلب کی تقویت اور تفریح کرتی ہے اور خفقان اور توحش
کو نفع کرتی ہے **سموم** تریاق سموم ہے خصوصاً مٹی جسکو سنکھیا کہتے ہیں۔
**مصطگی** مشہور دوا ہے **ماہیت** رومی مصطگی سپید ہوتی ہے اور قبطی سیاہی مائل
ہوتی ہے درخت اسکا اجزا میں تھوڑی طلیسی مائیت اور بہت سی ارضیت کثافت
اور مصطگی میں لطافت اور نفع کندر سے زیادہ ہے **اختیار** بہترین مصطگی ہے جو سپید
ہو چکنی ہوئی پاک صاف اور اصلاح خراب مصطگی کی اسطرح کی جاتی ہے کہ
اسکو سرکہ میں چند روز بھگو دیتے ہیں اور پھر نکالکر خشک کر لیتے ہیں تو
اسکی کثافت وغیرہ سب رہجاتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک
ہے اور اسکی تسخین اور تجفیف کندر سے کمتر ہے اور اسکے درخت میں بہ نسبت تسخین
شدید نہیں ہے خود مصطگی میں اسکے درخت سے تسخین کی قوت زیادہ ہے مترجم میں نے
بمقام جموں ایسی مصطگی دیکھی جسکو درخت سے نکالے ہوئے چند روز گذرے تھے کہ ابھی تر و
تازہ ہونیکے انگلی میں دبانے سے دبکجاتی تھی اور چپکتی بھی وہان بخوبی دریافت
ہوا کہ یہ لود درکا درخت جسکو چیڑ کہتے ہیں اسی درخت کا یہ گوند ہے اور یہ کا کئی کوس میل
تک جنگل ریاست کشمیر میں لگا ہوا ہے جب درخت سے یہ گوند چھڑایا جاتا ہے زردی
مائل ہوتا ہے ہمارے یہاں بڑا سی تازہ مصطگی کا تجربہ بھی کیا تو کچھ کمی اثر میں نہیں
پائی گئی **افعال و خواص** قابض ہے محلل ہے اور تمام اجزا اسکے درخت کے قابض
ہیں اجزائے درخت کی ترکیب جوہر اصلی میں مائیت مفرطہ اور جوہر ارضی سے ہوا ہے
اس درخت کی جڑیں اور ان جڑوں کے چھلکے قائم مقام آقاقیا اور ہیوقسطیدس کے ہے
اور اسکا بدل ہے اسیطرح اسکی پتی کا عصارہ بھی ہے اور اسکے پھل کا عصارہ بھی لیلیا
ہے اس میں قبض کی شدت ہے جالینوس کی رائے میں اشبہ تحقیق بھی ہے کہ اسکے تمام اجزا
میں قبض کے ساتھ تلیین بھی ہے اسیطرح مصطگی کے روغن جو بنائے جاتے ہیں انمیں
بھی قبض اور تلیین دونوں قبطی مصطگی جو مائل بسیاہی ہوتی ہے اسمیں قبض کمتر ہے
اور تجفیف اسمیں زیادہ ہے لہذا اسکا استعمال اس مادہ مناسب ہے جسکو قوت تحلیل قوی
کی حاجت ہو اور جس دوا میں قبض کے ہمراہ تلیین اور تجفیف ہو اسکا اثر بدون قوت کے
ہوتا ہے یہ مصطگی لطیف زیادہ ہے بسبب اپنی لطافت کے اور بسبب تلیین اپنی حرارت معدہ
کے بلغم کو گھلا کر بہا دیتی ہے اور باوجود اس قدر کے مصطگی کی تحلل اور کثافت ہے

ایک گونہ سے کمتر ہو زینت منجن کی دواونمین پڑتی ہو غمرہ یعنے ابیلنہ مین داخل
کیجاتی ہو یہ حسن کو جلد کے نمایان کرتی ہو اورام و بثور جو نکا اسمین قبض و تلیین ہے
لہذا اندرونی اعضاء کے اورام کو نفع کرتی ہو سیاہی مائل قبطی مصطگی صلابات
باطنی کو زیادہ موافق ہو اور یہی سیاہ قسم اورام نملیہ کو مفید ہو جراح و قروح
عصارہ اسکا اور اسکی پتی کا جوشاندہ ساعیہ یعنے پھیلنے والے اورام اور بثور کو
پھیلنے سے منع کرتا ہو روغن اسکے درخت کا ترکھجلی کو نفع کرتا ہو یہ باعتبار کہ مواشی
اور کتون کی کھجلی کو نفع کرتا ہو - جوشاندہ اسکی پتی کا اور عصارہ قروح پر ڈالا
جاتا ہو یہ گوشت اگا لاتا ہو اسیطرح ٹوٹی ہوئی ہڈیون پر اسکا ڈالنا انکو
ملا دیتا ہو اور درست کر دیتا ہو اعضاے سر جیسا کہ مصطگی کا مرسے بلغم کو کھینچ لاتا
ہو اور سر سے بلغم کا تنقیہ کر دیتا ہو اسیطرح مصطگی کا مضغ بھی مسوڑہون کو مضبوط
کر دیتا ہو اعضاے چشم پلکونکے بال اگر الٹ گئے ہون تو انکو واسطے سیدھے
کرنیکے مصطگی کا لعوق لگایا جاتا ہو اعضاے نفس کھانسی و نفث الدم کو مفید
ہو خصوصاً اسکی جڑ کا جوشاندہ اور جڑ و شاخ کے پوست کا جوشاندہ اعضاے غذا
معدہ و جگر کی تقویت کرتی ہو اور اشتہا کو کھولدیتی ہو معدہ کو خوشبودار کر دیتی
ہو ڈکار بڑھاتی ہو بلغم جو معدہ مین ہو اسکو گھلا دیتی ہو اور نفخ اور ورم معدہ اور
جگر مین نفع پیدا کرتی ہو اعضاے نفض جگر اور امعا کو قوی کرتی
ہو اور انکے اورام کو نفع کرتی ہو جوشاندہ اسکی جڑ کا اور اسکے پوست کا دستون
کو اور ذوسنطاریا اور زحیر یعنے خراش امعا کو نفع کرتا ہو اور اسیطرح اسکی پتی
کا جرم بھی - اور جو خون رحم سے آتا ہو اور جملہ اقسام کے درد جو رحم مین ہون
اور جو رطوبات خراب رحم سے نکلتے ہون انکو اور رحم اور مقعد کے اونچے ہو جانیکو
نفع کرتی ہے اسی طرح روغن اسکے درخت کا ادرار کرتا ہے -

ممثو بضم میم و دو واو اور میم کو فتحہ اور واو کو تشدید بھی پڑھتے ہین ماہیت چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے مختلف شکل کے برنگ ریقون ہوتے ہین اور اسکا غبار بھی
مائل بقبض اور تلخی لیے ہوتا ہو بو اسکی پاکیزہ ہوتی ہو زبان کو چھیلتا ہو اور چبانے مین
گرمی پیدا کرتا ہو یہ ایک نبات کی جڑ ہو اور یہی جڑ مستعمل ہو اور بلاد مقدونیا
مین بکثرت ملتی ہو اختیار بہتر وہی ہو جو صاف سپید پاکیزہ ہو اور روشن ہو
اور خراب کی اصلاح سرکہ مین بھگو کر بعد چند روز کے خشک کرلینے سے ہو جاتی ہو
طبیعت تیسرے درجہ مین گرم خشک ہو اور اسمین ایک رطوبت غریبہ ہو جسکے
نفخ پیدا ہوتا ہو خواص لطیف ہو جلا زیادہ کرتی ہو منقی ہو قوت مین سنبل الطیب کے

مشابہ ہو مگر تسخین اور قبض مین زیادہ ہو آلات مفاصل پلانیسے اور طلا
کرنیسے دردہاے مفاصل کو نفع کرتی ہو اعضاے سر زیادہ استعمال اسکا دردسر
پیدا کرتا ہو بسبب تحریک اس رطوبت کے جو اسمین موجود ہو اور اسمین تحذیر بھی ہے
اعضاے غذا جگر بارد کو نفع کرتی ہو اور جو نفخ جگر بارد مین ہو اسکو مفید ہے
اعضاے نفض عسر بول کو پلانیسے اور ضماد کرنیسے نفع کرتی ہو اسیطرح
دردہاے مثانہ کو بھی اور جو فضول مثانہ مین مختنق ہو گئے ہون انکو بھی
فائدہ کرتی ہو حیض کا ادرار کرتی ہو اور تمام اقسام رحم کے درد کو نفع کرتی
ہو سیاہ ... کے پانی بیٹھنے ابزن کرنا بھی مفید ہو قروح سے اور قراقر اور نفخ کو بھی تحلیل کرتی ہو
ماذریون - ماہیت اسکی ایک بڑا درخت ہے وہ از یتوعات سے قسم ہو ہوتا ہو
اسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک کی پتیان بڑی اور چکنی ہوتی ہین دوسرے کی پتیان
چھوٹی اور گندہ ہوتی ہین اور یہ قسم دونون مین بہت خراب ہو اور جو سیاہ قسم اسکی
ہو وہ زہر قاتل ہو اختیار بہتر ماذریون کی وہی قسم ہو جسکی پتی بڑی ہو اور رنگ
مین زیتون کے مشابہ ہو اور نازک ہو لیکن چھوٹی پتی کی ماذریون اور جسکی
پتی اینٹھی ہوئی ہو خراب ہو کبھی ماذریون کا ضرر تحلیل کے ذریعہ سے توڑ دیا جاتا ہو
یعنے پتی کی تحلیل بعضین قواعد سے کرتے ہین جو حیلا کسیری ہا ہین طبیعت جو مختلف
درجہ مین گرم و خشک ہو افعال و خواص تیز ہو تنقیہ کرتی ہو مقشر ہو سوزش کرنیمین
اسکے شدت ہو یا مراد یہ ہو کر جلانیکے بعد اسکی شدت بڑھجاتی ہو زینت جملہ
اقسام ماذریون کے بہق و برص و نمش پر طلا کیجاتی ہو خارج بدن پیدا ہو اور
کبھی اسمین گندھک بھی ملائی جاتی ہو اعضاے بیماریونکے واسطے جراح و قروح
تمام اقسام اسکے داد پر لگائے جاتے ہین اور ان قروح پر جو چرک آلودہ ہون -
شہد ملا کر یہ پیٹری کو گرا دیتا ہو اسلیے کہ اسمین ایک جوہر محلل اور اکال ہے
اسیطرح ترکھجلی کو سکھا دیتا ہو اعضاے سر اسکے جوشاندہ سے مضمضہ کیا جاتا ہو خصوصاً
سیاہ ماذریون کے جوشاندہ سے پس دانت کے درد مین سکون پیدا کرتا ہو اور بعض
تھوڑی سی ماذریون اور سیاہ مرچ موم کے ہمراہ اس دانت پر رکھتے ہین جسمین
درد ہوتا ہو اعضاے غذا ماذریون جگر کو بہت مضر ہو اعضاے نفض استسقا
کا پانی براہ اسہال نکالیتی ہو خصوصاً وہ ماذریون جو ایسے وقت توڑی جاے
جب اسمین پھول آتا ہو ماذریون کی حدت اسطرح پر توڑی جاتی ہو کہ اسکو سرکہ
مین بھگو کر خشک کرلین مقدار شربت بھگونے مین اسکے چھ درہمی جو برابر ہو دو
تولہ کے ہو تین پاؤ پانی مین اتنا جوش دین کہ ایک چھٹانک کو دھر ہجاے بعد

اسکے چھان کر پلایا جائے بڑے بڑے کیڑے اور کدو دانہ کو بھی نکال دیتی ہے خصوصاً
ایک نسخہ ماذریون کی نو دیج کو یہ ہے جو شاندہ مین بھگو کر ماذریون
کے بائیس درہم جو برابر سوا چار تولہ کے ہوے ساڑھے آٹھ تولہ شراب مین دو مہینے
تک بھگو رکھتے ہین اور پھر صاف کرکے پھر دو مہینے تک بھگتے ہین اور پھر صاف
کر لیتے ہین اسکے بعد اسی ذریون کو بوزن مناسب استسقا کیواسطے اور
خون ولادت کے تنقیہ کیواسطے پلاتے ہین جوشاندہ ماذریون کا عسر البول
جو بہت شدت کر رہا ہو اسکو مفید ہے بعضون نے کہا ہے کہ ماذریون خلط
سودا اور اخلاط بلغمیہ کی مسہل ہے خصوصاً جب چند وزن اسکے مستعمل ہونگے
اور بعض طبیب ایک مثقال ماذریون اور دو مثقال افسنتین کو جو شراب میں ہوے
شہد مین ملا کر اسی کے شیاف تیار کرتے ہین۔ واجب ہے کہ اگر ماذریون سے زیادہ
اخراج منظور ہو اور ادویہ مسہلہ بھی ملا دیے جائین اور اگر کم اسہال
مطلوب ہو جب بھی یہی ترکیب کرنی چاہیے بس ادویہ مسہلہ سودا اسکے ہمراہ
ملا کر استعمال کیجائین سموم عوام کے مشہور ہے کہ ماذریون ملائی جاتی ہے جو
شراب مناسب کے ہمراہ خصوصاً سیاہ قسم ماذریون کی گرد جو ملا زیبت اور پانی میں
گولیان وغیرہ تیار کرین اسکے کھانے جو بار اور کتے اور سوہر جاتے ہین جو ماذریون
کہ سم قاتل ہے اسکی مقدار دو درم کرابر تک اور اسہال کے ذریعہ سے قتل کر دیتی ہے
مرو بفتح میم و سکون را مہملہ جسکو ہندی مین کنوچہ کہتے ہین ماہیت ہندی لوگ
کہتے ہین کہ اسکی کئی قسمین ہوتی ہین ایک قسم کی بو بانیہ ہے جسکو مرماحوز کہتے ہین
زیادہ گرم اور زیادہ خشک ہوتی ہے ایک قسم اسکی ہے جس مین بو کم ہوتی ہے جسکا
نام سمو سا ہے یہ گرم ہے تری کے ساتھ تیسری قسم اسکی سپید کنوچہ ہے جو معتدل ہوتا
ہے اور اسمین تفریح کی بھی قوت ہے اور مجھے گمان ہے کہ یہ قسم تفریح پیدا کرتی ہے
اسکے قریب فرنجمشک زبان ہے چوتھی قسم اسکی جسکا نام مرماحورس ہے اور گرم
خشک ہے اور لطیف ہے پانچوین قسم اسکی بیشہا ہے یہ سرد ہے جیسا کہا گیا ہے اور
اسکو ہم آگے بیان کرینگے طبیعت دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور بعض جب
اقسام پنجگانہ ہر ایک قسم کی طبیعت مین اختلاف بھی ہے خواص تمام اقسام اسکے
ریاح کو پھیلا دیتے ہین اور لطیف ہے اور محلل نفخ اور بلغم کی ہے سدہ کی تفتیح
کرتی ہے کھیمن کے سدے کیون نہون اعضاے سر جسکا بخور دہ ہوتا ہے
اسمین دودھ ملا کر ٹپکائی جاتی ہے اور ناک کی خشکی کیواسطے بھی اسیطرح ٹپکاتے ہین
دردسر جو حرارت سے ہو اسکو نفع کرتی ہے اور جملہ اقسام مرد بینے کنوچہ کے دردسر

باردہ کو نفع کرتے ہین لیکن جو قسم خوشبو ہے اس سے درد سر پیدا ہوتا ہے
خصوصاً جب شراب پینے کے بعد سونگھا جائے اعضاے غذا ہے مدہ ہے تحلیل
کرتی ہے درد معدہ کو نفع کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اعضاے نفض
امعا کو تقویت دیتی ہے اور تخم کنوچہ بریان کرکے خراش امعا اور درد شکم
کو نفع کرتا ہے اور اگر کھونا جائے اسہال بلغم کریگا۔
مرماحوز اسکی ماہیت مشہور ہے اسکا پھول انجبار کی طرح سبز ہے اور اسکی بو
جسمین عطریت ہوتی ہے طبیعت دمشقی نے کہا ہے کہ مرماحوز بخوش بو ہے
دوسرے خواص سے زیادہ گرم اور زیادہ قوی ہے تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے
درجہ مین خشک ہے افعال و خواص لطیف ہے محلل ہے مسکن ہے
تفتیح کرتی ہے کھیمن کے سدے کیون نہون اعضاے سر دردسر کو بہت تسکین
دیتی ہے جب شراب مین داخل کیجائے لیکن جب شراب پینے پر اسکو
سونگھین درد سر پیدا کرتی ہے اسکے سونگھنے سے اور جوشاندہ کا بھپارا
بخارات اور صداع باردہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور اس تحلیل مین تیزی ہے
اعضاے غذا معدہ کو قوی کرتی ہے اور سدہ ہاے اعضاے اندرونی کی تفتیح
کرتی ہے اور رطوبت معدہ کو خشک کر دیتی ہے اعضاے نفض امعا کی تقویت کرتی ہے
مقل الیہود اور مقل المکی مقل ہندی مین گوگل کو کہتے ہین ماہیت
کی کئی قسمین ہین مقل صقلبی اور ایک قسم عربی وہ مقل دمی سے مغایر ہے اور
قسمین از قسم چیپ اور گوند کے ہین مقل ازرق ایک درخت کا ہے جسکا درخت نام ہے
جو مشابہ درخت خرما کے ہوتا ہے اختیار بہتر دونون گوند کی وہی قسم ہے جو کمود
اور صاف اور تلخ لکڑیون سے پاک صاف پانی مین جلد گھلنے والی ہے خوشبو
ہو۔ دھوان جو اسکا اٹھتا ہے اسمین خارکی بو آتی ہے مقل الیہود جب پرانی
ہو جائے اسکی تلیین کی قوت زائل ہو کر تخفیف کی قوت اسمیں آجاتی ہے
طبیعت مقل مکی سرد خشک ہے اور مقل الیہود اول درجہ کے آخر مین گرم ہے
اور ملین ہے خصوصاً مقل صقلبی اور مقل عربی مین کہ استداد زمانہ تخفیف پیدا
کرتا ہے خواص اور افعال محلل ہے یا اسکے خون بستہ کی بھی تحلیل کرتی ہے بلغم
منفج ہے کاسر ریاح ہے اور مقل صقلبی مین تلیین بشدت ہے اور مقل عربی مین
یبوست زیادہ ہے لیکن تازہ قسم مین اسکی یبوست نہین ہے اورام و نتو سخت اور
سوداوی ورام کی تحلیل کرتی ہے خصوصاً جبکہ بوزہ دار کے تھوک مین گھول کر
لگائی جائے اسیطرح جملہ ورام باردہ کی تحلیل کرتی ہے اور تنقل کی لینے وہ

قسم جیسے درخشندہ میں پیدا نہیں آتا ہے اور یہی متقل الیہود ہو جو خنازیر کو دور کردیتی ہے اور اسکا جوشاندہ اندرونی اورام اور صلابت ورم کی دوا ہے جراح و قروح سر کو ملا کر سعفہ پر لگائی جاتی ہے آلات مفاصل فسخ عضل کو فائدہ کرتی ہے اور تشنج اور صلابت عصب و ان میں گرہ پڑ جانیکو مفید ہے اعضا نفس و صدر قصبہ ریہ کے اقسام درد اور اسی کے اورام کو نفع کرتی ہے اور ریاح کی خناق اور درد ہائے پہلو کو مفید ہے مقل عربی اورام حنجرہ اور حلق کو فائدہ کرتی ہے اعضا نفض و اسیر کو پلانے سے اور حمول کرنے اور دھونی دینے سے نفع کرتی ہے اور ان کے خونکو بند کردیتی ہے اور سنگ گردہ کو نافع ہے جبکہ شہد ملا کر پلائی جائے خارش مثانہ کو مفید ہوگی اور ادرار بول و حیض کرتی ہے کبھی مقل مکی کی نسبت لیکن کیا جاتا ہے کہ یہ بھی مدر ہے اور اسمیں خاصیت نہیں ہے کہ وہ حیض پیدا کرتی ہے اور پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے مقل عربی جو صاف اور سرخ ہو جس وقت دو مثقال اسکی پیسکر ماء العسل ملا کر پی جائے بلغم کو نیچے اتار لائیگی دونوں قسم کے مقل ورم الغار کی تحلیل کرتے ہیں اور منہ زخم کا جو بند ہو گیا ہو اسے کھولدیتے ہیں جنین کو نیچے آتا لاتے ہیں تم کو پاک و صاف کردیتے ہیں اورام مقعد اور انثیین کی تحلیل کرتے ہیں سموم ہوام کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہے۔

میاہ جمع ماء کی ہے جسکو پانی کہتے ہیں اختیار پانی کے اقسام فاصلہ و مجموعہ کو جیسے کتاب اول فن کلیات میں لکھ دیا ہے وہیں سے اسکو معلوم کرنا چاہئے خراب پانی وہی ہے جو ٹھہرے ہوئے اور بستہ میں یا مانون کے گڑھوں میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور انمیں نئے قسم کے مزہ اور بو کا غلبہ ہو گیا ہو کدورت بھی انمیں پیدا ہو گئی ہو پینے کا موقع بھی ہیں اور روزن میں جاری ہیں تجربہ اور رنگی کی طرح بہت جلد متغیر ہو جاتے ہیں انکے او نیز ایک خرابی سنبری وغیرہ کی پڑی ہو اور کوئی خبر پانی ہی جدا کئے ہیں سے انمیں جنکی ہو مثل کائی وغیرہ کے پیدا ہو جانا ضرور ہے کہ بو بغیر پانی کے ضرر کا تدارک دودھ اور شراب غلیظ اور نشاستہ سے کیا جاتا ہے اور شبی پانی کا تدارک شراب ریحانی رقیق سے کیا جاتا ہے اور عسل خام یعنی تخم کدو جسکا ایک پھل ہے اور ہرے کھیرے اور ان ترکاریاں جو دست آور ہیں دور اسکا دفعہ کرتے ہیں۔ گار شدہ پانی جنمیں کدورت ہو انکے ضرر کا تدارک لطیفات سے کیا جاتا ہے جیسے لہسن پیاز گندنا۔ شراب جو غلیظ نہو ایسے پانی کے اوپر اسکے پینے سے ان پانیوں کا ضرر دور ہو جاتا ہے خصوصاً اگر اسمیں پانی نہ ملا کر اس شراب کو پئیں با خشونت پانی یا گارشدہ پانی کو کہتے ہیں یا وہ تیز پانی جو بہت جلد اثر کرتا ہو

کہتے ہیں اور کبھی آب خشن اس پانی کو کہتے ہیں کہ جس چیز کو اس پانی سے دھوئیں اسکو زیادہ صاف کردے۔ تلخ پانی کی اصلاح شیرینی کے اقسام سے کیجاتی ہے اور آب شور کے اصلاح خرنوب شامی و رحب الآس اور زعرور اور بندوال و آرد جو کیجاتی ہے اور خراب پانی کسی قسم کا ہو سرکہ سے اسکی اصلاح ہو جاتی ہے طبیعت سمندر کا پانی تیز اور باحدت ہے اور بورقی پانی تسخین اور تجفیف پیدا کرتا ہے نحاسی و حدیدی پانی یعنی جو پانی تانبے کے معدن جو لوہے کی کان کے قریب یا تانبے کا اثر اسیطرح اسمیں ہو پھیلا ہوا احشاے اندرونی کو نفع کرتا ہے خواص سرد پانی ان لوگوں کو مضر ہے جنکے بدنمیں سدے پڑے ہوں لیکن سرد پانی مفیصان لوگوں کو ہے جنکے بدنمیں تخلخل اور ڈھیلا پن ہو اور کسی قسم کی رطوبت ان کے بدن سے بہتی ہو اور وہ لوگ جنکے بدنمیں سیلان رطوبات سے کوئی مرض پیدا ہوا ہو انکو بھی مفید ہے اور سرد پانی ہر ایک قوت کو اپنے فعل پر قوی کرتا ہے بشرطیکہ اسکی برودت درجہ اعتدال پر ہو میری مراد قوت سے قوت ہاضمہ اور جاذبہ اور ماسکہ اور دافعہ ہے نہ زینت دریائے شور کا پانی بدن کے پھٹ جانیکو جو سردی سے ہو فائدہ کرتا ہے قبل از انکہ اس شقاق میں قرحہ پڑ گئے ہوں اور جونکو قمل کرتا ہے اور جو خون جلد کے نیچے بستہ ہو گیا ہو اسکو تحلیل کردیتا ہے کبریتی پانی بہق اور برص کے واسطے اچھی چیز ہے اورام و بثور کبریتی پانی اور مفاصل و صلابات کو اور جو سڑنے لگتے ہوں انکو فائدہ کرتا ہے جراح و قروح جن زخموں میں گڑھے پڑ گئے ہوں آب خالص کا استعمال ان پر مضر ہے اس سبب سے کہ ان میں رطوبت پیدا کرتا ہے اور خالص نطرونی کا استعمال قروح کے واسطے تدبیر نا جائز ہے آب بیا کا استعمال خشک اور ترکھجلی اور رواد کو فائدہ کرتا ہے کبریتی پانی بھی تر کھجلی اور رواد کو نہانے میں مفید ہے اسیطرح سعفہ کو بھی آلات مفاصل آب بیا وغیرہ پٹھے کے امراض کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً جب اس سے نہایا جائے۔ جیسے رعشہ اور فالج اور خدر وغیرہ کبریتی پانی بھی اسی طرح کا ہے اور تمام اقسام درد مفاصل اور اس پٹھے کے درد کو جسمیں برودت آگئی ہو فائدہ کرتا ہے اعضا سر مرگی کے بیمار شیر گرم پانی سے نفع پاتے ہیں اور آب گرم سے انکو ضرر پہنچتا ہے بیجا آب بیا کا درد سر بارد کو نفع کرتا ہے نحاسی پانی منہ کے اور کان کے امراض کو فائدہ کرتا ہے اعضا چشم افتادہ زمین کا پانی جسمیں گھاس نہو آنکھ کو ضرر کرتا ہے اعضاے صدر بہت سرد پانی سینہ کو مضر ہے علاوہ بلاں یہ بھی ہے کہ مطلق پانی کی رطوبت قصبہ ریہ کو مضر ہو بسبب اپنی ترطیب کے جو پانی میں ہے اور ریہ قصبہ ریہ

تخفیف کا محتاج ہے۔ نیم گرم پانی اورام حلق اور لہاۃ اور سینہ کو مفید ہے آب دریا کا نطول ورام پستان پر کیا جاتا ہے بورقی پانی پیشتر پھیپھڑے کو نفع کرتا ہے شبی پانی نفث الدم کو مفید ہے حدیدی پانی طحال اور معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور اسیطرح نحاسی پانی قریب اسکے ہے **اعضاے غذا** زیادہ سرد پانی اُن لوگوں کو مضر ہے جنکے بدن میں سدے ہوتے ہیں۔ آب یا وغیرہ معدہ کیواسطے زبون ہے۔ نحاس آب دریا کا استسقا کو فائدہ کرتا ہے اور بورقی پانی کا پلانا بھی اسیطرح مفید ہے کبھی بسبب اپنی بورقیت کے معدہ رطب کو بھی فائدہ کرتا ہے شبی پانی قے کو روکتا ہے اور نفع کرتا ہے اسیطرح میاہ حمات یعنے گرم چشموں کے پانی جو قابض ہوں۔ کبریتی پانی طحال کے درد کو مفید ہے اور جگر کے بھی ورم اور درد کو **اعضاے نفض** آب دریاے منعش یعنے مروڑے کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہے اور کبھی آب دبہ یا بیلے پلایا جاتا ہے اسکے دست آجاتا ہے بعد اسکے شوربا مرغ کا پلاتے ہیں تاکہ سوزش جو دریاے شور کے پانی پینے سے ہوتی ہے مٹ جاوے اور شبی پانی اسقاط حمل کو روکتا ہے اور اخراج حیض کو بھی کبریتی پانی زخم کے دردوں کو مفید ہے بہت سرد پانی باہ کو مضر ہے اور قبض شکم پیدا کرتا ہے اور منی کی حرکت اور اسکے سیلان کو پھیلادیتا ہے شور پانی دست لاتا ہے بعد اسکے پھر قبض پیدا کرتا ہے بسبب اپنی تجفیف کے جملہ اقسام کے معدنی پانی پینے سے پیشاب اور حیض کے آنے میں دشواری پیدا ہوتی ہے اور دشواری ولادت کی بھی اور اکثر اوقات معدنی پانی پینا دست آور ہیں اور بعض انکے اقسام جیسے شبی پانی کبھی قبض بھی پیدا کرتے ہیں اور کبھی قولنج بھی انسے حادث ہوتا ہے حدیدی اور نحاسی پانی گردہ اور قولنج کے درد کو مناسب ہیں گدلا پانی جسمیں کدورت ہو گردہ اور مثانہ میں پتھری پیدا کرتا ہے جس پانی میں لوہا بجھایا جاوے نفث الدم کو فائدہ کرتا ہے **حمیات** کبریتی پانی اور گرم چشمہ کے پانی اور آبہاے بستہ جو روان نہوں اور جو انمیں آگئی ہو حمیات پیدا کرتے ہیں اور آب غلیظ کے پینے سے چوتھیا بخار پیدا ہوتا ہے **سموم** جس شخص کو سانپ نے کاٹا ہو اور آب دریاے شور میں بیٹھے اسکو نفع ہوگا۔ اسیطرح تمام ان جانوروں کے کاٹنے سے جو زہریلے ہوں۔

**ھزمار الراعی** بکسر میم و سکون زاے معجمہ بعد اسکے دونوں راے مہملہ اور عین مہملہ ہے **خواص** قوت میں اسکے جلاے شدید ہے **اورام و ثبور** گرم اورام کی تحلیل کرتا ہے **اعضاے غذا** جو ورم ڈھیلے اور ثقیل احشا میں ہوں انکو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** گروہ کی پتھری کو فائدہ کرتا ہے اور اسکو پارہ پارہ کردیتا ہے اسکا جوشاندہ اور اسکی جڑ قروح امعا کو نفع کرتی ہے۔

**مغاث** بضم میم و فتح غین معجمہ و الف آخر میں ثاے مثلثہ ہے **ماہیت** بعض نے کہا ہے کہ یہ ریشہ درخت انار صحرائی کا ہے لیکن یہ قول اس خاصیت کے مناسب نہیں ہے جو بیان کیا جاتا ہے کہ مغاث باہ کو مفید ہے اور باہ کی قوت کو تحریک کرتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم ہے اور تیسرے درجہ میں تر ہے **خواص** مقوی اعضا کا ہے **زینت** فربہی پیدا کرتا ہے **آلات مفاصل** جب مفاصل کی کوفتگی اور انکے ٹوٹ جانے پر اسکا ضماد کریں مفید ہوتا ہے اور عضل کے سست ہونے کو بھی مفید ہے نقرس اور تشنج کو فائدہ کرتا ہے اور وجع شدید و صلابت مفاصل کی بھی اچھی دوا ہے **اعضاے نفس** حلق اور پھیپھڑے کی صلابت کو نرم کرتا ہے **اعضاے نفض** محرک باہ ہے خصوصا بیج اسکا۔

**مرداسنج** جسکو مرداسنگ کہتے ہیں **ماہیت** تحقیق یہ بات ہے کہ مرداسنگ سیاہ قلعی کو جلاکر بناتے ہیں اور کبھی سیاہ قلعی کے سوا اور فلزات سے بھی بناتے ہیں اور کبھی اسکی اصلاح میں بہت کوشش کیجاتی ہے اسطرح پر کہ اسکو سرکہ یا شراب میں بجھاکر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ پھر اسکو جلاتے ہیں یا کسی سرخ کیے ہوئے کوزہ کی آگ پر اسکو رکھکر جلاتے ہیں اور جو کچھ میل اور کثافت اوپر آتی ہے اسکو جدا کردیتے ہیں یا گیہوں اور جو کے پانی میں اسکو پکاتے ہیں اسقدر کہ گیہوں اور جو پکتے پکتے پھٹ جاتے ہیں اور بعد پھٹ جانے گیہوں وغیرہ کے جو کوئی پانی سے الگ کرتے ہیں اور اس پانی کو بھی الگ کرتے ہیں اسکے بعد خالص پانی میں اسکو جوش دیتے ہیں تا اینکہ یہ خالص ہو جاوے اور کسی چیز کا میل اسمیں باقی نہ رہے اسکے بعد جو چیز تہ نشینی پانی میں رہجاے اسکو نکال لیتے ہیں اسیطرح کئی مرتبہ اسکو صاف کرتے ہیں پھر اسکے بعد نمک سے اسکو صاف کرتے ہیں جیسا کہ کئی مرتبہ اسکا طریقہ ہم بیان کرچکے ہیں۔ اور کبھی اور قسم کے اعمال اسکے بنانے میں کیے جاتے ہیں **طبیعت** جالینوس کے نزدیک یہ مائل بہ تجفیف ہے لیکن اسکا گرمی اور سردی پیدا کرنا ضعیف ہے۔ اور سواے جالینوس کے اور لوگوں کے نزدیک مرداسنگ جیسا کہ یوں ہمنو مائل بہ برودت ہے اور مرداسنج مغسول سرد و بارد ہے **خواص** قابض ہے مجفف ہے تھوڑی سی جلا کرتا ہے مع قبض اور تغریہ کے اور مادہ نیستوں کی تجفیف کرتا ہے قبض اور جلا اسکی تھوڑی تھوڑی ہے مرداسنگ وہ ہے مرہم ہوگا اس سبب سے کہ اور ادویہ کو جمع کردیتا ہے اور جن دواؤن میں تحلیل کی قوت اور شراد تیکی قوت اور قبض کی بھی قوت زیادہ ہو ان قوتون کو توڑدیتا ہے۔ **زینت** بدن کی بو اور بغل کی بو کو پاکیزہ کردیتا ہے اور رانوں میں جو خراش رگڑنے وغیرہ سے آجاوے اسکو منع کرتا ہے اور جھائیں اور مرداروں کے سیاہ نشانات کو صاف

کردیتا ہے خصوصاً مردا سنگ مغسول چیچک کے داغ کو دور کرتا ہے اور پسینہ کی آمد کو بند کرتا ہے **جراح و قروح** قروح مین گوشت اوگا لاتا ہے اور قوت اسمین بالعرض ہے مگر جالینوس کہتا ہے کہ مردا سنگ مین تنقیہ کی قوت ہے اور زخم کے پیدا کرتی ہے اور گوشت اوگاتی ہے اور زناسیح ہے کہ تار و پود کو بافت کرے بلکہ مردا سنگ مادہ مرہمون کا ہے کش ران اور ران جو چھل جاتی ہے رگڑ سے اسکو نفع کرتا ہے **اعضاے چشم** مردا سنگ مغسول جو سپید ہو جائے سرمہ کی دواؤنمین پڑتی ہے اور آنکھ کو جلا دیتی ہے **اعضاے نفض** اگر پیشاب کی آمد کو روکنا منظور ہو مردا سنگ پلانی چاہئے اسلیے کہ اسکے استعمال سے پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ ہمارے ملک کی عورتین لڑکونکو مردا سنگ خلقہ کے مرض مین کھلاتی ہین اور اسعامین لڑکونکے اگر قروح پڑ گئے ہون جب بھی اور کبھی مردا سنگ کو کوزہ ہائے آب مین ڈالدیتے ہین کہ اسکا فعل رکھ ہو جائے **سموم** مردا سنگ زہر قاتل ہے اسکے کھانے سے پیشاب بند ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے اور پیٹ کے اوپر کی دونون جانب جنکو جانبین کہتے ہین وہ بھی پھول جاتے ہین زبان سپید ہو جاتی ہے گلا گھٹ کر آواز گلوگیر ہو جاتی ہے سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے۔

**مشکطرامشیع** بکسر میم و سکون شین معجمہ و کسر کاف و فتح طائے مہملہ و رائے مہملہ و الف کشیدہ و میم و شین معجمہ مکسورہ و سکون یا آخر مین عین مہملہ ہے **ماہیت** تیلی تیلی شاخین اور پتی شاہسفرم یا سی یعنے سوکھی ہوئی تلسی کے مشابہ ہوتی ہین پہلے جب اسکو زبان سے چکھین کچھ زیادہ مزہ اور بو نہین معلوم ہوتی ہے بعد تھوڑی دیر کے بعد محض تلخی زبان پر معلوم ہوتی ہے بھیڑ اگر اسکی گھاس چرلے بجائے دودھ کے خون اس سے دوہا جائیگا یعنی پودینے کے قائم مقام ہے بلکہ اس سے زیادہ قوی ہے اسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک تو یہی مشکطرامشیع اور دوسری بنی ہوئی جھوٹی یہ بھی اصلی کے مشابہ ہوتی ہے مگر سب باتون مین اصلی مشکطرامشیع سے زیادہ ضعیف ہوتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **اعضاے نفس** رطوبات لزجہ کو سینہ سے نکالدیتی ہے **اعضاے نفض** حیض کا بقوت ادرار کرتی ہے اور بول کا بھی یہانتک کہ خون کا پیشاب آجاتا ہے اور جنین کو ہلانے اور دھونی دینے سے اور حمول کرنیسے نکالدیتی ہے شربت اسکا نفاس یعنے خون ولادت کو نیچے اتار لاتا ہے۔

**مرارہ** بکسر میم اور دونون رائے مہملہ مفتوح انکے بیچ مین الف آخر مین ہائے مختفی ہے جسکو تلخہ اور ہندی مین پتہ کہتے ہین **اختیار** چوپایہ جانورون مین سب سے زیادہ تلخہ گاؤ ہے اسکے بعد تلخہ گفتار جسکو بجو کہتے ہین اسکے بعد ریچھ کا پتہ اسکے بعد بکری کا اسکے بعد بھیڑ کا پتہ ہے۔ پرندہ جانورونمین اسلم طرح ہے مرغی اور تیتر اور کبک کا پتہ ہے اور سب چڑیون کا پتہ چوپایہ جانورونکے پتے سے زیادہ قوی ہے جسوقت کہ مردار خوار چڑیونکو نسبت دیجاوے طرف اس صفت کے کہ انمین چلنے والی کونسی قسم ہے اور شکاری کونسی ہے مترجم جسطرح چوپایہ جانورونمین بعض جانور شکاری ہوتے ہین اور بعض شکاری نہین ہوتے اسیطرح ان مین بھی دونون قسمین ہین شکاری چڑیان جیسے باز بہری شکرہ وغیرہ مراد مردار سے ہے کہ جو چڑیان مردار خوار ہین انمین شکاری چڑیان بھی ہین اور وہ بھی ہین جو شکاری نہین ہین مقنن اور جانورونکے جوارح اور اعضا کی طیور کے جوارح سے نسبت دیجاتی ہے یا مراد یہ ہے کہ شکاری چوپایون کے پتے کی شکاری چڑیونکے پتہ سے نسبت دیجاتی ہے بہت قوی پتہ جن مین لذع بھی ہے شکاری چوپائے اور چڑیونکے ہین خصوصاً جو بڑے قد شکاری جانور ہون اور مختار اور پسندیدہ انمین سے وہی پتہ ہے جسکا رنگ زرد سیاہ طبیعت کے ہو۔ اور زنگاری اور لاجوردی رنگ کا پتہ خراب ہے اسیطرح خالص رنگ کا پتہ ضعیف قوت سب پتون مین جانورونکا پتہ کا پتہ ہے اور پتہ اس مچھلی کا جسکو شبوط کہتے ہین اور اس مچھلی کا پتہ جسکا نام عقرب ہے بچھوے کا پتہ چوپایہ جانورونکے پتے سے قوی ہوتا ہے اور دیسقوریدوس کہتا ہے کہ پتہ کے دونون سرے مضبوط باندھکر اتنی دیر تک پانی مین جوش دین جتنی دیر مین آدمی تین مرتبہ غذا کھاتا ہے بعد اسکے نکالکر سایہ مین خشک کرین جب اسمین تری نہ رہجائے اور بحفاظت رکھین **طبیعت** کل اقسام پتہ کی چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** سب پتے تیز باحدت ہوتے ہین اور سب مین جلاء شدید ہوتی ہے اور ان قوتونکا اختلاف بحسب نر اور مادہ کے اور بحسب حال تشنگی اور گرسنگی و سیر ہونے اور سیراب ہونیکے اور بحسب حال ریاضت و محنت دوڑنے وغیرہ کے اور بحسب سکون و آرام مثلاً بندھے بندھے کھانیکے ہوتا ہے **زینت** جنگلی گدھے کا پتہ توتہ کو اکھاڑ دیتا ہے اور اسکا طلا کرنا نشانات پر فائدہ کرتا ہے اور اورام و بثور و ورم حمرہ کے مرہم مین پتہ داخل کیا جاتا ہے پس اسکو روکدیتا ہے **جراح و قروح** جب پتہ نطرون اور راتیانج اور طین قیمولیا مین ملا کر استعمال کیا جائے اسکو کھجلی کو

فائدہ کرے جسمین قرحہ پڑ گئے ہون - گائے کا پتہ ان مرہمون مین داخل کیا جاتا ہے جو زخمونکے اعراض کو منع کرنیوالے ہین سوائے حمرہ کے اور سوائے اون دردونکے جنمین شدت ہو پہاڑی بکری کا پتہ اس گوشت کو اکھاڑ ڈالتا ہے جسکو لحم توتی کہتے ہین - قروح کا حال پتونکے استعمال کرنے مین مختلف ہے کہ قوی اور ضعیف پتہ بحسب اوقات قروح کے جدا جدا تجویز کیا جاتا ہے اور بحسب قروح کے چرک سے پاک ہونے اور چرک آلودہ ہونیکے بھی - بھیڑیے کا پتہ پٹھے کے زخمونکو سرد فصل مین مناسب ہے اور تشنج اور کزاز جن کا خوف ایسے زخمونکی وجہ سے ہوتا ہے اسکو منع کرتا ہے - **آلات مفاصل** پہاڑی بکری کا پتہ داء الفیل اور درد والی پر لگانے سے نفع کرتا ہے اسیطرح جنگلی گدھے کا پتہ اور بھیڑیے کا پتہ اس تشنج اور کزاز کو منع کرتا ہے جو پٹھے کے زخم سے سرد اوقات مین عارض ہوتا ہے **اعضاے سر** پہاڑی بکری کا پتہ اور بیل کا پتہ جبکہ کانونمین قروح تازہ ہون انکو مفید ہے اور مرغ مردار خوار کا پتہ دریت ملا کر اس کانمین ٹپکایا جاتا ہے جسمین گرانی ہو اور اسکے کانمین کہ جسکو سنائی نہ دیتا ہو اور ہمراہ عصارہ کراث نبطی کے کان کے گونجنے اور ثقل سماعت کیواسطے ٹپکایا جاتا ہے - بیل کا پتہ نطرون اور قیمولیا ملا کر خرانکی دوا ہے کہ سر کو اس سے دھوتے ہین - یہ بھی کہا گیا ہے کہ ریچھ کا پتہ اگر بطور سعوق کے چاٹا جائے مرگی کو فائدہ کریگا - اور کچھوے کا پتہ بچونکے منہ مین جو قلاع ہوتا ہے اسکو فائدہ کرتا ہے جیسا لوگ کہتے ہین اور اسکے چوسنے سے مرگی والے کو فائدہ ہوتا ہے - سب قسم کے پتہ خشم کو مفید ہین یعنے جس بیماری مین خوشبو اور بدبو کی تمیز نہین ہوتی کہ جو سدے ناک کی اس ہڈی مین پڑ جاتے ہین جسکا مصفاۃ نام ہے انکی تحلیل کر دیتے ہین -

**اعضاے چشم** ہر ایک قسم کا پتہ تاریکی بصر کو فائدہ کرتا ہے - شکاری جانورونکے پتے خصوصًا بعد خشک کرنیکے ابتداء نزول الماء اور انتشار کو فائدہ کرتے ہین مگر انکا استعمال بدون تنقیہ خاص سر کے اور بدون تنقیہ عام کل بدن کے جائز نہین زیادہ نفع کرنیوالا پتہ آنکھ کو چوپایہ جانورونمین ہرن کا پتہ اور چڑیون مین چکور کا پتہ ہے اور مچھلیونمین شلبوط کا پتہ ہے اور مادہ بکرا کا پتہ آنکھ مین جو جھلی پڑ جاتی ہے یا ناخونہ ہو اسکو مفید ہے خصوصًا پہاڑی مادہ بکرا کا - **اعضاے صدر** بیل کا پتہ شہد ملا کر خناق کے مرض مین خشک ہونے سے جو حلق کی ہڈی پر لگایا جاتا ہے اسیطرح کچھوے کا پتہ **اعضاے نفض** بیل کا پتہ بواسیر کے منہ کو کھول دیتا ہے - ہر ایک پتہ دست آور ہے بالخصوص سور کا پتہ جب ناف پر ملا جائے یا اسکا حمول کیا جائے - بیل کا پتہ شہد ملا کر قروح مقعد پر طلا کیا جاتا ہے اور اسی کا لطوخ درد شکم اور درد انثیین کیواسطے بنایا جاتا ہے اور جو ورم

کیسہ انثیین مین ہو اسمین لگایا جاتا ہے **سموم** پہاڑی بکرونکا پتہ جانورات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا تریاق ہے اسی طرح بیل کا پتہ -

**موم** اسکی ماہیت یہ ہے کہ شہد کی مکھی کے چھتے مین جو خانہ مکھی بنانے اور بچے دینے کیواسطے بناتی ہے صاف موم اسی خانہ کی دیوار کے طور پر ہوتا ہے اور شہد اسی مین جمع کرتی ہے اور سیاہ خواہ میلا موم چرک سی شہد اور موم کا ہے **افعال و خواص** ملین ہے اور قروح مین چرک بھر دیتا ہے اور بالعرض طوبت پیدا کرتا ہے اسلیئے کہ یہ سدا طوبہ پیدا کرتا ہے مسامات کو بند کر دیتا ہے موم جملہ اقسام مرہم کا مادہ ہے سرد مرہم بنانے جائیں یا گرم اور بیشک اسمین تھوڑا نضج اور تھوڑی سی تحلیل ہے جو بہت سی تحلیل شہد سے اسکو ملی ہے سیاہ موم جو چرک آلود میل سی چھتے کا ہے اسمین قوت جذب بعمق بدن سے بشدت ہے کہ تیر کی نوک اور کانٹے کو باہر کھینچ لاتا ہے اور لطافت اور تھوڑا سا تنقیہ اور بورق کی سی قوت بھی اسمین ہے - **اورام و بثور** صلابت ورام کو نرم کر دیتا ہے **جراح و قروح** خشک پتھری مین نرمی پیدا کرتا ہے اور قروح مین چرک بھر دیتا ہے اور سیاہ موم تیر کی نوک اور کانٹے کو اندر سے کھینچ لاتا ہے **آلات مفاصل** پٹھونکو نرم کر دیتا ہے **اعضاے سر** سیاہ موم سے چھینک پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ بو اسکی قوی ہے **اعضاے صدر** سینہ کی خشونت کو نفع کرتا ہے طلا کر نیسے اور چاٹنے سے خصوصًا اگر روغن بنفشہ میں گھس کر استعمال کیا جاتا ہے - دودھ کے بستہ ہو جانیکو پستان مرضعہ مین منع کرتا ہے مجھے گمان ہے کہ یہ خاصہ موم کا جسکو یہ شخص کہہ رہا ہے اسطرح پر ہوگا کہ موم کی چھوٹی چھوٹی گولیان باجرہ کے برابر بنا کے دس عدد کھلائی جائیں **اعضاے نفض** دس گولیان موم کی چھوٹی چھوٹی باجرہ کے برابر بعض اقسام کے ستو وغیرہ جو باجرہ کے ہون خواہ چاول کے ہون انمین ڈالکر قروح امعاء کے واسطے پلائی جاتی ہین **سموم** کہا گیا ہے کہ موم زہر کو جذب کر لیتا ہے اور جو زخم تیر کی گانسی زہر کے بجھے ہوئے کی پڑ جائے اسپر طلا کیا جاتا ہے پس ضرر سم کا برطرف ہو جاتا ہے -

**مغناطیس** جسکو مقناطیس بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ وہی پتھر ہے جو لوہے کو جذب کرتا ہے اور جلانے کے بعد شاذنہ یعنے شاذنج ہو جاتا ہے اور اسی کی قوت اسمین ہوتی ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو سیاہ ہو سرخی لیے ہو اور خالص کچھ میل اسمین نہو **خواص** جالی ہے منقی ہے **اعضاے نفض** جس شخص نے کا برادہ کھا لیا ہے خواہ جسکے پیٹ مین خبث الحدید محتبس ہو گیا ہو اسکو پلایا جاتا ہے تاکہ اسکو جذب کرکے اپنے ہمراہ براز کی طرف نکالدے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب مغناطیس بقدر تین ابولوسات جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے ماء العسل کے

ہمراہ پلایا جائے کیموس غلیظ کا اسہال کریگا مترجم مین نے بعض کتب معتبرہ علم جفر
مین دیکھا ہے کہ جالینوس نے مقناطیس کے خواص ایک سالہ مین ایک ہزار لکھے ہین
انمین یہ خاصیت جس سے مقناطیس کا اثر دے کر قطب نما بنایا جاتا ہے نہین لکھی تھی
مارقشیشا جسکو ہندی مین سون مکھی کہتے ہین ماہیت اسکی کئی قسمین ہوتی ہین
ذہبی و فضی و نحاسی و حدیدی اور ہر ایک قسم اسکی رنگ مین اسی دھات
کے مشابہ ہے اہل فرس اپنی زبان مین اسکو حجر روشنائی یعنے نور کا پتھر کہتے ہین
اسلیے کہ نور بصارت کو فائدہ کرتا ہے طبیعت دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ
مین خشک افعال و خواص اسمین قبض ہے اور گرمی پیدا کرتی ہے اور نضج دینے کی
قوت ہے اور تحلیل و جلا کی بھی قوت ہے اور اسکی قوت قوی ہے مگر جب تک خوب
باریک نہ پیسی جائے اسکی منفعت ظاہر نہین ہوتی زینت جب اسکو سرمہ کرین
ملاکر برص اور بہق اور نمش پر طلا کرین فائدہ کریگی - اور جو رطوبتین جلد کے
نیچے بستہ ہو رہی ہون انکی تحلیل کر دیتی ہے بالونکو باریک کرتی ہے اور انکو گھونگر
والے بناتی ہے اور اسکو مع ریتیانج ملاکر استعمال کیجائے اورام سخت سوداوی
کو نفع کرتی اور انکی تحلیل کر دیتی ہے مرہم جو تحلیل کیواسطے بنائے جاتے ہین
انمین یہ بھی پڑتی ہے اسلیے کہ اسمین انضاج اور تحلیل کی قوت ہے جراح قروح
ریتیانج ملاکر قروح مین گوشت بھر لاتی ہے اور ہرتال ملاکر گوشت زائد کو
کاٹ ڈالتی ہے آلات مفاصل عضل کے آخری سرے پر جو مادہ کہ مشابہ جمع
ہو جائے اسکی تحلیل کر دیتی ہے اعضائے سر کہا گیا ہے کہ اگر مارقشیشا لڑکے کی گردن مین
لٹکائی جاوے تو ڈر کا خواب مین نہ ڈرے گا - اعضائے چشم آنکھ مین جلا کرتی
ہے اور اسکو قوی کرتی ہے جلا ڈالنے کے بعد استعمال کیجائے یا بے جلی ہوئی لگائی جاے
مغنیسا بفتح میم و سکون غین معجمہ کسر نون و یائے حطی و فتح سین مہملہ بالف
کشیدہ ماہیت یہ سب احوال مین مثل مارقشیشا کے ہے اور اس سے بہتر ہے
مداد بکسر میم و دو دال مہملہ انکے بیچ مین الف ہے ہندی مین اسکی روشنائی ہے اختیار
عمدہ قسم روشنائی کی وہی ہے جو وزن مین سبک ہو اور سیاہی اسمین گہری ہو
طبیعت جملہ اقسام اسکے مجفف ہین سوائے ہندی روشنائی کے اسلیے کہ
ہندی حکیم اور نوس اسکو مبردات مین شمار کرتے ہین خواص جملہ اقسام اسکے
مجفف ہین اورام و بثور بعضونکو خیال ہے کہ ہندی روشنائی اورام گرم پر لگائی جاتی
ہے اور نفع کرتی ہے جراح و قروح جو روشنائی صنوبر کی لکڑی کے دھوئین سے بنائی
جاتی ہے اسکو موم اور تیل ملاکر آگ کے جلے ہوئے مقام پر لگاکر چھوڑ دیتے ہین کہ خود بخود گر جائے

مرزنجوش بفتح میم و سکون را مہملہ و فتح زائے معجمہ کو فتح اور نون کو جزم اور جیم کو ضمہ
اور واو کو ساکن آخر مین شین معجمہ ہے ہندی مین اسکو دونا مروا کہتے ہین طبیعت
تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے افعال و خواص لطیف ہے محلل ہے مفتح ہے اور تحلیل
مین اسکے تسخین کی قوت ہے جسمین لطافت اور حدت بھی ہے زینت اسکا
پانی جسکو یعنے سینگی یا پچھنے مین بھر دیا جاتا ہے اور بعد پچھنے لگانیکے اسی مقام پر
اسی پانی کو طلا بھی کرتے ہین جس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جو سپیدی بعد حجامت
کے اس جگہ پیدا ہوتی ہے اسکو منع کرتا ہے اور سوکھا دونا مروا شہد ملاکر خونی
لہسن یا سبز لہسن پر لگایا جاتا ہے خصوصا آنکھ مین اسی ورم اٹھانے کیواسطے
اورام و بثور بلغمی اورام پر اسکو طلا کرتے ہین آلات مفاصل قیروطی مین
ڈالکر التوائے عصب پر طلا کیا جاتا ہے اور درد پشت اور بیخ ران کے درد کو
فائدہ کرتا ہے اور شہد ملاکر بدن کی ماندگی اور تھکن کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے
روغن اسکا بھی فالج کا فائدہ دیتا ہے گردن کو جو بسبب فالج کے پیچھے کی طرف خواہ داہنی
بائین جھک جاتی ہے سیدھا کر دیتا ہے اعضائے سر دماغ کے سدونکی تفتیح کرتا ہے
اور شقیقے کو فائدہ کرتا ہے اور درد سر کو اور رطوبت سر کو اور درد سر سوداوی کو
اور ریاح غلیظہ کو جو سر مین ہو سبکو فائدہ کرتا ہے کان کے درد کو اسکا نطول بھی
فائدہ کرتا ہے اور اسکے پانی ٹپکانیسے بھی فائدہ ہوتا ہے اور روئی اسکے روغن مین ڈبوکر
کان مین رکھی جاتی ہے سر کان کے بند ہونیکو فائدہ ہو جاتا ہے اعضائے غذا جوشاندہ
اسکا استسقا کو فائدہ کرتا ہے اعضائے نفض جوشاندہ اسکا عسر بول اور مروڑ کو
فائدہ کرتا ہے روغن اسکا تسخین و تلطیف کرتا ہے اور جس رحم کا منہ اسقدر بند ہو گیا ہو
کہ اسکا انجام اختناق رحم کی طرف ہو جائے اسکو کھولدیتا ہے سموم سرکہ ملاکر بچھو کے کاٹنے کا فائدہ ہے
مویزج یہ وہی بہارطبی منقی ہے اسکا دانہ سیاہ ہوتا ہے جسکا پوست نازک مثل
سیاہ چنے کے ہوتا ہے طبیعت تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے افعال و خواص محرق
ہے اور اکال و تیز اور تند زینت جون کو قتل کرتا ہے خصوصا ہرتال ملاکر اور
بالخورہ پر طلا کرنیسے نفع کرتا ہے جراح و قروح ہرتال ملاکر اور خارش کھجلی پر
اور تقشر جلد پر لگایا جاتا ہے اعضائے سر چبایا جاتا ہے تاکہ بلغم اور رطوبت کو
دماغ سے کھینچ لائے اور سرکے مین جوش دیکر اسکی کلی واسطے دانتونکے درد کیواسطے
کیجاتی ہے اور مسوڑھے کی رطوبت کو شہد ملاکر قلاع کے خراب قسم کو دور کرتا ہے
اعضائے تنفس سیدرہ جبہ ماء العسل مین ملاکر پلایا جاتا ہے پس کیموس لزج کو تنقیہ
کر دیتا ہے اعضائے النفض اسکے کھلانے پلانے مین خطرہ ہے اسلیے کہ مثانہ مین قرحہ ڈالتا ہے

اور اگر اسکی مصلح دوا مین ملاکر مقدار معتدل پر استعمال کرین ان اعضا کو پاک صاف کریگا
مومیائی مشہور دوا ہی ماہیت اسکی قوت ایسی ہی جیسے کہ زفت اور قفر دونون
کی طبیعت ملکر جو طبیعت پیدا ہو مگر مومیائی نہایت کو پہونچ گئی ہی اور اسکے
نفع مین وسعت بھی زیادہ ہی **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہی **خواص** لطیف
اور محلل ہی اورام دبثور بلغمی اورام کو فائدہ کرتی ہی **آلات مفاصل** کسی
عضو کے اتر جانے سے اور ٹوٹ جانیسے اور گر پڑنے اور چوٹ لگنے سے جو درد پیدا
ہون انکو نفع کرتی ہی اور فالج اور لقوے کو بھی پلانیسے اور لطوخ لگانیسے
اور مالش کرنیسے **اعضاے سر** شقیقہ اور درد سر بارد صرع اور دوار کے
واسطے مومیائی کا سعوط آب مرزنجوش ملاکر کیا جاتا ہی مومیائی کی مقدار ایک
حبہ ہوتی ہی اور کان کے درد مین بھی اسیطرح ٹپکائی جاتی ہی اور بارہ ملاکر بھی
خواہ روغن زنبق ملاکر اور کان سے جو پیپ بہتی ہو بقدر ایک جو کے مومیائی
روغن گل اور آب انگور خام ملاکر بتی تیار کرکے کان مین رکھی جاتی ہی اور ثقل
زبان کیواسطے ایک قیراط مومیائی سعتر فارسی کے جوشاندہ مین گھولکر دیا
بیضہ جو ایک قسم درد سر کی ہی اور پرانے درد سر کیواسطے اور ایک حبہ مومیائی
کا مع ایک حبہ جند بیدستر روغن ناردین ملاکر سعوط کیا جاتا ہی **اعضاے نفس**
پھیپھڑے سے جو خون آتا ہو اسکو بند کردیتی ہی اور بہر کو بھی تین جو کے مقدار
مومیائی کی نیند جھوری مین گھولکر اور خناق کیواسطے ایک قیراط مومیائی
سکنجبین کے ساتھ مجرب ہی اور درد حلق کیواسطے ایک قیراط رب توت کے ہمراہ
یا مسور کے جوشاندہ کے ساتھ اور ایک ساتھ اور ایک طسوج آب عناب
ملاکر کھانسی کیواسطے جسمین آب جو اور سپستان بھی شریک ہو تین دن نہار منھ
پلاکر اور خفقان کیواسطے ایک قیراط آب نبیذ اور ساجاتی اور کردیا کے ہمراہ **اعضاے غذا**
ضعف معدہ کیواسطے ایک قیراط آب نبیذ اور اجوائن اور کردیا کے
ساتھ اسیطرح ابکائی کیواسطے جو بلغمی ہو گر پڑنے سے چوٹ جو سینہ یا معدہ
یا جگر پر لگے ایک قیراط مومیائی اور دو دانگ طین رومی اور ایک دانگ زعفران آب
مکوے سبز یا آب ملتاس ملاکر ہچکی کیواسطے ایک حبہ مومیائی جوشاندہ تخم کرفس مین
ملی کے درد کیواسطے ایک قیراط مومیائی گنے کے رس مین **اعضاے نفض**
احلیل اور مثانہ کے قروح کیواسطے اچھی دوا ہی کہ ایک قیراط مومیائی دودھ کیساتھ
پلائی جاتی ہی اگر اسمین کسیقدر آرد جو بھی ملا ہو اگر مومیائی کا معمول کیا جاے
پیشاب کی بیتابی کو فائدہ کرتا ہی سموم زہر خوردہ کیواسطے دو سرخ مومیائی گرم

اور انجدان کے جوشاندہ مین بچھوؤں کے کاٹنے پر ایک قیراط مومیائی شراب خالص
مین اور ڈنک کے مقام پر ایک قیراط مومیائی روغن گل ملاکر لگائی جاتی ہے۔
**مر** بفتح میم و تشدید راے مہملہ جسکو ہندی مین بول کہتے ہین **ماہیت** یہ گوند خالص
بھی ہوتا ہی اور اسمین میل بھی کیا جاتا ہی **اختیار** بہتر وہی قسم ہی جسمین سپیدی
اور سرخی ہو اور لکڑیان چھپی چھپی اسکے درخت کی اوس مین ہون پاکیزہ بو ہو
کبھی اسمین بازار اقسام کے صمغات ملادیتے ہین بس زہر قاتل ہوجاتی ہی اور جسکا
میل اسمین ہوتا ہی اسکا نام ملوماسیوس ہی یہ ایک درخت زہریلا ہی **طبیعت**
دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** فتح ہی ریاح کی تحلیل کرتی ہی
اور اسمین قبض ہی اور چسپیدگی اور تلطیف بھی ہی اور دخان مر بھی اسی کام مین
آتا ہی جس کام کا اسکا جوہر ہی مگر دخان بھی تجفیف کی شدت ہی اور یہ لطیف ہی
لذع اسمین نہین ہی اور دخان کندر کے ہی اور بڑی بڑی مفید دواؤن مین پڑ آتا ہے
اسلئے کہ منفعت اسکی بہت ہی ہر چیز کو عفونت سے منع کرتا ہی تا اینکہ مردہ جو
بجنسہ ٹھہرا لیتا ہی اور تغیر اور بدبو سے مردہ کو روکتا ہی اور کچے فضول کو خشک کردیتا ہی جو
قسم مرکی اقلیطی لائی جاتی ہی اسمین تسخین اور انضاج اور تلیین زیادہ ہوتی ہی **زینت**
جب مر روغن آس اور لادن مین ملائی جاتی ہی بالونکی تقویت اور انکے گھنے ہونے مین
معین ہوگی اور قروح کے نشانات کو دور کردیگی منھ کی نکہت کو پاکیزہ کرتی ہی اگر دیمیں
اسکے منھ مین رکھیں اور گندہ دہنی کو دور کردیتی ہی اور شراب اور پھٹکری ملاکر
بغل کے نیچے لگائی جاتی ہی بس گندہ بغلی کو دور کرتی ہی اور شہد اور سلیخہ ملاکر سوراخ
لگائی جاتی ہی اور اورام و ثبور اور اورام بلغمیہ کو نفع کرتی ہی **جراح و قروح** قروح کو
اندمال کرتی ہی اور جن ہڈیون پر گوشت نہو ان پر گوشت جمادیتی ہی سرکہ ملاکر داد
کے اقسام پر استعمال کیجاتی ہی جن زخمون مین عفونت اور بدبو آگئی ہو انکو اچھا کردیتی
ہی **آلات مفاصل** گھونگھے وغیرہ کا گوشت ملاکر غضروف آفت رسیدہ پر
لگائی جاتی ہی (غضروف نرم ہڈی کو کہتے ہین جیسے کان کی ہڈی وغیرہ) **اعضاے سر**
جالینوس کہتا ہی کہ مر کی بو سونگھنے سے صحیح آدمی کے درد سر پیدا ہوتا ہی جیسا کہ جب
درد سر ہو وہ سونگھے اسپر کیا گذریگی مگر بھی نہجلا او دیہ رض اذن یعنی کان کے
کوفتہ ہوجانیکی دوا ہی خصوصاً ہمراہ تافیسا اور افیون اور جند بیدستر کے اعضاے عین
آنکھون کے آگے اندھیرا پیدا کرتی ہی اور نیند لاتی ہی شراب اور زیت ملاکر جب
اسکی کلی کیجائے دانتونکو خوب مضبوط کرتی ہی اور انکو قوت دیتی ہی اور مسوڑھے کو استوار
کردیتی ہی اور اسکی طوبت کو منع کرتی ہی سر کے قروح پر اسکو چھڑکتے ہین پس انکو خشک

کردیتی ہے چنانچہ بید ستر اور مامیثا اور افیون ملا کر کان کے قرحہ میں جو درد کرتا ہو اور اسمین پیپ پڑ گئی ہو استعمال کیجاتی ہے دونون نتھنون کو مرسے آلودہ کر دیتے ہیں یہ کیجانے تر ہونکو بند کر دیتی ہے کبھی بوزن ایک دانگ مرمکی اسکا ناس لیا جاتا ہے یہ دماغ کو صاف کر دیتی ہے اعضاے چشم قروح کے آثار جو آنکھ میں ہون انکو دور کر دیتی ہے اور قروح چشم کو بھر لاتی ہے اور سپیدی چشم کو دور کر دیتی ہے پپوٹون کی خشونت کو فائدہ کرتی ہے جو آنکھ میں ہو اسکی تحلیل کرتی ہے بدون اللذع کے کبھی ابتدائے نزول الماء میں اگر پانی رقیق ہو اور مرکا استعمال کیا جاتا ہے پانی کی تحلیل کر دیتی ہے مرہم کے اقسام میں داخل کرنیکے واسطے وہی مرقوی ہے جس میں تیز مندمل کی آمیزش ہو اعضاے نفس و صدر پرانی کھانسی جو تر ہو اسکے واسطے اور ربو اور انتصاب نفس و درد پہلو کیواسطے اچھی دوا ہے اور آواز کو صاف کر دیتی ہے اور یہ فائدہ مرکا اس سبب سے ہے کہ اسمین جلائے لطیف بدون خشونت پیدا کرنیکے ہے تمام مر نقل اسکو زبان کے نیچے دیر تک رکھ سکتا ہے اور پانی پینے سے میں جو رطوبت اسکے کھنچنے سے چھوٹے اسکو اگر نگل جا تو خشونت حلق کو فائدہ کرتی ہے اعضاے غذا خاص ہو استرخاء معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور زرد پانی جو پیٹ میں بھر جاتا ہے اسکو اور نفخ معدہ کو مفید ہے اعضاے نفض ادرار حیض کرتی ہے خصوصاً آب سداب اور آب شفتین یا آب ترمس ملا کر اسکا حقنہ کرنا جنین کو اور چھوٹے کیڑون اور کدو دانہ کو اتنی مقدار سے گرا دیتی ہے سینہ رحم کا جو بند ہو گیا ہو اسکو نرم کر کے کھول دیتی ہے بوزن ایک مثقال کے قروح امعا اور اسہال کیواسطے پلائی جاتی ہے سمیات مرمع سیاہ کے ہمراہ بوزن ایک مثقال کے ان تپون میں دیجاتی ہے جنکے ہمراہ لرزہ بھی آتا ہو اگر باری سے دو گھنٹہ پہلے دیجاوے لرزہ کو روک دے گی سموم بچھوے کے کاٹنے کو شراب ملا کر پلانے سے نفع کرتی ہے ابدال اسکا نصف وزن اسکے فلفل ہے جیسا لوگ کہتے ہیں مگر کچھ اسکی اصل نہیں ہے

ممسان ماہیت اسکی یہ ہے کہ ایک درخت کا پھل ہے اور کبھی اسکو بروقت پختہ ہونے کے بکمال ہونیکے کھاتے ہیں خواص اسمین قبض ہے اور تجفیف قروح کرتا ہے چھلکے اسکے جلا کر پانی ملا کر اسکو کھجلی پر لگاتے ہیں جن میں قرحہ پڑ گئے ہوں۔ اور مختصر حال اسکی شدت قبض کا یہ ہے کہ اسکا پھل بڑے بڑے غلیظ جراحات کا اندمال کر دیتا ہے۔ سموم عصارہ اسکا شراب ملا کر اگر پیا جائے یا اسکا ضماد کیا جائے سانپ کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسکی لکڑی کا برادہ اگر پلایا جائے سم قاتل ہے

مامیثا بفتح میم والف وکسر میم دوم و سکون یاے تحتانیہ و فتح ثاے مثلثہ ماہیت مثل بلوط کے زرد رنگ مائل بسیاہی ہوتی ہے اور بہت آسانی سے ٹوٹ جاتی ہے اسمین تلخی ہے اور جوہر مائی و ارضی سے مرکب ہے برودت اسکی جوہر مائی کی زیادہ نہیں ہے بلکہ جیسے کنوئین کے پانی یا ان گڑھون کا پانی جو تالاب میں کھود کر نکلتا ہے ویسی برودت ہے اصل اسکی ایک لکڑی ہے جو اسکی کھلی ہوئی قرہ میں تخم کے چھوڑنے سے اسکے جو پانی نکلتا ہے اسکا رنگ زعفرانی ہوتا ہے طبیعت پہلے درجہ میں سرد خشک ہے افعال و خواص قبض مناسب کرتی ہے اور ورام و بثور اور ورام گرم جو غلیظ ہوں انکو نفع کرتی ہے اور حمرہ جو قوی نہو اور مقدار میں بڑا نہو اسکو مفید ہے مگر ان ابدان کی حمرہ کو فائدہ کرتی ہے جو سخت ہوں اور کم سن آدمیونکے بدن خواہ نازک اندام جنکی ناز و نعمت سے بسر ہوتی ہے انکو فائدہ نہیں کرتی ہے اسلیے کہ ایسے نازک بدنونمین بافراط تجفیف کرکے ضرر پیدا کرتی ہے اعضاے چشم آشوب چشم کے ابتدا میں اسکا استعمال ورد دواؤن کے ساتھ کیا جاتا ہے

میعہ بکسر میم و سکون یاے تحتانیہ و فتح عین مہملہ آخر میں ہا ہوز ہے ماہیت بعضون نے کہا ہے کہ تر قسم اسکی جسکو میعہ سائلہ کہتے ہیں بطور گوند کے بجنسہ جا بجا لائی جاتی ہے اور ایک قسم اسکی وہ ہے جو کہ طبخ اور جوش دینے سے نکالی جاتی ہے میعہ سائلہ جو تازہ آتا ہے اسکا رنگ سفید ہوتا ہے اور پرانا ہو جانیکے بعد مائل بہ ہنیت سرخ ہو جاتا ہے اور وہ بہت افراط سے ملتا ہے جو قسم میعہ کی مع پوست کے آتی ہے وہ سیاہ ہوتی ہے اسلیے کہ وہ قسم اس درخت کی ہونکو پکا کر نکالی جاتی ہے جب پکانے کے بعد جسقدر راسکے سوتنے سے رطوبت جدا ہوتی ہے وہی میعہ سائلہ ہے اور جلد ہی جاتی ہے مثل تفل کے وہ تجربہ بیضے درمیانی چیز لکڑی کی وہی میعہ یابسہ ہے خواص بعضے میعہ سائلہ اور یابسہ دونون کی قوت میں یہ بیان کیا ہے کہ اسمیں قبض اور تجفیف ہے اعضاے سر بعض لوگون نے کہا ہے کہ میعہ گرم خشک ہے دماغ سے رطوبت کو اتار لاتی ہے اور دماغ کو بالکل صاف کر دیتی ہے اور یہ خاصیت مخالف اس اثر کے ہے جسکا ہمکو اعتقاد ہے اسلیے کہ میعہ خود درد سر پیدا کرتی ہے اعضاے غذا میعہ یابسہ معدہ کی تری کو فائدہ کرتی ہے اعضاے نفض تحریک طبیعت پیدا کرتی ہے

محلب بفتح میم و سکون حاے مہملہ و فتح لام و باے موحدہ جسکو ہندی میں [illegible] کہتے ہیں اختیار اس درخت کی عمدہ قسم وہی ہے جو سپید ہو جسکی سپیدی میں چمک موتی کی سی ہو اور صفائی بھی ہو طبیعت پہلے درجہ میں گرم ہے اور یبوست اسکی زیادہ نہیں افعال و خواص جلائے شدید کرتی ہے لطیف ہے محلل ہے اقسام درد کی مسکن ہے آلات مفاصل یعنی گاہ اور پشت کے دردون کی بھی [illegible]

**اعضائے نفس** غشی کو ماء العسل کے ہمراہ پلانے سے فائدہ کرتی ہے۔
**اعضائے نفض** قولنج اور گردہ اور مثانہ کی پتھری کو نفع کرتی ہے

**مغرہ** بفتح میم و غین و راے مہملہ جسکو ہندی میں گیرو کہتے ہیں **اختیار** اچھی قسم گیرو کی وہی ہے جو پانی میں بھیگے اور جسامت اسکی بڑھ جائے **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **خواص** اسمیں تغریہ ہے اور قبض ہے **اعضائے غذا** جگر کے اقسام درد کو مفید ہے اور قبض پیدا کرنے میں گل مختوم سے اسکی قوت زیادہ ہے

**ماہودانہ** یہ وہی چیز ہے جسکو حب الملوک کہتے ہیں مگر جالگوزہ نہیں ہے اسکا درخت ہمارے ملکوں میں بنام سباب مشہور ہے پتیاں اسکی چھوٹی مچھلی کے مشابہ ہوتی ہیں طول میں ایک انگل اور پھل اسکے تین تین ہوتے ہیں جیسے بڑی قسم ریٹھہ کی اور کسی قدر رنگ کالا بھی ہوتا ہے اسمیں ایک کلی بھی ہر پھل کے ساتھ ہوتی ہے ہر پھل میں اسکے تین دانہ ہوتے ہیں سیاہ **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ کی ہے **آلات مفاصل** بسبب مسہل لانیکے جملہ اقسام وجع مفاصل و نقرس اور عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** استسقا کو فائدہ کرتا ہے اور قوت گرا دیتا ہے اور معدہ کو موافق نہیں ہے **اعضائے نفض** شل ہو جاتے ہیں یہ بھی دست لاتا ہے بلغم مرغ کے شوربے میں اسکی پتیاں جوش دیجاتی ہیں پس قولنج کو فائدہ کرتا ہے اور ادرار کرتا ہے جب سات یا چھ دانہ الیقوت کیساتھ گولی بنائیں یا بے بنائے ہوئے یونہی پھانک جائیں اور اسکے اوپر سرد پانی نہ پئیں قے اور زخم کا مسہل ہے اور اکثر بید دانہ بڑے بڑے اور بعض دانہ چھوٹے پلائے جاتے ہیں اگر ارادہ یہ ہو کہ مسہل پورا ہو جائے اور زیادہ دست آویں چبانے میں اسکے خوب اہتمام کرنا چاہئے اور اگر یہ منظور ہو کہ خفیف مسہل ہو سالم دانہ نگل جائیں

**محروث** بفتح میم و سکون حاء حطی آخر میں ثاے مثلثہ ہے **ماہیت** یہ انجدان کی جڑ ہے حلتیت سے قوت اور منفعت میں کم ہے انجدان کے بیان میں جو کچھ محروث کے بارہ میں ہمکو نقل کرنا تھا کر چکے **خواص** منضج ہے ملطف ہے **اعضائے غذا** اسمیں عیب بد گواری ہضم ہونیکا ہے اور معدہ کو مضر ہے مگر سرد معدہ کی تقویت کرتی ہے

**منشم** سا ایک دانہ ہے بطم کے مشابہ ترکونا ہوتا ہے مائل بزردی و رجب اسکی دھونی دیجائے خوشبو کا دھواں ہوتا ہے ایک قسم اسکی بستانی ہوتی ہے اسمیں تین پتیاں ہوتی ہیں اور صحرائی بھی ہوتا ہے اور مصری بھی ہوتا ہے اسکی دھونی بنائی جاتی ہے عجب نہیں کہ حب ... **طبیعت** بستانی کی معتدل ہے اور صحرائی دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** بستانی اسکی میں تیتی ہوتی ہے اسمیں تخفیف کی قوت تھوڑی سی ہے اور صحرائی اسکی زیادہ قوی ہے

**ملواح**۔ **ماہیت** یہ بوٹی بکثرت شامی ہے اس ملک میں اسی نام سے مشہور ہے کہ یہ لکڑی مثل گرہ کے ہوتی ہے اسپر پتیاں بڑی ہوتی ہیں کسیقدر سیاہی مائل **آلات مفاصل** ایک درخمی اسکی ہمراہ ماء العسل کے عضل کے کھچاؤ کو فائدہ کرتی ہے

**مورد اسفرم** آس بری کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ فارسی اذخر بری ہے **ماہیت** پھول اور پتلی پتلی شاخیں سبک مثل ... تیزگی اور زردی ہوتی ہیں قوت اسکی مثل ورد اور ورد کے ہے اور بعضوں کے نزدیک ایک قسم اسکی زیادہ مائل بسپیدی ہوتی ہے اور کبھی ایک قسم اسکی وہ ہے جو مائل بسبزی زردی ہوتی ہے۔ ابن ماسویہ کہتا ہے کہ یہ وہی آس بری ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسری لکڑی ہے ابن ماسویہ کہتا ہے کہ یہ مثل ورد اور ورد ہے خوزی کا قول ہے کہ یہ قوت میں ... قریب ہے اور قبض میں اس سے زیادہ ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **اعضائے سر** مرگی اور دماغی رطوبت کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کو قوی کرتی ہے گرنے سے جو چوٹ اندرونی احشا میں لگی ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** شرج یعنی مقعد کے اوپر کے کیڑوں کو ... اسکا حمول کیا جاتا ہے تو کیڑوں کو قتل کرتا ہے۔

**ملیح** یہ مثل عوسج کے ہوتی ہے پتی اسکی مشابہ تیزقی ... ہوتی ہے اور اس سے زیادہ چوڑی ہوتی ہے اور مثل ساگ کے کھائی جاتی ہے **خواص** ... قبض اور خام رطوبت ہے اسی سے نفخ پیدا ہوتا ہے **اعضائے صدر** ... اسکی ماء العسل کے ہمراہ پلانے سے دودھ خوب بڑھ جاتا ہے **اعضائے غذا** ایک درخمی اسکی ماء العسل کے ہمراہ مروڑے میں سکون پیدا کرتی ہے۔

**مامیران**۔ **ماہیت** اسکی مثل ہلدی کے گرہ دار لکڑی کی ... سیاہی مائل ہوتی ہے اسمیں تھوڑی سی پیچیدگی ہے یعنی منعطف ہوتی ہے تیزی اسکی ہلدی سے زیادہ ہے **طبیعت** دوسرے درجہ کے آخر میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** یہ جلا کرنیوالی ہے اور منقی ہے **زینت** آنکھ کی سپیدی کو مٹا دیتی ہے **اعضائے سر** عصارہ اسکا سر سے رطوبت کھینچ لاکر نکال دیتا ہے اور غرغرہ ... دماغ کا تنقیہ کر دیتا ہے اسکی جڑ دانتوں کو مفید ہے **اعضائے چشم** آنکھ کی سپیدی کو صاف کر دیتی ہے اور بصارت میں جلا کر دیتی ہے خصوصاً عصارہ اسکا **اعضائے غذا** اجزا اسکی یرقان کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** مروڑے کو فائدہ کرتی ہے اور ...

**ماہی زہرج** جسکو فارسی میں ماہی زہرہ ہے **ماہیت** یہ ایک درخت ہے مثل درخت شبرم کے مگر طول میں اس سے بڑا ہوتا ہے اور رنگ میں اسکے تیرگی مائل

بزرومی ہے بعض آدمی اسکو تیوعات مین شمار کرتے ہین **طبیعت** تیسرے درجہ مین
گرم خشک ہے **خواص** جب اسکو حوض یا تالاب وغیرہ مین ڈالدین مچھلیان مست ہوکر
اوپر آجاتی ہین **آلات مفاصل** نقرس اور عرق النسا کے درد کو فائدہ کرتی
ہے اور مفاصل کے درد اور پشت کے درد اور کولے کا درد بھی اس سے جاتا رہتا ہے ریاح کو متفرق
کردیتی ہے اگر اسکو ادویہ مسہلہ مین داخل کرین **اعضائے نفض** اخلاط غلیظ کی مسہل ہے

**ماش** آخر مین شین معجمہ ہے جسکو ہندی مین مونگ کہتے ہین **خواص** اسکا جوہر یا جرم
قریب باقلہ کے ہے اور نہایت بہتر اسکے استعمال کا زمانہ گرمیون کی فصل مین ہے **طبیعت**
رطوبت اور یبوست مین معتدل ہے چھلکے دور کی ہوئی مونگ خوب معتدل ہے اور چھلکے
دار مائل بخشکی ہے اسلئے کہ اسکے چھلکے مین کسیقدر بکٹھاپن بھی ہے جس سے قبض پیدا
ہوتا ہے **خواص** مونگ مین نفخ اتنا نہین ہے جتنا باقلہ مین ہے اگرچہ کسیقدر نفخ اسمین ہے
بلکہ اسکا نفخ باقلہ کے نفخ سے کمتر ہے یا ورنہ باقلہ کے برابر اسمین جلا کی قوت ہے اور
نہ مسور کے برابر اسمین برودت ہے اور اگر مونگ کے ساتھ تھوڑی سی قرطم ملا
دیجائے مونگ کی اصلاح ہوجاتی ہے **آلات مفاصل** مونگ کا ضماد اعضا کے
درد کیواسطے کیا جاتا ہے خصوصًا طلائے انگوری اور شراب مطبوخ اسمین ہے تو لگی
زعفران ملاکر رض اور فسخ جو دو قسم کے صدمہ عضل وغیرہ پر پہونچتے ہین انکے
واسطے بھی اسکا ضماد کیا جاتا ہے **اعضائے غذا** کیموس اسکا اچھا ہوتا ہے خصوصًا
مقشر مونگ کا کہ اسمین دیر ہضمی نہین ہے مثل باقلہ کے اور اگر روغن بادام ملاکر
پکائی جائے بہت اچھی خلط پیدا کریگی **اعضائے نفض** اگر مونگ کو ایک مرتبہ جوش
دیکر پانی پھینکدین اور پھر دوبارہ پانی ڈالکر پکائین تو قبض پیدا کریگی خصوصًا اگر اسکو ادویہ
اور سماق سے ترش کرین ۔ مونگ مین باہ کی مضرت ہے جیسا کہ بعض طبیبون نے کہا ہے

**مز** بضم میم وزاء معجمہ مشدد **ماہیت** یہ ایک چیز مثل شبنم کے ہے جو پتھر اور درخت
پر گرتی ہے اور صاف ہوکر مثل شہد کے بستہ ہوجاتی ہے اور جسطرح گوند کے اور
اقسام خشک کئے جاتے ہین جیسے ترنجبین اور شیر خشت اسیطرح یہ بھی سکھائی
جاتی ہے یا جو شہد فقران کے پہاڑ و نسے ملک رے مین آتا ہے سکھایا ہوا ویسی ہے بھی
ہوتی ہے اور بعضے ہر ایک کو جداگانہ ابواب مین بیان بھی کردیا ہے فرا ہی چیز کی **خاصیت**
حاصل کرلیتی ہے جو اسمین پڑتی ہے پس اسکی نرمی یا حلاوت جو کیفیت اس شئی مین ہو جذب ہو جاتی ہے

**مرماحوز** - **ماہیت** اسکی پتلی پتلی سپید لکڑیان ہوتی ہین ریشہ دار جیسے کہ زردک ذرد
ہوتے ہین مشابہ جعدہ کے مگر اسکے رونگین زیادہ ہوتے ہین بلکہ تمام رونگین اور ریشون سے
بھری ہوئی ہے بو اسکی بہت مشابہ مرکی بو سے ہوتی ہے جسمین تیزی اور تھوڑی سی خوشبو ہوتی ہے

**ملح** بکسر میم و سکون لام آخر مین حائے حطی جسکو نمک کہتے ہین **ماہیت** نمک
مین تلخی ہے اور کسیقدر زبان کو بھی پکڑتا ہے اور کڑوا نمک بورق کے قریب ہے جسکو نونہ
کہتے ہین اور ایک قسم نمک کی بھربھری ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی زمین کھود کر نکالی
جاتی ہے اور ایک قسم اسکی درانی چمکتی ہوئی مثل بلور کے ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی نفطی
مثل نفط کے سیاہ ہوتی ہے اور سیاہی اسکی اسی روغن کی وجہ سے ہے جو اسمین مچ
یا چھا جاتا جو اسمین پڑے ہوتے ہین انکی سیاہی ہے اور جب جلایا جاوے کہ اسکا روغن
اڑجائے مثل درانی کے چمکتا ہوا سپید رہجاتا ہے ایک قسم نمک کی ہندی ہے جسکی
سیاہی و بو کے تھالونکی وجہ سے نہین ہوتی ہے بلکہ اسکی جڑ مین داخل ہے دریائی
نمک دھر پانی مین پڑا اور گھل گیا اور صحرائی نمک ایسا جلد نہین گھلتا **طبیعت**
دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور جس قدر نمک مین تلخی زیادہ ہوگی زیادہ گرم ہوگا
**خواص** جلا کرتا ہے محلل ہے اور قابض ہے مجفف ہے اس سبب سے کہ اسمین تحلیل اور
قبض کی قوت ہے اور سب خواص مین اسکے قبض کا فعل بہت زیادہ ہے کاسر ریاح
ہے اور جلے ہوئے نمک مین تجفیف و تحلیل کی قوت زیادہ ہے نمک عفونت کو منع
کرتا ہے اور اخلاط کے غلیظ ہونیکو نفع کرتا ہے نمک کے اوپر جو چیز بطور کف کے پھولی پھولی
ملتی ہے جسکو عوام لوگ پھول کہتے ہین اسمین لطافت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت
نمک کے اور بہ نسبت نمک سوختہ کے غبار نمک کا بھی لطافت مین قریب اسی پھول
کے ہے اور یہ دونون تحلیل مین نمک سے زیادہ قوت رکھتے ہین اور قبض انکے نون
مین کم ہے اور یہی نمک اور جو نمک کھود کر نکالا جاتا ہے تحلیل کمتر کرتا ہے اور لطافت بھی
اسمین کم ہے ہان اگر ذرہ اسمین کم ہو زیادہ شور ہو کہ یہ نمک قابض اور محلل ہے بسبب
لطافت کے کھودا ہوا نمک اگرچہ چند مرتبہ دھویا جائے تجفیف بدون لذع کے
کریگا اور جو نمک بھربھرا ہوتا ہے اسمین جلا زیادہ ہوتی ہے جسوقت نمک عطر طعام مین ملایا
جائے اسکی طبیعت بدلدیتا ہے درانی ریاح کو ہٹادیتا ہے اور کڑوے نمک مین تحلیل
زیادہ ہے اور جملہ اقسام کے نمک منجمد اخلاط کو گھلادیتے ہین ملح نفطی تحلیل و تجفیف
زیادہ کرتا ہے **زینت** نمک سوختہ دانتون کی جڑ و مین گرہ جانیسے بچاتا ہے
اور سرخ مچھن کسی جگہ کا ہو طلا کرنیسے نمک کے زائل ہوجاتا ہے مقدار معتدل
پر نمک کا استعمال رنگ مین خوبی پیدا کرتا ہے اورام و ثبور نمک اور شہد اور بڑا
منفعتی ونبلوق پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے اور فروح اور شہد ملاکر نمک اور ام بلغمیہ
پر لگایا جاتا ہے نملہ کے پھیلنے کو روکتا ہے **جراح و قروح** جو گوشت نما ہوا اور تروتازہ
کو کھا جاتا ہے یعنے سڑا کر بہادیتا ہے ترنجبیل جسمین تر سے پڑگئے ہون اور درد اوسکے قسم

کو نفع کرتا ہے نمک کو سرکہ اور زیت میں ملا کر بدن میں لگاتے ہیں اور آگ کے پاس بیٹھتے ہیں تاکہ پسینہ نکلکر کھجلی میں کمی ہو جاے خصوصاً اگر مادہ بلغمی سے کھجلی پیدا ہوئی ہو اور نمک کو زیت ملاکر آگ سے جلے ہوئے مقام پر لگاتے ہیں کہ پھپھولا نہ پڑے خصوصاً بورقی اور افریقی نمک رہ کے جملہ اقسام مادہ کے جمع کرنے اور خشک کرنے میں نمک سے ملحق نہیں کیے جاتے ہیں اسلئے کہ نمک میں تحلیل زیادہ ہے اس واسطے کہ جو رطوبت کہ ہو پھر اسکے بعد قبض اور کشش کرتا ہے اور جو اجزاے عضو میں باقی رہ گیا ہو اسکو یکجا کر لیتا ہے **آلات مفاصل** رد جو اور شہد کے ہمراہ التواے عصب پر لگایا جاتا ہے اور نقرس پر ضماد کیا جاتا ہے اور زیت ملاکر بدن کی ماندگی کیواسطے بدن پر اسکی مالش کیجاتی ہے **اعضاے سر** تخم حنظل و نمک ملاکر سر کی پھنسیوں پر لگاتے ہیں اور اندرونی ناک میں کو تیز کرتا ہے نمک ٹھیلے سوڑے کو مضبوط کر دیتا ہے خصوصاً اندرانی اور سرکہ ملاکر کان کے درد کو بطور ضماد کے نفع کرتا ہے **اعضاے چشم** ناخونہ میں جو گوشت زائد ہو اسکو اور ناخونہ کو بہا دیتا ہے پھول نمک کا غبکوری اور سپیدی چشم کو مفید ہے نمک نے جیب اور شہد کے ہمراہ آنکھ پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے تو خون کا سرخ داغ جو آنکھ میں پڑ گیا ہو اسکی تحلیل کر دیتا ہے **اعضاے نفس** خناق پر نمک نفطی و شہد اور سرکہ ملاکر خناق کو فائدہ کرتا ہے اور جو ورم کوے میں اور تالو کے نرم گوشت میں ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے نمک اندرانی اور نمک نفطی اور تمام اقسام اسکے منہ میں جو بلغم بالزوجت ہو اسکو قطع کرتے ہیں **اعضاے غذا** نمک ڈکار آنے پر مفید ہے خصوصاً نفطی و اندرانی اور جتنے درد سردی کی وجہ سے معدہ میں ہوں انکو مفید ہے **اعضاے نفض** نمک کے جملہ اقسام ثقل کے نکلنے پر اور طعام کے معدے سے اتر جانے پر آسانی پیدا کرتے ہیں اور نمک نفطی بلغم متعفن کو گرا دیتا ہے اور بدبو سودا کو جرم نمک انتہاے دواے مسطاریہ کی ہے اور یادہ دواے مسہلہ کی انکے فعل پر اعانت کرتا ہے کہ سودا اور رطوبت لزج کو اجزاے عضو سے نکالدیں۔ اور فوتنج کوہی اور گھی اور خمیر ملاکر ورم انثیین بلغمی کو مفید ہے اسطرح فوتنج اور شہد ملاکر قروح ذکر کو فائدہ کرتا ہے **سموم** نمک تخم کتان ملاکر بچھو کے کاٹے ہوئے کو فائدہ کرتا ہے اور فوتنج کوہی اور زوفا اور زرباوند ملاکر مقرنہ یعنے کژدم کے ایک قسم خاص کے کاٹنے کو مفید ہے اور سرکہ اور شہد ملاکر زوار یع اور ابجیں اور زنبور کے کاٹنے پر اور سکنجبین ملاکر افیون اور فطر قاتل کی مضرت کیواسطے۔

**ملوخیا**۔ ماہیت اسکی خبازی بستانی ہے اور اسکا پورا بیان خبازی کے باب میں ہو چکا ہے **طبیعت** اول درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں تر ہے۔

**اعضاے غذا** سدون کی تفتیح کرتی ہے۔

**مشمش** بکسر میم اول و دوم و ہر دو شین معجمہ زرد آلو کو کہتے ہیں **اختیار** عمدہ قسم اسکی ارمنی ہو کہ جلدی خراب نہیں ہوتی اور جلدی ترش نہیں ہوتی اگر زرد آلو کھایا جاوے واجب ہے کہ اسکے بعد ایک گھونٹ مصطگی اور انیسون خواہ دو دو ہم شراب خالص میں یا انیسون مصطگی یا انیسون شہد ملاکر پیا جاے **طبیعت** دوسرے درجہ میں سرد و تر ہے اور اسکی گٹھلی کا تیل دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** جمع خلط اس سے پیدا ہوتی ہے اسمیں عفونت بہت جلد آتی ہے **اعضاے غذا** تقطیع اسکا پیاس میں سکون پیدا کرتا ہے زرد آلو معدہ کو بہ نسبت شفتالو کے زیادہ مناسب ہے اسی زرد آلو معدہ میں خراب نہیں ہوتا اور نہ جلدی ترش ہوتا ہے مگر ان چیزوں کے جو اسکے ضرر کو روکتی ہیں یہ ہے کہ اسکے بعد انیسون اور مصطگی پیوے یا نبیذ زبیب میں ملاکر پیئیں اور سرد مزاج والوں کیواسطے خالص شہد میں **اعضاے نفض** اسکی گٹھلی کا تیل بواسیر کو فائدہ کرتا ہے حمیات تیز کو پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جلدی متعفن ہو جاتی ہے مگر حمیات حادہ کو نہایت درجہ نفع کرتی ہے

**موز** بضم میم و سکون واو آخر میں زاے معجمہ ہے ترجمہ اسکا کیلہ ہے **خواص** بہت کم غذا پیدا کرتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے اور زیادہ کیلہ کا استعمال سدہ پیدا کرتا ہے اور صفرا اور بلغم کی زیادتی کرتا ہے جیسا جسکا مزاج ہو **اعضاے صدر** حلق کی اور کی سوزش کو نفع کرتا ہے **اعضاے غذا** معدہ پر گرانی لاتا ہے اور زیادہ کا کھانا معدہ پر بہت بوجھ ڈالتا ہے واجب ہے کہ اسکے کھانے کے بعد گرم مزاج کا آدمی سکنجبین بزوری اور سرد مزاج کا آدمی شہد کا استعمال کرے **اعضاے نفض** منی کو زیادہ کرتا ہے اور گردہ کو موافق ہوتا ہے اور ادرار بول کرتا ہے

**مخ** بضم میم وخاے معجمہ دہ ہڈی کے مغز کو اور مطلق بھیجہ کو کہتے ہیں **اختیار** بہت بہتر مغز بھیجہ گاؤ کا ہے اور اونٹ کا مغز اسکے بعد ہرن کا مغز اسکے بعد بکری کا اسکے بعد بھیڑ جیسے پہاڑی نر بکروں کے اور شیران خصوصاً نر قسم انکی انکے بھیجے میں بہت خشکی ہوتی ہے اور بھیجا خواہ مغز استخوان اطراف حیوانات کا چکنا ہوتا ہے **افعال و خواص** مسخن ہے ملین ہے جالی ہے غذاے کثیر اس سے پیدا ہوتی ہے اگر ہضم ہو جاے اور اورام و شور صلابات اور تحجر کیواسطے اچھی چیز ہے اور جو مغز استخوان مثل مغز گوسالہ و اونٹ کے ہو وہ ایسا نہیں ہے جیسے پہاڑی گوزن اور پہاڑی نر کا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ اقسام مغز استخوان کے خشک ہوتے ہیں بعض کچھ خوبی نہیں ہے **اعضاے غذا** معدہ کو کثافت پیدا کرتا ہے اور اشتہا کو زائل کرتا ہے

ہوتا ہے جب کہ اسکو مصالح گرم اور خوشبو کی چیزون کے ہمراہ تناول کرین **اعضائے نفض** جو مغز استخوان کی عمدہ قسم ہے وہ رحم کے فرزجہ مین استعمال کیجاتی ہے پس رحم کی صلابت کو مفید ہوتی ہے مسموم کہا گیا ہے کہ مغز استخوان شتر مرغ ان پر ملنے سے ہوا میں اُڑنے سے بچاتا ہے

**مری** بفتح میم و کسرہ راے مشددا آخر مین یاے حطی ہے فارسی اسکی آبکامہ ہے **ماہیت** اور **طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم خشک ہے ابن ماسویہ کہتا ہے کہ مچھلی سے جو مری بنائی جاتی ہے اسکی گرمی و خشکی کثیر ہے بہ نسبت اس مری کے جو جو سے بنائی جاے اور مین اس قول کی تصدیق نہین کرتا **افعال و خواص** اخلاط غلیظ مین جلا پیدا کرتی ہے اور جو مین ہے رطوبت کو بخشتی ہے اور اسمین قبض ہے تنقیہ بلغم کی قوت ہے **زینت** نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **جراح و قروح** جن قروح مین عفونت ہو انکے واسطے اچھی چیز ہے۔ اور جو مری مچھلی و نمکین گوشت سے بنائی جاے جراحت خبیثہ کے پھیلنے کو روکتی ہے **آلات مفاصل** کولے کے درد اور عرق النسا کو مفید ہے **اعضائے چشم** چیچک کے ابتداے زمانہ مین بطور سرمہ کے آنکھ مین لگائی جاتی ہے پس آنکھ مین دانہ پڑنے کو منع کرتی ہے **اعضائے غذا** رطوبت معدہ کو نفع کرتی ہے اور اندرونی اعضا مین جو رطوبات ہون انکو نکال دیتی ہے **اعضائے نفض** قولنج کے حقنہ مین پڑتی ہے خصوصاً جو حقنہ خراش امعا کیواسطے تیار کیا جاے **سموم** حیوانات کے کاٹنے کو خصوصاً دیوانے کتے کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہے بسبب اسکی تیزی کے

**نسیج** یہ ایک قسم کی گاڑھی شراب ہے **اعضائے نفس و صدر** سینہ کے رطوبات نکالنے کو معین ہوتی ہے اور وہ شراب خشخاش جسکا دیا قوزا نام ہے اسمین اسی فائدہ کیواسطے داخل کیجاتی ہے **اعضائے نفض** درد گردہ اور درد مثانہ کو مفید ہے

**مصل** بفتح میم و صاد مہملہ آخر مین لام ہے دوغ بھی کہتے ہین **خواص** سوداوی مادہ کی رگون کیواسطے خراب چیز ہے اور جب فربہ گوشت کے ساتھ تلا جاے کسیقدر اسکی اصلاح ہوجاتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے مضر ہے **اعضائے نفض** مقعد کے واسطے مضر ہے۔

## حرف نون

جن دواؤن کی ابتدا حرف نون سے ہے انکا بیان

**نرجس** بفتح نون و سکون راے مہملہ و کسرہ جیم آخر مین سین ہے **خواص** بیخ نرگس کھود کر نکالی جاتی ہے اندرون بدن سے مادہ کو جذب کرتی ہے اور تخفیف اور جلا پیدا کرتی ہے اور جرک وغیرہ کو دھو ڈالتی ہے روغن نرگس نا حال مثل چنبیلی کے تیل کے ہے لیکن ضعیف العمل ہے **زینت** بیخ نرگس کا تیتے وغیرہ کو بہنے کا لیتی ہے خصوصاً آرد شیلم اور شہد ملاکر اور نرگس کا جرم کلف اور بہق کی جلا کرتا ہے خصوصاً اسکی جڑ سرکہ ملاکر نرگس کی جڑ با لخورہ کو نفع کرتی ہے **اورام و بثور** نرگس کی جڑ شہد اور منٹر ملاکر ان دنبلون کو شگافتہ کردیتی ہے جنکا نشو و نما دشوار ہے اور جن مین نضج پیدا ہونا بدقت ہوتا ہے جیسے کہ اورام پیچھے بھی اسکی جڑ کا ضماد کیا جاتا ہے **جراح و قروح** جراحات کو خشک کردیتی ہے اور بیخ بھی انکو ملادیتی ہے یہانتک کہ اگر کوئی رودہ کٹ گیا ہو اسکو بھی ملادیتی ہے۔ اسکو بیسکر اور شہد ملاکر آگ سے جلے ہوئے مقام پر رکھتے ہین اور پٹھے کے جراحات پر اور ان قروح پر جو بہت گہرے ہون اور شہد اور منٹر ملاکر اسکا استعمال کیا جاے قروح کے چرک کا تنقیہ کرتی ہے **آلات مفاصل** روغن اسکا پٹھے کو نفع کرتا ہے جڑ اسکی پٹھے کے ورم پر اور پٹھے مین جو گرہ پڑجاتی ہے ان پر اور مفاصل کے درد پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے **اعضائے سر** سدہ ہاے دماغ کی تفتیح کرتی ہے اور جو درد سر رطوبت سے ہو اسکو اور سوداوی درد سر کو نفع کرتی ہے اسیطرح روغن اسکا اور یہ روغن بہت مناسب ہے درد سر کیواسطے جن لوگون کے سر مین حرارت ہو انکو اسکے استعمال سے درد سر ہوجاتا ہے **اعضائے صدر** روغن اسکا اورام سخت کی دوا اور اورام باردہ جو حجاب مین ہون انکی تحلیل کردیتا ہے جو جوہر اسکی مالش سینہ پر کیجاے **اعضائے غذا** بیخ نرگس اگر بعینہ کھالیجاے تو قے کو ہیجان مین لاتی ہے اسیطرح سلاقہ اسکا **اعضائے نفض** رحم اور مثانہ کے درد کو نفع کرتی ہے جب چار درہم زحم مع اس کے ہمراہ پلائی جاے جنین کا اسقاط کردیتی ہے زندہ بچہ ہو یا مردہ۔ روغن اسکا منہ کو رحم کے کھولدیتا ہے اور رحم کے درد کو فائدہ کرتی ہے

**ناردین** سنبل کے بیان مین ذکر کیا گیا ہے کہ ناردین سنبل رومی کو کہتے ہین

**نیل** ایک قسم اسکی بستانی ہوتی ہے اور ایک قسم جنگلی صحرائی ہوتی ہے یہ بھی نیل کا فعل کرتی ہے جو بستانی کرتی ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور نزوف کو منع کرتی ہے اور بستانی قسم نیل کی تجفیف قوی بدون لذع کے کرتی ہے اور جنگلی نیل مین حدت ہے اور اسکی تجفیف مین شدت ہے مواد کو اندرون بدن سے کھینچ لاتی ہے **زینت** کلف اور بہق کو صاف کردیتی ہے اور با لخورہ کو نفع کرتی ہے **اورام و بثور** جو ورم ڈھیلا ہو اسکو بٹھا دیتی ہے اور خراب خون کو نفع کرتی ہے جو سخت اعضا مین ہون اور خلاصہ یہ ہے کہ ہر ورم کو زمانہ ابتدائی مین نفع کرتی ہے اور نملہ و حمرہ کو بھی مفید ہے

ہے اور دوجہ ملاکر ان اورام پر استعمال کیجاتی **جراح و قروح** جو حرارت گرم سخت بدن
مین ہون انکو بقوت تخفیف انکی کے نفع کرتی ہے یہ خاصیت نیل بستانی کی ہے
اور جنگلی نیل مین تیزی کم ہے کر وہ متعفن قروح کیواسطے جید ہے اور عجیب فعل انمین کرتا
ہے اور نیل بستانی قروح کے علاج مین عمدہ ہے اسلیے کہ اسمین حدت کم ہے اور ردی
قروح کو نفع کرتا ہے اور شہد کے ہمراہ پیسکر آگ سے جلے ہوئے مقام پر اور چیتھڑے کے
جراحات پر لگایا جاتا ہے اور کانٹے کو بدن کے اندر سے نکال لیتا ہے خصوصاً اروشلیمی
**اعضائے نفس** لڑکون کی اس کھانسی کو جسکی شدت سے قے آجاتی ہے نفع کرتا
اور عصارہ اسکا بھی یہی اثر رکھتا ہے بچھیڑے کے قروح کو بھی مفید ہے خصوصاً جو خود روی
ہو اسکو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** طحال کو نفع کرتا ہے خصوصاً نیل صحرائی۔

**نسیرین** بفتح نون و سکون سین مہملہ و کسرۂ مہملہ و سکون یائے تحتانیہ آخر مین
نون ہے جسکو ہندی مین سیوتی کہتے ہین **ماہیت** یہ مثل چنبیلی کے قوت مین ہے اور
اس سے زیادہ ضعیف ہے اور مثل نرگس کے ہے روغن اسکا قوت مین قریب روغن چنبیلی
کے ہے مگر اس سے اسکی قوت مین ضعف ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے
**افعال و خواص** جملہ اقسام سیوتی کے منقی ہین اور ملطف و پھول اسکا تلطیف مین
خصوصیت رکھتا ہے **آلات مفاصل** پٹھے کی برودت کو فائدہ کرتی ہے
**اعضائے سر** کان کے کیڑون کو قتل کرتی ہے اور کان کے گونجنے اور بھنبھنانے کو
نفع کرتی ہے دانتون کے درد کو مفید ہے اور جنگلی سیوتی پیسکر پیشانی پر لگائی جاتی ہے پس
درد سر کے بہت سے اصناف مین سکون پیدا کرتی ہے اور نتھنون مین جو سدے پڑ گئے
ہون انکی تفتیح کرتی ہے **اعضائے نفس** ورم حلق اور لوزتین کو نفع کرتی ہے
**اعضائے غذا** اچار دریجی اسکی جب پلائی جائے تو قے مین تسکین پیدا کرتی ہے اور
ہچکی بند کر دیتی ہے خصوصاً جنگلی سیوتی۔

**نمام** یہ وہی سیسنبر ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور مائل سپید رنگ
اسکی خشکی پہونچتی ہے جملہ عفونات کی مقاومت کرتی ہے کھانا کو روکتی ہے اور دور
کر دیتی ہے **زینت** جون کے اقسام کو قتل کرتی ہے **اورام** و دمبو اورام
سرد کو اور ورم بلغمی کو جسکی صلابت زیادہ ہو فائدہ کرتی ہے **اعضائے سر**
سرکہ مین جوش دیکر روغن گل ملاکر جب سر پر لگائی جائے نسیان کو فائدہ کرتی
ہے اسیطرح اختلاط ذہن اور لیثاغورس اور قرانیطس کو اور سرکہ مین جوش دیکر
ہمراہ روغن گل کے درد سر کیواسطے سر پر لگائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے اور صحرائی
نمام کی تری سر پر اور پیشانی پر درد سر کیواسطے لگائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے

**اعضائے غذا** ہچکی کو مفید ہے اگر کسی شربت کے ہمراہ پلائی جائے اور بیج
مین اسکے یہ قوت زیادہ ہے ورم جگر بارد کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض**
چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو نیز ماہ و جنین مردہ کو نکال دیتی ہے حیض
اور بول کا ادرار کرتی ہے خصوصاً وہ قسم جو زمین سنگلاخ مین پیدا ہوتی
ہے اگر کسی شراب کے ساتھ پلائی جائے تقطیر البول کو منع کرتی اور پتھری کو
نکال دیتی ہے شراب کے ہمراہ پلانے سے مروڑے کو بھی فائدہ کرتی **سموم**
زنبور کے کاٹے کیواسطے ضماد کیجاتی ہے اور وہ تمام جانور جو ڈنک سے کاٹتے ہین کے علاج مین۔

**نیلوفر** یہ لفظ معرب نیلوپل ہندی کا ہے **ماہیت** اکثر اوقات جالینوس
اسکا نام کرنب الماء رکھتا ہے اور بیج اسکا حب العروس نام رکھا گیا ہے جیسا
لوگ کہتے ہین اور اسمین اختلاف بھی ہے ہندی نیلوفر کی جڑ حکما مین سپید ہے
ہے اختیار زیادہ تر قوی وہی نیلوفر ہے جسکی جڑ سپید ہو کہ وہ سیاہ جڑ کے نیلوفر
سے زیادہ قوی ہوتا ہے اور بیج اسکا اسکے دانہ سے زیادہ تر قوی ہے **طبیعت** دوسرے
درجہ مین سرد تر ہے اور شربت نیلوفر مین حرارت بھی انکی قوت زیادہ ہے اور ہندی
نیلوفر کی طبیعت مثل طبیعت بیرونی کے ہے **خواص** شربت نیلوفر مین تلطیف
زیادہ ہے **زینت** نیلوفر کی جڑ پانی مین پیسکر بہق پر لگائی جاتی ہے خصوصاً اسکی
جڑ اور زفت ملاکر بالخورہ پر لگائی جاتی ہے خصوصاً نیلوفر سیاہ اور اسی کی سیاہ
جڑ **اورام و بثور** نیلوفر کی جڑ اورام گرم اور ورم طحال کو نفع کرتی ہے قروح تخم
نیلوفر اور بیج نیلوفر قروح کیواسطے استعمال کیجاتی ہے **اعضائے سر** نیند پیدا کرتا
ہے اور گرم درد سر جو صفراوی ہو اسمین سکون پیدا کرتا ہے مگر ضعف بھی لاتا ہے **اعضائے
نفس** شربت نیلوفر اچھی دوا ہے کھانسی و خشونت کی **اعضائے غذا** اسکی جڑ ورم طحال
کو پلانے سے اور ضماد کرنے سے نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** احتلام یعنی نہانے کی حاجت
جو زیادہ ہو اسکو کم کر دیتا ہے اور قوت باہ کو توڑ دیتا ہے اگر ایک درم نیلوفر شربت خشخاش
ملاکر پلایا جائے اور منی کو منجمد کرتا ہے بسبب اس خاصیت کے جو اس مین ہے خصوصاً جڑ
نیلوفر کی اور اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہے اور عام قروح کو نیلوفر کی جڑ بطور ضماد کے
درد ہائے مثانہ کو فائدہ کرتا ہے نیلوفر کا بیج ہر ایک تدبیر اعضائے نفض کے زیادہ قوی
ہوتا ہے انکے نزف حیض کو بھی روکتا ہے اور زرد نیلوفر کی جڑ اور بیج اسکا اگر دودھ کے ہمراہ
چند مرتبہ پیا جائے سیلان رطوبت زخم جو کہنہ ہو گیا ہو اسکو نفع کرتا ہے اور شربت اسکا
نرمی شکم پیدا کرتا ہے **حمیات** شربت نیلوفر حمیات حادہ مین حرارت کا نقطہ بجھا کرتا ہے

**نعناع** بفتح نون و سکون عین مہملہ جسکو فارسی مین ہزار اسپا کہتے ہین پودینہ

کی عمدہ قسم ہے طبیعت دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اسمین رطوبت فضلیہ ہے خواص اسمین قوت مسخنہ قابضہ ہے نعناع نہایت لطیف ہے ان بقولات میں جو کھائی جاتی ہے اس سے زیادہ لطافت جوہر کسی ساگ میں نہیں ہے اگر نعناع کی گڈیان دودھ میں ڈالدیجائیں پھٹنے نپائے گا اگر نعناع کا عصارہ سرکہ ملاکر پیا جاوے اندرونی اعضا سے جو خون کا سیلان ہو اسکو روکدیگا اورام دبول آرد جو کے ہمراہ دبیلات کا ضماد ہے اور فودنج اسکی برابر نہیں کرسکتا ہے اسلیے کہ فودنج میں عفوصت نہیں ہے اور تحلیل اور تسخین اور تخفیف مفرط ہے جو ایذا دیتی ہے اعضائے سر پیشانی پر اسکا ضماد درد سر کیواسطے کیا جاتا ہے خصوصاً آرد جو کے ہمراہ زبان کی خشونت کیواسطے اسکی زبان پر مالش کرتے ہیں پس خشونت دور ہوجاتی ہے عصارہ اسکا ماء العسل ملاکر کان میں اسطے درد کے ٹپکایا جاتا ہے اعضائے صدر خون جو اوپر اور نیچے کے اعضا سے جاری ہو اسکو روکدیتا ہے پستان میں جو خون بستہ ہوگیا ہو یا اسکے بستہ ہونیکا خوف ہو اسکا ضماد اسکی بستگی کو منع کرتا ہے ورم پستان میں سکون پیدا کرتا ہے اعضائے غذا معدہ کی تقویت کرتا ہے اور معدہ کو گرم کردیتا ہے ہضم کو بڑھاتا ہے ہچکی میں سکون پیدا کرتا ہے قے بلغمی کو روکتا ہے یرقان کو نفع کرتا ہے خصوصاً شربت نعناع اعضائے نفض باہ [illegible] ہوتا ہے بسبب اس نفخ کے جو اسمین ہے بوجہ بستانی ہونیکے اور وہ نفخ فودنج میں نہیں ہے بسبب اسکے کہ اوعیہ منی کو سخت مضبوط کردیتا ہے کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور اگر قبل جماع اسکا حمول کیا جاوے عورت کے حاملہ ہونیکو منع کریگا اور اگر اسکی چند گڈیان انار دانہ کے ہمراہ پی جائیں ہیضہ میں سکون پیدا کرے گا - سموم دیوانے کتے کے کاٹے کو مفید ہے خصوصاً بیج اسکا -

**نار مشک** بعض لوگ کہتے ہیں کہ ناگیسر ہی ہے ماہیت شگوفا و پوست اور بوندی کے شکل کی چیز ہوتی ہے مشابہ بسباسہ کے بلکہ اسکی رنگت میں سرخی کمتر ہے زردی غالب ہے خوشبو ہے تھوڑا سا کھٹھا پن بھی اسمین ہے قریب ناردین کے قوت میں ہے اسکو نانخشت کہتے ہین **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** لطیف اور محلل ہے **اعضائے غذا** معدہ بارد اور جگر بارد کے واسطے اچھی چیز ہے منفعت اس کی سنبل الطیب کی سی ہے ابدال بدل اسکا چہارم وزن اسکے زنجبیل اور نصف وزن اسکے پستہ اور چھٹا حصہ اسکے وزن کا سنبل الطیب ہے -

**نخالہ** بضم نون گیہون کی بھوسی کو کہتے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** اسمین جلا ہے اور تلئین اور تنقیہ زیادہ ہے لیکن مسکن کو ان ادویہ مین نہیں پہونچتی ہے اور بلغم اور ریاح کی تحلیل کرتی ہے **اورام و بثور** پرانے سرکہ کے ہمراہ ابتدائے ورم گرم پر لگائی جاتی ہے اور شراب ملاکر ورم گرم پستان پر لگائی جاتی ہے بلغمی اور ریحی اورام کے مادہ کو پاشان کردیتی ہے **جراحات و قروح** پرانا سرکہ ملاکر گرما گرم ان قروح پر لگائی جاتی ہے جو ترکھجلی سے پڑگئے ہوں **اعضائے نفس و صدر** سینہ کو نرم کرتی ہے بسبب اسکے کہ اسمین جلا ہے خصوصاً اگر اسکا حریرہ شکر اور روغن بادام ملاکر پیا جاوے شراب میں بھگوکر اگر استعمال کیجائے ورم پستان کو مفید ہے **اعضائے نفض** امعا کی تحریک کرتی ہے دفع کرنے اور نکال دینے پر اس چیز کے جو امعا میں موجود ہو اور حریرہ اسکا جسوقت پیا جاوے شکم کو نرم کرتا ہے **سموم** بچھو اور سانپ کے کاٹے کو نفع کرتی ہے بطور ضماد کے -

**نشارہ** بضم نون و فتح شین معجمہ آخر میں راے مہملہ کے بعد ہاے ہوز ہے ہندی میں یعنی چھیلن اور برادہ کو کہتے ہین **طبیعت** جس درخت کا چھیلن ہے اسی کے خواص اسمین ہوتے ہین سڑا ہوا چھیلن منقی ہے اور اسمین تحلیل اور تجفیف بھی ہے اگر درخت کے کھوکھلے مین بھرا ہوا ہو **جراحات و قروح** سڑی ہوئی لکڑی کا چھیلن یا برادہ جراحات کا اندمال کرتا ہے خصوصاً وہ برادہ جو ایسے درخت پر ہو جسکی خاصیت مین قبض ہے جیسے بعض اقسام شوکت کے یعنے جھڑ جھاڑیون مین کانٹے ہوتے ہین بعد اسکے اسی برادہ کو اسکے ہموزن افسنتین ملاکر شراب مین بھگوکر جلائین اور پیس ڈالین اس ترکیب کے بعد اگر اسکو قروح خبیثہ پر چھڑکین نفع کریگا

**نشا** بفتح نون و شین معجمہ جسکو نشاستہ کہتے ہین **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد خشک ہے **خواص** اسمین تقویت اور تلئین ہے واجب ہے کہ پہلے نشاستہ کو حب بنایا جاوے سہ چند پانی مین جوش دین **زینت** زعفران ملاکر چہائین پر لگانے سے اسکو دور کردیتا ہے **قروح** انکا اندمال کرتا ہے اور انکو درست کردیتا ہے **اعضائے چشم** جمیع قسم کا سیلان مواد جو آنکھ کی طرف ہو اسکو روکتا ہے **اعضائے نفس و صدر** سینہ کو نرم کرتا ہے اور جو حریرہ وغیرہ اس سے بنایا جاوے اسکا پینا سینہ پر نزلہ گرنیکو منع کرتا ہے **اعضائے نفض** تنہا نشاستہ اور مسور ملاکر بھی قبض پیدا کرتا ہے اور اسہال صفراوی کو منع کرتا ہے -

**نرتیقس** بفتح نون و سکون راے مہملہ و کسر تاے قرشت و سکون یاے حطی و ضم قاف سین مہملہ **ماہیت** یہ دوا گرم ہے اور اسکی جوف مین [illegible] جو بڑا قبض کرنیوالا ہے اور زیت کے ہمراہ پسینہ کا ادرار کرتا ہے اعضائے سر

دونوں تخصوں میں جب اسکو میسر یعنی نکٹے میں تکسیر کو بند کردیتا ہے اعضائے
نفس و صدر مغز اسکا جو تازہ ہو جو رطوبت وغیرہ سینہ میں جمع ہوتی ہے اسکو کھوک
اور کھنکھار کے ذریعہ سے نکالدیتا ہے اعضائے نفض مغز اسکا اسہال کرنے کو
بند کردیتا ہے سموم جب شراب میں اسکو ملا لیا جاوے سانپ کے کاٹے کو فائدہ کرتا ہے
نانخواہ جسکو اجوائن کہتے ہیں ماہیت اسمیں تھوڑی سی تلخی اور سوزش ہے
اختیار زیادہ نافع اور مفید بیج اسکا ہے بہ نسبت جملہ اجزاء اس نبات کے
طبیعت تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے افعال و خواص سدوں کی تفتیح
کرتی ہے اور اس میں تخفیف کے ہمراہ تلطیف بھی ہے زینت جوؤں کا کھونا اور بدن
پر اسکا طلا کرنا رنگ زرد کردیتا ہے اور یہ بہق اور برص میں بھی پڑتی ہے شہد میں
پیسکر اسکا ضماد سرخ لیچھن پر جو خون کا داغ ہے لگایا جاتا ہے کسی مقام پر چوٹ
لگنے سے اعضائے نفس سینہ سے جو بلغم اور پیپ آتی ہے اسکو روکتی ہے اور
الٹی پلٹی سانس آنیکو بھی منع کرتی ہے اعضائے غذا معدہ کو رطوبت کے
بھیگ جانیسے منع کرتی ہے اور متلی میں سکون پیدا کرتی ہے سرد جگر اور سرد
معدہ کی اچھی دوا ہے اعضائے نفض شراب کے ساتھ پلائی جاتی ہے تب
ادرار کرتی ہے حبس بول کو دور کرتی ہے اور پتھری کو نکالتی ہے اور مختصر
ہوکر اجوائن گردہ اور مثانہ کو پاک صاف کردیتی ہے اور ریاح کو اور مروڑ کو
فائدہ کرتی ہے رحم کو اسکی دھونی اور تنقیح ملا کردیجاتی ہے پس اسکا تنقیہ کردیتی ہے
حمیات عفنہ کو مفید ہے سموم جوشاندہ اسکا بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر ڈالا جاتا
ہے پس وہیں سکون پیدا کردیتی ہے اور ہوام کے کاٹنے کیواسطے پلائی جاتی ہے
نطرون یہ وہی بورہ ارمنی ہے جسکا بیان اوپر ہوچکا ہے۔
نورہ بضم نون و فتح واو و رائے مہملہ جسکو ہندی میں چونہ کہتے ہیں ماہیت
جتنے اجسام پتھر کے اقسام سے ہیں یا اینٹ اور ٹھیکرے کے اقسام سے ہیں انکو
جلاکر خاک بنتی ہے اسی کو چونہ کہتے ہیں جس چونہ کو پانی نہ پہونچا ہو وہ احتراق
پیدا کرتا ہے اور آہک آب رسیدہ اگر دو تین دن بجھا ہوا رہے اب اسکی سوزش
دور ہوجاتی ہے بلکہ فقط گرمی پیدا کرتا ہے آہک مغسول گرمی سردی میں معتدل
ہے اور خشک ہے خواص نفث الدم کو قطع کرتا ہے اور دھویا ہوا چونہ تجفیف بدون
لذع کرتا ہے چونہ کو جب روغن یا چربی وغیرہ میں جوش دیں قروح میں نفع پیدا کرنیکا ہو
گوشت زائد کو سڑا کر بہادیگا دھویا ہوا چونہ زخموں کا اندمال کرتا ہے اور آگ سے جلنے کو بہت فائدہ کرتا ہے
نرشیان دارو ماہیت اسکی مجھے گمان ہے کہ اہل عرب کے لفظ میں تصحیف
کی ہے یعنی لفظ کو غلط کردیا ہے اصل میں یہ لفظ برسیان دارو بفتح بائے موحدہ
ہے نون اسکے سرے پر نہیں ہے اور یہ دوا عصی الراعی ہے۔
نخل بفتح نون و سکون خائے معجمہ یہ چھوہارے کا درخت ہے اور تمام اجزاء
اسکے قابض ہیں اور اسکا ثمر کے لغت میں بیان ہوچکا ہے۔
نشادر بضم نون اسکو ہندی میں نوسادر کہتے ہیں اختیار عمدہ قسم سلو
کی پیالی ہے جسکا رنگ صاف چمکتا ہوا مثل بلور کے ہو طبیعت آخر
درجہ میں گرم خشک ہے افعال و خواص لطف ہے غلیظ چیز کو تحلیل دیتی ہے
اعضائے چشم آنکھ میں سپیدی پڑ جاتی ہے اسکو مفید ہے اعضائے نفض
جو تنگ ہوگیا ہو اسکو کھولدیتا ہے اور خوانیق کو فائدہ کرتا ہے سم قمری یہ ہے کہ جو بیچ
نوشادر محلول آنکھ کے سخت سخت امراض کو مفید ہوچکا ہے
ہو اور ضعف بصارت جو غلبہ برودت سے عارض ہوا ہو اسقدر کہ بالکل
نہ دیکھتا ہو اسکو بھی دور کرتا ہے طریقہ اسکے حل کرنیکا یہ ہے کہ [illegible] کر شخص
اسکا ڈورے سے باندھ دیں پھر اسکا لحاظ رہے کہ زیادہ تر زرد ہوجاتا ہے
کم سے کم تہائی خالی رہے پھر اسکو کھولتے ہوئے پانی میں دو پہر کو لٹکادیں پھر جوش
دیں کہ محلول ہوجاسکے بعد اسکے کثافت اور سیل نیچے بیٹھ جاتی ہے اور صاف پانی
وہی بکار آمد ہے سلائی ٹوبو کر آنکھ میں لگایا جاتا ہے اور جسقدر [illegible] ہو
نحاس بضم نون و فتح حائے حطی آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں تانبا کہتے ہیں
ماہیت ایک قسم تانبے کی سرخی مائل بزردی ہوتی ہے جسکو قبرسی کہتے ہیں
یہ قسم بہت عمدہ ہے اور ایک قسم نہایت سرخ ہوتی ہے اور ایک قسم سرخ مائل بسیاہی
ہوتی ہے اور ایک قسم نحاس کی وہ ہے جسکو طالیقون کہتے ہیں جلا ہوا تانبا بہت تیز
ہوتا ہے اسمیں قبض بھی ہے کہ زبان کو پکڑتا ہے جب اسکو ترکیب خاص سے دھو ڈالیں
گیا اچھی طرح ہو گئی نرم اجساد میں بیڑی ڈالنے کی اور بدن دھوئے ہوئے سخت
اجسام کیواسطے بھی اثر کرتی ہے اختیار زہرہ نحاس یعنی وہ چیز جو بطور پھول
کے اوپر آجاتی ہے نہایت لطیف ہے کہ تانبے سے اسکی لطافت زیادہ ہے طبیعت
جلا ہوا تانبا قبض اور حدت رکھتا ہے اور اندمال بھی پیدا کرتا ہے ایک جھوٹی بات
یہ بھی لوگ کہتے ہیں کہ اگر طالیقون نامی تانبے کے چمچے سے بال اکھاڑے جاویں
دوبارہ بال اگنے کو منع کرتا ہے زینت بالوں کو سیاہ کردیتا ہے جراح قروح
جن قروح کا مادہ خبیث ہے اور دوڑتا پھیلتا ہے انکو مندمل کردیتا ہے اور انکے
کے پھیلنے کو روکتا ہے گوشت زائد کو سڑا کر بہا دیتا ہے اور دھویا ہوا تانبے کا

کشتہ جراحات کو مندمل کرتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر اسکو شہد ملا کر طلا کریں جو قروح کہ سخت ہیں اور منخرین میں جنکی بابت بعض نے تجربہ کیا ہو گئی ہیں اور ابدان سخت میں وہ قروح پڑ گئے ہیں انکو درست کرتا ہے اعضاے چشم بصارت کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کی صلابت کو نفع کرتا ہے اعضاے غذا اگر بھڑ [illegible] سے جو ایک شراب گل سرخ اور شہد سے بنائی جاتی ہے پلایا جائے زرد آب کو دستوں کی طرف سے نکال دیتا ہے اور اگر جریرے پر اسکے [illegible] تو ہرج نہیں لاتا ہے مقدار شربت ڈیڑھ مثقال تک ہے جو ہوتے سمات [illegible] ہر قسم کی زہر [illegible] ایذا کے نکال دیتا ہے [illegible] برتنوں میں کوئی ایسی چیز نہ [illegible] ہو جیسے روغن کے اقسام اور گوشت کے اقسام اور گرم چیز اور میٹھی چیز اور ایسے برتنوں سے [illegible] چیز اسکی [illegible] رکھی ہوئی ہو کھانا اچھا ہے اسلیے کہ یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ تانبے میں سے پیدا کرتی ہیں جس سے زنگار بن جاتا ہے اور زنگار زہر قاتل ہے

نفط بفتح نون و سکون فا آخر میں طاے مہملہ ہو ماہیت سپید قسم اسکی ہر شخص پہچانتا ہے اور سیاہ قسم اسکی وہ صاف قار [illegible] وغیرہ کی ہو طبیعت چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے افعال و خواص لطیف بہت زیادہ ہے اور خصوصاً جو نفط سپید وہ محلل ہے [illegible] دیتی ہے [illegible] کرتی ہے آلات مفاصل [illegible] اعضاے [illegible] اسکو نفط سیاہ اور نفط سپید دونوں فایدہ کرتی ہیں اعضاے نفس و صدر ہے اور پرانی کھانسی کو مفید ہے اسطرح پر کہ تھوڑی سی مقدار اسکی آب گرم ملا کر پلائی جاتی ہے اعضاے نفض [illegible] اور ریاح کو تسکین دیتی ہے اور جب [illegible] اسکا [illegible] رکھا جائے چھوٹے کیڑوں کو پیٹ کے قتل کرتا ہے خصوصاً نفط سیاہ اور ہر ایک قسم نفط کی بول حیض کو ادرار کرتی ہے اور ریاح مثانہ کو توڑ دیتی ہے اور رحم کی برودت کو سموم جمیع اقسام کی سمیت جو بچھو کے کاٹنے سے ہوتی ہے اسکو طلا کرنے سے فائدہ کرتی ہے

نبق بفتح نون و سکون بائے موحدہ آخر میں قاف ہو ہندی میں بیر کہتے ہیں طبیعت تر اور خشک بیر دونوں میں تخفیف و تلطیف ہے اور یہی دونوں اثر اس درخت کے تمام اجزا میں ہیں بیر کی لکڑی کے دھوئیں میں قبض شدید ہے افعال و خواص قابض ہے خصوصاً پسا ہوا آٹا اسکا زینت بالوں کو گرنے سے منع کرتا ہے اور بالوں کو دراز کرتا ہے اور بالوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور پلکوں کو نرم کرتا ہے بیر کے درخت میں گوند ہوتا ہے جو باریک بیٹے کانٹے سے جو تمام بدن میں پڑ جاتے ہیں انکو خراز یعنی بقا کو دور کرتا ہے بالوں کو سرخ کر دیتا ہے اورام بیر کی پتی ورم گرم کو نرم کر دیتی ہے اور اسکی تحلیل کر دیتی ہے اعضاے سر بیر کے درخت کا گوند خراز یعنی بقا کو دور کر دیتا ہے اور جو طبیخ بیر کی اسکی پتی کو پانی میں جوش دیکر نہاتے ہیں اعضاے نفس بیر کی پتی [illegible] کو فائدہ کرتی ہے اور پھیپھڑے کے امراض کو اعضاے غذا بیر مقوی معدہ ہے اعضاے نفض [illegible] پیدا کرتا ہے اجزاے حیض کی کثرت وقت بے وقت ہو بے وقت دونوں کو نفع کرتا ہے اور قروح امعا کو خصوصاً بیر کا آٹا پسا ہوا اور جو اسہال بسبب ضعف معدہ کے ہو اسکو نفع کرتا ہے بیر کے درخت کی اجزاے باقی میں جوش دیکر حقنہ بھی کیا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے انھیں امراض کیواسطے اور سیلان رحم کیواسطے تازہ بیر کا حکم یہی ہے کہ جب [illegible] سے مشابہ ہوا ہی کی خاصیت [illegible] ہے اس لیے کہ مقدار معتدل اسکی اگر کھائی جائے قبض پیدا کرتی ہے اور مقدار [illegible]

نوی بفتح نون و فتح واو آخر میں الف مقصورہ ہے جسکو ہندی میں گٹھلی کہتے ہیں خواص اسمیں قبض اور تغریہ ہے قروح جلی ہوئی گٹھلی قروح خبیثہ کو نفع کرتی ہے اعضاے چشم گٹھلی کو جلا کر کجا لیتے ہیں اور [illegible] دھونے کے بعد سرمہ کے اجزا میں بدلے توتیا کے داخل کی جاتی ہے پلکوں کو خوشنما کر دیتی ہے اور بال پلکوں کے اوگا لاتی ہے اور ناردین کے ساتھ اور قروح چشم کیواسطے بھی اچھی دوا ہے اور میوؤں کے بال اوگانے کی بھی اسمیں خاصیت ہے -

نجم بفتح نون و سکون جیم جسکو گھاس [illegible] زبان میں [illegible] عربی میں نجم کہتے ہیں جنکی ہندی میں [illegible] جراحات جن زخموں سے خون جاری ہو اور نیز سیلان روکجاتی ہے اعضاے نفض جوشاندہ اسکا پتھر کو نکال دیتا ہے اور تخم اسکا ادرار [illegible] پیدا کرتا ہے [illegible] یہ ایک قسم ہے ایسی تیز زہریلی جسمیں [illegible] ہوتا ہے جسکا نام [illegible] رکھا گیا ہے خواص تخفیف اسکی قوی ہے کہ جسمیں حدت اور سوزش اور لذع نہیں ہوتی جس مقام سے کوئی رطوبت خون وغیرہ کی جاری ہو اسکا ضماد کیا جاتا ہے پس اسکو روک دیتی ہے اورام ورم و بثور و بلیلہ و خنازیر اور صلابات بلغمی و رستبھری پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے جراح و قروح اسکی جڑ کا جوشاندہ جن قروح کا مادہ پھیلتا ہے اسکو مفید ہے اور سرکہ میں جوش دیکر خشکی ہو دوا ہے اور [illegible] اور داخس یعنی بسبھری و تر کھجلی کو مفید ہے آلات مفاصل

مفاصل کے درد اور عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے اور رقیلہ کو پلانے اور ضماد کرنیسے مفید ہے **اعضائے سر** اسکی جڑ کا جوشاندہ اس انت کو مفید ہے جسمین دو ہوتا ہو جسوقت اسکی کلی کیجاے اور قلاع کو بھی فایدہ کرتا ہے تپی اسکی شراب کے ساتھ مرگی کو فائدہ کرتی ہے تیس دن برابر پلائی جاتی ہے **اعضائے نفس** خشونت حلق کیواسطے اسکے جوشاندہ سے غرغرہ کیا جاتا ہے اور اسکی جڑ کا عصارہ پھیپھڑے کے درد کی دوا ہے **اعضائے غذا** عصارہ اسکی جڑ کا درد جگر اور یرقان کو فائدہ کرتا ہے جب چند روز ہمراہ نمک و شہد کے مقدار تین اوقیہ پلایا جاے **اعضائے نفض** اسکی جڑ استسقا و رحم کے مرض اور باہ کو مفید ہے اسیطرح جوشاندہ اسکی جڑ کا **حمیات** تپی اسکی ریوند ملی کے ہمراہ یا ادرک شراب لترج کے ہمراہ چوتھیا بخار او باری کی تپ کے مفید ہے **سموم** عصارہ اسکی جڑ کا سم قاتل ہے

**نخاقم** بضم نون و فتح جاے حطی آخر میں میم ہے یہ ایک چڑیا کی قسم ہے بعض اطبا اسکے گوشت کی بہت تعریف کرتے ہیں **طبیعت** بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ اسکا گوشت گرم ہے اور دیکھا ہے طعام کو خوش آئیند کرتا ہے جسم کو قوی کرتا ہے اور اسکی اصلاح کر دیتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ قرہ گوشت گرم ہے اور غلیظ ہے منضم نہیں ہوتا ہے **اعضائے نفض** باہ کو زیادہ کرتا ہے

## حرف سین مہملہ

جو دوائیں حرف سین مہملہ سے شروع ہیں انکا بیان -

**سعد** بضم سین مہملہ و سکون عین و دال مہملہ جسکو ہندی میں ناگرموتھا کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک نبات کی جڑ ہے گرہ دار اور وہ نبات گندنا اور زرنباد کے بھی مشابہ ہوتی ہے مگر زیادہ پتلی اور لانبی ہے اور اکثر جڑ دمین ہوتی ہے عمدہ قسم اسکی گٹھیلی ہے کونی ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ ہندی ناگرموتھا استعمال کرنیسے بال اگ آتے ہیں اور بالونکو تراش ڈالتا ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو کثیف اور وزنی ہو اور مشکل سے ٹوٹے لکڑیان اسکی چھوٹی چھوٹی ہوں لوا اسکی معطر تیزی اسمیں زیادہ ہو **افعال و خواص** اسمیں تھوڑا سا قبض ہے اور تحفیف بدون لذع کے ہے اور تفتیح کی قوت ہے بیانتک کہ رگوں کے منھ کو کھول دیتا ہے ریاح کو منتشر کر دیتا ہے خون کو جلا دیتا ہے اور مرہموں میں داخل کیا جاتا ہے **زینت** رنگ کو خوشنما کر دیتا ہے نکہت کو پاکیزہ کرتا ہے اور ہندی ناگرموتھا جیسا لوگ کہتے ہیں بالونکو تراش ڈالتا ہے **اورام** و **بثور** دشوار ہے جنکے بند ہو

اندمال مظنون ہو ناگرموتھا انکا اندمال کر دیتا ہے جو بثور کہ منفذ یا دہ ہو اور جن میں مادہ سڑ رہا ہو اسکو اچھا کر دیتا ہے **آلات مفاصل** ناگرموتھا ہمراہ روغن حب الخضرا یعنی بن کے درد بیٹھک کو مفید ہے **ابیثم** کو مغیر ڈالتا ہے زیادہ استعمال ناگرموتھا کا جذام پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** ناک اور منھ کے زخمونکو فائدہ کرتا ہے اور قلاع اور متعفن زخم لثہ یعنی مسوڑھے کے ڈھیلے ہونیکو فائدہ کرتا ہے اور قوت حافظہ بڑھاتا ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کو گرم کر دیتا ہے **اعضائے نفض** پیشاب کو نکالدیتا ہے اور حیض کو اور اور ادرار کرتا ہے حصاۃ اور تقطیر البول و ضعف مثانہ ہوا سکو بہت فائدہ کرتا ہے اور مثانہ کی برودت میں اسکی منفعت زیادہ ہے اور بیخ فحل کے ساتھ رحم کی برودت کو بھی بہت فایدہ کرتا ہے اور بواسیر کو نفع کرتا ہے **حمیات** عفونت سے جو تپیں پیدا ہوتی ہیں انکو فایدہ کرتا ہے -

**سندروس** بفتح سین و سکون نون و فتح دال و ضم را وا بعد دال مہملہ و سکون واو آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں چندروس کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک گوند ہے جسکا رنگ عقرانی مائل ہوتا ہے مشابہ کہربا کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ درخت ساج یعنے ساگوان کا گوند ہے **طبیعت** گرم و خشک ہے **افعال و خواص** اسمیں قبض ہے اور خون بند کرنیکی خاصیت ہے مگر کشتی لڑنے والے اسکا استعمال اسواسطے کرتے ہیں کہ ان کا نفس بڑھ جاتا ہے اور قوت کشتی بڑھتی ہے سانس پھولنے نہیں پاتا **زینت** اگر کوئی سی جگہ زیادہ گرم ہو تو اسکا ایک درم یعنے ساڑھے تین ماشہ ہمراہ سکنجبین اور بیاتی کے پلائی جاے **قروح** بواسیر کو خشک کرتا ہے جب اسکی دھونی دیجاوے **اعضائے سر** دانتونکے درد اور اسکا استعمال کوٹ کر منہ کی بیماری اور اسکی منفعت تسکین میں دانتونکے درد کی ہے جبکہ منہ میں دبایا ہو اور لگایا جاوے دوا ہیں جو مسوڑھے کی درستی کرتا ہے **اعضائے نفس** نفث الدم مثل کہربا کے مفید ہے اور نزف الدم کو روکتا ہے اور بوجہ رطوبت کے ہوا کی بوجہ تجفیف کے فائدہ کرتا ہے اسیواسطے کشتی گیر اسکا استعمال کرتے ہیں تاکہ ان کی سانس نہ پھولے **اعضائے غذا** آنتوں کے کیڑونکو ہلاک کر دیتا ہے اور بواسیر کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** اسہال کہنہ کو اور دھواں اسکا بواسیر کو زیادہ نفع کرتا ہے

**سطرخس** بفتح سین مہملہ و سکون را و فتح خاے معجمہ آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں کیل دارو اور دیسورا اور رنبل راج کہتے ہیں **ماہیت** اسکا نام ہراج ہے شکل اسکی یہ ہے کہ جیسے جڑوں کے ٹکڑے ٹکڑے باہم پیوستہ اور رشے ہوے اور

اون پر چھلکا دھرے ہوئے ہوتے ہین ایک قسم اسکی نر ہے اور ایک مادہ اور نر کی قسم قوت زیادہ ہی **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** تجفیف بدون لذع کے کرتا ہی اور اسمین تلخی اور قبض ہی **جراح** زخمون کا اندمال کرتا ہی **اعضاے نفض** چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو قتل کرتا ہی خصوصاً شراب العسل کے ہمراہ مقدار شربت اسکی چار مثقال ہی سقمونیا یا خربق طاقت ہے اسکے استعمال سے پہلے تھوڑی مقدار ترمس کی کھانی چاہیے اسطرح جیسی کہ بعضی عمل کرتا ہی **ساقوج** ذال اور جیم سے بڑھ دو آگیا ہی جسکو تیر کہتے ہین **ماہیت** قوت مین سنبل الطیب کے قریب ہی مگر اسمین نرمی زیادہ ہی یہ بیابان اور شاخین سنبل کی سی ہوتی ہین اور اسکا پھول کھلا یا ہوا ہوتا ہی ہند و ستان کے شہر و نمین پیدا ہوتا ہی ایسے مقامون پر جہان پانی جمع ہو کر سڑ جاتا ہی اور زمین اس مقام کی گرم ہوتی ہی سبز نباتت پانی کے اوپر اسطرح پڑ جاتی ہی جیسے وہ تپی جسکو عدس الماء کہتے ہین اور یہ پتی پانی کے اوپر نے لگاؤ ہوتی ہی کسی جڑسے اسکو تعلق نہین سبھی اس تپی پر اپنے پیچ اور اپکے ڈورا لپیٹ دیتے ہین اسی جگہ پر وہ خشک ہو جاتی ہی اکثر **بعض** لوگون نے یہ بھی توہم کیا ہی کہ یہ برگ ناردین ہندی ہی بسبب مشابہت اسکے ناردین سے قوت مین اسکے روغن مین اقحوان اور روغن زعفران کی قوت ہی مگر اسکا روغن قوی زیادہ ہی **اختیار** بہتر وہی پتہ ہی جو تازہ ہو اور سپید مائل ہو اور ریزہ ریزہ نہو بو اسکی لطیف ہو بوئی ناردین کی سی ہو اور جھومتی ہو زبان پر لگی ہی نمکین بیچ اور ڈھیلی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہی **خواص** جب یہ کپڑون کی تہ مین رکھدیا جاے جھینگر وغیرہ کیڑے نکلنے سے بچایگی **زینت** گر زبان کے نیچے رکھکر چوسین نکہت کو پاکیزہ کرتی ہی اور **رام و بثور** گلاب مین اسکو بکا کر ورم گرم پر بعد پیسنے کے لگاتے ہین اور تنہا سواے ورم گرم کے اور سب اورام کی اچھی دوا ہی **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو بہ نسبت ناردین کے زیادہ تر نفع کرتی ہی **اعضاے نفض** ادرار بول بہ نسبت ناردین کے زیادہ کرتی ہے **ابدال** بدل اسکا تالیسفر اور سنبل الطیب ہموزن اسکے ہے۔

**سولان** بفتح سین مہملہ و سکون واو **ماہیت** یہ دوا رومی ہی **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **خواص** جلد کو جلاتی ہی **اعضاے سر** جب چقندر کے پانی مین ایک تپی ملا کر اسکو ناک مین ٹپکائین تو سدے کو فائدہ کرتی ہی **اعضاے چشم** پلکون کے ورم کی تحلیل کرتی ہی جو بعید عہد گئی ہون اسکو مفید ہی اور جتنے ورم آنکھ کو عارض ہوتے ہین ان سب کو فائدہ کرتی ہے

**سمرو** بفتح سین و سکون رائے مہملہ آخر مین واو ہی **ماہیت** اسکے مزہ مین تیزی تھوڑی سی ہی اور حدت ہی اور تلخی بہت سی ہی اور پکھیا بین تلخی سے بھی زیادہ ہی اور حدت اسکی اسقدر ہی کہ اندر جلد کے گھس جاتی ہی اور قبض کو بدون لذع کے اندر پہونچاتی ہی اور تمام ادویہ مسخنہ کی اس بات مین مخالف ہی کہ یہ جذب نہین کرتی **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہی اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور بعض لوگون نے گمان کیا ہے کہ یہ بہت سرد ہے اور حکم کیا ہی کہ قوت اسکی مرکب ہی اور حرارت اسمین اتنی ہی کہ اسکی قوت قابضہ کو اعضا کے اندر تک پہونچا دیتی ہی **افعال و خواص** پتی اسکی اور پھل اسکا قابض ہی اور اسمین تحلیل کی قوت ہی جس سے رطوبات کی تحلیل کرتی ہی اور پھل اسکا اسکی تپی سے بہ اثر مین زیادہ قوی ہی اور اسمین چپٹا دینے کی بھی قوت ہے اور خون کی آمد کو بند کرتا ہی یہانتک کہ عفونت کو بھی دور کرتا ہی **جراح و قروح** تپی اسکی اور شاخین تپلی تپلی اور پھل اسکا جسوقت کہ یہ تر و تازہ ہون اور نرم ہون اون زخمونکا اندمال کرتے ہین جو سخت اعضا مین ہین اور نملہ اور حمرہ کو نفع کرتے ہین خصوصاً آرد جو کے ہمراہ **زینت** جسوقت سرکہ مین تر ملا کر اسکو جوش دیکر ورنا خون پر طلا کرین جو نشانات ناخونمین ہون انکو دور کردیتا ہی اور بال کو بھی سیاہ کر دیتا ہی **آلات مفاصل** جوز السرو اور سرو کی تپی بطور ضماد کے فتق کو مفید ہی اور آرد جو ملا کر حمرہ وغیرہ کو مفید ہی اور اعصاب کو قوی کردیتی ہی اور رقیلہ کو سکھا دیتی ہی جب بطور ضماد کے لگائی جاے جس مقام پر استرخا اور ڈھیلا پن آگیا ہو اسکو مضبوط اور قوی کردیتی ہی **اعضاے سر** جوز السرو کو ہمراہ انجیر کے جب نرم کوٹین اور ایک بتی بنا کر ناک مین رکھین جو گوشت زاید ناک مین بڑھ گیا ہو اسکو دور کر دیتی ہی جوشاندہ اسکا سرکہ مین بنا کر دانت کے درد مین سکون پیدا کرتا ہی **اعضاے نفس** جوز السرو ہمراہ شراب کے نفث الدم کو مفید ہی اور سانس کی دشواری سے آئیکو اور نفس انتصاب اور پرانی کھانسی کو اسیطرح جوشاندہ اسکا **اعضاے غذا** معدہ کی تقویت کرتا ہی اپنے قبض کیوجہ سے **اعضاے نفض** سرد کی تپی طلا نام شراب کے ہمراہ پلانے سے تقطیر بول کو نفع ہوتا ہی اور جو فضول بطرف مثانہ کے سیلان کرتے ہین انکو اور قروح امعا کو بھی مفید ہی **ابدال** نصف وزن اسکے پوست انار اور ہموزن اسکے اثر دسرنج سکا بدل ہے

**سقور دیون** یہ رومی اسقولوقندریون ہی **ماہیت** ثوم وحشی بہت چھوٹا ثوم بستانی سے ہوتا ہی اسمین پتیان ہوتی ہین ادر لانبی ڈالیان جن پر سپید پھول

اوراس کا پورا بیان ورم کے باب مین کیا گیا طبیعت چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** لطیف ہے مفتح ہے بہت جلا کرنیوالی ہے جراح و قروح بڑے بڑے زخم جنکا مادہ خبیث ہو انکا اندمال کردیتی ہے **آلات مفاصل** فسخ عضل کی دوائے جید ہے۔

**سک** بضم سین مہملہ و تشدید کاف **ماہیت** اصلی سک ہی ہے جو ایسی ہے جسکی ساخت عصارہ آملہ سے ہو لیکن چونکہ اسکا وجود نایاب ہے پس بعض آدمی اسکو مازوے خام اور خرمہ نارسیدہ سے بھی بناتے ہین جسطرح رامک کو بھی اسیطرح بنا لیتے ہین **طبیعت** خالص کی طبیعت پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے مقوی احشا ہے اور خوشبو سک مین تقطیع و تحلیل ہے **آلات مفاصل** گٹھیون کے درد کو مفید ہے **اعضاے نفض** بعضونکو خیال ہے کہ سک مطیب باہ کو زیادہ کرتی ہے اور طبیعت مین قبض پیدا کرتی ہے اور نزف کو نفع کرتی ہے

**سرطان نہری** جسکو ہندی مین کیکڑا کہتے ہین **خواص** کثیر الغذا ہے اور جو نمک کے ساتھ پکانیسے اسکی اصلاح ہوجاتی ہے اور کانسی کے پھال و رکانٹے وغیرہ کو بدن سے نکالتا ہے دریائی کیکڑا زیادہ لطیف ہے **زینت** خاکستر اسکی شقوق پاؤن کے پھٹ جانیکو فائدہ کرتی ہے اور جلا ہوا سرطان اور کلف کی دواؤن مین پڑتا ہے **اورام** سرطان نہری سخت اور درشت ورم کی تحلیل کرتا ہے جب سیر کھلاجاے۔ **اعضاے صدر** گوشت اسکا سل کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً مادہ خر کے دودھ کے ہمراہ شوربا اسکا بھی اسیطرح مفید ہے **اعضاے نفض** خاکستر اسکی شقاق مقعد کو مفید ہے **سموم** بچھو اور رتیلا کے کاٹنے کو ضماد کرنیسے اور کھانیسے فائدہ کرتا ہے اور خاکستر اسکی شہد ملاکر پلانیسے دیوانے کتے کے کاٹنے کو مفید ہے کبھی جنطیانا ملاکر اسکی ایک دوا بنائی جاتی ہے دیوانے کتے کے کاٹنے کیواسطے اور یہ دوا مشہور ہے اور اس معالجہ کی کیفیت باب سموم کتاب چہارم مین معلوم ہوگی یہ بھی گمان کیا گیا ہے کہ سرطان نہری مع بادروج کے جو قوت بچھو کے پاس کھاجاے بچھو مرجاتا ہے

**سرطان بحری** جسوقت ہم سرطان بحری کی لفظ بولیں اس سے مراد ہماری یہ نہین ہوتی ہے کہ کوئی قسم دریائی کیکڑہ کی کیون نہو بلکہ مراد اس سے ایک قسم خاص ہے جسکا بدن سخت مثل پتھر کے ہوتا ہے **خواص** یہ سرطان سوختہ تمام جلانیوالی دواؤن سے لطیف زیادہ ہے **زینت** جلا ہوا سرطان دانتونمین جلا پیدا کرتا ہے اور کلف اور خشونت کو دور کرتا ہے **قروح** بخفیف قروح کرتا ہے اور ترکھجلی کو نفع کرتا ہے **اعضاے چشم** خون کی آمد کو بند کرتا ہے اور نمک ملاکر ناخونہ کو دور کرتا ہے اسکا ایک شیاف بناکر سبج ترخارش پلکونکی کھجلاتے ہین۔

**سدر** بکسر سین مہملہ و سکون دال مہملہ آخر مین راے مہملہ ہے جسکو بیر کا درخت کہتے ہین **ماہیت** اسکے احوال کا بیان ہمنے نبق کے لغت مین کردیا ہے۔

**سورنجان** بضم سین مہملہ و سکون واو و کسر راے مہملہ و سکون نون فتح جیم والف و نون جسکو ہندی مین برہری کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک جڑ ہے اسمین پھول سپید اور زرد ہوتا ہے اس پھول کی کلی کھلنے کا وہی زمانہ ہے جن دنون مین بہاری پھول کھلتے ہین اور اونچے اونچے ٹیلونکی کیاری چمکتی ہین تھی اسکی زمین پر پھیلتی ہے **اختیار** اچھی قسم وہی ہے جو اندر و باہر سپید ہو توڑ اسکا سخت ہو اور سرخ و سیاہ دونون قسم خراب ہین **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے اسمین رطوبت فضلیہ ہے بعضون نے خیال کیا ہے کہ سپید قسم مین حرارت لطیف ہے اور دیگر اقسام مین حرارت قوی ہے اسلیے کہ اگر قوی حرارت ہوتی تو دست نہ لاتا اور لوگونکا یہ خیال ہے کہ اگر یہ گرم ہوتا قروح مین لذع پیدا کرتا حالانکہ اسمین لذع یقیناً نہین ہے پھر دوسری جماعت نے کہا ہے کہ اسمین حرارت زیادہ ہے **خواص** اسمین قوت مسہلہ ہے ہمراہ قبض کے **جراح** سپید قسم اسکی جراحات کہنہ کی اچھی دوا ہے **آلات مفاصل** نقرس کو نفع کرتا ہے اور ضماد لگانیکے ساتھ ہی درد میں سکون پیدا کرتا ہے اور اگر اسکا ضماد بکثرت لگایا جاے ورم کو سخت اور متحجر کردیتا ہے یہ بہت مفید تریاق ہے تمام اوجاع مفاصل کیواسطے خصوصاً بروقت نزول اور تریلے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے کہ اسکو ضعیف کردیتا ہے اور سرخ اور سیاہ دونون قسم سورنجان کی دواے مسہل کو معدہ مین حبس کردیتی ہین اور آفت عظیم بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہین **اعضاے نفض** اسمین قوت مسہلہ ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے خصوصاً ہمراہ زنجبیل و فودنج اور زیرہ کے **سموم** سرخ اور سیاہ سورنجان سم قاتل ہے **ابدال** اسکا بدل وجع مفاصل مین ہموزن اسکے مہندی کی پتی اور نصف وزن اسکا مقل ازرق ہے

**سراج قطرب** یہ ایک نبات قریب زوفا کے ہے **اختیار** استعمال کے قابل دوا مین ثمر اسکا ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے یہ طبیعت تخم کی ہے اور خود یہ نبات آخر دوم مین گرم ہے **خواص** مفتح ہے اور غالب سدے اوپر قبض کی قوت ہے منخرف کو بند کردیتی ہے کسی مقام کا کیون نہو قروح کو مندمل کرتی ہے **اعضاے سر** جب اسکا ضماد کیاجاتا ہے نملہ کو بند

کر دیتا ہے اعضائے نفس نفث الدم کو منع کرتا ہے اعضائے نفض حقنہ کرنیسے امعاکے قروح کو نفع کرتا ہے۔

**سلخ الحیۃ** سانپ کی کینچل کو کہتے ہین اسکا بیان حیہ کے لغت مین ہوچکا ہے **ساد اوران** دوسرے درجہ مین سرد ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** خون کی آمد کو بند کر دیتا ہے **زینت** بالون کے انتشار کو بنظر اپنی خاصیت کے منع کرتا ہے **ابدال** بدل اسکا ہموزن فیلزہرج اور تہائی اسکے تنکی ہے۔

**سوسن** بیخ سوسن جسکو ایرسا کہتے ہین اسکا بیان اوپر ہوچکا ہے اب یہ سوسن بستانی اسمین ارضیت لطیف ہے جسنے تلخی کا اکتساب کیا ہے اور اسمین مائیت معتدل مزاج بھی ہے **طبیعت** سوسن سپید بستانی جو بنام سوسن آزاد مشہور ہے دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور صحرائی ایرسا مین تسخین اور تجفیف زیادہ ہے **خواص** بیخ سوسن مین جلا زیادہ ہے اور تجفیف باعتدال کرتی ہے اور روغن میں اسکے لطافت زیادہ ہے اسلیے کہ پھول اسکا زیادہ لطیف ہے اور روغن اسکے پھول کا تحلیل اور تلیین کی قوت بشدت رکھتا ہے اور کوئی خوشبو اسمین ٹپ ہے یا نہ ٹپ سے اور ایرسا ان تمام خواص مین اقوی ہے اور باینہمہ اوصاف کے قابض بھی ہے اور اس سے اقسام ورد اور عفونات کو شفا حاصل ہوتی ہے **زینت** کلف اور نمش کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً جڑ اسکی اور چہرہ کو پاک کرتی ہے دھونی کے ذریعے اور اسمین چمک پیدا کرتی ہے اور اسکی بدنمائی کو دور کر دیتی ہے اور رام و ثبور اگر سوسن کی پتی اور بیخ کو نرم نرم کوٹ کر شراب کے ساتھ ضماد تیار کرین اور چہرہ پر رکھین فایدہ کریگا اسیطرح یہی ضماد اور رام طلغیہ جو خام ہون اور ترکھجلی پر جسمین قرحہ پڑ گئے ہون اور پیڑیون کے اقسام پر اور سعفہ پر رکھنے سے فایدہ کرتا ہے خصوصاً اگر اسمین ادہوائین ملائی جائین **جراح و قروح** بیخ سوسن گرم پانی کی جلنے کو فائدہ کرتی ہے اسلیے کہ مجفف ہے اور تجفیف کے ہمراہ جلا کی قوت بھی اسمین باعتدال ہے اور اسیطرح سوسن کی پتی جوش دیکر اور مانند مانع خم کا بھی کرتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسکا استعمال روغن گل کے ساتھ ہو ایرسا وغیرہ کا عصارہ سرکہ اور شہد کو پانی مین ملا کر تانبے کے برتن مین جوش دیا جاتا ہے پرانے قروح کیواسطے اور زخمون کیواسطے لگتی سوسن بستانی سب دواؤن سے اچھی ہے واسطے گرم پانی سے جلجانے کے۔ **آلات مفاصل** پٹھے کے کٹ جانے کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضائے سر** جوشاندہ سوسن کی جڑ کا بنا کر اسکے دانتون کے درد کیواسطے کلی کیجاتی ہے خصوصاً صحرائی قسم سوسن کی اور روغن اسکا سر کے قروح کو موافق ہے اور رطوبتی سر مین اور ٹپتی ہے اسکو فایدہ کرتا ہے اور اگر کان مین ٹپکایا جائے کان کے گونجنے مین سکون پیدا کریگا **اعضائے نفس** بیخ سوسن نفس انتصاب کو مفید ہے خصوصاً وہ بیخ سوسن جسکا ایرسا نام ہے **اعضائے غذا** طحال کو فائدہ کرتی ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے خصوصاً اسکا روغن **اعضائے نفض** روغن اسکا محلل ہے منفج ہے صلابت رحم کو نرم کر دیتا ہے ملا یا جائے خواہ اسکی مالش کیجائے اسیطرح سوسن کی جڑ اگر روغن گل مین جوش دیجائے اور امراض رحم مین سوسن دوائے بے نظیر ہے اور اسیطرح روغن ایرسا او رجنین کا اخراج کر دیتی ہے اور مرثوطہ کو نفع کرتی ہے اگر سوسن کی جڑ تنہا سرکہ مین جوش دیجائے خواہ بزنا بنج اور گیہون کا آٹا ملا کر سرکہ مین جوش دیجائے اسکا استعمال و نشیمن کے اورام گرم کو ٹھہرا دیتا ہے اور ان کی شدت مین سکون پیدا کرتا ہے۔ اگر روغن سوسن بقدر ڈیڑھ اوقیہ جو برابر سوا چار تولہ کے تخمیناً ہے تناول کرین دست لائیگا اور جن لوگونکو صفراوی ایلاوس کا مرض ہوان کو فایدہ کریگا روغن ایرسا بواسیر کے منھ کو کھول دیتا ہے اور اسیطرح سوسن کی جڑ کسی قسم کی ہو سموم ہوام کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے خصوصاً اسکا عصارہ شراب سوسن اور سوسن کے بیج کا پلانا تمام اقسام کے نیش کے زہرون کی دوا ہے روغن اسکا تریاق کشنیزہ اور بھنگ اور خطر کا ہے۔

**سعتر** بفتح سین و سکون عین مہملہ و فتح تاے فوقانیہ آخر مین رائے مہملہ ہے **ماہیت** سعتر قوت مین مثل حاشا کے ہے اور شراب سکی مثل شراب حاشا کے ہے **اختیار** زیادہ قوی سعتر صحرائی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** محلل ہے ریاح وغیرہ کو پھیلا دیتی ہے ملطف ہے **آلات مفاصل** دونون کولون کے درد کو فایدہ کرتی ہے **اعضائے سر** سعتر کے چبانے سے دانت کے درد مین آرام ہوجاتا ہے اور جو مسوڑھا ڈھیلا ہو گیا ہے اسکو اپنی قوت محرقہ سے اچھا کر دیتی ہے **اعضائے نفس و صدر** روغن اسکا سینہ اور پھیپھڑے کو فایدہ کرتا ہے **اعضائے غذا** جگر اور معدہ کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** بول اور خون کا ادرار کرتی ہے اور چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو خارج کر دیتی ہے۔

**سیسالیوس** جسکو کاشم رومی بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ انجدان رومی ہے اور انجدان کے مشابہ بھی ہے لیکن پتی اسکی کسیقدر لانبی ہوتی ہے اور سپیدی اسکی اسپر غالب ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** محلل ہے ملطف ہے ریاح وغیرہ کو پھیلا دیتی ہے اور اسیطرح جڑ اسکی اور بیج اسکا درد دماے اعضا کے

باطنی کو سکون پیدا کرتا ہی بلغم جامد کو پگھلا دیتا ہی جانوروں کو جب کھلائی
جاتی ہی تو بچے زیادہ دیتے ہیں۔ شراب میں داخل کر کے جب اسکو پیتے ہیں تو اُسکے
ضرر کو منع کرتی ہی خصوصاً سفر کی سردی جو مسافروں کو پہونچتی ہی خصوصاً اسکا گوند
اور **آلات مفاصل** پٹھے کے درد کو کسی قسم کا کیوں نہو مفید ہی **اعضاے سر**
مرگی کو بہت مفید ہی۔ **اعضاے نفس** ضیق صدر ربو اور عسر نفس و انتصاب
اور سرفہ کہنہ کو مفید ہی خصوصاً اسکی جڑ اور بیخ دونوں بیاکنی استعمال کئے
جائیں جب اسکی جڑ پیسکر شہد میں گوندھیں اور بطور لعوق کے چاٹیں سینہ کی رطوبات
لزجت کو پاک کر دیتی ہی **اعضاے غذا** نفخ کی تحلیل کرتی ہی اور ریاح کے
درد میں سکون پیدا کرتی ہی اور بالخصوص خصوصاً اسکی جڑ طعام کو ہضم کر دیتی
اور معدہ کیواسطے اچھی دوا ہی **اعضاے نفض** نفخ ریحی کی تحلیل کرتی
ہی اور ولادت کی آسانی کا فایدہ تمام حیوانات کو دیتی ہی عسر بول کو دور کرتی
ہی تمام اقسام درد کو زائل کرتی ہی اختناق رحم کی دوا ہی اندرونی احشا
کے درد کو نفع کرتی ہی عصارہ اس نبات کی ہری ٹہنی کا اور بیخ اسکا اگر
تر و تازہ ہو جب بقدر تین اولوسات جو برابر ڈیڑھ ماشہ کے ہی ہمراہ میفختج کے
دوس دن تک پیا جاوے تو درد گردہ کو زائل کر دیتا ہی سیاسیوس نے لکھا ہی کہ ہر ایک قسم کو مفید ہی

**سوس** بضم سین و سکون واو جسکی جڑ کو ہندی میں ملٹھی کہتے ہیں **طبیعت**
جڑ اسکی جسکو ملٹھی کہتے ہیں معتدل ہی بلکہ اگر اسکی طبیعت کا میلان کسی طرف
خیال کیا جاے مائل بحرارت اور رطوبت ہوگی **اورام و بثور** عصارہ اسکا
بسہری پر ٹپکایا جاتا ہی اور اسیطرح جڑ اسکی **جراح** عصارہ اسکا زخم کو
فایدہ کرتا ہی **اعضاے چشم** جڑ اسکی ناخونہ کو مفید ہی اور عصارہ اسکا اس
ناخونہ میں زیادہ قوی ہی **اعضاے نفس** قصبہ ریہ کو نرم کر دیتی ہی اور اسکا
تنقیہ کرتی ہی اور ریہ حلق کو نفع کرتا ہی آواز کو صاف کرتی ہی اور عصارہ اسکا
اون فوائد سے زیادہ قوت رکھتا ہی **اعضاے غذا** پیاس میں سکون
پیدا کرتی ہی بسبب اپنی رطوبت کے اور اسیطرح التہاب معدہ کو مفید ہی
**اعضاے نفض** پیشاب کی جلن کو مفید ہی اور گردہ و مثانہ کے قروح
کو اور جرب مثانہ کو فایدہ کرتی ہی **حمیات** پرانی تپون کو فایدہ کرتی ہی

**سرنج** بضم سین و فتح راے مہملہ جسکو ہندی میں سیندور کہتے ہیں **ماہیت**
اسرنج کی قوت سے اسکی قوت قریب ہی بلکہ اس سے زیادہ قوی ہی **طبیعت**
سرد خشک ہی **خواص** قابض ہی اسمیں برودت پیدا کی ہی مگر لطافت میں اسکا سے
بہت زیادہ ہی جملہ اقسام کے نزف کو روکتا ہی **جراح و قروح** زخموں میں
داخل کر کے آگ جلنے سے مقام پر رکھا جاتا ہی **اعضاے نفض** نزف الدم کو بقوت منع کرتا ہی

**سقمونیا** بضم سین و سکون قاف و ضم میم جس کو محمودہ بھی کہتے ہیں۔

**ماہیت** یہ عصارہ ایک قسم کے بیل کا ہے جسکی قوت تیس برس تک باقی رہتی
اختیار جلا ریہ جلا کنندہ اور کبود مائل بسپیدی جیسے سیپ کا ٹکڑا ہوتا ہے
ہو جاے پانی میں جلد گھل جاتی ہو اور گھلنے کے بعد پانی کو مثل دودھ کے کر دے بہتر
اسکا استعمال یہ ہی کہ سیب میں بریان کر کے اور آب کرفس ملا کر تاکہ اسکا ضرر جاتا رہے
اور جو مغانی قسم اسکی نہایت خراب ہی کبھی اصلاح سقمونیا کی اسطرح پر کیجاتی ہی
کہ سقمونیا کو ایک چھوٹے سے سیب میں رکھکر آٹے کی روٹی میں اس سیب کو پکاتے ہیں
اور اسیطرح اسکو بریان کرتے ہیں اور یہ بھی اسکی اصلاح ہی کہ انیسون اور ورد ملا کر اور
روغن بادام سے چرب کریں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک اور گرمی اسکی بہت زیادہ
ہی **خواص** اسمیں جلا اور تحلیل کی قوت ہی اور رہ اور چکنائی کی دھونی زینت ... 
صاف کرتی ہی **جراح و قروح** جب شہد اور زیت میں پکاکر زخموں پر اسکا ضماد
کیا جاے ان کی تحلیل کر دیتی ہی **بثور** سرکہ ملاکر اس کھجلی پر لگائی جاتی ہی جسمیں
قرحے پڑ گئے ہوں **آلات مفاصل** سرکہ اور آٹا ملاکر وجع مفاصل اور کولنج
کے درد پر لگائی جاتی ہی **اعضاے سر** جڑ اسکی اور اسکی جڑ کا عصارہ پیانہ درد کو
پر سرکہ اور روغن گل ملاکر لگایا جاتا ہی اور خود سقمونیا کو اگر سرکہ اور روغن گل
ملاکر اس شخص کے سر پر لگائیں جسکو پرانا درد سر ہو فوراً شفا ہوگی **اعضاے صدر**
قلب کو ایذا دیتی ہی **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو بہت مضر ہے اور اسکی
شدت بریان کرنے سے اور تخم کرفس ملانے سے ٹوٹ جاتی ہی سقمونیا کرب و تشنگی
پیدا کرتی ہی اور اشتہاے طعام کو ساقط کرتی ہی اور پیاس کی بھڑک پیدا کرتی
ہی **اعضاے نفض** صفرا کا بقوت اسہال کرتی ہی اور اختلاف سے شہروں
کے اسکا فعل بھی مختلف ہوتا ہی یہانتک کہ بعض نے بعض کتب اطبا میں جو مطالعہ
کیا ہی کہ اسکی مقدار شربت وزن کثیر سے تجویز کی ہی اسکا معرب ہے اسقاط
کیواسطے اسکا حمول کیا جاتا ہی۔ بیخ اسکے درخت کی اگر ایک درہم جو تخمیناً
ساڑھے تین ماشہ ہوئی پلائی جاے اسہال مرہ اور بلغم کرتی ہی بعض طبیبوں
نے بیان کیا ہی کہ سقمونیا جسوقت مقدار زائد سے کھلائی جاے جو تنفس ...
ہی پہلے قبض کرتی ہی بعد اسکے کرب و تشنگی پیدا کرتی ہی اور ٹھنڈا پسینہ نکلتا ہی بعد
اسکے کبھی تو ایسا ہوتا ہی کہ بار بار دست آنے لگتے ہیں اور یہ اسہال آدمی کو قتل

کرتا ہے۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ پرانی سقمونیا کی جبوقت مقدار تحلیل تمام کیجاے
اور ادرار کریگی دست نہ لائے گی پلانا سقمونیا کا ایلوے کے ساتھ اس غرض کو کم
کر دیتا ہے اسیطرح تر مسل و نمک اور ان بزور کے ساتھ جو خوشبو ہین جب کسی
کپڑے مین رکھکر اسکا حمول کیا جاے جنین کو قتل کرتی ہے سموم تجیوے کے کاٹنے
کو پلانے اور لگانے دونون طرح سے نفع کرتی ہے۔

**سکبینج** بفتح سین و سکون کاف و کسر باء موحدہ و سکون یاے تحتانیہ و فتح نون
و جیم جسکو ہندی مین گندا بیروزہ کہتے ہین **ماہیت** یہ ایسے درخت کا گوند ہے جو رخت
مین نہ فایدہ نہیں بلکہ اسکے گوندہی مین منفعت ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیروزہ
کی ایک قسم ہوتی ہے جو صورت بدل کر سکبینج ہو جاتی ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہے
جو زیادہ کثیف ہو یعنے اسکے اجزا سمٹے ہوے یکجا ہون اور صاف ہو اندر سے اسکے
سرخی کی جھلک پیدا ہو اور باہر سے سپید ہی کل ہو پانی مین جلدی گھلے جسطرح
بیروزہ ملی ہوئی جلد گھلتی ہے اگرچہ مشابہ سپید بیروزہ کے ہو اچھی قسم سکبینج کی
اصفہانی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے دوسرے درجہ مین خشک ہے
**خواص عمل** ہے ملطف ہے ملح ہو پراگندہ کرتی ہے سخن ہے جالی ہے **آلات مفاصل**
فالج کو نفع کرتی ہے اور مفصل یعنے جوڑ اور جوڑون کے اوتار یعنے رودون کے چٹک
یعنے پھٹ جانے کو نفع کرتی ہے اور جو مادہ دونون کولون مین ہو اسکو حقنہ کرکے
ت اور پلانے سے ہمراہ دستون کے نکالدیتی ہے اسیطرح اور اقسام وجع مفاصل کے
جو بارد ہون **اعضاے سر** درد سر بارد اور ریح کو دور کر دیتی ہے مرگی کو فائدہ
کرتی ہے **اعضاے چشم** تاریکی چشم کو بطور سرمہ لگانیکے دور کر دیتی ہے اور پلکونکے
موٹے ہو جانیکو اور ان نشانات کو جو آنکھ مین پڑ گئے ہون سکبینج نہایت عمدہ
دوا ہے پانی اتر آنے کی آنکھ مین اگر ... کے ہمراہ سکبینج کو پیسکر شیرہ چشم بنا کر لگائین
اسکو دور کر دیگی۔ **اعضاے صدر** سینہ کے درد اور پہلو کے درد کو فایدہ کرتی
ہے اور پرانی کھانسی کو آب سداب ہری پتی سے نچوڑا گیا ہو اسمین ساڑھے تیرہ ماشہ
سکبینج ملاکے سو تنفس کیواسطے پلاتے ہین سکبینج سینہ کو بھی بقوت پاک کر دیتی
ہے اور جو اخلاط خام سینہ مین بھرے ہون انکو نکال دیتی ہے **اعضاے غذا**
استسقا کو مفید ہے اور زرد آب کو نکال دیتی ہے **اعضاے نفض** قولنج کو بطور
حقنہ کے اور بطور پلانیکے نفع کرتی ہے اور مروڑے کو بھی فایدہ کرتی ہے پتھری کو نکال
دیتی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے رحم کے اقسام درد کو فایدہ کرتی ہے اور ساگرا ارد حالے
کے ہمراہ پلائی جاے اور ادرار حیض کرتی ہے اور جنین کو قتل کرتی ہے قسم کو نرم کرتی ہے

اور یہ فعل اسکا بہ نرمی اور آسانی ہوتا ہے خلط بالزوجت کا اخراج کر دیتی ہے
حمیات دورہ سے جتنی تپین آتی ہین انکو نفع کرتی ہے سموم شرابی کرمونام
کے ڈنک مارنے کو فایدہ کرتی ہے اور جملہ اقسام کے زہر کو مفید ہے اسکا فعل
تریاقی بیروزہ کے فعل سے بہت تیز ہے اور کبھی بطور لطوخ کے بھی ان سب سموم کو مفید ہوتی ہے

**سقولوقندریون** - **ماہیت** اسکی کہتے ہین کہ یہ ایک ایسی گھانس ہے جو
سنگلاخ زمین مین پیدا ہوتی ہے جہان پر سایہ بہت ہو اور ایک قوم نے کہا ہے کہ
یہ قسم اقیل کی ہے اور یہی اسکے علاوہ اسکی نسبت کہا گیا ہے **طبیعت** پہلے درجہ
مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** لطیف ہے تحلیل ہے اسمین
زیادہ حرارت نہیں ہے **اعضاے غذا** طحال کو عجیب قسم کا نفع کرتی ہے
اور اگر ایسی سکنجبین کے ہمراہ تناول کیجاوے جسمین اسکی پتی کو چالیس دن
تک بدل بدل کر سرکہ مین جوش دیا ہو مراد یہ ہے کہ پتی چالیس دن بدل بدل
کر اسی سرکہ مین جوش دیجاے پھر اسکی سکنجبین تیار کیجاوے ورم طحال کو
بالکل دور کر دیگی ہچکی اور یرقان کو بھی نفع کرتی ہے **اعضاے النفض** گردہ اور مثانہ
کی پتھر یکو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر عورت کے بدن مین تعلیق کرین حاملہ ہونیکو منع کریگی

**سعالی العظم** سین مہملہ و فتح عین مہملہ والف ولام مکسورہ کے جسکو خشبۃ السعال
بھی کہتے ہین جسکے معنے یہ ہوے کہ کھانسی کی لکڑی **ماہیت** یہ مرکب ہے جوہر گرم
اور جوہر مائی سے **طبیعت** گرم ہے اور تیزی اسمین باعتدال ہے۔
**اورام و بثور** تینی کی دبیلات کو شگافتہ کرتی ہے اور تحلیل انکی زمانہ ابتدا
مین کرتی ہے اور تازہ پتی ایسے ورم مین نضج پیدا کرتی ہے جو نضج نہ پاتے ہون **جراح
و قروح** تازہ پتی اسکی اور خارش کو دور کرتی ہے جسمین قروح پڑگئے ہون **اعضاے
چشم** بصارت کو تیز کرنیوالی دوا و نیز اکحل کیجاتی ہے **اعضاے نفس** کہتے ہین کہ
نہایت مفید ہے کھانسی کو اور نفس انتصاب کو یہانتک کہ اسکی دھونی لینے سے بھی نفع ہوتا ہے

**سیسارون** یہ لکڑی اس درخت کی ہے جسمین کلونجی پیدا ہوتی ہے اسمین
تلخی اور قبض ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص**
اسمین تحلیل ہے اور متوسط سا قبض ہے **اعضاے غذا** اسکی جڑ کا جوشاندہ
معدہ کو فایدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** اسکی جڑ کا جوشاندہ ادرار کرتا ہے

**سیسنبر** بکسر سین مہملہ و سکون یا **ماہیت** یہ وہی قرۃ العین جسکو فارسی مین
کنگر آبی کہتے ہین ٹھہرے ہوے پانی مین مثل تالاب وغیرہ کے پیدا ہوتی ہے اور
اسمین عطریت ہے باب ثقاف مین اسکا پورا بیان کیا جائیگا۔

**اعضاے نفض** جوش کیا اور بے جوش دی ہوئی پتھری کو فائدہ کرتا ہی اور ادرار کرتا ہی اور ذوسنطاریا کو مفید ہے ۔

**سوقسطون** بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ حی العالم ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ ایک قسم کا سیب ہے جسمین بو نہین ہوتی اور بھی اقوال مختلف اسکی نسبت مین ہین اور یہ دو قسم کی ہوتی ہی ایک قسم اسکی صخری ہی جو سنگلاخ زمین مین پیدا ہوتی ہی اور دوسری غیر صخری ہی **طبیعت** غالب اسکی طبیعت پر سردی اور خشکی ہی اور اسمین ایک رطوبت گرم معتدل بھی ہی لیو اسمین کچھ نہین سیقدر شیرینی ہی لعاب کو کشش کرتی ہی دیگ مین جو گوشت کی بوٹیان الگ الگ پڑی ہون انکے اجزا اور ریشونکو یکجا کرکے گلا دیتی ہی **آلات مفاصل** جوشاندہ اسکا اعصاب و عضل کے بیچ مین خواہ کنارون پر جو کونگی کا صدمہ پہونچا ہو اسکو فایدہ کرتا ہی اور رطوبات کو گاڑھا کرکے گوشت بنجانے کی صورت مین کر دیتا ہی **اعضاے نفس** خشونت حلق کو فایدہ کرتا ہی اور نفث الدم کو منع کرتا ہی اور ماء العسل کے ہمراہ پھیپھڑے کو صاف کر دیتا ہی **اعضاے نفض** قروح امعا کو اور سحج یعنے خراش امعا کو اور فتق سامی اور گردون کے درد کو فایدہ کرتا ہے اور اجراے حیض کو بند کر دیتا ہے ۔

**سماق** سین کو ضمہ اور فتحہ دونون پڑھا گیا ہی آخر مین کاف ہی **ماہیت** یہ پھل دانہ دانہ سا ہوتا ہی ایک قسم اسکی خراسانی اور ایک قسم اسکی شامی ہے جو خراسانی سے چھوٹی ہوتی ہی سرخ رنگ مسور کی شکل پر آقاقیا اور گل سرخ جس کام مین آتا ہی یہ بھی اسی کام مین آتا ہی جسوقت پانی مین اسکو پکا ئینگے اور پھر اسکے قوام کو مثل شہد کے گاڑھا کر ڈالین وہی کام دیگا جو حضض یعنے رسوت کام دیتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد ہی اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہی مقوی ہی سدے پیدا کرتا ہی اور سرکہ اس سے زیادہ لطیف ہے نزف خون وغیرہ کو منع کرتا ہے یہانتک کہ ایک قوم نے کہا ہی کہ اسکا ٹکانا مانع نزف ہی صفرا کی ریزش جو احشاے اندرونی کی طرف ہو اسکو بھی روکتا ہی **زینت** دباغت کرنیوالے جس سماق کا استعمال کرتے ہین اسکا جوشاندہ بالون کو سیاہ کر دیتا ہی **اورام** چوٹ لگنے کے مقام پر اسکا ضماد کرتے ہین ورم نہین آنے دیتا ہی اور تیرگی جو چوٹ کے داغ پر آجاتی ہی اسکو منع کرتا ہی بسہری کو نفع کرتا ہی اور ورم کے بڑھنے کو روکتا ہی **جراح و قروح** مادہ خبیثہ کے پھیلنے کو منع کرتا ہی **آلات مفاصل** جوشاندہ کا اسکے نطول اس مقام پر کرتے ہین جو چوٹ لگنے سے کچل جاے پس ورم آنے نہین دیتا **اعضاے سر** کان مین چرک پڑنیکو منع کرتا ہی سماق کا گوندا اگر کرم خوردہ دانت کے گڑھے مین بھر دیا جاے درد کو ٹھہرا دیتا ہی **اعضاے غذا** معدہ کی دباغت کرتا ہی اور مقوی معدہ ہے پیاس مین سکون پیدا کرتا ہی اور ترش ہونیکی وجہ سے مشتہی بھی ہے یعنے اشتہا بڑھاتا ہی صفراوی متلی مین سکون پیدا کرتا ہی **اعضاے نفض** قابض ہی حیض کو بند کرتا ہی اور نزف رطوبات کو اور خراش امعا کو نفع کرتا ہی اور ذوسنطاریا اور سیلان رحم مین اور بواسیر مین اسکا حقنہ دیا جاتا ہے

**سلق** بکسر سین و سکون لام و قاف چقندر کو کہتے ہین **ماہیت** اسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک تو سیاہ ہی زیادہ سبز ہونیکی وجہ سے اور بھی مشہور ہی **طبیعت** بعضون کے نزدیک پہلے درجہ مین گرم خشک ہے اور حقیقت امر یہ مرکب القوی ہے اور بعضون کے نزدیک سرد ہی اور اسمین کچھ شک نہین ہی کہ اسکی جڑ مین طاقت ہے **افعال و خواص** چقندر مین بورقیت ہی جس سے تلطیف کرتا ہی اور اسمین تحلیل ہی اور تفتیح کی قوت بتھوے سے زیادہ ہی اور تلئین کی قوت ہی اور سیاہ چقندر مین قبض ہے خصوصاً مسور کے ہمراہ اور جو بورقیت اسمین ہے اسکی تحلیل کا اثر ہوتا ہی اور جو ارضیت اسمین ہے اس سے قبض پیدا ہوتا ہی چقندر کے تمام اقسام ردی الکیموس ہین اور تمام اقسام مین اسکی غذائیت کم ہی مثل اور بقولات کے **زینت** عصارہ اسکا اور جوشاندہ اسکی تی کا برودت سے جو بدن پھٹ گیا ہو اسکو فایدہ کرتا ہی اور بالخورہ کو مفید ہے اور کلف کو فایدہ کرتا ہی جسوقت اسکی تی کا ضماد کیا جاے کہ پہلے جھائین کو نطرون سے دھو ڈالین اور مسون کو اسکا نچوڑا ہوا پانی اوکھاڑ دیتا ہی اور جونکو قتل کرتا ہی **اورام و بثور** چقندر را وبالا ہوا بطور ضماد کے اورام پر لگایا جاتا ہی پس انکی تحلیل کر دیتا ہی اور انکے مادہ مین نضج پیدا کرتا ہی اور توثہ کو اسکا ضماد مفید ہے کہ انکی تحلیل کر دیتا ہی **جراح و قروح** برگ چقندر پکا کر آگ سے جلنے کی جگہ پر مفید ہے اور داد کے اقسام پر شہد کے ساتھ اسکا طلا کیا جاتا ہی **اعضاے سر** چقندر کے پانی کا ناس تلخی کرکے یعنے کلنگ کو ملا کر لیا جاتا ہی پس سعوط کو دور کرتا ہے اور ناک کے قروح کو فایدہ کرتا ہی چقندر کا پانی نیمگرم کان مین ٹپکایا جاتا ہے پس کان کے درد مین سکون پیدا کرتا ہی چقندر کے پانی سے جب سر کو دھوتے ہین سر کی بھوسی کو اڑا دیتا ہی **اعضاے غذا** چقندر کی جڑ معدہ کیواسطے خراب چیز ہی اور متلی پیدا کرتی ہی اور اکثر ضرر اسکی بورقیت سے ہوتا ہی جس سے

لذع کا اثر ظاہر ہوتا ہے کیونکہ یہی اسکا خاصہ بنتا ہے معدہ کو اولاً ترش سے متعفن
کر ڈالتا ہے کہ جو معدہ قوی مجتمع ہی میں لذع پیدا ہوتی ہے غذا چقندر کی
بہت تھوڑی بنتی ہے جگر کے سدون کی تفتیح ملوحت سے زیادہ کرتا ہے خصوصاً
رائی اور سرکہ ملاکر اسیطرح سدہ ہائے طحال کی تفتیح کرتا ہے دا جب ہو کہ
اسکو فری اور مصالح گرم کے ہمراہ تناول کریں **اعضائے نفض** کہتے ہیں
سیاہ چقندر کی ایک قسم ایسی ہے جو طبیعت میں بستگی پیدا کرتی ہے
خصوصاً مسور کے ہمراہ اسیطرح مرغ چقندر طبیعت میں ... ہمراہ
کے اور بیشک جملہ اقسام چقندر کے جس وقت ان پر شراب کا چھڑکا جاوے اور کھا
کر بطور آٹے کے پیس لیے جائیں قبض طبیعت پیدا کرینگے چقندر کا حقنہ اخراج
الثفل کیواسطے کیا جاتا ہے اور تمام اقسام اسکے نفخ اور قراقر اور مروڑ پیدا کرتے
ہیں جسوقت چقندر مصالح گرم اور مری کے ساتھ کھایا جاوے قولنج کی جھپٹی دوا ہے

**سداب** بضم سین مہملہ و فتح دال مشدد آخر میں بے ہے جسکو ... میں تکلی
کہتے ہیں **ماہیت** خشکی تکلی کی سیاہی حرمل سے زیادہ ہوتی ہے **اختیار** نہایت
اچھی انکی ہی قسم ہے جو بستانی ہے اور انجیر کے درخت کے پاس پیدا ہوتی ہو
**طبیعت** تر و تازہ سداب دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور سوکھ جانیکے
بعد تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور خشکی سداب خشک ہوجانیکے
بعد چوتھے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** مقطع و محلل ہے ریاح کو بہت
پھیلا دیتی ہے رگوں کا تنقیہ کر دیتی ہے قرحہ ڈالتی ہے **زینت** نطرون ملاکر ...
پر لگائی جاتی ہے اور مسوڑوں پر اور توث پر اور لہسن اور پیاز کی بو کھودیتی ہے
بالخورہ کو نفع کرتی ہے **اورام و بثور** سداب صحرائی کو خوب کوٹ کر نمک
ملاکر کسی مقام پر ضماد کریں اس جگہ ورم گرم پیدا کردیگی اور اگر حلق کے خنازیر
پر یا بغل کے خنازیر پر اسکا طلا کریں انکو تحلیل کردیگی اور گوندا اسکا اسبارہ
میں زیادہ تر قوی ہے **جراح و قروح** داد کے اقسام پر شہد اور گھی ملاکر
سداب لگائی جاتی ہے اور سرکہ اور سپیدہ ملاکر نملہ اور حمرہ پر اسکا لیپ لگاتے
ہیں دونوں ورم کہنہ کو زائل کردیتی ہے **آلات مفاصل** فالج اور عرق النسا
کو اور اوجاع مفاصل کو پلانے سے اور ضماد کرنے سے ہمراہ شہد کے نفع کرتی ہے
**اعضائے سر** لہسن اور پیاز کی بو کھودیتی ہے اور آٹے کے ہمراہ درد سر کہنہ
میں اسکا ضماد کیا جاتا ہے اور کبھی اسکا سعوط سرکہ کے ہمراہ ناک میں نکسیر کے بند کرنیکے
واسطے کیا جاتا ہے یعنی نکسیر کو روک دیتا ہے عصارہ اسکا جسکو انار کے چھلکے میں
گرم کیا ہو کان میں ٹپکایا جاتا ہے کان کی آلائش کو صاف کر دیتا ہے اور کان
کے درد اور طنین اور دودی میں سکون پیدا کرتا ہے اور کان کے کیڑوں کو قتل کر
ڈالتا ہے سر کے قروح پر اسکا طلا کیا جاتا ہے **اعضائے چشم** بصارت میں تیزی
پیدا کرتی ہے خصوصاً اسکا عصارہ رازیانہ کے عصارہ اور شہد کو ملاکر سرمہ کے
کے طور پر آنکھوں میں لگایا جاتا ہے یا کھایا جاوے کبھی سداب تر و تازہ کا ضماد آماس
آنکھ کے ہزبان پر لگایا جاتا ہے **اعضائے نفس و صدر** سداب تازہ کا جوشاندہ
خشک سویا کے ہمراہ درد سر اور عسر نفس کو نافع ہے بطریق شہادت ربیس حکیم
کے **اعضائے غذا** سداب کا ضماد انجیر ملاکر استسقاء کے لحمی پر لگایا جاتا ہے اور جس
شربت میں سداب کو جوش دیا ہو وہ کبھی پلایا جاتا ہے جب اسکے پھول کو
ایک درم سے لیکر دو درم تک باغمی ہچکی کے واسطے کھلائیں
فوراً ہچکی ٹھہر جائیگی سداب غذا کو بخوبی ہضم کر دیتی ہے
اور اشتہا بڑھاتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور طحال
کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** منی کو خشک کر دیتی ہے اور اسکی تقطیع
کرتی ہے اور شہوت کو ساقط کرتی ہے اور دونوں قسم اسکی بستگی طبیعت پیدا
کرتی ہیں اور مروڑے میں سکون پیدا کرتی ہیں اور زیت ملاکر اسکا حقنہ
درد ہائے قولنج کیواسطے کیا جاتا ہے اور شہد ملاکر قروح مقعد پر رکھی جاتی
ہے اور زیت کے ساتھ اسکو پکاکر چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے واسطے کھلاتے ہیں
سداب کی دونوں قسمیں فضول بلغمیہ ریاح ... کے نکال دیتی ہیں اسی
واسطے قبض شکم پیدا کرتی ہیں ۔ برگ خار کے ہمراہ سداب پیسکر ورم انثیین
پر لگاتے ہیں **حمیات** اسکے کھانے سے لرزہ جاتا رہتا ہے اور اسکے روغن
کی مالش کرنے سے **سموم** جملہ سموم کا مقابلہ کرتی ہے جس شخص کو خوف سموم
ہو جانیکا یا کسی جانور کے ڈنک مارنے کا ہو اسکو چاہیے کہ اسکی بیخ کو ایک
درہم معہ برگ سداب کے کسی شراب کے ہمراہ تناول کرے خصوصاً اگر انجیر اور اخروٹ
کے ساتھ کوٹ کر اسکو کھائیں زیادہ کھانا سداب صحرائی کا قاتل ہے ۔

**سقنقور** یہ دریائی نیل کی گوہ ہے مصر میں شکار کیجاتی ہے اور یہ بھی
گمان کرتے ہیں کہ تمساح صحرائی کا بچہ ہے **اختیار** بہتر اور مفید تر اس جانور
کے اعضا میں وہی چیزیں ہیں جو گردہ کے قریب نکالی جائیں **اعضائے
نفض** باہ کو اسقدر برانگیختہ کرتی ہے کہ بدن پلانے تریرہ کے اور مسور کے
آدمی کو تاب باقی نہیں رہتی ۔

سپستان بکسر سین جسکو ہندی میں لسوڑا کہتے ہیں طبیعت گویا معتدل ہے خواص ملین ہے اعضاے صدر سینہ اور حلق کی تلیین کرتا ہے اعضاے غذا پیاس میں تسکین دیتا ہے خصوصاً لسوڑا کا بیج ہمراہ سکنجبین کے اعضاے نفض شکم کو نرم کرتا ہے۔

سرمق جسکو ہندی میں بتھوا کہتے ہیں ماہیت یہ وہی قطف ہے طبیعت پہلے درجہ میں سرد ہے اور بعضوں کے نزدیک معتدل ہے۔

سام ابرص جسکو ہندی میں چھپکلی کہتے ہیں زینت ہے جو پیکان گڑ گیا ہو یا نکلہ کی نوک اسکو تحلیل کر بطور ضماد کے لگاتے ہیں پیکان اسکو باہر کھینچ لاتی ہے اور مسماری مسوں پر بھی اسیطرح لگاتی ہیں تو انکو اوکھاڑ دیتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر چھپکلی کو خشک کرکے زیت ملا کر گنج مو پر لگاوے بال اوگالاتی ہے خواص چھپکلی کا پیشاب ورخون لڑکون کے فتق کیواسطے عجیب النفع ہے اور جسوقت چھپکلی کو جوش دیکر اور اس میں لڑکے کو بٹھائیں کبھی چھپکلی کے پیشاب ورخون میں تھوڑی سی نشاستہ ملا کر لڑکے کے آمیزہ میں ٹپکاتے ہیں بس فتق کو بہت فایدہ کرتا ہے اعضاے سر کہتے ہیں کہ چھپکلی کا جگر اگلے دانتوں کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے سموم چھپکلی کا پیٹ پھاڑ کرکے بچھو کے کاٹنے کے مقام پہ رکھتے ہیں مترجم حکماے ہند کے تجربہ میں چھپکلی کا گوشت جذام کیواسطے نہایت مفید دوا ٹھہری ہے کہتے ہیں کہ ایک چھپکلی کی کپڑے میں لپیٹ کر ماش کی کھچڑی میں اسکو دم پخت کریں بعد اسکے اسی کھچڑی کو باہر پھینکدیں اور ہموزن کھچڑی کے گھی ملا کر مجذوم کو کھلادیں اور پانی کی جگہ پر جب پیاس لگے گھی پلاوین ایک دن اور نہایت تین دن میں تقلب ماہیت بدن کا ہو جاوے گا مجھکو بڑے بڑے آزمودہ کار اور معزز خاندان اطبا سے یہ دوا بہم پہونچی ہے مگر نحوست سمیت اس جانور کی بار امتحان تجربہ میں نہیں لی ہے

سلحفاۃ جسکو کچھوا کہتے ہیں اعضاے سر صحرائی کچھوے کا خون بقول بعض طبیبوں کے مرگی کو فایدہ کرتا ہے جب ناک کی طرف سے چڑھایا جائے کچھوے کا پتہ قلاع کو فایدہ کرتا ہے اور مرگی کے بیمار کے نتھنوں میں ٹپکایا جاتا ہے اعضاے نفس انڈا کچھوے کا لڑکوں کی کھانسی کو مفید ہے اور پتہ اسکا بطور لطوخ کے خناق پر لگایا جاتا ہے سموم صحرائی کچھوے کا پتہ کیڑے ہوام کے کاٹنے کو مفید ہے اور جس شخص نے توتیا یا کوئی زہر کھایا ہو اسکو بھی

سماقی بضم سین وفتح میم والف جسکو ہندی میں ٹپر کہتے ہیں آلات مفاصل

بیٹر کے گوشت کھانے سے تمدد اور تشنج پیدا ہونیکا خوف ہوتا ہے اس سبب سے کہ خربق کو کھاتی ہے اور فقط یہی سبب تشنج وغیرہ کا نہیں بلکہ سبب تشنج وغیرہ کا یہ ہے کہ بیٹر کے جوہر جسمانی میں بھی تحریک ہے اور مجھے گمان یہ ہے کہ بیٹر بسبب مناسبت مزاج کے اپنی غذا خربق تجویز کرتی ہے۔

سکر بضم سین وکاف بشد ومفتوح وراے مہملہ ہندی میں شکر اور بورا اور کھانڈ اور چینی بہت سے نام ہیں ماہیت گنا اور راکھ کی ماہیت بھی وہی ہے جو شکر کی ہے اور ان تمام میں کی قوت آپس میں شکر سے زیادہ ہے طبیعت تمام درجہ کی برودت اضافی شکر طبرزد میں ہے جسکو قند کہتے ہیں اور وہ تمام بطلوب قسم شکر کی ہے اور مجملی طبیعت اقسام شکر کی یہ ہے کہ درجہ اول میں گرم ہے اور رطوبت بھی اسمیں پہلے درجہ کی ہے اور جسقدر پرانی ہو مائل یبوست درجہ اول کی ہو گی خواص ملین ہے بہت جلا کرتی ہے فضول معدہ وغیرہ کو دھو ڈالتی ہے اور شکر سلیمانی میں تلیین زیادہ ہے خصوصاً قند میں بلکہ شیرہ پارسی اور شکر کی جلا اور تنقیہ میں شہد سے کم نہیں ہے اور جسقدر شکر پرانی ہو گی لطیف زیادہ ہو جاتی ہے اعضاے چشم مصری اور قند کی ڈلی جو مثل نخود کے بنائی جاوے اور آنکھ میں پھیری جاوے جالا ختم کرتی ہے اعضاے نفس وصدر سینہ کو نرم کرتی ہے اور خشونت سینہ کی دور کرتی ہے اعضاے غذا معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے سواے اس معدہ کے جسمیں صفرا پیدا ہوتا ہے کہ ایسے معدہ کو مضر ہے اسلیے کہ مستحیل بصفرا ہو جاتی ہے شکر تفتیح سدوں کی بھی کرتی ہے کسیقدر پیاس پیدا کرنیکی بھی اسمیں قوت ہے مگر نہ اتنی جتنی شہد میں ہے خصوصاً پرانی شکر میں پرانی شکر ایسا خون پیدا کرتی ہے جسمیں دردی ترچھٹ زیادہ ہوتی ہے اور معدہ کے بلغم کی جلا کرتی ہے گنے وغیرہ میں قے کرنے پر مدد دینے کی بھی قوت ہے اعضاے نفض دست لاتی ہے خصوصاً وہ اوکھ جسکی گرہ کے مقام پر مثل نمک کے کوئی چیز جم گئی ہو اور سکی شکر ضرور دست آور ہے شکر سلیمانی اور سرخ شکر میں تلیین کی قوت زیادہ ہے کبھی نفخ بھی کرتی ہے اور نفخ میں سکون پیدا کرتی ہے اور روغن بادام کے ہمراہ قولنج کو نفع کرتی ہے

سکر العشر۔ ماہیت اسکی یہ ہے کہ مدار کے درخت پر جمتی ہے مثل نمک کی کنکریوں کے اور اس میں شیرینی کے ہمراہ کسیقدر بکٹھاپن وتلخی بھی ہے ایک قسم اسکی یمانی اور سپید ہوتی ہے اور ایک قسم حجازی مائل بسیاہی ہوتی ہے۔

خواص تیزی جلا کرنیوالی ہے ہمراہ کسی قدر بکٹھاپن کے جو اسمیں ہے اعضاے چشم بصارت کو تیز کردیتی ہے اعضاے نفس پھیپھڑے کو مفید ہے اعضاے غذا انتی

کے دودھ کے ہمراہ استسقا کو نفع کرتی ہے اور یہ شکر مثل دیگر اقسام شکر کے پیاس
نہین پیدا کرتی ہے اسواسطے کہ شیرینی اسمین کم ہے اور معدہ اور جگر کیواسطے
بہت اچھی چیز ہے۔ **اعضاے نفض** گردہ اور مثانہ کو فایدہ کرتی ہے

**سمن** بفتح سین و سکون میم و نون جسکو ہندی مین گھی کہتے ہین یہ بعینہٖ وہی فعل
کرتا ہے جو مسکہ کرتا ہے نضج دینے مین اور ڈھیلا کرنے مین اعضا کے اور تلیین کے
مسکہ سے زیادہ گھی مین قوت ہے ناظر کتاب ہذا کو چاہیے کہ جو کچھ زبد کے لغت حرف
زاے معجمہ مین ہم لکھ چکے ہین اسکو پڑھ کر جو کچھ اب ہم لکھتے ہین یہان پر ٹھہراوے
**طبیعت** پہلے درجہ مین گرم تر ہے **خواص** منضج ہے محلل ہے اور یہ دونون فعل ایسے
ابدانمین کرتا ہے جو سختی اور نرمی مین متوسط ہین اور نرم ابدانمین اور سخت ابدانمین
یہ فعل اسکا نہین ہوتا **اورام و بثور** رادعہ مین ورم کے نضج پیدا کر دیتا ہے خصوصا
ان اورام مین جو کانون کے قریب ہوون اور پھر بالتخصیص لڑکے اور عورتون
کے اورام مین اور ایسا نضج سخت بدن کے اورام مین نہین کر سکتا **اعضاے سر**
اور اورام بیخ گوش نرم ابدان مین ہون انمین نضج پیدا کرتا ہے **اعضاے صدر** سینہ کو نرم
کر دیتا ہے اور جو فضول سینہ مین ہوون انکو نکال دیتا ہے خصوصا شہد اور شکر اور بادام
تلخ ملا کر **اعضاے نفض** بادام ملا کر کبھی طبیعت کو بستہ کر دیتا ہے بسبب سستی قوت کے
جو گھی مین ہے اور کبھی دست لاتا ہے **سموم** جتنے زہر کھانے مین آتے ہین سبکا تریاق ہے

**سنبل** بضم سین و سکون نون و ضم باے موحدہ **ماہیت** سنبل کی دو قسمین
ہین ایک سنبل الطیب جسکو بالچھڑ کہتے ہین اور سنبل العصافیر بھی ہے اور سنبل اردین
بھی اسی کو کہتے ہین اور سنبل رومی اور سنبل اقلیطی سنبل ہندی اور سوری سے زیادہ
ضعیف ہے جملہ خصال مین سواے خاصیت ادرار کے اور سنبل اقلیطی کی قوت
قریب سنبل سوری کے ہے اور درخت اسکا چھوٹا ہوتا ہے جسکو مع جڑ کے مٹی سمیت اوکھاڑ
لیتے ہین اور پھر مٹی سے اس لکڑی کو نکال لیتے ہین کبھی ایک اور نبات سے اسمین
میل بھی کر دیتے ہین جو اسی کے مطابق ہوتی ہے اور فرق دونون مین یہ ہے کہ
یہ نبات جسکا میل کیا جاتا ہے اسکی بو ناگوار ہوتی ہے اردین کی ایک قسم پہاڑی ہے
جسکی پتی مثل سم کے ہوتی ہے اور اسیطرح شاخین اسکی مگر شاخین زرد رنگ کی
ہوتی ہین جنمین کانٹے نہین ہوتے اور بہت سی جڑین جو شمار مین دو یا دو سے زیادہ
ہوتی ہین نہ اسمین ساق ہوتی ہے نہ پھل نہ پھول خفیتارو سقوریدوس کہتا ہے
کہ بہتر قسم سنبل الطیب کی وہی ہے جسمین بال بہت ہوون اور زردی مائل ہے جو
سنبل ناگر موتھ کے ہے اور چھوٹی سنبل کی قسم زبان کو کاٹتی یا چھیلتی ہے اور یہ بھی
قسم ہے جسکو سوری کہتے ہین اور سنبل ہندی کم زور اور طولانی ہوتی ہے اور
خوشہ اسمین زیادہ ہوتے ہین اور بیج اسکے پتلے ہوے اور بو اسکی کسیقدر ناگوار
ملنے سے جلدی ٹوٹ جاتی ہے اور تمام لیف یاون اسکی ملنے سے پاشان ہو جاتی ہے
ایک غبار سیاہ اس سے جھڑتا ہے جو مقدار مین زیادہ ہوتا ہے اور میل اسمین اسطرح
پر کیا جاتا ہے کہ پہلے اسکو گرم پانی مین بھگو کر جوش دیتے ہین پھر اثمد یعنے سنگ
سرمہ ملا کر بازارون مین فروخت کرتے ہین اسکے مصنوعی ہونے پر اسکی سپیدی
اور روکھا پن اور اسکا ضعف قوت اور قرہ اور بو کا کم ہونا دلالت کرتا ہے سنبل سیاہ
جو ہندی ہو سے بہتر ہے سرخ سنبل سے اور سنبل اردین کی بہتر قسم وہی ہے جو تازہ اور
پاکیزہ بو ہو جڑون کی اسمین کثرت ہو اور ریشہ اسکے بھرے ہوے ہوون اور ملنے
سے تر ولیدہ نہو جاوے جس سنبل الطیب کی ٹہنی مائل سپیدی ہو خصوصا اگر ٹہنی
کے بیچ مین سپیدی ہو وہ کسی کام کی نہین ہے علی الخصوص اسکی بو خراب ہو کیپ
کی سی سڑی ہوئی بو اسمین آتی ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے
درجہ مین خشک ہے **خواص** مفتح ہے محلل ہے اور سنبل ہندیمین قبض کی زیادتی ہے اور
حرارت کم ہے البتہ خفیف سی حرارت ہے پہلے جب بھگوئی جاتی ہے اور جو اثر اسمین پانی
کا چھوٹتا ہے اسکا مزہ پھیکا ہوتا ہے بعد اسکے اسمین گرمی اور تیزی مرچ کی سی پیدا
ہوتی ہے ایک قسم سنبل الطیب کی ایسی ہے کہ اسکا سفوف اگر چھڑکا جاے پسینہ کے زیادہ
آنیکو روکتا ہے وہی جو سنبل الطیب کی جڑ کے پاس نکلتی ہے ہاتھ دھونیکے واسطے بکار
آمد ہے اور خوشبو بھی ہوتی ہے اورام کی تحلیل کرتی ہے **اعضاے سر** نوازل کو منع
کرتی ہے اور دماغ کی مقوی ہے **اعضاے چشم** پپوٹون کی بارجھو پر پلکون کو جمادیتی ہے
جسوقت سرمون کے ادویہ مین داخل کیجاے یا اسکو پیسکر پلکون پر سلائی کو
پھیرین جسمین اٹی ہوئی سنبل الطیب بھی ہو سنبل اردین میرے گمان مین
اس اثر مین زیادہ قوت رکھتی ہے **اعضاے نفس و صدر** جملہ اقسام سنبل الطیب
کے خفقان کو فایدہ کرتے ہین اور سینہ اور پھیپھڑے کا تنقیہ کرتے ہین
اور اون اعضا کی طرف ریزش مواد کو روکتے ہین **اعضاے غذا** سدہ
ہاے جگر اور معدہ کی تفتیح کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور ہر ایک قسم
سنبل الطیب کی یرقان کو فایدہ کرتی ہے اور مواد کی ریزش کو بطرف معدہ
کے روکتی ہے اور معدہ کی لذع مین سکون پیدا کرتی ہے جسوقت کوئی قسم سنبل
کی ہمراہ شراب کے پی جاے طحال کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** ہر ایک قسم
سنبل کی ادرار کرتی ہے اور سنبل اقلیطی شراب مین زیادہ قوی ہے اسلیے کہ اسمین

سخونت زیادہ ہے اور قبض کمتر ہے سنبل الطیب کے جوشاندہ سے ورم رحم کو نفع ہوتا ہے اگر اسکے جوشاندہ مین آبزن کیا جاے اور گردہ کے اقسام درد کو بھی فائدہ کرتی ہے اور امعائی طرف سیلان مواد کو روکتی ہے اور اسمین ایک یہ خاصیت ہے کہ اگر رحم سے خون بافراط جاری ہو اسکو بند کر دیتی ہے

سلیخہ بفتح سین و کسر لام و سکون یاے تحتانیہ و فتح خاے معجمہ آخر مین ہا ہوز ہے جسکو ہندی مین تج کہتے ہین **ماہیت** اسکی چند قسمین ہین ایک قسم اسکی سرخ رنگ خوشنما ایک خوشبو ہوتی ہے۔ ایک قسم اسکی اسکا مزہ مشابہ سداب کے مزہ کے ہوتا ہے۔ ایک قسم سیاہ ہے بنفشی رنگ جسکی بو گلاب کی سی ہوتی ہے ایک قسم سیاہ ایسی ہے جسکی بو ناگوار اور چھلکے پتلے اور بیٹھے ہوے ایک قسم اسکی سپیدی مائل جسکی بو گندنا کے سی ہوتی ہے۔ اور ایک قسم اسکی سکی بتی لپٹی ہوئی مثل نے کے ہوتی ہے جسکا سوراخ باریک ہوتا ہے اور اسمین ایک چیز مشابہ سلیخہ کے پائی جاتی ہے جو شکل بدل کر دارچینی ہوجاتی ہے بعض طبیبون نے ذکر کیا ہے کہ دارچینی کے درخت پر سلیخہ اسی صفت کی پائی جاتی ہے اور کبھی سلیخہ دارچینی کے قریب ہوتی ہے سلیخہ اپنی قوت مین دارچینی ضعیف سے مشابہ ہے اور بہتر اس کی وہ قسم ہے جو دارچینی کے ملحق کیجاتی ہے **اختیار** بہتر قسم اسکی وہی ہے جو سرخ رنگ و رصاف اور چکنی ہو لانبی لکڑی کی اور سوراخ دار لکڑی مثل نے کے جو ہو اسکا سوراخ چھوٹا ہو اور سمٹی ہوئی ٹھسلی یعنی بھری لکڑی کہ پھولی نہ ہو بو اسکی پاکیزہ ہو زبان پر لذع پیدا کرے اور زبان کو سمیٹے سیاہ قسم اسکی خراب ہوتی ہے اور ردوا مین بکار آمد ہے اسکے ریشہ اور داڑھی ہے اور اسکے بنے ہوے پارچہ مین کچھ منفعت نہین ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** ریاح غلیظ کی تحلیل کرتی ہے اور اسمین تھوڑا سا قبض ہمراہ تیزی کے ہے جو زیادہ ہے۔ اور لطافت بھی اسمین زیادہ ہے اور تقطیع اسمین بوجہ اوسکی تیزی کے ہے اور اپنے قبض کے سبب سے ادویہ کی قوت قابضہ پر معین ہوتی ہے اور اپنی تحلیل کی قوت سے ادویہ مسہلہ کی اعانت کرتی ہے پھر چونکہ اسمین تحلیل اور قبض اور لطافت موجود ہے لہذا **اعضاے** بدن کی تقویت کرتی ہے **اورام و بثور** احشاے اندرونی کے اورام گرم اور سرد کی تحلیل کرتی ہے **جراح و قروح** شہد ملا کر بثور لبینہ پر طلا کیجاتی ہے **اعضاے چشم** آنکھہ کی دوا و نمین پڑتی ہے اس سبب سے کہ اسمین قبض کے ہمراہ تحلیل کی بھی قوت ہے **اعضاے صدر** سینہ کو نفع کرتی ہے

**اعضاے غذا** شربت اسکا جگر کو مفید ہے اور جس شربت مین تج پڑتی ہے معدہ کو فایدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** بول و حیض کا ادرار کرتی ہے خصوصًا وہ احتباس بول و حیض جو بسبب اخلاط غلیظ کے پیدا ہوا ہو گردہ اور مثانہ کے درد کو فایدہ کرتا ہے۔ اگر اسکے جوشاندہ مین آبزن کرین رحم کی پھسلن کو فایدہ کرتی ہے اور اسیطرح دخان اسکا اور شربت اسکا اور جس شربت مین تج داخل کی جاتی دشواری بول کیواسطے جید ہوجاتا ہے۔ بعض طبیبون کو گمان ہوا ہے کہ سلیخہ اسقاط حمل کر دیتی ہے۔ **سموم** سانپ کی سمیت دور کرنیکے واسطے پلائی جاتی ہے۔

**سولیق** بفتح سین مہملہ و کسر واو و سکون یاے تحتانی آخر مین قاف ہے اسکو بلیین سقو کہتے ہین **ماہیت** گیہون اور جو کے مقام پر بیان کی گئی ہے **اعضاے صدر** سینہ کو نفع کرتا ہے

**سمسم** بفتح سین و سکون میم و کسر سین مہملہ دوم آخر مین میم ہے فارسی مین کنجد اور ہندی مین تل کہتے ہین **ماہیت** جتنے دانوں مین تیل نکلتا ہے سب سے زیادہ اسمین نکلتا ہے اور اسی سبب سے تل بہت جلد بسہولت بگڑ جاتا ہے اور بدمزہ ہوجاتا ہے۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ اسکے تیل مین کچھ نفع نہین ہے سواے اسکے کہ اصحاب سودا کے بدن مین گرمی پیدا کرتا ہے اور انکے بدن کی ترطیب کر دیتا ہے زیتون بھی ایک قسم تل کی ہے جسکا مزہ خراب ہوتا ہے **اختیار** جرم کنجد کا اسکے روغن سے زیادہ تر قوی ہے **طبیعت** اوسط درجہ اول مین گرم ہے اور آخر اول مین تر ہے **خواص** مغری ہے ملین ہے سخونت باعتدال پیدا کرتا ہے اسیطرح روغن اسکا اور جوشاندہ اسکے جرم کا مثل مرخی ہے اور تخا بھی ہے یعنی بدن کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور روغن مین اسکے غلظ بھی ہے کنجد بریان مین ضرر کم ہے **زینت** چوٹ کے لگنے کے مقام پر جو نیلا داغ پڑجاتا ہے اور جو خون بستہ ہوجاتا اسکی تحلیل کر دیتا ہے بدن کے پھٹ جانیکو مفید ہے اور سوداوی امراض کے بیمارونکے بدن میں جو خشونت یعنی کھردراپن پیدا ہوتا ہے اسکو پینے سے اور طلا کرنے سے مفید ہے بدن مین فربہی لاتا ہے خصوصًا بھوسی نکالنے کے بعد اور بالون کو دراز کرتا ہے خصوصًا اسکے درخت اور پتیون کا نچوڑا ہوا پانی اور بالونکو نرم کر دیتا ہے سر مین جو تولیمین سوئی کی شکل پیدا ہوجاتی ہین جنکو ریتے کہتے ہین انکو دور کر دیتا ہے روغن کنجد مین جب اسکو جوش دین بالونکے گرنے سے حفاظت کرتا ہے اور انکو سیاہ کر دیتا ہے اور سخت کر دیتا ہے **اورام و بثور** اورام گرم کی تحلیل کر دیتا ہے **جراح و قروح** آگ کے جلے ہوے مقام پر تل کو پیسکر لگاتے ہین روغن کنجد

پینے سے بلغمی کھجلی دور ہوجاتی ہے اور وہ کھجلی جو مادہ خون سے پیدا ہوتی ہے چنانچہ
جب خیساندہ ہلیلہ سیاہ کا اور آب مویز کلان کے ہمراہ اسکا استعمال کیا جاتا ہے
آلات مفاصل گٹھوں کے گندہ ہوجانیکے واسطے اسکا ضماد کیا جاتا ہے
اعضائے سر اگر روغن کنجد میں کسی قدر اثر گل سرخ کا دیا جائے صداع
احتراقی کو نفع کرتا ہے یعنے اس درد سر کو جو دھوپ کی گرمی سے عارض ہوا ہو
عصارہ اسکے درخت کا ایرقان کو دور کرتا ہے اعضائے چشم آنکھ میں جو تپک
پیدا ہو یا ورم آجائے اسپر لگایا جاتا ہے اعضائے نفس ضیق النفس اور ربو کی اچھی
دوا ہے اعضائے غذا معدہ کیواسطے خراب چیز ہے متلی پیدا کرتا ہے اشتہا کو
ساقط کرتا ہے اسکے کھانیسے بہت جلد پیٹ بھر جاتا ہے اور آسودگی آجاتی ہے
اگر اسکو شہد کے ساتھ کھائیں اسکا ضرر جاتا رہے گا اور دیر میں ہضم ہوکر
اور معدہ کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور احشا کو بھونے ہوئے تل کا ضرر بہت کم ہے
اور غذا اسکی روغن دار زیادہ ہوتی ہے اسمیں پیاس پیدا کرنیکی بھی قوت ہے اگر
چھلکے سمیت تل کو کھائیں ہضم ہوکر بہت جلد معدہ سے اتر جاتا ہے اور کنجد
مقشر دیر میں اترتا ہے اعضائے نفض قولون کو جو ایک آنت کا نام ہے بہت
فایدہ کرتا ہے اور خیساندہ کنجد کا حیض کے جاری کردینے میں بہت قوی ہے
آنیکے جنین کو ساقط کردیتا ہے تبدیل ہے تحویل کو بیان کرکے تخم خشخاش اور تخم کتان
طلا اس مقدار مناسب سے کھائیں منی اور باہ کو زیادہ کرتا ہے سموم جس سانپ
کا نام مقرنہ ہے اسکے کاٹنے سے فایدہ کرتا ہے۔

**سمک** اسکے فتح سین مہملہ و میم آخر میں کاف ہے مچھلی کو کہتے ہیں **اختیار افضل**
مچھلی کی وہی قسم ہے جسکا قد بہت بڑا ہو اور نہ اسکا گوشت سخت ہو اور نہ
بہت خشک ہو کہ بسبب خشکی کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہے اور نہ اسمیں چکنائی
ہو اور مزہ اسکا لذیذ ہو اسلیے کہ لذیذ مچھلی مناسب غذا ہے اور جو مچھلی کہ اسمیں چکنائی
ہو تو زیادہ ہو اور نہ بہت غلیظ ہو اور نہ چربیلی ہو اور نہ اسمیں تیزی مرچ کی
ہو وہ مچھلی اچھی ہے اور وہ بھی مچھلی کہ پانی سے نکلنے کے بعد جلدی سڑ نہ جائے اور
گوشت مچھلی کی وہی قسم پسندیدہ ہے جو چھوٹے قد کی ہے اور جو مچھلی کہ گوشت یا نرم
گوشت کی ہو وہی مچھلی پسندیدہ ہے جو ایک حد معین تک بڑی ہو سخت گوشت کی مچھلی
نمک سود بہتر ہے بچے کر تازہ پکڑ کے کھائی جائے مچھلی کے اقسام میں عمدہ اور
بہتر اسکی تفصیل یہ ہے کہ شبا طام کی مچھلی سب سے بہتر ہے اسکے بعد بنی و زنتاج بحری
اسمیں بھی کچھ خوف نہیں ہے اور شرج اور شیم و طوزن غلیظ گوشت ہیں اور

کنزث اور مار ماہی بہت عمدہ ہے اور ربو سول کی جودت بہت زیادہ ہے مچھلی کی
جائے رہنے کی اسی راہ سے عمدگی کی تفصیل یہ ہے سب سے بہتر وہ مچھلی ہے جو ایسی جگہ پائی
جائے جہاں تھم ہو اسکے بعد ریتیلی زمین کی اور پانی کے اقسام میں اس پانی کی مچھلی
جو میٹھا ہو اور چشمہ جاری میں بہ رہا ہو جسمیں گرد و غبار اور خس و خاشاک نہو اور نہ اس
چشمہ کی زمین کسی گرم چیز کی کان ہو مثل گندھک وغیرہ کے اور نہ وہ پانی
گندے نالے کا ہو اور نہ سڑی ہوئی گڑھیا کی مچھلی اور نہ چھوٹی چھوٹی ندیاں
اور نہ جوہڑ ان بڑے بڑے دریاؤں کی بشرطیکہ بڑے دریاے اتنے پانی نہ ہو
ہو اور نہ خود ان چھوٹی ندیوں میں چشمے ہوں - دریائی مچھلی بہت اچھی ہے
لطیف ہے پاکیزہ ہے اور اسمیں بھی بہت اچھی مچھلی وہ ہے جو سوت دریا یا بھنور کے بیچ
پانی جھکر کھاتا ہے اور کہیں نہ پائی جائے جو مچھلی ایسے کھلے ہوئے پانی میں جاتی رہتی
ہوتی ہے اور جسمیں ہوا کے تھپیڑے زیادہ لگتے ہوں بہتر ہے بہ نسبت اس مچھلی کے جو ایسے
پانی میں رہے جو بستہ ہو - دریائی عمدہ ہو گوشت اسکا پاکیزہ ہوتا ہے خصوصاً اگر اس مچھلی
کے رہنے کی جگہ دریا میں پتھریلی خواہ ریتیلی زمین ہو دریا کے بھنور کی مچھلی کو
ریاضت بہت کرنی پڑتی ہے اور جو مچھلی دریاے شور سے چھوٹی چھوٹی ندیوں میں
آتی ہے جنکا پانی میٹھا ہے اور عرض میں اسکے چڑھتی ہے وہ بھی لطیف ہے اور بہت ریاضت
کرنیوالی ہے غذا مچھلی کی اچھی و بری کرنیوالی اسکی تفصیل یہ ہے کہ جو مچھلی گھاس اور
اچھی نباتات کی جڑیں کھاتی ہو بہتر ہے ایسی مچھلی کہ جسکی غذا وہ گندہ چیزیں
ہوں جو شہروں میں نہروں کی راہ سے دریا میں پہونچتی ہیں خواہ اس نباتات کی جڑوں
کو کھاتی ہو جو در اصل خراب زبون ہیں اگرچہ وہ علامات کی راہ سے یہ مچھلی نہایت
پاکیزہ ہو مگر خراب غذا کی نظر سے ساری لطافت اسکی فنا ہو جائیگی مچھلی کے
کھانے میں اور غذا تجویز کرنے میں عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مچھلی کا اسفیدباج یعنے شوربا
بناکر کھائیں اسکے بعد وہ مچھلی جو ماہی توے پر بھونی جائے لیکن یونانی بھونی
ہوئی مچھلی جو آگ پر بجنسہ بھون لیتے ہیں یہ اور بعض لوگوں کے لائق ہے جنکے معدے
قوی ہیں اور بالخصوص مچھلی میں مصالح گرم بھی ملایا جائے بھونی ہوئی مچھلی میں
غذائیت زیادہ ہے اور دیر میں معدہ سے اترتی ہے اور پکائی ہوئی مچھلی اسکے
خلاف ہے یعنے غذائیت اسمیں کم ہے اور معدہ سے جلد اتر جاتی ہے مچھلی کے
پکانے کا عمدہ طریقہ یہی ہے کہ پہلے پانی کو پکائیں جب کھولنے لگے اسمیں مچھلی
ڈالیں نمک سود مچھلی اسکے کھانیکی خوبی یہی ہے کہ تازہ کھائی جائے پھر وہ مچھلی
جسکے نمک سود کرنے کا زمانہ تھوڑا ہی گذرا ہے بہتر ہے مچھلی کی قسم وہی ہے جو

سرکہ اور مصالح گرم چھڑک چھڑک کر تلی گئی ہو جسطرح کباب پرندہ بناتے ہیں
جو پانی کہ اسمین نمکین مچھلی اوبالی جاتی ہے خصوصاً دریائی مچھلی اس پانی میں تقطیع کی قوت
زیادہ ہوتی ہے اور حقنہ ہاے مجففہ میں وہ پانی پڑتا ہے **طبیعت**
ہر ایک مچھلی کی طبیعت سرد تر ہے لیکن بعض مچھلی بہ نسبت بعض مچھلی کے گرم ہے بلحاظ مزاج
خاص اسی مچھلی کی جیسے کوسج یعنے کوسلہ و جری یعنی کچیا مچھلی اور مارماہی و رماہج
یعنی شور مچھلی گرم خشک ہے اور جسقدر مچھلی پرانی ہو جائے۔ یعنے جسقدر شکار کرنیکے
بعد دیر میں کھائی جائے گرمی و خشکی بڑھ جاتی ہے نمک سود مچھلی اکثر احوال میں
مری کے مشابہ ہے **خواص** تازی مچھلی بلغم مائی پیدا کرتی ہے اور اعصاب کو ڈھیلا
کر دیتی ہے سوائے اوس معدہ کے جو نہایت گرم ہو اور کسی معدہ کو نہیں اوفق آتی
ہے خون جو مچھلی سے پیدا ہوتا ہے مائل برقت ہوتا ہے لعاب اس مچھلی کی جسکا نام ستنار
اطراف بیت المقدس میں مشہور ہے اگر اسکی جلد کی راکھ ہو یا اُن کی آنکھ
میں چھڑکی جائے تو آنکھ کی سپیدی کو دور کردیگی شور مچھلی جیسی ہوئی نوک کو بدنسے
نکال دیتی ہے خصوصاً جسکا نام جری ہے **قروح** سیمار سین نامی مچھلی کا سر جلایا ہوا اگر چھڑکا
جائے قروح میں جو گوشت زائد پیدا ہو اسکو دور کر دیتا ہے اور قروح کے سڑنے کو
اور انکے مادہ کے پھیلنے کو منع کرتا ہے اور مسون کو اور توت کو اوکھاڑ دیتا ہے
شور مچھلی قروح متعفنہ کو نفع کرتی ہے اور انکی آلائش کو دھو ڈالتی ہے خصوصاً اور کانٹے
یہ دونوں قسمیں یعنی قروح متعفن کی دوا میں جید ہیں **آلات مفاصل** شور
مچھلی کی جوارش ہے اگر چند مرتبہ عمل کریں یعنی حقنہ دیں کولے کے درد کو فایدہ کریگا
شور مچھلی تازہ کھانے سے اعصاب ڈھیلے ہو جاتے ہیں **اعضاے سر** وہ چھوٹی مچھلی
جسکا نام اہل شام اور مصر مصیر رکھتے ہیں جب اسکے آبجوش خواہ مری سے اقلاع
خبیث کا مریض کلی کرے نفع کریگا۔ رعادہ نامی مچھلی جبتک زندہ ہو جسوقت صاحب مرگی
کے سر کے قریب لائی جائے جو مرگی کے دورے میں پڑا ہو اوسیوقت اسکو اپنے
سر میں درد محسوس ہوگا **اعضاے چشم** سعنانون نامی مچھلی سے ان پلکون کے
پٹے ہوئے بال کھوے جاتے ہیں جن میں کھجلی ہو پس نفع کرتا ہے اور رجلائی ہوئی
کھال بھی اسکی آنکھون کی دوا میں پڑتی ہے اور اگر اسکا سرمہ لگایا جائے تو
طلاکر ناخونہ کو دور کرتا ہے طرنفیلا مچھلی کا کھانا آنکھون میں غشاوہ پیدا کرتا ہے یعنی
آنکھون میں جھلی پڑجاتی ہے بلکہ تمام مچھلیون کا یہی خاصہ ہے **اعضاے نفس**
جری نامی مچھلی تازہ قصبہ ریہ کو پاک کردیتی ہے اور آواز کو صاف کرتی ہے اور اسی
طرح نمک سود مچھلی نمک سود مچھلیون کے سر کھاے ہے جو کوے کے ورم کو مفید
ہیں۔ سر شیم ماہی احشاے اندرونی میں ڈالا جاتا ہے پس نفث الدم کو روکتا ہے
**اعضاے نفض** جو مصلہ سعنانون کا شکم کو نرم کرتا ہے اگر خود وہ شوربا ہی ہضم ہوتا ہے
گوشت جری نامی مچھلی کا ملین شکم ہے اسیطرح ہر ایک مچھلی کا شوربا ملین شکم ہے نمک سود مچھلیکا سر خشک
ہیضے شقاق مقعد کیواسطے جید ہے کوسج نامی مچھلی خصوصاً اوسکی ناف اور مارماہی و جری و خفر سین بہ
سنباہ کو زیادہ کرتی ہیں اور جو تازہ مچھلی گرم گرم کھائی جائے وہ بھی **سموم** نمکین اسیا
مچھلی کا سر جلایا ہوا دیوانے کتے کے کاٹنے پر لگایا جاتا ہے اور بچھوے کے کاٹنے پر اسیطرح
ہر ایک مچھلی اور اسکا شوربا جملہ اقسام سموم کو جو کھانے پینے میں آئے ہوں
فایدہ کرتا ہے جس مچھلی کا نام اہوطاوسی ہے البتہ اگر اسکا شوربا پلایا جاے اور جیسا
مرتبہ علی الاتصال اس مقام پر ڈالا جاے جہان پر اسکے نیچے کاٹا ہو سیکا
نام مقنوہ ہے فایدہ کریگا اور دیوانے کتے کے کاٹنے کو بھی مفید ہے۔

**سفید و لبون** بفتح سین مہملہ و کسرہ فا و سکون یاے تحتانی یونانی دوا ہے
**اورام و بثور** سداب کے ہمراہ ضماد پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** سداب
کے ہمراہ بواسیر پر لگائی جاتی ہے **اعضاے سر** سبات کے مریض کو اسکی
دھونی دیجاتی ہے اور زیت ملا کر قرانیطس و لیثارغوس کے بیمار کے سر پر ملی
جاتی ہے اور اسکی تری کا رانگ جس کان سے چرک آتی ہو اسمیں ٹپکایا جاتا ہے
درد سر کیواسطے بھی یہ نہایت مفید ہے **اعضاے نفس** عسر نفس اور ریو کو مفید ہے
**اعضاے غذا** اجزا اسکی جگر کے دردون کو مفید ہے اور یرقان کو نفع کرتی ہے
**اعضاے نفض** مسہل بلغم ہے اور اختناق رحم کو فایدہ کرتا ہے۔

**سفرجل** بفتح سین مہملہ بہی کو کہتے ہیں **ماہیت** اگر بہی کی شاخ کی راکھ اور
اسکی پتیون کی راکھ دھو ڈالی جائے زمین مثل توتیا کے ہو جائیگی اور بہی کا رب
اپنے ذایقہ پر باقی رہتا ہے خراب نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ اسمیں قبض کٹھاپن
کھلا ہوا ہے اور سیب کا رب ترش ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ اسمیں رطوبت
مائی ہے جو برودت پیدا کرتی ہے **اختیار** بریان کی ہوئی بہی بہت سی باتوں میں اچھی
ہے اور نفع بھی اسکا زیادہ ہوتا ہے۔ اور بریان کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بہی میں گڑھا
کرکے بیج نکال ڈالیں اور شہد اسکے اندر بھر دیں پھر اس پر گل حکمت کرکے
خاکستر گرم میں رکھدیں **طبیعت** آخر اول میں سرد ہے اور اول دوم میں
خشک ہے **خواص** قابض ہے مقوی ہے اور پھول اسکا قابض ہے اسیطرح روغن
اسکا اور میٹھی بہی میں قبض کمتر ہے بہیدانہ ملین بلا قبض ہے اور سیلان فضول
کو بطرف احشا کے منع کرتا ہے **زینت** پسینہ کی آمد کو بند کرتی ہے اور روغن

سرد ہے جو بدن میں بیٹھ گیا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور ورم و بثور۔ روغن اسکا نملہ کو فائدہ کرتا ہے جراح و قروح روغن اسکا قروح حرب بینے زنگ خاص محرق قروح کو فائدہ کرتا ہے آلات مفاصل یا دہ کھونا ہی کا پٹھوں میں درد پیدا کرتا ہے اعضائے چشم چشم بھی ہوئی ہو یعنی آنکھ کے ورم گرم پر رکھی جاتی ہے اعضائے نفس عصارہ اسکا انتصاب النفس اور ربو کو فائدہ کرتا ہے اور نفث الدم کو روکتا ہے اور بہیدانہ خشونت حلق کو فائدہ کرتا ہے اور قصبہ ریہ کو نرم کرتا ہے اور بہیدانہ قصبہ ریہ کی یبوست کو مبدل برطوبت کر دیتا ہے اعضائے غذا قی کو اور خمار کو نفع کرتا ہے اور پیاس میں تسکین پیدا کرتا ہے اور جو معدہ کہ فضول کی قابلیت اسمین زیادہ ہو اسکو شربت بہی اور اسکا خیسانده اور جریرہ قوی کر دیتا ہے۔ شراب پینے کے بعد بہی کھانیسے خمار نہیں چڑھنے پاتا ہے بہی کا شربت واسطے قوی کرنے اس اشتہا کے جو بالکل ساقط ہو گئی ہو تیار کیا جاتا ہے اور میبہ جو بہی کے پانی کو شراب انگوری ملا کر تیار کرتے ہیں معدہ کو تقویت دیتی ہے اور قے بلغمی کو منع کرتی ہے اعضائے نفض ادرار کرتا ہے اور بول گھٹنے کھاتا ہے کہ قوت ادرار اس میں بالعرض ہے کہ تابع اسکے قبض کے ہے شہد میں جوش کی ہوئی بہی ادرار شدید کرتی ہے لیکن یہ بہی بہی کبھی سست لاتی ہے اور قبض نہیں کرتی اور قبض اور مروڑ پیدا کرتی ہے اور ذو سنطاریا کو نفع کرتی اور نزف الدم کو بند کر دیتی ہے حرقت بول کو فائدہ کرتی ہے جسوقت اسکا عصارہ یا اسکا روغن آنزہ میں ٹپکایا جائے۔ روغن اسکا گردہ اور مثانہ کو فائدہ کرتا ہے جب کھانے کے بعد کھایا جائے دست لاتا ہے تا انکہ اگر زیادہ بہی کھانیکے اوپر کھائیں غذائے خام کو قبل ہضم ہونیکے نکال دیتا ہے اسکے جوشاندہ کا حقنہ اور بیٹھنا رحم کے نیچے ہو جانیکے واسطے کیا جاتا ہے

**سفندا** اسفند حرمل سپید کو کہتے ہیں **طبیعت** اسکی تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** تیز ہے **سموم** جملہ سموم کو نفع کرتی ہے۔

**سموریلون** یہ کرفس صحرائی اور کرفس جبلی ہے اسکا بیان ہو چکا ہے

## حرف العین

بہو دوائیں حرف عین سے شروع ہیں انکا بیان۔

**عرعر** بفتح ہر دو عین مہملہ و سکون رائے مہملہ اول **ماہیت** یہ سرو کوہی ہے ایک قسم اسکی چھوٹی ہوتی ہے اور ایک بڑی **طبیعت** مائل بحرارت و یبوست ہے اور تخم اسکا پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **خواص** منفخ ہے ملطف ہے سطح کو پھیلا دیتی ہے اسکے پھل میں باانہمہ اوصاف قبض بھی ہے اور دیگر اجزائے درخت میں اسکے قبض نہیں ہے **آلات مفاصل** عضل کے سرے کی ٹوٹ جانیکی اچھی دوا ہے **اعضائے نفس** سینہ کے درد کے واسطے اچھی دوا ہے اور کھانسی کی بھی **اعضائے غذا** معدہ کو پاک کرتی ہے اور سدوں کی تفتیح کرتی ہے معدہ کیواسطے اور معدہ کی تفتیح کیواسطے جید ہے **اعضائے نفض** بول اور حیض کا ادرار کرتی ہے اختناق رحم اور درد رحم کے اقسام درد کیواسطے بہت مفید ہے **سموم** ہوام کے ڈنک مارنے کو مفید ہوتی ہے اور دھونی اسکی کسی جز کی کیوں نہو۔ اور اسکے درخت کے کسی جز کی دھونی ہوام کو بھگا دیتی ہے

**عصا الراعی** بفتح عین و صاد مہملہ جسکو ہندی میں لال ساگ کہتے ہیں اور اکیری بھی اسکا نام ہے **ماہیت** بطباطیی ہے نر اور مادہ دونوں قسم کا ہوتا ہے اور نر کی قوت زیادہ ہے **خواص** اسمین قبض ہے لیکن برودت اسمین زیادہ اور چونکہ یہ نزلوں کے ہٹانے اور ردع کرنے میں زیادہ قوی ہے لہذا عام خیال میں یہی آتا ہے کہ مجفف ہے اور اسی تجفیف کیوجہ سے نزف کو منع کرتا ہے اورام و فلغمونی اور حمرہ اور نملہ پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے لال ساگ ورم قروح اور ورم رحم کو زیادہ فائدہ کرتا ہے **جراح و قروح** تازہ زخموں کا اندمال کر دیتا ہے **اعضائے سر** عصارہ اسکا کان کے کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور قروح کی گوشت کو خشک کر دیتا ہے **اعضائے نفس** پانی اسکا نفث الدم کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے غذا** التہاب معدہ پر سرد کرکے لگایا جاتا ہے **اعضائے نفض** خون کی آمد جو رحم سے ہو اسکو روکتا ہے اور قروح امعا کو اچھا کر دیتا ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ لال ساگ اسہال بول کرتا ہے اور جسکا پیشاب رک رک کر آتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے

**عبیران** **خواص** اسکے یہ ہیں کہ محلل ہے **اعضائے سر** سرد بیماریوں کو جو دماغ میں ہوں نفع کرتا ہے اور برودت سے جو زکام ہو اسکو فائدہ کرتا ہے **اعضائے چشم** پانی اسکا بصارت کو تیز کرتا ہے۔

**علک** چکتی ہوئی رطوبت منجمد گوند وغیرہ کو کہتے ہیں **ماہیت** اسکا بیان منجملہ علک لانباط اور راتینج میں کیا ہے اور اسکے علاوہ اور مقاموں میں بھی اسکا بیان کیا جاتا ہے جیسا موقع اور مناسب ہو **طبیعت** علک لانباط گرم ہے اسکے بعد علک البسر اسکے بعد راتینج **خواص** محلل ہے اور راتینج اور علک البطم میں تحلیل کی قوت علک لانباط سے زیادہ نہیں ہے اگرچہ یہ دونوں علک لانباط سے زیادہ گرم ہیں

**عرطیثا** جسکو اذریون بھی کہتے ہیں **ماہیت** جڑ اسکی مستعمل ہے اور اسی کو پنجہ مریم کہتے ہیں اور اسکا بیان کچھ ہم کر چکے ہیں دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اسکی

بوٹیاں بھی ہوتی ہیں جیسے چنے کے بوٹے کی پتی اسکی کرنب کی پتی سے مشابہ ہو
جڑ اسکی سیاہ ہوتی ہے مثل بیخ نفنت کے اور یہ صفت اسکی ایسی نہیں ہے کہ اس
زمانہ میں ہم شناخت کر سکیں اسلیے کہ جو عاقرقرحا ہمارے زمانہ میں مشہور ہے وہ
چند کانٹے گٹھے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں کہ جسکی جڑ سپید ہوتی ہے اور ریشہ کو اس سے
دھوتے ہیں اور اب جو خواص ہم بیان کرینگے وہ اسمین ہوتے ہیں کچھ عجب نہیں
کہ یہ غلطی اس مترجم سے واقع ہوئی ہو جس نے یونانی زبان سے عربی زبان میں ترجمہ کیا ہو
**خواص** مقطع ہے محلل ہے **آلات مفاصل** دونوں کے درد کی بہت اچھی
دوا ہے **اعضائے سر** پیاس بہت پیدا کرتی ہے خشم کی بیماری جس سے خوشبو بدبو
کا امتیاز نہیں ہوتا ہے اسکے سدے کو کھول دیتی ہے اور مصفاۃ نامی ناک کی ہڈی
کے سدون کو **اعضائے غذا** ہچکی کو ٹال دیتی ہے **اعضائے نفض** جنین ہر قسم کا
گرا دیتی ہے **سموم** جوشاندہ اسکا ڈنک مارنے کے زخم پر گرایا جاتا ہے اور پلایا بھی جاتا ہے
**ابدال** اسکا بچہ کے گرا دینے میں وزہر کی منفعت میں ہم وزن اسکے زرآوند طویل
اور حب اترج اور فودنج ہے۔

**عصفر** جسکو ہندی میں کسم کہتے ہیں **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے
درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** اسمین قبض مستعمل ہمراہ انضاج کے ہے
**زینت** کلف و بہق کو صاف کر دیتا ہے **جراح و قروح** سرکہ ملا کر داد پر لگایا
جاتا ہے **اعضائے سر** عصفر صحرائی کا شہد ملا کر جب طرح بنایا جائے تو کوے قلاع کو نفع کرتا ہے

**عنصل** بضم عین و سکون نون اسکو اسقیل بھی کہتے ہیں **ماہیت** یہ وہی
بصل الفار ہے پتی اسکی برگ سوسن کے مشابہ ہوتی ہے پھول اسکا سیاہی مائل ہے
**طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** مقطع ہے اور اسمین
لزوجت ہے **زینت** جلایا ہوا عنصل شہد ملا کر بالخورہ اور داء الحیہ پر لگایا
جاتا ہے **اعضائے سر** کلا اسکا حلق میں خشونت پیدا کرتا ہے اور حلق کے
گوشت کو سخت کر دیتا ہے عنصل ربو کے واسطے بھی اچھی چیز ہے اور ربو جو دمے میں
پیدا ہوتا ہے اور پرانی کھانسی کو بھی بہت فایدہ کرتا ہے۔

**عاقرقرحا** بفتح عین و الف اور دونون قاف مکسور ہیں **ماہیت** اکثر
جو چیز اس نبات کی مستعمل ہوتی ہے وہ جڑ اسکی ہوتی ہے **اختیار** بہتر وہی ہے
جو تیز ہو اور زبان میں سوزش پیدا کرتی ہو اور حجم اسکا نصف انگشت کے
قریب ہے **طبیعت** بعض آدمی کہ جنکے قول پر کچھ اعتماد نہیں ہے انھون نے کہا ہے کہ
عاقرقرحا سرد اور لطیف ہے اور دراصل یہ بات ہے کہ یہ تیسرے درجہ میں گرم
خشک ہے **افعال و خواص** چبانے سے بلغم کو جذب کرتا ہے اور قوت اسکی
احراق کی ہے پسینہ کو جاری کر دیتا ہے جس وقت زیت ملا کر اسکو بدن پر ملیں
**آلات مفاصل** عاقرقرحا کی مالش بدن پر اور اسکے جوشاندہ کی اور
اسکے روغن کی اعصاب کے استرخاء کہنہ اور خدر کو نفع کرتی ہے اور کزاز
کی پیدائش کو جسکے بدن میں پیدا ہوتی ہو منع کرتی ہے **اعضائے سر** ناک کی
ہڈی جسکا مصفاۃ نام ہے اسمیں جو سدے پڑتے ہیں اور خشم کی بیماری جو ناک
میں ہوتی ہے اور خوشبو اور بدبو کا امتیاز نہیں رہتا اسکے سدون کی بشدت
تفتیح کرتا ہے خصوصاً اگر یہ سدہ بسبب برودت کے پڑے ہوں سرکہ کا
ملتے ہوئے دانتون کو مضبوط کر دیتا ہے اگر اسطرح پر بنایا جائے کہ عاقرقرحا
کو سرکہ میں جوش دیں اور سرکہ تھوڑی دیر تک منہ میں بھرے رہیں **حمیات**
اگر عاقرقرحا کو پیسکر زیت ملا کر قبل نوبت یعنے باری سے پہلے بدن پر ملیں
لرزہ کو روک دیتا ہے تپ کے ساتھ لرزہ ہو یا خالی تپ سے ہو

**عنب الثعلب** جسکو ہندی میں مکو کہتے ہیں **اختیار** مکو کی وہی قسم قابل
استعمال کے ہے جسکی پتی سبز ہو اور پھل اسکا زرد ہو مکو پانچ طرح کی ہوتی ہے
**طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے اور ہر قسم مکو کی
مخدر ہے جسکو جنگلی مکو کہتے ہیں وہ دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے **افعال و خواص**
بستانی مکو کا بیج قبض پیدا کرتا ہے اور ایک قسم اسکی مخدر ہے کہ نیند پیدا کرتی ہے اور
اپنے اوصاف میں افیون کے مشابہ ہے مگر افیون سے اسکا فعل ضعیف ہے اور ایک
قسم اسکی سم قاتل ہے **اورام و بثور** اورام گرم پر ضماد اسکا جید ہے ظاہری ورم
یا باطنی اور آب عنب الثعلب ولی اورام گرم کیواسطے پیا جاتا ہے اور سپیدہ اور
روغن گل ملا کر حمرہ اور نملہ پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے۔ مکو کی جڑ کے ریشے تجفیف
قوی کرتے ہیں **اعضائے سر** مکو جو مخدر ہے اسکے بارہ دانہ سے زیادہ اگر
استعمال کیجائیں جنون پیدا کرتے ہیں اور اگر اسکے پانی سے غرغرہ کیا جائے زبان
کے ورم کو فایدہ کرتا ہے اور اگر اسکی جڑون کے ریشہ کو شراب ملا کر پی جائیں
نیند پیدا ہوگی۔ مکو کو جب خوب باریک کوٹیں اور اوسکا ضماد کریں درد سر
زائل کر دیگی۔ اور کان کے جڑ کے ورم کو اور حجاب دماغ کے ورم کی تحلیل کریگی
مکو کا پانی ٹپکانے سے کان کے درد کو فایدہ ہوتا ہے **اعضائے چشم** ناسور گوشہ چشم
جو شگافتہ ہو گیا ہو اسکو اچھا کر دیتی ہے مکو کی ہر قسم کا رانگ اینکہ جو قسم اسکی بستانی
اور مخدر ہے اسکا بھی انگ اگر سلائی سے لگا کر آنکھ میں لگایا جائے قوت باصرہ کو قوی

کرتا ہی **اعضاے نفض** محذر بلکو کا بیج ادرار بول کرتا ہی اور گردہ او مثانہ کو پاک کردیتا ہی اور جلد اقسام بلکو کے اگر بطور حمول کے استعمال کیے جائین اجرابی حیض کو بند کردیتا ہی بلکو منجملہ ان چیزون کے ہی جو برودت پیدا کرتی ہی اور احتلام کو منع کرتی ہین **سموم** ایک قسم بلکو کی ہی جو علاوہ کا کنج کی ہی اور بستانی بھی نہین ہی اور سوا اس قسم کے جسکو بھنے مخدر رکھا ہی اگر ڈیڑھ تولہ اسکو کھالین تو قتل کردیگی اور ڈیڑھ تولہ سے کم جنون پیدا کرتی ہی اور جتنے فایدہ بلکو کے بیان ہو چکے اسمین کچھ نہین سوا اسکے فایدہ کے جو ضماد کرنیکا مذکور ہوا ہی

**عنبر** بفتح عین مہملہ و سکون نون و فتح باے موحدہ آخر مین راے مہملہ ہی **ماہیت** عنبر کی نسبت جو گمان صحیح کیا جاتا ہی وہ یہ ہی کہ دریاے شور کے ایک چشمے سے نکلتا ہی اور نکلنا اسکا بطور طبع کے ہی جیسے رستا ہی اور یہ جو کہتے ہین کہ عنبر کف دریا ہی یا کسی چوپایہ کا گوبر ہے بعید لقیاس ہے **اختیار** بہتر وہی عنبر ہے جسکے رنگ مین سیاہی سپیدی ملی ہو بو اسکی قوی ہو اور سلاہطی ہو اسکے بعد وہ عنبر جو کبود ہو اسکے بعد زرد رنگ کا عنبر اور سیاہ رنگ کا عنبر نہایت خراب ہوتا ہی جسمین چونہ اور موم اور لاذن کی آمیزش کی جاتی ہی اور تاید مندی عنبر کی ایک قسم ہے خراب جو اکثر اس مچھلی کے پیٹ مین پائی جاتی ہی جو اسکو کھاتی ہی اور مرجاتی ہی **طبیعت** گرم خشک ہے اور شاید گرمی اسکی دوسرے درجہ مین ہے اور خشکی پہلے درجہ مین ہے **خواص** مشایخ کو بسبب تسخین لطیف کے فایدہ کرتی ہی **زینت** عنبر کی ایک قسم وہ ہی جس سے ہاتھ کو رنگتے ہین اور اسمین صلاحیت اسبات کی ہی کہ خضاب کا اثر پہونچنے مین وسعت پیدا کرتی ہی **اعضاے سر** دماغ اور حواس کو فایدہ کرتا ہی **اعضاے صدر** قلب کو نفع کرتا ہے۔

**عود** جسکو ہندی مین اگر کہتے ہین **اختیار** اچھی قسم عود کی وہی ہی جو مندلی ہو اور درمیانی شہر وسطے ہندوستان کے آتی ہو بنابر راے ایک قوم کے بہی اور اسکے بعد وہ قسم ہی جسکو عود ہندی کہتے ہین اور وہ پہاڑی ہی اور مندلی پر اسکو افضلیت یہ ہی کہ جون نہین پیدا کرتا ہی اور کپڑون کو بہت خوشبو کردیتا ہی۔ بعض آدمی ایسے ہین جو مندلی اور عمدہ قسم عود مین فرق نہین کرتے عمدہ قسم اگر کی ایک سمندوری بھی ہے جو ہند کی نیچے زمین سے آتا ہی اور اسکے بعد عود قماری ہی اور یہ بھی ہند کی نیچی زمین کا ہے اور ایک قسم اسکی عود صنفی ہی اور وہ ایک قسم سقالی کی ہی اور اسکے بعد عود قاقلی اور عود برمی اور قطفی اور چینی جسکا نام قسمور رکھا جاتا ہی اور وہ تر ہوتی ہی اور شیرین اور اس سے گھٹ کر عود جلای اور قطای اور عود مانطای ہے اور عود بواطلی اور عربطاق ہی۔ اور مندلی عموماً اچھی ہوتی ہی عود قماری کی بہتر

وہی قسم ہی جو سیاہ ہو اور سپیدی سے خالی ہو اور روغنی ہو اور سخت ہو اور پانی اسمین بہت ہو اور گندہ ہو جسمین سپیدی ہو آگ پر دیر تک ٹھہری رہے ایک قوم عود سیالہ کو عود لمبو دیر فضیلت دیتے ہین اور عود سمندوری کی بہتر قسم وہی ہی جسکو بو زنی ہو سخت ہو اور پانی اسمین بہت ہو اور گندہ ہو آگ پر زیادہ ٹھہرے خلاصہ یہ ہے کہ افضل عود کی وہی قسم ہی جو پانی مین زیادہ ڈوبتی ہو اور جو قسم عود کی پانی کے اوپر تیرتی رہے جسمین کچھ جان اور رو وح نہو خراب ہوتی ہی عود کی لکڑی درختونکی جڑ ہے کہ اوکھاڑ کر زمین مین دفن کیجاتی ہین انکا لکڑی سڑ کر گرجاتی ہی اور قیر بھی جدا ہو جاتا ہی اور عود خالص باقی رہجاتی ہی **طبیعت** میرے گمان مین دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** لطیف ہی سددن کی تفتیح کرتی ہی کاسر ریاح ہے رطوبت زائد کو دور کردیتی ہی احشاے اندرونی کو تقویت دیتی ہی اور تمام اعضا کو اس بات سے منع کرتی ہی کہ ریزش مواد کی انکی طرف ہو **زینت** عود کو چبانا نکہت کو پاکیزہ کرتا ہی **آلات مفاصل** اعصاب کو قوی کرتی ہی اور انکو چکناہٹ اور لزوجت لطیف کا فایدہ پہونچاتی ہی **اعضاے سر** دماغ کو بہت فایدہ کرتی ہی اور حواس کی تقویت کرتی ہے **اعضاے صدر** مقوی قلب ہے اور قلب کی تفریح بھی کرتی ہے **اعضاے غذا** اگر ڈیڑھ درہم عود تناول کیجاے بدبو رطوبت معدہ کو دور کرتی ہی اور معدہ اور جگر کو قوی کرتی ہی **اعضاے نفض** اسمین ایک قوت ہی جسسے طبیعت مین بستگی پیدا ہوتی ہی اور ذوسنطاریہ کو نفع کرتی ہے۔ خصوصاً عود کی وہ قسم جسکو سورادی کہتے ہین۔

**عروق الصباغین** جیجیٹھہ یا ہلدی کو کہتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم خشک ہی **خواص** اسمین جلاے قوی ہی **اعضاے سر** اسکا چبانا دانتون کے درد کو فایدہ کرتا ہی **اعضاے چشم** عصارہ اسکا بصارت کے تیز کرنے مین بہت فایدہ کرتا ہی اور حدقہ چشم کے سامنے جسقدر پانی یا سفیدی ہو سبکو جلا کردیتا ہی **اعضاے غذا** یرقان سدہ کیوجہ سے عارض ہو اسکو نفع کرتی ہی خصوصاً انیسون اور شراب سپید کے ہمراہ۔

**عناب** بضم عین مہملہ و فتح نون مشدد آخر مین باے ابجد ہی **اختیار** اچھا عناب وہی ہی جسکے دانہ بڑے بڑے ہون **طبیعت** پہلے درجہ تک سرد ہی اور رطوبت اور یبوست مین معتدل ہی اور تھوڑی سی رطوبت کی طرف مائل ہے **خواص**

خون مین جو گرمی سے حدت آگئی ہو اسکو نفع کرتا ہے اور مجھے گمان ہے کہ یہ اثر اسکا اس سبب سے ہے کہ خون کو گاڑھا کر دیتا ہے اور اسمین لزوجت پیدا کرتا ہے اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ عناب مصفی خون ہے اور اسکی کثافت کو دھو ڈالتی ہے یہ ایسا گمان ہے کہ میرا میلان خاطر اسکی طرف نہین ہے عناب مین غذائیت کم ہے اور جتنی ہے وہ بھی دشواری سے ہضم ہوتی ہے۔ عناب کے بارے مین بہت درست وہی قول ہے جو حکیم جالینوس نے کہا ہے کہ مینے عناب مین کوئی اثر نہین پایا حفظ صحت کا نہ کسی مرض کے دور کرنیکا ہان اتنی بات عناب مین ضرور پائی ہے کہ بدشواری ہضم ہوتا ہے اور غذائیت اسمین کم ہے **اعضاے صدر** سینہ اور پھیپھڑے کو نفع کرتا ہے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے دیر مین ہضم ہوتا ہے **اعضاے نفض** ایک قوم نے بغیر تجربہ و قیاس کے کہا ہے کہ عناب گردہ اور مثانہ کو مفید ہے

**عفص** بفتح عین و فا آخر مین صاد مہملہ ہے جسکو ہندی مین ماذو کہتے ہین **اختیار** اچھا ماذو وہی ہے جو خام ہو اور وزنی ہو اور سخت ہو اور جس ماذو کا رنگ اسقدر سبز ہو اور نرم ہو اسمین قوت کم ہوتی ہے ماذو کو آگ کی چنگاری پر رکھ کر جلاتے ہین **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** قبض اسکا شدید ہے اور رطوبت کو سیلان سے منع کرتا ہے اور جو ہر ارضی جو ہے جو وہ ماذو میں ہے **زینت** ماذو کا پانی بالون کو سیاہ کرتا ہے اور جو پانی ماذو کے دھونے مین بکار آمد ہے وہ بھی بالونکو سیاہ کرتا ہے **جراح و قروح** سرکہ ملا کر ماذو کے اقسام پر لگایا جاتا ہے تو انکو دور کر دیتا ہے اگر پسا ہوا ماذو گوشت زائد پر چھڑکا جائے اسکو بہا دیتا ہے **اعضاے غذا** جو رطوبات فاسدہ مسوڑھے یا زبان کیطرف آتی ہون انکی آمد کو منع کرتا ہے قلاع کو نفع کرتا ہے خصوصاً اطفال کے قلاع کو اور خصوصاً اگر اسمین سرکہ بھی ملایا جائے۔ جسوقت سڑے ہوئے دانتون پر استعمال کیا جائے نفع کرتا ہے **اعضاے نفض** پسا ہوا ماذو دانت پر چھڑکتے ہین اور آنت کے قروح کیواسطے اسکو پلاتے ہین اور پرانے اسہال کیواسطے اور اسیطرح فایدہ کرتا ہے جبکہ انکو ضماد کیا جاتا ہے

**علیق** بضم عین مہملہ و فتح لام مشدد و سکون یاے تحتانیہ آخر مین قاف ہے **ماہیت** بعضون نے کہا ہے کہ یہ عوسج ہے اور ایک قسم اسکی علیق الکلب ہے جسکا پھل مثل زیتون کے ہوتا ہے اور اسکے اندر سونف بھرا ہوا ہوتا ہے **اختیار** عصارہ اسکا جو آفتاب کی گرمی مین خشک کرنیسے جم گیا ہو زیادہ قوی ہے **طبیعت** سرد و خشک ہے اور پھل اسکا جو پک گیا ہو اسمین کسیقدر حرارت ہے **افعال و خواص** قابض ہے مجفف ہے کہ تمام جتنا اسکے خشکی پیدا کرتے ہین اور پتی اسکی اسقدر نہین کم ہے کہ اسمین کسیقدر مائیت ہوتی ہے **زینت** مانند اسکی شاخون کا سے بیتیونکے بالونکو رنگت دیتا ہے **اورام و بثور** اسکی پتی کا ضماد نملہ کو پھیلنے کو منع کرتا ہے اور حمرہ پر بھی وہ ضماد بہت خوب ہے اور ضماد ہے اسکی پیدا ہوئی ہے وہ غلیظ ہوتی ہے پھر اگر پتی اور پھل دونون خشک کیے جائین تو بلا نہایت قبض کرینگے اسیطرح پھول اسکا علیق کی جڑ مین لطافت ہے اور وہ نفض کے ہے اور اسیواسطے پتھریکو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے **جراح و قروح** سرخ قروح ہون اون کو فایدہ کرتا ہے اور جراحات کا اندمال کرتا ہے **اعضاے سر** جسوقت اسکی پتیان چبائی جائین تو منہ کے قلاع کو نفع کرتا ہے اور قلاع کو زائل کر دیتا ہے اسیطرح پھل اسکا جو پک گیا ہو عصارہ اسکے پھل اور پتی کا منہ کے درد جو گرم مادہ سے ہون انکو دور کر دیتا ہے اور پتی اسکی سر کے قروح کو اچھا کرتی ہے زیادہ کھانا عصارے پھل کا درد سر پیدا کرتا ہے **اعضاے چشم** آنکھون کے چرچرانے اور اونچے ہوجانیکو فایدہ کرتا ہے **اعضاے نفس** تمام اجزا اسکے نفث الدم کو فایدہ کرتے ہین — **اعضاے غذا** اسکی پتی کا ضماد اوس معدہ ضعیف پر کرتے ہین جو قابل مواد کے ہو سیلان اوس معدہ کو قوی کر دیتا ہے **اعضاے نفض** قبض شکم کرتا ہے اور علیق الکلب جسوقت اوسکے پھل سے وہ صوف اور روغن نچوڑ اوسمین بھری ہوتی ہین اور اونکو پانی مین جوش دین یہ جوشاندہ قبض شکم پیدا کرتا ہے اور جو سیلان رطوبت کہنہ کہ رحم سے ہو اسکو بند کر دیتا ہے اور بواسیر تازہ یعنی جیسے دانہ اونچا ہو مقعد مین ان سے خون بہا کرتا ہو اسکو بطور ضماد کے فایدہ کرتا ہے اور خود علیق اور اوسکا پھول قروح امعا کو نفع کرتا ہے روانی شکم کو مفید ہے اور پتھریکو پارہ پارہ کرتا ہے بسبب اوس لطافت کے جو اسمین ہے **سموم** اوس حیوان کے ڈنک مارنے کو مفید ہے جسکا فرطس نام ہے

**عوسج** یہ وہی علیق ہے یا اوسکے اندر جو کچھ نکلتا ہے اوسکو عوسج کہتے ہین **اورام و بثور** تمام اقسام اسکے حمرہ کو بطور ضماد کے نفع کرتے ہین

**عنکبوت** بفتح عین و سکون نون آخر مین تا ہے قرشت ہے ہندی مین مکڑیکو کہتے ہین **جراح و قروح** مکڑی کا جالا خون کی آمد کو بند کر دیتا ہے جسوقت زخم پر رکھا جاے مکڑیکو جو خون پیکر اگر اوسکے جالے پر رکھ کر زخم پر اگر اسمین خونکو بند کر دیتا ہے جسوقت مکڑیکا جالا قروح اور جراحات پر رکھا جاے اونکو سوجنے سے منع کرتا ہے **اعضاے سر** جسوقت سپید مکڑیکا جالا جو غلیظ اور گندہ ہوتا ہے روغن گل مین جوش

دیا جاے اور کانون میں ٹپکایا جا کا کے درد کو ٹھہرا دیتا ہے **حمیات** بعضون نے کہا ہے کہ مکڑی کا جالا جسوقت بعض رہوں میں طلا ریشانی اور لبیبوں پر کیا جاے غب ہو ایک ان نافہ کرکے آتی ہے دور کر دیتا ہے اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ سپید جالا مکڑی کا جو گندہ ہوتا ہے جب کسی کھال میں باندھ کر بیمار کی گردن میں لٹکا دین حمائے غب کو دور کر دیتا ہے مترجم کہتا ہے یہ سپید جالا مکڑی کا اکثر پرانے مکانات اور دیوارون میں ملتا ہے حکماے ہند اسکو حمائے غب کیواسطے گڑ میں گولی بنا کر کھلاتے ہیں اور میرے ایک دوست حکیم سید برکت علیخان ہو معالج رئیس جلیل کے ہیں انھون نے اسکا کا جل اسطرح تیار کیا کہ بہت سی کثافت صاف کرکے کپڑے میں لپیٹ کر ایک بتی بنائی اور روغن زرد میں اس بتی کو روشن کرکے کاجل تیار کیا بار ہا مینے بھی تجربہ کیا ہے کہ اس کاجل کو آنکھ میں لگانے سے پیدا ہوئی دمعۃ کا مرض کیسا ہی سخت ہو فوراً مریض کو نیند آجاتی ہے اور حمائے غب میں اگر تنقیہ خلط کا بخوبی ہوگیا ہو اور حدت صفرا کی کم کر دی گئی ہو اور باری سے پیشتر ایک گھنٹہ اس کاجل کو آنکھوں میں لگا دین یقیناً لرزہ بھی نہیں آتا اور تپ بھی نہیں چڑھتی اور بدون تنقیہ اور تعدیل خلط کے دو تین دفعہ میں تپ آدھی لرزہ اور بخار تو ضرور چلے جانے کے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔

**عدس** بفتح عین و دال مہملہ آخر میں سین مہملہ ہے جسکو ہندی میں مسور کہتے ہیں **ماہیت** مسور کی ایک قسم کھائی جاتی ہے اور وہی مشہور ہے اور ایک قسم مسور کی صحرائی ہے وہ خراب بھی ہوتی ہے اور یہی مسور تلخ ہوتی ہے اور اسکی گرمی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور اسمیں کسی قدر بوست اور تھوڑا سا قبض ہے اور برنا **قول** سیقور یدوس کہتے ہیں کہ ساڑی نہیں ہوتی ہے اور شاخین اسکی دو تین بالشت اور گھنی پتیون کا رنگ مثل سپید کے پتیان اسکی لانبی اور نیلی جسمین کسیقدر خشونت ہوتی ہے اور سپید پھل ہوتی ہیں **اختیار** بہتر قسم مسور کی وہ ہے جو بہت جلد پک جاے اور گل جاے اور یہ بھی قسم ہے جو سپید اور چوڑی ہوتی ہے کہ جسوقت پانی میں ڈالی جاے سیاہ نہو جاوے جبکہ پکانے میں اسکے بہت سی جو تیں پکانے کے خوب گل جاے **طبیعت** جالینوس کہتا ہے کہ مسور یا تو حرارت اور یبوست میں معتدل ہے یا کسی قدر مائل بحرارت ہے اور اسی سبب سے بروقت کھانیکے اسکی تبرید نہیں ہوتی ہے اور نہ معدہ میں جیک ہے اور نہ جب معدہ سے اوتر جاتے اسکی برودت حاصل ہوتی ہے **خواص** نفاخ ہے اور قوت قابضہ اور قوت جلا سے مرکب ہے کھانیکے بعد برے برے خواب دکھلاتی ہے مسور کے چھلکے میں قبض بہت ہے اور تمام اجزا میں اسکے

نفخ کی کثرت ہے خونکو غلیظ کر دیتی ہے کہ پھر رگوں میں نہیں دوڑتا پیشاب اور حیض کو کم کر دیتی ہے اس تغلیظ کے سبب سے خلط سوداوی اس سے پیدا ہوتی ہے اور امراض سوداوی بھی پیدا کرتی ہے بیشتر کشک جو ہمراہ اسکے مخالف ہوتا ہے اور جب ان دونو نکو ملا کر کھاتے ہیں غذاے جید بنتی ہے کہ شاید یہ غذا بہتر سب غذاؤں سے ہو مگر واجب ہے کہ کشک جو کسی قدر مسور سے کم ہو مسو چقندر ملا کر بھی اچھی غذا دیتی ہے اسلیے کہ یہ دونون بھی ایک دوسرے کی ضد ہیں مع احوال یعنی پس دونون ملکر معتدل ہو جاتی ہیں اور اسمیں سعتر اور فودنج بھی داخل کیجاتی ہے۔ بہت بڑی غذا مسور کی وہ ہے جو ماہی نمک سود ملا کر کھائی جاے واجب ہے کہ ایک آدمی کے خورش کیواسطے جسقدر مسو پکائی جاے سات من پانی جو تخمیناً سات سیر ہندوستانی ہو ڈالا جاے اور خوب جوش دیکے دیتے گلا ڈالی جاے۔ سرکہ میں مسور کو پکا کر اگر ضماد کرین خنازیر اور اورام سخت سوداوی کی تحلیل کر دیتی ہے۔ مسور میں با وصف ردع کے مدہ کے جمع کرنیکے خاصیت بھی ہے۔ زیادہ کھانا مسور کا سرطان اور اورام سخت پیدا کرتا ہے جسکا سبب سقیر و سنام ہے۔ **جراح و قروح** جسوقت سرکہ میں جوش دیجاے گہرے قروح میں گوشت بھر لاتی ہے اور خبث مادہ قروح کو دور کر دیتی ہے کہ پھر انمین چرک کم نکلتا ہے اور اگر قروح بڑے بڑے ہوں تو ایسی چیز ملا دینی چاہیے جن میں قبض کی زیادتی ہے جیسے پوست انار وغیرہ آب دریا شور کے ہمراہ اکلہ اور نملہ اور حمرہ اور داء الثعلب اور شقاق کو جو سردی سے عارض ہو فائدہ کرتی ہے **آلات مفاصل اعصاب** کیواسطے خراب چیز ہے اور اگر سویق یعنی ستو کے ہمراہ نقرس پر ضماد کیجاے نفع کریگی مسو کے زیادہ کھانے سے جذام پیدا ہوتا ہے **اعضاے چشم** جو شخص مسور زیادہ کھائیگا اوسکی آنکھوں میں تاریکی آجائیگی بسبب مسو کے تجفیف شدید کے۔ جب مسور کو ہمراہ اکلیل الملک اور بہی اور روغن گل کے ضماد کرین ورم گرم چشم کو دور کردیگی **اعضاے صدر** آب دریا شور میں اسکو پکا کر ورم پستان کی اوس قسم پر لگاتے ہیں جو خون اور دودھ کے پستان میں جمع ہونیسے پیدا ہوں **اعضاے غذا** بدشواری ہضم ہوتی ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے نفخ پیدا کرتی ہے ثقیل ہے۔ اگر قشر دانہ مسور کے چھلکے نکل جائیں استرخاے معدہ کو جیسا لوگ کہتے ہیں فائدہ کریگی جائز نہیں کہ مسور میں مٹھائی ملائی جاے اسلیے کہ مٹھائی ملانیسے جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے۔ ایک جھوٹی بات مسور کے بارہ میں یہ بھی بیان کیجاتی ہے کہ استسقا کو

نفع کرتی ہے اور شاید اگر اسکی کچھ اصل ہو تو استسقاء رطوبی کو بجہت تخفیف کے فائدہ کریگی **اعضاے نفض** جسوقت چھلکے اتاری ہوئی مسور پکائی جاے قبض شکم پیدا کریگی ورنہ پوست جب پانی مین پکائی جاے اور وہ پانی پھینک دیا جاے پہلا پانی اسہال تنکم کرتا ہے اور یہی مسور جو بغیر چھلکے پکائی گئی ہو اور اوسکا پہلا پانی پھینکدیا گیا ہو اسمین بہ نسبت مسور کے چھلکے کے قبض کی زیادتی ہے اور جسوقت کاسنی و ریباس تگک اور خرفہ کے ساتھ پکائی جاے قبض اسکا بڑھ جائیگا اور چقندر جسکو بہت زیادہ سبزی کے چقندر سیاہ کہتے ہین اسکے ساتھ پکائی جاے یا گل سرخ یا کسی ورق قابض کیساتھ پکائی جاے مگر پہلے اچھی طرح اسکو اوبال لیا ہو جب بھی قبض کریگی ورنہ اسہال کی تحریک کریگی - **اکلیل الملک** ور یہی اور روغن گل ملاکر مسور کا ضماد ورم مقعد پر کیا جاتا ہے **اخوام** بڑھا ہوا ہو پھر مسور مین ایسی چیز ملائی جاے جسمین قبض بہت ہو صحرائی مسور جو تلخ ہے خون کے دست لاتی ہے ہر قسم کی مسور بول و حیض مین کمی کرتی ہے بسبب غلیظ کردینے خون کے پس واجب ہے کہ جسکے بول مین کوئی آفت قطرہ قطرہ پیشاب آنیکی ہو وہ مسور کے پاس نجاے تلخ مسور بول و حیض دونون کو اتار لاتی ہے اور دونون کا ادرار کرتی ہے ۔

**عسل** بفتح عین و سین مہملہ آخر مین لام ہے جسکو شہد کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک شبنم آسمونی ہے پوشیدہ پھولون پر گرتی ہے اور پھول کے علاوہ اور چیزون پر بھی کہ اسکو شہد مکھی چن لیتی ہے اور شبنم کی ماہیت یہ ہے کہ ایک بخار زمین ہے اوپر کو اٹھتا ہے اور جو پہنچنے درمیان آسمان و زمین کے یہ بخار نضج پاتا ہے اور پختہ ہو کر اسکا استحالہ ہو جاتا ہے اور رات کو گاڑھا ہو کر پھولون وغیرہ پر گرتا ہے کبھی شہد جنسا یعنی پوری صورت پر قصران کے پہاڑون پر گرتا ہے اور اسکا مزاج اسیقدر مختلف ہوتا ہے جتنے مختلف درخت اور پتھرون پر یہ پایا جاتا ہے جو قسم اسکی بظاہر محسوس ہوتی ہے اسکو تو آدمی خود ہی ان مقامات سے نکال لاتے ہین اور جو اسکی قسم مخفی اور پوشیدہ ہے اسکو شہد مکھی بجا کر اپنے چھتے مین جمع کرتی ہے اور مجھے گمان اسطرح ہوتا ہے کہ جسقدر شہد مکھی اسمین ہر اور تصرف کرتی ہے اس تصرف کو بھی شہد مین بیخ قوی ہے شہد مکھی اسکو اسیواسطے لیجاتی ہے تاکہ اپنی غذا وقت موجود مین اسیوقت کرے اور جسقدر بچے اوسے اپنی غذا کیواسطے ذخیرہ قرار دے شہد کی ایک قسم تیز اور زہریلی ہے **اختیار** بہتر قسم شہد کی وہی ہے جسکی شیرینی صاف ہو اور پاکیزہ ہو مائل تیزی کی طرف اور رنگ مین سرخی مائل قوام مین گاڑھا چپچپا نہو اور نہ ایسا بازوجیت ہو کہ چکھنی مین لینے سے اسمین چپ چپاہٹ پیدا ہو سکا تار نہ ٹوٹے اور بہتر فصل ربیع کا شہد ہے اسکے بعد گرمیونکا اور جاڑونکا شہد خراب طبیعت رکھتا ہے ۔

**عسل النحل** یعنے مکھی کا شہد دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور نئے کا شہد یعنی شہد طبرزدی پہلے درجہ مین گرم ہے اور خشک نہین ہے اور جائز ہے کہ اسمین رطوبت پہلے درجہ کی ہو **خواص** اسمین جلا کی قوت ہے اور رگون کے منھ کو کھول دیتا ہے رطوبات کو اندرون بدن سے کھینچ لاتا ہے ہر قسم کی گوشت کی عفونت و فساد کو منع کرتا ہے **زینت** شہد کو بدن پر لگانے سے جوئین نہین پڑتی ہین - اور جیتنے جسقدر یا جیلط پڑتے ہین ان دونون کو قتل کرتا ہے اور قیلط کے ہمراہ کلونجی کا طبوخ خصوصاً جو شہد کڑوا ہو گیا ہو اور نمک کے ساتھ داد چوٹ کی دوا ہے جو آنجمانی کہلاتی ہے **قروح** جن قروح مین جڑ گہری ہون اور گہرے ہون انکو صاف کردیتا ہے اور پکایا ہوا شہد اسقدر کہ گاڑھا ہو جاے زخمہاے تازہ کو ملا دیتا ہے اور اگر سوے ملاکر لگایا جاے داد کو اچھا کردیتا ہے **اعضاے سر** نمک اندرانی ملاکر نیم گرم ٹپکایا جاے کان کی سنسناہٹ کو ختم کردیتا ہے اور کان کے قروح کو پاک کرتا ہے اور ان قروح کو خشک کردیتا ہے اور سماعت کو قوی کرتا ہے اور شہد کی تیز قسم مین سمیت ہے اسکے سونگھنے سے عقل زائل ہو جاتی ہے اسلیے کھانا پینا کیا ہے **اعضاے چشم** تاریکی بصر کی جلا کرتا ہے **اعضاے نفس** جڑے پر اسکا ملنا اور اسکا غرغرہ کرنا خوانیق اور ورم لوزتین کو اچھا کردیتا ہے **اعضاے غذا** ماء العسل معدہ کی تقویت کرتا ہے اور اشتہا بڑھاتا ہے **اعضاے نفض** نرکا شہد نرمی شکم پیدا کرتا ہے اور طبرزدی شہد ملین نہین ہے جس شہد کا کف نکالا گیا ہو نفخ پیدا کرتا ہے اور اسہال تنکم بھی اگر شہد کا کف نکال ڈالا گیا ہو اسکا ترمین کمی ہو جائیگی اور پکایا ہوا شہد شکم مین کسیطرح کی تحریک نہین کرتا بلکہ بعض اوقات قبض پیدا کرتا ہے ان لوگونکے بدنین جنکا مزاج بلغمی ہے اور زیادہ عقدہ ہیت پانی مین پکایا ہوا شہد بکثرت ادرار بول کرتا ہے اب مین کہتا ہون کہ شہد اور ماء العسل زرقاء کے نافذ کردینے کی گنجائش انکو ہوئے تو قبض پیدا کرینگے اگر طبیعت مین حرکت ایسی پائی جاے کہ استعداد نفوذ غذا کی کم ہو و سکتی ہے **سموم** اگر شہد کو گرم کرکے روغن گل ملاکر پئین ہو ام کے ڈنک لگنے اور افیون کے پینے کو نفع کریگا اور شہد کا چاٹنا دیوانے کتے کاٹے کا علاج اور فطر قتال کے کھانے کا اور پکایا ہوا شہد سموم کو نافع ہے اور شہد سے قے کرنی زہر کی عمیت

سے نجات دیتی ہے تیز قسم شہد کی جسکے سونگھنے سے چھینک آئے اور جسکے کھانے سے دفعۃً عقل جاتی رہتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ آتا ہے اور علاج اسکا شور حیلی کا کھانا اور شراب اور ریحانی پینا اور بار بار قے کرنی -

عشر بضم عین و فتح شین و شد د آخر مین راے مہملہ جسکو ہندی مین اک اور آکھ کہتے ہین ماہیت ایک درخت عراقی یمانی ہے اور یہ بھی ایک قسم تیوعات کی ہے حکایت کی گئی ہے کہ ایک قسم مدار کی ایسی ہوتی ہے جسکے سایہ مین بیٹھنے سے آدمی مرجاتا ہے طبیعت گرم خشک ہے اور گرمی اسکی تیسرے درجہ تک اور خشکی ہوتی درجہ تک ہے افعال و خواص اسمین قبض معتدل ہے قروح طلا کرنیسے سعفہ کو اور داد کو فایدہ کرتا ہے اعضاے سر شہد ملاکر قلاع پر طلا کیا جاتا ہے جو بچون کے منھ مین ہوتے ہین اسکو دور کر دیتا ہے اعضاے نفض اروائی شکم پیدا کرتا اور امعا کو ضعیف کر دیتا ہے سموم ایک قسم اسکی ایسی ہے کہ جسکے سایہ مین آدمی بیٹھے اسکو ضرر کرتا ہے اور کبھی وہ آدمی مر بھی جاتا ہے چاہیے کہ اوس سے پرہیز کرین مدار کا دودھ اگر ساڑھے دس ماشہ کوئی شخص کھاجاوے دو دن مین قتل کرتا ہے اسطرح سے کہ جگر اور پھیپھڑے کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہین

عقرب بفتح عین و سکون قاف و فتح راے مہملہ آخر مین باے ابجد بچھو کو کہتے ہین اعضاے سر زیت العقارب جسکی ترکیب بنانیکی زیت کے بیان مین گذر چکی ہے کان کے درد کو بہت فایدہ کرتا ہے -

عظام بکسر عین و فتح ظاے معجمہ آخر مین میم ہے ہڈیون کو کہتے ہین افعال و خواص جلی ہوئی ہڈیان مجفف ہین زینت کہا گیا ہے کہ سور کا قدم جسوقت گھسکر برص پر طلا کیا جاوے نفع کرتا ہے آلات مفاصل کہا گیا ہے کہ آدمی کی ہڈی کا پلانا وجع مفاصل کو فائدہ کرتا ہے اعضاے سر کہتے ہین کہ آدمی کی ہڈی مرگی کو دور کر دیتی ہے جالینوس نے کہا ہے کہ ایک آدمی پوشیدہ مرگی کے بیمار کو آدمی کی ہڈی کھلایا کرتا تھا پس انکی مرگی دور ہو جاتی تھی اس بات کو سیطرح سے ایک آدمی نے جان لیا یا یہ مراد ہے کہ اس اثر کو اسی علاج کرنیوالے نے اپنے ہی تجربہ سے جانا تھا اعضاے غذا کہا گیا ہے کہ کعب خنزیر اور کعب پہاڑی بکری کا سکنجبین ملا کر تلی کو پگھلا دیتی ہے اعضاے نفض کہتے ہین کہ پہاڑی بکری کا کعب باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور گاے کی پنڈلی جلی ہوئی نفث الدم کو بند کر دیتی ہے اور روانی شکم کو -

عنب بکسر عین و فتح نون آخر مین باے موحدہ ہے انگور کو کہتے ہین اچھا سفید انگور سیاہ انگور سے بہت اچھا ہے اگرچہ دونون قسم کے انگور اور صفات مین برابر ہون مثلاً متانت قوام اور رقت جرم اور شیرینی وغیرہ مین اور جو انگور تاک سے توڑنے کے بعد دو تین دن رکھا رہے بہتر ہے بنسبت تازہ توڑے ہوے انگور کے طبیعت انگور کا چھلکا سرد خشک ہے اور دیر ہضم ہے اور خستہ اندرونی انگور حار رطب ہے اور بیج اسکا سرد خشک ہے خواص تازہ توٹا ہوا انگور نفخ پیدا کرتا ہے اور خوشہ مین لٹکا ہوا اتنی دیر تک کہ چھلکا مین اسکے جھریان پڑ جاوین غذاے جید ہے اور بدن کی تقویت کرتا ہے اور اسکی غذا مشابہ انجیر کی غذا کے ہوتی ہے لیکن خرابی کم ہے اور غذائیت زیادہ ہے اگرچہ غذائیت مین انجیر سے کم ہے پختہ انگور مین ضرر کم ہے بہ نسبت ناپختہ کے جسوقت انگور ہضم نہو اسکی غذا خام اور ناپختہ ہوتی ہے انگور کی غذا اوسکے نچوڑے ہوئے پانی سے زیادہ ہوتی ہے لیکن نچوڑے ہوے پانی کی غذا کا نفوذ جلدی ہو جاتا ہے اور معدہ سے جلدی اتر جاتی ہے نیم خام انگور جو کھٹا ہو اور اسکے میٹھے ہونیکی امید اسطرح کیجاتی ہے کہ خوشہ سمیت اسکو لٹکا دین اور ترش انگور کی قسم مین میٹھے ہونیکی امید اسطرح نہین ہوتی زبیب جو سوکھا ہوا انگور ہے اسکو جگر اور معدہ سے نہایت موافقت ہے اعضاے نفض انگور اور زبیب دونون کا جرم انتون کے درد کیواسطے جید ہے اور زبیب گردہ اور مثانہ کو نفع کرتا ہے انگور تازہ توڑا ہوا تحریک شکم کرتا ہے اور نفخ پیدا کرتا ہے اور ہر ایک قسم کا انگور جب کہ اسمین شیرینی ہو مثانہ کو ضرر کرتا ہے

عرق بفتح عین و راے مہملہ آخر مین قاف ہے پسینہ کو کہتے ہین ماہیت پسینہ وہی پانی ہے جو خون مین ہوتا ہے اس پانی مین صدید مراری ملجاتا ہے اور مناسب یہ ہے کہ وہی پسینہ کا استعمال کرین جو ابھی خشک نہوا ہو بلکہ اوسمین رطوبت باقی ہو پسینہ کا نفع بول سے زیادہ ہے اسلیے کہ پسینہ مین فضلہ اوس رطوبت اور تری کا ہوتا ہے جو بعد مین ہضم اخیر کے باقی رہتی ہے اور بول مین فضلہ ہضم دوم کا ہوتا ہے خواص بول سے زیادہ اسمین نضج ہے اور اسکے خواص مین اختلاف بسبب اختلاف حیوانات کے ہوتا ہے اور اسمین تحلیل کی قوت کچھ تھوڑی نہین ہے اور ورم کشتی گیرونکا پسینہ تخم خطمی ملاکر کنج ران کے ورم کو فائدہ کرتا ہے جسکو بد کہتے ہین علاوہ اوس ورم کی تحلیل کرتا ہے سکھایا ہوا پسینہ کشتی گیرونکا روغن حنا ملاکر ورم پستان پر لگایا جاتا ہے پس اس کی تحلیل کر دیتا ہے اور روغن گل ملاکر دودھ جو چھاتی مین بستہ ہوگیا ہو اس کو بہت فائدہ کرتا ہے -

عزیر بفتح عین و کسر زاے معجمہ و سکون یا آخر مین راے مہملہ ہے ماہیت عزیر کبیر اور عزیر صغیر یہ دونون قنطوریون کبیر و صغیر ہین -

## حرف فائے موحدہ

جن دواؤن کا نام حرف فائے موحدہ سے شروع ہے انکا بیان۔

**فضہ** بکسر فا و فتحہ ضاد و تشدید آخرمین ہاے ہوز ہے چاندی کو کہتے ہین **طبیعت** برودت پیدا کرتی ہو اور تجفیف پیدا کرتی ہو یعنے سرد خشک ہے **افعال و خواص** جرم چاندی کا بہت کم تر ہو اور اسمین جذب او تجفیف کی بھی قوت ہو اور ہر وقت چاندی کے تھیلنے او سکا و برکی جھلی جو خرچ دینے کو در جاتی ہو اوسمین تو دوائیمین شریک کرین رطوبت بالزوجیت کو فائدہ کریگی جراح و قروح تر اور خشک کھجلی کیواسطے بہت مفید ہو **اعضائے سر** سخالہ اسکا بخر اور گندہ دہنی کو مفید ہو جبکہ دواؤن کے ساتھ ملایا جاے **اعضائے نفس** سخالہ چاندی کا اور دواؤن کے ساتھ خفقان کو بہت نفع کرتا ہے

**فلنجمشک** جسکو فرنجمشک بھی کہتے ہین اور ہندیمین ام تلسی و رانبل اسکا نام ہو اور نہلمان بھی ہو اور یہ مرزنجوش اور تمام سے زیادہ تر معتدل ہے اور یہ بہت بھلی سیمین کم ہو **اعضائے سر** دماغ اور نتھنون مین جو سدہ پڑ گیا ہو اوسکی تفتیح کرتی ہو سونگھانیسے اور طلا کرنیسے اور کھانیسے **اعضائے نفس** خفقان جو بلغم اور سودا سے قلب مین عارض ہو اوسکو کھانیسے نفع کرتی ہو **اعضائے نفض** بچہ آنیکو نفع کرتی ہو

**فانیذ** جسکو ہندیمین قند کہتے ہین پہلے درجہ مین گرم تر ہو خصوصاً سپید قند کہ اوسکی رطوبت زیادہ ہو **خواص** شکر سے اسمین غلاظت کی زیادتی ہو **اعضائے نفس** کھانسی کیواسطے اچھی دوا ہو **اعضائے نفض** شکم کو نرم کرتا ہے

**فوبضم** فا جسکو ہندیمین چھال گری کہتے ہین **ماہیت** یہ اسکی جڑ ہی کرفس کی تی اور شاخونکے مشابہ ہوتی ہو اور ساق اوسکی یا نظیفی ایک بالشت کا لانبی یا اوس سے زیادہ لانبی اور چکنی اور نرم اور گندہ ہوتی ہو اور یہ کاسہ موٹائی مین قریب ایک انگشت کے ہوتا ہو رنگت اسکی زعفرانی تمام شاخ مین گرہین گرہین ہوتی ہین اوسکا پھول مثل نرگس کے پھول کے بلکہ اوس سے بڑا ہوتا ہو اور اوسکی سپیدی مین بنفشئی رنگ کی چمک سی معلوم ہوتی ہو اوسکی جڑمین نیچے کی طرف چند جڑین پتلی پتلی چھوٹی ہین اسکی جڑمین عطریت اور خوشبو ہوتی ہو قوت اسکی بہت چیزون مین سنبل کے مشابہ ہو **طبیعت** اسکی جڑمین قوت تسخین کی ہو **اعضائے نفس** پہلو کے درد کو فائدہ کرتی ہو **اعضائے نفض** اگر خشک پی جاے تو ادرار بول کرتی ہو یا جوش دیکر پی جاے۔ اور حیض کا ادرار کرتی ہو اور اسمین ادرار بہ نسبت سنبل ہندی اور رومی کے زیادہ ہو یہ مثل سنبو خسہ یعنے ایک نخت کی جڑ کے ادرار مین ہے

**فوفل** بضم فا و سکون واو و فتح فاے دوم و لام اور پہلی فے کو فتح پڑھا گیا ہے جسکو ہندیمین سپاری کہتے ہین یا چھالیا کہتے ہین **طبیعت** اسکی قوت مین صندل کی قوت کے قریب ہو **افعال و خواص** تبرید اور تقویت پیدا کرتی ہو اور تمام بخور اور ورم و شیوع ہو اور ورام گرم اور غلیظ ہون اونکے واسطے اچھی دوا ہو **اعضائے چشم** جس شخص کی آنکھ مین التہاب و سوزش ہو اوسکو نافع ہو۔

**قوۃ الصباغین** جسکو ہندیمین مجیٹھ کہتے ہین **ماہیت** قوہ اسکا نام ہو **خواص** جلا باعتدال کرتی ہو **قروح** سرکہ ملا کر داد کے اقسام پر لگائی جاتی ہو سب کو اچھا کر دیتی اور نیز سرکہ ملا کر بہق سپید پر لگائی جاتی ہو اوسکو بھی اچھا کر دیتی ہو اور جلد کے ہر ایک نشان کو دور کر دیتی ہو **آلات مفاصل** ناس قراطون سے ہو اور یا نیسے عرق النسا اور فالج اور اوس فالج کو جسکے سبب آدمی مین بھی کوئی آفت پہونچی ہو فائدہ کرتی ہو سا اور ایک درم مجیٹھ ہو اور دو درم افسنتین کے ایک قدح سکنجبین مین ملا کر ضرب اور سقطہ کے واسطے پلائی جاتی ہو **اعضائے غذا** ایملا سکا ہمراہ سکنجبین کے ورم طحال کیواسطے پلایا جاتا ہے اور جگر اور طحال کا تنقیہ کر دیتی ہو اور اون کے سددون کی تفتیح کرتی ہو اور یہ فعل اسکا باہ خاصیت ہو **اعضائے نفض** بول اور حیض کا ادرار بکثرت کرتی ہو یہانتک کہ خون کا پیشاب آنے لگتا ہو جو شخص اسکو پیئے اوسپر واجب ہو کہ ہر روز نہایا کرے جب اسکا حمول کیا جاے حیض کا ادرار کرتی ہو اور جنین کو نیچے اوتار لاتی ہو اور **ہوام** شاخین اسکی اور پتی اسکی ہوام کے کاٹنے کو مفید ہے۔

**فنجنکشت** اسکا بیان حرف باے موحدہ مین ہو چکا ہے۔

**فل** بفتح فا و تشدید لام **ماہیت** یہ ایک دواے ہندی ہو اور مشہور ہو اور اسکی قوت مثل بنفشہ و تفاح کی قوت کے ہو **اعضائے سر** اگر اسکا ضماد کیا جاے اعضائے سر کو نفع کرتا

**فلنجہ** **طبیعت** اسکی دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے۔

**فاغرہ** بفتح فا و کسر غین معجمہ و فتح راے مہملہ آخرمین ہاے ہوز ہو جسکو فاعل مین کباب دہن کشادہ کہتے ہین **ماہیت** ایک انہ چنے کے مشابہ ہوتا ہو اسکا بیج اور دانہ مثل مہلب کے ہوتا ہو اور اوسکے جوف مین ایک سیاہ دانہ مثل شہدانج کے نکلتا ہو سقالیہ کی طرف سے آتا ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمین تحلیل کی اور قبض کی قوت ہو **اعضائے غذا** معدہ اور جگر بارد کی اصلاح کیواسطے جو دوائیمین بنائی جاتی ہین اونمین داخل کیجاتی ہے اور ہضم غذا مین جو خرابی برودت سے ہو اوسکو دفع کرتی ہے۔

**اعضائے نفض** اسہال بارد کو نفع کرتی ہو اور قبض شکم پیدا کرتی ہو

**قلفل** بکسر ہر دو قاف و سکون لام اول جسکو ہند مین کالی مرچ کہتے ہین۔
**ماہیت** جالینوس کہتا ہے کہ سب سے پہلے جو چیز اس درخت مین نکلتی ہو وہ دار
فلفل ہو جسکو ہند مین پیپل کہتے ہین بعد اوسکے مرچ کے دانہ جدا جدا ہوجاتے
ہین اور اسی واسطے دار فلفل کی رطوبت زیادہ ہو اور یہی سبب ہے کہ زبان
کو چھیلتی ہو اور سوزش پیدا کرتی ہو پہلے ہی مرتبہ چکھنے کے تھوڑی دیر کے
بعد پھر اسکی قوت سیاہ کے مشابہ ہوتی ہو تیزی اسکی بہت زیادہ ہو اور سپید مرچ
کی حرارت اور رطوبت ضعیف ہو اور ایک قوم اسکا الٹا بیان کرتے ہین وہ
کہتے ہین کہ سیاہ مرچ جو زیادہ سوکھ گئی پس اسکی قوت جذب ساقط ہوگئی
اور سپید مرچ مین قوت جذب کی اسوجہ سے باقی ہو کہ وہ زیادہ خشک نہین ہوئی
ہو **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمین جذب و تحلیل
اور جلا کی قوت ہو اور زبیب کے ہمراہ چبانیسے بلغم کو اکھاڑ دیتی ہو بلغم لزج کی
پوری پوری بیخ کنی کرتی ہو۔ مرچ بھی درد کی تسکین دینے والی دواؤن مین
داخل ہو اور پٹھے کو گرم کردیتی ہو اور صحیح آدمیونکو بھی موافق ہوتی ہے
**زینت** نطرون کے ہمراہ بہق کی اچھی طرح جلا کردیتی ہو اور بدن کی
لاغری بھی نطرون کے ہمراہ پیدا کرتی ہو اورام و بثور زفت ملا کر خنازیر کی تحلیل
کردیتی ہو آلات مفاصل اعصاب و عضلات کی اسی تسخین کرتی ہو کہ آس
اور تمام اوسکے ہموزن کوئی چیز نہین **اعضائے سر** سرکہ ملا کر اوسکو مفید ہو **اعضائے**
**چشم** سپید مرچ سرمونمین داخل کیجاتی ہو اور جلا کرتی ہو **اعضائے صدر** مرچ
سبب اوس کی دواؤنمین ملا کر استعمال کیجائے کھانسی کو فائدہ کرتی ہو اور
شہد کے ہمراہ گلے پر لگانیسے خناق کو نفع کرتی ہو اور پھیپھڑے کو پاک کرتی
ہو **اعضائے غذا** الہاضم ہو مشتہی ہو یعنے اشتہا بڑھاتی ہو تازہ ورق غار
کے ہمراہ پلانیسے نفخ اور مروڑے کو فائدہ کرتی ہو اور سرکہ ملا کر پلانیسے اور
لگانیسے ورم طحال کیواسطے اچھی دوا ہو اور سپید مرچ معدہ کیواسطے بہت
مناسب ہو اور اوسکی تقویت زیادہ کرتی ہو اور دار فلفل طعام کو معدہ
سے نیچے اوتار دیتی ہو بآسانی **اعضائے نفض** ادرار بول کرتی ہے
اور جنین کو نیچے اوتار لاتی ہو۔ اور بعد جماع کے اگر مرچ کھائی جا نطفہ کو
نکالدیتی ہو اور یہ فعل اسکا بقوت ہوتا ہو جبکہ زیادہ مقدار مرچ
کھائی جائے اور تھوڑی مقدار مرچ کی اگر بعد جماع کے کھائی جائے
تو حمل رہنے پر معین ہوتی ہو اور نطفہ کو ٹھہرا دیتی ہو بخلاف سقمونیا کے۔

مرچ سیاہ سے نفخ مین تخفیف پیدا کرتی ہو اور اسکو فنا کردیتی ہو لیکن دار فلفل بسبب
اپنی رطوبت فضلیہ کے باہ کو زیادہ کرتی ہو اور جسوقت ورق غار تازہ کے ہمراہ پلائی
جائے مروڑہ کو فائدہ کرتی ہو **حمیات** روغن مین جبکہ مرچ بدن پر ملی جاتی ہے
پس لرزہ کو نفع کرتی ہو **سموم** سپید مرچ تریاق کی معجونون مین پڑتی ہو اور اسیطرح
دار فلفل بھی کھلانیسے ہوام کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہو تیل کے ہمراہ طلا کرنیسے بھی مفید ہے

**فلفلمویہ** جسکو ہندی مین پیپلامور کہتے ہین **ماہیت** کہتے ہین یہ سیاہ مرچ کی جڑ ہو
**افعال و خواص** کہتے ہین کہ اسکی خاصیت یہ ہو کہ ہر قسم کے درد کو نفع کرتی
ہو اور تشنج کو نفع شدید پہونچاتی ہو **آلات مفاصل** نقرس کو فایدہ کرتی ہے
**اعضائے نفض** قولنج اور ریاح باردہ کو بالخاصیت فائدہ کرتی ہے

**فسوریقون** ایک قسم کی پھٹکری ہو **خواص** قلقطار یعنے سبز پھٹکری سے اسکی
تجفیف زیادہ ہو باوجودیکہ لذع اسمین کم ہو پس لطیف زیادہ ہو قروح خبیثہ کو دور کردیتی ہے

**فلفل الماء**۔ **ماہیت** اسکی یہ ہو کہ ایک لکڑی ہوتی ہو بہت مثل ساگ کے
ہوتی ہو پانی مین پیدا ہوتی ہو اور پانی کے قریب جس جگہہ پانی کا اثر رہتا ہو وہین
پیدا ہوتی ہو اکثر اوصاف مین اسکو مرچ سے مشابہت ہو مگر تیزی اور چرچراہٹ مرچ
کی اسمین نہین ہے **افعال و خواص** اسخان اور گرم کرنا اعضائے بدنی کا بطور کافی
ہے مگر فلفل سے اسخان اسکا کم ہے۔

**فاشرا** جسکو فارسی مین ہزار جشان کہتے ہین یعنے ہزار شاخ ہوتی ہین
**ماہیت** یہ وہی ہزار جشان ہو اور کرمۃ البیضا بھی اسی کو کہتے ہین **طبیعت**
تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** گرم ہو تیز ہو جلا کرتی ہو مجفف ہو ملطف
کرتی ہو اور تسخین باعتدال پیدا کرتی ہو **زینت** بیخ فاشرا اثمر اور میتھی ملا کر
ظاہر بدن کی جلائے شدید کرتی ہو اور اوسکا تنقیہ وغیرہ سے اور تصفیہ کردیتی
ہے اور جھائیان اور سیاہ دھبے جو زخمون کے بعد رہجاتے ہین انکو دور کردیتی ہے
اسیطرح اگر زیت مین اسقدر پکائی جائے کہ خوب گھل جائے اور خون کے دھبے
یا چھینٹ جو آنکھ کے نیچے ہو اوسکو دور کردیتی ہو **اورام و بثور** فاشرا کی جڑ
مسون کو اور بثور لبنیہ کو اوکھاڑ دیتی ہو اور شراب بسہری کی جلن مین سکون
پیدا کرتی ہو سخت ورم کی تحلیل کردیتی ہو اور دبیلہ کو شگافتہ کردیتی ہے
جب تین وزن برابر بہروزن تین ابولو سات سرکہ ملا کر پی جائے ورم طحال
کی تحلیل کردیتی ہو۔ ایضاً انجیر ملا کر طحال پر لگائی جاتی ہو اور بسہری کی جلن
مین سکون پیدا کرتی ہو اگر شراب مین پیسکر اسکا ضماد کرین۔ بیخ فاشرا انجیر ملا کر

شراب قروح پر لگائی جاتی ہے اور جو مرہم گوشت کے واسطے بنائے جاتے
ہین انمین بھی داخل کیجاتی ہے جب اسکا اس ترکیب کیواسطے مفید ہے جسمین قروح ہو گئے
ہون اور اسکو بھی پر لگادیتے ہین اور تقشر جلد کو بھی اسیطرح فائدہ کرتا ہے جیسے کھال
ادھڑنیکو **آلات مفاصل** وجع فاشرا شراب کے ہڈیون کی گرہین نکال دیتی ہے
اور ایک درہم وزنا یہی جڑ فالج کیواسطے پلائی جاتی ہے اور عضل کے سرے ٹوٹ
جانے کیواسطے بطور طلا کے اور پینے مین بھی مفید ہے **اعضاے سر** ایک درہم اسکی
ہر روز اگر پلائی جاوے مرگی کو فائدہ کرتی ہے اور سدر کو یعنے جس مین چکر ہو اور آنکھون کے
تلے اندھیرا آجاتا ہے۔ اور کبھی کبھی اسکے استعمال سے عقل مین فتور تخلیط کا آجاتا
ہے **اعضاے نفس** کبھی فاشرا اور شہد سے معوق بنایا جاتا ہے اون بیمارون
کیواسطے جو خناق مین گرفتار ہون اور جن کی سانس مین کچھ فساد آگیا ہو
اور کھانسی اور درد پہلو کیواسطے۔ اگر اسکا عصارہ گندم پختہ کے ہمراہ تناول
کیا جاے دودھ کو زیادہ کردیتا ہے **اعضاے غذا** جالینوس نے کہا ہے
کہ اسکے اطراف کا کھانا جسوقت کہ تازی کونپلین پھوٹی ہون معدہ کو نفع کرتا ہے
بسبب قبض اور تیزی کے جو ہمراہ تھوڑی سی تلخی اور سوزش کے ہے **اعضاے نفض**
مین کہتا ہون کہ یہ تین درہم تک جو کھائی جاے ادرار بول کرتی ہے اور رت
لاتی ہے فاشرا کی جڑ ایک درہم پلانی جنین کو قتل کرتی ہے اور جب اسکا حمول
کیا جائے جنین کو نکال دیتی ہے اور رحم کو پاک کرتی ہے اگر اسکے جوشاندہ مین آبزن
کیا جاے عصارہ اسکا مسہل بلغم ہے فاشرا لحال کی جا دویہ جدیدہ مین سے ہے **سموم**
جڑ اسکی ایک درہم سانپ کے کاٹنے کو فایدہ کرتی ہے اسیطرح تمام ہوام کے ڈنک کو
مفید ہے ابدال اسکا ہموزن اسکے درونج اور دو تہائی وزن کا بسباسہ
**فاشرشین** جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ساتھ بیماریون کو دور کرتی ہے ماہیت یہ ایک
قسم فاشرا کی ہے جسکی پتی مثل بڑے لبلاب کی پتی کے ہوتی ہے جڑ اسکی اوپر سے
کالی اور اندر سے زرد ہوتی ہے افعال و خواص تمام افعال مین مثل فاشرا کے ہے
مگر قوت مین اس سے کسیقدر ضعیف ہے **آلات مفاصل** فالج کو بھی فایدہ
کرتی ہے **اعضاے سر** اس کے اندر کا گودا شروع بہار مین جبکہ اسکی
کلیان پھوٹنے لگین کھایا جاے مرگی کو فایدہ کرتا ہے **اعضاے صدر** سینہ کا تنقیہ کرتی ہے
**اعضاے نفض** کا بھی اسکا ابتداے آمد برگ مین جب کھایا جاے ادرار بول و حیض کا کرتی ہے
**فرہیون** اسکو فرفیون بھی کہتے ہین ماہیت یہ ایک تیز گوند ہے تازہ جسکی قوت
تین یا چار برس کے بعد بدل جاتی ہے اور پرانا ہو کر اسکا رنگ میگون و زردی

مائل ہو جاتا ہے اور روغن زیت مین بہت دشواری سے گھلتا ہے اور اگرچہ یہ
گوند تازہ ہے اور اسکے اوصاف پرانے فرفیون سے مخالف ہوتے ہین سبب یہ تو بعض
بعضون نے کہا ہے کہ اسکی قوت کی حفاظت مدت ہائے دراز تک اسطرح ہو سکتی
ہے کہ اسکو باقلاے مقشر کے ہمراہ کسی برتن مین کہ جسمین اختیار رہے رکھ دیوے جو نیا
ہو اور رنگ اسکا میگون کی طرف زردی کے ہو اوسکی حدت اور تیزی اسکی زیادہ
ہو اور جو فرفیون ان اوصاف سے خالی ہے اور جسمین ترزہ اور گوند کا میل ہو اسکا
**خواص** جالی ہے اور اسمین ایک قوت لطیف ہے جس سے سوزش پیدا ہوتی ہے
اور جلا بھی وہی قوت سے کرتا ہے اور یہی فرفیون مین اسہال کی قوت حلتیت
سے زیادہ ہے حالانکہ حلتیت سے زیادہ کسی گوند مین سختی کی زیادتی نہین ہے
**آلات مفاصل** بعض اقسام کے مرہم جو خوشبو دار اور نرم بنائے جاتے ہین
انمین فرفیون بھی پڑتی ہے یہ عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے۔ ہڈیون کے چھلکے جو فوت
نکالی جاتی اور اسکی قوت اوتار دیتی ہے مگر واجب ہے کہ ہڈی کے گرد جو گوشت ہے اسکی
حفاظت تر روئی لگا کر کیجاے جس تر روئی مین روغن بھی پڑا ہوا ہو مگر مرہم
لگا دیجاے۔ فالج اور خدر یعنے سن بہری پر فرفیون کی مالش کیجاتی ہے
اور بہت نفع کرتی ہے **اعضاے چشم** اگر فرفیون کو بطور سرمہ کے لگائین
آنکھ مین جلا پیدا کرتی ہے مگر دن بہر آنکھ مین سوزش رہتی ہے اسیواسطے اسمین شہد ملاتے
ہین اور تمام قسم کی شیافات کو جو آنکھ کی جلا کیواسطے مروج ہین **اعضاے نفض**
زرد آب کو نفع کرتی ہے اور گردہ کی برودت کو اور رضا جبان تو نیچ کو قدرا ترب
اسکی ہمراہ اون بزور کے جو خوشبو ہین ماء العسل ملا کر بول و ساتھ جو لایا
ط تین ماشہ کے ہے خوزی نے کہا ہے کہ فرفیون زخم کا منہ اسقدر بشدت
ملا دیتی ہے کہ اگر جنین کے گرانیوالی دوا مین مستعمل ہو یا دونا اثر کو جنین کے
گرانیمین منع کرتی ہے بلغم بار زوجت جو دو بزن کو لون مین پیوستہ ہو گیا ہو اور
سما گیا ہو اسکو سمون کی راہ سے نکال دیتی ہے اور ریشت اور امعا کا بلغم بھی
اسیطرح نکال دیتی ہے جیسا لوگون نے کہا ہے **سموم** بعض لوگ کہتے ہین کہ
جس شخص کو سانپ نے کاٹا ہو یا کسی اور ایسے زہریلے جانور نے ڈنک مارا ہو اسکے
سر کی جلد چاک کرین یہانتک کہ قحف یعنے سر کی ہڈی کھل جاے اور اس گوند کو
یعنے فرفیون کو چاک شدہ مقام پر رکھکر ٹانکے لگا دیوین اس شخص کو سمیت کی
کچھ آفت نہ پہونچے گی۔ تین درہم فرفیون اگر ایک مرتبہ کھائی جائے تین دن کی
مدت مین آدمی کو معدہ اور آنتون مین قرحہ ڈالکر قتل کرتی ہے۔

فراسالیون بفتح فا وسکون تائے مہملہ بفتح رائے الف کشیدہ وکسرہ لام وضم یائے مثناۃ وسکون واو آخر میں نون ہے اسکا بیان بابِ کرفس میں ہو چکا ہے۔

فاغیہ مہندی کے باب میں اسکا بیان ہو چکا ہے۔

فیلزہرج اسکی ماہیت یہ ہے کہ یہ سوت کا درخت ہے پھل اسکا مثل فلفل کے ہوتا ہے کبھی زرنک ملا کر فیلزہرج سے رسوت بنائی جاتی ہے اور جعفصل عرابی اور ایک قسم کی جڑ ہے فیلزہرج کی قوت اسی سوت کے قریب ہے جو اس سے بنائی جاتی ہے اور کسیقدر اس سے ضعیف ہے زینت طلا کرنیسے بالونکو قوی کر دیتی ہے۔ اعضائے غذا اسکی شاخیں سرکہ میں جوش دیکر تلی کے ترہجانیکے واسطے پلائی جاتی ہیں سب بدرجہ کمال نفع کرتی ہے اسیطرح یرقان کیواسطے بھی مفید ہے اعضائے نفض جوشاندہ اسکی شاخونکا ادرار حیض کرتا ہے اسیطرح خود فیلزہرج اور اگر اسکا پھل بوزن مثقال پینے مناسب کے ساتھ پلایا جائے خلط بلغمی کا بکثرت اسہال ہو جاتا ہے

فراسیون جسکو کراث جبلی بھی کہتے ہیں ماہیت یہ ایک بوٹی مزہ میں تلخ ہوتی ہے طبیعت حکیم ارساسیوس نے کہا ہے کہ اسکی گرمی و خشکی قوی نہیں ہے اور سوا اس حکیم کے اور لوگون نے اسکو تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک کہا ہے خواص مفتح ہے جلا کرتی ہے غلیظ رطوبات کو پگھلا دیتی ہے محلل ہے تقطیع کرتی ہے اعضائے سر عصارہ اسکا پیانے کان کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور کان کو صاف کر دیتا ہے اور سماعت کی راہون کو کھول دیتا ہے اور پیاناک درد جو کان میں ہو اسکو دور کر دیتا ہے اعضائے چشم عصارہ اسکا شہد ملا کر ابصارت کے تیز کرنیکے واسطے مفید ہے اعضائے نفس سینہ اور پھیپھڑے کو بذریعہ نفث یعنی تھوک کے نکلوانے کے پاک کر دیتی ہے اعضائے غذا جگر اور طحال کے سُدون کی تفتیح کرتی ہے اعضائے نفض خون حیض کو نیچے کو اتارتی ہے اور رحم کو پاک کر دیتی ہے موم اور نمک ملا کر اسکا ضماد دیوانہ کتے کے کاٹنے پر لگایا جاتا ہے۔

فودنج بضم فا وسکون واو وفتح دال مہملہ وفتح نون و جیم معرب پودنہ کا ہے ماہیت ایک قسم اسکی نہری ہوتی ہے اور ایک قسم پہاڑی جسکا قد وزوفا کے مشابہ ہوتا ہے اور اسیطرح اسکی پتی زوفا کے مشابہ ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی جسکا نام جلانجون ہے اور ایک قسم اور اسکی جسکا نام فودنج التیس ہے اور اسکی قوت کبھی مثل دوسری اقسام کی قوت کے حریف یعنی تیز ہے اور اسکے شربت کی قوت مثل پینے دواشا کے ہے فودنج کا لطیف ہے اور پہاڑی قسم اسکی نہری سے زیادہ قوت رکھتی ہے خواص لطیف ہے اور اسکی تلطیف قوی ہے اسلیے کہ اسمین حدت اور تلخی ہے خصوصاً فودنج جبلی میں اور اسیطرح فودنج جلد کو سرخ کر دیتی ہے اور قرحہ ڈالدیتی ہے اور جب تنہا فودنج پلائی جائے پسینہ کا ادرار کرتی ہے اور تسخین شدید پیدا کرتی ہے اور اندرون بدن سے جذب کرتی ہے اور تجفیف و تقطیع کرتی ہے اور گرمی بہت پیدا کرتی ہے زینت فودنج کو جوش دیکر خصوصاً تازہ فودنج کو اگر شراب میں جوش دیکر ضماد کریں سیاہ نشانات کو بدن سے دور کر دیتی ہے اور جو دھبہ خون کا آنکھ کے نیچے پڑ جاتا ہے اسکو مٹا دیتی ہے جراح و قروح فودنج کوہی عضو کے ٹوٹ جانے اور شگافتہ ہونیکو فائدہ کرتی ہے فودنج کوہی کے آبجوش سے خشک اور تر کھجلی کیواسطے نہاتے ہیں آلات مفاصل اسکے جوشاندہ کا پینا عضل کے کوفتہ ہو جانیکو فائدہ کرتا ہے جو کہ کھلی اور گوشت میں پہونچی ہو جو عضل سے علاقہ رکھتا ہے یا اطراف عضل میں پہونچی ہو۔ کبھی فودنج کا ضماد عرق النسا کے درد پر لگایا جاتا ہے پس جلد کو جلا دیتی ہے اور مزاج عضل کا بدل دیتی ہے اور مادہ کو اندرون بدن سے کھینچ لاتی ہے جسوقت فودنج کا استعمال تنہا کیا جائے بعد ماء الجبن کے چند روز درپے بلا ناغہ دا الفیل و درد والی کو فائدہ کریگی۔ اور فودنج جو بنام خلیجون مشہور ہے جسوقت پلائی جائے تشنج کو فائدہ کرتی ہے اور نقرس کیواسطے اسکا طلا کیا جاتا ہے بسبب سرخ کر دینے جلد کے نفع کرتی ہے۔ فودنج کا پینا جذام کو فائدہ کرتا ہے اور یہ فائدہ فقط تحلیل کیوجہ سے نہیں ہے بلکہ تقطیع اور تلطیف فودنج کی بھی اسکا سبب ہے۔ اعضائے سر کانکے کیڑون کو قتل کرتی ہے اور دماغ میں پیدا کرنیکی بھی اسمین قوت ہے۔ فودنج کوہی منہ کے قروح کو فائدہ کرتی ہے اور فضول کو دونون تھنوؤن کی طرف سے گرا دیتی ہے اور جلی ہوئی فودنج کی وہ قسم جسکا جلانجون نام ہے مسوڑھے کو مضبوط کر دیتی ہے اعضائے نفس جوشاندہ اسکا انتصاب نفس کو فائدہ کرتا ہے اور یہ قوی دوا ہے کہ اخلاط غلیظ بالزوجت کو سینہ اور پھیپھڑے سے نکالدیتی ہے خصوصاً اگر انجیر کے ساتھ کھائی جائے اور پسلیون کے درد کو فائدہ کرتی ہے اور فودنج کوہی سب اقسام میں زیادہ قوی ہے اور جلانجون بھی یہ سب فعل کرتی ہے جلانجون پر سرکہ چھڑکا جاتا ہے اور بہت جلد اور تھوڑے زمانہ سرکہ چھڑکنے کے بعد اسکو لیکر جس آدمی کو غشی آتا ہو اسکو سونگھاتے ہیں پس ہوش میں آجاتا ہے اور فودنج التیس خفقان کو نفع کرتی ہے اعضائے غذا قلت اشتہا اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً فودنج کوہی اور ہچکی آنیکو بند کر دیتی ہے اور بیماران یرقان کو فائدہ کرتی ہے بسبب اپنی جلا اور تلطیف کے سوا دوی یرقان

ہو یا صفراوی اور اسی طرح جوشاندہ اسکا کبھی فودنج کوہی کے آبجوش سے
یرقان کے مرض مین نہلاتے ہین پس یرقان کو ہٹا دیتی ہے۔ اگر اسکو انجیر کے
ساتھ کھائین استسقا کو فائدہ کرتی ہے فودنج کوہی اشتہائے طعام بڑھاتی ہے
سلاقہ اسکا استسقا کو فائدہ کرتا ہے۔ اور جلابجون متلی مین سکون پیدا کردیتی
ہے۔ فودنج کوہی قردطی مین ڈالکر طحال پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے پس اسکو
گھٹا دیتی ہے اسیطرح فودنج ایلس بھی یہی اثر کرتی ہے۔ فودنج کی منفعت
خفقان معدی اور کرب معدی اور متلی مین زیادہ ہے **اعضائے نفض**
جوشاندہ اسکا ادرار بول کرتا ہے اور مروڑے کو اور حیض کو فائدہ کرتا ہے اور اگر سلم
اسکو کوٹ ڈالین یا جوش دین اور شہد ملا کر پئین جنین کو قتل کرتی ہے اور ادرار حیض
کرتی ہے کبھی بلغم کو بھی دور کردیتی ہے اور بعض طبیبون نے کہا ہے کہ فودنج اپنی قاطع
باہ ہے خصوصاً فودنج صحرائی اور احتلام کو منع کرتی ہے فودنج صحرائی دست آور ہے
مگر اسکی دست آوری اچھی طور پر ہوتی ہے جو مناسب بحال طبیعت ہو اور رحم کو
نفع کرتی ہے اور چھوٹے چھوٹے کیڑونکو قتل کرتی ہے خصوصاً فودنج صحرائی اور
فودنج کوہی مرار سیاہ کی مسہل ہے مقدار شربت اٹھارہ قیراط جو تخمیناً [illegible]
ہوا جلاب کے ہمراہ اور اس فعل کو کبھی فودنج صحرائی بھی کرتی ہے اور یہ سب
فعل اسوقت قوی ہوجاتے ہین جبکہ فودنج مین سرکہ اور سقمونیا کی بیخ ملائی
جائے اور تدبیر صائب یہ ہے کہ پہلے فودنج کو پیسکر اس سرکہ پر چھڑکین جسمین
نمک اور پانی ملا ہو بعد اسکے پلائین جو قسم فودنج کی بنام جلابجون مشہور ہے فضول
سوداوی کا براہ بول اخراج کردیتی ہے اور فودنج صحرائی بھی یہی سب افعال
کرتی ہے **حمیات** جوشاندہ فودنج کا لرزہ کو مفید ہے اسیطرح مالش اسکے روغن
کی جسمین فودنج کو جوش دیا ہو **سموم** اگر فودنج کو پئین یا اسکا ضماد کرین تو بچھو کے
ہوام کو مفید ہے اور اس بارہ مین فودنج کا طلا کرنا فائدہ مین قریب تریاق کے
دینے کے ہے اور اگر جانورون کے کاٹنے سے پہلے شراب ملا کر اسکو پئین سموم
قتالہ کے زہر کو دفع کرتی ہے فودنج کی پتی کی دھونی ہوام کو بھگا دیتی ہے
اور اگر یہ پتی بچھائی جائے جب بھی یہی فعل کرتی ہے فودنج صحرائی بچھو کے
کاٹنے کو مفید ہے اور فودنج کوہی اگر اسکا سلاقہ ہمراہ جوشاندہ کے پیا جائے
درندہ جانورونکے کاٹنے کو نفع کرتا ہے۔

**فاطریا** ایک ترکی دوا ہے سموم تو کران کے زہر کو اور ہوام کے کاٹنے کو تریاق کے ہمراہ
پلانیسے نفع کرتی ہے اسیطرح دھتورہ کے کھانیکو مفید ہے اور کلنے ہرون کو۔

**فاودانیا** اہل مغرب اسکو عود الحمیر بھی کہتے ہین **ماہیت** نر اور مادہ دو نوع
طرح کی ہوتی ہے اور نر کی شناخت یہ ہے کہ سپید جڑین موٹی مثل انگلیون کے
ہوتی ہین چھلکے مین بان بھٹتی ہین اور مادہ قسم فاودانیا کی جڑین گرہ دار ہوتی
اور بہت سے شعبے جڑ مین نکلے ہوئے اور شاخون مین بھی اسیطرح کثرت ابھار
نظر آتا ہے **طبیعت** گرم ہے مگر زیادہ گرمی نہیں ہے **افعال و خواص** اسمین تخفیف
ہے اور قبض ہے ہمراہ تحلیل کے اور تلطیف اور تقطیع اور جلا بھی ہے اور جب ایک
ساعت چبائی جائے چبانیکے بعد تیزی اور گرفت زبان کی پیدا کرتی ہے **زینت**
سیاہ نشان جلد کے صاف کردیتی ہے **آلات مفاصل** نقرس کو مفید ہے
**اعضائے سر** مرگی کو مفید ہے یہانتک کہ اسکا نام مرگی کو رتا ہے اور
اسکے لٹکانے کا تجربہ مرگی کے بیمار پر جب کیا گیا ہے طبیبون نے اسکو مرگی کے دفع
مین اسقدر موثر پایا کہ جب تک بیمار کے بدن مین لٹکی رہتی تھی دورہ نہین ہوتا تھا
اور جب اسکو الگ کرلیا پھر دورہ شروع ہوجاتا تھا اس تجربہ کو یہودی نے بیان
کیا ہے۔ فاودانیا کے پھل کی دھونی لینے سے اور مجنون اور مصروع کو فائدہ ہوتا ہے
اور انکے مرض کو دور کردیتی ہے اسیطرح جب اسکا پھل کاقند کے ہمراہ ملایا جاے
بخوبی نفع کرتا ہے مین کہتا ہون کہ شاید پھل فاودانیا کے رومی کی ایک قسم ہوا ہے
کہ جو ہمارے ملک مین ہندوستان سے آتی ہے اسکو زیادہ اثر اسلیئے بیان ہے
اور پندرہ دانہ اسکے بیج کے جب ماء العسل یا شراب کے ساتھ پلائے جاتے ہین
کابوس کو نفع کرتے ہین **اعضائے غذا** جب کھٹے شربتون کے ہمراہ فاودانیا کو بطور
دیگر پلائین جو بواسطہ معدہ پر ریزش کررہے ہون اونکو منع کرتی ہے اور طبیعت
مین حبس پیدا کرتی ہے اور بیج اسکا معدہ کو قوی کرتا ہے اور معدہ کے درد
مین سکون پیدا کرتی ہے اور معدہ کی لذع مین سکون ہوجاتا ہے اور فاودانیا کی جڑ
یرقان کو فائدہ کرتی ہے اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتی ہے **اعضائے نفض** جب اسکو
شرابہ اور مدرات ملا کر پئین حیض مین حرکت پیدا کرتی ہے اور اسکے پینے سے ادرار
بول بھی ہوتا ہے جب اسکے بیج کے پندرہ دانہ شراب یا ماء العسل مین ملا کر پئین
اختناق رحم کو فائدہ کرتی ہے اور اگر بارہ دانہ اسکے شراب مین ملاکر پئین نزیف الدم
کو قطع کردیتی ہے اور اگر وہ عورت جسکو خون ولادت آرہا ہو اسکی جڑ سے بقدر ایک
لوزہ کے پلائی جائے فضول نفاس سے اوس عورت کو پاک کردیگی اور اسی طرح پر کسی
فضول کا ادرار ہوجائیگا۔ اسکی جڑ بقدر ایک لوزہ کے درد گردہ اور مثانہ کو
فائدہ کرتی ہے اور جوشاندہ اسکا شراب مین قبض شکم پیدا کرتا ہے اور ادرار کرتا ہے

فرفخ یہ وہی خرفہ ہے جسکا بیان بقلۃ الحمقا کے لغت مین ہوچکا ہے۔
فطر بکسر فا و طاے حطی ساکن آخر مین راے مہملہ ہے جسکو ہندی مین چھتری کہتے ہین ماہیت یہ نبات برسات مین دیوارون وغیرہ کی جڑ مین اُگتی ہے شکل اسکی جیسے نصف انڈا اولٹا ہوا اختیار بہتر اسکی وہی قسم ہے جو بنام قلاعی مشہور ہے کہ اوسکے کھانیسے کوئی آدمی نہین مرا مگر اوسکے کھانیسے ہیضہ کی ابتدا ہوجاتی ہے جب اوسکو خشک کرنیکے بعد استعمال کرین اوسکی خرابی کم ہوجاتی ہے طبیعت آخر سوم مین گرم ہے اور اسی کے قریب اسمین رطوبت بھی ہے خلط غلیظ اور خراب پیدا کرتی ہے اصلاح اوسکی یہ ہے کہ تازہ امرود یا خشک امرود اور فودنج کوہی کے ہمراہ اسکو دوبال لین اور اسکے کھانیکے بعد نبیذ قوی کو پی جائین اعضاے سر دوار اور سکتہ پیدا کرتی ہے اعضاے نفس جو شخص اسکے کھانیسے نہ مرے اختناق مین گرفتار ہوتا ہے خصوصا اوس قسم کے کھانیسے جو قاتل ہے اعضاے غذا جو شخص اسکے کھانیسے نہ مرے وہ ہیضہ مین گرفتار ہوتا ہے اگر بکثرت اسکا استعمال کرے فطر بدشواری ہضم ہوتی ہے اور کثیر الغذا ہے جو قسم اسکی قاتل ہے اوس سے غشی عارض ہوتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ نکلتا ہے اعضاے نفض عسر البول پیدا کرتی ہے سموم ایک قسم اسکی جو زہر قاتل ہے وہ تو شاید وہین ایسی جگہ اوگتی ہے جہان گوبر یا مردار چیزین پڑی ہون اور عفونت اور بدبو کی چیزین اوس مقام پر ہون یا نزدیک سوراخ ہوام ذات سمی کے یا اون درختون کے نزدیک جنکی خاصیت مین سمیت ہو کہ جب نظر اونکے قریب اوگے اوسکو خراب کردین مثل درخت زیتون کے فطر سمی کی علامت یہ ہے کہ اوسکے اوپر ایک رطوبت بالزوجت اور متعفن ہوتی ہے اور تغیر اور تعفن اوسپر بہت جلد آجاتا ہے اور جو اوسکو کھاے اوسکو ضیق النفس اور غشی عارض ہوتی ہے اور علاج اوسکا مقطعات پلانیسے اور سکنجبین ہمراہ فودنج کے اور کبھی فطر کے کھانیکے بعد فورا آدمی مرجاتا ہے

فجل بفتح فا و سکون جیم و لام جسکو ہندی مین مولی کہتے ہین ماہیت یہ ایک مشہور چیز ہے اسکے سب اجزا مین سے زیادہ تر قوت اسکے بیج مین ہے اوسکے بعد چھلکا مولی کا پھر پتہ اسکے بعد مولی کا جرم اور روغن ترب مثل رینڈی کے تیل کے ہے مگر مولی کے تیل مین حرارت اوس سے زیادہ ہے جنگلی مولی تمام اوصاف مین مثل متعارف مولی کے ہے لیکن جنگلی مولی کی قوت زیادہ ہے اختیار زیادہ تر قوی مولی کا بیج ہے اور اوبالی ہوئی مولی مین غذائیت زیادہ ہے طبیعت پہلے درجہ مین حار رطب ہے اور مولی کا بیج تیسرے درجہ مین گرم ہے افعال و خواص محلل ریاح ہے لیکن مولی کا بیج ریاح کی تحلیل کردیتا ہے اور اسمین تلطیف قوی ہے خصوصا مولی کے بیج مین اور جنگلی مولی مین التہاب پیدا کرنیکی قوت ہے اور اوبالی ہوئی مولی کی غذائیت زیادہ ہے اسلیے کہ دوائیت اوسکی اوبالنے سے جدا ہوجاتی ہے مولی کی غذا بلغمی اور تھوڑی بھی بنتی ہے اور جرم اسکا بہت جلد متعفن ہوجاتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ اسمین بخارات بہت ہین اس مولی کا پتہ جو فصل ربیع مین پیدا ہوتی ہے اگر اوبال کر زیت اور مری کیساتھ کھایا جاے زیادہ غذا دیگا بہ نسبت مولی کی جڑ کے زینت اگر مولی مع آب شلجم ملاکر بالخورہ پر لگائین بال اوگا دیگی اور اگر شہد ملاکر اسکا ضماد کرین قروح خبیثہ اور قروح لینیہ کو جڑ سے اوکھاڑ دیگی مولی کا بیج سرکہ ملاکر غانغرایا کے قرحہ کو تمام و کمال مٹا دیتا ہے اسیطرح داد پر لگایا جاتا ہے آلات مفاصل مولی کا بیج مفاصل کے ضربان اور چمک کو دور کردیتا ہے اور وجع مفاصل کیواسطے بھی اچھی چیز ہے اعضاے سر مولی سرکو اور دانتونکو اور جبڑے کو مضر ہے اور مولی کا عصارہ اور اوسکا روغن کان مین جو ہوا بھر گئی ہو اوسکو بہت مفید ہے اعضاے چشم آنکھ کو مضر ہے لیکن اگر اسکا پانی آنکھ مین ٹپکایا جاے جلا پیدا کرتا ہے اور جو نشان کوڑے کے نیچے پڑجاتے ہین انکو دور کردیتا ہے ابن ماسویہ نے کہا ہے کہ مولی کی پتی کا پانی بصارت کو تیز کرتا ہے اعضاے نفس جوشاندہ اسکا پرانی کھانسی مین پلانیکے لائق ہے اور جو کیموس غلیظ سینہ مین پیدا ہوا اوسکی اصلاح کرتا ہے مولی اوس اختناق کو فائدہ کرتی ہے جو فطر قتال کے کھانیسے عارض ہوا اور اگر سکنجبین ملاکر جوش دیجاے اور پھر اوس سے کلی کیجاے خناق کو فائدہ ہوگا اور اسمین باوجود اس فائدہ کے حلق کی مضرت بھی ہے مولی دودھ کو بھی بڑھاتی ہے اعضاے غذا معدہ کیواسطے خراب چیز ہے ڈکار پیدا کرتی ہے اور بعد طعام کے اگر مولی کھائی جاے شکم کو نرم کردیتی ہے اور غذا کو نفوذ کردیتی ہے اور قبل کھانیکے اگر مولی کھائی جاے غذا کو معدہ کی دیر ٹھہراتی ہے اور اوسکو قعر معدہ مین بخوبی ٹھہرنے نہین دیتی اسیواسطے قے کرنا آسان ہوجاتا ہے خصوصا مولی کا چھلکا سکنجبین ملاکر اور پہلو اور طحال کو مولی کا ضماد مفید ہے مولی کا بیج سرکہ ملاکر اچھی طرح قے کرادیتا ہے اور ورم طحال کی تحلیل کردیتا ہے ابن جمیع نے کہا ہے کہ اگر مولی بعد طعام کے کھائی جاے غذا کو ہضم کردیتی ہے خصوصا مولی کا پتہ۔ مولی کے پتے کا پانی جگر کے سدے کی تفتیح کرتا ہے اور یرقان کو دور کردیتا ہے بعضون نے کہا ہے کہ مولی کا پتہ ہاضم ہے اور مولی کا جرم متلی پیدا کرتا ہے اور مولی کا بیج نفخ کی تحلیل کرتا ہے اور طعام کے نکلجانے مین سہولت پیدا کرتا ہے اور اشتہا کو

بڑھاتا ہے درد جگر کو دور کرتا ہے اور ریاح اسکا استسقا کیواسطے اچھی چیز ہے
**سموم** سانپ کے کاٹنے کی مفید دوا ہے اور شراب ملاکر اوس سانپ کے کاٹنے کو مفید
ہے جسکا حقرنہ نام ہے مولی کا بیج بھی سموم اور ورام کو نفع کرتا ہے اور اگر مولی کو پاک
کرکے بچھو پر رکھیں بچھو مرجائیگا اور مولی کا پانی بھی اسی راہ میں مجرب ہو چکا ہے
بس زیادہ قوی پایا گیا اگر بچھو اس شخص کو کاٹے جسنے مولی کھائی ہو بچھو ضرر نہ دیگا

**فستق** بضم فا و سکون سین پستہ کو کہتے ہیں **طبیعت** کہتے ہیں کہ اخروٹ سے
زیادہ اسمین گرمی ہے اور یہ گرمی آخر درجہ دوم میں ہے جسمین رطوبت ہے اور بعضوں
نے خیال کیا ہے کہ یہ سرد ہے اور بیشک اسنے خطا کی ہے **خواص** سدہ ہائے جگر
کی تفتیح کرتا ہے بسبب اپنی تلخی اور عطریت کے اور اسمین کسیقدر بکٹھاپن
بھی ہے غذائیت اسکی تھوڑی ہے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے عمدہ چیز ہے
خصوصاً شامی پستہ جو حب صنوبر کے مشابہ ہوتا ہے اسلیے کہ اسمین تلخی کے ہمراہ
بکٹھاپن ہے سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے بسبب اپنی تلخی اور عطریت کے اور خاص
جگر کو نفع کرتا ہے منافذ غذا یعنے جن راہوں سے غذا آتی جاتی ہے انکو کھولدیتا ہے
پستہ کا روغن ورس درد جگر کو فائدہ کرتا ہے جو رطوبت اور غلاظت سے پیدا ہو
ایک کہنے والیکا یہ بھی قول ہے کہ مغز پستہ میں معدہ کیواسطے نہ زیادہ مضرت ہے
اور نہ منفعت اور میں کہتا ہوں بلکہ پستہ متلی کو اور معدہ کے تقلب یعنے الٹ
پلٹ کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ میں قوت پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** نہ
ملین ہے نہ قابض **سموم** ہوام کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً شراب قوی میں ملاکر

**فسافس** بفتح فا و سین و الف و کسر فاے دوم آخر میں سین مہملہ جسکو
ہندی میں کھٹمل کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک جاندار چیز مثل قراد کے ہے چیچڑی
اور گنی کے ملک شام میں مشہور ہے تخت اور چارپائی وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے
اور شاید یہ وہی جانور ہو جو ہمارے ملک میں بنام انجل مشہور ہے **اعضاے نفس**
جب سرکہ اور شراب ملاکر پیا جاے حلق میں اگر جونک لپٹی ہو اسکو نکال دیگا
**اعضاے نفض** اگر اسکو سونگھائیں تو اختناق رحم کو نفع کریگا اور مریضہ
ہوش میں آجائیگی اور اگر اسکو پیسکر ناژہ کے سوراخ میں رکھیں عسر بول کو
دور کردیگا **حمیات** اگر سات عدد کھٹمل لیکر باقلا میں بھر کر قبل شروع ہونے
نوبت کے نگل جائیں جو تپ لرزہ اور بخار کو نفع کریگا **سموم** اگر کھٹمل کو تنہا
بدون باقلا کے نگل جائیں ہوام کے کاٹنے سے نفع کریگا۔

**فار** آخر میں راے مہملہ ہے ہندی میں چوہے کو کہتے ہیں **زینت** جو ہیکا خون مسونکو
گرادیتا ہے اور چوہے کی مینگنی بالخورہ پر لگانا نہایت نفع کرتی ہے خصوصاً اگر شہد
ملاکر لگائی جاے اور اس سے بھی زیادہ جب نفع کرتی ہے کہ جلی ہوئی مینگنی سرکہ
ملاکر لگائی جاے **اعضاے سر** اگر چوہے کو بھون کر خشک کرڈالیں اور تھوڑی تھوڑی
اوسکی لڑکے کو کھلادیں منہ سے جو لعاب زیادہ جاتا ہو اوسکو بند کردیگا **اعضاے نفض**
اگر چوہے کی مینگنی کندر اور اودومالی ملاکر پلادیں پتھری کو ریزہ ریزہ کردیگا پھر اگر اسکا
حمول شافہ بناکر لیں لڑکے کے پیٹ کو جاری کردیگا اور اگر اسکو پانی میں جوش دیکر
اوس پانی میں آبزن کریں عسر بول کو نفع کریگا **سموم** اکثر آدمی اس قول پر
متفق ہیں کہ اگر اسکا پیٹ چاک کرکے بچھو کے ڈنک مارے ہوے مقام پر رکھیں نفع کریگا

**فرس** بفتح فا و راے مہملہ آخر میں سین مہملہ ہے ہندی میں گھوڑا اسکو کہتے ہیں۔
**خواص** گھوڑے کی لید میں وہی اثر ہے جو گدھے کی لید میں ہے **اورام و بثور**
جلد مہر یعنے بچہ اسپ کے جلاکر اگر پانی ملاکر بثور پر طلا کریں انکو سمیٹ دیتا ہے یعنے اون
کا مادہ خشک ہوجاتا ہے یا انکے مادہ کو متفرق کردیتا ہے۔
**اعضاے سر** کہتے ہیں کہ سواری کے گھوڑے کی لید اگر کوٹ کر سرکہ ملاکر پلائی جاے
درد سرکو دور کردیتی ہے **اعضاے نفض** گھوڑیکا پتہ بالخصوص سعال کہنہ اور قروح اعضاء ذو بنیہ قوت

**فیلافیوس** ایک گھاس ہے **ماہیت** یہ بخور مریم ہے جو طیشا کی ایک قسم ہے **خواص**
قوت اسکی تنقیہ کرنیوالی بسبب جلا اور تقطیع کے ہے اور مفتح اور محلل ہے پسینہ
زیادہ لاتی ہے اگر اوسکی جڑ پلائی جاے اور ادرار کرتی ہے **زینت** اگر تین ہی
مثقال اسکو مگر تین مثقال سے زیادہ نہیں طلا یا مالی قراطون یا انیں ملاکر پلائیں یرقان کو دور کریگی
اور اسکے پلانیکے بعد واجب ہے کہ لیٹے رہیں اور بہت سے کپڑے اوڑھ لیں
تاکہ خوب پسینہ نکلے برنگ مرہ یعنے زرد ہو جڑ اسکی جلا اور صاف کرتی ہے اور
چھائیں کو دور کرتی ہے جو شانہ اور سکا اور شقاقکو نفع کرتا ہے جو برد و شدت سے
عارض ہو اور اس طرح جوزیت کہ اسکی جڑ کو خالی کرکے اوسمیں بھر کر خاکستر گرم
پر رکھکر گرم کیا جاتا ہے **اورام و بثور** اسکی جڑ بعضیون کو دور کردیتی ہے اور
اسکا عصارہ صلابات اور ورم طحال اور خنازیر کی تحلیل کرتا ہے اور جراحات
تر ہوں یا خشک ہوں اور حصف یعنے گرمی دانہ کو فائدہ کرتا ہے **جراح و قروح**
اگر اسکی جڑ سرکہ یا شہد میں ملاکر یا تنہا استعمال کیجاے جراحات کو اچھا کردیتی
ہے بشرطیکہ کہنہ نہوگئے ہوں۔ اور اگر اسکا جوشاندہ سر پر ڈالا جاے سر کے قروح
کو فائدہ کرتا ہے **آلات مفاصل** الیہ سے عصب اور نقرس کو بطور ضماد کے
فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** اگر شراب میں داخل کیجاے مستی بانداز پیدا کرتی

ہے کبھی اسکے پانی سے دماغ کے صاف کرنیکے واسطے ناس لیجاتی ہے اور اگر اسکا جوشاندہ سر پر ڈالا جاے اون قروح کو فائدہ کرتی ہے جو سر مین ہون اور درد سر بارد مین سکون پیدا کرتی ہے **اعضاے چشم** اسکا پانی شہد ملا کر اگر آنکھ مین لگایا جاے جو پانی آنکھ مین اوترتا ہو اوسکو فائدہ کریگا اور ضعف بصارت کو مفید ہے اسیطرح اگر اس پانی سے ناس لین **اعضاے نفس** بعض آدمی اسکی جڑ ربو کے بیمار کو پلاتے ہین **اعضاے غذا** سرکہ ملا کر تلی پر اسکا لیپ کیا جاتا ہے۔ **اعضاے نفض** جسوقت اسکو اور دمالی کے ہمراہ پیین مسہل بلغم ہوگی اور کیموس طائی کو نکالے گی حیض کا ادرار پلانے اور حمول کرنے سے بھی کرتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ فقط اوسکے اوپر چلنے سے اسقاط کرتی ہے اگر عورت کی گردن یا بازو پر مضبوط باندھی جاے حمل کو منع کرتی ہے اور حمول اسکا صوف کے ذریعہ سے اسہال شکم بند کرنے کیواسطے کیا جاتا ہے اور اسیطرح اگر ناف اور مراق و پیڑو پر اسکو لگائین **طبیعت** کو نرم کرتی ہے اور جنین کو گرا دیتی ہے یہ دوا جنین کو بقوت قتل کرتی ہے اور عصارہ اسکا قتل جنین مین زیادہ قوی ہے اور اگر اسکا پانی سرکہ ملا کر اوس مقعد پر رکھین جو اوبھی ہوگئی ہو اوسکو اندر کیطرف دبا لیجائیگی عصارہ اس کا اون رگون کا منھ کھول دیتا ہے جو مقعد مین ہین اور حیض اسکی پلانے اور حمول کرنے سے ادرار حیض کرتی ہے اگر اسکی جڑ پانچ درہم شہد ملا کر پلائی جاے مسہل قوی ہے **مقدار شربت** چار درمی ہے جو برابر ایک تولہ دو ماشے کے ہے **سموم** شراب ملا کر دینا قتالا اور سموم کیواسطے پلائی جاتی ہے خصوصاً زہر بچھو کے نیش مین

**فقاع** بضم فا و فتح قاف مشدد آخر مین عین مہملہ ہے جسکو ہندی مین بہرہ کہتے ہین **اختیار** بہتر وہی فقاع ہے جو خمیر جواری یعنے میدہ کی روٹی اور پودینہ و کرفس کو سڑا کر بنایا گیا ہے اسلیے کہ جو فقاع خمیر مطبوخ سے بنائی جاتی ہے وہ ویسی اچھی نہین ہوتی جیسے گوندھے ہوے آٹے کی لوئی سے بنائی جاے **افعال و خواص** نفاخ ہے اخلاط ردی پیدا کرتی ہے غذا اسکی خراب بنتی ہے اسکا ضرر جاندار اعضاے حیوانی کو اسقدر ہے کہ اگر ہاتھی دانت اسمین بھگویا جاے اوسکو نرم ایسا کر دیتی ہے کہ پھر اوس سے جو چاہین بنالین جو فقاع خمیر جواری و کرفس و پودینہ سے بنائی جاتی ہے کیموس اوسکا جید ہوتا ہے اور گرم مزاج والونکو مفید ہے آلات مفاصل پٹھے کو بہت ضرر کرتی ہے **اعضاے سر** حجاب ہاے دماغ کو مضر ہے **اعضاے غذا** گرم معدہ کیواسطے بہتر غذا ہے **اعضاے نفض** جو سے بنی ہوئی فقاع ادرار بول کرتی ہے۔ اور مثانہ اور گردہ کو ضرر پہونچاتی ہے۔

فسوریقون یہ دوا تر کھجلی کیواسطے بنائی جاتی ہے مرداسنگ و زردچوبہ و قلقدیس دونون کو بہت پرانے سرکہ مین خوب پیسکر نئے برتن مین خواہ وہ مٹی کے برتن مین گل حکمت کرکے چالیس دن اوسکو گوبر مین دفن کر دین **خواص** قلقطار سے اسمین تخفیف زیادہ ہے باوجودیکہ لذع اسمین بہت کم ہے پس یہ لطافت زیادہ رکھتی ہے جراح و قروح تر کھجلی کو دور کر دیتی ہے اور خشک کھجلی

## حرف صاد

حرف صاد مہملہ سے جو دوائین شروع ہین انکا بیان۔

**صندل** جسکو ہندی مین چندن کہتے ہین **اختیار** جالینوس اور ابن ماسویہ کہتا ہے کہ صندل سرخ کی قوت زیادہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ سپید صندل زیادہ قوی ہے **طبیعت** آخر درجہ دوم تا درجہ سوم سرد ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** مادہ کی کشش کو منع کرتا ہے خاص کر سرخ صندل اورام گرم اورام کی تحلیل کرتا ہے خصوصاً صندل سرخ اور حمرہ پر طلا کیا جاتا ہے **اعضاے سر** درد سر کو مفید ہے **اعضاے صدر** جو خفقان تپون مین عارض ہوتا ہے اسکو پلانے اور طلا کرنے سے نفع کرتا ہے **اعضاے غذا** معدہ گرم کے ضعف کو طلا کرنے سے نفع کرتا ہے اور پلانے سے بھی **حمیات** گرم تپونکو نفع کرتا ہے خصوصاً اسکی سپید قسم

**صدف** بفتح صاد و دال مہملہ آخر فاے سعفص ہے ہندی مین سیپ کہتے ہین **خواص** صحرائی صدف کا گوشت اگر پیسکر بدن پر لگایا جاے بقوت تجفیف کرتا ہے جلی ہوئی سیپ جسکا رنگ بنفشئی ہو اسمین منتلی پیدا کرنے اور جلا کی قوت ہے اور اسکی قوت جلی ہوئی بنطس کی ہے اور تمام اجزا اسمین سیپ کے سبکی اور ہڈیون کی کرچین اندر سے کھینچ لینیکی قوت ہے جب بکثرت اسکا استعمال کیا جاے **زینت** سب پرت سیپی کے اور سب چھلکا اسکے جسوقت جلا ڈالے جائین بہق کی جلا کرینگے اور اسی طرح بے جلی ہوئی سیپی سبل کو جذب کرلیتی ہے اگرچہ بڑی نوک کیون نہو بنفشئی رنگ کی سیپ جسوقت زیت مین بجھائی جاے اور پھر وہی روغن زیت بالون مین لگایا جاے بالون کو گرنے سے محفوظ رکھیگی **اورام و ثبور** گھونگھی کا لعاب جسم جسکو سدید بھی کہتے ہین کندر او صبر و مر ملا کر جب شہد کے قوام مین ہو جاے اسکو ان اورام پر لگائین جو کانوکی جڑ مین ہون اونمین خشکی پیدا کریگا اگرچہ ان اورام مین اور اورام کے اندر تک رطوبت سما گئی ہو مگر یہ دوا جب بھی شفا دیگی **جراح و قروح** جلی ہوئی وہ سیپ جسکا

رنگ بنفشی ہو قروح میں جلا پیدا کرتی ہے اور انکو پاک کر دیتی ہے اور اونکا
اندمال کر دیتی ہے اور صدف سوختہ نمک ملا کر آگ سے جلے ہوئے مقام پر اگر
چھڑکی جائے اور اتنی دیر اوسے رہنے دین کہ خشک ہو جائے نفع کریگی اور
ہر ایک طرح کی جلی ہوئی سیپ تر کھجلی کو نفع کرتی ہے۔ اور صدف مع اپنے گوشت
کے جراحات کو مفید ہے خصوصًا وہ زخم جو پٹھے پر ہون اور طریقہ استعمال کا یہ ہے
کہ صدف کو کندر اور مرکیسا تھ پیس ڈالین پس جراحات مین چپک جائیگی
اسیطرح غبار رنگ آسیا کے ساتھ پیسکر استعمال کیجاتی ہے۔ جالینوس نے
مسلم گوگھے کا بھی ایسا ہی تجربہ کیا ہے **آلات مفاصل** صدف نقرس کے درد
اور نقرس کے اورام پر اگر مسلم پیسکر ضماد کیجائے مفید ہوتی ہے اور اسیطرح
جلا اور ام مفاصل پر لگائی جاتی ہے **اعضاے سر** بنفشی رنگ کی سیپ
جلا کر اسکا منجن دانتون مین جلا پیدا کرتا ہے خصوصًا اگر نمک کے ساتھ ملائی
جائے اور اگر سیپ کو بجنسہ سرکہ مین پیسین نکسیر کو روکتی ہے **اعضاے چشم**
جسوقت روئین ہر ایک سیپی کے مع گوشت کے دھو کر مہین اغل
کیے جائین پلکونکی گندگی اور بیاض چشم یعنے جھلی کو گھلا دیتی ہے جسوقت گوشت
اوس سیپ کا جو بنام طلیس کہنہ مشہور ہے جلا کر اور قطران ملا کر پیسین
اور پلکون پر لگائین زیادہ بال اگنے نہ پائینگے۔ جو رطوبت سدا ر صدف پر
ہوتی ہے وہ پلکون کے اوس بال کو چپٹا دیتی ہے جو اولٹ گیا ہو گوگھے کی وہ رطوبت
جسکا ابھی بیان ہوا ہے بقول بعض لوگون کے اگر اسکو پیشانی پر طلا کرین جو
مواد آنکھ کی طرف ریزش کرتے ہون اون کو روکیگی اور پلکون کے بالونکو
بھی چپٹا دیگی **اعضاے غذا** گوشت اس صدف کا جو بنام قرفس مشہور ہے
معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے اور صدف گوشت ناپختہ اور نہ بھنے ہوئے درمعدہ
مین سکون پیدا کرتے ہین بنفشی رنگ کی صدف جسوقت سرکہ مین پیسکر
پلائی جائے طحال کو لاغر کر دیتی ہے اور جسوقت استسقا پر صدف کا ضماد
کیا جاتا ہے جبتک وہ سمین کمی نہوگی نہ چھوٹے گی اور مناسب ہے کہ جبتک نہ گرے خود
چھوٹ کر نہ گرے چھڑائی نہ جائے صحرائی صدف اس رہ مین قوی ہے اسلیے
کہ اوسمین تخفیف زیادہ ہے **اعضاے نفض** بنفشی رنگ کی صدف کا گوشت
ملین طبیعت نہیں ہے اور جس صدف کا نشا سعلاس نام ہے اگر تازہ کھائی جائے تلین شکم
کی ہوگی خصوصًا اگر اسکا شوربا کھایا جائے اسیطرح چھوٹی چھوٹی سیپ کا شوربا
بھی ملین ہے بنفشی رنگ کی صدف سے اگر دھونی دین عورتونکو دیجائے جنکو اختناق
رحم ہے نفع کریگی اور یہ دھونی مشیمہ کو بھی نکالتی ہے جس صدف کی بو عطر ہو
اوسکی دھونی اور صدف بابلی قلزمی جو ساحل و کنارے دریا پر ہوتی
ہے اوسکی دھونی بھی اختناق رحم کو مفید ہے اور مرگی والونکو بروقت دورے
بھی یہی دھونی ہوش میں لاتی ہے اور اس صدف کی دھونی جسمین جند بیدستر کی
بو آتی ہے صدف کا حمول دور ادرحیض بھی کرتا ہے۔ اسی شخص نے کہا ہے کہ جو
صدف بنام فوجیلا مشہور ہے اگر اوسکو مسلم جلا کر خاکستر مازو سے بتر دو فلفل سپید
اوسمین ملائی جائے اوسکا استعمال ون قروح کو فائدہ کریگا جو مقعد مین پیدا
ہون جبتک وہ قروح تازہ ہین اور اونمین عفونت نہین آگئی ہے اور یہ نفع اسکا ثابت
ہوا ہے۔ اور وزن اس دوا کے مرکب یہ ہے کہ خاکستر صدف چار جز اور خاکستر مازو دو جز
فلفل سپید ایک جز سب ملا کر طعام پر چھڑکین اور شراب مین پلانے سے بھی دوا
شفا دیتی ہے **سموم** گوشت صدف کا دیوانہ کتے کے کاٹنے سے فائدہ کرتا ہے۔

**صمغ** بفتح صاد و میم آخر مین غین معجمہ ہے جسکو ہندی مین گوند کہتے ہین اختیار
بہتر وہی گوند ہے جو عربی ہو اور صاف ہو اور بلاکرم خوردہ کے ٹکڑے ایسے کھلے ہون۔
**طبیعت** گوند کے جملہ اقسام گرم ہین **افعال و خواص** قابض ہے مغری ہے
ہمراہ تخفیف و تقویت کے اور اقاقیا کا گوند زیادہ تر قوی ہے اسیواسطے
تریاق مین پڑتا ہے **اعضاے نفس** کھانسی جو گرمی سے ہو اوسمین نرمی پیدا کرتا ہے
اور ریہ کو قروح کے ضرر کو دفع کرتا ہے اور آواز کو صاف کرتا ہے **اعضاے غذا** معدہ کو بہت قوی کرتا ہے
**صابون** مشہور چیز ہے **خواص** قرحہ ڈالدیتا ہے عفونت پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض**
قولنج کو کھول دیتا ہے اور رخام کا مسہل ہے۔

**صحنا** بفتح صاد و سکون حاے مہملہ و فتح نون فارسی اسکی ماہیانہ ہے **خواص** بہت
جلا کرتی ہے اور مجفف ہے خلط ردی پیدا کرتی ہے اور رام و شبور و تر کھجلی و خشک
کھجلی پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** جع الورک طبعی کو مفید ہے **اعضاے سر**
جو گندہ دہنی بسبب معدہ اور فساد معدہ کے پیدا ہوئی ہو اوسکو دور کرتی
ہے **اعضاے غذا** رطوبت معدہ کی جلا کر دیتی ہے اور اسکو خشک کر دیتی ہے

**صنوبر** بفتح صاد و نون بعد سکون واو و باے موحدہ آخر مین اے مہملہ ماہیت
حب صنوبر مین جو کچھ ہمکو کہنا تھا باب الحا مین کہہ چکے ہین اب ہمارا ارادہ ہے کہ
صنوبر کے درخت کے کل اجزا مین اسوقت کلام کرین **طبیعت** صنوبر کی
بون جسکو داڑھی بھی کہتے ہین جو بڑی بڑی ہوتی ہے اسمین قوت زیادہ ہے اور
وہ داڑھی صنوبر کی جسکا نام فوقی ہے زیادہ ضعیف ہے **خواص** صنوبر کی بون یعنے

قبض کثیر ہی اور جو کیڑے اسمین نکلتے ہین وہمین قوت ذراریح کی ہی جراح و قروح صنوبر کی بون اون قروح کو فائدہ کرتی ہی جو جلنے سے پیدا ہون اور صنوبر مین قوت اندمال کرنیکی ہی اور اسکی بون مین قبض اسقدر ہی کہ اگر تراش پر بطور ضماد کے لگایا جائے شفا دیگی صنوبر کے ریشہ کا ذرور گرم پانی سے جلنے کو نفع کرتا ہی اور اسکی تپی مین الزاق یعنے چسپان کردینکی قوت ہی کہ زخمونکے منہ کو تپی کا ذرور چسپان کردیتا ہی صنوبر کی بون جس مقام پر چوٹ لگی ہو اوسکو درست کردیتی ہی اور زخم کے منہ کا اندمال کردیتی ہی اور اسکی تپی اس کام کے زیادہ لائق ہی اس سبب سے کہ اوسمین رطوبت زیادہ ہی اعضائے سر غرغرہ پوست صنوبر کے جوشاندہ کا بہت سا بلغم کھینچ لاتا ہی اور سلاقہ اسکے ریشہ کا سرکہ ملا کر قابل اسکے ہی کہ دانتونکے درد کیواسطے اوس سے کلی کیجائے اور جب اسکو سرکہ مین ڈالکر اوس سے کلی اور غرغرہ کرین بہت سا بلغم یہ کلی نیچے اوتار دیتی ہی اعضائے چشم دھوان اسکا پلکونکے بال پریشان ہونیکو نفع کرتا ہی اور کوئے کے سڑ جانیکو اعضائے نفس و اسکا پرانی کھانسی کو مفید ہی اعضائے غذا پوست اسکے اور تپی اسکی جو قوت پی جاوے جگر کو نفع کرتی ہے اعضائے نفض حب صنوبر حبس شکم کرتی ہی اور پھل اسکا تخم خیار کے ہمراہ طلا نامی شراب کے ساتھ پینے سے ادرار کرتا ہی اور قروح گردہ اور مثانہ کو نفع کرتا ہی اور ریشہ اسکا روانی شکم بند کرتا ہی سموم سبز کیڑے جو صنوبر مین ہوتے ہین ذراریح کی قوت مین ہین۔

صبر بکسر صاد و سکون باے موحدہ جسکو ہندی مین ایلوا کہتے ہین ماہیت بیخ نبات ہوا عرق خشک کرلیا جاتا ہی رنگ اسکا سرخی اور سبزی کے بیچ مین ہوتا ہی ایک قسم اسکی سقوطری ہی اور ایک قسم اسکی عربی ہی اور ایک قسم سمجانی ہی ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکا درخت مثل اسن کے ہوتا ہی اور اسکی کچھ اصل نہین ہی اختیار بہتر اسکی قسم سقوطری ہی جسکے پانی کا رنگ عقرانی ہوتا ہی اور بو اسکی مثل مر کے اور چمک یعنے درخشان ہوتی ہی جرم اسکا زود شکن ہی اور سنگریزہ وغیرہ سے پاک ہوتا ہی اور صبر عربی اس سے گھٹا ہوا ہی زردی مین اور روزنی ہونے مین اور چمک مین مگر بالزوجت ہے اور سختی اسمین زیادہ ہی اور سمجانی خراب اور بدبو جسکے چھلکے اور پرت گیلے گیلے اور تر ہے ہین زردی اسمین بالکل نہین نہ اوسمین چمک ہوتی ہی ایلوا پرانا ہوکر سیاہ ہو جاتا ہی طبیعت دوسرے درجہ تک گرم ہی اور خشکی اوسی درجہ کی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ تیسرے درجہ کا گرم خشک ہے اور یہ بات صحیح نہیں افعال و خواص خاصیات اوسکی قابض ہی اور تجفیف بدن ہی نیند پیدا کرتا ہی اور ہندی ایلوے کے منافع زیادہ ہین کہ تجفیف بدون لذع کے کرتا ہی اور اوسمین تھوڑا سا قبض بھی ہے اور لذع اوسکا اتنا کم ہی کہ وہ خراب جراحات مین بھی لذع نہین کرتا ازنیت شہد ملا کر چوٹ کے نشانون پر لگایا جاتا ہی اور بسہری مین جو گڑھا پڑ گیا ہو اوسکا اندمال کرتا ہی اور شراب ملا کر بالونپر لگایا جاتا ہی کہ اونکے گرنیکو منع کرتا ہی اور سام و ثبور عانہ اور بول کے مقام پر جو ورم ہون اونکو نفع کرتا ہی خصوصا اورام اون عضل کے جو زبان کے دونون پہنچے مین ہون اگر شراب و شہد ملا کر استعمال کیا جاے جراح جن قروح کا اندمال دشوار ہو اونکا اندمال کرتا ہی خصوصا جو قروح پاخانہ و پیشاب و دبر کے اوپر منفذ مین ہون اور نواصیر کو مفید ہے آلات مفاصل اوجاع مفاصل کو نفع کرتا ہی اعضائے سر جو فضول صفراوی سر مین ہون اونکا تنقیہ کرتا ہی جبکہ پیشانی پر طلا کیا جائے اور درد سر مین روغن گل ملا کر کنپٹی پر لگایا جاتا ہی پس درد سر کو نافع ہوتا ہی اور درد دور کردیتا ہی ناک اور منھ کے قروح کو فائدہ کرتا ہی ایلوا اون دواؤن مین داخل ہی جو کالگے کو ختہ ہو جانیکو فائدہ کرتی ہین کہ جو عضل تو بانکے دونون جانب مین ہین اونکو شراب طلا کر اور شہد ملا کر طلا کرنے سے نفع کرتا ہی طب قدیم مین یہ بیان ہوا ہی کہ صبر مسہل سودا ہی اور مالیخولیا کو فائدہ کرتا ہے اور صبر فارسی عقل کا تصفیہ کرتا ہی اور قلب کی قوت کو تیز کرتا ہی یعنے دل کی روحانی قو کو اعضائے چشم آنکھ کے قروح کو اور آنکھ کی ترکھجلی کو اور آنکھ کے ہر قسم کے درد کو اور کوئے کی سوکھی کھجلی کو نفع کرتا ہی اور آنکھ کی رطوبات کو خشک کردیتا ہی اعضائے غذا فضول صفراوی و بلغمی جو معدہ مین ہون اونکا تنقیہ کرتا ہی جس وقت ٹھنڈے پانی یا نیم گرم پانی کے ساتھ بقدر دو ملعقہ یعنے چمچے کے پیا جاے۔ اور اشتہا جو باطل ہو گئی ہو یا خراب ہو گئی ہو اوسکو پھیر لاتا ہی اور کوئے مین جو سوزش اور التہاب معدہ کے خلط صفراوی و بلغمی کیوجہ سے پیدا ہو اوسکی اصلاح کرتا ہی اور کبھی ایلوا صبح اور شام بقدر دس حبہ یعنے سوا ماشہ کے اپنے مصلح دوائوں مین جوش دیکر پیا جاتا ہے یسر اسہال شکم کرتا ہی اور طعام کو فاسد نہین کرتا ہی اور کبھی دردہاے معدہ مین بھی ایک ہی وزن کے استعمال سے نفع کرتا سدہاے جگر کی تفتیح کرتا ہی مگر ایلوا جگر کو مضر بھی ہی اور یرقان کو بسبب دست لانیکے دور کرتا ہی اعضائے نفض ڈیڑھ درہمی صبر کی آب گرم کے ہمراہ مسہل ہے اور تین درہمی سے تنقیہ کامل بلا تامل ہو جاتا ہی اور مقدار معتدل اسکی دو درہمی ہمراہ ماء العسل کے صفرا اور بلغم کا اسہال کرتی ہی اگر صبر دوا دویہ مسہلہ مین داخل کیا جاے اون دوائون میں جو معدہ کا ضرر ہوتا ہی دفع کرتا ہی صبر معدہ کا مصلح ہی اور صبر مغسول مین قوت اسہال کی کم ہو جاتی ہین

معدہ کیواسطے وہ زیادہ نافع ہے صبر مین شہد ملانے سے اوسکی قوت سہل کم ہوجاتی ہے یہانتک کہ بطور جذب کے اسہال نہین کرتا بلکہ جس خلط کو پاتا ہے اوسکو اوسی سے ملتا ہے اوسی کو نکال دیتا ہے علاوہ یہ ہے کہ صبر خالص کی قوت بدن مین دیر تک نہین رہتی بلکہ جگر سے آگے نہین بڑھنے دیتی صبر عربی جسوقت تناول کیا جاتا ہے کرب اور مروڑ پیدا کرتا ہے اور اسکی قوت معدہ کی نرم جھلیون مین باقی رہجاتی ہے ایکدن یا دودن تک ایلوے کا مسہل دونو مین پینا اندیشہ کی بات ہے اور کبھی ایلوے سے خون کے دست آتے ہین کسی قسم کا ایلوا کیون نہو کبھی صبر شراب شیرین مین ملکر بواسیر کے اونچے ابھرے مسون پر اور مقعد کے شگافتہ اور پھٹے ہوے مقام پر ڈالا جاتا ہے پس خون کی آمد جو اون سے ہو اوسکو روک دیتا ہے بثور و ریش ورم مقامات نہانی مین ان شراب اور شہد ملا کر صبر کے طلا کرنیسے دور ہوجاتی ہے **نقصان** اگر ایلوا سردی کے ایام مین پیا جاے خونکے دست آنیکا خوف ہوگا **ابدال** بدل صبر کا دوچند وزن اوس کے رسوت ہے۔

**صوف** بضم صاد مہملہ جسکو فارسی مین پشم اور ہندی مین بال اون کہتے ہین **جراح و قروح** جلا ہوا صوف قروح اور گوشت زائد کو مفید ہے۔

**صدید الحدید** جسکو ریم آہن کہتے ہین **افعال و خواص** اسمین تبرید اور تقبض ہے **اعضا نقصان** عروق کے بدن سے جو خون اور رطوبت بہا رہی ہو اسکو بہت نفع کرتا ہے

**صفراغون** جسکو ہندی مین ممولا اور کھنجن کہتے ہین **ماہیت** ایک چڑیا ہے جسکا نام ترکی زبان مین بھی صفراغون ہے **اعضاے نفض** شتو ویدون کہا گیا ہے کہ اس چڑیا کا پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے

**صرصر** بضم ہر دو صاد مہملہ و سکون راے مہملہ اول ورد دونون صاد کو فتحہ بھی صحیح ہے جسکو ہندی مین جھینگا کہتے ہین **اعضاے سر** اگر جھینگا کو ریت مین جوش دین اور جوب اوسی مین ملکر پکا لین اور اسکے بعد ہی اوسی ریت کو جوش دین اور کان مین ٹپکاوین تو کان کا درد اور خرابی دور ہو

**صفصاص** نسخہ موجودہ مین آخر مین صاد مہملہ لکھا ہے اور دراصل یہ لفظ صفصاف ہے بید سادہ کی ایک قسم ہے اسکا بیان خلاف کے لغت مین کیا جائیگا۔

## حرف قاف

جو دوائین حرف قاف سے شروع ہین اونکا بیان

**قرنفل** بفتح قاف و راے مہملہ و سکون نون و ضمہ فاے موحدہ آخر مین لام ہے ہندی مین لونگ کہتے ہین **ماہیت** لونگ پھول ہے مثل جنبیلی کے ہوتی ہے مگر اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور تر قسم لونگ کی مثل زیتون کی گٹھلی کے ہوتی ہے اور اس سے زیادہ لانبی اور سیاہی مین شدید لونگ ایک درخت کا پھل ہے جو ہندوستان کے کسی جزیرہ مین پیدا ہوتا ہے اور اسکے گوند کی قوت مثل ملک البطم کے ہے **اختیار** بہتر لونگ کی وہی قسم ہے جو مشابہ سوکھی ہوئی گٹھلی کے اور شیرین ہو اوسکی پاکیزہ بو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **زینت** نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **اعضاے چشم** بصارت کو تیز کرتی ہے اور غشاوہ یعنے آنکھو کی جھلی کو دور کر دیتی ہے **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کی تقویت کرتی ہے اور متلی کو نفع کرتی ہے

**قاقلہ** دوسرا قاف مضموم ہے ہندی مین الائچی کو کہتے ہین **ماہیت** بڑی الائچی شکل سیاہ چنے کے ہوتی ہے دبانے سے چھلکے کے پھٹکر اندر سے سپید دانہ نکلتے ہین جو فلفل کبابہ کے زبان کو جلاتے ہین اور انمین عطریت ہوتی ہے اور چھوٹی الائچی کی خوشبو کے برابر وہ بھی خوشبو ہوتی ہے **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین ہے **افعال و خواص** تسخین کے ہمراہ اسمین قبض بھی ہے خصوصاً اوس الائچی مین جسکے اوپر ایک جھلی یا پوست سی لگی ہوتی ہے خصوصاً بڑی الائچی مین **اعضاے غذا** متلی اور قے کو آب مصطگی اور آب انار رین کے ہمراہ مفید ہے۔

**قرفۃ الطیب** قرفہ بکسر اول چھلکے کو کہتے ہین **ماہیت** قرفہ قرنفل کے موٹے چھلکے ہوتے ہین رنگ لونگ کا تیخ کا ہوتا ہے اور قرفہ لونگ کا مگر شیرینی مین مثل دارچینی کے نہین ہوتی اگرچہ لونگ سے شیرینی مین زیادہ ہے مگر افعال مین لونگ سے زیادہ ضعیف ہے **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین ہے۔

**قرفۃ الدارچینی** جسکو ہندی مین تج کہتے ہین **ماہیت** کہتے ہین کہ یہی دارچینی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک قسم ہے تج مشابہ دارچینی کے ہوتا ہے ایک قسم تج کی سخت نہین ہوتی ہے اور ایک قسم ہے اسکی چھتیان ہوتی ہین اور لکیرین بڑی ہوئی ہوتی ہین اور ایک قسم اسکی سپید ہوتی ہے ایک قسم اسکی ایسی ہے کہ بہت جلد ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے تج دارچینی سے بہت زیادہ ضعیف ہوتی ہے اور دارچینی کے بیان مین اسکا ذکر ہوچکا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے

**قردمانا** بکسر قاف و سکون را اور ضمہ دال اور فتحہ بھی کاف کو پڑھا گیا ہے اور دال مہملہ مکسور ہے یہ صحرائی کرویا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** جلد کو سرخ کر دیتی ہے اور اسمین قوت ہے کہ غلیظ اخلاط کو پگھلا دیتی ہے اور تنفط خاصیت کے اعضاے باطنی کی تقویت کرتی ہے **جراح و قروح** کھجلی اور داد کو سرکہ ملا کر طلا کرنیسے مفید ہے **آلات مفاصل** پٹھے کے امراض کو مفید ہے اور کولے کا درد جو بلغم سے ہو اور فالج کو اور عضل کے درد کو فائدہ کرتی

ہے **اعضائے سر** مرگی کو پانی کے ہمراہ پلانیسے فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفس** سینہ کو پاک کرتی ہے کھانسی مین سکون پیدا کرتی ہے **اعضائے نفض** ظہر درد کو فائدہ کرتی ہے اور پیٹ کے کیڑے اور کدو دانہ کو نکال دیتی ہے اور شراب ملاکر درد گردہ کو اور دشواری آمد بول کو اور سایکے نمی اوسکی پوست بیخ خار کے ہمراہ پتھری کیواسطے پلائی جاتی ہے دھوان اسکا جنین کو قتل کرتا ہے **سموم** بچھو اور تمام ہوام کی کاٹنے کو مفید ہے **ابدال** بدل اسکا خرنل یا اذخر ہے ۔

**قصب** بفتح قاف وصاد جسکو ہندی مین سرکنڈا اور نل اور بانس اور بانکی کہتے ہین **طبیعت** قصب کی طبیعت مین تبرید شدید ہے اور خاکستر اسکی گرم ہے **افعال وخواص** اسکی جڑ مین تھوڑی سی جلا بدون حدت کے ہے اور پتی مین بھی اسکی ہی خاصیت ہے **زینت** چھلکے اسکے اور جڑ اسکی بالخورہ کو مفید ہے اور تمام چرک کو جلا کرتی ہے اور جڑ اسکی پیاز دشتی ملاکر نکلے وغیرہ کی نوک بدن سے کھینچ لیتی ہے **اورام** تازی پتی اسکی حمرہ پر لگائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے **آلات مفاصل** پٹھے کے اینٹھ جانیکو مفید ہے **اعضائے سر** پھول اسکا اگر کانمین پڑ جاتا ہے بہرا پن پیدا کرتا ہے اور اسقدر چپک جاتا ہے کہ پھر نہین نکلتا **اعضائے نفض** بول و حیض کا ادرار کرتی ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے کو نفع کرتی ہے ۔

**قصب الذریرہ** جسکو ہندی مین جرائتہ کہتے ہین **اختیار** بہتر قسم اسکی وہ ہے جو یاقوتی رنگ ہو اور جڑین اوسکی قریب قریب ہون اور بہت سی نوکین پاک اوسکے گرد لپٹی ہون اور لکڑی کے خول کے اندر ایک چیز مثل مکڑی کے جالے کے بھری ہوتی ہے چبانے مین اسکے سوزش پیدا ہوتی ہے پسا ہوا جرائتہ خوشبو مائل بزردی و سپیدی ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم خشک ہے **خواص** ملطف ہے اور تھوڑا سا قبض مع سوزش کے رکھتا ہے جرم مین اسکے ارضیت اور ہوائیت ہے ان دونون مین آمیزش بخوبی ہو گئی ہے اور تخفیف کم زیادہ ہے اسمین ایک جوہر لطیف بھی ہے جسطرح جلا دینے والا خوشبو چیز مین ہوتا ہے **زینت** مردار خون کی تیرگی کو نفع کرتا ہے **اورام** و بثور اورام کی تحلیل کرتا ہے **آلات مفاصل** عضل کے سرے پھٹنے کو مفید ہے **اعضائے چشم** بصارت کی جلا کرتا ہے **اعضائے نفس** کسی ٹونٹی کے برتن مین اسکو سلگا کر دھوان اسکا حلق مین پہونچاتے ہین پس کھانسی کو فقط اسی کا دھوان فائدہ کرتا ہے یا صمغ البطم ملاکر دھونی دیتے ہین ۔ **اعضائے غذا** ورم جگر اور معدہ کو شہد اور تخم کرفس ملاکر مفید ہے جرائتہ پیاس کو جو استسقا مین ہوتی ہے فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** حیض و بول کا ادرار کرتا ہے جرائتہ ہمراہ تخم کرفس کے گردہ کو مفید ہے اور تقطیر بول کو اور جوشاندہ اسکا پلانیسے اور آبزن کرنیسے درد رحم کو نفع کرتا ہے اور شہد اور تخم کرفس ملاکر رحم کے دردون کو نفع کرتا ہے ۔

**قنطوریون** بفتح قاف وسکون نون وضم طاے مہملہ **ماہیت** دو قسم کی ہوتی ہے چھوٹی اور بڑی اور دونون قسم آخر بیخ مین پیدا ہوتی ہین ورق اسکی مثل جھاؤ کی پتی کے ہوتی ہے اور گندہ قسم کی اسکی شاخین سپید و زرد اور نیلے سرون پر سبزی اور سارا درخت اسکا مثل اس سینک کے ہوتا ہے جسکی جھاڑو بنتی ہے مقدار شربت اسکی تپ کے بیمار کیواسطے دو درہم تک ہے اور چھوٹے قنطوریون کی لکڑی مشابہ فودنج کوہی کے ہوتی ہے اور مثل ہیوفاریقون کے اور پتی اسکی مشابہ سداب کی پتی کے ہے عصارہ اسکا تازی پتی سے بھی بنایا جاتا ہے اور سوکھی پتی کو اتنا جوش دیکر کہ پانی کا اثر اوس مین آجاے اور قوت اسکی نچوڑنے سے نکل آئے اور اسکے بعد قوام درست کر لیتے ہین **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمین جلا اور قبض اور تیزی اور کسی قدر شیرینی اور مجفف بدون لذع کے ہے یہ بھی کہتے ہین کہ اگر اسکو گوشت کی بوٹیون کے ساتھ جوش دین سبب بوٹیونکو جمع کرکے ایک ٹکڑا بنا دیتا ہے **جراح وقروح** تازے جراحات کا تنقیہ کر دیتا ہے اور ان پر پٹی چڑھا دیتا ہے اگر قروح پرانے اور خشک ہون مرہم مین داخل کرنیسے بواسیر کا اور پرانے قروح کا جو گہرے ہون انکا اندمال کرتا ہے اور جراحات خراب کبھی قنطوریون کو ناسور کے اندر بھر دیتے ہین اور پٹی سے باندھ دیتے ہین پس انکی اصلاح کرتا ہے **آلات مفاصل** عضل کے پھٹ جانیکو اور اسمین پیچ پڑ جانیکو مفید ہے قنطوریون دقیق کا حقنہ خاصکر عرق النسا اور پٹھے کے درد اور پٹھے کے کوفتہ ہو جانیکو مفید ہے بلکہ قنطوریون دقیق ان سب کو نہایت مفید ہے پھر اگر اسکے پلانیسے کسیقدر دست مین خون آجاے ان امراض مین اسکا نفع زیادہ ہوگا کبھی اسکی خاکستر سے پانی ملاکر انہین بیماریون کیواسطے حقنہ کرتے ہین **اعضائے نفس** نفث الدم کو بسبب اپنے قبض کے منع کرتی ہے اور غلیظ اور دقیق دونون قسم کی قنطوریون عسر نفس کو فائدہ کرتی ہے دو درہم اسکو شراب کے ہمراہ ذات الجنب بارد اور نفث الدم کیواسطے پلاتے ہین **اعضائے غذا** سدہ ہاے جگر اور سختی طحال کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفض**

حیض کا ادرار کرتی ہے اور جنین کو خارج کر دیتی ہے کیڑوں کو قتل کرتی ہے بول کا ادرار کرتی ہے اور درد و ورم اسکی مڑوڑے کو اور زخم کے درد کو شفا دیتی ہے اور قولنج کو نفع کرتی ہے اور قنطوریون صغیر کا جوشاندہ بلغم خام کیساتھ صفرا کا بھی اسہال کرتا ہے۔ اور جب زیادہ دست آتے ہیں تو اسہال خونی عارض ہوتا ہے خصوصاً قنطوریون قبیح ہے

**قرطم** بضم قاف و سکون رائے مہملہ و ضم طائے و میم ہندی میں کرڑ اور کسم کا بیج کہتے ہیں **ماہیت** ایک قسم اسکی بستانی ہے اور ایک قسم صحرائی **طبیعت** صحرائی قرطم دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک ہے اور مشہور یہ ہے کہ پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے تک خشک ہے **خواص** اسکا روغن انگلی کے روغن کے قریب ہے لیکن قرطم اوس روغن سے ضعیف ہے قرطم بھی ان چیزوں میں داخل ہے جس سے دودھ کا پنیر بن جاتا ہے اور دودھ کا پانی جدا ہو جاتا ہے اور مسیح نے گمان کیا ہے کہ قرطم سے دودھ کی تحلیل کر دیتی ہے اور تیلے دودھ کو بستہ کر کے پنیر بنا دیتی ہے قرطم میں غذائیت کی بہت کمی ہے **اعضائے نفس** سینہ کو پاک کرتی ہے اور آواز کو صاف کرتی ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے دودھ کو معدہ میں پنیر بنا دیتی ہے **اعضائے نفض** قولنج کو فائدہ کرتی ہے اور بلغم سوختہ کی مسہل ہے جس وقت انجیر یا شہد ملا کر کھلایا جاے یاء کو فائدہ کرتی ہے۔ بستانی قرطم کا روغن طبیعت میں روانی پیدا کرتا ہے۔ کبھی اس سے مسہل اس طور پر تیار کیا جاتا ہے کہ مغز حب القرطم کو شوربا وغیرہ میں ملا کر کے کھلاتے ہیں یا اسکے مغز اور مغز بادام اور شہد سے مرکب کر کے گولی تیار کرتے ہیں اور مقدار شربت اوسکی چار درہمی جو برابر چودہ ماشہ کے ہے یہ مقدار اوس گولی کی ہے جو مغز قرطم سے بنائی جائے اگر مغز قرطم و قسط اور بادام سے تین ابولوسا جو برابر سوا تین ماشہ کے ہے اور انیسون اور نطرون ہر ایک سے ایک درہمی یعنے ساڑھے تین ماشہ لیجائے اور انجیر خشک اور شہد ملا کر ایک جزہ یا دو جزہ بنا کر کھائی جائے مائیت کلی اسہال کریگی۔ کبھی اسکی ریوڑی بھی اسی غرض سے تیار کرتے ہیں طریقہ بنانیکا یہ ہے کہ بادام شیرین اور انیسون اور شہد مطبوخ میں مغز قرطم کو ملا کر ریوڑی بنا دیں اور چند مرتبہ قبل غذا کے شب کے اسکو کھاتے ہیں کبھی مغز قرطم تازہ تیس درہم ایک رطل یعنے نصف آدھ سیر گرم پانی میں دس درہم قند سپید پیسا ہوا ملا کر تناول کرتے ہیں یہ اسہال بلغم کرتی ہے **سموم** قرطم صحرائی یا اوسکا پھل دونوں الگ الگ یا دونوں ملا کر شراب کے ہمراہ بچھو کے کاٹنے کیواسطے پلایا جاتا ہے بعض آدمی اس بات کے بھی مدعی ہیں کہ جسکو بچھونے کاٹا ہو اگر قرطم صحرائی کو یا اوسکے پھل کو اپنے منہ میں رکھلے درد اوسکو معلوم نہو گا پھر جب منہ سے گرا دے گا درد پلٹ آئیگا نکلنے پھر معلوم ہو گا

**قطران** بفتح قاف و کسر طائے و رائے مہملہ بالف کشیدہ آخر میں نون ہے **ماہیت** یہ آنسو اوس درخت کا ہے جسکا نام شربین ہے اسکے دخان کی قوت مثل دخان زیت کے ہے اسمیں سے ایک روغن نکلتا ہے جسکو صوف کے ذریعہ سے جدا کر لیتے ہیں جسطرح زفت کا روغن بھی جدا کیا جاتا ہے **طبیعت** چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** مردہ کی لاش بگڑنے اور خراب ہونے سے حفاظت کرتا ہے اور جلد کو سرخ کر دیتا ہے اور داغ دیتا ہے **زینت** جوں اور چیلوں کو نفع کرتا ہے اور اون دونوں کو قتل کرتا ہے یہاں تک کہ مواشی کے جوں وغیرہ کو **جراح و قروح** ڈھیلے گوشت کو مضبوط کر دیتا ہے اور تر کھجلی کو فائدہ کرتا ہے انکے حیوانات کی کھجلی کو مفید ہے خصوصاً اسکا روغن چوپایہ جانوروں کی کھجلی اور کتوں کی اور اور اونٹ کی کھجلی کو **آلات مفاصل** عضل کے سرے کی بیٹھجانیکو اور عضل میں خون اور پیپ کے جمع ہونیکو مفید ہے اور رحا ٹنے سے اور بطور بطوخ لگانے سے دار الفیل اور دوالی کو مفید ہے **اعضائے سر** بہت بڑی چیز ہے درہم بازو کیواسطے تسکین دینے ہے حب قطران کا طلا سر پر کیا جاتا کانوں میں ٹپکانے سے کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور آب دفلا ملا کر دوی اور طنین کو مفید ہے اور دانت کے درد کے واسطے بھی آب دفلا ملا کر ٹپکایا جاتا ہے پس درد کو ٹھہرا دیتا ہے۔ سڑے ہوئے کرم خوردہ دانت کو بھی نفع کرتا ہے **اعضائے چشم** آنکھ میں جلا کرتا ہے قروح کے نشانات جو آنکھ میں ہوں انکو دور کر دیتا ہے **اعضائے نفس و صدر** حلق پر ورم لوزتین اور اون کے درد کیواسطے طلا کیا جاتا ہے اور اگر دو ٹیڑا حقنہ برابر ساڑھے چار تولہ کے ہے چاٹا جائے پھیپھڑے کے قروح کو دور کر دیتا ہے پرانی کھانسی کا فائدہ کرتا ہے پھل اسکے درخت کا معدہ کیواسطے خراب چیز ہے **اعضائے نفض** آنتوں کے کیڑوں کو قتل کرتا ہے خصوصاً اگر اسکا حقنہ کیا جاسکے کیڑوں کو قتل کرتا ہے حیض کا ادرار کرتا ہے جنین کو قتل کرتا ہے منی کو خراب کر دیتا ہے اگر قبل جماع کے اسکو نائزہ میں پھونک کر پھر دین عورت کے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہے پھل اسکے درخت کا جسکا شربین نام ہے معدہ کیواسطے زبون ہے اور تقطیر البول کو نفع کرتا ہے **سموم** جس سانپ کا مقرنہ نام ہے اوسکے کاٹنے کے مقام پر ضماد کیا جاتا ہے۔ ارنب بحری کے دفع سمیت کیواسطے ہمراہ طلا نامی شراب کے پلایا جاتا ہے۔ اونٹ کی چربی میں اسکو گھلا کے بدن پر اسکی مالش کرتے ہیں۔ سانپ اوس بدن کے پاس نہیں آنے پائے۔

**قسط** بضم قاف و سکون سین مہملہ آخر میں طائے مہملہ ہے جسکو ہندی میں

کسٹ یا کوٹ کہتے ہین ماہیت اسکی تین قسمین ہین ایک عربی ہے وہ سفید سبک خوشبو ہوتی ہے دوسری ہندی وہ سیاہ اور سبک ہوتی ہے تیسری تلخ اور بھاری قسم اسکی شامی کہلاتی ہے جسکا نام قرنفلی ہے اور ان سب قسمون مین ناقص وہی قسم ہے جسکی بو بلوے کی سی ہو اور رائل بسیاہی ہو اور قسط شامی ان سب قسمین مین زبون ہے جو مشابہ مشمات کہوتی ہے اور بو اسکی کھلی ہوئی ہوتی ہے۔ عمدہ قسم مین کبھی سخت سخت جڑین راسن کی ملادیتے ہین اور یہ مغشوش تند زبان کو کاٹتی ہے اور نہ اسمین تیز بو ہوتی ہے اختیار بہتر وہی قسط ہے جو سفید و رقیق ہو اور مہکتی یعنی ٹھوس ہو سڑی گھنی خوب ملی ہوئی ہو اور اسمین نہ آتی ہو زبانکو جھلتی ہو اور پہونچاتی ہو اسکے بعد قسط ہندی جو سیاہ و سبک ہو اور قسط شامی جو سیاہ ہو اور اوسمین بہتر وہ ہے جو عود دریائی ہو جھلکا اسکا پتلا ہو طبیعت تیسرے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے افعال و خواص اسمین ایک کیفیت تلخی کی ہے اور تیزی اور گرمی اور سوزش بھی ہے تا اینکہ قرحہ ڈالدیتی ہے اور جس عضو کو حاجت گرمی پہونچانیکی ہو اوسکو نفع کرتی ہے اور اندرون عضو سے خلط باہر کھینچ لاتی ہے زینت جلد کی جھائین کو دور کر دیتی ہے جب بطبوخ کے پانی اور شہد ملا کر لگائی جاے جراح و قروح اسمین قرحہ ڈالنے کی خاصیت ہے اور قسط تلخ قروح سر کو خشک کر دیتی ہے آلات مفاصل استرخاے عصب کو نفع کرتی ہے اور تشنج عضل کی اچھی دوا ہے اور عرق النسا کو بطور ضماد کے فائدہ کرتی ہے اعضاے سر لیثا غوس کو نفع کرتی ہے اعضاے صدر سینہ کے درد کو مفید ہے اعضاے نفض پلانیسے ادرار حیض کرتی ہے اور نوٹی کے برتن مین دھونی دینے سے بھی فائدہ کرتی ہے اور جنین کو قتل کرتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے کدو دانہ اور چھوٹے کیڑونکو قتل کرتی ہے باہ کی قوت بڑھاتی ہے رحم کے درد کیواسطے آب حمول جید ہے اسلیے کہ رحم بارد کے درد کو پلانیسے اور آبزن کرنیسے نفع کرتی ہے اور طبیعت کی تحریک کرتی ہے جب شراب کے ساتھ پلائی جاے باہ پر قوت بڑھانیکا اسکی یہی سبب ہے کہ اسمین رطوبت فضلیہ ہے جو نفخ پیدا کرتی ہے حمیات اگر بدن پر اسکا طبوخ زیت مین ملا کر لگایا جاے لرزہ کو فائدہ کرتی ہے سموم تمام ہوام کے کاٹنے کو سانپ ہو یا کوئی درجانور زہریلے ہو فائدہ کرتی ہے جب شراب و در فنجنکشتین ملا کر پلائی جاے ابدال بدل اوسکا نصف وزن اسکے عاقرقرحا ہے۔

قسر قومعا کہتے ہین کہ یہ روغن زعفران کا درد ہے اختیار بہتر وہی قسم ہے جسکی بو اکرہ اور وزنی ہو اور سیاہ ہو اوسمین لکڑی کے ٹکڑے نہ پڑے ہون جب پانی مین گھولا جاے اوسکو زعفرانی کر دے اور جب چبایا جاے دانتونکو زیادہ رنگین کر دے کر وہ رنگ پائدار ہو افعال مسخن ہے اعضاے چشم آنکھون مین تیرگی پیدا کرتا ہے اعضاے نفض ادرار بول کرتا ہے۔

قنہ بکسر قاف و فتح نون بارزد کو کہتے ہین جسکی ہندی بروزہ ہے اسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک بدی پھولی ہوئی اسکا وزن سبک ہوتا ہے اور سپید زیادہ ہوتی ہے دوسری قسم کثیف اور بھاری اختیار بہتر دونون مین وہی قسم ہے جو کثیف زیادہ ہو طبیعت دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہے افعال و خواص قوت اسکی ملین ہے محلل ہے ریاح کو پراگندہ کرتا ہے گوشت کو خراب کر دیتا ہے تسخین اور التہاب پیدا کرتی ہے اور جذب و تحلیل کی اسمین قوت ہے زینت جو بعد سیکو اوکھاڑ ڈالتا ہے اورام و قروح خنازیر کو نفع کرتا ہے جراح و قروح قرحہ پیر سرکہ ملا کر لگایا جاتا ہے آلات مفاصل ننگی اور تھکن کو اور کزاز کو اور تشنج عضل کو مفید ہے اعضاے سر درد سر اور مرگی کو فائدہ کرتا ہے اور جو مرگی کے بیمار نے اسکو سونگھا اور چھینک آگیا آنکھون کے نیچے اندھیرا آنا جسکو کہتے ہین اسکو بھی نفع کرتا ہے دانت کے درد کو اور سڑے ہوے دانت کو بھی فائدہ کرتا ہے کانین جو سردی سے درد ہو اونکو مفید ہے اور اونکی ورم اور اوس بغیر ورم کے درد کو بے اذیت فائدہ کرتا ہے اور یہ فائدہ اوسوقت ہے کہ جب روغن سوسن مین اسکو گھول کر نیمگرم کانین ٹپکائین اعضاے نفس ہوا اور پرانی کھانسی کو نفع کرتا ہے اعضاے نفض بقوت ادرار حیض کرتا ہے اور جنین کو نکال دیتا ہے اور اسکا اسقاط کر دیتا ہے جب بطور حمول کے استعمال کیا جاے اور شراب کے ہمراہ پلانیسے اختناق رحم کو نفع کرتا ہے عسر بول کو دور کرتا ہے سموم بیروزہ اور تمام زہر کا تریاق ہے جسمین سہام ارمینیہ بجھاے جاتے ہین جب شراب ملا کر پلایا جاے اور سانپ اور بچھو کے زہرون کا بھی تریاق ہے اور دھوان اسکا ہوام کو بھگا دیتا ہے جب بیروزہ بدن مین ملین ملنے والے کے بدن کے پاس ہوام نجائینگے اور جب بیروزہ کو سفیدہ روغن اور زیت ملا کر بدن پر لگاوین جو قسم ہوام کی اوس بدن کے قریب جائیگی مرجائیگی بیروزہ مقابلہ ہر ایک زہر کا کرتا ہے مگر اسکا مقابلہ سکنجبین کے مقابلہ سے کم ہے

قنبیل بکسر قاف و سکون نون کمیلا کو کہتے ہین ماہیت یہ دانہ اور بیج خاکستری رنگ کے ہوتے ہین انکے اوپر رنگ مین سرخی ہوتی ہے وہ سرخی ورس (یعنی اوس اندکی کہ اوسکی سرخی زعفرانی ہے)۔ کی سرخی سے کم ہوتی ہے طبیعت تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے خواص ابن ماسویہ کہتا ہے کہ اسمین تحفیف شدید ہے

**اعضاے نفض** چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو قتل کرتا ہے اور نکال دیتا ہے
**قفر الیہود** قفر بفتح قاف و سکون فا اوس رطوبت کو کہتے ہین جو پہاڑون وغیرہ سے نکل کے منجمد ہوجاے اور بعض قسم اسکی وہ ہے کہ صاف ہو کر پانی کے چشمون مین رہجاتی ہے اور وہ سیاہ و خراب مشابہ زفت کے ہوتی ہے وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے زمین سبک ہوتے ہین کہ جسوقت چبائی جاے اوسمین مزہ قار کا معلوم ہوتا ہے مگر یہ ٹکڑے بودے ہوتے ہین کہ ٹوٹنے کو بکھر جاتے ہین **اختیار** بہتر وہ ہے کہ جسکا رنگ بنفشئی ہو اور چمکدار ہو کہ اوسکی چمک قوی ہو وزنی ہو لیکن سیاہ چرک آلودہ خراب قسم ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** قوت اسکی زفت کی قوت کے قریب ہے اور اعضا کو قوی کردیتی ہے اور خون منجمد کو گھلادیتی ہے پیٹ مین جسوقت اسکو پیتی ہین **زینت** اگر بطور لطوخ کے لگائی جاے تو خون کی سپیدی کو دور کردیتی ہے **اورام و بثور** خنازیر مین نضج پیدا کرتی ہے **جراح و قروح** داد پر اور زخمونکے ورم پر طلا کیجاتی ہے بس نفع کرتی ہے **مفاصل** نقرس کا ضماد ہے اور عرق النسا پر طلا کیجاتی ہے **اعضاے نفس** کھانسی اور پھیپھڑے کے قروح کو فائدہ کرتی ہے اور نفث یعنے بلغم خواہ مدہ کے نکالنے پر اعانت کرتی ہے ورم لوزتین اور خناق کو فائدہ کرتی ہے **اعضاے نفض** صلابت رحم کو نفع کرتی ہے جب اسکے یا اسکے دخان کا حمول کیا جاے رحم کے اونچے ہونے اور چڑھ جانیکو نفع کرتی ہے رحم کے درد کو مفید ہے اور جب اسکا حقنہ آب جو ملا کر کیا جاے ۔ ذو سنطاریا کو نہایت نفع کرتی ہے ۔

**اقلیمیا الذہب** یہ سونیکا میل بخان ہے **اختیار** اچھی قسم اسکی وہی ہے جو رنگ مین سنہری اور شکل مین عنقودی یعنے مثل خوشہ انگور کے چھوٹے چھوٹے دانہ باہم پیوستہ ہون خاکستری رنگ جو سونیکی تازی الکھ کا ہوتا ہے اسمین ہو اور پرت اسکی غلیظ تہ بتہ ہون **طبیعت** حرارت برودت مین معتدل ہے اور خشکی مین تیسرے درجہ تک ہے **خواص** قلیمیاے ذہبی اور اسکی قسم دھوئی ہوئی قلیمیاے فضہ سے زیادہ تر لطیف ہے اور اسمین تجفیف اور جلا ہے **جرح و قروح** جراحات مین گوشت بھر لاتی ہے اور اونکے چرک کو پاک کردیتی ہے اور اونکے زائد گوشت کو کھا جاتی ہے اور قروح خبیثہ کا اندمال کردیتی ہے **اعضاے چشم** سپیدی چشم کو اور ابتداے نزول الماء کو فائدہ کرتی ہے اور آنکھ کو قوت دیتی ہے
**قلیمیا الفضہ** کبھی قلیمیا سونے اور چاندی سے بنائی جاتی ہے اور کبھی تانبے سے اور جستے سے اور بہر حال قلیمیا وہ ثفل خواہ میل ہے جو دھات کی چرخ ہونے کے وقت اوپر آجاتا ہے یا دخان ہے جو دھات سے نکلتا ہے اور جو چیز دھات کے چرخ دینے کے وقت نیچے بیٹھ جاتی ہے وہ صفائی یعنے پرت پرت ہوتی ہے
**طبیعت** اقلیمیاے فضہ اقلیمیاے ذہب کی طبیعت مین قریب ہے اور برودت مین اس سے زیادہ ہے **خواص** اسمین تجفیف و جلا باعتدال بدون لذع کے ہے خصوصاً اگر دھوئی ہوئی ہو مراہم مین داخل کرنیکے لائق زیادہ و جلا اسکی معتدل بدنمین ہوتی ہے اور سخت بدنمین نہین ہوتی یعنے جس بدن کا گوشت سخت ہو **جراح و قروح** کو بھلی دوا دون قروح کو جنکا اندمال دشوار ہو اور قروح رطبہ کو مرہم مین داخل کرنیسے اور چھڑکنے سے فائدہ کرتی ہے ۔

**قلقند** سبز پھٹکری کو کہتے ہین **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **خواص** مجفف ہے صلابت پیدا کرتی ہے تکثیف بدن کرتی ہے یعنے مسامات کو بند کردیتی ہے اکال ہے اسمین قبض اور احراق کی قوت ہے **جراح و قروح** ناک کی انکو فائدہ کرتی ہے **اعضاے سر** نکسیر کے خون کو بند کردیتی ہے اور اگر اسکو پانی مین گھولکر ایک قطرہ ناک مین ٹپکایا جاے سر کو فضول اور مواد سے پاک کردیتی ہے خود سبز پھٹکری منجملہ ان دواؤن کے ہے جو کانکو پاک کردیتی ہین اور برودت سے جو درد کان مین ہو اوسکو نفع کرتی ہے کانکے کیڑونکو قتل کرتی ہے **اعضاے نفض** یکے ختمی اوسکی تمر کے ساتھ چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ دور کردیتی ہے [illegible] کو دور کردیتی ہے
**قلقطار** زرد پھٹکری کو کہتے ہین یا **ہیئت** جالینوس نے کہا ہے کہ سپید پھٹکری دیر پھٹکری خود بخود بنجاتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمین احراق شدید ہے اور جسقدر خونکا سیلان بدن سے ہو اوسکے روکنے کی جہت سے ہے تجفیف پیدا کرتی ہے اور جلانیکے بعد اسمین تجفیف زیادہ ہوجاتی ہے اور لذع بہت کم ہوتی ہے اسمین ہمراہ قبض کثیر کے حرارت بڑھی ہوئی ہے **اورام و ثبور** آتشیہ کشنیز سبز ملاکر نملہ اور حمرہ پر طلا کیجاتی ہے اور نملہ خبیثہ اور ساعیہ پر بطور ذرور کے چھڑکی جاتی ہے گوشت زائد کو جلادیتی ہے پپڑی و خشک ریشہ پیدا کرتی ہے **اعضاے سر** نکسیر کو فائدہ کرتی ہے اور مسوڑھے کے ورم کو اور ورم لثاثع یعنے بن کام کے ورم کو **اعضاے چشم** سرمہ کے اقسام مین جلا کرنے اور پلکون کی گندگی کو باریک کرنیکے واسطے داخل کیجاتی ہے **اعضاے نفض** نزف رحم کو منع کرتی ہے
**قنابری** جسکو فارسی مین برغشت کہتے ہین اور عربی مین عملول بھی کہتے ہین **طبیعت** گرم پہلے درجہ مین ہے **خواص** لطیف ہے جلا زیادہ کرتی ہے مقطع ہے توس کہتا ہے کہ سودا پیدا کرتی ہے خصوصاً اگر نمک آلودہ کرلی گئی ہو **زینت**

کلف اور بہق کو جلادیتی ہے اور درحقیقت وضع کیواسطے کھاتے ہیں اور ضماد کرنے میں بہت مفید چیز ہے۔ کلا سکو تھوڑی ہی تمیں دور کردیتی ہے اور وہ خاصیت ہے جسکو عرب سب پہچانتے ہیں **جراح و قروح** جب اسکی پتی کا ضماد کیا جائے پستان کے قروح خبیثہ کو نفع کرتی ہے **اعضائے سر** اسکی جڑ کے پانیسے جب ناک میں ٹپکایا جائے دماغ کے رطوبات غلیظ کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفس** پھیپھڑے کے سدوں کی تفتیح کرتی ہے اور پھیپھڑے کا تنقیہ کردیتی ہے **اعضائے غذا** جگر اور طحال کے سدوں کی تفتیح کردیتی ہے **اعضائے نفض** پانی اسکا طبیعت کو نرم کرتا ہے بواسیر کا بھی ضماد اس سے کیا جاتا ہے اور مقعد کے پھوڑے کو دور کرتی ہے صلابت رحم کی تحلیل کرتی ہے کیموسات غلیظ کا اخراج کرتی ہے **سموم** حملہ ہوام کے کاٹنے کا ضماد اس سے کیا جاتا ہے

**قیسوس** اسکی تین قسمیں ہیں سیاہ سپید سرخ اور سب قسمیں اسکی تیز اور قابض ہیں اور بڑی حدت اسکی اس قسم کی ہے جسکا نام لاذن رکھا جاتا ہے قیسوس دراصل یہی لاذن ہے خواہ اور کوئی چیز ہے اسلیئے کہ یہ دونوں حال میں قریب قریب ہیں **طبیعت** مائل بحرارت ہے اور بالکثر اسلئے بعض اقسام میں برودت بھی ہوتی ہے اور لاذن فی نفسہ آخر درجہ دوم میں گرم ہے **خواص** پینے کو مضر ہے اور اسمیں قبض کی قوت ہے کہ پٹتی ہے خصوصاً اسکی پتی میں اور پھول میں اسلئے طبیعت کے بستہ کرنیکی قوت ہے جو قسم اسکی شناخت میں آچکی ہے اور جسکا نام لاذن مشہور ہے اسمیں تفتیح کی قوت ہے اور رگوں کے منھ کی تنگی میں تلیین بھی ہے **زینت** آنسو جو اسکے درخت سے ٹپکتا ہے جوئیں قتل کرتا ہے خصوصاً بالوں کی جوں کو اور نئے بال پیدا کرتا ہے اگر لاذن کو شراب میں ملاکر قروح کے نشان پر لگائی جاوے نشانات کی بدنمائی کو دور کردیتی ہے اور اگر شراب اور مر روغن آس ملاکر لگائی جاے بالونکے زیادہ گرنیکو منع کرتی ہے مگر اسمیں اتنی قوت نہیں ہے کہ بالخورہ کو نفع کرے اسلئے کہ تحلیل اسمیں کم ہے **جراح و قروح** جوشاندہ اسکا شراب میں بناکر قروح کو بہت نفع کرتا ہے اور اسکا ضماد کیا جاتا ہے پس مادہ خبیثہ کے پھیلنے اور دوڑنیکو منع کرتی ہے اسکی قیر دلمی آگ سے جلنے کیواسطے بنائی جاتی ہے **آلات مفاصل** پٹھے کو مضر ہے **اعضائے سر** جب اسکا نچوڑا ہوا پانی مع روغن ایرسا اور شہد و نطرون کے سعوط کیا جاے پرانے درد سر کو زائل کردیتی ہے اور جب اسکی سیاہ پتی کے سرے نکا عصارہ لیکر انار کے چھلکو میں گرم کیا جاے اور اوس کان میں ٹپکایا جاے جو جانب مخالف پر اوس کان کے واقع ہو جسمیں درد ہے مثلاً اگر داہنے کان میں درد ہو بائیں کان میں ٹپکایا جاے نفع کریگا۔ پانی کا اسکے سعوط جید سر کے تنقیہ کیواسطے کیا جاتا ہے اور زکام کو

کسی قسم کی رطوبت کا سیلان مدت سے ہوتا ہو اوسکو بھی دور کردیتا ہے اور بانکے قروح کو خشک کردیتا ہے **اعضائے غذا** جب تازہ قیسوس کا ضماد سرکہ ملاکر تلی پر کیا جاے فائدہ کریگا **اعضائے نفض** جسوقت اسکی اتنی مقدار جو تین انگلیوں سے اوٹھ آئے شراب میں استعمال کیجاے ذوسنطاریا کو نفع کریگی اور دن بھر میں دو مرتبہ پلانی چاہیے۔ جب اسکی تازہ پتی اور اسکے سروں کا ضماد کیا جا حیض کا ادرار کریگا اور اگر اسکی دھونی بقدر ایک درمی کے اسوقت لیجاے جب عورت حیض سے پاک ہوتی ہے عورت کے حاملہ ہونیکو منع کریگا۔ اور جڑ اسکی جسوقت اسکا حمول تیلے سرے کیطرف سے کیا جاے ادرار حیض کرتی ہے اور جنین کا اخراج کرتی ہے لاذن کی دھونی مشیمہ کیواسطے کیجاتی ہے پس اسکو گرادیتی ہے اور پھول اسکا طبیعت میں قبض پیدا کرتا ہے **سموم** جب اسکی جڑ ونکو سرکا اور شراب کے ہمراہ پلائیں تیلیہ کے کاٹنے کو نفع کرتی ہے۔

**قیقن** یہ ایک گوند بدمزہ بلاد عرب سے آتا ہے اور بعضونکو خیال ہے کہ سندروس یہی ہے۔ مگر یہ بات ثابت نہیں ہوتی کبھی اس گوند کی دھونی مراد مسیلہ کریجاتی ہے **خواص** اسمیں تھوڑا سا تفریح ہے **زینت** قروح کے نشانونکو بہت جلد مٹا کردیتا ہے اور اسمیں لاغر کردینے کی بھی قوت ہے اگر ہر روز تین یا چار درم بعضے نے دوماشہ ہمراہ سکنجبین کے پلایا جاے **اعضائے سر** دانتوں کے درد دور کرتی میں درد سوڑے کے کٹ کٹ کرنے میں اسکے برابر کوئی دوا نہیں ہے **اعضائے چشم** بصارت کو تیز کرتا ہے **اعضائے نفس** لوکو ماء العسل کے ہمراہ نفع کرتا ہے اور کشتی لڑنے والے بھی اسکا استعمال کرتے ہیں کہ سانس نہ پھولے **اعضائے غذا** جب تین دن برابر ہمراہ سکنجبین کے پیا جاے تلی کو زیادہ گھٹا دیتا ہے **اعضائے نفض** ماء العسل کے ساتھ پینے سے ادرار حیض کرتا ہے۔

**قطن** بضم قاف روئی کو کہتے ہیں **خواص** بنولہ مسخن و ملین ہے **اعضائے صدر** بنولہ سینہ کیواسطے بہت اچھی چیز ہے کھانسی کو مفید ہے **اعضائے نفض** بنولہ ملین شکم ہے اور کپاس کی پتی کا نچوڑا پانی بچونکے اسہال کو نفع کرتا ہے

**قنب** بکسر قاف و فتح نون مشدد آخر میں باے موحدہ ہے بھانگ کے درخت کو کہتے ہیں **خواص** بیج اسکا ریاح کو منتشر کردیتا ہے اور مجفف ہے دشواری سے ہضم ہوتا ہے خلط اسکی خراب بنتی ہے گرمی پیدا کرتی ہے قوی ہے پینے ہوئی بھنگ میں تیز کم ہے اور سکنجبین شکر بھی اسکے ضرر سے نفع دیتی ہے **اورام و ثبور** صحرائی بھنگ کی جڑوں کا ضماد اورام گرم اور نقرہ پر کیا جاتا ہے **اعضائے سر** عصارہ اسکا اور

اوسکا روغن کان کے درد کو مفید ہے۔ اسکی پتی کے عصارہ سے سر کو دھونے مین
بیس ابریہ کو فائدہ کرتا ہے یعنے سر مین جو نوکیلی اور کانٹے سے مسامات مین پڑ جاتے ہین
بھنگ کا بیج درد سر پیدا کرتا ہے بسبب اسکے کہ سنخونت پیدا کرنیکی اور بخارات اوٹھانیکی اسمین
قوت شدید ہے **اعضاے غذا** تخم اسکا دشوار سے ہضم ہوتا ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے
**اعضاے نفض** چھلکون کے اسکے اگر زیادہ استعمال کرین منی کی تقطیع کرتا ہے یعنے اسکی لزوجت کم کردیتا ہے
قنادیہ وہی رخت ہے جسکے گوند کا کتیرا نام ہے اسکا بیان باب کاف مین ہو چکا ہے
طبیعت اس کی سرد خشک ہے۔

**قلی** بفتح قاف و لام بالف کشیدہ سجی کو کہتے ہین **طبیعت** گرم ہے محرق ہے اخلاط و
جلد کو جلادیتی ہے اور بہت جلا کرنیوالی ہے۔ اکال ہے نمک سے جلا افعال مین قوی ہے
**زہر زینت** بہق کو فائدہ کرتی ہے **قروح** ترکھجلی کو فائدہ کرتی ہے اور گوشت زائد کو نشرا دیتی

**قیمولیا** بکسر قاف و سکون یا وضم میم و سکون واو **ماہیت** اسکی ہیرت مثل زم
تھر کے سپید سپید براق اور خوشبو ہوتی ہین۔ فرہ اسکا مثل کافور کے ہوتا ہے لو
ایک قسم اسکی وہ ہے جسمین چمک نہین ہوتی۔ اور ہر ایک قسم اسکے ملنے سے بہت جلد
بکھر جاتی ہے **جراح و قروح** آگ سے جلنے کو خصوصًا جلتے ہوے پانی اور تیز سے
جلنے کو فائدہ کرتی ہے جلی ہوئی قیمولیا اودھلی ہوئی اورن قروح کو مفید ہے جنکا اندمال دشوار ہے

**قلقاس** بفتح ہر دو قاف آخر مین سین مہملہ ہے۔ ہندی مین اروی کہتے ہین **ماہیت**
یہ ایک نبات ہے جسکو اشتان یعنے بجی کے درخت سے مشابہت ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین
گرم خشک ہے **خواص** اسمین نکنینی کے ہمراہ قبض ہے اور اجزا اس درخت کے خواص مین
متشابہ نہین ہین تھوڑا سا قبض بھی اسمین ہے **اعضاے سر** دودہ ساتھ اسکو جوش
دیکر غرغرہ کیا جاتا ہے خواہ اسکا نمک بناکر دودھ مین حل کرکے اسسے غرغرہ کیا جاتا ہے
**اعضاے غذا** زرد آب کو براہ دستون کے نکال دیتی ہے خصوصًا اسکا بیج اور
اسکی پتی کا عصارہ اور تھوڑی مقدار دینی چاہیے تاکہ ضعف نہ لاوے **اعضاے**
**نفض** ادرار بول کرتی ہے اور تولید منی کرتی ہے خلط صفراوی و بلغمی کی نرمی سے مسہل ہے
مقدار شربت اسکی ثمن رطل سے ثلث رطل تک ہے یعنے تیرہ تولہ سے لیکر چھبیس تولہ تک ہے

**قرطاس** بکسر قاف و سکون راے مہملہ آخر مین سین ہے کاغذ کو کہتے ہین **طبیعت**
پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** جلا ہوا کاغذ
نزف الدم کو منع کرتا ہے **جراح** جلا ہوا کاغذ سعفہ کو منع کرتا ہے **اعضاے سر**
جلا ہوا کاغذ نکسیر کو بند کردیتا ہے۔

**قیسوم** بفتح قاف و سکون یا وضم سین مہملہ جسکو برنجاسف اور گندنا بھی
کہتے ہین **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** لطیف
ہے تلخ ہے اسمین ارضیت اور تلطیف ہے جالینوس کہتا ہے کہ پھول اسکا افسنتین سے
زیادہ موثر ہے اسمین تفتیح بھی ہے **زینت** جلا ہوا قیسوم یا تخم کو فائدہ کرتا ہے خصوصًا
ہمراہ تخم سپید انجیر یا ہمراہ روغن ترب کے جس داڑھی کے بال گر رہے ہون یا گرتے ہون اگر
قیسوم کو بعض روغنہاے منفتحہ ملاکر داڑھی کے مقام پر ملا جاے نفع کریگا اور
سوزش گوشت کی سمیت دور کرتا ہے **اورام و بثور** اورام بلغمی کی تحلیل کرتا ہے اور
اسکو بہی کے ہمراہ جوش دیکر لگاوین ورام کی تحلیل کریگا جنکی تحلیل مین دشواری ہے
**جراح و قروح** زخمہاے تازہ کو موافق نہین ہے بلکہ اونمین لذع پیدا کرتا ہے
**آلات مفاصل** جوشاندہ اسکا عضل کے سرے کے پھٹنے کو اور عرق النساء کے مرض
جسکے صحت مین دشواری ہو فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** جب بیت مین پکایا جاے
سر کو گرم کردیتا ہے اور اوسکی برودت کو دور کرتا ہے **اعضاے نفس** جوشاندہ اسکا
نفس انتصابی مین جو دشواری ہو یعنے کھڑے اور سیدھے وقت جو سانس مین دشواری
ہو اوسکو نفع کرتا ہے اور افضل جوشاندہ اسکے شگوفہ کا ہے **اعضاے غذا** جب بیت
مین اوسکو جوش دین معدہ کو گرم کرتا ہے اور اسکی برودت کو دور کردیتا ہے **اعضاے**
**نفض** ادرار حیض کرتا ہے اور جنین کو نکال دیتا ہے اور گردہ اور مثانہ کی پتھری پارہ
پارہ کردیتا ہے اور جب اسکا گرم کیا ہوا رحم کے منہ پر ملیجاے اسکو نفع کرتا ہے اور دشواری
کو بھی مفید ہے **حمیات** جب کسی تیل کے ہمراہ اسکی مالش کیجاے لرزہ کو نفع کرتا ہے **سموم**
جب کہ شراب کے ہمراہ پلایا جاے سموم کی سمیت سے نفع دیتا ہے اور جب اسکا
بچھونا یا فرش بچھایا جاے ہوام کو پاس سے بھگا دیتا ہے۔

**قاتل الذئب** یعنے بھیڑیے کی مارنے والی پتی **ماہیت** اسکی قوت
خانق النمر کی قوت کے مشابہ ہے مگر یہ پتی خاص بھیڑیون کے لیے ہے۔

**قاتل الکلب** یعنے کتے کے مارنے والی ہے **اعضاے سر** نکسیر جاری کرتی ہے۔
**اعضاے نفس** منہ کیطرف سے آدمی خون تھوکنے لگتا ہے کتون کو بہت جلد
قتل کرتی ہے اور آدمیون مین نکسیر اور نفث الدم پیدا کرتی ہے۔

**قطف** بفتح قاف و طاے مہملہ جسکو ہندی مین پالک کہتے ہین **ماہیت**
یہ بھی ایک قسم کا تھوا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ تک سرد ہے اور رطوبت
دوسرے درجہ کی رکھتا ہے **خواص** **تخم** پالک مین قوت ملینہ ہے اصحاب صفرا کو نہایت

**قرۃ العین** بضم قاف و فتح راے مشددہ جسکا ترجمہ فارسی مین کنکر آبی ہے بیان ہو چکا **ماہیت**
یہ جرجیر الماء ہے اور اسکو کرفس الماء بھی کہتے ہین بعضے اسکی عطریت ہے اور بندھے

ہوسے پانی مین سے پیدا ہوتی ہو افعال و خواص سنون ہے محلل ہے اعضاے نفض حیض کا اور بول کا ادرار کرتی ہو اور گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کر دیتی ہو کچی کھلائی جاے خواہ جوش دیکر۔ اور قروح امعا کو نفع کرتی ہے۔

**قرع** بفتح قاف و سکون رائے مہملہ و عین مہملہ فارسی مین کدو و ہندی مین لوکی کہتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد تر ہو **خواص** اوبالا ہوا کدو تھوڑی غذا دیتا ہو۔ اور معدہ سے جلد نیچے اتر جاتا ہو اور اگر ہضم ہونیسے پہلے فاسد نہو جاے کدو سے خلط ردی نہین پیدا ہوتی ہو اگر معدہ مین کوئی خلط ردی ہو اوسکے ملنے سے کدو بھی فاسد ہو جاتا ہو مثل ورنوا کے یہ بھی دیر تک ٹھہریگا۔ جو خلط کدو کی بنتی ہو پھیکی ہوتی ہو مگر یہ کہ اسپر وہ چیز غالب ہو جاے جو اسمین ملاکر کھائی گئی ہو اگر رائی ملاکر کدو کھایا جاے اوسکے خلط محمود بنے گی۔ اور مجملی یہ بات ہو کہ صفراوی مزاج کیواسطے پسندیدہ غذا ہو اسیطرح آب انگور خام اور آب انار ملاکر کدو کی خلط محمود ہوتی ہو لیکن قوت لون کا فقر بڑھ جاتا ہو کدو کے خاصیت سے یہ بات ہو کہ جس چیز کے ساتھ کھایا جاے اوسیکے ہمرنگ غذا پہنچاتا ہو۔ اگر رائی اور نمک کے ساتھ کھایا جاے فقط شور پیدا کریگا اور اگر کسی چیز قابض کے ہمراہ کھایا جاے خلط قابض پیدا کریگا۔ اور خلاصہ یہ بات ہو کہ اصحاب سودا اور بلغم کو مضر ہو اور صفراوی مزاج والونکو مفید ہو مربی کدو کا دوا ہونیمین اصل نہین ہو اور نہ کوئی اثر تبرید اور تسخین کا کرتا ہو بلکہ بیشتر اوسکا استعمال لذت اور ذائقہ زبان کیواسطے ہوتا ہو **اعضاے سر** عصارہ کدو کا حرارت کے جو درد کان مین اسکو نفع کرتا ہو خصوصًا روغن ملاکر اور ورم دماغی اور سرسام کو نفع کرتا ہو۔ حلق کے درد کو بھی کدو فائدہ کرتا ہو **اعضاے نفس** ستو اسکا کھانسی کو اور سینہ کے درد کو بشرطیکہ یہ دونون حرارت سے ہون فائدہ کرتا ہے **اعضاے غذا** جوشاندہ اسکا معدہ کے فضول گرم کو نفع کرتا ہو اور پھیلا کر کہ معدہ سے نکالدیتا ہو اسیطرح جو شراب یا شربت کدو کو اندر بھر کر رکھا جاے اور پھر استعمال کیا جاے کدو کے عصارہ کا سعوط دانتون کے درد کیواسطے کیا جاتا ہو کدو معدہ کی تری پیدا کرتا ہو اور پیاس کو دور کر دیتا ہو کدو سے خام معدہ کو نہایت مضر ہے یہانتک کہ پورے جوان اور نوجوان آدمی کے معدہ کو بھی مضر ہو اور جو ضرر کدو کے کھانیسے معدہ کو پہونچے سواے قے کرانیکے اور اوسکی کچھ دوا نہین ہے۔ مضرت کدو کی تخمون کو بہت پہونچتی ہو **اعضاے نفض** آب کدو جسوقت شہد ڈالکر نکالا جاے اور اسمین نطرون داخل کیجاے شکم نرم کر دیگا۔ اور اسیطرح اگر کدو کو خمیر کی غرض سے آگ مین توپ دین پھر نکالکر نچوڑ لین اور پانی کو جوش دین اور آب کشید نکالین

کدو کی مضرت سعار کو اور خاص اصحاب قولون کو زیادہ پہونچتی ہو **حمیات** تپون کو نفع کرتا ہو

**قثاء** بکسر قاف و فتح ثائے مثلثہ و الف ممدودہ ککڑی کو کہتے ہین خیار ککڑی کا کھیرے کے بیج سے افضل ہے اور زیادہ لطیف ککڑی کا وہی بیج ہو جو پکی ککڑی سے نکالا جاے **طبیعت** دوسرے درجہ تک سرد تر **خواص** حرارت مین اور خلط صفرا مین تسکین دیتا ہو مگر کیموس اسکا خراب بنتا ہو جسمین عفونت کی استعداد زیادہ ہوتی ہو اور اون تپون کو ککڑی بہت نفع دیتی ہو جنکا ازالہ دشوار ہوتا ہو تربوز ککڑی سے زیادہ اور بہت جلد فاسد ہو جاتا ہو پختہ ککڑی مین جلا کی قوت ہو اور کھیرے کا بخوبی ہضم ہو جانا بہت دور ہو۔ مگو نہ خام او نہ ہضم چلا جاتا ہو اور حمیات فرمنہ پیدا کرتا ہو اجوائن اسکی مضرت کو دور کرتی ہو یا اسکے معدہ مین تہا نہ پہنچنے سے **اورام و بثور** ککڑی کا پتہ شہد ملاکر بلغمی پتی پر ملا جاتا ہو بس نفع کرتا ہے **اعضاے سر** جس شخص کو حرارت سے غشی عارض ہو ککڑی سونگھنے سے ہوش مین آجاتا ہو **اعضاے غذا** پیاس مین سکون پیدا کرتی ہو معدہ کیواسطے اچھی غذا ہے مگر عیب یہی ہے کہ بخوبی ہضم نہین ہوتی اگر ککڑی کی تخم چند اونس ساتھ دال کے ہمراہ پلائی جاے خلط رقیق کی قے ہو جائیگی **اعضاے نفض** ککڑی ادرار اور بول کی قوت ہو۔ اور اعضاے تناسل کے درد کو مفید ہو اور مثانہ کو بھی مفید ہے تربوز سے اسمین ادرار کم ہو **سموم** دیوانے کتے کے کاٹنے کو تیاق فائدہ کرتا ہے

**قثاء الحمار** جسکو جنگلی کریلا کہتے ہین اور کڑوی کچری بھی یہی ہو اسکا عصارہ اسطور پر بنایا جاتا ہو کہ آخر فصل گرما مین جب اسکا پھل زرد ہو جاے کسی کپڑے مین باندھ کر لٹکا دیتے ہین تاکہ اوسکا پانی بہ کر نکل آئے پھل اس پانیکا پھینک کر کسی خوشبودار مٹی مین ملاکر خاکستر گرم مین اسکو خشک کرتے ہین اور کسی تختی پر سایہ مین اوسکو رکھدیتے ہین **مختار** بہتر پھل اسکا وہی ہو جو زرد ہو اور پیچ قد کا ہو جیسے ککڑی سیدھی ہوتی ہو اور تلخی اوسکی پوری ہو اور عصارہ اسکا بہتر وہ ہو جو سپید اور چکنا اور سبک ہو اور عنصل کے مشابہ ہو اور سال بھر کا زمانہ اوسپر گذر گیا ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** بے حد عف ہو محلل ہے اور جڑ اسکی اور پتی اور پھل اسکا جلا اور تحلیل کرتا ہو اور تخفیف کی قوت اسکے چھلکے مین ہو اور اسکی پتی کا عصارہ دونو کی قوت ایک سی ہو **زینت** اسکا عصارہ یا اسکی جڑ اور پتی عصارہ یرقان کو مفید ہے۔ ذرور اسکا جو خشک کرکے بنایا گیا ہو ان سیاہ نشانون کو دور کر دیتا ہو جو زخمون کے اندمال کے بعد پڑ جاتے ہین اور چہرہ کے میل کو دفع کر دیتا ہو **اورام و بثور** جب اسکی جڑ اور جو ملا کر ضماد تیار کرین ہر ایک

ورم بلغمی کہنہ کی تحلیل کر دیتا ہے غشار الحار دو دبیلہ اور جراحات کو شگافتہ کر دیتا ہے خصوصاً ہمراہ صمغ البطم کے اور خصوصاً اسکا عصارہ **جراح و قروح** جب اسکو خشک کرکے ترکھجلی اور داد پر چھڑکیں دونوں کو نفع کریگا **آلات مفاصل** مفاصل کے درد کو نفع کرتا ہے اور جو شاندہ کا اوسکے حقنہ عرق النسا کو نافع ہے سرکہ ملا کر نقرس پر ضماد کیا جاتا ہے **اعضائے سر** جو شقیقہ غلیظ مادہ سے پیدا ہوا ہو اسکو اسکا سعوط دودھ ملا کر دور کر دیتا ہے اور اگر دودھ ملا کر نتھنے میں لگایا جاتا ہے تو فضول کو ناک کیطرف سے نکالدیتا ہے بعضے جو ایک قسم کا درد سر ہے اوسکو بھی نفع کرتا ہے اور پرانے درد سر کو مفید ہے اور عصارہ اسکی تتی کا اسکے جرم کے عصارہ سے ضعیف ہے جب کانون میں اسکا عصارہ ٹپکایا جاے درد میں سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے نفس** اسکے عصارہ سے سہل دینا اوس شخص کو بہت فائدہ کرتا ہے جسکی سانس کی آمد و شد میں خرابی واقع ہو جڑ بڑا اسکو خناق بلغمی میں شہد و زیت ملا کر لگاتے ہیں **اعضائے غذا** استسقے کے بجہت نکالنے مائیت بلغمی کے منفعت عجیب کرتا ہے جو مدن حزد کے ہوتی ہے۔ جب اسکی جڑ سے بقدر ڈیڑھ ابولوس جو برابر سوا ماشہ کے ہو پلائی جاے جب ضعیف رطل یعنے قریب اونس تولہ کے ہو او سکو دو قسط شراب میں جو برابر پانچ سیر کے ہو اوس تین روز پیا ہے ہر روز تین ابولوس یا پانچ ابولوس تا سات تک پئیں نفع کریگی جب اسکی جڑ سے ڈیڑھ ابولوس اور اسکے چھلکے سے چہارم اکسونافن کے تناول کریں بلغم اور مرہ صفرا کو بطور قے کے نکالدیتا ہے اور ماء العسل کے ہمراہ بھی اسکو پیتے ہیں پس نفع بین کرتا ہے اور حیض اور بول کا بسہولت درار کرتا ہے کچھ ایذا اور ضرر معدہ کو نہیں پہونچاتا ہے اسکے مسہل بنانے کی عمدہ ایک یہی تدبیر ہے کہ عصارہ میں اسکے دو چند وزن نمک ملا کر مٹر کے برابر گولیاں بنا لیں اور پانی کے گھونٹ سے ایک ایک گولی او تار جائیں قے کر نیکا اسکے ذریعہ سے یہ طریقہ کہ اسکو پانی میں گھول کر زبان کی جڑ میں اور قریب بیخ زبان کے تھوڑا سا لگا دیں اور اگر خواہش یہ ہو کہ جلدی قے آجاے اور بقوت یعنے زور کر قے ہو جاے تو اس کیلئے روغن زیت یا روغن سوسن میں گھول کر بیخ زبان پر لگائیں پھر اگر بے اندازہ قے ہونے لگے جسنے اس دوا کا استعمال کیا ہو اسکو کوئی شربت روغن زیت ملا کر پلایا جاے کہ اس سے فوراً قے میں سکون ہو جاتا ہے اور اگر یہ تدبیر کارگر نہ ہو جو کا ستو ٹھنڈے پانی اور سرکہ میں گھول کر پلانا چاہیے **اعضائے نفض** بلغم اور خون کی مسہل ہے اور اسکا عصارہ و رشہ پیشاب کو جاری کر دیتا ہے اور حیض بستہ کو بھی کھولدیتا ہے اور مول کرنے سے جنین کو خراب کر دیتا ہے۔

**قرن** بفتح قاف و سکون راے مہملہ و نون شاخ یعنے سینگ کو کہتے ہیں **اعضائے سر** بارہ سنگے اور بکری کا جلا ہوا دانتوں میں ملنے سے بقوت جلا کرتا ہے اور مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے اور دانت اور مسوڑھے کے درد کو جو ہیجان میں ہو ٹھہرا دیتا ہے مگر ان دونوں کے جلانے میں یہ شرط ہے کہ اسقدر جلائی جائیں کہ سپید ہو جائیں **اعضائے چشم** شاخ گوزن کی خاکستر جو سپید ہو گئی ہو مثل دھلے ہوئے نمک کے آنکھ میں ڈالنے کے آنکھوں کو روشن کرتا ہے **اعضائے نفس** شاخ گوزن مذکور جو ترکیب خاص سے دھوئی بھی گئی ہو نفث الدم کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** اگر جو محرق ہو معدہ کو مضر نہیں ہے اور یرقان کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** شاخ گوزن سوختہ اوس شخص کو فائدہ کرتی ہے جسکو دو شطار یا کا مرض

**قریص** یہ وہی چیز ہے جسکو انجرہ یعنے اونٹکٹن کہتے ہیں۔

**قطاۃ** بفتح قاف و طاے مہملہ جمع قطا کی ہے جسکو ہندی میں ... کہتے ہیں **طبیعت** حرارت اسکی ضعیف ہے اور یبوست شدید ہے **افعال و خواص** بلدسود ہے **اعضائے غذا** استسقے کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** پرانی شکم کو نفع کرتا ہے

**قوابض** جمع قابضہ کی ہے جسکو ہندی میں پتھری کہتے ہیں **خواص** بڑے دنکا سنگدانہ غذائے کثیر دیتا ہے اور مرغ کا سنگدانہ بھی جلدی ہضم نہیں ہوتا ہے **اعضائے غذا** اطبا گمان کرتے ہیں کہ پوست اندرونی سنگدانہ دل مجفف ہے مقوی معدہ اور اوسکے درد کے واسطے نفع کرتی ہے اور ابن ماسویہ کہتا ہے کہ خصوصاً پوست سنگدانہ مرغ میں قوت مذکور بہت زیادہ ہے

**قوقی** دونوں قاف میں **ماہیت** ایک پانی جانور ہے جسکی قوت اس حیوان کے قریب ہے جسکو حبہ بید ستر کہتے ہیں **اعضائے سر** گوشت اسکا اور مرگی اور اختناق رحم کو فائدہ کرتا ہے اور چکھ

**قنفذ** بضم قاف و سکون نون پھر فا کو ضمہ ہے ہندی میں ساہی کو کہتے ہیں **ماہیت** خشکی ساہی کو مشہور ہے اور پہاڑی ساہی کو ولدل کہتے ہیں اسکے کانٹے مثل تیر کے کھڑے ہوتے ہیں اسکی طبیعت بھی خشکی ساہی کے قریب ہے دریائی ساہی ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے جسکا چھلکا مثل سیب کے ہوتا ہے **افعال و خواص** ساہی کی چربی اعشار اندرونی کیطرف مواد کی ریزش کو منع کرتی ہے اور اسیطرح اسکا جگر سکھا کر اور صحرائی اور دریائی ساہی کو جلا کر اسکی راکھ میں جلا و تجفیف کی قوت ہے **زینت** نمک صحرائی ساہی کا داء الفیل کو منع کرتا ہے اور گوشت صحرائی ساہی کا جذام کو روکتا ہے بسبب شدت تحلیل اور تجفیف کے جو اسمیں ہے اور جلایا ہوا کو اسکا صحرائی قنفذ کا زفت ملا کر طلا کرنے سے بالخورہ کو فائدہ کرتا ہے اور ورم و ثبور دریائی قنفذ کی کھال ترکھجلی کی دوا اور نہیں پڑتی ہے اور گوشت اوسکا خنازیر کو بہت نفع کرتا ہے **جراح و قروح** ساہی کی کھال کی راکھ چرک آلودہ قروح کو مفید ہے اور گوشت زائد کو دور کر دیتی ہے اور گوشت اوسکا خنازیر کو اور سخت کرتی ہے

رازیانج جسکو فارسی رازیانہ اور بادیان اور ہندی سونف ہی ماہیت اسکا بیج شکل مین انیسون کے مشابہ ہوتا ہی۔ اور بڑے بیج کی سونف کی قوت صحرائی سونف کے قریب ہی مگر اس سے ضعیف ہی۔ اور بڑی قسم صحرائی کی اسکی قوت زیادہ ہی طبیعت جنگلی سونف مین حرارت اور خشکی زیادہ ہی جو قریب تیسرے درجہ کے ہی۔ اور بستانی کی حرارت دوسرے درجہ مین ہی خواص سدون کی تفتیح کرتی ہی اعضاے چشم بصارت کو تیز کرتی ہی خصوصاً گوند اسکا اور ابتداء نزول الماء کو نفع کرتی ہی بروقت پانی اوترنے کے۔ اور دیمقراطیس کے نزدیک یہ بات ثابت ہی کہ ہوام تخم رازیانہ تازہ اسواسطے چرلیتے ہین تاکہ اونکی بصارت تیز ہوجاے اور چھوٹے بڑے سانپ اپنی آنکھ کو اس سے کھجلاتے ہین جب بعد جاڑون کی فصل کے اپنے سوراخون سے نکلتے ہین تاکہ اونکی آنکھ مین روشنی آجاے اعضاے صدر تر و تازہ رازیانہ کے کھانیسے دودھ کی افزائش ہوتی ہی خصوصاً بستانی رازیانہ کے اعضاے غذا جب سرد پانی کے ساتھ پیجاے متلی کو اور التہاب معدہ کو نفع کرتی ہے ہضم دیر مین ہوتی ہی اور غذا اسکی خراب ہی اعضاے نفض بول و حیض کا ادرار کرتی ہی اور صحرائی سونف بالخصوص اور پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہی اور صحرائی اور نہری سونف مین گردہ اور مثانہ کی منفعت ہی اور خصوصاً صحرائی سونف تقطیر البول کو نفع کرتی ہی۔ اور زچہ کو خون ولادت سے پاک کرتی ہی بیخ رازیانہ جب تخم رازیانہ کے ساتھ کھائی جاے قبض شکم پیدا کرتی ہی حمیات پرانی تپون کو فائدہ کرتی ہی اور آب سرد کے ہمراہ اگر حمیات مین پلائی جاے متلی کو اور التہاب معدہ کو جو تپ مین ہو نفع کرتی ہی سموم جوشاندہ اسکا شراب مین ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتا ہی اور بیخ رازیانہ کوٹکر پانی ملا کر دیوانہ کتے کے کاٹے ہوے مقام پر طلا کیجاتی ہی پس نفع کرتی ہے

رامک رے کو فتحہ اور میم کو بھی زیر ہی ماہیت یہ مازو کا عصارہ ہی طبیعت سرد و خشک ہے خواص قابض ہے لطیف ہی طبیعت مین بستگی پیدا کرتا ہی یہ نزف دم کو منع کرتا ہی حرارت مین سکون پیدا کرتا ہی اعضاے غذا معدہ کی تقویت کرتا ہی۔ جب اسکو پانی کے ساتھ پیا جاے اعضاے نفض طبیعت مین بستگی پیدا کرتا ہی

رتینیانج طبیعت اسکی تیسرے درجہ تک گرم ہی اور پہلے درجہ مین خشک ہے۔ خواص سخت بدنین گوشت کو اوگالاتی ہی مگر نرم ابدانین پیدا اوسکو پیچا نہین لاتا ہی بھی قروح اسکے استعمال سے اچھے ہوجاتے ہین جبکہ عروق و رگلنار وغیرہ کے ساتھ استعمال کیا جاے

راسن یعنی مہملہ کو بھی فتحہ ہی اور آخر مین نون ہی اور اسکو زنجبیل شامی بھی کہتے ہین۔ ایک قسم اسکی بستانی ہوتی ہی اور دوسری قسم اسکی جنگلی ہوتی ہی جسکا ہر ایک پتا ایک بالشت سے لیکر ایک ہاتھ لانبا چوڑا زمین پر مثل نمام کے بچھا ہوتا ہے۔ اور شکل مین مسور کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی۔ اسکے جمیع اجزا مین جڑ کی منفعت زیادہ ہی اختیار اسکی شراب کی قوت اپنے افعال مین قوی ہی اور فصل بہار اور مربی اسکی سرکہ مین بنانے سے اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی ہی لیکن یہ مطلب ہے کہ راسن کو سرکہ مین پروردہ کردینے سے اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی ہی طبیعت دوسرے درجہ تک گرم خشک ہی اور اسمین رطوبت فضلیہ ہی اسی سبب سے بدن مین تسخین بمجرد ملاقات پیدا نہین کرتی ہی خواص جملہ اقسام کے الام اور درد جو سردی سے ہون اور ہیجان ریاح اور نفخ کو فائدہ کرتی ہے اسمین جلد کے سرخ کرنیکی بھی قوت ہی اور جلا کی بھی قوت پوری ہی آلات مفاصل عرق النسا اور درد ہیج مفاصل کو فائدہ کرتی ہی۔ اور جڑ اسکی اور پتا اسکا بھی بطور ضماد کے دردہاے باردہ کو نفع کرتا ہی اور عضل کے سرد ہونیکے پیچھے جیسا کہ اعضاے سر درد سر پیدا کرتی ہی مگر شقیقہ بلغمیہ کو زائل بھی کردیتی ہی خصوصاً جب اسکا سر پر ترشح دیا جاے اعضاے نفس شہد کے ہمراہ چاٹنے سے نفث پر معین ہوتی ہی اسکا نقل جید ہوتا ہی جب ون لعوقات مین داخل کیجاے تو سینہ کے تنقیہ کیواسطے بنائی جاتی ہی۔ راسن بھی مفرح دوا ہی اور قلب کی تقویت کرتی ہی کبھی اسکی شراب اسطرح بناتے ہین کہ پچاس مثقال جو برابر اخیسون کے ہو راسن کو اچھا ہو سات شیرہ انگور مین جو برابر ساتھ تین باشد کے ہو ملا کر تین مہینے تک رکھکر استعمال کرتے ہین پس سینہ اور پھیپھڑے کو پاک کردیتی ہی اعضاے نفض اسکی جڑ کا جوشاندہ ادرار بول و حیض کرتا ہی خصوصاً شراب اسکے جڑ کی۔ جو شخص اسکے استعمال کی عادت کرے اسکو ہروقت پیشاب کرنیکی حاجت ہوگی سموم ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتی ہی خصوصاً اسکی بھی

رماد بفتح رائے مہملہ آخر مین دال مہملہ ہی۔ راکھ کو کہتے ہین خواص راکھ ہر چیز کی جلا کرتی ہی اور مجفف ہی اگرچہ بسبب اختلاف اون اجسام کے جنکی راکھ بنائی جاتی ہی یہ دونون اثر کم و بیش ہوتے ہین۔ مگر دھو ڈالنے سے جلا اسکی کم ہوجاتی ہی۔ اور تغریہ کی قوت پیدا ہوجاتی ہی۔ اور مجفف بدون لذع کے ہوجاتی ہی۔ راکھ کا پانی اون دواؤن مین سے ہی جو عفونت پیدا کرتی ہین اور سب سے زیادہ ترقوی چوب انجیر اور یتوع کی راکھ ہی۔ قوت جلا ہر ایک راکھ کے پانی اور یبوست سب راکھ کی پانیون سے ان دونون راکھ کے پانی مین زیادہ ہی اور مازریون کی راکھ بھی بڑی جلا کرنیوالی ہی اور عفونت پیدا کرتی ہی۔ اور قابض لکڑی کی راکھ مثل بلوط وغیرہ کے قروح کے خون کو بند کردیتی ہی اور عضا ہے لیتے

گوسپند کے شاخ بریدہ کی راکھ تر کھجلی اور رداد پر طلا کیجاتی ہے **اعضائے چشم** مازریون کی راکھ بصارت میں تیزی پیدا کرتی ہے **اعضائے نفس** مازریون کی راکھ کا پانی زحیر کو فائدہ کرتا ہے۔ خصوصاً ہمراہ دوا و الخطاطیف کے

**رجل الجراد** زرنب کو کہتے ہیں جسکو ہندی میں برہمی بھی کہتے ہیں اور تیج کو اوسکی تالیسفیر کہتے ہیں **ماہیت** یہ قائم مقام بقلۂ یمانیہ کے ہے **اعضائے نفس** اسکے کھانے سے سل کو نفع ہوتا ہے **حمیات** جوشاندہ اسکا وہی نفع کرتا ہے جو سرمق کا جوشاندہ حمیات مطبقہ اور تر یطاؤس اور ربع میں کرتا ہے

**رجل الغراب** جسکو کاک جونگی کہنا چاہیے **اعضائے نفض** اسکی کی جڑ اگر جوشش میں پکائی جائے اسہال کہنہ کو فائدہ کرتی ہے۔ اور تولس حکیم وغیرہ نے کہا ہے کہ تو بیخ کو بھی نفع کرتی ہے اور سورنجان کا عمل ملا سفرت کرتی ہے

**رمان** بضم را و فتح میم مشددہ انار کو کہتے ہیں **طبیعت** میٹھا انار پہلے درجے تک سرد ہے اور اسی درجہ میں تر ہے اور کھٹا انار دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے **خواص** کھٹا انار صفرا تسکین ہے اور سیلان فضول کو احشا اندرونی کی طرف سے منع کرتا ہے۔ خصوصاً شربت اوسکا اور تمام اقسام میں انار کے تاثیر قرص انار میں بھی قوت جلا کے ہمراہ قبض کی ہے **زینت** انار کی بیخ شہد میں پیسکر بسہری پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** انار کا بیخ شہد میں پیسکر قروح خبیثہ پر طلا کیا جاتا ہے۔ اور انار کی بوندی جراحات پر لگائی جاتی ہے خصوصاً جلانیکے بعد زیادہ فائدہ کرتی ہے۔ گلنار زخموں کو ملا دیتا ہے بسبب اپنی حرارت کے۔ میٹھا انار لطیف ہے اور جملہ اقسام انار کے غذائیت کم رکھتے ہیں اور باوجود کمی کے غذا اوسکی جید بھی ہے اکثر میخوش انار کا نفع معدہ کیواسطے بہ نسبت سیب کے زیادہ ہوتا ہے اور بہی سے بھی اسکا نفع زیادہ ہے لیکن اس کا بیخ معدہ کیواسطے خراب چیز ہے زیادہ تر قابض انار کے اجزا ہیں اوسکی بوندی ہے۔ اور سب قسم انار کے بیخ قابض ہیں میٹھا ہو یا خود انار دانہ شہد میں پیسکر کان کے درد کو فائدہ کرتا ہے جو اندر کان کے ہو انار دانہ کٹا ہوا شہد ملا کر طلا کرنے سے قلاع کو نفع کرتا ہے اگر چھوٹے انار کو جو میٹھا ہو شراب میں جوش دیکر مسلم کوٹ ڈالیں اور اسکا ضماد کان میں کریں۔ کان کے ورم کو پوری منفعت ہوگی۔ شربت انار اور رب انار خمار کو نفع کرتا ہے اور خاص کر ترش انار کا رب۔ **اعضائے چشم** ترش انار کا عصارہ ناخونہ کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفس** کھٹا انار حلق میں خشونت پیدا کرتا ہے اور سینہ میں بھی اور میٹھا انار حلق اور سینہ کو نرم کردیتا ہے اور سینہ کو تقویت دیتا ہے اگر انار دانہ کو آب باران کے ساتھ پئیں نفث الدم کو روکتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کا انار فواد یا فم معدہ کی جلن کو [illegible] **اعضائے غذا** میخوش انار التہاب معدہ کو نفع کرتا ہے اور میٹھا انار معدہ کو اسواسطے موافق ہے کہ اوسمیں قبض لطیف ہے۔ اور ترش انار معدہ کو مضر ہے اور بالعموم انار دانہ ہر قسم کا معدہ کیواسطے خراب چیز ہے کہ محرق ہے یعنی سوزندہ ہے انار دانہ کا ستو حاملہ عورتوں کی اشتہا میں خوبی پیدا کرتا ہے اور اسیطرح ریاح کا خصوصاً ترش انار کا رب۔ تپ کا بیمار اگر بعد غذا کے انار کو چوسے اور [illegible] بخار کو بطرف سر کے منع کرے اس سے بہتر یہ ہے کہ غذا سے پہلے انار کھائے تاکہ معدہ سے نیچے جو مواد ہیں انکو [illegible] کی طرف آنے سے باز رکھے **اعضائے نفض** کھٹے انار [illegible] بول زیادہ ہے میٹھے انار سے اور دونوں قسم کے انار ادرار کرتے ہیں اور انار دانہ شہد ملا کر قروح معدہ کو نفع کرتا ہے اور انار دانہ ترش معدہ اور امعا کو خراش سا انار دانہ کا ستو اسہال صفراوی کو نفع کرتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے انار کی جڑ کے چھلکے نبیذ کے ہمراہ چھوٹے کیڑے اور کدودانہ کو نکال دیتے ہیں بجرم چھلکوں کا کو ٹکڑے کیا جائے یا چھلکے نبیذ میں جوش دیکر پیے جائیں۔ **حمیات** میخوش انار تپ والوں کو فائدہ کرتا ہے۔ اور التہاب معدہ کو مفید ہے خصوصاً [illegible] اکثر تیج کے بیمار [illegible]

**ریباس** بکسر راے مہملہ و سکون یاے تحتانی و باے موحدہ مفتوح [illegible] میں سین ہے۔ اسکو چکری بھی کہتے ہیں **ماہیت** اسمیں قوت حامض ترش اور حصرم کی ہے یعنی ترشی نیبو اور انگور خام کی قوت اسمیں ہے **طبیعت** سرد خشک دوسرے درجہ میں ہے **خواص** حرارت کو بجھا دیتا ہے حدت خون کو قطع کرتا ہے۔ حرارت میں سکون پیدا کرتا ہے **اورام و بثور** طاعون کو نفع کرتا ہے **اعضائے چشم** بصارت کو تیز کرتا ہے جبکہ اسکے عصارہ کو بطور سرمہ کے لگائیں **اعضائے نفض** اسہال صفراوی کو نفع کرتا ہے **حمیات** حصبہ اور جدری اور طاعون کو نفع کرتا ہے

**ریہ** بکسر راے مہملہ و فتح یاے مثناۃ آخر میں ہاے ہوز ہے جسے بھیپھڑا کو کہتے ہیں **خواص** غذا اسکی قلیل ہے۔ مائل بطرف بلغم کے ہوتی ہے اور میرے نزدیک اسمیں نظر ہے **جراح و قروح** بزغالہ کا بھیپھڑا اگر گرما گرم ضماد کیا جائے [illegible] سے جو زخم پاؤں میں ہوتا ہے اوسکو اچھا کردیتا ہے **اعضائے غذا** ہضم ہونے میں اسکے آسانی ہوتی ہے **اعضائے نفض** شکم میں قبض پیدا کرتا ہے۔

**رخمہ** بفتح را جسکو ہندی میں گدھ اور ہرگیلا کہتے ہیں **اعضائے سر** گدھ کا پتا نچوڑ کر روغن بنفشہ ملا کر درد شقیقہ کے جانب مخالف نتھنے میں ٹپکایا جاتا ہے اور

اسیطرح جس کان مین درد ہو اوسکے مقابل کے کان مین ٹپکایا جاتا ہے۔ اور رطلکو انکو اسکا نسوس یا جاتا ہے۔ یا اونکے کان مین ٹپکایا جاتا ہے جب انکو ریح الصبیان کی بیماری ہو جسکو ڈبہ یا جوگا کہتے ہین **اعضاے چشم** آب سرد مین گدکا پتا پیکر آنکھ کی سپیدی کیواسطے بطور سرمہ کے لگایا جاتا ہے **اعضاے نفض** کہتے ہین کہ گدکی سینگنی کی دھونی اسقاط جنین کرتی ہے **سموم** ابن بطریق کہتا ہے کہ اسکا پتا شیشہ کے برتن مین رکھکر سایہ مین خشک کرین اور جسطرف سانپ کاٹا ہو وا ہنے خواہ بائین اسی آنکھ مین بطور سرمہ کے لگائین۔ اور مین اس خاصیت کے صحیح ہونیکا قائل نہین ہون بعض طبیبون نے اوسکے تجربے بھی اسکے بچھو اور سانپ اور زنبور کی سمیت مین ذکر کئے ہین جن سے نفع ہوتا ہے اور مجھے گمان ہے کہ وہ تجربے بطور بطوخ کے ہوئے ہونگے۔

**رصاص** بفتح راے مہملہ اور دونون صاد مہملہ ہین رانگے کو کہتے ہین ماہیت اسکے بیانمین بہت کچھ ہم کہہ چکے ہین اور یہ وہی رصاص ہے جسکو قلعی کہتے ہین لیکن اسکے سپیدہ کا حال اور اسکے بنانیکے طریقے ان سب کو ہم قرابادین مین لکھین گے **اختیار** لطیف وہی قلعی ہے جو جلا کر سپیدہ بن گئی ہو مگر جلاتے وقت اسکی بو سے بچنا چاہیئے **طبیعت** سرد تر ہے **خواص** جلی ہوئی قلعی مین تلیین اور تحلیل و تلطیف کی قوت ہے اور خون کی تفتیح کرتی ہے اور سپیدہ اسکا عفری ہے اور برودت پیدا کرتا ہے۔ اور قوت اسکی جلے ہوئے جستہ کی قوت کے برابر ہے۔ اور چرک قلعی کا جسکو خبث الرصاص کہتے ہین وہ قوت مین مثل قلعی سوختہ کے ہے **اورام و بثور** اگر کسی شراب وغیرہ مین یا اورعصارات باردہ مین اسکو محلول کرکے لگائین اورام کو فائدہ کرتی ہے **جراح و قروح** قروح خبیثہ کو اور اون قروح کو جنکا مادہ پھیلتا ہے نفع کرتی ہے۔ اور سپیدہ قروح کو بھر دیتا ہے۔ اور اینین تغریہ پیدا کرتا ہے **سموم** جب سپیدہ قلعی دریائی بچھو اور روبیائی اژدھے کے کاٹنے کے مقام پر ملا جاتا فائدہ کریگا۔ واجب ہے کہ قلعی کے جلاتے وقت اسکی بو سے بچین۔

**رعادہ** بضم راے یہ ایک قسم مچھلی کی ہے **اعضاے سر** کہتے ہین کہ اگر اس مچھلی کو درد سر کے بیمار کے سر پر رکھین درد سر جاتا رہیگا۔ جالینوس کہتا ہے کہ یہ فعل اس مچھلی کا میرے گمان مین اسوقت ہے کہ زندہ سر پر رکھی جاوے اور مری ہوئی اس مچھلی کو جو مینے بیمار کے سر پر رکھا اثر نہ پایا

**رتیاج** بکسر راے مہملہ یہ ایک قسم کا پتھر ہے جو سرطان کے مشابہ ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد تر ہے۔ **خواص** رطوبت کو پونچھ لیتا ہے اور رطلا کرتا ہے اور اسکی قوت قریب سرطان کے ہے **اعضاے چشم** آنکھ مین جلا پیدا کرتا ہے

**روبیان** بضم راے مہملہ جسکو ہندی مین جھینگا کہتے ہین **خواص** غذا اسکی عمدہ ہے اور نمک ملی ہوئی پرانی جھینگا مچھلی خلط سودا پیدا کرتی ہے **اعضاے نفض** منی کو زیادہ کرتی ہے۔

**رطبیہ** بفتح راے مہملہ و سکون طا ایک قسم کا میوہ ہے جسکو تر کی باغین پوچھتے ہین اور خشک کو اسکے عربی مین قسب کہتے ہین اور اسکا اوپر ذکر بھی بخوبی ہو چکا ہے۔

**رتیاہ** یہ بھی ایک مچھلی ہے **طبیعت** ابن ماسویہ کہتا ہے کہ یہ جھینگا مچھلی سے گرم ہے **اعضاے نفض** باہ کو برانگیختہ کرتی ہے۔

## حرف شین معجمہ

جو دوائین حرف شین سے شروع ہین انکا بیان۔

**شقائق النعمان** جسکو فارسی مین لالہ کہتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور خشک **خواص** بہت جلا کرتی ہے اور محلل ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ جلا کرتی ہے اور چرک وغیرہ کو دھو ڈالتی ہے۔ جذاب ہے مفتح ہے **زینت** لالہ بالون کو سیاہ کرتا ہے جب پوست اخروٹ ملا کر لگایا جاے اور جب اسکا پتا اور اسکی شاخین بجنسہ استعمال کیجائین یا اسکو پکا کر استعمال کرین بالون کو خوشنما کر دیتی ہین۔ **اورام و بثور** جوش دیکر اون اورام پر طلا کیجاتی ہے جو سخت سوداوی ہون اور استفراغ اسکے ذریعہ سے بسبب تحلیل کے کیا جاتا ہے اور ان بثور کا جو حرارت سے پیدا ہوے ہون **جراح و قروح** لالہ خشک کیا ہوا ان قروح کو فائدہ کرتا ہے جنمین چرک بھرے ہون اور ان قروح کا اندمال کر دیتا ہے اور پوست اوترنے کو بدن سے فائدہ کرتا ہے قروح کا تنقیہ کرتا ہے۔ اور پوست اترنے کو بہت مفید ہے اور بھی اس خارش کو جو متقرح ہو **اعضاے سر** عصارہ اسکا بطور سعوط کے واسطے تنقیہ سر۔ اور دماغ کے مفید ہے۔ اور جڑ اسکی چبانیسے رطوبات سر کے جذب ہو جاتے ہین۔ **اعضاے چشم** عصارہ اسکا تاریکی بصر کو نافع ہے اور سپیدی چشم کو اور قروح کے جو نشانات آنکھ مین ہون انکو فائدہ کرتا ہے اور جسوقت طلا اسکا شراب مین جوش دیکر اسکا ضماد کیا جاے اور ورام سخت کو اطراف چشم سے دور کر دیتی ہے۔ **اعضاے صدر** اگر اسکی پتی اور شاخونکو گیاہ سعتر کے ہمراہ جوش دیکر کھایا جاے

دودھ کا ادرار کر دیتی ہے۔ **اعضائے نفض** ادرار حیض کرتی ہے۔
**شہدانج** یہ تخم بھانگ کے درخت مین پیدا ہوتا ہے اور قنب کے بیان مین ہم کچھ لکھ چکے ہین پس جب ہے کہ دونون مقام کے مضامین کو ناظر کتاب ہذا ملاحظہ کرین شہدانج کی ایک قسم بستانی ہے جو مشہور ہے اور ایک قسم اسکی صحرائی ہے چنانچہ کہتا ہے کہ شہدانج صحرائی ایک درخت ہے جو ویران زمینون مین پیدا ہوتا ہے ایک ہاتھ اونچا ہوتا ہے۔ اور پتی پر اسکے سپیدی غالب ہوتی ہے اور پھل اسکا مرچ سیاہ کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور حب اسکا یعنے پھل کے اندر جو دانے نکلتے ہین مثل حب سمنہ کے ہے۔ اور اُن دانون کو دبانے سے تیل نچڑتا ہے جیسا کہ سمنہ کے بارہ مین کلام کر چکے ہین **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** ریاح کی تحلیل کرتا ہے اور تجفیف بقوت کرتا ہے۔ خلط جو اسسے پیدا ہوتی ہے قلیل اور خراب پیدا ہوتی ہے **اورام و ثبور** قنب صحرائی سے جب اسکی جڑ کو لیکر جوش دین اوسکے بعد اورام گرم کے اون مقامات پر ضماد کرین جو سخت ہو گئے ہون اور جنمین کیموسات لاجیہ یعنے وہ کیموس جو چپک ہو بھرے ہون یہ ضماد اون ورام گرم مین سکون پیدا کریگا۔ اور اونکے سخت مقامات کی تحلیل کر دیگا **اعضائے سر** بسبب اپنی حرارت کے درد سر پیدا کرتا ہے۔ اور عصارہ اسکا بطور قطور کان کے درد کو فائدہ کرتا ہے جو سدے کی رطوبت سے ہو۔ اسیطرح اسکا روغن بھی مدد کرتا ہے تیل اسکی نخراز یعنے سر کی بفا کو اچھی طرح اوڑا دیتی ہے **اعضائے چشم** تاریکی بصر پیدا کرتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کو مضر ہے **اعضائے نفض** منی اور دودھ مین خشکی پیدا کرتی ہے اور شہدانج صحرائی بزرگی دست لاتا ہے اور نصف رطل اسکا نچوڑا ہوا پانی تنگی طبیعت کو کھول دیتا ہے اور بلغم اور صفرا کا اخراج دستون مین کرتا ہے اور تمام مقام [illegible] ہے
**شاہترج** جسکو شہترا کہتے ہین **اختیار** اچھا شہترہ وہی ہے جو سبز اور تازہ اور تلخ ہو۔ **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** خون کو صاف کر دیتا ہے اور سدون کی تفتیح کرتا ہے۔ اور اسمین برودت ہے باین نظر کہ مزہ مین اسکے قبض ہے کہ زبان کو سمیٹتا ہے اور تلخی مزہ کی سبب سے حرارت بھی اسمین ہے۔ اسیطرح تخم شہترا کی بھی کیفیت ہے **قروح** خشک اور تر کھجلی کیواسطے پلایا جاتا ہے **اعضائے سر** مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کو قوی کرتا ہے اور جگر کے سدون کی تفتیح کرتا ہے **اعضائے نفض** ملین طبیعت ہے اور ادرار بول کرتا ہے۔ اور مقدار شربت اسکی دس درہم سے نصف رطل تک اور دو ثلث رطل تک ہمراہ شکر کے ہے۔ یہ مقدار ہرے شہترے کی تھی اور خشک یعنے سوکھا ہوا شہترہ ہمراہ اور دواؤن کے جو شاہترہ مین دس درہم تک پڑتا ہے۔ اور مسلم پسا ہوا شہترہ تین درہم سے سات درہم تک **بدال** تر کھجلی اور پرانی پھوڑیون بدل اسکا نصف وزن اوسکے سناے مکی ہے۔
**شیطرج** بکسر شین جسکو ہندی مین چیت لکڑی کہتے ہین **ماہیت** شیطرج ہندی لکڑی کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے اور پتلے پتلے ہوتے ہین۔ اور چھلکے مثل لونگ کے جنکا تورنگ مائل بسرخی و سیاہی ہوتا ہے شیطرج پرانی دیوارون مین اوگتی ہے۔ اور اوس مقام پر جہان برف نہ گرتی ہو پتی اسکی مثل حرف یعنے ہالم کی پتی کے ہوتی ہے شیطرج گرمسیر مین پیدا ہوتی ہے۔ پتیان اسمین بہت ہوتی ہین اور پتی چھوٹی ہونے کے ہونے سے اسقدر چھوٹی ہو جاتی ہے کہ نظر نہین آتی۔ شیطرج مین کسی قسم کی بو نہین ہے۔ اور مثل ہالم کے ہے۔ اور اسکا فرد اور تُو فرد ماما کے مشابہ ہے اور قوت پھل اسکی وہی قوت ہے **طبیعت** آخر دوم مین گرم خشک ہے **خواص** جالی یعنے تیز ہے اور قرحہ ڈالتی ہے **زینت** سرکہ ملا کر بہق سفید اور برص پر طلا کرنیسے نفع کرتی ہے **قروح** بدن کی کھال اودھڑنے پر اور تر کھجلی پر سرکہ ملا کر لگانیسے دونون کو دور کر دیتی ہے **آلات مفاصل** وجع مفاصل کیواسطے پلائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے **اعضائے غذا** تلی پر طلا کیجاتی ہے پس اوسکو گھٹا دیتی ہے **اعضائے نفض** جس شخص کے مثانہ مین درد ہو پس شیطرج کی جڑ اوسکے کان مین ٹپکانیسے سکون پیدا کرتی ہے جیسا کہا گیا ہے ابدال [illegible]
**شیلم** بفتح شین معجمہ و سکون یاے و فتح لام فارسی کی گندم دیوانہ ہے **طبیعت** جالینوس تجویز کرتا ہے کہ اول درجہ مین گرم ہے **خواص** لطیف ہے بہت جلا کرتی ہے محلل ہے۔ **زینت** گندھک کے ساتھ بہق پر طلا کرنیسے نفع کرتی ہے **اورام و ثبور** اورام اور خنازیر کی تحلیل کرتی ہے جب تخم کتان کے ساتھ لگائی جاے اور اونکو شگافتہ کرتی ہے۔ اور بنجال کبوتر اور تخم کتان ملا کر اورام شگافتہ کر دیتی ہے **جراح و قروح** جو درد گندم دیوانہ ہمراہ گیہون کے پیسکر قروح پر لگائی جاتی ہے اور خشک پیسکر قروح پر چھڑکی بھی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے اور درداد کے اقسام پر طلا کی جاتی ہے گیہون کے چھلکے مین پیسکر بھی قروح پر ضماد کی جاتی ہے پس نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** گندم دیوانہ کی جڑ بقراطون مین جو شرح بکرے عرق النسا پر ضماد کیجاتی ہے **اعضائے سر** سکر و مستی پیدا کرتا ہے اور اعضائے سر مین سدے ڈالدیتا ہے **اعضائے نفض** جب اسکی دھونی دیجاے خصوصاً جو ملا کر تو حمل کے ٹھہرانے پر مدد معین ہوگی۔
**شیح** بکسر اول سکون یا رشتاہ فارسی مین درمنہ کہتے ہین **ماہیت** شیح کی دو قسمین

مین ایک کٹیلی خاردار ہوتی ہے کہ جسکی پتی سرو کی پتی کے مشابہ ہے اور اسکی لکڑی مین جوف ہوتا ہے- اسکا استعمال فقط دھونی دینے مین ہوتا ہے دوسری قسم اس کی وہ ہے جسکی پتی مثل جھاؤ کی پتی کے ہوتی ہے کبھی ایک تیسری قسم اور بھی اسکی پائی جاتی ہے جسکا نام سرو ارمنی زرد رنگ کی ہوتی ہے اسکو شنتیتین دریائی کہتے ہیں اختیار بہتر اسکی پہلی قسم ہے جو ارمنی ہو طبیعت دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک ہے افعال و خواص تمام اصناف اسکے مقطع اور محلل ریاح ہیں اور اسمین قبض بھی ہے جو شنتیتین کے قبض سے کمتر ہے اور تسخین اسکی افسنتین کی تسخین سے زیادہ ہے اور تلخی اسکی بھی اسکی تلخی سے زیادہ ہے- اور اسمین ملاحت بھی ہے یعنے مزہ اسکا کسیقدر نمکین ہے زینت خاکستر اسکی زیت یا روغن بادام ملاکر بالخورہ کیواسطے طلا کرنیسے نافع ہے اور روغن اسکا ریش اور دھی کے بال نکال لاتا ہے جو دیر مین نکلتے ہون ورام ثبور اقسام اورام اور دمامیل مین سکون پیدا کرتی ہے جراح و قروح انکو منع کرتی ہے اعضائے سر درد سر پیدا کرتی ہے اعضائے چشم انکے پانی سے آنکھ کو آشوب چشم مین سینکتے ہین پس آشوب چشم کو دور کرتی ہے اعضائے نفس عسر النفس کو فائدہ کرتی ہے اعضائے غذا معدہ کو مضر ہے خصوصاً تیسری قسم جسکا نام سرو ارمنی ہے اعضائے نفض پیٹ کے کیڑے اور کدو دانہ کو نکال دیتی ہے اور ادرار دونونکو قتل کرتی ہے اور حیض و بول کا ادرار کرتی ہے اور اس فعل مین افسنتین سے زیادہ قوی ہے حمیات لرزہ مین جو سردی معلوم ہوتی ہے اسکو نفع کرتی ہے سموم بچھو اور رتیلا وغیرہ کو مفید ہے

شنجار بشین معجمہ مفتوحہ و سکون نون و فتح جیم اسکو ابو خلسا بھی کہتے ہین ماہیت یہ وہی خس الحمار ہے جسکی پتی مثل کاہو کی پتی کے ہوتی ہے جسمین بالعموم تیز اور چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہین رنگ اسکا سیاہی مائل اور گرمیون مین اسکی جڑ کا رنگ مثل خون کے سرخ ہوجاتا ہے اور اسقدر سرخ ہوتا ہے کہ اسکے چھونے سے ہاتھ سرخ ہوجاتے ہین اختیار سب سے ضعیف وہ ہے کہ اجزا مین پتلی اسکی ہو طبیعت پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے خواص جس قسم کا نام ابو خلسا ہے وہ قابض ہے کہ اسمین تلخی ہے اور جسکا نام ملوسی ہے اسمین قبض شدید ہے کہ زبان کو زیادہ گرفت کرتی ہے- اور جسکا نام اقولوس ہے اسکا قبض دونون سے بڑھا ہوا ہے اور تیزی بھی زیادہ ہے اور جس قسم کا کچھ نام نہیں وہ بھی اقولوس کے قریب ہے اور جملہ اقسام میں اسکی قبض اور تجفیف ہے جب کسی روغن میں اسکو ملاکر بدن پر مالش کرین پسینہ لاتی ہے زینت بہق اور یرقان کو اسکا طلا کرنا نفع کرتا ہے اور ورام خنازیر پر چربی ملاکر اسکا ضماد کیا جاتا ہے اور جلد کے تقشر پر طلا کیجاتی ہے- آرد جو ملاکر حمرہ پر لگائی جاتی ہے خصوصاً وہ قسم جسکا قابوس نام ہے جراح و قروح اندمال قروح کرتی ہے جب روئی مین داخل کرکے اسکا استعمال کرین اعضائے سر کان کے درد کیواسطے نہایت مفید ہے اعضائے غذا پلانے سے یرقان کو نفع کرتی ہے خصوصاً وہ قسم جسکو ابو خلسا کہتے ہین- اور یہ قسم طحال کے درد کو بھی بہت فائدہ کرتی ہے پوست اسکا معدہ کی دباغت کرتا ہے یعنے جرم کو مضبوط کرتا ہے اعضائے نفض جب ڈیڑھ مثقال اسکو ہمراہ قردمانا یا زوفا یابس کے پلائین چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو نکال دیتی ہے خصوصاً وہ قسم جسکا کچھ نام نہین- اور جس قسم کا نام ابو قلسا ہے وہ درد گردہ کو نافع ہے سموم جس قسم کا نام اقولوس ہے سانپ کے کاٹے کو بہت فائدہ کرتا ہے اگر اسکا ضماد کیا جائے یا پلائی جائے- اور جس قسم کا نام کچھ نہین ہے وہ بھی اس اثر مین اسی کے قریب ہے-

شل بفتح شین و تشدید لام ماہیت یہ ایک دوا ہندی ہے زنجبیل کے مشابہ ہوتی ہے طبیعت دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے خواص تلخ ہے قابض ہے تیز ہے ریاح شکن ہے- شہد کی اسمین قوت ہے تحلیل اسکی عجیب ہے اور لطیف بھی ہے آلات مفاصل بچھے کو مفید ہے اور فسخ کے جملہ اقسام کو-

شوکران بفتح شین و سکون واو و فتح کاف و راے مہملہ و الف و نون ماہیت دیسقوریدوس کہتا ہے کہ ساق اسکی شبت کی مثل ساق رازیانہ ہوتی ہے اور پتا اسکا کھیرے کی پتی کے مشابہ ہے اور پھول اسکا سپید و تخم اسکا مثل انیسون کے اور روفس نے کہا ہے کہ پتی اسکی مثل سیبروج کی پتی کے ہوتی ہے اور زرد ہوتی ہے جسکی زردی زیادہ ہوتی ہے جڑ اسکی پتلی ہوتی ہے پھول اسمین سنبل کا سا ہے بیج اسکا بہ رنگ جوائن کے ہوتا ہے مگر کچھ اسمین مزہ اور بو نہین ہوتی اور بیج مین لعاب بھی ہوتا ہے- مسیح کہتا ہے کہ بیش کی ایک قسم ہے اور اچھی بات بعض کہی مین کہتا ہون کہ ایک لفظ یونانی زبان قوزمیون کا وارد ہوا ہے اسکا ترجمہ شوکران سے کیا گیا ہے اور کبھی اسی کا ترجمہ بیش سے بھی کیا گیا ہے اور جو اغراض بیش کے ہین وہ اسی قوزمیون کی طرف منسوب کیے گئے لہذا طبیبون کو شوکران کے بیچ بعض اختلاف رائے ہے طبیعت سرد خشک تیسرے درجہ مین اور چوتھے درجہ تک خواص نزف الدم کو روکتی ہے خون کا انجماد کرتی ہے مخدر ہے زینت جب کسی مقام سے بال اکھاڑ کر اسکو طلا کرین سرد بلی دسکی دوبارہ اوس مقام پر

بال وگنے کو منع کریگی۔ باکرہ عورتون کے پستان پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے تو اونکے بڑے ہونیکو منع کرتی ہے اور اورام و بثور عصارہ اسکا نطول اور غرغرہ مین سکون پیدا کرتا ہے **آلات مفاصل** نقرس گرم پر اسکو طلا کرتے ہین **اعضاے سر** کان کے رطوبات کی اچھی دوا ہے **اعضاے چشم** عصارہ اسکا آنکھ کے درد مین استعمال کیا جاتا ہے **اعضاے صدر** پستان پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے تو پس بڑی ہونے نہین پاتی اور دودھ کے بہت بے اندازہ ہونیکو بھی و نیز خود بخود پستان سے دودھ بہنے کو بھی منع کرتی ہے **اعضاے نفض** حیض کو بند کرتی ہے اور رحم کے درد کو نفع کرتی ہے اور خصیہ پر اسکا ضماد کرتے ہین تو بڑھنے نہین پاتا **اعضاے منی** پر اسکی مالش کرنیسے احتلام رک جاتا ہے **سموم** یہ زہر قاتل ہے اسکا علاج شراب خالص سے کیا جاتا ہے۔

**شقاقل** بفتح شین بعد وقاف اول و ف کو فتحہ اور دوسرے کو ضمہ ہے اسکو ہندی مین ... اور کہتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم مائل برطوبت ہے **خواص** اسمین تلیین ہے اور شقاقل مربا کی قوت مثل گاجر کے ہے **اعضاے نفض** شہوت باہ کو برانگیختہ کرتی ہے **ابدال** بدل اوسکا بوزیدان ہے۔

**شجرۂ مریم** یہ وہی بخور مریم ہے اور اسکا بیان ہو چکا ہے اسکی تین قسمین ہین ایک قسم مین تو پھل نہین لگتا اور دو قسم مین پھل آتا ہے **اعضاے سر** زکام بارد کو نفع کرتی ہے **اعضاے چشم** آنکھ مین پانی اوترنے کو فائدہ کرتا ہے

**شہانج** اور شاہ بانج بھی اسکو کہتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** محلل ہے زیادہ ملطف ہے اگر لڑکونکے سرہانے تکیہ کے نیچے رکھی جاوے منہ سے اونکے رال بہنے کو منع کرتی ہے **آلات مفاصل** فالج کو طلا کرنیسے بطور سعوط کے اور پلانیسے ہمراہ شراب کے نفع کرتی ہے **اعضاے سر** جب اسکے پانی کا سعوط کیا جاوے دماغ کو پاک کرتی ہے۔ اور لقوے اور مرگی کو بھی شراب ملا کر پلانے سے مفید ہے **اعضاے غذا** رطوبات معدہ کو نفع کرتی ہے اور لڑکونکے منہ کے لعاب آنیکو مفید ہے جب انکے سرون کے نیچے رکھی جاوے جیسا اوروں نے گمان کیا ہے **اعضاے نفض** بانجھ رحم کیواسطے مفید ہے۔

**شب** دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اسکی بہت سی قسمین ہین اور علاج طبی مین اون اقسام سے فقط تین قسمین بکار آمد ہین۔ ایک متشقق دوسری رطب تیسری مدحرج متشقق وہی شب یمانی ہے وہ سپید مائل بزردی ہوتی ہے فالنفس ہے او سمین ترشی ہے گویا کہ وہ شگوفہ شب ہے یا ایک صنف حجری بھی سکی ہوتی ہے جسمین بروقت چکھنے کے قبض پیدا ہوکر ٹنگی زبان نہین تی وہ از قبیل شب نہین ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** اسمین سیلان مادہ اور تجفیف کی قوت ہے اور خونکی ہر ایک روانگی کو اور سیلان فضول کے جمیع اقسام کو منع کرتی ہے اور فضول کے انصباب کو بھی روکتی ہے اور قبض اسکا بادآورد کے قبض سے بہت زیادہ ہے خصوصاً اسکے چھلکے مین اور اسکی بیخ مین اور اسی سبب سے یہ دونون بادآورد سے ہر ایک فعل مین قوی زیادہ ہین **زینت** آتشک کے ... بغاپر لگائی جاتی ہے اور عرق کے قتل کرنے کیواسطے اور بغل کی بو کے دور کرنیکے واسطے **جراح و قروح** دردی شراب کے ہموزن شب کو نے نمک ... ون قروح کیواسطے استعمال کرتے ہین جنکا اندمال دشوار ہو اور ... زن شب کے ملا کر اکال اور آگ کے جلے ہوے مقام پر لگاتے ہین

**شکاعی** بضم شین آخر مین الف مقصورہ ہے **افعال و خواص** قبض اسکا بادآورد کے قبض سے زیادہ ہے خصوصاً اسکے چھلکے اور جڑ کا قبض اور اسیطرح یہ دونون فعل مین بادآورد سے قوی ہین۔ **اعضاے سر** جوشاندہ سے اسکے اگر کلی کیجاے دانتون کے درد کو فائدہ کرتا ہے شکاعی اور اسکی جڑ اور اسکا پھل کوے کے ورم کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** جوشاندہ اسکی جڑ کا نزف الدم کو نفع کرتا ہے اور شکاعی بطور حمول کے اور بطور آبزن کے بھی مفید ہے واسطے ورم مقعد کے جب استعمال کیا جاے **حمیات** پرانی تپون کو خصوصاً لڑکون کی تپون کو فائدہ کرتا ہے۔

**شونیز** بضم شین و سکون واو و کسرہ نون و سکون یا آخر مین زا ہے عجمی ہندی مین کلونجی کہتے ہین **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** تیز ہے اور بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا کرتی ہے ریاح اور نفخ کی تحلیل کرتی ہے تنقیہ اسکا ان چیزون مین پورا ہوتا ہے **زینت** جو مسے منکوس ہون یعنی اوٹ گئے ہون اون کو اور خیلان یعنی تلون کو دور کر دیتی ہے اور بہق اور برص کو جاتا کر **اورام و بثور** سرکہ ملا کر بثور لبنیہ پر لگائی جاتی ہے اور اورام بلغمی اور سخت ورام کی تحلیل کرتی ہے **قروح** سرکہ ملا کر قروح بلغمی پر اور تر کھجلی پر جسمین تر چیز نکلتی ہون لگائی جاتی ہے **اعضاے سر** زکام کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً اگر کلونجی کو بھون کر باریک کتان کی پوٹلی مین باندھ کر سونگھیں جس شخص کے سر مین درد سردی سے ہو جسطرف درد ہو اسیطرف لگائی جاتی ہے جب اسکو سرکہ مین ایک شب بھگو کر صبح کو پیس کر ایسے بیمار کے پاس لائین جو پرانے اقسام درد مین گرفتار ہو یا لقوے مین اور اس کلونجی کو ناک مین ٹپکانے فائدہ کریگی

کلونجی اور ان دواؤن مین داخل ہو جو ناک کی ہڈی مصفاۃ کے سدون کی پوری تفتیح کرتی ہو۔ اور جو شاندہ اسکا سرکہ مین ملاکر دانتون کے درد کو نفع کرتا ہو اسکو جوش دیکے کلی کرنا بھی یہی فایدہ کرتا ہو خصوصًا صنوبر کی لکڑی ملاکر جب جوش دیا جاے **اعضاے چشم** اگر کلونجی کو پیسکر روغن ایرسا ملاکر سعوط کیا جاے ابتداء نزول الماء کو فائدہ کرتی ہو **اعضاے نفس** نطرون کے ہمراہ انتصاب نفس کو منع کرتی ہے **اعضاے نفض** چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو قتل کرتی ہو اگرچہ ناف پر طلا استعمال کیجاے اور اگر چند روز تک ضمین مستعمل ہے ادرار حیض کرتی ہے اور شہد اور گرم پانی ملاکر شانہ اور گردہ کی پتھری کیواسطے پلائی جاتی ہے **حمیات** بلغمی ور سوداوی تپون کو دور کرتی ہو۔ **سموم** دھوان اسکا ہوام کو بھگادیتا ہو اور ایک قوم نے گمان کیا ہو کہ زیادہ کھانا اسکا قاتل ہے جب ایک مثقال اسکی پلائی جاے رتیلا کے کاٹنے کو نفع کرتی ہو مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہو کہ ہچکی کا مرض کلونجی کے استعمال سے زائل ہوجاتا ہو جب اسکو مکھن کے ساتھ کیا جاے خاص شہر لکھنؤ مین بعض ایسے بیمار کو جو تپ شدید کے بعد فواق بیسی مین مبتلا ہوا تھا اور اطبا موجودین نے اوسکو جواب دیدیا تھا ہچکی بھی اسقدر تلخ اور متواتر تھی کہ سانس لینی دسکو دشوار تھی اوسکا علاج مینے کلونجی اور مسکہ سے کیا اور اتنا مؤثر پایا کہ حلق سے اوترنیکے بعد پھر ہچکی نہین آئی اور مریض کو فورًا شفا ہوگئی اس مریض کا نام داروغہ احمد علی ساکن پھی گنج تھا اور اس معالجہ کو اوسکے جاننے پہچاننے والے سب جانتے ہین۔

**شبت** بکسر شین وفتح باے موحدہ آخر مین تاے فوقانیہ ہو ہندی مین سویہ کہتے ہین **طبیعت** گرمی اسکی دوسرے اور تیسرے درجہ کے درمیان ہو اور خشکی اوسکی اول دوم کے بیچ مین ہو اور جلانیکے بعد دوسرے درجہ مین گرم خشک ہوجاتی ہو **خواص** اخلاط باردہ کا منضج ہو اور سردی سے جو درد ہو اوسکو سکون پیدا کرتی ہو۔ ریاح کو منتشر کردیتا ہو۔ اسیطرح روغن اسکا اسمین تحلیل کی پوری قوت ہو۔ اور مزاج اسکا قریب روغن داے منضج کے ہو جو تفتیح بھی کرتی ہو۔ مگر اسمین گرمی زیادہ ہو۔ اور ہرا سویہ نفخ بشدت کرتا ہو۔ اور خشک سویہ مین تحلیل کی قوت زیادہ ہو **اورام** مین نفخ پیدا کرتا ہو **قروح** سویہ کی راکھ ڈھیلے اور نرم قروح کو فائدہ کرتی ہو **آلات مفاصل** روغن اسکا پٹھے کے درد کو اور جس عضو کا مزاج مناسب پٹھے کے ہو اوسکو فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** نیند پیدا کرتا ہو۔ خصوصًا روغن اسکا۔ اور عصارہ اسکی پتی کا کان کے درد سوداوی کو فائدہ کرتا ہو۔ اور کان کے رطوبت کی خشکی کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے چشم** ہمیشہ کھانا سویہ کا ضعف بصارت پیدا کرتا ہو **اعضاے نفس** سویہ کا ساگ اور سویہ کا بیج دودھ کو زیادہ کرتا ہو خصوصًا ایسے حریرہ بیج کے ہمراہ جسمین دودھ زیادہ مقدار کا شریک ہو **اعضاے غذا** جو ہچکی کہ امتلا کیوجہ سے آتی ہو جو طعام کے معدہ کے اوپر اوپر ٹھہرے رہنے سے عارض ہوتی ہو اوس ہچکی کو فائدہ کرتا ہو۔ جالینوس کہتا ہو کہ سویہ معدہ کو مضر ہو۔ اور بیج مین اسکے قولنج کی قوت ہو **اعضاے نفض** مروڑے کو فائدہ کرتا ہے اور منی کی تقطیع کرتا ہو جب اسکا حقنہ دیا جاے یا اسکے بیج کو جوش دیکر آبزن کیا جاے نیز اسکا اوس بواسیر کو جسکے مسے اونچے نیچے ہوگئے ہون کاٹ کر گرا دیتا ہو۔ خاکستر اسکی مقعد اور ذکر کے قروح کیواسطے جید ہے۔

**شمع** موم کو کہتے ہین اور موم کے بیان مین ہم اسکو لکھ چکے ہین **اعضاے نفض** باہ کو زیادہ کرتا ہو اور ادرار کرتا ہو۔

**شبرم** بضم شین وسکون باے موحدہ وضم راے مہملہ اور اول در سوم کو کسرہ بھی پڑھا گیا ہو **ماہیت** یہ نبات باغون مین اوگتی ہو اسکی نے خواہ لکڑی پتلی پتلی وگچھے دار ہوتی ہین۔ اور پتی اسکی مثل ترخون کی پتی کے ہوتی ہین جسقدر مین اندازہ کرسکتا ہون۔ اور نرم ہوتی ہین **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہو جو سبک ہو مائل بسرخی جیسے لپٹی ہوئی جھلی۔ لحا نینے رشیے اسکے باریک ہون۔ اور جو قسم ایسی ہو کہ اسمین قصبہ یعنی دوہری ہڈی ہو اور ریشے اسکے سبک ہون اور گندہ ہو سرخی اسکی کم ہو اور جو قسم کہ سخت ہو اور اسمین ڈورے ڈورے سے پڑے ہون خراب ہوتی ہو۔ اور فارس سے جو قسم آتی ہو وہ بھی خراب اسکا استعمال جائز نہین۔ اور کوئی جز اسکا قابل استعمال کے نہین **طبیعت** حنین کہتا ہو کہ اول دوم مین گرم ہو اور آخر سوم مین خشک ہے لیکن دودھ اسکا دونون کیفیت حرارت اور برودت مین پورا ہو بلکہ چوتھے درجہ مین **افعال و خواص** اسمین قبض اور حدت ہو اور منہ کی رگون کو شگافتہ کرنیکی قوت ہے اور یہ ایک ضرر ایسا ہو جسکی وجہ سے اسکا استعمال ترک ہوگیا ہے اور اگر اوسکی اصلاح بھی کردیجاے۔ جب بھی حسب استفراغ نہین ہوتا چنانچہ اپنے مقام پر اسکا بیان کیا گیا ہو۔ اور خلاصہ یہ ہو کہ یہ مضر ہے خصوصًا گرم مزاج والونکو **اعضاے سر** دودھ اسکا دانت کے اوکھاڑنے پر اعانت کرتا ہو **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو مضر ہے استسقا کے علاج مین پلایا جاتا ہے مگر واجب ہے کہ پہلے

تین دن آبہارے کاسنی سبز اور رازیانہ اور رکھو میں اسکو بھگو دین بعد اوسکے خشک کرکے تھوڑا سا نمک ہندی اور تربد اور ہلیلہ زرد ملا کر قرص بنالین اسکا نفع قوی ہوجائیگا اعضاے نفض سودا اور بلغم اور رطوبت مائی کا مسہل ہے اور قدیم زمانے میں مسہلات میں اسکا استعمال کیا جاتا تھا جب اسکا ضرر بہ نسبت باہ اور منی کے دیکھا گیا اور مقعد کے رگ کو شگافتہ کرنیکا ضرر بھی پایا گیا پس اسکا استعمال متروک ہوگیا اصلاح کرنیکے بعد اسکا نفع نکرنا اس سبب سے ہے کہ اسکو مسلم بے کوٹے ہوئے شیر تازہ میں شبانہ روز بھگوتے ہین اور چند مرتبہ یہی ترکیب کیجاتی ہے اور یہ ترکیب ایسی ہے کہ اوسکی قوت کو ضعیف کردیتی ہے اور قلع مادہ اور اخلاط خراب کی جو اسمین قوت ہے اوسکو باطل کردیتی ہے۔ لہذا اوسکا استعمال بے سود ہوجاتا ہے جو شخص اسکے استعمال میں مضطر اور بیچارہ ہوجاے اوسکو چاہیے کہ انیسون اور رازیانہ اور زیرہ اسمین ملالے۔ مقدار شربت اسکی ایک دانگ سے برابر چھ ستی کے ہوتا ہے چار دانگ یعنے تین ماشہ تک اور یہ سب حال اسکی لکڑی کا بیان ہوا لیکن دودھ اسکا اس میں کسی طرح کی خوبی نہین ہے اور نہ مین اسکا پلانا تجویز کرتا ہون۔ جب اسکی لکڑی کی استعمال سے دست زیادہ آئین ٹھنڈے پانی مین بیٹھنے سے دست بند ہوجائینگے اگر قولنج کیواسطے اسکو پلائین چاہیے کہ انیسون اور مقل اور سکبینج تھوڑی سی ملکی بھیڑے کی جسکی صفت قولنج کے بیان مین کی گئی ہے ملالین تمیمات جو کہ اسکے استعمال سے پیدا ہوتی تھین لہذا ترک کردیا گیا۔ سموم دو درہم یعنے سات ماشہ اسکی مقدار سم قاتل ہے

**شبلجم** یہ وہی لغت ہے جسکا بیان اوپر ہوچکا ہے۔

**شادنج** یہ ایک پتھر معروف ہے۔ کبھی تو معدان مین پایا جاتا اور کبھی مقناطیس کے جلانے مین ایسا عمدہ طریقہ ہوتا ہے کہ شادنج نکل آتا ہے یعنے شادنج کے افعال اوسکے ظاہر ہونے ہین **اختیار** اچھی وہی قسم ہے جو بہت جلد ریزہ ریزہ ہوجاے ڈلی اوسکی ہموار ہو اور سخت اوسمین جز دیگر وغیرہ کی آمیزش نہو اور اس مین رگین سی نمودار ہون **طبیعت** بے دھویا ہوا شادنج پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور دھویا ہوا دوسرے درجہ تک سرد ہے جسقدر اسکے دھونے مین کوشش کیجاے **افعال و خواص** اسمین قبض شدید ہے اور جسوقت پانی مین گھولا جاتا تا اینکہ محلول ہوجاے اوسوقت ظہور اس قوت کا بخوبی ہوتا ہے کہ جرکٹ نہین ہوتا اور قوت اسکی مانع فضول وغیرہ کی ہے۔ جسقدر اسمین گرمی پیدا کرنیکی بھی قوت ہے تلطیف بھی کرتی ہے اور تجفیف پوری کرتی ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ اسمین قوت مارقشیشا کی ہے۔ مگر یبوست اسکی بڑھی ہوئی ہے اور حرارت اسمین کم ہے بدون تلطیف اور جلا کے قروح میسکہ مثل فرد ہے گوشت زائد پر چھڑکی جاتی ہے اوسکو گلا دیتی ہے **اعضاے چشم** آنکھ کے قروح کا جلا کردیتی ہے اور اونکا اندمال کرتی ہے جب ہمراہ سپیدی بیضہ کے استعمال کیجاوے اور تنہا شادنج اگر لگائی جاے پلکونکی خشونت کو نفع کرتی ہے پھر اگر آنکھوں میں ورم گرم ہون پہلے پانی کے ہمراہ استعمال کیجاے گی۔ تیلی تیلی بعد اوسکے رفتہ رفتہ گاڑھی کرکے لگائی جاے گی یا خشک مثل فرد کے بیسکر گوز اندیہ چھڑکی جائیگی شادنج قروح چشم کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** شراب کے ہمراہ عسر بول کیواسطے مفید ہے اور عورت کا حیض ہمیشہ جاری رہتا ہو اسکو بھی اسیطرح فائدہ کرتی ہے اور شادنج منی کے بے اندازہ نکلنے کو بھی بند کردیتی ہے۔

**شعر الغول** غین معجمہ کو پیش ہے اور آخر مین لام ہے **ماہیت** یہ ایک بوٹی ہے جو کہ جڑ اون کے ریشہ سمیت اوکھاڑی جاتی ہے۔ رنگت اسکی سرخی اور سیاہی کے بیچ مین ہے۔ اور رگین اسکی وراوپر کی شاخیں خوب پھیلی ہوتی ہین اور انمین شگاف بھی ہوتے ہین **طبیعت** گرم خشک ہے **اعضاے نفض صدر** پھیپھڑے اور سینہ کو پاک کردیتی ہے۔

**شاہابلک** اسکو شاہانج بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ فیسون کے مشابہ قوت مین ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **اعضاے سر** مرگی کو نفع کرتا ہے اور لعاب کو قطع کردیتا ہے خصوصاً لڑکونکے منہ سے جو نکلتا ہے **ابدال** بدل اوسکا مرگی وغیرہ کے منفعت مین مرزنجوش ہے۔

**شبرحین** یہ قطران کا درخت ہے جسکا بیان لفظ قطران مین ہوچکا ہے اسوقت اسکے وہ افعال خواص ہم بیان کرتے ہین جو درخت سے متعلق ہین۔ یہ درخت صنوبر کی قسم سے ہے اور پھل اسکا مثل سرو کے پھل کے ہوتا ہے مگر اوس سے چھوٹا ہوتا ہے اور اوسمین کانٹے ہوتے ہین اور یہ درخت لانبا بھی ہوتا ہے اور چھوٹا بھی ہوتا ہے **خواص** اس درخت کے چھلکے مین قبض کی قوت ہے **اعضاے سر** جو شخص اسکے پھل کا زیادہ استعمال کرے درد سر مین گرفتار ہوگا بسبب گرمی پیدا کرنیکے اور بسبب شدت معدہ کے اوسمین لذع پیدا کرتا ہے۔ جب سر کہ مین جوش دیکر اسکی پتی کلی کرائی جاے

دانتون کے درد مین سکون پیدا کرتا ہو **اعضاے صدر** پھل سکا کھانسی کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے غذا** پھل سکا معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور سمین لذع پیدا کرتا ہو لیکن جگر کو مفید ہو **اعضاے نفض** پھل اس کا تقطیر البول کو مفید ہو۔ اور اگر فلفل کے ہمراہ پیا جاے اور ادرار بول کریگا اور اگر اسکے چھلکے کی دھونی دیجاتی ہو جنین کا اخراج کریگی۔ اور مشیمہ کو نکال دیتی ہو اور اگر پلائی جاے روانی شکم بند کریگی۔ اور کبھی پیشاب بھی بند کرتا ہو **سموم** پھل سکا ہمراہ آب شراب کے ارنب بحری کے سمیت دور کرنیکے واسطے پلایا جاتا ہو۔ اور اگر اونٹ کی چربی ملا کر بدن پر ملا جاے ہوام قریب بدن کے نہ آئینگے

**شعیر** بفتح شین معجمہ آخر مین راے مہملہ ہو جسکو ہندی مین جو کہتے ہین۔ یہ مشہور چیز ہو اور سلت بھوسی نکالے ہوے جو کو کہتے ہین یا وہ جو کہ جسمین قدرتی طاقت سے بھوسی نہین ہوتی ہو۔ اوسکا فعل قریب فعل شعیر کے ہو۔ **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد خشک ہے **افعال و خواص** اسمین جلا کی قوت ہو اور غذائیت اسکی گیہون کی غذائیت سے کم ہو۔ اور آب جو کی قوت جو کے ستو سے زیادہ ہو۔ اور دونون حدت اخلاط کو توڑتی ہین۔ پانی اوس جو کا جسکا سلت نام ہو رطوبت زیادہ رکھتا ہو۔ اور ہر قسم کا آب جو نفخ پیدا کرتا ہو **زینت** کلف پر بطور طلا کے لگایا جاتا ہو۔ گرم کرکے۔ **اورام و ثبور** زفت ورا تینج ملا کر جو کا لیٹا گاڑھا پکا کر اورام سخت پر ضماد کیا جاتا ہے اور کشک جو تنہا مثل مہیری کے اورام گرم پر لگائی جاتی ہو **قروح** اگر پرانے سرکہ مین اسکو پکا کر اوس کھجلی پر لگائین جسمین قرحے پڑگئے ہون زائل کرتا ہو **آلات مفاصل** بہی کے ہمراہ سرکہ مین پیسکر نقرس پر ضماد کیا جاتا ہو اور جو مواد بہ کر مفاصل مین آتے ہون اونکی آمد کو روکتا ہو **اعضاے نفض و صدر** سینے کے امراض کو مفید ہو۔ اور جب تخم رازیانہ کے ساتھ پیا جاے دودھ کو زیادہ کرتا ہو آرد جو اور اکلیل الملک اور پوست خشخاش ملا کر پہلو کے درد پر لگایا جاتا ہو **اعضاے غذا** آب جو معدہ کیواسطے خراب چیز ہو **اعضاے نفض** ستو جو کا روانی شکم کو روکتا ہو۔ اور اسی طرح جوشاندہ جو کے ستو کا اور کشک جو ادرار بول کرتا ہو۔ اور کشک گندم کا پانی ادرار شدید کرتا ہو۔ **حمیات** آب جو تبرید و ترطیب حمیات کی کرتا ہو۔ گرم تپون کا فائدہ اوسوقت ہو جب نضج ہونیکے خلاف ہو کیونکہ جو اور سرد تپون مین کرفس ورازیانہ ملا کر جو کا پانی ترطیب کرتا ہو ایضاً جو کو انجیر ملا کر اگر جوش دین اور اقراصون کے ہمراہ تپ ہاے بلغمی مین پلایا جاتا ہے

**شحم** بفتح شین معجمہ و سکون حاے حطی ہندی مین چربی کہتے ہین۔ نر جانور کی چربی مین گرمی اور خشکی زیادہ ہو اور بدھیا کیا ہوا نر اوسکی چربی کی گرمی اور خشکی بعد نر جانور کے ہو۔ اور مسن جانور کی چربی سب سے زیادہ ہوتی ہو **خواص** بط کی چربی لطیف زیادہ ہوتی ہو۔ اور مرغیون کی چربی سے زیادہ ہوتی ہے اور مرغ کی چربی درمیانی ہو۔ بارہ سنگے کی چربی مین گرمی زیادہ ہوگی اسکے کی چربی شیر اور گوسفند کی چربی کے بیچ مین ہو اور ریچھ کی چربی کے بیچ مین ہے ریچھ کی چربی بھی لطیف ہو اور ان جمیع اقسام مین نر کی چربی قوی زیادہ ہے اور مسن جانور کی چربی ان مین سے زیادہ سبک ہو۔ بکری کی چربی یا بھیڑ کی چربی مین قبض زیادہ ہو۔ نر بکری کی چربی مین تحلیل زیادہ ہو **زینت** ریچھ کی چربی اور مرغابی کی چربی بالخورہ کو مفید ہو۔ گدھے کی چربی جلد کے نشانات پر لگائی جاتی ہو۔ مرغابی کی چربی چہرہ اور ہونٹھ کے پھٹنے کو نفع کرتی ہو **اورام و ثبور** سور کی چربی اورام کو مفید ہو۔ شیر کی چربی اورام سخت کی تحلیل کرتی ہو **قروح** سور کی چربی آگ کے جلے ہوے مقام پر فائدہ کرتی ہو **اعضاے سر** مرغابی کی چربی کان کے درد مین سکون پیدا کرتی ہو۔ لومڑی کی چربی اوس درد کو بہت مفید ہو۔ مرغی کی چربی زبان کی خشونت کو نفع کرتی ہو **آلات مفاصل** اونٹ کی چربی تشنج کو مفید ہے **اعضاے چشم** مچھلی کی چربی آنکھ مین جو پانی اوتر آیا ہو اوسکو فائدہ کرتی ہو اور بصارت کو تیز کرتی ہو جب شہد کے ساتھ لگائی جاے۔ سانپ کی چربی جو تازہ ہو یا باسی ہو آنکھ کی جھلی اور آنکھ کے پانی کو فائدہ کرتی ہو اور اسواسطے لگائی جاتی ہو کہ جو بال پلک کے اوکھاڑ لیا ہو دوبارہ نہ جمے **اعضاے نفض** گوسفند کی چربی آنتون کی لذع کو فائدہ کرتی ہو اگر اوسکا استعمال کیا جاے اور آنتون کے قروح کو بھی نفع کرتی ہو بھیڑ کی چربی قروح امعا کے علاج مین زیادہ قوی ہے بہ نسبت سور کی چربی کے۔ اور یہ فائدہ بھیڑ کی چربی مین اس سبب سے ہو کہ بہت جلد جم جاتی ہو۔ لیکن سور کی چربی مین تسکین لذع کا فائدہ زیادہ ہو۔ کوہان شتر یعنی اونٹ کے پٹھے پر کا سفید گوشت بواسیر کو نفع کرتا ہو اور جملہ اقسام کی چربیان جیسے مرغ وغیرہ کی چربی رحم کے درد کو مفید ہو۔ اور پرانی چربی ان دردون کو مضر ہو۔ اسیطرح مرغابی کی چربی رحم کو نفع کرتی ہو **سموم** سور کی چربی ہوام کے کاٹنے کو مفید ہو۔ اور ہاتھی اور اونٹ کی چربی جب بدن پر ملی جاے ہوام بھاگ جاتے ہین۔ اور گوسفند کی چربی ذراریح کے پینے کو نفع کرتی ہو

**شعر** بکسر شین وسکون عین آخر مین راے مہملہ ہو ہندی مین ملی کو کہتے ہین **خواص** جلے ہوے بال سخن اور مجفف بقوت ہین **زینت** جلے ہوے بال انتون مین جلا کر دیتے ہین - او رپانی جو بال کا ٹپکانیسے قرع ابیق وغیرہ مین نکلتا ہو اسکے لگانیسے بال جلدی نکل آتے ہین **قروح** جلے ہوے بال بیر کی لو دہ اور ڈھیلے قروح مین تجفیف بقوت پیدا کرتے ہین - **اعضاے سر** جلے ہوے بال انتون مین جلا پیدا کرتے ہین **سموم** آدمی کے بال سرکہ مین ملا کر دیوانے کتے کے کاٹنے کے مقام پر لگائے جاتے ہین

**شقوریزیون** یونانی دوا ہو **طبیعت** قوت اسکی گرم ہو **خواص** عصارہ اسکا اقسام درد کیواسطے پلایا جاتا ہو **زینت** تازہ شقوریزیون شراب ملا کر بہق پر طلا کیجاتی ہو **قروح** پرانے قروح مین چسپیدگی پیدا کرتی ہو او گوشت زائد پر چھڑکی جاتی ہو **آلات مفاصل** سرکہ ملا کر پرانے نقرس پر طلا کیجاتی ہو - اور درد پشت کیواسطے اسکی قیروطی بنائی جاتی ہے **اعضاے نفس** حلوے کے اقسام اور میٹھی چیزین ملاکے اسکا لوق کھانسی کیواسطے تیار کیا جاتا ہو **اعضاے غذا** دو درہم اسکو دو دوالی کے ہمراہ لذع معدہ کیواسطے پلاتے ہین **اعضاے نفض** دو درہم اسکی اور دو مالی کے ہمراہ ذو سنطاریا او رعسر بول کو مفید ہو - جب عورتین اسکو بطور حمول کے استعمال کرین ادرار حیض کرتی ہو -

**شجرۃ البق** اسکو فارسی مین درخت پشہ کہتے ہین **ماہیت** یہی درد آر ہو جسکا بیان حرف دال مین ہو چکا ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد خشک ہے **زینت** کھال ادھڑنے مین جو کھال کے چھلکے چھلکے او ترتے ہون سرکہ ملا کر اسکو طلا کرتے ہین - اور ریشہ اسکے جراحات پر لگائے جاتے ہین پس زخمون کا اندمال کر دیتے ہین -

**شوکہ بیضا** یہ وہی باد آورد ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد خشک ہے **آلات مفاصل** اسکا جوشاندہ نقرس کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے غذا** استرخاے معدہ کو مفید ہے -

**شوکہ یہودیہ** طبیعت اسکی گرم ہو **خواص** لطیف اور محلل ہے **آلات مفاصل** کزاز کو نفع کرتی ہو **اعضاے سر** دانتون کے درد کیواسطے اسکی کلی کیجاتی ہو **اعضاے نفس** نفث الدم کو فائدہ کرتی ہے

**شوکہ مصریہ** - **طبیعت** اسکی سرد ہو پہلے درجہ مین اور خشک دوسرے درجہ

کی ہو **خواص** مجفف ہو نزلہ کی اقسام کی قاطع ہو - **جراح و قروح** جڑ اسکی اور خصوصاً اسکا بیج بشدت اندمال کرتا ہو **اعضاے غذا** ورم معدہ کو نہایت مفید ہے **اعضاے صدر** - ورم حلق کو مفید ہو -

## حرف تای قرشت

اس حرف سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان -

**تمر ہندی** جسکو ہندی مین املی کہتے ہین - **اختیار** عمدہ قسم املی کی یہی ہو جو نئی اور تازہ ہو پانی نہو یعنی ایسی ہو کہ بالکل خشک ہو جائے اور اوسکے اوپر پھپھوند یا اور طرح کی خراب چھلنی نہ آگئی ہو - ترشی اوسکی کھلی ہوئی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد خشک ہے **خواص** مسہل ہو آلو بخارے سے اسمین لطافت زیادہ ہو اور رطوبت بھی اسمین بہ نسبت اوسکے کم ہے **اعضاے غذا** قے کو اور پیاس کو جو تپون مین ہو فائدہ کرتی ہو اور ڈھیلے معدہ کو سمیٹ دیتی ہو یعنی جو معدہ قے کرتے کرتے ڈھیلا ہو گیا ہو **اعضاے نفض** صفراکی مسہل ہے مقدار شربت اسکی جوشاندہ سے قریب نصف رطل کے ہو جو تخمیناً اونس تین کا ہو **احمیات** جن تپون مین دورہ مقرر ہوا ور تپ مین غشی اور کرب عارض ہوتا ہو انکو فائدہ کرتی ہو خصوصاً اگر حاجت طبیعت کے نرم کرنیکی ہو

**توذری** جسکو ہندی مین تودری کہتے ہین **ماہیت** دیسقوریدوس کہتا ہے کہ یہ گھاس ایسی ہے جسکی پتی فراسیون کی پتی سے مشابہ ہو اور جڑ اسکی جو کہ ہوتی ہے آدھے ہاتھ لانبی اسمین بونڈیان جنمین لانبے سیاہ سیاہ بیج بھرے ہوتے ہین اور یہی قسم تودری کے ایذا مین مستعمل ہے صحرائی تودری کے بیج ہوتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہو اور پہلے درجہ مین تر ہو **خواص** اسمین ایک قسم کی سوزش ایسی ہو جیسے رالم مین ہوتی ہو اور اسمین تقریح بھی ہو اور ورم و شبور جو سرطان متقرح نہوا ہو اوسکو پانی اور شہد ملا کر طلا کرنیسے فائدہ کرتی ہو اور تمام اقسام کے ورم سخت پر لگانیسے مفید ہو اور تیج یعنی ہر جری پر بھی ضماد کیجاتی ہو **آلات مفاصل** نقرس کی صلابت پر اسکا ضماد کیا جاتا ہو **اعضاے سر** کانکی جڑ کے ورم پر لگانیسے نفع کرتی ہو **اعضاے چشم** اگر شہد ملا کر آنکھ مین لگائین قروح چشم کو پاک کر دیتی ہو **اعضاے نفس** جب لعوق کی دوا ؤمین داخل کیجائے اخلاط کے نکالنے مین جو تنفس کے ذریعہ سے فائدہ کرتی ہو مگر پہلے اسکو پانی مین بھگو کر جوش دے لین

یا کسی کلھیا مین ڈالکر گندھے ہوے آٹے کے بیچ مین اسکو رکھکر بھون ڈالین اعضاے نفض بواسیر بادی کا نفع کرتی ہو خصوصاً اگر اسکو شراب مین جوش دین

**توب** اسکی ماہیت یہ ہو کہ یہ ایک درخت مشہور ہو اور تونی اسی کی ایک قسم ہو اور تقضم قریش اسکے درخت کا بیج ہو اور زفت صحرائی اسی سے بنائی جاتی ہو **خواص** اسکا بیج جسکو تقضم قریش کہتے ہین اسمین قوت قابضہ اور گرمی پیدا کرنیکی لطیف قوت اسمین ہو۔ اورام تیل اس درخت کی اورام گرم پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہو **جراح و قروح** جب تیل اور اسکے بیج کو مرغابی کی چربی اور مردا سنج اور دقاق کندر ملاکر لگاتین۔ قروح ظاہری کو نفع کریگی اور جب اسکو موم اور روغن آس ملاکر استعمال کرین اون قروح کو نفع کریگی جو نرم بدن مین ہون اور تمام قروح گرم کو اور تازہ قروح کو چھلکا اسکا زخمون کو مفید ہو جب بطور ذرور کے چھڑکا جاے اور اگر اسکی پتی تازہ زخمون پر لگائی جاے انکے فاسد ہونیکو اور بگڑ جانیکو منع کریگی **اعضاے سر** اسکی کلی اور اسکے جوشاندہ کی کلی خصوصاً سرکہ مین جوش دیکر دانتون کے درد کو مفید ہو۔ کبھی اسکی لکڑی کو پھاڑ کر سرکہ مین اسیواسطے جوش دیتے ہین **اعضاے چشم** دخان اسکا سرمہ مین داخل کیا جاتا ہو **اعضاے نفس** تخم اسکا جسکو تقضم قریش کہتے ہین سینہ سے رطوبات وغیرہ کے نکالنے پر معین ہوتا ہو۔ توب کا گوند پرانی کھانسی کو مفید ہو۔ اور وہ بھی ایک قسم زفت کی ہے **اعضاے غذا** ایک مثقال اسکی ماء العسل کے ہمراہ اس جگر کو فائدہ کرتی ہو جسمین کوئی آفت پہونچی ہو **اعضاے نفض** اگر پیا جاے قبض طبیعت پیدا کرتا ہو اور پیشاب کو روکتا ہو

**ترنجبین** یہ شبنم ہو اکثر خراسان اور ماوراء النہر مین گرتی ہو۔ اور ہمارے ملک مین اکثر یہ شبنم اس درخت پر گرتی ہو جو کانٹے سے بھرا ہوا درخت ہوتا ہو جسکو حاج کہتے ہین۔ اور خارشتر بھی اسیکا نام ہے **اختیار** بہتر وہی ہو جو تازہ اور سفید ہو **طبیعت** معتدل مائل بحرارت ہو **افعال و خواص** ملین ہو جلا بخوبی کرتی ہو **اعضاے نفس و صدر** کھانسی کو نفع کرتی ہو اور سینہ کو نرم کرتی ہو **اعضاے غذا** پیاس مین سکون پیدا کرتی ہو **اعضاے نفض** اسہال صفرا پر نرمی کرتی ہو۔ اور یہ اسہال اسکا بنظر ایک خاصیت کے ہے جو اسمین ہو۔ مقدار شربت اسکی دس مثقال سے بیس مثقال یعنے پونے چار تولہ سے ساڑھے سات تولہ تک ہو۔

**توتیا** اصل توتیا کی یہ ہو کہ جسوقت تانبے کو اون پتھرون سے صاف کرتے ہین اور اوس آہک سے جدا کرتے ہین جو معدن مین تانبے سے ملا ہوتا ہو اوس وقت جو دھوان اوٹھتا ہو اوسی دخان کا نام توتیا ہو۔ اور کبھی اسی دخان کیساتھ اقلیمیا بھی صعود کرتی ہو۔ پس اوس سے تصعید کیا ہوا توتیا بہت عمدہ ہوتا ہو اور رسوب یعنی جو چیز اسکے اوڑانے مین نیچے بیٹھتی ہو۔ اقلیمیا نام ہو اور سقوردیون بھی اسکو کہتے ہین۔ توتیا سپید بھی ہوتی ہو اور زرد دھبلی و سبز بھی و زرد مائل بسرخی بھی ہوتی ہو اور توتیای ہندی غسالہ توتیا کا ہو۔ یعنی توتیا کو دھونے مین جو پانی گرتا ہو اوسکے نیچے جو دُرد جمع ہوتا ہو وہی توتیای ہندی ہے اور یہی سقوردیون بھی ہو۔ سقوردیون اور توتیا مین فرق یہ ہو کہ توتیا جسوقت آگ پر رکھی جاے اوڑتی ہو۔ اور سقوردیون نیچے اون برتنون کے بیٹھتی ہو جسمین تانبے کو پگھلاتے ہین۔ اس سقوردیون کی نسبت تانبے سے وہی ہو جو اقلیمیا کو تانبے سے ہو۔ اور اگر اسمین سے کوئی چیز اوڑتی ہو وہی توتیا ہوتی ہو **اختیار** بہتر وہی توتیا ہو جو سپید ہو اور اوڑتی ہو اوسکے بعد جو سبز اور زرد ہو اوسکے بعد جسکا رنگ پستئی کرمانی ہو۔ اور جملہ اقسام مین جو زیادہ تر و تازہ ہو وہی سب سے بہتر ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہو **خواص** مجفف بدون لذع کے ہو اور دھلی ہوئی توتیا تمام مجففات ادویہ سے بہتر ہو **زینت** گندہ بغلی کو دور کردیتی ہو **قروح** توتیای مغسول قروح کو نفع کرتی ہو یہانتک کہ قروح سرطانیہ کو بھی فائدہ کرتی ہو **اعضاے چشم** آنکھ کے درد کو نفع کرتی ہو اور جو فضول خبیث کہ آنکھ مین مختقن ہوگئے ہون اور آنکھ کی رگون مین ہوکر طبقات مین پہونچ رہے ہون اونکو منع کرتی ہو خصوصاً توتیای مغسول **اعضاے نفض** قروح مقعد اور مذاکیر اور اونکے اورام کو نفع کرتی ہو

**تنکار** بفتح تا آخر مین راے مہملہ ہو ہندی مین سہاگہ کہتے ہین **ماہیت** معدنی بھی ہوتا ہو اور مصنوعی بھی۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ لحام الذہب یہی ہے **اعضاے سر** دانت کے درد کو اور دانت کے سڑ جانیکو فائدہ کرتا ہو اور یہ فائدہ بنظر خاصیت کے ہو

**تشمیزج** بفتح تای مثناۃ و سکون شین و کسر میم و سکون یا و فتح زای معجمہ آخر مین جیم ہو ہندی مین چاکسو کہتے ہین **طبیعت** گرم خشک ہے **خواص** قابض بقوت ہے

**ترمس** بضم تا و سکون را و میم مضمومہ و کسر میم آخر مین سین مہملہ ہو اسکو باقلاے مصری بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ دانے جوڑے جیسے ہوتے ہین مزے مین تلخ اور بیچ مین دانے کے گڑھا سا پڑا ہوا یہی باقلای مصری ہے **اختیار** جنگلی چاکسو تمام افعال

میں قوی ہوتا ہے مگر اوسکا دانہ چھوٹا ہوتا ہے طبیعت پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے خواص جس ترمس میں تلخی ہو جلا کرتا ہے اور تحلیل بدون لذع کے کرتا ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ جس ترمس سے تلخی نکالی گئی ہو وہ غلیظ ہو جاتا ہے اور کچھ دور نہیں ہے کہ مغری ہو اور جلا اوسمیں باقی نرہے خلاصہ یہ ہے کہ وہ ردی ہے اور دیر میں ہضم ہوتا ہے اور رگوں میں خامی پیدا کرتا ہے جب بخوبی ہضم نہو اور خوشبو ترمس کثیر الغذا ہے بشرطیکہ خوب پکایا گیا ہو پھر اسوقت ہضم ہو جاتا ہے اور اوسکی خلط خراب نہیں بنتی۔ اسمیں یبوست اور لزوجت پیدا کرنیکی قوت ہے اور قوت جب جبکہ اوسے بھگو کر اتنی دیر بھگو رکھیں کہ اوسکی تلخی جاتی رہے بعد اوسکے مثل مٹر کے ہیں۔ الحاصل خلاصہ یہ ہو کہ ترمس کا دوا کے طور پر استعمال کرنا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ غذا بنایا جاے زینت بالونکو باریک کر دیتی ہے اور کلف اور بہق اور نشانات کو اور خون کے دھبے کو دور کر دیتی ہے اور دانے جو بدنما ہوں انکو مٹا دیتی ہے چہرے کی جلا کرتی ہے خصوصاً اگر آب باران میں پکائی جاے خوب گل جاے استعمال اسکے جوشاندہ کا بطور نطول کے برص کو فائدہ کرتا ہے اور ورم و بثور چہرے پر جو ہوں انکو اور قروح اور اورام گرم اور خنازیر اور صلابات کو فائدہ کرتا ہے سرکہ اور شہد ملا کر۔ یا جو چیز مناسب ہو اسکے ہمراہ اوسکو ملا کر لگائی جاتی ہے جوشاندہ اسکا جب غرغرا پکایا جاے اوسکے فساد کو منع کریگا جراح و قروح ترکھجلی کو فائدہ کرتا ہے تا انیکہ مازریون سیاہ کی جڑ ملا کر مواشی کی کھجلی کو فائدہ کرتا ہے اور آکلہ اور حصف اور قروح خبیثہ کو بھی نفع کرتا ہے۔ ترمس کا آٹا اور جو ملا کر زخموں کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے۔ اور نار فارسی کو نفع کرتا ہے آلات مفاصل اسکا ضماد عرق النسا پر لگایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے اعضاے سر آٹا سرکہ میں ملا کر سر کے قروح جو تر ہوں انکو فائدہ کرتا ہے اعضاے غذا جگر اور طحال کے سدوں کی تفتیح کرتا ہے خصوصاً جب سرکہ اور شہد میں پکایا جاے اور اگر شہد میں سیماب اور فلفل ملا کر جوش دیا جاے تب زیادہ تفتیح کریگا جس ترمس میں تلخی ہو تلی میں سکون پیدا کرتا ہے اور اشتہا کو کھولتا ہے لیکن جسکی تلخی پکانے وغیرہ کے ذریعہ سے نکال دی گئی ہو اوسکے نفوذ میں کمی ہوتی ہے اعضاے نفض چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو نکال دیتی ہے جوش کرکے پلائی جاے۔ یا ناف پر اسکا لیپ لگایا جاے یا شہد میں پیسکر چٹائی جاے یا سرکہ میں پیسکر پانی ملا کر پلائی جاے۔ عورتوں کے بد مخصوص جو درد ہوتے ہیں اونکو بھی نفع کرتی ہے۔ اور حیض کا ادرار کرتی ہے اور سداب و فلفل ملا کر جنین کا اخراج کرتی ہے پلائی جاے یا حمول کیجاے کبھی اسکا حمول ہوا اور شہد ملا کر بھی اسی غرض سے کیا جاتا ہے چھوٹے کیڑوں کو بھی پلانے سے ہمراہ شہد اور سرکہ کے نکال دیتی ہے لیکن شیرینی میں یہ درد دم کیا ہوا ترمس بنا بر قول بعض اطبا کے نہ دست آور ہے اور نہ قابض ہے۔

**تنین بحری** بکسر تا و نون مشدد و سکون یا و تا ای ردھی کو کہتے ہیں **افعال** جالینوس کہتا ہے کہ اسکا پیٹ چاک کرکے اسکے کاٹے ہوئے مقام پر رکھا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے اسی طرح سے وہ حیوان جسکا اطریفل سے کہ اوسکا پیٹ چاک کرکے جہاں پر تنین بحری نے کاٹا ہو رکھتے ہیں۔

**تمساح** بکسر اول و سکون میم و فتح سین مہملہ و الف آخر میں حاے حطی ہے مگر کچھ لوگ کہتے ہیں **اعضاے چشم** مینگنی اسکی آنکھ کی سپیدی کو فائدہ کرتی ہے۔ **سموم** چربی اسکی اسی کے کاٹے ہوئے مقام پر لگائی جاتی ہے پس درد میں فوراً سکون ہوتا ہے۔

**تانبول**۔ **طبیعت** اسکی سرد درجہ اول کی ہے اور خشک درجہ دوم میں۔ **خواص**۔ قابض ہے مجفف ہے **اعضاے سر** مسوڑھے کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے اسیواسطے اہل ہند ہمیشہ اسکو کھایا کرتے ہیں

**تافیثا**۔ جسکو تافیثا بھی کہتے ہیں۔

**تفاح** بضم تا و فتح فاے مشددہ و الف آخر میں حاے حطی ہے۔ سیب کو کہتے ہیں۔ **اختیار** بہتر سیب کی وہ قسم ہے جو بستانی ہو اور پھیکا سیب بدمزہ خراب ہے۔ اور اوس میں کچھ منفعت نہیں ہے اور نہ اوس سے کوئی فعل ہوتا ہے۔ سواے اوس فعل کے جو اوس ایلقی نظر سے اوس سے خصوصیت رکھتا ہے۔ اسیطرح کچا سیب بھی خراب چیز ہے **طبیعت** پھیکے اور بدمزہ سیب میں برودت اور رطوبت زیادہ ہے اسلیے کہ اوسمیں مائیت ہے اور کسیلا اور کھٹا سیب سرد اور غلیظ ہے اور میٹھے سیب میں مائیت ہے حرارت ہوتا ہے بہ نسبت اور سیب کے اگرچہ غالب اوسپر بھی برودت ہے مگر اوس برودت میں بہ نسبت اقسام مذکورہ کے اختلاف ہوتا ہے اسی طرح سیب کی تی اور درخت کی بھی برودت مختلف ہوتی ہے مگر مجملاً یہی ہے کہ سیب کے اصلی و ذاتی اجزا میں رطوبت فضلیہ باقی ہے

اور شاید جو قسم سیب کی زیادہ میٹھی ہو حرارت مین معتدل ہو یا مائل باعتدال
ہو- افعال و خواص سیب مین فضول کے منع کرنیکی قوت ہو خصوصاً اوس
سیب کی پتی مین اور خود سیب مین نفع ہو- خصوصاً جو شیرین نہو سیٹھے
اور کھٹے سیب مین مائیت اور ارضیت اور میٹھے سیب مین مائیت ہو
اور پھیکے سیب مین زیادہ مائیت ہو جہانتک اوسکی رطوبت فضلیہ باقی
رہے اور اسیواسطے اسکے عصارہ مین جلدی جوش آجاتا ہو اور شہد
اسکے عصارہ کی حفاظت کرتا ہو اور میٹھے اور کھٹے سیب سے خلط ارضی
پیدا ہوتی ہو اور ترش اور خام سیب سے نفخ نہین پیدا کرتا ہو اور حمیات کو اپنی
خلط کی خاصیت کیوجہ سے اور اپنی خامی کیوجہ سے اور اس سبب سے کہ تعفن
کو قبول کر لیتا ہو اور ترش سیب کی خلط سیب قابض کے خلط سے زیادہ
لطیف ہوتی ہو- اور سیب وغیرہ کی شراب یا شربت جب پرانا ہو جائے
بہتر ہو بہ نسبت تازہ شراب یا شربت کے اسلیئے کہ بخارات خراب کی
بعد کہنگی کے اوس سے تحلیل ہوجاتی ہو اورام و بثور سیب کی پتی اور اسکا
عصارہ اورام گرم کو فائدہ کرتا ہو جراح و قروح سیب کی پتی اور اسکا خیسا
اندمال قروح کرتا ہو- اسیطرح سیب قابض کا عصارہ **آلات مفاصل**
ہمیشہ سیب کا کھانا پٹھے مین درد پیدا کرتا ہو خصوصاً جو سیب کہ پٹھے مین پیدا
ہوتا ہو **اعضاء صدر** مقوی قلب ہو خصوصاً وہ سیب شامی جو خوشبو ہو اور مقوی سیب
شیرین ہو خوشبو ہو- اور ترش سیب جسمین عطریت ہو اور اگر قلب مین
غم ہو سبب حرارت کے ہو سیب بڑا نفع کریگا- اور سیب کا ستو بھی یہی فائدہ کرتا ہو
**اعضاء غذا** معدہ ضعیف کی تقویت کرتا ہو اور سیب قابض اوس ضعف معدہ
کو نفع کرتا ہو جو حرارت اور رطوبت سے ہو اسیطرح کھٹا اور کھٹا سیب ضعیف معدہ کو اسکی قوت
نفع کرتا ہو جسکے معدہ مین کوئی خلط غلیظ ایسی ہو جو زیادہ سرد نہو- بھونا ہوا سیب کہ
ٹی ٹکیا مین بند کرکے قلت اشتہا کو مفید ہو اور سیب کا ستو معدہ کو قوی کرتا
ہو اور قی کو روکتا ہو **اعضاء نفض** سیب شیرین اور سیب ترش جب معدہ مین
کوئی خلط غلیظ پائے اکثر براز کیطرف اوتار دیتا ہو اور اگر معدہ خالی ہو
قبض پیدا کرتا ہو- آٹے مین بھنا ہوا سیب کیڑوں کو فائدہ کرتا ہے- اور
ذوسنطاریا کو اور زیادہ تر مناسب قوی سنطاریا کو کھٹا سیب اور اوسکا ستو ہو
ہان اگر شکر کی تلئین اوسپر غالب ہوجائے اوسوقت مفید نہو گا **حمیات** کبھی سیب کے
پانی سے بہت سی پتین پیدا ہوتی ہین کسلیئے کہ اسکی خلط خام نفخی ہے

**سموم** خود سیب اکثر سموم کو نافع ہو- اور اسیطرح اوسکی پتی کا عصارہ
**تربد** بفتح تا و سکون را مہملہ و ضم بای موحدہ آخر مین دال مہملہ ہو جسکو ہندی
مین تنوت کہتے ہین اور ناگ تیر اور بارہ بھی اسکی نام ہو اختیار بہتر
وہی قسم ہو جسکی لکڑی سپید ہو کہ باہر سے دیکھنے مین بھی سپید نظر آتی
اور اندر سے پیسنے مین بھی سپید نکلے شکل اوسکی ایسی ہو جیسے باریک ٹہنے
کے پور ہوتے ہین چکنی ہو اور جلدی ٹوٹ جاتی ہو غلیظ اور گندہ نہو
کبھی یہ لکڑی گھن جاتی ہو- پس اسکی قوت ضعیف ہوجاتی ہے اور بہت
ہلکی ہو اور جسمین سوراخ سوراخ سے ہون وہ بھی ضعیف ہوتی ہو تربد کی
اصلاح یہ ہو کہ اوسکے اوپر کا چھلکا جو سیاہی کل ہوتا ہو چھیلڈالا جائے
یہانتک کہ سپید جرم باقی رہجائے- اور اکٹھا اوسکو پیسکر روغن بادام
اکٹھا کرلین **خواص** اسکے استعمال سے خشکی اور یبوست بدن مین پیدا ہوتی
ہو اسلیئے کہ رطوبات رقیق کو نکالدیتا ہو- اور اسی سبب سے روغن بادام
کے ہمراہ اسکا استعمال کیا جاتا ہو کہ خشکی کم پیدا کرے **آلات مفاصل**
امراض عصب کو مفید ہو **اعضاء نفض** بلغم کثیر کا اخراج کرتا ہو اور
کسیقدر اخلاط محترقہ کو بھی تھوڑا تھوڑا نکالتا ہو یہ بات جب ہے جب پیسکر
استعمال کیا جائے لیکن جوش دینے کے بعد یہ معاملہ بالعکس ہوتا ہو یعنی اخلاط
محترقہ کو زیادہ نکالتا ہو اور بلغم کو کم نکالتا ہو- یاسرطوس کہتا ہو کہ اخلاط غلیظ
بالزوجت کو نکالتا ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ خام کا اسہال دونون کو نوع
کرتا ہو اور صحیح بات یہ ہو کہ بلغم رقیق کا اخراج کرتا ہو- اور اگر زنجبیل سے
اسکو قوت دیجائے خواہ اور کوئی ایسی چیز سے جسکی حدت قوی ہو بلغم غلیظ
اور خام کا بھی اخراج کرتا ہو لیکن تنہا تربد غلیظ کا اخراج نہین کرتا ہو
مگر یہ کہ خلط غلیظ کو معدہ اور امعا مین ڈوبا ہوا پائے مقدار شربت
اسکی دو درہم تک ہے اور جوشاندہ مین کرکے چار درہم تک-
**تین** بکسر تای مثناة و سکون یا و کسر نون جسکو ہندی مین انجیر کہتے ہین
انجیر کی نبات خود اور طبیعت ہو اور اسکے پتون کی اور طبیعت ہو اور
دودھ مین اسکے وہی قوت ہو جو زہریلے دودھ مین ہوتی ہو جب انجیر کی پتی
نبائی جائین اوسوقت انجیر صحرائی کی شاخین لیکر اونکے چھوٹے چھوٹے
ٹکڑے کرکے کچل کر اوسکا پانی نکالا جاتا ہو اور اسی سے عصارہ تیار ہوتا ہے
جسطرح اور سب لکڑیون کا عصارہ اسی طور سے بنایا جاتا ہو دوشاب انجیر کا

شابہ شہد کے ہوتا ہے تمام افعال مین اختیار سب سے عمدہ قسم انجیر کی وہی ہے جو سپید ہو اوسکے بعد سرخ اوسکے بعد سیاہ اور جو انجیر زیادہ پختہ ہو گیا ہو وہ سب سے بہتر ہے اور اسکی کیفیت یہ ہے کہ شاید ضرر نکرے اور انجیر خشک اپنے افعال مین محمود ہے لیکن جو خون اوس سے پیدا ہوتا ہے وہ اچھا نہین ہوتا اسیواسطے اسکے کھانے سے جوئن پڑجاتی ہین ہان اگر اخروٹ کے ساتھ کھایا جائے اسکا کیموس جید ہو جائیگا - اور بعد اخروٹ کے پھر بادام کے ساتھ - سبک ترین اقسام انجیر کی سپید ہے - طبیعت تازہ و تر انجیر مین تھوڑی سی حرارت ہے اور قوت دوائی اسمین کم ہے اور مائیت زیادہ ہے کچا انجیر جلا زیادہ کرتا ہے - اور مائل برودت ہے مگر دودھ مین کچے انجیر کی یہ خاصیت ہے - اور سوکھا انجیر تمام پہلے درجہ مین گرم ہے اور آخر اول مین خشک ہے خواص لطیف ہے اور اگر سوکھا ہوا ہو - خصوصاً اگر فربہ مین اوسکے تیزی ہو اور جلا اوسکی قوی ہے اور منضج محلل ہے اور موٹا انجیر بڑے دانہ کا انضاج کی قوت زیادہ رکھتا ہے اور اس مین تغریہ اور تقطیع اور تلطیف بھی ہے صحرائی انجیر سب سے زیادہ ہے - اور تقطیع اور تلطیف مین اسکے شدت ہے انجیر کی غذا دیگر تمام فواکہ سے زیادہ ہے اور نفخ بھی اسکا غذا ہے - قریب اسکے ہے کہ کچھ مضرت نہ پہونچائے اور اسمین نفخ بھی ہے اور بیشتر جو انجیر تر حریف اور خشک تا ہے اوسکی شدت جلا قرحہ ڈالنے کی حد تک پہونچ جاتی ہے تا انکہ اوسکی سوکھی تپی جب بیخ مازریون سیاہ کے ساتھ جوش کیجائے - بہائم کی تر کھجلی کا علاج اوس سے کیا جاتا ہے - عصارہ انجیر کی تپی کا تسخین قوی اور جلا پیدا کرتا ہے کہ وہ بھی قوی ہوتی ہے - انجیر کی تلطیف اس درجہ تک پہونچی ہے کہ عفونت ہائے بدنی کو بطرف جلد کے دفع کر دیتا ہے اور پسینہ نکال دیتا ہے انجیر کے کھانے مین تسکین حرارت ہوتی ہے اسی سبب سے کہ پورا لطیف ہے - جیسا مجھے گمان ہے انجیر خشک بھی عفونت کو بطرف خارج بدن کے دفع کرتا ہے اور پسینہ لاتا ہے انجیر کا دودھ کھلے ہوئے خون اور دودھ جو رقیق ہو گئے ہون اونکو منجمد کرتا ہے اور منجمد کو پگھلا کر قوام درست کرتا ہے انجیر تازہ ہو بہت جلد غذا بنجاتی ہے اور بہت جلد معدہ اور بدن مین نافذ ہو جاتا ہے - انجیر کی غذا اگرچہ سنگی ورغرا ہی مین مثل غذا گوشت اور حبوب یعنی اون غلون کے ہے جو دانے شمار کیے گئے ہین نہین ہے پھر بھی اسکی غذا جملہ فواکہ سے زیادہ سنگی ورغرا ہی اجزا رکھتی ہے انجیر کا شاخون

کے عصارہ کی قوت قبل ازان کہ شاخون مین سے تپیان نکل آئین قریب اسکے دودھ کی قوت ہے انجیر کی لکڑی کی راکھ جب مکرر پانی مین بھگوئی جائے تاکہ پانی کو بیٹھ مین جو دودھ بستہ ہو گیا ہو اوسکے واسطے پلاتے ہین - اور بلوط کی لکڑی کی راکھ بھی اسی کے قریب افعال مین ہے انجیر کی شراب لطیف ہے خلط ردی پیدا کرتی ہے انجیر کی شاخونمین اسقدر لطافت ہے کہ اگر گوشت مین پکتے وقت ڈالدیجائین تو اوسکو گلا دیتی ہے - انجیر کی وہ قسم جسکا جمیز نام ہے اوسمین قوت جاذبہ ہے کہ اندرون بدن سے کھینچ لاتی ہے - اور جسطرح وہ کو کھینچ لائے اوسکی تحلیل بھی کر دیتی ہے زنبیت انجیر خام ثالول ورمستون پاور بہق پر بطور طلا اور ضماد کے لگایا جاتا ہے - اسیطرح انجیر کا تپا بھی ہے انجیر کے کھانے سے اوس خراب رنگ کی اصلاح ہوجاتی ہے جو بسبب امراض کے بدنما ہو گیا ہو اور ورم گرم اور ورم جو ڈھیلے ہون انکو فائدہ کرتا ہے اور دنبل مین نضج پیدا کرتا ہے خصوصاً ایرسا اور نطرون اور چونا ملا کر - اور پوست انار ملا کر انجیر بسہری پر لگایا جاتا ہے - اور جس قسم کو جمیز کہتے ہین اسکا دودھ ان اورام کو مفید ہے جنکی تحلیل مین دشواری ہو - اور خنازیر اور عضلونکی بجی خواہ پیچیدگی عصب کی بھی تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح جمیز کا جوشاندہ اور توت کو بھی نفع کرتا ہے خصوصاً جمیز کا جوشاندہ عصارہ برگ انجیر کے کے داغ کو زائل کر دیتا ہے اور قیروطی مین داخل کر کے سردی سے جو بدن پھٹ گیا ہو اسپر لگایا جاتا ہے اسیطرح انجیر کا دودھ بھی ان جملہ خواص مین انجیر سے جو فربہی پیدا ہوتی ہے جلدی جاتی رہتی ہے انجیر کھانے سے جوئن بھی پڑجاتی ہے بعضے کہتے ہین کہ انجیر بہت جلد اس خلط کو بطرف خارج بدن کے دفع کرتا ہے جس سے حیوان یا جاندار جسم پیدا ہوتا ہے اور اورام و بثور سخت و ورم پر جمیز کو جوش دیکر آرد جو ملا کر ضماد کرتے ہین - اور کچا انجیر اسی قسم کا جسکا جمیز نام ہے بہق پر لگایا جاتا ہے - اور دنبلون مین نضج پیدا کرتا ہے - اور تر انجیر عطش پیدا کرتا ہے جسوقت استعمال کیا جائے اور جوشاندہ انجیر کا ورم حلق اور ورم بیخ گوش کیواسطے مع پوست انار کے بطور غرغرہ کے استعمال کیا جاتا ہے اور بسہری کیواسطے قند ملا کر - سوکھا انجیر ورم جگر اور ورم طحال کو بسبب اپنی شیرینی کے مضر ہے لیکن اگر ورم جگر یا طحال سخت ہو گیا اور اسمین سوداویت آگئی ہو اوسوقت نہ مضر ہوگا نہ مفید ہان اگر ادویہ ملطفہ محللہ انجیر کے ساتھ ملائے جائین زیادہ نفع کریگا - جمیز مین تو

تحلیل ان اورام کی زیادہ ہی جنکی تحلیل دشوار ہو جراح و قروح عضلہ برگ انجیر قرحہ ڈالتا ہی جو شاندہ اسکا رائی کا کف ملا کر خشک کھجلی پر لگایا جاتا ہی۔ انجیر کی پتی داد کو نفع کرتی ہی اور پتی پر لگائی جاتی ہی۔ اور ان قروح پر جن مین رطوبات غلیظ بھری ہون خاکستر چوب انجیر کا پانی جو کہ راکھ ڈالکر بنایا گیا ہو اکال ہی۔ اور ان قروح کو صاف کردیتا ہی جنمین بوجہ کہنگی کے عفونت آگئی ہو۔ اور اگر اسکا استعمال سارے چھلکون کے ساتھ کیا جاے بسہری کو اچھا کردیتا ہی اور قلقند کے ہمراہ دونون پنڈلیون کے قروح جو خبیث ہون انکو مفید ہی جمیز کا دودھ جراحات مین جو سپیدگی پیدا کرتا ہی آلات مفاصل انجیر خام ہرے اور اسی کے ہمراہ برگ خشخاش ملا کر دنبلون سے جو چلنے اور ترتے ہون وہین لگایا جاتا ہی خاکستر چوب انجیر کا پانی ملکر پٹھے کے درد پر لگایا جاتا ہی اور ڈیڑھ اوقیہ جو برابر سوا چار تولہ کے ہی پلایا جاتا ہی تو یہ نفع کرتا ہے

**اعضاے سر** تازہ انجیر اور خشک انجیر دونون مرگی کو مفید ہین اور جوشاندہ اسکا رائی کا بیسن اور نطرون ملا کر کان مین ٹپکایا جاتا ہی جب طنین کا مرض اوسمین ہو اور انجیر کا دودھ اور عصارہ اسکی ہری شاخون کا قبل زوالکہ اسمین پتی پھوٹے اگر سڑے ہوے کرم خوردہ دانت پر رکھا جاے فائدہ کرتا ہی انجیر کا استعمال ورما اورام کو نفع کرتا ہی جو کان کے نیچے پیدا ہون انجیر خام کے ذریعہ سے قروح بد اچھے ہوجاتے ہین

**اعضاے چشم** انجیر کا دودھ شہد ملا کر تازی جھلی جو آنکھ مین پڑی ہو اسکو فائدہ کرتا ہی اور ابتداے نزول الماء کو اور طبقات چشم کے غلیظ ہوجانیکو انجیر کی پتی پلکون کی کھجلی کے واسطے ملی جاتی ہے

**اعضاے نفس و صدر** انجیر تر اور خشک دونون خشونت حلق کو فائدہ کرتے ہین اور سینہ اور قصبۂ ریہ کو مفید ہین انجیر کی شراب یا شربت دودھ کو زیادہ کرتا ہی اور اسیطرح پرانی کھانسی اور سینے کے درد کو فائدہ کرتا ہی اور قصبۂ ریہ کے ورم کو اور خود ریہ کے ورم کو فائدہ کرتا ہی

**اعضاے غذا** جگر اور طحال کے سدون کی تفتیح کرتا ہی جالینوس کہتا ہی کہ انجیر تازہ معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور انجیر خشک معدہ کیواسطے بد نہین ہی اور جب انجیر مری کے ساتھ کھایا جاے فضول معدہ کو پاک کردیتا ہی۔ اور جو پیاس بلغم شور کے سبب سے ہو اسکو قطع کردیتا ہی اور خود انجیر کے کھانیسے پیاس کی زیادتی ہوتی ہی استسقے کو مفید ہے خصوصاً ہمراہ افسنتین کے اسی طرح شراب انجیر پینے سے معدہ کو نفع ہوتا ہی اور بر اشتہا کھانیکی بیوقت یا زیادہ پیدا ہوجاتی ہی انجیر بہت جلد معدہ سے اوترجاتا ہی اور نفوذ بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہی اسلیئے کہ اسمین قوت جلا کی ہی خشک انجیر اوس جگر اور طحال کو مضر ہے جسمین ورم ہو۔ اور یہ ضرر بھی اس جلا کی وجہ سے ہی پھر اگر ورم جگر یا طحال کا ورم سوداوی ہو اور سخت ہوگیا ہو مضر ہوگا نہ فائدہ کریگا تنہا انجیر کھانیکی منفعت عجیب ہے کہ مجاری غذا کی تفتیح کرتا ہی خصوصاً اگر بادام یا اخروٹ کے ساتھ کھایا جاے علاوہ یہ بات ہی کہ اسکی غذائیت اخروٹ کیساتھ زیادہ ہی بہ نسبت بادام کے پھر اگر انجیر اشیاء مغلظہ کے ساتھ کھایا جاے اوسوقت اسکا ضرر بہت بڑھ جاتا ہی نیز معدہ کیواسطے بہت خراب ہے غذائیت بھی اسکی کم ہی مگر قساوت طحال یعنی جو سختی مشابہ ورم کے ہوتی ہی اسکو مفید ہے اگر ہمراہ اشق کے یا اسی کے دودھ مین پیسکر ضماد کیا جاے تمام تمام انجیر کے اسوقت مضر ہوتے ہین جب کہ سیلان مواد کا طرف معدہ اور امعاء کے ہو

**اعضاے نفض** گردہ اور مثانہ کو خشک اور تر انجیر فائدہ کرتا ہی اور پیشاب کے روکنے پر قدرت بڑھاتا ہی اور اگر سیلان مواد کا آنتون کیطرف ہو اوسوقت اوسکا کھانا مناسب نہین عصارہ برگ انجیر مقعد کی رگون کے منہ کو کھولدیتا ہے انجیر تازہ ملین ہی تھوڑا اسہال بھی کرتا ہی خصوصاً اگر کٹے ہوے بادام کیساتھ کھایا جاے۔ اسیطرح صلابت رحم کو بھی مفید ہوتا ہی ایضاً اگر نطرون اور قرطم ملا کر قبل غذا کے استعمال کیا جاے جب بھی صلابت رحم کو مفید ہوگا۔ انجیر کا دودھ انڈے کی زردی ملا کر حمول کرنیسے رحم کو پاک کرتا ہی اور حیض کا ادرار کرتا ہی اور رحم مین بتی کے ہمراہ داخل کیا جاتا ہی اور مروڑے کے حقنہ مین سداب ملا کر استعمال کیا جاتا ہی انجیر کا دودھ ریگ گردہ کو نکالدیتا ہی اگر ماء الجبن اسطرح بنایا جاے کہ دودھ مین چند قطرے انجیر کے دودھ کے ٹپکائین اور انجیر کی لکڑی سے تھوڑی دیر ہلاتے رہین ایسا ماء الجبن دست لانے مین اور گردہ کے تنقیہ مین بہت قوی ہوتا ہی انجیر کی لکڑی کی راکھ کا پانی جو مکرر بنایا گیا ہو موجب طریقہ مذکورہ بالا کے اوس شخص کو شفا دیتا ہے جسکو اسہال اور ذوسنطاریا کا مرض ہو جب بقدر ڈیڑھ اوقیہ کے جو برابر چار تولہ سات ماشہ کے ہی پلایا جاے اور دونون مرض مین اسکو زیت مین ملا کر حقنہ کرتے ہین۔ شراب انجیر ادرار اور تلیین کرتی ہی اور بہ سبب قوت جلا کے معدہ سے اور پیٹ سے جلد نیچے اوترجاتی ہے اور نفوذ بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہی

**سموم** انجیر کے دودھ کی مالش بچھو

کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہی اور اسیطرح رتیلے کے کاٹنے سے کچا انجیر یا اسکا ہرا
بنا دیوانے کتے کے کاٹنے پر لگایا جاتا ہی پس نفع کرتا ہی اسیطرح مرٹے کے ساتھ پیسکر
مرغابی پر لگایا جاتا ہی - انجیر کی لکڑی کی راکھ جب نکر تیار کیجاے رتیلے کے
کاٹنے کیواسطے پلانیسے اور ملنے سے فائدہ کرتی ہی جمیع اکثر اقسام کے ڈنک
مارنے والے حیوانات کے زہرون کو پلانے سے مفید ہے -

توت جسکو ہندی مین توت کہتے ہین **ماہیت** توت کی دو قسمین ہین
ایک قسم فرصاد جو میٹھی ہوتی ہی - یہ قائم مقام انجیر کے ہی نفع پیدا کرنے مین
مگر غذا شہتوت کی بہت خراب ہی اور کمتر غذا پیدا ہوتی ہی اور بہت
فساد اس غذا مین ہوتا ہی اور معدہ کیواسطے نہایت ردی ہی اور تمام
اوصاف اور حالات انجیر کے اسمین ہین لیکن انجیر سے ہر اثر مین اسکو
کمی ہی جو توت میخوش ہوتا ہی جسکو توت شامی کہتے ہین چاہیے کہ اسوقت
ہم اسی مین کلام کرین - میخوش توت جب تک کچا رہے اور سوکھا لیا
جاے قائم مقام سماق شامی کے ہوتا ہی **طبیعت** میٹھا توت گرم تر اور
کھٹا توت شامی کہلاتا ہی مائل برودت اور رطوبت ہی **افعال و خواص** آنتین
قبض اور تبرید ہی عصارہ توت کا قابض ہی خصوصاً اگر تانبے کے برتن مین
پکایا جاے اور سیلان مواد کو طرف اعضا کے منع کرتا ہی خصوصاً اگر کچے
توت کا عصارہ لیا جاے کچا شہتوت مثل سماق کے ہوتا ہی **زینت** جب
شہتوت کی پتی اور انگور اور انجیر سیاہ کی پتی آب باران مین جوش
دیکر بالون پر لگائین بالون کو سیاہ کردیگا **اورام و بثور** کھٹا شہتوت
منہ کے ورم اور حلق کے ورم کو منع کرتا ہی اور شہتوت کی پتی بڑے اورام
کو مفید ہے - **جراح و قروح** کھٹا شہتوت خشک کیا ہوا قروح خبیثہ
کو بھی مفید ہی اور اسکا عصارہ بھی مفید ہی **اعضاے سر** کھٹے شہتوت
کا رب منہ کے چھالون کو مفید ہی - اور جوشاندہ شہتوت کی جڑ کا دانتون
کی جڑ کو ڈھیلا کردیتا ہی - ترش قسم کے شہتوت کی پتی کا عصارہ اوس دانت
کیواسطے اچھی دوا ہی جسمین درد ہو رہا ہو **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے
مضر ہی اور اوسمین فساد پیدا کرتا ہی خصوصاً جس توت کا نام فرصاد ہی
اور اگر یہی فرصاد جلدی معدہ مین بگڑ نجاے پھر مضر نہین ہوتا اور جب
ہی کہ ایک قسم شہتوت کی طعام سے پہلے تناول کیجاے اور وہی شخص اسکو
کھاے جسکے معدہ مین کوئی فساد پہلے سے نہو - توت شامی معدہ
صفراوی کو ضرر نہین کرتا اور نہ اوسمین کسی قسم کی خرابی ہی جو معدہ کو موافق
نہو - جیسے کہ فرصاد مین ہی - اوسمین رداوت تھوڑیسی ہی مگر کم ہی اور غذا
اسکی تھوڑی ہوتی ہی - اشتہاے طعام پیدا کرتا ہی اور طعام کو جلدی پھسلا کر
نکال دیتا ہی - خلاصہ یہ ہی کہ معدہ سے اسکا انحدار جلدی ہوتا ہی اور آنتون
سے دیر مین اترتا ہی **اعضاے نفض** کھٹا توت نمک ملایا ہوا جب خشک
کرکے استعمال کیا جاے حبس شکم پیدا کرتا ہی اور دوسطاریا کو نفع کرتا ہے
شہتوت کے درخت سے جو پانی مثل آنسو کے ٹپکے اوسمین قوت مسہلہ ہی اور
ریشہ یا برن جو شہتوت کے درخت مین لٹکتے ہین اوسمین تنقیہ اور اسہال
کی قوت ہی اور اسہال کی قوت بہ سبب تنقیہ کے زیادہ ہی میٹھے شہتوت
مین معدہ سے جلدی اوترجانیکی خاصیت یا اوسکی رطوبت کے سبب سے ز
یادہ تیزی اور حراقت جو اوسمین آمیز ہوتی ہی اوسکے سبب سے حکیم ارجیجانی
کہتا ہی کہ شہتوت کا نکلنا بدن سے دیر مین ہوتا ہی اور ادرار کرتا ہی اور میرے
گمان مین یہ قول کھٹے شہتوت کی نسبت ہی اور باوجودیکہ شہتوت مین
طبیعت مسہلہ ہی تاہم اسہال کمتر اور امعا کے قروح کو منع کرتا ہے -
خصوصاً سکھایا ہوا شہتوت تمام اقسام مین شہتوت کے ادرار بول کی قوت
ہی اور توت شامی اگرچہ معدہ سے جلدی نکل آتا ہی مگر امعا مین دیر تک
ٹھہرتا ہی **سموم** شہتوت کے درخت کا پوست مثل کرانکی تریاق ہی اور سوکھے
شہتوت کی پتی کے عصارہ سے بقدر ڈیڑھ اوقیہ ہم برابر [illegible]
کے ہم ملایا جاے رتیلے کے کاٹنے کو مفید ہی اور طبیعت کو نرم کرتا ہی بسبب
لزوجت اور نفخ کے جو اس مین ہے -

تربسی - یہ ہی السون ہے جسکا ذکر باب الف مین ہو چکا ہے -

توبال چھوٹے چھوٹے ریزے دھات کے جو بوقت پگھلانے اور کوٹ
دینے کے الگ ہوتے ہین اوسی کو توبال کہتے ہین سب سے زیادہ قوی ہی
کا توبال ہی اور اوسکے بعد تانبے کا اور یہ وہ چیز ہی جب دھات کو چیخ دینے کے بعد
ہتھوڑے اور گھن سے ٹھونک کے بڑھاتے ہین تو اوس سے جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اجزا
گرتے ہین ہر ایک توبال کا دھات مختلف ہی - اور ہر ایک کا بیان پہلے ہو چکا ہی

## حرف تاے مثلثہ

حرف ثاے سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان -

توم بضم تا و سکون واو لہسن کو کہتے ہیں **ماہیت** بستانی بھی ہوتا ہے جو مشہور ہے اور ایک قسم اسکی کراثی ہوتی ہے۔ اور لہسن میں تلخی اور قبض ہوتا ہے اور اسیکا نام الحیہ ہے اور توم کراثی مرکب القوۃ ہے۔ لہسن اور گندنا کی قوت سے **طبیعت** گرمی اور خشکی دوسرے درجہ سے لیکر چوتھے درجہ تک پیدا کرتا ہے اور صحرائی لہسن میں اسسے بھی زیادہ گرمی و خشکی ہے **خواص** ملیین ہے نفخ کی تحلیل شدید کرتا ہے مقرح ہے جلد کو جلا دیتا ہے پانی میں جو خرابی بہت تغیر کے آجاتی اسکو دور کر دیتا ہے **زینت** قوبی کو جی کے جوشاندہ کے ہمراہ پینے سے جوں اور چیلڑ وغیرہ کو قتل کرتا ہے۔ اور داءالثعلب و نملہ اسکی راکھ کی مالش کیجاتی ہے۔ جب شہد میں پیسکر بہق اور زخموں کے سرخ داغ پر لہسن پر لگائیں نفع کرتا ہے جو بالخورہ مادہ متعفن سے پیدا ہوتا ہو اسکو نفع کرتا ہے اور **ورم و بثور** ماندہ روی دبیلوں کی تفتیح کرتا ہے۔ اور لہسن کی راکھ دبیلوں پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** جلد میں قرحہ ڈالتا ہے۔ لہسن کی راکھ شہد ملاکر داد پر اور کھجلی پر جسمیں قرحہ پڑ گئے ہوں لگائی جاتی ہے صحرائی لہسن اون زخموں میں جسپیہ کی پیدا کرتا ہے جنکا مادہ خبیث ہو جسوقت تازہ لہسن اوپر سر رکھا جاے **آلات مفاصل** جسوقت لہسن کا حقنہ دیا جاے عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے اسلیے کہ اسہال مادہ دموی اور اخلاط صفراوی کا کرتا ہے **اعضاے سر** لہسن درد سر پیدا کرتا ہے اور جوشاندہ لہسن کا اور بھنا ہوا لہسن دانتوں کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے۔ لہسن کے جوشاندہ سے کلی کرنی بھی یہی نفع کرتی ہے خصوصاً جب وہ میں کندر ملایا جاے **اعضاے چشم** بصارت میں ضعف پیدا کرتا ہے اور آنکھوں میں بثور اور دانہ نکال دیتا ہے **اعضاے نفس** جوشاندہ اسکا حلق کو صاف کرتا ہے اور پرانی کھانسی کو اور جو درد سینہ بہ سبب برودت کے ہو اوسکو نفع کرتا ہے۔ جونک جو حلق میں چپک گئی ہو اوسکو نکال دیتا ہے **اعضاے غذا** معدہ میں جب دودھ کا پنیر بنجاتا ہو اوسکو نفع کرتا ہے یا یہ مراد ہے کہ پنیر خوردنی میں جو ضرر ہے اوسکو دور کرتا ہے خصوصاً لہسن کا وہ جوشاندہ جسکو قوم نصاری لہسن اور زیتون اور جوز بیضے کا جز ملاکر تیار کرتے ہیں۔
**اعضاے نفض** جب لہسن کی پتی اور شاخ کے جوشاندہ میں آبزن کیا جاے ادرار بول و حیض کریگا اور مشیمہ کو خارج کر دیگا اور اسیطرح اگر اسکا حمول کیا جاے خواہ پلایا جاے اور یہی اثر اوس طعام میں ہے جسکو نصرانی بناتا ہے کا

ذکر ابھی ہو چکا ہے کہ یہ بھی بہت نافع جب لہسن بقدر دو درہم یعنی سات ماشہ کے کوٹکر ہمراہ ماء العسل کے پلایا جاے بلغم خارج کریگا اور کیڑوں کو بھی نکال دیگا اور اسمیں طبیعت کے اطلاق کی بھی قوت ہے یعنے دست آور ہے خرابی باہ میں اسکے فعل کی یہ کیفیت ہے کہ بہ سبب شدت تجفیف و تحلیل کے کبھی باہ کو مضر ہوتا ہے پھر اگر پانی میں اسکو یہانتک جوش دیں کہ اسکی حدت پانی میں بالکل جاتی رہے کچھ بعید نہیں کہ اب ابالے ہوئے لہسن میں جو کسیقدر حرارت باقی رہ گئی ہے وہ تخفیف پیدا کرے اور اسسے مادہ منی پیدا ہو اور یہ بھی اثر اسمیں ہو جائے کہ مواد بلغمی کو مزاج ہاے بلغمی میں بطرف ریاح کے مائل دے اور چونکہ حدت اب اسمیں کم رہی ہے ان ریاح کو پراگندہ نہ کر سکے اور جب یہ ریاح رگوں میں در آئیں کچھ دور نہیں کہ معین شہوت باہ ہوں **سموم** ہوام کے کاٹنے سے اور سانپ کے کاٹنے سے مفید ہے جب کسی شراب میں ملا کر پلایا جاے اس کا ہمنے تجربہ کیا ہے اور اسیطرح دیوانہ کتے کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہے۔ جسوقت لہسن اور برگ انجیر اور زیرہ کا ضماد مرغابی کے کاٹنے کے مقام پر کیا جاے نفع کریگا۔

**ترموں** اسکے بیج کی طبیعت میں حرارت قوی ہے **اعضاے نفض** ادرار کرتا ہے اور جنین مردہ کا اخراج کرتا ہے اور خون اور اخلاط صفراوی کا بھی اخراج بذریعہ اسہال کر دیتا ہے مقدار شربت اسکی نصف درہم ہے اور کیڑوں کو نکال دیتا ہے

**تیل** بکسر تا و سکون یا آخر میں لام مہملہ ہے جسکو بید گیاہ بھی کہتے ہیں **ماہیت** کہتے ہیں یہ وہی بید گیاہ ہے **طبیعت** سرد خشک دوسرے درجہ میں ہے خصوصاً وہ قسم جو سیاہ ہے **افعال و خواص** قوت اسکی قابض ہے اور اسمیں لذع بھی ہے اور اسکا عصارہ مواد کی کشش کو بطرف احشاے اندرونی کے منع کرتا ہے **جراح و قروح** تازہ جراحات کو نفع کرتا ہے جب اون پر لگایا جاے اور خصوصاً اسکی جڑ اسمیں قوت مندمل کرنیکی بھی ہے **اعضاے سر** جملہ اقسام کے نزلوں کو منع کرتا ہے **اعضاے چشم** عصارہ اسکا جب شراب و شہد میں جوش دیا جاوے بشرطیکہ ہر ایک ان میں سے ہموزن ہو آنکھوں کی عمدہ دوا میں پڑتا ہے اور اسکے بنانے میں تفصیل یہ ہے کہ عصارہ اسکا لیکر اور نصف اوسکے مر اور ثلث وزن اسکے فلفل اور اسیقدر کندر ان سب کو ملا کر کسی تانبے کے ڈبہ میں رکھ چھوڑیں یہ دوا بہت عمدہ ہے **اعضاے غذا** اسکی جڑ اور اسکے بیج مروڑ کو اور دشواری بول کو نفع کرتے ہیں اور قے کو روکتے ہیں

اور جو مادہ معدہ کیطرف کھنچتا ہو اوسکو منع کرتے ہین اور خلاصہ یہ ہے کہ اسکا بیچ معدہ کے لیے ہر طرح اچھا ہو **اعضائے نفض** تخم اسکا بطور لعوق کے ادرار کرتا ہو اور پتھری کو ریزہ ریزہ کرتا ہو - اسلئے کہ اسمین یبوست مع تلخی کے ہو اور اسیطرح اسکی جڑ مروڑ ے اور دشواری بول کو نفع کرتی ہو اور جوشاندہ اسکا قروح مثانہ کو مفید ہے -

**ثفل** بضم ثا و سکون فا آخر مین لام ہو جو چیز تر چیزونکے ظرف مین نیچے بیٹھ جاے اوسکو ثفل کہتے ہین **اختیار** سب سے بہتر ثفل دغن زعفران کا ہے جو وزنی ہو **طبیعت** ثفل عصیر زیت کا حرارت کے درجہ اول مین ہو **خواص** بعضنے او یہ بیان کیا ہو کہ ثفل دغن زعفران کا زبان اور دانتون کو ایسا رنگ دیتا ہو کہ چند گھنٹہ تک رنگ باقی رہتا ہے -

**مترجم** چند گھنٹہ رنگ باقی رہنے کی قید او یہ نہین لگائی یہان یا تو مصنف نے سہواً ذکر کیا ہو یا غلطی نساخ سے اور یہ لفظ چھوٹ گئی **قروح** ثفل عصیر زیت کا ان قروح کا اندمال کرتا ہو جو خشک بدنون میں عارض ہون

**ثلج** بفتح ثا و سکون لام و جیم برف کو کہتے ہین **خواص** بچھون کیواسطے خراب چیز ہو اور اوس شخص کیواسطے جسکے بدن مین اخلاط سرد پیدا ہوتے ہون **اعضائے سر** آب برف دانت کے اوس درد کو سکون دیتا ہو جو گرمی سے پیدا ہو **آلات مفاصل** برف پٹھے کو مضر ہو اسلئے کہ بخارات گرم جو پٹھے مین جاری ہوتے ہین اونکو منع کرتی ہو اور اونکو تحلیل سے روکتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کو مضر ہو خصوصاً اوس معدہ کو جسمین اخلاط سرد پیدا ہوتے ہین برف سے کبھی پیاس بھی زیادہ لگتی ہو اسلئے کہ حرارت کو معدہ مین اکٹھا کر دیتی ہے -

**ثعلب** بفتح اول و سکون عین مہملہ و فتح لام آخر مین باے موحدہ ہو لومڑی کو کہتے ہین **خواص** اسمین تحلیل کی قوت ہو اور پوست اسکی جملہ حیوانات کے پوست سے زیادہ گرم ہو - جسکے مرطوب مزاج آدمیون کو نفع ہوتا ہے اس سبب سے کہ تحلیل کرتی ہو **اعضائے مفاصل** جب لومڑی کو پانی مین پکا کر اوس پانی کا نطول اون مفاصل پر کیا جائے جن مین درد ہوتا ہو تو بہت نفع کریگا اسیطرح جب زیت مین اسکو پکائین جسوقت زندہ ہو واجب ہو کہ اس آبزن مین دیر تک مریض کو بٹھلائین - اور بعد استفراغ مادہ کے اور بعد تنقیہ کے ایسا آبزن کرین ورنہ اپنی قوت جذب سے تحلیل سے کسی خلط خراب کو مفاصل کیطرف کھینچ لائے گا - اور جسوقت بدن کا استفراغ ہو جاے اور یہ آبزن کرین اور بعد آبزن کے پھر استفراغ بدن کا کیا جائے البتہ کوئی مادہ بطرف بدن کے نہ کھینچے گا - اور اگر احیاناً کسیقدر کھینچیگا تو خفیف ہوگا اسیطرح لومڑی کی چربی بہت سے مادہ کو جذب کرتی ہو - اور جتنی مقدار جذب کرتی ہو وہ زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت اوس مقدار کے جسکی تحلیل کرے - اور یہ اثر اوسکا اوسوقت ہوتا ہو کہ جب زیت مین زندہ لومڑی پکائی جائے اور ذبح کرکے جوش نہ دیا جائے جو طریقہ ان دونون مین سے کرکے وہ زیت مفاصل پر لگایا جائے مفاصل کے پانی کو جذب کریگا **اعضائے سر** لومڑی کی چربی جب کان مین ٹپکائی جائے درد مین سکون پیدا کرتی ہو **اعضائے نفس** لومڑی کا پھیپھڑا سکھایا ہوا ربو کے بیمار کو بہت نافع ہو اور مقدار شربت اوسکی ایک درہم ہے -

**ثافسیا** یہ سداب کا گوند ہو **اختیار** سوائے تازہ ثافسیا کے اور کوئی قسم اسکی نہین نفع کرتی - جب سال بھر کا زمانہ اسپر گذر جائے ضعیف ہو جاتا ہو اور کچھ نفع نہین کرتا - اسلئے کہ جو رطوبات اسمین ہین ان سب کی تحلیل ہو جاتی ہو اسکی کیفیت ہوتی ہو اگر لگ پڑ اسکو کھین گھنٹے بھر کے بعد جلتا ہو ثافسیا اوسی کا اندرون بدن سے ایسا جذب شبیہ ہے جسمین درشتی ہوتی ہو لیکن اس جذب کا ظہور بعد مدت کے ہوتا ہو بسبب اوسی مانع کے جو رطوبت فضلیہ کا اسمین ہو **طبیعت** بہت گرم ہو اور محرق ہے گرمی پیدا کرنیکی اسمین بہت قوت ہو اور خشکی پیدا کرنیکی اور اسمین ایک رطوبت فضلیہ غریبہ ہے وہ اسی کے سبب سے فوراً لذع نہین پیدا کرتا - **خواص** تنقیہ کرتا ہو مسہل ہو منضج ہو اور ورم کو شگافتہ کرتا ہو اور بہ سبب رطوبت فضلیہ کے احراق اسکا بعد ایک ساعت کے ظاہر ہوتا ہے - اندرون بدن سے مادہ کو بشدت اور بدرشتی جذب کرتا ہو مگر لذع کی کیفیت اسکے لگانیکے بعد فوراً ظاہر نہین ہوتی بہ سبب اوسی رطوبت فضلیہ کے - ثافسیا کا نظیر نہین ہو مزاج کے بدلنے مین بطرف حرارت کے **زینت** بالونکو اوگا لاتا ہو - اور بالخورہ کو زیادہ نفع کرتا ہو اور اسی اثر مین ثافسیا کا نظیر کمتر پایا جاتا ہو - اور ہمنے اسکے استعمال کا طریقہ بالخورہ کے بیان مین لکھا ہو - خون کا سرخ دھبہ جو پڑ جاتا ہو اوسکو بھی نفع کرتا ہو اور ایک گھنٹہ سے زیادہ اوسپر لگا رہنا چاہئے اسیطرح اور نشانات کو اور کلف اور برص کو بھی فائدہ کرتا ہو **آلات مفاصل** استرخا اور نقرس پر اور ان

مفاصل پر جنکو سردی پہونچ گئی ہو ملا جاتا ہے اور عرق النسا کیواسطے اسکا
حقنہ کیا جاتا ہے اعضاے نفس پیپ کے تھوکنے کو اور عسر نفس کو فائدہ
کرتا ہے جنین کیوجہ سے جو شکم مین درد ہوتا ہے اوسکو مفید ہے خصوصًا اگر یہ درد
بے انا ہو گیا ہو یا اسکو طلا کرنیسے اور ضماد کرنیسے اور اسکے ذریعہ سے استفراغ
کرنیسے فائدہ کرتا ہے۔ فضول کے نکالنے پر منہ کیطرف سے اعانت کرتا ہے جب
اسکو طلا کرین بہ لطافت اور کمی مقدار کے اسکو لعوق مین داخل کرکے
چاٹین اعضاے نفض اسکی جڑ مین اور چھلکو مین اور اوسکے درخت
سے جو رطوبت بطور آنسو کے ٹپکتی ہے اوسمین اسہال کی قوت ہے حمیات
اسکے درخت کے چھلکون سے تپ درخمی اور اسکے عصارہ سے تپ ابوستا
اور اوسکے آنسو سے ایک درخمی کا استعمال کیا جاتا ہے اور جب اس سے
زیادہ مقدار لیجاویگی ابدال اسکا دو ثلث وزن اوسکے کتیرا ہموزن ہالم کو ملاکر

## حرف خاے معجمہ

حرف خ سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان۔

**خشخاش** جسکو ہندی مین پوست کہتے ہین **ماہیت** خشخاش کی
چند قسمین ہوتی ہین بستانی اور صحرائی اسیطرح ایک قسم اسکی سیاہ بھی
ہوتی ہے اور ایک قسم خشخاش مقرن ہے اور وہ دریائی ہوتی ہے اور اسکا
پھل گھوما ہوا سر اوسکا جھکا ہوا ہوتا ہے اور ایک قسم اسکی خشخاش زبدی
بر قلی ہے اختیار بہتر اور بے ضرر خشخاش سپید ہے اور واجب ہے کہ خشخاش
کے سرے اور بوندی تازہ ہر قسم کی کوٹ کر قرص بنالئے جائین اور باحتیاط
رکھکر اونکا استعمال کیا جاے **طبیعت** بستانی خشخاش سرد خشک درجہ دوم
مین ہے۔ اور خشخاش سیاہ سرد خشک تیسرے درجہ مین ہے اور یہ بھی کہا گیا
ہے کہ چوتھے درجہ تک سرد خشک ہے **افعال و خواص**، جملہ اصناف خشخاش
کی برودت پیدا کرتی ہے اور غذائیت معتدبہ کسی مین نہین ہے اور خشخاش سیاہ
تغلیظ اور تجفیف پیدا کرتی ہے اور خشخاش بحری کہ وہی خشخاش مقرن ہے جسکا
پھل کج ہوتا ہے کہ جسکی کجی یا خم خلل بیل کے سینگ کے ہوتی ہے مقطع ہے
اور جلا شدید کرتی ہے۔ اور خشخاش صحرائی کا پھول قروح کے نشانات کو
صاف کردیتا ہے سواے مواشی قروح کے نشانات کے اور ام اوشبور سواے
خشخاش بحری کے اور اقسام خشخاش کا طلا ورم حمرہ پر کیاجاتا ہے جراحات و قروح
تپا خشخاش مقرن کا اون قروح کو مفید ہے جو چرک آلودہ ہون اور گوشت
زاید کو بسبب اپنی جلا کے سڑا دیتا ہے اور ہڈی کو اوکھاڑ دیتا ہے اسیطرح پھل
خشخاش مقرن کا یہی اثر رکھتا ہے۔ جو قروح ظاہر بدن مین ہون اونکے واسطے
بسبب اپنی جلا کے بکار آمد نہین ہے خشخاش بحری کا ضماد زیت ملاکر قروح
پر لگالیجاتا ہے پس اونکو دور کردیتا ہے **آلات مفاصل** خشخاش بحری مع دودھ
کے نقرس پر طلا کیجاتی ہے پس اوسکو نفع کرتی ہے جب خشخاش صحرائی کی جڑ
پانی مین اتنی پکائی جاے کہ آدھا پانی جلجاے اسکے پلانیسے عرق النسا کو فائدہ
ہوتا ہے **اعضاے سر** نیند پیدا کرتی ہے خصوصًا خشخاش سیاہ کہ یہ مخدر
بھی ہے اور ایک فتیلہ مین آلودہ کرکے استعمال کیجاے پس نیند پیدا کرتی ہے نزلہ
کو منع کرتی ہے جس شخص کو بیداری مفرط کا مرض ہو جب اپنی پیشانی پر اسکو
لگاے نفع کرتی ہے اسیطرح اگر اسکے جوشاندہ کا نطول کرے خشخاش زبدی
کے ذریعہ سے جب قے کیجاے اس طرح پر کہ ماء العسل کے ہمراہ ایک
اکسونافون پلائی کیجاے مرگی کے بیمارونکو فائدہ ہوگا روغن خشخاش مع
روغن گل جسوقت سر پر اسکی مالش کیجاے درد سر کو مفید ہوگا علاوہ یہ ہے
کہ جہانتک ممکن ہو اسکے استعمال سے بچنا چاہیے کبھی اسکا جوشاندہ اس
کان مین ٹپکایا جاتا ہے جسمین ایذا شدید ہو پس درد مین سکون ہو جاتا ہے
**اعضاے چشم** سبز قسم خشخاش کی آنکھ مین جب درد شدید ہو بنظر اس ضرورت کے
استعمال کیجاے مگر اسمین خطرہ بھی ہے جیسا منضج افیون کے بیان مین کہا ہے
**اعضاے نفس** گرم کھانسی اور گرم نزلے جو سینہ پر گرتے ہین اونکو نفث الدم
کو فائدہ کرتا ہے اور اسکا لعوق بھی بنایا جاتا ہے جو بعض امراض کو فائدہ کرتا ہے
خصوصًا جب اوسمین اقاقیا و عصارہ لحیۃ التیس ملا لیجاے ابن ماسویہ کہتا ہے
کہ تخم خشخاش سیاہ سینہ کو فائدہ کرتا ہے۔ مگر پوست خشخاش اسکا اثر ظاہر ہوتی ہی
ہے کہ نفث مین دشواری پیدا کرتا ہے اور جملہ اقسام مین تخم خشخاش کے نفث
مین سہولت پیدا کرتے ہین **اعضاے غذا** رطوبات معدہ کو فائدہ کرتا ہے
اور خشخاش بحری جسکا نام مقرن ہے جب اسکی جڑ کے پانی مین پکائی جاے تا آنکہ
نصف پانی جل جاوے امراض جگر کو نفع کریگی اور اس شخص کو کہ جسکے
اندرونی اعضا مین خلط غلیظ موجود ہو تخم خشخاش زبدی سے قے ہو جاتی
ہے اور کہتے ہین کہ یہی اثر خشخاش صحرائی کے بیج مین ہے۔ **اعضاے نفض**
خشخاش سپید اور سیاہ جسوقت نرم نرم کوٹ کر شراب سیاہ مازو کے ہمراہ

پی جاے اسہال کہنہ کو بند کرتی ہے اور باینہمہ اسکی طبیعت قوت مسہلہ سے خالی نہیں ہے جو پانی مین بھگونے سے دور ہوجاتی ہے جوشاندہ اسکا جبکہ جوش دیا گیا ہو جب اوس کا حقنہ کیا جاے ذوسنطاریا کو مفید ہے اور جب تخم خشخاش ملا ماء العسل کے ہمراہ پلایا جاے طبیعت کو نرم کرتا ہے اور جسوقت خشخاش زبدی سے بلغم خام کا اسہال ہوتا ہے اور اسیطرح تخم خشخاش مصری کو خشک پیسکر پوڑیا اور اطریہ یعنی سونیون پر چھڑکتے ہین اور تخم خشخاش بستانی کا شہد کے ہمراہ منی کو زیادہ کرتا ہے۔

**خطمی** جسکو ہندی مین خیرو کہتے ہین **ماہیت** ایک قسم اسکی وہ ہے جسکا پھول سپید ہوتا ہے اور سرخ پھول کی خطمی مین جلا زیادہ ہے یونانی زبان مین جو اسکا نام ہے وہ مشتق ہے ایسی لفظ سے جسکے معنی کثیر المنافع کے ہین یعنی اسمین بہت سے فائدہ ہین **طبیعت** گرم باعتدال ہے **خواص** اسمین تلئین ہے اور نضج دینے کی قوت ہے اور سخت اعضا کو ڈھیلے کرنیکی اور تحلیل بھی ہے۔ اور تخم خطمی اور خطمی کی جڑ کی قوت وہی ہے جو خطمی مین ہے اور تجفیف مین خطمی کی جڑ اور اوسکا بیج قوی اور زیادہ لطیف ہے **زینت** سرکہ ملاکر بہق پر طلا کیجاتی ہے اور بعد طلا کرنیکے دھوپ مین بٹھاتے ہین تخم خطمی اس بارہ مین قوی ہے **اورام و ثبور** اورام کی تلئین کرتی ہے اور اونکے بڑھنے کو منع کرتی ہے اور اورام دموی کی تحلیل کرتی ہے جراحات مین نضج پیدا کرتی ہے جو اورام پھوڑے ہوے ہون اونکو نفع کرتی ہے۔ اور خنازیر کو مفید ہے صمغ البطم کے ہمراہ اسکا حمول کرنیسے صلابت رحم کو نفع کرتا ہے۔ اور زیت کے ہمراہ ملاکر خنازیر پر لگائی جاتی ہے **آلات مفاصل** درد مفاصل مین سکون پیدا کرتی ہے خصوصاً بط کی چربی ملاکر اور عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے۔ اور ارتعاش یعنی بدن کی کپکپی یا رعشہ کو فائدہ کرتی ہے۔ ورمیان مین عضل کے جو پھٹ جانے کا صدمہ پہونچے اور تمدد اعصاب کو فائدہ کرتی ہے۔

**اعضاے سر** جب خطمی کا ضماد کیا جاے جو ورم کہ کان کے نرم گوشت مین ہوتے ہین اونکو نفع کرتی ہے **اعضاے چشم** نغنغ اور تہیج جو پلکون مین ہو اوسکی تحلیل کردیتی ہے **اعضاے نفس** گرم کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور نفث مین سہولیت پیدا کرتی ہے اور نفث الدم کو بسبب اپنی قوت قابضہ کے منع کرتی ہے اور برگ خطمی ورم پستان کو نفع کرتی ہے اور ضماد مین ذات الجنب اور ذات الریہ کے داخل کیجاتی ہے **اعضاے غذا** خطمی کا گوند پیاس مین سکون پیدا کرتا ہے **اعضاے النفض** جوشاندہ خطمی کی جڑونکا جب پلایا جاے پیشاب کی سوزش کو اور آنتونکی سوزش کو نفع کرتا ہے اور مقعد کے ورم کو بھی مفید ہے اسیطرح برگ خطمی بھی یہی اثر رکھتی ہے اور جو اسہال ردی اور خراب ہو اوسکو بھی اسیطرح مفید ہے خطمی کا بیج صمغ البطم ملاکر صلابت رحم کیواسطے بطور حمول کے استعمال کیا جاتا ہے اور رحم کے ملجانے اور سپید ہونے کیواسطے اسیطرح اسکا جوشاندہ نفاس کو پاک کردیتا ہے خطمی کی جڑونکا جوشاندہ جب شراب ملاکر پلایا جاے عسر بول اور پتھری کو فائدہ کرتا ہے اور پتھری کو بھی مفید ہے خصوصاً تخم خطمی خطمی کا گوند جلس تسکم کرتا ہے **سموم** جسوقت خطمی سرکہ یا زیت ملاکر طلا کیجاے ہوام کے مضرت کو فائدہ کریگا جوشاندہ اسکا مع کلہ وریانی ملاکر شہد مکھی کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے اور یہ نفع میرے اندازہ مین طلا کرنیسے ہے

**خردل** بفتح خا و سکون را و فتح دال آخر مین لام ہے ہندی مین رائی کہتے ہین **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** بلغم کو قطع کرتی ہے اور روغن اسکا مولی کے روغن سے زیادہ گرم ہے اسکے دھوئین سے ہوام بھاگ جاتے ہین اور جنگلی رائی خلط خراب پیدا کرتی ہے رائی مین جلا اور تحلیل کی بھی قوت ہے آدمی اکثر مقامات پر رائی کی پتی اور جڑون کو پکا کر کھاتے ہین جسکو کاٹر ٹر کا ساگ لتے ہین **زینت** چہرہ کو صاف کرتی ہے اور خون کا دھبہ یا لمس اور خون مردہ کے نشان کو زائل کردیتی ہے جنگلی رائی کا ضماد بہت عمدہ ہے اور زبان کو خشک کردیتا ہے بالخورہ کو نفع کرتا ہے **اورام و ثبور** گرم اورام اور جو قروح پرانا ہو اوسکی تحلیل کردیتا ہے اور گندھک ملاکر خنازیر پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** ترکھجلی اور داد کو فائدہ کرتی ہے **آلات مفاصل** عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے **اعضاے سر** رطوبت سر کا تنقیہ کرتی ہے اور جس شخص کو مرض لیثاغورس کا ہو اوسکے سر پر ضماد کیجاتی ہے رائی کا نچوڑا ہوا پانی کان کے درد اور دانت کے درد کیواسطے ٹپکایا جاتا ہے۔ اسیطرح اسکا تیل بھی خصوصاً جب اسمین سینگ کو جوش دین رائی بھی منجملہ ان ادویہ کے ہے جو مصفاۃ نامی ناک کی ہڈی کے سددون کی تفتیح کرتی ہے بعض طبیبون نے کہا ہے کہ اگر نہار منہ رائی کھائی جاے فہم کو تیز کرتی ہے **اعضاے چشم**

آنکھ کی جھلی اور پلکون کی خشونت کیواسطے جو سرمہ بنتے ہین اوسمین نافع ہی
اعضائے نفس اگر اسکو کوٹ کر ماء العسل کے ہمراہ پئین پرانی خشونت
کو تھمنے ہی کی دور کر دیتی ہو اعضائے غذا تلی کو گھٹا دیتی ہو اور پیاس بجھاتی ہو
اعضائے نفض اختناق الرحم کو فائدہ کرتی ہو باہ کی خواہش پیدا کرتی ہے
حمیات دورے سے جو تپین آتی ہون انکو اور پرانی تپون کو نفع کرتی ہے ۔
**خصی الثعلب** بضم خا معجمہ و سکون صاد مہملہ اسکو سہ برگ بھی کہتے ہین
**ماہیت** جڑ اوسکی سخت اور میٹھی ہوتی ہو **طبیعت** گرم تر اول
درجہ مین ہو اور اسمین رطوبت فضلیہ ہے **آلات مفاصل** تشنج اور تمدد
جو بدن کے پیچھے کے اعضا مین ہوان اونکو اور فالج کو نفع کرتی ہو **اعضائے**
**نفض** باہ کی خواہش پیدا کرتی ہو اور باہ پر اعانت کرتی ہو خصوصاً شراب
کے ہمراہ اور قائم مقام سقنقور کے ہے ۔
**خصی الکلب** یہ بھی مثل خصی الثعلب کے ہوتی ہو اور اسکی دو قسمین
ہوتی مین ایک تو چھوٹی ہوتی ہے اور اسمین دو نوع ہوتے ہین ایک جوڑا
نیچے اور ایک جوڑا اوپر ایک دان مین کا ڈھیلا او نرم اور دوسرا ابھرا
ہوا سخت ہوتا ہو دوسری قسم اسکی بڑی ہوتی ہو **خواص** بڑی قسم مین
رطوبت فضلیہ ہے اورام بلغمی کی تحلیل کر دیتی ہو قروح جراحات وغیرہ
سے قروح کو پاک کرتی ہو اور غذا کے پھیلنے کو منع کرتی ہو قروح خبیثہ جنمین
آکلہ پیدا ہو گیا ہو اون کا اندمال کرتی ہے **اعضائے سر** ۔
قلاع کو نفع کرتا ہو **اعضائے نفض** جب آدمی اسکی چھوٹی قسم کو کھائے
حافظ اوسکا بڑھ جاتا ہو ۔ اور اگر عورت چھوٹی قسم کو کھائے نری جنونوالی
ہو جائیگی اور یہ بھی کہتے ہین کہ یہ دوا جبتک تر او تازہ ہو قوت جماع کو
زیادہ کرتی ہو ۔ اور خشک ہوجانے کے بعد اس قوت کو قطع کرتی ہے
ان دونون قسمون مین یہ بھی اثر ہو کہ ہر ایک قسم دوسرے کے فعل کو باطل کرتی
ہے اور یہ سب فوائد بڑی چھوٹی قسمون کے لوگون نے لکھے ہین ۔
**خصیہ** بضم خا معجمہ و سکون صاد مہملہ و یای مفتوحہ آخر مین ہای ہوز ہی
**ماہیت** یہ عضو نرم گوشت کی قسم سے ہو **اختیار** بہترین اقسام خصیہ کو یہی
ہو جس جانور کے خصیہ ہر ایک وصاف مین جید ہون اور وہ جانور جوان
بھی ہو اور بڑے بڑے خصیہ جیسے پہاڑی بکرے تیتر خرگوش کا قدیر ہو اور خصیہ تیتران کا
مہضم نہین ہوتے کسی جانور کا خصیہ مثل خصیہ ہاے مرغ کے نہین ہوتا خصوصاً
جو مرغ فربہ ہون اور اون کے خصیہ بھی فربہ ہون کہ یہ بہت اچھی چیز ہو
**خواص** خصیہ کی غذا مین وہ جودت نہین ہو جو تندیتین یعنے دونون
پستان کے کھانے مین ہو سوای خصیہ ہاے مرغ فربہ کے کہ اسکی غذا جید
ہوتی ہو اور بہت بھی ہوتی ہو اور جملہ اقسام خصیہ کے جسوقت ہضم ہو جاتے
خصوصاً وہ قسم کہ بدشواری ہضم ہوتی ہو اور سب غذاے کثیر بنے گی **اعضائے**
**غذا** اکثر اقسام خصیہ کے بدشواری ہضم ہوتے ہین اور غذائیت اونمین
زیادہ ہوتی ہو خصوصاً جو جانور بڑا ہو اور گوشت اوسکا غلیظ ہو ۔
**خربق اسود** جسکو ہندی مین سیاہ کٹکی کہتے ہین **ماہیت** سیاہ کٹکی کی
شکل ہو کہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تو کدار ہوتے ہین اور تیزی و حدت
سپید کٹکی کے زیادہ ہوتی ہو اور جو لوگ اسکو درخت سے چنتے ہین اسکے
ضرر سے اپنی حفاظت اور بچاؤ اور لہسن کے کھانے اور شراب کے پینے سے
کرتے ہین اور پتہ اسکا مشابہ خیار کی پتی کے ہوتا ہو جسمین سیاہی خیار کے
پتے سے زیادہ ہوتی ہو ٹہنی اسکی بڑی اور رنگ مین بنفشی شکل مثل خوشہ
انگور کے اسمین پھل ہوتے ہین اور پتلی پتلی رگین سیاہ ایک ہی جڑ سے مثل
پیاز کے دونون سرون کے نکلتے ہین اور اونمین جڑ اوسکا استعمال بھی
کیا جاتا ہو **مقام روئیدگی** اس نبات کا خشک زمین ہو جسمین تری نہو **انتخاب**
بہتر وہی قسم ہو جو بنی اور براق کے بیچ مین ہو اور موٹی اور باریک کی درمیانی
ہو رنگ اسکا خاکستری توڑنے سے بہت جلد ٹوٹ جائے مغز یعنے گودا
ہو کہ جسکے اندر مثل عنکبوت کے جالے کے کوئی چیز نظر آئے مزہ اسکا
تیز ہو زبان کو چھیلتی ہو اور سب سے بہتر اسکی وہی قسم ہو کہ پتلی پتلی لکڑیان
جو اسکی جڑ کے پاس ہین انکو لیکر تھوڑا پانی لگا کر اسکا چھلکا اوتار لین
اور ان چھلکون کو لیکر سایہ مین خشک کر لین اور پھر پیسکر چھاننے کے
بعد استعمال کرین **مقدار شربت** اسکی تین کرمات ہو اور بہتر یہ ہے
کہ اسکا استعمال ہمراہ دوا اور قطرا سالیون کے ایک درخمی تک کیا جائے
**طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** محلل ہو اور
ملطف ہو اور جلا کرنے مین قوی ہے تا اینکہ مردار گوشت کو گرا دیتی ہو اور اگر
انگور کے درخت کی جڑ کے قریب پیدا ہو اسکی شراب کی قوت مسہلہ ہو جائیگی منجملہ خواص
خربق کے یہ بھی ہو کہ بدنکو اپنے مزاج سے بدل دیتی ہو اور بہت اچھا افراج جیسا
حالت جوانی مین ہوتا ہو ویسا پیدا کرتی ہو اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ جس شخص نے

خربق سفید پلائی ہو اوسکو قے نہ آئے اور نہ دست آئیں مگر اتنا ضرور ہے
کہ جو فعل دوائے مغثی کا بعد قے کے ہوتا ہے وہ اس سے ضرور ظاہر ہو۔ خواہ فعل دوائی
مسہل کا ہوتا ہے ظاہر ہوگا۔ موافق آثار خربق کے مردون کیواسطے اور زنان
عورتون کیواسطے جو مردانہ مزاج ہین اور قوی لوگون کیواسطے اور جوانون
کیواسطے اور اون لوگون کیواسطے جنکے بدن مین تروتازگی ہو اور خون
کی زیادتی ہو الغرض ایسے ہی ابدان کو خربق زیادہ موافق آتی ہے اور
جو لوگ ڈرپوک نرم بدن ہین اونکو موافق نہین ہوتی۔ موافق ہونا
خربق کا ماہ نیسان مین زیادہ ہے بعد اوسکے تسرین مین جو ایک مہینہ رومی
ہے لیکن واجب ہے کہ خربق کے استعمال سے پہلے تین دن ایسی چیزون کے
کھانے اور پینے سے پرہیز کرین جو غلیظ کرین اور یہ بھی چاہیئے کہ اسکے
استعمال سے پہلے کھیل کود اور سرود اور ناچ گانے کیطرف توجہ کرین اور بعد
غذائے شب کے دو مرتبہ قے کر آئین خواہ تین مرتبہ بعد اسکے خربق کا استعمال
کیا جائے زیت سرکہ ملاکر بہق پر لگائی جاتی ہے اسیطرح ونمش پر اسیطرح خربق
سپید بھی ودسون کو گرا دیتی ہے اور جس شخص کو سپیلاع کا مرض ہو اسکو خربق
سے استفراغ کرنا مفید ہے اور یہی حال خربق سپید کا ہے اور ام وبثور تر کھجلی
اور داد و سرکہ ملاکر سپید و سیاہ خربق کے دودھ کو طلا کرتے ہین تو سبکو فائدہ
کرتا ہے اور تقشر جلد پر بھی طلا کیا جاتا ہے اوسکی صلابت کو بھی فائدہ کرتی ہے
خربق سے ایک بتی مثل قالب کے بناکر ناصور کے اندر رکھتے ہین اور چند روز
اوسکو رہنے دیتے ہین پھر جب وہ بتی نکالی جاتی ہے ناصور کو پھاڑ کر نکلتی ہے
ت لاست مفاصل فالج اور اوجاع مفاصل کو فائدہ کرتی اور استفراغ
کرنا خربق سے دوائے قوی ان سب امراض کی ہے اعضائے سر جب خربق کو
سرکہ مین جوش دیکر کانیں ٹپکائیں کان کے گونجنے کو فائدہ کریگی اور اگر اس
سرکہ سے کلی کرین دانتون کے درد کو مفید ہوگی اور جس وقت اسکے
جوشاندہ کو ایسے کانوں مین ٹپکائین جنکی سماعت ضعیف ہے قوت سماعت
کو قوی کردیگا وسواس اور شقیقہ کہنہ کو بھی فائدہ کرتی ہے اور امراض سر
مین مرگی اور مالیخولیا کو بھی اعضائے چشم بصارت کو قوت دیتی ہے جب سر
مین داخل کیجائے اعضائے نفض ربو داکو اور اوسکے غلبہ کو نفع کرتی
ہے اور تمام بدن سے اوسکو بدون اکراہ کے نکالتی ہے اور صفرا کو بھی نکالدیتی
ہے اور جو فضلہ خون مین شریک ہوتا اونکے نہایت درجہ دور عضو جو بدن ہے

اور جس اور جلد ہی بھی نکالدیتی ہے واجب ہے کہ خربق کو ایسی چیز کے ساتھ استعمال
کرین سقمونیا ملاکر کہ جلدی دست آجائے اور اوسکے ہمراہ خطر اسالیون کا
دو قبض شریک کرین کبھی خربق اسطرح پلاتے ہین کہ پہلے اوسکو سکنجبین یا کسی اور
شراب شیرین مین بھگو کر ایک رات تک اسے بھیگنے دیتے ہین بعد اسکے جرم خربق کا
نکال کر اوسی شراب سے مسود یا جوزہ مرغ کے گوشت کو پکاکر وہی شوربا کھلایا
جاتا ہے اور کبھی درخت خربق کی جڑین ابو نوستا سقمونیا مین ملاکر سیمی پکاتے ہین
ہیجنے اوپر سطور مین جو اس سرخی جہان لکھی ہے جو تدبیر اور اصلاح لائق تھی
اوسکو لکھدیا ہے واجب ہے کہ اون سطرون کے پڑھنے وقت بھی اسکو بخوبی دیکھیں
آنتون میں اور مثانہ مین جو ورم ہو اسکو بھی خربق مفید ہے اور حیض اور بول
کا ادرار کرتی ہے ابدال خربق سیاہ کا بدل نصف وزن اوسکے ماذریون ہے
اور دو ثلث وزن اسکے غاریقون ہے اور ابن ماسویہ نے بیان کیا ہے کہ بدل اسکا بھی
خسر و دار و ماسرجویہ کہتا ہے کہ یہ خولنجان ہے طبیعت گرم خشک ہے
خواص محلل ہے رطوبات غلیظہ کو پگھلادیتی ہے اعضائے نفض قولنج اور گردہ
اور درد سینہ کو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور اکثر اوسکی گردہ کے درد مین ہے
خربق ابیض سپید کنگلی کو کہتے ہین ماہیت سپید کنگلی ریشے اور چھلکے چھوٹے
چھوٹے ہوتے ہین جابجا چنٹے ہوئے مشابہ بوسیدہ چیز کے ہوتے ہین سپید
سپید جسمین کچھ وزن نہین ہوتا اور خطمی کی جڑون کے بھی مشابہ
بارتنگ کے درخت کے ہوتا ہے اور مثل چقندر صحرائی کے درخت کے لیکن
اوس سے چھوٹا ہوتا ہے رنگت مین سرخی ہوتی ہے طول اسکی ٹہنی کا چار انگل
تک ہوتا ہے جب کہ اونگلیاں ملی ہوئی ہون اور اندر سے ٹہنی خالی
ہوتی ہے اور مثل پیاز کے ایک جڑ سے بہت سی رگین پھوٹتی ہین اور
پہاڑی مقامات مین پیدا ہوتی ہے اور جب درخت تیار اور پختہ ہوجاتا
ہے اور کاٹنے کا زمانہ آتا ہے اوسیوقت توڑ کر رکھتے ہین اور خشک کر لیتے
ہین اختیار محتار اور پسندیدہ خربق سپید کی وہی قسم ہے جسکے
سطح کا پھیلاؤ حد اعتدال پر ہو اور رنگ اوسکا سپید ہو جلدی ٹوٹ جانیسے
ٹوٹ جائے اور ریزہ ریزہ ہوجائے تخم اوسکا بڑا ہو اور رقیق یعنی باریک ہو
زبان پر رکھنے سے فوراً لذع شدید پیدا نہ کرے لعاب منہ کا کھینچ لائے
اور جو خربق لذع شدید پیدا کرے وہ زہر ہے کہ خناق مین مبتلا کرتی ہے
افعال خربق مدبر کے جسکی اصلاح ہوچکی ہو باب خواص مین مذکور ہونگے

طبیعت گرم خشک وسط درجہ سوم مین ہے افعال و خواص خربق سپید مین تلخی زیادہ ہے اور خربق سیاہ مین حرارت کی زیادتی ہے چوہا جسوقت اسکو کھالے مر جاتا ہے اور چوہے کے مارنے کیواسطے عمدا یہ تدبیر کیجاتی ہے کہ اسکو ستو مین پیسکر شہد مین ملا کر چوہے کے مارنے کیواسطے رکھ دیتے ہین جسوقت خربق سپید گوشت کے ساتھ پکائی جاے کہ گوشت خوب گلجائیگا بہت کمزور وہی خربق ہے جو اس طرح پر درست کیجاے یا بیخ درختی خربق کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر نو اوقیہ جو برابر سو اکیس کے ہے آب باران مین تین دن بھگوئین اور صاف کرکے نیمگرم اوس پانی کو بلائین بعد اوسکے ایک طل وہی خربق جسکے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ لیے ہون قسط آب باران مین تین دن بھگوکر جوش دین کہ تہائی پانی باقی رہجاوے بعد اوسکے خربق کو نکالکر جو پانی جوش دینے سے تیار ہوا ہے اوسمین بقدر دو رطل کے شہد خالص قوام درست کرین اور اسی سے ایک ملعقہ آناول کرین یا گرم پانی مین گھول کر اوس کو پئین اسطرح سے خربق کا استعمال بے خطر ہے اور بیخوف۔ اسکے بعد چھلکے خربق کے جو ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے ہون اوسکے بعد کٹی ہوئی خربق جو وہی ہو اوسکو آب بیغرہ مین ڈالکر بلائین تاکہ حلق مین کوئی چیز پھنس نجاے اور نہ معدہ مین بعد اوسکے باریک پسی ہوئی خربق جو ماء العسل کے ساتھ بعینہ کرلیجاے اور یہ طریقہ خربق کے استعمال کا وہی ہے جو اکثر قتل کرتا ہے اسلیئے کہ سالک و راہون مین بدن کے جرم خربق کا باقی رہجاتا ہے۔ واجب ہے کہ خربق کے پینے والے کے قریب ایسی چیزین موجود کردیجائین جنسے اوس کا ضرر دفع کیا جاتا ہے جسکے واقع ہونیکا خوف از قسم تشنج وغیرہ خربق کے پینے سے ہوتا ہے جیسے مرغ کا شوربا یا شراب تروتازہ تشنج اور سداب و مسور ملا کر اور خوشبو روغن جو سعد اور سوسن اور نرگس سے بنائی گئی ہون اور یہ بھی چاہیئے کہ اوسکے پاس سرکہ تیز جسکی بو تیز ہو موجود رہے اور سیب بھی گرم روٹی اور شراب پکانی اور چھینک لانیوالی اس اور پیا اور کرسلی درخت و فرش اور بچھونا اور سنگیان طرح طرح کی اور شاخیں بھی تیار رہین پھر اگر خربق پینے کے بعد باسانی دست آئین آب سرد نوش کرے اور پاکیزہ خوشبو سونگھے اور غذا ایسی کھاے جسکا کیموس جید ہو اور اگر تشنج یا ضعف عارض ہوگیا ہو پس روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے شراب مین تر کرکے یا ماء العسل مین بھگو کر کھلانا چاہیے اور اکثر دوبارہ روٹی کو سرد پانی

مین بھگو کر کھلاتے ہین پھر اگر اثناے عمل کرنے مین خربق کے دست آجائین یا آرہے ہون یا ابھی نہ آئے ہون ہچکی آنے لگے ماء العسل مین مولی کو جوش دیکر دینا چاہیے اور دیر تک دوا پینے کے بعد کوئی حرکت ظاہر نہ ہو ماء العسل مین گرم پانی ملا کر گھونٹ گھونٹ پلانا چاہیے جسمین سداب کو جوش دیا ہو یا تیل گرم پانی مین ملا کر قے کرانی چاہیے اس طرح پر کہ ایک پر کو روغن سداب مین تر کرکے حلق مین ڈالا جاے تاکہ باسانی قے ہو جاے اور بچھونے مین نرم نرم جھونکون سے جھلایا جاے پھر اگر کیفیت اختناق کی طاری ہو جو شاندہ خربق کا بقدر تین اوقیہ پلانا چاہیے کہ یہ بات دوائے سابق کی اعانت کریگی اختناق عارضی کو دور کریگی پھر اگر ان تدبیرون سے فائدہ نہ ہو پس تیز حقنہ سے عمل دیا جائیگا اور تین ابوبوسات خربق کی نہ اس غرض سے پلائی جائین کہ قے آجاے بلکہ اس غرض سے کہ اختناق دفع ہو جاے اور چھینک لانے والی دوا سے چھینک پیدا کیجاے پھر اگر ہمیشہ یعنی ہر وقت ہچکی اور قے برابر آیا کرے دونون شانون کے بیچ مین جو ہڈی گوریا ہے اسپر پچھنے لگانے سے جو التوا اور پیچیدگی عضلات وغیرہ مین پیدا ہوتی ہے دور ہو جاتی ہے اور جن اعضا مین تشنج آگیا ہو اونپر ایسا تیل ملنا چاہیے جسکو گرم کرنیکی پوری طاقت ہو اور آبیا حمام سے خواہ اور قسم کے آبزن سے بدن کو ملنا اور دھونا چاہیے جراح و قروح سپید کنکلی بھی جراح و قروح کے بارے مین وہی فعل کرتی ہے جو خربق سیاہ کرتی ہے مضرت اس بارے مین خربق سپید کا فعل ہی ہے جو خربق سیاہ کا ہے اعضاے سر جب خربق کو پیسکر سونگھا جاے چھینک کو بیجان دیتی ہے اعضاے چشم بصارت کو تیز کرتی ہے اعضاے غذا خربق سپید بقوت قے پیدا کرتی ہے اور اوسکے استعمال مین خطرہ ہے اسلیے کہ یہ خناق پیدا کرتی ہے اور کبھی خربق کو خبیص یعنی اوس چیز مین کہ جو پکائے اور گھی سے بنائی جاتی ہے ڈالتے ہین اور کھلاتے ہین تاکہ قے ہو جاے جس شخص کو خوف اختناق کا ہونیکا خربق کے پینے سے ہو مناسب نہین ہے کہ خالی معدہ پیا سکو پیے اور وہی لوگ ہین جنکے بدن مین ضعف اور کمزوری ہو عموم زیادہ اور بافراط اسکے استعمال سے آدمی بھی مر جاتے ہین اور گتے اور سور کا اسکے کھانے سے ہلاک ہوتے ہین اور فضلہ براز خربق کے کھانیوالے کا اگر مرغیان کھالین وہ بھی مر جاتی ہین۔

خیارشنبر جسکو املتاس کہتے ہین ماہیت ایک قسم املتاس کی کابلی ہوتی ہے اور ایک قسم اوسکی مصری ہے اختیار بہتر املتاس وہی ہے جو اوسکی پھلی سے نکالا جاے اور براق اور بادسومت ہو اور بہتر پھلی اوسکی بھی وہی ہے جو برق

اور چکنی ہو **طبیعت** معتدل حرارت اور برودت میں ہو اور تر ہو **خواص**
محلل ہو اور ملین ہو اورام و بثور اندرونی اور اورام گرم کو فائدہ کرتی ہو خصوصاً
حلق کے اورام کو جب آب مکوی سبز میں املتاس ملا کر کلی کریں اور اورام سخت
پر طلا کیا جاتا ہو - پس نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** نقرس پر کیا جاتا ہے
اور جن مفاصل میں درد ہو اونپر بھی **اعضائے نفس** جب آب کشنیز
سبز میں املتاس کو ملکر لعاب اسپغول ملا کر کلی کریں خوانیق کو فائدہ کرتی
**اعضائے غذا** جگر کا تنقیہ کرتا ہو یرقان کو اور درد جگر کو فائدہ کرتا ہے
**اعضائے نفض** ملین شکم ہو مرہ محترقہ اور بلغم کو نکال دیتا ہو مسہل اسکا
بے اذیت ہو یہانتک کہ حاملہ عورتونکو بھی املتاس پلانے کی صلاحیت
ہو اور اونکا مسہل بھی املتاس سے ہو سکتا ہو **ابدال** اسکا نصف
وزن اوسکے ترنجبین اور سہ چند وزن اوسکے جرم منقی کلان اور
آٹھوان حصہ اوسکے وزن کا تربد اور کبھی منقی کی جگہ رب السوس داخل کرتے ہین

**خس** بفتح خائے معجمہ آخر مین سین ہو ہندی مین کاہو کہتے ہین **ماہیت**
جنگلی کاہو کی قوت خشخاش سیاہ کی ہو **طبیعت** جالینوس کہتا ہو کہ
بستانی کاہو کی برودت کچھ زیادہ نہین ہو بلکہ مثل برودت تالاب
کے پانی کے ہو اور رطوبت سے زیادہ تر لطیف ہو اور یہ بھی ایک قول ہے
کہ اسکی ترطیب اور تجفیف کرنب اور تبھوے اور چورائی کے بیچ مین ہے
مین کہتا ہون جس شخص کا یہ قول ہو کہ تیسرے درجہ مین کاہو سرد ہو اوسنے یہ
بھی حکم کیا ہو کہ غذا اسکی خراب اور تھوڑی منی ہو اور یہ قول صحیح نہین ہے
اور کیا عجب ہے کہ دوسرے درجہ مین اسکی برودت ہو **خواص** اسمین
جلا کی قوت ہو نہ قبض ہو نہ اطلاق یعنی دست لانیکی قوت ہو اسلیے
کہ اسمین نہ نمکین مزہ ہو نہ بکٹھا ہو اور یہ دونون مزون کا درمیانی
مزہ - جو خون کاہو کھانیسے پیدا ہوتا ہو بہت عمدہ ہو بہ نسبت اوس
خون کے جو پکا کر بقول یعنی ساگ ترکاری وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے
بہت خراب کم ہودہ ہو جو پکا کر کھایا جاے - پانی جو بدل بدل کر پیے جائین
اونکے اختلاف کے ضرر کو کاہو نفع کرتا ہو - بے دھویا ہوا کاہو بہتر ہوتا
ہے اور دھونے سے اسکا نفع بڑھجاتا ہو اسیطرح جملہ اقسام بقول کے
دھونے سے نفاخ ہو جاتے ہین - کاہو سریع الہضم ہو اور بوقت دورہ
مے نوشی کے کاہو کا استعمال کیا جاے سکر اور مستی کے جو اعراض
ہوتے ہین اونکو منع کرتا ہو صحرائی کاہو مین قوت خشخاش سیاہ کی ہے
**اورام و بثور** اورام گرم اور حمرہ کو طلا کرنیسے فائدہ کرتا ہو بشرطیکہ وہ
مقدار مین بڑے اور امراض مین شدید نہون **آلات مفاصل** کاہو
کا ضماد دقی پر کیا جاتا ہو **اعضائے سر** نیند پیدا کرتا ہو اور مرض بیداری
کو زائل کرتا ہے اور بالاہوا کھایا جائے خام تناول کرین اور ندیان کہا
نفع کرتا ہو - دھوپ سے جلنے نہیں دیتی - ایذا سر مین پہونچے اسکو فائدہ کرتا ہو
دونون تھنون مین وعدہ پڑے اوسکی بھی دوا ہو **اعضائے چشم** دریائی
کاہو کا دودھ طبقہ قرنیہ کے قروح مین جلا پیدا کرتا ہو اور بستانی کاہو کا
دودھ اوسکے قریب قریب کاہو نما و گرمی سے جو آشوب چشم ہو اوسپر کیا جاتا ہو
صحرائی کاہو کا دودھ ناصور گوشہ چشم کو نفع کرتا ہو - کاہو کے کھانیکی
مداومت سے آنکھون مین تاریکی پیدا ہوتی ہو **اعضائے صدر** دودھ کو زیادہ کرتا
ہو **اعضائے غذا** پیاس کو اور حرارت معدہ اور سوزش معدہ کو نفع کرتا ہو
بستانی کاہو معدہ کے واسطے اچھی چیز ہو زود ہضم ہو سرکہ کیساتھ کھانے
سے اشتہا پیدا ہوتی ہو کاہو کے کھانیسے یرقان کو فائدہ ہوتا ہے -
**اعضائے نفض** تخم کاہو منی کو خشک کر دیتا ہے اور شہوت
جماع کو ٹھہرا دیتا ہے - کثرت احتلام کو نفع کرتا ہے - کاہو کا
ساگ اس نفع مین تخم کاہو سے کمتر ہے کاہو کا دودھ
اگر نصف درہم پیا جاے اکثر کیموس مائی کا مسہل ہوتا ہے
بستانی کاہو کا دودھ جسوقت اسکا درخت بڑا ہو جاتا فعل مین قریب صحرائی
کاہو کے ہو خاص تخم کاہو کا نہ دستونکو روکتا ہو نہ دست لاتا ہو اسلیے کہ نہ
اوسمین نمکین مزہ ہو نہ بکٹھا ہو نہ جلا کرتا ہو ہان درار ضرور کرتا ہو صحرائی کاہو کا دودھ
ادرار حیض کرتا ہو **سموم** صحرائی کاہو کا دودھ تیلہ و بچھو کے کاٹنے کو نفع کرتا ہو

**خنثی** بضم خائے معجمہ و سکون نون و فتح ثائے فوقانیہ آخر مین الف ہو **ماہیت**
اسکی پتی مثل کراث شامی کے ہو اور اسکی ٹہنی چکنی ہو جسکے سرے پر
ایک پھول ہوتا ہو اور اوسمین جڑین لانبی اور گول مثل بلوط کے ہوتی ہین
مزہ مین اسکے تیزی ہو **طبیعت** گرم و خشک ہے اور بعضون نے کہا ہو کہ
سرد و تر ہو یہ بعید از قیاس ہو **افعال و خواص** جلائے شدید کرتا ہو محلل
ہو خصوصاً اسکی جڑ اور جب گرم کیا جاے تسخین اور تجفیف و تحلیل کرتا ہو
اور ان افعال مین جڑ اسکی زیادہ موثر ہو اور قوت اسکی مثل گرہ دار نمک

کے ہو زینت بالحوزہ اور دار لحیہ کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً خاکستر اسکے جڑ
کی اگر اسکی راکھ کو طلا کرکے بہق سپید پر دھوپ مین بیٹھیں نفع
کریگی اورام و بثور اسکی جڑ شراب ملاکر تمام اورام غددی یا وردنباون
پر لگائی جاتی اور جب کہ رد جو ملاکر اسکا ضماد کرین ابتدا مین ورم گرم کے
نفع کریگا **جراح و قروح** اگر اسکی جڑ کو دردی شراب مین پیسکر قروح
خبیثہ اور چرک آلودہ پر لگائین نفع کریگا **آلات مفاصل** عضل کے
سست ہوجانیکو اور اسکے کوفتہ ہونے کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** جبکہ
اسکا عصارہ یا کندر اور شہد شراب مین ملاکر کان مین ٹپکایا جاے کان کی پیپ کے
کو نفع کرتا ہے اور اگر اوسی عصارہ کو اوس کان مین ٹپکائین جو بجانب مخالف
دانت کے درد کے واقع ہو مثلاً اگر داہنی طرف کے دانت مین درد ہو بائین
کان مین ٹپکائین پس دانت کے درد کو فائدہ کریگا **اعضاے چشم** اسکے جڑ کو
عصارہ مین آنکھ کی منفعت ہے **اعضاے نفس** اگر ایک درخمی سکی شراب
ملاکر پلائی جاے بطور راست اور جنب کے درد کو فائدہ کریگی اور کھانسی کو
اسکی جڑ شراب کی دردی مین گھسکر ورم پستان کیواسطے اچھی دوا ہے
**اعضاے غذا** یرقان کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** بول اور حیض
کا ادرار کرتا ہے اور پھل اسکا اور پھول جب شراب مین پیسکر دونون خصیون کے ورم کی
دواے جید ہے **سموم** تین درخمی سکی ہوام کے کاٹنے کیواسطے پلائی جاتی ہین جب
اسکے پھل کو اور پھول کو شراب مین ملاکر پلائین بچھو کے کاٹنے مین بہت نفع
ہے اور ذوات اربعہ اور رتیلے کے کاٹنے سے اور ساتھ اس نفع کے دست بھی لاتا ہے

**خولنجان** بفتح خاے معجمہ و سکون واو و کسر لام و سکون نون و فتح جیم ہندی
مین کلیجن کہتے ہین **ماہیت** یہ جڑ شکل مین چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جنمین پیچیدگی
ہوتی ہے سرخ اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ ماسرجویہ کہتا ہے کہ یہ [illegible]
**طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** لطیف و محلل
ریاح ہے **زینت** نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے طعام کو ہضم
کرتی ہے **اعضاے نفض** قولنج اور درد گردہ کو مفید ہے۔ باہ کو مہیج ہے۔ ابدال اسکا [illegible]

**خس الحمار** جسکو ابو خلسا کہتے ہین **ماہیت** اسکی پتی باریک مثل پتی کاہو کے
ہوتی ہے شمار مین زیادہ سیاہی مائل اور پتیان اسکی جڑون سے ملی ہوتی اور جڑ کے
دونون پہلو مین ہوتی ہین اسکی جڑ کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے کہ ہاتھ کو اور
زمین کو سرخ کردیتا ہے اور جس زمین پر اوگتی ہے اوسمین مٹی فقط ہوتی ہے جسکو
ٹھیاری زمین کہتے ہین۔ یہ دوا جوہر مائی اور ارضی سے مرکب ہے اور یہ ہی
شنگار ہے جسکا بیان حرف شین مین ہو چکا ہے **اختیار** زرد قسم اسکی قوت
زیادہ رکھتی ہے اور سپید قسم اسکی مائی اور ضعیف ہے **طبیعت** گرم خشک
اول دوم مین ہے **خواص** جالی ہے منقی ہے سدہ کی تفتیح کرتی ہے اور سوکھا ہوا پھل
اسکا ان افعال مین زیادہ قوی ہے اور اسکی جڑ کی طبیعت تخم کی طبیعت سے
قوی ہے مگر جڑ مین قوت زیادہ ہے خصوصاً سوکھی جڑ مین۔ فولس حکیم کہتا ہے اسمین قوت
جاذبہ ہے جو بشدت عمق بدن کو جذب کرلیتی ہے تا اینکہ کلے کی نوک وغیرہ کو بھی باہر
کھینچ لاتی ہے اور اورام سوداوی اور سخت ورم کو کسی مقام پر کیون نہو نفع کرتی ہے
**جراح** اگر اسکو قیروطی مین داخل کرکے استعمال کرین زخمون کا اندمال
کرتا ہے اسیطرح اگر اسکا پانی قیروطی مین ملاکر استعمال کیا جاے **آلات مفاصل**
خس الحمار کو مع اوسکی تیلی جڑ کے نقرس پر ضماد کرتے ہین اور اسیطرح اوسکو
سرکہ مین پیسکر عرق النسا پر لگاتے ہین **اعضاے سر** عصارہ اسکا بطور سعوط
کے سر کا تنقیہ کرتا ہے۔ اور شہد ملاکر بطور لطوخ کے لگانیسے قلاع کو نفع کرتا ہے
**اعضاے چشم** خس الحمار خشک کیا ہوا اگر آنکھ مین لگایا جاے جو نشان کسی
قرحہ وغیرہ کا آنکھ مین باقی رہگیا ہو اوسکو دور کردیتا ہے اور طبقات چشم
کی گندگی کو مٹا دیتا ہے **اعضاے غذا** جگر کا تنقیہ کرتا ہے سرکہ مین بھگوئے ہوے
خس الحمار کھلانیسے تلی کے ورم کو فائدہ کرتا ہے اور لگانیسے بھی فائدہ کرتا ہے
**اعضاے نفض** حیض کا ادرار بقوت کرتا ہے اور زندہ بچہ کو رحم مین
قتل کرتا ہے اور مردہ بچہ کو رحم کے باہر نکال دیتا ہے جو اورام سخت سوداوی
رحم مین ہون اونکو نفع کرتا ہے حیض کی ادرار کرانیوالی جتنی دوائین ہین
اون سب سے اسمین قوت زیادہ ہے اور رحم کی اصلاح کرنے مین بھی اسکو
بہت قوت ہے مقدار شربت اسکا پینے مین ایک مثقال تک ہے اور حمول
کرنے مین بھی یہی مقدار ہے اور شقاق مقعد پر قیروطی ملاکر لگایا جاتا ہے
انچوسا بھی اسیکا نام ہے جیسا کہ حرف الف مین بیان ہو چکا ہے

**خرنوب** بضم اول و سکون راے مہملہ و ضم نون آخر مین باے موحدہ ہے
**اختیار** بہتر خرنوب شامی ہے جو خشک ہو **طبیعت** خرنوب نبطی مین یبوست
اور برودت زیادہ ہے **افعال و خواص** خرنوب شامی جو خشک ہو مجفف ہے اور بہت
قبض پیدا کرتی ہے اسیطرح اوسکا پھل کچا پھل مین کسیقدر حلاوت ہے اور باوجود
حلاوت کے قبض کرتا ہے اور نبطی مین یبوست اور تجفیف زیادہ ہے اور نفع مین

کرتی ہے خرنوب نبطی تر و تازہ بھی کھائی جاتی ہے خلط جو اس سے پیدا ہوتی ہے خراب اور ثقیل ہوتی ہے **زینت** اگر مسون کو خرنوب نبطی خام سے گھس گھس کر طلین یعنی مشک وغیرہ دور کر دیگی **عضاے** خرنوب کا جوشاندہ مضمضہ کرنا دانتونکے درد کیواسطے دوائے جید ہے **اعضاے غذا** خرنوب شامی جو تر و تازہ ہو معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور ہضم نہین ہوتی ہے اور معدہ سے دیر مین اوترتی ہے جالینوس کہتا ہے کاش یہ خراب پھل جہان پیدا ہوتا ہے وہین رہتا اور اور شہرونمین نہ پہونچایا جاتا ۔ ینبوت یعنی خرنوب نبطی یرقان کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضاے نفض** اسکے جوشاندہ مین آبزن کرنا مقعد کو قوی کرتا ہے اور اسمین اور ارکی بھی قوت ہے خصوصًا وہ خرنوب جو شیرہ انگور مین پرورده کیا جا ۔ خرنوب شامی دست آور اور خشک ہونیکے بعد قبض پیدا کرتا ہے اور خلط کو نفع کرتا ہے اور خرنوب نبطی سیلان حیض جو بافراط ہو اوسکو نفع کرتا ہے کھانیسے بھی اور حمول کرنیسے بھی اور ینبوت یعنی خرنوب نبطی مرتوڑے کو اسہال کو مفید ہے

**خزف** بفتح خا و راے معجمہ آخر مین فاء سعفص ہے فارسی مین سفال کہتے ہین اور ہندی مین ٹھیکری جو مٹی کے پکے ہوے برتن سے ٹوٹ کر بنتی ہے **خواص** ۔ مجفف ہے جلا زیادہ کرتی ہے ۔ خصوصًا تنور کی ٹھیکری زیادہ تر لطافت سرطان بحری کے پشت پر جو چھلکے ہین انمین ہوتی ہے اور انیٹ کا کھنجر قوت مین اوس بجھاوین کے ہے جسکے تلوارون پر جلا دیجاتی ہے **زینت** سرطان بحری کا ٹھیکرا مجفف ہے اور کلف اور نمش مین جلا پیدا کرتا ہے **اورام و بثور** ٹھیکری سے قیروطی بنا کر کنٹھ مالا پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** ٹھیکری سے جو مرہم بنائے جاتے ہین اندمال کی قوت اونمین زیادہ ہوتی ہے ٹھیکری قروح کو نفع کرتی ہے اور تر کھجلی مین جلا پیدا کرتی ہے خصوصًا سرطان بحری کے پشت پر کی ٹھیکری **آلات مفاصل** تنور کا ٹھیکرا پیسکر نقرس پر لگایا جاتا ہے **اعضاے چشم** ٹھیکری کو پیسکر وہ نمک ملاکر جو زمین سے کھود کر نکالا جاتا ہے ناخونہ پر جبکہ لگا لیجاتا ہے فائدہ کرتا ہے

**خفاش** بضم خاے معجمہ و فتح فاے مشدد آخر مین شین معجمہ ہے جسکو فارسی مین شپرہ اور ہندی مین چمگادڑ کہتے ہین **ماہیت** کہتے ہین کہ شیرزق اسکے دودھ کو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ شیرزق اسکا پیشاب ہے **طبیعت** شیرزق مین جلاے شدید ہے اور حرارت زیادہ ہے **افعال و خواص** روغن خفاش باکرہ عورتون کے پستان کے بڑھنے کو منع کرتا ہے ۔ اور بالون کے نکلنے کو بھی روکتا ہے جیسا لوگ کہتے ہین مگر کچھ اسکی صحت نہین ہے **اعضاے چشم** چمگادڑ کا دماغ شہد ملاکر ابتداے نزول الماء کو فائدہ کرتا ہے اور خاکستر اسکی جب بطور سرمے کے آنکھ مین لگائی جاے بصارت کو تیز کرتی ہے اور شیرزق ناخونہ کو اور آنکھوں کی سپیدی کو فائدہ کرتا ہے

**خانق الذئب** بھیڑیے کی مارنے والی دوا **خواص** بھیڑیے اور سور کی اور کتون کو خناق مین گرفتار کرکے قتل کرتی ہے اور مروڑہ پیدا کرتی ہے آدمی کے بدن مین داخل و خارج کسی طور پر استعمال نہین کیجاتی ہے

**خانق النمر** چیتے کے مارنیوالی دوا **خواص** چیتے اور بھیڑیے اور خنزیر وغیرہ کو قتل کرتی ہے داخل و خارج کسی طور پر استعمال اسکا جائز نہین **سموم** کہتے ہین کہ اگر بچھو کے قریب اسکو لیجائین اعضاے بدنی بچھو کے بیکار ہو جاتے ہین اور بے حس و حرکت ہو جاتا ہے اور اسکا بیان بیش الفیل مین گذر چکا ہے

**خلاف** بکسر خاء معجمہ و لام اور آخر مین فاے سعفص ہے اور بفتح اول بھی پڑھا گیا ہے ۔ بید کو کہتے ہین **ماہیت** کبھی بید کی پتی کو جب چھیلین اوسمین سے ایک گوند پیدا ہوتا ہے جسکا اثر قوی ہے **افعال** بید کا پھل اور اسکی پتی دونون قابض بدون لذع کے ہین اور اوسمین تجفیف بھی نوری ہے اور خاکستر اسکی تجفیف مین شدید ہے جب کوئی تازی پتی بید کی پیسکر ضماد کیجاے نزف الدم کو بند کر دیتی ہے ۔ کبھی اسکی پتی کو چھیل کر ایسا گوند نکالتے ہین جسمین جلا اور تلطیف زیادہ ہوتی ہے **زینت** خاکستر اسکی سرکہ ملاکر طلا کرنیسے سولے کو اوکھاڑ دیتی ہے **جراح و قروح** بڑے بڑے زخمون پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے خصوصًا اسکی پھل اور پتی کا اور خاکستر اسکی نملہ کو دور کر دیتی ہے جبکہ ملاکر طلا کیجاے **اعضاے سر** شگوفہ اسکا اور اوسکا پانی درد سر مین سکون پیدا کرتا ہے اور نچوڑا ہوا پانی اسکی پتی کا اوس سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے اوس پیپ کیواسطے جو کان سے بہتی ہو **اعضاے چشم** بید کا پھل اور اسکا پانی حدقہ چشم پر جو چوٹ لگے اوسمین لگایا جاتا ہے ۔ بید کا گوند جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے ضعف چشم کو بہت فائدہ کرتا ہے **اعضاے غذا** اسدہ جگر اور یرقان کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** پھل اسکا مفید ہے اور اونکو جنکو تخمہ سے دست آتے ہین

**خبازی** بضم اول و فتح باے موحدہ و کسر زاے معجمہ **ماہیت** ایک قسم ملوخیا کی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ صحرائی قسم خبازی کہتے ہین اور بستانی کو ملوخیا اور ایک قسم خبازی کی وہ ہے جسکو ملوخیا الشجرہ کہتے ہین وہ خطمی ہے اور جسکا لقب ایسو نام ہے کچھ وہ یمن کر وہ اسی کے اقسام سے ہے اور سبز رنگ ہوتی ہے **اختیار** صحرائی قسم مین لطافت اور یبوست زیادہ ہوتی ہے اور

ماہیت جو بستانی مین بہت ہی اوسکی قوت کو کم دیتی ہی **طبیعت** درجہ اول مین سرد تر ہی - یہ بھی کہتے ہین کہ بستانی گرم خشک ہے اور اسی قول کا کہنے والا حکیم روفس ہے اور شاید کہ اسکا خیال بقلۃ الیہودیہ کیطرف گیا ہی کہ اوسی کا خبازی نام رکھا جاتا ہی **خواص** اسمین تلیین ہی اور لطافت اسکی تھوڑے سی زیادہ ہی اور غلاظت اسمین جیقدر سے زائد ہی - اور صحرائی قسم اسکی زیادہ تر لطیف ہی اور پوست مین بھی اسکے زیادتی ہی - اور یہ بھی کہتے ہین کہ بستانی تھوڑی سی تسخین کرتی ہی - اور بسبب اپنی رطوبت اور لزوجت کے معدہ سے جلد اوتر جاتی ہی - خصوصًا اگر مری زیت کے ساتھ کھائی جاے ہضم ہو نہین اسکے اعتدال ہی اور رطوبت اسکی جیسا لوگ کہتے ہین کاہو کی رطوبت سے زیادہ غلیظ ہی - اور روفس حکیم کہتا ہی اور شاید اس حکیم کی مراد بقلۃ الیہود سے ہوگی اورام [illegible] نملہ اور حمرہ کو نفع کرتی ہی اور صحرائی خبازی کی پتی زیتون ملاکر آگ کے جلے ہوے مقام پر لگائی جاتی ہی - اسیطرح اسکا جوشاندہ بطور نطول کے استعمال کیا جاتا ہی - اور بستانی قسم اسکی ابتداے ورم گرم کو اور زمانہ تزید ورم مین فائدہ کرتی ہے **جراح و قروح** جسوقت اسکو بحالت خامی چباکر نمک ملاکر نواصیر پر لگائین فایدہ کریگی خصوصًا وہ چھوٹے چھوٹے ناصور جو آنکھ مین ہوتے ہین **اعضاے سر** شیاف ملاکر قروح سر پر لگائی جاتی ہی بس خوب نفع کرتی ہی - اور قلاع کیواسطے اگر اسکو چباکر اوسکو رکھدیتی ہی **اعضاے چشم** پتی اسکی جب چباکر تھوڑا سا نمک ملاکر لگائی جاے نواصیر چشم کو فائدہ کرتی ہی - اور گوشت اوگاتی ہی **اعضاے نفس** پتی اسکی اور پھول اسکا ہر ایک ملین سینہ کا ہی اور دودھ کو بڑھانیوالی اور کھانسی جو گرمی اور خشکی سے پیدا ہو اوسمین سکون پیدا کرتی ہی بیج اسکا خبازی سے سینہ کی خشونت دور کرنے مین بہتر ہی **اعضاے غذا** بستانی خبازی [illegible] ہی اور سدہ جگر کی تفتیح کرتی ہی **اعضاے نفض** پھول اسکا گردہ اور مثانہ کے قروح کو فائدہ کرتا ہی پلانے سے جب زیت مین گھیسپ کر استعمال کیا جاے اور [illegible] کا بیج خراش اور قروح امعا کو فائدہ کرتا ہی - اور پتلی ہری شاخین خبازی بستانی کی امعا اور مثانہ کو مفید ہی اور ملین شکم ہین اور پیٹ مین جتنے اقسام کے درد ہوتے ہین انمین خفت پیدا کرتے ہین اور یہ فائدہ اسوقت ہی جبکہ خبازی کا پانی پلایا جاے یا اوس پانی سے شربت تیار کیا جاے - جوشاندہ خبازی کا رحم کی صلابت کو بطور آبزن کے اور حقنہ کرنے کے مفید ہی - اور اسمین ادرار بول کی بھی قوت ہے - اور جنگلی خبازی کی ایک قسم سوری بھی ہے جو آفتاب کی گردش کی محاذات مین گھومتی ہی یہ قسم خام اور مرہ کی مسہل ہی اور کبھی اسیقدر افراط اسہال کیوجہ سے خون کے دست آنے لگتے ہین **سموم** برگ خبازی کے ضماد کرنیسے زنبور کے کاٹنے کی سوزش مین فائدہ ہوتا ہی - خصوصًا ہمراہ زیت کے اور جس شخص کو زہر دیا گیا ہو خبازی کے بیج کو ہر وقت پی پی کرتے کرتا ہی - بس فائدہ ہوتا ہی - اور رتیلا کو کاٹنے کو بھی نہایت درجہ مفید ہے -

**خمیر** جسکو ہندی مین ماوا کہتے ہین **طبیعت** اسمین حرارت ہی لیکن اسکی خشکی اور رطوبت مین اسیقدر کمی بیشی ہوتی ہی جتنا نمک اوسمین کم و بیش ملایا جاتا ہی **افعال و خواص** اسمین قوت جلا کی ہی بسبب نمک کے اور بورقیت بھی ہی اور گیہون کی خاص قوت حنطیہ بھی ہے - اور ترشی کے سبب سے اسمین [illegible] پیدا کرنیکی قوت ہی اور جو مواد اندرون بدن سمائے ہوں انکو باہر کھینچ لاتا ہی اور تحلیل کردیتا ہی **آلات مفاصل** جو درد اسفل قدم مثلاً ایڑی مین غیر [illegible] ہوتا ہو اوسمین ضماد کیا جاتا ہی تو نفع کرتا ہی

**خوخ** بفتح خاے معجمہ و سکون واو و آخر مین بھی خاے معجمہ ہے ہندی مین آڑو کہتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ کے آخر مین سرد ہی اور پہلے درجہ مین تر ہی مگر پہلے درجہ کے آخر مین اسکی رطوبت نہین ہی **خواص** رطوبت اسکی بہت جلد متعفن ہو جاتی ہی اور اسمین تلیین کی بھی قوت ہی جسمین تھوڑا سا قبض بھی ہی اور زیادہ تر قابض وہی آڑو ہی جو خشک اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہو اور سیلان مواد کے منع کرنیکی بھی اسمین قوت ہی کچا آڑو بھی قابض ہی **زینت** جو نیلی بو کو جو نورے مین ہوتی ہی اسکی پتی کا ضماد کیا جاتا ہی قطع کردیتا ہی **اعضاے سر** آڑو کا پانی نیکالنیسے کانکے کیڑے مرجاتے ہین - اور اسکا تیل شقیقہ کو فائدہ کرتا ہی اور کانکے درد کو گرمی سے ہوے یا سردی سے **اعضاے غذا** خوب پکا ہوا آڑو معدہ کیواسطے اچھی چیز ہی اور اشتہاے طعام کو برانگیختہ کرنیکی اسمین قوت ہی واجب ہے کہ آڑو سے پہلے کوئی چیز نہ کھائین ورنہ اسکو معدہ مین فاسد کردیگا بلکہ طعام سے پیشتر آڑو کھائین اور سوکھا ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا آڑو دیر ہضم ہی غذا جید نہین ہی اگرچہ غذائیت اسکی زیادہ ہی **اعضاے نفض** آڑو کی پتی کا ضماد ناف پر کیا جاتا ہی - بس پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی اور اسیطرح اگر عصارہ اسکے شگوفہ کا پلایا جاے آڑو کی پتی جو خام نہ ہو پختہ ہو چکی ہو ملین شکم ہے - کچی پتی قابض ہی - بعضون نے کہا ہی کہ آڑو باہ کو زیادہ کرتا ہی اور شاید یہ بات بہ نسبت اون ابدان کے صحیح ہو جو گرم خشک ہین

خطاف بضم خاے معجمہ وفتح طاے مشدد آخر مین فاے سعفص ہے جسکو ہندی مین
سیاہی کہتے ہین اعضاے سر ویسقوریدوس نے کہا ہے کہ خطاف کے
پہلے بچے کا پیٹ جب چاک کیا جاوے اوسمین دو سنگریزے نکلتے ہین
ایک کا تو رنگ ایکہی ہوتا ہے۔ اور دوسرے سنگریزے مین بہت سے رنگ
ہوتے ہین۔ جب ان دونون سنگریزون کو بچہ گاو کی کہال مین لپیٹ کر
مرگی کے بیمار کے بازو پر باندھین یا اوسکی گردن پر باندھ دین بہت
نفع ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ کہال مین مٹی نہ لگ گئی ہو یعنے زمین پر نہ رکہی
گئی ہو۔ ویسقوریدوس کہتا ہے کہ مینے خود اسکا تجربہ کیا ہے اور اس سے مرگی
جاتی رہی اعضاے چشم خطاف کا گوشت کہانا بصارت کو تیز کرتا ہے۔ اور
کبہی خشک کرکے اسکا سفوف استعمال کیا جاتا ہے مقدار شربت اسکی ایک
مثقال ہے اور خصوصاً اسکے بچہ کو ظرف آبگینہ مین جلاکر شہد ملاکر بطور
سرمہ کے لگایئن آنکہہ مین جلا زیادہ پیدا کریگا۔ یہ بہی کہا گیا ہے کہ خطاف
کا دماغ شہد ملاکر ابتداے نزول الماء کو مفید ہے۔ اور اسیطرح خفاش کا
دماغ مفید ہے اعضاے نفس خطاف جلاکر اوسکی راکہہ جبڑے پر خناق کیواسطے
لگائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے اسیطرح جسوقت خطاف کو نمک سود کرکے خشک کرین
اور بوزن یک درہم اسکا سفوف پانی ملاکر پلائین خناق کو نفع کرے گا
خل بفتح خاے معجمہ وتشدید لام اسکو ہندی مین سرکہ کہتے ہین طبیعت مرکب
جز حار اور بارد سے ہے اور جز بارد اسکا غالب ہے اور جس سرکہ مین مویج کی
سی تیزی ہو وہ زیادہ گرم ہوتا ہے اور جسمین تیزی نہو وہ سرد تر ہے اور پکانے
سرکہ کی برودت کم ہو جاتی ہے افعال و خواص تخفیف اسکی قوی ہے اسقدر
کہ ریزش مواد کو بطرف اندرون جسم کے منع کرتا ہے اور تلطیف و تقطیع
بہی کرتا ہے کبہی سرکہ پلایا جاتا ہے خواہ جس مقام سے خون جاری ہو اور سر پر ٹپکایا جاتا
ہے بشرطیکہ خون کے نکلنے کی جگہہ ظاہر ہو نہین محسوس ہے یعنے نزف الدم کو منع
کرتا ہے مراد یہ ہے کہ اگر خون اندرون جسم سے آتا ہو سرکہ پلانے سے بند ہو جائیگا
اور اگر بیرون جسم مین کسی زخم وغیرہ سے آتا ہو سرکہ چہڑکنے سے بند ہو جائیگا
جس مقام پر ورم پیدا ہونیوالا ہو سرکہ کے استعمال سے رکجاتا ہے سرکہ ہضم
غذا پر اعانت کرتا ہے اور بلغم کی ضد ہے یعنے بلغم کو فنا کر دیتا ہے اور صفرا کی تیزی
کو مفید ہے اور سوداوی مزاج والونکو اسکا ضرر بہت محسوس ہوتا ہے زینت شہد
ملاکر خون کے نشانات پر لگایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے۔ مگر زیادہ ملنا سرکہ کا

زنگت رو کر دیتا ہے اور اورام و بثور اور ورام کے پیدا ہونیکو منع کرتا ہے اور نملہ
یا اور حمرہ کو کہلانے اور لگانے سے دور کر دیتا ہے اور پہر ایک ورم کے مادہ کو
پہیلنے سے منع کرتا ہے اور سیہری کو نفع کرتا ہے۔ نملہ و حمرہ پر جسوقت طلا کیا
جاے دونون کے مادہ کو روکتا ہے کہ ورم پیدا ہو جراح و قروح جسوقت
سرکہ مین صوف بہگوکر زخمون پر رکہین اونکے سوجنے کو منع کرتا ہے اور جن
قروح کا مادہ پہیلنے والا ہو اوسکو پہیلنے سے روکتا ہے اور تر کہجلی اور داد کو نفع
کرتا ہے اور آگ سے جلنے کو جسقدر جلد سرکہ نفع کرتا ہے اتنی جلد کوئی دوا نفع
نہین کرتی آلات مفاصل پٹہے کو مضر ہے اور جب گنٹہ حلد کرنقرس
پر اسکا نطول کیا جاے نفع کریگا اعضاے سر جب روغن زیت
یا روغن گل مین ڈالکر خوب کہپایا جاے اور ایک کپڑا اسمین جسپر شوت پڑا
ہو اوسمین بہگوکر سر پر رکہا جاے اوس درد سر کو فائدہ کریگا جو گرمی سے ہو اسیطرح
مسوڑہے کو مضبوط کرتا ہے ایضاً اگر سرکہ مین سویا جوش دیکر کلی کرائی
جاے یا نطول کیا جاے دانتون کے ہل جانیکو فائدہ کرتا ہے اور دانتون سے
جو خون آتا ہو اوسکو بند کر دیتا ہے۔ سرکہ سے جو بخارات اوٹہتے ہین اونکا کان
مین پہونچانا سماعت کی دشواری دور ہو جاتی ہے اور مصفاۃ نامی ناک
کی ہڈی کے سدے کی بقوت تفتیح کرتی ہے۔ اور کان کے گونجنے کو دور کرتا
ہے۔ اعضاے چشم شہد ملاکر خون کے اوس سرخ داغ پر لگایا جاتا ہے
جو آنکہہ کے نیچے پڑ گیا ہو ہمیشہ سرکہ کا کہانا ضعف بصارت پیدا کرتا ہے اعضاے
نفس جو شخص سرکہ کی کلی کرے اوسکے بدن مین جو بطرف حلق کے جانیکو
رک جاتی ہے۔ لہاۃ یعنے کوے کو فائدہ کرتا ہے اور کوا اوتر گیا ہو اوسکو درست
کر دیتا ہے۔ جونک جو حلق مین چمٹ گئی ہو سرکہ کے پلانے سے چہوٹ کر گر پڑتی ہے
پرانی کہانسی اور نفث انتصاب کو گرم کرکے فائدہ کرتا ہے اعضاے غذا گرم
تر معدہ کو مناسب ہے اشتہا کو کہولدیتا ہے ہضم پر اعانت کرتا ہے یہ سب فائدے
سرکہ مین اس جہت سے ہین کہ معدہ کی دباغت کرتا ہے سرکہ کا بخار دل
پر پہونچانا استسقا کے تحلیل کرتا ہے صحیح آدمی کو ہمیشہ سرکہ کہانا بیشتر
منجر باستسقا ہو جاتا ہے اعضاے نفض جسم مین برودت پیدا کرتا ہے
اور سرکہ مین نمک ڈالکر پہر گرم کریکے اون قروح امعا کیواسطے حقنہ کیا جاتا
ہے جنکا مادہ پہیلتا ہو۔ اور یہ حقنہ بعد حقنہ ہاے نرم کے تجویز کرنا چاہیے سموم
جس شخص کو کسی حیوان نے ڈنک مارا ہو اوسی جگہہ پر سرکہ ٹپکایا جاتا ہے اور

افیون اور شوکران کی سمیت کو نفع کرتا ہے- جو کہ صحرائی انگور سے نمک ڈالکر بنایا جاوے دیوانے کتے وغیرہ کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے اور کبھی اسی سرکہ کو گرم کرکے اوس وقت پلاتے ہیں جب آدمی کوئی دوا مثل ادویہ قتالہ کے کھا گیا ہو پس نفع کرتا ہے

خنافس کیکڑا یا گبریلا کو کہتے ہیں اعضاے سر جنین بیٹ میں لیکر دانے کو جوش دیں اور اوسکو کان میں ٹپکانا کان کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور اسیطرح حرم گبریلے کا خشک کرکے کان میں ڈالنے سے بھی شرّ اور درد زائل ہوجاتا ہے

خبز بضم خاء معجمہ وسکون باے موحدہ وزاے معجمہ روٹی کو کہتے ہیں اختیار واجب ہے کہ روٹی صاف نمک ملی ہوئی آٹا بہ نرمی گوندھا گیا ہو خمیر اچھی طرح اوٹھایا گیا ہو تنور میں بخوبی پک گئی ہو گرما گرم جیسے تنور سے نکلتی ہو نہ کھائی جاے اور گرم روٹی طبیعت کو قبول نہیں ہوتی ہے- تنوری روٹی کے بعد خبز فرنی یعنے بھٹی کی روٹی کا رتبہ ہے- اور تمام اقسام اسکے خراب ہیں موٹی روٹی باریک پھلکے سے افضل ہے- اور جسقدر زیادہ آٹا صاف کیا جاے بعد گوندھنے کے واجب ہے کہ خمیر کر ڈالیں اور اتنی دیر تک رہنے دیں کہ خمیر درست ہوجاے اور گوندھنے میں اوسکے بہت نرمی کیجاے اور خوب گوندھے اور نمک خوب ملایا جاے- فرن جو ایک بھٹی چونہ اور پتھر سے یا پکی اینٹ اور چونہ سے نان پز لوگ بناتے ہیں (جیسے) ہندوستان میں نان پاؤ اور بسکٹ پکانیوالوں کی بھٹی ہوتی ہے اوسی بھٹی کی پکی ہوئی روٹی کو خبز فرنی روٹی جو درجہ میں اوس تنوری روٹی کے نہیں ہے جو ایک سلاد یعنے اکیلی تنور میں پکی ہو جاوے دونوں رخ اوسکے خوب پک گئے ہوں اور انگاروں پر پکی ہوئی روٹی اندر سے کچی رہجاتی ہے اور دھوئی ہوئی روٹی برودت پیدا کرتی ہے اور غذائیت اوسمیں کم ہوتی ہے معدہ کے اوپر ٹھہری رہتی ہے نیچے نہیں اوترتی ہے گرم مزاج والونکو موافق ہوتی ہے سدے نہیں پیدا کرتی ہے اور نہ گرمی پیدا کرتی ہے- روٹی کے دھونیکا طریقہ یہ ہے کہ جس روٹی میں چھلکا اور مغز الگ الگ ہو اوسکا گودا نکال کر گرم پانی میں بھگو دیں بعد اوسکے جو پانی اوپر کا ہے اوسکو پھینکدیں اور دوسرا پانی ڈالیں پھر اوسکو بھی پھینکدیں اور جو کچھ قوت خمیر وغیرہ کی روٹی میں ہو سب نکل جاے اور نہایت درجہ پھول جاے اختیار میدہ کی روٹی میں غذائیت بہ نسبت اور روٹیوں کے زیادہ ہے اور غذا عمدہ بھی ہے لیکن نفوذ اسکا دیر میں ہوتا ہے اور خبز خواری یعنے وہ روٹی جو سپید گیہوں کو دھوکر اور بھوسی بالکل نکالکر میدہ بنایا ہو اوسکی روٹی بھی خبز سمید کے قریب قریب ہے اور خشکار یعنے جو روٹی بے دھوئے ہوئے گیہوں کے آٹے سے بھوسی سمیت اور بھوسی اوسمیں زیادہ ہو جلدی نفوذ کرجاتی ہے لیکن اوسکی غذائیت کم ہے اور جو روٹی خوب نہ پک گئی ہو اوسمیں غذائیت زیادہ ہوتی ہے- اسیطرح جس روٹی میں خمیر کم اوٹھا ہو لیکن اوسکی غذائیت میں لزوجت ہوتی ہے اور سدے بھی ڈالتی ہے- اور سواے اوس شخص کے جو زیادہ ریاضت کرتا ہو اور کسی کو کھانا مناسب نہیں ہے- انگاروں پر پکائی ہوئی روٹی بھی اسی قبیل سے ہے کہ وہ اکثر پک جاتی ہے بلکہ تمام پکجاتی ہے دھوئی ہوئی روٹی جس طریقہ سے اوپر بیان ہوا غذائیت اسمیں کم ہے اور سدہ ڈالنا اسکی شان سے بعید ہے اور نفخ اور ریاح دونوں خفیف اوسکی ہے اور گیہوں کے گیہوں کی روٹی خبز خشکار کے حکم میں ہے- اور موٹے اناج کی روٹی جیسے کراد مٹر وغیرہ یا وہ اناج جسکو اہل عرب نہیں پہچانتے تھے اوسکی روٹی خلط غلیظ پیدا کرتی ہے- اور بھربھری روٹی جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہوجاتی ہے جیسے روغنی روٹی اوسکی یہ کیفیت ہے کہ نفخ پیدا کرتی ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے- اور بہتر روغنی روٹی وہی ہے جو بادام ملاکر پکائی جاے اور واجب ہے کہ ایسی روٹی کو سایہ میں خشک کریں دودھ میں آٹا ملاکر جو روٹی پکائی جاتی ہے اوسکی غذائیت زیادہ ہوتی ہے اور معدہ سے دیر میں اوترتی ہے اور سدہ ڈالتی ہے- روٹی کا ضماد کرنا گرمی زیادہ پیدا کرتا ہے بہ نسبت گیہوں کے ضماد کرنیکے اسلیے کہ روٹی میں نمک کی شرکت ہے- نیمپختہ گیہوں کی روٹی بہت جلد فربہی پیدا کرتی ہے اور ام دشبور گیہوں کی روٹی ماء العسل اور دیگر اقسام کے عصارات مناسب ملاکر اورام گرم کو جنکی پختگی دیر ہے اونکو نرم کرتی ہے اور تبرید پیدا کرتی ہے قریح روٹی کو جب پانی اور نمک میں بھگو کر اوسکا قسام پر رکھیں نفع کرتی ہے اعضا کے غدد پر گرم روٹی کھانے سے پیاس بجھجاتی ہے بسبب اوسکی حرارت ظاہری کے اور معدہ کے اوپر ٹھہری رہتی ہے بسبب اوسکی رطوبت بخاری کے اور بہت جلد آدمی کا پیٹ بھر جاتا ہے اسی رطوبت بخاری کیوجہ سے گرم روٹی ہضم جلد تر ہوتی ہے اور معدہ کے نیچے دیر میں اوترتی ہے اعضاے تنقیص خبز خشکار طبیعت کو نرم کرتی ہے- اور خبز خواری قبض پیدا کرتی ہے- خمیری روٹی ملین ہے اور فطیری یعنے بےخمیری روٹی قبض پیدا کرتی ہے اور انگاروں پر پکائی ہوئی روٹی بھی قابض ہے اور پرانی روٹی جو خشک ہو گئی ہو وہ بھی قابض ہے اگرچہ اوسمیں کچھ ورسنہ ملا ہو اور موٹے اناج کی روٹی بھی قابض ہے- اور پتلا چھلکا بہ نسبت موٹی روٹی کے زیادہ قبض پیدا کرتا ہے

**خبث** بفتح خا و سکون باے موحدہ آخر مین ثاے مثلثہ ہے جو کہ اوسکو میل کو
کہتے مین اختیار زیادہ تر قوی تخفیف پیدا کرنے مین ہر ایک جو کہ اوسکا میل ہے
لوہے کا میل ہے جسکو خبث الحدید کہتے ہین **طبیعت** خبث الحدید تیسرے
درجہ مین خشک ہے اور تانبے کا میل بھی ویسے قریب ہے اور جملہ اقسام کی دھاتون کا
میل ان دونون سے یبوست مین کم ہے **افعال و خواص** ہر ایک دھات کا
میل خشکی پیدا کرتا ہے اون سب سے خبث الحدید مین تخفیف کی قوت زیادہ ہے
اور ہر ایک دھات کا میل رطوبت کو خشک کر دیتا ہے **اورام** لوہے کا میل
اورام گرم کی تحلیل کرتا ہے **قروح** چاندی کا میل ترکھجلی اور سعفہ کو فائدہ کرتا ہے
اور قروح کا اندمال کرتا ہے اور نواصیر اور بواسیر سے جو رطوبت جاری ہو اوسکو
منع کرتا ہے **اعضاے چشم** خبث الحدید پلکون کی خشونت کو نفع کرتا ہے
اور رانگے کا میل آنکھ کے قروح کو مفید ہے بدلے مردہ سنگ کے **اعضاے غذا**
لوہے کا میل معدہ کو قوی کرتا ہے اور معدہ کی تری کو خشک کر دیتا ہے اور معدہ کے
استرخا یعنے ڈھیلے ہو جانیکو دور کرتا ہے اگر پرانی نبیذ مین داخل کر کے پلایا
جاے اور طلا نام شراب کے ہمراہ بھی یہی اثر رکھتا ہے **اعضاے نفض** خبث الحدید
نواصیر اور بواسیر کی رطوبت کے نکلنے کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً اگر پرانے نبیذ
مین خبث الحدید کو ملا کر مریض کو پلائین اور عورت کے حاملہ ہونیکو منع
کرتا ہے حیض کے جاری ہونیکو قطع کرتا ہے اور یہ دوا آخری درجہ کی نفع مین
حیض روکنے کیواسطے ہے اوسیطرح پیشاب کے بارہ مین بھی یہی اثر کرتا ہے
اور مخرج براز پر اگر طلا کیا جاے اوسکو مضبوط کر دیتا ہے **سموم** خبث الحدید
سکنجبین ملا کر اوس زہریلی دوا کی مضرت کو فائدہ کرتا ہے جسکا نام اقونیطن ہے

**خالیدوموان** یونانی لغت ہے **ماہیت** بعضون نے کہا ہے کہ یہ وہی ہلدی
کی قسم ہے جسکو مامیران کہتے ہین اور دیگر اطبا نے کہا ہے کہ اسکی چھوٹی قسم کو مامیران
کہتے ہین اور بڑی قسم کو زرد چوب یعنے ہلدی کہتے ہین **افعال و خواص** ایک قسم
اسکی چھوٹی اوسمین حدت ہے اور قرحہ ڈالدیتی ہے **اورام و بثور** پر طلا کر کے لگائی جاتی ہے
پس نفع کرتی ہے **قروح** چھوٹی قسم اسکی ترکھجلی کو دور کر دیتی ہے **اعضاے سر** اسکی جڑ کے چبانے
سے دانت کے درد مین سکون پیدا ہوتا ہے **اعضاے چشم** جب اسکے عصارہ
کو کوئلے کی آگ پر اتنا جوش آ جاے کہ نصف رہجاے اسکے آنکھ مین لگانیسے
بصارت مین تیزی ہو جاتی ہے جسوقت شیر کا بچہ اندھا ہو جاتا ہے
اوسکی مان اسکی جڑ لیجا کر بچہ کے پاس پہنچاتی ہے پس بچہ کی بصارت
عود کر آتی ہے اور اسیواسطے اس کا نام بھی خطافی رکھا گیا ہے

**خمسۃ الاوراق** پانچ پتیونکی یہ نبات ہوتی ہے **ماہیت** یہ وہی
پنٹافلون ہے **خواص** تخفیف اسکی قوی ہے نہ حدت پیدا کرتی ہے نہ سوزش
ولذع اور نزف رطوبت کیواسطے اسکا ضماد کیا جاتا ہے پس بند کر دیتی ہے
**اورام و بثور** دبیلے اور خنازیر اور صلابات بلغمی اور داخس یعنے بسہری
پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے اور اسکی جڑ کا جوشاندہ اون قروح کیواسطے ہے
جنکا مادہ پھیلتا ہو اور سرکہ مین جوش دیکر نملہ کیواسطے پلایا جاتا ہے اور
حمرہ اور داخس اور ترکھجلی کو نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** کے درد اور عرق النسا
کو فائدہ کرتا ہے اور قیلۃ الماء کو پلانیسے اور ضماد کرنیسے مفید ہے **اعضاے سر**
اسکی جڑ کا جوشاندہ اوس دانت کو مفید ہے جسمین درد ہوتا ہو جب اوسکی کلی
کیجاے اور قلاع یعنے جوشش دہن کو بھی فائدہ کرتا ہے نیز اسکی شراب طلا کر تیس
دن مرگی کیواسطے پلائی جاتی ہے **اعضاے نفس و صدر** اسکے جوشاندہ کا غرغرہ
خشونت حلق کیواسطے کیا جاتا ہے اسکی جڑ کا عصارہ پھیپھڑے کے درد کیواسطے
پلایا جاتا ہے **اعضاے غذا** عصارہ اسکی جڑ کا اگر چند روز نمک اور شہد ملا کر پلایا
جاے درد جگر اور یرقان کو فائدہ کریگا مقدار شربت اسکی تین اوقیہ ہے
**اعضاے نفض** اسکی جڑ اسہال کو اور قروح امعا اور بواسیر کو فائدہ کرتی
ہے اوسیطرح اسکی جڑ کا جوشاندہ **حمیات** اسکی پتی ماء العسل خالص
یا شراب ملا کر جو تیسرے روز اور چوتھے روز تپ نوبت سے آتی ہو اوسکو
مفید ہے **سموم** اسکی جڑ کا عصارہ دواے قاتل ہے۔

**خندروس** بفتح خاے و سکون نون و فتح دال مہملہ و ضمہ راے مہملہ
و سکون واو آخر مین سین مہملہ ہے جسکو ہندی مین جوار کہتے ہین **ماہیت** یہ وہی حنطہ
رومیہ ہے یعنے روم کا گیہون ہے **طبیعت** غذا اسکی گیہون کی غذا سے برودت
زیادہ اور غذائیت کم رکھتی ہے اور باوجود اسکے غذاے جید ہے اور زیادہ غذائیت رکھتی ہے

**خامالاون** یہ مازریون کی ایک قسم ہے یا تخمیص سیاہ ہے **خواص** کسی بیماری مین
کھلائی پلائی نہین جاتی مگر خارج بدن پر استعمال کیجاتی ہے اور یہ دوا ادویہ
جالیہ مین داخل ہے کہ ظاہر بدن پر لگانیسے جلا پیدا کرتی ہے اور ضماد کرنیسے
تلیین بھی اسکا اثر ہے **زینت** بہق پر طلا کیجاتی ہے **قروح** داد اور ترکھجلی پر طلا
کیجاتی ہے اور ضماد اسکا قروح پر کیا جاتا ہے **اعضاے غذا** سیاہ قسم کی جڑ
اکسونافن مریض استسقا کو پلائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے **اعضاے نفض**

سپید قسم کی جڑ جیسے کہ کثیر ذکر کو قتل کرتی سموم سیاہ قسم بلغم کی جسے ایسا ہی جو ہم قاتل ہو
خرؤ بضم خائے معجمہ و سکون رائے مہملہ آخر مین ہمزہ ہر جانور کی بیٹ کو
کہتے ہین اسکا بیان زبل کے لغت مین ہو چکا ہو مترجم فرق زبل اور خرؤ
مین بظاہر یہی معلوم ہوتا ہو کہ جن جانور کا فضلہ پتلا ہو اور شکل مختلف برآمد ہو
گول ہو خواہ اور شکل کا جسکو ہندی مین مینگنی کہتے ہین وہ تو زبل ہو اور باقی
اقسام کو عموما خرؤ کہتے ہین پھر اوسمین بھی بعض جانورونکے فضلہ کے نام
جداگانہ بھی رکھے گئے ہین خواص ہر ایک قسم کی بیٹ مجفف و محلل اور مسخن ہے
خراطین کیچوے کو کہتے ہین طبیعت میرے اندازہ اور تخمینہ مین واجب ہے
کہ طبیعت اسکی گرم ہو اور قوم و شہور خراطین خشک کو کوٹ کر چھلے کے تحلیل
پر ضماد کیا جاتا ہو اور تین دن تک نہین چھڑایا جاتا ہے پس بہت نفع کرتا ہے
اعضائے سر جو شاذہ اسکا مرغابی کی چربی ملا کر اگر کان مین ٹپکایا جائے
کان کے درد کو دور کردیتا ہو اور کبھی زیت ملا کر جس دانت مین درد ہو اسکی
جانب مخالف کے کان مین ٹپکاتے ہین اعضائے غذا جو شت طلا نام
شراب کے ہمراہ پلایا جائے یرقان کو فائدہ کرتا ہو اعضائے نفض آمیختہ
کوٹ کر طلا نام شراب کے ہمراہ ادرار بول کرتا ہو اور پتھری کو فائدہ کرتا ہو
خیر بوا چھوٹی الائچی کو کہتے ہین ماہیت یہ چھوٹے چھوٹے دانے صورت مین
بڑی الائچی کے ہوتے ہین اور سقالیہ کی طرف سے آتی ہو طبیعت قوت اسکی مثل
قوت لونگ کے ہو جلا اور تلطیف کرتی ہو اور بڑی الائچی سے اسمین زیادہ ہے
اعضائے غذا معدہ اور جگر بارد کیواسطے اچھی چیز ہو۔ اور چھوٹی الائچی
معدہ کیواسطے بڑی الائچی سے بہت بہتر ہو۔ قے کو بند کردیتی ہے
خمافیطوس یہ وہی خمافیطوس ہو یعنے لکر ونڈھا اسکا بیان ہو چکا ہے

## حرف ذال معجمہ

حرف ذال سے جو دوائین شروع ہین اون کا بیان
ذہب سونے کو کہتے ہین طبیعت معتدل اور لطیف ہو خواص چھیلن
سونے کا خلط سودا کے امراض کی دواؤنمین داخل کیا جاتا ہو داغ لگانا
آدمی کے بدن پر سونے کے آلہ سے بہتر اور کسی دھات کے آلہ سے نہین ہے
کہ اسکا زخم جلد اچھا ہو جاتا ہو زینت سونے کو منھ مین رکھنا گندہ دہنی
کو زائل کردیتا ہو اور سونیکا چھیلن بالخورہ اور داء الحیہ کی دواؤنمین داخل ہے
طلا کی دواؤنمین بھی اور پلانے کی دواؤن مین بھی اعضائے چشم سونے کی
سلائی آنکھ مین پھیرنے سے یا جرم سونے کا کسی اور طریقے سے آنکھ مین لگانے
سے آنکھ کی تقویت ہوتی ہو اعضائے نفس دل مین جو درد ہو اور
خفقان یعنے دل کا اوچھلنا اور جنت نفس کو فائدہ ہوتا ہے۔
ذریرہ اسکا بیان قصب الذریرہ یعنے جرائتہ کے باب مین ہو چکا قروح
کہا گیا ہو کہ آگ کے جلنے کی دوا اس سے بہتر نہین ہو کہ ذریرہ کو روغن گل اور
سرکہ ملا کر لگائین اعضائے غذا ورم معدہ اور جگر اور استسقا کو نافع ہو
ذنب الخیل چونکہ یہ بوٹی گھوڑے کی دم سے مشابہ ہوتی ہو اسیواسطے اسکا
نام ذنب الخیل کہا گیا ہو ماہیت یہ بوٹی کرڑھے اور خندقون مین اگتی ہے
اور اسکی شاخین تیلی تیلی مجوف مائل بسرخی ہوتی ہین جنمین خشونت و
سختی لکڑی کی ہوتی ہو اور گرہین اوسکی ملی ہوئی جیسے کہ ایک گرہ دوسری
گرہ کے اندر سمائی ہوئی ہوتی ہو اور گرہون کے پاس پتیان شل ذخرہ کے
باریک باریک گھنی متکاثف ہوتی ہین وہی پتیان جو درخت اس نبات کے
قریب ہو اوسکے لپٹ جاتی ہین پھر اوس درخت سے بعد لپٹنے کے نیچے لٹک
کر مشابہ گھوڑے کی دم کے ہو جاتی ہو۔ جڑ اسکی بہت سخت ہوتی ہو طبیعت
پہلے درجہ مین سرد اور دوسرے درجہ مین خشک ہے خواص قابض ہو خصوصا
عصارہ اسکا کہ تجفیف شدید بدون لذع کے کرتا ہو۔ اور نزف الدم کو بہت مفید
ہو جراح و قروح قروح اور جراحات کا اندمال عجیب قسم کا کرتی ہو
اور اگر پٹھے مین قرحہ یا زخم ہو اوسکو بھی مندمل کردیتی ہو آلات مفاصل
اگر اسکو بطور ضماد یا بطور طلا کے استعمال کرین درمیانی مقامات عضل
مین جو شگاف ہو گیا ہو اوسکو فائدہ کرتی ہو۔ آنت پانی اوترنے سے جو بڑھ
گئی ہو اوسکو لاغر کردیتی ہو اعضائے غذا ورم معدہ اور جگر اور استسقا کو فائدہ کرتی ہو
ذراریح بفتح اول و دوم و کسرہ رائے مہملہ و سکون یا و آخر مین حائے مہملہ
طبیعت بعضون نے کہا ہو کہ اسکی حرارت بہت بڑھی ہوئی ہو اور دوسرے
گروہ کا قول ہو کہ گرم خشک دوسرے درجہ کا ہو اور صحیح قول اول ہے ماہیت
یہ ایک حیوان یا کیڑا ہو مکھی سے بڑا ہوتا ہو جسپر سیاہ چتیان سرخی مائل
ہوتی ہین خواص حدت و تیزی کھاتا ہو اور عفونت پیدا کرتا ہو اور محرق ہے
زینت طلا کرنے سے مسون کو گرا دیتا ہو اسکی قیروطی بنا کر طلا کیجاتی ہے
برص تا خون کی سپیدی کو دور کردیتا ہو اور جو ناخون بیکار بڑھ گیا ہو اوسکو

بہت جلد جدا کر دیتا ہے اگر اسکا ضماد کیا جاوے اور سرکہ ملاکر طلا کرنیسے بہق اور برص کو زائل کر دیتا ہے - اور اگر رائی کے ساتھ پیسکر لگایا جاوے تو مسکو اوکھاڑ لاتا ہے - اسیطرح اگر زیت میں اسقدر پکائیں کہ غلیظ ہوجاوے اور استعمال کرین اورام سرطانی اور اورام پر طلا کیا جاتا ہے پس انکی تحلیل کر دیتا ہے قروح تر کھجلی اور داد پر طلا کیا جاتا ہے اعضائے چشم ابن ماسویہ کہتا ہے کہ ناخنہ کو بالکل دور کر دیتا ہے اعضائے غذا بہت تھوڑی مقدار اسکی کہلائی جاوے اور ادرار بول زیادہ کرتا ہوتا انکے استسقا کو فائدہ کرتا ہے اعضائے نفض تھوڑی مقدار اسکی ادرار بول بخوبی کرتی ہے اور ادویہ مدرہ کی بالمضرت میں حیض کا بھی ادرار کرتی ہے اور اسقاط بھی کر دیتی ہے اور بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ ایک ٹکڑا ذراریح کا اگر وہ شخص تناول کرے جسکو مثانہ میں کسی ایسے مرض کی شکایت ہو کہ جسپر کوئی دوا اثر نہ کرتی ہو فائدہ کریگی اور تین طسوج جو بارہ رتی کے ہوئے ذراریح کے پینے سے مثانہ میں قرحہ پڑتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ مثانہ میں قرحہ ڈالنا ذراریح کا اس سبب سے ہے کہ جو مادہ حاد اور تیز ہے ایک بدنمیں بہتا ہے اور جسکا کوئی بدن خالی نہیں ہے ذراریح اوس مادہ کا امالہ کرتا ہے - اور باوجود امالہ کے خاصیت قرحہ ڈالنے کی بھی ہے اوس مادہ میں ہے اسکے قرحہ ڈالنے پر معین ہوتی ہے

## حرف ضاد معجمہ

حرف ضاد سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان

ضرو بکسر ضاد و سکون راے مہملہ دوا ڈلوبان کو کہتے ہین اور ضاد کو فتحہ بھی پڑھا گیا ہے **ماہیت** لوبان ایک مشہور ہے اور رب ضرو جوانی زخت کا گوند ہے مکہ معظمہ کی طرف سے آتا ہے اور اسی نام سے مشہور ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین تر ہے **خواص** بہت جلا کرتا ہے اور محلل ہے اعماق بدن بدنسے مادہ کو کھینچ لاتا ہے اور گوند اوسکا جو اوس درخت کا ہوتا ہے جسکا کام نام ہے ہے گوند مثل لاذن کے قوت مین ہوتا ہے خوشبو ہے عورتون کی خاص خوشبو مین داخل کیا جاتا ہے **اعضائے سر** رب ضرو منہ سے رطوبت بہنے کو مفید ہے اور قروح جو منھ مین پڑے ہون اون کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** لوبانمین قبض تسکین کی بھی قوت ہے

**ضمیران** بفتح ضاد معجمہ و کسر میم جسکو مرزنبان اور ضومران بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ شاہسفرم حاحم یعنے تلسی کا درخت ہے **طبیعت** ابن ماسویہ کہتا ہے کہ اسمین حرارت ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور بہت آدمی اسکو سرد کہتے ہین اسلیئے کہ کسی گرم مزاج کو اسکی حرارت سے ایذا نہین پہونچی بلکہ حاحم پہلے درجہ مین سرد ہے اور صحیح یہ بات ہے کہ اسکی قوت مرکب حرارت اور برودت سے ہے اور یہ جائز ہے کہ برودت اسمین غالب ہے **خواص** گرم مزاج والون کو خصوصا اوسوقت مفید ہوتی ہے جب یہ گلاب چھڑک کر استعمال کرتا ہے قروح جلنے کے مقام پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے **اعضائے سر** طلاع کو بہت نفع کرتا ہے حاحم سدہ ہائے دماغ کی تفتیح کرتی ہے **اعضائے نفض** تخم اسکا بھون کر پرانے اسہال کے مرض مین روغن گل اور آب سرد ملاکر بھی پلایا جاتا ہے -

**ضرع** بفتح ضاد و سکون را و عین پستان کے اوس خاص مقام کو کہتے ہین جہان سے دودھ نکلتی ہے **طبیعت** سرد خشک ہے اس سبب سے کہ پٹھے اسمین زیادہ ہوتے ہین اختیار غذا اس پستان کی جسمین دودھ بھرا ہو اگر بخوبی ہضم ہوجاوے تو بہت گوشت کی غذا کے ہے اور بہت اچھی غذا اسکی ہے جسمین دودھ بھرا ہو اور ہانڈی کو گرم جلاکر پکائی گئی ہو کہ وہ جلدی معدہ سے اوترجاتی ہے اور جرم اس پستان کا اوس حیوان کے بدن کا جسکا گوشت اچھا ہوتا ہے کہ اوسکی خلط جید بنتی ہے اور غلیظ اور قوی ہوتی ہے

**ضفدع** بفتح ضاد و سکون فا و فتح دال مہملہ آخرین عین مہملہ مینڈک کو کہتے ہین **خواص** مینڈک کی راکھ جس جگہ سے خون آتا ہو اگر وہان پر رکھی جاوے خون کو بند کر دیتی ہے **زینت** اگر نمک اور زیت کے ساتھ مینڈک کو پکائین جیسا لوگ کہتے ہین جذام کا فادزہر ہوجاتا ہے اور حملہ ہوام کا زہر دور کرتا ہے جب بطور کھلانیکے استعمال کیا جاوے اور اورام مینڈک کا شوربا وتار نیچے رود کے ورم کو فائدہ کرتا ہے جسوقت اوس پر ٹپکایا جاوے **اعضائے سر** کہا گیا ہے کہ نہری مینڈک کا اوبالا ہوا پانی جسوقت اوس سے کلی کیجے دانتے کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے - مگر استعمال مین جو خرابی ہے وہ خود ظاہر ہے - مینڈک کا جرم خصوصا اوسکی چربی سے دانت بہ آسانی اوکھڑ جاتے ہین اور مجھے گمان ہے کہ یہ خرمینڈک کی اوسی قسم مین ہے جو شجری بستانی ہوتا ہے کسلیئے کہ اسی قسم کی شہادت طبیب ادیب صاحبان تجربہ عامہ ناس سے اس بات کی ہے کہ اگر اس مینڈک کے جرم چرنے کے وقت بہائم کے دانت لگے ہین اون کے دانت گر جاتے ہین جو جو شخص جرم مینڈک کو کھاوے یا اوسکا خون پی لے بدن اسکا سوج جاویگا اور بدن کا رنگ پیلا ہوجاوے گا - اور اسقدر منی اسکے بدنسے نکلے گی کہ منزل ہوتے ہوتے مرجاوے گا - اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ اگر مینڈک کو نمک و زیت میں پکائین - فادزہر اورہوام اور جذام کا ہوگا یہی قول اطبا ہے

ضان بھیڑ کو کہتے ہیں خواص اسکے پتے کی قوت مثل گارے کے پتے کے ہے

ضب بفتح ضاد و بائے مشدد ہندی میں گوہ کو کہتے ہیں ماہیت ضب بعضے گوہ اور چیز ہے اور ورل جسکو ہندی میں گوئی کہتے ہیں جو ہمارے ملک میں موجود ہے اور چیز ہے اگرچہ ضب مشابہ ورل کے ہے اور احوال میں بھی اوسکے قریب ہے اور اس سے قوی بھی اور شاید ضب کا وجود سوائے صحرائے عرب کے اور مقاموں پر کم ہوتا ہے زینت گوہ کی مینگنی کلف اور نمش پر طلا کیجاتی ہے پس نفع کرتی ہے اعضائے چشم گوہ کی مینگنی آنکھ کی سپیدی اور آنکھ میں پانی اترنے کو فائدہ کرتی ہے

ضبع بفتح ضاد و ضم بائے موحدہ و عین مہملہ بجو کو کہتے ہیں خواص جیسے کتاب سوم بیان امراض خاصہ میں بیان کیا ہے کہ نقرس اور وجع مفاصل میں بجو کا فائدہ کس درجہ تک پہونچتا ہے۔

## حرف ظائے معجمہ

حرف ظاء سے جو دوائیں شروع ہیں اونکا بیان

ظلیم اسکا بیان نعام کے لغت میں ہو چکا ہے۔

ظلف بکسر ظائے معجمہ و سکون لام آخر میں فائے سعفص ہے ہندی میں کھر اور فارسی میں سم کہتے ہیں زینت گوسفند کا سم جلا کر سرکہ ملا کر جب بالخورہ پر طلا کیا جائے بہت نفع کرے گا۔

## حرف غین معجمہ

جو دوائیں حرف غین سے شروع ہیں ان کا بیان

غبیراء بضم غین معجمہ و فتح بائے موحدہ و سکون یائے تحتانیہ و فتح رائے مہملہ آخر میں الف ہے فارسی سنجد کہتے ہیں طبیعت اول میں درجہ اول کے سرد ہے اور آخر دوم میں خشک ہے خواص ہر ایک رطوبت کے سیلان کو بند کرتا ہے اور اسمیں قبض اور دستگی تخم زعرور سے کمتر ہے اور جو صفرا بطرف احشائے اندرونی کے ریزش کر آیا ہو اوسکو اوکھاڑ دیتا ہے اور قے کو تسکین اور اگر شراب پینے کے بعد اسکا تنقل کریں مستی کو دور کر دیگا اعضائے نفس گرم کھانسی کو فائدہ کرتا ہے اعضائے غذائی کو بند کر دیتا ہے اعضائے نفض خراش امعاء جو صفراوی ہو اوسکو فائدہ کرتا ہے اور حبس شکم کرتا ہے آنکو بھی بند کرتا ہے اور زعرور کا بھی یہی فائدہ ہے اور کثرت بول کو بھی مفید ہے

غاریقون مشہور دوا ہے ماہیت ابن ماسویہ کہتا ہے کہ نر اور مادہ دونوں قسم کی ہوتی ہے اور بعض قسم غاریقون کی وہ ہے جو بیخ انجدان کے مشابہ ہوتی ہے مگر ظاہری سطح اوسکی ایسی کھر کھری نہیں ہوتی ہے جیسے ظاہری سطح بیخ انجدان کی کھر کھری ہوتی ہے اور ایک قوم کا یہ قول ہے کہ غاریقون اون درختوں میں پیدا ہوتی ہے جو سڑ گئے ہوں اور بطریق عفونت اونمیں غاریقون پیدا ہوتی ہے اسکے مزے میں تیزی متخ کی سی ہے اور قبض یعنے گرفتگی زبان بھی ہے اور جوہری ہوائی ارضی لطیف بھی اسمیں ہے اختیار بہتر وہی غاریقون ہے جو چکنی اور سپید ہو اور جلدی ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور بہت خشک ہو گئی ہو اطراف اور کنارے بھی اسکے چکنے ہوں اور تلخی میں اسکی کسی قدر شیرینی بھی ہو اور جو غاریقون دلی ہوئی اور اوسمیں کچھ ترشے نکلے ہوئے ہوں وہی قسم مادہ کہلاتی ہے اور نر قسم اسکی اچھی نہیں ہوتی ہے اور سخت اور سیاہ دونوں خراب بہت ہیں طبیعت پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے خواص محلل ہے اخلاط غلیظہ کی تقطیع کرتی ہے جمیع اقسام کے سدوں کی تفتیح کرتی ہے اور لطیف ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسمیں قبض بھی ہے اور پہلے جب منہ میں رکھی جاتی ہے شیرینی معلوم ہوتی ہے پھر اوسکے بعد تلخی محسوس ہوتی ہے اورام جگر اورام کو مفید ہے آلات مفاصل سکنجبین ملا کر عرق النسا میں پلائی جاتی ہے بنظر اپنی خاصیت کے پٹھے کے فضلات کو پاک کر دیتی ہے اور عضل کے سست ہو جانیکو مفید ہے اور گر پڑنے سے جو چوٹ لگے اوسکو فائدہ کرتا ہے مقدار شربت اسکی تین قیراط ہے جو برابر دو رتی کے ہے اور اگر تپ ہو ماء العسل یا جلاب کے ہمراہ پلائی جاتی ہے اعضائے سر مرگی کے بیماروں کو نفع کرتی ہے اور دماغ کے فضول کو ہمراہ اپنی خاصیت کے پاک کر دیتی ہے اعضائے نفس ربو کو مفید ہے اور پھیپھڑے کے قرحہ کو بھی فائدہ کرتی ہے جب ہمراہ طلا کے پلائی جائے مقدار شربت اسکی ایک درخمی ہے اور اگر تین ابولوسات جو برابر پونے سات ماشہ کے ہے پلائی جائے نفث الدم کو فائدہ کریگی اگر سینہ سے خون آتا ہو اعضائے غذا یرقان کو فائدہ کرتی ہے اور سکنجبین ملا کر تلی کے ورم میں پلائی جاتی ہے اور تنہا اسکو چبائیں یا نگل جائیں درد معدہ کو مفید ہے اور کھٹی ڈکار کو بند کر دیتی ہے اور ایک درخمی اسکی درد جگر میں پلائی جاتی ہے اعضائے نفض اخلاط غلیظ جو بلغم اور سودا اور سرخ رطوبات کی قسم سے ہوں انکو براہ اسہال دفع کرتی ہے اور ایک درخمی سے لیکر دو درخمی تک پلائی جاتی ہے خصوصاً ماء العسل کے ہمراہ اور ادویہ مسہلہ کے اسہال کی

معین ہوتی ہے اور اونکے اوتر نیکو نہایت دور مقامات بدن میں پہونچا دیتی ہے ادرار بول و حیض کرتی ہے اور گردہ میں سکون پیدا کرتی ہے اور اسکی غرض سے اسکی مقدار شربت ایک نخمی ہے اختناق رحم کو مفید ہے **حمیات** لرزہ کو اور پرانی بتین جنکا مادہ غلیظ ہو اونکو نفع کرتا ہے کہ اگر ایک مثقال شراب کر قبل دورے کے پلائی جاوے لرزہ کو روک دیتی ہے **سموم** ہوام کے کاٹے کو فائدہ کرتی ہے اگر ایک مثقال اسکی شراب ملا کر ضماد دیا جاے نہایت دو درخمی تک بس بہت فائدہ کریگی اور جن ہوام کی سمیت میں برودت ہے اونکے کاٹے ہوئے مقام پر ضماد کیجاتی ہے

**غار** بفتح غین والف وآخر مین راے مہملہ ہے **ماہیت** یہ ایک دانہ بندق کی شکل پر ہوتا ہے مگر اسکے دانے چھوٹے جن پر سیاہ چھلکے باریک جو دبانیسے دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور اندر سے مغز سیاہ زردی مائل نکلتا ہے جسکا مزہ خوشگوار اور بو پاکیزہ ہوتی ہے پتیا اسکا آس کے پتے سے مشابہ ہوتا ہے مگر آس کے پتے سے بڑا ہوتا ہے پھل اسکا سرخ رنگ ہوتا ہے پہاڑی مقامات پر پیدا ہوتا ہے اور قوت اسکے پھل اور پتے میں ہے **طبیعت** حب الغار میں گرمی زیادہ ہے اور پوست میں اس دانہ کے حرارت کمتر ہے مجملاً طبیعت اسکی دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال وخواص** حب الغار میں ارخا یعنے ڈھیلا کر دینے کی قوت ہے اور تمام اجزا میں اسکے تسخین کی قوت ہے حب الغار میں حدت اسکی پتی کو زیادہ ہے اور اوسکی تسخین اور تجفیف قوی ہے مگر حب الغار میں یہ قوت انتہا درجہ کو پہونچی ہے اور ریشہ اس درخت کا اون قوتون میں زیادہ ضعیف ہے اور حرارت بھی اسمین کم ہے اور روغن اسکا اخروٹ کے روغن سے زیادہ گرم ہے **زینت** بہق پر شراب ملا کر طلا کیا جاتا ہے **اورام** ردی اور ستو ملا کر اورام گرم پر ضماد کیا جاتا ہے یا کھلایا جاتا ہے **آلات مفاصل** جملہ اقسام کے درد عصب کو فائدہ کرتا ہے روغن اسکا تھکن اور ماندگی کو دور کرتا ہے **اعضاے سر** درد سر کو گھٹا دیتا ہے روغن میں بھی اسکے یہی اثر ہے۔ اسیطرح یہ دونون یعنے اسکا جرم اور اسکا روغن سردی سے جو کان میں درد ہو اوسکو فائدہ کرتی ہے اور سماعت اگر جاتی رہی ہو اوسکو پھیر لاتے ہے اور کان میں جو آواز گونجنے کی پیدا ہو اوسکو نفع کرتا ہے اور نزلہ کے اقسام جو سر میں ہون اونکو مفید ہے **اعضاے نفس و صدر** ضیق النفس اور نفس انتصاب کو فائدہ کرتا ہے بطور لعوق کے ہمراہ شہد یا طلا نام شراب کے چاٹا جاے۔ اسیطرح جو فضول بطرف پھیپھڑے کے بہکر آتے ہون اونکو فائدہ کرتا ہے۔ پھیپھڑے کے قروح کیواسطے اسکا لعوق شہد ملا کر بنایا جاتا ہے اور یہی لعوق نفس انتصاب کو بھی مفید ہے خصوصاً اگر حب الغار سے بنایا جاے **اعضاے غذا** روغن اسکا درد جگر کو فائدہ کرتا ہے اگر شراب ریحانی کے ساتھ پلایا جاے اسیطرح پوست اسکے بھی فائدہ کرتے ہیں مگر غار اور حب الغار دونون معدہ کو ڈھیلا کر دیتے ہیں اور قی کی تحریک کرتے ہین **اعضاے نفض** روغن اسکا تسلی پیدا کرتا ہے اور قی لاتا ہے اور اسمین ادرار حیض و بول کی قوت ہے جوشاندہ اسکی پتی کا امراض مثانہ اور رحم کو فائدہ کرتا ہے تا اینکہ اگر اوس جوشاندہ سے آبزن کیا جاے جب بھی مفید ہے مقدار شربت اسکی مسہل میں دو درہم ہمراہ ماء العسل و سکنجبین کے ہے اور حب اسکی پوست ایک درہمی جو برابر ایک درہم کے ہے پلائی جاے پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہے اور کیچوین کو قتل کرتی ہے بسبب اوس تلخی کے جو اسمین بہ نسبت اور دواؤن کے زیادہ ہے مقدار شربت نو قیراط جو برابر نو رتی کے ہے حب الغار بھی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے **حمیات** روغن اسکا اگر بدن پر ملا جاے قشعریرہ یعنے پھریری کو فائدہ کرتا ہے **سموم** شراب ملا کر بچھو کے کاٹنے کیواسطے پیا جاتا ہے اور تر و تازہ غار کا ضماد زنبور اور شہد کی مکھی کے کاٹے ہوئے مقام پر لگایا جاتا ہے اجمالاً یہ ہے کہ جملہ سموم مشروبہ کا تریاق ہے ابدال بدل اسکا برگ مورد ہے

**غافث** فاے سعفص کو کسرہ ہے **ماہیت** یہ ایک گیاہ ہے دار اور کٹیلی گھاس ہے جسکی پتی شکل شہدانج کی پتی کے ہوتی ہے یا مثل فیطافلون کے اور پھول اسکا مثل گل نیلوفر کے ہوتا ہے مستعمل دوا میں یہی پھول ہے یا غافث کے عصارہ کا استعمال کیا جاتا ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** لطیف ہے تقطیع بشدت کرتا ہے جلاے زائد بدون جذب اور بدون پیدا کرنے حرارت ظاہری کے کرتا ہے۔ اور اسمیں تھوڑا سا قبض یعنے گرفتگی زبان اور عفوصت یعنے کسیلاپن ہے اور تلخی اسکی مثل تلخی صبر کے ہے بلکہ اس سے زیادہ ہے **زینت** ابتدا داء الفیل اور شروع میں با لخورہ کی دوا سے جید ہے **جراح و قروح** پرانی چربی ملا کر اون قروح پر لگایا جاتا ہے جنکا اندمال دشوار ہو اور عصارہ غافث تر اور خشک دونون قسم کی کھجلی کو مفید ہے۔ اگر آب شستہ اور سکنجبین کے ساتھ پلائی جاے اسیطرح پھول بھی اسکا یہی فائدہ کرتا ہے مگر عصارہ زیادہ قوی ہے **اعضاے غذا** جگر کے درد اور سدہ اونکو فائدہ کرتا ہے اور جگر کی تقویت کرتا ہے اور طحال کی سختی اور درد جگر بلاورم معدہ کو غافث کی لکڑی عصارہ غافث مفید ہیں اور سوء القنیہ اور امراض استسقا کو مفید ہے۔

اعضائے نفض شراب کے ہمراہ پلانے سے قروح امعا کو فائدہ کرتا ہے حشیا پرانی بتیس اور تھانے مزمنہ کو مفید ہے خصوصاً عصارہ غافث کا علے المخصوص جب عصارہ افسنتین کا بھی میں ملایا جائے ابدال بدل اسکا ہموزن اسکے اسارون اور نصف وزن اسکے افسنتین ہے۔

غاغاطی یہ ایک پتھر ہو وزن مین ہلکا جسکی بو مثل مومیائی وغیرہ کے ہوتی ہے آلات مفاصل نقرس کو فائدہ کرتا ہے اعضائے سر مرگی کہ اسکی دھونی فائدہ کرتی ہے اعضائے نفض اختناق رحم کو مفید ہے سموم اسکو دھوان ہوام کو بھگا دیتا ہے۔

غری بکسر غین معجمہ وفتح رائے مہملہ آخر مین الف مقصورہ ہم فارسی مین سریشم اور ہندی مین سریش کہتے ہین طبیعت جانورونکی کھال سے جو سریش بنایا جاتا ہے پہلے درجہ مین گرم خشک ہے۔ اور سریشم ماہی مین حرارت کم ہے مگر یبوست ہے افعال و خواص ہر ایک سریش مین قوت مغریہ ہے اور تجفیف کی بھی قوت ہے۔ زینت سریشم غمرہ یعنے ابٹنے مین پڑتا ہے اور برص کی دواؤن مین بھی داخل کیا جاتا ہے۔ کھال سے بنا ہوا سریش جب جلایا جائے اور جلانیکے بعد دھوڈالا جائے قائم مقام توتیا کے ہو جاتا ہے اور کو بکے امراض کے علاج مین داخل کیا جاتا ہے اور ام و شیور کھالون کا بنا ہوا سریشم مفید طلا کیا جاتا ہے۔ اور بدن کے جس مقام کو آگ نے جلایا ہو سریش لگانے سے آبلہ نہین پڑتا ہے۔ سریشم ماہی اور گائے کی کھال کا سریش جب سرکہ ملا کر دادم اور داد اور کھجلی پر لگایا جائے جسمین چھلکے اوترتے ہون بشرطیکہ زیادہ غائر نہو یعنے داد اور کھجلی کا مادہ جلد سے گزر کر زیادہ اندرون بدن کے نہ پیوست ہوا ہو اوس وقت نفع کریگا۔ جس وقت شہد اور سرکہ ملا کر جراحات پر طلا کیا جائے مفید ہوگا۔ سریشم ماہی تر کھجلی کے مرہم مین پڑتا ہے جسمین قرحہ پڑ گئے ہون اعضائے سر سریشم ماہی قروح سر کے مرہم مین داخل کیا جاتا ہے۔ اعضائے تنفس سریشم ماہی سرکہ ملا کر نفث الدم کیواسطے پلایا جاتا ہے اور جو حریرہ وغیرہ نفث الدم کیواسطے پیتے ہین اوسمین داخل کیا جاتا ہے۔

غالیون اسکے معنے یونانی زبان مین دودھ بستہ کرنیوالی کے ہین مترجم کہتا ہے نسخہ موجودہ قانون مین غالیون بغین معجمہ والف ولام ویائے مثناۃ لکھا ہے اور صاحب مخزن کو جو نسخہ کتاب قانون کا ملا ہے اوسمین بجائے یائے مثناۃ کے میم مندرج تھا لہٰذا صاحب مخزن نے غالیون اور غالمون دو لغت جدا جدا لکھے ہین اور خواص و افعال غالمون کے وہی بیان کیے ہین جو نسخہ حاضرہ مین غالیون کے ترجمہ کیے جاتے ہین ماہیت غالیون بیائے مثناۃ ایک دوائے خوشبو ہے افعال و خواص تخفیف پیدا کرتی ہے دودھ کو بستہ کرتی ہے اور اسمین تھوڑی سی حدت بھی ہے رگون کے شگافتہ ہونے سے جو خون جاری ہو اسکو بند کر دیتی ہے جراح و قروح آگ سے جلنے کو فائدہ کرتی ہے۔

غوشنہ بضم غین وسکون واو وکسر شین معجمہ و نون ماہیت یہ ایک قسم کماۃ یا فطر کی ہے جسکو بعض چھتر کہتے ہین خشک ہونیکے بعد سمٹ کر مل جاتی ہے شکل اسکی مثل ایک چھوٹے کاسہ کے ہے جو ٹیڑھا ہو گیا ہو۔ اس سے کپڑے دھوئے جاتے ہین اور کھٹائی کی جگہہ کھائی جاتی ہے اور اسمین لذت ویسی ہے جیسے اور کھٹائیون مین ہوتی ہے بلکہ اسکی ترشی زیادہ ہے طبیعت اسکی برودت مثل اور اقسام کماۃ کے نہین ہے۔ خواص اسکی خلط بھی ویسی خراب نہین ہوتی ہے جیسے اور اقسام کماۃ کی ہوتی ہے اور شاید کہ اسکی طبیعت مین کسیقدر تحمیر یعنے جلد کی سرخ کرنیکی قوت ہے اور کسیقدر اسمین نمکینی بھی ہے۔

غرب ایک بہت بڑا درخت ہے جسمین ریشہ بھی نکلتے ہین جیسے برگد کی ہوتی ہے اسکے ریشہ کا استعمال کیا جاتا ہے اور گوند کا بھی۔ اور گوند اسکا اسطرح نکالا جاتا ہے کہ اسکے درخت کے بعض مقامات کو سوئیون سے گود گود کر سوراخ کر دیے جاتے ہین اور اوسکے اوپر ایک قسم کا بورق یعنے تہا پیدا ہوتا ہے جو عمدہ اقسام کا بورق ہے اور قابل خوردنی ہے افعال و خواص پھول اسکا اور پتی اسکی یہ دونون کا عصارہ ایسی دوائے مجفف ہے جو لذع نہین پیدا کرتی ہے اور اوسکا درخت جلا کر اوسکی راکھ مسون پر لگائی جاتی ہے پس انکو سکھا کر گرا دیتی ہے۔ عام اسکے کہ وہ مسّے منکوس یعنی الٹے نکلے ہون یا سیدھے ہون مترجم مسّے بواسیر کا اور علاوہ بواسیر کے اور مسّے جو بدن پر ہوتے ہین کبھی جڑ کی طرف پتلا اور سرا اونکا موٹا ہوتا ہے اور کبھی اسکے برعکس ہوتے ہین اور تعلق بھی مسون کا کبھی جلد کے اندر رہتا ہے اور کبھی اسکے برعکس جیسا بواسیر کے بیان مین اسکی تفصیل بخوبی آ جائیگی۔ عقن ریشہ اسکی جڑ کا بالون کے خضاب مین داخل کیا جاتا ہے جراح و قروح چھلکے اسکے اور پتی اسکی جب پیسکر بدن کے کٹے ہوئے مقام پر جو زخم ہوا اور قسم کے جراحات اور زخم جو تازہ ہون اون پر رکھی جائے فائدہ کریگی آلات مفاصل جوشاندہ اسکا نقرس کے واسطے نطول جید ہے اعضائے سر جب اسکی پتی کا رانگ روغن گل ملا کر انار کے چھلکے مین بھر کر آگ پر رکھین اور جوش آنیکے بعد

کانین ٹپکائین کان کے درد کو فائدہ کرے گی اسی طرح تازہ چھلکا اُس کا جب اوس کی یہی تدبیر کیجاے یہی فائدہ کرتا ہے۔ جوشاندہ اس کا نفاس کے واسطے غسول جید ہے یعنے اس کے جوشاندہ سے نفاس سر مین ہو اوس سر کو دھوتے ہین **اعضاے چشم** اس کا گوند اور اس کا پھول تاریکی چشم کو دور کرتا ہے **اعضاے نفس** اس کا پھل نفث الدم کو مفید ہے۔ اور اس کا پوست بھی یہی فائدہ کرتا ہے **اعضاے غذا اعصارہ** اسکا جونک کو نکال دیتا ہے۔

**غالیہ** یہ ایک دواے مرکب قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے جسکو جالینوس نے اختراع کیا ہے **اورام** غالیہ اورام سخت کو نرم کر دیتا ہے **اعضاے سر** غالیہ کو روغن بان یا روغن خیری مین گھول کر اوس کان مین ٹپکائین جس مین درد ہو۔ غالیہ کو سونگھنے سے سکتہ کے بیمار کو فائدہ ہوتا ہے اور ہوش مین آجاتا ہے۔ اور مست شراب کی بھی مستی دور ہوتی ہے اور سردی کے درد سر مین سکون پیدا ہوتا ہے اور اگر اُسکو شراب مین ملا کر پیین سُکر یعنے مستی پیدا کرتا ہے **اعضاے صدر** غالیہ کا سونگھنا قلب کی تفریح پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** غالیہ رحم کی اون درد کو مفید ہے جو سردی سے ہو جب اسکا حمول کیا جاے اور جو ورم سخت سوداوی یا بلغمی اورام کو بھی فائدہ کرتا ہے۔ حیض کا ادرار کرتا ہے۔ رحم مین جو اختناق یعنے تنگی پیدا ہو یا کسی طرف کج ہو گیا ہو اوس کو اپنی خاص جگہ پر اوتار لاتا ہے اور اوس کو پاک اور صاف کر دیتا ہے اور حمل رہجانے پر آمادہ کرتا ہے۔

**تمام ہوئی کتاب دوم** منجملہ کتب پنجگانہ قانون کے جو طب مین ہے اور درود خدا کا اوپر بہترین خلائق کے جن کا نام نامی محمدؐ ہے جو نبی خدا ہین اور ان کی آل اصحاب سب پر

## تفسیر و معانی

اون چند کلمات یونانی وغیرہ کے جنکا استعمال فن طب مین ہوتا ہے اور ہر مرتبہ وہ بدون ترجمہ مستعمل ہوتی ہین جو از قبیل الفاظ مصطلحہ کے ہین۔

**مالی قراطون** ماء العسل کو کہتے ہین یعنے شہد کو ایک مقدار معین پر پانی ملا کر پلانے سے جو چیز حسب تجویز طبیب تیار کیجاے

**افومالی** اوسکی ترکیب یہ ہے کہ شہد کو لے کر پانی مین جوش دین اور اوس پانی کو بے پکائے ہوئے رکھ چھوڑین۔

**اودرومالی** اوس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حصہ شہد اور ایک حصہ آب باران جو بہت دنون کا رکھا ہوا ہو ملا کر دھوپ مین رکھدین۔

**شراب معسل** اوس کی یہ ترکیب ہے کہ شیرہ انگور جس مین کسی قدر خامی کی وجہ سے تبعض یعنے گزفتگی زبان ہو پانچ جز اور شہد ایک جز لے کر کسی بڑے برتن مین رکھین تا کہ جوش کھانے سے باہر نکل جاے بعد اوس کے اوس پر تھوڑا سا نمک ڈالین تا کہ اوس کا جھین اوٹھنے لگے جھین کو الگ کرتے جائین جب اوسکا جوش مٹ جاے مرتبان وغیرہ مین اوسکو رکھ چھوڑین

**شراب العسل** اوس کا طریقہ یہ ہے کہ شراب کہنہ جو قابض ہو یعنے بکٹھی ہو دو جز اور شہد عمدہ ایک جز لے کر برتنون مین بحفاظت بند کر کے رکھین تا کہ درست بن جاے اور درست بننے کی یہ صورت ہے کہ انگور کو لیکر دھوپ مین رکھین اور پھر نچوڑ کر شیرہ کو پکا لین۔

**اوکسومالی** اوس کا یہ طریقہ ہے کہ سرکہ پانچ قوطولی جو برابر سوا سیر کے ہے اور نمک پانی دو سیر اور شہد دس سیر اور پانی دس قوطولی جو برابر ڈھائی سیر کے ہوا ان سب کو جوش دیکر تا اینکہ دس جوش یا اوبال آجائین پھر اوتار کر رکھ لین۔

**اوکسامالی** یہ وہ سرکہ ہے جس مین نمک کا پانی ملایا جاے

**ارودومالی** یہ وہ شراب یعنے شربت ہے جو گل سرخ کو نچوڑ کر بنایا جاتا ہے۔ حمد کرتا ہون مین خدا کی اور شکر بجا لاتا ہون اور وہی خدا ہر امر مین مجھے کافی ہے اور بہتر نگاہبان میرا ہے۔ فقط

تمت

## خاتمۂ کتاب از طرف مترجم

الحمد للہ علی احسانہ کہ آج تاریخ ۱۴ رجب یوم پنجشنبہ ۱۳۲۰ھ ہجری مین یہ ترجمہ جلد دوم ادویہ مفردہ قانون کا بمقام لکھنؤ تمام ہوا جسکی ابتدا مینے اپنے وطن مالوف قصبۂ کنتور مین بتاریخ یکم ربیع الثانی سنہ رواں مین کی تھی اس ترجمہ مین جسکو مینے جلد اول و ر چہارم اور سوم کے بعد کیا ہی بڑی جانکاہی کی ہے اور جسقدر لغات مشکل و فقرات عبارات اس جلد مین شیخ نے لکھے ہین تمام کتب قانون مین ایسی عمدہ اور طرز اسلوب کے فقرات نہین وارد کیے ہین اور مینے تا امکان ان لغات اور فقرات کا ایسا با محاورہ اور سلیس ترجمہ کر دیا ہے کہ طالب العلم کو اوستاد معلم کی حاجت ان مقامات مشکلہ کے مطالب سمجھنے مین باقی نرہے۔ اسکا دعوی کرنا کہ مجھسے کسی مقام پر غلطی واقع نہین ہوئی بشریت کے خلاف ہی اور اس کی درخواست کرنی بزرگان با انصاف سے میرے لائق ہے کہ میری نافہمی سے درگذر فرما کر خطا پوشی کو مد نظر رکھین۔ فقط

## خاتمۃ الطبع

سزاوار حمد و ثنا وہ حکیم مطلق اور خالق برحق ہے جسکی ادنی ادنی حکمتون اور آسان آسان صنعتون کی کنہ حقیقت کو پہونچنا اور اونکی ماہیت کا جاننا تمامی افہام اور جملہ ادراکات ذوی العقول سے خارج ہے۔ درود نا محدود و داور نعت غیر معدود اوس برگزیدہ باری کی جناب مین جسکے دم عیسوی نے ہم سب کو مہلک مرض جہالت و گمراہی سے نجات دی اور ہمین شاہراہ ہدایت و رستگاری دکھا دی صلے اللہ علیہ و آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المکرمین بمصداق و مفہوم العلم علمان علم الادیان و علم الابدان۔ فی الواقع علم ابدان یعنے طب جسمانی کے فوائد اور منافع کما حقہ بیان نہین ہو سکتے ہرچند علم طب مین بہت سی کتابین مدون ہوئین مگر اب تو علی العموم اطبا کا دار و مدار قانون شیخ الرئیس پر ہے اور سب قوال کی مستند یہی کتاب نفیس ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کارخانہ اودھ اخبار لکھنؤ کی عالی ہمتی اور دریا دلی سے اس ساری کتاب کا ترجمہ بزبان اردو ہو گیا اور چھپ بھی گیا چنانچہ جلد دوم کتاب مذکور (منجملہ کتب پنجگانہ) کے ہے اور جسمین ادویہ مفردہ کا بیان معہ افعال و خواص و تعریف و شناخت مزاجہاے ادویہ مفردہ کا بیان ہے۔

المختصر یہ کتاب لاجواب مطبع منشی **نول کشور** واقع لکھنؤ مین اس سے پیشتر چند بار طبع ہوئی اور کثرت شائقین سے ہاتھون ہاتھ فروخت ہوئی فی الحال بصد حسن و خوبی و ہزاران خوش اسلوبی تصحیح تمام و تنقیح مالا کلام باہتمام کیسری داس سپرنٹنڈنٹ مطبع بماہ مئی ۱۹۳۱ء پانچوین بار چھپی **والحمد للہ علی ذلک**۔

کتابستان: ندیم بک ہاؤس

میاں چیمبر نمبر ۳، ٹیمپل روڈ۔ لاہور فون ۶۰۶۲۶۲۳

۸ - I مرکز۔ اسلام آباد ---- فون ۲۱۶۳۱۸

قیمت ۳ جلدیں (۶ حصے مکمل) /۱۲۵۰ روپے

ISBN 969-479-000-X

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض : 03447227224
سدرہ طاہر : 03340120123
حسنین سیالوی : 03056406067
Imagitor